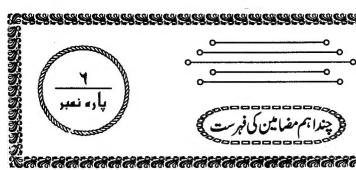
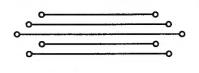


جمله حقوق اشاعت محفوظ میں اشاعت --- 2006 اهنهام طباعت ابو بھے کو کر وسنی

محت بَوْلُادِيتِي



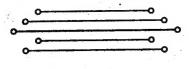






LEGGGGGGG	n was mana mana mana mana mana	क्रक्क एक	CONTROL CONTRO
91"	• نی منافظ نے اللہ تعالیٰ کے سی حکم کو چھیا یانہیں	٧	ایک بے دلیل روایت اور وفائے عہد کی تا کید
94	• آخری رسول پرایمان اولین شرط ہے	Ir	وحلال وحرام كي وضاحتيں
94	• سياهمل بيبوداورنصاري	۲۳	و شکاری کتے اور شکار
9.0	• خودساخته معبود بنانانا قابل معافی جرم ہے	۲A	ہ ذبیحہ کس نام اور کن ہاتھوں کا حلال ہے؟
1 • •	• معبودان باطل	21	وضواور عسل کے احکامات
1+1	• امرمعروف ہے گریز کاانجام		، ''اسلام''زبان ہےعہداور''ایمان''عمل سےاطاعت اس
• •	• يېود يول كا تارىخى كردار	~ +	بدکا ظہار ہے
		~~	و عبد شکن لوگ؟ اورامام مبدي کون؟
		4	، علمی بدد یانتی
		۲٦	الله وحده لاشريك ہے
		۳۸	ومحمد عَلِينَةُ مطلقاً خاتم الإنبياء مين!
		۵٠	ا تسلسلِ انبیانسل انسانی پیاللّه کی رحت ہے
		4	وحسد وبغض ہے ممانعت
		YI.	· ایک بے گناہ محض کافتل تمام انسانوں کافتل
		75	و فساداو فتل وغارت
		44	• تقویٰ قربت الٰہی کی بنیاد ہے
		49	واحكامات جرم وسزا
	,	21	م حجموث سننے اور کہنے کے عادی لوگ
		44	• قتل کے بدلے تقاضائے عدل ہے
	<i>j</i>)	۸٠	• باطل کے غلام لوگ
		Λi	• قرآن ایک منتقل شریعت ہے
		۸۳	• دشمن اسلام سے دوئتی منع ہے ·
		۲۸	• قوت اسلام اور مرتدين
		۸۸	• اذ ان اور دشمنان دین
		19	» بدترین گروه اوراس گانجام
		91	· بخل کے بچواورنضول خریجی کے ہاتھ روکو

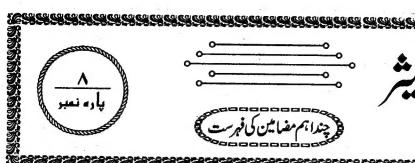


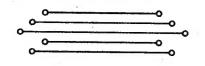




	Manual State of the State of th	﴿ چِندا ہم مضامین کی فہرست ﴾	. 38
7		* CODDODDODDO	100
	ત્રસ્તા સામાના સામ	ત્રિસ્ટાસ્ટિસ્ટિસ્ટિસ્ટિસ્ટિસ્ટિસ્ટિસ્ટિસ્ટિસ્ટિ	aaaaaa

W. CO.	CI COLOR COL		
141	• سخت لوگ اور کمثرت دولت	1+4	• ايمان والوں كى پيچان
175	• محروم اور كامران كون؟	1.4	• راہبانیت(خانقاہ نشینی)اسلام میں ممنوع ہے
144	• مسلمانو!طبقاتی عصیبت سے بچو	11+	• غيرارادي قسمين اور كفاره
14. 1	• نیک وبدگی وضاحت کے بعد؟	1117	• پانسه بازی جوااور شراب
144	• نیندموت کی چھوٹی بہن	111	• حرمت شراب کی مزید وضاحت
120	• احسان فراموش نه بنو	HΛ	• احرام میں شکار کے مسائل کی تفصیلات
141	• غلط تاویلیں کرنے والوں سے نہ ملو	ırm	• طعام اور شیکار مین فرق اور حلال وحرام کی مزید تشریحات
14.	• اسلام کے سواسب راستوں کی منزل جہنم ہے	112	 رزق حلال کم ہوتو برکت ٔ حرام زیادہ بھی ہوتو ہے برکت
114	• ابراجيم عليه السلام اورآ زرمين مكالمه	11-	• بنوں کے نام کئے ہوئے جانوروں کے نام؟
191	• مشركين كاتوحيد في فرار	IPT	• اپنی اصلاح آپ کرو
191	 خلیل الرحمٰن کو بشارت اولا د 	١٣٠٠	• مغترگوای کی شرا کط
194	• تمام رسول انسان ہی ہیں	124	• روز قیامت انبیاء سے سوال
19/	• مغضوب لوگ	112	• حفرت عيسي يم مجزات
***	• اس کی جیرت ناک قدرت	IFA	• بى اسرائيل كى ناشكرى اورعذاب البي
* **	• قدرت کی نشانیاں	164	• روز قیامت نصاری کی شرمندگی
r• r	• شیطانی وعدے دھو کہ ہیں	IMA	• موجدین کے لیے خوش خبریاں
r• 1"	• الله بيمثال بوحده لاشريك ب	IM	• الله كي بعض صفات
T+ (*	• ہماری آ تکھیں اور اللہ جل شانہ	114	• كفاركونا فرمانى پر پخت انتباه
r+4	• ہدایت وشفا قر آن وحدیث میں ہے	10+	• انسانوں میں ہے ہی رسول اللہ کاعظیم احسان ہے
1.4	• وحی کے مطابق عمل کرو	141	• برچز کاما لک اللہ ہے
1.4	• سودابازی نبین هوگی	101	• قرآن عيم كابا في جنم كاليدهن
r.A	• معجزوں کے طالب لوگ	100	• قیامت کے دن مشرکوں کا حشر
		104	• كفاركا واويلامگرسب بيسود
		IDA	• پشيماني مخرجتنم د مکيد کر!
		ا۵۸ر	• حق كَ دشمن كواس كِ حال به چهوڙيءُ آپ عظاف سيج جير
	200	141	• معجزات کے عدم اظہار کی حکمت





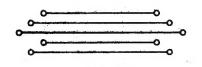




÷	-
Search Chearann an Chearan	a

	The state of the s	e ci e ci e	a ka
ra9	• ابليس كاطريقه واردات اس كي اپني زباني	rir	، برنی کوایذ ادی گئی
44.	• الله تعالى كے نافر مان جہنم كاا يندهن بي	rim	والله کے فیصلے اٹل ہیں
771	• پېلاامتخان اوراس مين لغرش اوراس كاانجام	rit	• (
777	• سفرارضی کے بارہ میں یہودی روایات	riy	
742	• لباس اور دا ژهمی جمال وجلال	719	
444	• اہلیس سے بیخے کی تا کید	**	• بستیوں کے رئیس مراہ ہو جائیں تو تاہی کی علامت ہوتے ہیں
244	• جہالت اور طواف کعبہ	rrr	• جس برانته کا کرم اس پیراه مدایت آسان
777	• بر ہنہ ہوکر طواف ممنوع قرار دے دیا گیا	222	• قرآن تحکیم ہی صراط مثلقیم کی تشریح ہے
rya	• موت کی ساعت طےشدہ ہےاوراٹل ہے	۲۲۳	• يوم حشر
749	• الله يربهتان لكانے والاسب سے برا ظالم ہے	774	• سب کے بیازاللہ
14.	• کفارنی گرونو سیس طوق	۲۲۸	• بدعت کا آغاز
141	• بدکاروں کی روحیں دھتکاری جاتی ہیں	779	• نذرنیار
121	• الله تعالی کے احکامات کی عمیل انسانی بس میں ہے!	- 174	• اولا د کے قاتل
740	• جنتيوں اور دوز خيوں ميں مكالمه	rr•	• مسائل ز كو ة اورعشر مظاهر قدرت
74 Y	• جنت اورجہنم میں دیواراوراعراف والے	***	• خودساخته حلال وحرام جہالت کاثمر ہے
r 41	 کفر کے ستون اوران کا حشر 	۲۳۳	• الله تعالى كے مقرر كرده حلال وحرام
PAI	 آخری حقیقت جنت اور دوزخ کا مشامده 	777	• مشرك مويا كافرتوبه كرلة ومعاف!
MAG	• تمام مظاہر قدرت اس کی شان کے مظہر میں	rea	• نبي اكرم علية كي وميتين
MA	• نوح عليه السلام بركيا گزرى؟	501	• تیبیوں کے ساتھ حسن سلوک کی تا کید
MA	• جودعليه السلام اوران كاروسيا!	201	• شیطانی را میں فرقہ سازی
1/19	• قوم عاد كاباغيانه روبي	۲۳۵	• قیامت اور بے بسی
797	• شمودگی قوم اوراس کاعبرت ناک انجام	rr2	• اہل بدعت گمراہ میں
ray ,	• صالح عليه السلام ہلاكت كاسباب كى نشاند ہى كرتے بير	rai	• حجمو ٹے معبود غلط سہار ہے
792	• لوط عليه السلام كى بدنصيب قوم	rar	• اللَّه كي رحمت الله كغضب برغالب ہے
799	• خطيب الانبياء شعيب عليه السلام	rar	• سابقه باغیوں کی بستیوں کے گھنڈرات باعث عبرت ہیں
۳.,	• قوم شعيب كي بداعماليان	104	• ابليس آ دم عليه السلام اورنسل آ دم

و پاره نسر

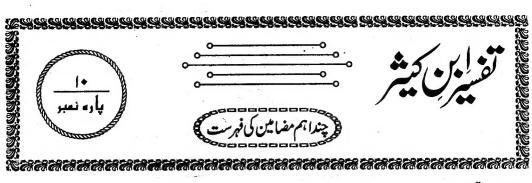


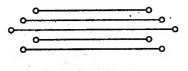




<i>Lagarana and an analy</i>	ABABABABABABABABABABABABABABABABABABAB

roo	• صداقت رسالت برالله کی گواہی	r.r	• شعیب علیه السلام کی قوم نے اپنی بربادی کو آواز دی
FOY	• قيامت كباوركس وقت؟	r•r	• عوام کی فطرت
۳۵۹ ,	• نبي عليه وعلم غيب نبيس تفا	۳.۵	• عنايبول مين ژو بےلوگ؟ ""
۳4• °	• ایک بی باپ ایک بی مان اورتمام نسل آ دم	F**	• عبد شکن لوگوں کی مطے شدہ سزا
777	• انسان کاالمیه خودساز خدااورالله ہے دوری ہے	**	• نابكارلوگون كا تذكرهانبياءاورموشين پرنظر كرم
777	• جواللدے ڈرتا ہے شیطان اس سے ڈرتا ہے	۳•۸	• موی علیهالسلام اور فرعون
71 A	• سب سے برامعجز ،قر آن کریم ہے	۳•۸	• عصائے موی اور فرعون
EAV	• سورہ فاتحہ کے بغیرنماز نہیں ہوتی ·	۳.9	• در بار یون کامشوره
rz.	• اللدكى ياد بكترت كرومكر خاموثى سے	۳1۰	• جادوِرُروں سے مقابلہ
720	• ایمان سے خالی لوگ اور حقیقت ایمان	111	• جادو کر مجده ریز مو گئے
722	• مثمغ رسالت کے جال نثاروں کی دعا نمیں	1 111	• فرعون ينخ يا هو گيا
· ► ∧ •	• سب سے پہلاغز وہ بدر بنیا دلا اله الا الله	212	• آخری حربه بعناوت کاالزام
MAM.	• تائيداللي كے بعد فتح وكا مراني	MI	• انجام سرکشی
MAT	• شہیدان وفائے قصے	119	• احمانات پاحمانات
MAA	• الله کی مدد ہی وجہ کا مرانی ہے	222	• انبیاء کی فضیلت پرایک تبصره
m 9•	• ایمان والوں کامعین و مدد گارالندعز اسمه	٣٢٣	• بى اسرائيل كالجيمر بو جنا
191	• الله کی نگاه میں بدترین مخلوق	270	• موی علیهالسلام کی طور پروایسی
F91	• دل رب کی انگلیوں میں میں	rra	• النبي العالم اورالنبي الخاتم عَلِينَهُ
rgr	• برانیوں سے ندرو کناعذاب الہی کا سب ہے	77 2	• انبياء كا قاتل كروه
mar .	• ابل ایمان پراللہ کے احسانات	4-1-4	• اصحاب سبت
290	• الله اوراس کے رسول کی خیانت نه کرو	٣٣٢	• الله تعالى كى نافرمانى كاانجام ذلت ِورسوا كى
24	• دنیاوآ خرت کی سعیادت مندی	2	• رشوت خوری کا انجام ذلت ورسوائی ہے
m92 :	• رسول الله عظية كفل كي ناياك سازش	mm	• بلغم بن باعورا
m99	• عذاب اللي ندآن كاسبب ألله كرسول اوراستغفار	rar	• الله تعالى عالم الغيب ہے
1°+1"	• شکست خورده کفار کی سازشین	rar	• امت مجمر علي كاوصاف
[* • * •	• فتنے کےاختتام تک جہاد جاری رکھو	raa	• سامان عیش کی کثرت عماب الہی بھی ہے

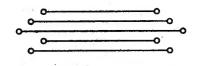






12 m	• جہاد ہرمسلمان پر فرض ہے	+ امرا	• مال غنيمت كي تقسيم كابيان
747	• عيارلوگول کوبے نقاب کردو	سالد	• الله تعالى نے غزوه كرد كے ذريع ايمان كو كفر مے متاز كرديا
720	• ندادهر کے ندادهر کے	217	• جہاد کے وقت کثر ت ہے اللہ کا ذکر
M24	• غلط گوغلط كار كفار ومنافق	MV	• ميدان بدرميسِ ابليس مشركين كاجمرا بي تفا
744	• فتنه و فسياد کي آ گ منافق	٣٢٢	• كفاركي لي سكرات موت كاوقت براشديد ب
744	• جدین قیس جیسے بدتمیزوں کا حشر	44	• الله ظالم مبین لوگ خودا پنا او پر ظلم کرتے ہیں
۲۷۸	🖜 بدفطرت لوگوں كا دوغلاين	42	• زمین کی بدترین مخلوق وعده خلاف کفار ہیں
۲۷۸	• شہادت ملی تو جنت ، چے گئے تو غازی	٣٢٣	• كفار كے مقابلہ كے ليے ہروقت تيار رہو
r29	• کثرت مال ودولت عذاب بھی ہے	۳۲۸	• ایک غازی دس کفار په بھاري
ΥΛ •	• جھوئی قسمیں کھانے والوں کی حقیقت	44	• اسيرانِ بدراورمشوره
rΛ•	• مال ودولت <i>كے حريص من</i> افق	ساساس	• مجاہدین بدرگی شان
<u>የ</u> ለተ	• نكته چين منافقو ل كامقصد	rto	• دومختلف مذهب والے آپس میں دوست خبیں ہو سکتے
የ ለም	• نادان اور كوره ه مغز كون؟	مهم	• مها جراورانصار میں وحدت
۳۸۵	• مسلمان باہم گفتگو میں محتاط رہا کریں	اس	• جهاداور حرمت والے مہینے
۲۸۳	• ایک کے ہاتھ نیکیوں کے کھیت دوسرے ہاتھ برائیوں کی وہا	444	• پابندی عهد کی شرا نط
$\gamma \Lambda \Lambda$	• بدکارول کے ماضی سے عبرت حاصل کرو	لدلدلد	• جہاد ہی راہ اصلاح ہے
۳۸ ۹	• مسلمان ایک دوسرے کے دست وباز و ہیں	مهم	• وعده خلاف تو م كودندان شمكن جواب دو
MA 9	• مومنول کوئیکیول کے انعامات	۵۳۳	• ظالمول کوان کے کیفر کر دار کو پہنچاؤ
۵۹۳	• دعا قبول ہوئی توا پناعہد بھول گیا	<u> የ</u> የየለ	• سب سے بری عبادت اللہ کی راہ میں جہاد ہے
194	• منافقوں کامومنوں کی حوصلہ شکنی کا ایک انداز	ra+	• ترك موالات ومودت كالحكم
647	• منافق کے کیےاستعفار کرنے کی ممانعت ہے	rai	• نفریت اللی کا ذکر
791	• جہنم کی آ گ کالی ہے	200	• مشرِ کین کوحدود حرم سے نکادو
۵۰۰	• منافقوں کا جناز ہ	70 4	• بزرگ بڑے نہیں اللہ جل شاندسب سے بڑا ہے
۵۰۳	• منافق کی آخرے خراب	۵۲۳	• احترام آ دمیت کامنشور
۵۰۳	• عدم جہاد کے شرعی عذر	44	• احکامات دین میں ردوبدِل انتہائی مذموم سوچ ہے
		121	• غز وه تبوک اور جهاد ہے گریز ال لوگوں کوانبیاء

بار، نعبر

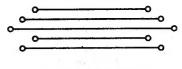




(چندائم مفامن کی فہرست

			Fre part of the later
۲۵۵	• اعجاز قر آن ڪيم	۵۰۸	• فاسق اور چوہے کی مماثلت
۵۵۸	• شركين سے اجتناب فر ماليجئے	۵+۹	• دیہات صحرااورشہر ہرجگدانسانی فطرت یکساں ہے
٩٥٥	• الله تعالیٰ ہی مقتدراعلیٰ ہے	۵۱۰	• دعاؤں کے طلبگار متبع ہیں مبتدع نہیں
ודם	• مٹی ہونے کے بعد جینا کیساہے؟	01+	• سابقوں کو بشارت
ודם	• خالص كل عالم كل ہے	ماه	• تساہل اور ستی ہے بچو
חדם	• رسول کریم علی کے منصب عظیم کا تذکرہ	air	• صدقہ مال کانز کیہ ہے
DYF	• بغیرشری دلیل کے حلال وحرام کی ندمت	PIG	• ایک قصدایک عبرت مجد قرار
חדם	• الله تعالى سب بجھ جانتا اورد يکتاہے	٥٢٢	• مونین کی صفات
ara	• اولياءالله كا تعارف	۵۲۳	• مشرکین کے لیے دعائے مغفرت کی نبی اکرم کوممانعت
۵۲۵	• خوابول کے بارے میں • خوابول کے بارے میں	014	• تتبية صحرا'شدت كى بياس اور مجاهدين سرگرم سفر
072	• عزت صرف الله اوراس كرسول عظی كے لئے ہے	٥٣٣	• غزوهٔ تبوک میں شامل نہ ہونے والوں کو تنمیبہ
01Z	• ساری مخلوق صرف اس کی ملکیت ہے	٥٣٣	• مجاہدین کے اعمال کا بہترین بدلہ قربت الہی
017	• نوح عليه السلام کي قوم کا کردار	مهر	• اسلامی مرکز کااستحکام اولین اصول کے
279	• سلسلدرسالت كانذكره	024	• فِر مان اللِّي ميں شك وشبه كفركا مرض ہے
۵41 ۵41	• موی علیهالسلام بمقابله فرعونی ساحرین • موی علیهالسلام بمقابله فرعونی ساحرین	02	• رُسُولُ اکرم ﷺ الله تعالیٰ کا حیان عظیم ہیں
021	• بزدلی ایمان کے درمیان دیوار بن گئی	۵۴۰	• عقل زده كأفراوررسول الله عَلَيْنَ
021	• الله يمل جروسه ايمان کي روح ہے	۵۴۰	• تخلیق کا ئنات کی قرآن روداد
	• قوم فرعون سے بنی اسرائیل کی نجات • قوم فرعون سے بنی اسرائیل کی نجات	۵۳۱	• قیامت کاعمل ای تخکیق کااعادہ ہے
024	• بنی اسرائیل پراللہ کے انعامات • بنی اسرائیل پراللہ کے انعامات	201	• الله عز وجل كي عظمت وقدرت كے ثبوت مظاہر كا ئنات
021 021		۵۳۵	• ڪفارڪي بدرترين جحتيں
۵۸۰	• الله كى حكمت سے كوئى آھا فہيں • الله كى حكمت سے كوئى آھا فہيں	۵۳۸	• شرک کے آغاز کی روداد
	• دعوت غور وفكر	۵۵۰	• احبان فراموش انسان
۵۸۰	• دین حنیف کی وضاحت • دین حنیف کی وضاحت	اه۵	• د نیاراوراس کی حقیقت
۵۸۱	• نافرمان کا اپنا نقصان ہے • نافرمان کا اپنا نقصان ہے	001	• عمل سے زندگی بنت ہے جنت بھی جہنم بھی • عمل سے زندگی بنت ہے جنت بھی جہنم بھی
۵۸۲	• تعارف قر آن تکیم • تعارف قر آن تکیم	۵۵۵	• الله كي الوہيت كے مكر
۵۸۳		200	• مصنوعی معبود و ل کی حقیقت
۰۵۸۴	• الله اندهيرول كي جا درول مين موجود هر چيز كود كهتا ب	ww I	

المحادثة الم

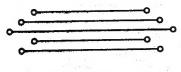






AAAAAAAAAAAAAAAAAAAAAAAAAAAAAAAAAAAAAA	aaaa	ļ

	Mari .		* * * *
475	• انبیاء کے فرمال برداراور جنت	٢٨۵	• برمخلوق کاروزی رسال الله
475	• مشرکوں کا حشر	PAG	• تخلیق کا ئنات کا پیذ کره
444	• استقامت کی ہدایت	۵۸۸	• انسانِ كانفساتي تجزيه
446	• اوقات نماز کی نشاند ہی	69+	• ریابرنیکی کے لیے زہرہے
412	• نیکی کی دعوت دینے والے چندلوگ	- 691	• مومن کون ہیں؟
414	• ذکر ماضی تمہارے لیے سامان سکون	290	• عقل وہوش اورایمان والےلوگ
479	• تعارف قرآن برنبان الله الرحمان	۵۹۵	• آ دم عليه السلام كے بعد ب يبلاني؟
421	• بهترین قصه حفزت بوسف علیه السلام	294	• وعوت حق سب کے لیے مکساں ہے
427	• معقوب عليه السلام كي تعبير اور مدايات	094	• میرا پیغیام الله وحده لاشر یک کی عبادت ہے
422	• بشارت اورنفيهي بهي	091	• توم نوٹے کا مانگا ہوا عذاب اسے ملا
400	• يوسف عليه السلام كے خاندان كا تعارف	4.14	• نوح کی ایپے بیٹے کے لیے نجات کی دعااور جواب
456	• بڑے بھائی کی رائے پراتفاق	4+0	• طوفان نوخ کا آخری منظر
400	• بھائی اپنے منصوبہ میں کا میاب ہو گئے	Y+Y	• بیتاریخ ماضی وحی کے ذریعہ بیان کی تی
42	 کنویں سے بازارمصرتک 	4+4	• قوم ہوڈی تاریخ
429	• بازارمصرے شاہی محل تک	4+4	• قوم ہوڈ کے مطالبات
414	• زلیخا کی بدنیتی سے الزام تک	A+K	• ہودعلیہالسلام کا قوم کوجواب راب
16.	• بوسف عليه السلام ك تقدس كاسبب	4+4	• صالح عليه السلام إوران كي قوم مين مكالمات
400	• الزام کی مدافعت اور بچے کی گواہی	41+	• ابراجيم عليه السلام كوبشارت اولا داور فرشتول سے تفتگو
400	• داستان عشق اور حسینان مصر	411	• حضرت ابرامیم کی برد باری اور سفارش
707	• جيل خانه اور يوسف عليه السلام	411	• حفرت لوط عليه السلام تح كمر فرشتون كانزول
444	• جیل خانہ میں بادشاہ کے باور چی اور ساتی سے ملاقات	AIL	• لوط عليه السِلام كي قوم پرعذاب نازلِ ہوتا ہے
YMZ	• جيل خانه مين خوايول کي تعبير کاسلسله اور تبيغ تو حيد	AIA	• الل مدين كي جانب حضرت شعيب كي آمد
4179	• خواب اوراس کی تعبیر	YIZ	• پرانے معبودول سے دستبرداری سے انکار
+@+	• تعبیر بتا کر بادشاه وقت کواپی یادد مانی کی تا کید	419	• توم مدین کا جواب اورالله کاعماب
	• شاه مصر كاخواب اور تلاش تغيير مين حضرت يوست تك رسائي	, Yr•	• قبطی قوم کا سردار فرعون اورمویٰ علیه السلام سرچه
101	• تغبير كى صداقت اورشاه مصر كاحضرت بوست كووزارت سونينا	422	• عذاب يا فتة لوگوں كى چينيں
			•

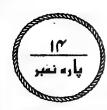


	aaaaaaaaaaaaaaaaaaaaaaaaaaaaaaaaaaaaaa	i a a
10	Bau au a	

Raaa a	AGE CANTAGE CONTRACTOR	a and a	
Z•Y	• كافرموت مانكين حي	444	• رغوت دحدانيت
L+L	• شادال وفر حال لوگ	441	• رسول اور نبی صرف مرد بی ہوئے ہیں
∠•A	• ہرکام کاوقت مقرر ہے	449	• جب مخالفت عروح پر ہو
. 410	• آپ علی کے انتقال کے بعد	IAF	• عبرت ونفيحت
411 .	 کافروں کے شرمناک کارنامے 	<u></u> የለዮ	 عالم سفلی کے انواع واقسام
411	• رسالت کے منکر	GAF	• عقل کے اندھے ضدی لوگ
416	 برقوم کی اپنی زبان میں رسول 	AAP	• منكرين قيامت
Z10	• اولاد كا قاتل	YAY.	• اعتراض برائے اعتراض
212	• كفاراورانبياء مين مكالمات	YAY	• علم الهي
21A	• آل لوط	AAF	• سب پېمچىلىقلم
∠r+	• ييسوداعمال	44+	• بجلي کي گرج
ZTI	• حیات ثانیه	495	• دعوت حق
ZYI	• چېٽيل ميدان اور څلوقات	495	• عظمت وسطوت البي
2rr	• طوطاحیثم دغمن شیطان	491	• اندهیرااورروشنی
28°	• لاالدالدالله كي شهادت	490	• باطل بے ثبات ہے
444	• قبر کاعذاب	490	• ذوالقرنين
2mm	• منافقين قريش	797	• ايک موازنه ي
2 mm	• احبان اوراحسن سلوک	797	• منافق كانفساتى تجزيه
200	• سب کھیتہارامطیع ہے	492	• بروج وبالاخانے
224	• حرمت وعظمت كاما لك شهر	APF	• مومنین کی صفات
222	• دوسري دعا	499	• مسئليدرزق
2 m	• مناجات	499	• مشرکین کےاعتراض
2mg	• عذاب دیکھنے کے بعد	4.1	• رسول الله عِلْقِيْكُ كَي حوصله افزائي
2 Me	• انبياء کې مدد	4.1	• قرآ ِن عَلَيم کي صفات جليله
	• حكم ربيم برمق إن إن	۷٠۴	 سیائی کافداق اڑا نا آج بھی جاری ہے۔

• تمام انسان اورجن پابندا طاعت ہیں

400.



L 19

49.

490

494

∠9A

A * *

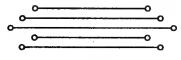
A . r

۸ ۰ ۳

۸ • ۴

۸ • ۸

A + 9





44.



a a a a a a a a a a a a a a a a a a a

		_		
، ہوں گے	fil	ومنتكير	بر نش	
و الراس	- 7	1. 26		

- ستار ہےاورشاطین
- الله تعالى كغزاني
 - ابلیس لعین کاانکار
- جنت میں کوئی بغض وکیپندندر ہے گا
 - توم لوط کی خرمستمال • آل ہود کاعبر تناک انحام
 - اصحاب يكه كاالمناك انحام
 - آل شمود کی تنابهان
 - نى اكرم عَنْكُ كُونْسِلْمال
- قرآ ن عظیم مبع مثانی اورایک لاز وال دولت
 - انبیاء کی تکذیب عذاب البی کاسب ہے
 - روز قیامت ایک ایک چیز کاسوال ہوگا
- رسول الله عَلَيْظَة كِمُخَالْفِين كاعبرتناك انحام
 - يقين كامفهوم
 - وحی کیاہے؟
 - چویائے اور انسان
 - تقوی بہترین زادراہ ہے
 - سورج جاندگی گردش میں پوشیدہ فوائد
 - الله خالق كل
- قرآن کیم کے ارشادات کودبرینه کہنا کفر کی علامت ہے
 - نمرود کا تذکرهٔ
 - مشركين كي جان تني كاعالم
 - التدمر چيزير قادر ہے
 - دین کی باسیانی میں ہجرت

• انسان اورمنصب رسالت براختلاف

۷۸۱	∠°2 • التدعز وجل كاغضب
ZAT	۷۳۹ • عرش سے فرش تک
4AT	• ۵۰ م بر چیز کاواحد ما لک وہی ہے
۷۸۳ .	۲۵۲ • باز <i>پرس</i> لازی ہوگی
۷۸۵	۳۵۷ • وه بندول کومهلت دیتا ہے
4 A Y .	۵۸ • شیطان کے دوست

an an an an an an an an an

- بہترین دعا Z01 • مشركين كى جہالت كاايك انداز 409
 - بندول برالله تعالیٰ کااحسان 209
- توحيد كى تاكيد 491 مؤمن اور کافر میں فرق 44. 495
 - ہرامت کا گواواس کا نبی 445
 - كتابين 245
 - عهدو بان کی حفاظت 475
 - كتاب وسنت كے فرمال بردار 440
 - آغوز كامقصد 444
 - سب سے زیادہ منزلت ورفعت 444 • صبرواستنقامت 449
 - الله كي عظيم نعمت بعثت نبوي ہے 44.
- حلال وحرام صرف الله كي طرف سے بن 441 AI+
- دوسرول سےمنسوب ہر چیز حرام ہے 44 $\Delta \Pi$ جدالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام مدایت کے اہام ΛH
- 240 حكمت عصم ادكتاب الله اور مديث رسول الله ي 11m
- قصاص اورحصول قصاص 449 ۸i۳
- ملائبكداورى بن **ZZ9** AIA
 - ۷۸۰

تفسير سورة المائده

حضرت اساء بنت یزیدرضی الله عنها فرماتی بین که میں رسول الله عنها کی اونمنی عضباء کی کیل تھا ہے ہوئی تھی جوآ پ پرسورہ ما کہ بوری تا زل ہوئی - قریب تھا کہ اس بوجھ سے اونٹنی کے بازوٹو ث جا کیں (منداحمہ) اورروایت میں ہے کہ جب اونٹنی کی طاقت سے زیادہ بوجھ ہوگیا تو کے بوجھ سے یہ علوم ہوتا تھا کہ گویا اونٹنی کی گردن ٹوٹ گئی (ابن مردویہ) اورروایت میں ہے کہ جب اونٹنی کی طاقت سے زیادہ بوجھ ہوگیا تو حضوراس پر سے از گئے (منداحمہ) ترفدی شریف کی روایت میں ہے کہ سب سے آخری سورت جوحضور پراتری وہ سورہ اِذَا جَآءَ نَصُرُ اللهِ ہے۔متدرک حاکم میں ہے حضرت جیر بن نفیر قرماتے ہیں میں جج کے لئے گیا۔ وہاں حضرت اماں عائش کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھ سے فرمایا 'تم مال ہوئی ہے۔ اس میں جس چرکوحرام پاؤ' حرام ہی جائو۔منداحم میں بھی ہے کہ پھر میں نے چیزکوحلال پاؤ' طال ہی جھواوراس میں جس چیزکوحرام پاؤ' حرام ہی جائو۔منداحم میں بھی ہے دپھر میں نے امال محترمہ ہے۔اس میں میں جسے ہے دوایت نسائی شریف میں بھی ہے۔ یہ وایت نسائی میں بھی ہے۔ یہ وایت نسائی شریف میں بھی ہے۔

يِنْ الْمُنُوَّا اَوْفُوْا بِالْمُقُوْدِ أُحِلَّتُ لَكُمْ بَهِيْمَةُ الْأَنْعَامِ يَايَّهُا الَّذِيْنَ الْمُنُوَّا اَوْفُوْا بِالْمُقُودِ أُحِلَّتُ لَكُمْ بَهِيْمَةُ الْأَنْعَامِ اللّهَ اللّهَ اللّهَ عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّى الصّيْدِ وَآنَتُمْ حُرُمٌ إِنَّ اللّهَ اللّهَ عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّى الصّيْدِ وَآنَتُمْ حُرُمٌ إِنَّ اللّهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيدُنَ

رحمت ورحم كرنے والے معبود برحن كے نام سے شروع

اے ایمان والوعہد و پیان پورے کیا کروٴ تمہارے لئے مویشؓ جو پائے حلال کئے جاتے ہیں بجزان کے جن کے نام پڑھ سنا دیئے جا کیں گے مگر حالت احرام میں شکار کوحلال جانے والے نہ بنیا 'یقیناً اللہ جو پا ہے حکم کرتا ہے O

حضرت امام بخاری رحمت الله علیے فرماتے ہیں اس کا راوی عیسیٰ بن راشد مجبول ہے اس کی روایت منکر ہے۔ ہیں کہتا ہوں اس کا دوسرار اوی علی بن بزیمہ گو تقد ہے مگر اعلیٰ درجہ کا شیعہ ہے۔ پھر بھلا اس کی الی روایت جو اس کے اپنے خاص خیالات کی تائید ہیں ہو کیے قبول کی جاسے گی؟ یقینا وہ اس میں تا قابل قبول شہر ہے گا' اس روایت میں بید کہا گیا ہے کہ تمام صحابہ کو بجر حضرت علی ہے کہ انٹا گیا' اس سے مراد ان کی وہ آیت ہے جس میں اللہ تعالی نے اپنے نبی سے سرگوشی کرنے سے پہلے صدقہ نکالنے کا حکم دیا تھا' کہ اس ایک سے زیادہ مفسرین نے کہا ہے کہ اس پڑلی صرف حضرت علی ہی نے کیا اور پھر بیفر مان اتر اکہ ءَ اَشَفَقُتُهُ اَن تُقَدِّمُو الله نکائی بین اللہ تعالی نے اس مفسرین نے کہا ہے کہ اس پڑلو وا نا گیا' بلکہ دراصل بی تھم بطور وجو ب کے تھائی نہیں' اختیاری امرتھا۔ پھر اس پڑلی ہونے سے پہلے ہی اللہ تعالی نے اس منسوخ کرویا۔ پس حقیقتا کی سے اس کے خلاف عمل سرز دہی نہیں ہوا۔ پھر یہ بات بھی غلط ہے کہ حضرت علی کو کسی بات میں ڈائنا نہیں گیا۔ مسورہ انفال کی آیت ملاحظہ ہوجس میں ان تمام صحابہ گوڈ انٹا گیا ہے جنہوں نے بدری قیدیوں سے فدید نے کرائیس چھوڑ دینے کا مشورہ دیا تھا دراصل سوائے حضرت علی گوٹ کے باتی میں محابہ گا مشورہ میں تھا۔ پس یہ خالی عنہ کے باقی تمام صحابہ گا مشورہ میں تھا۔ پس یہ ذائس بجر حضرت علی میں سے نوال میں۔ پس یہ تمام با تیں کھی دلیل ہیں اس امری کہ دیا ترباکل ضعیف اور بودا ہے واللہ اعلی سے کو ب بیں مصرت علی گوٹ کی اس کی کہ دیا ترباکی کہ دیا ترباکی کوٹ کیا کیا کہ کے دو اللہ اعلی میں۔ پس یہ تمام باتیں کھی دلیل ہیں اس اس اس کی کہ دیا ترباکیل ضعیف اور بودا ہے واللہ اعلی اللہ ان کے دیا کہ دلیل ہیں اس اس اس کی کہ دیا ترباکیل ضعیف اور بودا ہے واللہ انداز علی اس کی کہ دیا تھاؤٹ کے دیا کہ کوٹ کی مشامل ہیں۔ پس یہ تمام باتیں کھی دلیل ہیں اس اس کی کہ دیا ترباکی کوٹ کیا کہ کوٹ کیا کہ کوٹ کی تو ان کوٹ کوٹ کیا کہ کوٹ کیا کہ کوٹ کیا کہ کوٹ کی کھیا کے دیا کہ کوٹ کیا کہ کوٹ کیا کہ کوٹ کی کوٹ کی کوٹ کیا کی کوٹ کی کوٹ کی کوٹ کیا کہ کوٹ کی کوٹ کی کوٹ کیا کہ کوٹ کیا کہ کوٹ کی کوٹ کی کوٹ کی کوٹ کوٹ کی کوٹ کیا کہ کوٹ کی کوٹ کی کوٹ کوٹ کوٹ کی کوٹ کی کوٹ کی کوٹ کوٹ کیا کیا کوٹ کی کوٹ کی کوٹ کی کوٹ کی کوٹ کی کوٹ کی کوٹ کوٹ کی کوٹ کی کوٹ کی کوٹ کوٹ کی کوٹ کوٹ کی ک

ابن جریریس حضرت محمد بن سلمی فرماتے ہیں ،جو کتاب رسول الله عظیق نے حضرت عمرو بن حزم م کو کھوا کر دی تھی جبکہ انہیں نجران بھیجا تھا اس کی اللہ اس میں اللہ اور رسول کے بہت سے احکام تھے اس نجران بھیجا تھا اس کتاب کو بیں نے ابو بکر بن حزم کے پاس دیکھا تھا اور اسے پڑھا تھا 'اس میں اللہ اور رسول کے بہت سے احکام تھے اس میں آیا تُھا الَّذِیْنَ امَنُوْ اَ اِلْعُقُودِ سے اِنَّ اللَّهَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ تک بھی کھا ہوا تھا۔

ابن ابی حاتم میں ہے کہ حضرت عمرو بن حزم کے بوتے حضرت ابو بھر بن محد نے فرمایا 'ہمارے پاس رسول اللہ عظافہ کی یہ کتا ہے جو آپ نے حضرت عمرو بن حزم کو کھوا کر دی تھی جبکہ انہیں یمن والوں کو دیٹی بھے اور صدیث سکھانے کے لئے اور ان سے زکو ہ وسول کرنے کے لئے یمن بھیجا تھا 'اس وقت یہ کتا ہوگھ کر دی تھی 'اس میں عہد و پیان اور تھم احکام کا بیان ہے۔ اس میں بیسم الله الر مُحمٰنِ الرّحِیٰم کے لئے یمن بھیجا تھا اس وقت یہ کتا ہول کی طرف سے 'اے ایمان والووعدوں کو اور عہد و پیان کو پورا کر و یہ عہد محمدرسول اللہ علیہ کی کے بعد لکھا ہے یہ کتا ہول کو پر اکر و یہ عہد محمدرسول اللہ علیہ کی طرف سے عمرو بن حزم کے لئے ہے جبکہ انہیں یمن بھیجا۔ انہیں اپنے تمام کا موں میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنے کا تھم ہے۔ یقینا اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہے جو اس سے ڈرتے رہیں اور جو احسان خلوص اور نیکی کریں۔ حضرت ابن عباس و غیرہ فرماتے ہیں۔ '' ابن جریاس پر اجماع بتلاتے ہیں خواہ قسمیہ عہد و پیان ہو یا اور وعدے ہوں 'سب کو پورا کرنا فرض ہے۔ حضرت ابن عباس سے یہ بھی

مردی ہے کہ 'عبد کو پورا کرنے میں اللہ کے حلال کو حلال جائنا'اس کے حرام کو حرام جائنا'اس کے فرائض کی پابندی کرنا'اس کی حد بندی کی گہداشت کرنا بھی ہے' کسی بات کا خلاف نہ کرو' حدکونہ تو ٹرو' کسی حرام کام کونہ کروُاس پُخی بہت ہے۔ پڑھو آیت وَ الَّذِینَ یَنفُضُونَ عَهُدَ اللّٰهِ کو سُوءُ اللّٰہ اللّٰهِ کو سُوءُ اللّٰہ اللّٰہ کو سُوءُ اللّٰہ کو سُوءُ اللّٰہ کے دعرت خوا کے اللہ کے وعدوں کو جوا بمان کے بعد ہرمومن کے ذمہ آجاتے ہیں پورا کرنا اللہ کی طرف سے فرض ہے۔ فرائض کی پابندی طلل حرام کی عقیدت مندی وغیرہ وغیرہ ' کے بعد ہرمومن کے ذمہ آجاتے ہیں اللہ کا عبد اللہ کا عبد اور قسمیہ حمد شرکت کا عبد اور قسمیہ دعرت زید بن اسلم فرماتے ہیں ' بہ چھ عبد ہیں اللہ کا عبد اللہ کا عبد اور قسمیہ وعدہ ' محمد بن کعب کہتے ہیں ' پانچ ہیں جن میں جا بلیت کے زمانہ کی تشمیس ہیں اور شرکت تجارت کے عبد و بیان ہیں ' جولوگ کہتے ہیں کہ خرید وفروخت پوری ہو چکنے کے بعد گواب تک خرید اراور نیجنے والے ایک دوسرے سے جدانہ ہوئے ہوں تا ہم واپس لوٹانے کا اختیار نہیں ' وہ خرید وفروخت پوری ہو چکنے کے بعد گواب تک خرید اراور نیجنے والے ایک دوسرے سے جدانہ ہوئے ہوں تا ہم واپس لوٹانے کا اختیار نہیں ' وہ کے دیک اس آیت کو بٹل تے ہیں۔ ' امام ابو حنیفہ اور امام ما لک کا کہی خوب ہے۔

کیکن امام شافی اورامام احمد اس کے خلاف ہیں اور جمہور علاء کرام بھی اس کے خلاف ہیں اور دلیل ہیں وہ صحے حدیث پیش کرتے ہیں جو سے بخاری وسلم ہیں حضرت ابن عمر سے مردی ہے کہ رسول اکرم علی نے فرمایا'' خرید فروخت کرنے والوں کوسود سے کو ایس لینے دینے کا افسیار ہے جب ہتک کہ جدا جدا نہ ہوجا کیں'' صحیح بخاری شریف کی ایک روایت ہیں یوں بھی ہے کہ'' جب دو خصوں نے خرید فروخت کورے ہو بھی ان میں سے ہرایک کو دوسر سے علیحدہ ہونے تک افتیار باتی ہے بیصدیث صاف اور صرح ہے کہ بیا فتیار خرید و فروخت پورے ہو بھی کے بعد کا ہے۔ ہاں اسے نیچ کے لازم ہوجا نے کے خلاف نہ ہمجا جائے بلکہ بیٹری طور پرای کا مقتضی ہے کہاں سے بھا تا بھی ای آ ہت کے الاقرار ہوجا نے کے خلاف نہ ہمجا جائے بلکہ بیٹری طور پرای کا مقتضی ہے کہاں سے بھا تا بھی ای آ ہت کے مات سے براگوں نے ماتحت ضروری ہے۔ پر فرم اتا ہے مورثی جو پائے تمہارے لئے طال کے گئے ہیں لینی اونٹ کا کے بری جو کے بیان کی لفت کے مطابق بھی یہی ہے'' مصرت ابن عمر خصرت ابن عباس فیرہ بہت سے بررگوں نے ہات ہے۔ باس جری بیٹ میں ہے بچہ نظام موردہ ہو بھر بھی طال ہے۔ ابوداؤڈ مین اور ابن ماجہ ہیں ہے کہ جس طال مادہ کو ذرج کیا جائے اور اس کے بیٹ ہیں سے بچہ نظام وہ موجہ بھی طال ہے۔ ابوداؤڈ ہیں یہ بی بیٹ میں ہے بھی نظام تری گئا ہے۔ اس کی جائی دیں۔ آپ نے فرمایا ''آگر جا بو کھاؤاس کا ذبیح اس کی مال کا ذبیح ہے۔''امام تری گئا ہے۔ میں ابوداؤ دہل ہے کہ اس کھا کی میں گئی ہیں۔'' میٹ ہیں'' بیٹ کے اندروا لے نیچ کا ذبیح اس کی مال کا ذبیح ہے۔''امام تری گئا ہے۔ میں ابوداؤ دہل ہے کہ اس کھور میں کہ بیٹ میں۔ آپ نے فرمایا ''اگر جو اس کی مال کا ذبیح ہے۔''امام تری گئا ہے۔ میں کہ تیدروالے نیچ کا ذبیح اس کی مال کا ذبیح ہے۔''امام تری گئا ہے۔ کیک کے اندروالے نیچ کا فرد کی کے اندروالے نیچ کا فرد کی کی کے اندروالے نیچ کی کے اندروالے نیچ کیا تو بیک کے اندروالے نیچ کا فرد کی کی کی دیوں کیا کہ بیک کی کی کے اندروالے نیچ کے اندروالے نیچ کے اندروالے نیچ کو اندروالے نیچ کیا تی ہے۔''امام تری گئی ہے۔''امام تری گئی ہے۔ کیا کہ بیک سے کیا کہ بیک سے کیا کی کیا کہ بیک سے کیا کیا کہ بیک سے کیا کہ بیک سے کو اندروالے کے کہ بیک سے کیا کہ بیک سے کیا کہ بیک سے کیا کہ بیک سے کیا کو کو کیا کیا کہ کو کیس کی کے کیا کہ بیک سے کو کر کیا کیا کیا کر اس کی کیا کی کی کی کیا کیا ک

پرفرماتا ہے مگردہ جن کا بیان تہارے سامنے کیا جائے گا۔ ابن عباس فرماتے ہیں 'اس سے مطلب مردار نون اور خزریا گوشت ہے۔'' حضرت قادہ فرماتے ہیں ' مراداس سے ازخود مراہوا جانوراورہ جانور ہے جس کے ذیح پراللہ کا نام نہ لیا گیاہو' پوراعلم تو اللہ تعالیٰ کوہی ہے۔'' حضرت قادہ فرماتے ہیں' مراداس سے مراداللہ کا فرمان سے ترقی کے اللہ کے سواد وسرے کے نام پر منسوب و مشہور کی جائے اور جو گلا گھو نٹنے سے مرجائے' اور جو کسی ضرب سے مرجائے' اور جو اونجی جگہ ہے گئے گئے ہیں مید بھی گومویشیوں چو پایوں ہیں سے ہیں لیکن ان وجوہ سے گرکر مرجائے' اور جو کسی کی اس سے ہیں لیکن ان وجوہ سے وحرام ہوجاتے ہیں' ای لئے اس کے بعد فرمایا' لیکن جس کو ذری کرڈ الو۔ جو جانور پرسش گا ہوں پر ذری کیا جائے' وہ بھی حرام ہے اور ایسا حرام کہ اس میں سے کوئی چیز طال نہیں' اس کے بعد فرمایا' لیکن جس کو ذری کرڈ الو۔ جو جانور پرسش گا ہوں پر ذری کیا جائے' وہ بھی حرام ہے اور ایسا حرام کہ اس میں سے کوئی چیز طال نہیں' اس لئے اس سے استدراک نہیں کیا گیا اور حلال کے ساتھ اس کا کوئی فرد ملایا نہیں گیا

پس یہاں یہی فرمایا جارہا ہے کہ چوپائے مویشی تم پر حلال ہیں لیکن وہ جن کا ذکر ابھی آئے گا۔ جوبعض احوال میں حرام ہیں'اس کے بعد کا جملہ حالیت کی بنا پر منصوب ہے۔ مراد انعام سے عام ہے۔ بعض تو وہ جوانسانوں میں رہتے پلتے ہیں جیسے اونٹ' گائے' بمری اور بعض وہ جوجنگل ہیں جیسے ہرن' نیل گائے اور جنگلی گدھے۔ پس پالتو جانو روں میں سے تو ان کوخصوص کر لیا جو بیان ہوئے اور وحثی جانو روں میں سے احرام کی حالت میں کری جھی شکار کرنا ممنوع قرار دیا' یہ بھی کہا گیا ہے کہ مراد میہ ہے'' ہم نے تمہارے لئے چوپائے جانور ہر حال میں حلال کئے ہیں۔ پس تم احرام کی حالت میں شرکار کھیلنے سے رک جاؤاور اسے حرام جانو'' کیونکہ اللہ تعالیٰ کا بہی تھم ہے اور اس کے تمام احکام سراسر حکمت سے پر ہیں' اس طرح اس کی ہر ممانعت میں بھی حکمت ہے' اللہ وہ تھم فرما تا ہے جوارادہ کرتا ہے۔

ایمان والو! الله تعالی کے نشانوں کی بے حرمتی نہ کرو- نہ اوب والے مہینوں کی نہ حرم میں قربان ہونے والے جانوروں کی اور نہ ان پے والے جانوروں کی جو کھیے کو جارہے ہوں اور نہ ان لوگوں کی جو بیت اللہ کے قصد سے اپنے رب کے فضل اور اس کی رضا جوئی کی نیت سے جارہے ہوں - ہاں جبتم احرام اتار ڈالوتو شکار کو جارہے ہوں - ہاں جبتم احرام اتار ڈالوتو شکار کھیل سکتے ہوئ جن لوگوں نے تمہیں مجدحرام سے روکا'ان کی دشنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہتم حدے گذر جاؤ - نیکی اور پر ہیزگاری میں ایک دوسرے کی اہداد کرتے رہوئ گناہ اور قلم وزیادتی میں مدونہ کرو-اللہ سے ڈرتے رہا کروئی شبداللہ تعالی خت سزادینے والاہے O

(آیت:۲) ایماندارد!رب کے نشانوں کی تو بین نہ کرولیعنی مناسک نج 'صفا' مروہ' قربانی کے جانور'اونٹ اوراللہ کی حرام کردہ ہر چیز' حرمت والے مہینوں کی تو بین نہ کروان کا ادب کروان کا کھاظ رکھوان کی عظمت کو مانو اوران میں خصوصیت کے ساتھ اللہ کی نافر مانیوں سے بچو۔ اوران مبارک اور محتر مہینوں میں اپنے وشمنوں سے ازخود کراڑائی نہ چھیڑو۔ جیسے ارشاد ہے یکسئلو نُک عَنِ السَّم اُلِو الْکَرَام اے نبی لوگ تم ہے حرمت والے مہینوں میں جنگ کرنے کا تھم پوچھتے ہیں۔ تم ان سے کہو کہ ان میں گڑائی کرنا گناہ ہے۔ اور آیت میں ہے مہینوں کی لوگ تم سے حرمت والے مہینوں میں جنگ کرنے کا تھم پوچھتے ہیں۔ تم ان سے کہو کہ ان میں گڑائی کرنا گناہ ہے۔ اور آیت میں ہے مہینوں کی گئی اللہ کے نزد یک بارہ ہے۔ صبحے بخاری شریف میں حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالی عند سے مروی ہے کہ رسول اللہ عقائق نے جوتہ الوواع میں فرمایا''ز مانہ گھوم گھام کر تھیک اسی طرز پر آگیا ہے جس پروہ اس وقت تھا جس دن اللہ تعالی نے آسان اور زمین کو پیدا کیا تھا۔ سال بارہ ماہ کا فرمایا''ز مانہ گھوم گھام کر تھیک اسی طرز پر آگیا ہے جس پروہ اس وقت تھا جس دن اللہ تعالی نے آسان اور زمین کو پیدا کیا تھا۔ ہو جہادی اللخراور شعبان کے درمیان ہے۔' اس سے بیجی معلوم ہوا کہ ان مہینوں کی حرمت تا قیامت ہے جیسے کہ سلف کی ایک جماعت کا نہ جب سے اللخراور شعبان کے درمیان ہے۔' اس سے بیجی معلوم ہوا کہ ان مہینوں کی حرمت تا قیامت ہے جیسے کہ سلف کی ایک جماعت کا نہ جب سے کہ میشوخ ہے اور حرمت والے مہینوں میں بھی وشمنان اسلام سے جہاد کی ابتدا کرنا جمل نہ کرلیا کرو۔' اس کی دلیل اللہ تعالی کا بیفر مان

ہ فَاذَا انْسَلَحَ الْاَشُهُرُ الْحُرُمُ فَافَتُلُوا الْمُشُرِكِيْنَ حَيْثَ وَجَدُ تُّمُوهُمُ لِينَ جَبِحرمت والے مبينے گذر جائيں تو مركن كو جاں ياؤ - اور مراديهاں ان چار مبينوں كا گذر جاتا ہے جب وہ چار مبينے گذر چكے جواس وقت محقوق اب ان كے بعد برابر جہاد جارى ہے ہوارت اور ہمان پاؤ - اور مراديهاں ان چار مبينوں كا گذر جاتا ہے جب وہ چار مبينے گذر چكے جواس وقت محقوق اب ہو وقت اور ہمان ہو تھا ہو ہو ہو ہمينے ميں ہوائي ہے ہو کہ کہ امام ابوجھ مرتق اس براجماع الله کے دور آگر کوئی کا فرح م كے تمام درخوں كى چھال اپنے او پر لپیٹ لے ہر مہینے ميں جارى ہى رکھا ہے ' آپ فرماتے ہيں كہ اس برجمی اجماع ہے كہ' آگر کوئی کا فرح م كے تمام درخوں كى چھال اپنے او پر لپیٹ لے ہر بہت ہوں اللہ کے اللہ اس مسلم كی پورى بحث يہاں ہو بہت كی اگر مسلمانوں نے از خوداس سے پہلے اسے امن ندديا ہو۔' اس مسلم كی پورى بحث يہاں نہيں ہو كئى - پھر فرمايا كہ ھذى اور قلائد كى برح من بھى مت كرو۔ یعنی بیت اللہ شریف كی طرف قربانیاں ہمینے سے باز ندر ہو كيونكہ اس میں اللہ كے نظام ہے اور قربانی كے لئے جواوٹ بیت الحرام كی طرف ہو چکا ہے۔ اب اسے كوئی برائی سے ہم کوئی بہت ہو گا كہ كہ بہاں اللہ كے اللہ كے نام جانو رجیجی اور اس صورت ہیں مجمہیں اس كی نیکی پر بھی اج طافر مائے گا اسے د كھ كردوسروں كو بھی شوق بہدا ہوگا كہ ہم بھی اس طرح اللہ كے نام جانو رجیجی بیں اور اس صورت ہیں مجمہیں اس كی نیکی پر بھی اج سے اللہ کے نام جانو رہیجی ہو بات ماں كراس پڑمل كرنے والوں كومانا ہے۔ ہاں اللہ تو اللہ كے نام جانو کوم كر کے اسے نہيں دو مروں كو بلائے اسے بھی وہ اج حاس كی بات ماں كراس پڑمل كرنے والوں كومانا ہے۔ ہاں اللہ تو گا۔

آنخضرت علی جب ج کے لئے نظیرہ آپ نے وادی عقبی لیعنی ذوالحلفیہ میں رات گذاری صبح اپن نو ہویوں کے پاس محن پر خشہولی اور دورکعت نماز ادا کی اوراپی قربانی کے جانور کے کوہان پر نشان کیا اور گلے میں پشرڈ الا اور ج اور عمرے کا احرام باندھا۔ قربانی کے لئے آپ نے بہت خوش رنگ مضبوط اور نو جوان اونٹ ساٹھ سے او پر اوپر اپنے ساتھ لئے ہے جھیے کہ آن کا فرمان ہے جو شخص اللہ کے انکام کی تعظیم کے اس کا ولی تقوے والا ہے۔ بعض سلف کا فرمان ہے کہ 'تعظیم ہی تھی ہے کہ قربانی کے جانوروں کو اچھی کے جو شخص اللہ کے ادر انہیں خوب کھلا یا جائے اور مضبوط اور موٹا کیا جائے ۔'' حضرت علی بن ابوطالب فرماتے ہیں' 'ہمیں رسول طرح رکھا جائے اور انہیں خوب کھلا یا جائے اور مضبوط اور موٹا کیا جائے ۔'' حضرت علی بن ابوطالب فرماتے ہیں' نوروا کا اللہ علیہ اللہ علیہ کے جانوروں کی آئے کھیں اور کان دیکھ بھال کرخریدیں' (رواہ اہل اسنن) مقاتل بن حیان فرماتے ہیں' و جالمیت کے زمانے میں جب بیلوں اور اون کو لیپ جا جا ہے تھے اور حرم میں رہنے والے اس جام لوگ آئیں اسے عام لوگ آئیں اس عام لوگ آئیں اس کے اور انہیں امن دیتے تھے اور حرم میں رہنے والے اسٹرک لوگ حرم کے درختوں کی چھالیں اپنے جسم پر بائدھ لیتے تھے اس سے عام لوگ آئیں امن دیتے تھے اور اور میں تا تھے اور کرم کے درختوں کی چھالیں اپنے جسم پر بائدھ لیتے تھے اس سے عام لوگ آئیں امن دیتے تھے اور اور کو کار تی ہیٹے نہ تھے اس سے عام لوگ آئیں اس کی تھا کو کو انہیں امن دیتے تھے اس سے عام لوگ آئیں اس کے '

 بارے میں نازل ہوئی ہے اس شخص نے مدینہ کی چراگاہ پر دھاوا ڈالا تھا۔ پھرا گلے سال میے عمرے کے ارادے سے آر ہا تھا تو بعض صحابہ گا ارادہ ہوا کہ اسے راستے میں روکیس-اس پریفر مان نازل ہوا۔ 'کام ابن جریزؒ نے اس مسئلہ پر اجماع نقل کیا ہے کہ''جومشرک مسلمانوں کی امان لیے ہوئے نہ ہوتو گووہ بیت اللہ شریف کے ارادے سے جارہا ہویا بیت المقدس کے ارادے سے اسے آل کرنا جائز ہے میے کم ان کے حق میں منسوخ ہے۔ واللہ اعلم۔

ہاں جو تخص وہاں الحاد پھیلانے کے لئے جارہا ہے اور شرک و کفر کے ارادے سے قصد کرتا ہوتو اسے روکا جائے گا-حضرت ابن عباسٌ فرماتے ہیں پہلےمومن وشرک سب حج کرتے تھے اور اللہ تعالی کی ممانعت تھی کہ سی مومن کا فرکوندر دکولیکن اس کے بعد بیآ بہت اتری كه إنَّمَا الْمُشُركُونَ نَحَسَّ فَلَا يَقُرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعُدَ عَامِهِمُ هذَالِعِيْ شركين سراسرنجس بيں اوروہ اس سال ك بعد مجد حرام کے پاس بھی نہ آئیں گے-اور فرمان ہے مَا کَانَ لِلُمُشُرِ کِیْنَ اَنْ یَّعُمُرُوا مَسْحِدَ اللَّهِ بعی مشرکین الله کی مجدول کو آبادر کفے کے ہرگز الل نہیں-اور فرمان ہے إنَّمَا يَعُمُرُ مَسْجِدَ اللهِ مَنْ امَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ اللّن خِرِيعَى الله كَامْ وَالْ وَالْيَوْمِ اللّهِ عَلَى الله عَنْ اللهِ مَنْ امْنَ بِاللّهِ وَالْيَوْمِ اللّهِ عَلَى الله كَامْ وَالْعَرْفُ وَالْعَالِ آبادر کھ سکتے ہیں جواللہ پراور قیامت کے دن پرامیان رکھتے ہوں۔ پس مشرکین مجدول سے روک دیئے گئے۔حضرت قادہ فرماتے ہیں ''وَلَا الْقَلَآئِدَ وَلَا آمِيُنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ' منسوخ بُ جالِيت كِزمانديس جب وَلَى فخض اين گفرس ج كاراد ب كلتا تووه درخت کی جھال وغیرہ باندھ لیتا تو راستے میں اے کوئی ندستاتا ' پھرلوٹنے وقت بالوں کا ہار ڈال لیتا اور محفوظ رہتا۔اس وقت تک مشرکین بیت اللہ سے رو کے نہ جاتے تھے' تو مسلمانوں کو تھم دیا گیا کہ وہ حرمت والے مہینوں میں نہاڑیں اور نہ بیت اللہ کے پاس لڑیں' پھراس تھم کواس آیت نےمنسوخ کر دیا کہ مشرکین سےلڑ و جہاں کہیں انہیں یاؤ۔'' ابن جرٹر کا قول کے کہ' قلائد سے مرادیمی ہے جو ہار وہ حرم سے گلے میں ڈال لیتے تھے اوراس کی وجہ ہے امن میں رہتے تھے۔عرب میں اس کی تعظیم برابر چلی آ رہی تھی اور جواس کا خلاف کرتا تھا'ا ہے بہت برا کہا جاتا تھااورشاعراس کی جوکرتے تھے''۔ پھرفر ماتا ہے'' جبتم احرام کھول ڈالوتو شکارکر سکتے ہو''۔احرام میں شکار کی ممانعت تھی اب احرام کے بعد پھراس کی اباحت ہوگئی جوتھم ممانعت کے بعد ہو'اس تھم سے وہی ثابت ہوتا ہے جوممانعت سے یہلے اصل میں تھا یعنی اگر وجوب اصلی تھا تو ممانعت کے بعد کا امر بھی وجوب کے لئے ہوگا اور اس طرح مستحب ومباح کے بارے میں۔ گوبعض نے کہا ہے کہ ایباا مروجوب کے لئے ہی ہوتا ہے اور بعض نے کہا ہے ٔ صرف مباح ہونے کے لئے ہی ہوتا ہے کیکن دونوں جماعتوں کے خلاف قرآن کی آیتیں موجود ہیں۔ پس سیح نہ ہب جس سے تمام دلیلیں مل جائیں' وہی ہے جوہم نے ذکر کیا اور بعض علمام اصول نے بھی اسے ہی اختیار کیا ہے۔ واللہ اعلم-

پھرفرہا تا ہے جس تو م نے تہیں حدیبیدوالے سال مجد حرام ہے روکا تھا تو تم ان سے دشنی بائدھ کر قصاص پر آمادہ ہوکراللہ کے تکم سے آگے بڑھ کرظلم دزیادتی پر نہ اتر آنا بلکہ تہیں کی وقت بھی عدل کو ہاتھ سے نہ چھوڑنا چاہئے۔ اس طرح کی وہ آیت بھی ہے جس میں فرمایا ہے ' جہیں کی قتم کی عدادت خلاف عدل کرنے پر آمادہ نہ کردے - عدل کیا کرو عدل ہی تقوے سے زیادہ قریب ہے' ۔ بعض سلف کا قول ہے کہ گوکوئی تھے سے تیرے بارے میں اللہ کی نافرہائی کر سے کیکن تھے چاہئے کہ تو اس کے بارے میں اللہ کی فرما نبرداری ہی کر ہے - عدل ہی کی وجہ سے آسان دزمین قائم ہے۔' حضور اگواور آپ کے اصحاب کو جبکہ مشرکین نے بیت اللہ کی زیادت سے روکا اور حدیبیہ سے آگ برھے ہی نہ دیا اس رنج غرفم میں صحاب واپس آرے جو جو مشرکی مکہ جاتے ہوئے آئیں ملے تو ان کا ارادہ ہوا کہ جسے ان کے گروہوں نے ہمیں روکا 'ہم بھی انہیں ان تک نہ جانے ویں۔ اس پریہ آبیت اتری۔ شنان کے معنی بغض کے ہیں بعض عرب اسے شنان بھی کہتے ہیں نے نہیں روکا 'ہم بھی انہیں ان تک نہ جانے ویں۔ اس پریہ آبیت اتری۔ شنان کے معنی بغض کے ہیں بعض عرب اسے شنان بھی کہتے ہیں

لیکن کسی قاری کی بیقرات مروی نہیں ہاں عربی شعروں میں شنتان بھی آیا ہے۔ پھراللہ تعالیٰ اپنے ایمان والے ہندوں کوئیکی کے کاموں پرایک دوسرے کی تائید کرنے کوفر ما تا ہے بر کہتے ہیں نیکیوں کے کرنے کو

اور تقوی کی ہے ہیں برائیوں کے چھوڑنے کو-اور انہیں منع فرما تا ہے گنا ہوں اور حرام کا موں پر کسی کی مدد کرنے کو-ابن جر پر ٹفر ماتے ہیں جس کام کے کرنے کا اللہ کا تھم ہواور انسان اسے نہ کرئے بیاثم ہے اور دین میں جوحدیں اللہ نے مقرر کر دی ہیں جوفر ائف اپنی جان یا دوسروں کے بارے میں جناب باری نے مقرر فرمائے ہیں ان سے آ کے نکل جانا تھ دُو ان ہے۔

منداحمد کی حدیث میں ہے ''اپنے بھائی کی مدد کر'خواہ دہ ظالم ہوخواہ مظلوم ہو' تو حضور سے سوال ہوا کہ ' یارسول الله مظلوم ہونے کی صورت میں مدد کر یا ''فرمایا'' اسے ظلم نہ کرنے دو ظلم سے روک او یہی اس وقت اس کی مدد ہے ''سے مدیش ہے نہ برمسلم ان اور میں کے حوالے سے ان کی ایڈاؤں کی مدد ہے ''سے حدیث بخاری ومسلم میں بھی ہے۔ منداحمہ میں ہے' جومسلمان لوگوں سے ملے جلے اور دین کے حوالے سے ان کی ایڈاؤں مرمر کرئے وہ ان مسلمانوں سے بڑے اجروالا ہے جونہ لوگوں سے ملے جلے 'نہ ان کی ایڈاؤں مرمر کرئے۔

مند بزار میں ہے الدّالُ عَلَی الْعَیْرِ کَفَاعِلِهِ لِینْ ' جوخص کی بھلی بات کی دوسرے کو ہدایت کرے وہ اس بھلائی کے کرنے والے جیسا ہی ہے' امام ابو بکر بزارؓ اسے بیان فرما کر فرماتے ہیں کہ ' بیعدیث صرف ای ایک سند سے مروی ہے۔' لیکن میں کہتا ہوں اس کی شاہد میسی حدیث ہے کہ جوخص ہدایت کی طرف لوگوں کو بلائے' اسے ان تمام کے برابر ثواب ملے گاجو قیامت تک آئیں گاور اس کی تابعداری کریں گئے مدیث ہے کہ جوخص ہدائی کو کریں گئے تابعداری کریں گئے لیکن ان کے ثواب میں سے گھٹا کرنہیں اور جوخص کی برائی کی طرف بلائے تو قیامت تک جتنے لوگ اس برائی کو کریں گئے ان سب کو جو گناہ ہوگا' وہ سارااس اسلیے کو ہوگا۔ لیکن ان کے گناہ گھٹا کرنہیں۔طبر انی میں ہے' رسول اللہ علیہ فرماتے ہیں ' جوخص کسی ظالم

كَالَمْ الْحَالِيَا اللهِ الْحَالَةُ وَالْمَوْدُونُهُ وَالْحَمْ الْخِنْزِيْرِ وَمَّا اَهِلَ الْحَلْمِ اللهِ اللهِ اللهُ وَالْمُنْخُوفَةُ وَالْمَوْقُونُةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالْعَلَيْحَةُ وَمَّا الْخِنْزِيرِ وَمَّا الْهِلَّ اللهِ اللهِ اللهُ وَالْمُنْخُوفَةُ وَالْمَوْقُونُةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالْتَطِيْحَةُ وَمَا لَا اللهُ عَلَى النّصُبِ وَآنَ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الل

تم پر مردار حرام کیا گیا اورخون اورخز ریکا گوشت اور جواللہ کے سواد وسرے کے نام پرمشہور کیا گیا ہوا ورجو گلا گھٹنے سے مرا ہوا ورجو کی ضرب سے مر گیا ہوا ورجو او نچ سے کر کر مرا ہوا ورجو کی نکر سے مرا ہوا ورجے درندوں نے مچاڑ کھایا ہولیکن اگر اسے تم ذیح کرڈ الوقو حرام نیں اورجو پرستش گا ہوں پر چڑھایا گیا ہوئتم پر حرام کیا جا تا ہے۔ قرعہ کے تیروں کے ذریع تقلیم کرنا' بیسب بدترین گناہ ہیں۔ آج کفارتہمارے دین سے ناامید ہوگئے۔ خبر دارتم ان سے ندڑ رنااور مجھ سے ڈرتے رہا کرنا' آج میں نے تہارے لئے دین کوکائل کر دیااور تہمیں اپنااٹعام مجر پوردے دیااور تہمارے لئے اسلام کے دین ہونے پر میں رضا مند ہوگیا۔ پس جو مختص شدت کی بھوک میں بے قرار ہوجائے بشرطیکہ کی گناہ کی طرف اس کا میلان نہ ہوتو یقینیا اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا اور بہت بڑا مہر بان ہے 🔾

حلال وحرام کی وضاحتیں: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ٣) ان آیوں میں اللہ تعالی ان کا بیان فرمار ہاہے' جن کا کھاناس نے حرام کیا ہے نی خبران چیزوں کے نہ کھانے کے علم میں شامل ہے' میته وہ ہے جواز خودا پئے آپ مرجائے نہ تواسے ذرج کیا جائے نہ شکار کیا جائے – اس کا کھانا اس لئے حرام کیا گیا کہ اس کا وہ خون جو معربے اس میں رہ جاتا ہے – ذرج کر نے سے تو بہہ جاتا ہے اور یہ خون دین اور بدن کے لیے معربے ہاں سے یاں سے یا درہے کہ جرم روار حرام ہے گرم چھلی نہیں – کیونکہ موطاما لک مند شافعی منداح کہ ابوداؤ در نہ کی نسائی ابن ماجہ سے ابن خریمہ اور حی ابن خریمہ اور سے کہ مول اللہ علی سے مندر کے پانی کا مسئلہ پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اس کا عبد سے مروی ہے کہ رسول اللہ علی سے سندر کے پانی کا مسئلہ پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اس کا پانی پاک ہے اوراس کا مردہ حلال ہے – اوراس طرح ٹل کی گوخود بھی مرگئی ہو طلال ہے – اس کی دلیل کی حدیث آر بی ہے –

دم سے مراددم مسفو ہے لین وہ خون ہے جو پوقت ذرئے بہتا ہے۔ حضرت ابن عباس سے سوال ہوتا ہے کہ آیا تلی کھا سکتے ہیں؟ آپ فرماتی ہیں ہاں اللہ الکول نے کہا وہ تو خون ہے آپ نے فرمایی ہاں صرف وہ خون حرام ہے جو پوقت ذرئے بہا ہو۔ حضرت عائش بھی بہی فرماتی ہیں کہ صرف بہا ہوا خون حرام ہے۔ امام شافعی حدیث لائے ہیں کہ رسول اللہ سے بھی نے فرمایی ہمارے لئے دو تم کے مرد سے اور دوخون طلال کے جین مجھی نام ٹندی کی بھی بھی بھی بھی بھی ہی ہوا ہے جین اور تلی سے مردی ہے اور یہ صفیف ہیں بھی ہروایت عبدالرش بین زید بن اسلم مروی ہے اور یہ ضعیف ہیں وافظ بیسی فرماتے ہیں ' عبدالرحمان کے ساتھ ہی اسے اساعیل بن ادر ایس اور عبداللہ بھی روایت کرتے ہیں لیکن میں کہتا ہوں یہ دونوں بھی ضعیف ہیں۔ ہاں بیضرور ہے کہ ان کے ضعف میں کی بیشی ہے۔ ' سلیمان بن بلال ؓ نے بھی اس حدیث کوروایت کیا ہے اور وہ ہیں بھی ٹھنگین اس دوایت کو بعضول نے ابن عظر پر موقوف رکھا ہے۔

حافظا ابوزرعدازی فرماتے ہیں زیادہ سے اس کاموقوف ہونا ہی ہے۔ ابن ابی حاتم میں حضرت سدی بر اعجلان ہے۔ ہم وی ہے کہ جھے رسول اللہ علی نے نہی تو می طرف بھیجا کہ ہیں انہیں اللہ کی طرف بلاؤں اوراد کام اسلام الن کے بما سے بیش کروں۔ میں وہاں بی کی کرا پند کام میں مشغول ہوگیا 'انقا قا ایک روز وہ ایک پیالہ خون کا جرکر میرے سائے ہیئے اور حلقہ بائدہ کرکھانے کے ارادے سے بیٹے اور جھ سے کہنے گئے آؤسدی تم بھی کھالو میں نے کہا۔ تم غضب کررہے ہو۔ میں تو ان کے پاسے آرہا ہوں جواس کا کھانا ہم سب پرحرام کرتے ہیں تب تو وہ سب کے سب میری طرف متوجہ ہو گئے اور کہا پوری بات کہوتو میں نے بی آ ہے۔ حُرِّمَتُ عَلَيْکُمُ الْمُيْتَةُ وَ اللَّهُ اللهُ بُرُور میں بیروایت ابن مردوبیہ میں بھی ہے کہ میں وہاں بہت دنوں تک رہا اور انہیں پیغام اسلام پہنچا تارہا لیک نادئ میں دوایت ابن مردوبیہ میں ہو ہے۔ اس میں اس کے بعد یہ می ہے کہ میں وہاں بہت دنوں تک رہا اور انہیں پیغام اسلام پہنچا تارہا لیک نادو اس میں میں اس کے بعد یہ بھی ہے کہ میں وہاں بہت دنوں تک رہا اور انہیں پیغام اسلام پہنچا تارہا لیک میں میں اس کے مارے میر اراحال ہے تم میں اس کے موجوب میں بھی ہے کہ میں میں اس کے بوئی میں میں تیت میں اس کے بارہ میں میں اس کے موجوب میں بھی ہورا اس بیانی بلا دو اس میں براز ان اس بھی بی میں اس کے موجوب میں بھی ہورا اس بی بیا تو خواب میں دیک ہوراک میں میں بیا تو خواب میں دیک ہوں کہ میں بھی بہترین جام لئے ہوئے اوراس میں بہترین خوش ذا تقدم پیار پینے کی چز لئے ہوئے میرے پاس آیا اور جام میرے ہاتھ میں دیک میں میں نہیں بھی بلداس کے بعد سے لکر آئ

تب مجھے بھی بیاس کی تکلیف ہی نہیں ہوئی' بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ بیاس ہی نہیں گئی۔ بیلوگ میرے جائنے کے بعد آپس میں <u>سنے لگے کہ آ</u>خر تو بیتمہاری قوم کا سردارے' تمہارامہمان بن کر آیا ہے' آئی بےرخی تھیک نہیں کہ ایک گھونٹ پانی بھی ہم اسے نہ دیں۔ چنانچہاب یہ وگ میرے پاس پچھے لے کر آئے۔ میں نے کہا' اب تو مجھے کوئی جا جست نہیں' مجھے میں سرد نے کھلا ملادیا' یہ کہ کر میں نے نہیں اپنا تھے اور ا

میرے پاس پکھ لے کرآئے۔ میں نے کہا'اب تو مجھے کوئی حاجت نہیں' مجھے میرے رب نے کھلا پلا دیا' بیر کہ کریس نے انہیں اپنا بھرا ہوا پیٹ دکھادیا'اس کرامت کود کیھ کروہ سب کے سب مسلمان ہوگئے۔

ا من نے اپنے تصیدے میں کیا ہی خوب کہا ہے کہ مردار کے قریب بھی نہ ہواور کی جانور کی رگ کا کے کرخون نکال کرنہ پی اور پرسش کا ہوں پر چڑھا ہوا نہ کھا اور اللہ کے سوادوسرے کی عبادت نہ کر صرف اللہ ہی کی عبادت کیا کر ' لَحُمُ اللّٰجِنُزِیُر حرام ہے خواہ وہ جنگل ہویا پالتو ہؤلفظ لَحُم شامل ہے اس کے تمام اجزا کوجس میں چر بی بھی وافل ہے۔ پس ظاہر یہ کی طرح تکلفات کرنے کی کوئی حاجت نہیں ہکہ وہ دوسریا یت میں سے فَاِنَّهُ رِحُسِّ لے کر ضمیر کا مرجع خزر کے وہنلاتے ہیں تا کہ اس کے تمام اجزاء حرمت میں آ جا کیں۔ در حقیقت بیلات سے دوسریا یت میں سے فَاِنَّهُ رِحُسِّ لے کر ضمیر کا مرجع خزر کے وہنلاتے ہیں تا کہ اس کے تمام اجزاء حرمت میں آ جا کیں۔ درحقیقت بیلات سے

بعید ہے-مضاف الیہ کی طرف ایسے موقعوں پر ضمیر پھرتی ہی نہیں صرف مضاف ہی ضمیر کا مرجع ہوتا ہے- صاف ظاہر ہات یہی ہے کہ لفظ محم شامل ہے تمام اجزاء کو-لغت عرب کامفہوم اور عام عرف یہی ہے-صحیح مسلم کی حدیث ہے'' شطر نج کھیلنے والا اپنے ہاتھوں کوسور کے گوشت وخون میں ریکنے والا ہے- فیال سیجئے کے صرف چھونا بھی شرعاً سمی مسلم کی حدیث ہے' شطر نج کھیلنے والا اپنے ہاتھوں کوسور کے گوشت وخون میں ریکنے والا ہے- فیال سیجئے کے صرف چھونا بھی شرعاً سمی قدر نفرت کے قابل ہے' پھر کھانے کے بے حدیر اہونے میں کیا شک رہا؟'' اور اس میں دلالت ہے کہ لفظ کم شامل ہے تمام اجزاء کوخواہ

ہوااور میظہری کدونوں آ مضما منے ایک ایک سواونوں کی کوچیں کا ٹیس کے چنانچہ کونے کی پشت پر پانی کی جگہ بیر آئے اور جب وہاں ان کے اونٹ آئے تو بیا پی تکواریں لے کر کھڑے ہوگئے اور اونوں کی کوچیں کا ٹنی شروع کیس اور دکھاوے سناوے اور فخر بیریا کاری کے لئے دونوں اس میں مشغول ہوگئے ۔ کو فیوں کو جب بیمعلوم ہوا تو وہ اپنے گدھوں اور خچروں پرسوار ہوکر گوشت لینے کے لئے آنے لگے۔ استے میں جناب علی مرضی سول کریم عظافے کے سفید خچر پرسوار ہوکر بیمنادی کرتے ہوئے وہاں پنچے کہ لوگو بیگوشت نہ کھانا۔ بیجانور ما اہل بھا لغیر الله میں شامل ہیں۔ (ابن ابی جاتم) بیاتر میمی خریب ہے۔ ہاں اس کے صحت کی شاہدوہ صدیت ہے جوابوداؤ دھیں ہے کہ رسول الله علی الله میں شامل ہیں۔ وچیل کاٹنے ہے ممالغت فرمادی 'گھرابوداؤ دُنّ نے فرمایا کہ جمہ بن جعفر نے اسے ابن عباس پر وقف کیا ہے۔ ابو داؤد کی اور حدیث میں ہے کہ آن بخضرت علی نے ان دونوں شخصوں کا کھانا کھانا منع فرما دیا جو آپس میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانا اورایک دوسرے کا مقابلہ کرنا اور دیا کاری کرنا چاہتے ہوں۔ مُنہ تَحنِفَة جس کا گلا گھٹ جائے خواہ کی نے عمدا گلا گھونٹ کر گلامروڑ کراسے مار ذال ہو خواہ ازخوداس کا گلا گھٹ گیا ہو مثل این کھونٹ میں بندھا ہوا ہے اور بھا گئے لگا' پھندا کلے میں آپڑا اور کھی کھیاؤ کرتا ہوا مراکبا۔ پس سے حرام ہے۔ مَوُفُو دُذَةٌ وہ ہے جس جانورکوکس نے ضرب لگائی' کلڑی وغیرہ ایس چیز سے جودھاری دار نہیں اور اس سے وہ مراکبا' تو وہ بھی حرام ہے۔ جا بلیت میں یہ بھی دستور تھا کہ جانورکوکھ سے مارڈ التے' کھر کھاتے' قرآن نے ایسے جانورکو حرام بتلایا۔

تستی سند سے مروی ہے کہ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عند نے رسول اللہ علیہ کے خدمت میں عرض کی کہ یا رسول اللہ میں معراض سے شکار کھیا ہوں تو کیا تھم ہے؟ فرمایا جب تو اسے سیسیکے اوروہ جانور کوزخم لگائے تو کھا سکتا ہے اوراگروہ چوڑائی کی طرف سے لگے تو وہ جانور لڑھ مارے ہوئے کے تھم میں ہے اسے نہ کھا۔ پس آپ نے اس میں جے دھار اور نوک سے شکار کیا ہواور اس میں جے چوڑائی کی جانب سے لگا ہو فرق کیا۔ اول کو حلال اور دوسرے کو حرام - فقہا کے نزدیک بھی یہ مسئلہ متفقہ ہے۔ ہاں اختلاف اس میں ہے کہ جب کسی زخم کرنے والی چیز نے شکار کو صدمہ تو ہنچا یا لیکن وہ مراہے اس کے بو جھاور چوڑائی کی طرف سے تو آیا بیجانور حلال ہے یا حرام - امام شافعی کے اس میں دونوں تول ہیں ایک تو حرام ہونا او پروالی حدیث کو سامنے رکھ کر ورسر سے حلال کرنا کتے کے شکار کی حلت کو مدنظر رکھ کر۔ اس مسئلہ کی پوری تفصیل ملاحظہ ہو۔

(فصل) علاء کرام رحمت النعلیم اجمعین کااس میں اختلاف ہے کہ جب کی فخص نے اپنا کتا شکار پرچھوڑا اور کئے نے اسے اپنی مار سے اور بوجھ سے مارڈ الا نخی نہیں کیا تو وہ حلال ہے یا نہیں؟ اس میں دو قول ہیں۔ ایک تو یہ کہ یہ حلال ہے کیونکہ قرآن کے الفاظ عام ہیں فکھ کُلُو اُ مِسَّا اَمُسَکُنَ عَلَیْ کُم یعنی وہ جن جانوروں کوروک لیں تم انہیں کھا سکتے ہو۔ ای طرح حضرت عدی وغیرہ کی صحح حدیثیں بھی عام بی ہیں۔ امام شافع کے ساتھیوں نے امام صاحب کا بیقول نقل کیا ہے اور متاخرین نے اس کی صحت کی ہے جیسے نو وی اور رافعی محرمیں کہتا ہوں کہ گویوں کہا جا تا ہے لیکن امام صاحب کے کلام سے صاف طور پر یہ معلوم نہیں ہوتا۔ ملاحظہ ہوا کتاب الام اور مختفرا ان دونوں میں جو کلام ہوں کہ وہ دونوں معنی کا احتمال رکھتا ہے۔ لیں دونوں فریقوں نے اس کی تو جیہہ کر کے دونوں جانب علی الاطلاق ایک قول کہ دویا۔ ہم تو بھدمشکل صرف یہی کہ سکتے ہیں کہ اس بحث میں حلال ہونے کے قول کی حکایت کچھ قدر سے قبل زخم کا ہونا بھی ہے۔ گوان دونوں میں سے کسی کی تقری نہیں اور نہ کسی کی مضبوط رائے۔

ابن العباغ نے امام ابوصنیف سے حلال ہونے کا قول نقل کیا ہے اور دوسرا کوئی قول ان سے نقل نہیں کیا - اور امام ابن جریز نے اپنی تغییر میں اس قول کو حضرت سلمان فاری محضرت ابو ہریرہ محضرت سعد بن وقاص اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم سے نقل کیا ہے لیکن سے بہت فریب ہے اور دراصل ان بزرگوں سے صراحت کے ساتھ بیا قوال پائے نہیں جاتے - بیصرف اپنا تضرف ہے - واللہ اعلم - دوسرا قول سے ہی اس کی کہ دہ حلال نہیں حضرت امام شافع کے دوقو لوں میں سے ایک قول سے ہم رائی نے بھی اس کو پہند کیا ہے اور ابن صباغ کے قول سے بھی اس کی ترجیح خاہر ہوتی ہے واللہ اعلم - اور اس کوروایت کیا ہے ابو یوسف اور محمد بن ابو حفیفہ نے اور یہی مشہور ہے امام احمد بن صنبل سے اور یہی قول فریک ہونے سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے - واللہ اعلم - اس لئے کہ اصولی قواعد اور احکام شرع کے مطابق بھی جاری ہے - ابن الصباغ نے کہ صونے سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے - واللہ اعلم - اس لئے کہ اصولی قواعد اور احکام شرع کے مطابق بھی جاری ہے - ابن الصباغ نے

حضرت دافع بن خدی کی حدیث سے دلیل پکڑی ہے کہ انہوں نے کہا یارسول اللہ مہم کل دشمنوں سے بھڑ نے والے ہیں اور ہمارے ساتھ چھریاں نہیں تو کیا ہم تیز بانس سے ذریح کرلیا کریں؟ آپ نے فرمایا ،جو چیز خون بہائے اوراس کے او پراللہ کا نام ذکر کیا جائے اسے کھالیا کرو (بخاری وسلم) بیحدیث کو ایک خاص موقعہ کے لئے ہے کین تھم عام الفاظ کا ہوگا ، جیسے کہ جمہور علاء اصول وفروع کا فرمان ہے۔ اس کی درو (بخاری وسلم) بیحدیث کو ایک خاص موقعہ کے لئے ہے کین تھم عام الفاظ کا ہوگا ، جیسے کہ جمہور علاء اصول وفروع کا فرمان ہے۔ اس کی دریا وہ حدیث ہے کہ حضور سے دریافت کیا گیا کہ تی جو شہد کی نبیز سے ہے اس کا کیا تھم ہے؟ آپ نے فرمایا ، ہروہ پینے کی چیز جو نشراا ہے حرام ہے۔

پس پہاں سوال ہے شہد کی نبیز سے کیکن جواب کے الفاظ عام ہیں اور مشئلہ بھی ان سے عام سمجھا گیا'اس طرح اوپر والی حدیث ہے کہ کوسوال ایک خاص صورت سے ذرج کرنے کا ہے لیکن جواب کے الفاظ اسی اور اس کے سوالی عام صور توں کوشامل ہیں اللہ کے رسول کا بید بھی ایک خاص معجزہ ہے کہ الفاظ تھوڑے اور معانی بہت اے ذہن میں رکھنے کے بعد ابغور کیجئے کہ کتے کے صدے سے جوشکار مرجائے یا اس کے بوجھ یا تھٹر کی وجہ ہے جس شکار کا دم نکل جائے ' طاہر ہے کہ اس کا خون کسی چیز سے نہیں بہا ' پس اس حدیث کے مفہوم کی بنا پر وہ حلال نہیں ہوسکتا' ہاں اس پر بیاعتراض ہوسکتا ہے کہ اس حدیث کو کتے کے شکار کے مسئلہ سے دور کا تعلق بھی نہیں' اس لئے کہ سائل نے ذرج کرنے کے ایک آلے کی نسبت سوال کیا تھا۔ ان کا سوال اس چیز کی نسبت ندتھا جس سے ذریح کیا جائے۔ اس لئے حضور نے اس سے دانت اور ناخن کومنٹنی کرلیااور فرمایاسوائے دانت اور ناخن کے اور میں تہمیں بتاؤں کہ ان کے سوا کیوں؟ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن صفیوں کی حجری ہے اور بيقاعده ہے كەمتىنى كى دلالت جنس متىنى مندىر مواكرتى ہے در نەتھىل نېيىں مانا جاسكتا - پس ثابت مواكد سوال آلد ذرىح كابى تھا تواب كوكى دلالت تمہارے قول پر باتی نہیں رہی-اس کا جواب میہ کہ حضور کے جواب کے جلے کودیکھو- آپ نے بیفر مایا ہے کہ جو چیزخون بہادے اوراس پرنام اللہ بھی لیا گیا ہؤاسے کھالو- بینیس فرمایا کہاس کے ساتھ ذیح کرلو- پس اس جملہ سے دو تھم ایک ساتھ معلوم ہوتے ہیں- ذیح کرنے کے آلد کا تھم بھی اور خود ذبیحہ کا تھم بھی اور بیک اس جانور کا خون کسی آلدسے بہانا ضروری ہے جودانت اور ناخن کے سوا ہو- ایک مسلک توبیہ ہے- دوسرامسلک جومزنی کا ہے وہ بیکہ تیر کے بارے میں صاف لفظ آ چکے کداگروہ اپنی چوڑ ائی کی طرف سے لگا ہے اور میانور مر گیا ہے تو نہ کھاؤاورا گراس نے اپنی دھاراورانی سے زخم کیا ہے چرمرا ہے تو کھالو-اور کتے کے بارے میں علی الاطلاق احکام ہیں۔ پس چونکه موجب بینی شکار دونو ب جگدایک ہی ہے تو مطلق کا تھم بھی مقید پرمحمول ہوگا گوسبب جدا گانہ ہوں۔ جیسے کہ ظہار کے وقت آزاد گی گردن جو مطلق ہے محمول کی جاتی ہے۔ قل کی آ زادگی گردن پر جومقید ہے ایمان کے ساتھ۔ بلکداس سے بھی زیادہ ضرورت شکار کے اس مسئلہ میں ہے-بددلیل ان لوگوں پر یقیناً بہت بڑی جت ہے جواس قاعدہ کی اصل کو مانتے ہیں اور چونکہ ان لوگوں میں اس قاعدے کے مسلم ہونے میں کوئی اختلاف نہیں تو ضروری ہے کہ یا تو وہ اسے تتلیم کریں ورنہ کوئی پختہ جواب دیں۔علاوہ ازیں پیفریق بیکھی کہ سکتا ہے کہ چونکہ اس شکار کو کتے نے بعجدا پڑتقل کے مارڈ الا ہےاور میٹا بت ہے کہ تیر جب اپنی چوڑ ائی سے لگ کرشکارکو مارڈ الے تو وہ حرام ہوجا تا ہے کہ اس پر قیاس کرکے کتے کا پیشکاربھی حرام ہوگیا کیونکہ دونوں میں یہ بات مشترک ہے کہ دونوں شکار کے آلات ہیں اور دونوں نے اپنے بوجھا ورز ور سے شکار کی جان لی ہے اور آیت کاعموم اس کے معارض نہیں ہوسکتا کیونکہ عموم پر قیاس مقدم ہے۔ جیسا کہ چاروں اماموں اور جمہور کا ندہب ہے۔ بدمسلک بھی بہت اچھاہے۔

دوسری بات میہ کے اللہ تعالیٰ کا فرمان فَ کُلُوا مِمَّا آمُسَکُنَ عَلَیْکُمُ لِینی شکاری کتے جس جانورکوروک رکھیں اُس کا کھانا تہمارے لئے حلال ہے بیعام ہے شامل ہےاہے بھی جے زخی کیا ہواوراس کے سواکو بھی کیکن جس صورت میں اس وقت بحث ہے وہ یا تو کررگا ہوا ہے یا اس کے تھم میں یا گلا گھوٹا ہوا ہے یا اس کے تھم میں بہر صورت اس آیت کی تقذیم ان وجوہ پرضر ورہوگ - اولا تو یہ کہ شار ع نے اس آیت کا تھم شکار کی حالت میں معتبر مانا ہے - کیونکہ حضرت عدی بن حائم ہے اللہ کے رسول نے بہی فر مایا' اگروہ چوڑ ائی کی طرف سے لگا ہے تو وہ لھی مارا ہے' اسے نہ کھاؤ - جہاں تک ہماراعلم ہے' ہم جانتے ہیں کہ کی عالم نے بینیں کہا کہ ٹھ سے اور مارسے مرا ہوا تو شکار کی حالت میں عتبر ہواور سینگ اور ٹکر لگا ہوا معتبر نہ ہو - پس جس صورت میں اس وقت بحث ہور ہی ہے' اس جانورکو حلال کہنا اجماع کوتو ژنا ہوگا' جے کوئی بھی جائز نہیں کہ سکتا بلکدا کشر علماء اسے ممنوع ہتلاتے ہیں -

دوسرے سیکہ آیت فَعُکُلُوا مِمَّا آمُسَکُنَ ایخ عوم پر باقی نہیں اوراس پراجماع ہے بلکہ آیت سے مراد صرف طال حیوان ہیں۔ تواس کے عام الفاظ سے وہ حیوان جن کا کھانا حرام ہے بالا تفاق نکل گئے اور بیرقاعدہ ہے کہ عموم محفوظ مقدم ہوتا ہے عموم غیر محفوظ پر-ایک تقریرای مسئله میں اور بھی گوش گذار کرلیجیے کداس طرح کا شکار میہ کے تھم میں ہے پس جس وجہ سے مردار حرام ہے وہی وجہ یہال بھی ہے توریجی ای قیاس سے طلال نہیں-ایک اور وجہ بھی سفتے کہ حرمت کی آیت سُورِمَتُ الخ 'بالکل محکم ہے اس میں کسی طرح کٹنے کا وظل نہیں ' نہ کوئی تخصیص ہوئی ہے ٹھیک اسی طرح آیت محلیل بھی محکم ہی ہونی چاہئے۔ یعنی فرمان باری تعالی یسُسنُلُو نَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُهُ قُلُ اُحِلَّ لَکُمُ الطَّيِّبَاتُ لوگ تجھ سے دریافت کرتے ہیں کہان کے لئے حلال کیا ہے۔ تو کہددے کہ تمام طیب چیزیں تمہارے لئے حلال ہیں-جب دونوں آپیتیں محکم اورغیرمنسوخ ہیں تو یقیناان میں تعارض نہ ہونا جا ہے۔ پس حدیث کواس کے بیان کے لئے سمجھنا جا ہے اوراسی کی شہادت تیر کا واقعہ دیتا ہے جس میں بیربیان ہے کہ اس آیت میں بیصورت واضح طور پر داخل ہے بینی جبکہ وہ انی اور دھار تیزی کی طرف سے ذخم کرے تو جانور حلال ہوگا' کیونکہ وہ طیبات میں آ گیا -ساتھ ہی حدیث میں بیجی بیان آ گیا کہ آیت تحریم میں کون می صورت داخل ہے۔ لینی وہ صورت جس میں جانور کی موت تیرکی چوڑائی کی چوٹ سے ہوئی ہے وہ حرام ہو گیا جے کھایا نہ جائے گا- اس لئے کہوہ و قیذ ہاورو قید آیت تحریم کا ایک فرد ہے ٹھیک ای طرح اگر شکاری کتے نے جانورکوایے دباؤ و بیجداور بحت پکڑ کی وجد سے مارو الا ہے تووہ نطیح ہے یا مطبح یعن کر اورسینگ لگے ہوئے کے مم میں ہا اور حلال نہیں ہاں اگراہ مجروح کیا ہے تو وہ آیت محلیل کے حکم میں ہا اور یقیناً حلال ہے۔اس پراگر بیاعتراض کیا جائے کہ اگر یہی مقصود ہوتا تو کتے کے شکار میں بھی تفصیل بیان کردی جاتی اور فرمادیا جاتا کہ اگروہ جانورکوچیرے پھاڑے زخی کرے تو حلال اور اگر زخم ندلگائے توحرام-اس کا جواب یہ ہے کہ چونکہ کئے کا بغیر زخی کے قُل کرنا بہت ہی کم ہوتا ہے-اس کی عادت سے بہت کم بھی شاذونا درہی الیا ہوتا ہے کہ وہ اپنے دیا وَاور بوجھ سے شکارکو مارڈ الے اس لئے اس کی ضرورت ہی بھی کہ اس کا حکم بہان کیا جائے اور دوسری وجہ بیٹھی ہے کہ جب آ بت تحريم مين مية ، موقوذه ، مترديه ، نطيحه كى حرمت موجود باتواس كي جانئ والے كما مناس فتم ك شكار كاتكم بالكل ظاهر ہے تیراورمعراض میں اس تھم کواس لئے الگ بیان کر دیا کہ وہ عمو ما خطا کر جاتا ہے بالخصوص اس پخض کے ہاتھ سے جو قاور تیرانداز نہ ہویا نشانے میں خطا کرتا ہواس لئے اس کے دونوں تھکم تفصیل واربیان فرماد ہے۔ واللہ اعلم- دیکھتے چونکہ کئے کے شکار میں بیا حمال تھا کیمکن ہے وہ اپنے کئے ہوئے شکار میں سے پچھ کھالے اس لئے بیچم صراحت کے ساتھ الگ بیان فرمادیا اور ارشاد ہوا کہ اگروہ خود کھالے توتم اسے نہ کھاؤ ممکن ہے کہاس نے خودا پے لئے ہی شکارکوروکا ہو- میجدیث صحیحین میں موجود ہےاور بیصورت اکثر حضرات کے نز دیک آیت کلیل كي عموم من مخصوص ہےاوران كا قول ہے كہ جس شكاركو كما كھا ليا اس كا كھا نا حلال نہيں-

حضرت ابو ہرمرہ 'حضرت ابن عباس سے بہی حکایت کیا جاتا ہے۔حضرت حسن ، ضعی اور خفی کا قول بھی بہی ہے اور اس کی طرف ابو

حنیفہ 'اوران کے دونوں اصحاب'اوراحمہ بن حنبل' اورمشہورروایت میں شافعیؒ بھی گئے ہیں۔ ابن جریرؒ نے اپنی تفییر میں علی' سعد' سلمان'ابو ہر رہ وا بن عمراور ابن عباس رضی الله عنہم سے نقل کیا ہے کہ گو کتے نے شکار میں سے کچھ کھالیا ہوتا ہم اسے کھالیں ٗ جائز ہے بلکہ حضرت سعیدٌ ا حضرت سلمان حضرت ابو ہر رہؓ وغیرہ تو فرماتے ہیں گو کتا آ دھوں آ دھ کھا گیا ہوتا ہم اس شکار کا کھالینا جائز ہے۔ امام مالک اورشافعیٰ بھی ا بن قدیم قول میں اس طرف گئے ہیں اور قول جدید میں دونوں قولوں کی طرف اشارہ کیا ہے جیسے کہ امام ابومنصور بن صباغ وغیرہ نے کہا ہے-ابوداؤ دمیں قوی سند سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا''جب تواپنے کتے کوچھوڑے اور اللہ کا نام تونے لے لیا ہوتو کھالے' گو اس نے بھی اس میں سے کھالیا ہواور کھالے اس چیز کو جسے تیرا ہاتھ تیری طرف لوٹالائے ' نسائی میں بھی بیدوایت ہے۔تفییر ابن جریر میں ہے كة حضورات فرمايا ؛ جب كى مخض نے اپناكتا شكار برچ موڑا اس نے شكار كو پكڑا اور اس كا كچھ كوشت كھاليا تواسے اختيار ہے كہ باقى جانوريد ا پنے کھانے کے کام میں لے-اس میں اتن علت ہے کہ بیموتو فاحضرت سلمان کے قول سے مروی ہے جمہور نے عدی والی حدیث کواس پر مقدم کیا ہے اور ابوعجلہ وغیرہ کی حدیث کوضعیف بتلایا ہے۔ بعض علماء کرام نے اس حدیث کواس بات پرمحمول کیا ہے کہ بیتکم اس وقت ہے جب کتے نے شکار پکڑااور دیرتک اپنے مالک کاانتظار کیا'جب وہ نہ آیا تو بھوک وغیرہ کے باعث اس نے پچھ کھالیا۔اس صورت میں بیقکم ہے کہ باقی کا گوشت مالک کھالے کیونکہ ایس حالت میں بیڈر باقی نہیں رہتا کہ شاید کتا ابھی شکار کا سدھا ہوانہیں ممکن ہے اس نے اپنے لتے ہی شکار کیا ہو بخلاف اس کے کہ کتے نے پکڑتے ہی کھانا شروع کردیا تو اس سے معلوم ہوجاتا ہے کہ اس نے اپنے لئے ہی شکار دبوجا ہے-واللداعلم-ابرہے شکاری پرندتوامام شافعی نے صاف کہاہے کہ بدکتے کے عکم میں ہیں-تواگر بیشکار میں سے پچھ کھالیس توشکار کا کھانا جہور کے نزدیک تو حرام ہےاوردیگر کے نزدیک حلال ہے ہاں مزائی کا مختاریہ ہے کہ گوشکاری پرندوں نے شکار کا گوشت کھالیا ہوتا ہم وہ حرام نہیں۔ یہی مذہب ابوحنیفۂ اوراحمدُ کا ہے۔ اس لئے کہ پرندوں کو کتوں کی طرح مارپیٹ کرسدھا بھی نہیں سکتے اور وہ تعلیم حاصل کر ہی نہیں سکتا جب تک اے کھائے نہیں تو یہاں یہ بات معاف ہاوراس لئے بھی کفس کتے کے بارے میں دارد ہوئی ہے پرندوں کے بارے میں نہیں۔ﷺ ابوعلی افصاح میں فرماتے ہیں' جب ہم نے یہ ہے کرلیا کہ اس شکار کا کھانا حرام ہے جس میں سے شکاری کتے نے کھالیا ہوتو جس شکار میں سے شکاری پرند کھا لے اس میں دو وجو ہات ہیں۔ لیکن قاضی ابوالطیب نے اس فرع کا اور اس تر تیب کا انکار کیا ہے۔ کمیونکدامام شافعی نے ان دونوں کوصاف لفظول میں برابررکھا ہے-و الله سبحانه و تعالى اعلم-

مُتَرَدِّيَةُ وہ ہےجو پہاڑی یاکس بلندجگہ ہے گر کرمر گیا ہؤوہ جانور بھی حرام ہے-ابن عباسٌ یہی فرماتے ہیں- قادہٌ فرماتے ہیں 'یدوہ ہے جو کنویں میں گر پڑے نَطِیْت وہ ہے جے دوسرا جانورسینگ وغیرہ سے نگر لگائے اور وہ اس صدمہ سے مرجائے ' گواس سے زخم بھی ہوا ہو اور گواس سے خون بھی نکلا ہو بلکہ گوٹھیک ذیح کرنے کی جگہ ہی لگا ہواور خون بھی نکلا ، پر لفظ معنی میں مفعول یعنی منطوحہ کے ہے بیروز ن مموماً کلام عرب میں بغیرتے کے آتا ہے جیسے عَین کجیل اور کف خصیب ان مواقع میں کجیلة اور خصیبة نہیں کہے اس جگہتا اس لے لایا گیا ہے کہ یہاں اس افظ کا استعال قائم مقام اسم کے ہے جیسے عرب کا یکلام طَرِیُقَةٌ طَوِیُلةٌ - بعض نحوی کہتے ہیں تاءتا نیٹ یہاں اس لئے لایا گیا ہے کہ پہلی مرتبہ ہی تانیث پر دلالت ہو جائے بخلاف کیل اور خضیب کے کہ وہاں تانیث کلام کے ابتدائی لفظ سے معلوم ہوتی ہے- مَآ اککلَ السَّبُعُ ہے مرادوہ جانور ہے جس پرشیر بھیریا 'چیتایا کتا وغیرہ درندہ حملہ کرے اوراس کا کوئی حصہ کھا جائے اوراس سبب سے وہ مرجائے تواس جانور کو کھانا بھی حرام ہے'اگر چہاس سےخون بہا ہو بلکہ اگر چہذ نح کرنے کی جگہ سے ہی خون نکلا ہوتا ہم وہ جانور بالا جماع حرام ہے-اہل جاہلیت ایسے جانور کا بقیہ کھالیا کرتے تھے-اللہ تعالیٰ نےمومنوں کواس سے منع فر مایا- پھرفر ما تا ہے مگروہ جسےتم ذ زمح کر

تفير سورهٔ ما كده - باره ۲

لوُ یعنی گلاگھونٹا ہوا'لٹھ مارا ہوا'اوپر سے گر پڑا ہو'سینگ اور گلر لگا ہو' دوندوں کا کھایا ہو'اگر اس حالت میں تمہمیں ٹل جائے کہاس میں جان باقی ہو اورتم اس پر با قاعدہ نام اللہ لے کرچھری چھیرلوتو پھر بیجانور تبہارے لئے حلال ہوجائیں گے۔

حضرت ابن عباس "سعید بن جیر" حسن "اورسدی چی فرماتے ہیں -حضرت علی سے مروی ہے کہ اگرتم ان کواس حالت میں پالو کہ چھری چیرت ہونے وہ دم رکڑیں یا پیر ہلا کمیں یا آئی کھوں کے ڈھیلے چرا کمیں تو بیشک ذیخ کرکے کھا او ابن جریہ میں آپ ہے مروی ہے کہ جس جانور کو ضرب گلی ہو یا او پر سے گر اپڑا ہو یا کلر گلی ہواوراس میں روح باتی ہواور تہیں وہ ہاتھ پیردگر تامل جائے تو تم اسے ذیخ کرکے کھا جسے ہو -حضرت طاؤی "حسن قادہ عبید بن عمیر مخاک اور بہت سے حضرات رکھ اللہ سے مروی ہے کہ بوقت ذیخ اگر کوئی حرکت بھی اس سے ہو اور کی الی ظاہر ہو جائے جس سے یہ معلوم ہو کہ اس میں حیات ہے تو وہ طال ہے -جہور فقہا کا بھی نہ ہہ ہہ ہے۔ تینوں اماموں کا بھی بھی تو ل ہے۔ امام ما لگ اس بحری کے بارے میں جے بھیڑیا چھاڑ ڈالے اور اس کی آئیش نگل آئیں فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ اسے ذی تن کہ جان کہ بھی بھی تو ڈورے تو کیا اس بحری کو جان کیا جائے ۔ اس میں سے کس چیز کا ذیجہ ہوگا ؟ ایک مرتبہ آپ سے سوال ہوا کہ در ندہ آگر تملہ کر کے بکری کی پیٹھ تو ڈورے تو کیا اس بکری کو جان کوئی حربے نہیں 'سائل نے کہا در اگر اگر بالکل آخر تک بھی گئر لیا جس سے اس کی کرٹوٹ گئی ہے تو آپ نے فرما یا جمھاس کا کھانا کوئی حربے نہیں 'سائل نے کہا در اگر کہ اس بھی ہور پوچھا گیا کہ اچھا آگر جیٹ بھیا ڈوالا اور آئیش نہیں نکھیں تو کیا تھی میں دیک کے اس کے بعد زندہ نہیں رہ سے ہور پوچھا گیا کہ اچھا آگر جیٹ بھیاڈ ڈالا اور آئیش نہیں نکھیں تو کیا تھی صورتوں کوئھوں کیا ہے اس لئے امام صاحب نے جن صورتوں کوئھوں کیا ہے اس لئے امام صاحب نے جن صورتوں کوئھوں کیا ہے 'ان لئو کیا خوالہ جان اللہ اعلی ۔

بخاری و سلم میں حضرت دافع بن فدت نئے ہے مروی ہے کہ میں نے دسول اللہ علیہ ہے سوال کیا۔ ' حضور ہم کل دشمن سے اور اسلام میں باہم کمرانے والے ہیں اور ہمار سے ساتھ چھریاں نہیں۔ کیا ہم بانس سے ذرئے کر لیں؟ ' آ پ ئے نے فر مایا' ' جو چیز خون بہائے اور اس بر اللہ کا نام لیا جائے اسے کھالو سوائے دانت اور ناخن کے ' یواس لئے کہ دانت ہڑی ہے اور ناخن جیشوں کی چھریاں ہیں۔ ' مندا تھ اور سنن میں ہے کہ حضور سے پوچھا گیا کہ ' ذبیجہ صرف حلق اور نرخرے میں ہی ہوتا ہے؟ ' آ پ نے فر مایا' اگر تو نے اس کی ران میں بھی زخم لگا سنن میں ہے کہ حضور سے پوچھا گیا کہ ' ذبیجہ صرف حلق اور نرخرے میں ہی ہوتا ہے؟ ' آ پ نے فر مایا' اگر تو نے اس کی ران میں بھی زخم لگا ہیں کعبہ دیا تو کافی ہے' ' بیحد بیث ہے تو سہی لیکن بی تھم اس وقت ہے جبکہ سے طور پر ذرئ کرنے پر قادر نہ ہوں ۔ بچاہد فر ماتے ہیں' یہ پرسٹس گا ہیں کعبہ کے ارد گردتھیں۔ ابن جر بی فر ماتے ہیں' ' یہ بین سوساٹھ بت سے جا بلیت کے عرب ان کے سامنے اپنے جانو رقر بان کرتے تھے اور ان میں سے جو بیت اللہ کے بالکل متصل تھا' اس پر ان جانوروں کا فون چھڑ کتے تھے اور گوشت کو ان جنوں پر بطور چڑھا وے چڑھا ہے جے ' بی اللہ کے بالکل مقصل تھا' اس پر ان جانوروں کا کھانا بھی حرام کردیا۔ اگر چدان جانوروں کے ذرئے کر وقت بسم اللہ بھی کہی گن ہو کیونکہ بیشرک ہے جے اللہ تعالی وحدہ لا شریک نے اور اس کے رسول نے حرام کیا ہے اور اس کا لؤت ہے۔ اور اس جملہ سے بھی مطلب بی ہے کیونکہ اس سے پہلے ان کی حرمت بیان ہو چھی ہے جو اللہ کے سواد و مروں کے نام پر چڑھا نے جانیں۔

آزُلَامِ سے تقسیم کرنا حرام ہے میہ جاہلیت کے عرب میں دستور تھا انہوں نے تین تیرر کھ چھوڑے تھے ایک پر لکھا ہوا تھا افعل لیمی کر ' دوسرے پر لکھا ہوا تھا لا تفعل لیمیٰ نہ کر 'تیسرا خالی تھا۔ بعض کہتے ہیں ایک پر لکھا تھا 'مجھے میرے رب کا حکم ہے دوسرے پر لکھا تھا 'مجھے میرے دب کی ممانعت ہے تیسرا خالی تھا۔ اس پر پچھ بھی لکھا ہوا نہ تھا۔ بطور قرعدا ندازی کے کسی کام کے کرنے نہ کرنے میں جب انہیں تردو ہوتا تو ان تیروں کو نکا لیے 'اگر حکم' 'کلا تو اس کام کو کرتے۔ اگر ممانعت کا تیر نکلا تو باز آجاتے۔ اگر خالی تیر نکلا تو پھر بے سرے تے قرعہ اندازی کرتے- ازلام جمع ہے زلم کی اوربعض زلم بھی کہتے ہیں-استسقام کے معنی ان تیروں سے تقسیم کی طلب ہے-قریشیوں کا سب سے بڑا بت ہمل خانہ کعبہ کے اندر کے کئوئیں پرنصب تھا، جس کنویں میں کعبہ کے ہدیے اور مال جمع رہا کرتے تھے اس بت کے پاس

سات تیر تھے جن پر پھھکھا ہوا تھا۔جس کام میں اختلاف پڑتا' بیقریثی یہاں آ کران تیروں میں ہے کسی تیرکو نکالتے اوراس پر جولکھا یاتے'

ای کےمطابق عمل کرتے - صحیحین میں ہے کہ آنخضرت علیہ جب کعبہ میں داخل ہوئے تو وہاں حضرت ابراہیم اور حضرت اساعیل کے جسمے گڑے ہوئے پائے جن کے ہاتھوں میں تیر تھے تو آپ نے فرمایا اللہ انہیں غارت کرے انہیں خوب معلوم ہے کہ ان بزرگوں نے بھی

تیروں سے فال نہیں لی-

صحیح حدیث میں ہے کہ سراقہ بن مالک بن جعثم جب نبی ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ڈھونڈنے کے لئے نکلا کہ

انہیں پکڑ کر کفار مکہ کے سپر وکرے اور آپ اس وقت ہجرت کر کے مکہ سے مدینے کو جارہے تھے تو اس نے اس طرح قرعہ اندازی کی - اس کا

بیان ہے کہ پہلی مرتبہوہ تیرنکلا جومیری مرضی کےخلاف تھا۔ میں نے پھر تیروں کوملا جلا کرتیرنکالا تواب کی مرتبہ بھی یہی نکلا کہ توانہیں کوئی ضرر نہ پہنچا سکے گا' میں پھرنہ مانا - تیسری مرتبہ فال لینے کے لئے تیرنکالاتواب کی مرتبہ بھی یہی تیرنکلائیکن میں ہمت کر کے ان کا کوئی لحاظ مذکر کے

انعام حاصل کرنے اورسرخرو ہونے کے لئے آپ کی طلب میں نکل کھڑا ہوا' اس وقت تک سراقہ مسلمان نہیں ہوا تھا' پیر حضور کا کچھ نہ بگاڑ سکا اور پھر بعد میں اسے اللہ نے اسلام سے مشرف فر مایا - ابن مردوبیمیں ہے کہ رسول اللہ عظام فرماتے ہیں ' وہ مخص جنت کے بلند در جول کونہیں

یا سکتا جو کہانت کرے یا کسی بدفالی کی وجہ سے سفر ہے لوٹ آئے'' حضرت مجاہد ؓ نے میجسی کہا ہے کہ عرب ان تیروں کے ذریعہ اور فارسی اور رومی پانسوں کے ذریعہ جواکھیلا کرتے تھے جومسلمانوں پرحرام کیا جاتا ہے۔ممکن ہے کہاس قول کےمطابق ہم یوں کہیں کہ تھے تو یہ تیر استخارے کے لئے مگران سے جوابھی گاہے بگاہے کھیل لیا کرتے - واللہ اعلم - اس سورت کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے جوئے کوبھی حرام کیا ہے

اور فرمایا ہے 'ایمان والواشراب جوا'بت اور تیرنجس اور شیطانی کام بین تم ان سے الگ ربوتا کمتمہیں نجات ملئ شیطان توبیح پا ہتا ہے کمان کے ذریعی تبہارے درمیان عداوت وبغض ڈال دے۔''ای طرح یہاں بھی فرمان ہوتا ہے کہ تیروں سے تقبیم طلب کرناحرام ہے۔اس کام کا کرنافسق' گمراہی' جہالت اورشرک ہے۔اس کی بجائے مومنوں کو بھم ہوا کہ جب تنہمیں اپنے کسی کام میں تر دو ہوتو تم اللہ تعالیٰ سے استخارہ کر لو-اس کی عبادت کر کےاس سے بھلائی طلب کر ڈمنداح_د۔

بخاری اورسنن میں مروی ہے حضرت جاہر بن عبدالله رضی الله تعالی عنه فرماتے میں ہمیں رسول الله ساللہ مسلم حرح قرآن کی سورتیں سکھاتے تھے اس طرح ہمارے کاموں میں استخارہ کرنا بھی تعلیم فرماتے تھے۔ آپ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ جبتم میں ہے کسی کوکوئی اہم کام آپڑے تواسے چاہے کہ دورکعت نمازنفل پڑھ کریہ دعا پڑھے اَللّٰہُمَّ اِنّی اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمَكَ وَاَسْتَقُدِرُكَ بِقُدُرَتِكَ

وَاَسْتَلُكَ مِنُ فَضُلِكَ الْعَظِيْم فَاِنَّكَ تَقُدِرُ وَلَا اَقُدِرُ وَتَعَلَّمُ وَلَا اَعْلَمُ وَانْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اَللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا لَامُرَ خَيْرٌ لِيّ فِيُ دِيْنِيُ وَ دُنْيَاىَ وَ مَعَاشِيُ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِيُ فَاقُدِرُهُ لِي وَيَسِّرُهُ لِيُ ثُمٌّ بَارِكُ لِيُ فِيُهِ وَإِن كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ شَرُّلِّي فِي دِيْنِي وَ دُنْيَاىَ وَ مَعَاشِيُّ وَعَاقِيَةِ اَمُرِى فَاصُرِفْنِي عَنُهُ وَاصُرِفْهُ عَنِيى وَاقْدِرُلِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كان ثُمَّ رَضِّنِي بِهِ لِعِن اے الله ميں جھ سے تيرے علم ك ذرايع بھلائى طلب كرتا مول اور تيرى قدرت ك وسلے سے تھ سے قدرت طلب کرتا ہوں اور بچھ سے تیرے بڑے فضل کا طالب ہوں۔ یقیناً تو ہر چیز پر قادر ہے اور میں محض مجبور ہوں۔تو تمام ترعلم والا ہے اور میں

مطلق بےعلم ہوں-تو ہی ہے جوتمام غیب کو بخو بی جاننے والا ہے-اے میرے اللہ اگر تیرے علم میں پیکام میرے لئے دین ودنیا میں آغاز

وانجام کا متبارے بہتر ہی بہتر ہے تو تو اسے میرے لئے مقدر کردے اوراسے میرے لئے آسان بھی کردے اوراس میں مجھے ہرطرح کی برکتیں عطافر ما - اوراگر تیرے علم میں بیکام میرے لئے دین ودنیا کی زندگی اورانجام کارے لحاظ سے براہے تو اسے مجھ سے دور کردے اور مجھے اس سے دور کردے اور میرے لئے خیرو برکت جہال کہیں ہو مقرر کردۓ پھر مجھے ای سے راضی ورضا مند کردے - دعا کے بیالفاظ مند احمد میں ہیں - هذا اللّا مُرَجہاں ہے وہاں اپنے کام کا نام لے مثلا نکاح ہوتو هذا النّد گائے سفر میں ہوتو هذا السّفر ہو پار میں ہوتو هذا النّد بحارة وغیرہ - بعض روایتوں میں حَیُرٌ لِی فی کے دِینی سے اَمُرِی تک کی بجائے بیالفاظ ہیں حَیُرٌ لِی فی عَاجِلِ اَمُرِی وَ اَجِلِهِ - امام ترفی اُس حدیث کوسن غریب ہتلاتے ہیں -

پھر فرماتا ہے آج کا فرتہ ہارے دین ہے مایوں ہو گئے کینی ان کی ہامیدیں خاک میں بال کئیں کہ وہ تہ ہارے دین میں پھے خلط ملط کرسکیں لیعنی اپنے دین کو تبہارے دین میں شامل کرلیں۔ چنا نچر سے حدیث میں ہے کہ رسول اللہ عظیقے نے فرمایا ''شیطان اس سے قو مایوں ہو چکا ہے کہ نمازی مسلمان ہزریم عرب میں اس کی پرسٹس کریں ہاں وہ اس کوشش میں رہ کا کہ مسلمانوں کو آپ میں ایک دوسرے کے خلاف بھڑکا نے ۔'' بھی ہوسکتا ہے کہ شرکین مکہ اس سے مایوں ہوگئے کہ مسلمانوں سے لیجل کرر ہیں' کیونکہ احکام اسلام نے ان دونوں جماعتوں میں بہت پھے تفاوت ڈال دیا ۔ اس لئے محکم البی ہور ہا ہے کہ موئن حبر کریں' خابت قدم رہیں اور سوااللہ کے کسی سالم نے ان دونوں جماعتوں میں بہت پھے تفاوت ڈال دیا ۔ اس لئے محکم البی ہور ہا ہے کہ موئن حبر کریں' خابت قدم رہیں اور سوااللہ کے کسی سے نہ ڈریں' کفاری مخالفت کی کہتے پرواہ فہ کریں' اللہ ان کی مدکر ہے گا اور دنیا و آخرت میں انہیں بلند و بالار کھے گا ۔ پھراپی زبر دست بہترین اعلی اور افضل تر نعت کا ذر فرماتا ہے کہ 'میں نے تبہارادین ہر طرح اور ہر حیثیت سے میں انہیں بلند و بالار کھے گا ۔ پھراپی زبر دست بہترین اعلی اور افضل تر نعت کا ذر فرماتا ہے کہ 'میں نے تبہارادین ہر طرح اور ہر حیثیت سے کا مل کم کر دیا بہترین کیا ہے انہیں تمام جنوں اور انسانوں کی طرف بھی ہے ہے وہ حلال کہیں' حرام وہ بی ہے جے وہ حرام کہیں' دین کو خاتم النہین کرام وہ بی ہے جے وہ حلال کہیں' حرام وہ بی ہے جے وہ حرام کہیں' دین کو خاتم النہین کہا ہور کو کہ وہ سے جے یہ مورس کا اللہ ہی تیں ہورک کا بین دیا سلام پرخوش ہوں' اس لئے تم بھی اس پرراضی رہؤ کہی دیں اللہ کا پہند یہ وہ کا کو دے کراس نے اپنے افسل رسول کو بھیجا ہے اوراپی اشرف کیا ہور کی اس لئے تم بھی اس پرراضی رہؤ کہی دیں اللہ کا پہند یہ ہورک کو دے کراس نے اپنے افسل رسول کو بھیجا ہے اوراپی اشرف کتا ہی ہورک کا ہے ۔

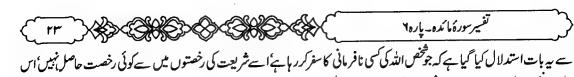
شروع ہوااورعنقریب پھرغریب انجان ہوجائے گا- پس غرباء کے لئے خوشخبری ہے۔منداحمد میں ہے کہ ایک یہودی نے حضرت فاروق عظمٌ سے کہاتم جواس آیت اَلْیَوُمَ اَکُمَلُتُ الْخ ' کوپڑھتے ہؤاگروہ ہم یہودیوں پرنازل ہوتی تو ہم اس دن کوعید منالیتے 'حضرت عمرٌ نے فرمایا واللہ مجھے علم ہے کہ بیآ یت کس وفت اور کس دن تازل ہوئی -عرفے کے دن جعہ کی شام کونازل ہوئی ہے ہم سب اس وقت میدان عرفه میں تھے اور تمام سیرت والے اس بات پر تنفق ہیں کہ حدة الوادع والے سال عرفے کا دن جمعہ کوتھا- اور روایت میں ہے کہ حضرت کعب ؓ نے حضرت عمرؓ سے بیکھاتھااورحضرت عمرؓ نے فرمایا 'میہ آیت ہمارے ماں دو ہری عید کے دن نازل ہوئی ہے-حضرت ابن عباس ؓ کی زبانی اس آیت کی تلاوت س کربھی یہود یوں نے یہی کہا تھا جس پر آپٹ نے فرمایا 'ہمارے ہاں تو یہ آیت دو ہری عید کے دن اتری ہے ، عید کا دن بھی تھا اور جعد کا دن بھی -حضرت علی سے مروی ہے کہ بیآیت عرفے کے دن شام کواتری ہے-حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی الله تعالی عند نے منبر پراس پوری آیت کی تلاوت کی اور فر مایا جمعہ کے دن عرفے کو بیاتر بی ہے۔حضرت سمر ہؓ فر ماتے ہیں'اس وقت حضور ا موقف میں کھڑے ہوئے تھے-ابن عباسؓ سے جومروی ہے کہ تمہارے نبی ﷺ پیروالے دن پیدا ہوئے' پیروالے دن ہی مکہ سے نکلے اور پیروالے دن ہی مدینے میں تشریف لائے 'میاثر غریب ہے اوراس کی سندضعیف ہے۔منداحمد میں ہے حضور کیروالے دن پیدا ہوئے ہیر والےدن نبی بنائے گئے پیروالےدن جرت کے ارادے سے نکل پیر کے روز ہی مدینے پنچے اور پیر کے دن ہی فوت کئے گئے ،حجر اسود بھی پیر کے دن واقع ہوا'اس میں سورہ مائدہ کا پیر کے دن اثر نافد کو زئیں میرا خیال ہے ہے کہ ابن عباس نے کہا ہوگا' دوعیدوں کے دن ہے آیت اثری تو دو کے لئے بھی لفظ اثنین ہےاور پیر کے دن کوبھی اثنین کہتے ہیں-اس لئے راوی کوشبہ سا ہو گیا- واللہ اعلم- دوقول اس میں اور بھی مروی ہیں-ایک توبیکہ بیدن لوگوں کونامعلوم ہے- دوسرا میکہ بیآیت غدرینم کے دن نازل ہوئی ہے جس دن کرحضور "نے حضرت علی کی نسبت فرمایا تھا کہ جس کا مولیٰ میں ہوں اُس کا مولیٰ علیٰ ہے گویا ذی الحجہ کی اٹھارویں تاریخ ہوئی جبکہ آپ ججتہ الوداع سے واپس لوٹ رہے تھے لیکن میہ یاد رہے کہ بید دونوں قول تیجے نہیں۔ بالکل تیجے اور بیشک وشبہ قول یہی ہے کہ بیآ یت عرفے کے دن جمعہ کوامری ہے۔امیرالمونین عمر بن خطاب اور -امير الموننين على بن ابوطالب اوراملير المونين حضرت امير معاوية بن ابوسفيان اورتر جمان القرآن حضرت عبدالله بن عباسٌ اور حضرت سمره بن جندب رضی الله عنهم سے یہی مروی ہے اوراس کوحفزت فعمی 'حضرت قیادہ' حضرت شہیر رکھم اللہ وغیرہ ائمہ اور علاء نے کہا ہے۔ یہی مختار قول ابن جریرؓ اورطبریؓ کا ہے۔

پھرفرما تا ہے جو خص ان حرام کردہ چیزوں میں ہے کی چیز کے استعمال کی طرف مجبورہ ہے ہیں ہوجائے تو وہ ایسے اضطرار کی حالت میں انہیں کا م لاسکتا ہے۔ اللہ غفورہ درجیم ہے۔ وہ جا نتا ہے کہ اس بند ہے نے اس کی حدثیمی تو ٹری کیکن ہے، ہی اور اضطرار کے موقعہ پراس نے یہ کیا ہے تو اللہ اسے معاف فرمادے گا۔ صحح ابن حبان میں حضرت ابن عمر سے مرفوعاً مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ کواپٹی دی ہوئی رخصتوں پر بندوں کا عمل کرنا ایسا بھا تا ہے جیسے پی نافر مانی سے رک جانا مسندا حمد میں ہے جو شخص اللہ کی دی ہوئی رخصت نہ قبول کرئے اس پرعرفات کے پہاڑ مرابر گناہ ہے۔ اس کے فقیماء کہتے ہیں کہ بعض صورتوں میں مروار کا کھانا واجب ہوجاتا ہے جیسے کہ ایک شخص کی بھوک کی حالت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ اب مراج ہتا ہے اور بھی مباح 'ہاں اس میں اختلاف ہے کہ بھوک کے وقت جبکہ حلال چیز میسر نہ ہوتو حرام صورف اتنابی کھاسکتا ہے کہ جان نے جائے یا پیٹ بھرسکتا ہے بلکہ ساتھ بھی رکھ سکتا ہے۔ اس کے نفیسیلی بیان کی جگہ احکام کی کتا ہیں ہیں۔ اس مسلم میں جو کا خیز یں موجود پائے تو کیا مسلم مسلم میں جب بھوکا شخص جس کے او جو دشکار کر لے اور اور دوسرے کا کھانا اور حالت میں اس کی جزایونی فدیدادا کر دے یا دوسرے کی وہ مردار کھالے یا حالت احرام میں ہونے کے باوجو دشکار کر لے اور اپنی آسانی کی حالت میں اس کی جزایونی فدیدادا کر دے یا دوسرے کی وہ مردار کھالے یا حالت احرام میں ہونے فدیدادا کر دے یا دوسرے کی مالت میں اس کی جزایونی فدیدادا کر دے یا دوسرے کی

چیز بلا اجازت کھالے اور اپنی آسانی کے وقت اسے وہ واپس کر دے؟ اس میں دوتول ہیں۔ امام شافعیؒ سے دونوں مروی ہیں۔ یہ بھی یاد رہے کہ مردار کھانے کی بیشرط جوعوام میں مشہور ہے کہ جب تین دن کا فاقد ہوجائے تو حلال ہوتا ہے بیہ بالکل غلط ہے بلکہ جب اضطرار ' بے قراری اور مجبوری کی حالت میں ہواس کے لئے مردار کھانا حلال ہوجاتا ہے۔

منداحد کی حدیث میں ہے کہ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ ہے دریافت کیا کہ حضور مہم ایس جگہ رہے ہیں کہ آئے دن ہمیں فقر وفاقہ ک نوبت آ جاتی ہے تو ہمارے لئے مردار کا کھالینا کیا جائز ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا'' جب صبح شام ند ملے اور نہ کوئی سبزی ملے تو تہہیں اختیار ہے۔' اس حدیث کی ایک سندمیں ارسال بھی ہے کیکن مسندوالی مرفوع حدیث کی اسناو شرط شیخین رکھیجے ہے۔ ابن عون فر ماتے ہیں حضرت حسن ' کے پاس حضرت سمرہ کی کتاب تھی جسے میں ان کے سامنے پڑ ھتا تھا'اس میں بیبھی تھا کہ مجہ شام نہ ملنااضطرار ہے'ایک محفص نے حضور کسے دریافت کیا کہ حرام کھانا کب طلال ہوجاتا ہے؟ آپ نے فرمایا' جب تک کہ تواسیے بچوں کودودھ سے شکم سیر نہ کرسکے ادر جب تک کہ ان کا سامان نه آجائے''- ایک اعرابی نے حضور سے حلال حرام کا سوال کیا' آپ نے جواب دیا کہ کل یا کیزہ چیزیں حلال اور کل خبیث چیزیں حرام- ہاں جب کدان کی طرف محتاج ہوجائے تو انہیں کھاسکتا ہے جب تک کدان سے غنی نہ ہوجائے اس نے چر دریافت کیا کہ وہ تا جی کون س ہے جس میں میرے لئے وہ حرام چیز حلال ہوئے اور وہ غنی ہونا کون ساہے جس میں مجھے اس سے رک جانا جا ہے؟ فرمایا جبکہ تو صرف رات اپنے بال بچوں کودودھ سے آسودہ کرسکتا ہوتو تو حرام چیز سے پر جیز کر-ابوداؤد میں ہے حضرت بجیع عامری رضی الله تعالی عند نے رسول كريم علية سدريافت كياكه مارك كياناكمواناكب حلال موجاتاب؟ آب فرمايا متهمين كعاف كوكياماتاب؟ اس في كها مع کو صرف ایک پیالہ دودھاورشام کو بھی صرف ایک پیالہ دودھ آپ نے کہا یہی ہے اور کوئسی بھوک ہوگی ؟ پس اس حالت میں آپ نے انہیں مردار کھانے کی اجازت عطافر مائی -مطلب حدیث کا یہ ہے کہ شیخ شام ایک ایک پیالہ دودھ کا انہیں تاکافی تھا' بھوک باتی رہتی تھی -اس لئے ان پرمردہ حلال کردیا گیا تا کہوہ پیٹ جرلیا کریں-ای کودلیل بنا کربعض بزرگوں نے فرمایا ہے کہاضطرار کے وقت مردارکو پیپ جرکر کھاسکتا ہے ٔ صرف جان چ جائے اتناہی کھانا جائز ہو' بیرحدٹھیک نہیں-واللہ اعلم-ابوداؤ د کی اور حدیث میں ہے کہ ایک محض مع اہل وعیال کے آیا اور حرہ میں ظہرا کسی صاحب کی اونٹنی کم ہوگئ تھی-اس نے ان سے کہا'اگر میری اونٹنی تنہیں مل جائے تو اسے پکڑلینا-ا تفاق سے بیاونٹنی اسے مل گئ-اب بیاس کے مالک کو تلاش کرنے گلے لیکن وہ نہ ملا اور اُڈٹن بیار پڑ گئ تو اس شخص کی بیوی صاحبہ نے کہا کہ ہم بھو کے رہا کرتے ہیں' تم اسے ذبح کرڈ الولیکن اس نے اٹکار کردیا ہ خراو ٹنی مرگی تو پھر بیوی صاحبہ نے کہا' اب اس کی کھال تھنچ لواور اس کے گوشت اور چربی کوئکڑے کر کے سکھالو ہم بھوکوں کو کام آ جائے گا'اس بزرگ نے جواب دیا' میں تو بیھی نہیں کروں گا- ہاں اگر اللہ کے نبی اجازت دے دیں تو اور بات بے چنا نچہ حاضر حضور اور سے تمام قصہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا کیا تمہارے پاس اور کچھ کھانے کو ہے جو تمہیں کافی ہو؟ جواب دیا کنہیں'آپ نے فرمایا' پھرتم کھاسکتے ہو-اس کے بعداؤٹنی والے سے ملاقات ہوئی اور جباسے بیعلم ہواتواس نے کہا' پھرتم نے اسے ذکح کر کے کھا کیوں نہ لی؟ اس بزرگ صحابی رضی اللہ تعالی عنہ نے جواب دیا کہ شرم معلوم ہوئی – بیصدیث دلیل ہےان لوگوں کی جو کہتے ہیں کہ بوقت اضطرار مردار کا پید بھر کر کھانا بلکہ اپنی حاجت کے مطابق اپنے پاس رکھ لین بھی جائز ہے۔ واللہ اعلم-

پھرارشادہواہے کہ بیر ام بوقت اضطراراس کے لئے مباح ہے جوکس گناہ کی طرف میلان ندر کھتا ہواس کے لئے اسے مباح کر ک دوسرے سے خاموثی ہے۔ جیسے سورہ بقرہ میں ہے فَمَنِ اضُطُرَّ غُیرَ بَاغِ وَّ لَا عَادٍ فَلَا اِثْمَ عَلَیْهِ اِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِیمٌ لین جوخص بے قرار کیا جائے سوائے باغی اور حدسے گذرنے والے کے پس اس پرکوئی گناہ نہیں اللہ تعالی بخشے والامہر بانی کرنے والا ہے۔ اس آیت



كَارَهُ مِن الْمُواسِ عَامَلَ بِهِ مَا ذَا الْحِلِّ لَهُمْ قُلُ الْحِلِّ لَكُمُ الطَّيِّبِ فَهَا وَمَا الْمُكُونَ فَلُ الْحِلِّ لَكُمُ الطَّيِّبِ فَهَا عَلَمَ لُمُ اللَّهِ وَمَا عَلَمْ مُنْ مَمَا عَلَمَ لُمُ اللَّهُ وَمَا عَلَمَ لُمُ اللَّهُ وَمَا عَلَمَ لُمُ اللَّهُ وَمَا عَلَمَ لُمُ اللَّهُ وَمَا عَلَمَ لُمُ اللَّهُ وَاذْكُرُوا اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ فَكُلُوا مِمَّا اللهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ فَكُلُوا مِمَّا اللهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ فَكُمُ وَاذْكُرُوا اللهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ فَكُلُوا مِمَّا اللهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ فَكُلُوا مِمَّا اللهِ عَلَيْهِ فَاللهُ وَاللهُ اللهُ ا

۔ تجھ سے دریا فت کرتے ہیں کدان کے لئے کیا کچھ طال ہے؟ تو کہہ دے کہ تمام پاک چیزیں تمہارے لئے حلال کی گئی ہیں اور جن شکار کھیلنے والے جانوروں کوتم نے سدھار کھا ہو کہ تم انہیں تھوڑا بہت وہ سکھاؤ جس کی تعلیم اللہ نے تنہیں دے رکھی ہے' پس وہ شکار کوتمہارے لئے پکڑ کرروک رکھیس تو تم اسے کھالواوراس پراللہ کا نام ذکر

کرلیا کرواوراللہ ہے ڈرتے رہوئیقینا اللہ تعالی نے نقصان پہنچانے والی خبیث چیزوں کی حرمت کابیان فرمایا خواہ شکاری کتے اور شکار: ہے ہے ﴿ (آیت: ۴) چونکہ اس سے پہلے اللہ تعالی نے نقصان پہنچانے والی خبیث چیزوں کی حرمت کابیان فرمایا خواہ نقصان جسمانی ہویا دینی یا دونوں 'پھر ضرورت کی حالت کے احکامات مخصوص کرائے گئے جیسے فرمان ہے وَقَدُ فَصَّلَ لَکُہُ مَّا حَرَّمَ عَلَیْکُہُ اِلَّا مَا اضُطُرِ رُتُہُ اِلَیٰہِ بِینی تمام حرام جانوروں کابیان تفصیل سے تمہار ہے سامنے آچکا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ تم حالات کی بناء پر بہ اور بقرار ہوجاؤ ۔ تو اس کے بعدار شاد ہور ہاہے لہ حلال چیزوں کے دریافت کرنے والوں سے کہد دیجئے کہ تمام پاک چیزی تم پر حلال چین ۔ سورہ اعراف میں آنحضرت ﷺ کی بیصفت بیان فرمائی گئی ہے کہ آپ طیب چیزوں کو حلال کرتے ہیں اور خبیث چیزوں کو حرام کرتے ہیں۔ابن الی حاتم میں ہے کہ قبیلہ طائی کے دو مخصوں حضرت عدی بن حاتم اور یہ بن مہاہل شے حضور سے پوچھا کہ مردہ جانور تو حرام کرتے ہیں۔ابن الی حاتم میں ہے کہ قبیلہ طائی کے دو محضوں حضرت عدی بن حاتم اور یہ بن مہاہل شے حضور سے پوچھا کہ مردہ جانور تو حرام

ہو چکا اب حلال کیا ہے؟ اس پر بیآ بت ازی حضرت سعید قرماتے ہیں لینی ذرج کئے ہوئے جانو رحلال طیب ہیں۔
مقاتل فرماتے ہیں ہر حلال رزق طیبات میں داخل ہے۔ امام زہری ہے سوال کیا گیا کہ دوا کے طور پر پیشاب کا بینا کیسا ہے؟
جواب دیا کہ وہ طیبات میں داخل نہیں امام مالک ہے پوچھا گیا کہ اس مٹی کا بیچنا کیسا ہے جے لوگ کھاتے ہیں؟ فرمایا 'وہ طیبات میں داخل
ہوں ۔ اور تمہارے لئے شکاری جانوروں کے ذریعہ کھیلا ہوا شکار بھی حلال کیا جاتا ہے مثل سعھائے ہوئے کتے اور شکرے وغیرہ کہ
ذریعے۔ بہی فدہب ہے جہور صحابہ ' تابعین' اکر ڈوغیرہ کا ۔ ابن عباس سے مروی ہے کہ شکاری سدھے ہوئے کتے' باز' چیتے' شکرے وغیرہ ہر
دریعے۔ بہی فدہب ہے جہور صحابہ ' تابعین' اکر ڈوغیرہ کا ۔ ابن عباس سے مروی ہے کہ پھاڑنے والے جانوروں اور ایسے ہی پر ندوں میں
دہ پر تھی کار کرنے کی تعلیم دیا جاسکتا ہو۔ اور بھی بہت سے ہزرگوں سے بہی مروی ہے کہ پھاڑنے والے جانوروں اور ایسے ہی پر ندوں میں
سے جو بھی تعلیم حاصل کر لئا ان کے ذریعہ شکار کھیلا طلل ہے۔ لیکن حضرت بجاہد سے مروی ہے کہ انہوں نے تمام شکاری پر ندوں کا کیا ہوا
شکار کمروہ کہا ہے اور دلیل میں و مَا عَلَّمْتُ مُ مِنَ الْحَوَارِ جِ مُرِکِّلِینَ پُر ھا ہے۔ سعید بن جبیر سے بھی ای طرح روایت کی گئی ہے۔ خواک
اور سدی کا بھی بہی قول ابن جریہ میں مروی ہے ۔ حضرت ابن عرفر فرماتے ہیں' باز وغیرہ پر ندجو شکار پکڑیں' اگر وہ تہیں زندہ مل جائے تو ذنک

عب معلم ہے۔ ان میں تفریق کرنے کی کوئی چیز ہاقی نہیں رہتی۔ چاروں اماموں وغیرہ کا فد ہب بھی یہ ہے۔ کا ایک ہی حکم ہے۔ ان میں تفریق کرنے کی کوئی چیز ہاقی نہیں رہتی۔ چاروں اماموں وغیرہ کا فد ہب بھی یہ ہے۔ امام ابن جریز جھی اسی کو پیند کرتے ہیں اور اس کی دلیل میں اس حدیث کولاتے ہیں کہ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالی عنہ نے رسول مقبول علی ہے باز کے کئے ہوئے شکار کا مسلہ پوچھا تو آپ نے فرمایا ''جس جانور کووہ تیرے لئے روک رکھے' تواسے کھالے۔' امام احد ؓ نے سیاہ کتے کا کیا ہوا شکار کھی مسلم کی کرلیا ہے' اس لئے کہ کہ ان کے نزویک اس کافل کر ٹاوا جب ہے اور پالنا حرام ہے کیونکہ صحیح مسلم میں حدیث ہے' رسول اللہ علی فی فرماتے ہیں نماز کو تین چیزیں تو ڑویتی ہیں' گدھا' عورت اور سیاہ کتا۔ اس پر حضرت ابی نے سوال کیا کہ یارسول اللہ سیاہ کتے کی خصوصیت کی کیا وجہ ہے؟ تو آپ نے فرمایا''وہ شیطان ہے''۔

ووسری حدیث بیں ہے کہ آپ نے کوں کے مارڈالنے کا تھم دیا۔ پھر فرمایا آئیس کوں سے کیا واسطہ؟ ان کوں بیں سے تحت سیاہ
کوں کو مارڈ الاکرو۔ شکاری حیوانات کو جوار س اس کے کہا گیا کہ جرح کہتے ہیں کسب اور کمائی کؤ جیسے عرب کہتے ہیں فلان حرح اہله
حیر العنی فلال شخص نے اپنی اہل کے لئے بھلائی حاصل کرلی اور عرب کہتے ہیں فلان لا جدار ہے لد فلال شخص کا کوئی کماؤٹہیں فر آن
ہیں بھی لفظ جرح کسب اور کمائی اور حاصل کرنے کے معنی ہیں آیا ہے۔ فرمان ہے و یَعلَمُ مَاحَو حُتُمُ بِالنَّهَارِ لِینی دن کو جو بھلائی برائی تم
عاصل کرتے ہوا وراسے بھی اللہ جانتا ہے۔ اس آپ کے لیے جھا کہ یارسول اللہ 'جس امت کے آل کا تھم آپ نے دیا ہے ان سے ہمارے لئے کیا
اوروہ آل کے جانے گھو لوگوں نے آ کر آپ ہے بوچھا کہ یارسول اللہ 'جس امت کے آل کا تھم آپ نے دیا ہے ان سے ہمارے لئے کیا
اوروہ آل کے جانے گھو لوگوں نے آ کر آپ ہے بوچھا کہ یارسول اللہ 'جس امت کے آل کا تھم آپ نے دیا ہے ان سے ہمارے لئے کیا
اللّٰہ بھی کہ پھر وہ شکار پکڑ لے اورروک رکھو جب بہ وہ نہ کھائے ' جب این جریہ میں ہے جرائیل نے حضور سے اندر آنے کی
اجل اجازت جائی آ آپ نے اجازت دی لیکن وہ پھر بھی اندرند آئے تو قرمایا ' اب این جریہ میں ہے جرائیل نے حضور سے اندر آنے کی
میں آتے ؟ اس پر فرشتے نے کہا' ہم اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا ہوا اس پر آپ نے خطرت رافع کو تھم دیا کہ دیا کہ دیا دو اور فریاد
فرال تھی ہے آئیں ' ابورافع فرماتے ہیں گیا اور سب کوں گوئی کرنے لگا' ایک بوھیا کے پاس کتا تھا' جواس کے دامن میں لیفنے لگا اور بطور فریاد
ال کی سال تھی ہو تھے گائی کردیا' اب وگوں نے حضور سے لوچھا کہ جس امت کوئل کا آپ نے تھم دیا ہے ان سے کوئی فائدہ ہمارے لئے والی سے اور کی کس امت کوئل کا آپ نے تھم دیا ہے ان سے کوئی فائدہ ہمارے کے والی سے کہیں کا اور سے کھر کیا کہا نے اس کے کھوڑ دیا اور آ کرحضور گوئر دیا آئی سے نہیں کا اس سے کوئی فائدہ ہمارے کوئی فائدہ ہمارے کے کھائے۔

ایک روایت میں بی بی کہ دریافت کرنے والوں کا ایک روافع آس پاس کی بستیوں میں پنچ اورمسکہ دریافت کرنے والوں کے نام بھی اس میں ہیں بینی حضرت عاصم بن عذی حضرت سعید بن ضیعہ 'حضرت عویم بن ساعدہ رضی اللّہ ہم محمد بن کعب قرظی فرماتے ہیں کہ آیت کا طال میں بین بینی حضرت عاصم بن عذی حضرت سعید بن ضیعہ کی خمیر بینی فاعل کا حال ہواور ممکن ہے کہ جوارح بینی مقتول کا حاصل ہو۔ لینی جن شکار حاصل کرنے والے جانوروں کوتم نے سدھایا ہواور حالانکہ وہ شکار کواپنے پنجوں اور ناختوں سے شکار کرتے ہوں۔ اس سے بھی یہ استدلال ہوسکتا ہے کہ شکاری جانور جب شکار کواپنے صدے سے ہی و بوچ کر مارڈ الے تو وہ حلال نہ ہوگا 'جیسے کہ امام شافعی اس سے بھی یہ استدلال ہوسکتا ہے کہ شکاری جانور جب شکار کواپنے صدے سے ہی و بوچ کر مارڈ الے تو وہ حلال نہ ہوگا 'جیسے کہ امام شافعی کے دونوں تو لوں میں سے ایک قول ہے اور علاء کی ایک جماعت کا خیال ہے۔ اس لئے فرمایا 'تم نے انہیں اس سے بھی سکھا دیا ہو جواللہ نے مسلمار کھا ہے' بینی ہو۔ اس کے جوڑ وقو جائے' جب تم روک لوتورک جائے اور شکار کی جائور سدھا ہوا ہواور اس نے بھوڑ نے والے اس نے خود اپنے لئے اس کے بعد بی فرمایا کہ جب شکاری جائور سدھا ہوا ہواور اس نے اپنے وہ وہ شکار مرکی کیا ہواس پر کے لئے شکار کیا ہواور اس نے بھی اس کے چھوڑ نے وات اللہ کا نام لیا ہوتو وہ شکار مسلمانوں کے لئے حلال ہے گورہ شکار مرکی گیا ہواس پر

اس آیت کے مسلہ کے مطابق ہی بخاری ومسلم کی بیرحدیث ہے کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالی عندنے کہا' یارسول اللہ میں اللہ کا نام لے کراپے سدھائے ہوئے کتے کوشکار پرچھوڑتا ہوں تو آپ نے فر مایا جس جانورکووہ پکڑر کھے تو اے کھالے اگر چہ کتے نے اسے مار بھی ڈالا ہو کہاں بیضرور ہے کہاس کے ساتھ شکار کرنے میں دوسرا کتا نہ ملا ہواس لئے کہ تونے اپنے کتے کواللہ کا نام لے کر چھوڑا ہے دوسرے کو بسم اللّٰہ پڑھ کرنیس چھوڑا میں نے کہا میں نو کدار لکڑی سے شکار کھیلٹا ہوں فرمایا اگروہ اپنی تیزی کی طرف سے ذخی کرلے تو کھالے اور اگراپی چوڑائی کی طرف سے لگا ہوتو نہ کھا کیونکہ وہ لٹھ مارا ہوا ہے دوسری روایت میں بیانفظ ہیں کہ جب تو اپنے کتے کو چھوڑے تواللہ کانام پڑھلیا کر پھروہ شکارکو تیرے لئے پکڑر کھے اور تیرے پہنچ جانے پرشکار ڈندہ مل جائے تو تواسے ذرج کرڈال اورا گرکتے نے ہی اسے مار ڈالا ہواوراس میں سے کھایا نہ ہوتو تو اسے بھی کھاسکتا ہے اس لئے کہ کتے کا اسے شکار کر **لینا ہی اس کا ذبیحہ ہے۔**اور روایت میں بیالفاظ بھی ہیں کہ اگراس نے کھالیا ہوتو پھراہے نہ کھا۔ جھےتو ڈر ہے کہیں اس نے اپنے کھانے کے لئے شکار نہ پکڑا ہو؟ یہی دلیل جہوری ہےاورحقیقتا امام شافعی کا صحیح مذہب بھی یہی ہے کہ جب کناشکار کو کھالے تو وہ طلق حرام ہوجا تا ہے اس میں کوئی منجائش نہیں جبیما کہ حدیث میں ہے- ہاں سلف کی ایک جماعت کا بیتول بھی ہے کہ مطلقا حلال ہے ان کے دلائل بد ہیں-سلمان فاری فرماتے ہیں تو کھاسکتا ہا کر چدکتے نے تہائی حصہ کھالیا ہو-حضرت سعید بن الی وقاص فرماتے ہیں کہ کوئلوانی باقی رہ کیا ہو پھر بھی کھاسکتے ہیں-حضرت سعد بن الی وقاص فرماتے ہیں گودوتہائیاں کیا کھا گیا ہو پھر بھی تو کھاسکتا ہے۔حضرت ابو ہر برہ کا بھی بہی فرمان ہے۔حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں جب بسم الله كهدكرتون اپنسدهائ موئ كے كوشكار برچيوڑا موتوجس جانوركواس فے حيرے لئے بكرركمائے تواسے كمالے کتے نے اس میں سے کھایا ہو یا نہ کھایا ہو- یہی مروی ہے حضرت علی اور حضرت ابن عباس سے -حضرت عطاً اور حضرت حسن بصری سے اس میں مختلف اقوال مروی ہیں- زہری ربیداور مالک سے بھی یہی روایت کی گئی ہے اس کی طرف امام شافعی این پہلے تول میں گئے ہیں اور نے تول میں بھی اس کی طرف اشارہ کیا ہے۔حضرت سلمان فاری سے ابن جرائی ایک مرفوع حدیث میں ہے کہ حضور نے فرمایا ،جب کو کی مختص اپنے کتے کوشکار پرچھوڑے پھرشکارکواس حالت میں پائے کہ گتے نے اسے کھالیا ہوتو جو باتی ہواسے وہ کھاسکتا ہے۔اس حدیث کی سندمیں۔ بقول ابن جر رینظر ہے اور سعیدراوی کا حضرت سلمان سے سنما معلوم نہیں ہوا اور دوسرے ثقیراوی اسے مرفوع نہیں کرتے بلکہ حضرت سلمان ّ کا قول نقل کرتے ہیں میقول ہے توضیح لیکن اس معنی کی اور مرفوع حدیثیں بھی مروی ہیں۔

ابوداؤد میں ہے حضرت عمروبن شعیب اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک اعرابی ابوالعلبہ نے رسول الله علي سے كہا كه حضور ميرے پاس شكارى كتے سد حائے ہوئے ہيں- ان كے شكار كى نسبت كيا فتوىٰ ہے؟ آپ نے فرمايا جو جانوروہ تیرے لئے پکڑیں' وہ تجھ پر طلال ہے'اس نے کہا ذرج کر سکوں جب بھی اور ذرج نہ کر سکوں تو بھی؟ اور اگر چہ کتے نے کھالیا ہوتو بھی؟ آپ نے فر مایا ہاں گوکھا بھی لیا ہو-انہوں نے دوسراسوال کیا کہ میں اپنے تیر کمان سے جوشکار کروں اس کا کیا فتویٰ ہے؟ فر مایا اسے بھی تو کھاسکتا ے ' پوچھاا گردہ زندہ ملے ادر میں اسے ذرج کرسکوں تو بھی اور تیر لگتے ہی مرجائے تو بھی؟ فرمایا بلکہ وہ تجھے نظر نہ پڑے اور ڈھونڈنے سے ل جائے تو بھی- بشرطیکہاں میں کسی دوسرمے مخص کے تیر کا نشان نہ ہو- انہوں نے تیسرا سوال کیا کہ بوقت ضرورت مجوسیوں کے برتنوں کا استعال كرنا جمارے لئے كيسا ہے؟ فرمايا عم انہيں دھوڈ الو پھران ميں كھا بي سكتے ہوسي حديث نسائي ميں بھی ہے۔

ابوداؤ د کی دوسری حدیث میں ہے جب تونے اپنے کتے کواللہ کا نام لے کرچھوڑ ابوتو اس کے شکار کو کھاسکتا ہے گواس نے اس میں

اس مسئلہ میں ایک چوتھا قول بھی ہے۔ وہ یہ کہتے کا کھایا ہوا شکارتو حرام ہے جیسا کہ حضرت عدی گی صدیث میں ہے اور شکر ے وغیرہ کا کھایا ہوا شکار حرام ہے جیسا کہ حضرت عدی گی کہ وہ تو کھانے ہے، ہی تعلیم قبول کرتا ہے۔ ابن عباس فرماتے ہیں کہ آگر پرندا پنے ما لک کے پاس لوٹ آیا اور مار سے نہیں پھروہ پر نو ہے اور گوشت کھائے تو کھالے۔ ابراہیم ختی فعمی محماد بن سلیمان جھم اللہ یہی کہتے ہیں۔ ان کی دلیل ابن ابی حاتم کی میروایت ہے کہ حضرت عدی نے رسول اللہ علیاتی ہے چھا کہ ہم لوگ کو ل اور باز سے شکار کھیلا کرتے ہیں تو ہمارے لئے کیا حلال ہے؟ آپ نے فرمایا ، جو شکاری جانور یا شکار حاصل کرنے والے نوو شکار کرنے والے اور سدھائے ہوئے تہمارے لئے شکار دوک رکھیں اور می نے ان پر اللہ کا نام لے لیا ہوا ہے کہ کھا اور پھر فرمایا ہوں کو مایا گو مار ڈالا ہو؟ فرمایا گورا الطمینان نہ ہوکہ تیرے بی کتے نے شکار کیا ہے۔ ہیں نے کہا اگر اس کتے کے ساتھ دوسرے کتے بھی شکار کرنے ہیں۔ اس میں سے کون سا حلال ہے؟ فرمایا جو ترخی کرے اور تونے اللہ کا نام لے کرچھوڑا 'ہواسے کھالے' وجد دلالت میں ہے کہ کیا کہ کرتے ہیں۔ اس میں سے کون سا حلال ہے؟ فرمایا 'جو تیر زخی کرے اور تونے اللہ کا نام لے کرچھوڑا 'ہواسے کھالے' وجد دلالت میں ہے کہ کیا تھانے کی شرط آپ نے بتائی اور باز میں نہیں بتائی 'پس ان دونوں میں فرق ثابت ہوگیا۔ داللہ اعلی اس نے بھالے اور دلالت میں ہے کہ کتے میں نہ کھانے کی شرط آپ نے بتائی اور باز میں نہیں بتائی 'پس ان دونوں میں فرق ثابت ہوگیا۔ داللہ اعلی ۔

اللهِ أَوَّلُه وَاحِرَه ' يَهِي حديث منقطع سند كي ساتها بن ماجه مين بهي ہے-

دوسری سندسے بیرحدیث ابوداؤڈ ترفری نسائی اور منداحدیں ہے اورامام ترفری رحمتہ اللہ علیہ اسے حسن سیح بتاتے ہیں۔ جابر بن صبح فرماتے ہیں۔ خابر بن صبح فرماتے ہیں ، حضرت شی بن عبدالرحمان فزاعی کے ساتھ میں نے واسط کا سفر کیا ان کی عادت تھی کہ کھانا شروع کرتے وقت بِسُم اللّٰهِ کہا ہے اور مجھ سے انہوں نے فرمایا کہ خالد بن امیہ بن مخشی صحابی رضی الله

کہدلیتے اور آخری لقمہ کے وقت بِسُمِ اللّٰهِ أَوَّلَهُ وَالْحِرَهُ کہدلیا کرتے اور مجھے سے انہوں نے فرمایا کہ خالد بن امیہ بن مخشی صحابی رضی اللّٰه تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے کہ شیطان اس مخص کے ساتھ کھانا کھا تا رہتا ہے جس نے اللّٰہ کا نام نہ لیا ہو جب کھانے والا اللّٰہ کا نام یا دکرتا ہے تو اسے قے ہوجاتی ہے اور جتنا اس نے کھایا ہے سب نکل جاتا ہے (منداحمہ وغیرہ) اس کے راوی کو ابن معین اور نسائی تو ثقہ کہتے ہیں لیکن ابوالفتح

از دی فر ماتے ہیں' بیدلیل لینے کے قابل را دی نہیں۔ حضرت حذیفہ فر ماتے ہیں' ہم نبی علی کے ساتھ کھانا کھار ہے تھے کہ ایک ٹڑی گرتی پڑتی آئی' جیسے کوئی اسے دھکے دے رہا ہوا ور

ر ساتھ آیا تا کہ جارا کھانا کھائے تو میں نے اس کا ہاتھ تھام لیا اور ایک اعرابی بھی ای طرح آیا اور پیالے میں ہاتھ ڈالا آپ نے اس کا ہاتھ بھی اور کیا ہے۔ وہ پہلے تو اس لڑکی کے ہاتھ میں پکڑلیا اور فر مایا ، جب سی کھانے پر بسم اللہ نہ کہی جائے تو شیطان اسے اپنے لئے حلال کر لیتا ہے۔ وہ پہلے تو اس لڑکی کے ساتھ آیا تا کہ جارا کھانا کھائے تو میں نے اس کا ہاتھ تھام لیا 'پھروہ اعرابی کے ساتھ آیا 'میں نے اس کا بھی ہاتھ تھام لیا اس کی قسم جس کے

قبضہ میں میری جان ہے کہ شیطان کا ہاتھ ان دونوں کے ہاتھ کے ساتھ میرے ہاتھ میں ہے (مند مسلمُ ابوداؤ دُنسائی) مسلمُ الدولئِ أَذَ الْحَرِينَ اللّهِ على من من من من الله الله عند الله من من الله الله الله الله الله الله ال

مسلم الوداؤ دُنسائی اورابن ماجہ میں ہے کہ جب انسان اپ گھر میں جاتے ہوئے اور کھانا کھاتے ہوئے اللہ کانام یاد کرلیا کرتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ اے شیطان کہتا ہے کہ اے شیطان کہتا ہے کہ اے شیطان کہتا ہوئے کھاتے ہوئے اللہ کانام نہیں لیتا تو وہ پکار میتا ہے کہ آگے شخص نے حضور کی اللہ کانام نہیں لیتا تو وہ پکار میتا ہے کہ تم کے شب باشی کی اور کھانا کھانے کی جگہ پالی مسئد ابوداؤ داور ابن ماجہ میں ہے کہ آگے شخص نے حضور کی خدمت میں شکایت کی کہ ہم کھاتے ہیں اور ہمارا پیٹ نہیں بھرتا تو آپ نے فرمایا 'شایدتم الگ الگ کھاتے ہوگے۔ کھانا سب ل کر کھاؤاور بھرالند کہ دلیا کرو۔ اس میں اللہ کی طرف سے برکت دی جائے گی۔

الْيُوَمِّ اَحِلُ لَكُوْ الْطَيِّبِكُ وَطَعَامُ الَّذِينَ اُوْتُوا الْكِتْبَ وَطَعَامُ الَّذِينَ اُوْتُوا الْكِتْبَ وَلَا لَكُوْ الْمُصَلِّتُ مِنَ الْمُؤْمِلِيْ وَالْمُصَلِّتُ مِنَ الْمُؤْمِلِيْ وَالْمُحْسَلِيْ وَالْمُحْسَلِيْنَ الْمُؤْمِلِيْنَ الْمُؤْمِلِيْنَ الْمُؤْمِلِيْنَ الْمُؤْمِلِيْنَ الْمُؤْمِلِيْنَ الْمُؤْمِلُ اللّهِ الْمُؤْمِلُ ا

کل پاکیزہ چیزیں آئ تمبارے لئے طال کی سمیں اورانل کتاب کا ذیجہ تمبارے لئے طال ہے اور تمبارا ذیجہ ان کے لئے طال ہے اور پاک دامن مسلمان عورتیں اور چوتم سے پہلے کتاب دیئے گئے ہیں' ان کی پاک دامن عورتیں بھی طال ہیں جبہتم ان کے مہرادا کرو اس طرح کہتم ان سے با قاعدہ نکاح کرو نہ بطور علانیہ زتا کاری کے اور نہ بطور پوشیدہ بدکاری کے مشکرین ایمان کے اعمال ضائع اوراکارت ہیں اور آخرت میں وہ ہارنے والوں میں سے ہیں 🔾

جے خود یہودی بھی طلال جانتے تھے یعنی پشت کی جربی انتزیوں سے لگی ہوئی چربی اور ہڑی سے ملی ہوئی چربی-اس سے بھی زیادہ دلالت والی تو وہ روایت ہے جس میں ہے کہ خیبر والوں نے سالم بھنی ہوئی ایک بکری حضور کو تھنہ میں دی جس کے شانے کے گوشت کوانہوں نے زہر آلود کرر کھاتھا کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ حضور گوشانے کا گوشت پیندہے چنانچہ آپ نے اس کا یہی گوشت لے کر منہ میں رکھ کر دانتوں سے تو ڑا تو فر مان باری ہے اس شانے نے کہا 'مجھ میں زہر ملا ہوا ہے آپ نے اس وقت اسے تھوک دیا اور اس کا اثر آپ کے سامنے کے دانتوں وغیرہ میں رہ گیا۔ آپ کے ساتھ حضرت بشر بن براء بن معرور بھی تھے جواس کے اثر سے راہی بقا ہوئے جن کے قصاص میں زہر ملانے والی عورت کو بھی قتل کیا گیا جس کا نام زینب تھا ۔وجہ دلالت ریہ ہے کہ خود حضور کے مع اپنے ساتھیوں کے اس گوشت کے کھانے کا پختہ ارادہ کرلیا اور بینہ یو چھا کہ اس کی جس چر بی کوتم حلال جانتے ہؤا ہے نکال بھی ڈالا ہے یانہیں؟ اور حدیث میں ہے کہ ایک یہودی نے آپ کی دعوت میں جو کی روٹی اور پرانی سوتھی چر بی پیش کی تھی۔حضرت کمحولؒ فرماتے ہیں جس چیز پر نام رب نہ لیا جائے' اس کا کھانا حرام کرنے کے بعد اللہ تعالی نے مسلمانوں پر رحم فر ماکر منسوخ کر کے اہل کتاب کے ذبح کئے ہوئے جانور حلال کردیئے۔ یہ یا درہے كه ابل كتاب كاذبيحه حلال ہونے سے بيثابت نہيں ہوتا كه جس جانور پر بھى نام اللي ندليا جائے وہ حلال ہو؟ اس لئے كه وہ اپنے ذبيحوں پر الله كانام ليتے تھے بلكہ جس كوشت كو كھاتے تھے اسے ذبيحہ برموقوف ندر كھتے تھے بلكہ مردہ جانور بھى كھاليتے تھے كيكن سامرہ اور صائبہ اور ابراہیم وشیث دغیرہ پنیمبروں کے دین کے مرعی ان ہے مشٹیٰ تھے جیسے کہ علماء کے دواقوال میں سے ایک قول ہے اور عرب کے نصرانی جیسے بنو تغلب تنوخ ببرا' جذام کم'عاملہ کے ایسے اور بھی ہیں کہ جمہور کے نزدیک ان کے ہاتھ کا کیا ہواذ بیچنہیں کھایا جائے گا-حضرت علیٰ فرماتے ہیں' قبیلہ بنوتغلب کے ہاتھ کا ذ^{رخ} کیا ہوا جا نورنہ کھاؤاس لئے کہانہوں نے تو نصرا نیت سے سوائے شراب نوشی کے اورکوئی چیز نہیں لی-ہاں سعید بن میں بنو تغلب کے نصاری کے ہاتھوں ذبح کئے ہوئے جانور کے کھالینے میں کوئی حرج نہیں جانتے تھے۔ باقی رہے مجوی ان سے گوجز بیلیا گیا ہے کیونکہ انہیں اس مسئلہ میں مبود ونصاری میں ملادیا گیا ہے اور ان کا ہی تابع کردیا گیا ہے کیکن ان کی عورتوں سے نکاح کرنا

اوران کے ذرج کئے ہوئے جانور کا کھاناممنوع ہے- ہاں ابوثورا ہراہیم بن خالد کلبی جوشافعی اوراحمد کے ساتھیوں میں سے تنظاس کے خلاف ہیں'جب انہوں نے اسے جائز کہااورلوگوں میں اس کی شہرت ہوئی تو فقہاء نے اس قول کی زبر دست تر دیدی۔ یہاں تک کہ حصرت امان احمد بن بارحمته الله عليه نے تو فرمايا كه ابوثوراس مسئله ميں اپنے نام كى طرح ہى ہے يعنى بيل كاباپ ميكن ہے ابوثور نے ايك حديث مجيم عموم كو سامنے رکھ کریے فتوی دیا ہوجس میں تھم ہے کہ مجوسیوں کے ساتھ اہل کتاب کا ساطریقہ برتو کیکن اولاً توبیروایت ان الفاظ سے ثابت ہی نہیں- دوسرے بدروایت مرسل ہے- ہاں البتہ سے بخاری شریف میں صرف اثنا تو ہے کہ جمر کے محوسیوں سے رسول الله عظی نے جزیراہے۔ علاوہ ان سب کے ہم کہتے ہیں کہ ابوثور کی پیش کردہ حدیث کو اگر ہم صحح مان لیس تو بھی ہم کہد کتے ہیں گہاس کے عموم سے بھی اس آیت میں تھم امتناعی کودلیل بنا کراہل کتاب کے سوااور دین والوں کاذبیج بھی ہمارے لئے حرام ٹابھ ہوتا ہے۔

پھر فرما تا ہے کہ تہارا ذبیحان کے لئے حلال ہے یعنی تم انہیں اپناذبیح کھلا سکتے ہو۔ بیاس امر گی خبر نہیں کسان کے دین میں ان کے لئے تہاراذ بیحملال ہے ہاں زیادہ سے زیادہ اتنا کہا جاسکتا ہے کہ بیاس کی بات کی خبر ہوکہ انہیں بھی ان کی کتاب میں بیتکم دیا گیا ہے کہ جس جانور کا ذبیحہ اللہ کے نام پر ہوا ہوا ہے وہ کھالیں بلحاظ اس سے کہ ذرج کرنے والا انہی میں سے ہو باان کے سواکوئی اور ہولیکن زیادہ باوزن بات پہلی ہی ہے یعنی بیرکتہبیں اجازت ہے کہ انہیں اپناذ بیچہ کھلا ؤجیسے کہ ان کے ذبح کئے ہوئے جاٹورتم کھا لیتے ہو- یہ کو یا ادل بدل کے طور یر ہے جس طرح حضور علی نے عبداللہ بن الی بن سلول منافق کواپنے خاص کرتے میں گفن دیا جس کی وجہ بعض حضرات نے یہ بیان کی ہے کہاس نے آپ کے چھاحظرت عباس رضی اللہ تعالی عنہ کواپنا کرتا دیا تھا۔ جب وہ مدینے میں آئے تھے تو آپ نے اس کا بدلہ چکا دیا۔ ہاں ایک حدیث میں ہے کہمومن کے سواکسی اور کی ہم تشینی نہ کر اور اپنا کھانا بجزیر ہیزگاروں کے اور کسی کونہ کھلا اسے اس بدلے کے خلاف نہ سمجھنا

پھرارشاد ہوتا ہے کہ پاک دامن موس مورتوں سے نکاح کرناتمہارے لئے حلال کردیا گیا ہے یہ بطور تمہید کے ہاس کے اس کے بعد ہی فرمایا کہتم سے پہلے جنہیں کتاب دی گئی ہے ان کی عفیفہ عور توں ہے بھی نکاح تمہیں حلال ہے۔ یقول بھی ہے کہ مرادم صنات ہے آزاد عورتیں ہیں یعنی لونڈیاں نہ ہوں۔ یقول حضرت مجاہد کی طرف منسوب ہے اور حضرت مجاہد کے الفاظ یہ ہیں کہ محصنات ہے آزاد مراد ہیں اور جب یہ ہےتو جہاں اس قول کا وہ مطلب لیا جاسکتا ہے کہ لونڈیاں اس سے خارج ہیں وہاں یہ عنی بھی لئے جاسکتے ہیں کہ پاک دامن عفت شعار- جیسے کہ انہی سے دوسری روایت انہی لفظوں میں موجود ہے- جمہور بھی یہی کہتے ہیں اور بیزیادہ فھیک بھی ہے- تا کہ ذمیہ ہونے کے ساتھ ہی غیر عفیفہ ہونا شامل ہوکر بالکل ہی باعث فساد نہ بن جائے اور اس کا خاوند صرف فضول بھرتی کے بطور پر بری رائے **پر نہ چل** پڑے-پس بظاہر یمی ٹھیک معلوم ہوتا ہے کہ محصنات سے مراد عفت ماب اور بدکاری سے بچاؤ والیاں ہی لی جا کیں۔ بیسے دوسری آیت میں مُحصنت کے ساتھ بی غیرمسَا فِحاتٍ و لَا مُتَّخِذِي احدان آیا ہے-علماءاور مفسرین کا اس میں بھی اختلاف ہے کہ کیا یہ آیت ہر کتابیعفیفعورت پر شمل ہے؟ خواہ وہ آزاد موخواہ لونڈی ہو؟

ابن جریرٌ میں سلف کی ایک جماعت ہے اسے نقل کیا ہے جو یہ کہتے ہیں کہ محصنات سے مرادیاک دامن ہے۔ ایک قول میجی کہا گیا ہے کہ یہاں مرادابل کتاب سے اسرائیلی عورتیں ہیں- امام شافعی کا یمی ندہب ہے اور بیمجی کہا گیا ہے کہ اس سے مراد ذمیہ عورتیں ہیں سوائ آ زادعورتوں کے-اوردکیل بیہ آیت ہے قاتِلُوا الَّذِینَ لَایُؤُمِنُونَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْیَوْمِ الْاخِرِ الخ'بینی ان سےار وجواللہ رِاور قیامت کے دن پرایمان نہیں لاتے چانچے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عند نفرانیے عورتوں سے نکاح کرنا جائز نہیں جانے تھے اور فرماتے تھے اس سے بڑا شرک کیا ہوگا کہ وہ کہتی ہوکہ اس کا رب عیسی ہا ہوا رجب بیہ شرک تھبریں تو نص موجود ہے کہ و کلا تنکی حکو الکہ شہر کتے ہے گئی یُوٹو میں اللہ تعالی عندی الکہ شہر کتے ہے ایک کہ اس کے ایس اللہ شہر کتے ہے گئی یُوٹو میں اللہ تعالی عنہا سے کہ جب شرکہ عورتوں سے نکاح نہ کرنے کا تھم نازل ہواتو صحابہ ان سے رک گئے یہاں تک کہ اس کے بعدی ترض اللہ تعالی عنہا کتاب کی پاکدامن عورتوں سے نکاح کرنے کی رخصت نازل ہوئی تو صحابہ نے اہل کتاب عورتوں سے نکاح کے اور صحابہ گا ایک جب کہ عامت سے ایسے نکاح اس کے اور صحابہ گا ایک جب کہ مانعت میں بیدواخل تھیں لیکن دوسری آ یت کے عام میں میں میں میں میں انگری نے انہیں محضوص کر دیا۔ یہ اس وقت جب یہ مان لیا جائے کہ ممانعت والی آ یت کے تھم میں یہ بھی داخل تھیں ورندان دونوں آ یتوں میں کوئی معاشر نہیں اس لئے کہ اور بھی بہت می آ یتوں میں عام شرکین سے آئیں الگ بیان کیا گیا ہے جیسے آ یت کہ میکون اللّذین کفرو اللّذین کو اللّذین کفرو اللّذین کو اللّذین کو

پھرفر ما تاہے جبتم انہیں ان کےمقررہ مہر دے دؤوہ اپنے نفس کو بچانے والیاں ہوں اورتم ان کے مہرادا کرنے والے ہو-حضرت جابر بن عبداللہ عام شععی 'ابراہیم نخعی حسن بھری تھھم اللہ کا فتو کی ہے کہ جب کسی شخص نے کسی عورت سے نکاح کیا اور دخول سے پہلے اس نے بدکاری کی تو میاں بیوی میں تفریق کرادی جائے گی اور جومہر خاوندنے عورت کو دیا ہے اسے واپس دلوایا جائے گا۔ (ابن جریر)

پھرفر ماتا ہے ہم بھی پاک دامن عفت ماب ہواور علانیہ یا پوشیدہ بدکار نہ ہو۔ پس عورتوں میں جس طرح پاک دامن اور عفیفہ ہونے کی شرط لگائی گئی تھی 'مردوں میں بھی یہی شرط لگائی اور ساتھ ہی فرمایا کہ وہ کھلے بدکار نہ ہوں کہ ادھرادھر مند مارتے پھرتے ہوں اور نہ ایسے ہوں کہ خاص تعلق سے حرام کاری کرتے ہوں۔سورہ نساء میں بھی اس کے تماثل بھم گزر چکا ہے۔

حضرت امام احمد رحمته الله عليه اس طرف گئے ہیں کہ زانیہ عورتوں ہے تو ہہ ہے پہلے ہرگز کسی بھلے آدمی کو نکاح کرنا جائز نہیں۔ اور
یہ عکم ان کے نزدیک مردوں کا بھی ہے کہ بدکار مردوں کا نکاح نیکو کارعفت شعار عورتوں ہے بھی نا جائز ہے جب تک وہ تجی تو ہدنہ کریں
اوراس رذیل فعل سے بازنہ آجا کیں۔ ان کی دلیل ایک صدیث بھی ہے جس میں ہے کوڑے لگایا ہواز انی اپنے جسی سے بی نکاح کرسکتا ہے۔
ضلیفۃ المونین حضرت عمر فاردق رضی اللہ تعالی عنہ نے ایک مرتبے فر مایا کہ میں ادادہ کرر ماہوں کہ جوسلمان کوئی بدکاری کرئے میں اسے ہرگز
سلمان پاک دامن عورت سے نکاح نہ کرنے دوں۔ اس پر حضرت ابی بن کعب نے عرض کی کہ اے امیر المونین شرک اس سے بہت بڑا
ہے۔ اس کے باوجود بھی اس کی تو ہے ول ہے۔ اس مسئلے کو ہم آیت اکر آلؤی کو گئار کے انگال اکارت ہیں اوروہ آخرت میں نقصان یا فتہ ہیں۔
بیان کریں سے ان شاء اللہ تعالی۔ آیت کے فاتمہ پرارشاد ہوتا ہے کہ کفار کے اعمال اکارت ہیں اوروہ آخرت میں نقصان یا فتہ ہیں۔

يَايَّهُا الَّذِيْنَ الْمَنُوَّا إِذَا قُمُتُمُ إِلَى الصَّلُوةِ فَاغْسِلُوا وُجُوْهَكُمُ وَآيُدِيكُمُ إِلَى الْمَرَافِقِ وَالْمَسَحُوا بِرُوُوسِكُمُ وَآرَجُلَكُمُ الِى الْكَعْبَيْنِ وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا وَإِنْ كُنْتُمْ مَّرْضَى آوْ عَلَى سَفَرِ آوْ جَاءَ آحَدُ مِّنْكُمْ مِّنَ الْمَاسَدُ مِّنَ نے مت کی میں داور جب تم نماز کے لئے اضوتو اپ مند دھولیا کرواور ہاتھوں کو کہنچ ن سیت اور اپ سروں کا آس کرلیا کرواور اپنے ہوئی کو کنوں سمیت دھولیا کرواور اگر تم بنابت کی حالت میں ہوتو منسل کرلیا کرو - ہاں اگر تم بیار ہو یا سفر میں ہو پاتم میں سے کوئی حاجت ضروری سے فارغ ہوکر آیا ہو یا تم عورتوں سے میں ہواور شہیں پائی نہ مطح تو تم پاک مئی سے تیم کرلیا کرو ایا اور ہم تھوں پرال لیا کرو © اللہ تعالی تم پرکی تم کی تنگی ڈالنانہیں چا ہتا بلکداس کا ارادہ شمہیں پاک کرنے پائی نہ مطح تو تم پاک مئی سے تیم کرلیا کروا سے اپنے چروں پراور ہاتھوں پرال لیا کرو © اللہ تعالی تم پرکی تم کی تنگی ڈالنانہیں چا ہتا بلکداس کا ارادہ شمہیں پاک کرنے

لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَلَكِنْ يُكِرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ

کادر تہیں اپن بھر کورند دین کا جا کہ کا در تہیں اپن بھر کورند دین کا ہے تا کہ تم شکرادا کرتے رہوں

وضوا ورسل کے احکامات: ہلہ ہلہ (آیت: ۲) اکثر مفسرین نے کہا ہے کہ تھم وضواس وقت ہے جبکہ آدی بے وضوہو۔ ایک جماعت ہی ہے جب تم کھڑے ہولیتی نیند ہے جا گو۔ بیرونوں تول تقریبا ایک ہی مطلب کے ہیں۔ اور حضرات فرماتے ہیں آیت تو عام ہے اور اپنی عوم پرہی رہے گی لیکن جو بے وضوہواس پر وضوکر نے کا تھم وجو با ہے اور جو باوضوہواس پر استجاباً۔ ایک جماعت کا خیال ہے کہ ابتداء اسلام میں ہر صلوق کے وقت وضوکر نے کا تھم تھا۔ پھر بیمنسوٹ ہوگیا۔ منداحمد وغیرہ ہیں ہے کہ حضور ہم نماز کے لئے تازہ وضوکیا کرتے تھے ۔ فتی مگر میں وضوکیا اور جرابوں پر سے کیا اور اسی ایک وضو ہے گئی نمازیں اوا کیں نید کھی کر حضرت عمر نے کہا 'یارسول اللہ' آج آپ نے وہ کو کم کیا جو آپ نے فرمایا 'ہاں میں نے بھول کر ایسانہیں کیا بلکہ جان ہو چھر کر قصدا نیر کیا ہے۔ ابن ماجہ وغیرہ میں ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما ایک وضو ہے گئی نمازیں پڑھا کر تے تھے ہاں پیشا ہے کریں یا وضواؤٹ جا ہے اونی اور سے کرلیا کرتے اور وضو بی کے بوئے پانی سے جرابوں پر سے کہ کولی کر مفرے فضل بن مبرشر نے سوال کیا کہ کیا آپ اے اے اپنی کرلیا کرتے اور وضو بی کے بوئے پانی ہے جرابوں پر سے کہ کولیا کرتے۔ بید کھر کر حضرت فضل بن مبرشر نے سوال کیا کہ کیا آپ اے اے اپنی دیا جو کرکھرے فتول کرنے ہوں کرتے ہیں؟ فرمایا نہیں بلکہ میں نے نبی عقوائی کو ایسا کرتے ۔ بید کھر کر حضرت فضل بن مبرشر نے سوال کیا کہ کیا آپ ہا اسے اپنی دیا جماعت کرتے ہیں؟ فرمایا نہیں بلکہ میں نے نبی عقوائی کو ایسا کرتے ۔ بید کھر کر حضرت فضل بن مبرشر نے موال کیا کہ کیا آپ ہا اسے دیا ہوئی ہو کیا۔

منداحمد وغیرہ بیل ہے کہ حضرت عبداللہ بن عراک ہر نماز کے لئے تازہ وضوکرتے دیکھ کرخواہ وضوثو ٹا ہویا نہ ٹوٹا ہوان کے صاحبزادے عبداللہ بن حظلہ ہے نہ جوفر شتوں کے ساس کے کیا سندہ ہے؟ فرمایا 'اس سے حضرت اساء بنت زید بن خطاب نے کہا ہے 'ان سے حضرت عبداللہ بن حظلہ ہے نہ جوفر شتوں کے شال دیے ہوئے کے صاحبزادے تھے بیان کیا ہے کہ حضورگو ہر نماز کے لئے تازہ وضوکر نے کا تھم دیا گیا تھا اس حالت میں وضو باتی ہوتو بھی اور نہ ہوتو بھی ۔ لیکن اس میں قدر ہے مشقت معلوم ہوئی تو وضو کے تھم کے بدلے مسواک کا تھم رکھا گیا۔ ہماں جاب وضوف نے تو نماز کے لئے نیاوضو ضروری ہے۔ اسے سامنے رکھ کر حضرت عبداللہ کا خیال ہے کہ چونکہ انہیں تو ت ہے اس لئے وہ ہر نماز کے وقت وضوکرتے ہیں۔ آخری دم تک آپ کیا حال رہائر منی اللہ تعالی عنہ وعن والدہ ۔ اس کے ایک راوی حضرت مجمد بن اسحاق رحمتہ اللہ علیہ ہیں بیکن چونکہ انہوں نے صراحت کے ساتھ حد ثنا کہا ہے اس لئے تدلیس کا خوف بھی جاتا رہا ۔ ہاں ابن عساکری روایت میں سے لفظ نہیں۔ اللہ علم ۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ یوم القیامہ ہر نماز کے وقت وضوکر لیا کرتے تھے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ یوم القیامہ ہر نماز کے وقت وضوکر لیا کرتے تھے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ یوم القیامہ ہر نماز کے وقت وضوکر لیا کرتے تھے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ یوم القیامہ ہر نماز کے وقت وضوکر لیا کرتے تھے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ یوم القیامہ ہر نماز کے وقت وضوکر لیا کرتے تھے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ یوم القیامہ ہر نماز کے لئے اس کو تھی میں کے کہ خانوں وہوں کو اللہ کا کیا کیا کہ کیا کہ کیا کہ کوف کو کہ کو تھی کرتے ہوں کو اللہ کیا کہ کیا کہ کیا کہ کھی کرم اللہ وجہہ یوم القیامہ ہر نماز کے لئے کا کھی کیا کہ کیا کہ کیا کہ کو تف کو کو کیا کہ کیا کو کو تو کی کو کیا کہ کو کھی کو کو کھی کیا کہ کو کیا کہ کو کو تو کو کھی کو کرنے کیا کہ کو کو کیا کو کو کیا کو کو کو کھی کو کو کو کو کو کرنے کیا کہ کو کیا کو کھی کو کو کیا کو کو کیا کو کو کو کیا کو کو کو کو کو کو کو کو کھی کو کرنے کیا کہ کہ کو کو کیا کہ کو کو کو کو کو کو کرنے کو کو کو کو کیا کو کو کیا کو کو کو کرنے کو کو کو کو کرنے کو کو کو کرنے کیا کو کرنے کو کو کو کو کرنے کو کرنے کو کو کو کو کو کو کرنے کو کو کو کو کو کو کرنے کو کرنے کو کو کو کو کرنے کو کو کرنے کو

وضوکرتے اوردلیل میں یہ یہ تا تا وہ فرماویے - ایک مرتبہ آپ نے ظہری نمازادا کی - پھراوگوں کے جُل عین آثر بیف فرمارہ - پھر پائی
لایا گیا اور آپ نے منہ دھویا ہا تھ دھوئے پھر مرکا سے کیا اور پھر پرکا اور فرمایا یہ وضو ہے اس کا جو بے وضونہ ہوا ہوا کیک مرتبہ آپ نے خیف وضوکر کے بھی بہی فرمایا تھا - حضرت محرفاروق رضوان اللہ علیہ ہے بھی ای طرح مردی ہے - ابوداؤد طیالی میں حضرت سعید بن مستب رحمتہ اللہ علیہ کا قول ہے کہ وضولو نے بغیر وضوکر کا زیادتی ہے - اوال تو یہ قول سندا بہت غریب نے دوسرا ہی کہ مراداس ہے وہ خض ہے مستب رحمتہ اللہ علیہ کا قول ہے کہ وضول ہے کہ وضور ہم نماز کے دوسرا ہی کہ مراداس سے وہ خض ہے جو اس والی ہو کہ والیا کرئے وہ قو عامل بالحدیث ہے - بخاری سنن وغیرہ میں مردی ہے کہ حضور ہم نماز کے نیا وضوکر سے این جریمی صفور عیاف کا فرمان مردی ہے کہ جو خص وضو پروضوکر نے اس کے لئے دہ نیا ایک وضو ہے گئی نماز ہیں پڑھتے جب تک وضولو نے نہیں - ابن جریمی صفور عیاف کا فرمان مردی ہے کہ جو خص وضور کو اس کے لئے دہ نیا ایک مقصود ہے کہ کی اور ترفی ویغیرہ میں بھی بیروایت ہے اورامام ترفی گئے اسے ضعیف کہا ہے ایک جماعت کہتی ہے کہ تیس سے کہ حضور کی سنت یہ تھی کہ وضولو نے پرکوئی کا م نہ کرتے تھے جب تک کہ گوروضونہ کرایں - ابن ابی حاتم وغیرہ کی ایک ضعیف غریب روایت میں ہے کہ حضور گی سنت یہ تھی کہ وضولو نے پرکوئی کا م نہ کرتے تھے جب تک کہ گوروضونہ کرایں – ابن ابی حاتم وغیرہ کی ایک ضعیف غریب روایت میں ہے کہ حضور گیست یہ تھی کہ وضوت کی اتری -

ابوداؤد میں ہے کہ ایک مرتبہ حضور پافانے سے نظے اور کھانا آپ کے سائے لایا گیا تو ہم نے کہا' اگر فرما کیں تو وضوکا پانی حاضر کریں۔ فرمایا' وضوکا تھم تو بھے کھی کمرا ہونے کے وقت ہی کیا گیا ہے۔ امام ترخی گا سے حسن بتاتے ہیں۔ ایک اور روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا' بھے کچی نماز تھوڑا ہی پڑھنی ہے جو میں وضوکروں۔ آیت کے ان الفاظ سے کہ جبتم نماز کے لئے کھڑے ہوتو وضوکرلیا کرو علاء کرام کی ایک جماعت نے استدلال کیا ہے کہ وضومیں نیت واجب ہے۔ مطلب کلام اللہ شریف کا یہ ہے کہ نماز کے لئے کھڑے ہوتو کہ کیا کہ وضوکرلیا کرو علاء کرام کی ایک جماعت نے استدلال کیا ہے کہ وضومیں نیت واجب ہے۔ مطلب کلام اللہ شریف کا یہ ہے کہ نماز کے لئے وضومیں نیت واجب ہے۔ مطلب کلام اللہ شریف کا یہ ہے کہ نماز کے لئے وضومیں نیت کرلیا کرو۔ جیسے عرب میں کہا جاتا ہے' جب تو امیر کو دیکھے' کھڑا ہو جاتو مطلب بیہ ہوتا ہے کہ امیر کے لئے کھڑا ہو جات بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے' اعمال کا دارو مدار نیت پر ہے اور ہو جس کے کھٹور نے فرمایا' اس محض کا وضوئیس جو اللہ نہ کہے وضومیں نیم اللہ کہنا کہ خوری کی دلالت کرتے ہیں' واللہ اعلم مسترجم)۔ یہ بھی یا در ہے کہ وضوک پانی کے برتن میں فاہری الفاظ تو نیت کی طرح کہم اللہ مترجم)۔ یہ بھی یا در ہے کہ وضوک پانی کے برتن میں ہاتھ ذا الے جب تک کہ بین مرتبہ دھونہ لے۔ اسے معلوم نہیں کہ اس کے ہاتھ درات کے وقت کہاں رہے ہوں؟

مندکی حدفقہا کے نزدیک لمبائی میں سرکے بالوں کی اگنے کی جوجگہ عمو نا ہے وہاں سے داڑھی کی ہڈی اور ٹھوڑی تک ہے اور چوڑائی من کی حدفقہا کے نزدیک لمبائی میں سرکے بالوں کی اگنے کی جوجگہ عمو نا ہے وہاں سے داڑھی کی ہڈی اور ٹھوڑی تک ہے اور چوڑائی میں ایک کان سے دوسر سے کان تک - اس میں اختلاف ہے کہ دونوں جانب کی پیشائی کے اور داڑھی کے لئتے ہوئے ہالوں کا دھونا منہ کے دھونے کی فرضیت میں داخل ہے یانہیں؟ اس میں دوقول ہیں ایک تو یہ کہ ان پر پانی کا بہانا واجب ہے اس لئے کہ منہ ما منے کرنے کے وقت اس کا بھی سامنا ہوتا ہے - ایک حدیث میں ہوروں اللہ علی ہے کہ جب بج کے ذھانے ہوئے دیکھ کر فرمایا اس کھول دے - یہ بھی منہ میں داخل ہے - حضرت مجاہر قرماتے ہیں عرب کا محاورہ بھی یہی ہے کہ جب بج کے داڑھی گلتی ہے تو وہ کہتے ہیں طلح و جہہ ہیں معلوم ہوتا ہے کہ کلام عرب میں داڑھی منہ کے تھم میں ہے اور لفظ و جہہ میں داخل ہے -

تغير سورهٔ ما نده ـ باره ۷ ۲۰۰۰ کی دیگی کی دیگی کی دی کاری دی دورهٔ ما نده ـ باره ۷

داڑھی گھنی اور بھری ہوئی ہوتو اس کا خلال کرنا بھی مستحب ہے۔حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وضو کا ذِکر کرتے ہوئے راوی کہتا ہے

جب وضوکرنے بیٹھتے 'کلی کرتے اور ناک میں پانی دیتے - ائمہ کااس میں اختلاف ہے کہ بید دنوں وضواور عسل میں واجب ہیں یامستحب؟

امام احمد بن خنبل رحمته الله كاند بهب تو وجوب كا ہے اور امام شافعتی اور امام ما لک مستحب كہتے ہیں۔ ان كی دليل سنن كی و سيح حديث ہے جس

میں جلدی جلدی نماز پڑھنے والے سے حضور کا بیفر مانا ہے کہ وضو کرجس طرح اللہ نے تحقیق تکم دیا ہے۔ امام ابوصنیفہ کا مسلک بیہ ہے کوشس

میں واجب اور وضومیں نہیں۔ ایک روایت امام احمدٌ سے مروی ہے کہ ناک میں پانی دینا تو واجب اور کلی کرنامتحب- کیونکہ بخاری ومسلم میں

حضورگا فرمان ہے جووضو کرئے وہ ناک میں پانی ڈالے-اورروایت میں ہے تم میں سے جووضو کرئے وہ اپنے دونوں نشنوں میں پانی ڈالے

ایک چلولے کردا ہنا ہاتھ دھویا پھرایک چلولے کراس سے بایاں ہاتھ دھویا 'پھراپنے سرکامسے کیا۔ پھرپانی کا ایک چلولے کراپنے داہنے پاؤں

پر ڈال کرا سے دھویا۔ پھرایک چلو سے بایاں پاؤں دھویا۔ پھر فرمایا میں نے اللہ کے پیٹیبر ﷺ کواس طرح وضوکرتے دیکھا ہے۔ اِلَمی

الْمَرَافِقِ سے مراومَعَ الْمَرَافِقِ مَ عِيفِرْمان مِ وَلَا تَأْكُلُواۤ آمُوالَهُمُ اِلَّى آمُوَالِكُمُ اِنَّهُ كَانَ حُوْبًا كَبِيُرًا يَعَىٰ يَتِيمُول ك

مالول کواینے مالول سمیت ندکھا جایا کرو- یہ بڑا ہی گناہ ہے- اس طرح یہاں بھی ہے کہ ہاتھوں کو کہنیوں تک نہیں بلکہ کہنیوں سمیت دھونا

چاہئے- دانطنی وغیرہ میں ہے کہ حضور وضوکرتے ہوئے اپنی کہنیوں پر پانی بہاتے تھے کیکن اس کے دوراویوں میں کلام ہے-واللہ اعلم-وضو

کرنے والے کے لئے مستحب ہے کہ کہنوں سے آ گے اپنے شانے کو بھی وضو میں دھوئے کیونکہ بخاری ومسلم میں حدیث ہے حضور افر ماتے

ہیں میری امت وضو کے نشانوں کی وجہ سے قیامت کے دن حمیکتے ہوئے اعضاؤں سے آئے گی پس تم میں سے جس سے ہوسکے وہ اپنی چیک

طلب ہے۔ بعض اصولی حضرات فرماتے ہیں چونکہ آیت میں اجمال ہے اس لئے سنت نے جواس کی تفصیل کی ہے وہی معتبر ہے اور اس کی

طرف لوٹنا پڑے گا'حضرت عبدالله بن زید بن عاصم صحابی رضی الله تعالی عندے ایک شخص نے کہا آپ وضو کر کے ہمیں بتلائے۔ آپ نے

یانی منگوایا اوراینے دونوں ہاتھ دودود فعددھوئے 'پھرتین ہارکلی کی اور ناک میں پانی دیا 'تین ہی دفعہ اپنامنہ دھویا' پھر کہنیوں سمیت اپنے دونوں

ہاتھ دومر تبددھوئے' پھر دونوں ہاتھ سے سر کامسے کیا -سر کے ابتدائی جھے سے گدی تک لے گئے۔ پھر وہاں سے بہیں تک واپس لائے' پھر

اپنے دونوں پیر دھوئے (بخاری ومسلم) حضرت علی ہے بھی آنخضرت علیہ کے وضو کا طریقہ اس طرح منقول ہے- ابوداؤ دمیں حضرت

برُءُ وُسِكُمُ میں وجوب ہاس كا الحاق يعنى ملادينے كے لئے ہونا توزيادہ غالب ہاور بعيض يعنى بچھ حصے كے لئے ہونا تال

کودورتک لے جائے مسلم میں ہے مومن کو وہاں تک زیور پہنائے جائیں گے جہاں تک اس کے وضو کا پانی پنچتا تھا۔

منداحمداور بخاری میں ہے حضرت عبداللہ بن عبالؓ وضوکر نے بیٹھے قو منہ دھویا' ایک چلویانی کا لے کرکلی کی اور ناک کوصاف کیا' پھر

كه آپ نے مند دھوتے وقت تين د فعد داڑھى كا خلال كيا- پھر فر مايا جس طرح تم نے مجھے كرتے ديكھا'اى طرح ميں نے رسول اللہ عليہ

اوراجھی طرح وضوکرے۔

کوکرتے دیکھاہے (ترمذی وغیرہ) اس روایت کوامام بخاری اور امام ترمذی حسن بتاتے ہیں۔ ابوداؤ دمیں ہے کہ حضور وضوکرتے وقت

ایک چلوپانی لے کراپی تھوڑی تلے ڈال کراپی داڑھی مبارک کا خلال کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ مجھے میرے ربعز وجل نے اس

حضرت امام بیریق فرماتے ہیں داڑھی کا خلال کرنا حضرت عمار حضرت عائشہ حضرت امسلمہ حضرت علی رضی الله عنهم ہے مروی ہے اوراس کے تڑک کی رخصت ابن عمر' حسن بن علی رضی الله عنهم اور تا بعین کی ایک جماعت سے مروی ہے۔صحاح وغیرہ میں مروی ہے کہ حضور ّ

پھراس ہیں بھی اختلاف ہے کہ سرکا سے بھی تین بار ہویا ایک بی بار؟ امام شافع کی امشہور فدہب اول ہے اور امام احمد اور ان کے جمین کا دوم – دلاک یہ ہیں – حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ وضو کرنے بیٹھتے ہیں – اپنے دونوں ہاتھوں پر تین بار پانی ڈالتے ہیں انہیں دھو کہ پھر تین تین بار دونوں ہاتھو کہنوں سہیت دھوتے ہیں 'پہلے دھو کہ پھر کی کرتے ہیں اور فاک میں پائی دیتے ہیں – پھر تین تین بار دھوتے ہیں ہیلے داہنا پھر بایاں – پھر آپ نے فر مایا 'بھر دونوں پر تین تین بار دھوتے ہیں ہیلے داہنا پھر بایاں – پھر آپ نے فر مایا 'بھر دونوں پر تین تین بار دھوتے ہیں ہیلے داہنا پھر بایاں – پھر آپ نے فر مایا 'بھر دونوں پر تین تین بار دھوتے ہیں ہیلے داہنا پھر بایاں – پھر آپ نے فر مایا 'بھر دونوں پر تین تین بار دھوتے ہیں کہ مرائے کے بعد آپ " نے فر مایا 'بھر فسم میرے اس دضو جیسیا وضو کرے 'پھر دور کھت نماز ادا کرے جس میں دل سے با تیں نہ کر ہے واس کے تمام سابقہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں (بخاری وسلم) سنن ابی داؤد میں اسی روایت میں سرکے کے کہ میں بار کہا ہے کہ ساتھ ہی ہیں کہ سرکا سے کہا تمام سابقہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں (بخاری وسلم) سنن ابی داؤد میں اسی روایت میں سرکے کے کہی تین بار اعشاء وضو کو دھویا – حضرت عثان شے مروی ہے کہ آپ نے وضو کی اور ناک میں ہائی دین تین بار اعشاء وضو کو دھویا – حضرت عثان شے مروی ہے کہ آپ نے وضو کین مرتبر سرکا سے کہا ور جن اولوں سے برکھ آپ نے تین مرتبر سرکا سے کہا اور تین مرتبر سرکا سے کہا تین مرتبر سرکا ہی تین مرتبر سرکا تھیں ہے دونوں پر دھوئے – پھر فر مایا 'میں نے دونوں پر دھوئے – پھر فر مایا 'میں نے دونوں پر دھوئے – پھر فر مایا 'میں نے دونوں پر دھوئے – پھر فر مایا 'میں نے دونوں پر دھوئے – پھر فر مایا 'میں نے دونوں پر دھوئے – پھر فر مایا 'میں نے دونوں پر دھوئے – پھر فر مایا 'میں نے دونوں پر دھوئے – پھر فر مایا 'میں نے دونوں پر دھوئے – پھر فر مایا 'میں نے دونوں پر دھوئے ۔ پھر فر مایا 'میں نے دونوں پر دھوئے ۔ پھر فر میں اور کی ہی اس کے دونوں پر دھوئے ۔ پھر فر میں اور کی ہیں اور کی خوادور آپ ہور کی ہور کی ہور کی ہور کی اور کی اور کی ہور کی ہور کی ہور کی اور کی ہور کی

اَرُ جُلَکُمُ لام کی زبر سے عطف ہے و جُو ھَکُمُ وَ اَیْدِیکُمُ پر ماتحت ہے دھونے کے عکم کے - ابن عباسٌ یو ہی پڑھتے تھے اور کی فرماتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن مسعورٌ ، حضرت عروہؓ ، حضرت عکر مدّ ، حضرت صرح سنّ ، حضرت مجاہدٌ ، حضرت ابراہیم مضاک ؓ ، حضرت سدیؓ ، حضرت معالیٌ ، حضرت ابراہیم مضاک ؓ ، حضرت سدیؓ ، حضرت مقاتل بن حیالٌ ، حضرت زہریؓ ، حضرت ابراہیم ؓ بھی وغیرہ کا بہی قول اور بہی قر ات ہے اور یہ بالکل فلا ہر ہے کہ پاؤں دھونے چاہئیں۔ بہی سلف کا فر مان ہے اور کہیں سے جمہور نے وضو کی ترتیب کے وجوب پر استدلال کیا ہے ۔ صرف ابو حنیفہ دہمتہ اللہ علیہ اس کے خلاف ہیں۔ وہ وضو میں ترتیب کوشر طنہیں جانتے ۔ ان کے زدیک اگر کو گُوشی پہلے پیروں کو دھوئ کی جرسر کا مسی کرئے بھر ہاتھ دھوئ بھر مندھوئے جب ہوں نے کہ ایک ترتیب پر نہیں ہوتی۔ ہاتھ دھوئ بھر مندھوئے جب ہوں نے کئی ایک و ہے ہیں۔ ایک تو یہ کہ ' ترتیب پر دلالت کرتی ہے۔ آیت کے الفاظ میں نماز پڑھنے والے کو منہ دھونے کا حکم لفظ فَاغُسِلُوا سے ہوتا ہے تو کم از کم منہ کا اول اول دھونا تو لفظوں سے ثابت ہوگیا۔ اب اس کے بعد کے اعضا میں ترتیب دھونے کا حکم لفظ فَاغُسِلُوا سے ہوتا ہے تو کم از کم منہ کا اول اول دھونا تو لفظوں سے ثابت ہوگیا۔ اب اس کے بعد کے اعضا میں ترتیب دھونے کا حکم لفظ فَاغُسِلُوا سے ہوتا ہوتا کے تو کم از کم منہ کا اول اول دھونا تو لفظوں سے ثابت ہوگیا۔ اب اس کے بعد کے اعضا میں ترتیب

تفسيرسورة ما كده- پاره ٢ اجماع سے ثابت ہے جس میں اختلاف نظر نہیں آتا - پھر جبکہ 'ف' جوتعقیب کے لئے ہے اور جوتر تیب کی مقتفی ہے ایک پر داخل مو چکی تو

اس ایک کی ترتیب مانتے ہوئے دوسری کی ترتیب کا اٹکارکوئی نہیں کرتا بلکہ یا توسب کی ترتیب کے قائل ہیں یاکسی ایک کی بھی ترتیب کے قائل نہیں۔ پس بیآیت ان پریقیناً جمت ہے جوسرے سے ترتیب کے منگر ہیں۔ دوٹسرا جواب میہ ہے کہ واؤ ترتیب پر دلالت نہیں کرتا۔ اسے بھی ہم تسلیم نہیں کرتے بلکہ وہ ترتیب پر دلالت کرتا ہے جیسے کہنچو یوں کی ایک جماعت کا اور بعض فقہاء کا مذہب ہے۔ پھریہ چیز بھی قابل غور ہے

کہ بالفرض لغتّا اس کی دلالت پرتر تیب پر نہ بھی ہوتا ہم شرعًا تو جن چیزوں میں تر تیب ہو یکتی ہے ٔان میں اس کی دلالت تر تیب پر ہوتی ہے۔

چنانچی جے مسلم شریف میں حدیث ہے کہ رسول اللہ عظالة جب بیت الله شریف کا طواف کر کے باب صفاسے فکے تو آپ آیت إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرُوةَ مِنُ شَعَآءِرِ اللَّهِ كَى تلاوت كررب تصاور فرمايا مين اسى سے شروع كرون كا جے الله نے يہلے بيان فرمايا - چنانچي صفا

سے سعی شروع کی -نسائی میں رسول اللہ ﷺ کا میتھم وینا بھی مروی ہے کہ اس سے شروع کروجس سے اللہ تعالیٰ نے شروع کیا-اس کی اسناد بھی صحح ہے اور اس میں امر ہے۔ پس معلوم ہوا کہ جس کا ذکر پہلے ہؤا سے پہلے کرنا اور اس کے بعد اسے جس کا ذکر بعد میں ہو 'کرنا واجب ہے۔ پس صاف ٹابت ہوگیا کہ ایسے مواقع پرشرعاً ترتیب مراد ہوتی ہے۔ واللہ اعلم-تیسری جماعت جوابًا کہتی ہے کہ ہاتھوں کو کہنو س میت دھونے کے حکم اور پیروں کو دھونے کے حکم کے درمیان سر کے سے کے حکم کو بیان کرنا اس امری صاف دلیل ہے کہ مراد تر تیب کو باقی رکھنا ہے

ور نظم کلام کو یوں الٹ ملیٹ نہ کیا جاتا – ایک جواب اس کا بیجھی ہے کہ ابوداؤ دوغیرہ میں صبحے سند سے مروی ہے ' کہ حضور ً نے اعضاء وضو کو ا بیک ایک بار دھو کر دضوکیا - پھر فر مایا بیدوضو ہے کہ جس کے بغیر اللہ تعالیٰ نے نماز کو قبول نہیں کرنا ⊣ب دوصور تیں ہیں – یا تو اس وضومیس ترتیب

تھی یا نتھی؟اگرکہاجائے کہ حضور کا یہ وضومرتب تھا یعنی با قاعدہ ایک کے پیچیےایک عضود ھویا تھا تو معلوم ہوا کہ جس وضومیں ترتیب نبھی بلکہ بترتیب تھا' پیردھو لئے' چرکلی کرلی' چھڑے کرلیا' چرمنددھولیا وغیرہ تو عدم ترتیب واجب ہوجائے گی حالانکداس کا قائل امت میں سے ایک بھی نہیں کی ثابت ہوگیا کہ وضویس ترتیب فرض ہے آیت کاس جملے کی ایک قرات اور بھی ہے یعنی وَ اَرْ جُولِحُهُ لام کے زیرے اوراس سے شیعہ نے اپنے اس قول کی دلیل لی ہے کہ پیروں پرسے کرنا واجب ہے کیونکہ ان کے نز دیک اس کا عطف سر سیمسے کرنے پر ہے۔ بعض

سلف ہے بھی پچھالیے اقوال مروی ہیں جن ہے سے کے قول کا وہم پڑتا ہے۔ چنانچدا بن جریرٌ میں ہے کہ موسیٰ بن انس نے حضرت انسؓ سے لوگوں کی موجودگی میں کہا کہ بجاج نے اجواز میں خطبد دیتے ہوئے طہارت اور وضو کے احکام میں کہا کہ منہ ہاتھ دھوؤاور سر کامسح کرواور بیروں کودھویا کروعمومنا پیروں پرہی گندگی گئی ہے پس تلوؤں کواور پیروں کی پشت کواور ایڑی کوخوب اچھی طرح دھویا کرو-حضرت انسؓ نے جوابًا کہا كەاللەسچا ب اور حجاج جھوٹا ہے- الله تعالى فرماتا ہے وَامُسَحُوا بِرُءُ وُسِكُمُ وَارُحُلِكُمُ اور حضرت انسٌ كى عادت تقى كەپىرون كا

جب مسح کرتے'انہیں بالکل بھگولیا کرتے' آپ ہی سے مروی ہے کقر آن کریم میں پیروں برسے کرنے کا عکم ہے ہاں حضور کی سنت پیروں کا دھونا ہے۔ ابن عباس سے مروی ہے کہ وضویس دو چیزوں کا دھونا ہے اور دو پرسے کرنا -حضرت قبادہ سے بھی مروی ہے ابن الی حاتم میں

حضرت عبداللہ ﷺ ہےمروی ہے کہ آیت میں پیروں پرسے کرنے کا بیان ہے۔ ابن عمرُ علقمۂ ابدِ جعفر محمد بن علی مھم اللہ اور ایک روایت میں حضرت حسن اور جابر بن زیمرتھم الله اورایک روایت میں مجاہد ہے بھی اسی طرح مروی ہے۔حضرت عکر مدّا پنے پیروں پرمسے کرلیا کرتے تھے۔ شعمیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل کی معرفت مسح کا حکم نازل ہوا ہے۔ آپ سے ریجی مروی ہے کہ کیاتم دیکھتے نہیں ہو کہ جن چیزوں کے دھونے کا علم تھا'ان برتو تیم کے دفت مسلح کا علم رہااور جن چیزوں پرمسح کا علم تھا' تیم کے دفت انہیں چھوڑ دیا گیا۔ عامرٌ ہے کسی نے کہا کہ لوگ کہتے ہیں حضرت جبرائیل علیه السلام پیروں کے دھونے کا تھم لائے ہیں' آپ نے فرمایا جبرائیل سے کے تھم کے ساتھ نازل ہوئے تھے۔ پس بیسب

آثار بالکل غریب ہیں اور محمول ہیں اس امر پر کہ مراد سے سے ان ہزرگوں کی بلکا دھونا ہے کیونکہ سنت سے صاف ثابت ہے کہ پیروں کا دھونا واجب ہے یادر ہے کہ ذیر کی قرات یا تو مجاورت اور تناسب کلام کی وجہ سے جیسے عرب کا کلام حجو ضب حرب ہیں اور اللہ کے کلام علیہ ہُم نِیْا اُب سُندُس خُصُرُو اَ اِسْتَبَرَقُ ہیں لغت عرب ہیں پاس ہونے کی وجہ سے دونوں لفظوں کو ایک ہی اعراب دے دینا 'یدا کثر پایا گیا ہے۔ حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ نے اس کی ایک تو جیہ یہ بھی بیان کی ہے کہ بیتھم اس وقت ہے جب پیروں پر جرا ہیں ہوں۔ بعض کہتے ہیں مراد سے ہاکا دھولین ہے جیسے کہ بعض روایتوں ہیں سنت سے ثابت ہے۔ الغرض پیروں کا دھونا فرض ہے جس کے بغیر وضونہ ہوگا۔ آبت ہیں بھی بھی ہے واور احادیث ہیں بھی یہی ہے جیسے کہ اب ہم انہیں وارد کریں گئان شاء اللہ جیسے کہ مضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ تعالی عنہ ظہر کی نماز کے بعد بیٹھک ہیں بیٹھے رہے پھر پانی منگوایا اور ایک چلوسے منہ کا دونوں ہاتھوں کا 'سرکا اور دونوں پیروں کا آسے کیا اور کھڑ ہے ہو کہا جو کہ بی اور اللہ عبی کو کہ کہ جی اور اور مایا یہ وضونہ ہوا ہو (بخاری)

شیعوں میں ہے۔ جن اوگوں نے پیروں کا تھے اس طرح قرار دیا جس طرح جرابوں پڑھ کرتے ہیں ان اوگوں نے بقینا غلطی کی اور
اوگوں کو گراہی میں ڈالا – اس طرح وہ لوگ بھی خطا کار ہیں جو سے اور دھونا دونوں کو جائز قرار دیے ہیں اور جن لوگوں نے امام ابن جریز کی
انہوں نے امام ابن جریز کی بناء پر پیروں کے دھونے کواور آیت قرآئی کی بناء پر پیروں کے تح کوفرض قرار دیا ہے ان کی کلام کا خلاصہ یہ ہے کہ پیروں کورگڑ تا واجب ہے اور اعضاء میں یہ حقیق بھی صحیح نہیں کونی ہیں اور بیا ہوں اس کے کلام کا خلاصہ یہ ہے کہ پیروں کورگڑ تا واجب ہے اور اعضاء میں یہ وجود ہے ان کے کلام کا خلاصہ یہ ہے کہ پیروں کورگڑ تا واجب ہے اور اعضاء میں یہ واجب نہیں کونی ہیں کہ جو پھولگا ہوئہ ہے جا کے لئے کا ان کے کلام کا خلالے کے ہیں اور اس کے بیروں کورگڑ تا واجب ہے اور اعضاء میں یہ کہ مسل کونی ہو گئے ہوں کورگڑ تا واجب ہے اور اعضاء میں یہ کہ مسل کونی ہو گئے ہوں کا اور پیروں کورٹر ہوں کو ہوں کو ہوں کو ہوں کو ہوں کورٹر کی دونوں قراتوں پر ایوں کو ہوں کورٹر کی دونوں قراتوں پر ایوں کورٹر کی دونوں قراتوں پر ایوں کورٹر کی دونوں قراتوں پر ایک میاتھ ہوجائے ۔ امیر المونین حضرت کر بیان کے کا اور پیروں کے دھونے کے ضروری ہونے کا ذکر ہے ۔ امیر المونین حضرت اس اب ان احادیث کو سنئے جن میں پیروں کے دھونے کا اور پیروں کے دھونے کے ضروری ہونے کا ذکر ہے۔ امیر المونین حضرت کورٹر کی دونوں کو اور کی کورٹر کی کا اور پیروں کے دھونے کے ضروری ہونے کا ذکر ہے۔ امیر المونین حضرت کورٹر کی دونوں کورٹر کی دونوں کورٹر کی دونوں کورٹر کورٹر کی کورٹر کورٹر کورٹر کی کورٹر کورٹر کورٹر کی کورٹر کورٹر کورٹر کورٹر کی کورٹر کورٹر کورٹر کی کورٹر ک

جمع کرنا چاہتے ہیں۔ پس زیری قرات یعنی سے کوقو وہ محمول کرتے ہیں دلک پر یعنی انھی طرح مل رکڑ کرصاف کرنے پراورز بری قرات کوسل پر یعنی دھونے پردلیل ہے، ہی پس وہ دھونے اور ملنے دونوں کو واجب کہتے ہیں تا کدزیر اورز بری دونوں قراتوں پرایک ساتھ ہوجائے۔
اب ان احادیث کو سنتے جن میں پیروں کے دھونے کا اور پیروں کے دھونے کے ضروری ہونے کا ذکر ہے۔ امیر الموشین حضرت عثمان بن عفان اُ امیر الموشین حضرت علی بن ابوطالب 'حضرت ابن عباس' حضرت معاویہ حضرت عبداللہ بن زید عاصم' حضرت مقداد بن عثمان بن عفان اللہ علی کہ دوایات پہلے بیان ہوچکی ہیں کہ حضور نے وضو کرتے ہوئے اپنے پیروں کودھویا۔ ایک باریا دوباریا تین محدی کرب رضی اللہ عنہ ما جمعین کی روایات پہلے بیان ہوچکی ہیں کہ حضور نے وضو کرتے ہوئے اپنے پیروں کودھویا۔ ایک باریا دوباریا تین بار۔ عمرو بن شعیب کی حدیث میں ہے کہ حضور نے وضوکیا اورا پنے دونوں پیردھوئے۔ پھر فرمایا' بیوضو ہے جس کے بغیر اللہ تعالیٰ نماز قبول نہیں فرما تا۔ بخاری وسلم میں ہے کہ ایک مرتبہ ایک سفر میں رسول اللہ عظیات ہم سے پیچے دہ گئے تھے۔ جب آ پ آ کے تو ہم جلدی جلدی وضو کر رہے تھے کیونکہ عصر کی نماز کا وقت کافی دیر ہے ہو چکا تھا۔ ہم نے جلدی جلدی ایک اور حدیث میں ہے ویل ہے ایر یوں کے لئے اور بلند آ واز سے فرمایا' وضوکوکا الی اور پورا کرو ایز یوں کو فرائی ہے آ گ کے گئے سے ایک اور حدیث میں ہے دیل ہے ایر یوں کے پیر میں ایک در ہم بلند آ واز سے فرمایا' وضوکوکا الی اور دورا کرو ایز یوں کو فرائی ہے آ گ ہے آگ ہے ایک اور حدیث میں ہے دیل ہے ایر یوں کے پیر میں ایک در ہم تو کیل ہے آگ ہے تا کہ سے (منداما م احمد) ایک شخص کے پیر میں ایک در ہم

کے برابرجگہ بے دھی دیکھ کرحضور نے فرمایا خوابی ہے ایر یوں کے لئے آگ سے (مند) ابن ماجہ وغیرہ میں ہے کہ کچھاوگوں کو وضوکر تے ہوئے دیکھ کی برابرجگہ بے دھی دیکھ کے برابرجگہ بوگ ابن جریہ میں ہوئے دیکھ کرجن کی ایر یوں پراچھی طرح پانی نہیں پہنچاتھا اللہ کے رسول علی نے فرمایا ان ایر یوں کو آگ سے خوابی ہوگ ابن جریہ میں دو مرتبہ حضور کا ان الفاظ کو کہنا وارد ہے۔ راوی حضرت ابوا مام فرماتے ہیں 'چرتو مجد میں ایک بھی شریف وضع ایسا ندر ہاجوا پنی ایر یوں کو بار بار دھو کر ندد کھتا ہو۔ اور روایت میں ہے کہ حضور نے ایک شخص کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جس کی ایر بی یا شخنے میں بقدر نیم در ہم کے چرمی خشک روگئی تھی تو یہی فرمایا 'پھرتو یہ حالت تھی کہ اگر ذراسی جگہ پیری کئی خشک رہ جاتی تو وہ پوراوضو پھرسے کرتا 'پس ان احادیث سے تھا کھلا ظاہر

رہ گئ تھی تو بہی فرمایا' پھرتو بہ حالت تھی کہ اگر ذراسی جگہ ہیری کسی کی خشک رہ جاتی تو وہ پوراوضو پھر سے کرتا' پس ان احادیث سے تصلم کھلا ظاہر ہے کہ ہیروں کا دھونا فرض ہے۔ اگران کامسے فرض ہوتا تو ذراسی جگہ کے خشک رہ جانے پر اللہ کے نبی وعید سے اور وہ بھی جہنم کی آگ کی وعید سے اور وہ بھی جہنم کی آگ کی وعید سے اور وہ بھی جہنم کی آگ کی وعید سے ندڈ راتے' اس لئے کہ مسے میں ذراذ راسی جگہ پر ہاتھ کا پہنچانا داخل ہی نہیں۔ بلکہ پھرتو پیر کے مسے کی وہی صورت ہوتی ہے جو پیر کے او پر جراب ہونے کی صورت میں مسے کی صورت ہے۔ یہی چیز امام ابن جریز نے شیعوں کے مقابلہ میں پیش کی ہے۔

صیح مسلم شریف میں ہے کہ آنخضرت علی نے دیکھا کہ ایک شخص نے وضو کیا اور اس کا پیر کسی جگہ سے ناخن کے برابر دھلانہیں' خشک رہ گیا تو آپ نے فرمایا' لوٹ جاؤاوراچھی طرح وضوکرو۔ بیہی وغیرہ میں بھی بیصدیث ہے۔مندمیں ہے کہ ایک نمازی کوآپ نے نماز میں دیکھا کہاں کے پیر میں بفذر درہم کے جگہ خشک رہ گئی ہے تو اسے وضولوٹانے کا حکم کیا -حضرت عثمانؓ سے حضور کے وضو کا طریقہ جومروی ہے اس میں یہ بھی ہے کہ آپ نے انگلیوں کے درمیان خلال بھی کیا-سنن میں ہے حضرت صبرہ نے رسول اللہ عظام سے وضو کی نسبت دریافت کیا تو آپ نے فرمایا وضو کامل اور اچھا کرو-انگلیوں کے درمیان خلال کرواور ناک میں پانی اچھی طرح دو-ہاں روز ہے کی حالت میں ہوتو اور بات ہے۔مندومسلم وغیرہ میں ہے حضرت عمرو بن عبسہ کہتے ہیں یارسول اللہ مجھے وضوی بابت خبرد بیجئے آپ نے فرمایا ، جو خص وضو کا پانی لے کر کلی کرتا ہے اور ناک میں پانی دیتا ہے اس کے منہ سے نتھنوں سے پانی کے ساتھ ہی خطا کیں جھڑ جاتی ہیں جبکہ وہ ناک جھاڑتا ہے۔ پھر جب وہ منہ دھوتا ہے جبیبا کہ اللّٰد کا حکم ہے تو اس کے منہ کی خطا کمیں داڑھی اور داڑھی کے بالوں سے پانی کے گرنے کے ساتھ ہی جھڑ جاتی ہیں۔ پھروہ اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے۔ کہنیو سسیت تو اس کے ہاتھوں کے گناہ اس کی پوریوں کی طرح جھڑ جاتے ہیں پھروہ سے کرتا ہے تواس کے سرکی خطا کیں اس کے بالوں کے کناروں سے پانی کے ساتھ ہی جھڑ جاتی ہیں۔ پھر جب وہ اپنے یا وُل مخنوں سمیت حکم الہی کے مطابق دھوتا ہے تو انگلیوں سے پانی ٹیکنے کے ساتھ ہی اس کے پیروں کے گناہ بھی دور ہوجاتے ہیں۔ پھروہ کھڑا ہوکر اللہ تعالیٰ کے لائق جوحمہ و ثناء ہے اسے بیان کر کے دور کعت نماز جب ادا کرتا ہے تو وہ اپنے گنا ہوں سے ایسا پاک صاف ہوجا تا ہے جیسے وہ تو لد ہوا ہو- بین کر حصر ب الوامامه نے حضرت عمروبن عبسہ سے کہا مخوب غور سیجئے کہ آپ کیا فرمارہے ہیں؟ رسول اللہ عظیفہ سے آپ نے اس طرح سناہے؟ کیا بیسب کچھالیک ہی مقام میں انسان حاصل کرلیتا ہے؟ حضرت عمر اؓ نے جواب دیا کہ ابوا مامۂ میں بوڑ ھا ہوگیا ہوں' میری ہٹریاں ضعیف ہو چکی ہیں' میری موت قریب آئینچی ہے جھے کیا فائدہ جو میں اللہ کے رسول ﷺ پرجھوٹ بولوں' ایک دفعہ نہیں دو دفعہ نہیں نامیں نے تواہے حضور کی زبانی سات بار بلکہ اس سے بھی زیادہ سنا ہے۔اس حدیث کی سند بالکل صحیح ہے۔صحیح مسلم کی دوسری سندوالی حدیث میں ہے ، پھروہ اینے دونوں یا وُں کودھوتا ہے جبیبا کہ اللّٰہ نے اسے حکم دیا ہے۔

پس صاف ثابت ہوا کہ قرآن حکیم کا حکم پیروں کے دھونے کا ہے۔ ابواسحاق سبعی نے حضرت علی کرم اللہ وجہ نی الجمد سے بواسطہ حضرت حارث روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا' دونوں پیرمخنوں سمیت دھوؤ جیسے کہ تم حکم کئے گئے ہواس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جس روایت میں حضرت علیٰ سے مروی ہے کہ حضور گنے اپنے دونوں قدم جوتی میں ہی بھگو لئے' اس سے مراد جو تیوں میں ہی ہلکا دھونا ہے اور چپل اپ تعلین پرمس کرلیالیکن بہی حدیث دوسری سندوں سے مروی ہے اور ان میں ہے کہ آپ نے اپنی جرابوں پرسس کیا اور ان میں مطابقت کی صورت یہ بھی ہوئتی ہے کہ جرابیں پیروں میں تھیں اور ان پُنعلین شے اور ان دونوں پر آپ نے مس کرلیا۔ یہی مطلب اس حدیث کا بھی ہے۔
منداحمہ میں اوس بن اوس سے مروی ہے کہ حضور گنے میرے دیکھتے ہوئے وضو کیا اور اپ تعلین پر مسلح کیا اور نماز کے لئے کھڑے ہوگئے۔
یہی روایت دوسری سند سے مروی ہے۔ اس میں آپ کا کوڑے پر پیشاب کرنا 'پھروضو کرنا اور اس میں تعلین اور دونوں قدموں پرمسے کرنا فدکور ہے۔ امام ابن جریزا سے بیان کرتے ہیں 'پھر فرمایا ہے کہ بیٹے مول اس پر ہے کہ اس وقت آپ کا پہلا وضو تھا (یا بیٹے مول سے اس پر کھیلین جرابوں

کے اوپر تھے۔مترجم)۔

اور کے اور کے اللہ کو اللہ کے فرات اللہ کے فرایسے میں اور پیٹیمرکی سنت میں تعارض ہو۔ اللہ کچو فرما نے اور پیٹیمر کچھا اور ہی میں اور پیٹیمرکی سنت میں تعارض ہو۔ اللہ کچو فرما نے اور پیٹیمر کچھا اور ہی کریں؟ پس حضور بیٹی نے کہ میشہ کے فعل سے وضو میں پیرول کے دھونے کی فرضیت ثابت ہے اور آیت کا صحیح مطلب بھی یہی ہے۔ جس کے کا فول تک پرولیاں کو میں اس پراللہ کی جب پوری ہوگئی۔ چونکہ ذیر کی قرات سے پیرول کا دھونا اور ذیر کی قرات کا بھی اس پرمورٹ بھی فرضیت کا فول ہوئی اس پرمورٹ بھی کہ گئے ہیں کہ اس آیت سے جرابوں کا می ہندوز ہے گئی اس کے اسانہ حق نہیں اس کی اسانہ حق نہیں بلکہ خود آپ سے بھی المیں مروی ہے گئین اس کی اسانہ حق نہیں بلکہ خود آپ سے صحت کے ساتھ اس کے فلاف ثابت ہے۔ مندا جہ میں حضرت جریر بن کا بی خیال صحیح نہیں بلکہ حضور علیہ اللہ میں اس کی اسانہ حق نہیں بلکہ خود آپ سے صحت کے ساتھ اس کے فلاف ثابت ہے۔ مندا جہ میں حضرت جریر بن خور اپوں پرمسی کرنا ثابت ہے۔ مندا جہ میں حضرت جریر بن کا بی عبد اللہ بھی پول ہے اس کے بعد میں نے رسول اللہ میں حضرت جریر بن کا بی مسلم میں ہو کہ کہ ایس کے کہ معزت جریر کے بعد کی میں مسلم اس کے بعد میں نے رسول اللہ میں تو اور اپوں پرمسی کرتے ہوئے ہیں گوگوں کو میں اللہ تعالی کو کہ اس کے کہ حضرت جریر کا قاب ہو کہ کی کہ اس کے کہ معزت ابراہیم فرما کہ کہ کہ کور کے جا ہے۔ خود معزت کی میں اللہ تعالی عدی کری پری کہ کابوں میں ہو اس کے کہ معزت جریر کا خاب ہے۔ خود معزت علی رضی اللہ تعالی عدی کر دوایت سے می مسلم میں بی ثابت کے کہاں میں ہی گرائی اختیار کی ہوئی سے جا کہیں مانے جیسے کہ حضرت علی گئی تا ہم شیعہ اسے میں دوایت سے کیکن تا ہم شیعہ اسے میاں دوائوں اسے ہی کہاں تا میں دواج کے ۔ خود معزت علی رضی اللہ تعالی عدی کر دوایت سے کیکسلم میں بی ثابت ہے۔ کور وقعرت علی می کا کہا میاں میں دواج سے بیان کی وضول کور کی میانت ثابت ہے کیکن تا ہم شیعہ اسے میاں تا میں دواج سے جیان کی میں دواج سے ہے کیکن تا ہم شیعہ اسے میاں تا میں دواج سے جیان کی میان خواد کیا میں دواج سے دوائی واد کے میاں کور کی کہا کہا کہا کہا کہا کہا گئی کی دواج سے جیان کی میں کہا کہا کہا کہا کہا کہا گئی کی دواج سے جیان کی میانہ کا کہا کہا کہا کہا گئی کی دواج سے جیان کی میں کور کی کے کہا کہا کہا کہا کہا کہا کہا کہا کہا گئی کی کیا کہا کہا کہا کہا کہا ک

ہے کیکن شیعہ جماعت اس کی بھی مخالف ہے۔ فی الواقع ان مسائل میں ان کے ہاتھ دلیل سے بالکل خالی ہیں۔ واللہ الجمد۔

اس طرح ان لوگوں نے آیت کا اور سلف صالحین کا سے کے بارے میں بھی الٹ مفہوم لیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ قدم کی پشت ابھار کعبین ہے۔ پس ان کے نزدیک ہخنے کی وہ ہڈیاں جو پنڈلی اور قدم کے درمیان اعبری ہوئی ہیں نوہ ہٹریاں جو پنڈلی اور قدم کے درمیان اعبری ہوئی ہیں وہ گئے تک دوہ ہٹریاں ہیں جو ادھرادھر قدرے ظاہر دونوں اعبری ہوئی ہیں۔ امام شافئی کا فرمان ہے کہ جن کعبین کا یہاں ذکر ہے وہ شخنے کی دوہ ہٹریاں ہیں جو ادھرادھر قدرے ظاہر دونوں طرف ہیں ایک ہی قدم میں تعبین ہیں۔ لوگوں کے عرف ہیں بھی بہی ہے اور صدیث کی دلالت بھی ای پر ہے۔

قرار دیتے ہیں۔ٹھیک ای طرح بیآ بیکر بمدونوں پیروں کے دھونے پرصاف دلالت کرتی ہے اور یہی امرحضورگامتواتر احادیث سے ثابت

بخاری و سلم میں ہے کہ حضرت عثابیؓ نے وضو کرتے ہوئے اپنے داہنے پاؤں کو تعبین سمیت دھویا پھر بائیں کو بھی اس طرح - بخاری میں تعلیقا بصیغہ جزم اورضیح ابن خزیمہ میں اور سنن ابی داؤد میں ہے کہ ہماری طرف متوجہ ہوکر اللہ کے رسول عظیلتے نے فر مایا اپنی صفیں ٹھیک ٹھیک درست کرلو- تین باریے فر ماکر فر مایا وقتم اللہ کی یا تو تم اپنی صفوں کو پوری طرح درست کروگے یا اللہ تمہارے دلوں میں مخالفت ڈال دےگا-حضرت نعمان بن بشیر ؓ رادی حدیث فرماتے ہیں' پھرتو یہ ہوگیا کہ ہر خض اپنے ساتھی کے شخنے سے ٹخنہ اور گھٹنے سے گھٹنا اور کندھے سے کندھا ملالیا کرتا تھا-

اس روایت سے صاف معلوم ہوگیا کہ تعبین اس ہڈی کا نام نہیں جوقدم کی پشت کی طرف ہے کیونکہ اس کا ملانا دو پاس پاس کے شخصوں میں ممکن نہیں بلکہ وہی دوا بھری ہوئی ہڈیاں ہیں جو پنڈلی کے خاتمے پر ہیں اور یہی غد ہب اہلسدت کا ہے۔ ابن البی حاتم میں بجیٰ بن حارث تیمی سے منقول ہے کہ زید کے جوساتھی شیعہ قل کئے سے انہیں میں نے دیکھا تو ان کا مخنہ قدم کی پشت پر پایا۔ یہ نہیں قدرتی سزا تھی جوان کی موت کے بعد طاہر کی گئی اور مخالفت حق اور کتمان حق کا بدلہ دیا گیا۔

مند سنن اور سیح مسلم ہیں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعلق عنہ سے روایت ہے کہ ہم باری باری اونٹوں کو چرایا کرتے تھے۔
میں اپنی باری والی رات عشاء کے وقت چلا تو دیکھا کہ رسول اللہ تعلقہ کھڑے ہوئے لوگوں سے پچھ فرمار ہے ہیں۔ میں بھی پہنچ گیا۔ اس
وقت میں نے آپ سے بینا کہ جو مسلمان اچھی طرح وضو کرکے دلی توجہ کے ساتھ دور کعت نماز ادا کرے اس کے لئے جنت واجب
ہے۔ میں نے کہا واہ واہ وہ یہ تو بہت ہی اچھی بات ہے۔ میری بیب بات من کرایک صاحب نے جو میرے آگے ہی بیٹھے تھے فرمایا اس سے
کہا جو بات حضور کے فرمائی ہے وہ اس سے بھی زیادہ بہتر ہے۔ میں نے جو خور سے دیکھا تو وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ تھے اس بہتے جو بات حضور کے فرمائی ہے وہ وہ کی اور اچھائی سے وضو کرے پھر
آپ جمھ سے فرمانے گے۔ تم ابھی آئے ہو۔ تمہارے آنے سے پہلے حضور نے فرمایا ہے کہ جو شحص عمد گی اور اچھائی سے وضو کرے پھر
کے اَشُھدُ اَنُ لَّا اِللّٰهُ وَاَشُھدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبُدُهُ وَرَسُولُهُ اس کے لئے جنت کے تھوں دروازے کھل جاتے ہیں جس میں سے چاہے داخل ہو۔

ایک اور روایت میں ہے کہ جب ایمان واسلام والا وضو کرنے بیٹھتا ہے اس کے مند دھوتے ہوئے اس کی آ تکھوں کی تمام خطا کیں پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ جھڑ جاتی ہیں۔اسی طرح ہاتھوں کے دھونے کے وقت ہاتھوں کی تمام خطا کیں

اورای طرح پیروں کے دھونے کے وقت پیروں کی تمام خطائیں دھل جاتی ہیں۔ وہ گناہوں سے بالکل پاک صاف ہوجاتا ہے۔ ابن جریر میں ہے ، جو شخص وضو کرتے ہوئے جب اپنے مازووں کو دھوتے وقت مریم سے منہ کو دھوتے وقت منہ کے گناہ اور ہوجاتے ہیں منہ کو دھوتے وقت منہ کے گناہ الگ ہوجاتے ہیں مرکامتے مرکے گناہ جھاڑ دیتا ہے ، پیر کا دھونا ان کے گناہ دھودیتا ہے۔ دوسری سند میں سرکےمتے کا ذکر منہیں ابن جریر میں ہے ، جو شخص اچھی طرح وضو کر کے نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے اس کے کا نوں سے آئکھوں سے ہاتھوں سے ، پاؤں سے سب گناہ الگ ہوجاتے ہیں۔

صحیح مسلم شریف میں ہے وضوآ وھاایمان ہے الجمد للد کہنے سے نیکی کا پلڑا بھر جاتا ہے۔ قرآن یا تو تیری موافقت میں دلیل ہے یا تیرے خلاف دلیل ہے۔ ہوخص صبح ہی صبح اپنے نفس کی فروخت کرتا ہے پس یا تواپنے آپ کوآ زاد کرالیتا ہے یا ہلاک کرلیتا ہے۔ اور حدیث میں ہے مال حرام کا صدقہ اللہ قبول نہیں فرما تا اور بے وضو کی نماز بھی غیر مقبول ہے (صحیح مسلم) بیروایت ابوداؤ دُطیالی مسنداحد نسانی اورا ہن ملح میں ہے۔

وَاذَكُرُوا نِعْمَةُ اللهِ عَلَيْكُمُ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِي وَاتَقَكُمُ بِهُ الْذِقُ لَا اللهُ الذِي وَاتَقَكُمُ اللهُ الذِق اللهُ عَلَيْكُمُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْكُمُ اللهُ عَلَيْكُمُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْكُمُ اللهُ عَدِلُوا اللهُ اللهُ اللهُ عَدِلُوا اللهُ عَدِلُوا اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَدِلُوا اللهُ عَدِلُوا اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَدِلُوا اللهُ ا

''اسلام' 'زبان سے عہداور''ایمان' عمل سے اطاعت' اس عہد کا اظہار ہے: ﷺ (آیت: ۷-۸) اس دین عظیم اوراس رسول کریم کوجھے کر جواحیان اللہ تعالیٰ نے اس امت پر کیا ہے اسے یاد دلا رہا ہے اوراس عہد پر مضبوط رہنے کی ہدایت کر رہا ہے جو مسلمانوں نے اللہ کے پیغیبر کی تابعداری اور امداد کرنے ' دین پر قائم رہنے' اسے قبول کر لینے' اسے دوسروں تک پہنچانے کے لئے کیا ہے' اسلام لاتے وقت انہی چیزوں کا ہرمومن اپنی بیعت میں اقر ارکرتا تھا چنانچے صحابہ کے الفاظ ہیں کہ ہم نے رسول اللہ عظیم سے بیعت کی کہ ہم سنتے رہیں گے اور مانتے چلے جائیں گئے خواہ جی چاہے خواہ دوسروں کوہم پر ترجیح دی جائے ۔ اور کسی لائق شخص سے ہم کسی کام کوئیس جیسینیں گے۔

باری تعالیٰ عز وجل کا ارشاد ہے کہتم کیوں ایمان نہیں لاتے؟ حالا تکدرسول متہیں رب پرایمان لانے کی وعوت دے رہے ہیں'

اگرتمہیں یقین ہو-اوراس نے تم سے عہد بھی لے لیا ہے- یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس آیت میں یہودیوں کو یا دولا یا جارہا ہے کہ تم سے حضور کی تابعداری کے قول ، قرار ہو چکے ہیں ، پھر تمہاری نافر مانی کے کیا معنی ؟ یہ بھی کہا گیا ہے حضرت آدم کی پیٹھ سے نکال کر جوعہد اللہ رب العزت نے بنوآ دم سے لیا تھا 'اسے یا دولا یا جارہا ہے جس میں فر مایا تھا کہ کیا میں تمہار ارب نہیں ہوں ؟ سب نے اقرار کیا کہ ہاں ہم اس پرگواہ ہیں- لیکن پہلاقول زیادہ ظاہر ہے- سدگ اور ابن عباس سے وہی مروی ہے اور امام ابن جریز نے بھی ای کو بحتار بتایا ہے- ہر حال میں انسان کو اللہ کا خوف رکھنا چا ہے - دلوں اور سینوں کے جمید سے وہ واقف ہے - ایمان والو! لوگوں کو دکھانے کو نہیں بلکہ اللہ کی دجہ سے حق پر قائم ہوجا وُ اور عدل کے ساتھ جے گواہ بن جاؤ -

بخاری و مسلم میں حضرت نعمان بن بشررضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میرے باپ نے مجھے ایک عطیہ دے رکھا تھا،
میری مال عمرہ بنت رواحہ نے کہا، میں تو اس وقت تک مطمئن نہیں ہونے گی جب تک کہتم اس پررسول اللہ عظیم کو گواہ نہ بنالو - میرے
باپ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے - واقعہ بیان کیا، تو آپ نے دریافت فر مایا کیا اپنی دوسری اولا دکو بھی ایسا ہی عطیہ دیا ہے؟
جواب دیا کہ نہیں، تو آپ نے فر مایا اللہ سے ڈرو - اپنی اولا دمیں عدل کیا کرو جاؤ میں کسی ظلم پر گواہ نہیں بنتا، چنا نچہ میرے باپ نے وہ
صدقہ لوٹالیا - پھر فر مایا، دیکھوکسی کی عداوت اور ضد میں آ کر عدل سے نہ ہے جانا، دوست ہو یادشن ہوئتہ ہیں عدل وانصاف کا ساتھ دینا
چاہئے - تقوے سے زیادہ قریب یہی ہے ہو کی خمیر کے مرجع پر دلالت فعل نے کردی ہے جیسے کہ اس کی نظیر میں قرآن میں اور بھی ہیں - اور
کلام عرب میں بھی، جیسے اور جگہ ہے وَ اِن قِیْلَ لَکُ مُ ارُ جِعُوا اُفَارُ جِعُوا اُفَو اَزْ کی لَکُمُ یعنی اگرتم کسی مکان میں جانے کی اجازت ما گو
اوراجازت نہ ملے بلکہ کہا جائے کہ واپس جاؤ ہو او - بہی تبہارے لئے زیادہ یا کیزگی کا باعث ہے - پس یہاں بھی ہو کی خمیر کا
مرجع نہ کو نہیں، لیکن فعل کی دلالت موجود ہے یعنی لوٹ جانا -

الله کا وعدہ ہے کہ جوابیان لائیں اور نیک کام کریں ان کے لئے وسیح مغفرت اور بہت بڑا اجروثو اب ہے 🔾 اور جن لوگوں نے نفر کیا اور ہمارے احکام کو جمٹانیا 'وہ دوزخی ہیں 🔾 اے ایمان والواللہ تعالی نے جواحسان تم پر کیا ہے اسے یاد کر وجبکہ ایک تو م نے تم پر دست درازی کرنی چاہی تو اللہ نے ان کے ہاتھوں کو تم تک پہنچنے سے روک دیا اور اللہ ہے ڈرتے رہؤموموں کو اللہ ہی پر پورا بھروسہ کر لینا چاہیے 🔾

ت در ۱۱ کس ما در این ما لحن ای کس می ت

آیت:۹-۱۱) ای طرح مندرجہ بالا آیت میں یعنی عدل کرنا - یہ می یادر ہے کہ یہاں پراقرب افعل الفضیل کا صیغه ایے موقعہ پر ہے کہ دوسری جانب اورکوئی چیز نہیں جیسے اس آیت میں ہے اَصُحٰبُ اللّٰہ عَلَیْ یَوُمَئِذِ خَیْرٌ مُسْتَقَرَّا وَّ اَحْسَنُ مَقِیدًلا اور جیسے کہ کس صحابیدٌ کا حضرت عمرؓ سے کہنا کہ اَنْتَ اَفَظُ وَ اَعْلَظُ مِنُ رَّسُول اللّٰهِ عَلَیْ اللّٰہ سے ڈروا وہ تمہار کے ملوں سے باخر ہے ہر خیروشر کا یورا یورا

برلہ دےگا۔ وہ ایمان والوں' نیک کاروں سے ان کے گناہوں کی بخشش کا اور آنہیں اجر عظیم لینی جنت دینے کا وعدہ کر چکا ہے۔ گودراصل وہ اس رحمت کو صرف فضل اللہ سے حاصل کریں گے لیکن رحمت کی توجہ کا سبب ان کے نیک اعمال بنے ۔ پس هیقتا ہر طرح قابل تعریف وستاکش اللہ ہی ہے اور ریسب پچھاس کا فضل ورحم ہے۔ حکمت وعدل کا نقاضا یہی تھا کہ ایما نداروں اور نیک کاروں کو جنت دی جائے اور کا فروں اور جھٹلانے والوں کو جہتم واصل کیا جائے چنانچہ یو نہی ہوگا۔ پھر اپنی ایک اور نعت یا دولا تا ہے جس کی تفصیل ہیہ ہے۔ حضرت جا بر تخر ماتے ہیں کہ حضوراً کیک منزل میں اترے ' لوگ ادھر ادھر سایہ دار درختوں کی تلاش میں لگ گئے۔ آپ نے نہتھیا را تار کرایک درخت پر لائکا دیے۔ ایک اعرابی نے آکر آپ کی تلوار اپنے ہاتھ میں لے لی اور اسے تھنچی کرآ تخضرت علیقتے کے پاس کھڑ اہو گیا اور کہنے لگا اب بتا کہ جھے ایک اعرابی نے پھر یہی جواب دیا ' تیسری مرتبہ کے جواب کی سوال کیا اور آپ نے پھر یہی جواب دیا ' تیسری مرتبہ کے جواب کی سوال کیا اور آپ نے پھر یہی جواب دیا ' تیسری مرتبہ کے جواب کے سار اوا قعہ کہد دیا ' اعرابی اس وقت بھی موجود تھا لیکن آپ نے اس سے وئی بدلہ نہ لیا۔ قارہ فرماتے ہیں کہ پھولوگوں نے دھو کے سے حضور گوٹل کرنا چاہا تھا اور انہوں اس وقت بھی موجود تھا لیکن آپ نے اس سے وئی بدلہ نہ لیا۔ قرم اور اس اور جب وہ آگئے توان سے سار اوا قعہ کہد دیا ' اعرابی اس وقت بھی موجود تھا لیکن آپ نے اس سے وئی بدلہ نہ لیا۔ قدل مور ان مرادر کھا۔ فالجمد للہ۔

اس اعرائی کانا صحیح احادیث میں غوث بن حارث آیا ہے۔ ابن عباس سے مروی ہے کہ یبود یوں نے آپ کو اور آپ کے صحابہ کو قتل کرنے کے ارادہ سے زہر ملاکر کھانا پکا کر دعوت کر دی لیکن اللہ نے آپ کو آگاہ کر دیا اور آپ نج رہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ کعب بن اشرف اور اس کے یہودی ساتھیوں نے اپنے گھر میں بلاکر آپ کوصد مہ پنجیانا چاہا تھا۔

ابن اسحان وغیرہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد بنونضیر کے دہ لوگ ہیں جنہوں نے چکی کا پاٹ قلعہ کے ادپر سے آپ کے سر پرگرانا چاہا تھا جبکہ آپ عامری لوگوں کی دیت کے لینے کے لئے ان کے پاس گئے تھے تو ان شریروں نے عمر و بن تجاش بن کعب کو اس بات پر آ مادہ کیا تھا کہ ہم حضور گویئے کو اگر کے باتوں میں مشغول کرلیں گے تو اوپر سے یہ چھینک کر آپ کا کام تمام کردینا کیکن راستے ہی میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پینجیمر کو ان کی شرارت و خیافت سے آگاہ کردیا۔ آپ مع اپنے صحابہ کے وہیں سے ملیٹ گئے۔ اس کا ذکر اس آیت میں ہیں۔ مومنوں کو اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کرنا چاہئے جو کھا ہے کرنے والا مقاطت کرنے والا ہے۔ اس کے بعد حضور اللہ کے تھم سے بنونضیر کی طرف مع لشکر گئے محاصرہ کیا 'وہ ہارے اور انہیں جلاوطن کردیا۔

الله تعالی نے بی اسرائیل سے عہد و پیان لیااورانمی میں سے بارہ سردارہم نے مقرر فرمائے اورالله تعالی نے فرمادیا کہ یقیناً میں تہمارے ساتھ ہوں۔اگرتم نماز کوقائم رکھو گے اور زکوۃ دیتے رہوگے اور میرے رسولوں کو مانے رہوگے اوران کی مد کرتے رہوگے اوراللہ تعالیٰ کو بہتر قرض دیے رہوگے تو یقینا تھیا تہماری پرائیاں تم سے دوررکھوں گا اور تہمیں ان جنتوں میں لے جاؤں گا جن کے بیچے چشتے بہدرہ جین اب اس عہد و پیان کے بعدتم میں سے جوا نکاری ہوجائے و میقینا راہ راست سے بعدک کیا 0

عبد شکن لوگ؟ اور امام مہدی کون؟ ہلہ ﷺ (آیت:۱۲) اوپر کی آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے اپنے مؤمن بندوں کوعہد و بیان کی وفاداری حق پر متنقیم رہنے اور عدل کی شہادت دینے کا تھم دیا تھا۔ ساتھ بی اپنی ظاہری وباطنی نعتوں کو یا د دلایا تھا۔ تواب ان آیتوں میں ان سے پہلے کا اللہ کتاب سے جوعہد و میثاق لیا تھا اس کی حقیقت و کیفیت کو بیان فرمار ہائے بھر جبکہ انہوں نے اللہ سے کئے ہوئے عہد و پیان تو ڈو ڈالے تو ان کا کیا حشر ہوا' اسے بیان فرما کر گویا مسلمانوں کوعہد تھنی سے روکتا ہے۔ ان کے بارہ سردار تھے۔ لینی بارہ قبیلوں کے بارہ چوھری سے جوان سے ان کی بیعت کو پورا کرائے تھے کہ پہللہ اور رسول کے تالع فرمان رہیں اور کتاب اللہ کی ابتاع کرتے رہیں۔ حضرت موسی علیہ السلام جب سرکشوں سے لڑنے کے لئے گئے تب ہر قبیلہ میں سے ایک ایک سردار فتی کرگئے تھے۔ اوئیل قبیلے کا سردار شامون بن اکون تھا' شمعو نیوں کا چودھری شافاط بن جدی' یہودا کا کا لب بن بوحنا' فیخا کیل کا ابن یوسف اور افرا کی کا بوشع بن نون وا در بنیا مین کے قبیلے کا چودھری شافاط بن جدی بن شوری' منشاء کا جدی بن سوی' دان حمل سل کا ابن حمل 'اشار کا ساطور' تھتا کی کا بحواور بیا خرکالا بل۔ کا چودھری قبلے میں بنواسرائیل کے قبیلوں کے سرداروں کے نام نہ کور ہیں۔ جوان ناموں سے قدر رہے حقاف ہیں۔ واللہ اعلی میں مواس اللہ کا رہوں کی تی میں بنواسرائیل کے قبیلوں کے سرداروں کے نام نہ کور ہیں۔ جوان ناموں سے قدر رہے حقاف ہیں۔ واللہ اعلی ۔

موجودہ توریت کے نام یہ ہیں۔ بنواو بیل پرصونی بن سادون بنی شمعون پرشموال بن صور بنو یہود پرحشون بن عمیاؤب بنوییا خر پرشال بن صاعون بنوزبولون پرالیاب بن حالوب بنوافرایم پر مشابن عنہو رئبونشاء پر حمائیل بنوبیبا ہیں پرابیدن بنودان پر جعیذ رئبو اشاذ تحایل بون کان پرسیف بن دعوائیل بنونعالی پراجذع - یادر ہے کہ لیلتہ العقبہ ہیں چب آنخضرت مقالتہ نے انصار ہے بیعت لی اس وقت ان کے سردار بھی بارہ بی تھے۔ تین قبیلہ اوس کے حضرت اسید بن خفیر حضرت سعد بن خیشہ رضی اللہ عنہ اور حضرت رفاعہ بن عبد اللہ بن رواحہ من مند بن خالے من بن ما لک بن عبد اللہ بن مورور عبدہ بن صامت سعد بن عباد ہ عبد بن عبور ہم مند بن عباد ہ عبد بن عباد ہ عبد بن عباد ہ عبد بن عباد ہ مند بن عبد بن عبد بن عباد ہ عبد بن عبدہ بن عبدہ بن عبدہ بن عبدہ بن عباد ہ عبدہ بن عباد ہ عبدہ بن عبدہ بن

حضرت مسروق فرماتے ہیں ہم لوگ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے آپ ہمیں اس وقت قرآن پڑھارہے تھے تو ایک شخص نے سوال کیا کہ آپ لوگوں نے حضور کے بیٹھی پوچھا ہے کہ اس امت کے کتنے خلیفہ ہوں گے؟ حضرت عبداللہ نے فرمایا ' میں جب سے عراق آیا ہوں' اس سوال کو بجز تیرے کسی نے نہیں پوچھا' ہم نے حضور علیہ السلام سے اس بارے میں دریافت کیا تھا تو آپ نے فرمایا' بارہ ہوں گے جتنی گنتی بنواسرائیل کے تقبیوں کی تھی۔ یہ روایت سندا غریب ہے لیکن مضمون حدیث بخاری اور سلم کی روایت سے بھی ثابت ہے۔

جابر بن سمرہ فرماتے ہیں 'میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے گوگوں کا کام چلتا رہے گاجب تک ان کے والی بارہ مخفی نہ ہولیں - پھرا کیک لفظ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایالیکن ہیں نہ من سکا تو میں نے دوسروں سے بوچھا کہ حضور نے اب کون سالفظ فرمایا' انہوں نے جواب دیا بیفرمایا کہ بیسب قریش ہوں گے۔''صحیح مسلم میں یہی لفظ ہیں۔اس حدیث کامطلب بیہے کہ بارہ خلیفہ صالح نیک بخت ہوں گ-جوتن کوقائم کریں گے اور لوگوں میں عدل کریں گے۔اس سے بیٹا بت نہیں ہوتا کہ یہ سب پے در پے سکے بعد دیگر ہے ہی ہوں۔

پس چار خلفاء تو پے در پے حضرت الو بکر حضرت عمر حضرت عثمان حضرت علی رضی اللہ عنہم جن کی خلافت بطریق نبوت رہی۔انہی بارہ میں سے پانچویں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔ بنوعباس میں سے بھی بعض اس طرح کے خلیفہ ہوئے ہیں اور قیامت سے پہلے پہلے ان بارہ کی تعداد بوری ہوئی ضروری ہے۔ اور ان ہی میں سے حضرت امام مہدی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ جن کی بشارت احادیث میں آ بھی ہے۔ ان کا نام حضور کے نام پر ہوگا اور ان کے والد کا نام حضور کے والد کا ہوگا۔ زمین کوعدل وانصاف سے بھر دیں گے حالا نکہ اس سے پہلے وہ ظلم و جبر سے پر ہوگی لیکن اس سے شیعوں کا امام نظر مراد نہیں اس کی تو در اصل کوئی حقیقت ہی نہیں نہ سرے سے اس کا کوئی وجود ہے بلکہ بیتو صرف شیعہ کی وہ م پر تی اور ان کا تخیل ہے نہ اس حدیث سے شیعوں کے فرقے اثناء عشریہ کی ہی مراد ہیں۔ اس حدیث کو ان انکہ پر محمول کرنا بھی شیعوں کے انہ عشریہ کے انکہ مراد ہیں۔ اس حدیث سے شیعوں کے فرقے اثناء عشریہ کے انکہ مراد ہیں۔ اس حدیث سے شیعوں کے فرقے اثناء عشریہ کے انکہ مراد ہیں۔ اس حدیث سے شیعوں کے فرقے اثناء عشریہ کے انکہ مراد ہیں۔ اس حدیث سے شیعوں کے فرقے اثناء عشریہ کے انکہ مراد ہیں۔ اس حدیث سے شیعوں کے فرقے اثناء عشریہ کی مراد ہیں۔ اس حدیث سے شیعوں کے فرقے اثناء عشریہ کے انکہ مراد ہیں۔ اس حدیث سے شیعوں کے فرقے انکاء عشریہ کے انکہ مراد ہیں۔ اس حدیث سے جو ان کی کم عقلی اور جہالت کا کر شمہ ہے۔

توریت میں حضرت اساعیل علیہ السلام کی بشارت کے ساتھ ہی مرقوم ہے کہ ان کی نسل میں سے بارہ بڑے شخص ہوں گئاس سے مراد بھی یہی مسلمانوں کے بارہ قریثی بادشاہ ہیں لیکن جو یہودی مسلمان ہوئے تنے وہ اپنے اسلام میں کچے اور جاہل بھی تنے انہوں نے شیعوں کے کان میں کہیں میصور پھوٹک دیا اور وہ بھے بیٹھے کہ اس سے مرادان کے بارہ امام ہیں ورنہ حدیثیں اس کے واضح خلاف موجود ہیں۔

فَيِمَانَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنَّهُمْ وَجَعَلْنَاقُلُوبَهُمْ قَلِيمَا فَلَوْبَهُمْ وَسَوَا حَظًا مِّمَّا قَلْبِيَةً وَنَسُوا حَظًا مِّمَّا فَلْبِيهَ وَلَا تَزَالُ تَظَلِعُ عَلَى خَايِنَةٍ مِّنْهُمْ إِلَّا قَلِيلًا فَكِرُوا بِهُ وَلا تَزَالُ تَظَلِعُ عَلَى خَايِنَةٍ مِّنْهُمُ إِلَّا قَلِيلًا فَلِينَةً مِنْهُمْ وَاصْفَحُ وَاصْفَعُ وَالْمُعُولِي وَاصْفَعِ وَاصْفَعُ وَالْمُعْمِلِي فَعِلَى فَعِلَا وَاصْفُوا وَالْمُعْلِقُ وَالْمُعُولُ وَالْمُعُمُ وَالْمُ وَالْمُ وَالْمُ وَالْمُعُولُ وَالْمُعُولُ وَالْمُوا وَالْمُعُلِقُ وَالْمُعُولُ وَالْمُوا وَالْمُوا وَالْمُعُولُ وَالْمُعُلِقُ وَالْمُعُولُ وَالْمُعُولُ وَالْمُولُ الْمُعُلِقُ وَالْمُعُلِقُ الْمُعُلِقُ الْمُعُلِقُ الْمُعُلِقُ الْمُعُلِقُ الْمُعْلِقُ الْمُعُولُ الْمُعُولُ الْمُعُلِعُ الْمُعُلِقُ الْمُعُلِعُ الْمُعُلِعُ الْمُعُولُ الْمُ

پھران کی عہد شکنی کی وجہ سے ہم نے ان پر اپنی اعت نازل فرمادی اوران کے دل سخت کردیئے کہ کلام کواس کی جگہ سے بدل ڈالتے ہیں۔ جو پھے تھے۔ انہیں کی گئی تھی، اس کا بہت بڑا حصہ بھلا بیٹھے ان کی ایک ندایک خیانت پر تجھے اطلاع ملتی ہی رہے گی ہاں تھوڑے سے ایسے نہیں بھی ہیں 'پس تو انہیں معاف کرتا جا اور درگز رکرتا رہ بے شک اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے)

(آیت:۱۳) اب اس عہدو پیان کا ذکر جور ہاہے جواللہ تعالیٰ نے یہودیوں سے لیا تھا کہ وہ نمازیں پڑھتے رہیں' زکوۃ ویتے رہیں' اللہ کے رسولوں کی تقسدیق کریں۔ جب وہ ایسا کریں گے تو اللہ کی مرضی کے کاموں میں اپنا مال خرج کریں۔ جب وہ ایسا کریں گے تو اللہ کی مددونھرت ان کے ساتھ رہے گی ان کے گناہ معاف ہوں گے اور بیجنتوں میں داخل کئے جائیں گئے مقصود حاصل ہو گا اور خوف زائل ہوگا لیکن اگر وہ اس عہدو پیان کے بعد پھر گئے اور اسے غیر معروف کر دیا تو یقینا وہ حق سے دور ہوجائیں گئے بھٹک اور بہک جائیں گے چنا نچہ یہی ہوا کہ انہوں نے میثاق تو ڈ دیا' وعدہ خلافی کی تو ان پر اللہ کی لعنت نازل ہوئی' ہدایت سے دور ہوگئے' ان کے دل تخت ہو گئے اور عظ و پند سے مستفید نہ ہوسکے' سے میڈگئ اللہ کی باتوں میں ہیر پھیر کرنے گئے باطل تا ویلیں گھڑنے گئے جو مراد حقیق تھی' اس سے کلام اللہ کو پھیر کراور ہی مطلب ہجھتے ہوگئے اللہ کی باتوں میں ہیر پھیر کرنے گئے جو اللہ کے بتائے ہوئے نہ تھے' یہاں تک کہ اللہ کی کتاب ان

کے ہاتھوں سے چھوٹ گئ وہ اس سے بے عمل ہی نہیں بلکہ بے رغبت ہوگئے۔ دین کی اصل جب ان کے ہاتھوں سے چھوٹ گئ پھر فروی عمل کیسے قبول ہوتے ؟عمل چھوٹ جانے کی وجہ سے نہ تو دل ٹھیک رہے 'نہ فطرت اچھی رہی۔ نہ خلوص واخلاص رہا' غداری اور مکاری کوا پناشیوہ

بنالیا-نت نے جال نی صلی اللہ علیہ وسلم اوراصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بنتے رہے۔

پھرنی علیقہ کو تکم ہوتا ہے کہ آپ ان سے چشم پوٹی کیجئے 'یہی معاملہ ان کے ساتھ اچھا ہے جیسے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو بچھ سے اللہ کے فرمان کے خلاف سلوک کرئے تو اس سے تھم اللہی کی بجا آوری کے ماتحت سلوک کر۔ اس میں ایک بری مصلحت سے بھی ہے کہ ممکن ہے ان کے ول تھے آئیں 'ہدایت نصیب ہوجائے اور حق کی طرف آ جائیں۔ اللہ تعالی احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ یعنی دوسروں کی بدسلوکی سے چشم پوٹی کر کے خود نیک سلوک کرنے والے اللہ کے مجبوب ہیں۔ حضرت قادہ فرماتے ہیں دوست رکھتا ہے۔ یعنی دوسروں کی بدسلوکی سے چشم پوٹی کر کے خود نیک سلوک کرنے والے اللہ کے مجبوب ہیں۔ حضرت قادہ فرماتے ہیں دوست رکھتا ہے۔ یعنی دوسروں کی بدسلوکی ہے جہاد کی آئیت سے منسوخ ہے'۔

جواپے آپ کونصرانی کہتے ہیں ہم نے ان سے بھی عہد و پیان لیا-انہوں نے بھی اس کا بڑا حصہ فراموش کر دیا جوانہیں نصیحت کی گئی تھی تو ہم نے بھی ان کے آپس میں بغض وعداوت ڈال دی جوتا قیامت رہے گی اور جو کچھ بیرکتے تھے اللہ تعالی انہیں سب جبادے گا © اے اہل کتاب بقینا تمہارے پاس ہمارارسول آچکا جو تمہارے سامنے کتاب اللہ کی اکثر وہ با تیں ظاہر کر رہا ہے جنہیں تم چھیار ہے تھے اورا کٹر درگز رکر تا رہتا ہے تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نوراور واضح کتاب آپھی ہے © جس کے ذریعہ سے اللہ تعالی انہیں جورضائے رہ کے در بے ہوں 'سلامتی کی راہیں بتلاتا ہے اور اپنی تو فیق سے اندھیروں سے نکال کرنور کی طرف

(آیت:۱۴) پھرارشادہوتا ہے کہ''ان نفرانیوں سے بھی ہم نے وعدہ لیاتھا کہ جورسول آئے گا' بیاس پرایمان لا ئیں گے'اس کی مدد کریں گےاوراس کی باتیں مانیں گے۔لیکن انہوں نے بھی یہودیوں کی طرح بدعہدی کی' جس کی سزامیں ہم نے ان میں آپس میں عداوت ڈال دی جو قیامت تک جاری رہے گی۔ ان میں فرقے فرقے بن گئے جوایک دوسرے کو کا فروملعون کہتے ہیں اوراپنے عبادت خانوں میں بھی نہیں آنے دیتے''ملکیہ فرقہ' یعقوبیہ فرقے کو' یعقوبیہ ملکیہ کو کھلے بندوں کا فرکہتے ہیں' اسی طرح دوسرے تمام فرقے بھی انہیں ان کے اعمال کی پوری تنویب منظریب ہوگی - انہوں نے بھی اللہ کی نصیحتوں کو بھلادیا ہے اور اللہ پر تہمتیں لگائی ہیں - اس پر بیوی اور اولا دوالا ہونے کا بہتان ہا بدھا ہے بیر قیامت کے دن بری طرح پکڑے جائیں گے - اللہ تعالیٰ واحد واحد فرد الصَّمَدُ لَمُ یَلِدُ وَلَمْ یُولُدُ وَلَمْ یَکُنُ لَّهُ مُحُفُّواً اَحَدِّہے -

علمی بدویانتی: ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۱۵-۱۹) فرما تا ہے کہ رب العلی نے اپنے عالی قد ررسول حضرت محمد علی کے کہ درب العلی نے اپنے عالی قد ررسول حضرت محمد علی کے بدل و الانتھاں تا ویلیس کر کے تمام مخلوق کی طرف بھیج ویا ہے مجرو سے اور روش دلیلیں انہیں عطافر مائی ہیں۔ جو با تیں یہود و نصار کی نے بدل و الانتھاں تا ویلیس کر کے دوسرے مطلب بنا لئے تھے اور اللہ کی ذات پر بہتان با ندھتے تھے کتاب اللہ کے جو حصابی نفس کے خلاف پاتے تھے انہیں چھپالیت تھے ان سب علمی بددیا نتوں کو میر سول بے نقاب کرتے ہیں۔ ہاں جس کے بیان کی ضرورت ہی نہ ہوئیاں نہیں فرماتے ۔ متدرک حاکم میں ہے ''جس نے رجم کے مسئلہ کا انکار کیا' اس نے بعملی سے قرآن سے انکار کیا' چنانچہ اس آیت میں اس رجم کے چھپانے کا ذکر ہے۔

میں علمی کی مسئلہ کا انکار کیا' اس نے بعملی سے قرآن سے انکار کیا' چنانچہ اس آیت میں اس وجم کے چھپانے کا ذکر ہے۔

میں علمی کی میں عظمی کی میں میں ان اس نے بعملی سے قرآن سے انکار کیا' چنانچہ اس آیت میں اس وجم کے جھپانے کا ذکر ہے۔

پھر قرآن عظیم کی ہاہت فرما تا ہے کہ اس نبی کریم پر اپنی یہ کتاب اتاری ہے جوجویائے تن کوسلامتی کی راہ بتاتی ہے لوگوں کو ظلمتوں سے نکال کرٹور کی طرف لے جاتی ہے اور راہ متنقیم کی رہبر ہے۔ اس کتاب کی وجہ سے اللہ کے انعاموں کو حاصل کر لینا اور اس کی مزاور سے نکال کرٹور کی طرف لے جاتا ہالکل آسان ہوگیا ہے۔ بیضلالت کومٹادینے والی اور ہدایت کو واضح کردینے والی ہے'۔

لَقَدْ كُفَّرَالَذِنِينَ قَالِمًا إِنَّ اللهَ هُوَ الْمَسِنِيمُ ابْنُ مَرْيَعً الْفَافَ فَمَنَ يَعْلِكُ مِنَ اللهِ شَيًّا إِنْ آرَادَ آنَ يُعْلِكَ اللهِ شَيًّا إِنْ آرَادَ آنَ يُعْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَعَ وَأَمَتَ وُ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَبِلهِ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَعَ وَأَمَتَ وُ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَبِلهِ مَلْكُ السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا يَخُلُونَ مَا يَشَاءً مُلِكَ السَّمُوتِ وَاللَّهُ عَلَى شَعَلِ شَيًّا يَخْلُونَ مَا يَشَاءً مَا يَشَاءً وَلِلهُ عَلَى شَعًا قَدِيْنَ اللهُ عَلَى شَعًا قَدِيْنَ

یقینا وہ لوگ کافر ہو گئے جنہوں نے کہا کہ بے شک میں ہم اللہ ہی ہے تو ان سے کہہ دے کہ اگر اللہ تعالی سے بن مریم اور اس کی مال اور دوئے زین کے سب لوگوں کو ہلاک کردیا جا جاتھ گوں ہے جواللہ پر چھر بھی افتایا ررکھتا ہو؟ آسان اوز مین اور ان دونوں کے درمیان کاکل ملک اللہ بن کا ہے وہ جو جا ہتا ہے پیدا کرتا ہے۔

الله وحدہ لائٹر کی ہے: ہلہ ہلہ (آ ہے: کا) اللہ تبارک و تعالی عیسائیوں کے فرکو بیان فریا تا ہے کہ انہوں نے اللہ کی مخلوق کو الوہیت کا درجہ دے رکھا ہے۔ اللہ تعالی شرک ہے پاک ہے تمام چیزیں اس کی محکوم اور مقدور ہیں۔ ہر چیز پر اس کی محکومت اور ملکیت ہے۔ کوئی نہیں جو اسے کی ارادے ہے بازر کھ سکے۔ کوئی نہیں جو اس کی مرض کے خلاف لب کشائی کی جرات کر سکے۔ وہ اگر سکے کوؤان کی والدہ کو اور روئے زمین کی تمام مخلوق کو نیست و نا بود کر دینا چا ہے تو بھی کسی کی مجال نہیں کہ اس کے آٹرے آئے اسے روک سکے۔ تمام موجودات اور مخلوقات کا موجود خالق وہی ہے۔ سب کا مالک اور سب کا حکم ان وہی ہے جو چا ہے کر گزرئ کوئی چیز اس کے اختیار سے با ہر نہیں اس سے کوئی باز پر س نہیں کر سکتا۔ اس کی سلطنت و مملکت بہت و سیع ہے اس کی عظمت و محرت بہت بلند ہے۔ وہ عادل و عالب ہے۔ جسے جس طرح چا ہتا ہے بنا تا بارگا تا ہے۔ اس کی قدر توں کی کوئی انتہا نہیں۔

تفرانیوں کی تر دید کے بعداب میبود یوں اور تفرانیوں دونوں کی تر دید ہور ہی ہے کہ انہوں نے اللہ پر ایک جموت یہ باندھا کہ ہم الله کے بیٹے اوراس کے محبوب ہیں ہم انبیاء کی اولا دہیں اور وہ اللہ کے لاڈ لے فرزند ہیں۔ اپنی کتاب سے نقل کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اسرائیل کوکہا ہے اُنتَ اِبنی بکری پھرتاویلیں کر کے مطلب الث بلیث گرے کہتے کہ جب وہ اللہ کے بیٹے ہوئے تو ہم بھی اللہ کے بیٹے اورعزیز ہوئے حالانکہ خودا نہی میں سے جو تقلنداورصاحب دین تھے وہ انہیں سمجھاتے تھے کہان لفظوں سے صرف بزرگ ثابت ہوتی ہے ً قرابت داری نہیں-ای معنی کی آیت نصرانی اپنی کتاب سے فقل کرتے تھے کہ حضرت عیسی نے فرمایا اِنّی ذاهِبْ اِلّی اَبی وَابیكُمُ اس سے مراد بھی سگاباپ نہ تھا بلکہ ان کے اپنے محاورے میں اللہ کے لئے بیرلفظ بھی آت**ا تھا۔ پ**س مطلب اس کا بیہ ہے کہ میں اپنے اور تہارے رب کی طرف جارہا ہوں اورعبارت کامفہوم واضح بتارہاہے کہ یہاں اس آیت میں جونسبت معنرت عیسی کی طرف ہے وہی نست ان کی تمام امت کی طرف ہے کیکن وہ لوگ اینے باطل عقیدے میں حضرت عیسی کو اللہ سے جونسبت دیتے ہیں اس نسبت کا اپنے او پراطلا ق نہیں مانتے - پس بیلفظ صرف عزت ووقعت کے لئے تھانہ کہ پچھاور-اللّٰد تعالیٰ انہیں جواب دیتا ہے کہ اگر بیتیج ہے تو پھرتمہارے کفروکذب' بہتان وافتر اپراللہ تنہمیں سزا کیوں کرتا ہے؟ کسی صوفی نے کسی فقیہ سے دریافت فرمایا کہ کیا قر آن میں بے بھی کہیں ہے کہ حبیب ا پنے حبیب کوعذاب نہیں کرتا؟ اس ہے کوئی جواب بن نہ پڑا تو صوفی نے یہی آیت تلاوت فرمادی = بیقول نہایت عمدہ ہے اوراس کی دلیل منداحمد کی بیرحدیث ہے کدایک مرتبدرسول الله علی این اصحاب کی ایک جماعت کے ساتھ راہ سے گزرر ہے تھے۔ ایک مجھوٹا سابچدراستہ میں کھیل رہاتھا'اس کی ماں نے جب دیکھا کہ ایک جماعت کی جماعت اسی راہ آ رہی ہےتواسے ڈرانگا کہ بچے دونوا نہ جائے میرا بچے میرا بچے کہتی ہوئی دوڑی ہوئی آئی اور حجث سے بچے کو گود میں اٹھالیا'اس پر صحابہؓ نے کہا'' حضور "بیٹورت تو اپٹے پیارے بچے کو بھی بھی آگ میں نہیں

ڈال کتی''آپ نے فر مایا''ٹھیک ہے'اللہ تعالیٰ بھی اپنے پیارے بندوں کو ہر گرجہنم میں نہیں لے جائے گا''۔ وَقَالَتِ الْيَهُودُ وَ النَّصَرِي نَحِنُ آبُنُوا اللهِ وَآحِبًّا وَهُ قُلُ فَلِمَ يُعَدِّبُكُمُ بِذُنُوْبِكُو بَلْ اَنْتُمْ بَشَكُرٌ مِّمَّنُ خَلَقَ ا يَغْفِرُ لِمَنْ يَشَآءُ وَيُعَدِّبُ مَنْ يَشَآءُ وَيِلْهِ مُلْكُ السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَإِلَيْهِ الْمَصِيْرُ۞

یمود ونصار کی کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے بیٹے اوراس دوست کے ہیں' تو کہد ہے کہ پھرتہمیں تہارے گناموں کے باعث اللہ تعالیٰ کیوں مزادیتا ہے؟ نہیں بلکتم بھی اس کی مخلوق میں سے ایک انسان ہواوروہ جسے چا ہتا ہے بخش دیتا ہے اور جسے چا ہتا ہے عذاب کرتا ہے۔ زمین و آسان اور ان کے درمیان کی ہر چیز اللہ ہی کی ملکیت ہے اورای کی طرف لوٹنا ہے 🔾

(آیت: ۱۸) یبود یوں کے جواب میں فرما تا ہے کہتم بھی منجملہ اور مخلوق کے ایک انسان ہو۔ تمہیں دوسروں پرکوئی فوقیت وفضیلت نہیں الله سجان وتعالیٰ اپنے بندوں پر حاکم ہےاور وہی اِن میں سے فیلے کرنے والا ہے'وہ جسے چاہے جشے چاہے کیڑے'وہ جو چاہے كرگزرتا ہے اس كاكوئى حاكم نہيں اسےكوئى رونہيں كرسكتا - وہ بہت جلد بندوں سے حساب لينے والا ہے - زمين و آسان اوران كے درميان کی مخلوق سب اس کی ملکیت ہے اس کے زیراٹر ہے اس کی بادشاہت تلے ہے ٔ سب کا لوٹنا اس کی طرف ہے وہی بندوں کے فیصلے کرے گا'

وہ ظالمنہیں عادل ہے' نیکوں کونیکی اور بدوں کو بدی دےگا-نعمان بن آ صا' بحربن عمرؤ شاس بن عدی جو یہود یوں کے بڑے بھاری علماء تھے حضورً کے پاس آئے۔ آپ نے انہیں سمجھایا بجھایا۔ آخرت کےعذاب سے ڈرایا تو کہنے لگئے سنے حصزت آپ مہمیں ڈرارہے ہیں' ہم تو اللہ کے بچے اور اس کے بیارے ہیں۔ یہی نصر انی بھی کہتے تھے۔ پس بیآیت اتری-ان لوگوں نے ایک بات یہ بھی گفر کرمشہور کردی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے حصرت اسرائیل کی طرف وحی نازل فر مائی کہ تیرا پہلونھا بیٹا میری اولا دمیں سے ہے۔اس کی اولا دحیالیس دن تک جہنم میں رہے گی'اس مدت میں آ گ انہیں پاک کردے گی اوران کی خطاؤں کو کھاجائے گی' پھرایک فرشتہ منا دی کرے گا کہ اسرائیل کی اولا دمیں سے جو بھی ختنہ شدہ ہوں' وہ نکل آئیں' یہی معنی ہیں ان کے اس قول کے جوقر آن میں مروی ہے کہ وہ کہتے تھے ہمیں کنتی کے چندہی دن جہم میں رہنا بڑے گا-

يَآهُلَ الْكِتْبِ قَدْجَاءَكُو رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُو عَلَى فَتْرَةٍ مِنَ الرُّسُلِ آنُ تَقُولُوا مَا جَاءَنَا مِنْ بَشِيرٍ وَلا عُ نَذِيرٌ فَقَدْ جَاءَكُمُ بَشِيرٌ وَنَذِيرٌ وَاللهُ عَلَى كُلِّ شَيْ قَدِيرٌ فَ لَا يُعَلَّى اللهُ عَلَى كُلِّ شَيْ قَدِيرُ فَ

ا ال كتاب باليقين جارارسول تبهار سے پاس رسولوں كى آندكى تا خير كيزمانديس آئينچا جوتبهارے پاس صاف بيان كرد با بتاكتبهارى بدبات ندہ جائے کہ ہمارے پاس تو کوئی بھلائی برائی سنانے والا آیا بی نہیں۔ پس اب تو یقیناً خوشخبری سنانے والا اور آگاہ کرنے والا آپنجیا' اللہ ہر چیز پر قا در ہے 🔾

محمر عَلِينَةُ مطلقًا خاتم الانبياء ہيں: 🌣 🖒 (آيت: ١٩) اس آيت ميں الله تعالیٰ يہود ونصارٰ ی کوخطاب کر کے فر ما تا ہے کہ ميں نے تم سب کی طرف اپنارسول بھیج دیا ہے جو خاتم الانبیاء ہے جس کے بعد کوئی نبی رسول آنے والانہیں 'بیسب کے بعد ہیں' دیکھالو حضرت عیسی کے بعد سے لے کراب تک کوئی رسول نہیں آیا' فترت کی اس کمبی مدت کے بعد بیدرسول آئے۔بعض کہتے ہیں' میدت چەسوسال كىتقى-

بعض کہتے ہیںساڑھے یا نچے سوبرس کی بعض کہتے ہیں یانچے سوچالیس برس کی' کوئی کہتا ہے چارسو پچھاو پرتیس برس کی-ابن عسا کر میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیدالسلام کے آیان کی طرف اٹھائے جانے اور جمارے نبی مینا کے ججرت کرنے کے درمیان نوسوتینتیں سال کا فاصله تھا۔ کیکن مشہور تول پہلا ہی ہے یعنی چھسوسال کا بعض کہتے ہیں چھسو ہیں سال کا۔ فاصلہ تھا۔ ان دونوں قولوں میں اس طرح تطبیق بھی ہوسکتی ہے کہ پہلاقول سمسی حساب ہواور دوسراقمری حساب سے ہواوراس کنتی میں ہرتین سوسال میں تقریبا آٹھ کا فرق پڑجا تا ہے-اس لئے الل كهف كے قصير بو كَبِتُوا فِي كَهُفِهِم ثَلْثَ مِاثَةٍ سِنِينَ وَازَدَ ادُوا تِسْعًاوه لوك ا يَ عَارِيس تين سوسال تك رج اورنو يرس اورزياده كيئے-

پس مسی حساب ہے اہل کتاب کو جومدت ان کی غار کی معلوم تھی'وہ تین سوسال کی تھی' نوبڑھا کر قمری حساب بورا ہو گیا' آیت سے معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیدالسلام سے لے کر جو بنی اسرائیل کے آخری نبی تھے ٔ حضرت محمد علیا ہے تک جوعلی الاطلاق خاتم الانبیاء تھے فتر ۃ کا زمانہ تھا لینی درمیان میں کوئی نبی نہیں ہوا۔ چنانچے بخاری شریف میں ہے حضور قرماتے ہیں حضرت عیسی علیہ السلام سے بنسبت اور لوگوں کے میں زیادہ اولی ہوں اس لئے کہ میرے اور ان کے درمیان کوئی نی نہیں - اس میں ان لوگوں کی بھی تر دیدہے جو خیال کرتے ہیں کہ فرمایا بجزان چند بقایا بی اسرائیل کے (جوتو حید پر قائم ہیں) پھر (مجھ سے) فرمایا میں نے تجھے اس لئے اپنا نبی بنا کر بھیجا ہے کہ تیری آزمائش کروں اور تیری وجہ سے اوروں کی بھی آ زمائش کرلوں۔ میں نے تھے پروہ کتاب نازل فرمائی ہے جے پانی دھونہیں سکتا جے تو سوتے جا گتے

پڑھتا ہے۔ پھر مجھے میرے رب نے حکم دیا کہ میں قریشیوں میں پیغام الہی پہنچاؤں۔ میں نے کہا' یارب بیتو میراسر کچل کرروٹی جیسا بنادیں گئے پروردگار نے فرمایا - تو انہیں نکال جیسے انہوں نے تجھے نکالا - تو ان سے جہاد کر تیری امداد کی جائے گی - تو ان پرخرچ کر بھھ پرخرچ کیا جائے گا- تو ان کے مقابلے پرلشکر بھیج - ہم اس سے پانچ گنالشکر اور بھیجیں گے- اپنے فرمانبرداروں کو لے کراپنے نافر مانوں سے جنگ کر-جنتی لوگ تین قتم کے ہیں- بادشاہ عادل توفیق خیروالا صدقہ خیرات کرنے والا اور باوجود مفلس ہونے کےحرام سے بیچنے والا ' حالانکہ اہل وعیال بھی ہےاورجہنمی لوگ یا بچ قتم کے ہیں'وہ سفلے لوگ جو بے دین خوشا مدخورے اور ماتحت ہیں'جن کی آل اولا درهن دولت

ہاوروہ خائن لوگ جن کے دانت چھوٹی سی چھوٹی چیز پر بھی ہوتے ہیں اور حقیر چیزوں میں بھی خیانت سے نہیں چو کتے اوروہ لوگ جو جج و شام لوگوں کوان کے اہل و مال میں دھوکہ دیتے پھرتے ہیں اور بخیل ہیں۔ فر مایا کذاب اور شطیر بعنی بدگو''۔ بیرحدیث مسلم اور نسائی میں بھی ہے۔مقصود بیہ ہے کہ حضور عظیمہ کی بعثت کے دفت سیادین دنیا میں نہ تھا۔اللہ تعالیٰ نے آپ کی وجہ سے لوگوں کواند حیر دل سے اور گمرامیوں ے نکال کرا جائے میں اور راہ راست پر لا کھڑا کیا اور انہیں روش وظا ہر شریعت عطافر مائی - اس لئے کہ لوگوں کا عذر ندر ہے- انہیں یہ کہنے کی

مخجائش ندرہے کہ جمارے پاس کوئی نبی نہیں آیا جمیں نہ تو کسی نے کوئی خوشخبری سنائی نہ دھمکایا ڈرایا۔ پس کامل قند رتوں والے اللہ نے اپنے برگزیدہ پیغیبرکوساری دنیا کی ہدایت کے لئے بھیج دیا'وہ اپنے فر ما نبر دارول کوثواب دینے پراور نا فر مانوں کوعذاب کرنے پر قادر ہے۔ وَإِذْقَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ لِقَوْمِ اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْجَعَلَ فِيَكُمْ آنْلِبِياءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوَّكًا ۚ وَالْتُكُمْ مَّالُومُ

يُؤْتِ آحَدًا مِّنَ الْعُلَمِينَ ﴿ لِقَوْمِ ادْخُلُوا الْأَرْضَ

تفیر سورهٔ ما نده به یاره ۲

الْمُقَدَّسَةَ الَّتِي كَتَبَ اللهُ لَكُمْ وَلا تَرْتَكُوا عَلَى آَذُبَارِكُمْ فَتَنْقَالِبُوْ الْحَسِرِيْنَ۞قَالُوْ الْمُوْسِّى إِنِّ فِيْهَا اَذْبَارِكُمْ فَتَنْقَالِبُوْ الْحَسِرِيْنَ۞قَالُوْ الْمُوْسِّى إِنِّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۗ وَإِنَّا لَرْنَ نَّدْ نُعَلَّهَا حَتَّى يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَإِنْ يَّخُرُجُولُ مِنْهَا فَإِنَّا دُخِلُونَ۞

یاد کر وجبکہ موٹی نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم کے لوگؤاللہ کے اس احسان کا ذکر کرو کہ اس نے تم میں سے پیٹیسر بنائے اور تمہیں بادشاہ بنادیا اور تمہیں وہ دیا جو تمام عالم میں ہے کسی کونبیں دیا 🔾 اے میری قوم والواس مقدس زمین میں جاؤجواللہ نے تمہارے نام لکھودی ہے اور اپنی پشت کے بل روگر دانی نہ کرو کہ پھر نقصان میں جاپڑو 🔾 انہوں نے جواب دیا کیموی وہاں تو زور آورسرکش لوگ ہیں-اور جب تک وہ وہاں سے نکل ندجا ئیں ہم تو ہرگز وہاں ندجا ئیں گے 🔾

تشکسل انبیا ٹیسل انسانی پیاللد کی رحمت ہے: 🌣 🌣 (آیت:۲۰-۲۰) حضرت موسیٰ کلیم الله علیه السلام نے اپنی قوم کواللہ کی جوفعتیں یا د ولاکراس کی اطاعت کی طرف مائل کیا تھا'اس کا بیان مور ہاہے کہ فر مایا'لوگواللہ کی اس نعمت کو یاد کروکہ اس نے ایک کے بعد ایک نبی تم میں تم ہی سے بھیجا-حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے بعد ہے انہی کی نسل میں نبوت رہی- بیسب انبیا علیہم السلام تنہیں دعوت تو حید واتباع دیتے رہے۔ بیسلسلہ حضرت عیسیٰ روح اللہ پرختم ہوا - پھر خاتم الانبیاء والرسل حضرت مجمہ بن عبدالله صلی اللہ علیہ وسلم کونبوت کا ملہ عطا ہوئی' آپ حضرت اساعیل کے واسط سے حضرت ابراہیم کی اولا دہیں سے تھے جواپنے سے پہلے کے تمام رسولوں اور نبیوں سے افضل تھے-اللہ آ پ پردرود وسلام نازل فرہائے' اورحتہمیں اس نے بادشاہ بنادیا لیعنی خادم دیئے۔ بیویاں دیں' گھریار دیااوراس وفت جتنے لوگ تھے'ان سب ے زیاد ہ فعتیں تہمیں عطافر مائیں۔ پہلوگ اتنا یانے کے بعد بادشاہ کہلانے لگتے تھے۔حضرت عبداللہ بنعمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہ ہے ا یک شخص نے یو چھا کہ کیا میں فقراء مہاجرین میں ہے نہیں ہوں؟ آپ نے فرمایا ، تیری بیوی ہے؟ اس نے کہاہاں-گھر بھی ہے؟ کہاہاں کہا پرتو توغنی ہے اس نے کہایوں تو میرا خادم بھی ہے آپ نے فریایا پھرتو تو بادشاہوں میں سے ہے-

حسن بصریؓ فرماتے ہیں'' سواری اور خادم ملک ہے''۔ بنواسرائیل ایسے لوگوں کوملوک کہا کرتے تھے۔ بقول قبارہؓ خادموں کا اول اول رواج ان بنی اسرائیلیوں نے ہی دیا ہے۔ ایک مرفوع حدیث میں ہے کہان لوگوں میں جس کے پاس خادم' سواری اور بیوی ہؤوہ بادشاہ کہا جاتا تھا۔ ایک اور مرفوع حدیث میں ہے جس کا گھر ہواور خادم ہؤوہ بادشاہ ہے۔ بیصدیث مرسل اورغریب ہے۔ ایک حدیث میں آیا ہے''جو خص اس حالت میں صبح کرے کہ اس کاجسم صحح سالم ہوا س کانفس امن وامان میں ہوون بھر کھایت کرے اس کے لئے اتنامال بھی ہوتو اس کے لئے گویا کل دنیاسٹ کرآ گئی'۔اس وقت جو یونانی قبطی وغیرہ تھان سے بیاشرف وافضل مانے گئے تھے۔اورآ بت میں ہے ہم نے بنوامرائیل کو کتاب بھکم نبوت کیا کیزہ روزیاں اورسب پرفضیلت دی تھی۔حضرت موٹ ہے جب انہوں نے مشرکوں کی دیکھا دیکھی اللہ بنانے کو کہا'اس کے جواب میں حضرت موتیٰ نے اللہ کے فضل بیان کرتے ہوئے یہی فرمایا تھا کہاس نے تہیں تمام جہان پر فضیلت دے رکھی ہے-مطلب سب جگہ بہی ہے کہ اس وقت کے تمام لوگوں یز کیونکہ میٹابت شدہ امر ہے کہ بیامت ان سے افضل ہے- کیا شری حیثیت سے' کیاا حکامی حثیت سے' کیا نبوت کی حثیت سے' کیابادشاہت' عزت' مملکت' دولت' حشمت' مال اولا دوغیرہ کی حثیت سے -خودقر آ ن فرماتا ہے کُنٹُم خَیرَاُمَّةِ الْخ 'اورفرمایا وَجَعَلُنگُمُ أُمَّةً وَّسَطًا وسطاالخ 'بِیجی کہا گیاہے کہ بنواسرائیل کے ساتھ اس فضیلت میں امت محمری کوبھی شامل کر کے خطاب کیا گیا ہےاور یہ بھی کہا گیا ہے کہ بعض امور میں آنہیں فی الواقع علی الاطلاق فضیلت دی گئی تھی جیسے من و

سلویٰ کااتر نا' بادلوں سے سامیر مہیا کرناوغیرہ جوخلاف عادت چیزیں تھیں۔ یقول اکثر مفسرین کا ہے جیسا پہلے بیان ہو چکا ہے کہ مراداس سے این کراپینز اور نردالدیں رانہیں فضل ہور ایران ہے۔ دیاٹ اعلمہ

ال كا پنداند والول برأئيس فنيلت و يا والداعم-قال رَجُلْنِ مِنَ الَّذِينَ يَخَافُونَ آنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوا عَلَيْهِمُ الْبَابُ فَإِذَا دَخُلْتُمُوهُ فَالتَّكُمُ غِلِبُونَ * وَعَلَى اللهِ عَلَيْهِمُ الْبَابُ فَإِذَا دَخُلْتُمُوهُ فَالتَّكُمُ غِلِبُونَ * وَعَلَى اللهِ فَتَوَكَّلُوا إِنْ كُنْتُمُ مُّؤُمِنِينَ هُوَالُوا يُمُوسَى إِنَّا لَنَ نَدْخُلُهَا آبَدًا مِنَا دَامُوا فِيهَا فَاذْهَبُ آنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلًا نَدْخُلُهَا آبَدًا مِنَا هُهُنَا قَعِدُونَ ﴾

ہاں اگروہ وہاں سے نکل جائیں پھرتو ہم بہ خوثی چلے جائیں گے۔ دوشخصوں نے جواللہ ترس لوگوں میں سے تھے جن پراللہ کافضل تھا' کہا کہ تم ان کے پاس درواز ہ میں تو پہنچ جاؤ' درواز سے میں قدم رکھتے ہی بھیٹا تم غالب آ جاؤ گے۔ تم اگرمومن ہوتو تہمیں اللہ ہی پر بھروسہ دکھنا جا ہے کہ جواب دیا کہ اےمویٰ جب تک وہ وہاں ہیں تب تک تو ہم ہرگز وہاں جائیں گے ہی نہیں۔ تو آپ اور تیرا پروردگار جاکر دونوں ہی لڑ بھر لوئہم پہیں بیٹھے ہوئے ہیں ۞

کے پاس پہنچ گیا اورانہیں بھی پھلوں کےساتھ ہی اپنی تھڑی میں باندھ لیا اور جا کر بادشاہ کےسامنے باغ کے پھل کی تھڑی کھول کر ڈ ال

ا پنے لوگوں سے ہماری قوت بیان کردو- چنانچوانہوں نے جا کرسب حال بیان کیا جس سے بنواسرائیل رعب میں آ گئے-لیکن اس کی اسناد ٹھیکنہیں- دوسری روایت میں ہے کہان بارہ لوگوں کواکیٹ مخص نے پکڑ لیا اور اپنی جا در میں گٹھڑی با ندھ کرنہر میں لے گیا اور لوگوں کے سامنے انہیں ڈال دیا' انہوں نے یو چھاتم کون لوگ ہو؟ جواب دیا کہ ہم موسیٰ کی قوم کےلوگ ہیں' ہم تمہاری خبریں لینے کے لئے جھیجے گئے تھے-انہوں نے ایک انگوران کوریا جوایک مخص کو کافی تھااور کہا جاؤان سے کہدد د کہ یہ ہمارے میوے ہیں-انہوں نے واپس جا کرقوم سے سب حال کہددیا' اب حضرت موکؓ نے انہیں جہاد کا اوراس شہر میں جانے کا تھم دیا تو انہوں نے صاف کہددیا کہ آپ اور آپ کا اللہ جا کیں اورار یں- ہم تو یہاں سے ملنے کے بھی نہیں-

دی جس میں بیسب کےسب منے باوشاہ نے انہیں کہا'اب تو تهہیں ہماری قوت کا اندازہ ہو گیا ہے' تمہیں قل نہیں کرتا - جاؤوا پس جا زَاور

حضرت انس في ايك بانس كرنايا جو پچاس يا بحين باته كا تفا كراس كا و كرفر مايان ان عمايق ك قد اس قدر لا ن عظا-مفسرین نے یہاں پراسرائیلی روایتیں بہت ی بیان کی ہیں کہ بیلوگ اس قدرتوی تھے استے موٹے اورا سے لمبےقد کے تھے انہی میں عوج بن عنق بن آ دم تھا بس كا قدلسائى ميں تين ہزارتين سوتينتيس (3333) گز كا تھااور چوڑ ائى اس كے جسم كى تين گرز كى تھى كيكن يەسب باتيس واہی ہیں'ان کے تو ذکر سے بھی حیا مانع ہے' پھر پیر تھی حدیث کے خلاف بھی ہیں۔حضور نے فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی نے حضرت آ دم علیہ السلام کوساٹھ ہاتھ پیدا کیا تھا' پھر ہے آج تک مخلوق کے قد گھٹتے ہی رہے-ان اسرائیلی روایتوں میں بیجی ہے کہ عوج بن عنق کا فرتھااور ولد الزنا تھا۔ پیطوفان نوح میں تھا اور حضرت نوح علیہ السلام کے ساتھ ان کی کشتی میں نہ بیٹھا تھا' تا ہم پانی اس کے گھٹنوں تک بھی نہ پہنچا تھا۔ پیہ محض لغواور بالكل جھوٹ ہے بلكة قرآن كے خلاف ہے قرآن كريم ميں نوح عليه السلام كى دعاييه ندكور ہے كه زمين پرايك كافر بھى نه بچنا عاہے' ید دعا قبول ہوئی اور یہی ہوا بھی قرآن فرماتا ہے' ہم نے نوح کواوران کی کشتی والوں کو نجات دی کھر باقی کے سب کا فروں کوخرق کردیا''-خودقر آن میں ہے کہ آج کے دن بجزان لوگوں کے جن پر رحمت حق ہے کوئی بھی نیخے کانہیں-تعجب ساتعجب ہے کہ نوح علیہ السلام کالڑ کا بھی جوایما ندار نہ تھا' پچ نہ سکے لیکن عوج بن عنق کا فرولدالز نا پچ رہے۔ یہ بالکل عقل وُقل کے خلاف ہے بلکہ ہم تو سرے سے اس

كِ بهي قائل نبيس كه توج بن عنق نا مي كو كي شخص تفا – والله اعلم – بنی اسرائیل جب اپنے نبی کونہیں مانتے بلکہان کے سامنے خت کلامی اور بے ادبی کرتے ہیں نو دو مخص جن پر اللہ کا انعام واکرام تھا' وہ آئیں سمجھاتے ہیں۔ ان کے دلوں میں اللہ کا خوف تھا' وہ ڈرتے تھے کہ بنی اسرائیل کی اس سرکٹی ہے کہیں عذاب نہ آ جائے' ایک قرات میں یَحَافُون کے بدلے یُهَافُون ہے اس سے مراد بیہے ' کمان دونوں بزرگوں کی قوم میں عزت وعظمت تھی - ایک کا نام حضرت بیشع بن نون تھا' دوسرے کا نام کالب بن بوفا تھا''-انہوں نے کہا'اگرتم اللہ پر بھروسہ رکھو گے'اس کے رسول کی اطاعت کرو گے تو الله تعالى تهميں ان دشمنوں پر غالب كرد ہے گا اور وہ تمهارى مدداورتا ئيد كرے گا اوراس شهر ميں غلبے كے ساتھ پہنچ جاؤ گے۔تم درواز سے تك تو علے چلویقین مانو کہ غلبہتمہارا ہی ہے کیکن ان نامرادوں نے اپنا پہلا جواب اور مضبوط کردیا اور کہا کہ اس جبار قوم کی موجود گی میں ہمارا ایک قدم بردهانا بھی ناممکن ہے-حضرت موی اورحضرت ہارون نے دیچہ کر بہت سمجھایا یہاں تک کدان کے سامنے بردی عاجزی کی لیکن وہ نہ مانے-بیرحال دیکھ کرحضرت پیشع اور حضرت کالب نے اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے اور انہیں بہت کچھ ملامت کی لیکن بیر بدنصیب اور اکڑ گئے' بلکہ ریجی کہا گیا ہے کہان دونوں بزرگوں کوانہوں نے پھروں سے شہید کردیا۔ ایک طوفان بدتمیزی شروع ہوگیا ادر بے طرح مخالفت ریول ا پرتل گئے-ان کےاس حال کوسامنے رکھ کر پھررسول اللہ ﷺ کے محابہ کے حال کود کیھئے کہ جب نوسویا ایک ہزار کا فراینے قافلے کو بیانے

الفسقين

موی کی کہنے گئے اے اللہ جھے تو بجزا پنے اور میرے بھائی کے کسی اور پر کوئی اختیار نہیں پس تو ہم میں اور ان نافر مانوں میں فیصلہ اور فرق کردے 🔾 ارشاد ہوا کہ اب بیز مین ان پرچالیس سال تک حرام کردی گئی ہے 'بیرخانہ بدوش ادھر مرگرداں پھرتے رہیں گئے سوقوان فاسقوں کے بارے میں ممگین نہ ہونا 🔾

(آیت:۲۵-۲۹) حضرت موکیٰ " کواپنی امت کامیہ جواب من کران پر بہت غصہ آیا اور اللہ کے سامنے ان سے اپنی بیزاری کا اظہار کیا که''رب العالمین مجھے تو اپنی جان پر اور اپنے بھائی پر اختیار ہے تو میرے اور میری قوم کے ان فاسقوں کے درمیان فیصلہ فر ما''۔ جناب باری نے سیدعا قبول فرمائی اور فرمایا کہ اب چالیس سال تک یہاں سے جانہیں سکتے - وادی حیہہ میں حیران وسر گرداں گھومتے پھرتے رہیں گے کسی طرح اس کی حدود سے با ہزئہیں جاسکتے تھے۔ یہاں انہوں نے عجیب وغریب خلاف عادت امورد کیھے مثلًا ابر کا سابیان پر ہونا 'من و سلای کا اتر نا-ایک ٹھوس پھرسے جوان کے ساتھ تھا' پانی کا نکلنا' حضرت مویٰ نے اس پھر پرایک لکڑی ماری تو فور اُہی اس سے بارہ چشمے یانی کے جاری ہو گئے اور ہر قبیلے کی طرف ایک چشمہ بہد نکلا-اس کے سوااور بھی بہت سے معجزے بنواسرائیل نے وہاں پردیکھے میہیں توریت اترى - يہيں احكام اللي نازل ہوئے وغيرہ وغيرہ - اس ميدان ميں چاليس سال تك بيگھومتے پھرتے رہے ليكن كوئى راہ وہاں سے گز رجانے کی انہیں نہلی-ہاں ابر کا سابیان پر کردیا گیا اور من وسلؤی اتار دیا گیا۔فتون کی مطول حدیث میں ابن عباسؓ سے بیرسب مروی ہے۔۔ پھر حضرت ہارون علیدالسلام کی وفات ہوگئی اور اس کے تین سال بعد کلیم الله حضرت موی علیدالسلام بھی انتقال فرما گئے ' پھر آپ کے خلیفہ حضرت پوشع بن نون علیہ السلام نبی بنائے گئے۔ اس اثناء میں بہت سے بنی اسرائیل مرمرا چکے تھے بلکہ ریجی کہا گیا ہے کہ صرف حضرت پوشع اور کالب ہی باقی رہے تھے۔بعض مفسرین سَنَةً پروقف تام کرتے ہیں اور اَرَبَعْینَ سَنَةً کونصب کی حالت میں مانتے ہیں اور اس کا عامل يَتْبِهُونَ فِي الْأَرْضِ كُوبِتلات بين-اس عِاليس ساله مدت كرَّرْ رجانے كے بعد جوبھى باقى تق أنہيں لے كر حفرت يوشع بن نون عليه السلام نکلےاور دوسرے پہاڑ ہے بھی باقی بنواسرائیل ان کے ساتھ ہو لئے اور آپ نے بیت المقدس کامحاصر ہ کرلیا۔ جمعہ کے دن عصر کے بعد جبكه فتح كاوقت آپنچا وشمنول كے قدم ا كھڑ گئے استے ميں سورج ڈو ہے لگا اور سورج ڈو ہے كے بعد ہفتے كی تعظیم كی وجہ سے لڑائی ہونہيں سكتی تھی اس کئے اللہ کے نبی نے فرمایا' اےسورج! تو بھی اللہ کاغلام ہےاور میں بھی اللہ کا محکوم ہوں' اےاللہ اسے ذراسی دیرروک دے۔ چنانچیہ الله کے عکم سے سورج رک گیا اور آپ نے دلجمعی کے ساتھ بیت المقدس کو فتح کرلیا۔ اللہ تعالیٰ کا عکم ہوا کہ بنی اسرائیل کو کہہ دو اس شہر کے دروازے میں مجدے کرتے ہوئے جائیں اور حلتہ کہیں یعنی یا اللہ جارے گناہ معاف فرما لیکن انہوں نے اللہ کے حکم کوبدل دیا – رانوں پر مسلتے ہوئے اور زبان ی حبیہ فی شعرہ کہتے ہوئے شہر میں گئے۔ مزید تفصیل سورہ بقرہ کی تفسیر میں گزر چکی ہے۔ دوسری روایت میں اتنی زیادتی بھی ہے کہاس قدر مال غنیمت انہیں حاصل ہوا کہ اتنا مال سمبھی انہوں نے نہیں دیکھا تھا۔ فرمان رب کے مطابق اسے ہٹاگ میں جلانے کے لئے آگ کے پاس لے گئے لیکن آگ نے اسے جلایا نہیں اس بران کے بی حضرت بوشع نے فرمایا "تم میں سے سی نے اس میں سے کچھ چرالیا ہے۔ پس میرے پاس ہر قبیلے کا سردار آئے اور میرے ہاتھ پر بیعت کرے''۔ چنانچہ یونہی کیا گیا' ایک قبیلے کے سردار کا اِتھ اللہ کے نبی کے ہاتھ سے چپک گیا' آپ نے فرمایا'' تیرے پاس جو بھی خیانت کی چیز ہے'اسے لے آ''-اس نے ایک گائے کاسر سونے کا بنا ہوا پیش کیا جس کی آئکھیں یا قوت کی تھیں اور دانت موتیوں کے تھے جب وہ بھی دوسرے مال کے ساتھ ڈال دیا گیا'اب آگ نے اس سب مال کوجلا دیا۔ امام ابن جریرؓ نے بھی اس قول کو پیند کیا ہے اُر بَعِیُنَ سَنَةً میں فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عامل ہے اور بنی اسرئیل کی بیہ

جماعت چالیس برس تک اسی میدان تیهه میں سرگر دال رہی پھر حضرت مویٰ علیہ السلام کے ساتھ پیلوگ نکلے اور بیت المقدس کو فتح کیا۔اس کی دلیل الگے علماء یہود کا اجماع ہے کہ عوج بن عنق کو حضرت کلیم اللہ نے ہی قبل کیا ہے۔ اگر اس کا قبل عمالیق کی اس جنگ ہے پہلے کا ہوتا تو کوئی وجہ نتھی کہ بنی اسرائیل جنگ عمالیق کا انکار کر ہیٹھتے ؟ تو معلوم ہوا کہ بیدواقعہ تیہہ سے چھوٹنے کے بعد کا ہے علاء یہود کا اس پر بھی اجماع ہے کہ بلعام بن باعورانے قوم عمالیق کے جباروں کی اعانت کی اوراس نے حضرت موسیٰ پر بددعا کی- بیدواقعہ بھی اس میدان کی قید ہے چھوٹنے کے بعد کا ہے-اس لئے کہاس سے پہلے تو جباروں کومویٰ اوران کی قوم سے کوئی ڈرنہ تھا- ابن جریر کی بہی دلیل ہے-وہ یہ بھی کہتے

ہیں کہ حضرت مویٰ " کاعصادس ہاتھ کا تھااور آپ کا قد بھی دس ہاتھ کا تھااور دس ہاتھ زمین سے انچپل کر آپ نے عوج بن عنق کو وہ عصامار اتھا جواس کے مخنے پرلگا اور وہ مرگیا -اس کے جنے سے نیل کا پل بنادیا گیا تھا'جس پر سے سال بھرتک اہل نیل آتے جاتے رہے-نوف بکالی کہتے ہیں کہاس کا تخت تین گز کا تھا۔ پھراللہ تعالیٰ اپنے نبی کوتسلی دیتے ہوئے فرما تا ہے کہ تو اپنی قوم بنی اسرائیل پرغم ورخج نہ کر ُوہ اسی جیل خانے کے مستحق ہیں- اس واقعہ میں درحقیقت یہودیوں کوڈانٹ ڈپٹ کا ذکر ہےاوران کی مخالفتوں کا اور برائیوں کا بیان ہے بید شمنان رب تختی کے وقت اللہ کے دین پر قائم نہیں رہتے تھے-رسولوں کی پیروی سے انکار کرجاتے تھے- جہاد سے جی چراتے تھے'اللہ کے اس کلیم و بزرگ رسول کی موجود گی کا'ان کے وعدے کا'ان کے حکم کا کوئی پاس انہوں نے نہیں کیا' دن رات معجزے دیکھتے تھے فرعون کی بربادی اپنی آ محکھوں سے دیکھ لگھی اوراسے کچھذ مانہ بھی نہ گز راتھا'اللہ کے بزرگ کلیم پیغیبرساتھ ہیں'وہ نصرت وفتح کے دعدے کررہے ہیں گریہ ہیں کہاپنی بز دلی میں مرے جارہے ہیں اور نہصرف انکار بلکہ مولنا کی کے ساتھ انکار کرتے ہیں نبی اللہ کی بے ادبی کرتے ہیں اور صاف جواب دیتے ہیں۔ اپنی آئکھوں دیکھ چکے ہیں کہ فرعون جیسے باسامان بادشاہ کواس کے سازوسامان اور کشکر ورعیت سمیت اس رب نے ڈبودیا لیکن پھر بھی اس لبتی والوں کی طرف اللہ کے بھروسے پراس کے حکم کی ماتحتی میں نہیں بڑھتے حالانکہ بیتو فرعون کے دسویں حصہ میں بھی نہتھے۔ پس اللہ کا غضبان پرنازل ہوتا ہے'ان کی بزدلی دنیا پر ظاہر ہوجاتی ہےاور آئے دن ان کی رسوائی اور ذلت بڑھتی جاتی ہے۔ کو پیلوگ اینے آپ کو

اللہ کے محبوب جانتے تھے لیکن حقیقت اس کے بالکل برعکس تھی-رب کی نظروں سے بیگر گئے تھے دنیا میں ان پر طرح طرح کے عذاب آئے ' سور بندر بھی بنائے گئے کعنت ابدی میں یہال گرفتار ہو کرعذاب اخروی کے دائی شکار بنائے گئے۔ پس تمام تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس کی فرمانبرداری تمام بھلائیوں کی تنجی ہے۔ وَاتُلُ عَلَيْهِمْ نَبَا ابْنَىٰ ادَمَ بِالْحَقِّ إِذْ قَرِّيا قُرْيَانَا فَتُقْبَلَ مِنْ آحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلُ مِنَ الْأَخَرِ قَالَ لَآقْتُلَنَّكَ قَالَ اِتَّمَا يَتَقَبُّلُ اللهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنِ ﴿ لَإِنْ بَسَطْتَ إِلَى

يدك لِتَقْتُكُنِي مِنَا إِنَا بِبَاسِطِ تَيْدِي اِلَيْكَ لِأَقْتُلَكَ اِنِّتَ آخَافُ اللهَ رَبِّ الْعُلَمِينَ ﴿ اِنِّ أُرِيدُ آنَ تَبُوَّءَا بِاثِنِي وَإِثْمِكَ فَتَكُونَ مِنْ آصَحْبِ النَّارِ وَذَلِكَ جَزَّوُا

الطَّلِمِينَ ١٥ فَطَوَّعَتْ لَهُ نَفْسُهُ قَتْلَ آخِيهِ فَقَتَلَهُ فَأَصْبَحَ مِنَ الْخسِرِيْنَ۞ فَبَعَثَ اللهُ عُرَابًا يَبْحَثُ فِي الْأَرْضِ لِيُرِيَ كَيْفَ يُوَارِي سَوْءَةَ آخِيْهِ قَالَ يُونِيلَتِي آعَجَزْتُ آنَ آكُونَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَأُوَارِيَ سَوْةَ آخِيْ فَأَصَبَحَ

آ و مطیه السلام کے دونوں بیٹوں کا کھر اکھر احال بھی انہیں سنادو-ان دونوں نے ایک ایک نذرانہ چیش کیا-ان میں سے ایک کی نذرتو تجول کی گئی اور دوسرے کی قبول نہ ہوئی تو وہ کہنے لگا کہ میں تو تختیے ماری ڈالوں گا'اس نے کہااللہ تعالیٰ تقوے والوں کا بی عمل قبول کرتا ہے 🔿 محوتو میریے تل کے لئے دست در إز ی کر لے کیکن میں تیر کے آل کی طرف ہرگز اپنے ہاتھ نہ بوھاؤں گا۔ میں تو اللہ تعالیٰ پروردگا رعالم سے خوف کھا تا ہوں 🔿 میں تو چا ہتا ہوں کہ تو میرے اور اپنے مناہ اپنے سر پررکھ لے اور دوز خیوں میں شامل ہوجائے 'طالموں کا یہی بدلہ ہے 🔾 کہی اسے اس کے نفس نے اپنے بھائی کے قبل پر آیا دہ کر دیا اور اس نے ا ہے قتل کر ڈالا جس سے نقصان پانے والوں میں سے ہوگیا O پھراللہ تعالیٰ نے ایک کوے کو بھیجا جوز مین کھودر ہا تھا تا کہا سے دکھا دے کہ وہ کس طرح اپنے بھائی کی لاش کو چھپائے۔ وہ کہنے لگا ہائے افسوس کیا میں ایسا ہونے ہے بھی گیا گز را کہ اس کوے کی طرح اپنے بھائی کی لاش کو دفنا دیتا۔ پھر تو بڑا ہی پشیان

حسد وبغض سے ممانعت: ١٠٠٨ (آيت: ١٥-١١) اس قصے ميں حسد وبغض سرشي اور تكبر كابدانجام بيان مور اے كرس طرح حضرت آ دم علیہ السلام کے دوسلبی بیٹوں میں مشکش ہوگئی اورا یک اللہ کا ہوکر مظلوم بنااور مارڈ الا گیا اورا پناٹھکا نہ جنت میں بنالیا اور دوسرے نے اسے ظلم وزیادتی کے ساتھ بے وجہ ل کیا اور دونوں جہان میں ہر باد ہوا-فر ما تاہے'' اے نبی انہیں حضرت آ دم کے دونوں بیٹوں کا سیجے سیجے لیے کم و کاست قصه سنادو-ان دونوں کا نام ہابیل وقابیل تھا-مروی ہے کہ چونکہ اس وقت دنیا کی ابتدائی حالت تھی اس لئے یوں ہوتا تھا کہ حضرت آ دمّ کے ہاں ایکے مل سے لڑکی لڑکا دو ہوتے تھے' پھر دوسرے حمل میں بھی اس طرح' تو اس حمل کا لڑکا اور دوسرے حمل کی لڑکی ان دونوں کا نکاح کرادیا جاتا تھا۔ ہائیل کی بہن تو خوبصورت نبھی اور قابیل کی بہن خوبصورت تھی تو قائیل نے جاہا کہ اپنی ہی بہن سے اپنا نکاح کر لے۔ حضرت آ دم نے اس سے منع کیا-

آخریہ فیصلہ ہوا کتم دونوں اللہ کے نام پر کچھ نگالو۔جس کی خیرات قبول ہوجائے'اس کا نکاح اس کے ساتھ کر دیا جائے گا- ہا بیل کی خیرات قبول ہوگئ پھروہ ہواجس کابیان قرآن کی ان آیتوں میں ہے۔مفسرین کے اقوال سنئے-حضرت آدم کی صلبی اولا دکے نکاح کا قاعدہ جواو پر نہ کور ہوا' بیان فر مانے کے بعد مروی ہے کہ بڑا بھائی قابیل بھیتی کرتا تھا اور ہائیل جانوروں والا تھا- قابیل کی بہن بہنست ہائیل کی بہن کے خوب روتھی - جب ہابیل کا پیغام اس سے ہواتو قائیل نے انکار کردیا اور اپنا نکاح اس سے کرنا جا ہا۔حضرت آ وم نے اس سے روکا۔ ابان دونوں نے خیرات نکالی کہ جس کی قبول ہوجائے' وہ نکاح کا زیادہ حقدار ہے۔حضرت آ دمٌّ اس وقت کے چلے گئے کہ دیکھیں کیا ہوتا ہے؟ الله تعالی نے حضرت آ دمؓ سے فرمایا' زمین پر جومیر اگھرہے اسے جانتے ہو؟ آپ نے کہانہیں تھم ہوا مکے میں ہےتم وہیں جاؤ-حضرت آ دم نے آسان سے کہا کہ میرے بچوں کی تو حفاظت کرے گا؟اس نے انکار کیا 'زمین سے کہااس نے بھی انکار کردیا' بہاڑوں سے کہا' انہوں نے بھی انکار کیا' قانیل سے کہااس نے کہا' ہاں میں محافظ ہوں' آپ جائیے' آ کر ملاحظہ فر مالیں گےاورخوش ہوں گے'اب ہائیل نے ایک

خوبصورت موٹا تازہ مینٹر ھااللہ کے نام پر ذرج کیااور بڑے بھائی نے اپنے بھتی کا حصہ اللہ کے نکالا آ گ آئی اور ہائیل کی نذرات جلا گئی جو

اس زمانہ میں قبولیت کی علامت تھی اور قابیل کی نذرقبول نہ ہوئی اس کی تھیتی یونہی رہ گئ اس نے راہ اللہ کرنے کے بعد اس میں ہے اچھی الحچى بالين تو ژ کر کھالي تھيں-

چونکہ قابیل اب مایوں ہو چکا تھا کہ اس کے نکاح میں اس کی بہن نہیں آسکتی اس لئے اپنے بھائی کوٹل کی جمکی دی تھی۔اس نے کہا کہ' اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ تقویٰ والوں کی قربانی قبول فرمایا کرتا ہے اس میں میرا کیا قصور''؟ ایک روایت میں بیہی ہے کہ بیہ

مینڈ ھاجنت میں پلتار ہااور یہی وہ مینڈ ھا ہے جسے حضرت ابراہیمؓ نے اپنے بیچے کے بدلے ذبح کیا- ایک روایت میں ہے کہ ہائیل نے ا پنے جانوروں میں سے بہترین اور مرغوب ومحبوب جانور اللہ کے نام اورخوشی کے ساتھ قربان کیا، برخلاف اس کے قابیل نے اپنی کھیتی میں

سے نہایت ردی اور واہی چیز اور وہ بھی بے دلی سے اللہ کے نام نکالی - ہائیل تنومندی اور طاقتوری میں بھی قائیل سے زیادہ تھا تا ہم اللہ کے خوف کی وجہ سے اس نے اپنے بھائی کاظلم وزیادتی سہدلی اور ہاتھ شایا - بڑے بھائی کی قربانی جب قبول نہ ہوئی اور حضرت آ دم نے اس

سے کہا تواس نے کہا کہ چونکہ آپ ہائیل کوچاہتے ہیں اور آپ نے اس کے لئے دعا کی تواس کی قربانی قبول ہوگئ -اب اس نے معمان لی کہ میں اس کا نے ہی کوا کھاڑ ڈالوں موقع کا منتظر تھا ایک روز انفاقا حضرت ہا بیل کے آنے میں دیرلگ می تو انہیں بلانے کے لئے حضرت آ دمّ

نے قابیل کو بھیجا' بیا کیے چھری اپنے ساتھ لے کر چلا' راستے میں ہی دونوں بھائیوں کی ملاقات ہوگئی تو اس نے کہا' میں سختے مار ڈ الوں گا

کونکہ تیری قربانی قبول ہوئی اور میری نہوئی -اس پر ہائیل نے کہا میں نے بہترین عمر ہ محبوب اور مرغوب چیز اللہ کے تام نکالی اور تو نے

بے کا رُبے جان چیز نکالی' الله تعالیٰ اپنے متقیوں ہی کی نیکی قبول کرتا ہے۔ اس پر دواور بگڑ ااور چیمری گھونپ دی' ہابیل کہتے رہ گئے کہ اللہ کو كيا جواب دے گا؟ الله كے بال اس ظلم كابدلہ تھوسے برى طرح لياجائے گا الله كاخوف كر مجھے قتل نہركيكن اس برم في اين معائى كو مار ہی ڈالا وائل نے اپنی توام بہن سے اپنا ہی نکاح کرنے کی ایک وجہ یہ بھی بیان کی تھی کہ ہم دونوں جنت میں پیدا ہوئے ہیں اور سے

دونوں زمین میں پیدا ہوئے ہیں'اس لئے میں اس کا حقدار ہوں۔ یہ بھی مروی ہے کہ قابیل نے گیہوں نکالے تھے اور ہابیل نے گائے قربان کی تھی چونکداس وقت کوئی مسکین تو تھا ہی نہیں جے صدقہ دیا جائے اس لئے یہی دستورتھا کرصدقہ تکال دیے - آگ آسان ہے آئی اوراسے جلا جاتی 'یہ تجولیت کا نشان تھا'اس برتری ہے جوچھوٹے بھائی کو حاصل ہوئی' برا بھائی حسد کی آگ میں بھڑ کا اوراس کے قتل کے

دریے ہوگیا یونی بیٹے بیٹے دونوں بھائیوں نے قربانی کی تھی- نکاح کے اختلاف کومٹانے کی وجہ نہمی قرآن کے طاہری الفاظ کا اقتضا بھی یم ہے کہ ناراضکی کا باعث عدم قبولیت قربانی تھی نہ کچھاور- ایک روایت مندرجہ روایتوں کے خلاف بیمبھی ہے کہ قابیل نے مجستی اللہ کے نام نذردي تحى جو قبول مو كى كيكن معلوم موتا ہے كماس ميں راوى كا حافظ تحيك نبيں اور بيد شهورا مركے بھى خلاف ہے-والله اعلم-

الله تعالی اس کاعمل قبول کرتا ہے جوایے فعل میں اس سے ڈرتا رہے-حضرت معاذر منی الله تعالی عنه فرماتے ہیں کوگ میدان قیامت میں ہوں گے توایک منادی نداکرے گا کہ پر ہیز گارکہاں ہیں؟ پس پروردگارے ڈرنے والے کھڑے ہوجا کیں گے اور اللہ کے بازو كے ينچے جاتھ ہريں كے-اللہ تعالى ندان سے رخ يوشى كرے كاند پرده-راوى حديث ابوعفيف سے دريافت كيا كيا كه متقى كون بين؟ فرمايا،

وہ جوشرک اور بت پرتی سے بیچاور خالص اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے پھر یہ سب لوگ جنت میں جائیں ہے۔جس نیک بخت کی قربانی قبول کی گئی تھی' وہ اپنے بھائی کے اس ارادہ کوئ کراس ہے کہتا ہے کہ تو جوچا ہے کڑ میں تو تیری طرح نہیں کروں گا بلکہ نیں صبر وصبط کروں گا' بتھ تو

زوروطاقت میں یہ اس سے زیادہ مرائی بھلائی نیک بختی اور تواضع وفروتی اور پر بیزگاری کی وجہ سے بیفر مایا کہتو گناہ پر آ مادہ ہوجائے کیکن

جھے ہے اس جزم کا ارتکاب نہیں ہوسکتا' میں تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں وہ تمام جہان کا رب ہے۔ بخاری وسلم میں ہے کہ'' جب دو مسلمان تواریں لے کر بھڑ گئے تو قاتل مقتول دونوں جہنی ہیں'۔ صحابہ نے پوچھا' قاتل تو خیرلیکن مقتول کیوں ہوا؟ آپ نے فرمایا' اس لئے کہ وہ بھی اپنے ساتھی کے قتل پر حریص تھا۔ حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس وقت جبکہ باغیوں نے حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عند کو کھیر رکھا تھا کہا کہ میں گواہی و بتا ہوں کہ رسول اللہ علیہ نے فرمایا ہے''عنقریب فتنہ برپا ہوگا' بیٹھار ہے والا اس وقت کھڑے رہے والے سے بہتر ہوگا اور چلے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا'۔ کسی نے پوچھا'' حضوراً کرکوئی میں بھی کھس آئے اور جھے آل کرنا چاہے۔ آپ نے فرمایا' پھر بھی تو آدم کے بیٹے کی طرح ہوجا۔

ایک روایت میں آپ کااس کے بعداس آیت کی تلاوت کرنا بھی مروی ہے۔ حضرت ابوب بختیانی فرماتے ہیں اس امت میں سے سہلے جس نے اس آیت پر کمل کیا وہ امیر المونین حضرت عثان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ ہیں ' ۔ ایک مرتبہ ایک جانور پر حضور سوار تھے اور آپ کے ساتھ ہی آپ کے پیچھے حضرت ابوذروشی اللہ تعالی عنہ تھے۔ آپ نے فرمایا 'ابوذر بتاؤ تو جب لوگوں پر ایسے فاقے آپ کے کہ گھر سے مجد تک نہ جا کمیں گئے تو تو کیا کرے گا؟ میں نے کہا 'جو تھم رب اور رسول 'ہوفر مایا صبر کرو' پھر فرمایا جبکہ آپ میں فوزین میں گئے کہ گھر سے مجد تک نہ جا کمیں گئے تو تو کیا کرے گا؟ میں نے کہا 'جو تھم رب اور رسول 'ہوفر مایا کہ اپنے تھر میں بیشہ جا خوزین میں ڈوب جا نمیں تو تو کیا کرے گا؟ میں نے وہی جواب دیا 'تو فرمایا کہ اپنے تھیار اور دروازے بند کر لے۔ کہا بھراگر چہمی خون میں اثروں؟ فرمایا تو ان میں چلا جا جن کا تو ہے اور وہیں رہ ۔ عرض کیا کہ میں اپنے ہتھیار میں کیوں نہ لے لوں؟ فرمایا' کھر تو تو بھی ان کے ساتھ ہی شامل ہوجائے گا بلکہ اگر تھے کسی کی تلوار کی شعا کمیں پریشان کرتی نظر آئیں تو بھی اپنے منہ پر کپڑ اڈال لے تا کہ تیرے اورخودا ہے گنا ہوں کو وہی لے جائے۔

ا مام ابن جريزٌ فرماتے ہيں مطلب اس جملے کا صحح تر يہى ہے كہ ميں جا ہتا ہوں كه تو اپنے گناہ اور مير ق ل كے گناہ سب ہى اپ اوپر لے جائے تیرے اور گناہوں کے ساتھ ایک گناہ یہ بھی بڑھ جائے۔ اس کا پیمطلب ہر گزنہیں کہ میرے گناہ بھی تجھ پرآ جائیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ ہر عامل کواس کے عمل کی جزاسزاملتی ہے پھریہ کیسے ہوسکتا ہے کہ مقتول کے عمر بھر کے گناہ قاتل پر ڈال دیئے جائیں'اوراس کے گناہوں پراس کی پکڑ ہو؟ باتی رہی ہے بات کہ پھر پائیل نے یہ بات اپنے بھائی سے کیوں کہی؟اس کا جواب بیہ ہے کہاس نے آخری مرتبہ نفیحت کی اور ڈرایا اور خوفز دہ کیا کہ اس کام سے باز آجا 'ورنہ گناہ گار ہو کرجہنم واصل ہوجائے گا کیونکہ میں تو تیرامقابلہ کرنے ہی کانہیں' سارا بو جھ تجھے ہی پر ہوگا اور تو ہی ظالم تھہرے گا اور ظالموں کا ٹھکا نہ دوز خ ہے۔اس تھیجت کے باوجوداس کےنفس نے اسے دھو کہ دیااور غصےاور حسداور تکبر میں آ کراپنے بھائی کوئل کردیا'اسے شیطان نے قبل پرا بھار دیااوراس نے اپنے نفس امارہ کی پیروی کرلی اور لوہے سے مار ڈالا – ایک روایت میں ہے کہ بیا پنے جانوروں کو لے کر پہاڑیوں پر چلے گئے تھے بیڈھونڈتا ہوا وہاں پہنچااورایک بھاری پھراٹھا کر ان کے سر پردے مارا- بیاس وقت سوئے ہوئے تھے۔بعض کہتے ہیں مثل درندے کے کاٹ کاٹ کڑ گلا دبار کران کی جان لی- یہ جی کہا گیاہے کہ شیطان نے جب دیکھا کہ اسے قبل کرنے کا ڈھنگ نہیں آتا' بیاس کی گردن مروڑ رہاہے تو اس تعین نے ایک جانور پکڑااوراس کا سرایک پھر پر رکھ کراسے دوس اپھرز ورسے دے مارا' جس سے وہ جانوراسی وقت مرگیا۔ بید یکھ کراس نے بھی اپنے بھائی کے ساتھ یہی کیا۔ یہ بھی مروی ہے کہ چونکداب تک زمین پر کوئی قتل نہیں ہوا تھا'اس لئے قاتیل اپنے بھائی کوگرا کر بھی اس کی آئیسیں بند کرتا' تبھی اسے تھیٹراور گھونسے مارتا - بیدد کیچکرابلیس کیعن اس کے پاس آیا اوراہے بتایا کہ پھر لے کراس کا سرکچل ڈال- جب اس نے کچل ڈالا تولعین دوڑ تا ہوا حضرت حوّا کے پاس آیا اور کہا' قائیل نے ہائیل کوتل کر دیا - انہوں نے پوچھائمل کیسا ہوتا ہے؟ کہااب نہ وہ کھا تا پیتا ہے نہ بولتا چالتا ہے نہ ہلتا جلتا ہے کہا شاید موت آ گئ اس نے کہاں ہاں وہی موت اب تو مائی صاحبہ ویجنے چلانے لگیں۔اتنے میں حضرت آ دم آئے کو چھا کیا بات ہے؟ لیکن پیجواب ندوے سکیں' آپ نے دوبارہ دریافت فرمایالیکن فرطغم ورخے کی وجہ سے ان کی زبان نہ چلی تو کہاا چھا تو اور تیری بیٹیاں ہائے وائے میں ہی رہیں گی اور میں اور میرے بیٹے اس ہے بری ہیں' قابیل خسارے' ٹوٹے اور نقصان والا ہوگیا' دنیا اور آخرت دونوں ہی بگڑیں۔

 کرنے لگا کہ میں اتنا بھی نہ کر سکا ۔ یہ بھی کہا گیا ہے ، ارڈال کر پھر پچھتایا اور لاش کو گود ہیں رکھ کر بیٹھ گیا اور اس لئے بھی کہ سب سے پہلی میت اور سب سے پہلا آل روئے زبین پر یہی تھا۔ اہل تو رہت کہتے ہیں کہ جب قابیل نے اپ بھائی ہائیل کو قتل کیا تو اللہ نے اس سے پو چھا کہ تیرے بھائی ہائیل کو کیا ہوا؟ اس نے کہا جھے کیا خبر؟ ہیں اس کا تکہان تو تھا بی نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فر مایا 'س تیرے بھائی کا خون زمین میں جو سے بچھے پکار ہا ہے' تچھ پر میری لعنت ہے' اس زمین میں جس کا منہ کھول کرتو نے اسے اپنے بے گناہ بھائی کا خون زمین میں جو کا وہ اپنی تھیتی میں سے بھتے کچھ نہیں دے گئی میاں تک کہتم زمین پر عمر جر بے چین بھتے رہو گئی پھر تو قائیل بڑا ہی نادم ہوا کا مرک کے اقوال اس بات پر تو شفق ہیں کہ یہ دونوں معظرت آدم کے انقصان کے ساتھ ہی چچھتا وا کو یا عذا ہے بولئا ہم معلوم ہوتا ہے اور یہی حدیث میں بھی ہے کہ روئے زمین پر جوثل ناحق ہوتا ہے' اس کا کہ ساتھ بو تھے اور یہی قرآن کے الغاظ سے بظاہر معلوم ہوتا ہے اور یہی حدیث میں بھی ہے کہ روئے زمین پر جوثل ناحق ہوتا ہے' اس کا کہ سب سے پہلے تی کا قول ہے کہ ''دیو دوئوں بنی اسرائیل میں سے تھے۔ قربانی سب سے پہلے انہی میں آئی اور زمین پر سب سے پہلے حضرت آدم کا انتقال ہوا ہے' ایک نور مین میر قول غور طلب ہے اور اس کی اسان بھی ٹھی نہیں۔

ایک مرفوع مدیث میں بدواقعہ بطورایک مثال کے ہے۔ تم اس میں سے اچھائی لے لواور برے کو چھوڑ دوئیہ مرسل ہے۔

ہیت ہیں کہ اس صدے سے حضرت آدم بہت ملکین ہوئے اور سال بحر تک انہیں بنی نہ آئی۔ آخر فر شتوں نے ان کے فم کے دور ہونے اور انہیں بنی آنے کی دعا کی۔ حضرت آدم نے اس وقت اپنے رخی و فم میں ہیجی کہا تھا کہ شہراور شہر کی سب چیزیں متغیر ہوگئیں۔ زمین کا رنگ بدل گیا اور وہ نہایت بدصورت ہوگئ ہر ہر چیز کا رنگ ومزہ جاتا رہا اور کشش والے چیروں کی ملاحت بھی سلب ہوگئی۔ اس پر انہیں جواب دیا گیا کہ اس مردے کے ساتھ اس زندے نے بھی گویا اپنے آپ کو ہلاک کردیا اور جو برائی قاتل نے کی تھی اس کا بوجھ اس پر جواب دیا گیا۔ دیا ہم معلوم ہوتا ہے کہ قائیل کو اس وقت سزادی گئی چیا نچوار دہوا ہے اس کی پنڈلی اس کی راان سے لئکا دی گئی اور اس کا منہ سورت کی طرف کر دیا گیا اور اس کے ساتھ می ساتھ می موتا رہتا تھا لینی جو مرسورج ہوتا اور جو بی اس کا منہ اٹھار ہتا۔ حدیث شریف میں ہے 'رسول طرف کر دیا گیا اور اس کے ساتھ می ساتھ گھومتا رہتا تھا لینی جو مرسورج ہوتا اور جو بی اس کا منہ اٹھار ہتا۔ حدیث شریف میں ہے 'رسول رہی ان میں سب سے بڑھر گئی اور آئی اور قطع رحی ہے۔ تو قائیل میں بیدونوں با تیں جع ہوگئیں فیانا لِلّهِ وَانّا اِلّیٰهِ وَاجِعُونَ (بیا رہیں) ان میں سب سے بڑھر گئی اور ایس کے اور چھر آئی لِلّهِ وَانّا اِلّیٰهِ وَاجْعُونَ (بیا دیے کہ اس قصہ کی تفصیلات جس قدر بیان ہوئی ہیں' ان میں سے اکثر و بیشتر حصدالل کاب سے اخذ کیا ہوا ہے۔ واللہ اعلم مرتم میں

ومن آجل ذرك من على الكرس فكانها قتل الناس جميعا ومن آجل ذرك من قتل نفسا وفساد في الأرض فكانها قتل الناس جميعا ومن آخياها فكانها آخيا الناس جميعا ومن آخياها فكانها آخيا الناس جميعا ولقد جاء تهم رسكنا والمبيني ثمر المناس من المسرفون في الأرض

ا ای وجہ سے ہم نے بنی امرائیل پر میلکھ دیا کہ چوخص کسی کو بغیر اس کے کہ وہ کسی کا قاتل ہویاز مین میں فساد مچانے والا ہو قتل کر ڈالے تو گویا اس نے تمام لوگوں کو تل کردیا' اور جو خص کی ایک کی جان بچالے' اس نے گویا تمام لوگوں کو بچالیا' ان کے پاس ہمارے بہت سے دسول فلاہر دلیس لے کرآئے کیکی پھراس کے بعد بھی ان میں سے اکثر لوگ زمین میں ظلم وزیادتی اور زبردتی کرنے والے بھی رہے O

ایک بے گناہ خف کا قبل تمام انسانوں کا قبل: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ٣٢) فرمان ہے کہ معنرت آدم علیہ السلام کے اس لڑکے کے قبل ب جا کی وجہ سے ہم نے بی اسرائیل سے صاف فرمادیا' ان کی کتاب میں لکھ دیا اور ان کے لئے اس حکم کو حکم شری کردیا کہ جو خف کسی ایک و بلا وجہ مار ڈالے نہ اس نے کسی کو قبل کیا تھا 'نہ اس نے کہ اللہ کے نزدیک مار ڈالے نہ اس نے کسی کو قبل کیا تھا ہوگوں کو قبل کیا ۔ اس لئے کہ اللہ کے نزدیک ساری مخلوق کیساں ہے اور جو کسی بے قسور شخص کے قبل سے بازر ہے اسے حرام جانے تو کو یا اس نے تمام لوگوں کو زندگی دی' اس لئے کہ سے ساری کا وی اس طرح سلامتی کے ساتھ دہیں گے۔

امیرالموشین حضرت عثان رضی اللہ تعالی عنہ کو جب باغی گھیر لیتے ہیں تو حضرت ابو ہریرۃ ان کے پاس جاتے ہیں اور کہتے ہیں میں آپ کی طرف داری ہیں آپ کے تافین سے لانے کے لئے آیا ہوں۔ آپ ملا حظفر مائیے کہ اب پانی سرسے او نچا ہوگیا ہے ئیس سی محصوم خلیفہ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کیا 'تم اس بات پر آمادہ ہو کہ سب لوگوں کوئل کرو 'جن ہیں ایک ہیں بھی ہوں۔ حضرت ابو ہریرۃ نے فرمایا نہیں نہیں۔ فرمایا سنوایک کوئل کرنا ایسا براہے جیسے سب کوئل کرنا۔ جاؤ والپی لوٹ جاؤ 'میری یہی خواہش ہے 'اللہ متہیں اجرد سے اور گناہ نہد ہے۔ بین کرآپ والپی چلے گئے اور نہلائے 'مطلب میہ ہے کوئل کا اجرد نیا کی بربادی کا باعث ہے اور اس کی روک لوگوں کی زندگی کا سبب ہے۔ حضرت سعید بن جمیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''ایک مسلمان کا خون طال کرنے والا تمام لوگوں کے فون کوگو یا بچار ہا ہے''۔ ابن عباس رضتی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ 'نظیکو اور عادل سلم بادشاہ کوئل کرنے والے پرساری دنیا کے انسانوں کوئل کا گناہ ہے اور نبی اور امام عادل کے باز وکو مضبوط کرنا دنیا کوزندگی دیے کے متراوف ہے''۔ (ابن جریر)

پھر فرما تا ہے ان کے پاس ہمارے رسول واضح دیلیں اور روش احکام اور کھلے مجزات لے کر آئے کیکن اس کے بعد بھی اکثر لوگ

ا بنی سرکشی اور دراز دستی باز ندر ہے۔ بنوقینقاع کے بہود و بنوقریظہ اور بنونفیروغیرہ کو دیکھر کیجئے کہ اوس اور خزرج فلکے ساتھ مل کر آپس میں ایک دوسرے سے لڑتے تھے اور لزائی کے بعد پھر قیریوں کے فدیئے دے کر چھڑاتے تھے اور متنوّل کی دیت ادا کرتے تھے۔جس پر انہیں قرآن میں سمجھایا کہت**م سےعہد بیلیا گیا تھا کہ نہ تواسیے والوں کےخون بہاؤنہ آنبیں دلیں نکالا دولیکن تم نے باوجود پختہ اقرارا درمضبوط** عہدو پیان کے اس کے خلاف کیا - گوفدیے ادا کے لیکن ٹکالنا بھی تو حرام تھا-اس کے کیامعنی کہ کسی تھم کو مانو اور کسی سے انکار کرؤا یے لوگوں کی سزای<u>ہی ہے کہ دنیامیں رسوااور ذلیل **ہوں**اور آ</u>خرت میں بخت ترعذابوں کا شکار ہوں-اللہ تمہارےا عمال سے غافل نہیں-

محاربہ کے معنی تھم کے خلاف کرنا' برنکس کرنا' مخالفت پرتل جانا ہیں۔ مراداس سے کفر' ڈاکہ زنی' زمین میں شورش وفساداور طرح طرح کی بدامنی پیدا کرنا ہے یہاں تک کرسلف نے میجھی فرمایا ہے کہ (امیروقت کے) سکے کوتو ڑدینا بھی زمین میں فساد محانا ہے-قرآن کی ایک اور آیت میں ہے جب وہ کسی افتد ار کے مالک ہوجاتے ہیں تو فساد پھیلا دیتے ہیں اور کھیت اورنسل کو ہلاک کرنے لگتے ہیں-اللہ تعالیٰ فساد کو پیندنہیں فرما تا - بیآ بیت مشرکین کے بار ہے میں نازل ہوئی ہے-اس لئے کہاس میں بہجی ہے کہ جب ایپانھنص ان کاموں کے بعد مسلمانوں کے ہاتھوں میں **گرفتار ہوئے سے پہلے ہی تو ہ**ر لے تو پھراس پر کوئی مواخذ نہیں برخلاف اس کے اگرمسلمان ان کاموں کو کرے اور بھاگ کر کفار میں جاملے تو حد شرقی ہے آزاد نہیں ہوتا -ابن عباس فرماتے ہیں'' بیآییت مشرکوں کے بارے میں اتری ہے- پھران میں ے جوکوئی مسلمان کے با**تھ آ بانے سے بہلے** نہ تو برکر لے تو جو تھم اس پراس کے فعل کے باعث ثابت ہو چکا ہے وہ کل نہیں سکتا''-

اِنَّمَا جَــٰ ﴿ وَالَّـٰذِيْنِ يُحَارِبُوْنَ اللَّهَ وَ رَسُولُهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا آنَ يُقَتَّلُوا آوَ يُصَلِّبُوا آوَ تُقَطَّعُ آيْدِيْهِمْ وَ آرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافِ آوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ذَٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِ الدُّنْيَاوَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿ إِلَّا الَّذِيْنِ تَابُوا مِنْ قَبْلِ آنْ تَقْدِرُوا عَلَيْهِمْ ۚ فَاعْلَمُوۤ النَّ اللَّهَ

ان کی سزاجواللہ سے اوراس کے دسول سے لئریں اور زمین میں فساد کرتے پھریں' یمی ہے کہ وہ کل کردیئے جائیں یاسولی چڑھادیئے جائیں یا الٹے طور سے ان کے ہاتھ پاؤل کاٹ دیئے جائیں پانہیں جلاوطن کردیا جائے میتو ہوئی ان کی دنیوی ذلت اورخواری اور آخرت میں تو ان کے لئے بروابھاری عذاب ہے 🔾 ہاں جولوگ ان ہے پہلے تا بہ کرلیں کہتم ان پراہتتیار پالو تو یقین ماٹو کہ اللہ تعالیٰ بہت بڑی بخشش اور رحم وکرم والا ہے 🔾

فساداورقمل وغارت : 🌣 🌣 (آیت: ۲۳-۲۳) حضرت عبدالله بن عباس ہے مروی ہے کداہل کتاب کے ایک گروہ سے رسول الله کا معاہدہ ہوگیا تھالیکن انہوں نے اسے توڑ دیا اورفساد مجادیا۔ اس پراللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کواختیار دیا کہ اگر آپ چاہیں تو انہیں قتل کر زیں' عامیں توالے سیدھے ہاتھ یاوال کٹوادیں۔حضرت سعدٌ فرماتے ہیں'' بیرودییخوارج کے بارے میں نازل ہوئی ہے'' -سیحے بیہے کہ جو بھی ال فعل کا مرتکب ہو اس کے لئے میکم ہے۔ چنانچ بخاری وسلم میں ہے کہ قبیلہ عمل کے آٹھ آ دمی رسول اللہ عظی کے پاس آئے آپ نے ان سے فرمایا اگرتم چا ہوتو ہمارے چروا ہوں کے ساتھ چلے جاؤ۔ اونٹوں کا دودھاور پیٹا بتمہیں ملے گا چنانچہ یہ گئے اور جب ان کی بیاری تفييرسورهٔ ما ئده۔ پاره ۲

انہیں پکڑ لائیں چنانچہ بیر فارکئے گئے اور حضور کے سامنے پیش کئے گئے۔ پھران کے ہاتھ یاؤں کاٹ دیئے گئے اور آ تکھوں میں گرم

جاتی رہی تو انہوں نے ان چرواہوں کو مار ڈالا اوراونٹ لے کر چلتے ہے-حضور کو جب پیخبر پیچی تو آپ نے صحابۂ کوان کے پیچھے دوڑایا کہ

تص مرانبیں پانی نددیا گیاندان کے زخم دھوئے گئے۔ انہوں نے چوری بھی کی تھی ، قتل بھی کیا تھا'ایمان کے بعد کفر بھی کیا تھا اور اللہ رسول سے

الوتے بھی تھے۔انہوں نے چرواہوں کی آ تھوں میں گرم سلائیاں بھی پھیری تھیں مدینے کی آب و موااس وقت درست نہ تھی سرسام کی

بیاری تھی۔حضور کنے ان کے بیچے بیں انصاری گھوڑ سوار بھیج تھے اور ایک کھوجی تھا جونشان قدم دیکھ کرر مہری کرتا جاتا تھا۔موت کے وقت

ان کی بیاس کے مارے بیرحالت تھی کہ زمین چاٹ رہے تھے انہی کے بارے میں بیآ یت اثر می ہے۔ ایک مرتبہ حجاج نے حضرت انس سے

سوال کیا کسب سے بڑی اورسب سے سخت سز اجورسول اللہ عظافہ نے کسی کودی ہؤتم بیان کروتو آپٹے نے بیدواقعہ بیان فر مایا-اس میں بیجی

ہ کہ بیلوگ بحرین سے آئے تھے۔ بیاری کی وجہ سے ان کے رنگ زرد پڑ گئے تھے اور پیٹ بڑھ گئے تھ تو آپ نے انہیں فرمایا کہ جاؤ

کہ میں نے اس سے بیرخذیث کیوں بیان کی ؟ اور روایت میں ہے کہ ان میں سے جا شخص تو عرینہ قبیلے سے متھاور تین عکل کے تھے بیہ

سب تندرست ہو گئے تو بیمر تدبن گئے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ راستے بھی انہوں نے بند کر دیئے تھے اور زنا کاربھی تھے جب بیہ

آئے تواب سب کے پاس بیجہ فقیری پہننے کے کپڑے تک نہ تھے۔ قبل وغارت کر کے بھاگ کراپیے شہرکو جارہے تھے۔حطرت جریر گرماتے

ہیں کہ بدائی قوم کے پاس پہنچنے ہی والے تھے جوہم نے انہیں جالیا' وہ پانی ما تکتے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اب تو یانی کے

بدلے جہنم کی آگ ملے گی-اس روایت میں بیجی ہے کہ آنکھوں میں سلائیاں پھیرنا اللہ کوناپسند آیا 'بیحدیث ضعیف اورغریب ہے کین اس

سے بیمعلوم ہوا کہ جولشکران مرتد وں کے گرفتار کرنے کے لئے بھیجا گیاتھا'ان کے سردار حضرت جربڑ تھے۔ ہاں اس روایت میں بیفقرہ بالکل

منکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی آئکھوں میں سلائیاں پھیرنا کروہ رکھا-اس لئے کہ سیج مسلم میں بیموجود ہے کہ انہوں نے چرواہوں کے

کا ایک غلام تھا جس کا نام بیارتھا- چونکہ بیبروے اچھے نمازی تھے'اس لئے حضوؓ نے انہیں آزاد کر دیا تھااورا پیے اونٹوں میں انہیں بھیج دیا تھا کہ بیان کی گمرانی رکھیں'ا نہی کوان مرتد وں نے قل کیااوران کی آٹھوں میں کا نے گاڑ کراونٹ لے کر بھاگ گئے'جولشکرانہیں گر فار کر کے

لا یا تھا' ان میں ایک شاہ زور حضرت کرز بن جابر تھری تھے۔ حافظ ابو بکر بن مردویہ رحمتہ اللہ نے اس روایت کے تمام طریقوں کو جمع کر دہا۔

الله انہیں جزائے خیردے-ابو تمزہ عبدالکریٹم سے اونٹوں کے پیشاب کے بارے میں سوال ہوتا ہے تو آپ ان محاربین کا قصہ بیان فرماتے

ہیں۔اس میں سیمی ہے کہ بیلوگ منافقانہ طور پرایمان لائے تھے اور حضور سے مدینے کی آب وہوا کی ناموافقت کی شکایت کی تھی جب

حضور کوان کی دغابازی اورقل وغارت اورار تد اد کاعلم ہوا تو آپ نے منادی کرائی کہ اللہ کے شکریوا تھ کھڑے ہو-یہ آواز سنتے ہی مجاہدین

کھڑے ہوگئے بغیراس کے کہ کوئی کسی کا انتظار کرے-ان مرتد ڈا کوؤں اور باغیوں کے پیچھے دوڑے 'خودحضور مجھی ان کوروانہ کر کے ان

کے پیچھے چلے وہ لوگ اپنی جائے امن میں پہنچنے ہی کو تھے کہ صحابہ نے انہیں گھیر لیا اور ان میں سے جتنے گر فتار ہو گئے انہیں لے کرحضور کے

اورروایت میں ہے کہ بیلوگ بنوفزارہ کے تھے اس واقعہ کے بعد حضور ؓ نے بیسز اکسی کونہیں دی-ایک اورروایت میں ہے کہ حضور ؓ

ساتھ بھی یہی کیا تھا' پس بیاس کا بدلہ اور ان کا قصاص تھا جوانہوں نے ان کے ساتھ کیا تھا۔ وہی ان کے ساتھ کیا گیا واللہ اعلم۔

حضرت انسٌ فرماتے ہیں' پھرمیں نے دیکھا کہ حجاج نے تو اس روایت کواپنے مظالم کی دلیل بنالی تب تو مجھے بخت ندامت ہوئی

اونٹول میں رہواوران کا دودھاور پیشاب ہو۔

سلائیاں پھیری گئیں-اوردھوپ میں پڑے ہوئے تڑپ تڑپ کرمر گئے-مسلم میں ہے یا توبیلوگ عمل سے تھے یا عرینہ کے- یہ پانی مانگتے

سامنے پش کردیا اور بیآیت اتری ان کی جلاوطنی یمی تھی کہ انہیں حکومت اسلام کی حدود سے خارج کردیا گیا-

پھران کوعبر تناک مزائیں دی تکئیں۔اس کے بعد حضور نے کسی کے بھی اعضاء بدن سے جدانہیں کرائے بلکہ آپ نے اس سے منع فر مایا ہے- جانوروں کو بھی اس طرح کرنامنع ہے۔ بعض روایتوں میں ہے کہ آل کے بعد انہیں جلادیا گیا۔ بعض کہتے ہیں یہ بنوسلیم کے لوگ تھے۔ بعض بزرگوں کا قول ہے کہ حضور سنے جوسز انہیں دی وہ اللہ کو پہندنہ آئی اوراس آیت سے اسے منسوخ کردیا۔ ان کے زدیک کویا اس آيت مين آنخضرت كواس مزام روكا ميام - جيس آيت عَفَا الله عَنْكَ مِن اوربعض كتب مين كه حضورً في مثله كرف سيني ہاتھ پاؤں کان ناک کانٹے سے جوممانعت فرمائی ہے اس حدیث سے بیسز امنسوخ ہوگئی لیکن بیذراغورطلب ہے۔ پھر بیھی سوال طلب امر ہے کہ ناسخ کی تا خیر کی ولیل کیا ہے؟ بعض کہتے ہیں ٔ حدود اسلام مقرر ہوں۔اس سے پہلے کا بدوا قعہ ہے لیکن بدہھی کچھٹھیک نہیں معلوم ہوتا' بلکہ حدود کے تقرر کے بعد کا واقعہ معلوم ہوتا ہے اس لئے کہ اس حدیث کے ایک راوی حضرت جریر بن عبداللّٰدرضی اللّٰد تعالیٰ عنہ ہیں اوران کا اسلام سورہ ما ئدہ کے نازل ہو چکنے کے بعد کا ہے۔بعض کہتے ہیں حضور ؓ نے ان کی آئکھوں میں گرم سلائیاں مچیرنی حابی تھیں لیکن میآیت اتری اور آپ اپنے ارادے سے باز رہے لیکن میبھی درست نہیں اس لئے کہ بخاری ومسلم میں میلفظ ہیں کہ حضور کے ان کی آتھوں میں سلائیاں محروا کیں۔

محد بن مجلان فرماتے ہیں کہ حضور نے جو بخت سزاانہیں دی اس کے انکار میں بیآ بیتیں اتری ہیں اوران میں صحیح سزابیان کی مگی ہے جو آل کرنے اور ہاتھ یا وُں الٹی طرف سے کا شنے اور وطن سے نکال دینے کے تھم پرشائل ہے جنانچہ دیکھ کیجئے کہ اس کے بعد پھر کسی کی آ تھموں میں سلائیاں چھیرنی ثابت نہیں' لیکن اوزاعیؒ کہتے ہیں کہ یڈھیک نہیں کہ اس آیت میں حضور کے اس فعل پرآپ کوڈ انٹا گیا ہو-بات بیہ ہے کہ انہوں نے جو کیا تھا' اس کا وہی بدلہ مل گیا-اب آیت نازل ہوئی جس نے ایک خاص تھم ایسے لوگوں کا بیان فر مایا اور اس میں آ جھوں میں گرمسلائیاں پھیرنے کا حکم نہیں دیا-

اس آیت سے جمہور علاء نے دلیل پکڑی ہے کہ راستوں کی بندش کرکے لڑنا اور شہروں میں لڑنا دونوں برابر ہے کیونکہ لفظ وَيَسْعَوُنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا كي بي- مالك اوزاع ليك شافعي احدرتهم الله اجعين كايمي مذجب م كه باغى لوك خواه شهريس ایسا فتنہ مچائمیں یا بیرون شہران کی سزا یہی ہے بلکہ امام مالک تو یہاں تک فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص دوسرے کواس کے گھر میں اس طرح دھوکہ دہی ہے مارڈالے تو اسے پکڑلیا جائے گا اوراہے قتل کردیا جائے گا اورخودامام وقت ان کاموں کوازخود کرے گا' نہ کہ مقتول کے اولیاء کے ہاتھ میں میکام ہوں بلکہ اگروہ درگزر کرنا جاجیں تو بھی ان کے اختیار میں نہیں بلکہ میہ جرم بے واسطہ حکومت اسلامیہ کا ہے۔ امام ابوحنیفی کا ندہب بینہیں' وہ کہتے ہیں' 'کہ محاربہاسی وقت مانا جائے گا جبکہ شہر کے باہرایسے فساد کوئی کرے کیونکہ شہر میں تو امداد کا پہنچناممکن ہے راستوں میں بیہ بات ناممکن ہے '- جوسز اان محاربین کی بیان ہوئی ہے' اس کے بارے میں حضرت ابن عباس فرماتے ہیں' جوخص مسلمانوں پر تلوارا ٹھائے' راستوں کو پرخطر بنادی' امام اسلمین کوان تینوں سزاؤں میں سے جوسزا دینا جا ہے' اس کا اختیار ہے۔ یہی قول آور بھی بہت سوں کا ہے اور اس طرح کا اختیار ایسی ہی اور آیتوں کے احکام میں بھی موجود ہے جیسے محرم اگر شکار کھلے تواس کا بدلہ شکار کے برابر کی قربانی یا مساکین کا کھا گاہے یا آس کے برابر روزے رکھنا ہے بیاری یاسر کی تکلیف کی وجہ سے حالت احرام میں سرمنڈ وانے اورخلاف احرام کرنے والے کے فدیئے میں بھی روزے یا صدقہ یا قربانی کا تھم ہے۔ قتم کے کفارے میں درمیانی درجہ کا کھانا دس مسکینوں کا یاان کا کپڑایا ایک غلام کوآ زاد کرنا ہے۔ تو جس طرح یہاں ان صورتوں میں سے کسی ایک کے پند کر لینے کا اختیار ہے۔

تغيير مورة ما ئده - ياره ۲

اس طرح ایسے محارب مرتد لوگوں کی سزابھی یا توقتل ہے ماہاتھ پاؤں الٹی طرح سے کا ٹنا ہے یا جلاوطن کرنا اور جمہور کا قول ہے کہ بیآیت کئی

احوال میں ہے-جب ڈاکونل وغارت دونوں کے مرتکب ہوتے ہوں تو قابل داراور گردن ز دنی ہیں اور جب صرف قتل سرز د ہوا ہوتو قتل کا

بدله صرف قتل ہے اورا گرفقط مال لیا ہوتو ہاتھ پاؤں الٹے سیدھے کاٹ دیئے جائیں گے اورا گرراہتے پرخطر کردیئے ہوں'لوگوں کوخوفز دہ کردیا

بھوکا پیاسا مرجائے یا نیزے وغیرہ سے قتل کردیا جائے؟ یا پہلے قتل کردیا جائے پھرسولی پرلٹکا یا جائے تا کہ اورلوگوں کوعبرت حاصل ہو؟

اور کیا تین دن تک سولی پر چھوڑ کر پھرا تارلیا جائے یا یو نہی چھوڑ دیا جائے لیکن تفسیر کا بیموضوع نہیں کہ ہم ایسے جزئی اختلا فات میں پڑیں

اور ہرایک کی دلیلیں وغیرہ وارد کریں-ہاں ایک حدیث میں کچھنصیل سزا ہے'اگر اس کی سند صحیح ہوتو وہ یہ کہ حضور ؓ نے جب ان محاربین

کے بارے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام سے دریافت کیا' آپ نے فرمایا'' جنہوں نے مال چرایا اور راستوں کوخطرناک بنادِیا' ان

چلے جائیں یا بیکہ ایک شہرے دوسرے شہراور دوسرے سے تیسرے شہرانہیں بھیج دیا جاتا رہے یا بیک اسلامی سلطنت سے بالکل ہی خارج کردیا جائے'' ۔ شعمیؒ تو نکال ہی دیتے تھے اورعطا خراسا گئ کہتے ہیں ''ایک شکر میں سے دوسر کے شکر میں پہنچادیا جائے۔ یونہی کئی سال تک

مارا مارا پھرایا جائے کیکن دارالاسلام سے باہر نہ کیا جائے'' ابو حنیفہ ؓ وران کے اصحاب کہتے ہیں' اسے جیل خانے میں ڈال دیا جائے۔ ابن

جریرگا مختارقول بیہ ہے'' کہاہے اس کےشہرے نکال کرکسی دوسرےشہر کے جیل خانے میں ڈال دیا جائے۔ایسے لوگ دنیا میں ذلیل و

رذیل اور آخرت میں بڑے بھاری عذابوں میں گرفتار ہوں گے۔ آیت کا پیکٹرا تو ان لوگوں کی تائید کرتا ہے جو کہتے ہیں کہ بیآیت مشرکوں

کے بارے میں اتری ہے-اورمسلمانوں کے بارے میں وہ سیح حدیث ہے جس میں ہے ٔ حضور ؓ نے ہم سے ویسے ہی عہد لئے جیسے ورتوں

سے لئے تھے۔ کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی کوشریک نہ کریں چوری نہ کریں 'زنا نہ کریں' اپنی اولا دوں کوقل نہ کریں' ایک دوسرے کی نافر مانی نہ

کریں۔ جواس وعدے کو نبھائے اس کا اجراللہ کے ذہبے ہے اور جوان میں سے کسی گناہ کے ساتھ آلودہ ہوجائے 'پھراگراسے سزا ہوگئی تووہ

سزا کفارہ بن جائے گی اوراگراللہ تعالی نے پردہ پوشی کرلی تو اس امر کا اللہ ہی مختار ہے۔اگر چاہے عذاب کرئے اگر چاہے چھوڑ دے۔اور

حدیث میں ہے' جس کسی نے کوئی گناہ کیا' پھراللہ تعالیٰ نے اسے ڈھانپ لیااوراس سے چیٹم پوٹی کرلی تواللہ کی ذات اوراس کاحم وکرماس سے

بہت بلندوبالا ہے ٔمعاف کئے ہوئے جرائم کودوبارہ کرنے پیاہے دنیوی سزاملے گی-اگر بےتو بہمر گئےتو آخرت کی وہ سزائیں باقی ہیں جن

شدہ مانا جائے کیکن جومسلمان مغرور ہوں اور وہ قبضے میں آئے سے پہلے تو بہ کرلیں تو ان سے قبل اور سولی اور پاؤں کا ثنا تو ہٹ جاتا ہے کیکن

ہاتھ کا کٹنا بھی ہٹ جاتا ہے یانہیں'اس میں علماء کے دوقول ہیں۔ آیت کے ظاہری الفاظ سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ سب کچھ ہٹ جائے'

صحابہ کاعمل بھی اسی پر ہے۔ چنانچہ جاریہ بن بدرتیمی بصری نے زمین میں فساد کیا' مسلمانوں سے لڑا'اس بارے میں چند قریشیوں نے

حضرت علیؓ سے سفارش کی'جن میں حضرت حسن بن علیؓ حضرت عبداللہ بن عباسؓ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہم بھی تھے لیکن آپ نے

پھر تو بہ کرنے والوں کی نسبت جوفر مایا ہے اس کا اظہار اس صورت میں تو صاف ہے کہ اس آیت کومشرکوں کے بارے میں نازل

فرمان ہے'' کہزمین سے الگ کردیئے جائیں یعنی انہیں تلاش کر کے ان پر حد قائم کی جائے یاوہ دارالاسلام سے بھاگ کر کہیں

کے ہاتھوتو چوری کے بدلے کاٹ دیجئے اور جس نے قتل اور دہشت گردی پھیلائی اور بدکاری کاار تکاب کیاہے'اسے سولی چڑ ھادو''۔

ا کثر سلف اورائمہ کا یہی مذہب ہے۔ پھر بزرگوں نے اس میں بھی اختلاف کیا ہے کہ آیا سولی پر لٹکا کریونہی چھوڑ دیا جائے کہ

ہواور کس گناہ کے مرتکب نہ ہوئے ہوں اور گرفتار کر لئے جائیں تو صرف جلاو طنی ہے۔

کااس ونت صحیح تصور بھی محال ہے ہاں تو بنصیب ہوجائے تو اور بات ہے۔

اسے امن دینے سے انکار کردیا - وہ سعید بن قیس ہمانی کے پاس آیا' آپ نے اپنے گھریٹس اسے تھہرایا اور حضرت علیؒ کے پاس آ کے اور کہا' بتا پے تو جواللہ اور اس کے رسول سے لڑے اور زمین میں فساد کی سعی کرے' پھران آتوں کی قَبُلِ اَنُ تَقُدِرُ وُ اعَلَيْهِمْ تک تلاوت کی تو آپ نے فرمایا' میں تو ایسے محض کوامن ککھ دوں گا - حضرت سعیدؓ نے فرمایا' بیرجاریہ بن بدر ہے' چنا نچہ جاریہ نے اس کے بعدان کی مدح میں اشعار بھی کے ہیں -

حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا یہ ہی ہتا ہے اوراس کا ہاتھ پکڑ کر مروان بن عکم کے پاس لے چلئے یہ اس وقت حضرت معاویہ کی طرف سے مدینے کے گورز تنے وہاں پہنی کر فرمایا کہ میطی اسدی ہیں 'یہ تو بہ کرچکے ہیں' اس لئے ابتم انہیں کہ سکتے - چنا نجیکی طرف سے مدینے کے گورز تنے وہاں پہنی کہ سکتے - چنا نجیکی نے اس کے ساتھ کچھ نہ کیا' جب مجاہدیں کی ایک جماعت رومیوں سے لڑنے کے لئے چلی تو ان مجاہدوں کے ساتھ یہ بھی ہو لئے' سمندر میں ان کی شتی جارہی تھی کہ سامنے سے چند کشتیاں رومیوں کی آگئیں' یہ اپنی شتی میں سے رومیوں کی گرونیں مارنے کے لئے ان کی کشتی میں کود گئے' ان کی آئر بدار خارا شکاف کو ارک چیک کی تاب رومی نہ لا سکے اور تا مردی سے ایک طرف کو بھاگئ ہی بھی ان کے پیچھے ای طرف چلے - چونکہ سار ابو جھا کی طرف ہوگئ اور حضرت علی اسدی رحمتہ اللہ علیہ بھی ڈوب کر شہید ہوگئے اور حضرت علی اسدی رحمتہ اللہ علیہ بھی ڈوب کر شہید ہوگئے (اللہ ان یم اپنی رحمتیں نازل فرمائے)

يَايَّهَا الَّذِيْنَ الْمَنُوا التَّقُوا اللهَ وَابْتَغُوْ الِيَهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوْا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمُ ثُفْلِحُوْنَ ﴿ النَّالَذِيْنَ كَفُرُوا لَوْ اَنَ لَهُمُ مِنَا فِي الْارْضِ جَمِيْعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لِيَفْتَدُوا لَوْ اَنَ لَهُمُ مِنَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لِيَفْتَدُوا

رِهُ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيْمَةِ مَا ثُقْبِتُلَ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابُ اللّهُ وَلَهُمْ عَذَابُ اللّهُ وَمَا هُمْ يَرِيدُونَ آنَ يَخْرُجُوا مِنَ النّارِ وَمَا هُمْ يَخْرِجِينَ النّارِ وَمَا هُمْ يَخْرِجِينَ مِنْهَا وَلَهُمْ عَذَابُ مُقِيْمٌ هُ

مسلمانو!الله تعالیٰ ہے ڈرتے رہا کرواوراس کی طرف نزد کی کی جبتو کرتے رہواوراس کی راہ میں جہاد کیا کروتا کہ تمہارا بھلا ہو ۞ یقین مانو کہ کافروں کے لئے اگر وہ سب پھے ہوجوساری زمین میں ہے بلکہ اس جتنااور بھی ہو اوروہ اس سب کوقیامت کے دن عذا بوں کے بدلے فدیئے میں دینا چاہئیں تو بھی ناممکن ہے کہ ان کا سیا فدیے قبول کرلیا جائے ان کے لئے تو دردنا ک عذاب ہی ہیں ۞ میرچاہیں گے کہ دوزخ میں سے نکل جا کیں لیکن میر ہرگز اس میں سے ندکل سکیس گے۔ان کے لئے تو

وا می عذاب ہیں 🔾

تقوی گربت الہی کی بنیاد ہے: ہے ہے اس کی طرف قربت لینی نزد کی تلاش کر ہے۔ وسلے کے بہی معنی حصرت ابن عباس رضی کہ اللہ کے منع کردہ کا موں سے جو شخص رکار ہے اس کی طرف قربت لینی نزد کی تلاش کر ہے۔ وسلے کے بہی معنی حصرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے منقول ہیں۔ حصرت مجاہد محضرت وائل محضرت حسن محضرت ابن زید اور بہت سے مفسر بن رحمت اللہ علیہم اجمعین ہے بھی مروی ہے۔ قاد ہ فرماتے ہیں اللہ کی اطاعت اور اس کی مرضی کے اعمال کرنے سے اس سے قریب ہوتے جاؤ - ابن زید نے بیآ بیت بھی مروی ہے۔ قاد ہ فرماتے ہیں اللہ کی اطاعت اور اس کی مرضی کے اعمال کرنے سے اس سے قریب ہوتے جاؤ - ابن زید نے بیآ بیت بھی بڑھی اُو آفیک الّذی کی نظرت کی اُل کی رَبِّھِ مُ اللّو سِیلاً جنہیں یہ بھارتے ہیں وہ تو خود ہی اپنے رب کی نزد کی کی جبتو میں لگے ہوئے ہیں۔ ان ائمہ نے وسلے کے جو معنی اس آبیت میں کے ہیں اس پرسب مفسرین کا اجماع ہے اس میں کی ایک کو بھی اختلاف نہیں۔ امام جریز نے اس پر ایک عربی ہو اردکیا ہے جس میں وسلہ بعنی قربت اور زدد کی کے متعمل ہوا ہے۔ وسلے کے معنی اس چیز اس جس مقصود کے عاصل کرنے کی طرف پہنچا جائے اور وسلہ جنت کی اس اعلٰی اور بہترین منزل کا نام ہے جورسول کر بھی علیہ کے ہیں جس جو شرب سے مقصود کے عاصل کرنے کی طرف پہنچا جائے اور وسلہ جنت کی اس اعلٰی اور بہترین منزل کا نام ہے جورسول کر بھی علیہ جنت کی اس اعلٰی اور بہترین منزل کا نام ہے جورسول کر بھی علیہ جنت کی اس اعلٰی اور بہترین منزل کا نام ہے جورسول کر بھی علیہ جنت کی اس اعلٰی اور بہترین منزل کا نام ہے جورسول کر بھی علیہ جنت کی اس اعلٰی اور بہترین منزل کا نام ہے جورسول کر بھی علیہ جنت کی اس اعلٰی اور بہترین منزل کا نام ہے جورسول کر بھی علیہ جنت کی اس اعلٰی اور بہترین منزل کا نام ہے جورسول کر بھی علیہ جنت کی اس اعلٰی اور بہترین منزل کا نام ہے جورسول کر بھی جس

رف میں میں بہت کا اللہ سے دعا کروکہ اللہ جھے وسیاہ عطافر مائے جو شخص دنیا میں میرے لئے یہ دعا کرے گا میں اس پر گواہ یا اس کا سفارشی قیامت کے دن بن جاؤں گا۔اور حدیث میں ہے وسیلے سفارشی قیامت کے دن بن جاؤں گا۔اور حدیث میں ہے وسیلے سے بڑا درجہ جنت میں کوئی نہیں لہٰذاتم اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلے کے ساتھ اور کون سلنے کی دعا کرو۔ایک غریب اور منکر حدیث میں اتنی زیادتی بھی ہے کہ لوگوں نے آپ سے بوچھا کہ اس وسیلے میں آپ کے ساتھ اور کون ہوں گئے ؟ تو آپ نے حضرت علی نے کوفہ کے منبر پر فرمایا کہ جوں گئے تو آپ نے حضرت فاطمہ اور حس ٹی من ایک اور بہت غریب روایت میں ہے کہ حضرت علی نے کوفہ کے منبر پر فرمایا کہ جنت میں دوموتی ہیں ایک سفید ایک زر دُن روتو عرش سللے ہے اور مقام محمود سفید موتی کا ہے جس میں ستر ہزار بالا خانے ہیں جن میں سے ہر

کے اہل بیت کے لئے ہے۔ تقویٰ کا بعنی ممنوعات سے رکنے کا اور تھم احکام کے بجالانے کا تھم دے کر پھر فر مایا'' کہاس کی راہ میں جہاد کرو' مشركين وكفاركوجواس كےوثمن ہيں اس كے دين ہے الگ ہيں اس كى سيدھى راہ سے بھٹک گئے ہيں انہيں قبل كرو-ايسے جاہدين بامراد ہيں '

فلاح وصلاح' سعادت وشرافت انہی کے لئے ہے' جنت کے بلند بالا خانے اور اللہ کی بے شارنعمتیں انہی کے لئے ہیں' یہ اس جنت میں

یبنچائے جائیں گے جہال موت وفوت نہیں' جہال کمی اور نقصان نہیں' جہال جیشکی کی جوانی اور ابدی صحت اور دوا می عیش وعشرت ہے۔ اپنے دوستوں کا نیک انجام بیان فر ما کراب اپنے دشمنوں کا برانتیجہ ظاہر فر ما تا ہے کہا لیسے خت اور بڑے عذاب انہیں ہور ہے ہوں گے کہ

اگراس وقت روئے زمین کے مالک ہوں بلکہ اتنا ہی اور بھی ہوتو ان عذابوں سے بچنے کے لئے بطور بدلے کے سب دے ڈالیں'

لیکن اگراییا ہوبھی جائے تو بھی ان ہےاب فدیہ قبول نہیں بلکہ جوعذاب ان پر ہیں' وہ دائمی اور ابدی اور دوا می ہیں- جیسے اور جگہ

ہے کہ' جہنمی جب جہنم میں سے نکلنا چاہیں گے تو پھر دوبارہ ای میں لوٹا دیئے جائیں گے۔ بھڑ کتی ہوئی آگ کے شعلوں کے ساتھ

او پر آ جا کیں گے کہ داروغہانہیں لوہے کے ہتھوڑے مار مار کر پھرقعرجہنم میں گرادیں گے۔غرض ان دائمی عذا بوں سے چھٹکا رامحال ہے''-رسول اللہ علظی فرماتے ہیں'' ایک جبنمی کو لایا جائے گا- پھراس سے پوچھا جائے گا کہ اے این آ دم کہوتمہاری جگہیسی ہے؟ وہ کہے گا بدترین اور سخت ترین- اس سے بوچھا جائے گا کہ اس سے چھوٹنے کے لئے تو کیا کچھٹرچ کردینے پر راضی ہے؟ وہ کہے گا ساری زمین جرکا

سونا دے کر بھی یہاں سے چھوٹوں تو بھی سستا چھوٹا - اللہ تعالی فرمائے گا، حجموٹا ہے میں نے تو تجھ سے اس سے بہت ہی کم مانگا تعالیکن تو نے کچھ بھی نہ کیا۔ پھر خلم دیا جائے گا اور اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا' (مسلم) ا کی مرتبه حضرت جابررضی الله عند نے آنخضرت عظیہ کا بیفر مان بیان کیا کہ ایک قوم جہنم میں سے نکال کر جنت میں پہنچائی جائے

گی-اس پران کے ٹناگردحفرت یزیدفقیرؒنے یوچھا کہ پھراس آیت قرآنی کا کیامطلب ہے؟ کہ یُرِیُدُوْنَ اَنْ یَّنحُرُجُوا مِنْهَا الخ' لینی وہ جہنم سے آزاد ہونا چاہیں گے لیکن وہ آزاد ہونے والے نہیں تو آپ نے فرمایا 'اس سے پہلے کی آیت اِگَ الَّذِیُنَ حَفَرُوا الخ' پردھو جس سے صاف ہوجا تا ہے کہ بیکا فرلوگ ہیں۔ تیمھی نڈکلیں گے (مندوغیرہ)

دوسری روایت میں ہے کہ یزیدُ کا خیال یہی تھا کہ جہنم میں سے کوئی بھی ند فکلے گا-اس لئے بین کرانہوں نے حضرت جابرات كهاكه بحصاورلوگول پرتوافسوئ بين بال آپ صحابيول پرافسوس به كه آپ بھي قرآن كالث كتتم بين-اس وقت مجھے بھي غصر آگيا تھا-

اس پران کےساتھیوں نے مجھے ڈانٹالیکن حضرت جابڑ بہت ہی حلیم الطبع تھے۔انہوں نے سب کوروک دیا اور مجھے تمجھایا کہ قرآن میں جن کا جہنم سے نہ نکلنے کا ذکر ہے وہ کفار ہیں۔ کیاتم نے قر آن میں نہیں پڑھا؟ میں نے کہا ہاں مجھے سارا قر آن یاد ہے؟ کہا پھر کیا یہ آیت قر آن نہیں ہے؟ وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَ يَحَدُيهِ الْخُ أَس مِين مقام محود كاذكر ہے- يہى مقام مقام شفاعت ہے- الله تعالى بعض لوگوں كوجنم ميں ان کی خطاؤں کی ونہ سے ڈالے گااور جب تک چاہے انہیں جہنم میں ہی رکھے گا۔ پھر جب چاہے گا'انہیں اس ہے آزاد کردے گا۔

حضرت یزیدٌ فرماتے ہیں کہاس کے بعد سے میراخیال ٹھیک ہوگیا۔حضرت طلق بن حبیبؓ کہتے ہیں میں بھی منکر شفاعت تھا یہاں تک کہ حضرت جابڑے ملااوراینے دعوے کے ثبوت میں جن جن آیتوں میں جہنم کے ہمیشہ رہنے والوں کا ذکر ہے ٔ سب پڑھ ڈالیس تو آپ نے من کرفر مایہ 'اے طلق کیاتم اپنے تنیک کتاب الله اور سنت رسول الله کے علم میں مجھے سے افضل جانتے ہو؟ سنوجتنی آیتیں تم نے پڑھی ہیں ' ود سب ابلہ جہنم کے بارے میں ہیں یعنی مشرکوں کے لئے لیکن جولوگ نکلیں گئے بیدوہ لوگ ہیں جومشرک نہ تھے لیکن گنہگار تھے۔ گنا ہوں کے بدلے سزا بھگت لی۔ پھرجہنم سے نکال دیئے گئے۔حضرت جابڑنے بیسب فر ماکراپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے دونوں کا نوں کی طرف اشارہ کرکے فر مایا' بیردونوں بہرے ہوجا کیں اگر میں نے رسول اللہ ﷺ سے بینہ سنا ہو کہ جہنم میں داخل ہونے کے بعد بھی لوگ اس میں سے نکالے جاکیں گے اور وہ جہنم سے آزاد کر دیئے جاکیں گے۔قرآن کی بیآ یتیں جس طرح تم پڑھتے ہوہم بھی پڑھتے ہی ہیں۔

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقَطَعُوْا أَيْدِيهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَا لاَمِّنَ اللهِ وَاللهُ عَزِيْرٌ حَكِيْرُ فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ طُلْمِهُ وَاصْلَحَ فَإِنَّ اللهَ عَفُورٌ طَلْمِهُ وَاصْلَحَ فَإِنَّ اللهَ يَتُوبُ عَلَيْهِ إِنَّ اللهَ غَفُورٌ طَلْمِهُ وَاصْلَحَ فَإِنَّ اللهَ لَهُ مُلْكُ السَّمُوتِ وَالأَرْضِ تَحِيدُ اللهَ مَنْ يَشَاءُ وَاللهُ عَلَى كُلِّ شَيْ يَعَدِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَاللهُ عَلَى كُلِّ شَيْ اللهَ فَا يَكُلُ شَيْ اللهُ عَلَى كُلِّ شَيْ اللهُ عَلَى كُلِّ شَيْ اللهُ عَلَى كُلِ شَيْ اللهُ عَلَى كُلِّ شَيْ اللهُ عَلَى كُلِ اللهُ عَلَى كُلِّ شَيْ اللهُ عَلَى كُلِّ شَيْ اللهُ عَلَى كُلْ اللهُ عَلَى كُلُ اللهُ عَلَى كُلُ اللهُ عَلَى كُلُ اللهُ عَلَى كُلُهُ اللهُ عَلَى كُلْ اللهُ عَلَى كُلُ اللهُ عَلَى كُلُهُ اللهُ عَلَى كُلُهُ اللهُ اللهُ عَلَى كُلُهُ اللهُ عَلَى كُلُهُ اللهُ عَلَى كُلُهُ عَلَى كُلُهُ اللهُ عَلَى كُلُهُ اللهُ عَلَى كُلُهُ اللهُ عَلَى كُلُهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى كُلُهُ اللهُ عَلَى كُلُهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى كُلُهُ اللهُ عَلَى كُلُهُ اللهُ عَلَى عَلَى كُلُهُ اللهُ اللهُ عَلَى كُلُهُ اللهُ عَلَى كُلُهُ اللهُ اللهُ عَلَى كُلُهُ اللهُ عَلَى كُلُهُ اللهُ عَلَى كُلْ اللهُ عَلَى كُلُهُ اللهُ عَلَى كُلُهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى كُلْ اللهُ عَلَى كُلُهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى كُلُهُ اللهُ اللهُ عَلَى كُلُهُ اللهُ عَلَيْ عَلَى كُلُهُ اللهُ عَلَيْ عَلَى كُلُهُ اللهُ عَلَيْ عَلَيْ عَلَيْ عَلَيْ اللهُ عَلَيْ عَلَيْ عَلَيْ عَلَى كُلُهُ اللّهُ عَلَيْ عَلَيْ عَلَى كُلُولُ اللهُ عَلَيْ عَلَيْ

چوری کرنے والے مردوعورت کے ہاتھ کاٹ دیا کرو بدلہ ہے اس کا جوانہوں نے کیا - یہ تنبیہ ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ توت و حکمت والا ہے ۞ جو مختص اپنے گناہ کے بعد تو بہ کرلے اور اصلاح کرلے تو اللہ تعالیٰ رحمت کے ساتھ اس کی طرف لوٹرا ہے - یقییٹا اللہ تعالیٰ معاف فرمانے والا مهر پانی کرنے والا ہے ۞ کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ ہی کے لئے آسان وزبین کی یا دشاہت ہے - جسے چاہے سزادے اور جسے چاہے معاف فرمادے اللہ تعالیٰ ہر ہر پیز پر تا درہے ۞

احکامات جرم وسزا: ﷺ ﴿ آیت: ۲۸-۴ ﴾ حضرت ابن مسعودٌ کی قرات میں فَاقُطَعُواۤ اَیْمَانَهُمَا ہے کین بیقرات شاذہ کومل ای پہلے بھی تفا۔ اسلام ای پہلے بھی تفا۔ اسلام نے اسلام سے پہلے بھی تفا۔ اسلام نے کہ چوری کے اللاف جوری کی چیز کی کوئی صفر ہیں۔ کو ایک میں اسلام نے کہ چوری کی جوری کی چیز کی کوئی صفر ہیں۔ کو ایک اسلام نے کہ چوری کی جوری کی جوری کوئی حضر ہو یا بہت محفوظ جگہ سے لی ہو یا غیر محفوظ جگہ سے بہر صورت ہا تھ کا ٹا جائے گا۔

ابن عباس سے مردی ہے کہ بیآیت عام ہے تو ممکن ہے اس قول کا یہی مطلب ہواور دوسر مطالب بھی ممکن ہیں۔ ایک دلیل ان حضرات کی بیصدیث بھی ہے کہ حضور نے فرمایا' اللہ تعالی چور پر لعنت کرے کہ انڈا چرا تا ہے اور ہاتھ کٹوا تا ہے 'ری چرائی ہے اور ہاتھ کا ٹاجا تا ہے۔ جمہور علاء کا ند جب بیہ ہیں کے مال کی حدمقرر ہے۔ گواس کے تقرر میں اختلاف ہے۔ امام مالک کہتے ہیں' تین در ہم سکے والے خالص یاان کی قیمت یازیادہ کی کوئی چیز۔

چنانچہ بخاری وسلم میں حضور کا آیک ڈھال کی چوری پر ہاتھ کا ثنا مروی ہے اور اس کی قیمت اتنی ہی تھی - حضرت عثان نے اتر نج کے چور کے ہاتھ کا ٹے تھے جبکہ وہ تین درہم کی قیمت کا تھا - حضرت عثان کا پیغل کو یا صحابہ کا اجماع سکوتی ہے اور اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے چور کے ہاتھ بھی کا نے جا کیں گے۔ حضیہ اسے نہیں مانے اور ان کے نزدیک چوری کے مال کا دس درہم کی قیمت کا ہونا ضروری ہے۔ اس میں شافعیہ کا اختلاف ہے یا و یا دینار کے تقرر میں ۔ امام شافعی کا فر مان ہے کہ یا و دینار کی قیمت کی چیز ہویا اس سے زیادہ - ان کی

دیل بخاری و سلم کی حدیث ہے کہ حضور کے فرمایا 'چور کا ہاتھ یا و دینار میں 'چرجواس سے اوپر ہواس میں کا ثنا جائے۔ مسلم کی ایک حدیث میں ہے چور کا ہاتھ نہ کا نا جائے گر یا و بینار بھر اس سے اوپر میں ۔ پس بیصد یٹ اس مسئلے کا صاف فیصلہ کردیتی ہے اور جس حدیث میں تین درہم حضور کے ہاتھ کا گئے کو فرما نا مروی ہے وہ اس کے خلاف نہیں 'اس لئے کہ اس وقت دینار بارہ درہم کا تھا۔ پس اصل چوتھائی دینار ہے نہ کہ تین درہم ۔ حضرت عمر بن خطاب خضرت عمل بن عفائ حضرت علی بن ابی طالب بھی یہی فرماتے ہیں۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحم کم اللہ منتقد کو مناوز اعلی 'شافعی' اسحاق بن را ہو بیا اور کو دینا ہم کی گا بھی یہی قول ہے۔ ایک روایت میں امام اسحاق بن را ہو بیا اور اور کہ بن طاہری گا بھی یہی قول ہے۔ ایک روایت میں امام اسحاق بن را ہو بیا امام اسحاق بن را ہو دیا اور کے دینار ہو جوتھائی دینار تین درہم کا ہما ہو ۔ مندا حمد کی ایک حدیث میں ہے چور کا ہاتھ و دینار کی چوری پر ہاتھ کا طبح دو۔ اس سے کم میں نہیں۔ اس وقت دینار بارہ درہم کا تھا تو چوتھائی دینار تین درہم کا ہوا۔ نسائی میں ہے چور کا ہاتھ و حال کی قیت کیا ہے؟ فرمایا پاؤ دینار ۔ پس ان تمام احدیث سے دھال کی قیت کیا ہے؟ فرمایا پاؤ دینار ۔ پس ان تمام احدیث سے صاف صاف خابت ہور ہا ہے کہ دس درہم شرط لگائی کھائی ملطی ہے۔ واللہ اعلم۔

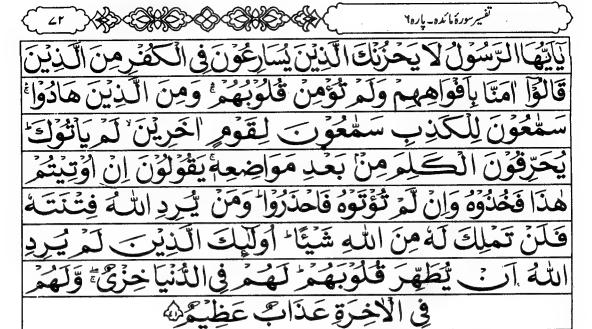
امام ابوصنیفہ اوران کے ساتھیوں نے کہا ہے کہ جس ڈھال کے بارے میں حضور کے زمانے میں چور کا ہاتھ کا ٹا گیا'اس کی قیمت نو درہم تھی' چنانچہ ابو بکر بن شیبہ میں میہ موجود ہے اور عبداللہ بن عمر اللہ بن عباس اور عبداللہ بن عمر وُلخ الفت کرتے رہے ہیں اور صدود کے بارے میں احتیاط پرعمل کرنا چاہئے اور احتیاط زیادتی میں ہے۔ اس لئے دس ورہم نصاب ہم نے مقرر کیا ہے۔ بعض سلف کہتے ہیں کہ دس درہم یا ایک دینار حدہے۔ علی ابن مسعود ابرا ہیم نحی الوجعفر باقر رحمہم اللہ سے یہی مروی ہے۔

دوسرے کونقصان پنچایا ہے اس عضو پرسز اہوتا کہ آنہیں کافی عبرت حاصل ہواور دوسروں کو بھی تنیبہہ ہوجائے - اللہ اپنے انتقام میں غالب ہے اوراپنے احکام میں عکیم ہے۔ جو محص اپنے گناہ کے بعد توبر کر لے اور اللہ کی طرف جھک جائے اللہ اس کے گناہ معاف فرمادیا کرتا ہے۔ ہاں جو مال چوری میں کسی کا لے لیا ہے چونکہ اس شخص کاحق ہے لہذا صرف تو بہ کرنے سے وہ معاف نہیں ہوتا تا وقتیکہ وہ مال جس کا ہے اسے نہ کہ مجھ سے چوری ہوگئی ہے تو آپ مجھے یاک سیجئے - فلال قبیلے والول کا اونٹ میں نے چرالیا ہے - آپ نے اس قبیلے والول کے یاس آ دمی

پہنچائے یااس کے بدلے پوری پوری قیمت ادا کرے- جمہورائمہ کا یہی قول ہے-صرف امام ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ جب چوری پر ہاتھ کٹ گیا اور مال تلف ہو چکا ہے تو اس کا بدلہ دینااس پرضروری نہیں- دارقطنی وغیرہ کی ایک مرسل حدیث میں ہے کہ ایک چورحضور کےسامنے لایا گیا جس نے جاور چرائی تھی۔ آپ نے اس سے فرمایا میراخیال ہے کہتم نے چوری ٹیس کی ہوگی۔ انہوں نے کہا کیارسول اللہ میس نے چوری کی ہے تو آ پ نے فرمایا' اسے لے جاؤاوراس کا ہاتھ کاٹ دؤجب ہاتھ کٹ چکااور آپ کے پاس واپس آ ئے تو آپ نے فرمایا تو برکرؤانہوں نے توبیک آپ نے فرمایا اللہ نے تہاری توبقبول فرمالی- (رضی الله عنه) ابن ماجه میں ہے که حضرت عمر بن سمر المحتضور کے پاس آ کر کہتے ہیں بھیج کردریافت فرمایا توانہوں نے کہا کہ ہمارااونٹ تو ضرورگم ہوگیا ہے۔ آپ نے حکم دیااوران کا ہاتھ کاٹ والا گیا۔وہ ہاتھ کٹنے پر کہنے لگا' الله كالشكر ہے جس نے تخفیے میرے جسم ہے الگ كرديا - تونے تو مير ہے سارے جسم كوجہنم ميں لے جانا چاہا تھا (رضى الله عنه) -ابن جریر میں ہے کہ ایک عورت نے کچھ زیور چرا لئے-ان لوگوں نے حضور کے پاس اسے پیش کیا' آپ نے اس کا دامنا ہاتھ کا منے كاتكم ديا ،جبكث چكاتواس عورت نے كہايار سول الله كياميرى توبىمى ہے؟ آپ نے فرمايا تم توالى پاك صاف موكئيل كركويا آجى بى پیدا ہوئی ہؤاس پر آیت فَمَنُ تَابَ نازل ہوئی -مندمیں اتنااور بھی ہے کہاس وقت اس مورت والوں نے کہا، ہم اس کا فدیددیے کو تیار ہیں کین آپ نے اسے قبول نفر مایا اور ہاتھ کا شنے کا حکم دے دیا سیر عورت مخز وم قبیلے کتھی اور اس کا بیوا تعد بخاری ومسلم میں بھی موجود ہے کہ چونکہ بیربڑے گھرانے کی عورت بھی اوگوں میں بڑی تشویش پھیلی اورارادہ کیا کہ رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں پچھ کہیں سنیں۔ بیہ واقعہ غزوہ فتح میں ہوا تھا' بالآ خریہ طے ہوا کہ حضرت اسامہ بن زیڈ جورسول اللہ علاق کے بہت پیارے ہیں' وہ ان کے بارے میں حضور کے سفارش کریں-حضرت اسامہ نے جب اس کی سفارش کی تو حضور کو تخت نا گوار گزرا اور غصے سے فرمایا 'اسامر لا و اللہ کی حدوں میں سے ایک حد کے بارے میں سفارش کررہا ہے؟ اب تو حضرت اسامہ بہت گھبرائے اور کہنے لگے جھے سے بڑی خطا ہوئی میرے لئے آپ استغفار سیجے۔شام کے وقت اللہ کے رسول نے ایک خطبہ سایا جس میں اللہ تعالیٰ کی پوری حمد و ثنا کے بعد فرمایا کتم سے پہلے کے لوگ اسی خصلت پر تباہ و برباد ہو گئے کہان میں سے جب کوئی شریف مخض بڑا آ دمی چوری کرتا تھا تو اسے چھوڑ دیتے تتھاور جب کوئی معمولی آ دمی ہوتا تو اس پر ہیں۔ فالحمد للہ۔ جمیع مملوک کا مالک ساری کا نتات کا حقیقی بادشاہ سچا حاکم اللہ ہی ہے جس کے کسی حکم کوکوئی روک نہیں سکتا' جس کے کسی ارادے

صد جاری کرتے -اس اللہ کی قتم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر فاطمہ بنت مجم مجمی چوری کریں تو میں ان کے بھی ہاتھ کا ان دوں - پھر تھم دیا اوراس عورت کا ہاتھ کا ث دیا گیا۔حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کھراس ہوی صاحبے نے توبہ کی اور پوری اور پختہ توبہ کی اور نکاح کرلیا۔ پھروہ میرے پاس اپنے کسی کام کاج کے لئے آتی تھیں اور میں اس کی حاجت آنخضرت ﷺ سے بیان کردیا کرتی تھی-(رضی اللہ عنہا)مسلم میں ہے کہ ایک عورت لوگوں سے اسباب ادھار لیتی تھی پھرا نکار کر جایا کرتی تھی حضور ؓ نے اس کے ہاتھ کا شنے کا حکم دیا ⊣ورروایت میں ہے' یہ ز بورادھار لیتی تھی اوراس کا ہاتھ کا ٹیے کا حکم حضرت بلال کوہوا تھا۔ کتاب الا حکام میں ایسی بہت می حدیثیں وارد ہیں جو چوری ہے تعلق رکھتی

كوكى بدل نہيں سكتا 'جسے جاہے بخشے جسے جاہے عذاب كرے- ہر ہر چيز پروہ قادر ہےاس كى قدرت كاملہ اوراس كا قبضه سيا ہے-



ا نے نجی تو ان لوگوں کے پیچھے اپنادل نہ کڑھا جو کفر میں سبقت کررہے ہیں خواہ وہ ان منافقوں میں ہے ہوں جو زبانی تو ایمان کا دعوٰی کرتے ہیں لیکن حقیقتا ان کے دل باایمان نہیں اورخواہ وہ یہود یوں میں ہے ہوں۔ جو غلط باتوں کے سننے کے عادی ہیں اوران لوگوں کے جاسوس ہیں جواب تک آپ کے پاس نہیں آئے۔ باتوں کے اصلی موقعہ کوچھوڑ کر انہیں ہے اسلوب اور متنفیر کردیا کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ اگرتم یہی تھم دیئے جاؤ تو قبول کر لیمنا اوراگر بیھم نہ دیے جاؤ تو الگ تھلگ رہنا ، جس کا خراب کرنا اللہ ہی کومنظور ہوتو تو اس کے لئے اللہ کی ہدایت میں ہے کمی چیز کا مختار نہیں اللہ کا ارادہ ان کے دلوں کو پاک کرنے کا نہیں۔ ان کے لئے در بنا میں بھی ہوی ذلت ورسوائی ہے اور آخرت میں بھی ان کے لئے بہت بری سخت مزاہے ©

چھوٹ سٹنے اور کہنے کے عادی لوگ : ہینہ ہینہ (آیت: ۱۳) ان آیوں میں ان لوگوں کی ندمت بیان ہورہی ہے بورائے قیاس اور خواہش نفسانی کواللہ کی شریعت پر مقدم رکھتے ہیں۔ اللہ ورسول کی اطاعت نے نکل کر کفر کاطرف دوڑتے ہما گئے رہتے ہیں۔ کو بیلوگ زبانی ایکان کے دو کے کو کے اور یہی خصلت ایمان کے دو کریں کی ان کا دل ایمان سے فالی ہے۔ منافقوں کی یہی حالت ہے کہ زبان کے کھرے دل کے کھوٹے اور یہی خصلت یہود یوں کی ہے جو اسلام اور اہل اسلام کے دہش ہیں 'بیہ چھوٹ کو مزے مزے سے سنتے ہیں اور دل کھول کر قبول کرتے ہیں۔ لیکن تی ہے بھا گئے ہیں بلکہ نفرت کرتے ہیں اور جولوگ آپ کی مجلس ہیں نہیں آتے 'بیر یہاں کی وہاں پہنچاتے ہیں۔ ان کی طرف سے جاسوی کرنے کو بھا گئے ہیں بلکہ نفرت کرتے ہیں اور دکھول کر قبول کرتے ہیں۔ ان کی طرف سے جاسوی کرنے کو بھائی ہی کہ مطابق کہ جو فان کو طبیعت کے خلاف ہوتو دور رہو۔ کہا گیا ہے کہ بیر آیت ان یہود یوں کے بارے میں اتری تھی جن میں ایک کو دو مر سے نو تی کہ کو مان کو طبیعت کے خلاف ہوتو دور رہو۔ کہا گیا ہے کہ بیر آیت ان یہود یوں کے بارے میں اتری تھی جن میں ایک کو دو مر سے نو تی کہ کو مان کو طبیعت کے خلاف ہوتو دور رہو۔ کہا گیا ہے کہ بیر آیت ان یہود یوں کے بارے میں اتری تھی جن میں ایک کو دو مر سے نو تی کہ بیر کی تیں دراصل تھی تیں دراصل تھی تو بیر تو رہا کی کتاب تو رہت میں دراصل تھی تو بیر تو ایک کیا تی کہاں کی کتاب تو رہت میں دراصل تھی تو بیر تو اس کے بار کے ہیں اور آئی کی سے اس کی بار کے باس کی بیری اگر آئی جو جو بات کی گئا کہ دعفور آئے پاس چھیں وہی فرما کیں جو ہم کرتے ہیں تو اسے قبول کر لیں گئا آؤ دمفور آئے پاس چھی یہ ہماری سند ہوجائے گی اور اگر رہم کو ہیں سوال کریں اگر آئی ہی یہ ہماری سند ہوجائے گی اور اگر رہم کو میل میں سوال کریں اگر آئی ہیں جو ہم کرتے ہیں تو اسے قبول کر لیں گئا اور اللہ کی بیہ ہماری سند ہوجائے گی اور اگر رہم کو میں میں سوال کریں آگر آئی ہیں جو ہم کرتے ہیں تو اسے قبول کرلیں گا اور اللہ کی بیہ ہماری سند ہوجائے گی اور اگر رہم کو میں میں سوال کریں آئی ہو کی میں کرتے ہیں تو اس سے کوئی زنا کاری کے جو میں ہو ایک کر ان کی کے اور الشرف کی اور اگر میں کی دو ایک کی کوئی کی دو ایک کی کی دو ایک کی دو ایک کی دو ایک کر سے بیر کی اور اگر میں کوئی کی دو ایک کی دو ایک کر اس کی کر ان کی کرنے ہیں کوئی کی کرنے کی کرنے ک

فرما کیں گے تو نہیں مانیں گے۔ چنا نچہ ہے اور حضور سے ذکر کیا کہ ہمارے ایک مردعورت نے بدکاری کی ہے ان کے بارے میں آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ آپ کے نفر مایا مجہارے ہاں توریت میں کیا تھم ہے؟ انہوں نے کہا ہم تو اسے رسوا کرتے ہیں اور کوڑے مار کر چھوڑ دیتے ہیں۔ یہن کر حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھوٹ کہتے ہیں تو مات میں سنگسار کرنے کا تھم ہے لاؤ تورات پیش کر و انہوں نے تورات کھولی لیکن آیت رجم پر ہاتھ رکھ کرآگے پیچھے کی سب عبارت پڑھ سنائی معزت عبداللہ بچھے گئے اور آپ نے فرمایا اپنے کھوتو ہٹاؤ ہاتھ ہٹایا تو سنگسار کرنے کی آیت موجود تھی اس ہونے کے محمد ہور کے تھم سے ذانیوں کو سنگسار کردیا گیا، حضرت عبداللہ فرماتے ہیں میں نے دیکھا کہ وہ ذانی اس عورت کو پھروں سے بچانے کیلئے اس کے آڑے آ جاتا تھا (بخاری و سلم) اور سند سے عبداللہ فرماتے ہیں میں نے دیکھا کہ وہ ذانی اس عورت کو پھروں سے بچانے کیلئے اس کے آڑے آ جاتا تھا (بخاری و سلم) اور سند سے مروی ہے کہ یہود یوں نے کہا ہم تو اسے کالا منہ کر کے کھی مار پیٹ کرچھوڑ دیتے ہیں اور آیت کے ظاہر ہونے کے بعدانہوں نے کہا 'ہے تو کہا کہا تھا تھوایا تو آیت پر اچھتی ہوئی نظر کے ایک کیا تھا تھوایا تو آیت پر اچھتی ہوئی نظر کے ان دونوں کے رجم کرنے والوں میں حضرت عبداللہ بن عربھی موجود تھے۔

ایک اورروایت بین ہے کہ ان لوگوں نے اپنے آدی بھی کر آپ کو بلوایا تھا' اپنے مدرسے بین گدی پر آپ کو بٹھایا تھا اور جوتوریت آپ کے سامنے پڑھر ہاتھا' وہ ان کا بہت بڑا عالم تھا ۔ ایک روایت بین ہے کہ آپ نے ان سے شم دے کر پوچھا تھا کہ تم توریت بین شادی شدہ ذانی کی کیا سزایا تے ہو؟ تو انہوں نے یہی جواب دیا تھا لیکن ایک نو جوان کچھ نہ بولا ' فاموش ہی کھڑا رہا' آپ نے اس کی طرف دیکھ کر فاص اسے دوبارہ شم دی اور جواب ما نگا' اس نے کہا جب آپ ایک قسمیں دے رہے ہیں تو بین جموث نہ بولوں گا۔ واقعی تو رہت بین ان لوگوں کی سزاسنگساری ہے۔ آپ نے فرمایا' اچھا پھر یہ بھی تھے چھا تھا کہ پہلے پہل اس رجم کوتم نے کیوں اور کس پر سے اڑ ایا؟ اس نے کہا حضرت' ہمارے کی بادشاہ کی ہیبت کے مارے اسے رجم نہ کیا پھر ایک معرت' ہمارے کی بادشاہ کی ہیبت کے مارے اسے بھی چھوڑ و۔ آخر عام آ دمی نے بدکاری کی تو اسے رجم کرنا چا ہا لیکن اس کی ساری قوم چڑھ دوڑی کہ یا تو اس اس کھٹھ کو کو جوری کیا اور اسی ہارے ہم کے مارک کے جاری کرنے والوں بیں سے ہیں۔ (ابوداؤد)

سَمِّعُونَ لِلْكَذِبِ آكُلُونَ لِلسُّحْتِ فَانَ جَآءُوكَ فَاحْكُمْ الْمَيْنَهُمْ اَوْ آغَرِضَ عَنْهُمْ وَلَنَ يَضُرُّوكَ اللهُ يُحِبُ اللهُ عَنْهُمُ وَانَ تَعُرضُ عَنْهُمُ وَلَنَ يَضُرُّوكَ شَيْئًا وَ إِنْ تَعُرضُ عَنْهُمُ وَالْقِسْطِ اللهَ يُحِبُ اللهُ يُحِبُ اللهُ يُحِبُ اللهُ يُعِبُ اللهُ يُحِبُ اللهُ اللهُ

ہیکان لگالگا کرجموٹ کے سننے دالے اور جی بحر بحر کرحرام کے کھانے والے ہیں'اگریہ تیرے پاس آئیس تو تھیے افتیار ہے خواہ ان کے آپس کا فیصلہ کرخواہ ان کو

ٹال دے۔اگر توان سے منہ بھی پھیر لے گا تو بھی ہے تھے ہرگز کوئی ضرفیبیں پہنچا گئے اورا گر تو فیصلہ کرے توان میں عدل وانس سے اللہ محبت کرتا ہے ۞ تعجب کی بات ہے کہ اپنے پاس توریت ہوئے جوئے جس بیس ارحام اللہ بیں کھنے تھم بناتے ہیں پھراس کے بعد بھی پھر جاتے ہیں ۞

(آیت: ۲۲-۲۲) منداحہ ہے کہائی۔ فض کو یہودی کالا منہ کئے لے جارہ سے تصاورات کوڑے بھی مارد کھے تھے تو آپ نے ان بلاران سے ماجرا پوچھانہوں نے کہا اس نے زنا کہا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ کیا زائی کی یہی سزاتہمارے ہاں ہے؟ کہا ہاں اُآپ نے ان کا یک عالم کو بلاکرا سے خت قتم دے کر پوچھاتواس نے کہا کہا گرآپ الی قتم نددیتے تو میں ہرگز نہ بتاتا 'بات سے ہے کہ ہمارے ہاں دراصل زنا کاری کی سزاسنگاری ہے لیکن چونکہ امیر امراء اور شرفاء اوگوں میں بید بدکاری بڑھ گئی اور انہیں اس قتم کی سزاد بنی ہم نے مناسب نہ جائی 'اس لئے انہیں تو چھوڑ دیتے تھے اور اللہ کا تھم مارانہ جائے اس لئے غریب غرباء 'کم حیثیت لوگوں کور جم کرادیتے تھے۔ پھر جم نے رائے زنی کی کہ آؤکو کی ایسی سزا تجویز کروکہ شریف و فیرشریف امیر غریب پرسب پر یکساں جاری ہو سے 'چنا نچہ ہماراسب کا اس بات پر اتفاق ہوا کہ منہ کالے کردیں اور کوڑے گا تھی۔ بین کر حضور "نے تھم دیا کہ ان دونوں کوسنگار کرو۔ چنا نچہ انہیں رجم کردیا گیا اور آپ نے فرمایا 'اے اللہ میں پہلا وہ فض ہوں جس نے تیرے ایک مردہ تھم کوزندہ کیا۔ اس پر آیت یکا ٹیک اگر سُول کو ایک نے شرک کے شکم کوئندہ کیا۔ اس پر آیت یکا ٹیکا الر "سُول کو ایک نے شرک کے شکم کوئندہ کیا۔ اس پر آیت یکا ٹیکا الر سُول کو ایک نے شرک کے شکم کیا۔ اس پر آیت یکا ٹیکا الر سُول کو ایک نے دُول کو سکنان ل ہوئی۔

انہی یہود یوں کے بارے میں اور آیت میں ہے کہ اللہ کے نازل کردہ تھم کے مطابق فیصلہ نہ کرنے والے ظالم ہیں۔ اور آیت میں ہوا تھا اور وہاں کے یہود یوں نے مدینہ شریف کے یہود یوں کو لکھ کر حضور سے بچھوایا تھا۔ جوعالم ان کا آیا اس کا نام ابن صوریا تھا'ی آ کھکا بھیگا تھا اور اس کے یہود یوں نے مدینہ شریف کے یہود یوں کو لکھ کر حضور سے بچھوایا تھا۔ جوعالم ان کا آیا اس کا نام ابن صوریا تھا'ی آ کھکا بھیگا تھا اور اس کے ساتھ ایک دوسراعالم بھی تھا۔ حضور نے جب آئیں مقدم دی تو دونوں نے قول دیا تھا' آپ نے آئیں کہا تھا' تہمیں اس اللہ کی تئم جس نے بنوا سرائیل کے لئے پانی میں راہ کردی تھی اور ابر کا سابھ ان پر کیا تھا اور فرعونیوں سے بچالیا تھا اور من وسلوگ اتا را تھا۔ اس تیم سے وہ چونک گئے اور آپس میں کہنے گئے بڑی زبر دست قتم ہے' اس موقع پر جھوٹ بولنا ٹھی نہیں' تو کہا حضور گؤ ریت میں ہے کہ بری نظر ہے دیکھنا بھی مشل زنا کے ہے اور کھلے لگانا بھی اور بوسہ لینا بھی' پھراگر چارگواہ اس بات کے بول کہ انہوں نے دخول خروج دیکھا ہے جیسا کہ سلائی سرمد دانی میں جاتی آتی ہے تو رجم واجب ہوجا تا ہے۔ آپ نے فرایا' یہی مسئلہ ہے پھر تھم دیا اور ائیس رجم کرادیا گیا۔ اس پر آیت فیان کہ آء و کے النے آتی ہے تو رجم واجب ہوجا تا ہے۔ آپ نے فرمایا' یہی مسئلہ ہے پھر تھم دیا اور انہیں رجم کرادیا گیا۔ اس پر آیت فیان کھا تو کیا آتی کی وادواؤدو فیرہ)

اتحاد کرلیں گے ورنہ ہر گز قبول نہ کریں گے۔

اسی کے فرمان ہے کہ 'جنہیں اللہ گراہ کرد ہے تو ان کو کسی قتم سے راہ راست آنے کا افتیار نہیں ہے۔ ان کے گندے دلوں کو پاک کرنے کا اللہ کا رادہ نہیں ہے' بید نیا میں ذکیل وخوار ہوں گے اور آخرت میں داخل نار ہوں گے۔ یہ باطل کو کان لگا کرمزے لے کر سنے والے ہیں اور رشوت جیسی حرام چیز کو دن دیباڑے کھانے والے ہیں' مجلا ان کے خس دل کیسے پاک ہوں گے؟ اور ان کی دعا کیں اللہ کیسے سنے گا؟ اگر یہ تیرے پاس آئیں تو تھے اختیار ہے کہ ان کے فیلے کریا نہ کر'اگر تو ان سے منہ پھیر لے جب بھی یہ تیرا کہ نہیں بگاڑ سے کے کوئلہ ان کا قصد ا تباع حق نہیں بلکہ اپنی خواہشوں کی پیروی ہے' ۔ بعض بزرگ کہتے ہیں' یہ آیت منسوخ ہے۔ اس آیت سے و اَن احکے مُن بَینَ اللہ ۔ پھرفر مایا'' اگر تو ان میں فیلے کرے تو عدل وانساف کے ساتھ کر' کو بیخود عالم ہیں اور عدل سے ہے ہیں اور مان لوکہ اللہ تعالی عادل لوگوں سے بحبت رکھتا ہے''۔

پھران کی خباشت 'بدباطنی اور سرشی بیان ہورہی ہے کہ' ایک طرف تو اس کتاب اللہ کوچھوڑ رکھا ہے جس کی تابعداری اور حقانیت کے خود قائل ہیں 'دوسری طرف اس جنگ رہے ہیں جے نہیں مانتے اور جے جھوٹ مشہور کر رکھا ہے' پھراس میں بھی نیت بدہے کہ اگر وہاں سے دو تاکل ہیں خود قائل ہیں خواہش کے مطابق تھم ملے گا تو لے لیس گے در نہ چھوڑ چھاڑ دیں گے' - تو فر مایا کہ بید کیسے تیری فر ماں برداری کریں گے؟ انہوں نے تو تو ریت کو بھی چھوڑ رکھا ہے جس میں اللہ کے احکامات ہونے کا اقر ارائیس بھی ہے لیکن پھر بھی بے ایمانی کر کے اس سے پھر جاتے ہیں۔

اِتَّا اَنْزَلْنَا التَّوْرِيةَ فِيهَا هُدَى وَ نُوْرٌ يَحَكُو بِهَا النَّبِيُّوْنَ النَّهُ فَعُطُوٰ الدِّنِيَ اللَّهُ فَا النَّبِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اللَّهُ فَعُطُوٰ الدِّنِينَ اللَّهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَاءً وَلاَ تَخْشُوا مِنْ كِثْبِ اللهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَاءً وَلاَ تَخْشُوا النَّهِ وَكَانُوا عَلَيْهِ شُهَدَاءً وَلاَ تَخْشُوا النَّهُ وَمَنْ لَهُ النَّاسَ وَاخْشُونِ وَلاَ تَشْتَرُوا بِالنِينَ ثَمَنًا قَلِيلًا وَمَنْ لَهُ النَّالُهُ فَاولَلْهِكَ هُمُ الْكَفِرُونِ فَكُمْ النَّهُ فَاولَلْهِكَ هُمُ الْكَفِرُونِ فَكَ اللهُ فَاولَلْهِكَ هُمُ الْكَفِرُونِ فَكُولِ اللهُ فَاولَلْهِكَ هُمُ الْكَفِرُونِ فَكَ

دراصل بیابیان ویقین والے ہیں بی نہیں ہم نے بی توریت نازل فر مائی ہے جس میں ہدایت ونور ہے بہودیوں میں ای توریت کے ساتھ اللہ کے مانے والے انبیاء اہل اللہ اورعلاء فیصلے کرتے تھے کیونکہ آئیس اللہ کی اس کتاب کی حفاظت کا تھم دیا گیا تھا اوروہ اس پراقر ارک گواہ تھے۔ اب تہمیں چاہیے کہ لوگوں سے نہ ڈرو مرف میرا ڈررکھو میری آیتوں کوتھوڑ ہے تھوڑ ہے مول پر نہ ہیجہ۔ جولوگ اللہ کی اتاری ہوئی وتی کے ساتھ فیصلے نہ کریں وہ پورے اور پہنتہ کا فرہیں ن

(آیت: ۳۳) پھراس توریت کی مدحت وتعریف بیان فر مائی - جواس نے اپنے برگزیدہ رسول حضرت موئی بن عمران علیہ السلام پرنازل فر مائی تھی کہ اس میں ہدایت وفورانیت تھی - انبیاء جواللہ کے ذیر فر مان تھے اس پر فیصلہ کرتے رہے بہودیوں میں اس کے احکام جاری کرتے رہے تبدیلی اور تحریف سے بچر ہے رہائی لیعنی عابد علاء اور احبار لیعن ذی علم لوگ بھی اسی روش پر رہے - کیونکہ انہیں یہ پاک کتاب سونی گئی تھی اور اس کے اظہار کا اور اس پڑمل کرنے کا انہیں تھم دیا گیا تھا اور وہ اس پر گواہ و شاہد تھے - اب تنہیں چاہئے کہ بجز اللہ کے کسی اور سے نہ ڈرو - ہاں قدم قدم اور لیحہ لیحہ پرخوف رکھواور میری آیتوں کو تھوڑ ہے مول فروخت نہ کیا کرو - جان لوکہ اللہ کی وی کا تھم جونہ مانے ، وہ کا فرہے - اس میں دو تول میں جو ابھی بیان ہوں گے ان شاء اللہ - ان آبوں کا ایک شان زول بھی من لیجئے - ابن عباس سے کہا اس اولوں کو اس آبیت بین تو کا فر کہا، دوسری بین ظالم کم است ہوں کا بولی کی است ہوں کا بولی کی کہ تیسری بین فاس سے بات ہیں ہیں اس بات پر سل کو کو گئی کہ تیسری بین فاس سے بات ہیں ہیں اس بات پر سل کو کو گئی کہ خال نے بیاں میں دیت دے اور ذیل لوگوں بیں ہے کو گئی خواس کر بوگوں نے کا کو بات میں ہوگئی تھی کہ وزر کو آل کر والے اولوں کی بر کو آل کر والے اولوں کو بین ہوگئی کی کو بر کو آل کر والے اولی کو بین ہوگئی کی کہ بر کو آل کر وہ ایک ہوگئی کو بر کو آل کر وہ ایک ہوگئی کی کہ بر کو تو ایک ہوگئی کی اولوں بیل جو ایک ہوگئی کی اولوں بیل ہوگئی کہ بیل کر وہ اولوں کو بیل ہوگئی کے بہر دنوں ایک بی قبیلے کے ایک بی دول کا فروت دلواؤ دولوں دلواؤ دول ہیں ہے جواب ملا کہ بیم سرح کا بیان ہوگئی ہوگئی

ایک روایت میں ہے کہ یدونوں قبیلے بنونفیراور بنوقر یظ تھے۔ بنونفیر کی پوری دیت تھی اور بنوقر یظ کی آدھی۔حضور نے دونوں کی دیت کی سال دینے کا فیصلہ صاور فر مایا۔ ایک روایت میں ہے کہ قرظی اگر کسی نفری کوئل کر ڈالے تو اس سے قصاص لیتے تھے لیکن اس کے خلاف میں قصاص تھا ہی نہیں سووس دیت تھی۔ یہ بہت ممکن ہے کہ ادھریہ واقعہ ہوا' ادھر زنا کا قصہ واقع ہوا ہوجس کا تفصیلی بیان گر درچکا ہے اور ان دونوں پریہ آیتیں نازل ہوئیں۔واللہ اعلم ۔ ہاں ایک بات اور ہے جس سے اس دوسری شان نزول کی تقویت ہوتی ہے وہ یہ کہ اس کے بعد ہی فرمان کردیا تھا کہ جان کے عوض جان آئھ کے عوض تکھ ۔ واللہ اعلم۔

پھر انہیں کا فرکہا گیا جواللہ کی شریعت اوراس کی اتاری ہوئی وی کے مطابق فیطے اور تھم نہ کریں۔ گویہ آیت شان نزول کے اعتبار سے بھو انہیں کا فرکہا گیا جواللہ کی شریعت اوراس کی اتاری ہوئی وی کے مطابق فیطے اور تھم نہ کریں۔ گویہ آیت شان کی اوراس است کا بھی یہی تھم ہے۔ ابن مسعود فرماتے ہیں کہ رشوت حرام ہے اور رشوت ستانی کے بعد کسی شری مسئلہ کے خلاف فتو کی وینا کفر ہے۔ سدی تفرماتے ہیں ، جس نے وی الہی کے خلاف عمرا فتو کی دیا 'جانے کے باوجوداس کے خلاف کیا' وہ کا فرہے۔ ابن عباس فرماتے ہیں' جس نے اللہ کے فرمان سے انکار کیا' اس کا بیتھم ہے اور جس نے انکار تو نہ کیا گیاں سے مطابق نہ کہا' وہ خلا الم اور فاس ہے۔ خواہ اہل کتاب ہوخواہ کوئی اور ہو۔ جسی فرماتے ہیں 'دسملمانوں ہیں جس نے کتاب کے خلاف فتو کی دیا' وہ کا فرہے اور یہود یوں ہیں دیا ہوتو خلا کم ہے اور نصر انہوں میں دیا ہوتو خلا کم ہے اور نصر انہوں میں جس نے کتاب کے خلاف فتو کی دیا' وہ کا فر ہے اور یہود یوں ہیں دیا ہوتو خلا کم ہے اور نصر انہوں میں دیا ہوتو فاست ہے''۔ ابن عباس فرماتے ہیں' اس کا کفراس آیت کے ساتھ ہے''۔ طاور سے فرماتے ہیں' اس کا کفراس آیت کے ساتھ ہے''۔ طاور سے فرماتے ہیں' اس کا کفراس کے کفر جسیانہیں جو میں دیا ہوتو فاست ہے''۔ ابن عباس فرماتے ہیں' اس کا کفراس آیت کے ساتھ ہے''۔ طاور سے جین' اس کا کفراس کے کفر جسیانہیں جو میں دیا ہوتو فاست ہے''۔ ابن عباس فرماتے ہیں' اس کا کفراس آیت کے ساتھ ہے''۔ طاور سے جین' اس کا کفراس کے کفر جسیانہیں جو

سرے سے اللہ کے رسول ور آن اور فرشتوں کا منکر ہو'' - عطاً فرماتے ہیں کتیم (چھپانا) کفر سے کم ہے- اس طرح ظلم ونسق کے بھی ادنی اعلٰی درجے ہیں- اس کفر سے وہ ملت اسلام سے پھر جانے والا ہوجا تا ہے- ابن عباس فرماتے ہیں'' اس سے مرادوہ کفرنہیں جس کی طرف تم حاریے ہو''۔

وَكُتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَا آنَ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْآنُفُ وَالْآنُفُ وَالْآنُفُ وَالْسِّرِ بَالْسِرِ بِيَّا الْأَذُنُ وَالْسِرِ بَالْسِرِ بَالْسِرِ بَالْكُونُ وَالْسِرِ بَالْسِرِ بَالْسِرِ بَالْسِرِ فَهُوَ عَصَاصٌ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهُ فَهُوَ عَصَاصٌ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهُ فَهُوَ عَصَاصٌ فَمَنَ تَصَدَّقَ بِهُ فَهُو كَانَ اللهُ فَاوَلَيْكَ هُمُ الظّلِمُونِ فَي وَمَنْ لَكُمْ يَعَا اَنْزَلَ اللهُ فَاوَلَيْكَ هُمُ الظّلِمُونِ فَي وَمَنْ لَكُمْ يَعَالَمُ فَي اللهُ فَاولَيْكَ هُمُ الظّلِمُونِ فَي وَمَنْ لَكُمْ يَعْمَا آنْزَلَ اللهُ فَاولَيْكَ هُمُ الظّلِمُونِ فَي اللهُ فَاولَيْكَ هُمُ الظّلِمُونِ فَي اللهُ فَاولَيْكَ هُمُ الظّلِمُونِ فَي اللهُ فَاولَا إِلَى اللهُ فَاولَا إِلَى اللهُ فَا وَلَيْكَ هُمُ الْظّلِمُونِ فَي اللّهُ فَاولَا إِلَّا لَا اللهُ فَاولَا إِلَّا لَاللهُ فَا وَلَا إِلَّا لَا اللهُ فَا وَلَا إِلَّا لَا لَهُ فَا وَلَيْكَ هُمُ الْطَلْمُ اللهُ اللهُ فَا وَلَا إِلَّا لَا اللهُ فَا وَلَا اللهُ اللهُ فَا وَلَا إِلَّا لَا لَا لَهُ اللّهُ فَا وَلَيْ اللّهُ فَا وَلَا اللّهُ فَا وَلَا إِلَّا لَا لَا لَا لَهُ اللّهُ فَا وَلَا اللهُ اللّهُ فَا وَلَا اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ فَا وَلَا اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللللّهُ الللّهُ اللّهُ اللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللل

ہم نے یہودیوں کے ذمہ توریت میں سے بات مقرر کردی تھی کہ جان کے بدلے جان اور آ کھے کے بدلے آ کھاور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے اور چوشن اللہ تعالیٰ کے نازل کتے ہوئے کے دانت کے بدلے اور چوشن اللہ تعالیٰ کے نازل کتے ہوئے کے دانت کے بدلے اور چوشن اللہ تعالیٰ کے نازل کتے ہوئے کے دانت کے بدلے اور خاص زخموں کا بھی بدلہ ہے۔ کھر چوشن اللہ تعلم شکرئے وہی لوگ فلالم میں O

قل تھے بدلے تقاضائے عدل ہے: ﷺ (آیت:۳۵) یہودیوں کواورسرزش کی جارہی ہے کہان کی کتاب میں صاف لفظوں میں جو کھم تھا' پیھلم کھلا اس کا بھی خلاف کررہے ہیں اور سرکشی اور بے پرواہی سے اسے بھی چھوڑ رہے ہیں۔ نضری یہودیوں کوتو قرظی یہودیوں کے بدلے تل کرتے ہیں لیکن قریظ کے یہودکو بنونسیر کے یہود کے وضی قرانہیں کرتے بلکہ دیت لے کرچھوڑ دیتے ہیں۔ اس مطرح انہوں نے شادی شدہ زانی کی سنگساری کے تھم کو بدل دیا ہے اور صرف کالا منہ کر کے رسوا کر کے مارپیٹ کرچھوڑ دیتے ہیں۔ اس لئے وہاں تو انہیں کا فر کہا۔ یہاں انصاف نہ کرنے کی وجہ سے انہیں ظالم کہا۔ ایک حدیث میں حضور گاو الْعَیْنُ پڑھنا بھی مروی ہے (ابوداؤ دوغیرہ) علماء کرام کا تول ہے کہا گی شریعت جا جارے سامنے بطور تقریر بیان کی جائے اور منسوخ نہ ہوتو وہ جارے لئے بھی شریعت ہے۔ جیسے بیا حکام سب کے سب جاری شریعت ہیں۔ جیسے بیا حکام سب

امام نودی ٌفرماتے ہیں اس مسئلہ میں تین مسلک ہیں ایک تو وہی جو بیان ہوا ایک اس کے بالکل برعکس- ایک یہ کہ صرف ابرا ہیمی شریعت جاری اور باتی ہے اور کوئی نہیں ۔ اس آیت کے عموم سے یہ بھی استدلال کیا گیا ہے کہ مردعورت کے بدلے بھی قبل کیا جائے گا کیونکہ یہاں لفظ فنس ہے جومردعورت دونوں کوشامل ہے ۔ چنانچہ صدیث شریف میں بھی ہے کہ مردعورت کے خون کے بدلے آل گیا جائے گا ۔ اور صدیث میں ہے کہ مرد جب کسی عورت کو آل گیا جائے گا ۔ اور صدیث میں ہے کہ مسلمانوں کے خون آپ میں مساوی ہیں۔ بعض بزرگوں سے مروی ہے کہ مرد جب کسی عورت کو آل کردے تو اس کے بدلے قبل کہ عبور کے خلاف ہے ۔ امام ابو صنیفہ تو فرماتے ہیں کہ ذمی کا فرکے آل کے بدلے آزاد بھی قبل کردیا جائے گا ۔ لیکن یہ فرماتے ہیں کہ ذمی کا فرکے آل کے بدلے بھی مسلمان قبل کردیا جائے گا اور غلام کے قبل کے بدلے آزاد بھی قبل کردیا جائے گا۔ لیکن یہ فرماتے ہیں کہ ذمی کا فرکے قبل کے بدلے ہیں۔ اور کے شاک کردیا جائے گا۔ لیکن یہ فرمات کے خلاف ہے۔

بخاری وسلم میں ہےرسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں مسلمان کا فرکے بدلے تل نہ کیا جائے گا۔اورسلف کے بہت ہے آٹاراس بارے میں موجود ہیں کہوہ غلام کا قصاص آزاد سے نہیں لیتے تھے اور آزاد غلام کے بدلے تل نہ کیا جائے گا۔ حدیثیں بھی اس بارے میں مروی ہیں لیکن صحت کونہیں پہنچیں۔ امام شافعیؓ تو فرماتے ہیں'اس مسکلہ میں امام ابوطنیفہؓ کے خلاف اجماع ہے لیکن ان باتوں سے اس قول کا بطلان لازم نیس آتا تا وقتیکہ آیت کے عموم کو خاص کرنے والی کوئی زیروست صاف ثابت دلیل ندہو۔ بخاری وسلم میں ہے کہ حضرت انس بن نظر اللہ کی چوپھی رہے نے ایک لونڈی کے وائت قوڑ دیئے اب لوگوں نے اس سے معافی چاپی لیکن وہ نہ مانی 'حضور کے پاس معاملہ آیا۔ آپ نے بدلہ لینے کا محم دے دیا 'اس پر حضرت انس بن نظر انے فرمایا 'کیا اس عورت کے سامنے کے دائت توڑ دیئے جا کیں گے؟ آپ نے فرمایا – ہاں اے انس – اللہ کی کتاب میں قصاص کا تھم موجود ہے۔ یہ من کرفرمایا 'نہیں نہیں بیں یارسول اللہ قتم ہے اس اللہ کی جس نے آپ کو خرمایا – ہاں اے انس – اللہ کی کتاب میں قصاص کا تھم موجود ہے۔ یہ من کرفرمایا 'نہیں نہیں بیارسول اللہ قتم ہے اس اللہ کی جس نے آپ کو حضور دیا بلکہ معاف کردیا۔ اس وقت آپ نے فرمایا 'بعض بندگان رہ ایسے بھی جی کہ اگر وہ اللہ پرکوئی قتم کھالیں تو اللہ تعالی آسے پوری ہی کردے۔ دوسری روایت میں ہے کہ پہلے انہوں نے نہ تو معانی دی 'نہ دیت لینی منظور کی۔ نسائی وغیرہ میں ہے' ایک خریب جماعت کے غلام نے کسی مالدار جماعت کے غلام نے کسی مالدار جماعت کے غلام نے کسی مالدار جماعت کے غلام نے کسی موسکتا ہے کہ ان پرکوئی جم مانہ نہ رکھا۔ جوسکتا ہے کہ بی والی نے نہواور ہوسکتا ہے کہ آپ نے دیت اپنی پاس سے دے دی ہواور رہی ہی ہوسکتا ہے کہ ان سے مارش کر کے معاف کرالیا ہو۔

ابن عباس فرماتے ہیں کہ جان جان کے بدلے ماری جائے گئ آ کھ پھوڑ دکیے والے گی آ کھ پھوڑ دی جائے گئ ناک کاٹے والے کا ناک کاٹ دیا جائے گا وانت تو ڈریا جائے گا اور خم کا بھی بدلہ لیا جائے گا -اس میں آ زاد مسلمان سب کے سب برابر ہیں - مردعورت ایک ہی تھی ہیں - جبکہ یہ کام قصداً کئے گئے ہوں - اس میں غلام بھی آپی میں برابر ہیں ان کے مرد بھی اور عورت ایک ہی تھی ہیں - قاعدہ اعضا کا کثنا تو جوڑ سے ہوتا ہے - اس میں تو قصاص واجب ہے - جیسے ہاتھ 'پیر قدم ' جھیلی وغیرہ - لیکن جوز خم جوڑ پر نہ ہوں بلکہ ہڈی پر آئے ہوں ان کی بابت حضرت امام مالک رحمت اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ 'ان میں بھی قصاص ہے مگر ران میں اور اس جیسے اعضاء میں اس لئے کہ وہ خوف وخطر کی جگہ ہے' -

ان کے برخلاف ابوطنیڈ اوران کے دونوں ساتھیوں کا فدہب ہے کہ کی ہڑی ہیں قصاص نہیں ، بجو دانت کے اورامام شافعی کے نزد یک مطلق کسی ہڈی کا قصاص نہیں۔ یہی مروی ہے حضرت بحرین خطاب اور حضرت ابن عباس سے بھی اور یہی کہتے ہیں عطا بھتی ، حسن بھری زہری ابراہیم نخی ترحم اللہ عنہم اور بحر بن عبدالعزیز بھی اورائی کی طرف کے ہیں سفیان توری اورلیث بن سعد بھی۔ امام احمد سے بھی قول زیادہ مشہور ہے۔ امام ابوطنیڈ کی دلیل وہی حضرت انس والی روایت ہے جس میں ربح سے دانت کا قصاص دلوانے کا تھم حضور کا فرمودہ ہے۔ لیکن دراصل اس روایت ہے بیڈ ہب فابت نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس میں بیلفظ ہیں کہ اس کے سامنے کے دانت اس نے تو ڈود سے تھا در ہوسکتا ہے کہ بغیر ٹو شنے کے جھڑ کے بول۔ اس حالت ہیں قصاص اجماع سے واجب ہے۔ ان کی دلیل کا پورا حصدوہ ہے جو ابن باجہ میں ہے کہ 'ایک محضوت کے باز وکوئہنی سے نئچ نیچ ایک تلوار ماردی جس سے اس کی کلائی کٹ گئ محضرت کے پاس مقدمہ آیا ہیں ہے کہ 'ایک محضوف نے دوسرے کے باز وکوئہنی سے نئچ نیچ ایک تلوار ماردی جس سے اس کی کلائی کٹ گئ محضرت کے پاس مقدمہ آیا آپ نے قمام دیا کہ دیت اداکر واس نے کہا میں قصاص چاہتا ہوں' آپ نے فرمایا اس کو لے لے۔ اللہ تجھے اس میں برکت دے گا اور آپ نے قصاص کوئیس فرمایا۔ لیکن بیحدیث بیں ان کی صدیث سے تو تعمام دی گئی واس کے درست ہوجانے اور جست نہیں کرئی جاتی دوسرے راوی غران بن جار ہی اگری جی ضعیف ہیں۔ پھر وہ کہتے ہیں کہ ذخوں کا قصاص ان کے درست ہوجانے اور بھر ان کے درست ہوجانے اور بھر ان کی دیل منداحہ کی بیحدیث ہیں کہ جرجانے سے پہلے لینا جائز تہیں اوراگر پہلے لیا گیا پھر ذخم پر ھاگیا تو کوئی بدلہ دلوایا نہ جائے گا۔ اس کی دلیل منداحہ کی بیحدیث ہے کہ جست نہیں کوئی بطرون کے بہلے لینا جائز تہیں اوراگر پہلے لیا گیا پھر ذخم پر ھاگیا تو کوئی بدلہ دلوایا نہ جائے گا۔ اس کی دلیل منداحم کی بیحدیث ہے کہ جست ہے کہ کہ بھر جانے کے۔ اس کی دلیل منداحم کی بیحدیث ہے کہ دوسرے اور کی بعد دیث ہے کہ کہ جست ہے کہ کہ جست کوئی کے دوسرے اور کی بھر دیث ہے کہ کہ کہ کی دیکل منداحم کی دیں مندائی کی دیس مند ہے کہ کہ کہ کے دوسرے کوئی ہے کہ کہ کوئی ہو کہ کہ کی کہ کی کہ کی کہ کی کی کی کہ کی کے کہ کی کہ کی کی کی کہ کی کی کہ کی کہ کوئی کی کہ کی کے کہ کی کہ کوئی کے کہ کی کے کہ کی کے کہ کی کے کہ کوئی کی کی کی کے کہ کی کوئی کے کہ کی کہ کی کوئی کی کر

ایک تحف نے دوسرے کے گھٹے میں چوٹ ماری وہ آنخضرت کے پاس آیا اور کہا جھے ہدلہ دلوا پیخ آپ نے دلوادیا 'اس کے بعدوہ پھرآیا اور کہنے لگایارسول اللہ میں تو کنگڑا ہو گیا' آپ نے فرمایا' میں نے تھے منع کیا تھا کیکن تو نہ مانا' اب تیرے اس کنگڑے بن کا بدلہ پھی ہیں۔ پھر حضور کنے زخموں کے بھرجانے سے پہلے بدلہ لینے کومنع فرمایا۔

مسئلہ : ہلے ہم اگر کی نے دوسرے کوخی کیا اور بدلہ اس سے لیا گیا' اس میں بیر گیا تو اس پر پہوٹییں - مالک شافعی احمد اور جمہور صحابہ و تابعین کا یہی قول ہے - ابوصنی شکا قول ہے کہ' اس پر دیت واجب ہے اس کے مال میں سے'' ۔ بعض اور بزرگ فرماتے ہیں' اس کے ماں باپ کی طرف کے رشتہ داروں کے مال پر وہ دیت واجب ہے' ۔ بعض اور حصرات کہتے ہیں' ابقدراس کے بدلے کو ساقط ہے باتی اس کے مال میں سے واجب ہے' ۔

یجرفرہا تا ہے ''جوشی تصاص سے درگر رکرے اور بطور صدقے کے اپنے بدلے و معاف کردے تو زخی کرنے والے کا کفارہ ہوگیا اور جوزئی ہوا ہے' اسے تو اب ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے ذھے ہے'' بیض نے بیجی کہا ہے کہ وہ زخی کے لئے کفارہ ہے بیٹی اس کے گناہ ای زخم کی مقدار سے اللہ تعالیٰ بخش و بتا ہے'' ایک مرفوع صدیت میں بیآیا ہے کہ''اگر جو تھائی دیت کے برابری چیز ہے اور اس نے درگر رکر لیا تو اس مقدار سے اللہ تعالیٰ بخش و بتا ہیں۔ شک ہے تو تہائی گناہ آ دھی ہے تو آ دھے گناہ اور پوری ہے تو پورے گناہ - ایک قریش نے ایک انساری کو ذور سے دھکا دے دیا جس سے اس کے آگے کے داخت ٹوٹ گئے۔ حضرت معاویہ کے پاس مقدمہ گیا اور جب وہ بہت مرہوگیا تو آپ نے فرایا اچھا جا تھے افتیار ہے۔ حضرت ابو دروا و ہیں ہے۔ فرمانے گئے '' میں نے رسول اللہ مقافی نے ماہی معاف فرما تا ہے' اس انساری کی ذرج بو حاتا ہے اور اس کی خطا کیں معاف فرما تا ہے' اس انساری کی اس کے راج بو حاتا ہے اور اس کی خطا کیں معاف فرما تا ہے' اس انساری کی اس کے راج بو مقالی ہے گئے آپ نے خود بھی اسے حضور کی زبانی سا ہے'؟ آپ نے فرمایا' ہاں جرے ان کا نول نے سنا ہے اور ورج دل نے یاد کیا ہور کا ابودر دائے ہیں گربہت خوش ہوت بیا ہی ہوگوا مورہ و کہ میں نے اور وایت میں ہو کہ اور وایت ہیں۔ اور اور کی کا ابودر دائے ہیں کر بہت خوش خون یا اس ہے کہ کو معاف کرد ہے وہ کہ شرک کی دیت وہ دینا چاہتا تھا گئی نے برائی ہے کہ جس شخص کے الفاظ یہ ہیں کہ'' جوشخص خون یا اس ہے کہ کو معاف کرد ہوت کی کہ برائش ہے کہ بین گئاہ معاف فرماد یا ہے۔ مند ہیں یہ بھی صدیف ہے' اللہ کے کم میں کوئی ذخم کے الفاظ ہیں' ۔ پہلے گزر چکا ہے' کہ اس کی بیدائش سے ہو ظالم ہیں' ۔ پہلے گزر چکا ہے' کہ کو کو اس کی کہ معاف کرد نے والے نظالم ہیں' ۔ پہلے گزر چکا ہے' کہ کو کھوا نے کہ بھی گئاہ میں کہ بھی تھا تھا ہوں کہ بھی تھا کہ ہیں' ۔ پہلے گزر چکا ہے' کہ کے کھوئو کو کہ بھی کہ بھی گئاہ میں نے برائی ہو کہ اس کے بھی کہ بھی کو کہ کو کھوا کہ کہ بھی کو کہ کو کھوا کہ کہ بھی تھا کہ بھی گئاہ میں ' ۔ پہلے گزر چکا ہے' کہ کھوئی کہ کہ بھی گئاہ میں ' ۔ پہلے گزر چکا ہے' کہ کھوئی کہ کہ بھی گئاہ کہ کہ بھی تھا کہ کہ بھی تھا کہ کہ بھی تھا کہ کہ بھی تھا کہ کہ بھی کو کھوئی کہ کہ کہ بھی کو کہ کھوئی کہ کہ کہ کہ کو کھوئی کی کے کہ کہ کہ کو کھوئی کے کہ کہ کو کھوئی کو کہ کہ کو کھوئی کے کہ ک

وَقَهْ اِنَاعَلَى الْنَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَعَ مُصَدِقًا لِمَا بَيْنَ وَقَهْ الْمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرُنِةِ وَالْتَيْنَ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَ نُورٌ لَا يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرُنِةِ وَهُدًى وَ مُوْعِظَةً وَمُصَدِقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرُنِةِ وَهُدًى وَ مَوْعِظَةً لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرُنِةِ وَهُدًى وَ مَوْعِظَةً لِلْمُتَّقِيْنَ هُولِيَ اللهُ فَاوُلِيكَ هُمُ الْفُسِقُورِينَ اللهُ فَاوُلِيكَ هُمُ الْفُسِقُورِينَ اللهُ وَالْمِكَ هُمُ الْفُسِقُورِينَ اللهُ وَاوُلِيكَ هُمُ الْفُسِقُورِينَ اللهُ وَالْمِنْ لَا اللهُ وَاوُلِيكَ هُمُ الْفُسِقُورِينَ اللهُ وَالْمُولِيكَ اللهُ وَالْمُ اللهُ اللهُ وَاوُلِيكَ هُمُ الْفُسِقُورِينَ اللهُ اللهُ وَالْمُقَالِيكَ هُمُ الْفُسِقُورِينَ اللهُ اللهُ اللهُ وَالْمُ اللهُ المُ اللهُ ال



اورہم نے ان کے پیچھیٹی بن مریم کو بیمجاجوا پینے ہے آگے کی کتاب بین توریت کی تقدیق کرنے والے تصاورہم ہی نے انہیں انجیل عطافر مائی جس میں ہدایت تھی اور نور اور وہ اپنے کے اندرت کی تقدیق کی ادر نور اور وہ اپنے کے اندرت کی تعلق میں اور وہ سراسر ہدایت وقعیحت تھی پارسالوگوں کے لئے ۞ انجیل والوں کو بھی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ سے کہ اللہ تعالیٰ سے جو پھی انجیل میں نازل فرمایا ہے ای کے مطابق تھم کریں جو اللہ کے نازل کردہ ہے ہی تھم نہ کریں 'وہ بدکار فاس میں آ

باطل کے غلام لوگ: ہذہ ہذہ (آیت: ۲۹ – ۲۷) انبیاء بن اسرائیل کے پیچے ہم عینی نی کولائے جوتوریت پرایمان رکھتے تھا اس کے احکام کے مطابق لوگوں میں فیصلے کرتے تھے ہم نے انہیں بھی اپنی کتاب انجیل دی جس میں جن کی ہدایت تھی اور شہبات اور مشکلات کی توضیح تھی اور پہلی البامی کتابوں کی تصدیق تھی ہی پہلی کتاب ان بیرہ موجود تھے۔ جیسے قرآن میں اور جگہ ہے کہ حضرت عینی نے فربایا میں تہارے لئے بعض وہ چزیں طال کروں گا جوتم پرحرام کردی گئی میں موجود تھے۔ جیسے قرآن میں اور جگہ ہے کہ حضرت عینی نے فربایا میں تہارے لئے بعض وہ چزیں طال کروں گا جوتم پرحرام کردی گئی میں اور جگہ ہے کہ حضرت عینی نے قوریت کے بعض احکام منسوخ کردیے ہیں۔ آجیل سے پارسالوگوں کی رہنمائی اور وعظ و پند ہوں تھی کہ وہ اپنے تا کا عالم منسوز کردیے ہیں۔ آجیل سے پارسالوگوں کی رہنمائی اور وعظ و پند میں ہوگئی کہ وہ اپنے تا کہ حضرت عینی کی فرخی ہے گئی ہی پڑھا گیا ہے اس صورت میں و اُلیکٹ گئی میں لام ہے کہ معنی میں ہوگئی کہ وہ اپنی کی کہ میں ہوگئی میں ہوگئی کہ وہ اپنی اور اس لام کہام کا اس کے حضرت عینی کو نجیل اس کے دی تھی کہ وہ اپنی اور اس لام کہام کا اس میں اس کے دی تھی ہوں کے کہائیں چاہئی ہی پڑھی جا گیا گئل الکٹ نے بال تندی اور اس کو کہا کہا ہی ہوگئی کہ وہ اپنی اور اس لام کہام کا اس کے دی تھی ہوں کے کہائیں ہوگئی کہ وہ اپنی کی میاب کی تابعداری کرتے ہیں جس کی صفت اپنی اس توریت میں کسی ہوگئی پائے ہیں وہ اللہ کی اطاب کے عامل ہیں نہ ہی تھی کو کہاں کے مطابق کی مطابق تھی مذکر ہیں وہ اللہ کی اطاب سے خارج 'حق کے تارک اور باطل کے عامل ہیں 'یہ آ یت نے بھی کو کہاں کے مطابق کے تیں ہیں ہوگئی میں ہوگئی گئی کہاں کے حق میں ہے۔ دوئی آ بیت سے بھی پی خالم ہے اس جو کہا ہے۔

ہم نے تیری طرف تن کے ساتھ میں کتاب نازل فرمائی ہے جواپے ہے آگلی کتابوں کی تھدین کرنے والی ہے اوران کی محافظ ہے۔ سوتوان کے آپس کے محاطلات میں اللہ کی اتاری ہوئی کتاب کے ساتھ محم کراس تن ہے ہٹ کران کی خواہشوں کے پیچھے ندلگ کم میں سے ہرایک کے لئے ہم نے ایک وستوراور راہ مقرر کردی ہے اگر منظور موئی ہوتا تو تم سب کوایک ہی امت بنادیتا لیکن اس کی چاہت ہے کہ جو تہمیں دیا ہے اس میں تمہیں آز ماے ہم نیکیوں کی طرف جلدی کرؤتم کی میں میں میں میں انتہاں کی جا ہے۔ پھروہ تہمیں ہروہ چیز جنادے گاجس میں تم اختلاف کرتے رہتے تھے O



ضروری ہیں۔ان بدنصیب جاہلوں نے اپنی طرف سے جواح کام گھڑ لئے ہیں اور ان کی وجہ سے کتاب اللہ کو پس پشت ڈال دیا ہے 'خبر دارا سے نہاتو ان کی چاہتوں کے پیچھے لگ کر حق کو نہ چھوڑ بیٹھنا۔ ان میں سے ہرایک کے لئے ہم نے راستہ اور طریقہ بنادیا ہے۔ کسی چیز کی طرف ابتداء کرنے کو شرعة کہتے ہیں۔ منہاج لغت میں کہتے ہیں واضح اور آسان راستے کو۔ پس ان دونو لفظوں کی بہی تغییر زیادہ مناسب ہے۔ کہلی تمام شریعتیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھیں' وہ سب تو حید پر شفق تھیں البتہ چھوٹے موٹے احکام میں قدر سے ہیر پھیرتھا۔ جیسے حدیث شریف میں ہے' جہم سب انبیاء علاقی بھائی ہیں' ہم سب کا دین ایک ہی ہے' ہر نبی تو حید کے ساتھ بھیجا جاتا رہا اور ہر آسانی کتاب میں تو حید کا بیان اس کا جوت اور اس کی طرف وعوت دی جاتی ہیں' ۔ '

جیے قرآن فرماتا ہے کہ تجھ سے پہلے جتنے بھی رسول ہم نے بھیج ان سب کی طرف یہی وجی کی کہ میرے سواکوئی معبود هقی نہیں تم سبصرف میری بی عبادت كرتے رہواور آيت ميں ہے وَلَقَدُ بَعَثْنَاالخ ، ہم نے ہرامت كوبزبان رسول كهلواديا كمالله كى عبادت كرواور اس کے سواد وسروں کی عبادت سے بچو-احکام کا اختلاف ضرور کوئی چیز کسی زمانے میں حرام تھی کھر حلال ہوگئی یاس کے برعس یا کسی تھم میں تخفیف تھی اب تاکید ہوگئی یااس کے خلاف اور میجمی حکمت اور مصلحت اور جحت ربانی کے ساتھ مثل توریت ایک شریعت ہے انجیل ایک شریعت ہے قرآن ایک مستقل شریعت ہے تا کہ ہرز مانے کے فر مانپر داروں اور نافر مانوں کا امتحان ہوجایا کرے- البنہ توحید سب ز مانوں میں مکسال رہی اور معنی اس جملہ کے میہ ہیں کہ اے امت محری تم میں سے ہر خض کے لئے ہم نے اپنی اس کتاب قر آن کریم کوشریعت اور طریقہ بنایا ہے۔تم سب کواس کی اقترااور تابعداری کرنی چاہئے۔اس صورت میں جَعَلْنَا کے بعد خمیرہ کی مخذوف ماننی پڑے گی۔ پس بہترین مقاصد حاصل کرنے کا ذریعہ اور طریقة صرف قرآن کریم ہی ہے کیکن صحیح قول بہلا ہی ہے اوراس کی دلیل بی ہی ہے کہ اس کے بعد ہی فرمان ہوا ہے کہ اگر اللہ جا بتا تو تم سب کو ایک ہی امت کردیتا۔ پس معلوم ہوا کہ اگلا خطاب صرف اس امت سے ہی نہیں بلکسب امتوں سے ہےاوراس میں اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی اور کامل قدرت کا بیان ہے کہ اگروہ جا ہتا تو سب لوگوں کو ایک ہی شریعت اور دین برکرویتا -کوئی تبدیلی کسی وقت نہ ہوتی ۔ نیکن رب کی حکمت کا ملہ کا تقاضا یہ ہوا کہ علیحدہ علیحدہ شریعتیں مقرر کرے'ایک کے بعد دوسرا نبی بھیجے اور بعض احکام ا گلے نبی کے پچھلے نبی سے بدلوا دے پہال تک کہتمام اسکلے وین حضرت محمد ﷺ کی نبوت سے منسوخ ہو گئے اور آپ تمام روئے زمین کی طرف جیجے گئے اور خاتم الانبیاء بنا کر بھیجے گئے۔ یو خلف شریعتیں صرف تمہاری آ زمائش کے لئے ہوئیں تا کہ تا بعداروں کو جزااور نافر مانوں کو سزاطے- یہ بھی کہا گیا کہوہ تہمیں آزمائے اس چیز میں جو تہمیں اس نے دی ہے یعنی کتاب- پس تہمیں خیرات اور نیکیوں کی طرف سبقت اور دوڑ کرنی چاہیے-اللہ کی اطاعت اس کی شریعت کی فرما نبرداری کی طرف آ گے بڑھنا چاہیے اوراس آخری شریعت ٗ آخری کتاب اور آخری پینمبرکی بددل و جان فرماں برداری کرنی چاہیے -لوگوتم سب کا مرجع و ماویٰ اورلوٹنا پیرنا اللہ ہی کی طرف ہے- وہاں وہ تہمیں تمہارے اختلاف کی اصلیت بتاد ہے گا' پچوں کوان کی سچائی کا اچھا کھل دے گا اور ہروں کوان کی کیج بحثی' سرکشی اورخواہش نفس کی پیروی کی سز ادے گا-

جوج کو ماننا تو ایک طرف بلکہ حق سے چڑتے ہیں اور مقابلے کرتے ہیں۔ ضحاک گہتے ہیں مرادامت محمد علی ہے مگر اول ہی اولی ہے۔ پھر پہلی بات کی اور تاکید مور ہی ہے اور اس کے خلاف سے روکا جاتا ہے اور فر مایا جاتا ہے کہ '' ویکھو کہیں ان خائن مکار' گذاب کفار یہود کی باتوں میں آ کر اللہ کے کسی تھم سے ادھرادھر نہ ہو جانا۔ اگروہ تیرے احکام سے روگردانی کریں اور شریعت کے خلاف کریں تو تو سمجھ لے کسی میں اس کی ساوی کاریوں کی وجہ سے اللہ کا کوئی عذاب ان پر آنے والا ہے۔ اس کے توفیق خیران سے چھین کی گئے۔ اکثر لوگ فاس ہیں لیمنی اطاعت حق سے خارج۔ اللہ کے دین کے خالف ہوایت سے دور ہیں''۔ جیسے فر مایا وَ مَا آ اکشُرُ النَّاسِ وَ لَوُ حَرَصُتَ بِمُومِنِينَ یعنی گوتو اطاعت حق سے خارج۔ اللہ کے دین کے خالف ہوایت سے دور ہیں''۔ جیسے فر مایا وَ مَا آ اکشُرُ النَّاسِ وَ لَوُ حَرَصُتَ بِمُومِنِينَ یعنی گوتو

حرص کر کے چاہے کیکن اکثر لوگ موکن نہیں ہیں۔ اور فرمایا وَ اِن تُطِعُ اکْتُرَ مَنُ فِی الْاَرُضِ یُضِلُّوكَ عَنُ سَبِیلِ اللهِ اگر توزین والوں کی اکثریت کی مانے گا تو وہ تجھے بھی راہ جن سے بہکادیں گے۔ یہودیوں کے چند بڑے بڑے رئیسوں اور عالموں نے آپس میں ایک میٹنگ کر کے حضور کی خدمت میں حاضر ہو کرع ض کیا کہ آپ جانتے ہیں اگر ہم آپ کو مان لیس تو تمام یہود آپ کی نبوت کا اقرار کرلیں گے اور ہم آپ کو مان لیس تو تمام یہود آپ کی نبوت کا اقرار کرلیں گے اور ہم آپ کو مان لیس تو تمام یہود آپ کی نبوت کا اقرار کرلیں گے اور ہم آپ کو مان کی جھڑ اے اس کا فیصلہ ہمارے مطابق کرد ہے ۔ آپ نے انکار کردیا اور اس پربی آپیس ازیں۔

اس کے بعد جناب باری تعالی ان لوگوں کا ذکر کر رہا ہے جواللہ کے تھم سے ہٹ جا کیں جس میں تمام بھلا ئیاں موجود اور تمام برائیاں دور ہیں۔ ایسے پاک تھم سے ہٹ کررائے قیاس کی طرف بخواہش نفسانی کی طرف اوران احکام کی طرف جھے جولوگوں نے ازخودا پی برائیاں دور ہیں۔ ایسے پاک تھم سے ہٹ کررائے قیاس کی طرف ہوا ہے تھے۔ وہ بہت سے طرف سے بغیر دلیل شرق کے گھڑ لئے ہیں جیسے کہ اہل جاہلیت اپنی جہالت و صلالت اور اپنی رائے اور اپنی مرضی کے مطابق تھم احکام جاری کرلیا کرتے تھے جوالیاس نے گھڑ و بیئے تھے۔ وہ بہت سے کرلیا کرتے تھے جوالیاس نے گھڑ و بیئے تھے۔ وہ بہت سے احکام کا وہ احکام کے جموعے اور دفاتر تھے جو مختلف شریعتوں اور نہ ہوں سے چھانے گئے تھے۔ یہودیت نفر انبیت اسلامیت وغیرہ سب کے احکام کا وہ مجموعہ تھا اور پھراس میں بہت سے احکام وہ بھی تھے جو صرف اپنی عقل اور مصلحت وقت کے پیش نظر ایجاد کئے گئے جے جن میں اپنی خواہش کی ملاوٹ بھی تھی۔ پس وہ بی مجموعے ان کی اولا دمیں قابل عمل تھہر گئے اور اس کو کتاب وسنت پر فوقیت اور تقذیم دے لی۔ در حقیقت ایسا کرنے والے کا فر ہیں اور ان سے جہاد واجب ہے یہاں تک کہ وہ لوٹ کر اللہ اور اس کے رسول کے تھم کی طرف آ جا کیں اور کسی چھوٹے یا ہوئے اہم معاملہ میں سوائے کتاب وسنت کے وکئی تھم کی کانے لیں۔

اللہ تعالیٰ فرما تا ہے کیا یہ جاہلیت کے احکام کا ارادہ کرتے ہیں اور تھم رب سے سرک رہے ہیں؟ یقین والوں کے لئے اللہ ہے بہتر کمران اور کار فرما کون ہوگا؟ اللہ سے زیادہ عدل وانصاف والے احکام کس کے ہوں گے؟ ایما نداروریقین کا مل والے بخوبی جانتے اور مائٹ اور کار فرما کون ہوگا؟ اللہ سے زیادہ عدل وانصاف والے احکام کس کے ہوں گے؟ ایما ندارور مائل وضوابط کسی کے بھی نہیں ہو سکتے ۔ وہ اپی مخلوق پر اس سے بھی زیادہ مہر بان ہے جتنی ماں اپنی اولا د پر ہوتی ہے۔ وہ پورے اور پختہ علم والا کا مل اور عظیم الثمان قدرت والا اور عدل وانصاف والا ہے۔ حضرت حسن فرماتے ہیں 'اللہ کے فیصلے کے بغیر جوفتو کی دیاس کا فتو کی جاہلیت کا تھم ہے' ۔ ایک شخص نے حضرت طاؤس سے بوچھا کی اولا د میں سے ایک کو زیادہ اور ایک کو کم دے سکتا ہوں؟ تو آپ نے بہی آبیت پڑھی۔ طبر انی میں ربول طاؤس سے بردا اللہ کا دشمن وہ ہے جو اسلام میں جاہلیت کا طریقہ اور حیلہ تلاش کرے اور بے وجہ کسی گردن مارنے کے در بے ہوجائے' ۔ بیصدیث بخاری میں بھی قدرے الفاظ کی زیاد تی کے ساتھ ہے۔

يَايَّهُ الَّذِيْنَ امَنُوا لاَ تَتَخِذُوا الْيَهُودَ وَ النَّصْرَى الْكَالَةِ بَعْضُ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمُ مِّنْكُمُ فَاِنَّهُ مِنْهُمُ لَٰ اللَّهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظَّلِمِيْنَ ۞ النَّهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظَّلِمِيْنَ۞

اے ایمان والوتم یہود ونصار کی کو دوست نہ بناؤ۔ یہ تو آ پس میں ہی ایک دوسرے کے دوست ہیں۔تم میں سے جوبھی ان میں ہے کسی سے دوتی کرنے وہ انہی میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔تم میں سے جوبھی ان میں ہے کہ دوست نہیں دکھا تا 🔾

تو دیکھے گا کہ جن کے دل میں بیاری ہے' وودوڑ دوڑ کران میں گھس رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں خطرہ ہے۔ایسا نہ ہو کہ کوئی حادثہ ہم پر پڑجائے' بہت ممکن ہے کہ اللہ تقالی فتح دے دیا ہے پاس سے کوئی اور چیز لائے۔ پھر تو بیا ہے دلوں میں چھپائی ہوئی باتوں پر بےطرح نادم ہونے لکیں ۞ اورا بیا ندار کہنے لکیس گے کہ کیا ۔ یہی وہ لوگ ہیں جو بڑے مبالغہ سے اللہ کی تشمیس کھا کھا کر کہتے ہیں کہ ہم تہارے ساتھ ہیں' ان کے اعمال غارت ہوئے اور بینا کام ہوگئے ۞

(آیت:۵۳-۵۳) اللہ تعالی فرما تا ہے ممکن ہاللہ مسلمانوں کوصاف طور پرغالب کردے مکہ بھی ان کے ہاتھوں فتح ہوجائے۔
فیصلے اور حکم ان ہی کے چلے لگیس حکومت ان کے قدموں میں سرڈال دے۔ یا اللہ تعالی اور کوئی چیز اپنے پاس سے لائے بعنی یہود و نصلای کو مغلوب کر کے انہیں ذلیل کر کے ان سے جزید لینے کا حکم مسلمانوں کودے دے۔ پھر تو یہ منافقین جو آج کیل لیک کر ان سے گہری دو تی کرتے پھرتے ہیں بڑے بھن نے اور اپنی سے اور اپنی سے اور یہ جیسے کرتے پھرتے ہیں بڑے بھنا نے لگیس گے۔ ان کے پردے کھل جا کیں گے اور یہ جیسے اندر تھے ویسے ہی باہر سے نظر آئیں گے۔ اس وقت مسلمان ان کی مکاریوں پر تعجب کریں گے اور کہیں گے اے لو یہی وہ لوگ ہیں جو بڑی بڑی حتم ہور کی ہوتے ہیں جو بڑی سے انہوں نے جو پایا تھا وہ کھودیا تھا اور ہر باو ہو گئے۔ و یکھُوں کو تو جمہور کی سے انہوں نے جو پایا تھا وہ کھودیا تھا اور ہر باو ہو گئے۔ و یکھُوں کو جہور کی قرات ہے۔ ایک قرات بخیر واؤ کے بھی ہے۔ اہل مدید کی یہی قرات ہے یکھُوں کو مبتدا ہے اور دوسری قرات اس کی یکھُوں کہ تو مبتدا ہے اور دوسری قرات اس کی یکھُوں کہ تو یہ فکہ لیے یہ کو کہ کہ کے دید کی کہی قرات ہے یکھُوں کو قومبتدا ہے اور دوسری قرات اس کی یکھُوں کہ تو یہ فکھندی یرعطف ہوگا گویا وَ اَنْ یکھُوں کی ہے۔

ان آیتوں کا شان نزول بیہ کہ جنگ احد کے بعد ایک شخص نے کہا کہ میں اس یہودی سے دوسی کرتا ہوں تا کہ موقع پر مجھے نفع مہنیے

دوسرے نے کہا میں فلاں نصرانی کے پاس جاتا ہوں اس سے دوئتی کر کے اس کی مدد کروں گا۔ اس پر بیآ بیتیں اتریں-عکرمة فرماتے ہیں ''لبابہ بن عبدالمنذ رکے بارے میں بیآیتیں اتریں جبکہ حضور کے انہیں بنو قریظہ کی طرف جیجا تو انہوں نے آپ سے بوچھا کہ حضور کہارے ساتھ کیا سلوک کریں گے؟ تو آپ نے اپنے گلے کی طرف اشارہ کیا لیمنی تم سب کو آل کرادیں گے''- ایک روایت میں ہے کہ بیآ بیتیں عبداللدين الى بن سلول كے بارے ميں اترى ہيں-حضرت عبادہ بن صاحت في حضرت سے كہا كه بہت سے يبود يوں سے ميرى دوتى ہے مگر میں ان سب کی دوستیاں تو ڑتا ہوں۔ مجھے الله رسول کی دوتی کافی ہے۔ اس پر اس منافق نے کہا میں دوراندیش ہوں دور کی سوچنے کا عادی ہوں۔ مجھ سے بینہ ہوسکے گا-نہ جانے کس وقت کیا موقعہ پر جائے؟حضور یے فرمایا اے عبداللہ تو عباد اللہ کے مقابلے میں بہت ہی گھاٹے میں رہا'اس پر بیآ یتیں اتریں-ایک روایت میں ہے کہ' جب بدر میں مشرکین کو شکست ہوئی تو بعض مسلمانوں نے اپنے ملنے والے یہودیوں سے کہا کہ یہی تمہاری حالت ہواس سے پہلے ہی تم اس دین برحق کوقبول کرلؤانہوں نے جواب دیا کہ چند قریشیوں پر جولزائی کے فنون سے بہرہ ہیں فتح مندی حاصل کر کے کہیں تم مغرور نہ ہوجانا ہم سے اگر پالا پڑا تو ہم تو تہمیں بتادیں اس کے کہاڑائی سے کہتے ہیں۔ اس پرحضرت عبادہؓ اورعبداللہ بن ابی کا وہ مکالمہ ہوا جواویر بیان ہو چکا ہے- جب یہودیوں کے اس قبیلہ ہے مسلمانوں کی جنگ ہوئی اور بفضل رب بہغالب آ گئے تو اب عبداللہ بن الی آپ ہے کہنے لگا' حضورٌ میرے دوستوں کے معاملہ میں مجھے پراحسان کیجئے – بہلوگ خزرج كساتهى تقد حضوران اسكوكى جواب ندديا اس في مركها أب في مندموراليا بيآب كدامن سے چيك كيا أب فيصد فرمايا کہ چھوڑ و ہے اس نے کہانہیں یارسول اللہ! میں نہ چھوڑ وں گا یہاں تک کہ آپ ان کے بارے میں احسان کریں ان کی بڑی پوری جماعت ہاورآج تک بیلوگ میرے طرفدارر ہے اورایک ہی دن میں بیسب فنا کے گھاٹ اثر جائیں گے۔ مجھے تو آنے والی مصیبتوں کا کھٹا ہے۔ آ خرحضورً نے فرمایا' جاوہ سب ٹیرے لئے ہیں''-ایک روایت میں ہے کہ جب بنوقیقاع کے یہودیوں نے حضور ﷺ سے جنگ کی اوراللہ نے انہیں نیچا دکھایا تو عبداللہ بن ابی ان کی حمایت حضور کے سامنے کرنے لگا اور حضرت عبادہ بن صامت ہے باوجود یکہ بیمھی ان کے حليف تھے ليكن انہوں نے ان سے صاف برات ظاہر كى - اس يربية بيتيں هُمُ الْعَلِبُونَ تك اتريں -منداحمد ميں ہے كه اس منافق عبدالله بن ابی کی عیادت کے لئے حضور تشریف لے گئے تو آپ نے فرمایا میں نے تو تحقیے بار ہاان یہودیوں کی محبت سے رو کا تواس نے کہا ا سعد بن زرارہ توان ہے تشنی رکھتا تھا۔ وہ بھی مرگیا''۔

آياتُهَا الَّذِينَ امَنُوا مَنَ يَرْتَدَ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهِ فَسَوْفَ يَاتِهُا الَّذِينَ الْمُؤْمِنِينَ آعِزَةً يَالِهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ الْإِلَّةِ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ آعِزَةٍ عَلَى اللهُ وَهُمِ يُكِبُهُمْ وَيُحِبُّونَهُ الْإِلْمِ عَلَى اللهِ وَلا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لاَيْمٍ عَلَى اللهِ وَلا يَخَافُونَ لَوْمَةً لاَيْمٍ عَلَيْكُونَ لَا اللهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللهُ عَلِيمُ اللهِ يَوْتِيهِ مَن يَشَاءُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللهُ عَلِيمُ اللهِ اللهُ عَلَيْمُ اللهُ اللهِ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللهُ الل

اے ایمان والوتم میں سے جوشن اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ تعالی بہت جلدالی قوم کولائے گا جواللہ کی محبوب ہوگی اور وہ بھی اللہ سے مجت رکھتی ہوگی - زم دل ہوں مے مسلمانوں پراور سخت اور تیز ہوں گے کفار پر – اللہ کی راہ میں جہاد کرتے رہیں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ بھی نہ کریں گئے ہیہ ہے اللہ کا فضل جے جا ہے دے – اللہ تعالی بڑی وسعت والا اور زبردست علم والا ہے ۞ قوت اسلام اور مرتدین: ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۵۴ الله رب العزت جوقادر و غالب ہے خبر دیتا ہے کہ اگر کوئی اس پاک دین سے مرتد ہوجائے تو وہ اسلام کی قوت گھٹانہیں دے گا الله تعالی ایسے لوگوں کے بدلے ان لوگوں کواس سے دین کی خدمت پر مامور کرے گا 'جوان سے ہرحیثیت میں اچھے ہوں کے جیسے اور آیت میں ہو ان تتلو ا اور آیت میں ہے اِن یَّشَا یُذَهِبُکُمُ ایُّهَاالنَّاسُ و یَانُتِ بِالْحَرِیُنَ اور جمد میں ایجھے ہوں کے جیسے اور آیت میں ہو ان تتلو ا اور آیت میں ہے اِن یَّشَا یُذَهِبُکُمُ ایُّهَاالنَّاسُ و یَانُتِ بِالْحَرِیُنَ اور جگہ فرمایا و یَانِ بِنْحَلُقِ جَدِیدِ الحَ 'مطلب ان سب آیوں کا وہی ہو جو بیان ہوا – ارتد او کہتے ہیں' حق کو چھوڑ کر باطل کی طرف پھر اور کو جمد بن کعبِ فرماتے ہیں' نے الفت صدیق میں جو بیان ہوگ اسلام سے پھر گئے تھان کا حکم اس آیت میں ہے ۔ جس قوم کوان کے بدلے لانے کا وعدہ دے رہا ہے وہ اہل قاد سے ہیں یا قوم سبا ہے ۔ بیان ہوئی ہے – ایک روایت ہیں ہے کہ آپ نے حضرت ابوموئی اشعری کی طرف اشارہ کر کے فرمایا' وہ اس کی قوم ہے –



الجن كى برداشت كى طاقت نه بوئ - پر فرمايا الله كافعال به جه جا به دے - يعنى كمال ايمان كى بيفتيں فاص الله كا عطيه بيں - اى كى طرف سے ان كى تو نيق به وق به بات بى الله كا فعلى بهت بى وقتى به اور وه كا لما كم والا به خوب جا نتا ہے كماس بهت بنى فعت كا صحتى كون ہے؟

القما وَلِيْ اللّٰهِ عَلَى اللّٰهِ عَلَى اللّٰهِ وَرَسُولُهُ وَالّذِيْنَ الْمَنُو اللّٰذِيْنَ يُقِيْمُونَ الصّلاقَ وَيُولُونُ وَالّذِيْنَ الْمَنُو اللّٰذِيْنَ يُقِيْمُونَ الصّلاقَ وَيُولُونُ وَالّذِيْنَ الْمَنُو اللّٰذِيْنَ يُقِيْمُونَ الصّلاقَ وَيُولُونُ وَالّذِيْنَ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ وَالّذِيْنَ وَيُؤْتُونَ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ وَالّذِيْنَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَالّذِيْنَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَالّذِيْنَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَالّذِيْنَ اللّٰهُ وَاللّٰذِيْنَ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ وَاللّٰذِيْنَ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ وَاللّٰذِيْنَ اللّٰهُ وَاللّٰذِيْنَ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ وَاللّٰذِيْنَ اللّٰهُ اللّٰهُ وَاللّٰذِيْنَ اللّٰهُ اللّٰهُ وَاللّٰذِيْنَ اللّٰهُ وَاللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ وَاللّٰذِيْنَ اللّٰهُ وَلَا اللّٰهُ اللّٰه

اُ مَنُولُ فَالِ حِزْبَ اللّهِ هُمُ الْعُلِمُونَ عَنَ اللّهِ مُمُ الْعُلِمُونَ عَنَ اللّهِ مُمُ الْعُلِمُونَ ع ملما نوتمهارا دوست خودالله ہے اوراس کارسول ہے اورا کیان والے ہیں جونماز دن کی پابندی کرتے ہیں اورزکوۃ اداکرتے رہے ہیں اووہ نشوع وضوع کرنے والے ہیں O جو مخص اللہ سے اوراس کے رسول سے اور مسلمانوں سے دوی کرے وہ یقین مانے کہ اللہ تعالیٰ کی جماعت ہی غالب

و مصوع کرنے والے ہیں کہ جو مس اللہ ہے اور اس کے رسول ہے اور مسلمانوں سے دولی کرنے وہ یعین مانے کہ اللہ تعالی ی جماعت ہی عالب

ر ہے گ O

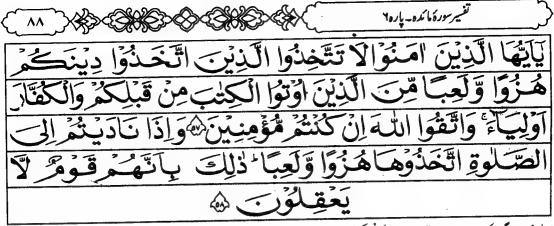
ر ہے گ کے دوستیاں سے موسن بھی وہ جن میں میں میں میں میں میں ہوں کہ وہ نماز کے پورے پا بند ہوں جو اسلام کا اعلیٰ اور بہترین رکن ہے اور صرف اللہ کاحق ہے اور آخری جملہ جو ہے اس کی نسبت بعض لوگوں کو وہم سا ہو گیا ہے کہ بید اور زکو قادا کرتے ہیں جو اللہ کے ضعیف مسکین بندوں کاحق ہے اور آخری جملہ جو ہے اس کی نسبت بعض لوگوں کو وہم سا ہو گیا ہے کہ بید

اور زکو ۃ اداکرتے ہیں جواللہ کے ضعیف مسکین بندوں کا حق ہے اور آخری جملہ جو ہے اس کی نسبت بعض لوگوں کو وہم ساہوگیا ہے کہ یہ یُوٹُوکُ الزَّ سخو ۃ سے حال واقع ہے یعنی رکوع کی حالت میں زکوۃ اداکرتے ہیں۔ یہ بالکل غلط ہے۔ اگراسے مان لیاجائے تو بیاتو نمایاں طور پر ثابت ہوجائے گا کہ رکوع کی حالت میں زکوۃ دینا افضل ہے حالانکہ کوئی عالم اس کا قائل ہی نہیں۔ ان وہمیوں نے یہاں ایک واقعہ بیان کیا ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب نماز کے رکوع میں منے جوالک سائل آگراتو آپ نے اٹنی انگوشی اتار کراہے دے دی و اللّذین آمنیو ا

پر ثابت ہوجائے گا کہ رلوع کی حالت میں زلوۃ دینا انسل ہے حالانکہ لوئی عالم اس کا قام ہی ہیں۔ان وہمیوں نے یہاں ایک واقعہ بیان کیا ہے کہ حضرت علیٰ بن ابی طالب نماز کے رکوع میں نتھے جوا یک سائل آ گیا تو آپ نے اپنی انگوشمی ا تار کراسے دے دی و اللّذِینَ امّنُوا سے مراد بقول عتبہ جملہ مسلمان اور حضرت علیٰ ہیں۔اس مریبہ آیت اتری ہے۔ ایک مرفوع حدیث میں بھی انگوشی کا قصہ ہے اور بعض دیگر مفسرین نے بھی یہ تفییر کی ہے لیکن سندا کی بھی صبحے نہیں'رجال ایک کے

د کھے چکا ہے کہ میں اور میر بے رسول ہی غالب رہیں گئے اللہ پراور آخرت پرایمان رکھنے والوں کوتو اللہ اور رسول کے دشمنوں سے دوتی رکھنے والا بھی پندنہ آئے گا چاہے وہ باپ بیٹے بھائی اور کئے قبیلے کے لوگوں میں سے ہی کیوں نہ ہوئی ہی ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان لکھ دیا ہوا بھی پندنہ آئے گا چاہے وہ باپ بیٹے بھائی اور کئے قبیلے کے لوگوں میں سے ہی کیوں نہ ہوئی ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان لکھ دیا ہے اور اپنی روح سے ان کی تائید کی ہے۔ انہیں اللہ تعالی ان جنتوں میں لے جائے گا جن کے نیچ نہریں بہدرہی ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گئر ہیں اور اللہ ہی کا شکر قبل کے اللہ کے دلول اور سے دروں اور سے دوش ہیں۔ یہی اللہ کے شکر ہیں اور اللہ ہی کا شکر قبل کی ان جملے مومنوں کی دوستیوں پر راضی اور رضا مند ہو جائے 'وہ دنیا میں فاتح ہے اور آخرت میں فلاح پانے والا ہے۔ اس لئے اس آیت کو بھی اس جملے مومنوں کی دوستیوں پر راضی اور رضا مند ہو جائے 'وہ دنیا میں فاتح ہے اور آخرت میں فلاح پانے والا ہے۔ اسی لئے اس آیت کو بھی اس جملے

رختم کیا-



مسلمانو!ان لوگوں کو دوست نہ بناؤ جوتم ہارے دین کوہنسی تھیل بنائے ہوئے ہیں خواہ وہ ان میں سے ہوں جوتم سے پہلے کتاب دیئے گئے خواہ کفار ہوں۔اگرتم سچے مومن ہوتو اللہ سے ڈمرتے رہو 🔾 جبتم نماز کے لئے بکارتے ہوتو وہ اسے بنسی تھیل تھہرالیتے ہیں' بیاس واسطے کہ یہ بےعقل ہیں 🔾

ا ذان اور دشمنان وین: ہے ہے (آیت: ۵۵ – ۵۵) اللہ تعالی مسلمانوں کوغیر مسلموں کی مجبت ہے نفرت دلاتا ہے اور فرماتا ہے کہ'' کیاتم ان سے دوستیاں کروگے جو تہبارے طاہر ومطہر دین کی ہنمی اڑاتے ہیں اور اسے ایک بازیچا طفال بنائے ہوئے ہیں''۔ من بیان جنس کے لئے جیسے مِن الاُو تُنان ہیں۔ بیض نے و الکفار پڑھا ہے اور عطف ڈالا ہے اور بیض نے و الکفار پڑھا ہے اور عطف ڈالا ہے اور بیض نے و الکفار پڑھا ہے اور کوشن ہیں۔ این معول بنایا ہے تو تقدیر عبارت و لا الکفار اولیاء ہوگ' کفار سے مراد شرکین ہیں۔ ابن معوو یُلی قرات میں ومن الذین اشر کو ا ہے۔ اللہ سے ڈرواور ان سے دوستیاں نہ کرواگرتم ہے مومن ہو۔ یہ تو تمہارے دین کے اللہ کی شریعت کے دشمن ہیں۔ جینے فرمایا لایقٹ بیف اُن اُن کُن مومن مومنوں کوچھوڑ کرکفار سے دوستیاں نہ کریں اور جوابیا کرے وہ اللہ کے ہاں کی بھلائی میں بیس ہیاں ان سے بچاؤ مقصود ہوتو اور بات ہے۔ اللہ تعالی تبہیں اپنی ذات سے ڈرار ہا ہے اور اللہ کی طرف لوٹنا ہے۔ ای مارح سے کھلائی میں نہیں۔ ہی اور مشرک اس وقت بھی نداق اڑا تے ہیں جبتم نمازوں کے لئے لوگوں کو پکارتے ہو حالانکہ وہ اللہ تعالی کی سب سے کھارا الل کتاب اور مشرک اس وقت بھی نداق اڑا تے ہیں جبتم نمازوں کے لئے لوگوں کو پکارتے ہو طالانکہ وہ اللہ تعالی کے دہو ہو وہ اس کو اور اب جاب ان اور دوہاں جا کوشہرتا ہے جہاں اذان کی آواز نہ تن پائے۔ اس کے بعد آ جا تا ہے۔ پھر تجبیر س کر بھاگ کھڑ ابوتا ہے اور اس کے نواز کو تی ہو تے بی آگر اپن کے بہاں تک کہ اسے یہ بھی خرنہیں رہی کہ کہ نوی کو کہ اور کا تھی برھیں؟ جب الیا ہوتو وہ بحدہ ہو کر لے (منفن علیہ)۔

 کے سے رسول ہیں بہاں تو کوئی چوتھا تھا بی نہیں ورنہ گمان کر سکتے تھے کہ اس نے جاکر آپ سے کہہ ویا ہوگا (سیر قامحمہ بن اسحاق)

حضرت عبدالله بن جبیرٌ جب شام کے سفر کو جانے لگے تو حضرت محذورہ رضی الله تعالیٰ عنہ ہے جن کی گود میں انہوں نے ایا م یتیمی بسر کئے تھے' کہا آپ کی اذان کے بارے میں مجھ سے وہاں کے لوگ ضرورسوال کریں گے تو آپ اپنے واقعات تو مجھے

بناد بجئے - فرمایا' ہاں سنو- جب رسول اللہ علیہ حنین سے واپس آ رہے تھے'راستے میں ہم لوگ ایک جگہ رکے تو نماز کے وقت حضور کے مؤذن نے اذان کہی ہم نے اس کا نداق اڑا ناشروع کیا ' کہیں آپ کے کان میں بھی آ وازیں پڑ گئیں۔ سیا ہی آیا اور ہمیں آپ کے

یاس کے گیا- آپ نے دریافت فرمایا کہتم سب میں زیادہ او کچی آ واز کس کی تھی؟ سب نے میری طرف اشارہ کیا تو آپ نے اورسب کو چھوڑ دیا اور مجھے روک لیا اور فر مایا اٹھو'' اذان کہو'' واللہ اس وقت حضور گی ذات سے اور آپ کی فرماں برداری سے زیادہ

بری چیز میرے نز دیک کوئی ندھی لیکن بے بس تھا' کھڑا ہو گیا' اب خود آپ نے مجھے اذان سکھائی اور جوسکھاتے رہے' میں کہتا رہا' پھر ا ذان پوری بیان کی – جب میں اذان سے فارغ ہوا تو آپ نے مجھے ایک تھیلی دی جس میں جا ندی تھی' پھرا پنادست مبارک میرے سر

یررکھااور پیٹے تک لائے۔ پھرفر مایا اللہ تجھے پراٹی برکت نازل کرے-اب تواللہ کی قتم میرے دل سے رسول کی عداوت بالکل جاتی رہی ایسی

محبت حضور کی دل میں پیدا ہوگئی میں نے آرز د کی کہ ملے کا مؤذن حضور مجھ کو بنادیں۔ آپ نے میری بیدرخواست منظور فرمالی اور میں ملے میں چلا گیااوروہاں کے گورنرحضرت عماب بن اسیڈ سے ل کراذ ان پر مامور ہو گیا -حضرت ابو مخدورہ کا نام سمرہ بن مغیرہ بن لوذ ان تھا -حضور '' کے چارمئوذنوں میں سے ایک آپ تھے اور کمی مدت تک آپ اہل مکہ کے مؤذن رہے۔ رضی اللہ عنہ وارضاہ-

قُـُلُ يَاهُلُ الْكِتْبِ هَلُ تَنْقِمُونَ مِتَّا الْآ أَنْ امَنَّا بِاللَّهِ

وَمَا ٱنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَا ٱنْزِلَ مِنْ قَبْلُ وَانَّ ٱكْثَرَكُمْ فَاسِقُونَ قُلُ هَلُ أُنَيِّئُكُمْ بِشَرِّمِّنَ ذَلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَاللَّهُ مَنْ

لَّعَنَهُ اللهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ وَعَبَدَ الطَّاغُونَ الْوَلَيْكَ شَكُّ مَّكَانًا وَّآضَلُ عَرَى سَوَا إِ لسَّبِيْلِ ﴿ وَإِذَا جَاءُ وَكُورُ قَالُولَ الْمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوا بِالْكُفْرِ

وَهُمُ مُ قَدْ خَرَجُوا بِهِ ۚ وَاللَّهُ آعُلَمُ بِمَا كَانُوْا يَكُتُمُوٰزَ کہدرے کداے یہود بواورنصرانیو! تم ہم سے صرف اس وجہ سے دشمنیاں کردہے ہوکہ ہم اللہ پراور جو پچھ ہماری جانب نازل کیا گیا ہے اور جو پچھاس سے پہلے اتارا

عميا باس برايمان لائے ہيں اوراس لئے بھی كتم ميں سے اكثر فائق ہيں 〇 كهدكريا مي تمهين بتاؤں كماس سے بھی زيادہ برے بدلے والا اللہ كے زوركيكون ہے؟ وہ جس پراللہ نے لعنت کی اور اس پر وہ غصے ہوااوران ہیں ہے بعض کو بندراورسور بناویا اور وہ جنہوں نے معبودان باطل کی پرستش کی میری لوگ بدتر درہے والے ہیں اور یہی راہ راست سے بہت زیادہ بھٹکنے والے ہیں 🔾 جب تمہارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے حالانکہ وہ کفر لئے ہوئے ہی آئے تھے اور

ای کفر کے ساتھ بی گئے بھی؟ میہ جو پچھے چھیارہے ہیں اوراس سے اللہ تعالیٰ خوب وانا ہے 🔾

بدترین گروه اوراس کا انجام: ☆ ☆ (آیت:۵۹-۱۱) علم ہوتا ہے کہ جوالل کتابتمہارے دین پر نداق اڑاتے ہیں'ان ہے کہو کہ تم

نے جود شمنی ہم ہے کررکھی ہے اس کی کوئی وجہ اس سے سوانہیں کہ ہم اللہ پراوراس کی تمام کتابوں پرایمان رکھتے ہیں۔ پس دراصل نہ تو یہ کوئی وجہ بند میں ہے۔ اور آیت ہیں ہے وَ مَا نَقَمُو اُ مِنْهُمُ الْخُلِينِ فَظَّ اس وجہ سے انہوں نے ان سے دشنی کی میں ہے وَ مَا نَقَمُو اَ مِنْهُمُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ مِنُ فَضُلِهِ لِینَ انہول نے میں ہے وَ مَا نَقَمُو اَ اِلّاَ اَنُ اَعُنْهُمُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ مِنُ فَضُلِهِ لِینَ انہول نے صرف اس کا انتقام لیا ہے کہ انہیں اللّٰہ نے اپی فضل سے اور رسول نے مال دے کرغنی کردیا ہے۔

بخاری وسلم کی حدیث میں ہے 'ابن جمیل اس کابدلہ لیتا ہے کہ وہ فقیر تھا تو اللہ نے اسے غنی کردیا اور سے کہ تم میں سے اکثر صراط متنقیم سے الگ اور خارج ہو بھی جیں۔ تم جو ہماری نبیت گمان رکھتے ہو آؤ میں تہمیں بتاؤں کہ اللہ کے ہاں سے بدلہ پانے میں کون بدت ہے ؟ اور وہ تم ہوکونکہ نیے حصلتیں تم میں ہی پائی جاتی جیں۔ لیٹی جے اللہ نے لعنت کی ہوا پی رحمت سے دور پھینک دیا ہوا س پر خضبنا ک ہوا ہوا ایسا جس تم ہوکیونکہ نیے مسلم میں ہی پائی جاتی جی سے اللہ نے لعنت کی ہوا پی رحمت سے دور پھینک دیا ہوا س پر خضبنا ک ہوا ہوا ایسا جس کے بعد رضا مند نہیں ہوگا اور جن میں سے بعض کی صور تیں بگاڑ دی ہوں' بندر اور سور بنادیتے ہوں'' - اس کا پورا بیان سورہ بقرہ میں گزر چکا ہے۔ حضور سے سوال ہوا کہ کیا ہے بندر وسور وہی ہیں؟ تو آپ نے فرمایا ''جس قوم پر اللہ کا ایسا عذا ب نازل ہوتا ہے ان کی نسل ہی نہیں ہوتی' ان سے پہلے بھی سور اور بندر میں''

روایت مختلف الفاظ میں سی مسلم اور نسائی میں بھی ہے۔ مند ہیں ہے کہ''جنوں کی ایک قوم سانپ بنادی گئی تھی۔ جیسے کہ بندراور سور
بنادیے گئے۔ بیصدیث بہت ہی غریب ہے۔ انہی میں سے بعض کوغیراللہ کے پرستار بنادیئے۔ ایک قرات میں اضافت کے ساتھ طاغوت
کی زیر سے بھی ہے۔ یعنی انہیں بتوں کا غلام بنادیا۔ حضرت ہریدہ اسلمیؒ اسے عَابِدُ الطَّاغُونِ تِیرْ ہے تھے۔ حضرت ابوجمفر قاریؒ سے
کی زیر سے بھی ہے۔ یعنی انہیں بتوں کا غلام بنادیا۔ حضرت ہریدہ اسلمیؒ اسے عَابِدُ الطَّاغُونِ تِیرْ ہے تھے۔ حضرت ابوجمفر قاریؒ سے
کی زیر سے بھی ہے۔ یعنی انہیں بتوں کا غلام بنادیا۔ حضرت ہریدہ اسلمیؒ اسے عَابِدُ الطَّاغُونِ تِیر ہے تھے۔ حضرت ابوجمفر قاریؒ سے
عبادت کی۔ الفرض اہل کتاب کو الزام دیا جاتا ہے کہ ہم پر تو عیب گیری کرتے ہو حالا تکہ ہم موصد ہیں۔ صرف ایک اللہ برتن کے مانے والے
میں اور تم تو وہ ہوکہ ذکورہ سب ہرائیاں تم میں پائی گئیں۔ اس افعل النفصیل میں دوسری جانب پھے مشارکت نہیں اور بہاں تو سرے ہے ہی اور
ہم نورہ بوکہ ذکورہ سب ہرائیاں تم میں پائی گئیں۔ اس افعل النفصیل میں دوسری جانب پھے مشارکت نہیں اور برخصلت بیان کی جارت کی ہم من قوہ مومنوں کے سامنے ایمان کا اظہار کرتے ہیں اور ان کے باطن کفر سے بھرے پڑے ہیں۔ یہ ہیں اور برخصلت بیان کی جارت کی سے کہ''ڈ ظاہر میں تو وہ مومنوں کے سامنے ایمان کا اظہار کرتے ہیں اور ان کے باطن کفر سے بھرے پڑے ہیں۔ یہ جملات بیاں کفر کی حالت میں تیرے پاس سے جاتے ہیں تو تیں تیں تیں تیری تھیجین' ان پر پھواٹر نہیں کرتیں۔ بھلا یہ پردہ داری انہیں کیا م آئے گئ جس سے ان کا محالمہ ہے' وہ قوعالم الغیب ہے' دلوں کے جیداس پر دوشن ہیں' وہاں جا کر پورا پورابدلہ بھکتنا پڑے گا۔

وَتَرَى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِي الْإِثْمِ وَالْعُدُوانِ وَآكُلِهِمُ الْشَحْتُ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَعْمَانُونَ الْوَلَا يَنْهُمُهُمُ اللَّهُمُ لَوْ لاَ يَنْهُمُهُمُ اللَّهُمُ اللَّهُمُ وَآكُلِهِمُ اللَّهُمُ اللَّهُ اللَّهُمُ اللَّهُمُ اللَّهُمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُمُ اللَّهُ اللّ

۔ تو دیکھے گا کہ ان میں ہے اکثر گناہ کے کاموں کی طرف اور کلم وزیادتی کی طرف اور مال حرام کے کھانے کی طرف لیگ رہے ہیں- جو کچھ یہ کررہے ہیں وہ یقینا نہایت برے کام ہیں ○ انہیں ان کے عابد وعالم جھوٹ با توں کے کہنے اور حرام چیز وں کے کھانے سے کیوں نہیں روکتے ؟ بے شک بہت برا کام ہے جو بیرکررہے ہیں، ○

آیت: ۲۲ – ۲۳) تو دیکورہا ہے کہ بیلوگ گناہوں پر شرام پراور باطل کے ساتھ لوگوں کے مال پر کس طرح پڑھ دوڑتے ہیں؟ ان کے اعمال نہایت ہی خراب ہو چکے ہیں۔ ان کے اولیاء اللہ یعنی عابد وعالم اور ان کے علاء انہیں ان باتوں سے کیوں نہیں رو کتے؟ دراصل ان کے علاء اور پیروں کے اعمال بدترین ہو گئے ہیں' ۔ ابن عباس فرماتے ہیں کہ' علاء اور فقراء کی ڈانٹ کے لئے اس سے زیادہ شخت آیت کوئی نہیں' ۔ حضرت نحاک سے بھی ای طرح منقول ہے۔ حضرت علی نے ایک خطبے میں اللہ تعالی کی جمد و شاک بعد فرمایا' لوگوتم سے اسکا لوگ اس بنیں' ۔ حضرت خاک سے بھی ای طرح منقول ہے۔ حضرت علی نے ایک خطبے میں اللہ تعالیٰ کی جمد و شاک بعد فرمایا' لوگوتم سے اسکا لوگ اس بناء پر ہلاک کردیئے گئے کہ وہ برائیاں کرتے تھے تو ان کے عالم اور اللہ والے خاموش رہتے تھے جب بیعادت ان میں پختہ ہوگی تو اللہ نے انہیں فتح تم کی سزائیں ویں۔ پسلے کہ تم پر بھی وہ بی عذاب آ جا نمیں جوتم سے پہلے والوں پر قسم کی سزائیں ویں۔ پسلے کہ تم پر بھی وہ بی عذاب آ جا نمیں جوتم سے پہلے والوں پر آئے بیقین رکھو کہ اچھائی کا تھم اربی روزی گھٹائے گانہ تمہاری موت قریب کردے گا' رسول اللہ عظائے کافر مان ہے آئے بیقین رکھو کہ اچھائی کا تھم کی ان اللہ عظائے گانے مار تا کی ان تم ہاری موت قریب کردے گا' رسول اللہ عظائے کافر مان ہے تھیں رکھو کہ اچھائی کا تھم کی ان انہ میں بائی سے ممانعت' نہ تو تمہاری روزی گھٹائے گانہ تمہاری موت قریب کردے گا' رسول اللہ عظائے کافر مان ہے

یبود یوں نے کہا کہ اللہ کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں انہی کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں اوران کے اس قول کی وجہ سے ان پرلعت کی ٹی بلکہ اللہ کے تو دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں۔ جس طرح چاہتا ہے خرج کرتارہتا ہے۔ جو پکھے تیری طرف تیرے رب کی جانب سے اتاراجا تا ہے وہ ان میں کے اکثر کوتو اور سرشی اور کفر میں بردھا دیتا ہے۔ یہ بہم نے ان میں آپس میں بی قیامت تک کے لئے عداوت و بغض ڈال دیا ہے وہ جب بھی لڑائی کی آگ کو بھڑکا نا چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ اسے بجھا دیتا ہے۔ یہ ملک بھر میں شروفساد مجاتے بھرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فسادیوں سے مجت نہیں کرتا ۞

بکل سے بچواورنضول خرچی سے ہاتھ روکو: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۱۲) الله ملعون یہودیوں کا ایک غیبیث تول بیان فر مار ہاہے کہ یہ اللہ کو بخیل کہتے سے بہت بلندو بالا ہے۔ پس اللہ کے ہاتھ بندھے ہوئے کہتے ہیں۔ اللہ کی ذات ان کے اس ناپاک مقولے سے بہت بلندو بالا ہے۔ پس اللہ کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں۔ مطلب ان کا بینہ تھا کہ ہاتھ جگڑ دیئے گئے ہیں بلکہ مراداس سے بخل تھا۔ یہی محاورہ قرآن میں اور جگہ بھی ہے۔ فرما تا ہے۔ وَ لَا تَدُعَلُ مَنْ اللہ عَنْ اللہ عَلْمَ اللّٰ اللّٰ عَنْ اللّٰ عَامِ اللّٰ اللّٰ اللّٰ اللّٰ عَنْ اللّٰ اللّٰ اللّٰ اللّٰ عَنْ اللّٰ اللّٰ عَنْ اللّٰ اللّٰ

ساتھ بیٹھ رہنا پڑے 'پس بخل سےاوراسراف سےاللہ نے اس آیت میں روکا۔ پس ملعون یہودیوں کی بھی ہاتھ باندھا ہوا ہونے ہے یہی مراد تھی- فیحاص نامی یہودی نے بیکہاتھااوراس ملعون کاوہ دوسراقول بھی تھا کہاللہ فقیر ہےاور ہم غنی ہیں-جس پریہ حضرت صدیق اکبڑنے اسے بیٹا تھا-ایک روایت میں ہے کہ شاس بن قیس نے یہی کہاتھا جس پر بیآیت اتری-اورارشاد ،وا کہ بخیل اور تجوس ذیل اور بزول بد لوگ خود ہیں۔ چنانچہ اور آیت میں ہے کہ اگر میہ بادشاہ بن جائیں تو کسی کو پھی ہندیں۔ بلکہ بیتو اوروں کی نعمتیں دیکھ کر جلتے ہیں' بیذلیل تر لوگ ہیں بلکہ اللہ کے ہاتھ کھلے ہیں وہ سب کچھٹری کرتارہتا ہے۔ اس کافضل وسیع ہے اس کی بخشش عام ہے ہر چیز کے نزانے اس کے ہاتھوں میں ہیں- ہر نعمت اس کی طرف سے ہے- ساری مخلوق دن رات ہر وقت ہر جگہ اس کی مختاج ہے- فرما تا ہے وَ انتُکُمُ مِّنُ کُلّ مَاسَالْتُمُوهُ وَإِنْ تَعُدُّوا نِعُمَتَ اللهِ لَا تُحُصُوهَا إِنَّ الْإِنْسَانَ لَظَلُومٌ كَفَّارٌ " ثَم نے جوانگاالله نے دیا اگرتم الله کی معتول کا شاركرنا جا موتو شار بھى نہيں كر سكت ، يقينا انسان برا ہى ظالم بے حد ناشكرا ہے "-مند ميں حديث ہے كه "الله تعالى كا دابنا ہاتھ اوپر ہے دن رات کا خرج اس کے خزانے کو گھٹا تانہیں شروع سے لے کر آج تک جو پھے بھی اس نے اپنی مخلوق کوعطا فر مایا اس نے اس کے خزانے میں کوئی کمی نہیں کی-اس کاعرش پہلے یانی پر تھا اس کے ہاتھ میں فیض ہی فیض ہے وہی بلنداور پست کرتا ہے-اس کا فرمان ہے کہ 'لوگوتم میری راہ میں خرچ کرو گئے تم تو دیئے جاؤ گئے' بیخاری وسلم میں بھی پیر حدیث ہے۔ پھر فر مایا اے نبی اجس قدراللہ کی نعتیں تم پر زیادہ ہوں گی' اتنا ہی ان شیاطین کا کفر ٔ حسد اور جلا یا بڑھےگا - ٹھیک اسی طرح جس طرح مومنوں کا ایمان اور ان کی شلیم واطاعت بڑھتی ہے- جیسے اور آیت میں ہے قُلُ هُوَلِلَّذِيْنَ امننوا هُدًى وَ شِفاءً الْحُ ايمان والول كے لئے توبير مدايت وشفا ہے اور بايمان اس سے اندھے بہرے ہوتے ہیں- یہی ہیں جودروازے سے پکارے جاتے ہیں- اور آیت میں ہے وَنُنزِّلُ مِنَ الْقَرُان ہم نے وہ قر أن اتارا ہے جومومنوں کے لئے شفااور رحمت ہےاور فلا لموں کا تو نقصان ہی بڑھتار ہتا ہے۔ پھرارشاد ہوا کہان کے دلوں میں سےخود آپس کا بغض و بیر بھی قیامت تک نہیں مٹے گا'ایک دوسرے کا آپس میں ہی خون پینے والے لوگ ہیں' ناممکن ہے کہ بیتن پرجم جائیں- بیاسیے ہی دین میں فرقہ فرقہ ہور ہے ہیں ان کے جھٹر ہے اور عداوتیں آپس میں جاری ہیں اور جاری رہیں گی- بیلوگ بسااوقات لڑائی کے سامان کرتے ہیں تیرے خلاف چاروں طرف ایک آگ بھڑ کا ناچا ہے ہیں لیکن ہر مرتبد مند کی کھاتے ہیں'ان کا کر انہی پرلوث جاتا ہے' بیمنسدلوگ ہیں اور اللہ کے دىتمن بېں-كسى مفسد كوالله اينادوست نېيىں بنا تا-

و لَوْ آنَ آهُ لَ الْكِتْ الْمَوْلُ وَ اتَّقُواْ لَكَفَّرُنَا عَنْهُمْ اللّهِ الْمَوْلُ وَ التَّوْلُولَةُ وَلَوْ آنَهُمْ اَقَامُوا التَّوْلُولَةُ وَالْإِنْجِيلَ وَمَا أُنْزِلَ النّهِمْ مِّنْ رَبِّهِمْ لَاكُولُوا التَّوْلُولَةُ وَالْإِنْجِيلَ وَمَا أُنْزِلَ النّهِمْ مِنْهُمْ الْآكُولُ النّهُمْ الْآكُولُ النّهُمْ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللللّهُ الللللللّهُ

سر بیانال کتاب ایمان لاتے اور تقل می افتیار کرتے تو ہم ان کی برائیاں معاف فرمادیتے اور ضرور انہیں راحت و آرام کی جنتوں میں لے جاتے ○ اور اگریدلوگ توریت وانجیل اوران کی جانب جو پچھاللہ کی طرف سے نازل فرمایا گیا ہے' ان پر پورے پابندر ہے تو بیلوگ اپنے او پر پنچے سے روزیاں پاتے اور کھاتے' ایک

جاعت توان میں سے درمیاندروش کی ہے۔ باقی ان میں کے اکثر لوگوں کے بڑے برے اعمال میں

(آیت: ۲۵-۲۷) اگریہ باایمان اور پر بیزگار بن جائیں تو ہم ان سے تمام ڈردور کردیں اور اصل مقصد حیات سے انہیں ملادیں۔ اگریتوریت وانجیل اور اس قرآن کو مان لیس کیونکہ توریت وانجیل کا ماننا قرآن کے مانے کولازم کردےگا'ان کتابوں کی صحح العلیم یہی ہے کہ بیقرآن سچا ہے۔ اس کی اور نبی آخرالز ماں گی تصدیق پہلے کی کتابوں میں موجود ہے تو اگریہا پی ان کتابوں کو بغیر تحریف اور تبدیل اور تا ویل و تفیر کے مانیں تو وہ انہیں اس اسلام کی ہدایت دیں گی جوآنخضرت ملی الله علیہ وکلم بتاتے ہیں۔ اس صورت میں الله انہیں ونیا کے گئی فائدے دے گئی ان کتابوں کی برائیں کی برائیوں والے ایمان لاتے اور پر بیزگاری انہوں کی جائیں کی جو تھی انہوں کی برائیوں کی جو بھی اور تری میں فار فراتے۔ اور آیت میں ہو طبقہ آلفہ ساڈ فی النبو آل النبو کی مرائیوں کی جرائیوں کی خرائیوں کی خرائیوں کی خرائیوں کی جرائیوں کی جرائیوں کی خرائیوں کی خرائیوں کی خرائیوں کی خ

بعض نے اس جملہ کا مطلب میں بیان کیا ہے کہ بیلوگ ایسا کرتے تو بھلائیوں سے مستفید ہوجائے -لیکن بیقول اقوال سلف کے خلاف ہے۔ ابن ابی حاتم نے اس جگہ ایک اثر وارد کیا ہے کہ ' حضور ؓ نے فر مایا' قریب ہے کہ علم اٹھالیا جائے۔ بین کر حضرت زیاد بن لبيد فعرض كياكد يارسول الله يكيع بوسكتا بي كيلم الحدجائ بم فقرآن سيكها الى اولا دول كوسكهايا- آب فرمايا انسوس میں تو تمام مدینے والوں سے زیادہ تم کو بجھدار جانتا تھالیکن کیا تونہیں دیکھتا کہ یہود ونصارٰ کی کے ہاتھوں میں بھی توریت وانجیل ہے-لیکن کس کام کی؟ جبکہانہوں نے اللہ کے احکام چھوڑ ہے۔ پھر آپ نے بیآ یت تلاوت فرمائی'' - بیرحدیث مند میں بھی ہے کہ حضور کنے کسی چیز کا بیان فرمایا کہ یہ بات علم کے جاتے رہنے کے وقت ہوگی اس پرحضرت ابن لبیڈنے کہاعلم کیسے جاتار ہے گا؟ ہم قرآن پڑھے ہوئے ہیں'اینے بچوں کو پڑھارہے ہیں'وہ اپنی اولا دوں کو پڑھائیں گئے بہی سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا'اس پرآپ نے وہ فرمایا جواو پر بیان موا- پھرفر مایاان میں ایک جماعت میاندروبھی ہے مراکٹر بداعمال ہیں- جیسے فرمان ہے وَمِنُ قَوْمٍ مُوسَنَى أُمَّةٌ بَّهُدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ موى كَ قوم ميس سے ايك روه حق كى بدايت كرنے والا اوراس كے ساتھ عدل وانساف كرنے والا بھى تھا - اور قومعینی کے بارے میں فرمان ہے فاتینا الَّذِینَ امّنُوا مِنْهُمُ اَجُرَهُمُ الْخُ ان میں سے باایمان لوگوں کو ہم نے ان کے ثواب عنایت فر مائے' بینکته خیال میں رہے کہ ان کا بہترین درجہ بچ کا درجہ بیان فر مایا اور اس امت کا بیدورجہ دوسرا درجہ ہے جس پرایک تیسرا اونيادرج بھى ہے- جيفرماياتُمَّ اَوُرَثْنَا الْكِتنبَ الَّذِيْنَ اصطَفَيْنَا الْخُ العِنى پرجم نے كتاب كاوارث اپنے چيده بندول كو بنايا ان ميں ب بعض تواپ نفول برظم كرنے والے بين بعض مياندرو بين اوربعض الله كے تكم سے نيكيول بين آ م برھنے والے بين يهي بهت برا نصل ہے۔ بینتیوں قسمیں اس امت کی داخل جنت ہونے والی ہیں-ابن مردو بیٹیں جنے کہ صحابہؓ کے سامنے حضورً نے فرمایا''موٹ کی امت کے اکہتر گروہ ہو گئے جن میں سے ایک تو جنتی ہے باقی سر دوزخی میری بیامت دونوں سے بردھ جائے گی ان کا بھی ایک گروہ تو جنت میں جائے گا' باتی بہتر گروہ جہنم میں جا کیں گئے لوگوں نے پوچھا' وہ کون ہیں؟ فرمایا جماعتیں 'جامعتیں'' - بیقوب بن پزید کہتے ہیں' جب حضرت عَلَىٰ بن ابوطالب بيحديث بيان كرتے تو قرآن كى آيت وَلَوُ أَنَّ أَهُلَ الْكِتْبِ امَّنُوا وَاتَّقُوا لخ اور وَمِمَّنُ خَلَقُنَآ أُمَّةً يَّهُدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعُدِلُونَ بَهِي رِحْت اورفرمات السمرادامت محد عليه بالدّق بيرمديث الفظول اوراس سندس بعد عر بب

اورستر سے اوپراوپر فرقول کی حدیث بہت می سندول سے مروی ہے جے ہم نے اور جگہ بیان کردیا ہے۔ فالحمد للد-

لَاَيُهُ الْرَسُولُ بَلِغُ مَا أُنْزِلَ الِيُكَ مِنْ رَّبِكُ وَالْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغُتَ رِسَالَتَهُ وَاللهُ يَعْضِكَ مِنَ النَّاسِ لَكُمْ تَفْعَلُ فَمَا بَلَّغُتَ رِسَالَتَهُ وَاللهُ يَعْضِكَ مِنَ النَّاسِ لَكُمْ النَّاسِ النَّالِيَ الله لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكُفِرِيْنَ ۞ الْتَاسِ الله لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكُفِرِيْنَ ۞

اے دسو**ل پہنچادے جو پچریمی تیری طرف تیر**ے دب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے ٔاگر تونے ایسانہ کیا تو نوے اللہ کی رسالت اوانہیں گی 'مخیمے اللہ تعالیٰ لوگوں سے بچاہے گا' بے شک اللہ تعالیٰ کا فرلوگوں کی رہبری نہیں کرتا 🔿

نی علی اللہ تعالی کے سی حکم کو چھپایا نہیں: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ١٤) این نی کو رسول کے بیار نظاب ہے آواز دے کراللہ تعالی حکم دیتا ہے کہ اللہ تعالی سے کہا دکام اوگوں کو پہنچادو -حضور علیہ نے بھی ایساہی کیا حجے بخاری میں ہے ' حضرت عائشہ فرمانی ہیں جو تھے سے کہا کہ حضور نے اللہ تعالی کے نازل کردہ کی حکم کو چھپالیا تو جان او کہ وہ جھوٹا ہے اللہ نے اپنے نی کو بیتے مدیدے پرای آیت کی تلاوت آپ نے کی' سیمدیدے پہال مختصر ہے - اور جگہ پر مطلول بھی ہے - بخاری و مسلم میں ہے ' آگر حضور اللہ اکو چھپانے والے ہوتے تو اس آیت کو چھپالیتے و تُنعیفی فی نفسی کی ما اللہ مُبدید و تَنعیشی النّاسَ وَ الله اَحقُ اَن تَنعیشه کی تو اس عامل کے اللہ مُبدید و تعدیل میں ہوتے تو اس آیت کو چھپالے حلی ہوتے واس تا ہور ہا ہے کہ منہ ہیں چھ باتیں حضور نے ایسی بنا ہیں جواور لوگوں سے چھپائی جاتی تھیں تو آپ نے یہی آیت بڑھی اور فرمایا 'قسم اللہ کی ہمیں حضور نے کسی ایسی خصوص چیز کا وارث نہیں بنایا (ابن ابی حاتم)۔

صحیح بخاری شریف میں ہے کہ' حضرت علی ہے ایک شخص نے پوچھا' کیا تہمارے پاس قرآن کے علاوہ پھے اور وی بھی ہے؟ آپ نے فرمایا' اس اللہ کی شم جس نے دانے کوا گایا ہے اور جانوں کو پیدا کیا ہے کہ پھیٹیں بجز اس فہم وروایت کے جواللہ کی شخص کود اور جو پھے اس صحیفے میں ہے اس نے پوچھا صحیفے میں کیا ہے؟ فرمایا دیت کے مسائل ہیں' قید یوں کوچھوڑ دینے کے احکام ہیں اور یہ ہے کہ مسلمان کا فر کے بدلے قصاصاً قتل نہ کیا جائے'' صحیح بخاری شریف میں حضرت زہری کا فرمان ہے کہ اللہ کی طرف سے رسالت ہے اور پنجمبر کے ذیب تبلی خاص میں اور تالع فرمان ہونا ہے۔حضور نے اللہ کی سب با تیں پہنچادیں' اس کی گواہ آپ کی تمام امت ہے کہ فی الواقع آپ نے امانت کی پوری ادائی گی اور سب سے بڑی مجلس جو تھی' اس میں سب نے اس کا اقر ارکیا یعنی جمتہ الوداع فطبے میں جس وقت آپ کے سامنے یا لیس ہزار صحابہ گاگر وہ عظیم تھا۔

سیح مسلم میں ہے کہ 'آپ نے اس خطبے میں لوگوں ہے فر مایا 'تم میرے بارے میں اللہ کے ہاں پوجھے جاؤ گے تو بتاؤ کیا جواب دو گیے؟ سب نے کہا ہماری گواہی ہے کہ آپ نے بلغ کردی اور حق رسالت اداکردیا اور ہماری پوری خیرخواہی کی 'آپ نے سر آسان کی طرف اٹھا کر فر مایا 'اے اللہ کیا میں نے تیزے تمام احکامات کو پہنچادیا 'اے اللہ کیا میں نے پہنچادیا '؟ منداحمہ میں یہ بھی ہے کہ آپ نے اس خطبے میں پوچھا کہ لوگو یہ کون سادن ہے؟ سب نے کہا حرمت والا 'پوچھا یہ کون ساشہ ہے جواب دیا حرمت والا ۔فر مایا یہ کون سامہینہ ہے؟ جواب ملاحرمت والا 'فر مایا لیس تبہارے مال اورخون و آبر و آپس میں ایک دوسرے پر ایس ہی حرمت والے ہیں جیسے اس دن کی 'اس شہر میں اور اس مہینے میں حرمت والے ہیں جیسے اس دن کی 'اس شہر میں اور اس مہینے میں حرمت ہے۔ پھر بار بار ای کود ہرایا ۔ پھرا پی انگی آسان کی طرف اٹھا کرفر مایا'اے اللہ! کیا میں نے پہنچادیا؟

ابن عباس فرماتے ہیں' اللہ کی قتم' یہ آپ کے رب کی طرف آپ کی وصیت تھی۔ پھر حضور ؓ نے فرمایا' دیکھو ہر حاضر مخض غیرحاضر کو بیہ بات پہنچا دے۔ دیکھومیرے بیچھے کہیں کا فرنہ ہوجانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارتے پھرو-امام بخاریؓ نے بھی اسے روایت کیا ہے۔ پھرفر ما تا ہے کہ اگر تو نے میرے فرمان میرے بندول تک ندی بنیائے تو تو نے حق رسالت ادائیس کیا ' پھراس کی جوسزا ہے وہ ظ برب اگرایک آیت بھی چھپالی توحق رسالت ادانہ ہوا-حضرت مجابد فرماتے ہیں جب بیتھم نازل ہوا کہ جو پچھاتر اہے سب پہنچا دوتو حضور نے فر مایا' اللہ میں اکیلا ہوں اور بیسب ل کرمجھ پر چڑ ھدوڑتے ہیں' میں *کس طرح کروں تو دوسرا جملہ اتر اکسا گر*تو نے نہ کیا تو تونے رسالت کا حق ادانہیں کیا - پھر فر مایا تھے لوگوں سے بچالینا میرے ذمہے - تیرا حافظ و ناصر میں موں مبن خطرر ہے وہ کوئی تیرا پچھنہیں بگا ڑ کتے اس آیت سے پہلے حضور چو کنے رہتے تھے اوگ مگہبانی پر مقرر رہتے تھے۔ چنانچہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کدایک رات کو حضور بیدار تھے۔ انہیں نینزنہیں آ رہی تھی۔ میں نے کہا' یارسول الله! آج کیا بات ہے؟ فرمایا کاش کدمیرا کوئی نیک بخت صحابی آج پہرہ دیتا' میہ بات ہوہی رہی تھی کہ میرے کانوں میں جھیار کی آواز آئی - آپ نے فرمایا کون ہے؟ جواب ملا کہ سعد بن مالک ہول فرمایا کسے آئے 'جواب دیا' اس لئے کدرات مجرحضور کی چوکیداری کروں-اس کے بعد حضور ً با آ رام سو گئے' یہاں تک کہ خرا ٹو ل کی آ واز آنے لگی (بخاری ومسلم)

ایک روایت میں ہے کہ بیواقعہ سنتا ھاکا ہے۔اس آیت کے نازل ہوتے ہی آپ نے خیمے سے سرنکال کر چوکیداروں سے فرمایا '' جاؤاب میں اللہ کی بناہ میں آگیا' تمہاری چوکیداری کی ضرورت نہیں رہی''-

ایک روایت میں ہے کہ ابوطالب آپ کے ساتھ ساتھ کی نہ کسی آ دمی کور کھتے 'جب بیآ بت اتری تو آپ نے فرمایا' بس چیا اب میرے ساتھ کسی کے بھیجنے کی ضرورت نہیں میں اللہ کے بچاؤ میں آ گیا ہوں۔لیکن میروایت غریب اورمنکر ہے۔ میدوا قعہ ہوتو مکہ کا مواور بيآييت تومدنى ہے مدينه كى بھى آخرى مدت كى آيت ہے اس ميں شك نہيں كه كے ميں بھى الله كى حفاظت اپنے رسول كے ساتھ ر ہی باوجود دشمن جاں ہونے کے اور ہر ہراسباب اور سامان سے لیس ہونے کے سرداران مکہ اوراہال مکہ آپ کا بال تک بیکا نہ کر سکے ' ابتدارسالت کے زمانہ میں اپنے چیا ابوطالب کی وجہ سے جو کہ قریشیوں کے سردار اور بارسوخ مخص تھے آپ کی حفاظت ہوتی رہی ان کے دل میں اللہ نے آپ کر محبت اور عزت ڈال دی' میرمجت طبعی تقری نہتھی اگر شرعی ہوتی تو قریش حضور کے ساتھ ہی ان کی بھی جان کے خواہاں ہوجاتے -ان کے انتقال کے بعد اللہ تعالی نے انصار کے دلوں میں حضور کی شرعی مجت پیدا کردی اور آپ انہی کے ہاں چلے گئے -اب تو مشرکین بھی اور یہود بھی مل ملا کرنگل کھڑ ہے ہوئے بڑے بڑے سازوسا مان تشکر لے کرچڑ ھدوڑ نے لیکن بار بار کی نا کامیول نے ان کی امیدوں پریانی بھیردیا۔ای طرح خفیہ سازشیں بھی جتنی کیں قدرت نے وہ بھی انہیں پرالٹ دیں۔ادھروہ جادوکرتے ہیں'ادھر سورہ معو ذتین نازل ہوتی ہےاوران کا جادواتر جاتا ہے-ادھر ہزاروں جتن کر کے بگری کے نثانے میں زہر ملا کرحضور کی دعوت کر کے آپ کے سامنے رکھتے ہیں'ا دھراللہ تعالیٰ اپنے نبی کوان کی دھو کہ دہی ہے آگا ہی فزمادیتا ہے اور یہ ہاتھ کا شتے رہ جاتے ہیں-

اوربھی ایسے واقعات آپ کی زندگی میں بہت سار نظر آتے ہیں۔ ابن جربر میں ہے کہ' ایک سفر میں آپ ایک درخت تلے جو صحابہ اپنی عادت کےمطابق ہرمنزل میں تلاش کر کے آپ کے لئے چھوڑ دیتے تھے دوپہر کے وقت قیلولہ کررہے تھے تو ایک اعرابی اعلی تک آ نکلا' آپ کی تلوار جواسی درخت میں لٹک رہی تھی' اتا ہی لی اور میان ہے باہر نکال لی اور ڈانٹ کر آپ سے کہنے لگا' اب بتا کون ہے جو مختجے بچا الے؟ آپ نے فرمایا'اللہ مجھے بچائے گا'اس وقت اس اعرابی کا ہاتھ کا بینے لگتا ہے اور تلواراس کے ہاتھ سے کرجاتی ہے اور وہ درخت سے مکرا تا ب جس ساس كاد ماغ ياش باش موجاتا جاورالله تعالى بير بت اتارتا ب-"

ا بن آبی حاتم میں ہے کہ جب حضورً نے بنونجار سے غزوہ کیا - ذات الرقاع تھجور کے باغ میں آپ ایک کنوئیں میں پیراڈکا ئے بیٹھے تھے' جو بنونجار کے ایک مخض وارث نامی نے کہا' دیکھو میں محمد (عظہ) کوتل کرتا ہوں۔ لوگوں نے کہا کیسے؟ کہا میں کسی حیلے ہے آپ کی تلوار لے اوں گا اور پھرایک ہی وارکر کے پار کردوں گا- بیآ پ کے پاس آیا اورادھرادھری باتیں بناکر آپ سے تلوارد کیھنے کو ماتکی

آپ نے اسے دے دی کیکن تکوار کے ہاتھ میں آتے ہی اس پراس بلا کالرزہ چڑھا کہ آخرتکوار سنجل نہ کی اور ہاتھ ہے گریڑی تو آ پ

نے فر مایا' تیرےاور تیرے بدارادے کے درمیان اللہ حائل ہو گیا اور بیآ یت اُتری - حویرث بن حارث کا بھی ایباقصہ شہور ہے-

ا بن مردویه میں ہے کہ 'محابہ کی عادت تھی کہ سفر میں جس جگہ تھبرتے' آنخضرت ﷺ کے لئے گھنا سایہ دار بڑا درخت چھوڑ دیتے کہ آپ اس کے تلے آ رام فرمائیں' ایک دن آپ اس طرح ایسے درخت تلے سو گئے اور آپ کی تلوار اس درخت میں لنك رہى تقى -ايك مخص آ گيااور تلوار ہاتھ ميں لے كر كہنے لگا'اب بتا كەمىرے ہاتھ سے تخفے كون بچائے گا؟ آپ نے فرمايا'الله بچائے گا ، تکوارر کھدے اور وہ اس قدر ہیب میں آ گیا کھیل تھم کرنا ہی پڑی اور تکوار آپ کے سامنے ڈال دی' - اور اللہ نے یہ آیت اتاری کہ اللّهٔ

يَعُصِمُكَ مِنَ النَّاسِ مسنديس ہے كه وضور في ايك موفى آدى كے پيكى كى طرف اشاره كرے فرمايا اگريداس كرسوا ميں موتا تو

تیرے لئے بہترتھا-ایک مخص کوصحابہ پکڑ کرآپ کے پاس لائے اور کہا' بیآپ کے قبل کا ارادہ کررہا تھا' وہ کا پینے لگا-آپ نے فر مایا' تھبرا نہیں جا ہے تو ارادہ کر بے لیکن اللہ اسے پورانہیں ہونے دے گا''۔ پھر فرما تا ہے تیرے ذمہ صرف تبلیغ ہے مدایت اللہ کے ہاتھ ہے وہ

كافرولكومدايت نبيس د سكا-تو كبنجاد ئصاب كالين والاالله تعالى بى ب-قُلْ يَاهُلَ الْكِتْبِ لَسْتُمْ عَلَى شَيْعٌ حَتَّى ثُقِيْمُوا التَّوْرِيةَ وَالْإِنْجِيْلَ وَمَا أَنْزِلَ اِلْنَكُهُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيرًا مِّنْهُمُ مِنَّ أَنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكِ طُغْيَانًا وَكُفْرًا فَلَا تَأْسَ عَلَى الْقُومِ الْكَفِرِيْنَ ۞ إِنَّ الَّذِنْيَ الْمَنُولَ وَالَّذِنْيِبَ هَادُوا وَالصَّبُّونَ وَالنَّصَارِي مَنْ امَنَ بِاللَّهِ واليوم الاخبر وغمل صالحا فلا تخوف عكيهم ولا

کہددے کداے اہل کتابتم دراصل کمی چیز پرنہیں ہو جب تک کہ تو ریت وانجیل پراور جو پچھتمباری طرف رب کی طرف سے اتارا گیا ہے قائم نہ ہوجاؤ - جو پچھ تیری جانب تیرے رب کی طرف ہے اترا ہے وہ ان میں ہے اکثر کوشرارت اورا نکار میں اور بھی بڑھائے گا ہی' تو تو ان کافروں برممکین نہ ہو 🔾 مسلمان بیبودی

ستارہ پرست نصرانی کوئی ہو جو بھی اللہ پراور قیامت کے دن پرایمان لائے 'وہمن بے خوف رہے گا اور بالکل بےغم ہوجائے گا 🔾

آخری رسول پر ایمان اولین شرط ہے: ☆ ☆ (آیت: ۱۸ – ۱۹) اللہ تعالیٰ فرما تا ہے کہ یہود ونصاریٰ کسی دین پرنہیں جب تک کہاپنی کتابوں پراوراللہ کی اس کتاب پرایمان نہ لائیں لیکن ان کی حالت تو یہ ہے کہ جیسے جیسے قرآن اتر تا ہے 'یہلوگ سرشی اور کفر میں بڑھتے جاتے ہیں۔ پس اے نبی تو ان کافروں کے لئے حسرت وافسوس کر کے کیوں اپنی جان کوروگ لگا تا ہے۔ صابی ' نھرانیوں اور مجوسیوں کی بے دین جماعت کو کہتے ہیں اور صرف مجوسیوں کو بھی۔ علاوہ ازیں ایک اور گروہ تھا' یہود اور نصار کی

دونوں مثل مجوسیوں کے تھے۔ قادہؓ کہتے ہیں' یہ زبور پڑھتے تھے۔ غیرقبلہ کی طرف نمازیں پڑھتے تھے اور فرشتوں کو پوجتے تھے۔ وہب فر ماتے ہیں' اللہ کو پہنچ نے تھے اپنی شریعت کے حامل تھے ان میں کفر کی ایجاد نہیں ہوئی تھی' یہ عراق کے متصل آباد تھے' بلیوٹ کا کہے جاتے تھے' نبیوں کو مانے تھے' ہرسال میں تمیں روزے رکھتے تھے اور یمن کی طرف منہ کر کے دن بحر میں پانچ نمازیں بھی پڑھتے تھے۔ اس کے سوااور قول بھی ہیں چونکہ پہلے دوجملوں کے بعد ان کا ذکر آیا تھا' اس لئے رفع کے ساتھ عطف ڈ الا۔

ان تمام لوگوں سے جناب باری فرما تا ہے کہ 'امن وامان والے بے ڈراور بے خوف وہ ہیں جواللہ پراور قیامت پرسچا ایمان رکھیں اور نیک اعمال کریں اور بینا ممکن ہے جب تک اس آخری رسول سے پہلے پرایمان نہ ہوجو کہ تمام جن وانس کی طرف اللہ کے رسول بنا کر بیسیج سکتے ہیں۔ پس آپ پرایمان لانے والے آنے والی زندگی کے خطرات سے بے خوف ہیں اور یہاں چھوڈ کر جانے والی چیزوں کی انہیں کوئی تمنا

ادر صرت بين - "ورة بقر من ال يحلي عاصل عن بان كرديك بين - القَدْ الْحَدُنَا مِيْفَاقَ بَنِي إِسْرَاءِ فِيلَ وَارْسَلْنَا اللّهِ مُرْسُلًا اللّهِ مُرْسُلًا اللّهِ مُرْسُلًا اللّهِ مُرْسُلًا اللّهُ عَلَيْهِ مَ الْفُسُهُ مُرِّ فَرَيْقًا كَاللّهُ عَلَيْهِمْ اللّهُ عَلَيْهُمْ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُمْ اللّهُ عَلَيْهُمْ اللّهُ عَلَيْهُمْ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُمْ اللّهُ عَلَيْهُمْ اللّهُ عَلَيْهُمْ اللّهُ عَلَيْهِمْ اللّهُ عَلَيْهُمْ اللّهُ عَلَيْهِمْ اللّهُ عَلَيْهُمْ اللّهُ عَلَيْهُمْ اللّهُ الللللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ الللّهُ اللّهُ الللللّهُ الللّهُ

ہم نے بالیقین بنواسرائیل سے عہد و پیان لیا اوران کی طرف رسولوں کو بھیجا' جب بھی رسول ان کے پاس وہ احکام لے کرآئے جوان کی اپنی منشاء کے خلاف تھے تو انہوں نے ان کی ایک جماعت کی تو تکذیب کی اورایک جماعت کو تل کردیا © اور بچھ بیٹھے کہ کوئی سزانہ ہوگ - پس اندھۓ بہرے بن بیٹھے - پھر الندان پرمتوجہ ہوا -اس کے بعد بھی ان بیس کے اکثر اندھۓ بہرے ہوگئے - الندان کے اعمال کو بخو بی دیکھنے والا ہے O

سیاہ عمل میہود اور نصاری : ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۵ - اے) اللہ تعالیٰ نے میہود ونصاریٰ ہے وعدے لئے تھے کہ دہ اللہ کے احکام کے عامل اور وہ کی پیچھے لگ گئے 'کتاب اللہ کی جو بات ان کا مذا وار وہ کی پیچھے لگ گئے 'کتاب اللہ کی جو بات ان کی منشاء اور رائے کے مطابق تھی' مان لی جس میں اختلاف نظر آیا ترک کردی' ندصرف اتنا ہی کیا بلکہ رسولوں کے نخالف ہو کر بہت سے رسولوں کو جھوٹا بتایا اور بہتیروں کو تل بھی کردیا کیونکہ ان کے لائے ہوئے احکام ان کی رائے اور قیاس کے خلاف تھے۔ استے بڑے گناہ کے بعد بھی بے فکر ہو کر بیٹھے رہے اور جھولیا کہ جمیں کوئی سز انہ ہوگی لیکن انہیں زیر دست روحانی سز ادی گئی بینی وہ حق سے دور پھینک

دیئے گئے اوراس سے اندھے اور بہر بے بنادیئے گئے 'نہ ق کوسٹیں اور نہ ہدایت کو دیکھے کیس کیکن پھر بھی اللہ نے ان پر مہر بانی کی 'افسوس اس کے بعد بھی ان میں سے اکثر حق سے نامینا اور حق کے سننے سے محروم ہی ہوگئے - اللہ ان کے اعمال سے باخبر ہے - وہ جانتا ہے کہ کون کس چیز کامستحق ہے -

لَقَدُ كَفَرَالَّذِيْنَ قَالُوْ النَّهِ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنَ مَرْيَعُ وَقَالَ الْمَسِيْحُ لِبَخِي السَّرَاءِ بِلَ اعْبُدُوا الله رَبِّي وَرَبِّكُ مُرِ الله مَنْ يُشْرِكُ بِاللهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَا وَلهُ النَّالُ وَمَا لِلطَّلِمِينَ مِنْ انْصَارِ اللهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَا فِلهُ النَّالُ وَمَا لِلطَّلِمِينَ مِنْ انْصَارِ اللهُ عَلَيْهِ الَّذِيْنَ قَالُوْ الله ثَالِهُ ثَالِثُ ثَلْتَهُوا عَمَّا يَقُولُونَ لَيَمَسَّنَ الله قَاحِدُ وَإِنْ لَنَمْ يَنْتَهُوا عَمَّا يَقُولُونَ لَيَمَسَّنَ الله قَاحِدُ وَإِنْ لَيْمَسَّنَ كَافَةً وَالْمِنْ لَيْمَسَّنَ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَدَامُ النَّهُ وَاللهُ اللهِ اللهُ الل

بے شک وہ لوگ کا فرہو گئے جن کا قول ہے کہ سے بن مریم ہی اللہ ہے۔ حالانکہ خود سے نے ان سے کہا تھا کہ اے بنی اسرائیل اللہ ہی کی عبادت کروجو میرااور تہبارا سب کا رب ہے۔ یقین مانو کہ جوشن اللہ کے ساتھ شریک کرتا ہے اللہ اس پر قطعاً جنت کو حرام کر دیتا ہے اس کا ٹھکا نا جہنم ہی ہے گئے گاروں کی مدد کرنے والا کوئی نہیں ۞ وہ لوگ بھی قطعا کا فرہو گئے جنہوں نے کہا کہ اللہ تین میں کا تئیسرائے دراصل سواایک اللہ کے اور کوئی معبود نہیں اگر پرلوگ اپنے اس قول سے باز ندر ہے تو ان میں سے جو کفریر ہیں آئیس المناک عذاب ضرور پہنچیں گے ۞

ابان کا کفریان ہور ہا ہے کہ جواللہ کو تین میں سے ایک مانے تھے یہودی حضرت عزیر کو اور نصر انی حضرت میسی کو اللہ کا بیٹا کہتے تھے اور اللہ کو تین میں کا ایک مانے تھے کی اللہ کا بیٹا کہتے تھے اور اللہ کو تین میں کا ایک مانے تھے کی بیت برد الفتلاف تھا اور ہرفرقہ دوسرے کو کا فر کہتا تھا اور حق تو یہ ہے کہ سبنے کی جانب تھا اور ہم تھے ۔ پھر ان تینوں کے مقرد کرنے میں بھی بہت برد ااختلاف تھا اور ہرفرقہ دوسرے کو کا فر کہتا تھا اور حق تو یہ ہے کہ سبھی کا فر تھے - حضرت میں کو اور ان کی مال کو اور اللہ کو ملا کر اللہ مانے تھے - اس کا بیان اس سورت کے آخر میں ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالی حضرت میں ہے فرمائے گا کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ جھے اور میری والدہ کو بھی اللہ مانو ؟ وہ اس سے صاف انکار کریں گے اور اپنی

لاعلمی اور بے گناہی ظاہر کریں گے۔ زیادہ ظاہر قول بھی یہی ہے۔ واللہ اعلم۔ دراصل لاکن عبادت سوائے اس ذات واحد کے اور کوئی نہیں۔

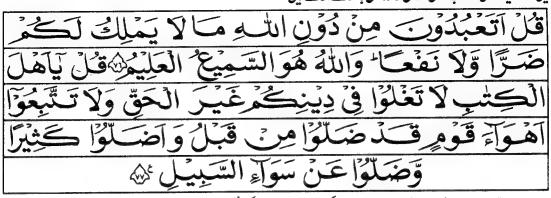
تام كانات اوركل موجودات كامعود برق وى ب- اگريا بهاى الزائد الله عَلَوْرٌ وَيَعْنَا يِهِ اللهُ عَلَوْرٌ وَيَعْنَا اللهِ وَيَسْتَغْفِرُ وَنَهُ وَاللهُ عَلَوْرٌ وَحِيمُ اللهِ وَيَسْتَغْفِرُ وَنَهُ وَاللهُ عَلَوْرٌ وَحِيمُ اللهِ مَا الْمَسِيْحُ البرب مَرْيَعَ إِلاَّ رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنَ مَا الْمَسِيْحُ البرب مَرْيَعَ إِلاَّ رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنَ قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَأَمْتُهُ صِدِيقَةً وَاللهُ عَالَى الطّعَامَ اللهِ الرُّسُلُ وَأَمْتُهُ صِدِيقَةً وَاللهُ عَالَى الطّعَامَ اللهِ الرُّسُلُ وَأَمْتُهُ صِدِيقَةً وَاللهُ عَلَى الطّعَامَ اللهِ الرُّسُلُ وَأَمْتُهُ صِدِيقَةً وَاللهُ عَلَى الطّعَامَ اللهِ الرُّسُلُ وَأَمْتُهُ عِنْ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ الل

یراوگ کیوں اللہ کی طرف نہیں جھکتے اور کیوں اس سے استغفار نہیں کرتے؟ اللہ تو بہت ہی بخشنے والا اور بڑا ہی مہریان ہے O مسیح بن مریم سوان پیغبر ہونے کے اور کچر بھی نہیں اس سے پہلے بھی بہت پیغبر ہو بچے ہیں اس کی ماں ایک ذکیہ مورت تھیں دونوں ماں بیٹے کھانا کھایا کرتے تھے دکھے تو کس طرح ہم ان کے سامنے دلیلیں رکھتے جاتے ہیں بھرخور کرلے کہ کس طرح پلٹائے جاتے ہیں 0

(آیت: ۲۲ – ۲۵) پھر اللہ تعالی اپ کرم وجود کو بخشش وانعام اور لطف ورحت کو بیان فرمار ہا ہے اور ہا وجود ان کے اس
قدر سخت جرم اتنی اشد ہے حیائی اور کذب وافتر اک انہیں اپنی رحت کی دعوت دیتا ہے اور فرما تا ہے کداب بھی میر کی طرف جھک جا و ایکی سب معاف فرما دوں گا اور دائمن رحت سے لے لوں گا - حضرت سے اللہ کے بند نے اور رسول ہی سے ان جیسے رسول ان سے
پہلے بھی ہوئے ہیں۔ جیسے فرمایا اِن هُو اِلَّا عَبُدُ الْخ وہ ہمارے ایک غلام ہی سے ہاں ہم نے ان پر رحت نازل فرمائی تھی اور بنی
اسرائیل کے لئے قدرت کی ایک نشانی بنائی - والدہ عیلی مومنہ اور بچ کہنے والی تھیں - اس لئے معلوم ہوا کہ نبید نہیں کیونکہ یہ مقام دصف
ہوتو بہترین وصف جو آپ کا تھا وہ بیان کردیا اگر نبوت والی ہوتیں تو اس موقعہ پر اس کا بیان نہایت ضروری تھا - ابن حزم وغیرہ کا
خیال ہے کہ ام اسحاق اور ام موگ اور ام میسی نبیتے میں اور ولیل ہوتیں تو اس موقعہ پر اس کا بیان نہایت ضروری تھا - ابن حزم وغیرہ کا
کلام کیا اور والدہ موگ کی نبیت فرمان ہے وَ اَوْ حَیْنَا آلِی اُمْ مُوسَّی اللہ کی مونی اور ولی کی کہ تو انہیں دورہ
پلا ۔ لیکن جہور کا نہ ہب اس کے خلاف ہے - وہ کہتے ہیں کہ نبوت مردوں میں ہی رہی - جیسے قرآ ان کا فرمان ہے وَ مَا اَرْ سَلْنَا مِنُ
بلا ۔ لیکن جہور کا نہ ہب اس کے خلاف ہے - وہ کہتے ہیں کہ نبوت مردوں میں ہی رہی - جیسے قرآ ان کا فرمان ہے وَ مَا اَرْ سَلْنَا مِنُ اللّٰ وَ وَ اللّٰ مِنْ اللّٰ اللّٰ ہُمْ وَ اللّٰ مِنْ اللّٰ مِنْ اللّٰ مِنْ اللّٰ ہو کہ ہوں کی لئے ہو ورنا ہیں ہی طرف رسالت انعام فرمائی ہے - پھر فرماتا ہے کہ مال بیٹا تو دونوں کھائے جینے کھائ سے اور ظاہر ہے کہ جواندر جائے گا وہ اہم بھی آئے نے اس بیٹا تو دونوں کھائے جینے کھائ ہے اس کے کہ جواندر جائے گا وہ اہم بھی آئے کھائے کھائے تھاؤں کہ ہوں کا خرا مار جائے گا وہ اہم بھی آئے کہ وہ اس ہو کہ کو اللہ وہ کی طرف رسالت انعام فرمائی ہے ۔ پھر فرماتا ہے کہ مال بیٹا تو دونوں کھائے سے کھائی سے اور طاق اللہ وہ کی طرف رسالت انعام فرمائی ہے - پھر فرمات اللہ کو اللہ می کی طرف رسالت انعام فرمائی ہے - پھر فی وہ امرائی ہو کے کھور کو الم کی کھر فرمانا ہے کہ کو اندر جائے گا وہ امرائی ہو کہ کی کھور کی اس میک کے اس میک کھور کی کور کے کھور کی کھر کی کھور کی اس کے کھور کی کھور کی کی کی کھور کی کے کور کی کی کور کی کی کور کور کور کو



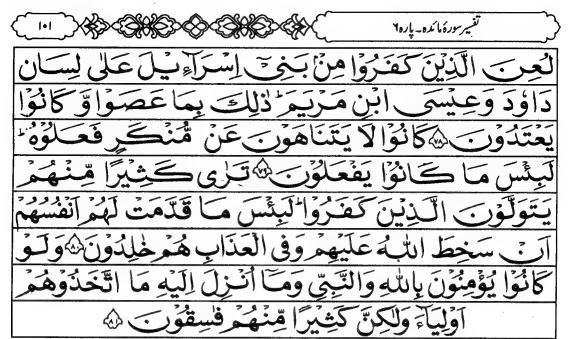
گا- پس ثابت ہوا کہ وہ بھی مثل اوروں کے بندے ہی تھے اللہ کی صفات ان میں نہ تھیں۔ دیکھ تو ہم کس طرح کھول کھول کران کے سامنے اپنی جمتیں پیش کرر ہے ہیں؟ پھر رہ بھی دیکھ کہ ہاوجو داس کے رہے کس طرح ادھرادھر بھٹکتے اور بھا گئے پھرتے ہیں؟ کیسے گراہ نہ ہب قبول کر، ہے ہیں؟ اور کیسے ردی اور بے دلیل اقوال کوگرہ میں بائد ھے ہوئے ہیں؟



کہددے کہ کیاتم اللہ کے سواان کی عمادت کرتے ہو جونہ تہارے کسی نقصان کے مالک نہ کسی نقع کے - اللہ ہی ہے خوب سننے اور پوری طرح جانے والا 🔾 اے اہل کتاب اپنے وین میں ٹاخق غلو اور زیادتی نہ کرو اور ان لوگوں کی نفسانی خواہشوں کی پیروی نہ کرو جو پہلے ہی سے بہک چکے بیں اور سیدھی راہ سے ہیں ک

معبودان باطل: ﷺ ﴿ آیت: ۲ ک – ۷۷) معبودان باطل کی جواللہ کے سواہیں عبادت کرنے سے ممانعت کی جاتی ہے کہ ان
تمام لوگوں سے کہدو کہ جوتم سے ضرر کو دفع کرنے کی اور نفع کے پہنچانے کی پہنچ سے فلات نہیں رکھتے آ خرتم کیوں انہیں پوجے چلے جارے
ہو؟ تمام ہاتوں کے سننے والے تمام چیزوں سے باخبر اللہ سے ہٹ کر بے مع وبھر 'بے ضرر و بے نفع و بے قدر اور بے قدرت چیزوں کے پیچھے
ہو؟ تمام ہاتوں کے سننے والے تمام چیزوں سے باخبر اللہ سے ہٹ کر بے مع وبھر 'بے ضرر و بے نفع و بے قدر اور بے قدرت چیزوں کے پیچھے
پڑجانا یہ کون کی تقلندی ہے؟ اے اہل کتاب اتباع حق کی حدول سے آگے نہ پڑھو۔ جس کی تو قیر کرنے کا جتنا تھم ہوا اتن ہی اس کی تو قیر کر و بہواور اس
انسانوں کو جنہیں اللہ نے نبوت دی ہے 'نبوت کے در جے سے معبود تک نہ پہنچاؤ۔ جسے کہ تم جناب سے جارے میں غلطی کررہے ہواور اس
کی اور کوئی وجہ نہیں بجز اس کے کہتم اپنے پیروں مرشدوں استادوں اور اماموں کے پیچھے لگ گئے ہو۔ وہ تو خود ہی گمراہ ہیں بلکہ گمراہ کن ہیں۔
استفامت اور عدل کے داستے کوچھوڑ ہے ہوئے انہیں زیانہ گرزگیا۔ ضلالت اور بدعتوں میں جتال ہوئے عوصہ ہوگیا ہے۔

ابن ابی جائم میں ہے کہ ایک شخص ان میں بڑا پابند دین تھا۔ ایک زمانہ کے بعد شیطان نے اسے بہکا دیا کہ جوا گلے کر گئے 'وہی تم بھی کررہے ہو۔ اس میں کیار کھا ہے؟ اس کی وجہ سے نہ تو لوگوں میں تبہاری قدر ہوگی نہ شہرت 'تہہیں چا ہے کہ کوئی نئی بات ایجاد کر واسے لوگوں میں پھیلا وُ۔ پھر دیکھو کہ کسی شہرت ہوتی ہے؟ اور کس طرح جگہ بہ جگہ تبہاراذ کر ہونے لگتا ہے 'چنا نچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ اس کی بدعتیں لوگوں میں پھیل گئیں اور زمانہ اس کی تقلید کرنے لگا۔ اب تو اسے بڑی ندامت ہوئی۔ سلطنت و ملک چھوڑ دیا اور تنہائی میں اللہ کی عبادتوں میں مشغول ہوگیا گئیں اللہ کی طرف سے اسے جواب ملا کہ میری خطابی صرف کی ہوتی تو میں معاف کردیتا لیکن تو نے تو عام لوگوں کو بگاڑ دیا اور انہیں قرماؤں کو بگاڑ دیا اور انہیں قرماؤں کی بارے میں ہی تو بہول نہیں فرماؤں کے بارے میں ہی تے بول نہیں فرماؤں کے بارے میں ہی تے بول نہیں فرماؤں کے بارے میں ہی تے بارے میں ہی تو بارے میں ہی تے بارے میں ہی تو باتوں ہی کے بارے میں ہی تے بارے میں ہی تے بارے میں ہی تے بارے میں ہی تے بارے میں ہی تو باتوں ہی کے بارے میں ہی تے بارے میں ہی تو باتوں ہی کے بارے میں ہی تو باتوں ہی کے بارے میں ہی تو باتوں ہی کو بارے میں ہی تو باتوں ہی کے بارے میں ہی تھی ہو تو تو باتوں ہوتوں ہوتوں



بنی اسرائیل کے کافروں پرحفزت داؤڈ اور حفزت عیسی بن مریم کی زبانی لعنت کی گئی۔اس جبہ سے کدوہ نافر مانیاں کرتے تھے اور صدے آگے بڑھ جاتے تھے O آپس میں ایک دوسر سے کو برے کاموں کے جووہ کرتے تھے روکتے نہ تھے جو پچھ بھی بیرکتے تھے یقیناً وہ بہت براتھ O ان میں کے اکثر لوگوں کوتو دیکھے گا کہ وہ کافروں سے دوستیاں کرتے ہیں جو پچھانہوں نے اپنے لئے آگے بھیج رکھا ہے وہ بہت براہے۔اللہ ان سے ناراض ہوا اور وہ بمیشہ عذاب میں رہیں گے O اگر انہیں اللہ پراور نبی پرجونازل کیا عمیا ہے اس پرائیان ہوتا تو بیکفارے دوستیاں نہ کرتے لیکن ان میں کے اکثر لوگ فاسق ہیں O

ابوداؤد کی حدیث میں ہے کہ 'سب سے پہلی برائی بنی اسرائیل میں داخل ہوئی تھی کہ ایک شخص دوسر ہے وخلاف شرع کوئی کام کرتے دیکھا تو اسے ردکتا' اسے کہتا کہ اللہ سے ڈراوراس برے کام کوچھوڑ دئے بیرام ہے۔ لیکن دوسر بے روز جب وہ نہ چھوڑتا تو بیاس سے کنارہ کشی نہ کرتا بلکہ اس کا ہم نوالہ ہم پیالہ رہتا اور میل جول باقی رکھتا' اس وجہ سے سب میں بی سنگدلی آگئ ۔ پھر آپ نے اس پوری آیت کی تلاوت کر کے فرمایا' واللہ تم پر فرض ہے کہ بھلی باتوں کا ہرائیک وسیم کروئرائیوں سے ردکو نظالم کواس کے ظلم سے بازر کھواوراسے تنگ ابوداو دوغیرہ میں ای حدیث کے آخر میں ہے جھی ہے کہ اگرتم ایسانہ کرد گے تو اللہ تنہارے دلوں کو بھی آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ طکرا دے گا اور تم پر اپنی پھٹکار نازل فرمائے گا جیسی ان پر نازل فرمائی –اس بارے میں اور بہت ی حدیثیں ہیں۔ پھٹ سی لیجے – حضرت جابروالی حدیث تو آیت لَوُ لَا یَنظہ مُ الرَّبِنِیُونَ اللّٰ کَا فَسِیر میں گزر چکی اور یّا یُنھا الَّذِینَ امَنُوا عَلَیْکُمُ اَنفُسَکُمُ کَا فیسے میں حضرت ابو بکر اور حضرت ابو تعلیہ گی حدیثیں آئیں گی ان شاء اللہ تعالی – مندا ور تر ندی میں ہے کہ یا '' تو تم بھلائی کا علم اور برائی ہے منع کرتے رہو کے یا اللہ تم پر اپنی طرف ہے کوئی عذاب بھیج دے گا ۔ پھرتم اس سے دعا کیں بھی کرو کے لیکن وہ قبول نہیں فرمائے گا'' ابن ملجہ کرتے رہو کے یا اللہ تم پر اپنی طرف سے کوئی عذاب بھیج دے گا ۔ پھرتم اس سے دعا کیں بھی کرو کے لیکن وہ قبول نہیں فرمائے گا'' – ابن ملجہ

میں ہے''اچھائی کاعکم اور برائی سے ممانعت کرو-اس سے پہلے کہ تہباری دعا کیں قبول ہونے سے روک دی جا کیں'' صحیح حدیث میں ہے ''تم میں سے جو شخص خلاف شرع کام دیکھے'اس پرفرض ہے کہ اسے اپنے ہاتھ سے منائے'اگراس کی طاقت نہ ہوتو زبان سے'اگراس کی بھی طاقت نہ رکھتا ہوتو دل سے اور یہ بہت ہی ضعیف ایمان والا ہے'' - (مسلم) منداحم میں ہے''اللہ تعالی خاص لوگوں کے گنا ہوں کی وجہ سے عام لوگوں کوعذاب نہیں کرتا لیکن اس وقت کہ برائیاں ان میں مسنداحم میں ہے' اللہ تعالی خاص لوگوں کے گنا ہوں کی وجہ سے عام لوگوں کوعذاب نہیں کرتا لیکن اس وقت کہ برائیاں ان میں

منداحمہ یں ہے' القدتعالی خاص لولوں کے کناہوں کی دجہ سے عام لوگوں کوعذاب ہیں گرتا سیکن اس وقت کہ برائیاں ان میں کھیل جائیں اور دوہ باوجود قدرت کے انکار نہ کریں' اس وقت عام خاص سب کوانڈ تعالیٰ عذاب میں گھیر لیتا ہے' ۔ ابوداؤ دہیں ہے کہ جس جگہ اللہ کی نافر مانی ہونی شروع ہو وہ ہاں جو بھی ہو ان خلاف شرع امور سے ناراض ہو (ایک اور روایت میں ہاں کا انکار کرتا ہو) وہ شل اس کے ہے جو وہ ال حاضر ہی نہ ہواور جو ان خطاؤں سے راضی ہو گود ہاں موجود نہ ہو۔ وہ ایسا ہے گویا ان میں حاضر ہے۔ ابوداؤد میں ہے کوگوں کے عذر جب تک ختم نہ ہو جائیں' وہ ہلاک نہ ہول گے۔ ابن ماجہ میں ہے حضور گنا ہے خطبے میں فر مایا' خبر دارکی محف کو لوگوں کی ہیت تی بات کہنے سے دوک نہ دے۔ اس حدیث کو بیان فر ما کر حضرت ابوسعید خدر گنرو پڑے اور فر مانے گے افسوس ہم نے ایسے موقعوں پرلوگوں کی ہیت مان کی۔ ابوداؤ دکتر فری اور ابن ماجہ میں ہے' افضل جہاد کلہ حق ظالم باوشاہ کے سامنے کہد بیتا ہے۔

ابن ماجہ بیں ہے کہ جمرہ اولی کے پاس صفور کے سامنے ایک فض آیا اور آپ سے سوال کیا کہ سب سے افضل جہاد کون ساہے؟
آپ خاموش رہے۔ پھر آپ جمرہ ثانیہ پر آئے تو اس نے پھر وہی سوال کیا گر آپ خاموش رہے جب جمرہ عقبہ پر کنگر مار پیکے اور سواری پر سامنہ ہونے کے ادادے سے رکاب جس پاؤلوں نے پوچھا؟ حضور یہ کیے؟

بات ظالم بادشاہ کے سامنے کہد دینا ۱۰ بن ماجہ جس ہے کہ بیس ہے کہ فضل کوا پٹی بے عزتی ندگر نی چاہئے ۔ لوگوں نے پوچھا؟ حضور یہ کیے؟

فرمایا خلاف شرع کوئی امر دیکھے اور پھی نہ کہ تیا مت کے دن اس سے باز پرس ہوگی کہ فلال موقعے پر تو کیوں خاموش رہا؟ یہ جواب دی گا دایا خلاف شرع کوئی امر دیکھے اور پھی نہ کے ایم مسب سے زیارہ موقد کہوتھ کے فوف کھا گیا ۔ ایک دوایت میں ہے کہ جب اسے کہوگوں کے ڈری وجہ سے ٹو اللہ تعالی فرمائے گا میں سب نے امیدر کھی اور لوگوں سے خوف کھا گیا ۔ مندا جہ ہے کہ مسلمانوں کوا ہے تین کہ کہ اللہ تعلین جست کہ اللہ تعلین اللہ کہوتی کے فرمایا ان بلاور) کو مر پر لینا جن کی برداشت کی طاقت نہ ہو جائی مجب ہے کہ حضور سے سوال کیا گیا کہ امر بالمروف اس نے بی چھاوہ کیا چیز ہے؟ فرمایا کہوئی کی سلطنت کا چلا جانا ۔ بڑے آ دمیوں میں بدکاری کا آجانا 'رذیلوں میں علم کا آجانا ۔ حضرت نے بوچھاوہ کیا چیز ہے؟ فرمایا کمینے آ دمیوں میں سلطنت کا چلا جانا ۔ بڑے آ دمیوں میں بدکاری کا آجانا 'رذیلوں میں علم کا آجانا ہو سے آپ جیا نہ دیشیں ابو نظبہ تکی روایت سے آ بت نہ بھی میں ابو نظبہ تکی روایت سے آ بت کے لین روایت سے آ بیت کہ میں ابو نظبہ تکی روایت سے آ بت آبوں کی گانہ ہوں کی گئیر میل آ کی گیا ان شاء اللہ توالی ۔

پھر فرماتا ہے کہ اکثر منافقوں کوتو دیکھے گا کہ وہ کافروں سے دوستیاں گا نشتے ہیں۔ ان کے اس فعل کی وجہ سے بینی مسلمانوں سے دوستیاں چھوڑ کرکا فروں سے دوستیاں کہ وجہ سے انہوں نے اپنے لئے براؤ خیرہ جمع کررکھا ہے۔ اس کی پاداش ہیں ان کے دلوں میں نفاق پیدا ہوگیا ہے اور اس بناء پر اللہ کاغضب ان پر نازل ہوا ہے اور قیامت کے دن کے لئے دائی عذاب بھی ان کے لئے آگے آر ہے ہیں۔ ابن ابی حاتم میں ہے اہم سلمانو! زناکاری سے بچو اس سے چھر برائیاں آتی ہیں تین دنیا میں اور تین آخرت میں۔ اس سے عزت و وقار رونق و تازگی جاتی ہے۔ اس سے فقر و فاقد آجاتا ہے اس سے عرفیق ہے اور قیامت کے دن تین برائیاں یہ ہیں۔ اللہ کاغضب میں ہے۔ اس سے فقر و فاقد آجاتا ہے اس سے عرفیقی ہے اور قیامت کے دن تین برائیاں یہ ہیں۔ اللہ کاغضب ماب کی تی اور برائی اور جہنم کا خلود۔ پھر حضور گئے اس اسے عرفیقی ہے دار قیامت کے دن اللہ اعلم۔

پھر فرماتا ہے اگریدلوگ اللہ بڑاس کے رسول عظی پراور قرآن پر پوراایمان رکھتے تو ہرگز کافروں سے دوستیاں نہ کرتے اور جھپ چھپاکران سے میل ملاپ جاری ندر کھتے - نہ سچ مسلمانوں سے دشمنیاں رکھتے وراصل بات یہ ہے کہان میں سے اکثر لوگ فاسق ہیں یعنی اللہ اوراس کے رسول کی اطاعت سے خارج ہو چکے ہیں اس کی وحی اوراس کے پاک کلام کی آتیوں کے خالف بن بیٹھے ہیں۔

لَتَجِدَتَ اَشَدُ النَّاسِ عَدَاوَةً لِلَّذِينَ اَمَنُوا الْيَهُوَدَ وَالْكَذِيْنَ اَشْرَكُوْا وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِلَّذِيْنَ اَمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْا إِنَّا نَظِرَى لَالِكَ بِانَّ مِنْهُمْ وقِسِيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا قَالُهُمْ لَا يَسْتَكُيْرُوْنَ ۞

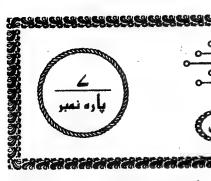
یقینا تو ایمان دالوں کا سب سے زیادہ دخمن یہود یوں اور شرکوں کو پائے گا اور ایمان دالوں سے سب سے زیادہ دوئی کے قریب تو یقینا آئییں پائے گا جواپے آپ کو نصار کی کہتے ہیں۔ بیاس لئے کہان میں دانشمنداور کوشدنشین ہیں اور اس وجہ سے کہ دہ تکبرٹییں کرتے 🔾

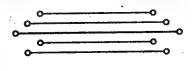
یہود یوں کا تاریخی کردار: ہے ہے آئے (آیت: ۱۸) ہے ہت اوراس کے بعد کی چار آیتین نجاشی اوران کے ساتھیوں کے بارے میں اتری ہیں۔ جب ان کے سامنے جشہ کے ملک میں حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ تعالی عنہ نے قرآن کریم پڑھاتو ان کی آتھوں ہے آنسو جاری ہو گئے اوران کی داڑھیاں تر ہوگئیں۔ بی خیال رہے کہ یہ آیتیں مدینے میں اتری ہیں اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کا بیوا تعد ہجرت سے پہلے کا ہے۔ یہ می مروی ہے کہ یہ آیتیں اس وفد کے بارے میں نازل ہوئی ہیں جے نجاشی نے حضور کی خدمت میں بھیجاتھا کہ وہ آپ سے ملین ماضر خدمت ہوکر آپ کے حالات وصفات دیکھیں اور آپ کا کلام سنیں۔ جب یہ آئ آپ سے ملے اور آپ کی زبان مبارک سے قرآن کریم ساتوان کے دل نرم ہوگئے۔ بہت روئے دھوئے اور اسلام قبول کیا اور والی جا کرنجا تی سے سب حال کہا نجاشی اٹھی سلطنت مجوز کر حضور کی طرف ہجرت کر کے آنے گئین رائے میں بی انتقال ہوگیا۔ یہاں بھی یہ خیال رہے کہ یہ بیان صرف سدی رحمت اللہ علیکا ہوگئے۔ واراس کی نماز جنازہ عائرائیا داکی۔

بعض تو کہتے ہیں' اس دفد میں سات تو علاء تھے اور پانچ زامد تھے یا پانچ علاء اور سات زامد تھے۔ بعض کہتے ہیں بیکل پچاس آ دی تھے' اور کہا گیا ہے کہ ساٹھ سے کچھاو پر تھے۔ ایک قول بی بھی ہے کہ بیستر تھے۔ فاللہ اعلم۔حضرت عطارحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں'جن کاوصاف آیت میں بیان کئے گئے ہیں 'یہ اہل حبشہ ہیں۔ مسلمان مہاجرین حبشہ جب ان کے پاس پہنچ تو بیرب مسلمان ہو گئے تھے۔ حضرت قادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ' پہلے بیدین عیسوی پر قائم تھے لیکن جب انہوں نے مسلمانوں کو دیکھا اور قرآن کریم کو سنا تو فور أ سب مسلمان ہوگئے۔

امام ابن جریر کا فیصلدان سب اقوال کوٹھیک کردیتا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ بیآ بیتیں ان لوگوں کے بارے میں ہیں جن میں بیہ اوصاف ہوں خواہ وہ حبشہ کے ہوں یا کہیں ہے۔ یہود یوں کومسلمانوں سے جو سخت دشنی ہے اس کی وجہ بیہ ہے کہان میں سرتشی اورا نکار کا مادہ زیادہ ہے اور جان بوجھ کر کفرکرتے ہیں اورضد سے ناحق پراڑتے ہیں۔حق کے مقابلہ میں گڑ بیٹھتے ہیں حق والوں پر حقارت کی نظریں ڈ التے ہیں-ان سے بغض و پیرر کھتے ہیں-علم سے کورے ہیں-علماء کی تعدادان میں بہت ہی کم ہےاور علم اور ذی علم لوگوں کی کوئی وقعت ان کے دل میں نہیں۔ یہی تھے جنہوں نے بہت سے انبیاء علیهم السلام کوقل کیا خود پیغیبرالز ماں احریجتبی حضرت محمد علطی کے آل کا ارادہ بھی کیا اور ا یک دفعہبیں بلکہ بار بارآ پ کوز ہردیا آپ پر جادو کیا اورا پے جیسے بدباطن لوگوں کواپنے ساتھ ملا کرحضور پر حملے کئے لیکن اللہ نے ہرمرتبہ انہیں نامرادونا کام کیا- ابن مردویہ میں ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جب بھی کوئی یہودی کسی مسلمان کوتنہائی میں یا تا ہے اس کے دل میں اس کے قبل کا قصد پیدا ہوتا ہے۔ ایک دوسری سند سے بھی بیرحدیث مروی ہے لیکن ہے بہت ہی غریب۔ ہاں مسلمانوں سے دوی میں زیاد ہ قریب دہ لوگ ہیں جواپنے آپ کونصاریٰ کہتے ہیں-مفرت سے علیہ السلام کے سیج تابعدار ہیں-انجیل کے اصلی اور سیجے طریقے پر قائم ہیں-ان میں ایک حدتک فی الجمله مسلمانوں اور اسلام کی محبت ہے۔ بیاس لئے کہ ان میں زم دلی ہے جیسے ارشاد باری ہے وَ حَعَلُنَا فِي قُلُوبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوهُ رَافَةً وَّرَحُمَةً الخ-يعن معرت يسي عليه السلام كتابعدارون كدلون من مم فرزى اوررم وال ديا بان كى كتاب میں عظم ہے کہ جو تیرے داہنے گال پڑھیٹر مارے تواس کے سامنے بایاں گال بھی پیش کردے۔ ان کی شریعت میں لڑائی ہے ہی نہیں۔ یہاں ان کاس دوتی کی وجہ یہ بیان فر مانی کدان میں خطیب اور واعظ میں - قِسِّینُ اور قِسُّ کی جَعْقِسِّینُسِینَ ہے قُسُوسٌ بھی اس کی جَعْ آتی ہے رهبان جمع ہراہب کی راہب کہتے ہیں عابد کو- بدلفظ متنق ہربب سے اور رہبت کے معنی ہیں خوف اور ڈر کے- جیسے را کب کی جمع ركبان ہاور فرسان ہام ابن جريرٌ فرماتے بين مجى رُهُبَان واحد كے لئے آتا ہاوراس كى جمع رَهَابِيُنَ آتى ہے جيسے قُرْبَان اور قَرَابِين اور جَوُزَان اور جَوَازِيُن اور بھى اس كى جَعْرَهَابِنَه بھى آئى ہے عرب كاشعار ملى بھى لفظ رہبان واحد كے لئے آيا ہے-حضرت سلماًن رضی الله تعالی عندسے ایک فخص قِسِّیئیسیُنَ وَ رُهُبَانًا پڑھ کراس کے معنی دریافت کرتا ہے تو آپ فرماتے ہیں قِسِّیئیسیئر کو خانقابول اورغيرة بادجكبول مين چهور - مجصة رسول الله على في خصيديقين و رُهُبَانًا برُ هايا ب (بزاراورابن مردويه) الغرض ان ك تین اوصاف پہال بیان ہوئے ہیں-ان میں عالموں کا ہوناان میں عابدوں کا ہوناان میں تواضع 'فروتی اور عاجزی کا ہونا -

الله تعالیٰ کا ہزار ہزارشکر ہے بھش اس کے فضل و کرم لطف و رخم سے تفسیر محمدی کا چھٹا پارہ بھی ختم ہوا۔اللہ تعالیٰ اسے قبول فر مائے اور ہمیں اس سے دونوں جہان میں فائدہ بخشے۔ آمین!







چندائم مفامن کی فهرست

ૺૺૼૼૼ ૼૼૼૼૼૼૼૼૼૼૼૼૼૼૼૼૼૼૼૼૼૼૼૼૼૼૼૼૼૼૼૼ	i de
---	------

1,00	WANEWARERARE CONTRACTOR CONTRACTO		
141	• سخت لوگ اور کثرت دولت	1+4	• ايمان والورس كي پېچان
170	• محروم اور کا مران کون؟	1.4	• راہبانیت(خانقاد شینی)اسلام میں ممنوع ہے
144	• مسلمانو!طبقاتی عصیب سے نچو	11+	• غيرارادي قسميس اور كفاره
14. 8	 نیک و بدکی وضاحت کے بعد؟ 	THY.	• پانسه بازی جوااور شراب
124	• نیندموت کی حجموتی بہن	111	• خرمت شراب کی مزیدوضاحت
140	• احسان فراموش نه بنو	IIA	• احرام میں شکار کے مسائل کی تفصیلات
۱۷۸	• غلط تاویلیں کرنے والوں سے نہ ملو	ITT	• طعام اور شیکار میں فرق اور حلال وحرام کی مزید تشریحات
14.	• اسلام کے سواسب راستوں کی منزل جہنم ہے	114	• رزق حلال کم ہوتو برکت ٔ حرام زیادہ بھی ہوتو بے برکت
114	• ابراہیم علیہالسلام اورآ زرمیں مکالمہ	1174	• بنوں کے نام کئے ہوئے جانوروں کے نام؟
191	• مِشْرِكِين كاتو حيد ہے فرار	المثاا	• اپنی اصلاح آپ کرو
191	• خلیل الرحن کو بشارت اولا د	126	• معتبر گواهی کی شرا کط
194	• تمام رسول انسان بی چیں	124	• روز قیامت انبیاء ہے سوال
19/	• مغضوب لوگ	12	• حفرت عليلي كے معجزات
***	• اس کی حیرت ناک قدرت	IFA	• بن اسرائیل کی ناشکری اورعذ اب البی
** *	• قدرت کي نشانيال	16.6	• روز قیامت نصاریٰ کی شرمندگی
r• r-	• شیطانی وعدے دھو کہ ہیں	16.4	• موحدین کے لیےخوش خبریاں سراقہ
r•1"	• الله بيمثال بوصده لاشريك ب	IM	• اللَّه کی بعض صفات
** (*	• ہماری آئی محصیں اور اللہ جل شانہ	1179	• كفاركونا فرمانى پر يخت انتباه
r +4	• ہدایت وشفا قر آن وحدیث میں ہے	10+	• انسانوں میں ہے ہی رسول اللہ کاعظیم احسان ہے
r•4	• وحی کے مطابق عملی کرو	141	• ہر چیز کا مالک اللہ ہے تا ہم ہیں میں میں خدید میں
r.	• سودابازی مبین هوگی	101	• قرآن ڪيم کاباغي جنم کاايندھن
r•A	• معجزوں کےطالب لوگ	100	• قیامت کے دین مشرکوں کا حشر
		104	• کفار کاواو پلانگرسب بے سود نبعہ دنائی کا سیار
		IDA	• پشيماني حمر جنهم د مکيو کر!
	·	۱۵۸ر	• حق کے دشمن کواس کے حال پہ چھوڑ ہے ای عظافہ سے ہیر
		141	• معجزات كيعدم اظهار كي حكمت

وَإِذَا سَمِعُواْ مَا الْخُولَ الْحَقِّ التَّسُولُ تُلَى اَعْيَنَهُمْ وَعَنْ مِنَ الْحَقِّ اللَّهُ عِمَا عَرَفُواْ مِنَ الْحَقِّ يَقُولُونَ رَبَّنَا الْمَثَا فَاكْتُبُنَا مَعَ الشَّهِدِيْنَ هُومَا مَا أَنَا الْمَثَا فَاكْتُبُنَا مَعَ الشَّهِدِيْنَ هُومَا مَا أَنَا الْمُثَا الْحَقِّ الْحَقِّ السَّهِ وَمَا جَاءَنَا مِنَ الْحَقِّ مَعَ الشَّهِدِيْنَ هُومَا الْمَا الْمُعَلِّ الْحَقِّ الْمُتَعِلَّ الْمُتَعِلِّ الْمُعَلِّ الْمُتَعِلِّ الْمُتَعِلِّ الْمُتَعِلِّ الْمُتَعِلِّ الْمُتَعِلِّ الْمُتَعِلِّ الْمُتَعِلِينَ الْمُتَعِلِّ الْمُتَعِلِينَ الْمُتَعِلِّ الْمُتَعِلِينَ الْمُتَعِلِينَ الْمُتَعِلِينَ الْمُتَعِلِينَ الْمُتَعِلِينَ الْمُتَعِلِينَ الْمُتَعِلِّ الْمُتَعِلِينَ الْمُتَعْلِينَ الْمُتَعْلِينَ الْمُتَعْلِينَ الْمُتَعْلِينَ الْمُتَعْلِينَ الْمُتَعْلِينَ الْمُتَعِلِينَ الْمُتَعْلِينَ الْمُتَعْلِينَ الْمُتَعْلِينَ الْمُتَعِلِينَ الْمُتَعْلِينَ الْمُتَعِلِينَ الْمُتَعْلِينَ الْمُتَعْلِينَ الْمُتَعْلِينَ الْمُتَعْلِينَ الْمُتَعْلِينَ الْمُتَعْلِينَ الْمُتَعْلِينَ الْمُتَعْلِينَ الْمُتَعْلِينَ الْمُتَعْلِينَا الْمُتَعْلِينِ الْمُتَعْلِينَ الْمُتَعْلِي الْمُتَعِلِي الْمُتَعْلِي الْمُتَعْلِينَ الْمُتَعْلِي ا

اور جب وہ اس قرآن کو سنتے ہیں جواس رسول پر اتارا حمیا تو تو دکھ کے کہ ان کی آنھیں آنو بہانے لگتی ہیں کیونکہ وہ قن کو جانتے پیچانے ہیں۔ کہنے لگتے ہیں کہ اے جہارے پر وردگاڑ ہم ایمان لائے۔ پس تو ہمیں بھی گواہوں میں ککھ لے ۞ آخراس کی کیا دیہ کہ ہم اللہ کواور جو تن ہمارے پاس آ پہنچااس کو نہ مانیں ہماری تو در کہ مارا رب ہمیں نیک لوگوں کی جماعت میں شامل کر لے ۞ پس ان کے اس قول کی دجہ سے اللہ تعالیٰ نے آئیس ان کے تو اب میں وہ جنتیں عطا فرمائیں جن کے چیٹھے جاری ہیں جہاں یہ ہمیشدر ہیں گے۔ نیک کاروں کا یہی بدلہ ہے ۞ اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آنتوں کو جمٹلایا 'وہ جنمی ہیں ۞

پھراس م کے تعرافیوں کا ایک اور وصف بیان ہور ہاہے۔ ان بی کا دوسرا وصف اس آیت میں ہو آ اِنَّ مِنُ اَهُلِ الْکِنْبِ
لَمَنُ يُوْمِنُ بِاللَّهِ وَمَآ أُنْزِلَ اِلْیَکُمُ وَمَا أُنْزِلَ اِلْیَهِمُ خَاشِعِینَ لِلَّهِ الْحُ یعنی اہل کتاب میں ایسے لوگ بھی ہیں جواللہ پر اور اس قرآن پر اور جوان پر نازل کیا گیا ہے سب پر ایمان رکھے ہیں اور پھر اللہ سے ڈرنے والے بھی ہیں۔ ان بی کے بارے میں فرمان ربانی ہے الَّذِینَ اَتَینَاهُمُ الْکِنْبَ مِنُ قَبُلِهِ هُمُ بِهِ يُؤْمِنُونَ سے لَا نَبْتَغِی الْمَدْهِلِیُنَ تک ہے۔ کہ پرلوگ اس کتاب کو اور اس کتاب کو بی

جانتے ہیں اور دونوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ پس یہاں بھی فرمایا کہ وہ کہتے ہیں کہ جب ہمیں صالحین میں ملنا ہے تو اللہ پر اور اس کی اس آ خری کتاب پرہم ایمان کیوں نہلا ئیں؟ان کےاس ایمان وتقیدیق اور قبولیت حق کا بدلہاللہ نے انہیں بیدیا کہ وہ ہمیشہ رہنے والے تر و تازہ باغات وچشموں والی جنتوں میں جائیں گے۔محسن نیکوکار مطبع حق تابع فرمان اللی لوگوں کو جزایبی ہے۔وہ کہیں کے بھی ہوں کوئی بھی ہوں' جوان کےخلاف ہیں' انجام کے لحاظ سے بھی ان کے برعکس ہیں۔ کفرو تکذیب اور مخالفت یہاں ان کا شیوہ ہے اور وہاں جہنم ان کا ٹھکا ناہے۔

لَا يُهَا الَّذِيْنَ امَنُوا لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبْتِمَّا آحَلَ اللَّهُ لَكُهُ وَلَا تَغْتَدُوا اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُغْتَدِيْنَ۞ وَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ الله حَلْلًا طَيِّبً وَاتَّقُوا اللهَ اللهَ اللهِ مَوْمِنُونَ

اے ایمان والو! اللہ تعالی کی حلال کردہ پا کیزہ چیز وں کوحرام نہ کرو اور نہ حدے آ مے بیعو 🔾 ایک زیاد تی کرنے والوں کو اللہ پندنہیں فرما تا – ستحری اور حلال

چیزیں جو بھی اللہ تعالی نے تنہیں دے رکھی ہیں ان میں سے کھاؤ پیواوراس اللہ سے ڈرتے رہا کروجس پرتم ایمان رکھتے ہو

راہبانیت (خانقاد نشینی) اسلام میں ممنوع ہے: 🌣 🌣 (آیت: ۸۷-۸۸) ابن ابی حاتم میں ہے کہ چند محابہ 🚣 آپس میں کہا کہ خصی ہو جائیں۔ دنیوی لذتوں کوترک کردیں۔بستی چھوڑ کرجنگلوں میں جا کر تارک دنیا لوگوں کی طرح زندگی یاد الہی میں بسر کریں۔ آنخضرت ﷺ کوان کی میہ باتیں معلوم ہوگئیں۔ آپ ؓ نے انہیں یا دفر مایا اوران سے پوچھا۔ انہوں نے اقر ارکیا۔اس پر آپ نے فر مایا'تم دیکے نہیں رہے کہ میں نفلی روز سے رکھتا ہوں اور نہیں بھی رکھتا – رات کونفلی نماز پڑھتا بھی ہوں اور سوتا بھی ہوں۔ میں نے نکاح بھی کرر کھے ہیں۔ سنوجومیرے طریقے پر ہووہ تو میرا ہے اور جومیری سنتوں کونہ لئے وہ میرانہیں' صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ہے کہ' لوگوں نے امہات المؤمنين سے حضور كا عمال كى نسبت سوال كيا- كاربعض نے كہا كه بم كوشت نہيں كھائيں سے- بعض نے كہا بم نكاح نہيں كريں ہے-بعض نے کہا ہم بستر پرسوئیں گے بی نہیں- جب بیدواقعہ حضور کے گوش گذار ہوا تو آپ نے فرمایا 'ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ ان میں سے بعض یول کہتے ہیں حالانکہ میں روزہ رکھتا ہوں اورنہیں بھی رکھتا 'سوتا بھی ہوں اور نہجہ بھی پڑھتا ہوں' کوشت بھی کھا تا ہوں اور نکاح مجمی کے ہوئے ہوں- جومیری سنت سے منہ موڑے وہ میرانہیں- ترندی وغیرہ میں ہے کہ ایک مخص نے حضور کی خدمت میں حاضر ہو کہا کہ موشت كھانے سے ميرى قوت باہ برد حاتى ہے-اس كئے ميں نے اپنے او پر كوشت كوحرام كرليا ہے اس پريد آيت اترى-امام ترندي اے حسن غریب بتاتے ہیں-اور سندسے بھی بیروایت مرسلاً مروی ہےاور موقوفاً بھی-والله اعلم- بخاری وسلم میں ہے حضرت عبدالله بن مسعود رضی الله تعالی عند فرماتے ہیں' ہم آنخضرت علیہ کی ماتحی میں جہاد کرتے تھے اور ہمارے ساتھ ہماری بیویاں نہیں ہوتی تھیں تو ہم نے کہا' امچھا ہوا گرہم خصی ہوجا کیں لیکن اللہ کے رسول ﷺ نے ہمیں اس سے رو کا اور مدت معینہ تک کے لئے کپڑے کے بدلے پر نکاح کرنے کی رخصت بمیں عطافر مائی - پھر حضرت عبداللہ نے بی آیت پڑھی - یہ یا درر ہے کہ یہ تکاح کا واقعہ متعہ کی حرمت سے پہلے کا ہے - واللہ اعلم -معقل بن مقرن نے حضرت عبداللہ بن مسعود گو کہا کہ میں نے تو اپنا بستر اپنے اوپر حرام کرلیا ہے تو آپ نے یہی آیت تلاوت فر مائی۔ حفرت ابن مسعودٌ كے سامنے كھا تا لا يا جاتا ہے تو ايک فخص اس مجمع ہے الگ ہوجاتا ہے۔ آپ اے بلاتے ہيں كه آؤ ہمارے ساتھ كھا لو-

وہ کہتا ہے میں نے تواس چیز کا کھانا اپنے اوپر حرام کر رکھا ہے- آپ فرماتے ہیں' آؤ کھالؤا پی تنم کا کفارہ دے دینا' پھر آپ نے ای آیت

ک تلاوت فرمائی (متدرک حاکم)

ابن ابی حاتم میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے گھر کوئی مہمان آئے۔ آپٹنفور کے پاس سے رات کو جب واپس گھر پنچ تو معلوم ہوا کہ گھر والوں نے آپ کے انتظار میں اب تک مہمان کو بھی کھا نائبیں کھلایا۔ آپ کوغصہ آیا اور فرمایا ہم نے میری وجہ سے مہمان کو بھوکا رکھا' یہ کھانا مجھ پرحرام ہے۔ بیوی صاحبہ بھی ناراض ہوکر یہی کہہ بیٹھیں۔مہمان نے بیدد کھیکرایے اوپر بھی حرام کرلیا' اب تو حضرت عبدالله بہت گھبرائے - کھانے کی طرف ہاتھ بڑھایا اورسب سے کہا چلوبسم اللہ کرو- کھا بی لیا- پھر جب حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے سارا واقعہ کہ سنایا۔ پس بیآیت اتری - لیکن اثر منقطع ہے۔ صبح بخاری شریف میں اس جیسا ایک قصہ حضرت ابو بکر کا اپنے مہمانوں کے ساتھ کا ہے۔اس سے امام شافعیؓ وغیرہ علاء کا وہ قول ثابت ہوتا ہے کہ جو مخص علاوہ عورتوں کے کسی اور کھانے پینے کی چیز کواپنے اوپر حرام کر لے تو وہ اس پرحرام نہیں ہو جاتی اور نہاس پر اس میں کوئی کفارہ ہے۔ دلیل بیآیت اور دوسری وہ حدیث ہے جواو پر گذر چک کہ جس مخف نے ا پناو پر گوشت حرام کرلیا تھا اسے حضور نے کسی کفارے کا حکم نہیں فر مایا -لیکن امام احمدٌ اوران کی ہم خیال جماعت علماء کا خیال ہے کہ جو خص کھانے پہننے وغیرہ کی کسی چیز کوا ہے او پرحرام کر لے تو اس پرتنم کا کفارہ ہے۔ جیسے اس مخص پر جوکسی چیز کے ترک پرتنم کھا لے۔حضرت ابن عباسٌ کا فتویٰ یہی ہے اور اس کی دلیل ہے آ یت یا یُھا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ الْخُ^{® ب}جی ہے اور اس آ بیت کے بعد ہی کفارہ تم کا ذکر بھی اس امر کامقتضی ہے کہ پیرمت قائم مقامقتم کے ہے-واللہ اعلم-حضرت مجاہد قرماتے ہیں بعض حضرات نے ترک دنیا کا مخصی ہوجانے کا 'اور ٹاٹ مینے کاعز مصم کرلیا۔اس پر بیآییتں اتریں۔ایک روایت میں ہے کہ حضرت عثمان بن مظعون حضرت علی بن ابی طالب حضرت عبدالله بن مسعوة حضرت مقداد بن اسوة عسرت سالم مولى حضرت الى حذيفة وغيره ترك دنيا كااراده كركے گھروں ميں بيٹھ رہے باہر آنا جانا ترك كرديا ' عورتوں سے علیحدگی اختیار کرلی' ٹاٹ بیننے گئے اچھا کھانا اوراچھا پہننا حرام کرلیا اور بنی اسرائیل کے عابدوں کی وضع کرلی بلکہ ارادہ کرلیا کہ خصی ہوجا کیں تا کہ پیطافت ہی سلب ہوجائے اور یکھی نیت کرلی کہتمام راتیں عبادت میں اور تمام دن روزے میں گذاریں گے-اس پر سید آیت اتری میعنی بیخلاف سنت ہے۔ پس حضور ﷺ نے انہیں بلا کرفر مایا کہتمباری جانوں کاتم پرحق ہے تہماری آ تکھوں کا بھی تم پرحق ہے۔ نفل روز بے رکھواور کبھی مجھوڑ بھی دو-نفل نماز رات کو پڑھواور پچھ دیر سوبھی جاؤ۔ جو ہماری سنت کو چھوڑ دیے وہ ہم میں سے نہیں۔اس پر ان بزرگوں نے فرمایا' یا اللہ ہم نے سنا اور جوفر مان ہوا' اس پر ہماری گردنیں خم ہیں۔ بیدوا قعہ بہت سے تابعین سے مرسل سندول سے مروی ہے-اس کی شاہد و مرفوع حدیث بھی ہے جوادیر بیان ہوچکی- فالحمد للد-

ابن جریر میں ہے کہ ایک دن رسول اللہ علیہ نے صحابہ کے سامنے وعظ کیا اور اس میں خوف اور ڈرکا ہی بیان تھا - اسے س کردس صحابیوں نے جن میں حضرت علی دورت عثمان بن مظعو ن وغیرہ ہے آئیں میں کہا کہ بمیں تو کوئی بڑے بڑے طریقے عبادت کے اختیار کرنا عہا بہنیں نصر انیوں کودیکھو کہ انہوں نے اپنی نصر انیوں کودیکھو کہ انہوں نے اپنی نصر انیوں کودیکھو کہ انہوں نے اپنی برہت می چزیں جرام کر کی جی اس پر کسی نے گوشت اور چربی وغیرہ کھا تا ہے او پر جرام کیا 'کسی نے دن کو کھا تا بھی جرام کر لیا 'کسی نے دات کو نیندا ہے او پر جرام کر کی 'کسی نے عور توں سے مباشرت جرام کر کی - حضرت عثمان بن مظعون نے نے اپنی بیوی سے میل جول اسی بنا پر ترک کر دیا - میاں بیوی اپنے سے تعلقات سے الگ رہنے گئے - ایک دن سے بیوی صاحبہ حضرت خولہ ام الموشین حضرت عاکثہ صدیقہ کے پاس آئیں وہاں حضور کی از واج مطہرات بھی تھیں - انہیں پراگندہ حالت میں دیکھ کر سب نے نولہ ام الموشین حضرت عاکثہ صدیقہ کے پاس آئیں وہاں حضور کی از واج مطہرات بھی تھیں - انہیں پراگندہ حالت میں دیکھ کر سب نے دولہ ام الموشین حضرت کیا بنار کھا ہے؟ کیا بات ہے؟ دیس خولہ میں اللہ عنہا نے فر مایا مجھے اب اس بناؤ سکھار کی ضرورت ہی کیار ہی ؟ آئی مدت ہوئی جو میرے میاں مجھ سے ملے ہی نہیں نہ تھی خولہ صدرت خولہ رضی اللہ عنہا نے فر مایا مجھ سے ملے ہی نہیں نہ تھی دھرت خولہ رضی اللہ عنہا نے فر مایا مجھ سے ملے ہی نہیں نہ تھی دھرت خولہ رضی اللہ عنہا نے فر مایا مجھے اب اس بناؤ سکھار کی ضرورت ہی کیار ہی ؟ آئی مدت ہوئی جو میرے میاں مجھ سے ملے ہی نہیں نہ تھی

انہوں نے میرا کیڑا ہٹایا - بین کراور بیویاں ہنے گئیں - اسے میں حضور کشریف لائے اور دریافت فرمایا کہ یہ نمی کیسی ہے؟ حضرت عائشہ نے ساراواقعہ بیان فرمایا ہے کہ میں خصی ہے بیان کرکے کہا کہ میں نے اسے اس لئے چھوڑ رکھا ہے کہ اللہ کی عبادت دلج بی اور فارغ البالی سے کرسکوں بلکہ میراارادہ ہے کہ میں خصی ہے باوک تاکہ عورتوں کے قابل ہی ندر ہوں - آپ نے فرمایا ، میں مجھتے میں جا اپنی بیوی سے میل کر لے اور اس سے بات چیت کر - جواب دیا کہ میں اللہ اللہ اس وقت تو میں روز سے ہوں فرمایا جاؤروز ہوڑ ڈوالو چنا نچانہوں نے تھم برداری کی روز ہوڑ دیا اور بیوی ہے بھی طے اب کھر جو حضرت خولہ آ کیس تو وہ اچھی ہیئت میں تھیں – ام المونین حضرت عائشہ صدیقہ نے بنس کر پوچھا 'کہواب کیا حال ہے – جواب دیا کہ جو حضرت عثان نے اپنا عہدتوڑ دیا ہے اور کل وہ جھے سے ملے بھی – حضور نے لوگوں میں فرمایا لوگو بیتمہارا کیا حال ہے کہ کوئی بیویاں حرام کر اب حضرت عثان نے نہا عہدتو ڑ دیا ہے اور کل وہ جھے سے ملے بھی – حضور نے لوگوں میں فرمایا لوگو بیتمہارا کیا حال ہے کہ کوئی بیویاں حرام کر رہا ہے کوئی کھانا 'کوئی سونا - تم نہیں دیکھتے کہ میں سوتا بھی ہوں اور قیام بھی کرتا ہوں افظار بھی کرتا ہوں اور وزر سے ملا بھی کرتا ہوں اور فرد سے بھی کرتا ہوں افظار بھی کرتا ہوں اور فرد کے سے بھی رہتا ہوں عورتوں سے ملتا بھی ہوں' نکاح بھی کرر کھی ہیں – سنو جو جھے سے برغبتی کر ہے دہ جھے نہیں ہے اس پر بیآ بیت ان ہی ۔

''حدسے نہ گذرو'' سے مطلب ہیہ ہے کہ عثان گوضی نہیں ہونا چاہئے۔ ہیصد سے گذر جانا ہے اوران ہزرگوں کوا پی قسموں کا کفارہ ادا کرنے کا حکم ہوا اور فرمایا لَا یُو اَ خِدُ کُمُ اللّٰہُ الْحَ پِسُ لا تعتدو لہ مرادیا توبیہ ہے کہ اللہ نے جن چیزوں کو تمہارے لئے مباح کیا ہے ہم انہیں اپنے او پرحرام کر کے تنگی نہ کرواور بیر مطلب بھی ہوسکتا ہے کہ حلال بفتر رکفایت لے لواوراس حد سے آئے نہ کل جاؤ۔ جیسے فرمایا کھاؤ ہیو لیکن صد سے نہ بڑھو۔ ایک اور آیت میں ہے ایمانداروں کا ایک وصف بی بھی ہے کہ وہ خرج کرنے میں اسراف اور بخیلی کے درمیان رہے ہیں۔ پس افراط وتفریط اللہ کے نزدیک بری بات ہے اور درمیانی روش رب کو پیند ہے۔ اس لئے یہاں بھی فرمایا' حد سے گذر جانے والوں کو اللہ نا پندن پند فرما تا ہے۔ پھر فرمایا' اللہ تعالیٰ نے جو حلال وطیب چیزیں تہمیں دے رکھی ہیں' نہیں کھاؤ ہواورا پیے تمام امور میں اللہ سے ڈرتے رہو۔ اس کی اطاعت اور طلب رضا مندی میں رہا کرو۔ اس کی نافر مانی اور اس کی حرام کردہ چیزوں سے الگ رہو۔ اس کا لحاظ رکھو۔

نضول اور بے قصد قسموں پرتو اللہ تعالیٰ تمہاری پکڑنہیں کرے گالیکن جن قسموں کوتم بہتا کیداور بے قصد مضبوط کروان پرمواخذہ ہے۔ ایک قسموں کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا دینا ہے درمیانہ در ہے کا جوعموماتم اپنے گھروالوں کو کھلاتے رہتے ہویا آئہیں کپڑا پہنا تا یا ایک گردن کا آزاد کرنا۔ اگر کسی کو مقدور ہی نہ ہوتو تمین دن کے روزے۔ بیہ ہے تمہاری قسموں کا کفارہ جبکہ تم قسم کھا کر (توڑوہ) تمہیں اپی قسمیں پورا کرنا چاہئیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ تمہارے سامنے اپنے احکام بیان فرمار ہا ہے

تا كەتم شكر گذارى كرو 🔾

غیرارادی شمیں اور کفارہ: ﷺ ﴿ آیت: ۸۹) لغوشمیں کیا ہوتی ہیں؟ان کے کیا احکام ہیں؟ بیسب سورہ بقرہ کی تفسیر میں بالنفسیل بیان کر چکے ہیں- اس لئے یہاں ان کے دوہرانے کی ضرورت نہیں- فالحمد للله-مقصد بیہ ہے کہ روانی کلام میں انسان کے منہ سے بغیر قصد کے جوشمیں عادۃٔ نکل جائیں' وہ لغوشمیں ہیں-

ام م فافی کا یہی ذہبہہ۔ نداق میں شم کھا بیٹھنا اللہ کی نافر مانی کرنے پر شم کھا بیٹھنا زیادتی گان کی بنا پر شم کھا بیٹھنا بھی اس کی تغییر میں کہا گیا ہے۔ غصے اور غضب میں نسیان اور بھول چوک سے کھانے پینے پہنے اوڑ ھنے کی چیز وں میں شم کھا بیٹھنا مراد ہے۔ اس قول کی دلیل میں آیت لا تحر مو اطیبات الے کو پیش کیا جاتا ہے۔ بالکل سی بیت کہ لغوقسموں سے مراد بغیر قصد کی تشمیں ہیں اور اس کی دلیل و لکن یو احد کہ بدما عقد تم الایدمان ہے لینی جو شمیں بالقصد اور بالعزم ہوں ان پر گرفت ہے اور ان پر کفارہ ہے۔ کفارہ دس مسکینوں کا کھلا نا جو تھتی ہوں 'جن کے پاس بقدر کفایت کے نہو۔ اوسط در ہے کا کھانا جو عمو فا گھر میں کھا یا جاتا ہو وہ کفارہ دین ۔ مثلاً وود ھرو ٹی محمل ہوں کا جو تھی مطلب بیان کیا گیا ہے کہ بعض لوگوں کی خوراک بہت اعلیٰ ہوتی انہیں کھلا دینا ۔ مثلاً وود ھرو ٹی مؤرد کی میں جیسی جس کی درمیانی حیثیت ان طرح قلت اور فراخی کے درمیان ہو۔ مثلاً گوشت کے بعض لوگ بہت ہی بلکی فذا کھاتے ہیں تو نہ وہ ہونہ ہو۔ تکلیف بھی نہ ہواور بخل بھی نہ ہو۔ تخی اور فراخی کے درمیان ہو۔ حضرت علی ہو تی موثول ہے کہ میں کہ اور کھوریں ہیں۔ جیسی جس کی درمیانی حیثیت ای طرح قلت اور کھر سے کے درمیان ہو۔ حضرت علی حیثی اور ٹی کھا تا ، حسن اور مجمد میں خور میں جا کھر ان کھر میں خور میں وغیرہ و دے دیا ۔ امام ابو صنیفہ کا قول ہے کہ مطابق رو ٹی کی دور کے دور میان ہو مینیٹ کو آد حاصاع گیہوں تو تو وہ دے دیا ۔ امام ابو صنیفہ کا قول ہے کہ میں تکہوں تو قورہ وہ دے دیا ۔ امام ابو صنیفہ کا قول ہے کہ میں تھر تو تو دورہ کی کی دورہ کیا ہوں سے کہوں تو قورہ کی دورہ کی جور سے کھلا دیا ۔ بعض نے کہا ہے ہم مسکین کو آد حاصاع گیہوں تو تو دورہ کی تو مورہ کی کو تو تو اور اس کے علاوہ ہر چیز کا پورا صاح دے دیا۔

ابن مردویہ کی روایت میں ہے کہ حضور گنے ایک صاع مجوروں کا کفار ہے میں ایک ایک شخص کودیا ہے۔ اور لوگوں کو بھی یہی تعم فرمایا ہے لیکن جس کی اتنی حیثیت نہ ہو وہ آ دھا صاع گیہوں کا دے دے۔ بیھدیٹ ابن ماجہ میں بھی ہے کین اس کا ایک راوی بالکل ضعیف ہے جس کے ضعف پرصحہ ثین کا اتفاق ہے۔ دار قطنی نے اسے متروک کہا ہے۔ اس کا نام عمر بن عبداللہ ہے۔ ابن عباس کا تول ہے کہ ہر مسکین کو ایک مدیمہ ہے جس میں ہے ایک مدیکہ ہوں مع سالن کے دے دے ام مثافی بھی بہی فرماتے ہیں لیکن سالن کا ذکر نہیں ہے اور دلیل ان کی وہ حدیث ہے جس میں ہے کہ رمضان شریف کے دن میں اپنی بیوی ہے جماع کرنے والے کوایک کھٹل (خاص پیانہ) میں سے ساٹھ مسکینوں کو کھلانے کا تھم حضور گنے دیا تھا۔ اس میں بندرہ صاع آتے ہیں تو ہر مسکین کے لئے ایک مرہوا۔

ابن مردویہ کی ایک اور صدیث میں ہے کہ رسول اللہ علیہ نے نقیم کے کفار ہے میں گیہوں کا ایک مرمقرر کیا ہے لیکن اس کی اسناد بھی ضعیف ہے کیونکہ نضیر بن زرارہ کوئی کے بار ہے میں امام ابوحاتم رازی کا قول ہے کہ وہ مجہول ہے گواس سے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے اور امام ابن حبان نے اسے ثقہ کہا ہے - واللہ اعلم - پھر ان کے استاد عمری بھی ضعیف ہیں - امام احمد بن عنبل رحمتہ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ کہ اور باتی اناج کے دو مدد ہے - واللہ اعلم (یہ یا در ہے کہ صاع انگریزی ای رو پے بھر کے سرے حساب سے تقریباً پونے تین سیر کا موتا ہے اور ایک صاع کے چار مدہوتے ہیں - واللہ اعلم مسرجم) یا ان دس کو کپڑ ایہنا تا - امام شافعی کا قول ہے کہ ہرا کیک کو خواہ چھونی کپڑ اسے میں بر کپڑ ہے کا اطلاق ہوتا ہو کا فی ہے - مثلاً کرنہ ہے ناچامہ ہے تھر ہے گیڑی ہے یا سر پر لیپٹنے کارو مال ہے - بھرامام صاحب

ك شاكردول ميں سے بعض تو كہتے ہيں او بي بھى كافى ہے-

بعض کہتے ہیں 'بینا کافی ہے۔ کافی کہنے والے بیدلیل دیتے ہیں کہ حضرت عمران بن حصین ؓ ہے جب اس کے بارے ہیں سوال ہوتا ہوتو آپٹر ماتے ہیں اگر کوئی وفد کسی امیر کے پاس آئے اور وہ انہیں ٹو پیال دیتو عرب تو یہی کہیں گے کہ قد کسو انہیں کپڑے پہنائے گئے۔لیکن اس کی اساد بھی ضعیف ہیں۔ کیونکہ محمد بن زبیرضعیف ہیں۔ واللہ اعلم۔موزے پہنانے کے بارے میں بھی اختلاف ہے۔

پہرائے ہے۔ ین اس اسادی سیس ہیں۔ یومد مدین ربیر سیس ہیں۔ ورمدہ ہے۔ ورے پہرے سے بارے یں اسساب صحیح میہ ہے۔ کہ می صحیح میہ ہے کہ جائز نہیں۔ امام مالک اورامام احد قرماتے ہیں کہ کم سے کم اتنا اور ایسا کیڑا ہو کہ اس میں نماز جائز ہوجائے۔ مردکو دیا ہے تو اس کی اور عورت کو دیا ہے تو اس کی (نماز ہوجائے)۔ واللہ اعلم۔

ابن عباس فرماتے ہیں عباہ ویاشملہ ہو بھیا ہر فرماتے ہیں ادنی درجہ یہ ہے کہ ایک کیڑا ہوا دراس سے زیادہ جوہو۔غرض کفارہ ہم میں ہر چیز سوائے جانگئے کے جائز ہے۔ بہت سے مفسرین فرماتے ہیں ایک ایک کیڑا ایک ایک مسکین کودے دے۔ اہرا ہیم نخبی کا قول ہے ایسا کیڑا ہوجو پورا کارآ مد ہومثلاً لحاف ٔ چا دروغیرہ نہ کہ کرتہ دو پٹہ وغیرہ۔ ابن سیرین اور حسن دود دکیڑے ہیں سعید بن میتب ہتے ہیں ممامہ جے سرسر باند ھے اور عماجے مدان ہرسنے حصنہ سے الوم ہوگا قتم کھاتے ہیں اور چھرا سے تو ٹرسے ہیں تو دو کھڑے بج بن کے دیں ہے۔

ممامہ جے سر پرباند سے اور عباجے بدن پر پہنے - حضرت ابوموی قسم کھاتے ہیں اور پھرا سے تو ڑتے ہیں تو دو کپڑے بحرین کے دے دیتے ہیں۔ ہیں۔ ابن مردوبید کی ایک مرفوع حدیث میں ہے کہ ہر سکین کے لئے ایک عبا۔ بیحدیث غریب ہے۔ یا ایک غلام کا آزاد کرنا۔ ام ابو حنیفہ ّ تو فرماتے ہیں کہ بیم طلق ہے۔ کافر ہویا مسلمان۔

امام شافعی اوردوسرے ہزرگان دین فرماتے ہیں اس کا مؤتن ہونا ضروری ہے کیونکہ آل کے گفارے میں غلام کی آزادی کا تھم ہے اوروہ مقید ہے کہ دہ مسلمان ہونا چاہئے - دونوں گفاروں کا سبب چاہے جوا گانہ ہے کین وجدا کی نہ ہے ہی ہے ہو مسلمان ہونا چاہئے - دونوں گفاروں کا سبب چاہے جوا گانہ ہے کین وجدا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے ساتھ مسلم وغیرہ میں ہے کہ حضرت معاویہ بن تھم اسلمی کے ذھے ایک گردن آزاد کرناتھی - وہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے ساتھ ایک لونڈی لئے ہوئے آئے - حضور نے اس سیاہ لونڈی سے دریافت فر مایا کہ اللہ کہاں ہے؟ اس نے کہا آسان میں پوچھا: م کون ہیں؟ جواب دیا کہ آپ رسول اللہ ہیں (علیقے) آپ نے فر مایا اسے آزاد کر دو - بیا بھا ندار خورت ہے ۔ پس ان بینوں کا موں میں سے جو بھی کر لئے وہ میں کا گفارہ ہوجائے گااور کا فی ہوگا - اس پرسب کا اجماع ہے - قر آن کر یم نے ان چیز دن کا بیان سب سے زیادہ آسان پیز سے بھی زیادہ ہوا در اس سے جو بھی زیادہ ہوجائے گااور کا فی ہوگا - اس پرسب کا اجماع ہے - قر آن کر یم نے اس سے قدرے بھاری کیڑا پہنا تا ہے اور اس سے بھی زیادہ اس سے جو کھی ذیادہ ہوجائے گااور کا فی ہوگا - اس پرسب سے میں اور کھانا کھلانا ہے - پھر اس سے قدرے بھاری کیڑا پہنا تا ہے اور اس سے جو بھی ذیادہ ہوجائے گااور کا فی سب سے میں سب سے میں گھلانا ہے - پھر اس سے قدرے بھاری کیڑا پہنا تا ہے اور اس سے جو ہوں ذیادہ کو سب سے میں سب سے میں سب سے میں کھانا کھانا ہے - پھر اس سے قدرے بھاری کیڑا پہنا تا ہے اور اس سے حدود کھانا کھانا ہے - پھر اس سے قدرے بھاری کیڑا پہنا تا ہے اور اس سے قدرے بھاری کیڑا پہنا تا ہے اور اس سے تعری کی زیادہ کو سے میں سب سے میں سبال تو کھانا کھانا ہے - پھار سبالہ کھانا ہے اس سبالہ کھانا ہے کھانا کھانا ہے ۔ پھار سبالہ کہ کو سبالہ کھانا ہے اس سبالہ کھانا ہے کھانا کھانا ہے ۔ پھار سبالہ کھانا ہے کھانا کھانا ہے ۔ پھار سبالہ کی سبالہ کی سبالہ کو کھانا کھانا ہے کھانا کھانا ہے کھانا کھانا ہے کھانا کھانا ہے کہ کو اس سبالہ کی سبالہ کو کی کھانا کھانا ہے کہ کو سبالہ کے کہ کو کھانا کھانا ہے کہ کو کھانا کھانا کھانا ہے کہ کو کھانا کھانا کھانا ہے کو کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کے کھانا کھانا کے کھان

وہ تم کا کفارہ ہوجائے گا اور کافی ہوگا۔ اس پرسب کا اجماع ہے۔ قرآن کریم نے ان چیزوں کا بیان سب سے زیادہ آسان چیز سے شروع کیا ہے اور بتدرت کا اور کو پہنچایا ہے۔ پس سب سے مہل تو کھانا کھلانا ہے۔ پھر اس سے قدر سے بھاری کیڑا پہنا تا ہے اور اس سے بھی زیادہ بھاری فلام کو آزاد کرتا ہے۔ پس اس میں اونی سے اعلیٰ بہتر ہے۔ اب اگر کسی شخص کو ان متیوں میں سے ایک کی بھی قدرت نہ ہوتو وہ تین من کے روز سے در کھے لے۔ سعد بن جمیر اور حسن بھر گی سے مروی ہے کہ جس کے پاس تین در جم ہوں وہ تو کھانا کھلا و سے ور نہ روز سے رکھ لے اور بعض متا خرین سے منقول ہے کہ بیاس کے لئے ہے جس کے پاس ضروریات سے فاضل چیز نہ ہو۔ معاش وغیرہ بونجی کے بعد لے اور بعض متا خرین سے منقول ہے کہ بیاس کے لئے ہے جس کے پاس ضروریات سے فاضل چیز نہ ہو۔ معاش وغیرہ بونجی کے بعد

جوفالتو ہواس سے کفارہ اداکر ہے۔
امام ابن جریز فرماتے ہیں جس کے پاس اس دن کے اپ اور اپنے بال بچوں کے کھانے سے پچھ بچے اس میں سے کفارہ ادا کرے۔ فتم کے تو ڑنے کے کفارے کی روز سے در پے رکھنے واجب ہیں یامتحب ہیں اس میں دوقول ہیں۔ ایک یہ کہ واجب نہیں امتحب ہیں اس میں دوقول ہیں۔ ایک یہ کہ واجب نہیں۔ امام شافعی نے کتاب الایمان میں اسے صاف لفظوں میں کہا ہے۔ امام مالک کا قول بھی بہی ہے کیونکہ قر آن کریم میں روز وں کا تحرم مطلق ہے تو خواہ پے در پے ہوں خواہ الگ الگ ہوں تو سب پر بیصادق آتا ہے جیسے کہ رمضان کے روز وں کی قضا کے بارے میں ایک جگہ فَعَدَہ مِنْ اَیّام اُحَدَ فرمایا گیا ہے وہاں بھی بے در پے کی یا علیحہ و علیحہ و کی قید نہیں اور حصرت امام شافعی نے کتاب الام میں ایک جگہ

صراحت ہے کہا ہے کہتم کے کفارے کے روز ہے پے در پے رکھنے چاہئیں۔ یہی قول حنفیداور حنابلہ کا ہے۔ اس لئے کہ حضرت ابی بن کعب وغیرہ ہے مروی ہے کہان کی قرات فصیام ثلثة ایام متنابعات ہے ابن مسعود ہے بھی یہی قرات مردی ہے۔ اس صورت میں اگر چاس کا متواتر قرات ہونا فابت نہ ہو۔ تا ہم خبروا حدیا تغییر صحابہ ہے کہ درجے کی قویة رات نہیں۔ پس حکماً یہ بھی مرفوع ہے۔ ابن مردویہ کی ایک بہت بھی فریب حدیث میں ہے کہ حضرت حذیفہ نے پوچھا یا رسول اللہ ہمیں اختیار ہے آپ نے فرمایا ہاں تو اختیار پر ہے خواہ کردن آزاد کر خواہ کیڑا پہنا دے خواہ کھانا کھلا دے اور جونہ پائے وہ بے در پے تین روزے رکھ لے۔ پھر فرما تا ہے کہ تم جب شم کھا کرتو ژدوتو یہ کفارہ ہے لیک تمہیں اپنی قسموں کی حفاظت کرنی چاہئے۔ انہیں بغیر کفارے کے نہ چھوڑ نا چاہئے۔ اس طرح اللہ تعالی تمہارے سامنے اپنی آ بیتی واضح طور پر بیان فرمار ہا ہے تا کہ شکر گذاری کرو۔

يَايُهُمَا الَّذِيْنَ امَنُوْ النَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَضَابُ وَالْاَزْلَامُ رَجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطِنِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُو تُفَلِحُونَ۞ رَجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطِنِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُو تُفَلِحُونَ۞ النَّمَ يُطْنُ الْفَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَ يَصُدَّكُمُ عَنْ ذِكْرِ اللهِ وَعَنِ السَّلُوةِ فَهَلُ اَنْتُمْ مُنْتَهُونَ۞ الصَّلُوةِ فَهَلُ اَنْتُمْ مُنْتَهُونَ۞

اے ایمان والو! شراب جوا' فال کے تیرااور پانے گندے پلیداور شیطانی کام ہیں۔تم ان سے دک جاؤاور بچتے رہا کروتا کیتم فلاح پاؤ 🔾 شیطان کااراد ہ تو یہی ہے کیشراب اور جوئے کی وجہ ہے تم میں آپس میں بغض وعداوت ڈلوادے اور تہمیں یا داللہ سے اور نماز سے روک دے۔ پس اہتم اس سے باز آجا دُگے؟ 🔾

پانسہ بازی جوااور شراب: ہلہ ہل (آیت: ۹۰-۹۱) ان آیوں میں اللہ تعالیٰ بعض چیزوں سے دوکتا ہے۔ شراب کی ممانعت فرمائی کی جو یہ کی دوک کی۔ امیر الموشین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ شطر نج بھی جو یے میں داخل ہے (ابن ابی عالم) عطا مجاہداور طاؤس سے یا ان میں سے دو سے مروی ہے کہ جو یے کی ہر چیز میسسر میں داخل ہے کو بچوں کے کھیل کے طور پر ہو۔ عالمیت کے ذانے میں جو یے کا بھی عام رواج تھا جے اسلام نے عارت کیا۔ ان کا ایک جوابی بھی تھا کہ گوشت کو بکری کے بدلے بیچے تھے۔ پانے پھینک کرمال یا پھل لیمنا بھی جوا ہے۔ حضرت قاسم بن مجر فرماتے ہیں کہ جو چیز ذکر اللہ اور نماز سے غال کرد نے وہ جوا ہے۔ ابن ابی عالم کی ایک مرفوع غریب صدیف میں ہو ایک کرسول اللہ عظامے نے فرمایا ان پانسوں سے بچوجن سے لوگ کھیلا کرتے تھے۔ یہ بھی جوا ہے۔ ابن ابی مائم کی ایک مرفوع نوریس میں ہو گوٹس میں ہو کہ کی ای طرح مروی ہے۔ واللہ اعلم ۔ مند میں ہے پانسوں سے کھیل کرنماز پڑھنے دو اللہ اور کوشت میں آلودہ کرنے والا ہے۔ سنن میں ہے کہ دو اللہ کون میال کرنماز پڑھنے دو اللہ کا نافر ہان ہے۔ حضرت ابوموئی کا قول بھی اس طرح مروی ہے۔ واللہ اعلی میں بون ہوں سے مجمل کرنماز پڑھنے دو لیک مثال ایسی ہے جھیے کو کی خص نے اور گذرگی سے اور سور کے خون سے دفعوکر کے نماز اداکر سے۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں میر سے خطر نج اس سے بھی بری ہے۔ دھرت علی ہے بیان ہو چکا ہے۔ امام مالک امام ابو صفیفہ امام احد تو میں کھل کھلا اسے حرام بتاتے ہیں اور امام شافع بھی سے مونا پہلے بیان ہو چکا ہے۔ امام مالک امام ابو صفیفہ امام احد تھیں۔

انصاب ان پھروں کو کہتے ہیں جن پرمشرکین اپنے جانور چڑ حایا کرتے تھے اور انہیں وہیں ذبح کرتے تھے از لام ان تیروں کو کہتے

ہیں جن میں وہ فال لیا کرتے تھے-ان سب چیزوں کی نسبت فرمایا کہ بیاللہ کی ناراضگی کے اور شیطانی کام ہیں- بیگناہ کے اور برائی کے کام ہیں-تم ان شیطانی کاموں سے بچو-انہیں چھوڑ دوتا کہتم نجات پاؤ-اس فقرے میں مسلمانوں کوان کاموں سے روکنے کی ترغیب ہے- پھر بڑے سے مسلم کے سے تعمیل کی مدور میں سرجی

رَبْتَ مِرْمُكَ كَالَهُ مَا اللّهُ وَاَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاحْدَرُوا فَانَ تَوَلَّيْتُمُ وَاطِيعُوا اللّهُ وَاطِيعُوا الرّسُولَ وَاحْدَرُوا فَانَ تَوَلَّيْتُمُ وَاطْيعُوا الرّسُولِنَا الْبَالِحُ الْمُنِينَ ﴿ لَيْسَ فَاعْلَمُوا النّهُ وَعَلَوا الصّلِحَةِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوا إِذَا عَلَى النّهُ وَعَلَوا الصّلِحَةِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوا إِذَا عَلَى النّهُ وَعَلَوا الصّلِحَةِ ثُمّ النّقُوا وَامْنُوا وَعَلُوا الصّلِحَةِ ثُمّ النّقُوا وَامْنُوا ثُوا تُلْقُوا وَاللّهُ وَعِلُوا الصّلِحَةِ ثُمّ النّقُوا وَامْنُوا ثُوا تُقُوا وَاللّهُ وَعِلُوا الصّلِحَةِ ثُمّ النّقُوا وَامْنُوا ثُوا تُقُوا وَاللّهُ وَعِلْوا الصّلِحَةِ ثُمّ النّقُوا وَامْنُوا ثُوا مَنْوا وَاللّهُ وَاللّهُ وَعِلْوا اللّهُ وَاللّهُ وَعَلَى الْمُحْسِنِينَ فَي وَاللّهُ وَلّهُ وَلَا اللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَلَا اللّهُ وَاللّهُ وَلَيْكُوا الْمُحْسِنِينَ فَى وَاللّهُ وَالْمُ وَاللّهُ وَل

تہمیں اللہ کی اور رسول کی اطاعت کرنی چاہئے اور احتیاط اور ڈرر کھنا چاہئے' اب بھی اگرتم منہ موڑلو گے تو جان رکھو کہ ہمارے رسولوں کے ذیہ تو صرف صاف صاف کا نبچا دینا ہی تھا ⊙ جولوگ ایمان لائے ہیں اور نیکیوں کے پابند ہیں' وہ جو کچھ کھا ٹی گذریے' اس میں کوئی گناہ نہیں جبکہ وہ پر ہیزگاری کریں اور ایمان لائیں ۔اور نیک عمل کریں – مجر ڈرتے رہیں اور ایمان لائیں – مچرتقو کی کریں اور احسان واخلاص کو کام میں لائیں – اللہ تعالیٰ نیکو کاروں سے

آ بت لیس علی الذین الخ 'نازل ہوئی اور آپ نے فر ملیا'اگران کی زندگی میں بیتھم اتر اہوتا تو وہ بھی تہاری طرح اسے مان لیتے منداحمہ میں ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عدنے تح یم شراب کے نازل ہونے پر فر مایا'یا اللہ ہمارے ساسنے اور کھول کر
بیان فر ما ۔ پس سورہ بقرہ کی آ بیت فیصما اثم کبیر نازل ہوئی - حضرت عمر فارون کو بلوایا گیا اور ان کے ساسنے اس کی تلاوت کی گئی
لیکن پھر بھی آپ نے یہی فر مایا کہ اے اللہ تو ہمیں اور واضح لفظوں میں فر ما ۔ پس سورہ نساء کی آ بیت و انتہ سکاری نازل ہوئی - اور
مؤذن جب حیی علی الصلوۃ کہتا تو ساتھ ہی کہد یتا کہ نشہ پاز ہر گزنماز کے قریب بھی ندآ کیں - حضرت عمر کو بلوایا گیا اور ب

آیت اتری - آپ کوبلوایا گیااور پیآیت سانی گئی - جب فهل انتم منتهو ن تک ساتو فرمانے گے انتهینا انتهینا ہم رک گئے -ہم رک گئے - بخاری وسلم میں ہے کہ حضرت فاروق اعظم نے منبر نبوی پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ شراب کی حرمت جب نازل ہوئی اس وقت شراب پانچ چیزوں کی بنائی جاتی تھی - انگور شہد کھجور گیہوں اور جو - ہروہ چیز جوعقل پر غالب آجائے خرہ - ایعنی شراب کے تم میں ہے اور حرام ہے -

می جاری میں حضرت این عرفی ہے کہ شراب کی حرمت کی آیت کے زول کے موقع پر مدیے شریف میں پانچ قسم کی شراجیں تھیں۔ ان میں انگور کی شراب نقص ۔ ابو داؤ دطیالی میں ہے این عمر شراب کے بارے میں تین آیتیں اتریں۔ اول تو یہ سنلو نگ عن المحتمر والی آیت اتری تو کہا گیا کہ شراب حرام ہوگئ ۔ اس پر بعض محابہ نے فرمایا 'یارسول اللہ ہمیں اس سے نقع اٹھانے ذخرمایا 'یارسول اللہ ہمیں اس سے نقع اٹھانے نے فرمایا 'یارسول اللہ ہمیں اس سے نقع اٹھانے نے فرمایا 'یارسول اللہ ہمیں ہوگئ ۔ کی رہے۔ پھر چو دونوں آیتیں اتریں اور کہا گیا کہ شراب حرام ہوگئ ۔ کی مواب کے مواب کے مواب کے مواب کے مواب کے مواب کہ نقط اٹھانے نفر مایا 'یا رسول اللہ ہمیں ہوگئے۔ کی مواب کے مواب کہ مواب کے مواب کہ نقط کے مواب کی اس کے مواب کے مواب کی اس کے مواب کو مواب کی مواب کے مواب کی اس کے مواب کی اس کے مواب کو مواب کو مواب کو مواب کے مواب کو مواب کے مواب کو مواب کو مواب کے مواب کو مواب کو مواب کے مواب کو مواب کو مواب کو مواب کے مواب کو مواب کو مواب کو مواب کی مواب کی مواب کو مواب کی مواب کو مواب کو

منداحرین بھی بیروایت ہے۔ اس میں ہے کہ ہرسال حضرت داری ایک مشک ہدیدکرتے تھے۔ اس کے آخر میں حضور کا دومر تبہ بیفر مانا ہے کہ شراب بھی حرام اور اس کی قیت بھی حرام - ایک حدیث منداحد میں اور ہے اس میں ہے کہ حضرت کیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ شراب کے تاجہ تھے۔ جس سال شراب حرام ہوئی اس سال بیشام کے ملک سے بہت می شراب تجارت کے لئے لائے تھے۔ حضور سے ذکر کیا ۔ آپ نے فرمایا 'اب تو حرام ہوگئ 'پوچھا بھر میں اسے بھی ڈالوں؟ آپ نے فرمایا 'بیٹی حرام ہوگئ 'پوچھا بھر میں اسے نے ڈالوں؟ آپ نے فرمایا 'بیٹی حرام ہے اور اس کی قیت بھی حرام ہے۔ چنا نچہ حضرت کیان نے وہ ساری شراب بہادی۔ منداحد میں ہے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ میں حضرت ابونبیدہ بن جرائے' محضرت الب بن کعب حضرت بہل بن بیٹ حضرت ابل بن کعب حضرت ابل بن کعب حضرت ابل بن کو بھا ہا وہ حالے کو ایک جماعت کوشر اب بلا رہا تھا۔ دور چل رہا تھا۔ سب لذت اندوز ہور ہے تھے۔ قریب تھا کہ نئے کا پارہ بڑھ جائے۔ اسے بیس کی صحابی نے آ کر خبر دی کہ کیا تمہیں علم نہیں شراب تو حرام ہوگئ؟ انہوں نے کہا۔ بس کرو انس جو باتی بی ہے۔ اسے لنڈ ھادو۔ اللہ کی شم اس کے بعدا کے قطرہ بھی ان میں سے کسی کے حلق میں نہیں گیا۔ بیشر اب مجمور کہ تھی اور عوما اس کے بعدا کے قطرہ بھی ان میں سے کسی کے حلق میں نہیں گیا۔ بیشر اب مجمور کہ تھی اور عوما اس کے بعدا کے قطرہ بھی ان میں سے کسی کے حلق میں نہیں گیا۔ بیشر اب مجمور کہ تھی اور عوما اس کی بعدا کے قطرہ بھی ان میں سے کسی کے حلق میں نہیں گیا۔ بیشر اب مجمور کہ تھی اور عوما اس کی بعدا کے قطرہ بھی ان میں سے کسی کے حلق میں نہیں گیا۔ بیشر اب مجمور کہ تھی ان میں سے کسی کے حلق میں نہیں گیا۔ بیشر اب مجمور کہ تھی اس کی کے حالت کی کے اس کے بنانے میں ان میں سے کسی کے حلق میں نہیں گیا۔ بیشر اب محمور کہ تھی ان میں سے کسی کے حلق میں نہیں گیا۔ بیشر اب مجمور کہ تھی ان میں سے کسی کے حلق میں نہیں گیا۔ بیشر اب مجمور کہ تھی ان میں سے کسی کے حلق میں نہیں گیا۔

یدروایت بخاری وسلم میں بھی ہے۔ اور روایت میں ہے کہ شراب خوری کی میجلس حضرت ابوطلحدر سی اللہ عنہ کے مکان پرتھی - نا گاہ منادی کی آ واز پڑی - مجھ سے کہا گیا' باہر جاؤ دیکھوکیا منادی ہوری ہے؟ میں نے جا کر سنا- منادی نداد ہے رہا ہے کہ شراب تم پرحرام گئی ہے۔ میں نے آکر خبر دی تو حضرت ابوطلی نے فر مایا' اٹھوجتنی شراب ہے سب بہا دو۔ میں نے بہادی اور میں نے دیکھا کہ مدینے کئی کو چوں میں شراب بہدرہی ہے۔ بعض اسحاب نے کہا' ان کا کیا حال ہوگا جن کے پیٹ میں شراب تھی اور وہ قبل کر دیئے گئے؟ اس پر اس کے بعد کی آیت لیس علی الذین الخ نازل ہوئی یعنی ان پر کوئی حرج نہیں۔ ابن جریر کی روایت میں اس مجلس والوں کے ناموں میں حضرت ابود جاند اور جاند اور حضرت معاذبین جبل گا کا نام بھی ہے اور یہ بھی ہے کہ ندا سفتے ہی ہم نے شراب بہادی۔ میں اور چینے تو ڑ ڈالے۔ کس نے وضو کر لیا' کس نے خسل کر لیا اور حضرت اس میلیم کے ہاں سے خوشبو منگوا کر لگائی اور مجد پہنچ تو دیکھا حضور ایس سے پہلے جولوگ فوت ہو گئے ہیں' ان کا کیا تھم ہے؟ پس اس کے بعد آیت اتر ی ۔ کس نے حضرت قادہ آپ چھوٹ کے بیان ان کا کیا تھم ہے؟ پس اس کے بعد آیت اتر ی ۔ کسی نے حضور اس سے پہلے جولوگ فوت ہو گئے ہیں' ان کا کیا تھم ہے؟ پس اس کے بعد آیت اتر ی ۔ کسی نے حضور اس سے بہلے جولوگ فوت ہو گئے ہیں' ان کا کیا تھم ہے؟ پس اس کے بعد آیت اتر ی ۔ کسی نے حضور اس سے بہلے جولوگ فوت ہو گئے ہیں' ان کا کیا تھم جھوٹ نہیں بولتے بلکہ ہم تو جانے بھی نہیں کہ جھوٹ کسی ہے ہیں؟ منداحد میں ہے' حضور فر ماتے ہیں' اللہ تبارک و تعالی نے شراب اور پانے اور بربط کا باجا حرام کر دیا ہے۔ شراب سے بچون غیر انام کی شراب عام ہے۔

منداحریس بے حضرت عبداللہ بن عرق فرماتے ہیں رسول اللہ علیہ نے فرمایا ، جوشص مجھے ہوں وہ بات منسوب کر ہے جو میں نے نہ کہی ہو وہ اپنی جگر جہنم میں بنا لے۔ میں نے آپ سے سنا ہے کہ شراب جوا کیا نے اور غیر اسب حرام ہیں اور ہر نشے والی چیز حرام ہے۔ مند احمد میں ہے شراب کے بارے میں دی لعنتیں ہیں۔ خود شراب پر اس کے پینے والے پر اس کے پلانے والے پر اس کے پان یہ اللہ کے بینے والے پر اس کے خور نے والے پر اس کے پینے والے پر اس کے پان یہ اللہ کے بین اس یہ اس کے بین اس کے بات خرید نے والے پر اور اس کی قیمت کھانے والے پر البوداؤ و ابن ماجہ) مند میں ہے ابن غر فرماتے ہیں کہ درسول اللہ علیہ بازے کی طرف نگلے۔ میں جایا جائے اور اس کی قیمت کھانے والے پر ابوداؤ و ابن ماجہ) مند میں ہے ابن غر فرماتے ہیں کہ درسول اللہ علیہ بازے کی طرف نگلے۔ میں آپ کے ساتھ تھا۔ آپ کے دا کیں جانب جل رہا تھا جو حضرت ابو بمرصد ہیں آئے میں بہت گیا اور آپ کے دور کی میں جن کیا۔ آپ خصورت ابو بمرصد ہیں آئے میں بہت گیا اور آپ کے دور کی میں جن کیا ہوگئے۔ میں ہٹ گیا۔ اور فرمایا چھری لاؤ میں لایا تو آپ نے تھم دیا کہ بہت کی سے دی جائے والے پر بنوانے والے پر بنوانے

منداحری اور روایت میں ہے کہ حضور گئے اور سارے بازار میں ایک مشک بھی نہ چھوڑی و کرفر مایا 'جاؤ جتنی مشکیں شراب کی جہاں پاؤ سب کاٹ کر بہا دو۔ پُن ہم گئے اور سارے بازار میں ایک مشک بھی نہ چھوڑی۔ نیعتی کی حدیث میں ہے کہ ایک شخص شراب بچنا تھا اور بہت خیرات کیا کرتا تھا۔ حضرت ابن عباس ہے شراب فروثی کا مسئلہ پو چھا گیا تو آپ نے فرمایا 'بیرام ہاوراس کی قبت بھی حرام ہے۔ اے امت محمدا گرتمہاری کتاب کے بعد کوئی کتاب اتر نے والی ہوتی اور اگر تمہارے نبی کے بعد کوئی کتاب اتر نے والی ہوتی اور اگر تمہارے نبی کے بعد کوئی نبی اور آ نے والا ہوتی اور اگر تمہارے نبی کے بعد کوئی نبی اور آ نے والا ہوتی اور کی رسوا کیاں اور ان کی برا کیاں تمہاری کتاب میں اتر بی 'تمہاری خرابیاں ان پر نازل ہوتیں کیکن تمہارے افعال کا انظہار قیامت کے دن پر موفر رکھا گیاں اور ان کی برا کیاں تمہاری کتاب میں اتر بی 'تمہاری خرابیاں ان پر نازل ہوتیں کیکن تمہارے افعال کا انظہار قیامت کے دن پر موفر رکھا گیا ہو اور بیہت بھاری اور بڑا ہے۔ پھر حضرت عبداللہ بن عمرالے کیا گیا تو انہوں نے فرمایا 'جاؤ' اے بقیع کے میدان میں فلاں فلاں جگدر کھو۔ جب مب جمع ہوگی اور آپ سے کہا گیا تو آپ شے۔ ٹیس آپ کے دا ہے جانب تھا۔ آپ جمھ پر ٹیک لگا کے چل رہے تھے۔ خرائے کو ایک جانب تھا۔ آپ جمھ پر ٹیک لگا کے چل رہے تھے۔ خرائے بھوٹی خرارہ دے جب جمع ہوگی اور آپ سے کہا گیا تو آپ شے۔ ٹیس آپ کے دا ہے جانب تھا۔ آپ جمھ پر ٹیک لگا کے چل رہ ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق جب آئے تو آپ نے مجھے ہٹا دیا۔ اپنی کردیا اور میری جگہ حضرت ابوبکر نے لیا۔ پھر حضرت عمر سے ملاقات ہوئی تو آپ نے مجھے اور چیچے ہٹا دیا اور جناب فاروق کو اپنیا کے بنا نے اور وہاں پنچے۔ لوگوں سے فرمایا جانتے ہو میر سے ملاقات ہوئی تو آپ نے مجھے اور چیچے ہٹا دیا اور جناب فاروق کو اپنیا نے والے پڑ بنوانے والے پڑ اللہ کی پوئکار ہے۔ پھر چھری منگوائی والے پڑ اللہ کی پوئکار ہے۔ پھر چھری منگوائی اور فرمایا اسے تیز کولو۔ پھر اپنیا تھ سے مشکیس پھاڑئی اور منگو تو ٹر نشروع کئے لوگوں نے کہا بھی کہ حضور مشکوں اور منگوں کور ہنے ور خرمایا اسے تیز کولو۔ پھر اپنی ہے کیونکہ ان تمام دیجے ۔ اور کام آ کیس گی۔ فرمایا ٹھیک ہے کیونکہ ان تمام دیجے ۔ اور کام آ کیس گی۔ فرمایا ٹھیک ہے کیونکہ ان تمام جیزوں سے دب ناراض ہے۔

حضرت عرقے نے فرمایا معنور آپ خود کیوں تکلیف کرتے ہیں۔ ہم حاضر ہیں۔ فرمایا نہیں۔ ہیں اپنے ہاتھ سے انہیں نیست و نابود
کردں گا۔ بیتی کی حدیث میں ہے کہ شراب کے بارے میں چارآ بیتی اتری ہیں۔ چرحدیث بیان فرما کر کہا کہ آیک انصاری نے دعوت
کی۔ ہم دعوت میں جمع ہوئے۔ خوب شراہیں ہیں۔ نشے میں جموع ہوئے اپنے نام ونسب پر نخر کرنے گئے ہم افضل ہیں۔ قریش نے کہا ہم
افضل ہیں۔ ایک انصاری نے اونٹ کا جبڑا الے کر حضرت سعد کو مارااور ہا تھا پائی ہونے گئے۔ چرشراب کی حرمت کی آ بیت اتری۔ بیشراب پی
کر بدمت ہوگئے اور آپس میں لاف زنی ہونے گئی۔ جب نشے اتری تو دکھتے ہیں اس کی ناک پر زخم ہے۔ اس کے چہرے پر زخم ہے۔
اس کی داڑھی ٹی ہوئی ہے اور آپس میں لاف زنی ہونے گئے۔ جھے فلال نے مارا۔ میری ہجرشی فلال نے کی۔ اگر اس کا دل میری طرف
سے صاف ہوتا تو میر سے ساتھ میر حرکت نہ کرتا 'دلوں میں نفر ت اور وشنی پر صنے گئی۔ پس بی آبیت اتری۔ اس پر بعض لوگوں نے کہا جب بیہ
گندگی ہے تو فلال فلال صحابہ تو اس ہے چیتے ہوئے ہی رصلت کر گئے ہیں۔ ان کا کیا حال ہوگا؟ ان میں سے بعض احد کے میدان میں شہید
موئے ہیں۔ اس کے جواب میں آگی آبیت اتری۔ ابن جربر میں ہے 'حضرت ابو ہربیدہ کے والد کہتے ہیں کہ ہم چار شخص رہا ہے ایک ٹیلے پر
میٹی شراب پی رہے ہیں۔ درونگل رہا تھا۔ چام گردش میں تھا۔ نا گہاں میں کھڑا ہوااور صنور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ سلام کیا۔ وہیں حرمت
سے جام لگا ہوا تھا گین واللہ انہوں نے اس وقت اسے الگ کر دیا اور جتنا پیا تھا 'اسے قے کر کے نکال دیا اور کہنے گئی یا اللہ ہم رک گئی ہم

صحیح بخاری شریف میں ہے کہ جنگ احدی صحیح بعض لوگوں نے شرابی پی تھیں اور میدان میں اس دوز اللہ کی راہ میں شہید کردیئے گئے اس دفت تک شراب حرام نہیں ہوئی تھی ہے زار میں بیزیادتی بھی ہے کہ اس پر بعض بہود یوں نے اعتراض کیا اور جواب میں آیت لیس علی الذین امنو االخ ' نازل ہوئی ۔ ابو یعلی موصلی میں ہے کہ ایک شخص خیبر سے شراب الکر مدیئے میں فروخت کیا کرتا تھا۔ ایک دن وہ لا رہا تھا۔ ایک صحابی راستے میں بی اسے ل گئے اور فر مایا شراب تو اب حرام ہوگئ ۔ وہ دالیس مڑ گیا اور ایک ٹیلے تلے اسے کپڑے سے ڈھانپ کر آ گیا اور حضور سے کہ لگا ' کیا ہے تھے ہے کہ شراب حرام ہوگئ ؟ آ پٹے نے فر مایا ہاں بچے ہے' کہا پھر مجھے اجازت دیجئے کہ جس سے لی ہا سے والیس کردوں۔ فر مایا ' اس کا لوٹا نا بھی جا کر نہیں۔ کہا پھر اجازت دیجئے کہ میں اسے الیسے شخص کو تحذدوں جو اس کا معاوضہ مجھے دے۔ آ پ نے فر مایا ہی تھی تھیک نہیں۔ کہا حضور اس میں تیبوں کا مال بھی لگا ہوا ہے۔ فر مایا ۔ دیکھو جب ہمارے پاس بحرین کا مال آئے گا ' اس سے ہم فر مایا ہی تیبوں کی مدکر ہیں گے۔ پھر مدید میں منادی ہوگئی۔ ایک شخص نے کہا حضور شراب کے برتوں سے نفع حاصل کرنے کی اجازت تھی تھی تھی تھی کی مدکر ہیں گے۔ پھر مدید میں منادی ہوگئی۔ ایک شخص نے کہا حضور شراب کے برتوں سے نفع حاصل کرنے کی اجازت تھی تھی اسے تیبوں کی مدکر ہیں گے۔ پھر مدید میں منادی ہوگئی۔ ایک شخص نے کہا حضور شراب کے برتوں سے نفع حاصل کرنے کی اجازت

د بیخے - آپ نے فرمایا جاؤمشکوں کو کھول ڈالواورشراب بہادو-اس قدرشراب بہی کہ میدان بھر گئے-بیرحد یث فریب ہے-منداحمدیں ہے کہ

حضرت ابوطلح رضی الله تعالی عنه نے رسول کریم ملطقہ سے سوال کیا کہ میرے ہاں جو پتیم بچے بل رہے ہیں' ان کے درثے میں انہیں شراب ملی

ہے۔ آپ نے فرمایا' جاؤا نے بہا دو-عرض کیا'اگرا جازت ہوتو اس کا سرکہ بنالوں فرمایانہیں۔ یہ حدیث مسلم' ابوداؤ داورتر ندی میں بھی ہے۔

كەللدتعالى نے حق كونازل فرماياتا كەاس كى وجەسى باطل كودوركرد سےاوراس سے كھيل تماشئ باج كا ب بربط دف طنبوره راگ راگنيال

فنا کردے۔شرابی کے لئے شراب نقصان دہ ہے۔اللہ تعالی نے اپنی عزت کی تتم کھائی ہے کہ جواسے حرمت کے بعد پے گا'اے میں قیامت

کے دن پیاسار کھوں گا اور حرمت کے بعد جواہے چھوڑے گا' میں اسے جنت کے پاکیزہ چشمے سے پلاؤں گا- حدیث شریف میں ہے جس

قخص نے نشہ کی وجہ سے ایک وقت کی نماز چھوڑ دی وہ ایسا ہے جیسے کسی سے روئے زمین کی سلطنت چھن گئی اور جس مخفص نے حیار بار کی نماز

نشے میں چھوڑ دی اللہ تعالی اسے طینة الحیال پلائے گا- یو چھا گیا کہ طینة الحیال کیا ہے؟ فرمایا جہنیوں کالہو پیپ پین پیشاب

دن کی نمازیں نامغبول ہیں-اگروہ تو بہ کرے گا تو تو بہ قبول ہوگ-اگراس نے چوتھی مرتبہ شراب بی تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور طبیعتہ الخیال

پلائے گا' پوچھا گیا وہ کیا ہے؟ فر مایا جہنمیوں کا نچوڑ اوران کی پیپ اور جو خف اسے کسی بچیکو پلائے گا جوحلال حرام کی تمیز نہ رکھتا ہواللہ

تعالی پرحق ہے کہاہے بھی جہنیوں کا پیپ بلائے بخاری وسلم وغیرہ میں ہے دنیا میں جوشراب بے گااور توبہ نہ کرے گاوہ جنت کی شراب

عادت ڈالی اور بے توبہ مرگیا وہ جنت کی شراب سے محروم رہے گا- نسائی وغیرہ میں ہے تین شخصوں کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نظر

رحت سے نہ دیکھے گا'ماں باپ کا نافر مان'شراب کی عادت والا اور اللہ کی راہ میں دے کراحیان جنلانے والا-منداحمد میں ہے کہ دے کر

احسان جنلانے والا' ماں باپ کا نافر مان اورشرا بی جنت میں نہیں جائے گا-منداحمہ میں اس کے ساتھ ہی ہے کہ زنا کی اولا دہمی حضرت

عثان بن عفان رضی الله عنه فرماتے ہیں شراب سے پر ہیز کرو-وہ تمام برائیوں کی جڑ ہے۔سنوا محلے لوگوں میں ایک ولی الله تھا جو بڑا عبادت

گذارتھااورتارک دنیاتھا۔بہتی ہےالگتھلگ ایک عبادت خانے میں شب وروزعبادت الہی میں مشغول رہا کرتاتھا۔ ایک بدکارعورت اس

کے پیچھےلگ گئ اس نے اپنی لونڈی کو بھیج کراہے اپنے ہاں ایک شہادت کے بہانے بلوایا - یہ چلے گئے-لونڈی اپنے گھر میں انہیں لے گئ -

جس دروازے کے اندریہ پہنچ جاتے پیچھے سے لونڈی اسے بند کرتی جاتی - آخری کمرے میں جب مجے تو دیکھا کہ ایک بہت ہی خوبصورت

عورت بیٹھی ہے اس کے پاس ایک بچہ ہے اور ایک جام شراب لبالب بھرار کھاہے۔اس عورت نے اس سے کہا سنتے جناب میں نے آپ کو در

حقیت کسی گواہی کے لیے نہیں بلوایا - فی الواقع اس لئے بلوایا ہے کہ یا تو آپ میرے ساتھ بدکاری کریں یااس بچے کوتل کردیں یا شراب کو پی

لیں۔ درویش نے سوچ کر نینوں کاموں میں ہلکا کام شراب کا بینا جان کر جام کومنہ سے لگالیا' سارا بی گیا۔ کہنے لگا اور لاؤ اور لاؤ' خوب پیا'

جب نشے میں مدہوش ہو گیا تو اس عورت کے ساتھ زنا بھی کر بیٹھا اور اس لڑ کے کو بھی قبل کر دیا۔ پس اے لوگو! تم شراب سے بچو سمجھ لو کہ

شراب اورایمان جمع نہیں ہوتے -ایک کا آنادوسرے کا جانا ہے (بیہقی)امام ابو بکر بن الی الد نیار صتداللہ علیہ نے اپنی کتاب ذم المسکر میں بھی

ا ہے وار د کیا ہے اور اس میں مرفوع ہے لیکن زیادہ صحیح اس کا موقوف بھونا ہے۔ واللہ اعلم- اس کی شاہد بخاری وسلم کی مرفوع حدیث بھی ہے

ابوداؤ دمیں ہے کہ برعقل کوڈ ھانپنے والی چیز خمر ہے اور ہرنشہ والی چیز حرام ہے اور جو مخص نشے والی چیز ہے گا'اس کی جالیس

صیح مسلم شریف میں ہےرسول اللہ علی فرماتے ہیں ہر نشے والی چیز خرب اور ہر نشے والی چیز حرام ہے اور جس مخص نے شراب کی

وغيره (منداحمه)

ہے محروم رہے گا۔

جس میں ہے کہ زانی زنا کے وقت چور چوری کے وقت شرالی شراب خوری کے وقت موس نہیں رہتا۔

منداحر میں ہے حضرت ابن عباس فرماتے ہیں ، جب شراب حرام ہوئی تو صحابہ نے سوال کیا کہ اس کی حرمت ہے پہلے جولوگ انقال کر چکے ہیں ان کا کیا تھم ہے؟ اس پر ہے آ بت لیس علی الذین الخ نازل ہوئی یعنی ان پر اس میں کوئی حرج نہیں اور جب بیت المقدی کا قبلہ بدلا اور بیت الله شریف قبلہ ہوا اس وقت بھی صحابہ نے پہلے قبلہ کی طرف نمازیں پڑھتے ہوئے انقال کرجانے والوں کی نسبت دریافت کیا تو آ بیت مَا کَانَ اللّٰهُ لِیُضِیعَ اِیُمَانَکُمُ الْخِنازل ہوئی یعنی ان کی نمازیں ضائع نہ ہوں گی ۔ منداحمہ میں ہے ، جو شخص شراب پے نواللہ تعالی اس کی ناراضگی اس پر رہتی ہے۔ اگر وہ اس حالت مرگیا تو کا فر مرے گا۔ ہاں اگر اس نے تو بہ کی تو اللہ تعالی اس کی تو اللہ تعالی اس کی قور اللہ تعالی اس کی تو اللہ تعالی دوز خیوں کا فضلہ پلائے گا۔ اور روایت میں ہے کہ جب ہے ہم اترا کہ ایمانداروں پر حرمت سے پہلے بی ہوئی کا کوئی گناہ نہیں تو حضور نے فرمایا ، مجھ سے کہا گیا ہے کہ تو انہیٰ میں سے ہے۔ منداحمہ میں ہے پانسوں کے کھیل سے بچے۔ بی جمیوں کا جوا ہے۔

يَايُهَا الَّذِيْنَ الْمَنُوالِيَبْلُوَقَكُمُ اللهُ بِشَيِّ مِّنَ الصَّيْدِ تَنَاكُ اللهُ اللهُ مِنَ يَخَافُ اللهُ الْخَيْبِ الْغَيْبِ الْغَيْبِ الْغَيْبِ فَمَنِ يَخَافُ اللهُ مَنْ يَخَافُ الْغَيْبِ فَمَنِ اعْتَدَى بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ عَذَاجُ الِيُمُ

مسلمانو! یا در کھواللہ تعالیٰ تنہیں کچھایک شکار کے تکم سے ضرور آز مائے گا جس تک تنہارے ہاتھ اور نیز نے پہنچ جا کیں گے۔ بیاس لئے کہ جواس سے غائبانہ بھی ڈرتے رہتے میں ان کی تمیز ہوجائے۔ سنواس کے بعد جو بھی حد سے نکل جائے اس کے لئے دکھ کی مارہے 🔾

احرام میں شکار کے مسائل کی تفصیلات: ہے ہے اور آیت: ۹۴ میں دورت ابن عباس فرماتے ہیں چھوٹے چھوٹے شکار اور کمزورشکار اور اس اللہ تعالی اپنے بندوں کی آ زمائش کرے گا۔ یعنی ان کے بچ جنہیں انسان اپنے ہاتھ سے پکڑ لے اور اپنے نیزے کی نوک پر کھ لے اس ساللہ تعالی اپنے بندوں کی آ زمائش کرے گا۔ یعنی انہیں منع فرمایا ہے کتم ہا وجود اس کے بھی ان کا شکار حالت احرام میں نہ کروخواہ چھوٹے ہوں خواہ بڑے فرہ آ سانی سے شکار ہوسکتا ہوخواہ خی سے جہاز نچ عمرہ حد بیبیے کے موقعہ پر یہی ہوا کہ تم می شکار اس قد ربکٹر ت آ پڑے کہ صحابہ کے فیموں میں تھنے گئے۔ ادھر اللہ کی طرف سے ممانعت ہوگئی تا کہ پوری آ زمائش ہوجائے۔ ادھر شکار گویا ہنڈیا میں ہے۔ ادھر ممانعت ہے۔ ہتھیا رتو کہاں یونبی اگر چاہیں تو ہاتھ سے پکڑ سے ہیں اور پوشیدہ طور سے شکار قبضہ میں کر سکتے ہیں۔ بیصرف اس لئے تھا کہ فرما نبر دار اور نا فرمان کا امتحان ہوجائے پوشیدگی میں بھی اللہ کا در رکھنے والے غیرون سے ممتاز ہوجا نمیں۔ چنانچہ فرمان ہے کہ جولوگ اللہ تعالی سے عائبانہ ڈرتے رہتے ہیں ان کے لئے بڑی بھاری مغفرت اور بہت بڑا اجر ہے۔ اب جوشفس اس تھم کے آنے کے بعد بھی حالت احرام میں شکار کھیلے گا' شریعت کی مخالفت کرے گا۔

يَايَتُهَا الَّذِيْنَ امَنُوا لا تَقْتُلُوا الصَّيدَ وَانْتُمْ حُرُهُ وَمَنَ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا فَجَزَا ﴿ مِثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِ الْمَوْاعَدُلِ مِنْكُمْ هَدْيًا اللِحَ الْكَعْبَةِ اَوْكَفَّارَةً يَحْكُمُ بِ الْمَوْاعَدُلِ مِنْكُمْ هَدْيًا اللِحَ الْكَعْبَةِ اَوْكَفَّارَةً

طَعَامُ مَسْكِيْنَ آوْ عَدُلُ دُلِكَ صِيَامًا لِيَدُوْقَ وَبَالَ آمْرِهِ ا عَفَ اللهُ عَمَّا سَلَفَ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللهُ مِنْهُ ا وَاللَّهُ عَزِنِينُ ذُوانْتِقَامِ

مسلمانو! احرام کی حالت میں ہرگز شکارندکھیلنا -تم میں سے جوکوئی جان ہو جھ کر (اس حال میں) شکار کھیلئے اس کے ذمہ بدلدہے اس شکار کے شل چو پائے جانور کا جس کا فیصلہتم میں سے دومعتر شخص کر دیں اور بیقربانی کعبہ کو پہنچے یا اس کا بدلہ سکینوں کو کھانا کھلانا ہے یا اس کے برابر برابر روز سے رکھنے تا کہ اپنی تعلی کا و بال چکھ ئے پہلے جو پچھ گذر چکااس سے تو اللہ تعالی نے درگذر فرمالیا - اب جوکوئی پھراہے کرے گا'اس سے اللہ تعالی انتقام لے گا - اللہ بڑاہی غالب اور صحح انتقام لینے

(آیت: ۹۵) پھر فرمایا ایماندارو حالت احرام میں شکارنہ کھیاو- بیتھم اپنے معنی کی حیثیت سے تو حلال جانوروں اوران سے جو چزیں حاصل ہوتی ہیں' کے لیے ہے۔ لیکن جو خشکی کے حرام جانور ہیں'ان کا شکار کھیلنا امام شافعیؒ کے نزد یک تو جائز ہے اور جمہور کے نزدیک حرام ہے۔ ہاں اس عام علم سے صرف وہ چیزیں مخصوص ہیں جن کا ذکر بخاری اور مسلم کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ عقطیقہ سے فر مایا پانچے جانور فاسق ہیں وہ حرم میں قبل کردیئے جائیں اورغیر حرم میں بھی - کواچیل بچھوچو ہااور کا شنے والا کالا کتا اور روایت کے الفاظ یوں ہیں کہان یا پچ جانوروں کے قتل میں احرام والے پر بھی کوئی گناہ نہیں -اس روایت کوئن کر حضرت ابوب اپنے استاد حضرت نافع سے بوچھتے ہیں کہ سانب کا کیا تھم ہے؟ آپ نے فرمایاوہ اس میں شامل ہے ہی بھی قبل کردیا جائے اس میں کسی کواختلاف نہیں بعض علاء نے جیسے امام احمد امام مالك وغيره نے كتے كے حكم ميں درندول كو بھى ركھا ہے جيسے بھيٹر ياشير وغيره -اس لئے كديد كتے سے بہت زياده ضرروا لے ہيں-حضرت زيد بن اسلم اورحضرت سفیان بن عینی افر ماتے ہیں کہ ہرحملہ کرنے والے درندے کا حکم ہے دیکھے رسول اللہ عظیم نے عتب بن ابولهب کے حق میں جب دعا کی تو فر مایا اے اللہ اس پرشام میں اپنا کوئی کتا مقرر کردے۔ پس جب وہ زرقامیں پہنچاو ہاں اسے بھیٹر سے نے بھاڑ ڈالا - ہاں اگر محرم نے حالت احرام میں کو ہے کو یالومڑی وغیرہ کو مارڈ الاتواہے بدلہ دینا پڑے گا-ای طرح ان پانچوں قتم کے جانوروں کے بیچے اورحملہ كرنے والے درندول كے بيچ بھى اس تھم سے مشتیٰ ہیں-

ا مام شافعی فرماتے ہیں ہروہ جانور جو کھایانہیں جاتا اس کے آل میں اور اس کے بچوں کے قل میں محرم پر کوئی حرج نہیں- وجہ یہ ہے کہ ان كا كوشت كھا يانہيں جاتا - امام ابوصنيفةٌ فرماتے ہيں كالاكتا حملة كرنے والا اور جھيڑيا تو محرمٌ قل كرسكتا ہے اس لئے كه جھيڑيا بھی جنگلی كتا ہے ان ک سواجس جانور کا شکار کھیلے گافدید دینا پڑے گا - ہاں اگر کوئی شیر وغیر ہ جنگلی درندہ اس پرحملہ کرےاوریہا سے مارڈ الے تو اس صورت میں فدینہیں- آپ کے شاگر دزفر کہتے ہیں بیملہ کرنے کی صورت میں بھی اگر مارڈالے گاتو فدیددینا پڑے گا۔بعض احادیث میں غراب ابقع کالفظ آیا ہے بیدہ کوا ہے جس کے پیٹ اور پدیٹھ پرسفیدی ہوتی ہے-مطلق ساہ اور بالکل سفید کوے کوغراب ابقع نہیں کہتے -لیکن جمہور کا نہ ہب یہ ہے کہ ہرتم کے کوے کا یہی حکم ہے کیونکہ بخاری وسلم کی حدیث میں مطلق کو سے کا ذکر ہے۔ امام ما لک ٌفر ماتے ہیں کو سے کوجھی اس عال میں مارسکتا ہے کہ وہ اس پرحملہ کرے یا اسے ایڈ ادیے جاہد وغیرہ کا قول ہے کہ اس حالت میں بھی مار نیڈ الے بلکہ اسے پھر وغیرہ بھینک کر ہٹا دے-حضرت علیٰ سے بھی بیمروی ہے-ایک روایت میں ہے کہ آنخضرت علیہ سے سوال ہوا کہ محرم کس کس جانو رکوتل کردے؟ تو آپ نے فرمایا سانپ بچھواور چوہااورکو ہے کوکنگر مارےاسے مارنہ ڈالےاور کالاکتااور چیل اور حملہ کرنے والا درندہ - (ابوداؤ دوغیرہ)

سیست کے جو خص جان ہو جھ کر حالت احرام میں شکار کرے اس پر فدیہ ہے۔ حضرت طاؤس کا فرمان ہے کہ خطائے آل کرنے والے پر کچھنیں۔ لیکن سیند ہے جو جو کر جائے ہے کہ مرادوہ خص ہے جو دالے پر کچھنیں۔ لیکن بین جیر سین جیر سین جیر سین جیر سین کے مرادوہ خص ہے جو شکار تو قصدا کرتا ہے لیکن اپنی حالت احرام کی یا ذہیں رہی۔ لیکن جو خص باوجود احرام کی یاد کے عمداً شکار کرے وہ تو کفارے کی حدے نکل گیا اس کا احرام باطل ہو گیا۔ یہ قول بھی غریب ہے۔ جمہور کا ذہب سیر ہے کہ تصداً شکار کرنے والا اور بھول کر کرنے والا دونوں کفارے میں برابر بیں امام زہری فرماتے ہیں قرآن سے تو قصدا شکار کھیلنے والے پر کفارہ ثابت ہوا اور حدیث نے میں تھم بھولنے والے پر کفارہ قرآن کریم سے ثابت ہوا اور حدیث نے میں تھم بھولنے والے کا بھی بیان فرمایا مطلب اس قول کا ہے کہ قصدا شکار کھیلنے والے پر کفارہ قرآن کریم سے ثابت ہوا دراس کا گنبگار ہونا بھی۔ کیونکہ اس سے بعدلیذوق و بال امرہ فرمایا ہے اور آن مخضرت عظافہ اور آپ کے اصحاب سے خطا میں بھی بھی تھم ثابت ہے اور اس لئے بھی کہ شکار تو آل کرتا اس کا تلف کرتا ہے اور ہر تلف کرنے کا بدلے خواہ بالقصد ہو یا انجان سے سے خطا میں بھی بھی تھر ال گنبگار بھی ہے اور بلاقصد جس سے سرز د ہوجائے وہ تابل ملامت نہیں۔

پھر فرمایا اس کا بدلہ ہے ہے کہ اس کے مثل چو پایہ جانور راہ للہ قربان کرے۔ ابن مسعود کی قرات میں فَحَوَ آؤہ ہے۔ ان دونوں قراتوں میں مالک شافعی احمد اور جمہور کی دلیل ہے کہ جب شکار چو پایوں کی مانند ہوتو وہی اس کے بدلے میں دینا ہوگا۔ امام ابوصنیفہ اس کے خواہ خلاف کہتے ہیں کہ خواہ شکار کے کسی جانور کی مثل ہو یا نہ ہو دونوں صورتوں میں قبت دینی پڑے گی۔ ہاں اس محرم شکاری کو اختیار ہے کہ خواہ اس قبہ کو صدقہ کر دی خواہ اس سے قربانی کا کوئی جانور خرید لے۔ لیکن یہ یا در ہے کہ امام صاحب کے اس تول سے صحابہ رضی اللہ عنہم کا فیصلہ ہمارے لئے زیادہ قابل عمل ہے۔ انہوں نے شتر مرغ کے شکار کے بدلے اونٹ مقرر کیا ہے اور جنگلی گائے کے بدلے پالتو گائے مقرر فرمائی ہے اور جنگلی گائے کے بدلے پالتو گائے مقرر فرمائی ہے اور ہرن کے بدلے برک ہوں جہاں شکار جیسیا اور کوئی پالتو چو یا پیٹ ہواں میں موجود ہیں جہاں شکار جیسیا اور کوئی یا لتو چو یا پیٹ ہوائی جائے۔ (بیمیق)

پرفرمایا کراس کا فیصلہ دوعادل مسلمان کردیں کہ کیا قیمت ہے یا کونسا جائور بدلے میں دیا جائے۔فتہا نے اس بارے میں اختلاف کیا کہ فیصلہ کرنے والے دو میں ایک نوو قاتل ہوسکتا ہے یا نہیں؟ تو امام مالک وغیرہ نے تو انکار کیا ہے کیونکہ اس کا معاملہ ہوا اور وہی حکم کرنے والا ہو۔ اور امام شافعی امام می وغیرہ نے آیت کے عوم کوسا منے رکھ کر فرمایا ہے کہ یہ بھی ہوسکتا ہے۔ پہلے فد ہب کی دلیل تو یہ ہے کہ فود حاکم اپنیا ہی حکم کر کے اس تھم میں اپنا منصف آپ نہیں بن سکتا۔ ابن ابی حاتم میں ہے کہ ایک اعرابی حضرت ابو برصد این رضی اللہ تعالی عند کے پاس آیا اور کہا میں نے ایک وکار کواحرام کی حالت میں قبل کر دیا ہے اب آپ فرمایئے کہ اس میں مجھ پر بدلہ کیا ہے؟ آپ نے حضرت ابی بن کعب کی طرف دیکے کران سے دریا فت فرمایا کہ آپ فرمایئ اس پر اعرابی نے کہا 'سجان اللہ میں آپ سے دریا فت کرنے آپ ہوں۔ آپ جائے فیمار کردیا ہے اس پر اعرابی نے کہا 'سجان اللہ میں آپ سے دریا فت کرنے آپ کے درمیان انقطاع ہے۔ یہاں بھی چھا دیا اور جبہ اعتراض کرنے والا خود مدی علم اس کی سے دریا فت کی درمیان انقطاع ہے۔ یہاں بھی چا ہے تھا۔ حضرت صدیق رضی اللہ تعالی عند نے جب دیکھا کہ اور جب ای بیا گیا ہوائی ہے اور جبل کی دواتعلیم ہے تو آپ نے اسے زی اور حبت سے مجھادیا اور جبہ اعتراض کرنے والا خود مدی علم بین جو ہو ہے اس کی حواد یا اور جبہ اعتراض کرنے والا خود مدی علم بین جو ہو ہے بیاں بھی جو اور جب ای میں ہوار ہوں سے اور جبل کی دواتعلیم ہو تو آپ نے اسے نری اور حبت سے مجھادیا اور جبہ اعتراض کرنے والا خود مدی علم بی جو ہو کے لئے جب ای اس کی حارت جو کے مارے جو کہ ای دواتھیں جو تے ہوئے باتھی کرتے ہوئے پیدل چل پڑ کرتے ہوئے بیاں بھی جو اسے جو کہ ای دن ای طرح جو ادے ہوئے کہا کہ کی کہ ناز

ہرن ہاری نگاہ میں پڑا۔ ہم میں سے ایک شخص نے اسے پھر مارا جواسے پوری طرح لگا اوروہ مرکز گر گیا۔وہ شخص اسے مردہ چھوڑ کراپی سواری پر سوار ہو گیا۔ ہمیں بیکام بڑا برامعلوم ہوااور ہم نے اسے بہت کچھ کہا سنا۔ مکہ شریف پہنچ کرمیں اسے حضرت عمر بن خطاب منی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لے گیا-اس نے ساراوا تعدخود بیان کیا-اس وقت جناب فارون کے پہلومیں ایک صاحب کھڑے تھے جن کا چرہ جاندی کی طرح جَگار ہاتھا۔ بید حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عند ہے۔ آپ نے ان کی طرف متوجہ ہو کر کچھ باتیں کیس۔ پھر میرے ساتھی ہے فر مایا کہ تو نے اسے جان بوجھ کر مارڈ الا یا بھول چوک ہے۔اس نے کہا میں نے پھڑائ پر پھینکا اور قصداً پھینکالیکن اسے مارڈ النے کی میری نیت نہ تھی۔ آپ نے فرمایا ، پھر تو خطا اور عد کے درمیان درمیان ہے۔ جاتو ایک بھری ذیح کردے اس کا گوشت صدقہ کردے اور اس کی کھال اپنے کام میں لا- بین کرہم وہاں سے چلے آئے- میں نے اپنے ساتھی ہے کہا' دیکھ تونے براقصور کیا ہے اللہ جل شانہ کی نشانیوں کی مجھے عظمت کرنی چاہیے اورایک بات ریجھی ہے کہ خودامیر المونین کوتو بیر سئلہ معلوم نہ تھا۔ انہوں نے اپنے ساتھی سے دریافت کیا۔ میرے خیال سے تو ا پی اونٹنی اللہ کے نام سے قربان کرد ہے شایداس سے تیرا جرم معاف ہوجائے - افسوس کداس وقت مجھے بیآ یت یا دہی ندرہی کہ حضرت ممرّ نے تواس تھم برعمل کیا ہے کہ دوعاد المحض باہم اتفاق ہے جوفیصلہ کریں-حضرت عمر کو بھی میرابیفتوی دینامعلوم ہوگیا -اجا تک آپ کوڑہ لئے ہوئے آ گئے۔اول تو میرے ساتھی پرکوڑااٹھا کرفر مایا' تو نے ایک تو جرم میں قتل کیا' دوسرے علم کی تقیل میں بیوتو فی کررہا ہے۔اب میری طرف متوجه وع-ميس نے كہاامير المونين اگرآپ نے جھے تكليف پہنچائى تو ميس آپ كو آج كى تكليف برگز معاف نہيں كروں گا- آپ زم بڑ گئے اور مجھ سے فر مانے گئے'ا ہے قبصیہ میرے خیال ہے تو تو جوانی کی عمر والا کشادہ سینے والا اور چلتی زبان والا ہے۔ یا در کھنو جوانوں میں اگرنوخصلتیں اچھی ہوں اوا کی بری ہوتو وہ ایک بری خصلت نو بھلی خصلتوں کو مات کردیتی ہے۔ سن جوانی کی لغزشوں ہے بچارہ- ابن جریر میں ہے کہ حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عند نے احرام کی حالت میں ایک ہرن کا شکار کرلیا۔ پھر حضرت عرا کے پاس گئے۔ آپ نے فرمایا -جاؤا بے دورر شتے داروں کو لے آؤ - وہی فیصلہ کریں گے- میں جا کرحضرت عبدالرحمٰن کواورحضرت سعد کو بلالا یا - دونوں نے فیصلہ کیا کہ میں ایک موٹا تازہ بکرافد بیدوں حضرت طارق فرماتے ہیں ایک مخص نے ایک ہرن کو تیرمارا'وہ مرگیا -حضرت عمر سے اس نے مسلد پوچھاتو آپ نے خوداس کوبھی مشورے میں شریک کرلیا۔ دونوں نے ال کر فیصلہ کیا کہ گھر کی پالتو بکری راہ ملتٰ قربان کرو-اس میں بیدلیل ہے کہ خود قاتل بھی دو تھم کرنے والوں میں ایک بن سکتا ہے۔ جیسے کہ امام شافعی اور امام احمد کا مذہب ہے۔ پھر آیا ہر معاملہ میں اب بھی موجودہ لوگوں میں سے دو تھم فیصلہ کریں گے یاصحابہ کے نیصلے کافی ہیں؟ اس میں بھی اختلاف ہے-امام ما لک اورامام ابوصنیفه فرماتے ہیں ہرفیصلہ آگ وقت كے موجود و دو تقلمندلوكول سے كرايا جائے كواس ميں پہلے كاكوئى فيصله بويانه بو-

پھر فر مان ہے کہ یہ کفارہ ہم نے اس لئے واجب کیا ہے کہ وہ اپنی جو کوت کی سرزاکوئی جائے – زمانہ جاہیت میں جو کچھ کی نے خطا کی ہے وہ اسلام کی اچھائی کی وجہ سے معاف ہے۔ اب اسلام میں ان احکام کی موجود گی میں بھی پھر سے اگر کوئی شخص یہ گناہ کر بے واللہ تعالیٰ اس سے انتقام لے گا۔ گواس میں صدفییں۔ امام وقت اس پر کوئی سرزانہیں دے سکتا ۔ یہ گناہ اللہ اور بندے کے درمیان ہے۔ ہاں اسے فدیہ ضرور دینا پڑے گا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ فدیہ بی انتقام ہے۔ یہ یا در ہے کہ جب بھی بحرم حالت احرام میں شکار کو مارے گا'اس پر بدلد واجب موقا خواہ کی دفعہ سے اپر کہ اللہ واجب کہ اللہ عندی دو این عباس سے ہے کہ دیا ہو خواہ خطا ہو۔ ایک دفعہ کے شکار پر فدید کا گرد و بارہ شکار کیا تو اس سے کہد دیا جائے کہ اللہ تھے سے بدلہ نے۔ ابن عباس سے ایک روایت یہ بھی مردی ہے کہ پہلی دفعہ کے شکار پر فدید کا گئی اور اسے جا کہ اللہ اسے انتقام کے دیا گئی اور اسے جا کہ کہا کہ خوص نے محرم ہو کر شکار کیا 'اس پر فدید کے گئی گئی اور اسے جا کہ جس کہ میں اللہ کے خص نے فرمان فینتقہ اللہ منہ کے۔ اللہ ای سلطنت میں غالب ہے۔ اسے کوئی مغلوب نہیں کر سکتا ۔ کوئی اسے انتقام سے روک نہیں سکتا ۔ اس کا خداب جس پر آ جائے' کوئی نہیں جو اسے نال دے۔ مخلوق سب اس کی پیدا کی ہوئی ہے۔ تھم اس کا سب پر نافذ ہے۔ عزت اور غلب اس کے لئے عذر بی سر تہ جائے' کوئی نہیں جو اسے نال دے۔ مخلوق سب اس کی پیدا کی ہوئی ہے۔ تھم اس کا سب پر نافذ ہے۔ عزت اور غلب اس کے لئے سر دو ایک اسب پر نافذ ہے۔ عزت اور غلب اس کے لئے سے۔ دو این نافذ ہے۔ عزت اور غلب اس کے لئے سے۔ دو این نافذ ہے۔ عزت اور غلب اسے۔



عبال سے بھی یہی منقول ہے-ایک روایت میں ہے کہ جومردہ جانور پانی نکال دے-سعید بن میتب سے اس کی تغییر میں مروی ہے کہ

جس زندہ آبی جانورکو پانی کنارے پرڈال دے یا پانی اس ہے ہٹ جائے یاوہ باہر مردہ ملے (ابن ابی حاتم)ابن جریر میں ہے کہ حضرت

عبدالرخمن بن ابو ہربرہؓ نے ایک مرتبہ حضرت ابن عمرؓ سے سوال کیا کہ سمندر نے بہت ی مردہ مجھلیاں کنارے پر پھینک دی ہیں تو آپ کیا

فرماتے ہیں؟ ہم انہیں کھاسکتے ہیں یانہیں؟ ابن عمر ؓ نے جواب دیا 'انہیں نہ کھاؤ۔ جب واپس آئے تو حضرت عبداللّٰہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ نے

قرآن کریم کھول کر تلاوت کی ادر سورہ مائدہ کی اس آیت پرنظر پڑی تو ایک آ دمی کو دوڑ ایا اور کہا جاؤ کہددو کہ وہ اسے کھالیں۔ یہی بحری

طعام ہے-امام ابن جریز کے نزدیک بھی تول مختار یہی ہے کہ مراد طعام سے وہ آبی جانور ہیں جو پانی میں ہی مرجا کیں-فرماتے ہیں اس بارے میں ایک روایت مردی ہے کوبعض نے اسے موقوف روایت کہا ہے-چنانچ رسول اللہ عظافہ کا فرمان ہے آپ نے احل لکم صید البحر و طعامه متاعا لکم پڑھ کرفر مایا اس کا طعام وہ ہے جے وہ مجینک دے اور وہ مراہوا ہو-بعض لوگوں نے اسے بقول الی ہریرہ موقوف روایت کیا ہے-

پھر فرما تا ہے یہ منفعت ہے تہارے لئے اور راہ رومسافروں کے لئے ۔ لینی جوسمندر کے کنارے رہتے ہوں اور جو وہاں وارد ہو کے ہوں۔ پس کنارے رہنے والے تو تازہ شکار خود کھیلتے ہیں پانی جے دھے دے کر باہر پھینک دے اور مرجائے اسے کھا لیتے ہیں اور تمکین ہوکر دور دراز والوں کوسو کھا ہوا پہنچتا ہے۔ الغرض جمہور علاء کرام نے اس آ بیت سے استدلال کیا ہے کہ پانی کا جانو رخواہ مردہ ہی ہو کھلال ہے اس کی دلیل علاوہ اس آ بت کے امام مالک کی روایت کردہ وہ حدیث بھی ہے کہ حضور گئے ہمندر کے کنارے پر ایک چھوٹا سالٹکر بھیجا جس کا سردار حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالی عنہ کومقرر کیا۔ پرلوگ تین سو تھے۔ حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں میں ہی تھے جو ہمار نے قبی ختم ہو گئے۔ امیر لٹکٹر کو جب یعلم ہوا تو تھم دیا کہ جو پچھ جس کی کے باس ہو میرے پاس لا کو چنا نچے سب جمع کر لیا اب حصدرسدی کے طور پر ایک مقررہ مقدار ہرا کیک کو بانٹ دیتے تھے یہاں تک کہ آخر میں ہمیں ہمیں ہردن ایک ایک کھور طفی گئے۔ و کیستے ہیں کہ کنارے پر ایک بڑی جھی ایک شرح سروارٹ کی گئیں تو اس کے بینچ سے ایک شتر سوارٹ کی گئیں تو اس کے بینچ سے ایک شتر سوارٹ کی گیا اور سال کا سراس پہلی کی ہڑی تک اسے کھایا۔ وہ اتنی بڑی تھی کہاس کی دو پسلیاں کھڑی کی گئیں تو اس کے بینچ سے ایک شتر سوارٹ کی گئیں تو اس کے بینچ سے ایک شتر سوارٹ کی گئیں تو اس کے بینچ سے ایک شتر سوارٹ کی گئیں تو اس کے بینچ سے ایک شتر سوارٹ کی گئیں تو اس کے بینچ سے ایک شتر سوارٹ کی گئیں تو اس کے بینچ سے ایک شتر سوارٹ کی گئیں تو اس کے بینچ سے ایک شتر سوارٹ کی گئیں تو اس کی بھی ہی ہے۔ اس کا سراس پہلی کی ہڑی تک نہ بہنچا۔ بید عدیث بخواری وسلم میں بھی ہے۔

ایک اور روایت میں ہے اس کا نام عبر تھا۔ ایک روایت میں ہے کہ بیم روہ کلی تھی اور صحابہ نے آپی میں کہا تھا کہ ہم رسول اللہ کے بیسجے ہوئے ہیں اور اس وقت بخت وقت اور تکلیف میں ہیں۔ اسے کھا لو۔ ہم تین سوآ دی ایک مہینے تک وہیں رہے اور اس کو کھاتے رہے بیہاں تک کہ ہم موٹے تازے اور تیار ہوگئے۔ اس کی آئھ کے سوراخ میں ہے ہم چر بی ہاتھوں میں بحر بحر کر لکا لتے تھے۔ تیرہ فخض اس کی آئھی کہ ہرائی میں بیٹھ گئے تھے۔ اس کی پہلی کی ہڑی کے درمیان سے سائڈ ٹی سوارگز رجاتا تھا۔ ہم نے اس کے گوشت اور چر بی سے منگے کو لئے۔ جب ہم رسول اللہ عقبہ کے پاس واپس پنچ اور آپ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا 'پیالٹہ کی طرف سے روزی تھی جو اللہ جل محمود نے جب ہم رسول اللہ عقبہ کے پاس واپس پنچ اور آپ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا 'پیالٹہ کی طرف سے روزی تھی جو اللہ جل مجدہ نے تنہمیں دی۔ کیا اس کا گوشت اب بھی تمہارے پاس ہے؟ اگر ہوتو ہمیں بھی کھلاؤ۔ ہمارے پاس قوائی 'ہم نے حضور کی خدمت میں بیش کیا اور خود آپ نے بھی کھایا۔ اس وجہ سے بعض محد ثین بیش کیا اور خود آپ نے بھی کھایا۔ اس وجہ سے بعض محد ثین بیش کیا اور خود آپ نے بھی کھایا۔ سام کی ایک روایت میں ہے کہ اس واقعہ میں خود پنج ہمر اللہ عقبہ بھی موجود تھے۔ اس وجہ سے بعض محد ثین بھی تھی ہیں اور نور اللہ عقبہ بیں اور نور آپ بیس اللہ کے نی بھی ان کے ساتھ تھے۔ بعد میں حضور کے اس محد سے بعد میں حضور کے اس کھر ہے۔ بعد میں حضور کے اس کھر ہے۔ اس وجہ سے دوروا تھے ہوں اور بعض کہتے ہیں واقعہ فیش آیا۔ والٹد اعلی۔

ایک خص نے رسول اللہ علی ہے دریافت کیا کہ یارسول اللہ ہم سمندر کے سفر کوجائے ہیں 'ہمارے ساتھ پانی بہت کم ہوتا ہے۔اگر

اس سے وضوکرتے ہیں تو پیا ہے رہ جا کیں تو کیا ہمیں سمندر کے پانی ہے وضوکر لینے کی اجازت ہے؟ حضور نے فر مایا 'سمندر کا پانی پاک ہے

اور اس کا مردہ حلال ہے۔امام شافعی امام احمد اور سنن اربعہ والوں نے اسے روایت کیا ہے۔امام بخاری امام ترفدی امام ابن خزیمہ امام ابن حزیمہ امام ابن خزیمہ امام ابن خویمہ کے اس حدیث کو سیح کہا ہے۔ صحابہ کی ایک جماعت نے آئے ضرت سے ہے ہے ساتھ جم یا عمرے میں متے۔انفاق سے ٹاریوں کا دل کا دل ماہد اور مندا حمد میں ہے۔انفاق سے ٹاریوں کا دل کا دل

آ پہنچا- ہم نے انہیں مارنا اور پکڑنا شروع کیالیکن پھر خیال آیا کہ ہم تو احرام کی حالت میں ہیں۔ انہیں کیا کریں گے؟ چنا نچہ ہم نے جا کر حضورعلیہ السلام سے مسئلہ پوچھا تو آپ نے ارشاد فر مایا کہ دریائی جانوروں کے شکار میں کوئی حرج نہیں۔اس کا ایک رادی ابوالمہر مضعیف ہے۔ والٹداعلم۔

این ماجہ میں ہے کہ جب مٹریاں نکل آئیں اور نقصان پہنچا تیں تو رسول کریم علیہ اضل الصلوہ والتسلیم اللہ تعالیٰ ہے دعا کرتے کہ اسلامات دے اور ہماری معاش ہے ان کے مذیر ندگر دے۔ اللہ ہمیں روزیاں دے۔ یقینا تو دعاؤں کا سنے والا ہے۔ حضرت خالا نے کہا 'یارسول اللہ 'آ ہاں کے سلسلہ کے کہ جانے کی دعا کرتے ہیں حالا نکدوہ بھی ایک ہم کی گلوق ہے آ ہے نے فرمایا 'ان کی پیدائش کی اصل مجھی سے ہے۔ حضرت زیادگا قول ہے کہ جس نے آئیں گل جس حالا نکدوہ بھی ایک ہم کی گلوق ہے آ ہے نے فرمایا 'ان کی پیدائش کی اصل مجھی سے ہے۔ حضرت زیادگا قول ہے کہ جس نے آئیں گل ہے۔ ابن عباس عصروں ہے کہ انہوں نے حرم ہیں ٹلا کی کا شکار بھی منع کیا ہے۔ جن نقبها کرام کا یہ فرمایا 'ان کی ہیدائش کی اصل ہے' ان کا استدلال اسی آ ہے ہے۔ وہ کسی آ بی جانور کو حرام نہیں ہے۔ جن نقبها کرام کا یہ فرمایا ہو کہ کے معامل ہے' ان کا استدلال اسی آ ہے ہے۔ وہ کسی آ بی جانور کو حرام نہیں ہی ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق گل کا دہ قول بیان ہو چکھ ہے کہ طعام سے مراد پائی میں رہنے والی ہرا یک چیز ہے۔ بعض حضرات نے صرف میں نشرک کو اس کھم ہے الگ کرلیا ہے اور مینڈک کے سواپائی کے تمام جانور دوں کو وہ مباس کہتے ہیں۔ کیونکہ مندوغیرہ کی ایک صدیف میں مینڈک کو اس کہ کہتا ہیں۔ کہتا ہے کہ اس کی آ واز اللہ کی تیج ہے۔ بعض اور کہتے ہیں کہ باتی سب مطال ہے اور علی کھا کی جائے گی اور مینڈک نہیں کھایا جائے گا ۔ اور باتی چیزوں میں اختلاف ہے۔ کہتو ہو گو کہتے ہیں کہ باتی سب مطال ہے اور باتی سب نہ کھایا جائے۔ ایک ہما عال نہیں ۔ کو جو انور حال کھا تا حال نہیں۔ کیوں' وہ بھی حال ہیں اور خشکی کے جو جانور کا کھا تا حال نہیں۔ کیونکہ قرآن نے اپنی ہیں اور خشکی کے جو جانور کی کھا تا حال نہیں۔ کیونکہ قرآن نے اپنی مرے ہوئے جانور کو کھا تا حال نہیں۔ کیونکہ قرآن نے اپنی مرے ہوئے جانور کو کھوڑ کا کھا تا حال نہیں۔ کیونکہ گور میں اور دیوں ہوئے جانور کا کھا تا حال نہیں۔ کیونکہ قرآن نے اپنی مرے ہوئے۔

پھر فرما تا ہے کہتم پراحرام کی حالت میں شکار کھیلنا حرام ہے۔ پس اگر کسی احرام والے نے شکار کرلیا اور قصد افکی ہے ہو اے کفارہ بھی دینا پڑے گا اور اس کا کھانا اس پرحرام ہے خواہ وہ احرام والے دینا پڑے گا اور اس کا کھانا اس پرحرام ہے خواہ وہ احرام والے ہوں یا نہ ہوں۔ عطا، قاسم سالم ابو یوسف محمد بن حسن وغیرہ بھی یہی کہتے ہیں ، پھر اگر اسے کھالیا تو عطاوغیرہ کا قول ہے کہ اس پردو کھارے لازم ہیں کیکن امام مالک وغیرہ فرماتے ہیں کہ کھانے میں کوئی کھارہ نہیں۔ جمہور بھی امام صاحب کے ساتھ ہیں۔ ابوعر نے اس کی توجیہ دیں ہوتی ہے۔ حضرت ابو حنیفہ کا قول ہے کہ شکار کر کے کھانے والے کواس کی قیمت بھی بیان کی ہے کہ جس طرح زانی کے کئی ذیا پر حدایک ہی ہوتی ہے۔ حضرت ابو حنیفہ کا قول ہے کہ شکار کر کے کھانے والے کواس کی قیمت بھی دی پڑے گی۔ ابوقر دی ہے۔ ابوقر دی ہے کہ جس کے حلال ہے کئی میں اسے اچھا

نہیں سمجھتا - کیونکہ فرمان رسول ہے کہ خشکی کے شکار کو کھانا تمہارے لئے حلال ہے جب تک کہتم آپ شکار نہ کرواور جب تک کہ خاص تمہارے لئے شکارند کیا جائے اس مدیث کاتفسیلی ہیان آ کے آرہا ہے-ان کا بیقول غریب ہے-ہاں شکاری کے سوااورلوگ بھی اسے کھا کتے میں پانہیں؟ اس میں اختلاف ہے۔ بعض تو منع کرتے ہیں جیسے پہلے گزر چکا اور بغض جائز بتاتے ہیں ان کی دلیل وہی حدیث ہے جواو پر ابوتور کے قول کے بیان میں گزری - واللہ اعلم - اگر کسی ایلی محض نے شکار کیا جواحرام باند ھے ہوئے نہیں ' پھراس نے کسی احرام والے کووہ جانور ہدیئے میں دیا تو بعض تو کہتے ہیں کدیہ مطلقاً حلال ہے خواہ ای کی نیت سے شکار کیا ہوخواہ اس کے لئے شکار نہ کیا ہو-حضرت عمرٌ ' حضرت ابو ہرریہ فاحضرت زبیر مضرت کعب احبار ان مطرت مجاہد کو خضرت عطا مصرت سعید بن جبیرا در کوفیوں کا یہی خیال ہے-

چنانچید حضرت ابو ہریرہؓ سے بیرستلد یو چھا گیا کہ غیرمحرم کے شکارکومحرم کھا سکتا ہے؟ تو آپ نے جواز کا فتو کی دیا۔ جب حضرت عمرؓ کو ی خبر ملی تو آپ نے فر مایا اگر تو اس کے خلاف فتو کی دیتا تو میں تیری سز اکرتا - کچھلوگ کہتے ہیں کہ اس صورت میں بھی محرم کواس کا کھا نا درست نہیں۔ان کی دلیل اس آیت کاعموم ہے۔حضرت ابن عباس اورابن عمر سے بھی یہی مروی ہےاور بھی صحابہ تا بعین اور ائمہ دین اس طرف شکتے ہیں۔ تیسری جماعت نے اس کی تفعیل کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر کسی غیرمحرم نے کسی محرم کے اراد ہے سے شکار کیا ہے تا جائز نہیں۔ ورنہ جائز ہے۔ ان کی ولیل حضرت صعب بن جثامة کی حدیث ہے کہ انہوں نے رسول اللہ کو ابوا کے میدان میں یاو دان کے میدان میں ایک گورخرشکار کردہ بطور مریتے کے دیا تو آپ نے اسے واپس کردیا جس سے صحابی رنجیدہ ہوئے - آثارر نج ان کے چبرے پر و کی کررحت للعالمین یے فرمایا - اور پھھ خیال نہ کروہم نے بوجہ احرام میں ہونے کے ہی اسے واپس کیا ہے- بیصدیث بخاری ومسلم میں موجود بو بیاوٹانا آپ کااس درجہ سے تھا کہ آپ نے مجھ لیا تھا کہ اس نے بیشکار خاص میرے لئے ہی کیا ہے اور جب شکارمحرم کے لئے ہی نہ ہوتو 'پھرا سے قبول کرنے اور کھانے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ حضرت ابوقیا دُہؓ کی حدیث میں ہے کہانہوں نے بھی جبکہ وہ احرام کی حالت میں نہ تھے' ایک گورخرشکار کیا-صحابہ جواحرام میں تھے انہوں نے اس کے کھانے میں تو قف کیا اورحضور سے بیمسلہ یو چھا تو آ پ نے فرمایا کیا تم میں ے کسی نے اسے اشارہ کیا تھا؟ یا ہے کوئی مدودی تھی؟ سب نے انکار کیا تو آ پّ نے فرمایا پھر کھالواور خود آ پّ نے بھی کھایا۔

بدواقعہ بھی بخاری ومسلم میں موجود ہے۔ منداحمہ میں ہے رسول الله علیہ نے فرمایا ، جنگلی شکار کا کھانا تہمارے لئے حلال ہے اس حالت میں بھی کہتم احرام میں ہوجب تک کہ خودتم نے شکار ندکیا ہواور جب تک کہ خودتمہارے لئے شکار ندکیا گیا ہو- ابوداؤ ذر فدی نسائی میں بھی بیصدیث موجود ہے۔ امام ترندی نے فرمایا ہے کہ اس کے راوی مطلب کا جابر سے سنتا ثابت نہیں۔ ربید فرماتے ہیں کے عرج میں جناب خلیفدرمول ﷺ حفرت عثان بن علمان رض الله تعالی عنه تھے- آپ احرام کی حالت میں تھے- جاڑوں کے دب تھے- ایک جا در سے آپ مندد عے ہوئے تھے کہ آپ کے سامنے شکار کا گوشت پیش کیا گیا تو آپ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا متم کھالو-انہوں نے کہااور آپ کیوں نہیں کھاتے؟ فرمایا بھھ میں تم میں فرق ہے۔ بیشکارمیر ہے ہی لئے کیا گیا ہے-اس لئے میں نہیں کھاؤں گا' تہارے لئے نہیں کیا گیا' اس لئےتم کھا سکتے ہو-

قُلُ لا يَسْتَوى الْحَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ آعُجَبَكَ كَثْرَةُ و الْخَبِيْثِ فَ اتَّقُوا اللهَ يَاولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ٥ يَايُّهَا الَّذِينَ امَنُوا لا تَسْعَلُوا عَنَ اَشْيَاءَ إِنْ تُبَدِّلُكُمُ

تَسُؤُكُمْ وَإِنَ تَسْئَلُوا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرُاكِ ثُبُدَلَكُمُ عَفَالله عَنْهَا وَالله غَفُورٌ حَلِيمُ هَ قَدْسَالَهَا قُومٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ فَوَالله عَنْهَا كَفِرِيْنَ هِ

کہہ دے کہ ناپاک اور پاک برابرنہیں ہوتے گونا پاک کی کثرت تعجب میں ڈال دے۔ اے تقلندو! اللہ سے ڈرتے رہا کروتا کہتم کامیاب ہوجاؤ ○ ایمان دارو! ایس با تیس نہ پوچھا کرو کہ اگر میں ہوجاؤں ایمان دارو! ایس با تیس نہ پوچھا کرو کہ اگر میں ہوچھا کے۔ اگرتم نے ایس با تیس اب پوچھیں جبکہ قرآن اتا زاجار ہا ہے۔ تو تم پروہ کھول دی جا کیس کی ۔ اللہ نے ایس باتوں سے درگذرفر مالیا ہے اور اللہ تعالی بہت ہی بخشے والا اور برد بار ہے ۞ تم سے الگے لوگوں نے بھی ایسی باتیں بوچھی تھیں نتیجہ یہ ہوا کہ وہ گئے۔ اس کے افرہوگئے ۞

رزق حلال کم ہوتو برکت ٔ حرام زیادہ بھی ہوتو ہے برکت اور کشرت سوالات: ﷺ ﴿ (آیت: ۱۰۰-۱۰۳) مقصدیہ ہے کہ حلال کو تھوڑا ہؤوہ بہتر ہے حرام سے گوبہت سارا ہو جیسے وارد ہے کہ جو کم ہواور کفایت کرئے وہ بہتر ہے اس سے جوزیادہ ہواور غافل کرد ہے۔ ابن حاطب ؓ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ یارسول اللہ دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے مال عطافر مائے۔ آپؓ نے فرمایا کم مال جس کا شکریہ تو اداکرے یہ بہتر ہے اس زیادہ سے جس کی تو طاقت نہ رکھے۔ عظم نہ لوگواللہ سے ڈرو۔ حرام سے بچو۔ حلال پراکتفا کرو۔ قناعت کیا کروتا کہ دین ودنیا میں کامیاب ہوجاؤ۔

پھرالنہ تعالیٰ اپنے موس بندوں کواوب سکھا تا ہے کہ نے فائدہ سوالات مت کیا کرو۔ کرید ہیں نہ پڑو۔ ایسا نہ ہو کہ پھران کا جواب اوران امور کا اظہار تم پر شاق گزرے۔ سیح صدیت ہیں ہے صفور ہے ہے نے فائدہ سوالی کے جوائی کی برائی کی بات نہ پہنچا ہے۔ ہیں جا ہموں کہ تمہاری طرف اس حالت ہیں آؤں کہ میرے ول ہیں کی طرف ہے کوئی برائی نہ ہو۔ سیح بخاری شریف ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عندے مودی ہے کہ ایک و فعہ حضور ہے ہے تھے نے ہمیں خطبہ سایا۔ ایسا بے مثل کہ ہم نے بھی ایسا خطبہ نہ سنا تھا۔ ای ہیں فرمایا کہ اگر تم وہ اللہ عندے مودی ہے کہ ایک و فعہ حضور ہے تھے نے ہمیں خطبہ سایا۔ ایسا بے مثل کہ ہم نے بھی ایسا خطبہ نہ سنا تھا۔ ایسا ہے مثل کہ ہم نے بھی اپنے خطبہ نہ سنا تھا۔ ایسا ہے مثل کہ ہم نے بھی ایسا خطبہ نہ سنا تھا۔ ایسا ہے مثل کہ اور حدیث میں ہی کہ ایک مرتبہ بات جو بھی جائے ہوں ہے گئے۔ ایسا نہ ایسا کہ بھی اور کہ بھاری و سیالا بھی ہے کہ ایسا ہے اسٹے ہی ہے کہ ایسا ہو جھی ہو تھے ہو تھے ہو تھے ہو تھے ہو تھے کہ ہو تھے کہ ہو تھے کہ ہو تھے کہ بھی ہو کہ ہو تھے کہ ایسانہ ہو تھے کہ ہو تھے ہو تھے کہ ہو تھی ہو تھے ہو کہ ہو تھی ہو تھے۔ ایسانہ ہو تھے کہ ہو تھے ہی ہو تھی ہو تھے ہیں ہو تھے ہو تھے ہو تھی ہو تھی ہو تھے ہو تھی ہو تھے ہو تھی ہو تھے۔ ایسانہ ہو تھے ہو تھی ہو تھے ہو تھی ہو تھی

موتا كدفلا صبش غلام كاميس بينامون تووالله ميس اس سعل جاتا-

پس اللہ تعالیٰ نے یہ آ ہت اتاری - یہ صدیث ترفری اور ابن ماجہ میں بھی ہے - امام ترفری فرماتے ہیں ہو وایت اس سند سے غریب ہوا در میں نے امام بخاری ہے سا ہے کہ اس کے راوی ابوالنجوی نے حضرت علی سے ملاقات نہیں کی - ابن جریری اس روایت میں یہ بھیے کہ میری ہاں کے بعدا گرتم اسے چھوڑ دیتے تو یقیناتم کا فرہوجاتے - ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ بوچھنے والے محصن اسدی تھے - دوسری روایت میں ان کا نام عکاشہ بن تصن مروی ہے - یہی زیادہ ٹھیک ہے - اور روایت میں ہے کہ سائل ایک اعرابی تھے - اس میں یہ بھی ہے کہ آگر میں ساری زمین آپ نے فر مایا تم سے اس کے لوگ انکہ جرج کے ایسے ہی سوالوں کی وجہ سے ہلاک ہوئے واللہ تمہاری حالت تو یہ ہے کہ اگر میں ساری زمین تمہارے لئے حال کر دوں اور صرف ایک موز ہے کہ برابری جگہ جرام کر دوں تو تم اس جرمت والی زمین پرگرو گے - اس کی سند بھی ضعیف تہا ہم آ یہ نے الفاظ کا مطلب تو صاف ہے یعنی ان با توں کا بوچھنا منع ہے جن کا ظاہر ہونا برا ہو ۔ پس اولی یہ ہے کہ ایسے سوالات ترک کرد یکے جا تمیں اوران سے اعراض کر لیا جائے - منداحہ کی صدیث میں ہے کہ ضور گئے اپنے حی ابٹے خاص کو کی کوئی برائی نہ کہ خضور گئے اپنے میں اوران سے اعراض کر لیا جائے - منداحہ کی صدیث میں ہے کہ حضور گئے اپنے صحابہ شے فرمادیا و کی موجھے کس کی کوئی برائی نہ کہ بی جائے میں جائے میں چاہتا ہوں کہ تمہار سے پاس صاف سید لے کر آؤں ۔

پھرفر ماتا ہے کہ جن چیز وں کے سوال سے تہمیں روکا جارہا ہے اگرتم نے ان کی بابت پوچھ کچھ کی اور تم و کھور ہے ہو کہ وتی نازل ہو
رہی ہے۔ تو تہمار سے سوالات کا جواب آجائے گا اور جس چیز کا ظاہر ہوتا تہمیں برامعلوم ہوتا تھا' وہ ظاہر ہوجائے گی۔ اس سے پہلے کے ایسے
سوالات سے تو اللہ تعالی نے درگز رفر مالیا۔ اللہ ہی ہے بخشش والا اور تھم و برد باری والا۔ مطلب بیہ ہے کہ سوالات ترک کر دو ایسا نہ ہو کہ
تہمار سے سوال کی وجہ سے کوئی آسانی مختی میں بدل جائے۔ حدیث شریف میں ہے' مسلمانوں میں سب سے بڑا گنہ گاروہ ہے جس نے کسی چیز
کی نسبت دریافت کیا جو حرام نہ تھی' مجراس کے سوال کی وجہ سے وہ حرام ہوگئ ۔ یہ بات اور ہے کہ قرآن شریف میں کوئی تھم آئے اس میں



اورجیسے یہود نے کہا تھا کہ خودان پر آسان سے کتاب اڑے۔

اللہ تعالی فرما تا ہے وَ مَا مَنعَناۤ اَنُ ثُرُسِلَ بِالْاینتِ اِلْحَ یعنی مجزوں کے ظاہر کرنے سے مانع تو کچے بھی نہیں گریہ کہا گیا لوگوں نے بھی اسے جھٹلایا 'ہم نے مُحود کو اونٹی کا نشان دیا تھا جس پر انہوں نے ظلم کیا۔ ہم تو نشانات صرف دھمکانے کے لئے بھیجۃ ہیں۔ اور آیت میں ہے وَ اَفْسَمُوا بِاللّٰهِ جَهُدَ اَیُمَانِهِم لَئِنُ جَاءَ تُھُہُ ایَةٌ لَیُوسُنَّ بِهَا الْحَ بِرِی زوردار قسمیں کھاتے ہیں کہا گرکوئی مجزوہ آگی ای تو مرورایمان لائیں گے۔ تو جواب دے کہ بیتو اللہ کے قبضے کی چیز ہے۔ ہوسکتا ہے کہ ججزوہ دیچے کہ بھی این نہ لائیں۔ ہم ان کے دلوں کو اور آئیوں کو اللہ دیں گے جسے کہ بہلی دفعہ قرآن پر ایمان نہیں لائے شے اور ہم انہیں ان کی سرشی کی حالت میں ہی پڑے دیں گے۔ بھی ہوری ۔ اگر ہم ان پر آسان سے فرشتے بھی اتارتے اور مرد ہے بھی ان سے با تیں کرنے لگتے اور تمام چیزیں بیا پی آ تھوں سے دیکھے لیتے تب بھی تو اللہ کی چاہت کے بغیر انہیں ایمان نہیں ان میں سے اکثر ہیں ہی بیا م

ية ببى والدل عامت عابرا بين المان المساب الربي عالم بين الربي الربي المربي المربي المائه من المحافظ منا جعل الله من المحيرة قلا سكايا بين الله الكرب الكرب

آنْزَلَ اللهُ وَإِلَى الرَّسُولِ قَالُوْا حَسْبُنَا مِا وَجَدْنَا عَلَيْهِ ابَآءِنَا ۖ آوَلُوْ كَانَ ابَاؤُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ۞

اللہ تعالی نے بحیرہ سائروصیا۔ اور حام مقرر نہیں فر مایا ۔لیکن جولوگ کافرین وہ اللہ تعالی پر جموث لگاتے ہیں۔ ان میں سے اکثر بے عقل ہیں 〇 ان سے جب کہا جاتا ہے کہ اللہ کی اتاری ہوئی کتاب اور رسول کی طرف آؤٹو جواب دیتا ہیں کہ ہم نے توجس طریقے پراپنے باپ دادوں کو پایا ہے ہمیں کافی ہے اگر چہال کے باپ دادام مضل بے علم اور بے راہ تھے ۞

ایک روایت میں ہے نہ بنوکعب میں ہے ہے۔ جہنم میں اس کے جلنے کی بد بوسے دوسر ہے جہنہ ہوں کو بھی تکلیف پہنچی ہے۔ بحیرہ کی سے ہوا کہ ایک شخص تھا۔ اس کی دواونٹنیاں تھیں جن کے کان کاٹ دیئے اور دودھ حرام کردیا۔ پھر پچھ کرصہ کے بعد پینا شروع کر دیا۔ میں نے اسے بھی دوزخ میں دیکھا۔ دونوں اونٹنیاں اسے کاٹ ربی تھیں اور روندر بی تھیں۔ یا در ہے کہ بی عمرولی بن قمعہ کالڑکا ہے جو خزار کے سرداروں میں سے ایک تھا۔ قبیلہ جرہم کے بعد بیت اللہ شریف کی تولیت انہی کے پاس تھی۔ یہ شخص عرب میں بت لا یا اور سفل اوگوں میں ان کی عبادت جاری کی اور بہت می بی عتیں ایجاد کیں جن میں سے جو پایوں کو الگ الگ طریقے پر بتوں کے نام کرنے کی رسم بھی تھی۔ جس کی طرف اشارہ آبیت وَ جَعَلُو اللّهِ مِمّا ذَرًا مِنَ الْحَرُثِ وَ الْاَنْعَامِ نَصِیْبًا میں ہے۔

ابن عباس سے مردی ہے کہ اُڈٹی کے جب پانچ بیچے ہوتے تو پانچواں اگر نر ہوتا تو اسے ذرئح کر ڈالتے اوراس کا گوشت صرف مرد کھاتے -عورتوں پرحرام جانتے اورا گر مادہ ہوتی تو اس کے کان کاٹ کراس کا نام بحیرہ رکھتے سمائیہ کی تفییر میں مجابہ بمریوں میں مردی ہے-محمہ بن اسحال کا قول ہے کہ جس اونٹن کے بے در بے دس اونٹنیاں بیدا ہوتیں اسے چھوڑ دیتے - نہ سواری لیتے نہ بال کانے نہ دود ہدو ہے اورای کا نام سائبہ ہے۔ صرف مہمان کے لئے تو دود ہونکال لیتے ور نہ اس کا دود ہونمی رکار ہتا۔ ابور وق کہتے ہیں ئید رکا جانور ہوتا تھا۔ جب کسی کی کوئی حاجت بوری ہوجاتی تو وہ اپ بت اور ہزرگ کے نام کوئی جانور آزاد کر دیتا۔ پھراس کی نسل بھی آزاد مجھی جاتی ۔ سدی کہتے ہیں۔ اگر کوئی شخص اس جانور کی ہے جرمتی کرتا تو اسے پیلوگ سزادیے ۔ ابن عباس ہے مروی ہے کہ دصیلہ اس جانور کو کہتے ہیں کہ مثلا ایک بکری کا ساتو ال بچہ ہے اب اگر وہ نرج اور ہم مردہ تو اسے مردہ تو اسے مردہ تو اسے مردہ تو اسے نہ مردہ باقی رہے دیتے اوراگر وہ مادہ بہتو اس نے اسے ہم پرحرام کر رہے دیتے اوراگر زمادہ دونوں ایک ساتھ ہوئے ہیں تو اس نرکو بھی زندہ رکھتے اور کہتے کہ ساتھ اس کی بہن ہے۔ اس نے اسے ہم پرحرام کر دیا۔ حضرت سعید بن میڈ کہتے ہیں کہ جس اونٹنی کے مادہ پیدا ہو پھر دو سرا بچ بھی مادہ ہوتو اسے وصیلہ کہتے تھے۔ مجمد بن اسحاتی فرماتے ہیں جو کہری پانچ دفعہ دو دو مادہ بکری باتو تا تو مرد کورت سب کا حصرت بھی جاتا۔ ابن عباس فرماتے ہیں حام اس نراون کو کہتے ہیں جس کی نسل سے مرف مردکھا لیتے اوراگر مردہ پیدا ہوتا تو مرد کورت سب کا حصرت بھی جاتا۔ ابن عباس فرماتے ہیں حام اس نراون کو کہتے ہیں جس کی نسل سے میں اس نی اور کورت سب کا حصرت بھی جاتا۔ ابن عباس فرماتے ہیں حام اس نراون کو کہتے ہیں جس کی نسل

دس نیچے پیدا ہو جا ئیں۔ یہ بھی مروی ہے کہ جس کے بیچے ہے کوئی بچے ہو جائے'اسے وہ آ زاد کر دیتے - نہاس پر سواری لیتے' نہاس پر بوجھ

لادتے نہ اس کے بال کام میں لیت نہ کی گئیتی یا چار ہے یا حوض ہے اے روکتے اور اقوال بھی ہیں۔

حضرت ما لک بن نفلہ فرماتے ہیں میں رسول اللہ تالیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت میں پھٹے پرانے میلے کہلے کپڑے پہنے ہوئے تھا۔ آپ نے بھے دکھے دکھے دکھے دکھے دکھے دکھے مال بھی ہے؟ میں نے کہا بال ۔ فرما یا کستم کا 'کہا ہر شم کا ۔ اونٹ 'کریاں' گھوڑے نفلام وغیرہ ۔ آپ نے فرما یا 'کھر تو اللہ نے بھٹے بہت بھے دے رکھا ہے۔ سن اونٹ کے جب بچہ ہوتا ہے تو صبح سالم کان والا ہی ہوتا ہے؟ میں نے کہا بال آپ نے فرما یا 'کھر تو اللہ نے کھے دے رکھا ہے۔ سن اونٹ کے جب بچہ ہوتا ہے تو صبح سالم کان والا ہی ہوتا ہے؟ میں نے کہا بال آپ نے فرما یا 'کھر تو استر الے کران کے کان کاٹ ویتا ہے اور ان کا نام بھر ورکھ دیتا ہے اور بعض کے کان چرکر انہیں جرام کے میں سب حلال ہیں۔ پھر آپ نے اس آپ سے کھئے گئتا ہے ہیں نے کہا تی بال ۔ فرمایا خبر دارا ایسا نہ کرنا۔ اللہ نے تھے۔ پھر گھر والوں میں سے کوئی بھی اس سے کہی شم کا فائدہ نہیں اٹھا سکتا تھا۔ کہا تھا۔ ورم جاتا تو سب بیٹھ کراس کا گوشت کھا جاتے ہیں گورو کہ کہتے ہیں جو دوں کے پاس لے جاکران کے نام کا کہاں جب دوروں کے بعد وروں کے باس ساتو یں دفعہ بچہ ہو۔ اس کے کان اور سینگ کا ہے کر آز ادکر دیتے ۔ اس کردی تھے۔ و صیلہ اس بکری کو کہتے تھے جس کے ہاں ساتو یں دفعہ بچہ ہو۔ اس کے کان اور سینگ کا ہے کر آز ادکر دیتے ۔ اس دوایت میں یہ بقول حضرت عوف بن ما لک مروی ہوں اور یہی زیادہ تھے۔ اس کہا کہا کہ کہا ہوا کو بے باب دادوں کے طریقوں کو اس کے مقابلے میں چش کر تے ہیں۔ یہ بیا وادوں کے طریقوں کو اس کے مقابلے میں چش کر تے ہیں۔ اس کی عوال سے بھی زیادہ بہا ہوااور بے مقل ہوں۔ و

يَايَّهُا الَّذِيْنَ الْمَنُوْاعَلَيْكُمُ اَنَفُسَكُمْ لَايَضُرُّكُمْ مَّنْضَلَ اِذَا اهْتَدَيْثُمْ اللهِ مَرْجِعُكُمُ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمُ بِمَا كُنُتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿

سلمانو!تم خودا پنے تیئن راہ راست پر قائم رکھؤ جب تم راہ راست پر ہوتو بھکنے والے کا ضررتم پڑئین متم سب کولوٹ کرانلہ ہی کی طرف جانا ہے۔تم جو کچھ کرتے رہے' سب سب ا پنی اصلاح آپ کرو: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۱۰۵) الله تعالی آپ موثن بندوں کو هم دیتا ہے کہ وہ خودا پنی اصلاح کریں اورا پی طاقت کے پر عامل ہوجائے 'برائیوں سے فی جائے تو اس پر گنبگار لوگوں کے گناہ کا کوئی ہو جھ بارنہیں۔ مقاتل سے مروی ہے کہ ہر عامل کواس کے مل کا مطابق نیکیوں میں "شغول رہیں۔ جب وہ خود ٹھیک ٹھا کہ ہوجا کیں گئو بر بےلوگوں کا ان پرکوئی ہو جھ نہیں پڑے گا خواہ وہ درشتے واراور قر ببی ہوں خواہ اجنبی اور دور کے ہوں۔ حضرت ابن عباس اس آیت کی تغییر میں فرماتے ہیں' مطلب یہ ہے کہ جب کوئی شخص الله تعالیٰ کے احکامات بدلہ ملتا ہے۔ بروں کو مزا اور اچھوں کو جزا۔ اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ اچھی بات کا حکم اور بری باتوں ہے منع بھی نہ کر ہے۔ کیونکہ مسند کی حدیث میں ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی الله تعالیٰ عنہ نے آپ خطب میں فرمایا' لوگوتم اس آیت کو پڑھتے ہواور اس کا مطلب غلط لیتے ہو۔ سنو! میں نے خودرسول الله علی ہے سنا ہے کہ لوگ جب بری باتوں کو دیکھتے ہوئے انہیں نہیں روکیں گئو بہت مطلب غلط لیتے ہو۔ سنو! میں ما مذاب آ جائے۔

امیرالموشین کا یفر مان بھی ہے کہ جھوٹ سے بچو جھوٹ ایمان کی ضد ہے (سنن اربعہ) حضرت ابولغابند شنی سے اس آیت کی بابت سوال ہوا تو آپ نے فر مایا ہیں نے رسول اللہ علیہ سے سے اس بارے میں سوال کیا تھا تو آپ نے فر مایا ہیں بلکہ تم بھلائی کا حکم اور برائی سے ممانعت کرتے رہو یہاں تک کہ بخیلی کی پیروی اور خواہش نفس کی اتباع اور دنیا کی پہندیدگی اور ہر شخص کا اپنی رائے پر پھولنا عام نہ ہو جائے ۔ اس وقت تم صرف اپنی اصلاح میں مشغول ہو جاؤ اور عام لوگوں کو چھوڑ دؤیا در کھوتمہارے چیچے صبر کے دن آرہے ہیں ۔ اس وقت دین اسلام پر جمار ہے والا ایسا ہوگا جیسے کوئی انگارے کو شخص میں لئے ہوئے ہو ۔ اس وقت عمل کرنے والے کوشل بچپاس شخصوں کے مل کا اجر میں ایٹھ عالی رسول اللہ مشکل کرنے والے کوشل بچپاس شخصوں کے مل کا اجر سے گا جو بھی ایو جھی ایو جھی ایو جھی ایا رسول اللہ مشکل کرنے ہوئے میں سے یا ہم میں سے بی ہم میں سے ؟ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ تم میں سے (ترفدی)

حضرت ابن مسعود ہے بھی جب اس آیت کا مطلب دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا' یہ وہ وفت نہیں۔ آج تو تہاری با تیں مان کی جائے ہیں کہاں ہیں آنے والا ہے کہ نیک با تیں کہنے اور بھلائی کا تھم کرنے والوں کے ساتھ ظلم وزیادتی کی جائے گی اور اس کی بات قبول ندگی جائے گی۔ اس وفت تم صرف اپنی نشس کی اصلاح میں لگ جانا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عند کی بحلس میں کی بات قبول ندگی جائے گی۔ اس وفت تم صرف اپنی نشس کی اصلاح میں لگ جانا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عند کی بحلس میں کرتا ہوں اور برائی ہے رو کتا ہوں تو دوسرے نے کہا 'جھے کیا پڑی؟ تو اپنی اصلاح میں لگارہ۔ پھر بہی آیت تلاوت کی۔ اسے من کر حضرت عبداللہ بن مسعود نے فر بایا۔ چپ رہ۔ اس آیت کی کا کا یہ وقت نہیں۔ قر آن میں کی طرح کی آیت بی ہیں۔ بعض تو وہ ہیں جن کے مضامین عبداللہ بن مسعود نے فر بایا۔ چپ رہ۔ اس آیت کی کی کا یہ وقت نہیں ہو گے۔ بعض کے واقعات حضور کے بعد ہوئے۔ بعض تو وہ ہیں جن کے مضامین کر رہے بعض وہ ہیں جن کے واقعات آخضرت تھا تھی کی زندگی میں ہو گئے۔ بعض کے واقعات حضور کے بعد ہوئے۔ بعض تو اور ہی سے دن میں ہو گئے۔ بعض وہ ہیں جن کے واقعات آخضرت تھا تھی کی زندگی میں ہو گئے۔ بعض کے واقعات حضور کے بعد ہوئے۔ بعض تی مار دی گئی شروع ہوں کے مشار ہی کہا تو ہو جائی اور اس میں جدائی ہو جائے آئی میں اختلاف پڑی ہوں گئی اور دی کی ہو جائے آئی ہی ہو ہو ہو گئی گئی ہو جائے آئی ہو جائے آئی ہو جائے آئی ہیں اختلاف پڑی کی این تو اور دی وقت ہوں آئی ہو کہا کی آئی ہو جائی کی اس تو اچھا ہو۔ آپ کو کیا پڑی کی کو کیا پڑی کی کو کیا پڑی کو کیا پڑی کیا کہ کی کو کیا پڑی کو کیا پڑی کو کیا پڑی کیا گئی آئی سے تعمل کو کیا پڑی کو کیا گئی کو کیا گئی کو کیا گئی کو کیا پڑی کو کیا گئی کو کیا گئی کو کیا گئی کو کیا گئی ک

جب کہتم خودراہ راست پر ہو-تو حضرت ابن عمرؓ نے کہا' میتکم میر ےاور میر ےساتھیوں کے لئے نہیں اس لئے کہ حضورعلیہ السلام نے فر مایا ہے' خبر دار ہر موجود دخص غیر موجودلوگوں کو پہنچا دے۔ پس ہم موجود تنے اور تم غیر موجود تنے۔ بیر آیت تو ان لوگوں کے ق میں ہے جو بعد میں آئیں گے۔وہ لوگوں کو نیک باتیں کہیں گےلیکن ان کی بات قبول نہ کی جائے گی (ابن جریر)

حضرت ابن عمر کی مجلس میں ایک صاحب آئے۔ بڑے تھے میل اور تیز زبان - کہنے لگے سنتے جناب - چی تخص ہیں - سب قرآن پڑھے ہوئے' جاننے بوجھنے والے' مجتمد' سمجھدارلیکن ہرایک دوسرے کومشرک بتلا تا ہے۔ اس نے کہا' میں تم ہے نہیں پوچھتا' میں تو حضرت ابن عمرٌ ہے سوال کرتا ہوں اور پھروہی بات دو ہرا دی تو حضرت عبد آنٹڈ نے فر مایا شاید تو بیچا ہتا ہے کہ میں تجھے بیے کہدوں کہ جا انہیں قتل کر ڈال-نہیں میں کہتا ہوں- جاانہیں تھیحت کر-انہیں برائی سے روک- نہ ما نیں تو اپنی راہ لگ- پھر آپ نے یہی آیت تلاوت کی -خلیفہ ثالث حضرت عثان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں جضرت ابن ماز نُّ مدینے میں آئے ہیں۔ یہاں مسلمانوں کا ایک مجمع جمع تھاجس میں سے ایک مخص نے ای آیت کی تلاوت کی تو اکثر لوگوں نے کہا'اس کے مل کاوفت ابھی تک نہیں آیا۔حضرت جبیر بن نفیر ّ کہتے ہیں میں ایک مجلس میں تھا جس میں بہت سے صحابہ کرام مموجود تھے۔ یہی ذکر ہور ہاتھا کہ اچھی باتوں کا تھم کرنا چاہئے اور بری باتوں سے رو کناچاہے - میں اس مجلس میں سب سے چھوٹی عمر کا تھالیکن جرات کر کے بیآیت پڑھ دی اور کہا کہ چھراس کا کیا مطلب ہوگا؟ توسب نے ا کی زبان ہوکر مجھے جواب دیا کہ اس کا صحیح مطلب تمہیں معلوم نہیں اور جومطلب تم لےرہے ہو بالکل غلط ہے۔ مجھے بزا افسوس ہوا۔ پھروہ ا پنی با توں میں لگ گئے۔ جب المضنے کا وقت آیا تو مجھ سے فر مایا ، تم ابھی نے ہو۔ بے موقعہ آیت پڑھ دیتے ہو۔ اصلی مطلب تک نہیں جنجتے -بہت ممکن ہے کہتم اس آیت کے زمانے کو پالو- بیتکم اس وقت ہے جب بخیلی کا دور دورہ ہو-خواہش پرتی عام ہو- ہر مخص اپن سمجھ پر نازاں ہو-اس وقت انسان خودنیکیوں اور بھلا ئیوں میں مشغول رہے- گراہیوں کی گراہی اسے کوئی نقصان نہیں پہنچاہے گی-حضرت حسنٌ نے اس آیت کی تلاوت کر کے فرمایا اس پر بھی اللہ کاشکر ہے۔ اگلے اور پچھلے مومنوں کے ساتھ منافق ضرور رہے جوان کے اعمال ہے بیزار ہی رہے۔ حضرت سعید بن میتب رحمته الله علیه فرماتے ہیں جبتم نے اچھی بات کی تھیجت کر دی اور بری بات سے روک دیا 'پھر بھی کسی نے برائیاں کیں' نیکیاں چھوڑیں تو تنہمیں کوئی نقصان نہیں-حضرت حذیفہ بھی یہی فرماتے ہیں-حضرت کعبٌ فرماتے ہیں'اس کا وقت وہ ہے

يَايُّهَا الَّذِيْنَ الْمَنُواشَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْمَوْتُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ الْحَوْتُ الْمَوْتُ وَاعَدُلِ مِّنْكُمْ الْمَوْتُ وَاعَدُلِ مِّنْكُمْ الْمَوْتُ عَيْرِكُمُ اللَّ اَنْتُمُ ضَرَبْتُمُ فَى الْأَرْضِ الْوَاخَرِنِ مِنْ عَيْرِكُمُ اللَّ اَنْتُمُ ضَرَبْتُمُ فَى الْأَرْضِ فَاصَابَتَكُمُ مِصِيْبَةُ الْمَوْتُ تَحْمِسُونَهُمَامِنَ بَعْدِ الصَّلُوةِ فَاصَابَتَكُمُ مِصِيْبَةُ الْمَوْتُ تَحْمِسُونَهُمَامِنَ بَعْدِ الصَّلُوةِ فَاصَابَتَكُمُ مُصِيْبَةُ الْمَوْتُ تَحْمِسُونَهُمَامِنَ بَعْدِ الصَّلُوةِ فَاصَابَتَكُمُ مُصِيْبَةُ الْمَوْتُ تَحْمِسُونَهُمَامِنَ بَعْدِ الصَّلُوةِ فَيَقُومُ اللَّهُ الْمُسْتَعُمُ اللَّهُ الْمُلْكُولُولُ الْمُسْتَعُمُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُ اللَّهُ الْمُعُلِيْنَ الْمُلْكُولُ الْمُسْتَعُولُ الْمُعْمِيْنَ الْمُعْمِلُ الْمُسْتَعُمُ الْمُعُلِقُولُ الْمُعْمِلُ اللَّهُ الْمُسْتَعُمُ الْمُؤْمِنِ الْمُسْتَعُمُ اللَّهُ الْمُعْمِلِي الْمُسْتَعُمُ الْمُعْمِلُولُ الْمُسْتَعُمُ الْمُؤْمِنِ الْمُلْمُ اللَّهُ الْمُسْتُولُ الْمُسْتَعُولُ الْمُؤْمُ الْمُؤْمِنِ الْمُؤْمِنُ الْمُؤْمُ اللَّهُ الْمُؤْمِنَ الْمُؤْمُ الْمُؤْمُ الْمُؤْمُ الْمُؤْمِنُ الْمُؤْمُ الْمُؤْمُ الْمُؤْمُ الْمُؤْمُ الْمُولُولُ الْمُؤْمُ الْمُؤْمِنُ الْمُؤْمِنُ الْمُؤْمُ الْمُؤْمُ الْمُؤْمُ الْمُؤْمُ الْمُؤْمُ اللَّهُ الْمُؤْمُ الْمُؤْمُ الْمُؤْمُ الْمُؤْمُ الْمُؤْمُ الْمُؤْمُ الْمُؤْمُ الْمُؤْمُ الْمُؤْمِ الْم

جب مسجد دمشق كاكليسا وهاديا جائے اور تعصب بردھ جائے-

ایمان والوتم میں سے کسی کی موت کا وقت جب آ جائے اور وہ وصیت کرنے گئے تو دومسلمان عادل گواہ ہونے چاہئیں۔ ہاں اگرتم سفر میں ہواور وہیں موت کی مصیبت آ جائے تو دوغیر مسلم گواہ ہی ہیں۔ اگر تمہیں ان کی صداقت میں کوئی شک وشبہ ہوتو آہیں نماز کے بعد تھبر الو-وہ اللّٰد کی تسم کھا کر کہیں کہ ہم اپنی قسموں کو مال پر مسیب آ جائے ہیں ہواور نہ ہم اللّٰد کی گواہی کو چھپاتے ہیں ن

معتبر گواہی کی شرائط: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ١٠) بعض لوگوں نے اس آیت کے ﴿ یُرَجُم کومنسوخ کہا ہے لیکن اکثر حضرات اس کے خلاف ہیں اثنان خبر ہے۔ اس کی تقدیر شدھادہ اثنین ہے۔ مضاف کو حذف کر کے مضاف الیہ اس کے قائم مقام کردیا گیا ہے یادلالت کلام کی بنا پر فعل محذوف کر دیا گیا ہے یعنی اُنْ یَشْدَ النّیان ۔ ذَوَا عَدْلٍ صفت ہے۔ منکم سے مراد مسلمانوں میں سے ہونا یا وصیت کرنے والے کے اہل میں سے ہونا ہے۔ من غیر کم سے مرادائل کتاب ہے۔ یہی کہا گیا کہ مِنْکُمْ سے مراد قبیلہ میت اور من غیر کم سے مرادائل کے قبیلے کے سوا۔ شرطیں دو ہیں۔ ایک مسافر کے سفر میں ہونے کی صورت میں موت کے وقت وصیت کے لئے غیر سلم کی گواہی چل سکتی ہے۔ حضرت شرخ سے بہی مروی ہے۔

امام احریہ بھی یہی فرماتے ہیں۔ اور مینوں امام خلاف ہیں۔ امام ابوعنیفہ ڈی کافروں کی گوائی آگی میں ایک دوسرے پر جائز مانے ہیں۔ نہر گی کاقول ہے کہ سنت جاری ہو چکی ہے کہ کافر کی شہادت جائز نہیں نہ سفر میں نہ حضر میں۔ ابن زید کہتے ہیں کہ بیآ ہے اس خف ک بارے ہیں اتری ہے جس کی موت کے وقت اس کے پاس کوئی مسلمان نہ تھا۔ بیابتدائے اسلام کا وقت تھا جبکہ ذین کافروں ہے بھری گی اور وصیت سے ور شد بٹتا تھا۔ ور ثے کے احکام ناز لنہیں ہوئے تھے۔ پھر وصیت منسوخ ہوگی۔ ور ثے کے احکام اتر ہے اور لوگوں نے ان پھل در آ مدشروع کر دیا۔ پھر یہ بھی کہ ان دونوں غیر مسلموں کو وصی بنایا جائے گایا گواہ ؟ حضرت ابن مسعود گا قول ہے کہ بیتھ مال خفص کے بارے میں ہے جو سفر ہیں ہواور و ہیں اجل آ جائے اور مال اس کے پاس ہو۔ پس اگر دو مسلمان اسے ل جائیں تو آئیں اپنامال سونپ د ہے اور دو گوا ہوں ہوئے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ یہ دونوں گواہ ہوں گے۔ آ ہیت کے الفاظ کا ظاہر مطلب بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔ ہاں جس صورت میں ان کے ساتھ اور گواہ نہوں تو یہی وصی ہوں گے اور یہی گواہ بھی ہوں گے۔ آ ہیت کے الفاظ کا ظاہر جریز نے ایک مشکل اس میں یہ بیان کی ہے کہ شریعت کے سے میں گواہ پر شم نہیں گیاں ہم کہتے ہیں یہ ایک تھم ہے جو مستقل طور پر بالکل جریز نے ایک مشکل اس میں یہ بیان کی ہے کہ شریعت کے سے میں گواہ پر مت میں اس کی ہم ہوتا ہے۔ اس میں اور بھی بہت ی ایک عاص شہادت خاص موتھ کی ہے۔ اس میں اور بھی بہت ی ایک علی خور میں ہیں جو دوسر ہے احکام میں نہیں۔ پی جاری نہیں ہے۔ یہی خاص شہادت خاص موتھ کی ہے۔ اس میں اور بھی بہت ی ایک خور سے نہیں گار ہے کے دوت اس آ ہے ہے مطلب بی ان کی دوسر سے احکام میں نہیں کے دوت اس آ ہی ہے کہ میں کو دوسر سے احکام میں نہیں۔ بھی میں میں دوسر سے میں کو دوسر سے احکام میں نہیں کو در سے میں دوسر سے میں کو در سے میں کو در سے بھی کو دیس میں کو در سے کو در سے میں کو در سے کی دور سے میں کو در سے کہ کو در سے کو در سے کی کو در سے کو در سے کی دیاں کو در سے کر سے کو در سے کو در سے کو کو کو کو کو کو کی کو دیں کو دیں کو کر

فَانَ عُثِرَ عَلَى اللهُمَا السَّحَقَّ الثَمَّا فَاخَرْنِ يَقُولُمْن



دے دینا۔اس کے مرنے کے بعدان دونوں نے وہ جام تو مال سے الگ کر دیا اور ایک ہزار درہم میں بھے کرآ دھوں آ دھ بانٹ لئے۔ باتی مال والپس لا كربديل كرشته دارول كود يه ويا - انهول نے پوچھا كہ چاندى كا جام كيا ہوا؟ دونوں نے جواب ديا جميس كيا خبر؟ جميس تو جوديا تھا'وہ ہم نے مہیں دے دیا - حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالی عند فرماتے ہیں جب رسول اللہ عظیمہ مدینے میں آئے اور اسلام نے مجھ پر اثر کیا میں مسلمان ہو گیا تو میرے دل میں خیال آیا کہ بیان ان حق مجھ پررہ جائے گا اور اللہ تعالیٰ کے ہاں میں پکڑا جاؤں گا تو میں بدیل کے وارثان کے پاس آیا اور انہیں بورے واقعہ کی اطلاع دی اور پانچ سودرہم جویس نے لئے تھے۔ان کے حوالے کردیے۔اب بدلوگ عدی کے پاس پنچ ادراس سے کہا پانچ سودرہم جوتونے لے لئے ہیں وہ بھی واپس کر آنخضرت ﷺ نے تھم دیا کہاس ہے ہم لی جائے اس پر بيآيت اترى اورعمروبن عاص نے اوران میں سے ایک اور شخص نے تسم کھائی - عدى بن بداء کو یا نچ سودرہم دیے پڑے (تر مذى) ایک روایت میں ہے کہ عدی جھوٹی فتم بھی کھا گیا تھا-اورروایت میں ہے کہاس وقت ارض شام کے اس حصے میں کوئی مسلمان نہ تھا- پیجام چاندی کا تھااور سونے سے منڈ ھاہوا تھااور کے میں سے جام خریدا گیا تھاجہاں سے ملاتھاانہوں نے بتایا تھا کہ ہم نے اسے تمیم

اورعدی سے خریدا ہے۔ اب میت کے دووارث کھڑے ہوئے اور قتم کھائی ۔ ای کاذکراس آیت میں ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ قتم عصر کی نماز کے بعد کھائی تھی۔ ابن جربی ہے کہ ایک مسلمان کی وفات کا موقعہ سنر میں آیا 'جہاں کوئی مسلمان اسے نہ ملاتواس نے اپنی وصیت پر دواہل کتاب گواہ رکھے۔ ان دونوں نے کو فیے میں آ کر حضرت ابوموی اشعری کے سامنے شہادت دی۔ وصیت بیان کی اور ترکہ پیش کیا۔ حضرت ابوموی اشعری نے فرمایا' آنخضرت عظیم کے بعد بیواقعہ پہلا ہے۔ پس عصری نماز کے بعد ان سے قتم لی کہ نہ انہوں نے خیانت کی ہے نہ جھوٹ بولا ہے نہ بدلا ہے نہ چھپایا ہے نہ اللہ بلٹ کیا ہے بلکہ تجی وصیت اور پورا ترکہ انہوں نے پیش کر دیا ہے۔ نہ خیانت کی ہے نہ جھوٹ بولا ہے نہ بدلا ہے نہ چھپایا ہے نہ اللہ بلٹ کیا ہے بلکہ تجی وصیت اور پورا ترکہ انہوں نے پیش کر دیا ہے۔ آپ نے ان کی شہادت کو مان لیا۔ حضرت ابوموی ' کے فرمان کا مطلب یہی ہے کہ ایسا واقعہ حضور ' کے زمانے میں تمیم اور عدی کا ہوا تھا اور یہ تری کا واقعہ ہے۔ حضرت تمیم بن داری رضی اللہ تعالی عنہ کا اسلام سنہ ہجری کا ہے اور بی آخری زمانہ ہے۔

سدی فرماتے ہیں کا زم ہے کہ موت کے وقت وصیت کرے اور دوگواہ رکھے۔ اگرسٹر میں ہے اور مسلمان نہیں ملتے تو خیر غیر مسلم ہی ہی ۔ انہیں وصیت کرے اپنا مال سونپ دے۔ اگر میت کے وارثوں کا اطمینان ہوجائے تو خیر آئی گئی بات ہوئی ورنہ سلطان اسلام کے سامنے وہ مقد مدپیش کر دیا جائے ۔ او پر جو واقعہ بیان ہوا اس میں یہ بھی ہے کہ جب حضرت ابوموی نے ان سے عصر کے بعد تس کیا پر واہ؟ ان سے ان کی نماز کے وقت قتم کی جائے اور ان سے کہا جائے کہ اگر تم نے کہ چہپایا یا خیانت کی تو ہم تمہیں تمہاری قوم میں رسوا کر دیں گے اور تہباری گواہی بھی بھی قبول نہ کی جائے گوران سے کہا جائے کہ اگر تم نے کہ چہپایا یا مکن ہے کہ اگر شک شہدہ جائے گی اور تربی سے ان کی خیانت معلوم ہو جائے تو ان کی نواز سے تو ان کی خیانت معلوم ہو جائے تو مرحوم کے دو مسلمان وارث قسمیں کھا کیں کہ ان کا فرول کی شہادت غلط ہے تو ان کی شہادت غلط مان کی جائے گی اور ان سے جو سے کہ شہادت غلط ہے تو ان کی شہادت غلط مان کی جائے گی اور ان سے جو سے کہ شہادت غلط ہے تو ان کی شہادت غلط مان کی جائے گی اور ان سے جو سے کہ شہادت غلط میں دور سے رہواور مانے جو سے کہ اگر فیصلہ کہ دیا جائے گا - لیک تو اللہ کی تم کا لی ظاموگ ہی جو کہ دور میں ڈرتے رہو۔ اس کی با تیں سنتے رہواور مانے چلے جو کہ وار اسے جو جو لوگ اس کے خلاف چلین وہ داہ داست نہیں پاتے۔

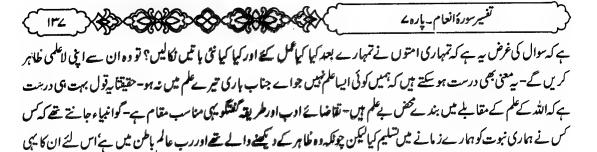
يَوْمَ يَجْمَعُ اللهُ الرَّسُلَ فَيَقُولُ مَاذًا أَجِبْتُمْ فَالوَّالاَعِلْمَ لَنَّا الْعُلُولِ اللهِ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللّهُ اللهُ الللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ الله

جس دن الله تعالى رسولوں كوجح كركے دريافت فرمائے گا كہتم كيا جواب ديئے گئے؟ وہ كہيں گئے اے الله بميں پر علم نہيں ' بينک تو تمام چھپى ہوئى باتوں كا بخو بي

جاننے والاہے 🔾

روز قیامت انبیاء سے سوال: ﴿ ﴾ ﴿ آیت: ١٠٩) اس آیت میں بیان فر مایا گیا ہے کدر سولوں سے قیامت کے دن سوال ہوگا کہ تبہاری امتوں نے تبہیں مانایانہیں؟ جیسی اور آیت میں ہے فَلَنَسُعُلَنَّ الَّذِیُنَ أُرُسِلَ اِلْیَهِمُ وَلَنَسُعُلَنَّ الْمُرُسَلِیُنَ یَعْنی رسولوں سے بھی اور ان کی امتوں سے بھی ہم ضرور دریافت فرمائیں گے۔

اورجگدارشاد ہے فَو رَبِّكَ لَنَسُنَكَنَّهُمُ اَجُمَعِیُنَ الخُ 'تیرے رب کی تتم ہم سب سے ان کے انمال کا سوال ضرور ضرور کریں گے-رسولوں کا بیہ جواب کہ میں مطلق علم نہیں -اس دن کی ہول و دہشت کی وجداوز گھبرا ہٹ کی وجہ سے کچھ جواب بن نہ پڑے گا- بیروہ وقت ہوگا کہ عقل جاتی رہے گی- پھر دوسری منزل میں ہرنی اپنی اپنی امت پر گواہی دے گا-ایک مطلب اس آیت کا بیمی بیان کیا گیا



والمنافل ورست من الله المنافل المنافل والمنافل والمنافل والمنافل والمنافل الله المنافل الله المنافل والمنافل و

حضرت عیسلی کے مجرات : ایک ایک اور آیت: ۱۱) جناب سے علیہ الصلو ۃ والسلام پر جواحسانات تھان کا اور آپ کے مجروں کا بیان ہور ہا ہے کہ بغیر باپ کے صرف ماں سے آپ کو پیدا کیا اور اپنی کمال قدرت کا نشان آپ کو بنایا۔ پھر آپ کی والدہ پر احسان کیا کہ ان کی براَت ای بخیر باپ کے صرف ماں سے آپ کو پیدا کیا اور اپنی کمال قدرت کا نشان آپ کو بنایا۔ پھر آپ کی والدہ بچائی دبان کے ایک بیات کی اور جس برائی کی نبیت ان کی طرف بیہودہ الوگ کررہے سے اللہ نے آج کے پیدا شدہ نیچ کی زبان سے ان کی باک دامنی کی شہادت اپنی قدرت سے دلوائی - جرئیل علیہ السلام کو اپنے نبی کی تائید پر مقرر کردیا۔ بچپن میں اور بڑی عرمیں انہیں اپنی وعوت بالدہ محترمہ کی برات فلا ہر کر کے اللہ کی عبود یت کا اقر ارکیا اور اپنی رسالت کی طرف لوگوں کو بلایا۔

مراد کلام کرنے سے اللہ کی طرف بلانا ہے ورنہ بڑی عمر میں کلام کرنا کوئی خاص بات یا تعجب کی چیز نہیں ۔ لکھنا اور سجھنا آپ کو سکھایا۔

تورات جوکیم اللہ پراتری تھی اورانجیل جوآ پ پرناڈل ہوگی دولوں کا علم آپ کو کھایا۔ آپ مٹی سے پرندی صورت بناتے۔ پھراس میں درجے وہ اللہ کے تھا چنگا کرنے کی پوری تغییر سورہ آل عمران میں گزر چک ہے۔ مردوں کوآ پ بلاتے تو وہ بھم اللی زندہ ہوکراپی قروں سے المحرکر آ چاتے۔ ابو بنہ بل فرماتے ہیں جب صفرت میں بن مریم علیہ السلام کی مردوں کوآ پ بلاتے تو وہ بھم اللی زندہ ہوکراپی قروں سے المحرکر آ چاتے۔ ابو بنہ بل فرماتے ہیں جب صفرت میں بن مریم علیہ السلام کی مردوں کوآ پ بلا ہے دورکوت نمازادا کرتے۔ پہلی ہیں سورہ تبارک اوردوس میں الم تنزیل البحدہ پڑھتے پھر اللہ تعالیٰ کی حدوثاء پڑھتے اور اس کے سات نام لیے جو یہ ہیں۔ یا قدیم المحرف پا دائم پافر دیا وہ با کہ با اللہ کا رحمٰن کیا رحمٰن کیا رحمٰن کیا رحمٰن کیا جو اللہ کرام کی اندوں السموات و الارض کے سات نام اور لیے یا حی اللہ کوالی ہو اللہ کوالی کو اللہ کوام کیا ہوں السموات و الارض کے سات ہوں السموات و الارض کے مار بینہ ما و رب العرش العظیم - بیا ٹر ہوائر ہو اللہ کوام کیا اور در ہے آزاد ہو کو ان کو اس کے میں الم ترسی میں ہوگا اور ماشی کے مینہ سے اس کا بیان اس کے پخت اور یہ کی سیالہ کو کی کو کے سب بیا ہوں السموالی ہوگا کی میں ہوگا اور ماشی کے مینہ سے اس کا بیان اس کے پخت اور یہ کی مین کے سب بے بین اس ار میں سے جس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے آ فری نوی کی کو مطلع فرما دیا۔

وَإِذْ آوُحَيْتُ إِلَى الْحَوَارِيِّنَ آنَ امِنُوا بِي وَبِرَسُولِيْ قَالُوَّا الْمَثَا وَاشْهَدْ بِآئِنَا مُسْلِمُونَ ﴿ إِذْقَالَ الْحَوَارِثُيُونَ يُعِيْسَى الْمَثَا وَاشْهَدْ بِآئِنَا مَسْلِمُونَ ﴿ إِذْقَالَ الْحَوَارِثُيُونَ يُعِيْسَى الْبَنَ مَرْيَعَ هَالَ يَسْتَطِيعُ رَبُّكَ آنُ يُنَزِّلَ عَلَيْنَا مَا بِدَةً فِنَ السَّمَاءُ قَالَ التَّقُوا الله إِن كُنْ ثُمُ مُؤْمِنِيْنَ ﴿ قَالَ السَّمَاءُ عَلَى الله وَالله الله وَالله وَاللّه وَاللّه وَاللّه وَاللّه وَاللّه وَاللّه وَاللّه وَاللّه وَاللّه وَلَا الله وَاللّه وَاللّه وَاللّه وَاللّه وَاللّه وَاللّه وَاللّه وَاللّه وَاللّه وَاللّهُ وَلَا الله وَاللّه وَاللّه وَاللّه وَاللّه وَاللّه وَاللّه وَلّه وَاللّه وَالّ

اس وقت میں نے حوار یوں کے دل میں ڈالا کہ وہ جھے اور میرے رسول کو مان لیس تو ان سب نے کہد یا کہ ہم یقین لائے اور تو گواہ رہ کہ ہم سب تھم بردار ہیں وقت میں نے حوار یوں کے دل میں ڈالا کہ وہ جھے اور میرے رسول کو مان لیس تو ان سب نے کہد یا کہ ہم یقین لائے ؟ آپ نے جواب دیا کہ اگرتم باایمان ہوتو اللہ ہے ڈرتے رہو نہوں نے کہا ہم چاہے ہیں اس خوان میں سے ہم کھا کیں اور ہمارے دلول کو تسکین حاصل ہواور ہمیں آپ کی صداقت کا بھی یقین ہو جائے اور اس پر ہم خود بھی گواہ ہن جا کیں ف

(آیت:۱۱۱) پھراپناایک اوراحسان بتایا کہ میں نے تیرے دوگاراور ساتھی بنادیئے۔ حواریوں کے دل میں الہام اورالقا کیا۔ یہاں بھی لفظ وحی کا اطلاق ویبا ہی ہے جیسا ام مویٰ کے بارے میں ہے اور شہد کی کھی کے بارے میں ہے۔ انہوں نے الہام رب پڑمل کیا۔ یہ مطلب بھی ہوسکتا ہے کہ میں نے تیری زبانی ان تک اپنی وحی پہنچائی اور انہیں قبولیت کی توفیق دی۔ تو انہوں نے مان لیا اور کہد دیا کہ ہم تو مسلمین یعنی تابع فرمان اور فرماں بردار ہیں۔

بنی اسرائیل کی ناشکری اورعذاب الہی: 🌣 🌣 (آیت:۱۱۲–۱۱۳) پیدائدہ کا داقعہ ہے اور اس کی وجہ ہے اس سورت کا نام سورہ مائدہ



(آیت:۱۱۳ اے۱۱۱) اب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی عید ہونے سے مرادتو عید کا دن یا نماز گزارنے کا دن

ہونا ہے۔ یا اپنے بعد والوں کے لئے یا دگار کا دن ہونا ہے یا اپنی اوراینے بعد کی نسلوں کے لئے نصیحت وعبرت ہونا ہے یا انگلوں پچھلوں کے

لئے کافی وافی ہونا ہے-حضرت عیسی فرماتے ہیں یا اللہ یہ تیری قدرت کی ایک نشانی ہوگی اور میری سے اِن بھی کہ تو نے میری دعا قبول فرمالی-پس لوگوں تک ان باتوں کو جو تیرے نام سے ہیں انہیں پہنچاؤں گا۔یقین کرلیا کریں گے۔ یا اللہ تو ہمیں بیروزی بغیر مشقت و تکلیف کے

محض اپنے فضل دکرم سے عطافر ما-تو تو بہترین رازق ہے-اللہ تعالی نے دعا کی قبولیت کا وعدہ فر مالیا اور ساتھ ہی ہے بھی فر ما دیا کہ اس کے اترنے کے بعدتم میں سے جوکوئی بھی جھٹلائے گااور کفر کرے گاتو میں اسے وہ عذاب دوں گا جوتمہارے زمانے میں کسی اور کو نہ دیا ہو۔ جیسے

آ ل فرعون کو قیامت کے دن کہا جائے گا کہتم سخت تر عذاب میں داخل ہو جاؤ - اور جیسے منافقوں کے لئے جہنم کا سب سے پنچے کا طبقہ ہے-حضرت عبداللہ بنعمروَّ سے روایت ہے کہ قیامت کے دن بدترین عذاب تین قتم کےلوگوں کو ہوگا-منافقوں کواور ما کدہ آسانی کے بعد انکار

کرنے والوں کواور فرعو نیوں کو -اب ان روایات کو سفتے جواس بارے میں سلف سے مروی ہیں-

ابن عباسٌ فرماتے ہیں' حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے فرمایا کہتم اللہ کے لئے ایک مہینے کے روزے رکھو- پھررب ے دعا کرو- وہ قبول فرمائے گا-انہوں نے تعمیں روزے بورے کر کے کہا 'اے بھلائیوں کے بتانے والے ہم اگر کسی کا کام ایک ماہ کامل کرتے تو وہ بعد فراغت ضرور ہماری دعوت کرتا تو آپ بھی اللہ (کی طرف) ہے بھرے ہوئے خوان کے آسانوں سے اترنے کی دعا سیجئے -حضرت عيساتي نے پہلے تو انہيں سمجھا ياليكن ان كى نيك نيتى كے اظہار پر اللہ تعالى سے دعا كى- اللہ تعالى نے قبول فر مائى ساتھ ہى دھمكاھى دیا۔ پھر فرشتوں کے ہاتھوں آسان سے خوان نعت اتاراجس پرسات مجھلیاں تھیں۔ سات روٹیاں تھیں۔ جہاں یہ تھے وہیں وہ ان کے َ عانے کور کھ گئے سب بیٹھ گئے اورشکم سیر ہوکرا تھے۔ابن ابی حاتم کی ایک مرفوع حدیث میں ہے کہاس مائدہ آسانی میں گوشت روٹی اتر ا تفاحكم تھا كەخيانت نەكرىن كل كے لئے نەلے جائىل كىكن انہوں نے حكم كى خلاف ورزى كى- لے بھى گئے اور چرابھى ليا'جس كى سزاميں وہ بندر بن گئے۔

حصرت ممارٌ فرماتے ہیں اس میں جنت کے میوے ہے۔ آپ فرماتے ہیں اگروہ لوگ خیانت اور ذخیرہ نہ کرتے تو وہ خوان یوں ہی ر ہتالیکن شام ہونے سے پہلے ہی انہوں نے چوریاں شروع کر دیں۔ پھر سخت عذاب کئے گئے۔اے عرب بھائیو! یا دکروتم اونٹوںاور بکریوں کی دمیں مروڑتے تھے۔اللہ نے تم پراحسان کیا-خودتم ہی میں سے رسول کو بھیجا جن سے تم واقف تھے۔جن کے حسب ونسب سے تم آگاہ تف اس رسول علي في في احسان كيا -خودتم بي ميس سے رسول كو بعيجا جن سيتم واقف تھے- جن كے حسب ونسب سيتم آ كاہ تھ اس رسول عظی نے تمہیں بتادیا کہ عجمیوں کے ملک تبہارے ہاتھوں فتح ہوں گے لیکن خبردارتم سونے جا ندی کے خزانوں کے دریے نہ ہوجانالیکن والله دن رات وہی ہیں اورتم وہ نہرہے تم نے خزانے جمع کرنے شروع کر دیتے۔ مجھے تو خوف ہے کہ کہیں تم پر بھی الله کاعذاب برس نہ پڑے۔ اتحق بن عبداللہ فرماتے ہیں جن لوگوں نے مائدہ آسانی میں سے چرایا ان کا خیال بیتھا کہ کہیں ایسانہ ہو کہ بیختم ہوجائے اورکل کے کئے ہمارے پاس کچھ ندرہے۔عجابدٌ سے مروی ہے کہ جب وہ اتر نے 'ان پر ما کدہ اتر تا -عطیدٌ قرماتے ہیں گووہ تھی تو مچھل کیکن اس میں ذا کقیہ ہر چیز کا تھا۔ وہب بن مدہر قرماتے ہیں' ہردن اس مائدہ پر آسان سے میوے اتر تے تھے۔ قتم تنم کی روزیاں کھاتے تھے' چار ہزار آ دمی! یک وقت اس پر بیٹھ جاتے - پھر اللہ کی طرف سے غذا تبدیل ہو جاتی - بیٹھی فرماتے ہیں کہاس پر روٹیاں جو کی تھیں-

سعید بن جبیرٌ فرماتے ہیں'اس پرسوائے گوشت کے تمام چیزیں تھیں۔عکر مدّفر ماتے ہیں'اس پر چیاول کی روٹی تھی۔حضرت وہبّ فرماتے ہیں کدان کے اس سوال پر حضرت عیسیٰ بہت رنجیدہ ہوئے تھے اور فرمایا تھا کہ زین کے رزق پر قناعت کرواور آسانی دسترخوان نہ مانگو-اگروہ اتر اتو چونکہ زبردست نشان ہوگا'اگر ناقدری کی توبری طرح بکڑے جاؤ گے۔ شمود یوں کی ہلاکت کا باعث بھی یہی ہوا کہ انہوں نے اپنے نبی سے نشان طلب کیا تھالیکن حوار یوں نے حضرت عیسلی کی ایک نہ مانی اوراصرار کیا کنہیں آپ ضرور دعا سیجئے – اب جناب عیسلی اٹھے'صوف کا جبہا تاردیا' سیاہ بالوں کالبادہ پہن لیا اور چا در بھی بالوں کی اوڑ ھا کی وضو کر کے عسل کر کے مسجد میں جا کرنماز پڑھ کر' قبلہ کی طرف متوجہ ہو کر کھڑے ہو گئے۔ دونوں پیرملا لئے' ایک پنڈلی دوسری پنڈلی سے لگالی' انگلیاں بھی ملالیں' اپنے سینے پر اپنا دا ہنا ہاتھ باکیں ہاتھپررکھا' نگا ہیں زمین میں گاڑلیں' سر جھکا دیا اور نہایت خثوع وخضوع سے عاجزا نہ طور پرگر بیدوزاری شروع کردی-آنسورخساروں سے بہہ کر داڑھی کوتر کر کے زمین پر ٹیکنے لگے یہاں تک کہ زمین بھی تر ہوگئ-اب دعا کی جس کا بیان اس آیت میں ہے-اللہ تعالی نے اس دعا کو قبول فرمایا اورایک سرخ رنگ کا خوان دو بادلوں کے درمیان آسان سے اتر اجھے اتر تے ہوئے سب نے دیکھا۔سب تو خوشیال منارہے

سے لیکن روح اللہ کانپ رہے سے رنگ اڑگیا تھا اور زار و قطار رورہے سے کہ اللہ بی خیر کو نے ڈرا ہے او لی ہوئی تو مارے گئے۔ زبان مبارک سے بید عافکل ربی تھی کہ یا اللہ اسے بنا - عذاب کا سبب نہ بنا - ہا اللہ بہت ی عجیب وغریب چیزیں میں نے تھ سے طلب کیس اور تو نے عطا فر ما کیس - باری تعالیٰ تو ان نعتوں کے شکر کی ہمیں تو فیق عطا فر ما - اسے مجود گارتو اپنی اس نعت کو ہمارے لئے سبب غضب نہ بنا الہی تو اسے سلامتی اور عافیت کر اسے فتنہ اور عذاب نہ کر - بہاں تک کہ وہ خوان زیمن تک بھی ہمیا اور معرت عیسی حواری اور عیسا ئیوں کے سامنے رکھ دیا - اس میں سے ایسی پاکرہ خوشہو کیس آرتی تھیں کہ کی د ماغ میں ایسی خوشہو اس سے پہلے بھی نہیں آ کی تھی۔ حضرت عیسی اور آپ کے اصحاب اسے د کیھے کر سجدے میں گر پڑے - یہودی بھی بیسب کچھ د کھی رہ ہمی خواب کے سامنی اس دسر خوان کے اردگر دیکھ گئے - دیکھا کہ اس پر ایک رو مال ڈھا ہوا ہے میں علیہ السلام نے فر مایا کون نیک عیسی اور آپ کے سامنی اس دسر خوان کے اردگر دیکھ گئے - دیکھا کہ اس پر ایک رو مال ڈھا ہوا ہے میں کہ بیا اللہ اس کے کھولئے کی اجازت بخت جرات و ہمت کر کے اسے کھولتا ہے؟ حواریوں نے کہا اسے کھت اللہ آپ سے زیادہ حقد اور اس کی کہ یا اللہ اس کے کھولئے کی اجازت ہو سے دو موکیا معجد میں جا کرئی رکعت نماز ادا کی - دیر تک روتے رہے بھر دعا کی کہ یا اللہ اس کے کھولئے کی اجازت ہو سے دور تی دور قب رہ کور دور تی رہ کور دیا گی کہ یا اللہ اس کے کھولئے کی اجازت ہو دیں ہور کے دور ور اسے برکت ورز ق بنا دیا جائے -

پھرواپس آئے اوربسم اللہ خیرالراز قین کہر کررومال اٹھالیا - توسب نے ویکھا کہ ایک بہت بڑی کمی چوڑی اور موثی مجنی ہوئی مجھلی ہے-جس کے اور چھلکانہیں اورجس میں کا نے نہیں ۔ تھی اس میں سے بہدر ہاہے- اس میں ہرتم کی سبزیاں بھی ہیں-سوائے گندنا اور مولی کے اس کے سرکے پاس سرکدرکھا ہوا ہے اور دم کے پاس نمک ہے۔سبز یوں کے پاس پانچے روٹیاں ہیں۔ایک پرزیتون کا تیل ہے دوسری پر تھجوریں ہیں-اورایک پر پانچ انار ہیں۔شمعون نے جوحواریوں کےسردار تھے کہا کہا ہےروح اللہ بید نیا کا کھانا ہے یا جنت کا؟ آپ نے فرمایا' ابھی تک تہارے سوال ختم نہیں ہوئے؟ ابھی تک کرید نا باتی ہی ہے؟ واللہ مجھے تو ڈرلگ رہا ہے کہ کہیں اس پر تہہیں کوئی عذاب نہ ہو-حضرت حضرت شمعون نے کہا' اسرائیل کے معبود برحق کی تئم' میں کسی سرکشی کی بناپڑ نہیں یو چید ہا-اے سچی مال کے اچھے بیٹے! یقین مانے کہ میری نیت بذئیس-آپ نفر مایا' ندبیطعام دنیا ہے ندطعام جنت بلکه الله تعالی نے اپنے خاص تھم سے اسے آسان وز مین کے درمیان اس طرح كا پيداكر ديا ہے اور تمہارے پاس بھیج ديا ہے اب الله كانام لے كركھاؤ اور كھا كراس كاشكر اداكر و-شكر گزاروں كووہ زيادہ ديتا ہے اور وہ ابتداء پیدا کرنے والا قادراور قدر دان ہے۔ شمعون نے کہا'ا ہے نبی اللہ ہم چاہتے ہیں کہاس نشان قدرت میں ہی اور نشان قدرت دیکھیں۔ آپ نے فرمایا سجان اللہ گویا ابھی تم نے کوئی نشان قدرت دیکھا ہی نہیں؟ اچھالودیکھویہ کہہ کرآپ نے اس مچھلی سے فرمایا اے مچھلی اللہ کے تھم ہے جیسی تو زندہ تھی' زندہ ہوجا-ای وقت اللہ کی قدرت ہے وہ زندہ ہوگئی اور ہل جل کر چلنے پھرنے لگی' آئکھیں حیکنے لگیں' دیدے کھل گئے اور شیر کی طرح منہ پھاڑنے لگی اور اس کے جسم پر کھیرے بھی آ گئے۔ بید کیھتے ہی تمام حاضرین ڈر گئے اور ادھرادھر بٹنے اور د مکنے گئے۔ آپ نے فرمایا دیکھوتو خود ہی نشان طلب کرتے ہو خود ہی اے دیکھ کر گھبراتے ہو واللہ مجھے ڈرلگتا ہے کہ بیمائدہ آسانی تمہارے لئے غضب الله کانمونه نه بن جائے۔اے مجھل تو بحکم الہی جیسی تھی و لیسی ہی ہوجا۔ چنانچے اس وقت وہ ولیسی ہی ہوگئی۔اب سب نے کہا کہا کہ اے نبی الله آ پاسے کھانا شروع سیجئے -اگرآ پ کوکوئی برائی نہ پہنچتو ہم بھی کھالیں گے-آ پ نے فرمایا معاذ اللہ وہی پہلے کھائے جس نے مانگی ہے-اب توسب کے دلوں میں دہشت بیٹھ گئ کہ کہیں اس کے کھانے سے کسی وبال میں نہ پڑ جائیں - حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بیدد کی کرفقیروں کو سکینوں کواور بیاروں کو بلالیااور تھم دیا کہتم کھانا شروع کردو۔ بیتمہارے رب کی دی ہوئی روزی ہے جوتمہارے نبی کی دعاسے اتری ہے-الله كاشكر كر كے كھاؤ -تمہيں مبارك ہواس كى پكڑ اوروں پر ہوگى -تم بسم الله پڑھ كر كھانا شروع كرواور الجمدالله پرختم كرو- پس تيرہ س

آ دمیوں نے بیٹھ کر پیٹ بھر کر کھانا کھایا لیکن وہ کھانا مطلقاً کم نہیں ہوا تھا پھر سب نے دیکھا' وہ دستر خوان آسان پر چڑھ گیا - وہ کل فقیر غنی ہو گئے - وہ تمام بیار تندرست ہو گئے اور ہمیشہ تک امیری اور صحت والے رہے - حواری اور صحابی سب کے سب بڑے ہی نادم ہوئے اور مرتے دم تک حسرت وافسوس کرتے رہے - آپ فرماتے ہیں اس کے بعد جب بید ستر خوان اثر تا تو بنی اسرائیل ادھر ادھر سے دوڑے ہوا گئے آتے - کیا چھوٹا' کیا بڑا - کیا امیر' فقیر' تندرست' کیا مریض ایک بھیڑلگ جاتی - ایک دوسرے پر گرتے پڑتے آتے - بید کھیکر باری مقرر ہوگئی - ایک دن اثر تا ایک دن نہ اثر تا - چالیس دن تک یہی کیفیت رہی کہ دن چڑھے اثر تا اور ان کے سونے کے وقت چڑھے جاتر کا اور ان کے سونے کے وقت چڑھے جاتر کیا ہوں۔

جاتا جس کا سابیسب و کیمتے رہتے۔

ہاتا جس کا سابیسب و کیمتے رہتے۔

ہاتی بنانے ۔ خود بھی شک میں پڑھے اور لوگوں کے دلوں میں بھی طرح طرح کے وسوسے ڈالنے گئے یہاں تک کہ حضرت میسی کے پاس آ

ہاتیں بنانے ۔ خود بھی شک میں پڑھے اور لوگوں کے دلوں میں بھی طرح طرح کے وسوسے ڈالنے گئے یہاں تک کہ حضرت میسی کے پاس آ

کر کہنے گئے کہ آپ بھی تھی بتا ہے کہ کیاواقعی ہے آسمان سے بہات ہے الوگ اس میں مترود ہیں۔ جناب شیح علیہ

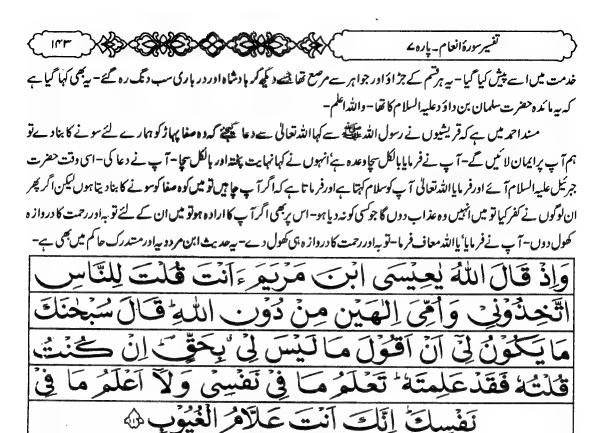
السلام خت ناراض ہوئے اور فرمانے گئے تم ہم ہی کے رب کی آب تبہاری ہلاکت کا وقت آگیا۔ تم نے خود طلب کیا، تمہارے نبی کی دعا

الدّتوالی نے قبول فرمانی ۔ دستر خوان تم پراتر ا۔ تم نے آسموں سے اسے اتر تے دیکھا، رب کی رحمت وروزی اور برکت تم پرنازل ہوئی۔ بڑی وعلی ہوری ویسی ہے۔

الدّتوالی نے قبول فرمانی تم نے دیکھی ہے۔ آ واب تک تبہار ہو اوک کی کمزوری نہ گئی اور تبہاری زبا نبی ندر کیس۔ جھے تو ڈر ہے کہ اگر رب نے تم پرتا کہ دوری نازل فرمائی کہ جرسے وضیحت کی نشانی تم نے در کیوں کے الدّتوالی نے اپنے بندے اور نبی حضرت عیسی علیہ السلام پروتی نازل فرمائی کہ جس طرح میں نے پہلے بی فرما دیا تھا کہ میں ان لوگوں کو وہ عمر تناک سزائیں دوں گا جو کسی کو نددی ہوں۔ دن غروب ہوا اور سے بے ادب گستاخ، جبطلانے والے اور بڑھ بڑھ کر باتیں بنانے والے اپنی آسمی بنانے والے ایور بڑھ بڑھ میں تھی کہ بچیلی رات عذا اب اپنی آسمیں اور وہتے بھی ہوگوں تھے سب کے سب سور بنا دیئے گئے۔ جو تی کے وقت کیورا بیان کر کی منتول ہے لیکن میں نے اسے پورا بیان کر کے منتول ہے لیکن میں نے اسے پورا بیان کر کر ایسی کیاں میں نے دین میں نے اسے پورا بیان کر

دیا ہے تا کہ بھھ آ جائے - واللہ سجانہ وتعالی آغم
ہر صورت ان تمام آ ثار سے صاف ظاہر ہے کہ جناب شیخ علیہ السلام کے زمانے میں بنواسرائیل کی طلب پر آپ کی دعا سے اللہ تعالی نے آسان سے یہ دستر خوان نازل فرمایا - بہی قر آن عظیم کے الفاظ سے ظاہر ہے - بعض کا یہ بھی قول ہے کہ یہ مائدہ اتر اہی نہ تھا - یہ صرف بطور مثال کے بیان فرماد یا ہے - چنا نمچ دھنرت مجاہد سے منقول ہے کہ جب عذاب کی دھمکی تی تو خاموش ہو گئے اور مطالبہ سے دستبردار ہو گئے اس خول کی تائیداس سے بھی ہو گئے ہے کہ فیرانیوں کی کتاب میں اس کاذکر نہیں - استے بڑے اہم واقعے کا ان کی کتابوں میں مطلق نہ پایا جانا حضرت حسن اور حضرت مجاہد ہے اس قول کو تو ی بنا تا ہے اور اس کی سند بھی ان دونوں بزرگوں تک صحت کے ساتھ پنجتی ہے - واللہ اعلم - لیکن جہور کا لذہب بھی ہے کہ مائدہ نازل ہوا تھا - امام ابن جریز کا مختار نہ جب بھی بھی ہے - وہ فرماتے ہیں کہ فرمان رہی انہ منزلہا علیکم میں وعدہ ہے اور اللہ تعالی کے وعدے سے ہوتے ہیں - سے اور حقیقی علم تو اللہ ہی کو ہے لیکن زیادہ فرمان رہی انہ منزلہا علیکم میں وعدہ ہے اور اللہ تعالی کے وعدے سے ہوتے ہیں - سے اور حقیقی علم تو اللہ ہی کو ہے لیکن زیادہ فرمان رہی ہے جیسے کہ سافھ کے آثار واقول سے ظاہر ہے - تاریخ میں بھی اتنا تو ہے کہ بنی امیہ کے نائب موئ بن فصیر نے مغر بی فیک قول میں جیسے کہ سافھ کے آثار واقول سے ظاہر ہے - تاریخ میں بھی اتنا تو ہے کہ بنی امیہ کے نائب موئ بن فصیر نے مغر بی

شہروں کی فتح کے موقعہ پروہیں میہ مائدہ پایا تھا اورا سے امیر الموشین ولید بن عبد الملک کی خدمت میں جو بانی جامع دمش ہیں بھیجا تھا کیکن ابھی قاصد رائے ہی میں تھے کہ خلیفے المسلمین کا انقال ہو گیا - آپ کے بعد آپ کے بھائی سلیمان بن عبد الملک خلیفہ ہوئے اوران کی



جب الله تعالی فرمائے گا کدائے میں مریم کیا تو نے لوگوں سے بید کہا تھا کداللہ کوچھوڑ کر جھے اور میری مال کوتم اللہ بنالیں؟ وہ جواب دیں گے کدا سے اللہ تیری ذات پاک ہے جھے جس بات کے کہنے کاحق ندتھا' میں کیسے کہد دیتا؟ میں نے اگر کہا ہوتو تو خوب جانتا ہے۔میرے دل کی باتھی تجھے پر بخو بی روثن ہیں۔ بال تیرے بی میں

جوے وہ مجھے تخلی ہے۔ تو تو تمام تر پوشید کیوں کو خوب جائے والاہ ص

روز قیامت نصاریٰ کی شرمندگی: ٢٠٠٤ ١٦٠ (آیت: ١١١) جن لوگوں نے سے پرتی یامریم پرتی کی تھی ان کی موجودگی میں قیامت کے دن الله تارک و تعالی حضرت عیسیٰ علیہ انسلام سے سوال کرے گا کہ کیا تم ان لوگوں سے اپنی اور اپنی والدہ کی بوجا پاٹ کرنے کو کہ آئے تھے؟ اس سوال سے مردود نصر انیوں کو ڈانٹ ڈپٹ کرنا اور ان پر غصے ہونا ہے تا کہ وہ تمام لوگوں کے سامنے شرمندہ اور ذلیل وخوار ہوں - حضرت قادہ وغیرہ کا بہی قول سے اور اس بروہ آیت ھذا یو کو گئے تھے الصد وقیرہ کا بہی قول سے اور اس بروہ آیت ھذا یو کو گئے تھے الصد وقیرہ کی سامندلال کرتے ہیں۔

وغیرہ کا پہی تول ہے اور اس پروہ آیت هذا یو م نینفع الصّد قین الخ ہے استدلال کرتے ہیں۔

سدگ فرماتے ہیں یہ خطاب اور جواب دینا ہی کافی ہے۔ امام ابن جربر رحمت الله علیہ اس قول کوٹھیک بتا کر فرماتے ہیں کہ یہ واقعہ اس وقت کا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو آسمان دنیا پر چڑھا لیا تھا۔ اس کی دلیل ایک توبہ ہے کہ کلام لفظ ماضی کے ساتھ ہے۔ دوسری دلیل آیت اِلٰ تُعَدِّبُهُم ہے کیکن یہ دونوں دلیلیں ٹھیکٹ ہیں۔ پہلی دلیل کا جواب توبہ ہے کہ بہت سے امور جو قیامت کے دن ہونے والے ہیں ان کا ذکر قرآن کریم میں لفظ ماضی کے ساتھ موجود ہے۔ اس سے مقصود صرف اسی قدر ہے کہ وقوع اور ثبوت بخوبی ٹابت ہو جائے۔ دوسری دلیل کا جواب یہ ہے کہ اس سے مقصود جناب سے علیہ السلام کا یہ ہے کہ ان سے اپنی برات ظاہر کردیں۔ اور ان کا معاملہ اللہ کے سپر دکر

دیں۔اے شرط کے ساتھ معلق رکھنے سے اس کا وقوع لا زم نہیں جیسے کہ اس جگہ اور آیوں میں ہے۔ زیادہ ظاہر وہی تفسیر ہے جو حفزت قباد ہُ وغیرہ سے مروی ہے اور جواو پرگز رچک ہے یعنی میہ کہ میر گفتگو اور بیسوال جواب قیامت کے دن ہوں گے تا کہ سب کے سامنے نصرانیوں کی

ذلت اوران يرۋانث ۋپ*ن ہو-*

چنانچا کی مرفوع فریب و موری صدید یکی پیمروی ہے جے حافظ اہن عسا کر رحت اللہ علیہ الاہ مولی عربن عبد العزیر کے حافظ اہن عسا کر رحت اللہ علیہ الواج ہیں کہ رسول اللہ علیہ کے فرایا گیا مت کے دن الجبیاء اپنی امتوں سمیت اللہ کے سامنے بلوائے جا کیں گے۔ پھر حضرت عینی بلوائے جا کیں گے اور اللہ تعالی النہی جا حسان ہیں نے تھے پر اور تیری والدہ پر کئے اکیں ہوگر مائے گا تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ اللہ کو چھوڈ کر جھے اور میری والدہ کو الدہ کے اس کا اور اس کا کا کہ اس کا کہ کہ اس کا کہ کہ کہ اس کا کہ کہ کہ کہ اللہ کا کہ کہ کہ کہ دیا تھا۔ اس سے حضرت عیسی کے مساوی ہوئی کے بال کھڑے ہوجا کیں گئے جنہیں لے کر فرشتے اللہ کے سام نے جماد یں گئے معتمد ادا کی جزار سال کے یہاں تک کہ جسما کیوں پر جمت قائم ہوجائے گی۔ اب ان کے سامنے صلیب کھڑی کی جائے گی اور انہیں و حصر دیکھ کہ دیا تھا۔ اس سے حضرت میں گئے کہ باری تعالی نہ جھے ایک بات کہ کہ کہ اور انہیں و حصر دی کہ کہ میں ایک کی جائے گئے موفوع حدیث میں بھی ہے کہ آپ فرما کیں گئے دیا ہو کہ بیت کے جہا کہ بات کہ کہ باری تعالی نہ جھے ایک ہوئی ہیں۔ خیوں کو دیکھ کہ کہ تار دار تھے پر خاہر ہیں۔ ہاں تیرے جید کی جید کی جہا کہ ان تیل تھے پر کھی ہوئی ہیں۔ اس تیرے جید کی ایک کی بات کہ کہ کہ باری تعالی نہ جھے ایک بات کہ کہ کہ کہ اور انہیں گئی جو کہ کہ کہ باری تعالی نہ جھے ایک بات کہ کہ کہ کہ کہ کہ بھی باتیں تھے پر کھی ہوئی ہیں۔ خیوں کو کہ ادا تو ہی ہے۔ تمام ڈھکی چھی باتیں تھی تھی پر کھی ہوئی ہیں۔ خوالو تو ہی ہے۔

مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلاَّ مَا آمَرْتَنِي بِهُ آنِ اعْبُدُوا اللهُ رَبِّتِ وَ رَبِّكُمْ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمّا تَوفْيَتَنِي كُنْتَ آنتَ الرَّقِيْبُ عَلَيْهِمْ وَآنتَ عَلَى كُلِّ شَيْ شَهِيدُ هُ إِنِ تُعَدِّبُهُمْ فَإِنَّكَ آنتَ الْعَرِيْنُ الْعَكِيمُ هَا وُلِثَ تَغْفِرْلَهُمْ فَإِنَّكَ آنتَ الْعَزِيْزُ الْعَكِيمُ هَا الْعَزِيْزُ الْعَكِيمُ هَا الْعَرِيْنُ الْعَكِيمُ هَا الْعَزِيْزُ الْعَكِيمُ هَا الْعَالِيْنُ الْعَكِيمُ هَا الْعَزِيْنُ الْعَكِيمُ هَا الْعَالِيْنُ الْعَلَيْمُ هَا الْعَالِيْنُ الْعَلِيمُ الْعَلَى الْعَالِيمُ الْعَلَيْمُ الْعَلَيْمُ الْعَلَى الْعَالِيمُ الْعَلَيْمُ الْعَلْمُ الْعَلَيْمُ الْعَلَيْمُ الْعَلَى الْعَلَيْمُ الْعَالَقُولِيْمُ الْعَلَيْمُ الْعَلَيْمُ الْعُلْمُ الْعُلْمُ الْعُلْمُ الْعَلَيْمُ الْعَلَى الْعَلَى الْعَلَيْمُ الْعَلَيْمُ الْعُلْمُ الْعَلَيْمُ الْعَلَيْمُ الْعَلَيْمُ الْعُلْمُ الْمُعْلِمُ الْعُلْمُ الْعَلَيْمُ الْعُلْمُ الْعَلَيْمُ الْمُعْلِمُ الْعُلْمُ الْعُلْمِ الْعُلْمُ الْعُ

میں نے انہیں صرف وہی کہا تھا جوتو نے مجھے فرمایا تھا کہ صرف اللہ تعالی ہی کی حبادت کر وجومیر ااورتم سب کا پالنے والا ہے۔ جب میں ان میں رہا ان کی دیکے بھال کرتا رہا پھر جبکہ تو نے آپ بھے لے لیا پھرتو تو ہی ان پر تلمبہان تھا اور تو تو ہر ہر چیز سے پورا باخبر ہے ۞ اگر تو انہیں سزاوے تو یہ تیرے غلام ہیں اور اگر تو انہیں بخش ویے تک تو زبردست غلیہ والا اور حکمت والا ہے ۞

(آیت: ۱۱۸ میلی جست بیلی اموراورمقررتها میں نے تووی تبلیغ کی تھی۔ جو کچھ جھے سے اے جناب باری تو نے ارشادفر مایا کھا' وہی بلا کم وکاست میں نے ان سے کہد یا تھا۔ جس کا ماحصل یہ ہے کہ صرف ایک اللہ ہی کی عبادت کروُ وہی میرارب ہے اور وہی تم سب کا پالنہار ہے۔ جب میں ان میں موجود تھا' ان کے اعمال دیکھا بھالیا تھالیکن جب تو نے جھے بلالیا پھر تو تو ہی ویکھا بھالیار ہا اور تو تو ہر چیز شاہد ہے۔ ابوداؤ دطیا کی میں ہے کہ رسول اللہ علیہ نے ایک وعظ میں فر مایا' اے لوگوتم سب اللہ عز وجل کے سامنے نظے بین نظے بدن بے ختنہ جم میں میں میں میں میں میں میں ہوئے والے کے سامنے نظے بین نظے بین کے بین کے اسب سے پہلے علیل اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کپڑے پہنا ہے جا کمیں جانب تھے بیٹ لیا جائے گا تو میں السلام کو کپڑے پہنا ہے جا کمیں جانب تھے بیٹ لیا جائے گا تو میں

کہوں گا بیتو میرے ہیں-کہا جائے گا' آپ کو نہیں معلوم کہ آپ کے بعدانہوں نے کیا کیا گل کھلائے تھے-تو میں وہی کہوں گا جواللہ کے صالح بندے کا قول ہے کہ جب تک میں ان میں رہا' ان کے اعمال پرشاہر تھا۔

پس فر مایا جائے گا کہ آپ کے بعد بیتو دین سے مرتد ہی ہوتے رہے۔اس کے بعد کی آیت کامضمون اللہ تعالیٰ کی جاہت اوراس کی مرضی کی طرف کا موں کولوٹا نا ہے وہ جو کچھ چاہے کرتا ہے اس سے کوئی کسی قتم کا سوال نہیں کرسکتا اور وہ ہرایک سے باز پرس کرتا ہے۔ساتھ

ہی اس مقو لے میں جناب سینے کی بیزاری ہےان نصرانیوں سے جواللہ پراوراس کے رسول پر بہتان باندھتے تتھے اوراللہ کاشریک تلمبراتے تھے اوراس کی اولا داور بیوی بتاتے تھے-اللہ تعالی ان کی ان تہتوں ہے پاک ہےاوروہ بلند دیرتر ہے-اس عظیم الثان آیت کی عظمت کا اظہار

اس حدیث سے ہوتا ہے۔جس میں ہے کہ پوری ایک رات اللہ کے نبی علیہ اس ایک آیت کی تلاوت فرماتے رہے۔چنانچے منداحمہ میں ہے

کەرسول اللەعلى نے ایک رات نماز پڑھی اور صبح تک ایک ہی تلاوت فرماتے رہے اس کورکوع میں اور اس کو بحدے میں پڑھتے رہے۔وہ آیت یہی ہے۔ مبنے کوحضرت ابوذ ررضی اللہ تعالی عنہ نے کہا'یارسول اللہ اُن جی رات تو آپ نے اسی ایک آیت میں گزاری-رکوع میں بھی

اس کی تلاوت رہی اور سجدے میں بھی - آپ نے فر مایا' میں نے اللہ تعالیٰ ہے اپنی امت کی شفاعت کے لئے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو قبول فر مالیا۔ پس میری پیشفاعت ہرموحد مخض کے لئے ہوگی-ان شاءاللہ تعالیٰ ۔منداحمہ کی اور حدیث میں ہے ٔ حضرت جرہ بنت دجاجہ عمرے کے ارادے سے جاتی ہیں۔ جب ربذہ میں پہنچی ہیں تو حضرت ابوذ ررضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث سنتی ہیں کہ ایک رات رسول

الله عليه في عشاء كي نماز پڑھائي - فرضوں كے بعدد يكھا كەمحابە مماز ميں مشغول ہيں تو آپ اپنے خيمے كی طرف تشريف لے گئے - جب جگہ

خالی ہوگئی اور صحابہؓ چلے گئے تو آپ واپس تشریف لائے اور نماز میں کھڑے ہو گئے۔ میں بھی آگیا اور آپ کے پیچھے کھڑا ہوگیا تو آپ نے ا پی دائیں طرف کھڑا ہونے کا مجھے اشارہ کیا' میں دائیں جانب آ گیا- پھر حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنه آئے اور وہ آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے تو آپ نے اپنی بائیں طرف کھڑے ہونے کا اشارہ کیا چنانچہ وہ آ کر بائیں جانب کھڑے ہوگئے۔اب ہم تینوں نے اپی

ا پی نمازشروع کی-الگ الگ تلاوت قر آن اپی نماز میں کررہے تھے اور حضور علیہ السلام کی زبان مبارک پرایک ہی آیت تھی- بار باراسی کو پڑھ رہے تھے۔ جب صبح ہوئی تو میں نے حضرت ابن مسعود ؓ سے کہا کہ ذراحضور ؓ سے دریا فت تو کرد کہ رات کوایک ہی آیت کے پڑھنے کی کیا وجیھی؟ انہوں نے کہا' اگر حضور 'خود کچھفر ما 'میں تو اور بات ہے در نہ میں تو کچھیجی نہ پوچھوں گا-اب میں نے خود ہی جرات کر کے آپ سے دریافت کیا کہ حضور کرمیرے ماں باپ فداہوں ساراقر آن تو آپ براتراہے اور آپ کے سینے میں ہے۔

پھرآپ نے ایک ہی آیت میں ساری رات کیے گذار دی؟ اگر کوئی اور ایسا کرتا تو ہمیں تو بہت برامعلوم ہوتا - آپ نے فرمایا' اپنی امت کے لئے دعا کررہاتھا۔ میں نے یو چھا پھر کیا جواب ملا؟ آپ نے فر مایا تنااچھا'ایا بیارا'اس قدرآ سانی والا کہ اگر عام لوگ س لیس تو ڈر ہے کہ کہیں نماز بھی نہ چھوڑ بیٹھیں۔ میں نے کہا مجھے اجازت ہے کہ میں لوگوں میں پیخوش خبری پہنچا دوں؟ آپ نے اجازت دی۔ میں ابھی کچھ ہی دور گیا ہوں گا کہ حضرت عمر نے کہایا رسول الله اگریی خبر آپ نے عام طور پر کرادی تو ڈرہے کہ کہیں لوگ عبادت سے بے پرواہ نہ موجا كيس-توآب في آوازدى كدلوث أوچنانچده لوث آئ اورده آيت ان تعذبهم الخ مقى-

ابن ابی جاتم میں ہے' حضور کے حضرت عیسی کے اس قول کی- تلاوت کی پھر ہاتھ اٹھا کرفر مایا- اے میرے رب میری امت اور آپ رونے لگئے-اللہ تعالیٰ نے جبرئیل کو حکم دیا کہ جا کر پوچھو کہ کیوں رور ہے ہیں؟ حالانکہاللہ کوسب کچھ معلوم ہے-حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے۔ دریافت کیا تو آپ نے فرمایا' اپنی امت کے لئے! الله تعالی نے فرمایا' جاؤ کہددو کہ ہم آپ کو آپ کی امت کے بارے میں

خوش کردیں گے اور آپ بالکل رنجیدہ نہ ہوں گے۔ منداحمد میں ہے حضرت حذیفہ فر ماتے ہیں ایک روز رسول اللہ عظیمی ہمارے پاس
آئے ہی نہیں یہاں تک کہ ہم نے خیال کیا کہ آج آپ آس کی نہیں۔ پھر آپ تشریف لائے اور آتے ہی بجدے میں گر پڑے۔ اتی
در لگ گئی کہ ہمیں خوف ہوا کہ کہیں آپ کی روح پرواز نہ کر گئی ہو؟ تھوڑی در میں آپ نے سراٹھا یا اور فر مانے گئے جمھے میرے رب عز
وجل نے میری امت کے بارے میں دریافت فر مایا کہ میں ان کے ساتھ کیا کروں؟ میں نے عرض کیا کہ باری تعالی وہ تری مخلوق ہوہ سب
تیرے بندے اور تیرے غلام ہیں۔ مجھے اختیار ہے۔ پھر جھے ہے دوبارہ میرے اللہ نے دریافت فر مایا میں نے پھر بھی کہی جواب دیا تو مجھ
سے اللہ عز وجل نے فر مایا اے نبی میں آپ کو آپ کی امت کے بارے میں بھی شرمندہ نہ کروں گا۔ سنو جھے میرے رب نے خوشخبری دی
ہے کہ سب سے پہلے میری امت میں سے میرے ساتھ ستر ہزار محف جنت میں جا کمیں گے۔ ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار اور ہوں گان سب
پر حساب کتاب مطلقا نہیں۔ پھر میری طرف پیغام بھیجا کہ میر سے حبیب جھے سے دعا کرو۔ میں قبول فر ماؤں گا۔ جھے ہے ماگو۔ میں دوں گا میں
نے اس قاصد سے کہا کہ و میں ماگوں جھے ملے گا؟ اس نے جواب دیا کہ ہاں۔ اس لئے تو جھے اللہ نے بھیجا ہے۔

چنا نچیر سرب نے بہت کچھ عطافر مایا - ہیں میسب کچھٹر کے طور پڑہیں کہدر ہا - جھے میر سے دب نے بالکل بخش دیا اسکلے پچھلے سب گناہ معاف فر ماہ سیے حالا نکہ زندہ سلامت چل پھر رہا ہوں - جھے میر سے دب نے یہ بھی عطافر مایا کہ میری تمام امت قبط سالی کی وجہ سے بھوک کے مار سے ہلاک نہ ہوگی اور نہ سب کے سب مغلوب ہوجا کیں گے - جھے میر سے دب نے حوض کور دیا ہے وہ جنت کی ایک نہر ہے جو میر سے دوض میں بہدر ہی ہے - جھے اس نے عزت کہ دواور رعب دیا ہے جوامتی ں کے آگے آگے مہینہ بھرکی راہ پر چلتا ہے - تمام نہیوں میں سب سے پہلے میں جنت ہی میں جاؤں گا - میر سے اور میری امت کے لئے غذیمت کا مال حلال طیب کردیا گیا - وہ تختیاں جو پہلوں پڑھیں 'ہم سب سے پہلے میں جنت ہی میں میں کوئی تنگی نہ رکھی گئی ۔

قَالَ اللهُ هَذَا يَوْمُ رَينْفَعُ الطَّدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ لَهُ مُرجَنْتُ تَجَرِئَ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهُ رُخْلِدِيْنَ فِيْهَا آبَدًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ لَا لِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿ لِللهِ مُلَكِ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ لَا لِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿ لِللهِ مُلَكِ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ لَا لِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿ وَمُوعَلَى كُلِ شَيْ السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ وَمَا فِيهِنَ وَهُوعَلَى كُلِ شَيْ اللهُ الله

التد تعالی فرہائے گا یہ وہ دن ہے کہ چوں کوان کا کچ نفع وے گا'ان ہی کو وہ جنتیں ملیس گی جن کے بیچے نہریں جاری ہیں جہاں وہ بمیشہ بیشہ رہیں گے'القدان مے خوش اور بیرب سے راضیٰ بیمی تو زیروست کا میا بی ہے۔ زمین وآسان اوران کے درمیان کی تمام چیزوں کی باوشاہت اللہ ہی کی ہے 0 وہ ہر بر چیز

موحدین کے لئے خوش خبریاں: ﴿ ﴿ آیت:۱۱۹-۱۲) حضرت عیسیٰ بن مریم علیه السلام کوان کی بات کا جوجواب قیامت کے دن ملے گا'اس کا بیان ہور ہا ہے کہ آج کے دن موحدوں کوتو حید نفع دے گی وہ بیٹنگی والی جنت میں جا کیں گے۔ وہ اللہ سے خوش ہوں گے اور اللہ ان سے خوش ہوگا۔ فی الواقع رب کی رضامندی زبر دست چیز ہے۔ ابن البی حاتم کی حدیث میں ہے کہ پھر اللہ تعالی ان پر جی فرمائے گا اور ان سے کہے گائتم جو چاہو' مجھ سے مانگو' میں دول گا- وہ اللہ تعالیٰ سے اس کی خوشنو دی طلب کریں گئے اللہ تعالیٰ سب کے سامنے اپنی

رضامندی کا اظہار کرےگا۔ پھر فرما تا ہے بیالی بے شل کامیابی ہے جس سے بڑھ کراورکوئی کامیابی نہیں ہو کتی۔ جیسے اور جدہے ای کے لے عمل کرنے والول کو عمل کی کوشش کرنی جا ہے۔ اور آیت میں ہے رغبت کرنے والے اس کی رغبت کرلیں۔ پھر فرما تا ہے سب کا خالق' سب کا مالک' سب پر قادر' سب کامتصرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ ہر چیز اس کی ملکیت میں' اس کے قبضے

میں'اس کی حیاہت میں ہے-اس جیسا کوئی نہیں' نہ کوئی اس کاوزیر ومشیر ہے' نہ کوئی نظیر وعدیل ہے- نہاس کی ماں ہے' نہ باپ' نہاولا د' نہ بیوی - اس کے سواکوئی معبود نہیں نہ کوئی اس کے سوارب ہے-حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں- سب ہے آخری سورت يبي سوره ما كده اترى ہے-(الحمد للدسورة ما كده كي تفسيرختم موكى)

تفسير سورة الانعام

بیسورت مکے میں اتری ہے۔حضرت ابن عباس فرماتے میں 'یہ پوری سورت ایک ہی مرتبدایک ساتھ ہی ایک ہی رات میں مکہ شریف میں نازل ہوئی ہے-اس کے اردگر دستر ہزار فرشتے تھے جوتہ بچے پڑھ رہے تھے-ایک روایت میں ہے کہ اس وقت حضور کہیں جارہے تھے۔فرشتوں کی کثرت زمین سے آسان تک تھی۔ بیستر ہزارفرشتے اس سورت کے پہنچانے کے لئے آئے تھے۔متدرک حاکم میں ہے اس

سورت کے نازل ہونے پررسول الله علی نے فرمایا: اس مبارک سورت کو پہنچانے کے لئے اس قدر فرشتے آئے تھے کہ آسان کے کنارے دکھائی نہیں دیتے تھے۔ ابن مردوبہ میں میربھی ہے کہ فرشتوں کی اس وقت کی شبیج نے ایک گونج پیدا کر دی تھی۔ زمین کونج رہی تھی اور رسول الله عليه الله التعظيم سجان الله العظيم پڑھ رہے تھے۔ ابن مردویہ کی ایک مرفوع حدیث میں ہے کہ' مجھے پرسورہ انعام ایک دفعہ ہی اتری۔ ال كساتهستر بزارفر شة سفة جوتيج وحدييان كزرب سفة '-

آلْحَمَدُ يِلْهِ الَّذِي نَحَلَّقَ السَّمَوْتِ وَالْأَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمْتِ وَالنُّورَ ثُمَّرًا لَّـذِينَ كَفَرُوا بِرَبِهِمْ يَعْدِلُونَ ٥ هُوَالَّذِي نَعَلَقُكُمُ مِنْ طِيْنِ ثُمَّ قَضَى آجَلًا وَآجَلُ مُسَتِّى عِنْدَهُ ثُنُوِّ آنْتُوْ تَمْتَرُوْنَ ٥٠ وَهُوَ اللهُ فِي السَّمُوتِ وَفِي الْأَرْضِ لَيْعَلَّمُ سِرَّكُمْ وَجَهْ رَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُونَ

دریاد لی کرنے والے معافیاں دینے والے اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع 🔾

سب تعریفیں اللہ ہی کوسز ادار ہیں جس نے تمام آسان وزمین پیدا کئے ہیں اور جس نے اندھیریاں اور روشنی پیدا کی ہے۔ پھریہی کفارلوگ اپنے رب کے شریک مفہرا رہے ہیں 🔾 ای نے تم سب کوشی سے پیدا کر کے ایک وقت مقرر کر دیا ہے اور معین کر دہ نامز دوقت ای کے نز دیک ہے۔ پھر بھی تم شک کر زہے ہو 🔾 وہی معبود برحق ہے اسانوں میں اور زمین میں۔ وہ تمہارے بھیدوں کو اور ظاہراحوال کوخوب جانتا ہے اور جو پھیم عمل کررہے ہوا ہے بھی وہ جانتا ہے 🔾

الله کی بعض صفات: ہے ہے ہے اس کی پیدائش بھی ہے۔ دن کی دوشی اور دات کا اندھیر ابھی ہے۔ اندھیر کوجمع کے لفظ سے اور نور کو امر بہنا ان میں سے ایک زمین و آسان کی پیدائش بھی ہے۔ دن کی دوشی اور دات کا اندھیر ابھی ہے۔ اندھیر کوجمع کے لفظ سے اور نور کو واحد کے لفظ سے الی نور کی شرافت کی وجہ سے ہے۔ جیسے فرمان ربانی عَنِ الْیَمِینِ وَ الشَّماَ اِلِی مِیں اور اس سورت کے آخری صحے کی آیت واتی ھذا صراطی مُستقیدها فاتیعو کو اکا تتبیعو السُّبلُ فَتَفَرَّق بِحُمْ عَنُ سَبِیلِهِ مِیں یہاں بھی راہ راست کو واحد رکھا اور خلا واتی ھذا ور کھر بھی کا فرلوگ اپنی نا دانی سے اس کے شریک تھر ارب میں اور اولا دقائم کرتے ہیں۔ بھی شریک اور ساجھی خابت کرنے بیٹھتے ہیں۔ اللہ تعالی ان تمام باتوں سے پاک ہے۔ اس مقرر کیا ہوا ہے۔ اللہ علی اور سے باک ہے کہا ہوا ہے۔ اس کے شریک اور ساجھی اس کی نسل سے مشرق مخرب میں پھیلا دیا۔ موت کا وقت بھی اس کا مقرر کیا ہوا ہے۔ پہلی اجل سے مراد و نیا وی زندگی دوسری اجل سے مراد و بیکی میں اس کی نسل سے مشرق مغرب میں پھیلا دیا۔ موت کا وقت بھی اس کا مقرر کیا ہوا ہے۔ پہلی اجل سے مراد و نیا وی زندگی دوسری اجل سے مراد و بیکی و بیکی و نیا کی انتہا اور اس کا خاتمہ۔ گویا پہلی اجل خاص ہے لیعنی میں کی عمر اور دوسری اجل عام ہے لیعنی دنیا کی انتہا اور اس کا خاتمہ۔

اب اس آیت کا اور جمله یعلم سر کم و جهر کم خبر به وجائے گایا حال سمجما جائے گا اور یہ بھی تول ہے کہ اللہ وہ ہے جو
آ سانوں کی سب چیز وں کواورز مین کی سب چیز وں کوچاہے وہ ظاہر بہوں یا پوشیدہ جانتا ہے۔ پس یعلم متعلق ہوگا فی السموات و فی
الارض کا اور تقدیر آیت یوں ہوجائے گی و هو الله یعلم سر کم و جهر کم فی السموات و فی الارض و یعلم
ماتکسبون ایک قول یہ بھی ہے کہ و هو الله فی السموات پروقف تام ہے اور پھر جملہ متانقہ کے طور پرخبر ہے کہ و فی الارض
یعلم سر کم و جهر کم امام ابن جریز اس تیر رقول کو پہند کرتے ہیں۔ پھر فرما تا ہے تہمارے کل اعمال سے خیروش مے وہ وہ القاب

وَمَا تَأْتِيُهِمْ مِنْ اللّهِ مِنْ اللّهِ مَنْ اللّهِ رَبِّهِمْ اللّهَ الْحُانُوٰ اعَنْهَا مُعْرِضِينَ ﴿ فَقَدُ كَذَّبُوٰ اللّهِ اللّهَ قَلَمَا جَاءَهُمْ فَسَوْفَ يَأْتِيهِمْ الشّبَوْ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللللّهُ الللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الل

ان کے پاس ان کے رب کی جوبھی نشانی آئی' بیاس سے مند موڑتے ہی رہے کہ بیتی بھی جب ان کے پاس آیا' انہوں نے اسے بھی ناحق کہا۔ یہ جے نداق میں اڑاتے رہے ہیں کا اس کی خبریں ان کے پاس عنقریب پہنچ جائیں گی۔ کیاانہوں نے نہیں دیکھا کہ ان سے پہلے ہم نے ان جماعتوں کوتہہ و بالاکر دیا ہے جنہیں ہم نے زمین میں وہ توت وطاقت دے کھی تھی کہ تہمیں تو وہی دی بھی نہیں۔ ہم نے ان پر بارش کی بھی ریل پیل کررکھی تھی اور ان کے مکانات کے نیچے سے چشمے جاری سے زمین میں وہ توت وطاقت دے رکھی تھی کہ تاہوں کی وجہ سے آئیں ٹیست و نا بود کر دیا اور ان کے بعد اورثی جماعتیں پیدا کر دیں ن

کفارکونا فرمانی پرسخت اغتباہ: ہے ہے (آیت: ۲۰۲۲) کفار کی برٹنی کی انتہا بیان ہور ہی ہے کہ ہرامر کی تکذیب پرگویا نہوں نے کر باندھ کی ہے۔ نیس بلد عقل ہے۔ نیس ایک دن ذک لی کر ہے گا اور ہ ہ ذاکتہ آئے گا کہ ہونٹ کا گئے دہیں۔ یہ یوں نہ بھیں کہ ہم نے انہیں چھوڑ دیا ہے۔ نہیں بلد عقر یہ انہیں ایک دن ذک کر ہوگ ۔ کیا ان سے پہلے کے ایے برکشوں کے حالات ان کے کان میں نہیں پڑے؟ کیا ان کے عبر تناک انجام ان کی نگا ہوں کے سابے بیں؟ وہ تو قوت وطاقت میں اور زور میں ان سے بہت بڑھے ہوئے تھے۔ وہ اپنی رہائش میں اور زمین کو بسانے میں ان سے ہیں زوقوت وطاقت میں اور زور میں ان سے بہت بڑھے ہوئے تھے۔ وہ اپنی رہائش میں اور زور میں ان سے بہت بڑھے ہوئے تھے۔ وہ اپنی رہائش میں اور زمین کو بسانے میں ان سے ہیں زیادہ آگے تھے۔ ان کے لاؤٹ میں اور زور میں ان سے ہیں ہوئے۔ تھے۔ وہ اپنی زیادہ تھی۔ ہم نے انہیں خوب مت بنارکھا تھا۔ بارشیں پ در پہر سے برخ سے ہوئے میں زیادہ تھی۔ ہم نے انہیں خوب مت بنارکھا تھا۔ بارشیں پ در پ حسب ضرورت ان پر برابر برساکرتی تھیں۔ زمین ہروقت ترونا کہ وہ تی ہماری نشانیوں کی تھارت کرنے گئے تو آخر نتیج یہ ہوا کہ بربار کرد سے جھے صاب خواد ہوئی ہوئی ان کے باری نشانیوں کی تھارت کرنے گئے تو آخر نتیج یہ ہوا کہ بربار کرد سے گئے اور ان سے بھی نہ بچا۔ وہ کو کو میں ان کو نہ ان کہ بہوں کے دور سے اور وں کو وہ تاہ کرد ہے وہ کا میں کہ وہ بی ان رہول کو وہ تاہ کرد ہے دہ کا میں کی وجہ سے اور وں کو وہ تاہ کرد ہے دہ کا میں کی اس خواد ان سے دی گا جا کہ بہوں سے بھی شخت اور نہا ہت شخت عذا ہے تم پڑا تو بہی ساتی کہ ان سے نگا اس نے نہا کہ بہلوں سے بھی شخت اور نہا ہت شخت عذا ہے تم پڑا تھیں گئی اس غلط روش کو چھوڑ دو۔ یہ مرف اللہ باعزت میں۔ نگا میں مانون کی وجہ سے دور کو بہاری ہو کہ اس نے تھیں مانون کہ بہلوں سے بھی شخت اور نہا ہت تھا تھا کہ تر ہو کہ تیں تھیں وہ کہ کہ ہیں۔ کہ بہلوں سے تھی سے دی کا مور کی دور سے دی کے میں میں ان کے اس نے دی کہوں کے دور دور میں اور نہا گئی شرارت کی باو جود تھیں ڈیس تھیں دی کے میں نے دی کو دور سے دی کا مور کے دور دور میں میں ان کہوں کے ان اور نہا گئی شرارت اور نہا گئی شرارت کی اس خواد دور کو میں کہوں کے دور میں کہوں کے دور اور کو تھا کہوں کے دور دور کو دور کی میں کہو کے ان اور نہا تھا گئی شرارت کی کو دور کو کہوں کے دور دور کو دور



وَلَوْنَزَلْنَاعَلَيْكَ كِتْبًافِيْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوهُ بِآيْدِيْهِمُ لَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا إِنْ هُذَا اللَّاسِحُرُ مُّبِيْنَ ﴿ وَقَالُوْا لَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا إِنْ هُذَا اللَّاسِحُرُ مُّبِيْنَ ﴾ وقالُوْا لَوْلَا الْذِيْنَ عَلَيْهِ مَلَكُ وَلَوْانْزَلْنَا مَلَكًا لَقُضِيَ لَوْلَا الْمُنْرُونَ ﴿ وَلَوْانْزَلْنَا مَلَكًا لَقُضِيَ الْأَمْرُ ثُولًا يُنْظُرُونَ ﴾ الْآمُرُ ثُولًا يُنْظُرُونَ ﴾

اگرہم کاغذ رکھی تکھائی کتاب بھی تازل فرماتے جے بیلوگ اپنے ہاتھوں سے چھوبھی لیتے تا ہم مشرلوگ تو یہی کہتے کہ بیتو صاف صرح جادوہی ہے) میا کہتے تو ہیں کہاس بی کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں اتارا گیا؟ اگرہم فرشتے ہی کو بیسجے تو کام ہی فیصل کردیا جاتا اورمہلت ہی نددیئے جاتے)

انسانوں میں سے ہی رسول اللہ کاعظیم احسان ہے: ﴿ ﴿ آیت: ٤-١١) کفار کی ضداورسرکشی بیان ہور ہی ہے کہ بیتوحق کے دشمن میں - بالفرض بیکتاب اللہ کوآسان سے اترتی ہوئی اپنی آئی تھوں دیکھ لیتے اور اپنے ہاتھ لگا کراسے اچھی طرح معلوم کر لیتے پھر بھی ان کا کفر نہ ٹوٹنا اور بیا کہ دیتے کہ بیتو کھلا جادو ہے۔ محسوسات کا اٹکار بھی ان سے بعید نہیں -

جیسے اور جگہ ہے وَلُو فَتَحُنا عَلَيْهِمُ بَابًا مِنَ السَّمآءِ الحُلِينَ اگرہم آسان کا دروازہ کھول دیتے اور بیخوداو پر چڑھ جاتے ، جب بھی یہی کہتے کہ ہماری آسکھوں پر پٹی بائدھ دی گئی ہے بلکہ ہم پر جادوکر دیا گیا ہے۔ اللہ تعالی ایک اور جگہ ارشاد فر ماتے ہیں وَ اِن یَرُو اُسِیسُ مَینَ السَّمآءِ سَاقِطًا الحُن غرض کہ جن باتوں کے مائے کے عادی نہیں انہیں ہوتے ہوئے دکھ کربھی ایمان نصیب نہیں ہونے ہیں کہ اگر حضور سے رسول ہیں توان کے ساتھ اللہ تعالی نے کی فریق کی ڈیوٹی کیوں نہیں لگائی ؟ اللہ تعالی جواب دیتا ہے کہ ان کی اس بے ایمانی پر اگر فرشتے آجاتے تو پھر تو کام ہی ختم کر دیا جاتا ۔ چنانچ اور آیت میں ہے مَا نُنزِلُ الْمَلْفِحَةَ اِلَّا بِالْحَقِّ الْحُن فرشتوں کو ہم حق کے ساتھ ہی اتارتے ہیں۔ اگر بی آجا کی تھر مہلت و تا خیر ناممکن ہے۔ اور جگہ ہے یَوُ مَ یَرَوُنَ الْمَلْفِحَةَ لَا اللّٰهُ اللّٰهِ کَا اَلٰهُ اللّٰهِ کَا لَا اَلٰهُ اللّٰهِ کَا اَلٰہُ اللّٰهُ کَا اِللّٰهُ کَا لَاللّٰہُ کَا اَلٰہُ اللّٰهُ اللّٰہُ کَا اللّٰهُ اللّٰہُ عَلَیْ اِن اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ کَا اِن کَامِ مَن کَامِ اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ ہو کہ اللّٰہُ کَام اللّٰہُ اللّٰہُ کَام اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ کِ اللّٰہُ اللّٰہِ اللّٰہُ تَعَالَٰ اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہِ اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ کَام کُن ہے۔ اور جگہ ہے یَوُمَ یَرَوُن الْمُلَابِكَةَ لَا اللّٰہُ اللّٰہِ اللّٰہُ کُونُ اللّٰہُ کُلُونَ اللّٰمُ تَامِ اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ مَا اللّٰہُ اللّٰہُ کَامُ اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ کُونُ اللّٰہُ اللّٰہ

وَلَوْجَعَلْنُهُ مَلَكَ الْجَعَلْنُهُ رَجُلِا وَلَلْبَسْنَا عَلَيْهُمْ مَّا يَلْبِسُونِ ﴿ وَلَقَدِ اسْتُهْ زِئَ بِرُسُلٍ مِّنَ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالدِّنِينَ سَخِرُوا مِنْهُمْ مِّسَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُ وَنَ لَى قَلْ سِيْرُوا فِي الأَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوا يَسْتَهْزِءُ وَنَ لَى قَلْ سِيْرُوا فِي الأَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْكَدِّبِينَ ﴿

بالفرض اگرہم اسے فرشتہ ہی بناتے تب بھی لامحالہ بصورت انسانی کرتے ۞ پھر بھی جوشبہ دہ اب کرتے ہیں' وہی انتزاہ ہم ان پر ڈالتے ۞ تجھ سے پہلے کے رسولوں کا بھی نداق اڑا یا گیا ۞ بالاخران نداق اڑا نے والوں پران کے نداق کا وبال آ ہی پڑا۔ کہد ہے کہ زمین میں چل پھر کر دیکھ بھال لو کہ جیٹلانے والوں کا کہا پچھانے ام ہوا ۞

اها کی در اوالعام پاره که در اوالی کی در ا سمجة تولا محاله اسے بصورت انسانی ہی سمجے تا کہ بیلوگ اس کے ساتھ بیٹھ اٹھ سکیں - بات چیت کرسکیں - اس سے حکم احکام سکھ سکیں -

نیجتی کی وجہ سے طبیعت مانوس ہو جائے اور اگر ایسا ہوتا تو پھر انہیں اس شک کا موقعہ ملتا کہ نہ جانیں یہ بچے کچے فرشتہ ہے بھی یانہیں؟

كونكهوه بهى انسان جيسا بُ اور آيت ميں ہے قُلُ لَّوُ كَانَ فِي الْأَرْضِ مَلْفِكَةٌ الْحُ يَعِيٰ الرَّزِمِين مِي فرشتوں كى آبادى ہوتى تو ہم ان کی طرف فرشتے ہی کورسول بنا کر نازل فر ماتے - پس درحقیقت اس ربمحن کا ایک احسان پیجی ہے کہ انسانوں کی طرف ا نمی کی جنس میں سے انسان ہی کورسول بنا کر بھیجا- تا کہ اس کے پاس اٹھ بیٹھ سکیں۔ اس سے پوچے مجھے لیس اور ہم جنسی کی دجہ سے خلط

ملط بوكر فائده المُحاسكين - چِنانچدارشاو ب لَقَدُ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذُ بَعَثَ فِيهِمُ رَسُولًا مِّنُ أَنْفُسِهِمُ الْحُلِيني يقينًا الله تعالی محن حقیقی کا ایک زبردست احسان مسلمانوں پر میمی ہے کہ اس نے انہی میں ہے ایک رسول بھیجا جوآیات الہید ان کے سامنے تلاوت

کرتار ہتا ہے اور انہیں یا ک کرتا ہے-مطلب میہ ہے کہ اگر فرشتہ ہی اتر تا تو چونکہ اس ٹورمحض کو بیلوگ دیکیے ہی نہیں سکتے اس لئے اسے انسانی صورت میں ہی جیجے تو پھر بھی ان پرشبہ ہی رہتا۔ پھراللہ تعالیٰ اپنے نبی کو سکین اور تسلی دیتا ہے کہ آپ دل گرفتہ نہ ہوں۔ آپ ہے پہلے بھی

جتنے انبیاء آئے ان کا بھی مٰداق اڑایا گیالیکن بالاخر مٰداق اڑانے والے تو ہر باد ہو گئے۔اس طرح آپ کے ساتھ بھی جولوگ ہے ادبی سے میں آتے ہیں ایک روز ہیں دیئے جائیں گے۔

لوگو! ادھرادھر پھر پھرا کرعبرت کی آئکھول سے ان کے انجام کو دیکھوجنہوں نے تم سے پہلے رسولوں کے ساتھ بدسلو کی گئان کی نہ مانی اوران پر پھبتیال کسیں۔ دنیامیں بھی وہ خراب و خستہ ہوئے اور اُ خرت کی مارا بھی باتی ہے۔ رسولوں کواوران کے مانے والوں کوہم نے یہاں بھی ترقی دی اور وہاں بھی انہیں بلند در ہے عطافر مائے۔

قُلُ لِمَنْ مِنَا فِي السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ قُلُ يِلْهِ كَتَبَ عَلَى نَفْسِهِ الرَّحْمَةُ لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيْمَةِ لا رَئِبَ فِيهِ اللَّذِينَ تَحْسِرُوْا انْفُسَهُمْ فَهُمُ لا يُؤْمِنُونَ۞ وَلَهُ مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيْمُ ﴿

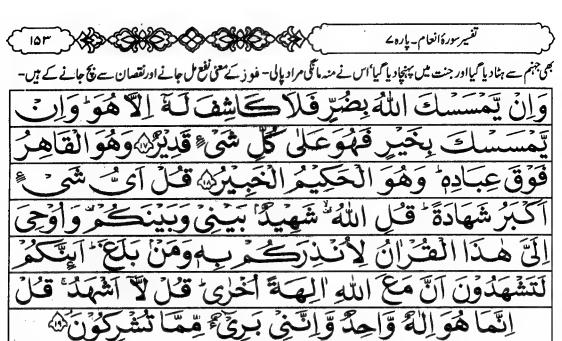
پوچھتو کہآ سان دزمین کی تمام چیز دں کا مالک کون ہے؟ جواب دے کہاللہ ہی ہے اس نے اپنے او پررقم کرنا واجب کرلیا ہے قیامت کے دن وہتم سب کو یقینا جمع کرےگا۔اس میں ذراسامجمی شبنہیں' ایمان سےمحروم وہی رہنے ہیں جواپے تیک نقصان میں ڈالتے ہیں 🔾 ای کا ہے جو بستا ہےرات میں اورون میں' اوروہی

ہر چیز کا مالک اللہ ہے: ☆ ☆ (آیت:۱۲-۱۳) آسان وزمین اور جو پچھان میں ہے سب اللہ کا ہے-اس نے اپنے نفس مقدس پر رحمت لکھ لی ہے- بخاری ومسلم کی حدیث میں ہے کہ اللہ تعالی نے مخلوق کو جب پیدا کیا تو ایک کتاب تھی جواس کے پاس اس کے عرش کے اوپر ہے کہ میری رحمت غضب برغالب ہے۔ پھراینے یا ک نفس کی قتم کھا کرفر ما تا ہے کہ وہ اپنے بندوں کو قیامت کے دن ضرور جمع کرے گا اور وہ دن يقيناً آن والا ب- شكى لوگ جا ب شك شبكري ليكن وه ساعت الل ب- حضور سيسوال مواكه كيااس دن يانى بهى موكا؟ آپ نے فر مایا اس الله کافتم جس کے قبضے میں میری جان ہے اس دن یانی ہوگا اولیاء الله ان حوضوں برآئیں مے جوانبیاء کی ہوں گی-ان حوضوں کی نگہانی کے لئے ایک ہزار فرشتے نور کی لکڑیاں لئے ہوئے مقرر ہوں مے جو کا فروں کو وہاں سے ہٹاویں گ-

یہ حدیث ابن مردویہ میں ہے لیکن ہے خریب - ترفدی شریف کی حدیث میں ہے'' ہرنی کے لئے حوض ہوگا - جھے امید ہے کہ سب سے زیادہ لوگ میر ہے حوض پر آئیں گے' جولوگ اللہ پر ایمان نہیں رکھتے اور اس دن کونہیں مانتے' وہ اپنی جانوں سے خود ہی دشنی رکھتے ہیں اور اپنا نقصان آپ ہی کرتے ہیں - زمین و آسان کی ساکن چیزیں لیعنی کل مخلوق اللہ ہی کی پیدا کردہ ہے اور سب اس کے ماتحت ہیں' سب کا مالک وہی ہے - وہ سب کی باتیں سفنے والا اور سب کی حرکتیں جانے والا ہے'چھپا کھلاسب اس پر روشن ہے۔

قَالُ اَغَابُرَالُ اِللَّهِ التَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ وَهُو يُطْعِمُ وَلاَ يُطْعَمُ قُلُ الِّنِ أَمِرْتُ اَنِ اَكُوْنَ اوّلَ مَنْ السَّلَمَ وَلا تَكُونَنَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿ قُلُ الْحَافِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿ قُلُ الْحَافِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿ قَلُ الْحَافِ الْمُعَلِينَ ﴿ وَلا تَكُونَنَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿ وَلَا تَكُونَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿ وَلَا تَكُونَ مَنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿ وَلَا تَكُونَ مَنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿ وَلَا تَكُونَ الْمُؤْرُ الْمُبِينَ ﴾ وَلا يَضَرَفَ عَنْهُ يَوْمَبِذٍ فَقَدُ رَحِمَهُ وَلا لِكَ الْفَوْزُ الْمُبِينَ ﴾

کہدے کہ کیا میں اللہ کے سوااور کسی کواپنا مددگار بنالوں جواللہ آسان وزمین کا پیدا کرنے والا ہے اور جوسب کوروزیاں دیتا ہے اورخود کھانے پینے کی حاجت سے پاک ہے۔ مجھ سے تو یوفر مایا گیا ہے کہ میں سب سے پہلافر مانبردار بن جاؤں۔ خبردار ہرگز مشرکوں میں نہ ہوجانا ۞ میں تو اپنے رب کی ماد نافر مانی کرتے ہوئے بہت بڑے عذاب کے دن سے ڈرر ہا ہوں ۞ جس سے اس دن کا عذاب دورکر دیا گیا یقیناً اس پراللہ کا کرم ہوا۔ بہت بڑی مراد ملل جائی کہی ہے ۞



اگراللہ تعالیٰ تجھے کوئی نقصان پنچائے تو اسے ہٹانے والا بھی بجو اس کے کوئی ٹیل اورا گروہ تھے کوئی نقع پنچائے تو بھی وہ تمام چیز وں پر قادر ہے نہ وہ اپنے تمام بدوں پر غالب ہے اوروہ حکمت والا اور خبر دارہ ہے درمیان اللہ گواہ ہے۔ میری جانب ہے آر ان اس کئے وی کیا گیا گیا تھے اسے موشیار کردول کیا تھے گئے تم گواہی دیتے ہوکہ اللہ کے ساتھ اور معبود بھی ہیں؟ کہدے کہ میں تو بہر گواہی دیتے ہوکہ اللہ کے ساتھ اور معبود بھی ہیں؟ کہدے کہ میں تو بہر گواہی نقط کا بی تو بہر گواہی تو بہر کوئی تم کر یک بناتے ہواں کاروادار ہی نہیں نے سے کہ معبود برحق تو صرف اللہ اکیلا ہی ہے اور میں تو جن جن کوئی تم کریک بناتے ہواں کاروادار ہی نہیں ن

قرآن کریم کا باغی جہنم کا ایندھن: ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۱۱-۱۹) الله تعالیٰ خبر دے رہا ہے کفع ونقصان کا مالک وہی ہے۔ اپی گلوق میں جسی آیت میں جسی وہ چاہت بدیلیاں کرتا ہے۔ اس کے احکام کوکوئی ٹال نہیں سکتا ۔ اس کے فیعلوں کوکوئی روئیس کرسکتا ۔ اس آیت جیسی آیت ما کفتُنے الله کیلناسِ مِنُ رَّحْمَةِ الخُ بہت یعنی الله مقدراعلیٰ جے جورحت دینا چاہئے اسے کوئی روک نہیں سکتا ۔ اور جس سے وہ روک لے اسے کوئی و نے نہیں سکتا ۔ اس آیت میں خاص اپنے نبی صلی الله علیہ وسلم کو خطاب کر کے بھی بھی فر مایا ۔ جی حدیث میں ہے کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم فر مایا کرتے تھے اے اللہ جے تو و نے اس سے کوئی روک نہیں سکتا اور جس سے تو روک لے اسے کوئی د یہ نہیں سکتا ۔ اس کے بعد فر ما تا ہے وہ اس نے بندوں پر قاہر و غالب ہے۔ سب کی گرونیں اس کے سامنے پست ہیں۔ سب بو ہاس کے باس کے بعد فر ما تا ہے وہ اس کے جو اس کے جلال اس کی کبریائی اس کی عظمت اس سے جو وہ کی بلندی اس کی قدرت تمام چیزوں پر غالب ہے۔ ہم اس کی علیت ہے۔ جو د کے وہ جی حکم اس کا چتا ہے۔ جو د کے وہ بھی تعکمت سے اور جس سے جو روک لے از وہ بھی تھی شہنشاہ اور کامل قدرت والا وہی ہے۔ اپر ایک کا مالک وہی ہے تھم اس کا چتا ہے۔ جو د کے وہ بھی تھمت سے اور جس سے جو روک لئوں بھی تھی تھی شہنشاہ اور کامل قدرت والا وہی ہے۔ اپنی کاموں میں وہ با تھکست ہے۔ وہ جرچھوٹی بولی چین کھی چیز سے باخبر ہے۔ وہ جی جو د کے وہ بھی تھکست سے اور جس سے جو روک لئوں بھی تھیت ہے۔

پھر فرماتا ہے پوچھوتو سب سے ہڑااور زیر دست اور بالکل بچا گواہ کون ہے؟ جواب دے کہ مجھے میں تم میں اللہ ہی گواہ ہے۔ جو میں تہمارے پاس لایا ہوں اور جوتم مجھ سے کررہے ہوا سے وہ خوب دیکھ بھال رہاہے اور بخو بی جانتا ہے۔ میری جانب اس قرآن کی وی کی گئ ہے تا کہ میں تم سب حاضرین کو بھی اس سے آگاہ کر دوں اور جھے بھی سے پنچی اس تک میرا پیغام پنچی جائے۔ جیسے اور آیت میں ہے وَ مَنُ یگفر به مِنَ الاَ حُزَابِ فَلنَّارُ مَوُعِدُهٔ یعن ونیا کے تمام لوگول میں ہے جو بھی اس قرآن سے انکار کرے اس کا ٹھکانہ جہنم ہی ہے۔
حضرت محمد بن کعب فرماتے ہیں جے قرآن بی گئی گیا اس نے گویا خود رسول الله علی کو یا بلکہ گویا آپ سے باتیں کرلیں اور اس میلینہ
کے رسول نے اللہ کا دین پیش کردیا - حضرت قادہ گا قول ہے اللہ کا پیغام اس کے بندوں کو پہنچاؤ جے ایک آیت قرآنی پہنچ گئی اسے اللہ کا المرجن بہنچ گیا - حضرت رہے بن انس کا قول ہے اللہ کا پیغام تاہم لوگوں پر تن ہے کہ وہ شل وعوت رسول کے لوگوں کو دعوت خیر دیں - اور جن چیز وں اور کا موں سے آپ نے ڈرا دیا ہے ہی اس سے ڈراتے رہیں - مشرکوتم چا ہے اللہ کے ساتھ اور معبود بھی بناؤلین میں تو ہرگز ایسا نہیں کروں کا جیسے اور آیت میں ہے فیان شبھِ ڈوا فاکلا تَشُهدُ مَعَهُم نہ گوشہاوت ویں لیکن تو ان کا ہمنوا نہ بن - یہاں فرمایا می روادار نہیں ۔ کہدو کہ اللہ توا کے بی ان سب سے بیزار ہوں - کی کا بھی روادار نہیں ۔ کہدو کہ اللہ توا کے بی اور تہارے تمام معبودان باطل سے میں الگر تعلک ہوں - میں ان سب سے بیزار ہوں - کی کا بھی روادار نہیں ۔

الدِنِينَ التَّينَهُمُ الْكِتْبَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ ابْنَاءُهُمُ الَّذِنِينَ تَحْسِرُ وَالْفُسَهُمُ فِيهُمْ لِا يُؤْمِنُونَ الْمُأْلِمُ الْفُكُمُ وَلَا يُؤْمِنُونَ الْمُؤْنَ اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَبَ بِالنِيهُ وَمَنَ اظْلَمُونَ الْمُؤْنَ اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَبَ بِالنِيهُ السَّلِمُونَ اللَّهُ الطَّلِمُونَ اللَّهُ الْمُؤْنَ الْمُؤْنَ الْمُؤْنِ ا

جنہیں ہم نے اپنی کتاب عطا فر مائی ہے'وہ تو اے اس طرح پہچانتے ہیں جیسے اپنے ہیٹوں کؤجوا پنے ہاتھوں اپنا نقصان کررہے ہیں۔ وہ ایمان نہیں لاتے 🔾 اس سے بڑھ کر ظالم اور کون ہوگا؟ جواللہ پرجھوٹ بہتان ہائدھے یااس کی آتھوں کوجھٹلائے' طالم فلاح اور نجات نہ یا کیس کے 🔾

(آسیص: ۲۰-۲۱) پھرفر ما تا ہے بیالل کتاب اس قرآن کواورا اس نبی کوخوب جانے ہیں جس طرح انسان اپنی اولا دے واقف ہوتا ہے ای طرح بیالوں میں بیسب فہریں موجود ہیں۔

ہوتا ہے ای طرح بیلوگ آپ سے اور آپ کے دین ہے واقف اور ہا فہر ہیں۔ کیونکہ خودان کی کتابوں میں بیسب فہریں موجود ہیں۔

آنحضرت میں اللہ علیہ وسلم کے وجود کی آپ ملی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی فہریں ان کی آسانی کتابوں میں کسی ہوئی ہیں۔ آپ ملی اللہ علیہ وسلم کی معنتیں آپ میں اللہ علیہ وسلم کا وطن آپ کی جمرت آپ کی امت کی صفت ان تمام چیزوں سے بیلوگ آگاہ ہیں اور اینے صاف طور پر کہ جس میں کسی قتم کا شک شبہ نہیں۔ پھر ایسے ظاہر ہا ہم اصاف شفاف کھلم امر سے بے ایمانی کرنا انہی کا حصہ ہے جوخودا پنا ہرا چاہوں۔ حضور گی آ مدسے پہلے ہی نشان ظاہر ہو چکے۔ جو نبی آپ سے پہلے کی بیاری سے والے موں اور اپنی جانوں کو ہلاک کرنے والے ہوں۔ حضور گی آ مدسے پہلے ہی نشان ظاہر ہو چکے۔ جو نبی آپ سے پہلے کی بیاری میں اور اور آپ کی جوٹ با ندھ لے؟ اور بنا رقع اس سے بھی زیادہ ظالم کوئ ہوں ورزی وابلوں سے انکار کی اور اور اس کی اٹل حجوں اور روشن ولیلوں سے انکار کی اور اور اس کی اٹل حجوں اور روشن ولیلوں سے انکار کرے۔ ایسے می وم محض ہیں۔

وَيَوْمَ نَهْ شُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِيْنَ آشَرَكُوْ آيَنَ شُرَكًا وُكُمُ الَّذِيْنَ كُنُتُمْ تَزْعُمُونَ ۞ ثُمَّ لَمْ تَكُنُ فِتَنَتُهُمْ اللَّ آنُ قَالُوْ اللَّهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ ۞ أَنْظُرُ كَيْفَ كَذَبُوْ ا

عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَضَلَ عَنْهُمْ مِسَاكَانُوْ إِيفَتَرُوْنَ ١

وہ دن بھی ہوگا جب ہم سب کوجمع کر کے مشرکوں سے فر ما کیں گے کہ جنہیں تم اپنے گمان میں میر اشریک تھم راتے تھے'وہ سب کہاں ہیں؟ 🔾 مجرتو ان کا جواب اورعذریمی کہنا ہوگا کہاللہ کی قتم! ہمارے رب کی قتم! ہم تو مشرک ہی نہ تتے 🔿 دیکیوتو انہوں نے کس طرح خود اپنے او پرجھوٹ بولا؟ اوران کی تمام افتر ا يردازيان غائب ہو كئيں 🔾

قیامت کے دن مشرکوں کا حشر: 🌣 🌣 (آیت: ۲۲-۲۷) قیامت کے دن الله تعالیٰ تمام مخلوق کا حشراینے سامنے کرے گا۔ پھر جولوگ اللہ کے سوا اوروں کی پرشنش کرتے تھے انہیں لا جواب شرمندہ اور بے دلیل کرنے کے لئے ان سے فرمائے گا کہ جن جن کوتم میرا شریک

مشهرات رے آج وہ کہاں ہیں؟ سورہ فقص کی آیت و یَوُمَ یُنَادِیْهِمُ میں بھی میرجود ہے۔اس کے بعد کی آیت میں جولفظ فتنتهم ب اس کا مطلب فتنہ سے مراد حجت و دلیل عذر ومعذرت ٔ ابتلا اور جواب ہے۔

حضرت ابن عباس سے کسی نے مشرکین کے اس افکار شرک کی بابت سوال کیا تو آپ نے جواب دیا کہ ایک وقت یہ ہوگا کہ اور

ا یک اور وقت ہوگا کہ اللہ سے کوئی بات چھیا کیں گےنہیں۔ پس ان دونوں آیتوں میں کوئی تعارض واختلا نے نہیں۔ جب مشر کین دیکھیں گے کہ موحد نمازی جنت میں جانے لگے تو کہیں گے آ ؤ ہم بھی اپنے مشرک ہونے کاا نکار کردیں۔ اس انکار کے بعدان کی زبانیں بند کر دی جائیں گی اوران کے ہاتھ یاؤں گواہیاں دینے لگیں گے تو اب کوئی بات اللہ سے نہ چھیا ئیں گے۔ یہ تو جیہہ بیان فر ہا کر حضرت عبدالله في اليك چيزوں كا دوسرى جگه بيان وتوجيهموجود ہے كور آن ميں ايكي چيزوں كا دوسرى جگه بيان وتوجيهموجود ہے

کین بے ملمی کی وجہ سے لوگوں کی نگا ہیں وہاں تک نہیں پہنچتیں۔ یہ بھی مروی ہے کہ بیآ یت منافقوں کے بارے ہے لیکن یہ پچھٹھیکے نہیں اس لئے كرآيت مكيہ ہاور منافقوں كا وجود مكرشريف ميں تھا بى نہيں - بال منافقوں كے بارے ميں ميں آيت يَوُمَ يَبْعَثُهم اللّهُ حَمِيعًا فَيَحْلِفُونَ لَهُ ب- ديكيلوكه كسطرح انهول نے خوداينے او پرجموٹ بولا؟ اور جن جمو فے معبودوں كا افتر اانہوں نے كرركھا تھا، كيب ان سے خالی ہاتھ ہو گئے؟ چنانچے دوسری جگہ ہے کہ جب ان سے بیسوال ہوگا، خود بیکہیں کے ضلو عنادہ سب آج ہم سے دور ہو گئے۔

وَمِنْهُمْ مِنْ يَسْتَمِعُ اللَّكِ وَجَعَلْنَا عَلَى قُلُوْبِهِمْ أَكَّةً آنَ يَّفَقَهُوهُ وَفِيَّ اذَانِهِمْ وَقُرَّا ۖ وَإِنْ يَرَوْا كُلَّ الَّهِ لَا يُؤْمِنُوْا بِهَا ْحَتَّى اِذَاجَآءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ يَقُولُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْلَ اِنْ هَذَا

الله السَاطِيرُ الْأَوْلِينَ ﴿ وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْتُونَ عَنْهُ وَيَنْتُونَ عَنْهُ وَ وَإِنْ يُهُلِكُونَ إِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمِا يَشْعُرُونَ۞ ان میں بعض ایسے بھی ہیں جو تیری باتوں کی طرف کان لگاتے ہیں ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیتے ہیں کہ وہ انہیں سمجمیں اور ان کے کانوں میں ڈاٹ

دے رکھی ہے۔ گویہتمام معجزے دیکھیلیں لیکن انہیں مانیں گے ہی نہیں' بیاتو تیرے سانے آ کرتھھ سے لڑتے جھکڑتے ہوئے صاف کہتے ہیں کہاس قرآن میں بجر اگلول کی کہانیوں کے دھراہی کیا ہے؟ 🔾 دوسروں کو بھی اس ہے روکتے ہیں اورخود بھی اس ہے رکتے ہیں وراصل بیا ہے تئیں ہی غارت کررہے ہیں اور لطف بیہے

(آیت: ۲۷-۲۵) پیرفرماتا ہے بعض ان میں وہ بھی ہیں جوقر آن سننے کو تیرے پاس آتے ہیں لیکن اس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھاتے۔ان کے دلوں پر پردے ہیں۔وہ بچھتے ہی نہیں ان کے کان انہیں بیمبارک آ وازیں اس طرح سناتے ہی نہیں کہ بیاس سے فائدہ اٹھا سكيں اور احكام قرآنى كوقبول كريں- جيسے اور جكمان كى مثال ان چوپائے جانوروں سے دى گئى جوابے جرواہے كى آواز توسنتے ہيں كيكن مطلب خاک نہیں سجھتے - یہ وہ لوگ ہیں جو بکثرت دلائل و براہین اور معجزات اور نشانیاں دیکھتے ہوئے بھی ایمان قبول نہیں کرتے - ان ازلی برقستوں کے نصیب میں ایمان ہے ہی نہیں- یہ ہے انصاف ہونے کے ساتھ ہی ہے مجھ بھی ہیں- اگر اب ان میں بھلائی دیکھا تو ضرورانہیں سننے کی تو فیق کے ساتھ ہی تو فیق عمل وقبول بھی مرحمت فرما تا- ہاں انہیں اگر سوجھتی ہے تو یہ کہا ہے باطل کے ساتھ تیرے تی کو د بادیں - جھے سے جھڑتے ہیں اورصاف کہ جاتے ہیں کہ بیتو اگلوں کے نسانے ہیں جو پہلی کتابوں نے قل کر لئے گئے ہیں-

اس کے بعد کی آیت کا ایک مطلب تو میہ کے مید کفار خود بھی ایمان نہیں لاتے ہیں اور دوسروں کو بھی ایمان لانے سے روکتے ہیں۔ نہ خودا تباع حق کرتے ہیں نہ دوسروں کو کرنے دیتے ہیں۔ نہ خود حضور کے پاس آ کر آپ سے ہدایت حاصل کرتے ہیں نہ کسی ادر کو آنے دیتے ہیں۔ زیادہ ظاہرمطلب تو یہی ہے۔ دوسرامطلب میہ ہے کہ اوروں کوتو ایڈ ارسانی ہے رو کتے ہیں۔حضور کی حمایت کرتے ہیں۔ آپ کو برحق جانتے ہیں اورخودحق کوقبول نہیں کرتے۔ جیسے کہ ابوطالب کہ حضور کا بڑا ہی حمایتی تھالیکن ایمان نصیب نہیں ہوا $^{\odot}$ آپ کے دس چھاتھ جوعلائیہ تو آپ کے ساتھی تھے لیکن خفیہ مخالف تھے۔لوگوں کوآپ کے قتل وغیرہ سے رو کتے تھے لیکن خورآپ سے اور آپ کے دین سے دور ہو جاتے تھے۔افسوس اس اپنفعل سےخود اپنے ہی تنین غارت کرتے تھے کیکن جانتے ہی نہ تھے کہ اس کرتوت کاوبال ہمیں ہی پڑر ہاہے-

وَلَوْ تَزَى إِذْ وُقِفُوا عَلَى التَّارِفَقَا لُوْ الْلِيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَدِّبَ بِالْتِ رَبِّنَا وَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنِ ﴿ بَلَ بَدَا لَهُمْ مَّ كَانُوا يُخْفُونَ مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَوْ رُدُّوا لَعَادُوا لِمَا نُهُوا عَنْهُ وَإِنَّهُمْ لَكَذِبُونَ ٥ وَقَالُوٓا إِنْ هِيَ إِلَّاحَيَاتُكَالَّذُنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِينَ۞ وَلَوْ تَرَى إِذْ وُقِفُوا عَلَى رَبِهِمْ قَالَ آليْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ قَالُوا بَلَى وَرَبِّنَا ۚ قَالَ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمُ تَكُفُرُونَ ٥

کاش کہ تو دیکھتا جبکہ بید دوزخ پرلا کھڑے کتے جائیں گے اور کہیں گے کیا اچھا ہوتا کہ ہم واپس لوٹائے جاتے اوراپ کی آیتوں کو نہ جھٹلاتے اورا کیال داروں میں ہوجاتے 🔾 حقیقت بیہے کہ جے بیاس سے پہلے چھپار ہے تھے وہ ان کے ساہنے آگئ بالفرض اگر بیواپس بھیج دیئے جائیں تو بھی یقینا بیے پھر سے وہی کریں مے جس مے منع کئے گئے ہیں- بیشک بیچھوٹے لوگ ہیں 🔾 کہتے ہیں کہ بجو ہماری اس زندگانی دنیا کے اور کچھ بھی نہیں اور نہ ہم مرنے کے بعد جلا دیئے جانے والا ہیں 🔾 کاش کہ تو آئیں اس وقت دیکھتا جب یہ اپنے رب کے سامنے لا کھڑے کرو پیئے جائیں گئے اللہ فرمائے گا کیا یہ پچ ٹہیں؟ کہیں گے ہاں- ہمارے رب کی شم چ ہے فر مائے گا کہ اب تواپ کئے ہوئے تفر کاعذاب چکھو O

کفار کا واویلا مگرسب بےسود: 🌣 🌣 (آیت: ۲۷-۳۰) کفار کا حال اوران کا براانجام بیان مور باہے کہ جب بیجنم کؤوہاں کےطرح طرح کے عذابوں وہاں کی بدترین سزاؤں طوق وزنجیر کود کھے لیس کے اس وقت ہائے وائے مجا کیں کے اور تمنا کریں محے کہ کیاا جما ہو کہ دنیا کی طرف لوٹائے جائیں تا کہ وہاں جا کرنیکیاں کریں' اللہ کی باتوں کو نہ جیٹلائیں اور پیکے سیچے موحد بن جائیں۔حقیقت یہ ہے کہ جس کفرو تكذيب كواوَتى وبايمانى كويه چھپار ہے تھے وہ ان كے سامنے كل كئ - جيسے اس سے اوپر كى آيوں بيل گذراكما سيخ كفر كاتھوڑى دير پہلے

انکارتھا'اب بیتمنا گویااس انکار کے بعد کا اقرار ہے اورا پنے جھوٹ کا خوداعتراف ہے اور بدیھی ہوسکتا ہے کہ جس سیائی کو دنیا میں چھیاتے

رہے'اسے آج کھول دیں گے۔ چنانچے حضرت موسیٰ علید السلام نے فرعون سے کہا تھا کہ تو بخو لی جانتا ہے کہ بیم تمام نشانیاں آسمان وزیمن کے رب کی اتاری ہوئی بين-خودالله تعالى نے فرمایا ہے وَ جَحَدُوُ ابِهَا وَ اسْتَيْقَنتُهَا أَنْفُسُهُمُ ظُلُمًا وَعُلُوَّ العِيْ فرعو نيوں عَدلاں ميں تو كامل يقين تقاليكن

صرف اپنی برائی اورسنگدلی کی وجہ سے بدظا ہر منکر سے اور بی بھی ہوسکتا ہے کہ اس سے مرادمنا فق ہوں جو ظاہراً مومن سے اور دراصل کا فرسے ادر پی خبر جماعت کفار سے متعلق ہو- اگر چہ منافقوں کا وجود مدینے میں پیدا ہوائیکن اس عادت کے موجود مونے کی خبر کی سورتوں میں بھی ب- ملا حظه بوسورهُ عَكبوت جهال صاف فرمان ب وَ لَيُعُلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ امَنُوا وَلَيَعُلَمَنَّ الْمُنْفِقِينَ لِس بيمنافتين وارآخرت ميس عذابوں کودیکھے لیں گےاور جوکفرونفاق چھیار ہے تھے وہ آج ان پر ظاہر ہوجائیں گے۔والٹداعلم-اب ان کی تمناہوگی کاش کہ ہم دنیا کی طرف

لوٹائے جائیں۔ بیجمی دراصل طع ایمانی کی وجہ سے نہیں ہوگی بلکہ عذا بوں سے چھوٹ جانے کے لئے ہوگی۔ چنانچہ عالم الغیب الله فرما تاہے کہ اگریہ یوٹا دیئے جائیں جب بھی ان ہی نافر مانیوں میں پھرسے مشغول ہو جائیں گے-ان کا پیول کہ وہ رغبت ایمان کررہے ہیں اب بھی غلط ہے۔ نہ بیایمان لائیں گے نہ جھٹلانے سے بازر ہیں گے۔ بلکہ لوٹنے کے بعد بھی وہی پہلاسبق رٹے لگیں گے کہ بس اب تو یہی دنیا ہی زندگانی ہے- دوسری زندگی اور آخرت کوئی چیز نہیں- ندمرنے کے بعد ہم اٹھائے جائیں گے-پھرا یک اور حال بیان ہور ہاہے کہ بیاللٰدعز وجل کے سامنے کھڑے ہوں گے۔اس وقت جناب باری ان سے فر مائے گا' کہوا ب تو

اس كاسچا موناتم پر ثابت كيا؟ اب تومان كئ كه يه غلط اور باطل نبيس؟ اس وقت مركول موكركهيس كي كه بإل الله كي قسم يه بالكل جي اورسراسرت ہے-اللہ تعالیٰ فرمائے گا'ابایے جھٹلانے اور نہ مانے اور کفروا نکار کاخمیاز ہ جھکتواور عذابوں کا مزہ چکھو- بتاؤ جادو ہے یاتم اند تقے ہو-

قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِلِقَآءِ اللَّهِ حَتَّى إِذَا جَآءَتُهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوُ إِيحَسِّرَتَكَا عَلَى مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا ' وَهُمْ يَحْمِلُونَ آوزَارَهُمْ عَلَى ظُهُورِهِ مِرْ آلا سَاءَ مَا يَزِرُونَ ۞ وَمَا الْحَيْوةُ الدُّنْيَّا إِلَّا لَعِبُ وَّلَهُو ۚ وَلِلدَّارُ الْآخِرَةُ خَيْرٌ للَّذَنُرِبَ يَتَّقُونِ أَفَلاَ تَعْقِلُونَ ۞

یقینااں جماعت نے نقصان اٹھایا جنہوں نے اللہ کی ملاقات کوجھٹلایا' یہاں تک کہان کے پاس ناگہاں قیامت آئینچی - کہنے لگےافسوں ہماری کوتا ہی پر جوہم نے تیامت کے بارے میں کی- یہلوگ اپنے گناہوں کے بوجھا ٹی کمریرلا دے ہوئے ہوں گئے دیکھوتو کیا ہی برابو جھلا دے ہوئے ہیں 🔾 دنیا کی زندگی تو صرف ایک

کھیل تماشائے ہاں بیشک پر بیز گاروں کے لئے آخرت کا گھر بہت ہی بہتر ہے کیاتم لوگ عقل ہی نہیں رکھتے 🔾

پشیمانی مگرجہنم و مکھ کر!: 🌣 🖈 🖒 آیت: ۳۲-۳۱) قیامت کو جھلانے والوں کا نقصان ان کا افسوس اور ان کی ندامت و خیالت کابیان ہو ر ہا ہے جواجا تک قیامت کے آجانے کے بعدانہیں ہوگا - نیک اعمال کے ترک کا افسوس الگ بداعمالیوں پر پچھتاوا جدا ہے - فیھا کی ضمیر کا مرجع ممکن ہے حیاہ ہواورممکن ہے اعمال ہواورممکن ہے دار آخرت ہو-بیائے گناہوں کے بوجھ سے لدے ہوئے ہول گے-اپی بدكرداريال ابن اوراتهائ موسة مول مح-آه اكسابرابوجها، حضرت ابومرزون فرمات بين كافريا فاجر جب اين قبرا المضاكا ای وفت اس کے سامنے ایک شخص آئے گا جونہایت بھیا تک خوفناک اور بدصورت ہوگا -اس کے جسم سے تعفن والی سرا آند کی سخت بد بوآ رہی ہوگی-وہ اس کے پاس جب بہنچ گا' یہ دہشت دومشت ہے گھبرا کراس سے یو چھے گاتو کون ہے؟ دہ کیے گاخوب! کیاتو مجھے بہچانتانہیں؟ بیہ جواب دےگا' ہرگز نہیں' صرف ا تناجا منا ہوں کہ تو نہایت بدصورت كريبه منظراور تيز بد بووالا ہے۔ تجھ سے زيادہ بدصورت كوئى بھى نه ہوگا - وہ کیے گا'سن میں تیرا خبیث عمل مول جسے تو دنیا میں مزے لے کر کرتا رہا۔ سن تو دنیا میں مجھ پرسوار رہا۔ اب کمر جھکا میں تجھ پرسوار ہوجاؤں گا چنانچدده اس پرسوار بوجائے گا- يهي مطلب باس آيت كاكده ولوگ اين بدا عمال كوا پني پييم پرلاد بهوئ بول ك-

حضرت سدی فروات ہیں کہ جو بھی طالم مخص قبر میں جاتا ہے اس کی لاش کے قبر میں پہنچتے ہی ایک شخص اس کے پاس جاتا ہے۔ سخت برصورت سخت بدبودار سخت ميلے اور قابل نفرت لباس والا - بيا سے ديھتے ہي كہتا ہے تو تو بردا ہى برصورت ہے- بدبودار ہے- بيكہتا ہے تیرے اعمال ایسے ہی گندے تھےوہ کہتا ہے' تیرالباس نہایت متعفن ہے۔ یہ کہتا ہے تیرے اعمال ایسے ہی قابل نفرت تھے۔وہ کہتا ہے'اچھا بتا توسہی اے منحوس تو ہے کون؟ میکہتا ہے تیرے عمل کا مجسمہ-اب بیاس کے ساتھ ہی رہتا ہے اوراس کے لئے عذابوں کے ساتھ ہی ایک عذاب ہوتا ہے- جب قیامت کے دن بیا پی قبرسے چلے گاتو یہ کہے گا' تھہر جاؤ دنیا میں تو نے میری سواری لی ہےاب میں تیری سواری لول گا چنانچہ وہ اس پرسوار ہوجا تا ہے اوراسے مارتا پیلتا' ذلت کے ساتھ جانوروں کی طرح ہنکا تا ہواجہنم میں پہنچا تا ہے۔ یہی معنی اس آیت کے اس جملے کے ہیں۔ دنیا کی زندگانی بجر کھیل تماشے کے ہے ہی کیا' آ کھ بند ہوئی اورخواب ختم - البتہ اللہ سے ڈرنے والے لوگوں کے لئے آخرت کی زندگانی بڑی چیز ہےاور بہت ہی بہتر چیز ہے۔ شہبیں کیا ہو گیا کہتم عقل سے کام ہی نہیں لیتے ؟

قَدْنَعْلَمُ إِنَّهُ لَيَحْزُنُكَ الَّذِي يَقُولُونَ فَانَّهُمْ لَا يَكَدِّبُونَكَ وَلَكِنَ الطَّلِمِينَ بِالْبِ اللهِ يَجْحَدُونَ ﴿ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلُ مِن قَبْلِكَ فَصَبَرُوا عَلَى مَا كُذِّبُوا وَأُوْذُوْ احَتَّى آتُهُ مُنْصُرُنَا وَلَا مُبَدِّلَ لِكُلِّمْتِ اللَّهِ وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَايِ الْمُؤْسَلِيْنَ ٥

ہمیں بخو بی علم ہے کہ تجھے ان کی ہا تیں ربحیدہ کرتی ہیں۔ یقین ماٹنا کہ بیدوراصل تجھے نہیں جھٹلاتے بلکہ پیرظالم تو اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں 🔾 بلاشہ تجھ سے پہلے کے پغیر بھی جیٹلائے ملئے انہوں نے اپنے اس جیٹلائے جانے پراور ایڈاوہی پرصبر کیا یہاں تک کدان کے پاس ہماری مدوآ کپنچی اللہ کی باتوں کا بدلنے والا کوئی نہیں' تیرے یاس پیفیبروں کے حالات پینچے چکے ہیں 🔾

مصطفیٰ علی و بتا ہے کہ آپ اپن قوم کو جھٹلانے نہ مانے اور ایذا کیں پہنچانے سے تک دل نہ موں - فرما تا ہے کہ جمیں ان کی حرکت خوب معلوم ہے۔ آپ ان کی اس لغویت پر ملال نہ کرو۔ کیاا گربیا ہمان نہ لا کیں تو آپ ان کے پیچھے اپنی جان کوروگ لگالیں ہے؟ کہاں تک ان کے لئے حسرت وافسوس کریں گے؟ سمجھا دیجئے اوران کا معاملہ سپر دالہ سیجئے - بیلوگ درامس آپ کوجموٹانہیں جانے بلکہ بیاتو حق کے دشن بیں- چنانچدابوجہل نے صاف کہا تھا کہ ہم مجھے نہیں جھٹلاتے لیکن تو جو لے کر آیا ہے اسے نہیں مانتے ۔ حکم کی روایت میں ہے کہای بارے میں بیآیت نازل ہوئی - ابن ابی حاتم میں ہے کہ اوجہل کوحضور سے مصافحہ کرتے ہوئے دیکھ کر کسی نے اس سے کہا کہ اس بے دین (معاذالله) سے تومصافی کرتا ہے؟ تواس نے جواب ویا کہ اللہ کائم مجھے خوب علم ہے اور کائل بیتین ہے کر بداللہ تعالی کے سے نی ہیں-ہم صرف خاندانی بنایران کی نبوت کے ماتحت نہیں ہوتے - ہم نے آج تک بنی عبد عناف کی تابعدار می نہیں گی-الغرض حضور گورسول اللہ مانتے ہوئے آپ کی فر مانبرداری سے بھا گتے تھے۔

امام محمد بن اسحاق رحمته الله عليه في بيان فرمايا ب كه حضرت زمرى رحمته الله عليه اس قصي كوبيان كرت موس جس ميس ابوجهل ابوسفیان صحر بن حرب اخنس بن شریق کارات کے وقت پوشیدہ طور پر آن کرایک دوسرے کی بے خبری میں رسول اللہ مالیہ کی زبانی قر آن سناہے کہتے ہیں کہان لوگوں نے صبح تک قرآن سنا - روشیٰ ذرای نمودار ہوئی تھی جوبیدالپس چلے- انفاقاً ایک چوک ہیں ایک دوسرے سے ملاقات ہوگئ - جیرت سے ایک دوسرے سے بوچھتے ہیں کہاس دفت یہاں کہاں؟ پھر ہرایک دوسرے سے صاف صاف کہددیتا ہے کہ حضور سے قرآن سننے کے لئے چپ چاپ آ گئے تھے-اب تینوں بیٹھ کرمعاہدہ کرتے ہیں کہ آئندہ ایسانہ کرناور نہ اگراوروں کو خبر ہوئی اوروہ آئے تو وہ تو سچے بکے مسلمان ہو جا کیں گے۔ دوسری رات کو ہرایک نے اپنے طور پر بیگمان کر کے کہ کل رات کے وعدے کے مطابق وہ دونوں تو آئیں گے نہیں' میں تنہا کیوں نہ جاؤں؟ میرے جانے کی سے خبر ہوگی؟ اپنے گھرہے چھپلی رات کے اندھیرے اور سوفتے میں ہرا یک چاا ادر ا کیکونے میں دب کراللہ کے نبی کی زبانی علاوت قرآن کا مزہ لیتار ہااور مجھے کے وقت واپس چلا- اتفاقا آج بھی اس جگ تینوں کا میل ہوگیا-ہرایک نے ایک دوسر ہے کو بڑی ملامت کی - بہت طعن ملامت کی اور نے سرے سے عہد کیا کداب الیم حرکت نہیں کریں ہے - لیکن تیسری شب پھرمبر نہ ہوسکا اور ہرایک ای طرح پوشیدہ طور پر پہنچا اور ہرایک کودوسرے کے آنے کاعلم بھی ہوگیا۔ پھر جمع ہوکرایے تنین برا بھلا کہنے گے اور بڑی سخت قسمیں کھا کرقول قرار کئے کہ اب ایبانہیں کریں گے۔ صبح ہوتے ہی اخنس بن شریق کپڑے پہن کرتیار ہو کر ایوسفیان بن حرب کے پاس اس کے گھر میں گیا اور کہنے لگا اے ابو حظلہ' ایمان سے بتاؤ' بچے بچے کہؤ جوقر آن تم نے محمد (عظافہ) کی زبانی سا' اس کی بابت تمہاری اپنی ذاتی رائے کیا ہے؟ اس نے کہا' ابوثغلیہ سنو! واللہ بہت ی آیتوں کےالفاظ معنی اورمطلب تو میں مجھ گیا اور بہت ی آیتوں کوال ک مرادکومیں جانتا ہی نہیں۔

احنس نے کہا' داللہ یہی حال میراجھی ہے-اب یہاں سے اٹھ کراخنس سیدھا ابوجہل کے پاس پینچا اور کہنے لگا' ابوالحکم تم سی بتاؤ' جو كوتم حضورً سے سنتے ہؤاس ميں تمهارا خيال كيا ہے؟ اس نے كہائ جوسنا ہے اے تواكي طرف ركھ دے بات سيد كه بوعبد مناف اور ہم میں چشمک ہے۔ وہ ہم سے اور ہم ان سے بڑھنا اور سبقت کرنا چاہتے ہیں اور مدت سے بیرسکشی ہور ہی ہے۔ انہوں نے مہما نداریاں اور ر عوتیں کیں۔ تو ہم نے بھی کیں۔ انہوں نے لوگوں کوسواریاں دیں تو ہم نے بھی یہی کیا۔ انہوں نے عوام الناس کے ساتھ احسان وسلوک کے تو ہم نے بھی اپن تھیلیوں کے منہ کھول ڈالے۔ گویا ہم کسی معاملہ میں ان ہے کم نہیں رہے۔ اب جب کہ برابر کی تکر چلی جارہی تھی تو انہوں نے کہا ہم میں ایک نبی ہے۔ سنوچاہے اوھر کی و ٹیااوھر ہوجائے 'نہ تو ہم اس کی تقدیق کریں گے نہ مانیں گے۔ اخنس مایوس ہو گیا اور انھے کر چل دیا ۔ اس آیت کی تغییر میں ابن جریر میں ہے کہ ہدروالے دن اخنس بن شریق نے قبیلہ بنوز ہرہ سے کہا کہ مجد (عقیقہ) تہاری قر ابت کے جیں۔ تم ان کی تبدیال میں ہو۔ تنہیں جا ہے کہ اسٹے تھائے کی مدوکرو۔ اگروہ واقعی نبی ہے تو مقابلہ بے سود ہی نہیں بلکہ سراسر نقصان دہ ہے اور بالفرض نہ بھی ہوتو بھی وہ تبہارا ہے۔ اچھا تھم و و مجھو میں ابوا تھم (یعنی ابوجہل) سے بھی ماتا ہوں۔

وَإِنْ كَانَ كُبُرَ عَلَيْكَ إِعْرَاضُهُمْ فَالِ اسْتَطَعْتَ آنَ تَبْتَغِي نَفَقُ فِي الْأَرْضِ آوَ سُلَمًا فِي السَّمَا فَتَأْتِيهُمْ بِالَة وَلَوْشَاءَ اللهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُلٰى فَلا تَكُونَنَ مِنَ الْجُهِلِيْنَ اللهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُلٰى فَلا تَكُونَنَ مِنَ الْجُهِلِيْنَ اللهُ لَيْمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُونَ وَالْمَوْتِيَ يَبْعَثُهُمُ اللهُ ثُورً إِلَيْهِ يُرْجَعُونَ ﴾

اگران کی سرتابی تھے پرگراں گذر رہی ہے تو اگر تھے ہو سکے تو زمین میں کوئی سرنگ لگا کریا آسان میں کوئی سیڑھی لگا کرانیں کوئی میڑھ وال دے اگر اللہ کو منظور ہوتا تو ان سب کوراہ راست پر جح کر دیتا خبر دار کہیں تو جاہلوں میں سے نہ ہوجانا 🔾 دہی لوگ تبول کرتے ہیں جو گوش دل سے سنتے ہیں۔ مردول کو اللہ تعالیٰ زندہ کر کے

اٹھائےگا۔ پھرسب کےسب اللہ بی کی طرف لوٹائے جا تمیں گے 🔿

(آیت: ٣٦-٣٥) پر فرما تا ہے کہ اگر ان کی ہے ہے رخی ہتھ پر گراں گزرتی ہے اگر ہتھ ہے ہو سکے تو زبین میں کوئی سرنگ کھود

الدوجوم بخرہ یہ بتھ سے مانگتے ہیں 'لا دے یا تیرے بس میں ہوتو کوئی زیندلگا کرآ سان پر چڑھ جااور وہاں ہے ان کی چاہت کی کوئی نشانی لے آ - میں نے مجھے اتی نشانیاں 'اس قدر مجزے دیئے ہیں کہ ایک (نمرها بھی شک نہ کر سکے - اب ان کی طلب مجز ات محض نہ اق ہے اور عناد وضد ہے - کوئی ضرورت نہیں کہ تو انہیں ان کی چاہت کے مجزے ہروفت دکھا تا پھرے - یا اگر وہ تیرے بس کے نہ ہوں تو غم کر کے مہو - اگر اللہ چاہتا تو ان سب کو ہدایت پر شفق کر دیتا - تجھے نا دانوں میں نہ ملنا چاہئے - جیسے اور روایت میں ہے کہ اگر رب چاہتا تو روئے زمین کی مخلوق کومومن بنا دیتا - آ ب کی حرص تھی کہ سب لوگ ایما ندار بن کرآ ہے کا تابعد اری کر بن تو رب نے فریا دیا کہ سبعادیت جس

رہو-اگراللہ چاہتا تو ان سب کوہدایت پرمنفق کردیتا۔ تجھے نادانوں میں نہ ملنا چاہئے۔ جیسے اور روایت میں ہے کہ اگر رب چاہتا تو روئے زمین کی مخلوق کومومن بنادیتا۔ آپ کی حرص تھی کہ سب لوگ ایماندار بن کرآپ کی تا بعداری کریں تو رب نے فرمادیا کہ یہ سعادت جس کے جھے میں ہے تو فیق اس کی رفیق ہوگ ۔ پھر فرمایا کہ آپ کی دعوت پر لبیک کہنا اسے نصیب ہوگا جو کان لگا کرآپ کے کلام کو سے سمجھے۔ یاد رکھے اور دل میں جگہ دے۔ جیسے اور آیت میں ہے کہ بیاسے آگاہ کرتا ہے جو زندہ ہو۔ کفار پر تو کلمہ عذاب ثابت ہو چکا ہے۔ اللہ تعالی

ر کھے اور دل میں جگہ دے۔ جیسے اور آیت میں ہے کہ بیاسے آگاہ کرتا ہے جوزندہ ہو- کفار پرتو کلمہ عذاب ثابت ہو چکا ہے- اللہ تعالی مردوں کواٹھا کر بٹھائے گا' پھراس کی طرف سب کے سب لوٹائے جائیں گے- مردوں سے مرادیہاں کفار ہیں کیونکہ وہ مردہ دل ہیں - تو انہیں مردہ جسموں سے تشبید دی جس میں ان کی ذات وخوار کی ظاہر ہوتی ہے-

وَقَالُوۡا لَوۡلاَ ثُوۡلاَ ثُوۡلاَ عُلَيۡهِ اللّهُ قَادِرٌ عَلَى اللهُ قَادِرٌ عَلَى اللهُ قَادِرٌ عَلَى اللهُ قَادِرٌ عَلَى اللهُ قَادِرُ عَلَى اللهُ قَادِرُ عَلَى اللهُ وَالْمَوْنَ ﴿ وَمَا مِنَ اللّهُ وَاللّهُ اللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ اللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ اللّهُ وَاللّهُ اللّهُ وَاللّهُ وَا اللّهُ اللّهُ وَاللّهُ وَالم

معجزات کے عدم اظہار کی حکمت: ﷺ ﴿ ٣٥-٣٩) کافرلوگ بطوراعتراض کہا کرتے تھے کہ جو معجزہ ہم طلب کرتے ہیں یہ کیوں نہیں دکھاتے ؟ مثلاً عرب کی کل زمین میں چشمول اور آبشاروں کا جاری ہو جانا وغیرہ - فرما تا ہے کہ قدرت الہی ہے تو کوئی چیز باہنہیں لیکن اس وقت حکمت الہیہ کا تقاضا یہ بیس - اس میں ایک ظاہری حکمت تو یہ ہے کہ تہمارے چاہوئے معجزے کود مکھے لینے کے بعد بھی اگرتم ایمان نہ لائے تو اصول الہیہ کے مطابق تم سب کو اس جگہ ہلاک کر دیا جائے گا۔ جیسے تم سے اسٹھے لوگوں کے ساتھ ہوا۔ ثمود یوں کی نظیر تمہارے سامنے موجود ہے۔ ہم تو جو چا ہیں نشان بھی دکھا سکتے ہیں اور جو چا ہیں عذاب بھی کر سکتے ہیں۔ چرنے چکنے والے جانورااڑنے والے پرند بھی مہاری طرح وسم ہم کے ہیں مثلاً پرندا کیا۔ امت انسان ایک امت وغیرہ - یا ہے کہ وہ بھی سب تہماری ہی طرح مخلوق ہیں۔ سب پراللہ کاعلم محیط ہے۔ سب اس کی کتاب میں لکھے ہوئے ہیں۔ نہ کسی کا وہ رزق بھولے نہ کسی کی حاجت اسکے نہ کسی کی حسن تدبیر سے وہ فافل خشکی ٹری کا ایک ایک ایک جائدار اس کی حفاظت میں ہے۔ جینے فرمان ہے وَ مَا مِنُ دَابَّةٍ فِی الْاَرُضِ اِلَّا عَلَی اللهِ رِزُقُهَا اللهِ مِنْ عَلَیْ مِنْ کَلُو مِنْ کَلُو مِنْ کَلُو مِنْ کَلُو مِنْ کَلُو مِنْ کَلُو کُلُو وَ مِنْ اللهِ مِنْ کَلُو مِنْ کِلُو کُلُو کُلُو

ابویعلی میں حضرت جابر بن عبداللہ ہے مروی ہے کہ حضرت عرقی دوسال کی خلافت کے زمانہ میں سے ایک سال ٹڈیاں دکھائی ہی نہیں دیں تو آپ کو بہت خیال ہوااور شام عراق یمن وغیرہ کی طرف سوار دوڑائے کہ دریافت کرآئیں کی ٹڈیاں اس سال کہیں نظر بھی پڑیں انہیں ؟ یمن والا قاصد جب واپس آیا تو آپ نے ساتھ مٹھی بحر ٹڈیاں بھی لیٹا آیا اور حضرت فاروق اعظم کے سامنے ڈال دیں۔ آپ نے انہیں دیکھ کر تین مرتبہ بھی کہی اور ڈرایا میں نے رسول اللہ علی ہے سناہے کہ اللہ عزوہ کی اللہ علی ہے اس کے بعد تو ہلاکت کا سلسلہ شروع ہوجائے گابالکل اس جیس اور چارسوکی تب کا دھا گہوٹ گیا اور موتی کے بعد دیگر رجھڑنے لگ گئے۔

پھر فرماتا ہے سب کا حشر اللہ کی طرف ہے یعنی سب کوموت ہے۔ چو پایوں کی موت بی ان کا حشر ہے۔ ایک قول تو یہ ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ میدان محشر میں بروز قیامت یہ بھی اللہ جل شانہ کے سامنے جمع کئے جائیں گے جیسے فرمایا وَاِذَا لُو حُو سُ حُشِرَتُ منداحمہ میں ہے کہ دو بکریوں کو آپس میں لڑتے ہوئے دکھے کررسول اللہ عظیمی نے حضرت ابوذر ٹے سے دریافت فرمایا کہ جانے ہو یہ کیوں لڑر بی جی ؟ جواب ملا کہ میں کیا جانوں؟ فرمایا کیکن اللہ تعالی جانتا ہے اور ان کے درمیان وہ فیصلہ بھی کرے گا۔ ابن جریر کی ایک اور روایت میں آئی زیادتی جس کے کہ اڑنے والے جرا یک پرند کا علم بھی ہمارے سامنے بیان کیا گیا ہے۔

مندکی ایک اورروایت میں ہے کہ بے سینگ بحری قیامت کے دن سینگ والی بحری سے اپنابدلہ لے گا-حفرت ابو ہریرہ سے مردی ہے۔ کہ تمام مخلوق جو پائے بہائم پرند وغیرہ غرض تمام چیزیں اللہ کے سامنے حاضر ہوں گا۔ پھران میں یہاں تک عدل ہوگا کہ بے سینگ والی بحری کو اگر سینگ والی بحری کو اگر سینگ والی بحری کو اگر سینگ والی بحری کو اور اس کا بھی بدلہ دلوایا جائے گا۔ پھران سے جناب باری فرمائے گا تم مٹی ہوجا و اس سینگ والی بحری بھی مردی ہے۔ پھرکا فروں کی مثال بیان گائی وقت کا فربھی یہی آرزد کریں کے کہ کاش ہم بھی مٹی ہوجاتے صور والی حدیث میں میر فوعاً بھی مردی ہے۔ پھرکا فروں کی مثال بیان گائی ہے کہ دوہ اپنی کم علمی اور بچ نہی میں ان بہروں گوگلوں کے شل بیں جواند میروں میں ہوں۔ بتا و تو وہ کیسے راہ راست پر آستے ہیں؟ نہ کی کی سین نہ پھرد کی میں۔ جیسے سورہ بقرہ کی ابتداء میں ہے کہ ان کی مثال اس شخص جیسی ہے جو آگ سلگائے۔ جب آس پاس کی جیزیں اس پر روش ہوجا ئیں اس وقت آگ بچھ جائے اور وہ اند ھیر یوں میں رہ جائے اور پکھے نہ دکھے سے۔ ایسے لوگ بہرے کو نگئی اند ھے ہیں۔ وہ راہ راست کی طرف لوٹ نہیں سکتے۔ اور آست میں ہے اور کو کھ گئی بنگر پر گئے ہوں کی بنگر پائے جی آئی کو کھنے کے اس کی اند ھے ہیں۔ وہ راہ راست کی طرف لوٹ نہیں سکتے۔ اور آست میں ہے اور کو کھ گئی بنگر پر گئے بی بنگر ان کا ناند ھیروں کے جو اس کی بنگر پر گئے گئی بنگر پر گئے بی بنگر پر گئے ہیں۔ اس کی میں ان دھروں کے جو آگ کھ گئی بنگر پر گئے ہی بنگر پر گئے ہیں۔ اس کی دوراہ راست کی طرف لوٹ نہیں سکتے۔ اور آست میں ہے اور کھ کھوں کے دوراہ راست کی طرف لوٹ نہیں سکتے۔ اور آست میں ہے اور کھ گئی بنگر پر گئی بنگر پر گئی ہے۔



فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَمُوا ۖ وَالْحَدُ بِلهِ رَبِّ الْعُلَمِينَ ٥

کین ان کے دل بخت ہو گئے اور وہ جو کچھ کررہے ہیں اسے شیطان نے ان کی نظر میں زینت دے دی۔ جو نسیحت انہیں کی گئی تھی ۞ جب یہ اسے فراموش کر ہیٹھے تو ہم نے بھی ان پر ہر چیز کے درواز سے کھول دیئے یہاں تک کہ جو کچھ دیۓ گئے تھے اس پر اترانے گئے تو ہم نے انہیں اچا تک پکڑلیا تو وہ ایک دم ناامید ہوگئے ۞ پس ظالم لوگوں کی جڑیں کاٹ دی گئیں۔سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے ۞

قَالُ اَرَّيَتُمْ اِنَ اَخَذَ اللهُ سَمْعَكُمْ وَابْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلَى قَالُوْبِكُمْ مِنْ اِللهُ غَيْرُ اللهِ يَاتِئِكُمْ بِهِ أَنْظُرْ كَيْفَ نَصَرِّفُ اللّايْتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُونَ ﴿ قَالُ اَرَّ يَتَكُمُ اِلْ اللّهِ اللّهِ يَاتِئِكُمْ اِللّهِ اللّهِ اللّهُ الرّبَالِينَ اللهُ مُنَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ السّلِينَ اللهُ مُنَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ فَمَنْ المَن وَاصَلَحَ فَل حَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿ فَمَنْ المَن وَاصَلَحَ فَل المَوْفَ عَلَيْهِمْ وَلا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴾ فَمَنْ المَن وَاصَلَحَ فَل حَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴾ فَمَنْ المَن وَاصَلَحَ فَل حَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴾

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوا بِالْيِتِنَا يَمَشُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ١

دریافت تو کر کہاچھا بیتو بتلا وُ کہا گراللہ تعالیٰ تبہاراسنتا اورتمہاری آ تکصیں لے لے اورتمہارے دلوں پرمہر لگا دیتو اللہ کے سوا کون ہے جوتمہیں بیرسب لا دے ' دیکھ لے کہ ہم کس کس طرح دلائل بیان کررہے ہیں۔ پھر بھی وہ روگرداں ہورہے ہیں 🔾 پوچھاتو کہ اچھا یہ بھی بتاؤ کہ اگرتمہارے پاس عذاب اللہ اچا تک آ جائے پاکھلم کھلا آ جائے تو کیا ظالموں کے سوااورلوگ بھی ہلاک کردیئے جا کیں گے؟ 🔾 ہم تو رسولوں کوصرف خوشخریاں سنانے والے اور ڈرانے والے بنا کر ہی بھیجتے ہیں۔ پھر جوالیان لائیں اور نیک کام کریں' ان پر نہ تو کوئی ڈرخوف ہے نیاداس اور مایوی 🔿 اور جو ہماری آیوں کو جھٹلائیں' آہیں ان کی بدکاری کے باعث

محروم اور کا مران کون : 🌣 🌣 (آیت: ۴۷-۹۹) فرمان ہے کہ ان مخالفین اسلام سے پوچھوتو کہ اگر اللہ تعالیٰتم ہے تہمارے کان اور تمهارى آئكيس چين لے جيے كداس نے تمهيں ديتے ہيں جيے فرمان ہے هُوَ الَّذِيِّ أَنْشَاكُمُ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمُعَ وَالْاَبُصَارَاكُ یعنی اللہ خالق کل وہ ہے جس نے تنہیں پیدا کیااور تنہیں سننے کو کان اور دیکھنے کو آئکھیں دیں۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ مراد چ**ی**ین **لینے سے شر**ی نفع ند پہنچانا ہو-اس کی دلیل اس کے بعد کا جملہ دل پر مہرلگا دینا ہے- جیسے فرمان ہے اُمَّنُ یَّمُلِكَ السَّمُعَ وَالْاَ بُصَارَ كون ہے جوكان كا اور آ تكھوں كا ما لك بو؟ اور فرمان ہے وَ اعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرُءِ وَ قَلْبِهِ جان لوكه الله تعالى انسان كاوراس كول ك درمیان حائل ہے۔ یہاں ان سے سوال ہوتا ہے بتلا و تو کہ اللہ کے سوااور کوئی ان چیزوں کے واپس دلانے پر قدرت رکھتا ہے؟ یعنی کوئی نہیں رکھتا۔ دیکھ لے کہ میں نے اپٹی توحید کے کس قدرز بردست ٔ پرزور ٔ صاف اور جچے تلے دلائل بیان کردیئے ہیں اور بیٹابت کرویا کہ میرے سوا سب بےبس ہیں۔ لیکن میشرک لوگ باد جوداس قدر تھلی روشن ہادرصاف دلیلوں کے حق کوئیس مانے بلکہ اوروں کو بھی حق کوشلیم کرنے سے روکتے ہیں۔ پھر فرما تا ہے ذرااس سوال کا جواب بھی دو کہ اللہ کا عذاب تمہاری بے خبری میں یا ظاہر کھلم کھلاتمہارے پاس آ جائے تو کیا سوا ظالموں اورمشر کوں کے کسی اور کو بھی ہلاکت ہوگی؟ لیعنی نہ ہوگی – اللہ کی عبادت کرنے والے اس ہلاکت سے محفوظ رہیں گے۔ جیسے اور آیت میں ہے اَلَّذِیْنَ امَنُوا وَلَمْ یَلْبِسُوّا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمِ الْخ ، جولوگ ایمان لائے اوراپے ایمان کوشرک سے خراب نہ کیا ان کے لئے امن وامان ہے اور وہ ہدایت یافتہ ہیں۔ پھر فرمایا کہ رسولوں کا کام تو یہی ہے کہ ایمان والوں کو ان کے در جوں کی خوشخبریاں سنا کیں اور کفار کو اللہ کے عذاب سے ڈرائیں - جولوگ دل ہے آپ کی بات مان لیں اوراللہ کے فرمان کے مطابق اعمال بجالائیں انہیں آخرت میں کوئی ڈر خوف نہیں اور دنیا کے چھوڑنے پر کوئی ملال نہیں - ان کے بال بچوں کا اللہ دالی ہے اور ان کے تر کے کا وہی حافظ ہے- کا فروں کو اور جمٹلانے والول کوان کے کفروفتن کی وجہ سے بڑے خت عذاب ہول گے کیونکہ انہوں نے اللہ کے فرمان چھوڑ رکھے تنے اوراس کی نافر مانیوں میں مشنول تھے۔اس کے ترام کردہ کاموں کوکرتے تھے اور اس کے بتائے ہوئے کاموں سے بھا گتے تھے۔

قُلْ لا آقُولُ لَكُو عِنْدِي خَزَايِنُ اللهِ وَلا آعَلَمُ الْغَيْبَ وَلا اَقُولُ لَكُمُ النِّ مَلَكُ إِنْ اَتَّبِعُ اللَّهُ مَا يُوْتِي إِلَى اللَّهُ مَا يُوْتِي إِلَى اللَّهُ قُلْ هَالْ يَسْتَوِى الْآعُلَى وَالْبَصِيْرُ أَفَلا تَتَفَكَّرُونَ ١٤ إِنَّا اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ وَآنْدِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُونَ أَنْ يُحْشَرُوۤ إِلَىٰ رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ

مِّنْ دُونِهِ وَلِيُّ وَلا شَفِيْعُ لَعَلَهُمْ يَتَقُونَ۞

کہدے کہ میں تم سے بینیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے فزانے ہیں نہ میں غیب جانتا ہوں اور نہیں تہم ہیں ہے کہ ہیں فرشتہ ہوں ہیں قو صرف اس کی تا بعداری کرتا ہوں جو میری طرف وقی کی جاتی ہے چھو کہ کیانا بیٹا اور آ تکھوں والا ہرا ہر ہوسکتے ہیں؟ پھر بھی کیاتم غور نہیں کرنے؟ ۞ اس قر آن کے ساتھ تو آئییں ڈراد ہے جواپنے رب کی طرف جمع کئے جانے کا خوف رکھتے ہیں (جبکہ)اس کے سواان کا کوئی حمایتی اور سفار شی نہ ہوگا تا کہ دہ پر ہیزگاری کریں ۞

مسلمانو! طبقاتی عصبیت ہے بچو: ہے ہی اللہ تعالی اپنی ہی تالیہ ہے فرماتا ہے کہ لوگوں میں اعلان کردو کہ میں اللہ خزانوں کا مالک نہیں نہ جھے ان میں کی طرح کا اختیار ہے۔ نہ میں یہ کہتا ہوں کہ میں غیب کا جانے والا ہوں۔ رب نے جو چیزیں خاص اپنے علم میں رکھی ہیں 'جھے ان میں سے بچہ بھی معلوم نہیں۔ ہاں جن چیز وں سے خوداللہ جھے مطلع کردے 'ان پر جھے اطلاع ہوجاتی ہے۔ میرا یہ بھی رعویٰ نہیں کہ میں کوئی فرشتہ ہوں' میں تو انسان ہوں۔ اللہ تعالی نے جھے جوشرف دیا ہے بعنی میری طرف جو وی نازل فرمائی میرا یہ بھی را یہ بھی رعویٰ نہیں کہ میں کوئی فرشتہ ہوں' میں تو انسان ہوں۔ اللہ تعالی نے جھے جوشرف دیا ہے بعنی میری طرف جو وی نازل فرمائی ہے' میں ای کاعمل پیرا ہوں۔ اس سے ایک ہالشت ادھر ادھو نہیں ہی کیا جو فحض جو جانتا ہے کہ جو بھی تیری طرف تیرے رب کی جانب سے اترا ہے' حق ہے اس محتص جیسا ہوسکا ہے جو نا بینا ہے ؟ نصیحت تو صرف وہی حاصل کرتے ہیں جو تقلید ہیں۔ اے نی علیہ آ پ قرآن کے در بعد انہیں راہ راست پر لا کیں جو رب کے سامنے کھڑے ہونے کا خوف دل میں رکھتے ہیں۔ حساب کا کھڑکا رکھتے ہیں۔ اس میں اس کے سوادورکوئی ان کا قریبی یا سفارشی نہ ہوگا۔ وہ اگر مندا ہو کوئی شفاعت کے ذریعہ انہیں راہ رامات کہ ہو تا ہے۔ اس دن اس کے سوادورکوئی ان کا قریبی یا سفارشی نہ ہوگا۔ وہ اگر مندا ہوں کرنا ہی ہے تھوٹیں اور قیا مت کے عذا بوں سے چھوٹیں اور نہیں ہیں۔ تی ہیں۔ حساب کا کھڑکا رکھتے ہیں۔ کہر کی کھرکس کے کہر کی کہر کی ہو کہر کی ہوں۔ کہر کہر کی کہر کی ہو کھر کی ہو کس کے کہر کی ہو کہر کی ہو کھر کی کی ہو کہر کی ہو کہر کی ہو کہر کی ہو کہر کو کہر کی ہو کہر کھر کی کی کھر کی کو کھر کی کھر کی کو کھر کی کو کھر کی ہو کی کو کھر کی کو کھر کی کی کو کھر کی کو کھر کی کو کھر کی کو کو کھر کی کھر کی

وَلاَ تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدُوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهُ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْ قَمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْ فَتَطُرُدَهُمُ فَتَكُوْنَ مِنَ الظَّلِمِيْنَ هُ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْ فَتَطُرُدَهُمُ فَتَكُوْنَ مِنَ الظَّلِمِيْنَ هُ وَكَذَٰ لِكَ فَتَنَا بَعْضَهُمْ بِبَعْضِ لِيقُولُوْ الْهَوُلاَءِ مَنَ اللهُ عَلَيْهِمَ مِنْ بَيْنِنَا اللهُ مِنْ اللهُ بِأَعْلَمَ بِالشَّكِرِيْنَ هُ

ا پنے پاس سے آئیں ہرگز دور نہ کرنا جوشح شام اپنے رب سے مناجا تیں کرتے ہیں۔ ای کے دیدار کے طالب ہیں' تجھ پران کا کوئی صاب نہیں اور نہ تیرا کوئی صاب ان پر ہے کہ تو آئیں دور کرے۔ پھر تو تو آپ طالموں میں سے ہوجائے گا ۞ ای طرح ہم نے بعض لوگوں کا بعض سے امتحان کرلیا تا کہ بیکہیں کہ کیا یہی وہ لوگ ہیں جن پراللہ نے ہم سب کے درمیان میں سے احسان کیا' کیا اللہ تعالیٰ شکر گذار دں کو بخو فی جانے والائیں؟ ۞

(آیت:۵۲_۵۳) پرفرماتا ہے بیمسلمان غرباء جو صبح شام اپنے پروردگارکانام جیتے ہیں خبردار انہیں حقیر نہ مجھنا - انہیں اپنے پاس سے نہ ہٹانا بلکم انہی کواپی محبت میں رکھ کر انہی کے ساتھ بیٹھ اٹھ - جیسے اور آیت میں ہے واُصِبُر نَفُسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدُعُونَ رَبَّهُمُ الخ بین انبی کے ساتھ رہ جوج شام اپنے پروردگار کو پکارتے ہیں۔ ای کی رضامندی کی طلب کرتے ہیں۔ خبر داران کی طرف ہے آئیس نہ پھیرنا کہ دینا کی زندگی کی آ سائٹ طلب کرنے گلو۔ اس کا کہا نہ کرنا جس کے دل کوہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے اوراس نے اپنی خواہش کی ہیردی کی ہے اوراس کا ہرکام صدے گر راہوا ہے بلکہ ان کا ساتھ دے جوشع شام اللہ کی عبادت کرتے ہیں اوراس سے دعا کی خواہش کی ہیردی کی ہے اوراس کا ہرکام صدے گر راہوا ہے بلکہ ان کا ساتھ دے جوشع شام اللہ کی عبادت کرتے ہیں اوراس سے دعا کی استجب آئے ہیں۔ بعض بزرگ فرماتے ہیں مراواس سے فرض نمازیں ہیں۔ اور آیت ہیں ہے و قال رقیع کم آدعو نی آستجب آئے کم تمہار دے رب کا اعلان ہے کہ جھے سے دعا کی کرو سے ان کا ارادہ اللہ کریم کے دیدار کا ہے۔ کمش خلوص اخلاص والی ان کی نیش ہیں۔ ان کا کوئی حساب تھے پڑئیس نہ تیرا کوئی حساب ان پر۔ جتاب نوح علیہ السلام سے جب ان کی تو میں۔ ان کا کوئی حساب تھے پڑئیس نہ تیرا کوئی حساب ان پر۔ جتاب نوح علیہ السلام سے جب ان کی تو میں۔ ان کا تو ایک ترب سکین لوگوں کو اپنی تو آپ نے بھی جو اب کا کا جھے کیا علم ہے۔ ان کا حساب تو میر سے رب ہے لیکن تمہیں انتا بھی شعور نیس۔ پھر بھی تم نے ان فریب سکین لوگوں کو اپنی مجلس میں میر ہو جائے گا۔ مندا جہ میں ہے کہ قریش کی تو یا در کھنا تمہار اشار بھی طالموں میں ہو جائے گا۔ مندا جہ میں ہے کہ قریش کی ہور سے برائی کہ میں تھور تی کی اللہ عنہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ حضرت کیا ل شرف میں اللہ عنہ حضرت کیا ل رضی اللہ عنہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ حضرت کیا سے بیشے ہیں؟ تو آ ہت و اندر به سے محرت کیا رہیں تک ساتھ بیشے ہیں؟ تو آ ہت و اندر به سے باللہ ان کرین تک ساتھ بیشے ہیں؟ تو آ ہت و اندر به سے باللہ مار کی تک ساتھ بیشے ہیں؟ تو آ ہت و اندر به سے باللہ ان کرین تک ساتھ بیشے ہیں؟ تو آ ہت و اندر به سے باللہ ان کی تو یادر کو سے کہ کہ کے گو کو کھر کی کو کو کھر کے گو کہ کھر کو کو کو کھر کے گو کو کھر کیا گو کو کھر کیا گو کہ کی کو کو کہ کی کو کو کو کھر کیا گو کو کھر کیا گو کے کہ کو کو کو کو کھر کیا گو کو کو کھر کی کو کو کو کھر کو کو کھر کی کو کو کو کو کھر کو کو کو کھر کو کو کھر کو کو کھر کی کو کو کو کو کھر کو کو کھر کو کو کو کھر کو کو کو کھر کو کو کھر کو کھر کو کو کو کو کھر کی کو کو کو

وَإِذَا جَاءَكَ اللَّذِيْنَ يُؤْمِنُونَ بِالْتِنَا فَقُلْ سَلَّمُ عَلَيْكُمُ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَى نَفْسِهِ الرَّحْمَة 'آتَهُ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمُ سُوْءًا' بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابِ مِنْ بَعْدِم وَاصِلَحَ فَآتَهُ عَفُورٌ رَّحِيمُ

اور جب تیرے پاس وہلوگ آ کیں جو ہماری آینوں پرائیمان لاتے ہیں تو تو کہدکتم پرسلام نازل ہوں۔تہمارے رب نے خاص اپنے او پر دحمت ورحم لازم کرلیا ہے کہتم میں سے جوبھی بیجہنا دانی کوئی بدی کرکے پھراس کے بعد بی تو ہگر لے اور نیک کاری کرے تو وہ بخشنے والامہر بان ہے 🔾

(آیت:۵۳) حضور علی کے اور ذی وقعت لوگوں میں سے تو اس وقت یونبی کوئی اکا دکا آگیا تھا۔ بہا لوگ سے۔ مرذ مورت کونٹر کی نظام کے مطبع اور فرمانبردار ہوتے رہے۔ تو م نوح نے کہا تھاو ما نئر ک انتہ تو کی اکا دکا آگیا تھا۔ بہا لوگ دراصل انہیا علیم السلام کے مطبع اور فرمانبردار ہوتے رہے۔ تو م نوح نے کہا تھاو ما نئر ک انتہ تو کی ہے۔ شاہ دوم ہر قل نے جب ابوسفیان سے حضور کی بابت بیدریافت کیا کہ شریف تابعداری ہم میں سے رد میل اور بوقوف کو کوں نے ہی کی ہے۔ شاہ روم ہر قل نے جب ابوسفیان سے حضور گی بابت بیدریافت کیا کہ شریف تابعداری ہم میں سے رد میل اور بوقوف کو کوں نے ہی کی ہے۔ شاہ روم ہر قل نے جب ابوسفیان سے حضور گی بابت بیدریافت کیا کہ شریف لوگوں نے اس کی بیروی افتیار کی ہے؟ یاضعیف لوگوں نے ہی کی ہے۔ شاہ روم ہر قل نے جب ابوسفیان سے حضور گی بابت بیدریافت کیا کہ شریف نگوں نے جواب دیا تھا کہ صحیف کو گوں نے بادشاہ نے اس سے بیہ بھی ہوتا ہے۔ الغرض مشرکین مکہ ان ایما نداروں کا فداق اثر آتے سے اور آئیس ستا تے سے۔ جہاں تک بس چتا آئیس سزا میں دیچے اور کہتے کہ بینا کمکن ہے کہ بھلائی آئیس تو نظر آجائے اور ہم یونبی رہ جا کیس تاری اور کئی تاب کی بین ہی ہے کہ کو کئی تاب کے جواب میں خواب میں خواب کے جواب میں خواب میں خواب کے جواب میں خواب کے ہوائی ہو کہ کو کہ تھاری صاف اور واضح آتے ہو ہو کہ تو ہو گوگر اروں کو اللہ خوب جواب نے اتوال وافعال اور دی ارادوں کو درست کھتے ہیں ان کے ایسے ہی تول کے جواب میں خوابا گیا کہ شکر گر اروں کو اللہ خوب جواب نے اتوال وافعال اور دی ارادوں کو درست کھتے ہیں۔ اللہ تعالی آئیس سلامتوں کی راہیں دکھا تا ہے اور اندھ جریوں سے نکال کرنوری طرف لاتا ہے اور سیدھی راہ کی رہنمائی کرتا ہے۔ ہی اس کے جواب میں خواب میں خواب میں میں تھیں تھا تا ہے اور انداز کی اور کی میں تو بی سے تکال کرنوری طرف لاتا ہے اور سیدھی راہ کی راہیں دکھا تا ہے اور انداز کر سید کی ان کے اور ہو تا ہوں کی ان کے ایسے کی اور کی کرنے کی اور کی طرف کا تا ہے اور ایس سامتوں کی راہیں دکھا تا ہے اور انداز کی سے تکال کرنوری طرف کا تا ہے اور ہو تاب کی کرنوں کی کرنوں کی کرنوں کی راہیں دکھا تا ہے اور انداز کی سید کی ان کے اور ہو تا ہوں کیا کہ کرنے کہ کرنوں کی کرنوں کی کرنوں کی کرنوں کی کرنوں کی کراہیں دکھا تا ہے اور انداز کی کرنوں کی کرنوں کی کرنوں کی کرنوں کی کرنوں کی

ذوالشمالين يزيداوراني جيادرحفرات رضى التعنيم اجمعين-انبى دونول جماعتول كي بارے يس آيت و كذلك فتنا بهى نازل بوكى-حضرت عر ان آیول کوس کرعذرمعذرت کرنے گئے۔اس پر آیت و اذا جاء ك الذين يو منون الخ نازل ہوئى - آخرى آیت میں تکم ہوتا ہے کہ ایمان والے جب تیرے پاس آ کرسلام کریں توان کےسلام کا جواب دو۔ اُن کا احتر ام کرواور انہیں اللّٰہ کی وسیح رحت کی فہر دو کہ

اللدتعالى نے اپنے فضل وكرم سے اپنفس پررحم واجب كرليا ہے-بعض سلف مع منقول ہے كد كناه بر مخص جہالت ہے ہى كرتا ہے-عكرمة فرماتے ہیں ونیاساری جہالت ہے۔غرض جوبھی کوئی برائی کرے پھراس سے ہٹ جائے اور پورااراد وکر لے کہ آئندہ بھی الی حرکت نہیں کرے گااور آ گے کے لئے اپنے عمل کی اصلاح بھی کر لے تو وہ یقین مانے کہ غفوروچیم اسے بخشے گا بھی اوراس پرمہر بانی بھی کرے گا-

منداحديس برسول الله على فرمات بين كه الله تعالى في جب مخلوق كي قضا وقدرمقرر كي توايي كتاب بين لكها جواس ك ياس عرش کے اوپر ہے کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔ ابن مردوبی میں حضور کا فرمان ہے کہ جس وفت اللہ تعالی اپنے بندول کے نصلے کردےگا'اپنے عرش کے بنچے ہے ایک کتاب نکالے گاجس میں میتح رہے کہ میرارحم وکرم میرے غصے اور غضب ہے زیادہ بڑھا ہوا ہے اور میں سب سے زیادہ رحمت کرنے والا ہوں۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ ایک بار مٹھیاں بھر کرا پی مخلوق کوجہنم میں سے نکا لے گا جنہوں نے کوئی بھلائی نہیں کی ان کی پیشانیوں پر تکھا ہوا ہوگا کہ بیاللہ تعالی کے آزاد کردہ ہیں-حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عندفر ماتے ہیں کہ تورات میں ہم لکھا دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے زمین وآسان کو پیدا کیا اور اپنی رحمت کے سوجھے کئے۔ پھرساری مخلوق میں ان میں سے ایک حصہ رکھا اور نانوے حصابے پاس باقی رکھے۔اس ایک حصدرحت کا پیظہور ہے کہ مخلوق بھی ایک دوسرے پرمبر بانی کرتی ہے اور تواضع سے پیش آتی ہاورآ پس کے تعلقات قائم ہیں-اوٹنیٰ گائے کری پرند مجھلی دغیرہ جانورا پینے بچوں کی پرورش میں تکلیفیں جھیلتے ہیں اوران پر پیارومجت کرتے ہیں-روز قیامت میں اس حصے کو کامل کرنے کے بعداس میں نناوے حصے ملا لئے جائیں گے۔ فی الواقع رب کی رحت اوراس کا فضل بہت ہی وسیع اور کشادہ ہے۔ بیحدیث دوسری سند سے مرفوعاً بھی مروی ہے اور الیی ہی اکثر حدیثیں آیت و رحمتی و سعت کل شنبی کی تغییر میں آئیں گی-ان شاءاللہ تعالی-ایسی ہی احادیث میں ہے ایک ریجھی ہے کہ حضور یے حضرت معاذین جبل رضی اللہ عنہ ہے بوچھا' جانتے ہواللہ کاحق بندوں پر کیاہے؟ وہ یہ ہے کہ وہ سب ای کی عبادت کریں ادراس کے ساتھ کی کوشریک نہ کریں۔ پھرفر مایا جانتے ہو' بندے جب پیکرلین توان کاحق اللہ تعالیٰ کے ذمہ کیا ہے؟ یہ ہے کہ وہ انہیں عذاب نہ کرے-منداحمہ میں بیحدیث بروایت حضرت ابو ہر برہؓ مروی ہے۔

ہم ای طرح اپنی آبوں کو تعمیل سے بیان کرتے ہیں تا کہ گنہ گاروں کا طریقہ طاہر ہوجائ ۞ کہدے کہ جھے صاف شخ کردیا گیا ہے کہ میں ان کی عبادت کروں جہنہیں تم پکارتے رہے ہو۔ کہد سے کہ جنہیں تم پکارتے رہے ہو۔ کہد سے کہ جنہیں تم پکارتے رہے ہو۔ کہد سے کہ میں ندر ہوں ۞ کہد سے کہ میں تو اسپ نے دب کی صاف دلیل پر ہوں اور تم اسے جمٹلارہے ہو۔ جس عذاب کی تم جلدی جارہ وہ میر سے پائیس موائے اللہ تعالیٰ کے کسی کا تھم نہیں چات وہ میں تو اسپ نے کہر فیصلے کرنے والاہے ۞

نیک و بدکی وضاحت کے بعد؟ ﴿ ﴿ آیت:۵۵-۵۵) لیمنی جس طرح ہم نے اس سے پہلے ہدایت کی باتیں اور بھلائی کی راہیں واضح کردیں' نیکی بدی کھول کھول کر بیان کردی' ای طرح ہم ہراس چیز کا تفصیلی بیان کرتے ہیں جس کی تنہیں ضرورت پیش آنے والی ہے۔ اس میں علاوہ اور فوائد کے ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ مجرموں کا راستہ نیکوں پر عمیاں ہوجائے۔ ایک اور قرات کے اعتبار سے یہ مطلب ہے تا کہ تو گنہگاروں کا طریقہ واردات لوگوں کے سامنے کھول دے۔

پھر تھم ہوتا ہے کہ اے نبی علی اوگوں میں اعلان کردو کہ میرے پاس اللی دلیل ہے۔ میں اپنے رب کی دی ہوئی تجی شریعت پر قائم ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے میر ہے پاس وتی آتی ہے۔ افسوس کہتم اس حق کو جمٹلار ہے ہو۔ تم اگر چہنذ ابوں کی جلدی مجار ہے ہوئیکن عذا ب کالا نامیر ہے اختیار کی چیز نہیں۔ یہ سب پچھاللہ کے تعلم کے ماتحت ہے۔ اس کی مصلحت وہی ہے اگر چاہے دیر سے لائے اگر چاہے تو جلدی لائے۔ وہ حق بیان فرمانے والا اور اپنے بندوں کے درمیان فیصلے کرنے والا ہے۔ سنواگر میرا ہی تھم چلا 'میر ہے ہی اختیار میں ثواب وعذا ب ہوتا 'میر ے بس میں بقا اور فنا ہوتی تو میں جو چاہتا ہو جا یا کرتا۔

قُلُ لَوْ أَنَّ عِنْدِى مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهُ لَقُضِيَ الْأَمْرُ بَيْنِي وَبَيْنَكُمُ وَاللهُ اَعْلَمُ بِالطَّلِمِينَ ﴿ وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لِا الطَّلِمِينَ ﴿ وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لِا يَعْلَمُهَا اللهُ هُو وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِ فِي طُلْمُتِ الْأَرْضِ وَالْبَحْرُ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَرَقَةٍ اللهِ يَعْلَمُهَا وَلا حَبَةٍ وَالْبَحْرُ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ قَرَقَةٍ اللهِ فِي كِتْبِ مُبَيْنِ ﴿ وَلا رَطْبِ قَلا يَاسِ اللهِ فِي كِتْبِ مُبَيْنِ ﴿ وَلا رَطْبِ قَلا يَاسِ اللهِ فِي كِتْبِ مُبَيْنِ ﴿

کہدے کہ اگروہ عذاب میرے بس میں ہوتے جن کوتم ابھی ابھی طلب کررہے ہوئو کبھی کا ہمارا آپس کا جھکڑا طے ہو چکٹا اللہ تعالیٰ ظالموں کے حال ہے بخو بی واقف ہے ۞ غیب کی تنجیاں صرف اس کے پاس ہیں جنہیں اس کے سواکوئی اور ٹبیس جانتا۔ وہ تری خشکی کی ہر چیز کاعلم رکھتا ہے جو پید جعز نے اس کا بھی اے علم ہے۔ زبین کے اندھیروں میں کوئی وانداورکوئی تری اور خشکی الی ٹبیس جوکھلی کتاب میں نہ ہو ۞

(آیت: ۵۹-۵۹) اور میں تو ابھی اپنے اور تمہارے درمیان فیصلہ کر لیتا اور تم پر وہ عذاب برس پڑتے جن سے میں تہمیں ڈرار ہا ہوں۔ بات یہ ہے کہ میرے بس میں کوئی بات نہیں اختیار والا اللہ تعالی اکیلا ہی ہے۔ وہ ظالموں کو بخو بی جانتا ہے۔ بخاری وسلم کی ایک صدیث میں ہے کہ حضرت عاکثہ صدیقہ صنی اللہ تعالی عنہا نے ایک بار رسول اللہ تعلیق ہے دریا فت کیا کہ یا رسول اللہ احدے زیادہ بخاری کا تو آپ پرکوئی دن نہ آیا ہوگا؟ آپ نے فر مایا عاکشہ لیا پوچھتی ہو کہ مجھے اس قوم نے کیا کیا ایڈ اکس پہنچا کیں؟ سب سے زیادہ بحاری کا تو آپ پرکوئی دن نہ آیا ہوگا؟ آپ نے فر مایا عاکشہ لیا پوچھتی ہو کہ مجھے اس قوم نے کیا کیا ایڈ اکس پہنچا اور میں نے اس سے آرزو کی کہوہ میراساتھ دے گراس نے میری بات نہ مائی ۔ واللہ میں تخت مگلین ہو کہ وہاں سے چلا ۔ جھے نہیں معلوم تھا کہ میں کدھر جار ہا ہوں۔ قرن ٹھالب میں آ کر میر ہواس فی کمیل ہوئے قومیں نے دیکھا ہوں تو حضرت جر کیل علیہ السلام مجھے آواز فیک کہوئے تو میں نے دیکھا کہ اور کے قبل کا بادل نے جھے ڈھک لیا ہے۔ سراٹھا کردیکھا ہوں تو حضرت جر کیل علیہ السلام مجھے آواز میں اللہ تعالی نے تیری قوم کی با تیں میں اور جوجواب انہوں نے تھے ویا وہ بھی شا۔ اب پہاڑوں کے دار غرض تے کہ ویارا اسلام کیا اور کہا اللہ تعالی نے اس نے بھیجا ہے۔ آپ جوچا ہیں انہیں تھم دیجا ہے۔ آپ جوچا ہیں انہیں تھم دیجا ہے کہ ان کے بارے میں جوارشاد آپ فریا کیں میں بجالاؤں۔ اگر آپ بھم دیں تو کہ کہا کیل میں بول دونوں کے درمیان ہیں دوں۔

تو کمیشریف کے ان دونوں پہاڑوں کو جوجنوب ثمال میں ہیں میں اکھے کردوں اور ان تمام کوان دونوں کے درمیان ہیں دوں۔

آنخضرت عظیمی نے انہیں جواب دیا کہ نہیں میں پنہیں چاہتا بلکہ جھے تو امید ہے کہ کیا عجب ان کی نسل میں آگے جا کرہی کچھا یہے لوگ ہوں جواللہ دصدہ لاشریک لہ کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کی کوشریک نہ کریں۔ ہاں یہاں سے بات خیال میں رہے کہ کوئی اس شبہ میں نہ پڑے کہ قرآن کی اس آیت میں تو ہے کہ اگر میر بس میں عذاب ہوتے تو ابھی ہی فیصلہ کردیا جاتا اور حدیث میں ہے کہ اللہ تعالی نے بس میں کردیئے۔ پھر بھی آپ نے ان کے لئے تا خیر طلب کی۔ اس شبہ کا جواب سے ہے کہ آیت سے اتنا معلوم ہوتا ہے کہ جب وہ عذاب میں کردیئے۔ پھر بھی آپ کے بس میں ہوتا تو ای وقت ان پر عذاب آ جاتا اور حدیث میں پنہیں کہ اس وقت انہوں نے کوئی عذاب ما نگا تھا۔ حدیث میں تو صرف آتا ہوں۔ صرف آپ کی عذاب ما نگا تھا۔ حدیث میں تو صرف آتا ہوں۔ صرف آپ کی عذاب ما نگا تھا۔ حدیث میں کوئی معارضہ نہیں۔ واللہ اعلم۔ حضور کا زبان مبارک کے طبخ کا منتظر ہوں کیکن رحمتہ للعالمین کورجم آگیا اور زمی برتی ۔ پس آیت وحدیث میں کوئی معارضہ نہیں۔ واللہ اعلم۔ حضور کا زبان مبارک کے طبخ کا منتظر ہوں کیکن رحمتہ للعالمین کورجم آگیا اور زمی برتی ۔ پس آیت وحدیث میں کوئی معارضہ نہیں۔ واللہ اعلم۔ حضور کا زبان مبارک کے طبخ کا منتظر ہوں کیکن رحمتہ للعالمین کورجم آگیا اور زمی برتی ۔ پس آیت وحدیث میں کوئی معارضہ نہیں۔ واللہ اعلی معارضہ نہیں۔ واللہ اعلی میں میں کوئی معارضہ نہیں۔

فرمان ہے غیب کی تخیاں پانچ ہیں جنہیں اللہ تعالی کے سواکوئی نہیں جانتا پھر آپ نے آیت ان الله عندہ علم الساعة الخ پڑھی ۔ لینی قیامت کاعلم بارش کاعلم پیٹ کے بچے کاعلم کل کے کام کاعلم موت کی جگہ کاعلم ۔ اس مدیث میں جس میں حضرت جرئیل علیہ السلام کا بصورت انسان آ کر حضور سے ایمان اسلام احسان کی تفصیل پوچھنا بھی مروی ہے بیچھی ہے کہ جب قیامت کے حجے وقت کا سوال ہوا تو آپ نے فرمایا ، یہ ان پانچ چیزوں میں سے ہے جن کاعلم اللہ تعالی کے سواکسی اور کوئییں ۔ پھر آپ نے آیت ان الله عندہ علم الساعة الخ علاوت فرمائی ۔

پھرفر ما تا ہےاس کاعلم تمام موجودات کوا حاطہ کئے ہوئے ہے- بری بحری کوئی چیز اس کےعلم سے با ہزئیں- آسان وزمین کا ایک ذرہ اس پریوشیدہ نہیں-صرصری کا کیا ہی احچھا شعر ہے-

فلا يحفى عليه الذراما يتر اى للنواظر او توارى

یعنی کسی کو کچھ دکھائی دے نہ دے رب پر کچھ بھی پوشیدہ نہیں۔ وہ سب کی حرکات سے بھی واقف ہے۔ جمادات کا ہلنا جلنا یہ اس تک کہ بے کا جمرنا بھی اس کے وسیع علم سے ہا ہر نہیں۔ پھر بھلا جنات اور انسان کا کونساعلم اس پر مخفی رہ سکتا ہے؟ جیسے فر مان عالی شان ہے یکھ کئے گئے ہے تو آئِنة الاَ عُیُنِ وَ مَا تُدُفِی الصَّدُورُ آ تکھوں کی خیانت اور دلوں کے پوشیدہ بھید بھی اس پر عیاں ہیں۔ حضرت این عباس فر ماتے ہیں کہ خشکی تری کا کوئی درخت ایسانہیں جس پر اللہ کی طرف سے کوئی فرشتہ مقرر نہ ہو جو اس کے چھڑ جانے والے پتوں کو بھی لکھ لے۔ پھر فر باتا ہے نیمن کے اندھیروں کے دانوں کا بھی اس اللہ کو علم ہے۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عند فرماتے ہیں۔ تیسری زمین کے اور یاور چوتھی کے نیچے استے جن اپنے ہیں کہ اگروہ اس نرمین پر آ جا کیس نوان کی وجہ سے کوئی روشی نظر نہ پڑے۔ زمین کے اور یاور چوتھی کے نیچے استے جن اپنے ہیں کہ اگروہ اس نہیں تو ان کی وجہ سے کوئی روشی نظر نہ پڑے۔ زمین کے اور یاور چوتھی کے نیچے استے جن اپنے ہیں کہ اگروہ اس نہیں تو ان کی وجہ سے کوئی روشی نظر نہ پڑے۔ زمین کے اور یاور چوتھی کے نیچے استے جن اپنے جن کے اگر دو اس نرمین پر آ جا کیس نوان کی وجہ سے کوئی روشی نظر نہ پڑے۔ زمین کے

وَهُوَالَّذُنُ يَتُوَقَّلُكُمْ بِالْكُلُ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُكُمِّ يَبْعَثُ حُمُ وَفِيهِ لِيُقْضَى آجَلُّ مُّسَمَّى ثُمَّ النَّهِ مَرْجِعُكُمْ يَبْعَثُ مُ فَعَدَّمُ النَّهُ وَعُمَا كُنُتُمْ تَعْمَا وُنَ فَيُ وَهُوَ الْقَاهِرُفُوقَ فَيْ يَنْتِئُكُمْ حَفَظَةً حَتَى إِذَا جَاءَ آحَدَكُمُ الْمَوْتُ عَبَادِهِ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً حَتَى إِذَا جَاءَ آحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَعَمَادُونَ ﴿ ثُو قُلُ الْمَانَ وَهُمْ لَا يُفَرِّطُونَ ﴿ ثُولَا الْحَارِ الْحَالَا اللّهِ الْحَسِبِينَ ﴿ مَوَلِيهُ مُ الْحَسِبِينَ ﴿ مَوَلِيهُ مُ الْحَسِبِينَ ﴿ وَهُو السَرَعُ الْحَسِبِينَ ﴿ مَوَلِيهُ مُ الْحَسِبِينَ ﴾ مَوْلِلهُ مُ الْحَسِبِينَ ﴿ وَهُو السَرَعُ الْحَسِبِينَ ﴾

وہ ہے جو تہمیں رات کونوت کرتا ہے اورتم دن کو جو کچھ کرتے ہوا ہے وہ جانا ہے۔ پھر تہمیں دن کواٹھادیتا ہے تا کہ مقرر کیا ہواوقت انجام کو پنچایا جائے۔ پُھرتم سب کا ای کی طرف پھر جاتا ہے۔ پھر وہ تہمیں جو پچھ کرتے تھے جتادےگا وہ بی اپنے بندوں پر غالب ہے اور وہ ہی تہماری تکہبانی کرنے والے فرشتے بھیجتا ہے میہاں تک کہ جبتم میں سے کسی کی موت واقعی آجاتی ہے واسے ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے فوت کر لیتے ہیں اور وہ کوئی کوتا بی نہیں کرتے نے پھر سب لوگ اپنے رب کی طرف جو کھم ای کا ہے اور وہ سب سے زیادہ جلد حساب لینے والا ہے ن

ہر کونے براللہ کے مہروں میں سے ایک مہراور ہرمہر برایک فرشتہ مقرر ہے اور ہردن اللہ کی طرف سے ہے۔اس کے پاس ایک اور فرشتے کے

ذر بعد سے تھم پہنچتا ہے کہ تیرے پاس جو ہے اس کی بخو بی حفاظت کر-حضرت عبداللہ بن حارث فرماتے ہیں کہ زمین کے ہرایک درخت وغیرہ پر فرشتے مقرر ہیں جوان کی خشکی تری وغیرہ کی بابت اللہ کی جناب میں عرض کردیتے ہیں- ابن عباسؓ سے مروی ہے اللہ تعالیٰ نے نون لینی دوات کو پیدا کیا اور تختیاں بنا کیں اور اس میں دنیا کے تمام ہونے والے امور لکھے۔ کل مخلوق کی روزیاں ملال حرام' نیکی بدی سب پچھ کھ دیا ہے۔ پھریہی آئیت پڑھی-

نیندموت کی چھوٹی بہن : 🖈 🖈 (آیت: ۲۰ - ۲۲) وفاة صغریٰ یعنی چھوٹی موت کا بیان ہور ہاہے۔ اس سے مراد نیند ہے۔ جیسے اس آ بت میں ہے اِذُ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیُسْنی اِنِّی مُتَوَفِّیُكَ وَرَافِعُكَ اِلَیَّ یَعِیٰ جَبَدَاللهٔ تعالیٰ نے فرمایا کہا ہے پیٹی میں تجھے فوت کرنے والا ہوں (ایعنی تھے رہ نیند ڈالنے والا ہوں) اور اپن طرف چڑھا لینے والا ہوں اور جیسے اس آیت میں ہے اَللّهُ يَتَوَفّى الْانْفُسَ حِينَ مَوُ يَهَا الْخ ' یعنی الله تعالیٰ نفول کوان کی موت کے وقت مار ڈالٹا ہے اور جن کی موت نہیں آئی انہیں نیند کے وقت فوت کر لیتا ہے (یعنی سلا دیتا ہے) موت والے نفس کوتواپنے پاس روک لیتا ہے اور دوسرے کومقررہ وقت پورا کرنے کے لئے پھر بھیج دیتا ہے۔اس آیت میں دونوں وفاة بیان کردی گئی ہیں۔ وفاۃ کبری اور وفاہ صغری اورجس آیت کی اس وقت تفییر ہور ہیں ہے اس میں بھی دونوں وفاتوں کا ذکر ہے۔ وفاۃ حضریٰ یعنی نیندکا پہلے پھروفاہ کبریٰ یعنی حقیقی موت کا بیج کاجملہ و یعلم ماجرحتم باللیل جملہ معترضہ ہے جس سے اللہ کے وسیع علم کی دلالت ہورہی ہے کہ وہ دن رات کے کسی وقت اپنی مخلوق کی کسی حالت سے بے علم نہیں۔ان کی حرکات وسکنات سب جانتا ہے۔ جیسے فرمان ہے سَوَ آءٌ مِّنْکُہُ مَّنُ اَسَرَّ الْقَوُلَ الْحُ یعنی جی اکھلارات کا دن کاسب باتوں کا اسے علم ہے اور آیت میں ہے وَمِنُ رَّحُمَّةِ ، حَعَلَ لَکُہُ الَّیٰلَ وَ النَّهَارَ الحُ یعنی بہجی رب کی رحمت ہے کہاس نے تمہار ہے سکون کا وقت رات کو بنایا اور دن کو تلاش معاش کا وقت بنایا - اور آیت میں ارشاد ہے وَّ جَعَلْنَا الَّیْلَ لِبَاسًا الخرات کوہم نے لباس اورون کوسبب معاش بنایا کیہاں فرمایا رات کووہ تمہیں سلا دیتا ہے اور دنوں کو جوتم کرتے ہواس سے وہ آگاہ ہے۔ پھر دن میں تنہیں اٹھا بٹھا دیتا ہے۔ ایک معنی پیکھی بیان کئے گئے ہیں کہ وہ نیند میں یعنی خواب میں تہمیں اٹھا کھڑ اکرتا ہے لیکن اول معنی ہی اولی ہیں۔ ابن مردویہ کی ایک مرفوع روایت میں ہے کہ ہرانسان کے ساتھ ایک فرشتہ مقررہے جو سونے کے وقت اس کی روح کو لے جاتا ہے۔ پھرا گرقبض کرنے کا حکم ہوتا ہے تو وہ اس روح کونہیں لوٹا تا ورنہ مجکم الدلوٹا دیتا ہے۔ یہی معنی اس آیت کے جملے و هو الذی یتوفا کم باللیل کا بتا کہ اس طرح عمر کا پوراوقت گذر سے اور جواجل مقرر بے وہ پوری ہو-قیامت کے دن سب کالوشااللہ ہی کی طرف ہے۔ پھروہ ہرا یک کواس کے اعمال کا بدلہ دےگا۔ نیکوں کو نیک اور بدوں کو برا۔ وہی ذات ہے جو ہر چیز پر غالب و قادر ہے۔اس کی جلالت عظمت عزت کے سامنے ہرکوئی بہت ہے۔ برائی اس کی ہے اور سب اس کے سامنے عاجز و مسکین ہیں۔ وہ اسپنے محافظ فرشتوں کو بھیجنا ہے جوانسان کی دیچہ بھال رکھتے ہیں جیسے فرمان عالیشان ہے لَهٔ مُعَقِّبنتٌ مِّنُ بَیْنِ یَدَیٰهِ کہ سیفر شتے تووہ ہیں جوانسان کی جسمانی حفاظت رکھتے ہیں اور دائیں ہا گیں آ گے پیچھے ہے اسے بھکم البہ بلاؤں سے بچاتے رہتے ہیں- دوسری قشم کے وہ فرشتے ہیں جواس کے اعمال کی دیکھ بھال کرتے ہیں اور ان کی تکہانی کرتے رہے ہیں۔ جیسے فرمایا وَإِنَّ عَلَيْكُمُ لَحفِظِيْنَ ان بی فرشتول كاذكرة يت إذ يتَلَقّي المُتلَقّين الْحُمين ب-

پھر فر مایا یہاں تک کہتم میں ہے کسی کی موت کا دفت آجاتا ہے قسکرات کے عالم میں اس کے پاس ہمارے وہ فرشتے آتے ہیں جو اس کام پرمقرر ہیں-حضرت ابن عباس فرماتے ہیں ملک الموت کے بہت سے مددگار فرشتے ہیں جوروح کوجسم سے نکالتے ہیں اور حلقوم تک جب روح آجاتی ہے پھر ملک الموت اسے بیض کر لیتے ہیں-اس کا مفصل بیان آیت یُشَیِّتُ اللَّهُ میں آئے گا-ان شاء اللہ تعالیٰ- چرفر مایا وہ کوئی کی نہیں کرتے بیٹی بیٹی روح کی حفاظت میں کوتائی نہیں کرتے۔اسے پوری حفاظت کے ساتھ یا تو علیوں میں ڈال دیتے ہیں۔ پھر وہ سب اپنے سپے مولی کی طرف بلا لئے جا ئیں گے۔ منداحہ میں رسول اللہ علی فر ماتے ہیں کہ مرنے والے کی روح کو ذکا لئے کے لئے فرشتے آتے ہیں اوراگروہ نیک ہوتاں سے کہتے ہیں اے مطمئن روح جو پاک جسم میں تھی او نہا ہے اپھیا ئیوں اور بھلا ئیوں سے پالی۔ تو راحت وآ رام کی خوشخری سن۔ تو اس رب کی طرف چل جو تھے پر بھی خفا نہ ہوگا ۔ وہ اس سنتے ہی نگاتی ہے اور جب تک وہ ذکل نہ چھے تب تک یہی مبارک صداا سے سائی ہاتی ہے ۔ پھر اس آس انوں پر تھے پر بھی خفا نہ ہوگا ۔ وہ اس سے کہتے ہیں اور فرشتے اس کی آ د بھات کرتے ہیں۔ مرحبا کہتے ہوئے ہاتھوں ہاتھ لیتے ہیں اور جوموت کے فرشتوں نے کہا تھا اس کے کہتے جاتے ہیں اور فرشتے اس کی آ د بھات کرتے ہیں۔ مرحبا کہتے ہوئے ہاتھوں ہاتھ لیتے ہیں اور جوموت کے فرشتوں نے کہا تھا اس نے کہتے ہیں کہا سے جس میں اللہ تعالی ہے۔ (اللہ تعالی ہماری موت بھی نیکی پر کرے) اور جب کوئی ہرا آدی ہوتا ہوئے ہیں۔ آپ مان کی طرف ہوئے ہوئے پائی اور جب کوئی ہوا آدی ہوئی ہوئی ہیں۔ آپ میں کہا وہ کہ کہتے ہوئے بی اور جب کوئی ہوا کہ کہتے دہتے ہیں۔ پھر اسے ہیں۔ پھر اسے آپ میں کی طرف بھر وہ ہوئے ہیں۔ آپ مان کی طرف بھر وہ ہوئے ہیں کی کہتے دہتے ہیں۔ پھر اسے آپ مان کی طرف بھر وہ ہوئے ہیں۔ آپ مان کی طرف ہوئے ہیں۔ آپ مان کی طرف ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی کہتے دہتے ہیں۔ پھر اسے ہیں۔ آپ مان کی طرف ہوئے ہیں۔ آپ مان کی طرف ہوئی ہوئے ہیں کون ہے؟

سیاس کا نام ہتاتے ہیں تو وہ کہتے ہیں اس ضبیث نفس کے گئے مرحبانہیں۔ یہتی بھی بھی ناپاک-جسم میں تو برائی کے ساتھولوٹ جاتیرے گئے آسانوں کے درواز نے نہیں کھلتے۔ چنا نچا سے زمین کی طرف بھینک دیا جاتا ہے۔ پھر قبر لائی جاتی ہے۔ پھر قبر میں ان دونوں روحوں سے سوال و جواب ہوتے ہیں جسے پہلی حدیثیں گذر پھیں۔ پھر اللہ کی طرف لوٹائے جاتے ہیں۔ اس سے مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ فرشتے لوٹائے جاتے ہیں یا یہ کہ مخلوق لوٹائی جاتی ہے لیعنی قیامت کے دن۔ پھر جناب باری ان میں عدل وانصاف کر سے گا اوراد کام جاری فرمائے گا جسے فرمایا قُلُ اِنَّ الْاَوَّ لِیُنَ وَ اللَّحِدِینَ الْخَ ایعنی کہد دے کہ اول و آخر والے سب قیامت کے دن جمع ہوں گے۔ اور آ بیت میں ہے و حَشُرُ نہُم فَلَمُ نُغَادِرُمِنُهُمُ اَحَدًا ہم سب جمع کریں گے اور کسی کو بھی باتی نہ چھوڑیں گے۔ یہاں بھی فرمایا کہ اپنے چھولی کی طرف سب کا لوٹا ہے۔ وہ بہت جلد صاب لینے والا ہے۔ اس سے زیادہ جلدی صاب میں کوئی نہیں

قَلْ مَنْ يَنَجِيكُمْ مِّنْ طَلَمْتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُونَ الْمَثَرُعَا وَخُفْيَةً لَهِنَ انْجُمنا مِنْ هٰذِه لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّكِرِينَ هُولَ اللَّهُ يُنَجِّيكُمْ مِّنِهَا وَمِنْ كُلِّ كُرْبِ الشَّكِرِينَ هُولُ اللَّهُ يُنَجِّيكُمْ مِّنِهَا وَمِنْ كُلِّ كُرْبِ الشَّكِرِينَ هُولُ اللَّهُ يُنَجِّيكُمْ مِّنِهَا وَمِنْ كُلِّ كُرْبِ ثُكُرِ اللَّهُ يَنَجِيكُمُ مِّنِهَا وَمِنْ كُلِّ كُرْبِ ثُكُرِ اللَّهُ عَلَيْكُمْ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْكُمُ اللَّهُ عَلَيْكُمُ اللَّهُ الللْمُ الللَّهُ اللللْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الل

پوچھ تو کہ تہبیں جنگی اور تری کے اندھیروں سے کون نجات دیتا ہے؟ تم ای اللہ کو بلنداور پست آ واڑست**ے پارتے ہو کہا ہے اللہ اگر تو ہمیں اس سے نجات دیگا تو ہم** بالیقین تیرے شکر گذار بندوں میں ہوجا کیں گے ۞ جواب دے کہ تہبیں ان اندھیریوں سے اور ہر طرح گی تھم **اجث سے اللہ بی نجات دیتا ہے۔ اس پر بھی تم اللہ** کے شریک تغم راتے ہو ۞ کہدے کہ اللہ قاور ہے کہ تم پر تہبارے او پر کی طرف سے یا تہبارے پیروں سے سے کوئی عذاب بھیج دے یا تمہیں گروہ کروہ کر کے بھڑ ا دے اور بعض کو بعض کی لڑائی کا مزا چکھا دے دکھ تو ہم کس طرح چھیر چھیر کھیر آئی آئیوں گو بیا**ن فرماتے ہیں تا کہ لوگ بجو ل**یں ۞

كرسكتا-

احسان فراموش نہ بنو: ہلے ہل (آیت: ۲۳ - ۲۵) اللہ تعالی اپنا احسان بیان فرہ اٹا ہے کہ جبتم خطی کے بیابا نوں اوراق ودق سنسان جنگلوں میں بیٹے ہوئے طوفان کے وقت سمندر کے تلام میں جنگلوں میں راہ بیٹے ہوئے طوفان کے وقت سمندر کے تلام میں مایوں وعا بن ہوجاتے ہواس وقت اپنے دیوتا وں اور بنوں کو چھوڑ کرصرف اللہ تعالی ہی کو پکارتے ہو۔ بھی مضمون قرآن کریم کی آیت وَ إِذَا مَسَّ کُمُ الصُّرُ میں اور آیت اُمَّن بھیدیہ کُم میں بھی بیان ہوا ہے۔ تضرعا مسسَّکُم الصُّر میں اور آیت اَمَّن بھیدیہ کُم میں بھی بیان ہوا ہے۔ تضرعا و حفیہ کمعنی جھراً او سرایعنی بلند آواز اور بست آواڑ کے ہیں۔ الفرض اس وقت صرف اللہ کو ہی پکارتے ہیں اور وعدہ کرتے ہیں کہ اگر تو ہمیں اس وقت صرف اللہ کو ہی پکارتے ہیں اور وعدہ کرتے ہیں کہ اگر تو ہمیں اس وقت سے باوجوداس خبد و پیان کے ادھر ہم نے انہیں اگر تو ہمیں اس وقت سے چھوڑا ادھر بیآز اور ہوتے ہی ہمارے ساتھ شرک کرنے لگے اور اپنے جھوٹے معبودوں کو پھر پکارنے گا۔

پر فرما تا ہے کیاتم نہیں جانے کہ جس اللہ نے تہمیں اس وقت آفت میں ڈالاتھا، وہ اب بھی قادر ہے کہم برکوئی اور عذاب او پر سے یا نیچے سے لے آئے جیے کہ سورہ سیحان میں رَبُّحِمُ الَّذِی یُزُحی لَحُمُ الْفُلْكَ سے تبیعاتك بیان فرمایا - لیخ تہارا پروردگاروہ ہے جودریا میں تبہارے لئے کشتیاں چلاتا ہے تا کہتم اس کافضل حاصل کرواوروہ تم پر بہت ہی مہر بان ہے۔ لیکن جب تمہیں دریا میں کوئی مصیبت کپنچتی ہے تو جن کی تم عبادت کرتے رہتے تھے وہ سب تمہار ہے خیال سے نکل جاتے ہیں اور صرف اللہ بی کی طرف لولگ جاتی ہے۔ پھر جب وہتمہیں خشکی پر پہنچادیتا ہےتو تم اس سے مند پھیر لیتے ہو- فی الواقع انسان بڑاہی ناشکرا ہے۔ کیاتم اس سے بےخوف ہو کہ وہتمہیں خشکی میں ہی دھنسادے یاتم پرآندھی کاعذاب بھیج دے۔ پھرتم کسی اور کو بھی اپنا کارسازنہ پاؤ۔ کیاتم اس بات سے بھی عذر ہوکہ وہ تہمیں پھر دوبارہ دریا میں لے جائے اور تم پر تندو تیز ہوا بھیج دے-اور تمہیں تمہارے کفرے باعث غرق کردے۔ تم پھر کسی کونہ پاؤجو ہمارا پیچھا کر سکے-حصرت حسنٌ فرماتے ہیں' اوپر پنچے کے عذاب مشرکوں کے لئے ہیں-حضرت مجامِرٌ فرماتے ہیں' اس آیت میں اس امت کوڈرایا کیا تھالیکن پھراللہ تعالى نے معافى دےدى- ہم يهال اس آيت سے تعلق ركھنے والى حديثين إور آثار بيان كرتے ہيں- ملاحظ بهون-الله تعالى بر مارا مجروسه ے اور اس سے ہم مدد چاہتے ہیں سیح بخاری شریف میں ہے یلبسکم کے معنی بخلطکم کی آئیل التباس سے ماخوذ ہے۔ شیعا کے معنی فرقا کے ہیں-حضرت جابر بن عبداللہ قرماتے ہیں کہ جب بیآیت اتری کہ اللہ قادر ہے کہ تبہارے اوپر سے عذاب نازل فرمائے تو رسول الله علي في الله على كديا الله يس تير ي بعظمت وجلال چره كى پناه يس آتا مون اور جب بيسنا كديني سے عذاب آئ تو بھى آپ ﷺ نے یہ دعا کی - پھریین کر کہ یاوہ تم میں اختلاف ڈال دے اور تمہیں ایک دوسرے سے تکلیف پنچے تو حضور ً نے فر مایا یہ بہت زیادہ ہلکا ہے۔ ابن مردویہ کی اس حدیث کے آخریں حضرت جابڑ کا بیفر مان بھی مردی ہے کہ اگر اس آپس کی ناچا تی ہے بھی پناہ ما تکتے تو پناہ ل جاتی -مندمیں سے مضور سے جب اس آیت کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا ' بیتو ہونے والا ہی ہے-اب تک بد ہوانہیں- ید

صدیث ترندی میں بھی ہے-امام ترندی سے فریب بتاتے ہیں-

مندا تھر ہیں حضرت سعد بن ابی وقاص سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ علی کے ساتھ آ رہے تھے۔ آپ مجد بنی معاویہ ہیں گئے اور دو کعت نمازادا کی۔ ہم نے بھی آپ کے ساتھ پڑھی۔ پھرآ پ نے بھی مناجات کی اور فرمایا ہیں نے اپنے دہ بست کو فر ہوئے ہیں۔ اللہ تعالی نے بھے یہ پڑے عطافر مائی۔ پھر میں نے دعا کی کہ میری عام امت کو فر ہوں اللہ تعالی نے بھر میں اللہ تعالی نے میری یہ دعا تجول نہ ہلاک نہ کرے۔ اللہ تعالی نے میری یہ دعا بھی تجول فرمائی۔ پھر میں نے دعا کی کہ ان بیس آپ میں پھوٹ نہ پڑے۔ میری یہ دعا تجول نہ ہوئی۔ میری یہ دعا تجول نہ ہوئی۔ اللہ تعالی نے میری یہ دعا تجول نہ ہوئی۔ میں سے معرداللہ بن عمر اللہ تعلی نے دیا تاہ اللہ بن عمر اللہ بن عمری ہیں ہوئی ہوئی۔ میری یہ دعا تجول نہ کے محلے میں آ نے اور جھرے وریافت فرمایا کہ جانتے ہوئیہ اری اس مجو میں رسول اللہ تعلی نے نماز کس جگہ پڑھی؟ میں نے مسلم کے محلے میں آ نے اور جھرے وریافت فرمایا کہ جانتے ہوئیہ اس میں صور نے کیا کیا گئیں؟ میں نے کہا ایک تو یہ کہ پڑھی؟ میں نے مسب جاہ ہو جا کیں۔ اللہ طافت اس طرح عالی نہ آ جائے کہ ان کو بیس فرم اللہ بندی کہ اس نے کہا کہ جائے کہ ان کو بیس فرم اللہ بندی کہ ان میں ہوئی۔ اللہ بندی کہ اس جادہ ہو جا کہیں۔ اللہ بنومعاویہ کے محلے میں محلے اللہ نہ آ جائے کہ ان کو بیس فرم اللہ بنومعاویہ کے محلے میں محلے اللہ نہ آ جائے کہ ان اور ایک تورک میں رکھت پڑھیں پھر میری طرف توجو ماکر فرمایا میں نے اپنے درب اسلام بنومعاویہ کے محلے میں محلے اس فرم اللہ کی کہاں کے درس میں ان ایک نہ ہوئی کی دعا کہ میں ان ایک میری طرف توجو میں ان کو میا کہ میں ان اس کو ڈیویا نہ جائے۔ اللہ نے ان دونوں با توں سے بھے امن آدیا۔ پھر میں نے آپس میں لڑا کیاں نہ ہوئی کو دیا اس کو ڈیویا نہ جائے۔ اللہ نے ان دونوں با توں سے بھے امن آدیا۔ پھر میں نے آپس میں لڑا کیاں نہ ہوئی کو دیا۔ ان میں آدیا کہ میری طرف توجو میں نے آپس میں لڑا کیاں نہ ہونے کی دعا کہیں اس سے بھے منع کردیا۔

ابن مردوبہ میں ہے کہ جب آپ گوگوں میں نماز پڑھتے تو نماز ہلکی ہوتی - رکوع و تجود پورے ہوتے - ایک روز آپ بہت دیرتک بیٹھے رہے بہاں تک کہ جم نے ایک دوسرے کواشارے ہے سمجھادیا کہ شاید آپ پروی اثر رہی ہے - خاموثی ہے بیٹھے رہو - جب آپ فارغ ہوئے تو بعض لوگوں نے کہا حضور آج تو اس قدر زیادہ دیرتک آپ کے بیٹھے رہ نے ہے ہم نے یہ خیال کیا تھا اور آپس میں ایک دوسرے کواشارے سے یہ بھیایا تھا - آپ نے فرمایا نہیں یہ بات تو نتھی بلکہ میں نے پیٹماز بڑی رغبت و یکسوئی ہا اور آپس میں ایک دوسرے کواشارے سے یہ بھیایا تھا - آپ نے فرمایا نہیں یہ بات تو نتھی بلکہ میں نے پیٹماز بڑی رغبت و یکسوئی ہا اور آپس میں نے اس میں تیا کیا کہ و تعالی سے طلب کی تھیں جن میں ہے دو تو اللہ تعالی نے دے دیں اور ایک نہیں دی - میں نے اللہ تعالی ہے وال کیا دو تمہیں عذا ب نہ کرے جو تم ہے کہا گو موں کو کئے ہیں - اللہ تعالی نے اسے پورا کیا - میں نے گھر کہا 'یااللہ میں پھوٹ نہ ڈالے کہا کیا دوسرے کوایڈ ایک پنجا نہیں گرا اللہ تعالی ہے جوار و عامل کی تھیں ہے تھی ہے ہیں ہے تھیں ہے تھیں ہے تیں ہے تیں ہے تمیں ہے تھی ہے ورد چیزیں اللہ نے دوسرے کوایڈ ایک پھر کی دوسرے کوائد و تمان موقو نے کردیا گیا ۔ زمین کے بوفان سے سب کا غرق ہو جانا موقو نے کردیا گیا دری بوری ہو کیا اور آپس کی لڑائی موقو نے نہیں گی (این مردویہ) این عباس فرمات ہے تا ہے تا ہے تا ہی تو آئیں عذا ب پھر اس کے دی کہا تھیں ہے تا ہے تا ہی تو آ تحضرت تا تین ہے ہوائی ہے تا ہے تا ہیں تو آ تحضرت تا تا تین وری ہو کے اور اللہ تعالی ہے تا ہی تو آپس کے کہا کہا سے بیاں کے بورائی ہے تا ہی تو آپس کیا اللہ تعالی نے آپس کی ادر آپس کی دوسرے کو مصیبت پہنچا ہے ۔ اس دوت حضرت جر تکل علیہ السلام اترے اور فرمایا اللہ تعالی نے آپس کی ادر آپس کی ادر آپس کی ادر کو میں کو اس سے بیاہ دے دوسرے کو مصیبت پہنچا ہے ۔ اس وقت حضرت جر تکل علیہ السلام اترے اور فرمایا اللہ تعالی نے آپس کی ادر آپس کی کو ادر آپس کی ادر آپس کی ادر آپس کی ا

ابن افی کعب عدو و چیکا عذاب یعن زمین کا ده منساؤ ہٹ گئیں اور دورہ گئیں۔ او پر کا عذاب یعنی پھراؤاور نیجے کا عذاب یعن زمین کا ده منساؤ ہٹ گیا اور آپس کی پھوٹ اور ایک کا ایک کو ایڈ ائیس پہنچا نارہ گیا۔ آپ فرماتے ہیں کہ اس آیت میں چار چیزوں کا ذکر ہے جن میں سے دوتو حضور کی وفات کے پیس سال بعد ہی شروع ہو گئیں یعنی پھوٹ اور آپس کی دشنی۔ دوبا تی رہ گئیں وہ بھی ضرور ہی آنے والی ہیں لین رجم اور حسف 'آسان سے منگباری اور زمین میں دھنسایا جا تا (احمد) حضرت حسن اس آیت کی تغییر میں فرماتے ہیں 'گناہ سے نوگ بیج ہوئے ہے۔ عذاب رکے ہوئے ہیے جب گناہ شروع ہوئے 'عذاب الرپڑے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عند با آواز بلند مجلس ہوئے ہے۔ عذاب رکے ہوئے اگر تمہیں وہ زمین میں میں یا منبر پر فرماتے ہے کا گوئم پر آیت قل ھو القادر الرپی ہے۔ اگر آسانی عذاب آب جائے 'ایک بھی باقی نہ بیچ اگر تمہیں وہ زمین میں دھنساد سے تو تم سب ہلاک ہوجا وُ اور تم میں سے ایک بھی نہ سے کیا گئی تم پر آپس کی پھوٹ کا تغیر اعذاب آب چکا ہوئے اور کا عذاب بد باطن غلام اور بد یا نت نوکر چاکر ہیں۔ یہ قول بھی گوشچ ہو سکتا ہے لیکن پہلاقول کہ اور خول بھی گوشچ ہو سکتا ہے لیکن پہلاقول میں اور بد بادشاہ ہیں نے کی اعذاب بد باطن غلام اور بد یا نت نوکر چاکر ہیں۔ یہ قول بھی گوشچ ہو سکتا ہے لیکن پہلاقول میں نیادہ فلا ہراور تو کی ہے۔ اس کی شہادت میں آب یہ غیر آب نوکی السّد مآبے الی نوٹس ہو سکتی ہو۔

ا کیک حدیث میں ہے میری امت میں سنگ باری اور زمین میں دھنس جانا اور صورت بدل جانا ہوگا۔ سقم کی بہت ی حدیثیں ہیں جو قیامت کے قرب کی علامتوں کے بیان میں اس کے موقعہ پر جابجا آئیں گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ آپس کی پھوٹ سے مرا دفرقہ بندی ہے خواہشوں کو پیشوا بنانا ہے۔ ایک حدیث میں ہے نیدامت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ سب جہنی ہوں گے سؤائے ایک کے۔ ایک دوسر سے کی تکلیف کا مزہ چکھے اس سے مرادسز ااور قل ہے۔ و کھے لے کہ ہم کس طرح اپنی آئیتیں وضاحت کے ساتھ بیان فرمار ہے ہیں۔ تاکہ لوگ خور

وتد بیر کرین سوچیں سمجھیں -اس آیت کے نازل ہونے کے بعد حضور تلک نے فرمایا کو گو! میرے بعد کافر بن کرنہ لوٹ جانا کہ ایک دوسروں کی گردنوں پر تلواریں چلانے لگو-اس پرلوگوں نے کہا حضور کیا 'ہم اللہ کی وحدانیت اور آپ کی رسالت کو مانتے ہوئے ایسا کر سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا' ہاں ہاں یہی ہوگا -کسی نے کہا' ایسانہیں ہوسکا کہ ہم مسلمان رہتے ہوئے مسلمانوں ہی کو آل کریں -اس پر آیت کا آخری حصداوراس کے بعد کی آیت و کذب به الخ' ارزی (ابن ابی صاتم اور ابن جریر)

وَكَذَّبَ بِهِ قُومُكُ وَهُو الْحَقِّ قَالِمَ لَلْمُ عَلَيْكُو بِوَكِيْلِ ۞ لِحَالِ نَبَا هُسَتَقَرُّ وَسَوْفَ تَعْلَمُونَ۞ وَإِذَا رَايْتَ الْكَذِينَ لِحَوْضُونَ فِي الْيَتِنَا فَلَعُرضَ عَنْهُمُ حَتَى يَخُوضُوا فِي حَدِيثِ يَخُوضُونَ فِي الْيَتِنَا فَلَعُرضَ عَنْهُمُ حَتَى يَخُوضُوا فِي حَدِيثِ غَيْرِه وَإِمّا يُنْسِينَكَ الشَّيْطُنُ فَلَا تَقْعُدُ بَعْدَ الذِّكْرِي مَعَ الْقَوْمِ الظّلِينِ ۞ وَمَا عَلَى الَّذِينَ يَتَقُونَ مِنْ حِسَابِهِمُ مِنْ الْقَوْمِ الظّلِينَ ۞ وَمَا عَلَى الَّذِينَ يَتَقُونَ مِنْ حِسَابِهِمُ مِنْ اللَّهُ اللَّهُ وَالْكِنْ ذِكْرِي لَعَلَّهُمُ يَتَقُونَ مِنْ حِسَابِهِمُ مِنْ فَلَا تَقَعُونَ مِنْ حِسَابِهِمُ مِنْ فَلَا تَقُومُ الظّلِينَ ۞ وَمَا عَلَى الَّذِينَ يَتَقُونَ مِنْ حِسَابِهِمُ مِنْ فَلَا تَقَعُونَ مِنْ حِسَابِهِمُ مِنْ اللّهِ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ وَلَا كُونَ وَكُونَ وَكُولَى لَعَلَهُمُ يَتَقَفُونَ مِنْ حِسَابِهِمُ مِنْ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ وَهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ وَلِي اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ وَالْكُونَ وَكُونَ فِي اللّهُ عَلَى الللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى الللّهُ عَلَى الللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى الللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّه

تیری قوم نے اس قرآن کو جھٹلایا حالانکہ وہ سراسرت ہے' کہد سے کہ بیس تم پر کچھ محافظ نیس نے ہر جرکے لئے ایک معین وقت مقررہ ہے ن تم عفریب جان لو گے۔ تو جب انہیں دیکھ جو ہماری آیتوں کامضحکہ اڑاتے ہیں تو ان سے منہ پھیرلیا کر یہاں تک کہ وہ اس کے سواکسی اور بحث کوشروع کریں' اور اگر بھی شیطان تھے ہملا دی تو جب انہیں دیکھ جہ ہماری تھے ہملا دی تو جب ہمیں ہے کہ کی چیز پر ہیزگاری کرنے والوں پر نہیں۔ ہاں ان کے ذمہ تھیجت کرنا ہے خبر داریا د آجانے کے بعد ہر گز ظالم لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھنا ن ان کے حساب میں سے کوئی چیز پر ہیزگاری کرنے والوں پر نہیں۔ ہاں ان کے ذمہ تھیجت کرنا ہے۔

تا کہ وہ لوگ پر ہیزگاری اختیار کرلیں ن

غلط تا ویلیس کرنے والوں سے نہ ملو: ہے ہی (آیت: ۲۷-۲۹) اللہ تعالی فرما تا ہے کہ جس قرآن کواور جس ہدایت و بیان کوتو اللہ تعالی کی طرف سے لایا ہے اور جے تیری قوم قریش جھٹلار ہی ہے حقیقتاً وہ سراسر حق ہے بلکہ اس کے سوااور کوئی حق ہے ہی نہیں - ان سے کہد دیجے میں نہ تو تمہارا محافظ ہوں نہ تم پروکیل ہوں - جیسے اور آیت میں ہے کہد ہے کہ یہ تمہار سے رب کی طرف سے حق ہے - جوچا ہے ایمان لائے اور جوچا ہے ایمان لائے اور جوچا ہے نہ اور جوچا ہے نہ اور جوچا ہے نہ اور جوچا ہے تہارے و میں نگی پائیس گے اور خوچا ہے نہ اور جوچا ہے تمہار ہے - میں کوقت مقرر ہے - تمہیں ختر یہ حقیقت حال معلوم ہوجا ہے گی واقعہ کا اکشاف ہوجا ہے گا اور جان لوگے -

پھر فرمایا' جب تو انہیں دیکھے جو میری آیوں کو جھٹلاتے ہیں اوران کا مذاق اڑاتے ہیں تو تو ان سے منہ پھیر لے اور جب تک وہ اپنی طیطنیت سے بازنہ آ جا کیل تو ان کے ساتھ نہ اٹھونہ بیٹھو۔ اس آیت میں گوفر مان حضرت رسالت ماب صلی اللہ علیہ و ساتھ نہ تھوں اس آیت میں گوفر مان حضرت رسالت ماب صلی اللہ علیہ و ساتھ نہ ہوں۔ ان کے معنی آپ کی امت کے ہر خض پر حرام ہے کہ وہ الی مجلس میں یا ایسے لوگوں کے ساتھ بیٹھے جو اللہ کی آیتوں کی تکذیب کرتے ہوں۔ ان کے معنی السے لوگوں کے ساتھ بیٹھے جو اللہ کی آیتوں کی تکذیب کرتے ہوں۔ ان کے معنی السے فالموں کے پاس بیٹھ بھی جائے تو یاد آ نے کے بعد السے فالموں کے پاس بیٹھ بھی امون عہد حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالی نے میری امت کو خطا اور بھول سے درگذر فرمالیا ہے اور ان کاموں سے بھی جوان سے زیروتی مجبور کرکے کرائے جا کیں۔ اس تھی کی طرف اشارہ اس آیت میں ہو قَدُ نَزَّ لَ عَلَیْکُمُ

فِی الْکِتْبِ اَنُ اِذَا سَمِعُتُمُ الْخُلِعِیْمَ پراس کتاب میں بیفرمان نازل ہو چگا ہے کہ جب اللّٰدی آیوں کے ساتھ کفراور نداق ہوتا ہواسنو توالیے لوگوں کے ساتھ نہیٹھواورا گرتم نے ایسا کیا تو تم بھی اس صورت میں ان جیسے ہی ہوجاؤ گے۔ ہاں جب وہ اور باتوں میں مشغول ہوں تو خیر - مطلب یہ ہے کہ اگر تم ان کے ساتھ بیٹھے اور ان کی باتوں کو برداشت کر لیا تو تم بھی ان کی طرح ہی ہو۔

پھر فرمان ہے کہ جولوگ ان سے دوری کریں ان کے ساتھ شریک نہ ہول ان کی الی مجلسوں سے الگ رہیں ، وہ ہری الزمہ ہیں۔
ان پر ان کا کوئی گناہ نہیں ۔ ان کی اس بد کر داری کا کوئی ہو جوان کے سرنہیں۔ دیگر مفسرین کہتے ہیں کہ اس کے بیمعنی ہیں کہ اگر چہان کے ساتھ بیٹھیں لیکن جبکہ ان کے کام میں اور ان کے خیال میں ان کی شرکت نہیں تو یہ ہے گناہ ہیں لیکن بید عفرات یہ بھی کہتے ہیں کہ بیتھم سور ہو اساء مدنی کی آبت اِنگہ اِذَا مِنْلُهُ مُ سے منسوخ ہے۔ ان مفسرین کی اس تغییر کے مطابق آبے ہے گزاہ سے باز آبا کی اور ایسانہ کریں۔
نے تنہیں ان سے الگ رہنے کا تھم اس لئے دیا ہے کہ انہیں عبرت حاصل ہواور ہوسکتا ہے کہ وہ اپنے گناہ سے باز آبا کیں اور ایسانہ کریں۔

وَذَرِ الَّذِيْنَ التَّخَذُوْ اِدِيْنَهُمْ لَعِبَا وَلَهُوَّا وَغَرَّتُهُمُ الْحَيُوةُ الدُّنَيَا وَدَكِرْ بِهَ آنَ ثَبْسَلَ نَفُسُ بِمَا كَسَبَتْ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ وَدَكِرْ بِهَ آنَ ثَبْسَلَ نَفْسُ بِمَا كَسَبَتْ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللهِ وَلِيُّ وَلاَ شَفِيعٌ وَإِنْ تَعْدِلْ كُلِّ عَذْلِ لاَ يُؤْخَذُ مِنْهَا اللهِ وَلِيُّ وَلاَ شَفِيعٌ وَإِنْ تَعْدِلْ كُلُّ عَذْلِ لاَ يُؤْخَذُ مِنْهَا اللهِ وَلِيُّ وَلاَ شَفِيعٌ وَإِنْ تَعْدِلْ كُلُّ مَنْ عَذِلِ لاَ يُؤْخِذُ مِنْهَا اللهُ وَلِيْكُ الذِيْنَ الْسِلُولُ بِمَا كَسَبُولُ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيمٍ الْوَلَيْكَ الذِيْنَ الْسِلُولُ بِمَا كَسَبُولُ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنَ حَمِيمٍ وَقَعَذَابٌ الْنِيمُ بِمَا كَانُولُ يَكُفُرُونَ فَى وَعَذَابٌ الْنِيمُ لِمِمَا كَانُولُ يَكُفُرُونَ فَى اللهِ وَلَا شَعْدِيمُ وَلَا اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ

انہیں چھوڑ دے جنہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنار کھا ہے اور جنہیں زندگانی دنیا نے مغرور کر دیا ہے۔ اس قر آن کے ساتھ نفیحت کر دے تا کہ کو کی شخص اپنے اعمال کی وجہ سے ہلاک ندکیا جائے اللہ کے کسی کا ندکوئی دوست ہے نہ سفار ٹی انگوکی سب چھے بدلے میں دینا چاہے کیکن اس سے لیا نہ جائے گا۔ یہی ہیں جو اعمال کی وجہ سے انہیں دردتا کی عذاب ہوں گے ن

(آیت: ۵) لیمن بردون سے منہ پھیراو - ان کا انجام نہایت برا ہے - اس قرآن کو پڑھ کر سنا کرلوگوں کو ہوشیار کردو - اللہ ک ناراضکی سے اور اس کے عذا بوں سے انہیں ڈرادوتا کہ کوئی شخص اپنی بدا تمالیوں کی وجہ سے ہلاک شہو ۔ پکڑا نہ جائے - رسوانہ کیا جائے اپنی مطلوب سے محروم نہ رہ جائے جیسے فرمان ہے گُلُ نَفُسِ بِمَا کَسَبَتُ رَهِیْنَةٌ الْخُ بِرِحْصُ اپنا الکا کا گروی ہوا ہے مگروہ اپنی مطلوب سے محروم نہ رہ جائے جیسے فرمان ہے گُلُ نَفُسِ بِمَا کَسَبَتُ رَهِیْنَةٌ الْخُ بِرِحْصُ اپنا الکا کا گروی ہوا ہے مگروہ اپنی اس سے مجودہ کوئی والی اور سفار ٹی نہیں جیسے ارشاد فرمایا - مِن قَبُلِ اَن یَانُتِی یَوُمٌ لَّا بَیْعٌ فِیهِ وَ لَا خُلَة وَ لَا شَفَاعَةٌ الْخُ اس سے بہلے کہ وہ دن آجائے جس میں نہ خرید فروخت ہے نہ دوئ اور محبت نہ سفارش اور شفاعت – کا فرپورے ظالم ہیں - اگر یہ لوگ قیامت کے دن تمام دنیا کی چیزیں فذیعے یا جہلے میں دے دینا چاہیں تو بھی ان سے نہ فدیہ لیا جائے گانہ بدلہ - کس چیز کے بدلے وہ عذا ہوں سے نجات نہیں پاسکتے - جیسے فرمان ہے لِنَّ الَّذِینَ کَفَرُو اُ وَ مَا تُو اُ وَ هُمُ کُفَّارٌ الْخُ جُولُو گُلُو ہُن جوالی بی جوابی ہوا پی بدا محالیوں کی وجہ سے زمین جرکرسونا بھی دیں تو ناممکن ہے کہ قبول کیا جائے اور انہیں جھوڑ اجائے - پس فرمادیا گیا کہ یہی وہ لوگ ہیں جواپی بدا محالیوں کی وجہ سے رسوا کردیئے گے - انہیں گرم کوئی بوابی فی خطے گا اور انہیں شخت المناک عذاب بوں کے کوئکہ یہ کا فرشے –

کہدے کہ کیا ہم اللہ کے سوانہیں پکاریں جونہ ہمیں کوئی نقع دے سیس نہ کوئی نقصان پہنچا سیس؟ اور کیا ہم اس کے بعد کہ اللہ نے ہمیں ہدایت دی'ا پنی ایر ایوں کے بل لوٹ جائیں؟مثل اس شخص کے جسے شیطان راہ بھلا دے اوروہ سرگشتہ و پریشان رہ جائے۔ اس کے ساتھی اے راہ راست کی طرف بلائمیں اور کہیں کہ ہمارے ساتھ آجا' تو کہدے کہ اللہ ہی کی ہدایت ہدایت ہے' ہمیں بیفر مان ہوا ہے کہ ہم رب العالمین کے فرما نبردار بن جائیں ن

اسلام کے سواسب راستوں کی منزل جہنم ہے: ﷺ (آیت:۱۷) مشرکوں نے سلمانوں سے کہاتھا کہ ہمارے دین میں آ جاؤاور اسلام کے سواسب راستوں کی منزل جہنم ہے: ﷺ (آیت:۱۷) مشرکوں نے سلمانوں سے کہاتھا کہ ہمارے دین میں آ جاؤاور اسلام چھوڑ دو-اس پریہ آ بیت اتری کہ کیا ہم بھی تمہاری طرح بے جان و بے نفع ونقصان معبودوں کو پو جنے لگیں؟ اور جم بھی تمہاری طرح بیس ؟ بھلا یہ کسے ہوسکتا ہے؟ اب تو ہماری آ تکھیں کھل گئیں۔ صبح راہ مل گئی۔ اب میں کہا ہوگیا۔ شیطان اسے کیسے چھوڑ دیں؟ اگر ہم ایسا کرلیں تو ہماری مثال اس شخص جیسی ہوگی جولوگوں کے سید ھے راستے پر جار ہاتھا مگر راستہ کم ہوگیا۔ شیطان نے اسے پریشان کردیا اور ادھر ادھر بھٹکانے لگا۔ اس کے ساتھ جو راستے پریشے وہ اسے پکارنے لگے کہ ہمارے ساتھ مل جا۔ ہم سیکھ راستے پر جار ہے ہیں۔ یہی مثال اس شخص کی سے جو آ مخضرت سکھٹے کو جان اور پہچان کے بعد مشرکوں کا ساتھ دے۔ آ مخضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی پرا دائے ہیں اور اسلام ہی سیدھا اور شبح راستہ ہے۔

ابن عباس فرماتے ہیں ہیں مثال اللہ تعالی نے معبودان باطل کی طرف بلا لینے دالوں کی بیان فرمائی ہے اوران کی بھی جواللہ کی طرف بلا تے ہیں۔ ایک ضمن راہ بھی ہے۔ لیکن اس کے ماتھی جس بلا تے ہیں۔ ایک ضمن راہ بھی ہے۔ لیکن اس کے ماتھی جس فلط راستے کی لئے ہیں 'وہ استے تھولتا ہے ہیں اور کہتے ہیں ہی راستے تھے ہے۔ اس پر چلا چل۔ اب اگر یہ بھے شخص کو مانے گاتو راہ راست لگ عالا راستے لگ فاور نہ بھٹلتا پھر سے گا۔ اللہ کے موادوسروں کی عبادت کرنے والے اس امید میں ہوتے ہیں کہ ہم بھی پھے ہیں کی ہم بھی کہ ہیں کی مرف نے بعد انہیں معلوم ہوجاتا ہے کہ وہ کہ چھنے اس وہ مارا مارا پھر تا جا وہ المار کی میں گم شدہ انسان کو جنات اس کا نام لے کر آ وازیں دے کراسے فلط راستوں پر ڈال دیتے ہیں جہاں وہ مارا مارا پھر تا ہوا وہ بالاخر جا وہ جا تا ہے ای کہ مرف ہوجاتا ہے۔ ہدایت کے بعد گراہ ہونے والے کی بھر مثال ہے۔ جس راہ کی طرف شیطان اسے بلار ہے ہیں 'وہ تو تا بی اور ہوا تا ہے۔ ہدایت کے بعد گراہ ہونے والے کی بھر مثال ہے۔ جس راہ کی طرف شیطان اسے بلار ہے ہیں' وہ تو تا بی اور ہوا تا ہے۔ کہ اور تبین ہی راہ کی طرف اللہ بلار ہا ہا ور اس کے نیک بندے جس راہ کو وہ اپنے سیکن میں ہو تا ہے۔ کہ اس کے ماتھی بھی اپنے تین بندے ہو رہ سی مثال ہے۔ جس کی اور ہوا تا ہے۔ کہ وہ اس کے نیک ہی مثال ہے۔ جس کہ اس کے ماتھی جو ہدایت پر ہیں' جب اسے ناطراہ کی جس سے سے مطلب ہی ہے کہ اس کے ماتھی جو ہدایت پر ہیں' جب اسے ناطراہ کی بات پر اعتباد کیل میں تو اس کی خیر خوا بی کے لئے لیکار کیکار کہتے ہیں کہ ہارے ہیں ہے کہ اس کے ماتھی جو ہدایت پر ہیں' جب اسے نام کہ تو ہدایت کہ تو ہدایت کہ تو ہدایت کہ ہوایت اللہ کی ہو ہہ تا ہے۔ کہ ہوایت اللہ کے تھے ہیں تو اس کی خیر خوا بی کے لئے لیکار کیکار کہ تو ہو ہوں تا اللہ کی تو جہ تا ہے کہ کہ اس کے ماتھی ہو کیا ہوایت اللہ کی تو جہ تے اس کی ساتھی کو اس کی ہیں کہ ہیں کہ مارے کوئی گراہ نہیں کر سات ہو تو تو ہے کہ ہوایت اللہ کے تھے ہیں وہ اس کی کہ ہوایت اللہ کے تھے ہوں کی دور اسے کہ کہ اس کی ماتھی کوئی کہ ہوایت اللہ کی تو جہ تا ہے۔ کہ کہ اس کی کہ کہ اس کی کہ کہ اس کی کہ کہ کی کہ کہ کہ کہ کہ اس کی کہ کوئی کوئی کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کی دور اسے کوئی گراہ نہیں کی کہ کہ کہ کوئی کوئی کی کہ کہ کہ کوئی کی کہ کہ کہ کہ کہ کہ کوئی کوئی کی کہ کوئی کوئی کوئی کوئی کی کوئی

وَآنَ اَقِيمُوا الصَّلُوةَ وَاتَّقُونُ وَهُو الَّذِي الَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿ وَهُو الَّذِي خَلَقَ السَّمُوتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ وَيَوْمَ يَقُولُ وَهُو الْأَرْضَ بِالْحَقِّ وَيَوْمَ يَقُولُ كُنُ فَيَكُونُ * قَوْلُ الْحَقِّ وَلَهُ الْمُلُكُ يَوْمَ يُنْفَحُ فِي الصَّوْرِ عَلَى الْمُلُكُ يَوْمَ يُنْفَحُ فِي الصَّوْرِ عَلَى الْمُلَكُ يَوْمَ يُنْفَحُ فِي الصَّوْرِ عَلَى الْمُلَكُ يَوْمَ يُنْفَحُ فِي الصَّوْرِ عَلَى الْمُلَكُ يَوْمَ يُنْفَحُ فِي الصَّوْرِ فَي الصَّوْرِ فَي الصَّوْرِ فَي الصَّوْرِ فَي الصَّوْرِ فَي الصَّوْرِ فَي الْمُلِكُ يَعُوا الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ ﴿

اور یہ کہتم نماز وں کو پابندی سے اداکر داوراس سے ڈرتے رہو۔ وہی ہے جس کی طرف تمہار آسب کا حشر کیا جائے گا 🔾 وہی ہے جس نے آسان اور زمین کوئل کے ساتھ پیدا کیا ہے ؛ جب وہ فرما تا ہے ہوجا تا ہے۔ اس کا تول حق ہے اور وہی سے جس دن صور پھوٹکا جائے گا اللہ ہی کو پوشیدہ اور ظاہر کا علم ہے اور وہی ساتھ پیدا کیا ہے ؛ جب وہ فرما تا ہے ہوجا تا ہے۔ اس کا تول حق والا اور خبر داری رکھنے والا ہے 🔾

منداحد میں ہے کہ ایک صحابی کے سوال پر حضور کے فرمایا صورایک نرشکھے جیسا ہے جو پھونکا جائے گا۔ طبرانی کی مطولات میں ہے ، حضور فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آسان وزمین کی بیدائش کے بعد صور کو بیدا کیا اواسے حضرت اسرافیل کو دیا۔ وہ اسے لئے ہوئے ہیں اور عش کی طرف نگاہ جمائے ہوئے ہیں کہ کہ حکم ہواور میں اسے پھونک دوں۔ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں میں نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ صور کیا ہے؟ آپ نے فرمایا بہت ہی بڑا ہے۔ واللہ اس کے دائرے کی جوڑائی آسان وزمین کے برابر ہے۔ اس میں سے تین نتی پھونکے جا کیں گے۔ پہلا گھبراہٹ کا۔ دوسرا بیہوشی کا، تیسرا رب العلمین کے چوڑائی آسان وزمین کے برابر ہے۔ اس میں سے تین نتی پھونکے جا کیں گے۔ پہلا گھبراہٹ کا۔ دوسرا بیہوشی کا، تیسرا رب العلمین کے

سامنے کھڑے ہونے کا اول اول جناب باری حفرت اسرافیل کوصور پھو نکنے کا تھم دےگا ۔ وہ پھونک دیں گے جس ہے آسان وز مین کی تمام تخلوق گھرااشے گی مگر جے اللہ چاہے۔ بیصور پھم رب دریت برابر پھونکا جائے گا ۔ ای طرف اشارہ اس آیت میں ہے وَ مَا یَنظُرُ مَو لَا آنِ اِلَّا صَدِر ہے۔ بیمارُ اس صور ہے شل بادلوں کے چلئے لآنے اِلَّا صَدِر ہے۔ پہاڑا س صور ہے شل بادلوں کے چلئے پھر نے لگیں گے۔ پھر ریت ریت ہوجا تیں گے۔ زمین میں بھونچال آجائے گا اوروہ اس طرح تھر تھرانے لگے گی جیے کوئی تھی کوئی تھی دریا کے نظر زبردست طوفان میں موجوں سے اوھراوھر ہورہی ہوا ورخو طے کھارہی ہو۔ شکل اس بانڈی کے جوعرش میں لئی ہوئی ہے جہوا تیں بالم جالارہی ہیں۔ الرّاج حفۃ الرّاج حقۃ الرّاء حقۃ اللّا مَل الرّاء حقۃ اللّاء حقۃ اللّاء اللّاء اللّاء اللّاء اللّاء اللّاء اللّاء اللّاء اللّاء اللّل اللّاء اللّاء

جناب العلم كے باو جود پھرور يافت فرمائے گا كه اب باتى كون ہے- ملك الموت جواب ديں كے كه باتى ايك تو تو ہے- ايس بقاوالا

جس پوف ہے ہی نہیں اور تیرے عرش کے اٹھانے والے فرضتے بھی مرکئے - اللہ تعالی دریا دت فرمائے گا حالا نکہ وہ خوب جانتا ہے کہ اب باتی کون رہا؟ ملک الموت جواب دیں گے کہ ایک تو جس پر موت ہے ہی نہیں اور ایک تیرا غلام میں - اللہ تبارک و تعالی فرمائے گا' تو بھی میری کلاق میں سے ایک ملاق ہے ۔ تجھے میں نے ایک کام کے لئے پیدا کیا تھا جے تو کر چکا – اب تو بھی مرجا چنا نچہ وہ بھی مرجا کیں گے – اب اللہ تعالی اکیلا باقی رہ جائے گا جو غلبہ والا نگا تک والا آئے ماں باب اور بے اولا د کے ہے - جس طرح مخلوق کے پیدا کرنے ہے پہلے وہ یکنا اور اکیلا اور اکیلا باقی رہ جائے گا میں اور اکیلا باقی رہ جائے گا میں اور اکیلا باقی رہ جائے گا جو جو اس طرح لیسٹ سے اور بے اولا د کے ہے - جس طرح مخلوق کے پیدا کرنے ہے پہلے وہ یکنا اور اکیلا جبار ہوں – میں کبریائی والا ہوں – پھر تین مرتبہ فرمائے گا آئ ملک کا مالک کون ہے؟ کوئی نہ ہوگا جو جو اب دی قو خود ہی جو اب دے گا اللہ واحد و تہاں ہوں ۔ جس کبریائی والا ہوں – پھر تین مرتبہ فرمائے گا آئ ملک کا مالک کون ہے؟ کوئی نہ ہوگا جو جو اب دے گا احتمام کے جس طرح چڑا کھینی واحد و تہاں و بیر باتی ہاتی ہوں کے جرائے گئی آئ والا ہوں ۔ گھر تھرائے گا ہیں میں آئے ہائے گا۔ اندروا اللہ بی ہوگا اور وہ چا تی ہور کے گا ہوں جو ایک ہور کے جو ایک تھر ہمول کو تھم ہوگا کہ وہ اس طرح اگر تیس میں آئے ہیں ہو ہو تھر ہمول کو تھم ہوگا کہ وہ اس طرح اگر تیس کے جسے سبریاں اور میں اور وہ ایس طرح اگر تیس کے جسے سبریاں اور میں اس طرح اگر تیس کے ایک تھی ہوگا کہ وہ اگر سے گا کہ میرے عرش کے اٹھانے والے فرشتے جی سے تھوں نہیں تھر جا کیل کے میں مورے کی اور کیل کے اور کیل کے کہ میرے عرش کے اٹھانے والے فرشتے جی المحس جنانچہوں نہ میں ہوگا کہ صورے کرش کے اٹھانے والے فرشتے جی اس میں اور کیل کیل کے میں مورک کے میں مورک کے میں کے کہر میں کے کہر میں کے گئر میں کے کہر کیل کے اور کے میں کے دور الے گا کہ میرے عرش کے اٹھانے والے فرشتے جی اس میں وہ کیل کیل کے میں کے کہر کیل کے کہر کیل کے کہر کیل کے کہر کیل کیل کے کہر کیل کیل کے کہر کیل کیل کے کہر کیل کے کہ

پھر فرمان ہوگا کہ جبرئیل و میکائیل زندہ ہو جا ئیں۔ بیدونوں بھی اٹھیں گے۔ پھراللہ تعالیٰ روحوں کو بلائے گا -مومنوں کی نورانی ارواح اور کفار کی ظلماتی روحیس آئیں گی-انہیں لے کراللہ تعالیٰ صور میں ڈال دےگا - پھراسرافیل کو تھک ہوگا کہاب صور پھو تک دو چنانجے بعث کاصور پھونکا جائے گا جس سے ارواح اس طرح تکلیں گی جیسے شہد کی تھیاں - تمام خلا ان سے بھر جائے گا - بھررب عالم کا ارشاد ہوگا کہ جمعے ا پی عزت وجلالت کی قتم ہے ٔ ہرروح اپنے اپنے جسم میں چلی جائے۔ چنانچہ سب رومیں اپنے اپنے جسموں میں نقنوں کے راستے چلی جائیں گی اور جس طرح زہررگ ویے میں اثر کر جاتا ہے' روح روئیں روئیں میں دوڑ جائے گی۔ پھرز مین پھٹ جائے گی اورلوگ اپنی قبروں سے نکل کھڑے ہول گے-سب سے پہلے میرے اوپر سے زمین شق ہوگی -لوگ نکل کردوڑتے ہوئے اپنے رب کی طرف چل دیں ہے-اس وقت کافرکہیں گے کہ آج کا دن بڑا بھاری ہے-سب نظے بیروں نظے بدن بے ختنہ ہوں گے-ایک میدان میں بقدرسر سال کے کھڑے ر ہیں گے- ندان کی طرف نگاہ اٹھائی جائے گی ندان کے درمیان فیصلے کئے جائیں گے-لوگ بےطرح گریہ وزاری میں مبتلا ہوں گے یہاں تك كرآ نسوختم ہوجائيں كے اورخون آئكھول سے نكلنے لگے گا-پيناس قدرآئے گا كەمنىتك يا تھوڑيوں تك اس ميں ۋوب ہوئے ہوں گے- آپس میں کہیں گے' آ وکسی ہے کہیں کہوہ ہماری شفاعت کرے-ہمارے بروردگارے عرض کرے کہوہ آئے اور ہمارے فیصلے کرے تو کہیں گے کہاس کے لائق جارے باپ حضرت آ دم علیہ السلام ہے بہتر کون ہوگا؟ جنہیں اللہ نے اینے ہاتھ سے پیدا کیا'اپنی روح ان میں پھونکی اور آ منے سامنے ان سے باتیں کیں۔ چنانچے سب مل کر آپ کے پاس جائیں گے اور سفارش طلب کریں مح کیکن حضرت آ دم علیہ السلام صاف انکار کرجائیں گے۔حضور قرماتے ہیں پھرسب کے سب میرے پاس آئیں گے۔ میں عرش کے آگے جاؤں گااور بجدی میں گر پڑوں گا-اللہ تعالیٰ میرے پاس فرشتہ بھیجے گا-وہ میرابازوتھام کر مجھے تجدے سے اٹھائے گا-اللہ تعالیٰ فرمائے گا'اے محمد (علیہ ہے) میں جواب دول گاکہ ہاں اے میرے رب-اللہ عزوجل باوجود عالم کل ہونے کے مجھ سے دریا فت فرمائے گا کہ کیا بات ہے؟ میں کہوں گا'یا اللہ تونے

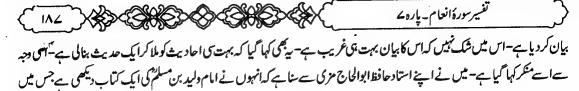
پھر بحکہ الہ جہنم میں ہے ایک دہتی ہوئی گردن نظے گی۔ اللہ تعالی فرمائے گا اے آدم کی اولاد کیا میں نے تم ہے عہد نہیں لیا تھا کہ شیطان کی پوجانہ کرنا۔ وہ تبہارا کھلا دشمن ہے؟ اور صرف میری ہی عبادت کرتے رہنا۔ یہی سیدھی راہ ہے۔ شیطان نے تو بہت ی مخلوق کو گراہ کردیا ہے کیا تمہیں عقل نہیں؟ یہ ہے وہ جہنم جس کا تم وعدہ دیئے جاتے تھے اور جے تم جھٹلاتے رہے۔ اے گنبگارو! آئ تم نیک بندوں سے الگ ہوجاؤ۔ اس فرمان کے ساتھ ہی بدلوگ نیکوں سے الگ ہوجا کیس گے۔ تمام امتیں گھٹنوں کے بل گر پڑیں گی جیسے قرآن کر یم میں ہے کہ تو ہرامت کو گھٹنوں کے بل گر پڑیں گی جیسے قرآن کر یم میں فیصلے ہوں کے بہاں تک کہ بے سینگ والی بکری کا بدلہ سینگ والی بکری سے لیا جائے گا۔ جب کسی کا کسی کے ذمہ کوئی دعوئی ہاتی در ہے گا تو اللہ تعالی انہیں فرمائے گا'تم سب مٹی ہوجاؤ۔ اس فرمان کے ساتھ ہی تمام جانور مٹی بن جا کیں گے۔ اس وقت کا فربھی یہی آرز وکریں گے کہ کاش ہم بھی مٹی ہوجائے۔

کی اللہ تارک و تعالیٰ اپنے بندوں کے فیصلے شروع کرے گا-سب سے پہلے آل وخون کا فیصلہ ہوگا - اللہ تعالیٰ اپنی راہ کے شہیدوں کو بھی بلائے گا- ان کے ہاتھوں سے قل شدہ لوگ اپناسرا ٹھائے ہوئے حاضر ہوں گے- رگوں سے خون بہدر ہا ہوگا - کہیں گے کہ باری تعالیٰ دریافت فرما کہ اس نے مجھے کیوں قبل کیا؟ پس باوجو دعلم کے اللہ عزوجل مجاہدین سے پوچھے گا کہتم نے انہیں کیوں قبل کیا؟ وہ جواب دیں گے دریافت فرما کہ تیری بات بلند ہوا در تیری عزت ہو- اللہ تعالیٰ فرمائے گائتم سیچے ہوائی وقت ان کا چرہ نو رانی ہوجائے گائسورج کی طرح چیئے اس کئے کہ تیری بات بلند ہوا در تیری عزت ہوں گے اور تم بھر باقی کے اور تمام قاتل و مقتول اس طرح پیش ہوں گے اور جو نفس کے ایک کے اور تمام قاتل سے دلوایا جائے گا یہاں تک کہ جو شخص دودھ نفس ظلم سے قبل کیا گیا ہاں تک کہ جو شخص دودھ

پس سب لوگ آپ کے پاس آئیں گے اور آپ سے سفارش کرانی چاہیں گے لیکن اپنا گناہ یا دکر کے جواب دیں گے کہ ہیں اس لائق نہیں ہوں ۔ تم نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ – وہ اللہ کے پہلے رسول ہیں ۔ لوگ حضرت نوٹے کے پاس آ کرید درخواست کریں گے لیکن وہ بھی اپنے گناہ کو یاد کر کے بہی فرما نمیں گے اور کہیں گے کہتم سب حضرت ایرا ہیم کے پاس جاؤ – وہ خلیل اللہ ہیں ۔ لوگ آپ کے پاس آئیں گیا تھی کے اور جبی کہیں گے۔ اللہ نے گاہ کو یاد کر کے بہی جواب دیں گے اور حضرت موٹ کے پاس جانے کی ہدایت کریں گے کے اللہ نے انہیں سرگوشیاں کرتے ہوئے نزد کی کیا تھا – وہ کلیم اللہ ہیں ۔ ان پر تو را قانا زل فرمائی گئی تھی ۔ لوگ آپ کے پاس آئیں گئی تھی اور آپ سے طلب سفارش کریں گے آپ بھی اپنی گائی تھی اپن ہم یہ بی اس تھی بیل کے لیکن حضرت عسی ابن مریخ کے پاس بھی بیں گے لیکن حضرت عسی علیہ السلام فرما نمیں گئی ہیں اس قابل نہیں ۔ تم حضرت مجمد عقالیہ کے پاس جاؤ ۔

حضور گرماتے ہیں ہیں سب لوگ میرے پاس آئیں گے۔ میں اللہ کے سامنے تمین شفاعتیں کروں گا۔ میں جاؤں گا۔ جنت کے پاس پہنچ کر دروازے کا کنڈا کپڑ کرکھنکھٹاؤں گا تو جھے مرحبا کہا جائے گا اور خوش آ مدید کہا جائے گا۔ میں جنت میں جا کراپنے رب کود کھے کر سے میں گر پڑوں گا اور وہ حمد و شاجناب باری کی بیان کروں گا جو کسی نے نہ کی ہو۔ پھر اللہ تعالی فرمائے گا اے مجد (علی ہے) اپنا سرا شاؤ۔ شفاعت کرو۔ قبول کی جائے گی۔ مانگو ملے گا۔ میں سرا شاؤں گا اللہ تعالی تو دلوں کے جمید بھی جانتا ہے تا ہم وہ دریافت فرمائے گا کہ کیا کہنا مونا عب کہنا کہنا ہوں گا اس اللہ تعالی میری شفاعت ان جنتیوں کے بارے چاہتے ہو؟ میں کہوں گا اے اللہ تو نے میری شفاعت کے قبول فرمائے گا وعدہ کیا ہے۔ چنا نچہ اللہ تعالی میری شفاعت ان جنتیوں کے بارے میں قبول فرمائے گا اور انہیں جنت کے داخلے کی اجازت ہو جائے گی۔ واللہ جسے تم اپنے گھرے اپنے بال بچوں ہے آ گاہ ہوائی ۔ بہت نے دیا دورو و تورتی ملیں گی ۔ بہت زیادہ یہ جنتی اپنی جگہ اور اپنی بیویوں سے واقف ہوں گے۔ ہرا یک اپنے ٹھکانے پہنچ جائے گا۔ سترستر حوریں اور دو دو تورتی ملیں گی ۔ بہت زیادہ یہ جنتی آئی جگہ اور اپنی بی بی اور دورو ترتی ملیں گی ۔ بہت زیادہ یہ جنتی آئی جگہ اور اپنی بی جگہ اور اپنی بیویوں سے واقف ہوں گے۔ ہرا یک اپنے ٹھکانے پہنچ جائے گا۔ سترستر حوریں اور دو دو تورتی ملیں گی ۔ بہت نے نے دور کی کا جائے گا۔ سترستر حوریں اور دورو ترتی ملیں گی ۔ بہت نے کروں کے گا۔ سترستر حوریں اور دورو ترتی ملیں گا۔ ب

پھر فرمائے گا ایک قیراط کے برابروالوں کو بھی - پھرارشاد ہوگا آئیس بھی جہنم سے نکال لاؤ جن کے دل میں رائی کے دانے کے برابر الوں کو بھی - پھرارشاد ہوگا آئیس بھی جہنم سے نکال لاؤ جن کے دل میں رائی کے دانے گا جس بھی انگل کر ہیں بہ سب بھی نکل آئی کر مانبرداری کے ماتحت کی ہو - جنے شفیع ہوں گئی سب سفارش کر لیس کے بہاں تک کہ المبیس کو بھی المبید بندھ جائے گا دوں وہ بھی گردن اٹھا اٹھا کرد کیھے گا کہ شاید کوئی میری بھی شفاعت کر سے کیونکہ وہ اللہ کی رحمت کا جوش دکیر ہوگا اور اس کے بعد اللہ تعالی ارقم الرائمین فرمائے گا کہ اب تو صرف میں بی بائی رہ گیا اور میں تو سب سے زیادہ وہ حوکر مرکز نے والا ہوں - پس اپنا ہم الہ ہوں کے بعد اللہ تعالی ارقم الرائمین فرمائے گا کہ اب تو صرف میں بی بائی رہ گیا اور میں تو سب سے زیادہ وہ حوکر مرکز نے والا ہوں - پس اپنا ہم المرح و اللہ تبارک و وقعالی ہو تھا ہو نے کو کئی حرل میں وائل ہو نے کو کئی جہاں وہ اس طرح رہائے گا کہ وہ رہاں کی گردنوں پر تحریر موالے کہ ہوں کے آزاد کردہ ہیں۔ اس تحریر ہوگا کہ وہ رہان کی آزاد کردہ ہیں۔ اس تحریر ہیں اپنا ہو کہ اس کا دھوپ کا رہ تو ہزر رہتا ہے اور سائے کا رخ زردر ہتا ہے۔ ان کی گردنوں پر تحریر ہوگا کہ وہ رحمان کے آزاد کردہ ہیں۔ اس تحریر ہیں ابنا ہو کہ اللہ عالی ہیں۔ اس کے بھر اللہ عالی ہیں۔ اس کے بھر اللہ عالی ہیں۔ اس کے بھر اللہ عالی ہیں۔ ان کی مردنوں ہیں ہو کہ اس اندھ میں من جو احداث کی ہو ہوں کے شوام احداث میں میں جو احداث کی ہیں۔ اس کے بعض الفاظ محدوم ہیں۔ اس کے بعد ہیں فل سے بیاں کی سب احاد یہ بیل فلار ہے میکران کی سب احاد یہ بیل فلار ہو بیل ان کی سب احاد یہ بیل فلار ہو بیل ان کی سب احاد یہ بیل فلار ہیں۔ بیل میں نے اس حدیث کی سندوں بیل جو احتمال کی وجوہ سے ہوا میں کی وجوہ سے ہوا میں کی والوں کی مدیث کی ایک ہو میں نے اس حدیث کی سندوں بیل جو اختمال کی مدید بیل ان کی سب احاد یہ بیل فلار ہو بیل ان کی سب احاد یہ بیل فلار ہو بیل میں خوالی بین عدی گن فر ماتے ہیل ان کی سب احاد یہ بیل فلار ہو بیل ان کی سب احاد یہ بیل فلار ہو بیل ان کی سب احاد یہ بیل فلار ہو بیل میں ان کی سب احاد یہ بیل فلار ہو بیل میل کو ایک کے دول کے میں ان کی سب احاد یہ بیل فلار ہو بیل کی سب کی کو بیل کی سب کی کو دول کی سندوں بیل کو بیل کو بیل کے دول کی کو دول کے میل کی کی کو بیل کی کو بیل کی کو ب



الهاق عجال مده شين المهيان عين والشائم وَإِذْ قَالَ الْبِرْهِنِيمُ الْإِيهُ الْرَرَ اتَتَخِدُ آصَنَامًا الْهَ الْمِيمُ الْإِيهُ الْرَرَ اتَتَخِدُ آصَنَامًا الْهَ الْمِيمَ الْمُولِينَ آرابكَ وَقُومِكَ فِي صَلْلِ مُبِينِ هُوكَذَلِكَ ثُرِي الْمُوقِينِينَ هُمَلَكُونَ عِنَ الْمُوقِينِينَ هُمَلَكُونَ عِنَ الْمُوقِينِينَ هُمَلَكُونَ عِنَ الْمُوقِينِينَ هُمَلَكُونَ عِنَ الْمُوقِينِينَ هُمَلَكًا وَالْمُولِينَ هُمَلَكًا وَالْمُولِينَ هُمَلَكًا وَالْمُولِينَ الْمُولِينَ الْمُولِينَ الْمُولِينَ الْمُولِينَ الْمُولِينَ الْمُولِينَ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ وَاللهُ اللهُ ا

جبدابراہیم نے اپنی باپ آ ذر سے فرمایا کہ کیا تو بتوں کو اللہ مانا ہے؟ میں تو تھے اور تیری قوم کو کھلی گرائی پر جانتا ہوں نا سیطرح ہم نے ابراہیم کو آسانوں اور زمینوں کے ملک وقلو تی بطور دلیل کے دکھائے تھے کہ وہ بھین ہونے والوں میں سے ہوجا ئیں نہر جب اس پر رات کی اندھیری آئی تو اس نے ایک تاراد یکھا کہنے لگا بیر میرارب ہے۔ جب وہ بھی کہنے لگا بیر میرارب ہے۔ جب وہ بھی کہنے لگا بیر میرارب ہے۔ جب وہ بھی اور کی تا ہواو کی کر کہدا تھا کہ بیر میرارب ہے بیات چھپ گیا تو کہنے لگا اس میری تجی راجب میں تو گھر کر اور گول میں سے ہوجاؤں گان پھر آفل ہوروش دی کھر کر کہنے لگا بیرمرارب ہے بیاتو سے بول سے بول ہوگی تو کہنے لگا اس میری قوم کے لوگو میں تو تمہارے مقرر کردہ شرکیوں سے بالکل ہیز اربوں ن میں تو پابندتو حدید ہوکر اینارخ میں سے بول سے بول میں تبین ہوں ن

ابراہیم علیہ السلام اور آ زر میں مکالمہ: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۲۵-۵۷) حضرت عباسٌ کا قول ہے کہ حضرت ابراہیم علیم السلام کے والد کا نام آزر نبقا بلکہ تارخ تھا۔ آن کی بولی صاحبہ کا نام سارہ تھا۔ حضرت اساعیل کی والدہ کا نام ہارہ تھا۔ تو کہ معضرت اساعیل کی والدہ کا نام ہاجرہ تھا۔ پید معضرت ابراہیم کی سربیقیں۔ علاء نسب میں سے اوروں کا بھی قول ہے کہ آپ کے والد کا نام تارخ تھا۔ بہا ورسدی فر باتے ہیں آ زراس بت کا نام تھا جس کے بجاری اور خادم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد تھے۔ ہوسکت ہے کہ اس بت کے نام کی وجہ ہے نہیں بھی ای نام تھی بیں گر تا تا ہواور یہی نام شہورہ وگیا ہو۔ واللہ اعلم۔ ابن جریر قر ماتے ہیں کہ آ زرکا لفظ ان میں بطور عیب گیری کے استعال کیا جا تا تھا۔ اس کے معنی ہیں ٹیڑ ھے آ دمی کے۔ لیکن اس کلام کی سند نہیں نہام صاحب نے اسے کسی نے تھی کہا کہا ہے۔

سلیمان کا تول ہے کہ اس کے معنی ٹیڑھے پن کے ہیں اور یہی سب نے خت لفظ ہے جو خلیل اللہ کی زبان سے نکلا - ابن جریر کا فرمان ہے کہ ٹیک بات یہی ہے کہ حضرت اہراہیم کے والد کا نام آزر تھا اور یہ جو عام تاریخ دال کہتے ہیں کہ ان کا نام تاریخ تھا'اس کا جواب یہ ہے کہ مکن ہے دونوں نام ہوں یا ایک تو نام ہواور دوسر القب ہو- بات تو یہ ٹھیک اور نہایت قوی ہے - واللہ اعلم - آزر اور آزر دونوں قراتیں ہیں ۔ چھپلی قرات یعنی راء کے زبر کے ساتھ تو جمہور کی ہے - پیش والی قرات میں نداکی وجہ سے پیش ہے اور زبر والی قرات لا بیڈ ہے بدل ہونے کی ہے اور ممکن ہے کہ عطف بیان ہواور یہی زیادہ مشابہ ہے - یہ لفظ علیت اور عجمیت کی بنا پر غیر منصر ف ہے - بعض لوگ اسے صفت

ہونے کی ہے اور ممکن ہے کہ عطف بیان ہواور یہی زیادہ مشابہ ہے۔ بیلفظ علمیت اور عجمیت کی بنا پرغیر منصرف ہے۔ بعض لوگ اسے صفت بتلاتے ہیں-اس بنار بھی پیغیر منصرف رہے گا جیسے احمراور اسود-بعض اسے اَتَّتِخِدُ کامعمول مان کرمنصوب کہتے ہیں۔ گو یا حضرت ابراہیم یوں فرماتے ہے کداے باپ کیا آپ آزر بت کومعبود مانتے ہیں؟ کیکن بیدور کی بات ہے-خلاف لغت ہے کیونکہ حرف استفہام کے بعد والا اپنے سے پہلے والے میں عامل نہیں ہوتا-اس لئے کہ اس کے لئے ابتداء کلام کاحق ہے۔ عربی کابیتو مشہور قاعدہ ہے۔ الغرض حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اپنے باپ کو وعظ سنار ہے ہیں اور انہیں بت پرتی ہے روک رہے ہیں لیکن وہ بازندآئے ۔ آپ فرماتے ہیں کہ بیتو نہایت بری بات ہے کہتم ایک بت کے سامنے الحاج اور عاجزى كروجواللدكاحق ہے- يقينا اس مسلك كے لوگ سب كے سب بہكے ہوئے اوراہ بھلكے ہوئے ہيں اور آيت ميں ہے كم صديق ني ابراہیم خلیل نے اپنے والد سے فر مایا' ابا آپ ان کی پرستش کیوں کرتے ہیں جونسٹیں نہ دیکھیں نہ چھے فائدہ پہنچا کیں-ابامیں آپ کووہ کھری بات سناتا ہوں جواب تک آپ کے علم میں نہیں آئی تھی۔ آپ میری بات مان لیجے۔ میں آپ کو تھے راہ کی رہنمائی کروں گا-اباشیطان کی عبادت ہے ہٹ جائے - وہ تو رحمان کا نافر مان ہے- ابا مجھے تو ڈرلگتا ہے کہ مہیں ایسانہ ہوآ پ پراللہ کا کوئی عذاب آ جائے اور آپ شیطان کے دفیق کاربن جائیں-باپ نے جواب دیا کہ ابراہیم کیا تو میرے معبودوں سے ناراض ہے؟ سنا گرتواس سے باز ندآیا تو میں تنجیے سنگسارکر دوں گا۔ پس اب تو مجھے سے الگ ہو جا- آپ نے فر مایا' اچھامیر اسلام لو- میں تو اب بھی اپنے پرورد گار سے تہماری معافی کی درخواست کرول گا۔وہ مجھ پر بہت مہربان ہے۔میںتم سب کوادرتمہارےان معبودوں کوجواللہ کے سوامیں مچھوڑ تا ہوں۔اپنے رب کی عبادت میں مشغول ہوتا ہوں۔ناممکن ہے کہ میں اس کی عبادت بھی کروں اور پھر بےنصیب اور خالی ہاتھ رہوں۔ چنانچہ حسب وعدہ خلیل اللہ اپنے والد کی زندگی تک استغفار کرتے رہے لیکن جبکہ مرتے ہوئے بھی وہ شرک ہے بازنہ آئے تو آپ نے استغفار بند کر دیا اور بیزار ہو گئے۔ چنانچ قر آن کریم میں ہے حضرت ابراہیم کا پنے باپ کے لئے استغفار کرنا ایک وعدے کی بنا پرتھا۔ جب آپ پر پیکل گیا کہ وہ وٹمن الہ ہے تو آپ اس سے بیزار اور بری ہو گئے۔ ابراہیم بڑے ہی اللہ سے ڈرنے والے زم دل حلیم الطبع تھے۔ حدیث سیح میں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام قیامت کے دن ا پنے باپ آزرے ملاقات کریں گے۔ آزرآپ کود کیھ کر کہے گابیٹا آج میں تیری کسی بات کی مخالفت نہ کروں گا۔ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں

ا پنج باپ آ ذر سے ملا قات کریں گے۔ آ ذرا آپ کود کھی کر کہے گا بیٹا آج میں تیری کسی بات کی مخالفت نہ کروں گا۔ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گئے کہ اے اللہ تو نے جھے سے دعدہ کیا ہے کہ قیامت کے دن تو جھے رسوانہ کرے گا۔ اس سے زیادہ رسوائی کیا ہوگی کہ میراباپ رحمت سے دور کردیا جائیں جائے ۔ آپ سے فرمایا جائے گا کہتم اپنج چھے کی طرف دیکھو۔ دیکھیں گے کہ ایک بجو کچڑ میں تھڑا کھڑا ہے۔ اس کے پاؤں پکڑے جائیں گے اور آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ مخلوق کود کھی کر خالق کی وحدا نہت بھے میں آجائے اس لئے ہم نے ابراہیم کو آسان وزمین کی مخلوق دکھا دی جسے اور آیت میں ہے اور آیت میں ہے اور آئی منابین ایدھم الخ نعنی جسے اور آیت میں ہے اور آئی منابین ایدھم الخ نعنی لوگوں کو آسان وزمین کود کھنا چا ہے۔ اگر ہم چاہیں تو انہیں لوگوں کو آسان وزمین کود کھنا چا ہے۔ اگر ہم چاہیں تو انہیں زمین میں دھنسادیں۔ اگر جم چاہیں آسان کا گھڑا اان پر گرادیں۔ رغبت ورجوع والے بندوں کے لئے اس میں نشانیاں ہیں۔

گیا اور آپ نے سب کچھ دیکھا - بدول کو گئا ہوں میں دیکھ کران کے لئے بدد عاکر نے گئے واللہ تعالیٰ نے فر بایا تجھ سے زیادہ میں ان پر کھے اور آپ نے سب کچھ دیکھا - بدول کو گئا ہوں میں دیکھ کران کے لئے بدد عاکر نے گئے واللہ تعالیٰ نے فر بایا تجھ سے زیادہ میں ان پر رحیم ہوں - بہت ممکن ہے کہ بیتو ہر کیس اور بدا تھا لیوں ہے ہے جا کیں ۔ پس بید کھلا ناموتو ف کردیا گیا ہے - ممکن ہے یہ کشف کے طور پر ہو اور بیتی ہوسکتا ہے کہ اس سے مراد معلوم کرانا اور تھا تی سے متعارف کرا دینا ہو - چنا نچے سندا تھراور ترخہ کی کا ایک صدیث میں حضور کے خواب کا ذکر ہے کہ میر سے بوان کی ہوسکتا ہے کہ اس سے مراد معلوم کرانا اور تھا تی ہے متعارف کرا دینا ہو - چنا نچے سندا تھراور ترخہ کی کا ایک صدیث میں حضور کے خواب کا ذکر ہے ہیں؟ میں نے اپنی لاعلیٰ غاہر کی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے تھیلی میر سے دونوں بازؤں کے درمیان رکھ دی یہاں تک کہ اس کی کھنگو کر رہے ہیں؟ میں نے اپنی لاعلیٰ غاہر کی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے تھیلی میر سے دونوں بازؤں کے درمیان رکھ دی یہاں تک کہ اس کی لاوا و کو رہے و کینسکتین میں اور کہا گیا ہے کہ وہ اپنی جگر تو تمام چنزیں میر سے سامنے کھل گئیں اور میں نے اسے بچان لیا و لیک و نکا واؤ کی میں میں اور کہا گیا ہے کہ وہ اپنی جگر جب چانہ چڑ تھتا ہے تو ایک فر باتے ہیں۔ جب وہ بھی خروب ہوجا تا ہے تو ایک فربات ہیں۔ جب وہ بھی خروب ہوجا تا ہے تو ایک فربات ہیں۔ جب وہ بھی غروب ہوجا تا ہے تو تیس خراد وہ بھی خروب ہوجا تا ہے تو تیس خربات ہیں۔ جب وہ بھی خروب ہوجا تا ہے تو تیس خراد میل ہو ایک ایک ہوتا ہوجا تا ہے تو تیس خربات ہو معام اور فرون کی کہتے ہیں۔ جب وہ بھی ہو بیا تا ہے تو اللہ کہ ہو تا ہے تو ایک میں تو اپنی عبار میں جو باتا ہے تو تیس کہ میں تو اپنی عبار میں کہ ہوجا تا ہے تو تیس کر تو حید کی طرف لو تا ہو اور انتقا ہو سے کہ ہو تا ہے تو ہیں کہ ہیں تو اپنی عبار میں ہوجا تا ہے تو تیس کر تو حید کی طرف لو تا ہو اور انتقا ہو سے کہ ہو باتا ہے تو تیس کہ ہو تا ہو تو تی ہوجا تا ہے تو تو دیل کی ایک ہوتا ہو ایک کر تو ہیں۔ ایس تو دیک کر تو ہیں۔ ایس تو دیک کر تو تیں۔ ایس تو دیل کی ایس تو دیا ہو اور اور افرا کو دیک کر کر تو تیں۔ ایس تو دیل کی ایس تو دیل کیا ہو کہ کر تو تیک کر تو ک

ہے ہوگا؟ بیز خوداللہ کی ملکیت کی بے شار چیزوں میں سے ایک چیز ہے۔اس میں روشی بھی اللہ کی دی ہوئی ہے۔ بیشرق سے ثکتا ہے پھر چلنا پھرتار ہتا ہےاورڈ وب جاتا ہے۔

پھر دوسری رات اس طرح ظاہر ہوتا ہے تو ایس چیز معبود ہونے کی صلاحیت کیا رکھتی ہے؟ پھر اس سے زیادہ روش چیز لیٹنی جا ندکو د کیھتے ہیں اوراس کو بھی عباوت کے قابل نہ ہونا ظاہر فرما کر پھر سورج کولیا اوراس کی مجبوری اوراس کی غلامی اورمسکینی کا اظہار کیا اور کہا کہ لوگؤ میں تہارے ان شرکاء سے ان کی عبادت سے ان کی عقیدت سے ان کی محبت سے دور ہوں -سنواگر یہ سے معبود ہیں اور پھے قدرت رکھتے ہیں تو ان سب کو ملالواور جوتم سب سے ہو سکے میرے خلاف کرلو۔ میں تو اس اللہ کا عابد ہوں جوان مصنوعات کا صافع ، جوان مخلوقات کا خالق ہے جو ہر چیز کا مالک رب اور سیامعبود ہے جیسے قرآنی ارشاد ہے کہتمہارارب صرف وہی ہے جس نے چیدن میں آسان وزمین کو پیدا کیا-پھر عرش پرمستوی ہوگیا -رات کو دن سے دن کورات ہے ڈھائیتا ہے-ایک دوسرے کے برابر پیچھے جا آ رہا ہے-سورج' میا نداور تاریے سب اس کے فرمان کے ماتحت ہیں۔خلق وامراس کی ملکیت میں ہیں۔وہ رب العالمین ہے۔ بڑی برکتوں والا ہے بیتو بالکل ناممکن سا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیسب فرمان بطور واقعہ کے ہوں اور حقیقت میں آپ اللہ کو پہچائے ہی نہ ہوں - حالانکہ الله تعالى فرماتا ہے وَلَقَدُ اتَّيُنَا اِبُرْهِيمَ رُشُدَهُ مِنُ قَبُلُ الْحُ التين بم نے پہلے سے حفرت ابرا جيم كوسيد هاراسته دے ديا تھا اور جم اس سے خوب واقف تھے جبکہاس نے اپنے باپ سے ادرا بنی قوم سے فر مایا بیصورتیں کیا ہیں جن کی تم پرستش اورمجاورت کررہے ہو؟ اور آ بت میں ہے إِنَّ إِبْرَهِيُمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا لِلَّهِ الْخُ ابراجيم تؤبر عظوص والے الله كے سِي فرمانبردار تقے - وه مشركوں ميں سے نه تھے۔اللّٰہ کی نعتوں کے شکر گزار تھے۔اللّٰہ نے انہیں پیند فر مالیا تھااور صراط متنقیم کی ہدایت دی تھی۔ دنیا کی بھلا ئیاں دی تھیں اور آخرت میں بھی انہیں صالح لوگوں میں ملا دیا تھا۔اب ہم تیری طرف وی کرر ہے ہیں کہ ابرا ہیم حنیف کے دین کا تا بعدا ررہ - وہمشرک نہ تھا۔

بخاری وسلم میں ہے۔حضورعلیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہر بچے فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ صحیح مسلم کی حدیث قدس میں ہے اللہ تعالی فرما تا ے میں نے اپنے بندوں کوموحد پیدا کیا ہے۔ کتاب الله میں فِطُرَتَ اللهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا الله تعالی نے لوگوں کو فطرت الله ير پیدا کیا ہے-اللہ کی خلق کی تبدیلی نہیں-اور آیت میں ہے تیرے رب نے آ دم کی پیٹھ سے ان کی اولا ونکال کر انہیں ان کی جانوں پر گواہ کیا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب نے اقرار کیا کہ ہاں بے شک تو ہارا رب ہے۔ پس یہی فطرت اللہ ہے جیسے کہاس کا ثبوت عنقریب آے گاان شایا بقد پس جبر تمام مخلوق کی پیدائش دین اسلام پڑاللہ کی تجی تو حید پر ہےتو ابراہیم خلیل الله علیه السلام جن کی تو حید اور الله پرتی کا ثناخوان خود كلام رهمان بيئان كي نسبت كون كهرسكتا بيكمآب الله جل شاندي آگاه ند من ادر بهي تاريكوا در بهي حيا ندسورج كواپناالله مجه رہے تھے۔ نہیں نہیں آپ کی فطرت سالم تھی۔ آپ کی عقل صحیح تھی۔ آپ اللہ کے سے دین پر اور خالص توحید پر تھے۔ آپ کا بیتمام کلام بحثیت مناظرہ تھااوراس کی زبر دست دلیل اس کے بعد کی آیت ہے-

وَحَاجَّهُ قَوْمُهُ وَال إِنَّكَاجُونِي فِي اللهِ وَقَدْهَدُسِ وَلاَّ آخَافُ مَا تُشْرِكُونَ بِهَ إِلَّا آنَ يَشَاءَ رَدِّبُ شَيْئًا وَسِعَ رَدِّب كُلُ شَي عِلْمًا أَفَلا تَتَذَكَّرُونَ ٥

اس کی قوم اس سے جمت کرنے گئی تواس نے کہا ؛ کیاتم جھے اللہ کے بارے میں جھٹر اکر ہے ہو؟ مجھے تو اللہ راہ دکھا چکا ہے۔ جنہیں تم اللہ کے ساتھ شریک بنار ہے

ہوئیں ان سے بالکل نہیں ڈرتا' ہاں آگرمیر اپروردگارہی کوئی بات چاہے میر ارب ہر چیز کواپیے علم میں گھیرے ہوئے ہے 🔾

مشركين كاتوحيد عفرار: 🖈 🖈 (آيت: ٨٠) ابراهيم عليه السلام كى كِي توحيد كه دلائل من كر پر بھي مشركين آپ سے بحث جارى رکھتے ہیں تو آپ ان سے فرماتے ہیں' تعجب ہے کہتم مجھ سے اللہ جل جلالہ کے بارے میں جھگڑا کررہے ہو؟ حالا تکدوہ یکتااور لاشریک ہے اس نے بچھے راہ دکھا دی ہےاور دلیل عطافر مائی ہے۔ میں یقیناً جانتا ہوں کہتمہارے بیسب معبود محض بےبس اور بے طاقت ہیں۔ میں نہ تو تہاری فضول اور باطل باتوں میں آؤں گانہ تمہاری دھمکیاں تھی جانوں گا - جاؤل تم سے اور تمہارے باطل معبودوں سے جوہو سکے کرلو-ہرگز ہرگز کی نہ کرو بلکہ جلدی کرگز رو-اگر تبہارے اوران کے قبضے میں میرا کوئی نقصان ہے تو جاؤ پہنچا دو-میرے رب کی منثا بغیر کہے بھی نہیں ہوسکتا -ضرر نفع سب اس کی طرف ہے-تمام چیزیں اس کے علم میں ہیں-اس پر چھوٹی ہے چھوٹی چیز بھی پوشیدہ نہیں-انسوس آئی دلیلیس س كربھى تمہارے دل نفيحت حاصل نہيں كرتے - ہودعليه السلام نے بھى اپنى قوم كے سامنے يہى دليل پيش كى تقى -

قرآن میں موجود ہے کدان کی قوم نے ان سے کہا'اے ہودتم کوئی دلیل تو لائے نہیں ہواور صرف تمہار ہے قول ہے ہم اپنے معبودول سے دست بردار نہیں ہو سکتے نہ ہم تجھ پرائیان لا کیں گے- ہماراا پنا خیال تو پیہ ہے کہ ہمار ہے معبودوں نے کچھے کچھ کر دیا ہے-آپ نے جواب دیا کہ میں اللہ کو گواہ کرتا ہوں اورتم بھی گواہ رہو کہتم جن کو بھی اللہ کا شریک تھم رارہے ہوئیں سب سے ہیزار ہوں۔ جاؤتم سب مل کر جو کچھ مکرمیرے ساتھ کرنا جا ہتے ہو' وہ کرلواور مجھے مہلت بھی نہ دو۔ میں نے تو اس رب پرتو کل کرلیا ہے جوتمہارا میرا سب کا پالنہار ہے۔تمام جانداروں کی پیشانیاں اس کے ہاتھ میں ہیں۔ سمجھواور سوچوتو سبی کہ میں تمہارے ان باطل معبودوں سے کیوں ڈروں گا؟ جب كرتم اس اسليے الله وحده لاشريك سے نہيں ڈرتے اور تھلم كھلا اس كى ذات كے ساتھ دوسروں كوشريك تلمبرار ہے ہو-تم ہى ہتلا ؤك ممتم میں سے امن کا زیادہ حقد ارکون ہے؟ دلیل میں اعلیٰ کون ہے؟ بيآ يت مثل آيت اَمُ لَهُم شُرَ حَوَّ الخاور آيت إِنْ هِيَ إِلَّا اَسْمَاءٌ الخے ہے-مطلب سے ہے کہاس کا بندہ جو خیروشر کا ' نفع وضرر کا مالک ہے' امن والا ہوگا یا اس کا بندہ جو محض بے بس اور بے قدرت ہے 'قیامت کے دن کے عذابوں سے امن میں رہے گا-

وَكَيْفَ آخَافُ مِمَّا أَشْرَكْتُمْ وَلِا تَخَافُوْنَ أَنَّكُمْ أَشْرَكْتُمْ بَاللَّهِ مَالَمْ يُنَزِّلُ بِهُ عَلَيْكُمْ سُلْطَنَّا ۖ فَآيُّ الْفَرْيِقَيْنِ آحَقُّ بِالْأَمْنِ أِنْ كُنْتُوْ تَعْلَمُوْنَ ١٠٥ الَّذِيْنَ الْمَنُولُ وَلَوْ يَلْبِسُوْآ إَيْمَانَهُ مُ بِظُلْمٍ اوْلَلْإِكَ لَهُمُ الْآمُنُ وَهُمْ مُّهُ تَدُونَ ٥ وَلِكَ الْ حُجَّتُنَا اتَيْنَهَا إِبْرِهِيهَ عَلَى قَوْمِهُ نَرْفَعُ دَرَجْتٍ مَّنْ شَاءَ اِتَ رَبِّكَ حَكِيمُ عَلِيمُ

کیا پھر بھی تم تھیحت حاصل نہیں کرتے - میں تمہارے معبودوں سے کیوں خوف کھاؤں؟ اورتم نہیں ڈرتے کہ اللہ کے ساتھ انہیں شریک تھمرار ہے ہوجس کی کوئی ولیل اللہ نے تم پرناز لنہیں فرمائی – اگرتم میں سیح علم ہے قوتم ہی بتلا دو کہ ہم دونوں جماعتوں میں ہے امن کا زیادہ حقد ارکون ہے؟ 🔾 جولوگ ایمان لا کراپنے ایمان

کوشرک سے خلط ملط نہیں کرتے ان ہی کے لئے امن ہے اور حقیقتا راہ یا فتہ وہی لوگ ہیں) یہی ہمارے وہ دلائل تھے جوہم نے ابراہیم کوان کی قوم کے مقابلہ میں عطافر مار کھے تھے۔ ہم جمے چے چاہیں مرتبوں میں بڑھا چڑھادیں۔ بیشک تیرارب بڑی حکمت والا ہم کال علم والا ہے)

پھر جناب باری تعالی فرما تا ہے کہ جولوگ صرف اللہ ہی کی عبادت کریں اور خلوص کے ساتھ دینداری کریں رب کے ساتھ کی کو شریک نہ کریں۔ امن وامان اور راہ راست والے یہی لوگ ہیں۔ جب بی آیت اتری تو صحابہ ظلم کالفظ سن کرچونک الصفاور کہنے گئے یا رسول اللہ ہم میں سے ایسا کون ہے جس نے کوئی گناہ ہی نہ کیا ہو؟ اس پر آیت اِنَّ الشِّرُكَ لَظُلُم عَظِیْمٌ نازل ہوئی لیعنی یہاں مراد ظلم سے شرک ہے (ہفاری شریف) اور روایت میں ہے کہ حضور نے ان کے اس سوال پر فرمایا 'کیا تم نے اللہ کے نیک بندے کا بی تول نہیں سنا کہ اس میں رہے بیارے نیچ اللہ کے ساتھ کی کوشریک نہ کرنا۔ شرک بڑا بھاری ظلم ہے۔ پس مراد یہال ظلم سے شرک ہے اور روایت میں ہے کہ آپ کہ آپ کے نود بطلم کی تغییر بشر کئے ہیں مروی ہے۔ بہت سے صحابیوں سے بہت می سندول کے ساتھ بہت کی کہ جھ سے کہا گیا کہ تو صحابیوں میں سے دیے۔ ایک روایت میں حضورگا فرمان ہے کہ جھ سے کہا گیا کہ تو اس می لوگوں میں سے ہے۔

مندا حمد میں زاؤان اور جریرض اللہ عہما ہے مردی ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ علی کے ساتھ تھے۔ جب ہم مدینشریف ہے باہرنگل گئے ہم نے دیکھا کہ ایک اونٹ سوار بہت تیزی ہے اپنے اونٹ کو دوڑا تا ہوا آر ہا ہے۔ حضور ؓ نے فرمایا ' یہ تہماری طرف ہی آر ہا ہا اس نے کہا' اپنے گھر سے اپنے بال بچوں میں سے اپنے کہ کہ تھیلے میں ہے۔ دیا فت فرمایا ' کیا ارادہ ہے ؟ کیے نگلے ہو؟ جواب دیا اللہ کے رسول اللہ علیہ گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا بھر ہو تھا میں مقصد میں کامیاب ہو گئے۔ میں بی اللہ کارسول ہوں۔ اس نے فوش ہو کہا' یارسول اللہ مجھے بھا ہے کہ ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا' یہ ہم مقصد میں کامیاب ہو گئے۔ میں بی اللہ کارسول ہوں۔ اس نے فوش ہو کہا' یارسول اللہ مجھے بھا ہے کہ ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا' یہ ہم دوکہ اللہ ایک ہورا فرمایا' یہ ہم کے میں بیا تیں منظور ہیں۔ میں سب اقر ارکرتا ہوں۔ اسے میں ان کے اور نے کہا باک کے رسول خیل کر اور اور میں ایک میں ان کے اور نے کہ کہ بیا اور فو اور کہ کا ہوں ہو گئے۔ اور ای وقت روح پر واز کر گئی۔ حضور نے ان کے گرتے ہی فرمایا ۔ کہ کہ کی موانیس سنجالو۔ ای وقت حضرت ممارین یا سر اور حضرت حذیفہ بن میر ان کی اور نے کہ نے وہ پڑے اور انہیں اٹھالیا۔ ویکھا تو روح جسم سے علیحہ وہ وہ بھی ہے۔ حضور سے کہنے گئے یارسول اللہ گیتو فوت ہوگئے۔ آپ نے اور نول سے کو دیڑے اور انہیں اٹھالیا۔ ویکھا تو روح جسم سے علیحہ وہ وہ بھی ہو گئے۔ آپ نے نوٹوں سے کو دیڑے اور انہیں اٹھالیا۔ ویکھا تو روح جسم سے علیحہ وہ وہ بھی ہے۔ حضور سے کہنے گئے یارسول اللہ گیتو فوت ہوگئے۔ آپ نے نوٹوں سے کو دیڑے اور انہیں اٹھالیا۔ ویکھا تو روح ہیں ۔

پھر ذرائی دیر میں فرمانے گئے۔ تم نے جھے منہ موڑتے ہوئے دیکھا ہوگا۔اس کی وجہ بیٹھی کہ میں نے دیکھا دوفر شتے آئے تھے اور مرحوم کے منہ میں جنت کے پھول دے رہے تھے۔اس سے میں نے جان لیا کہ بھوکے فوت ہوئے ہیں۔ سنویدا نہی لوگوں میں سے میں جن کی بابت اللہ تبارک و تعالی ارشاد فرما تا ہے کہ جولوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کوظلم سے نہ ملایا' ان کے لئے امن وامان ہے اور وہ راہ یافتہ ہیں۔ اچھا سے بیارے بھائی کا کفن فرن کرو۔

چنا نچہ ہم آئیں پانی کے پاس اٹھالے گئے عنسل دیا خوشبولی اور قبر کی طرف جنازہ لے کہ چلے۔ آنخضرت علی قبر کے کنارے بیٹے گئے اور فرمانے گئے بغلی قبر بناؤ 'بغلی قبر ہمارے لئے ہے اور سیدھی ہمارے سوااوروں کے لئے ہے۔ لوگو بیدہ خض ہے بیٹے گئے اور فرمانے گئے بغلی قبر بناؤ 'بغلی قبر ہمارے لئے ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ یارسول اللہ علی اس اللہ کی قتم جس نے ممل بہت ہی کم کیااور ثواب زیادہ پایا۔ یہ ایک اعرابی تھے۔ انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ یارسول اللہ علی اس اللہ کا تم جس نے ایک اعرابی علی سے اس کے اور صرف اس کئے الگ ہوا آپ کوئی کے ساتھ بھیجا ہے میں اپنے گھر سے اپنے بال بچوں سے اپنے مال سے اپنے کئے قبیلے سے اس کئے اور صرف اس کئے الگ ہوا

ہوں کہ آپ کی ہدایت کو قبول کروں' آپ کی سنتوں پڑ کل کروں۔ آپ کی حدیثیں لوں۔ یا رسول اللہ میں گھاس بھوس کھا تا ہوا آپ تک بہنچا ہوں۔ آپ بجھے اسلام سکھائے۔ حضور نے سکھایا۔ اس نے قبول کیا۔ ہم سب ان کے اردگر دبھیڑ لگائے کھڑے تھے۔ اتنے میں بنگلی چوہے کے بل میں ان کے اونٹ کا پاؤں پڑگیا۔ یہ گر پڑے اور گرون ٹوٹ گئے۔ آپ نے فرمایا' اس اللہ کی قتم جس نے جھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا' یہ بچے بچ فی الواقع اپنے گھرے' اپنے اہل وعیال سے اور اپنے مال موریثی سے صرف میری تا بعد اری کی دھن میں نکلا تھا اور وہ اس بات میں بھی سچے تھے کہ وہ میرے پاس نہیں پنچے یہاں تک کہ ان کا کھانا صرف سبز پتے اور گھاس رہ گیا تھا۔ تم میں نکلا تھا اور وہ اس بات میں بھی سچے تھے کہ وہ میرے پاس نہیں پنچے یہاں تک کہ ان کا کھانا صرف سبز پتے اور گھاس رہ گیا تھا۔ تم نے ایہوگا کہ باری نے ایس سے تھے۔ تم نے سا ہوگا کہ باری نوٹر ما تا ہے' جوا کیان لا ئیں اور ظلم نہ کریں' وہ امن و ہدایت والے ہیں۔ یہ انہی میں سے تھے (رمنی اللہ تعالی عنہ) تعالیٰ فرما تا ہے' جوا کیان لائی تیں اور ظلم نہ کریں' وہ امن و ہدایت والے ہیں۔ یہ انہی میں سے تھے (رمنی اللہ تعالی عنہ)

کی رہ ماہ با باہراہیم علیہ السلام کو یہدلیلیں ہم نے سکھائیں جن سے دہ اپن قوم پر غالب آگے جیسے انہوں نے ایک اللہ کے پرستار کاامن اور اس کی ہدایت بیان فر مائی اور خود اللہ کی طرف سے اس بات کی تصدیق کی گئی دَرَ جُتِ مَّنُ نَّشَاءُ گ کی یہی ایک قرات ہے اضافت کے ساتھ اور سے ابنافر مائی اور خود اللہ کی طرف سے اس بات کی تصدیق کی گئی دَرَ جُتِ مَّنُ نَّشَاءُ گ کی یہی ایک قراب ہیں۔ تیر کے ساتھ اور سے اضافت دونوں طرح پڑھایا گیا ہے جیسے سورہ کوسف میں ہے اور معنی دونوں قراتوں کے قریب قریب برابر ہیں۔ تیر سرب کے اقوال رحمت والے اور اس کے کام بھی حکمت والے ہیں۔ وہ میچے راستے والوں کو اور گمراہوں کو بخو بی جانتا ہے جیسے فرمان ہے۔ جن پر تیر سے رب کی بات صادق آگئی ہے۔ ان کے پاس چاہم تمام نشانیاں لے آؤ۔ پھر بھی انہیں ایمان نصیب نہیں ہوگا یہاں تک کہوہ ان کے کہوں سے عذا ب دیکے لیں۔ پس رب کی حکمت اور اس کے علم میں کوئی شرنہیں۔

وَوَهَبْنَا لَهُ اِسْخَقَ وَيَعْقُونَ كُلَّا هَدَيْنَا وَ نُوْحًا هَدَيْنَا مِنَ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوْدَوَسُلَيْمْنَ وَآيُّوْبَ وَيُوسُفَ وَمُوسَى قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوْدَوَسُلَيْمْنَ وَآيُّوْبَ وَيُوسُفَ وَمُوسَى وَهُرُونَ وَكُولُكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿ وَيُوسُلُ وَكُرِيّا وَيَحْلَى وَالْيَسَعَ وَعِيلِي وَ النَّهِ عَنَى الصّلِحِينَ ﴿ وَالسّلَمُعِيلَ وَالْيَسَعَ وَعِيلِي وَالْيَسَعَ وَيُونُسُ وَلُوطًا وَكُلًا فَضَلْنَا عَلَى الْعُلَمِينَ ﴿ وَلُوطًا وَكُلًا فَضَلْنَا عَلَى الْعُلَمِينَ ﴾ والوسم ويؤنسُ ولوطا وكلًا فَضَلْنَا عَلَى الْعُلَمِينَ ﴿ وَيُونُسُ وَلُوطًا وَكُلًا فَضَلْنَا عَلَى الْعُلَمِينَ ﴾

ہم نے ابراہیم کواسحاتی اور پیقوب دیا۔ ہرا کیک کوہم نے ہدایت کی۔ اس سے پہلے کے زیانے میں ہم نے نوح کو بھی راہ راست دکھائی تھی اور ان کی اولا دمیں سے داؤڈ سلیمان ابوب بوسف موٹی اور ہارون کو بھی نیک کام کرنے والوں کو ہم اسی طرح صلد دیا کرتے ہیں 🔾 اورزکر یا اور بچیٰ اورالیاس کو بھی۔ بیرسب نیک بندوں میں تنتے 🔾 اوراسلیمل اور پیغ اور پیش اور لوش اورلوط کو بھی ان سب کوہم نے دنیا کے لوگوں پر برتری دی 🔾

خلیل الرحمٰن کو بشارت اولا د: ﴿ ﴿ ﴿ آیت : ۸۲-۸۸) الله تعالی اینااحسان بیان فرمار ہاہے کے خلیل الرحمٰن کواس نے ان کے بڑھا پے
کے دقت بیٹا عطافر مایا جن کا نام اسحاق ہے۔ اس دقت آپ بھی اولا دسے مایوس ہو چکے تھے اور آپ کی بیوی صاحبہ حضرت سارہ بھی مایوس ہو
چک تھیں۔ جوفر شتے بشارت سنانے آتے ہیں وہ قوم لوط کی ہلاکت کے لئے جارہے تھے۔ ان سے بشارت سن کر مائی صاحبہ خت متبعب ہوکر
کہتی ہیں میں بڑھیا کھوسٹ ہو چکی میرے خاوند عمر سے اثر چکے ہمارے ہاں بچہ ہونا تعجب کی بات ہے۔ فرشتوں نے جواب دیا الله کی
قدرت میں ایسے تعجبات عام ہوتے ہیں۔ اے نبی کے گھر انے والو میں پر رہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں الله بڑی تعریفوں والا اور بڑی

بزرگیوں دالا ہے۔ اتنا ہی نہیں کہ تبہارے ہاں بچے ہوگا بلکہ وہ نبی زادہ خود بھی نبی ہوگا اور اسے تبہاری نسل بھیلے گی اور ہاتی رہے گی۔ قرآن کی اور آیت میں بشارت کے الفاظ میں نبیا کا لفظ بھی ہے۔ پھر لطف یہ ہے کہ اولا دکی اولا دبھی تم دیکھ لو گے۔ اسحاق کے گھریعقو ب پیدا ہوں گے اور تبہیں خوثی پرخوثی ہوگی اور پھر پوتے کا نام یعقوب رکھنا جوعقب ہے شتق ہے۔ خوش خبری ہے اس امرکی کہ نیسل جاری رہے گی۔

وَمِنَ ابَ إِمِهِمْ وَذُرِيَّتِهِمْ وَالْحَوَانِهِمْ وَالْجَبَيْنَهُمْ وَهَدَيْنَهُمْ وَالْحَالِيْ وَمِنَ ابَ إِمِهِمْ وَهُدَيْنَهُمْ وَهَدَيْنَهُمْ وَهَدَيْنَهُمْ وَهُدَيْنَهُمْ وَهُدَيْنَهُمْ وَهُدَيْنَهُمْ وَهُدَيْنَهُمْ وَهُدَيْنَهُمْ وَهُدَيْنَهُمْ وَهُدَيْنَهُمْ وَهُدَيْنَهُمْ وَهُدَيْنَ اللّهِ يَهْدِي بِهُ مَنْ يَشَاءُ عِبَادِهُ وَلَوْ الشَّرَكُو الْحَطِعَنْهُمْ مِنَا كَانُوا يَعْمَلُونَ هَا وَلَيْكَ اللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا اللّهُ وَاللّهُ وَالْهُ وَاللّهُ وَلّهُ وَاللّهُ وَ

ان کے بعض باپ دادوں اور بھائیوں کو بھی ہم نے ہدایت دی اور ہم نے انہیں اپنا لپندیدہ کرلیا اور راہ متنقیم کی طرف ان کی رہبری کی ۞ یہ ہاللہ کی ہم نے انہیں اپنا لپندیدہ کرلیا اور راہ متنقیم کی طرف ان کی رہبری کی ۞ یہ ہاللہ کا بہت اس سے نواز تا ہے اپنے بندوں میں سے جمے چاہئے یوگ بھی اگر شرک کرتے تو ان کے کئے کرائے تمام اعمال عارت ہوجائے ۞ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں ہم نے کتاب و حکمت اور پینیمبری عطافر مائی ۔ اگرید کفار قرآنی آئی وں کا اٹکار کریں تو ہم نے ان آئیوں پر ایمان لانے والی وہ قوم مقرر کی ہے جوان سے بھی کفر نہ کر ہے گی ۞

نی الواقع خلیل اللہ علیہ السلام اس بشارت کے قابل بھی تھے۔ قوم کوچھوڑا۔ ان سے منہ موڑا۔ شہر کوچھوڑا۔ بجرت کی۔ اللہ نے دنیا میں بھی انعام دیئے۔ اتن نسل پھیلائی جوآج تک دنیا میں آباد ہے۔ فرمان الہ ہے کہ جب ابراہیم نے اپنی قوم کواوران کے معبودوں کوچھوڑا تو ہم نے انہیں اسحاق دیعقوب بخشااور دونوں کو نبی بنایا۔

یہاں فرمایا 'ان سب کوہم نے ہدایت دی تھی اور ان کی بھی نیک اولا ددنیا ہیں باقی رہی -طوفان نوٹ میں کفار سب غرق ہو گئے۔
پر حضرت نوٹ کی نسل پھیلی - انبیاء انبی کی نسل ہیں ہے ہوتے رہے - حضرت ابراہیم کے بعد تو نبوت انبی کے گھر انے میں رہی جیسے فرمان
ہو جَعَلُنَا فِی دُرِیّتِیهِ النّٰہُوَّةَ وَ الْکِتنْبَ ہم نے ان ہی کی اولا دمیں نبوت اور کتاب رکھی اور آیت میں ہو کَاقَدُ اَرُ سَلُنَا نُو حًا وَ
اِبُرْهِیُمَ وَجَعَلُنَا فِی دُرِیّتِیهِ النّٰہُوَّةَ وَ الْکِتنْبَ لیعن ہم نے نوح اور ابراہیم کورسول بناکر پھر ان ہی دونوں کی اولا دمیں نبوت اور
کتاب کردی - اور آیت میں ہے - سے ہیں جن پر انعام الدہوا نبیوں میں سے اور جنہیں ہم نے ہدایت کی تھی اور پہند کر لیا تھا ان پر جب رحمان
کی آیتیں بڑھی حاتی تھیں تو روتے گڑ گڑ اسے بحد ہیں گریڑتے تھے۔

پھر فرمایا ہم نے اس کی اولا دمیں سے داؤ دوسلیمان کو ہدایت کی - اس میں اگر ضمیر کا مرجع نوح کو کیا جائے تو ٹھیک ہے اس لئے کہ ضمیر سے پہلے سب سے قریب نام یہی ہے-

أُولَيْكَ اللَّذِينَ هَدَى اللهُ فَيهُ لا هُوَ اقْتَدِهُ قُلُلا آسْنَالُكُ مُ اولَيْكَ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ اللهُ وَ اللهُ وَكُرَى لِلْعُلَمِينَ ١٠٥ عَلَيْهِ الْجُرَا اللهُ هُوَ اللهَ ذِكْرَى لِلْعُلَمِينَ ١٠٥ عَلَيْهِ الْجُرَا اللهُ هُوَ اللهُ ذِكْرَى لِلْعُلَمِينَ ١٠٥٠ عَلَيْهِ الْجُرَا اللهُ اللّهُ اللهُ ال

یں وہ ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت دی ہے۔ لیس تہ بھی انہی کی ہدایت کی پیروی کر کہہ دے کہ میں اس پرتم سے کوئی اجرت نہیں ما نگتا - دنیا جہاں کے سب لوگوں کے لئے بیقة محف نصیحت ہے O

بنو نا بنوا ابنائنا وبناتنا 💎 بنوهن ابنا الرجال الا جانب

شعرسنئے ۔

یعنی ہمار ہے لڑکوں کے لڑکے تو ہمار ہے لڑکے ہیں اور ہماری لڑکیوں کے لڑکے جنبیوں کے لڑکے ہیں اور اوگ کہتے ہیں کہ لڑکیوں کے لڑکے جنبیوں کے لڑکے ہیں اور اوگ کہتے ہیں کہ لڑکیوں کے لڑکے بھی ان میں داخل ہیں کیونکہ صحیح بخاری شریف میں حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی نسبت فرمایا 'میرا بیلڑکا سید ہے اور ان شاء اللہ اس کی وجہ ہے سلمانوں کی دو بڑی جماعتوں میں اللہ تعالی صلح کر ادے گا ۔ پس نوا ہے کو اپنالڑکا کہنے ہیں کہ بیر بیاز ہے ۔ اس کے بعد فرمایا 'ان کے باپ داد ہے' کہنے سے لڑکیوں کی اولا دین 'ان کے بعد فرمایا 'ان کے باپ داد ہے' ان کی اولا دین 'ان کے بھائی الغرض اصول وفروع اور اہل طقہ کا ذکر آ گیا کہ ہدایت اور پسندیدگی ان سب کو گھیر ہے ہوئے ہے۔ یہ اللہ کی مہر بانی 'اس کی تو فیتی اور اس کی ہدایت سے ہے۔

پھرشرک کی کائل برائی لوگوں کے ذہن میں آجائے۔ اس لئے فر مایا کہ اگر بالفرض نبیوں کا پیگر وہ بھی شرک کر بیٹے تو ان کی بھی تمام تر نیکیاں ضائع ہوجا کیں جیے ارشاد ہے وَ لَقَدُ اُو حِی اِلْیَکَ وَ اِلَی الَّذِینَ مِنُ قَبُلِکَ لَئِنُ اَشُرَکُتَ لَیَحُبَطَنَّ عَمَلُکَ الْحَ تِحْ پر ترکی اور تجھ سے پہلے کے ایک ایک نبی پریدوی بھے دی گئی کہ اگر تو نے شرک کیا تو تیرے اعمال اکارت ہوجا کیں گے۔ یہ یا در ہے کہ پیشرط ہوا ور تجھ سے پہلے مانے والا شرط کا واقع ہونا ہی ضروری نہیں جیے فرمان ہے قُلُ اِن کَانَ لِلرَّ حُمْنِ وَلَدٌ الْحُ الله کی اولا وہوتو میں تو سب سے پہلے مانے والا بن جاؤں اور جسے اور آیت میں ہے لَو اُردُنَا آن نَتَّ خِذَ لَهُوا الَّاتَ عَنْ الرَّالله کی ارافہ کرتا تو ای محلوق میں سے جے جا ہتا چن لیت سے بی بنالیت ۔ اور فرمان ہے لَو اُرادَ اللّٰهُ اَن یَتَ خِذَو لَدًا الله الله اولا دکا ہی اراوہ کرتا تو ای محلوق میں سے جے جا ہتا چن لیتا

لیکن وہ اس سے پاک ہےاوروہ میکنااور غالب ہے۔ پھر فر ما یا بندوں پر رحت نازل فر مانے کے لئے ہم نے انہیں کتاب وحکمت اور نبوت عطافر مائی ۔ پس اگریدلوگ یعنی اہل مکہ اس کے ساتھ یعنی نبوت کے ساتھ یا کتاب وحکمت و نبوت کے ساتھ کفر کریں' یہ اگر ان نبوت کے ساتھ ان نبوت کے ساتھ یا کتاب وحکمت و نبوت کے ساتھ کفر کریں' یہ اگر ان کتاب ہوں' خواہ کوئی اور عربی یا مجمی ہوں تو کوئی حربے نہیں ۔ ہم نے ایک قوم ایسی مجمی تارکر رکھی ہے جواس کے ساتھ بھی کفر نہ کرے گی ۔ یعنی مہاجرین' انصار اور ان کی تا بعد ارکی کرنے والے 'ان کے بعد آنے کہ میں کتاب کر رکھی ہے جواس کے ساتھ بھی کفر نہ کرے گی ۔ یعنی مہاجرین' انصار اور ان کی تابعد ارکی کرنے والے 'ان کے بعد آنے

بھی تیار کرر کھی ہے جواس کے ساتھ بھی کفرنہ کرے گی۔ یعنی مہاجرین' انصاراوران کی تابعداری کرنے والے' ان کے بعد آنے والے بیلوگ نہ کسی امر کا اٹکار کریں گے نہ تحریف یا ردو بدل کریں گے بلکہ ایمان کامل لے آئیں گے۔ ہر ہر حرف کو مانیں گے۔ محکم متشابہ سب کا اقر ار کریں گے۔ سب پرعقیدہ رکھیں گے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنے فضل وکرم سے ان ہی باایمان لوگوں میں کرد ہے۔ پھراپنے پیٹیبر سے خطاب کرکے فرما تا ہے جن انہیاء کرام علیہم السلام کا ذکر ہوااور جومجمل طور پران کے بڑوں چھوٹوں اورلواحقین میں سے ندکور ہوئے' یہی سب اہل ہدایت ہیں تو اپنے نبی آخرالز مان ہی کی اقتد لادراتناع کرواور جب پیچمم ٹی کو سرقہ خلاہم سرک آپ "کی امیر تبطوراو لی اس میں داخل سے۔

آ خرالز مان ہی کی اقتد ااورا تباع کرواور جب بیتکم نی کو ہے تو ظاہر ہے کہ آپ کی امت بطوراو لی اس میں داخل ہے۔
صیح بخاری شریف میں اس آیت کی تفییر میں حدیث لائے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہے آپ کے شاگر درشید
حضرت مجاہدر حمتہ اللہ علیہ نے سوال کیا کہ کیا سورہ ص میں مجدہ ہے؟ آپ نے فرمایا' ہاں ہے' پھر آپ نے بہی آیت تلاوت فرمائی اور
فرمایا' آن مخضرت علیہ کو ان کی تابعداری کا تھم ہوا ہے۔ پھر فرما تا ہے کہ اے نبی ان میں اعلان کر دو کہ میں تو قر آن پہنچانے کا کوئی

معادضہ یابدلہ یا جرت تم نے نہیں چاہتا - یہ تو صرف دنیا کے لئے نفیحت ہے کہ وہ اندھے پن کو چھوڑ کر آتھوں کا نور حاصل کرلیں اور برائی سے کٹ کر بھلائی پالیں اور کفر نے نکل کر ایمان میں آجا کیں -ہوائی سے کٹ کر بھلائی پالیں اور کفر نے نکل کر ایمان میں آجا کیں -او ما قَدَرُول اور اور کے شک قَدر آجا کہ قال کے ایک ایک کے ایک کا ایک کہ کہ ایک کہ کہ ایک کہ ایک کہ ایک کہ کہ کہ ایک کہ ایک کہ ایک کہ ایک کہ ایک کہ کہ کہ ایک کہ کہ کہ ایک کہ کہ ایک کہ کہ ایک کہ کہ ایک کہ ایک کہ ایک کہ کہ ایک کہ ایک کہ ایک کہ کہ ایک کہ کہ کہ کہ کہ کہ

وَمَا قَدَرُوا اللهَ حَقَّ قَدْرِهَ اِذْ قَالُواْ مِنَ اَنْزَلَ اللهُ عَلَى بَشَرِ قِنْ شَيْءٍ قُلْ مَنْ آنْزَلَ الْكِتْبَ الَّذِي جَاءَ به مُوسَى نُورًا قِهُدَى لِلنَّاسِ تَجْعَلُونَهُ قَرَاطِيْسَ ثُبُدُونَهَا وَثُخَفُونَ وَهُدًى لِلنَّاسِ تَجْعَلُونَهُ قَرَاطِيْسَ ثُبُدُونَهَا وَثُخَفُونَ كَثْيَرًا وَعُلِمْتُمْ مِنَا لَمْ تَعْلَمُوْاانْتُمْ وَلِآ ابْنَاؤُكُمْ لِقُلِاللهُ فَيُولِاللهُ وَلِمُنْ اللهُ وَعُلِمْتُهُ مِنَا لَمْ تَعْلَمُواانْتُمْ وَلاَ ابْنَاؤُكُمْ لِقُلِاللهُ فَيُولِيلُهُ فَيَولِيلُهُ اللَّهِ مَعْلَمُونَ هُوهُ هُذَا كِتُبُ اللَّهُ لَى اللَّهُ وَلَيْ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ الللللللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللللللللللللللّ

جیسی قدراللہ کی جانئ چاہیے' انہوں نے نہیں جانی کہ کہنے گئے'اللہ نے کسی انسان پر کچھ بھی ناز ل نہیں فریایا۔ دریافت تو کر کہ اس کتاب کو جے مویٰ لے کر آئے کس نے نازل فرمائی تھی؟ جولوگوں کے لئے نورو ہدایت ہے' جے تم نے ورق ورق بنار کھا ہے۔ جے تم ظاہر کرتے ہواور بہت سے جھے کو چھپاتے ہو۔ تہمیں وہ وہ سکھایا گیا جے نہ تم جانتے تھے نہ تہمارے باپ دادا' جواب وے کہ اللہ ہی نے نازل فرمائی تھی۔ پھرانہیں ان کی بحث میں کھیلتا ہوا چھوڑ دے 🔾 اور بیقر آن وہ کتاب ہے جے ہم نے باہر کت اورا پیٹے ہے پہلی کتابوں کی سچا کرنے والی کر کے اتاری ہے تاکہ تو اٹل مکہ کوادراس کے آس پاس والوں کو

آ گاہ کردے۔ آخرت کے مانے والے وال قرآن پر ایمان رکھتے ہیں اوروہ اپنی نمازوں کی پوری حفاظت کرتے ہیں 🔾

تمام رسول انسان ہی ہیں: ہلے ہلے (آیت: ۹۱-۹۱) اللہ کے رسولوں نے جھٹلانے والے دراصل اللہ کی عظمت کے مانے والے نہیں۔
عبد اللہ بن کیڑ کہتے ہیں 'کفار قریش کے تق میں ہے آیت اتری ہے۔ اور قول ہے کہ یہود کی ایک جماعت کے تق میں ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے۔ صبح بات ہے ہے کہ پہلاقول حق ہے اس لئے کہ فعل صریبودی کے قت میں اور یہ بھی ہے کہ مالک بن صیف کے بارے میں کہا گیا ہے۔ صبح بات ہے ہے کہ پہلاقول حق ہے اس لئے کہ آیت مکیہ ہے اور اس لئے بھی کہ یہودی آسان سے کتاب اتر نے کے بالکل منکر نہ تھے۔ ہاں البتہ قریشی اور عام عرب صفور گی رسالت کے قائل نہ شے اور کہتے تھے کہ انسان اللہ کا رسول نہیں ہوسکتا۔ جیسے قرآن ان کا تعجب نقل کرتا ہے اکان لِلنّاسِ عَجبًا اَن اَوْ حَیٰنَا لِلّی رَجُولِ مِنْ ہُمُ اللّی عَرَفُ اللّی مُن کے اللّی مَن کے النّاسِ اَن یُوْمِنُو آ اللّی کو کو اس کے اس خیال نے بی کہ کیا اللہ نے انسان کو اپنا رسول بنا لیا انہیں کردے۔ اور آیت میں ہے و مَا مَنَعَ النّاسَ اَن یُوْمِنُو آ اللّی کو کہ کی انسان پر اللہ تعالی نے کھی بھی ان کر تھیجے۔ یہاں بھی کھار کا بھی اماری ہی کھانے کا کہی کا رسول بنا کر تھیجے۔ یہاں بھی کھار کا بھی کھار کا کہی کا میاں کر کے فرما تا ہے کہ انہیں جو اب دو کہتم جو بالکل انکار کرتے ہو کہ کی انسان پر اللہ تعالی نے کھی بھی ناز کی بیس فرمایا 'میش کیوں کی ایک کیا تھیں ہے؟ بھلا بتلاؤ موئی پر تورات کی نے اتاری تھی جو مراسر نورو ہدایت تھی۔

کیسی کھلی غلطی ہے؟ بھلا بتلاؤ موئی پر تورات کی نے اتاری تھی جو مراسر نورو ہدایت تھی۔

کیسی کھلی غلطی ہے؟ بھلا بتلاؤ موئی پر تورات کی نے اتاری تھی جو مراسر نورو ہدایت تھی۔

کیسی کھلی غلطی ہے؟ بھلا بتلاؤ موئی پر تورات کی نے اتاری تھی جو مراسر نورو و ہدایت تھی۔

الغرض تورات كے تم سب قائل ہو جومشكل مسائل آسان كرنے والى كفرك اندهيروں كو چھانٹنے شبكو ہٹانے اور راہ راست دکھانے والی ہے۔تم نے اس کے فکڑ ے فکڑے کرر کھے ہیں صحیح اوراصلی کتاب میں سے بہت ساحصہ چھیار کھا ہے۔ پچھاس میں سے لکھ لاتے ہواور پھراہے بھی تحریف کر کے لوگوں کو بتارہے ہو-اپنی باتوں'اپنے خیالات کواللہ کی کتاب کی طرف منسوب کرتے ہو-قرآن تو وہ ہے جوتمہارے سامنے وہ علوم پیش کرتا ہے جن سے تم اور تمہارے اگلے اور تمہارے بڑے سب محروم متھے۔ پچھلی سچی خبریں اس میں موجود ' آنے والی واقعات کی صحیح خبریں اس میں موجود ہیں - جوآج تک دنیا کے علم میں نہیں آئی تھیں - کہتے ہیں اس سے مرادمشر کین عرب ہیں اوربعض کہتے ہیں اس سے مرادمسلمان ہیں۔ پھر تھم دیتا ہے کہ پہلوگ تواس کا جواب کیا دیں گے کہ تورات کس نے اتاری؟ توخود کہد دے کہ اللہ نے اتاری ہے۔ پھرانہیں ان کی جہالت وصلالت میں ہی کھیلتا ہوا چھوڑ دے بہاں تک کہانہیں موت آئے اور یقین کی آنکھوں سے خود بی د کیے لیس کداس جہان میں بیا چھے رہتے ہیں یامسلمان متق ؟ بیک اب یعن قرآن کریم ہماراا تارا ہے۔ یہ بارکت ہے۔ بیا گلی کتابوں کی تصدیق کرنے والا ہے۔ ہم نے اسے تیری طرف اس لئے نازل فر مایا کہتو اہل مکہ کو اس کے پاس والوں کو یعنی عرب کے قبائل اور عجمیوں کو ہوشیار کردے اور ڈراوادے دے-من حولھا ہمرادساری دنیاہے-اور آیت میں ہے قُلُ یَایُّھَا النَّاسُ اِنِّی رَسُولُ اللَّهِ اِلَیْکُمُ حَمِيعًا يعنى احدنياجهان كولوكؤيس تم سبك طرف الله كاليغير مول- اورآيت مي بي لا نُذِرَكُمُ به وَمَنُ بَلَغَ تاكمين تهمين بهى اورجے بدینیخ اے ڈرادوں اور قرآن سا كرعذابوں سے خبرداركردوں - اور فرمان ہومَنُ يَّكُفُرُ به مِنَ الْاَحْزَاب فَالنَّار مَوْعِدُه جوبھى اس كىساتھ كفركر ئاس كا شھان چنم ہے-اورآيت يس فرمايا كياتبرك الَّذِي نَزَّلَ الْفُرُقَانَ عَلَى عَبُدِه لِيَكُونَ لِلْعَلَمِينَ نَذِيرًا ليعنى الله بركتوں والا ہے جس نے اپنے بندے پرقر آن نازل فرمایا تا كمدوه تمام جہان والوں كوآ گاہ كردے -اورآيت ميں ارشاد ہے وَقُلُ لِّلَّذِيْنَ ٱوْتُوا الْكِتْبَ وَالْاُمِّييَّنَ ءَ اَسُلَمُتُمُ فَاِنُ اَسُلَمُوا فَقَدِ اهْتَدَوُا وَاِنْ تَوَلَّوُا فِانَّمَا عَلَيْكَ الْبَلْغُ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ لعِنى اہل کتاب سے اوران پڑھوں سے سب سے کہدو کہ کیاتم اسلام قبول کرتے ہو؟ اگر قبول کرلیں تو راہ راست پر ہیں اورا گرمنہ

موڑ لیں تو تھھ پرتو صرف پہنیا دینا ہے-اللہ اپنے بندے کوخوب دیکھ رہاہے-

بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے رسول اللہ عظیم فرماتے ہیں مجھے پانچ چیزیں دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نی کونہیں دی گئیں ان کو بیان فرماتے ہوں اس سے بیان فرمایا کہ ہرنبی صرف ایک قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا لیکن میں تمام لوگوں کی طرف بھیجا گیا ہوں۔اس لئے بیال بھی ارشاد ہوا کہ قیامت کے معتقد تو اسے مانتے ہیں۔جانتے ہیں کہ بیقر آن اللہ کی کچی کتاب ہے اور وہ نمازیں بھی صبحے و توں پر ہرا ہر

رُمارَتِينَ-اللهُ كَانُرُمْ كَتَامِ اورائ كَافَاعَتِينُ سَاوركا لَيْ يُمَارَتِينَ الْخُلْكُمُ مِمَّنِ الْفَتَرى عَلَى اللهِ كَذِبًا أَوْقَالَ الْوُحِيَ الْيَّا وَلَوْ يَوْعَ اللهُ عَلَى اللهِ كَذِبًا أَوْقَالَ الْوُحِيَ النَّهُ وَلَوْ يَعْمَلُ اللهُ عَلَى اللهِ عَنْ اللهُ وَلَوْ يَعْمَلُ اللهُ وَلَوْ يَعْمَلُ اللهُ وَلَوْ يَعْمَلُ اللهُ وَلَوْ الْمَلْوِيَ اللهُ وَالْمَلَاكِكَةُ بَاسِطُوا اللهُ وَلَوْ الْمَوْتِ وَالْمَلَاكِكَةُ بَاسِطُوا اللهُ وَلَوْ الْمَوْتِ وَالْمَلَاكِكَةُ بَاسِطُوا اللهِ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى

اس سے بڑھ کرظالم کون ہے جواللہ پرجھوٹ افتر اکرے یا کہے کہ میری طرف وقی کی جاتی ہے حالانکہ اس کی طرف کوئی وی نہیں کی گئی اور جو کہے جو اللہ نے اتارا ہے' میں بھی اسی جیسا اتارسکتا ہوں' کاش کہ تو ان طالموں کو اس وفت دیکھتا جبکہ بیموت کی بے ہوشیوں میں ہوں گے اور فرشتے ان کی طرف ہاتھ بڑھائے ہوئے ہوں گے کہا پی جانیں نکالو' آج تہمیں ذلت کی مار ماری جائے گی کیونکہتم اللہ تعالیٰ کے ذمے ناحق با تیں کہتے تھے اور اس کی آیتوں کوئ کر

مغضوب لوگ: ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ٣٣ - ٩٣) الله پرجموث با ندھنے والوں سے زیادہ ظالم اورکوئی نہیں۔ خواہ اس جموث کی نوعیت بیہ کو کہ اللہ کی اولاد ہے یا اس کے گی شریک ہیں یایوں کے کہوہ اللہ کارسول ہے حالا نکہ دراصل رسول نہیں۔ خواہ نواہ کو اہ کہد ہے کہ یہ کی اللہ کارسول ہے حالا نکہ دراصل رسول نہیں۔ خواہ نواہ کی ہو۔ چنا نچہ اور آیتوں میں ہوتی ہے حالا نکہ کوئی وی سے صف آرائی کا مدی ہو۔ چنا نچہ اور آیتوں میں ایسے لوگوں کا بیان ہے کہوہ قرآن کی آیتوں کوئی کر کہا کرتے تھے کہ اگر ہم چاہیں تو ہم بھی ایسا کلام کہد سکتے ہیں۔ کاش کہ توان ظالموں کو سکرات موت کی حالت میں دیکھنا جبر فرشتوں کے ہاتھان کی طرف بڑھ رہے ہوں گے اوروہ مار پیٹ کررہے ہوں گے۔ یہ کاورہ مار پیٹ کر کے جو میں لَیْنُ بَسَطُتُ اِلَیَّ یَدَاتُ ہے۔ اور آیت میں وَیَبُسُطُوا اِلْیَکُمُ اَیَدِیَهُمُ وَ اَلْسِنتَهُمُ بِالسُّدِّ عِے۔ خواک اورایو صالح نے بھی ہی تھیر کی ہے۔

خود قرآن کی آیت میں یَضُرِ بُون و جُوهُ هَهُمُ و اَدُبَارَهُمُ موجود ہے بینی کافروں کی موت کے وقت فرشتے ان کے منہ پراور کر پر مارتے ہیں۔ بہی بیان یہاں ہے کہ فرشتے ان کی جان نکا لئے کے لئے انہی مار پیٹ کرتے ہیں اور کہتے ہیں اپنی جانیں نکالو-کافروں کی موت کے وقت فرشتے انہیں عذا بول 'زنجیرول طوقوں کی' گرم کھولتے ہوئے جہنم کے پانی اور اللہ کے غضب وغصے کی خبر سناتے ہیں جس سے ان کی روح ان کے بدن میں چھپتی پھرتی ہے اور نکلنا نہیں چاہتی۔ اس پر فرشتے انہیں مار پیٹ کر جبراً تھیٹتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اب تمہاری برترین اہانت ہوگی اور تم بری طرح رسوا کے جاؤ کے جیسے کہتم اللہ کی آیوں کا انکار کرتے تھے۔اس کے فرمان کونہیں مانے تھے اور اس کے رسولوں کی تابعداری سے چڑتے تھے۔مومن و کافرکی موت کا منظر جو اخادیث میں آیا ہے وہ سب آیت یُنہِّبِتُ اللَّهُ الَّذِیْنَ امَنُوا بِالْقَولِ الثَّابِتِ الْخُ کَانْفِیر میں ہے۔ابن مردویہ نے اس جگہ ایک بہت کمی حدیث بیان کی ہے کین اس کی سندغریب ہے۔واللہ اعلم۔

وَلَقَدَ جِئْتُمُونَا فَرَادِي كَمَا خَلَقُنْكُمْ اَقِلَ مَتَرَةٍ قَتَرَكْتُهُ مَنَا خَوَلَنْكُمُ وَرَاءً ظُهُورِكُو وَمَا نَرِي مَعَكُمُ شُفَعَاءَكُمُ الذِيْنَ زَعَمْتُمُ انَّهُمُ فِيكُمُ شُرَكُوا لَقَدَ تَقَطَّعَ بَيْنَكُمُ وَضَلَّ عَنْكُمُ مَنَا كُنْتُهُ تَزْعُمُونَ فَي

یقیناً تم ہمارے پاس ایسے ہی تنہا تنہا حاضر ہوئے جیسے کہ پہلی بارہم نے تنہیں ہیدا کیا تھا اور جوساز وسامان ہم نے تنہیں عطافر مار کھا تھا' سب پچھٹم اپنی پیٹھ پیچھے جھوڑ آئے - ہم تو تمہارے ساتھ تمہارے ان سفارشیوں کو بھی نہیں و کیھے جنہیں تم اپنے میں شریک بچھتے رہے۔ تمہارے آپس کے سب تعلقات ٹوٹ گئے اور جودعوے تم کررہے تھے' سب جاتے رہے O

پھرفر ما تا ہے کہ جس دن انہیں ان کی قبروں سے اٹھایا جائے گا'اس دن ان سے کہا جائے گا کہتم تو اسے بہت دوراورمحال مانتے تھتو اب دیکیلوجس طرح شروع شروع میں ہم نے تمہیں پیدا کیا تھا'اب دوبارہ بھی پیدا کردیا۔ جو پچھے مال متاع ہم نے تمہیں دنیا میں دیا تھا' سب تم وہیں اینے پیچھے چھوڑ آئے – رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں'انسان کہتا ہے'میرا مال میرا مال حالانکہ تیرا مال وہی ہے جسے تو نے کھا بی لیا' وہ فنا ہو گیا یا تو نے پہن اوڑ ھالیا- وہ پھٹا برانا ہو کر ضائع ہو گیا یا تو نے نام مولی پر خیرات کیا' وہ باقی رہااس کےسوا جو کچھ ہے'اسے تو تو اوروں کے لئے چھوڑ کریہاں سے جانے والا ہے۔حسن بھریؒ فرماتے ہیں'انسان کو قیامت کے دن اللہ کے سامنے کھڑا کیا جائے گااور رب العالمین اس سے دریافت فرمائے گا کہ جوتو نے جمع کیاتھا' وہ کہاں ہے؟ بہ جواب دے گا کہ خوب بڑھا چڑھا کراسے دنیامیں چھوڑ آیا ہوں-الله تعالیٰ فرمائے گا'اے ابن آ دم پیچھے چھوڑ اہوا تو یہاں نہیں ہے البتہ آ کے بھیجا ہوا یہاں موجود ہے۔اب جو یہ دیکھے گا تو پچھ بھی نہ یائے گا - پھرآ پ نے یہی آیت پڑھی - پھرانہیں ان کا شرک یا دولا کر دھرکا یا جائے گا کہ جنہیں تم اپنا شریک سمجھ رہے تھے اور جن پر ناز کرر ہے تھے کہ بیمیں بچالیں گےاورنفع دیں گئے وہ آئی تمہارےساتھ کیوں نہیں؟ وہ کہاںرہ گئے؟انہیں شفاعت کے لئے کیوں آ گے نہیں ہوھاتے ؟ حق میے کہ قیامت کے دن سارے جموث بہتان افتر اکھل جائیں گے-اللہ تعالی سب کوسنا کران سے فرمائے گا، جنہیں تم نے میرے شریک مخبرار کھا تھا'وہ کہاں ہیں؟ اوران سے کہا جائے گا کہ جن کی تم اللہ کے سواعبادت کرتے تھے'وہ کہاں ہیں؟ کیا وجہ ہے کہ نہ وہ تہاری مدد کرتے ہیں نہ خود اپنی مدووہ آپ کرتے ہیں۔ تم تو دنیا میں انہیں مستحق عبادت سجھتے رہے۔ بینکم کی ایک قرات بینکم بھی ہے لیعن تہاری بجہی ٹوٹ گئ اور پہلی قرات پر بیمعنی ہیں کہ جو تعلقات تم میں سے جو وسیلے تم نے بنار کھے سے سب کٹ گئے-معبودان باطل سے جوغلط منصوبے تم نے بائدھ رکھے تھے' سب برباد ہو گئے جیسے فرمان باری ہے اِذُ تَبَرَّا الَّذِيْنَ اتِبَعُوُ الْخُ' لین تابعداری کرنے والےان سے بیزار ہوں گے جن کی تابداری وہ کرتے رہے اور سارے دشتے ناتے اور تعلقات کٹ جائیں گے۔ اس وقت تابعدارلوگ حسرت وافسوس سے کہیں گے کہ اگر ہم دنیا میں واپس جائیں تو تم ہے بھی ایسے ہی بیزار ہوجا میں جسے تم ہم سے بیزار ہوئے-ای طرح اللہ تعالی انہیں ان کے کرتوت دکھائے گا-ان پرحسرتیں ہوں گی اور بیجنہم سے نہیں نکلیں گے-اورآ یت میں ہے

جب صور پھونکا جائے گاتو آپس کے نسب منقطع ہوجائیں گے اور کوئی کی کاپر سان حال نہ ہوگا۔ اور آپت میں ہے کہ جن جن کوتم نے اپنا معبود کھہرار کھا ہے اور ان سے دوستیاں رکھتے ہوؤہ قیامت کے دن تمہار ہے اور تم ان کے منکر ہوجاؤگے اور ایک دوسر سے پرلعنت کرو گے اور تم سب کا ٹھکا نا جہنم ہوگا اور کوئی بھی تمہار امد دگار کھڑا نہ ہوگا اور آپت میں ہے وَقِیلَ ادُعُوا شُرَکَآءَ کُمُ الْخَ ایعنی ان سے کہا جائے گا کہ اپنے شریکوں کو آواز دو وہ پکاریں گے لیکن انہیں کوئی جواب نہ ملے گا اور آپت میں ہے وَیَوُمَ نَحُشُرُهُمُ جَمِیعًا الْحَ ایعنی قیامت کے دن ہم ان سب کا حشر کریں گے۔ پھر مشرکوں سے فرمائیں گئے کہاں ہیں تمہار سے شریک اور آپیت ہیں ہیں۔

اِنَّ اللهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى يُخْرِجُ الْحَقَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ مُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَقِّ ذَلِكُمُ اللهُ فَانَّا تُوْفَكُونَ ﴿ فَالِحِنُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَقِ ذَلِكُمُ اللهُ فَانَّا تُوْفَكُونَ ﴿ فَالِحِنَ الْاَصْبَاحُ وَجَعَلَ الْيُلَ سَكَنَا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ فَالِحَنَّ الْإِصْبَاعُ ذَلِكَ تَقْدِيْرِ الْعَلِيْدِ ﴿ وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ كُمُ اللهُ مُورَى الْمَرِ وَالْبَحْرِ فَلَا اللهِ وَالْبَحْرِ فَلَا اللهِ وَالْبَحْرِ فَلَا اللهِ وَالْبَحْرِ فَلَا اللهِ وَالْبَحْرِ فَلَاللهُ وَالْبَحْرِ فَلَا اللهِ وَالْبَحْرِ فَلَا اللهِ وَالْبَحْرِ فَلَا اللهِ وَالْبَحْرِ فَلَا اللهِ اللهِ وَالْبَحْرِ فَلَا اللهِ وَالْبَحْرِ فَلَا اللهِ وَالْبَحْرِ فَلَا اللهُ وَالْبَحْرِ فَلَا اللهُ وَالْبَحْرِ فَلَا اللهِ وَالْبَحْرِ فَلَا اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ ال

اللہ تعالیٰ ہی دانے اور تخت کیا لئے والا ہے۔ وہی زندے کومردے سے نکالٹا ہے اور وہی مردے کا زندے سے نکالئے والا ہے۔ یہی تو تمہار اللہ ہے۔ پھرتم کدھر بہتے چلے جارہے ہو ۞ ضبح کی روثنی کا پھاڑ نکالئے والا وہی ہے۔ اس نے آرام کے لئے رات بنائی اور سورج چا باندھے ہوئے اللہ غالب عالم کے ۞ بیو ہی ہے جس نے تمہارے لئے ستاروں کو پیدا کیا کہتم ختکی اور تری کے اندھیروں میں ان سے راہ پاتے رہو۔ جولوگ ذی علم بین ان کے لئے تو ہم نے کھول کھول کھول کو لرا بی نشانیاں بیان کردیں ۞

اس کی جیرت ناک قدرت: ہیں ہیں (آیت: ۹۵ – ۹۷) دانوں سے کھیتیاں نیج اور تھملی سے درخت اللہ ہی اگا تا ہے۔ ہم تو آہیں مٹی میں ڈال کر چلے آتے ہو۔ وہاں آئیں اللہ تعالیٰ بھاڑتا ہے۔ کوئیل نکاتا ، کھروہ ہوجے ہیں، تو کی درخت بن جاتے ہیں اور دانے اور کھیلی پیدا ہوتے ہیں۔ پھر گو ہاای کی تغییر میں فرمایا کہ زندہ درخت اور زندہ کھیتی کومردہ نج اور مفر دہ دانے سے وہ نکاتا ہے جیسے سورہ یا سین میں ارشاد ہے وَ اَیَةٌ لَّهُمُ الْاُرُضُ الْمُنیتَةُ الْح مُمُحْرِ ہُ کا عطف فَالِقَیْ پر ہے اور مفسرین نے دوسر سے انداز سے ان جملول میں ربط قائم کیا ہے لیکن مطلب سب کا بہی ہے اور ای کے قریب تو یہ ہے۔ کوئی کہتا ہے سرغی کا ایڈ سے شے نگلنا اور مُرغ سے ایڈ کے کا ربط قائم کیا ہے جبرخص کے ہاں نیک اولا دہونا اور نیکوں کی اولا دکا بدہونا مراد ہے۔ وغیرہ ۔ آیت در حقیقت ان تما مصورتوں کو گھیر سے ہوئے ہے۔ بیخرفی ایک تا ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہتم حق سے پھر جاتے ہو؟ اور اس لاشریک کے ساتھ دوسروں کوشریک کرنے والا اکیلا اللہ بی ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہتم حق سے پھر جاتے ہو؟ اور اس لاشریک کے ساتھ دوسروں کوشریک کرنے والا ہے۔ وہی دان کی روشی کا لانے والا اور رات کے گھٹا ٹو پ اندھیر سے کودن کی نور انیت سے بدل دیتا ہے۔ رات کے گھٹا ٹو پ اندھیر سے کودن کی نور انیت سے جدل دیتا ہے۔ رات الغرض چیز اور اس کی خوال ہے۔ وہی دان رات جو جاتے کہ مال ہیں ہوں رات ہے درات کے اندھیر سے کودن کی نور انیت سے جو کہ مان ہے وہی دان رات چڑ ھا تا ہے۔ الغرض چیز اور اس کی ضداس کے زیرا فتیار ہے اور رہاس کی بیا نیا عظمت اور بہت بری سلطنت پردلیل ہے۔ دن کی روشنی اور اس

کی چہل پہلی کی ظلمت اور اس کا سکون اس کی عظیم الثان قدرت کی نشانیاں ہیں۔ جیسے اللہ تعالی ارشا و فرماتے ہیں وَ الضَّحٰی وَ الَّيْلِ إِذَا سَحٰی اور جیسے اس آیت میں فرمایا وَ الَّيْلِ إِذَا يَعُشٰی وَ النَّهَارِ إِذَا تَحَلُّی اور آیت میں ہے وَ النَّهَارِ إِذَا جَلُها وَ الَّيُلِ إِذَا يَعُشْاهَا ان تَمَامَ آيتوں میں دن رات کا اور نوروظ لمت رُوشی اور اندھرے کا ذکر ہے۔ . . .

دیں وہی ہے جوآسان سے بارش اتارتا ہے گھر ہم نے اس سے ہرشم کی روئیدگی اور پوٹیاں نکالیں ۔ پھراس سے ہراسبزہ ہم نکالتے ہیں جس سے تہد بہتر بڑھ سے ہوئے دانے ہم پیدا کرتے ہیں اور کھجورے گا بھے ہیں سے پھھے ہیں بھکے ہوئے اور باغات انگور کے اور زیون اور انارایک دوسرے سے ملتے جلتے اور نہ ملتے جلتے ' بید سب پھل لائیں ان کا پھل لاٹا اور پکنادیکھوڈ جولوگ ایمان رکھتے ہیں ان کے لئے تو ان سب چیز دل میں بہت پچونشانات ہیں 🔾

قدرت کی نشانیاں: ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۹۸-۹۹) فرما تا ہے کہتم سب انسانوں کو اللہ تعالی نے تن واحد یعن حضرت آدم سے پیدا کیا ہے جیسے اور آیت میں ہے لوگوا ہے اس رب سے ڈروجس نے تہمیں ایک نفس سے پیدا کیا - اس وجہ سے اس کا جوڑ پیدا کیا - پھران دونوں سے مردوعورت خوب پھیلا دیئے - مُسُتَقَرُّ سے مراد ماں کا پیٹ اور مُسُتُو دُع سے مراد باپ کی پیٹے ہے اور تول ہے کہ جائے قرار دنیا ہے اور گل کی جگہ موت کا وقت ہے - سعید بنی جیر تفرماتے ہیں ماں کا پیٹ 'زمین اور جب مرتا ہے سب جائے قرار کی تغییر ہے - حسن بھر گل کی جگہ موت کا وقت ہے - سعید بنی جیر تفرماتے ہیں مراد مستقر سے ہے۔ ابن مسعود گا فرمان ہے مستقر آخرت میں ہے لیکن پہلا قول ہی زیادہ فرماتے ہیں جو مراکیا اس کے ممل رک میں بہلا قول ہی زیادہ فرماتے ہیں جو اللہ اعلم -

وَجَعَلُوا بِلهِ شُرَكًا ۗ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوا لَهُ بَنِينَ وَبَنْتِمَ بِغَيْرِ عِلْمِ سُبْحُنَهُ وَتَعْلَى عَبَّا يَصِفُونَ ۞

ان لوگوں نے جنات کواللہ کے شریک تغم رالئے حالانکہ اللہ ہی نے جنوں کو پیدا کیا ہے انہوں نے بے جانے ہو جھے اللہ کے بیٹے اور بیٹیاں بھی تر اش لیس - بیلوگ جو کھواللہ کے اللہ کے اللہ کے اللہ کے اوصاف بیان کرتے ہیں اللہ ان سے بہت برتر اور یا کیزہ ہے 🔾 شیطانی وعدے دھوکہ ہیں: ہڑے ہڑ (آیت: ۱۰۰) جولوگ اللہ کے سوااوروں کی عبادت کرتے تھے جنات کو پوجتے تھے ان پرانگار فرمار ہا ہے۔ ان کے نفروشرک سے اپنی بیزاری کا اعلان فرما تا ہے۔ اگر کوئی کیے کہ جنوں کی عبادت کیے ہوئی 'وہ تو بتوں کی پوجا پاٹ کرتے تھے تو جواب بیہ ہے کہ بت پرتی کے سکھانے والے جنات ہی تھے جیسے خود قرآن کریم میں ہے اِن یَدُعُونُ مِن دُونِیمَ اِلَّا اِنْمَا الْخ الْخ الْخ الْخ اللہ کے سواجنہیں پکار ہے ہیں وہ سب عورتیں ہیں اور بیسوائے سر شلعون شیطان کے اور کسی کوئیں پکارتے وہ تو پہلے ہی کہ چکا ہے کہ پھھ نہ کھانان کی اسانوں کوتو ہیں اپنا کر ہی لوں گا۔ انہیں بہ کا کر سز باغ دکھا کر اپنا مطبع بنالوں گا۔ پھر تو وہ بتوں کے نام پر جانوروں کے کان کا ب کرچھوڑ دیں گے۔ اللہ کی پیدا کر دہ ہیئت کو بگاڑنے لگیں گے۔ حقیقا اللہ کوچھوڑ کر شیطان کی دوتی کرنے والے کے نقصان میں کیا شک ہے؟ شیطانی وعد ہے تو صرف دھو کے بازیاں ہیں۔

آسان وزمین کو بے نمونہ بنانے والا' اس کی اولا د کیسے ہوگی؟ جبکہ بھی اس کی جورو ہی نہیں رہی۔ اس نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے اور وہ ہر چیز کے حال سے

واقف ہے 🔾 یہی اللہ تمہارا پروردگارہے۔ کوئی معبوداس کے سوانمیں۔ تمام چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے قوتم سب اس کی عبادت کرو-وہ ہر ہر چیز کا کارساز ونگہبان

ے 0 اے نگا ہیں نہیں پاسکتیں اور وہ تمام نگا ہوں کو پالیتا ہے۔ وہ تو بہت ہی باریک بیں اور بڑا ہی واقف ہے ○

اللہ بے مثال ہے۔ وحدہ لاشریک ہے: ہلے ہلے (آیت:۱۰۱) زمین وآسان کا موجد بغیر کی مثال اور نمونے کے انہیں عدم ہے وجود
میں لانے والا اللہ ہی ہے۔ بدعت کو بھی بدعت ای لئے کہتے ہیں کہ پہلے اس کی کوئی نظیر نہیں ہوتی ' بھلا اس کا صاحب اولا وہونا کیے حمکن
ہے جبکہ اس کی ہوی ہی نہیں' اولا د کے لئے تو جہاں باپ کا ہونا ضروری ہے وہیں ماں کا وجود بھی لازی ہے' اللہ کے مشابہ جبکہ کوئی نہیں
ہے اور جوڑ اتو ساتھ کا اور جنس کا ہوتا ہے۔ پھر اس کی ہوی کیے؟ اور بیوی نہیں تو اولا دکہاں؟ وہ ہر چیز کا خالق ہے اور ریہ میں اس کے منافی
ہے کہ اس کی اولا داور زوجہ ہو۔ جیسے فر مان ہے و قالُو ا اتَّنَحَدُ الرَّ حُدنُ اللهُ 'لوگ کہتے ہیں اللہ کی اولا دہو ہر ہوجا کی بڑی نضول اور غلط
افواہ ہے۔ بجب نہیں کہ اس بات کوئی کر آسان بھٹ جا نمیں اور زمین شی ہوجائے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہوجا نمیں۔ رحمٰن اور اولا و؟ وہ تو
ایسا ہے کہ آسان وزمین کی کل مخلوق اس کی بندگی میں مصروف ہے۔ سب پر اس کا غلبہ سب پر اس کا علم' سب اس کے سا صفر دا فردا آسے والے۔ وہ خالق کل ہے اور عالم کل ہے۔ اس کی جوڑ کا کوئی نہیں۔ وہ اولا دسے اور بیوی سے پاک علم مسب اس کے سامنے فردا فردا آسے بیان

ہماری آئی محصیں اور اللہ جل شانہ: ﷺ ﴿ آیت: ۱۰۲-۱۰۳) جس کے پیاوصاف ہیں یہی تمہارا اللہ ہے یہی تمہارا پالنہار ہے یہی سب
کا خالت ہے۔ تم اسی ایک کی عبادت کر واس کی وحدا نیت کا اقر ارکرو۔ اس کے سواکسی کوعبادت کے لائق نہ جھو۔ اس کی اولا دنہیں اس کے
ماں باپ نہیں اس کی بیوی نہیں اس کی برابری کا اس جیسا کوئی نہیں۔ وہ ہر چیز کا حافظ تکہبان اور وکیل ہے۔ ہرکام کی تدبیروہ ہی کرتا ہے۔ سب
کی روزیاں اس کے ذمہ ہیں ہرایک کی ہروقت وہی حفاظت کرتا ہے۔ سلف کہتے ہیں ونیا میں کوئی آئی کھاللہ کونہیں دیکھ سے ہاں قیامت کے
دن مومنوں کو اللہ کا دیدار ہوگا۔ حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی ہے کہ جو کہے کہ حضور گنے اپنے رب کو دیکھا ہے اس نے جھوٹ کہا۔ پھر آپ
نے بہی آیت یزھی۔

ے ہیں اپنے پر اسے اس کے برخلاف مروی ہے۔ انہوں نے روئیت کو مطلق رکھا ہے اور فر ماتے ہیں اپنے دل سے حضور ہے دومرتبہ اللہ کو دیکھا۔ سورہ بھی سے ساتہ پوری تفصیل سے بیان ہوگا ان شاء اللہ تعالی اسلمیل بن علیہ قرماتے ہیں کہ دنیا میں کو کہ تھیں سکتا اور حضرت فرماتے ہیں یہ دنیا میں کو کہ تھیں سکتا اور حضرت فرماتے ہیں یہ تو عام طور بیان ہوا ہے۔ پھر اس میں سے قیامت کے دن مومنوں کا دیکھنا مخصوص کر لیا ہے۔ ہاں معتز لہ کہتے ہیں دنیا اور آخرت میں کہیں بھی اللہ کا دیدار نہ ہوگا۔ اس میں انہوں نے اہلست کی مخالفت کے علاوہ کتاب اللہ اور سنت رسول سے بھی نا وانی برق ۔ کتاب اللہ میں موجود ہے گو جُوہ ہیں قور مینیا نی نا خبر آ بھی انظر آ پینی اس دن بہت سے چہرے رو تازہ ہوں گے۔ اپنے رب کی طرف دیکھنے والے ہوں گے اور فرمان ہے کالا اِنَّهُم عَنُ رَبِّهِم یَو مَشِدِ لَمَ حُدُو لُونَ لَعِیٰ کفار قیامت والے دن اپنے رب ک دیدار سے محروم ہوں گے۔ امام شافی فرماتے ہیں' اس سے صاف ظاہر ہے کہ مومنوں سے اللہ تعالیٰ کا حجاب نہیں ہوگا۔ متواتر احاد یث سے بھی یہی تابت ہے۔ حضرت ابوسعیڈ' ابو ہریڑ' انس جو صاف ظاہر ہے کہ مومنوں سے اللہ تعالیٰ کا حجاب نہیں ہوگا۔ متواتر احاد یث اللہ تبارک و تعالیٰ کو تیامت کے میدائوں میں جنت کے باغوں میں دیکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم ہے ہمیں بھی انہی میں سے اللہ تبارک و تعالیٰ کو قیامت کے میدائوں میں جنت کے باغوں میں دیکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہمیں بھی انہی میں سے اللہ تبارک و تعالیٰ کو تیامت کو میں اللہ عام اور حضرات و دیدار کے دیکھنے کو ثابت شدہ مانتے ہوئے لیکن اور اک کے انکار کے بھی کو دارت شدہ مانتے ہوئے لیکن اور اک کے انکار کے بھی

نخالف نہیں اس لئے کہ ادراک روئیت سے خاص ہے اور خاص کی نفی کو لازم نہیں ہوتی۔ اب جس ادراک کی یہاں نفی کی گئی ہے'یہ ادراک کیا ہے ادر کس قتم کا ہے۔ اس میں کئی قول ہیں مثلاً معرفت حقیقت کی ساتھ تکا عالم بجز اللہ کے اورکوئی نہیں۔ گومومن دیدار کریں گے لیکن حقیقت اور چیز ہے۔ چاند کولوگ دیکھتے ہیں لیکن اس کی حقیقت اس کی ذات اس کی ساخت تک کسی کی رسائی ہوتی ہے؟ پس اللہ تعالیٰ تو بے مثل ہے۔

بین اوراک اخص ہوؤیت سے کو کدادراک کتے ہیں ندو کی فاونیا کی آنکھوں کے ساتھ مخصوص ہے۔ بعض کتے ہیں ادراک اخص ہوؤیت سے کو کدادراک کتے ہیں احاط کر لینے کوادرعدم احاط سے عدم روئیت الزم نہیں آتی جیسے کم کا حاصلہ ہونے سے مطلق علم کا نہ ہوتا خابت نہیں ہوتا - احاط علم کا نہ ہوتا اس آیت سے خابت ہے کہ و کَلا یُحین کُلو کَ بِهِ عِلمًا صحیح مسلم میں ہے لا احصی ثناء علی نفست کے ما اثنیت علی نفست یعن اے اللہ میں تیری ثنا کا احاط نہیں کرسکا کیکن ظاہر ہے کہ اس سے مراد مطلق ثنا کا نہ کر نانہیں - ابن عباس کا قول ہے کہ کمی کی تگاہ ما لک الملک کو اس اللہ میں سے کہ اگر اُسٹ اُلا ہے کہ اُلا ہُ اُلا ہُ صَار لُو آ ہے نے فرمایا 'کیا تو آ سان کونہیں دکھ رہا؟ اس نے کہا' ہاں' فرمایا ۔ پھر سب دکھ چکا ہے؟ قادہ فرماتے ہیں اللہ اس سے بہت ہوا ہے کہ اسے آسمیں ادراک کریں - چنا ٹی ابن کریں اُلا ان سب کو گھر سے سب کہ اللہ کا فران سب کو گھر سے کہ اللہ کی ادراس کی نگاہ ان سب کو گھر سے کہ اللہ کی اور اس کی نگاہیں اس کی عظمت کے باعث احاط نہ کرسکیں گی اور اس کی نگاہ ان سب کو گھر سے کو جو گو گو تو حدیث میں ہے اگرانسان' جن شیطان' فرشتے سب کے سب ایک صف ہا ندھ لیں اور شروع سے لے کر آخر تک کے سب ایک صف ہا ندھ لیں اور شروع سے لے کر آخر تک کے سب موجود ہوں تا ہم نامکن سے کہ کھی بھی وہ اللہ کا احاط کہ کرسکیں - بیحد یہ غریب ہے۔ اس کی اس کے مواکوئی سندنہیں شماح ستہ والوں میں سے کی نے اس صدی کے دوایت کیا ہے۔ واللہ کا حاط کہ کرسکیں نہ می خوالوں میں سے کی نے اس صدی ہے کوروایت کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

حضرت عکرمہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس سے سنا کہ آنخضرت علی نے اللہ تبارک و تعالی کو دیکھا تو میں نے کہا کیا اللہ تعالی نے بینیں فرمایا کیا للہ کا نور ہے اور وہ جواس کا اللہ تعالی نے بینیں فرمایا کیا للہ کا نور ہے اور وہ جواس کا ذاتی نور ہے جب دہ اپنی جی کر بے تو اس کا ادراک کوئی نہیں کرسکتا ۔ اور روایت میں ہے اس کے بالقابل کوئی چیز نہیں تھر سکتی ۔ اس جواب ذاتی نور ہے جب دہ اللہ تعالی کوئی جیز نہیں کرسکتا ۔ اور روایت میں ہے اس کے بالقابل کوئی چیز نہیں تھر سکتی ۔ اس کی متر ادف معنی وہ حدیث ہے جو بخاری و سلم میں ہے کہ اللہ تعالی سوتانہیں ندا ہے سونالائق ہے۔ وہ تر از وکو جھا تا ہے اور اٹھا تا ہے اس کی طرف دن کے مل رات سے پہلے اور رات کے مل دن سے پہلے چڑھ جاتے ہیں۔ اس کا حجاب نور ہے یا نار ہے۔ اگر وہ ہث جائے تو اس کے چیرے کی تجلیاں ہراس چیز کو جلا دیں جواس کی نگا ہوں تلے ہے۔

اگلی کتابوں میں ہے کہ حضرت موئی کلیم اللہ نے اللہ تعالیٰ سے دیدار دیکھنے کی خواہش کی توجواب ملا کہ اے موئی جوزندہ مجھے دیکھے گا' وہ مرجائے گا اور جوخشک ججھے دیکھ لے گا' ریزہ ریزہ ہوجائے گا -خود قرآن میں ہے کہ جب تیر سے رب نے پہاڑ پر بخلی ڈائی تو وہ مکڑ ہے گئڑ ہے۔ اور موٹی ہے ہوش ہو کر گر پڑے - افاقہ کے بعد کہنے لگے' اللہ تو پاک ہے - میں تیری طرف تو بہ کرتا ہوں اور میں سب سے پہلامومن ہوں ۔ یادر ہے کہ اس خاص ادراک کے انکار سے قیامت کے دن مومنوں کے اپنے رب کے ویجھے سے میں سب سے پہلامومن ہوں ۔ یادر ہے کہ اس خاص ادراک کے انکار سے قیامت کے دن مومنوں کے اپنے رب کے ویجھے انکار نہیں ہوسکتا ۔ اس کی کیفیت و علم اس کو ہے - ہاں بے شک اس کی حقیقی عظمت 'جلالت' قدرت' بزرگی وغیرہ جیسی ہے' وہ جملا کہاں کی سمجھ میں آسکتی ہے؛ حضرت عاکشہ فرماتی ہیں' آخرت میں دیدار ہوگا اور دنیا میں کوئی بھی اللہ کو نہیں دیکھ سکتا اور بہی آست سے سے بہاں وہ سب کو گھیرے ہوئے گئے میں عظمت وجلالت کی رویت کے ہے جیسا کہ وہ ہے ۔ یہ وانسان کیافرشتوں کے لئے تلاوت فرمائی ۔ پس جہاں وہ سب کو گھیرے ہوئے مائی ہے۔ جب وہ خالق ہے تو عالم کیوں نہ ہوگا جیسے فرمان ہے آلا یکو کہ مُن حَلَقَ الْحُ کیاوہ بھی نامکن ہے - ہاں وہ سب کو گھیرے ہوئے ہے - جب وہ خالق ہے تو عالم کیوں نہ ہوگا جیسے فرمان ہے آلا یکو کہ مُن حَلَقَ الْحُ کیاوہ

نہیں جانے گا جو پیدا کرتا ہے جولطف وکرم والا اور پڑی خبر داری والا ہے اور ہوسکتا ہے کہ نگاہ سے مراد نگاہ والا ہو یعنی اسے کوئی نہیں دیکھ سکتا اور وہ سب کودیکھتا ہے۔ وہ ہرایک کوٹکالنے میں لطیف ہے اور ان کی جگہ سے خبیر ہے۔ واللہ اعلم جیسے کہ حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو وعظ کہتے ہوئے فرمایا تھا کہ بیٹا اگر کوئی بھلائی یا برائی رائی کے دانہ کے برابر بھی ہوخواہ پھر میں ہویا آسانوں میں یاز مین میں اللہ اسے لائے گا۔ اللہ تعالیٰ بڑابار یک بین اور خبر دارہے۔

قَدْ جَاءَكُمْ نِصَابِرُمِن رَبِّكُمْ فَمَنَ آبُصَرَ فَلِنَفْسِهُ وَمَنْ عَبِيَ فَعَلَيْهَا وَمَّا أَنَا عَلَيْكُمُ بِحَفِيظٍ فَكَذَٰلِكَ نُصِّرِفُ الْآلِيتِ وَلِيَقُولُوا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهُ لِقَوْمِ يَعْلَمُونَ ۞

لوگو! تمبارے پاس تمبارے رب کی طرف ہے دلیایں آ مجلیں۔ اب جود کیلے وہ اس کا اپنائی نفع ہے۔ اور جواندھا ہوجائے اس کا وبال اس پر ہے۔ میں تم پر پچھافظ تونہیں 🔾 ہم تو اسی طرح سے نشانیاں بیان کردیتے ہیں تا کہ وہ بھی قائل ہوجائیں کہتونے پڑھ سنایا اور اس لئے بھی کہ ہم اسے علم والوں کے لئے واضح کردیں 🔾

ابن عبال سے می معنی بھی مروی ہیں کہ تونے پڑھ سایا۔ تونے بھگڑا کیا تو یہ اس کی طرح آ بت ہوگی جہاں بیان ہے و قال الّذین کفرو این ھذآ اِلّا اِفْکُ افْترااهُ کافروں نے کہا کہ یہ توصرف بہتان ہے جے اس نے گھڑلیا ہے اور دوسروں نے اس کی تا ئید کی ہے۔ اور آ بھوں میں ان کے بڑے کا قول ہے کہ اس نے بہت کچھ فور وخوض کے بعد فیصلہ کیا کہ یہ تو چاتا ہوا جا دو ہے۔ یقینا بیا نسانی قول ہے اور اس لئے کہ ہم علاء کے سامنے وضاحت کردیں تا کہ وہ حق کے قائل اور باطل کے دہمن بن جا ئیں۔ رب کی مصلحت وہی جا نتا ہے کہ جو ایک گروہ کو ہدایت اور دوسر کے وضلالت عطا کرتا ہے۔ جیسے فرمایا اس کے ساتھ بہت کو ہدایت کرتا ہے۔ اور بہت کو گمراہ کرتا ہے اور آ بت میں ہوتا کہ وہ شیطان کے القاکو بیار دلوں کے لئے سبب فتذ کر دے اور فرمایا وَ مَا حَعَلُنَا اَصَحْبَ النَّارِ الْخُ بعنی ہم نے دوز نے کے پاسپان فرشتے مقرر کے ہیں۔ ان کی مقررہ تعداد بھی کافروں کے لئے فتنہ ہے تا کہ اہل کتاب کامل یقین کر کیں۔ ایما نمارہ ہو جا کیں اور بیاردل کفروالے کہتے ہیں کہ اس مثال سے اللہ کی کیا مراد ہے۔ ای طرح جے جا کیں۔ اہل کتاب اور جے چا ہے راہ راست دکھا تا ہے۔ تیں درب کے لئیکروں کو بجز اس کے کوئنہیں جانا۔

اور آیت میں ہے وَ نُنزِّ لُ مِنَ الْقُرُانِ مَاهُو ۚ شِفَآءٌ وَّرَحُمَةٌ لِّلْمُوَّمِنِیُنَ الْخُوْلِ کے اور کے شفااور رحمت ہے البتہ ظالموں کوتو نقصان ہی ماتا ہے-اور آیت میں ہے کہ یہ ایمان والوں کے لئے ہدایت وشفا نے اور بے ایمانوں کے کانوں میں بوجھ ہے اوران پراندھاپن غالب ہے- یہ دورکی جگہ سے پکارے جارہے ہیں-اور بھی اس مضمون کی بہت ی آیتیں ہیں جن ے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن سے لوگ نصیحت حاصل کرنے ہیں اور گراہ بھی ہوتے ہیں۔ دار ست کی دوسری قرات در سُت بھی ہے یعن پڑھا اور سیما اور بیمعنی ہیں کہ اسے تو مدت گزر چکی بیٹو تو پہلے سے لایا ہوا ہے بیٹو تو پڑھایا گیا ہے اور سکھایا گیا ہے۔ ایک قرات میں درس بھی ہے لیکن بیغریب ہے۔ ابی بن کعب فرماتے ہیں رسول اللہ علیات نے در ست پڑھایا ہے۔

التَّبِعُ مَا أُوْجِى النَّاكِ مِن رَبِّكُ لَا اللهُ الْآهُوْ وَاعْرِضَ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿ وَلَوْ شَاءَ اللهُ مَّا اَشْرَكُوا وَمَا جَعَلْنَاقَ عَلَيْهِمَ حَفِيظًا وَمَا اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيلٍ ﴿ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَلْعُونَ مِن دُوْنِ اللهِ فَيَسُبُّوا اللهَ عَدُوا بِغَيْرِ عِلْمٍ كَذَٰ لِكَ زَيِّنَا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمُّ رُثُو اللهِ فَيَسُبُّوا اللهَ عَدُوا بِغَيْرِ عِلْمٍ كَذَٰ لِكَ زَيِّنَا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمُّ رُثُو اللهِ فَيَسُبُّوا اللهَ عَدُوا بِغَيْرِ عِلْمٍ كَذَٰ لِكَ زَيِّنَا لِكُلِّ الْمَاةِ

تیرے رب کی طرف سے جو دی تیری طرف کی جارہی ہے تو اس کی تابعداری کئے چلا جا-اس کے سواکوئی معبود نہیں۔مشرکوں سے منہ پھیر لے ○اگر تیرار ب جاہتا' بیشرک ہی نہ کرتے' ہم نے تخصے ان کا تکہبان نہیں بنایا اور نہ تو ان پروکیل ہے ○ جنہیں پیلوگ اللہ کے سواپکارتے ہیں تم اے مسلمانو! انہیں گالیاں نہ دو کہ بیے ازروئے ظلم کے بے علمی سے اللہ کوگالیاں نہ دیے لیں' اس طرح ہم نے ہرگروہ کے اعمال ان کے لئے خوبصورت بنادیے ہیں پھران سب کا لوٹنا تو ان کے رب کی

وی کے مطابق عمل کرو: ﷺ ﴿ آیت: ۱۹ - ۱۹) حضور کواور آپ کی امت کوتیم ہور ہا ہے کہ وجی الدی اتباع اور اس کے مطابق عمل کرو۔ جو دی اللہ کی جانب سے اترتی ہے وہ سراسر حق ہے اس کے حق ہونے میں ذراسا بھی شبہیں۔ معبود برحق صرف وہ ب ہے۔ مشرکین سے درگر زکر ان کی ایڈا دہی پرصبر کر ان کی بدز بانی برداشت کر لئے ان کی بدز بانی من لے۔ یقین مان کہ تیری فتح کا میرے غلب کا میری طاقت وقوت کا وقت دو آبیں۔ اللہ کی مصلحتوں کوکوئی نہیں جانتا۔ دیرگوہولیکن اندھیر انہیں۔ اگر اللہ چا ہتا تو سب کو ہدایت دیتا۔ اس کی مشیت اس کی حکمت وہ بی جانتا ہے نہ کوئی اس سے باز پرس کر سکے نہاس کا ہاتھ تھا ما سکے۔ وہ سب کا حاکم اور سب سے سوال کرنے پر قاور ہے۔ تو ان کے اقوال واعمال کا محافظ نہیں۔ تو ان کے رزق وغیرہ امور کا وکیل نہیں۔ تیرے ذمیصر ف اللہ کے تعم کو پہنچا دیتا ہے جیسے فر مایا 'قیمت کرد سے کے دو ان بردارد فرنہیں اور فر مایا 'تہاری قومر ف پہنچا دیتا ہے۔ حساب ہمارے ذمہ ہے۔

کاتوال واعمال کامی فظ نیس – توان کرزق وغیره امورکاوکیل نہیں – تیر نے دمصرف اللہ کے تھم کو پہنچا دینا ہے جیسے فرمایا 'نصیحت کرد ہے کیونکہ تیراکام بہی ہے – توان پرداروغه نہیں اور فرمایا 'تمہاری و مدداری تو صرف پہنچا دینا ہے – حساب ہمارے و مہہ ہے ۔ فرما تا ہے گو کہ اس میں ہوگی : ہم ہم (آیت ۔ ۱۰۹) اللہ تعالی اپنے نبی گواور آپ کے مائے والوں کو مشرکین کے معبودوں کو گالیاں دینے ہے منع فرما تا ہے گو کہ اس میں پھر مصلحت بھی ہولیکن اس میں مفسدہ بھی ہے اور وہ بہت بڑا ہے لیتی ایسانہ ہو کہ شرک اپنی نادانی سے اللہ کو گالیاں دینے لگ جائیں – ایک روایت میں ہے کہ شرکین نے ایساارادہ ظاہر کیا تھا اس پریہ آیت اتری – قادرہ کا قول ہے کہ ایسا ہوا تھا اس لئے یہ آیت اتری اور ممانعت کردی گئی – این ابی حاتم میں سدگ سے مروی ہے کہ ابوطالب کی موت کی بیاری کے وقت قریشیوں نے آپس میں کہا کہ چلوچل کر ابوطالب ہے کہیں کہ وہ اپنی ہوا کی موجودگی میں تو قریشیوں کی چلی نہیں اس کی موت کے بعد مار ڈالا – یہ مشورہ کر کے مکن ہے کہ عرب کی طرف سے آواز المحے کہ چلی کی موجودگی میں تو قریشیوں کی چلی نہیں اس کی موت کے بعد مار ڈالا – یہ مشورہ کر کے ابو ہمال ابور مفیان نضیر بن حارث امیہ بن ابی خفی کو ابوطالب ابور مفیان نضیر بن حارث امیہ بن ابی خلف عقبہ بن ابو معیط عمر و بن عاص اور اسود بن خشری چلے – مطلب نامی ایک شخص کو ابوطالب ابور مفیان نصیر بن حدید کی جانے مورث کی جلے مطلب نامی ایک شخص کو ابوطالب ابور مفیان نصیر بن حدید کی خور کی مورث کے مورث کی جانے مورث کی جو کے مطلب نامی ایک شخص کو ابوطالب

پھرفر ما تا ہے ای طرح آگلی امتیں بھی اپنی گمراہی کواپنے حق میں ہدایت بچھتی رہیں۔ یبھی رب کی حکمت ہے۔ یا در ہے کہ سب کالوثنا اللہ ہی کی طرف ہے وہ انہیں ان کے سب برے بھلے اعمال کا بدلید ہے گا اور ضرور دےگا۔

وَأَقْسَمُوا بِاللهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَإِنْ جَاءَتُهُمْ اليَّ لَيُؤْمِنُنَّ بِهَا قُلُ اِنْمَا الْایتُ عِنْدَ اللهِ وَمَا یُشْعِرُکُمْ اَنَّهَا اِذَا جَاءَتُ لایؤمِنُونَ۞

اللہ تعالی کی پرزور قسمیں کھا کھا کر کفار نے کہا کہ اگران کے پاس کوئی نشان آئے گا تو وہ ضروراس پرایمان لائیں گئ مسلمانوتم کیا جانو؟ بیلوگ تو نشانیاں آجانے کے بعد بھی ایمان نہیں لائیں گے O

معجزوں کے طالب لوگ: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۱۰۹) صرف مسلمانوں کو دھوکا دینے کے لئے اوراس لئے بھی کہ خود مسلمان شک وشبہ میں پڑ
جائیں' کا فرلوگ قسمیں کھا کھا کر بڑے ذور ہے کہتے تھے کہ ہمارے طلب کردہ معجزے ہمیں دکھا دیئے جائیں تو واللہ ہم بھی مسلمان ہوجائیں۔
اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو ہدایت فرما تا ہے کہ آپ کہد یں کہ عجزے میرے قبضے میں نہیں۔ یہ اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔ وہ چاہے دکھائے چاہد کہ این جریر میں ہے کہ شرکین نے حضور سے کہا کہ آپ فرماتے ہیں' حضرت موسی ایک پھر پرلکڑی مارتے ہے تو اس سے بارہ جشے نکلے تھے اور حضرت عیسی مردوں میں جان ڈال دیتے تھے اور حضرت شموڈ نے اوٹنی کا معجزہ دکھایا تھا تو آپ بھی جو معجزہ ہمیں سے بارہ چشے نکلے تھے اور حضرت شموڈ نے اوٹنی کا معجزہ دکھایا تھا تو آپ بھی جو معجزہ ہمیں

کہیں دکھا دیں واللہ ہم سب آپ کی نبوت کو مان لیس گئے آپ نے فر مایا کیام عجزہ دیکھنا چاہتے ہو- انہوں نے کہا کہ آپ صفا پہاڑ کو ہمارے لئے سونے کا بنادیں-

پھر توقتم اللہ کی ہم سب آپ کو جا جائے لگیں گے۔ آپ کوان کے اس کلام سے پھامید بندھ گی اور آپ نے کھڑ ہے ہوکر اللہ تعالی سے دعا مانگئی شروع کی۔ وہیں حضرت جر نیک آئے اور فرمانے لئے سننے اگر آپ جا ہیں تو اللہ بھی اس صفا پہاڑ کو سونے کا کردے گالیکن اگر یہ ایمان نہ لا نے تو اللہ کا عذاب ان سب کوفا کردے گا ور شاللہ تعالی اپنے عذابوں کورو کے ہوئے ہے۔ ممکن ہان بیں تیک بجھوا الیہ بھی ہوں اوروہ ہدایت پر آ جا کیں۔ آپ نے فرمایا نہیں اللہ تعالی میں صفا کا سونا نہیں جا پتا بلکہ یہ جا پتا ہوں کہ تو ان برم پانی فرما کر انہیں عذاب نہ کراور ان میں ہے۔ حکوم ایک تو ان برم پانی فرما کر انہیں عذاب نہ کراور ان میں ہے۔ جو جاہ ہدایت نصب فرما۔ ای پریہ آ بینی و لکوٹ آکٹر ھُٹم یہ کھو گوئٹ کن نازل ہو کیں۔ یہ حدیث کومرل ہے لیکن اس کے شاہد بہت ہیں چنا نچو آن کر کیم میں اور جگہ ہے و مَما مَنعَنا آکُ نُرُسِلَ بِالاَیْتِ اِلّا اَنْ کَذَّبَ بِهَا الْاَوْ لُوْ کُنیونَ کُور کی دوسری قرات انْہَا بھی ہے اور لَا یُوْمِنُوْ کَی دوسری قرات انْہَا بھی ہے اور لَا یُوْمِنُون کی دوسری قرات انْہَا بھی ہے اور لَا یُوْمِنُون کی دوسری قرات انگہ آ بھی ہے اور لَا یُومُنون کی دوسری قرات انگہ آ بھی ہے اور لَا یُومِنون کی دوسری قرات انگہ آ بھی ہے اور لَا یُومُنون کی دوسری قرات انگہ آ بھی ہے اور لَا نُومِنون کی دوسری تر کے ساتھ بھی پہنے کہ اس مورت میں ملہ ہوگا جیسے آ بیت الّا تسکہ کہ آ ہو کہ ایک میں صورت کی صورت میں صلہ ہوگا جیسے آ بیت آلًا تسکہ کہ اِور اُور کی میں۔

اور آیت وَ حَرْمٌ عَلَی قَرُیَةٍ اَهَلَکُنْهَ آ اَنَّهُمُ لَایرُ جِعُونَ میں تو مطلب بیہوتا کہ اےمومنوتہہارے پاس اس کا کیا جُوت ہے کہ بیا پی من من من مانی اور مند مانگی نشانی دکھ کے کہ کا ایک کی کہا گیا کہ انّتہا معنی میں لَعَلَّهَا کے ہے بلکہ حضرت الی بن کعب کی قرات میں اَنَّهَا کے بدلے لَعَلَّهَا ہی ہے۔ عرب کے عاور سے میں اور شعروں میں بھی یہی پایا گیا ہے۔ امام ابن جریر حمت اللہ علیہ اس کو پہند فرماتے ہیں۔ اور اس کے بہت سے شوام بھی انھوں نے بیش کئے ہیں۔ واللہ اعلم

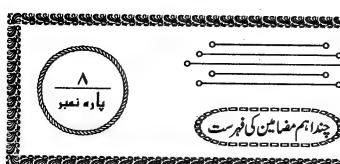
وَنُقَلِّبُ اَفْ دَتَهُمُ مُ وَابْصَارَهُمُ كَمَالَمُ يُؤْمِنُوا بِهَ اوَّلَ مَرَةٍ وَنَدَرُ مَنُوا بِهَ اوَّلَ مَرَةٍ وَنَدَرُ هُمُ مُنَا فِي مُنْ الْمُ مِنْ اللَّهُ مُوانَ ١٠٥ هُمُ وَفِي طُغْيَا نِهِمْ يَعْمَهُ وَنَ ١٠٥٠

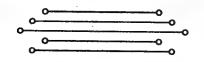
ہم ان کے دلول کواوران کی آتھوں کوالٹ دیں گے جیسا کہ بیلوگ پہلی دفعہ اس پرایمان نہیں لائے اورہم آنہیں ان کی سرکشی میں ہی بھٹکتا چھوڑ دیں گے 🔿

(آیت: ۱۱۰) پھرفر ما تا ہے کہ ان کے انکار اور کفر کی وجہ سے ان کے دل اور ان کی نگا ہیں ہم نے پھیر دی ہیں۔ اب یہ کی بات پر ایمان لانے والے ہی نہیں۔ ایمان اور ان کے درمیان دیوار حائل ہو چکی ہے۔ روئے زمین کے نشانات دیکھ لیس گے تو بھی بے ایمان ہی رہیں گے۔ اگر ایمان قسمت میں ہوتا تو حق کی آواز پر پہلے ہی لبیک پکارا شھے۔ اللہ تعالی ان کی بات سے پہلے بیجا نتا تھا کہ یہ کیا کہیں گے؟ اور ان کے مل سے پہلے جانتا تھا کہ یہ کیا کریں گے؟ اور ان کے مل سے پہلے جانتا تھا کہ یہ کیا کریں گے؟ اور ان کے مل سے پہلے جانتا تھا کہ یہ کیا کریں گے؟ اس نے بتلادیا۔ کہ ایسا ہوگا فرما تا ہے و کا گیئیٹ کی مثل خبیر اللہ تعالی جو کا مل خبر رکھنے والا سے اور اس جیسی خبر اور کون دے سکتا ہے؟ اس نے فرمایا کہ یہ لوگ قیا مت کے روز صرت وافسوس کے ساتھ آرز وکریں گے کہ اگر اب لوٹ کردنیا کی طرف جائیں تو بھی یہ ایسے کے ایسے ہی کی طرف جائیں تو بھی یہ ایسے کے ایسے ہی کی طرف جائیں تو بھی یہ ایسے کے ایسے ہی

- W-

ر ہیں گے اور جن کا موں سے رو کے گئے ہیں'انہی کوکریں گئے ہرگز نہ چھوڑیں گے۔ یہاں بھی فرمایا کہ مجزوں کودیکھنا بھی ان کے لئے مفید نہ ہوا۔ گا-ان کی نگاہیں حق کودیکھنے والی ہی نہیں رہیں۔ان کے دل میں حق کے لئے کوئی جگہ خالی ہی نہیں۔ پہلی بار ہی انہیں ایمان نصیب نہیں ہوا۔ ای طرح نشانوں کے ظاہر ہونے کے بعد بھی ایمان سے محروم رہیں گے۔ بلکہ اپنی سرکشی اور گمراہی میں ہی پہکتے اور بھٹکتے جیران وسرگر داں رہیں گے۔ (اللہ تعالی ہمارے دلوں کواپٹ دین پر ٹابت رکھے۔ آمین)









	200
--	-----

	Make .		•
109	• ابلیس کاطریقه واردات اس کی اپنی زبانی	rır	• برني کوايذ ادي گئي
44.	• الله تعالى كے نافر مان جہنم كاا يندهن ميں	rim	ر مر و المراجع
741	 پېلاامتخان اوراس میں لغرش اوراس کا انجام 	riy	* 1 - 1 - 1
777	• سفرارضی کے بارہ میں یہودی روایات	riy	
771	• لبإس اور دا ژھی جمال وجلال	119	• مومن اور كا فر كا نقابل جائز ه
446	• اہلیں سے بیخنے کی تا کید	11+	• بستیوں کے رئیس گراہ ہوجائیں تو تاہی کی علامت ہوتے ہیں
444	• جہالت اور طواف کعبہ	rrr	• جس برالله کا کرم اس پیراه مدایت آسان
777	• برہنه ہو کر طواف ممنوع قرار دے دیا گیا ِ	222	• قرآن عيم ہي صراط مثققيم کي تشريح ہے
rya	• موت کی ساعت مطے شدہ ہےاورائل ہے	rrr	• يوم حشر
749	• اللَّه يربهة إن لكَّانْ والأسب سے برا ظالم ہے	772	• سب سے بے نیازاللہ
7∠ •	• کفارکی گردنو ں میں طوق	۲۲۸	• بدعت کا آغاز
141	• بدکاروں کی روعیں دھتکایری جاتی ہیں	779	• نذربيار
121	• الله تعالی کے احکامات کی عمیل انسانی بس میں ہے!	114	• اولا دیے قاتل
1 43	• جنتيوں اور دوز خيوں ميں مكالمه	rr-	• مسائل ز كو ة اورعشر مظاهر قدرت
124	• جنت ادرجہنم میں دیوارا وراعراف والے	***	• خودساخته حلال وحرام جہالت کاثمر ہے
1 41	• كفركے ستون اوران كا حشر	٢٣٣	• الله تعالى كے مقرر كرده حلال وحرام
MI	• آخری حقیقت جنت اور دوزخ کا مشامده	777	• مشرك هويا كافرتوبه كرلة ومعاف!
1 /\ \(\(\) \(\)	• تمام مظاہر قدرت ایس کی شان کے مظہر ہیں	٢٣٨	• نبي اكرم عليه كي وصيتيں
M	• نوح عليه السلام پر کيا گزري؟	۲۳۱	 نتیموں کے ساتھ حسن سلوک کی تا کید
raa	• جودعليهالسلام اوران كاروبيا!	rm	• شیطانی رامین فرقه سازی
r/ 9	• قوم عاد كا باغيانه روبي	۲۳۵	• قیامت اور بے بسی
79 4	• خمود کی قوم اوراس کاعبرت ناک انجام	۲ 02	• اہل بدعت گمراہ ہیں
یں ۲۹۷	• صالح عليه السلام ہلا كت كے اسباب كى نشا ند بى كرتے	rai	• حجمو ٹے معبود غلط سہار ہے
79Z	• لوط علىيه السلام كى بدنصيب قوم	rar	• الله کی رحمت الله کے غضب پر غالب ہے
199	• خطيب الانبياء شعيب عليه السلام	rar	• سابقه باغیول کی بستیول کے گھنڈرات باعث عبرت ہیں
۳••	· • قوم شعیب کی بدا عمالیان	102	• ابلیس آ دم علیهالسلام اورنسل آ دم
	·		

وَلَوْ أَنَّنَا نَزَّلْنَا ٓ الَّهِمُ الْمَلْيِكَةَ وَكُلَّمَهُمُ الْمَوْتِي وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمُ كُلُّ شَيْءٍ قُبُلًا مِنَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا لِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ وَلَكِنَّ ٱكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ۞وَكَذَٰ لِكَجَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِي عَدُوًّا شَيْطِيْنَ الإنس وَالْجِنِّ يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ زُنْحُونَ الْقَوْلِ عُرُورًا الْ وَلُوْشَاءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ

اگرہم ان کے پاس فرشتے بھی اتارتے اور مرد ہے بھی ان سے باتیں کرتے اور ہر چیز کوہم ان کے سامنے بھی لاکر جمع کر دیتے تو بھی بیایمان ندلاتے - ہاں بیہ اور بات ہے کہ اللہ جاہے بلکہ ان میں کے اکثر نادانی کرتے ہیں 🔾 ای طرح ہم نے ہر نبی کے دشمن چندشریرانسانوں اورسرکش جنوں کو بنا دیا ہے کہ دھو کہ دہی کی غرض سے ایک دوسرے کے کان میں چکنی چیڑی با تیں پہنچاتے رہتے ہیں۔اگر تیرارب چاہتا تو پیشیاطین الیی حرکت ندکرتے۔تو ان سے اوران کی بہتان بازیوں

فرما تا ہے کہ بیکفار جوشمیں کھا کھا کرتم ہے کہتے ہیں کہا گر کوئی معجز ہوہ درکھے لیتے تو ضرورا یمان لے آتے۔ پیفلط کہتے ہیں۔ تمہیں ان کے ایمان لانے سے مایوس نہیں ہونا چاہئے - یہ کہتے ہیں کہ اگر فرشتے اترتے تو ہم مان لیتے لیکن یہ بھی جھوٹ ہے - فرشتوں کے آجانے ر بھی اوران کے کہددیے سے بھی کہ بیرسول برحق ہیں' انہیں ایمان نصیب نہیں ہوگا - بیصرف ایمان ندلانے کے بہانے تراشتے ہیں کہ بھی کہددیتے ہیںاللّٰدکولے آ -بھی کہتے ہیں فرشتوں کولے آ -بھی کہتے ہیںا گلے نبیوں جیسے مجزے لے آ - بیسب جحت بازی اور حیلے حوالے ہیں- دلوں میں تکبر بھرا ہوا ہے- زبان سے سرکشی اور برائی ظاہر کرتے ہیں- اگر مرد ہے بھی قبروں سے اٹھ کر آ جا کیں اور کہددیں کہ بیرسول برحق ہیں'ان کے دلوں پراس کا بھی کوئی اثر نہیں ہوگا۔ قُبُلاً کی دوسری قرات قَبُلاً ہےجس کے معنی مقابلے اور معائنہ کے ہوتے ہیں۔ ایک تول میں فُبُلاً کے معنی بھی بہی بیان کئے گئے ہیں- ہاں مجاہدٌ ہے مردی ہے کہاس کے معنی گروہ گروہ کے ہیں-ان کے سامنے اگر ایک ایک امت آ جاتی اوررسولوں کی صدافت کی گواہی دیتی تو بھی بیابیان ندلاتے مگریہ کداللہ چاہے اس لئے کہ ہدایت کا مالک وہی ہے نہ کہ ہیہ۔ وہ جسے جا ہے ہدایت دے دے۔ وہ جوکرنا جاہے کوئی اس سے بوچھ بیں سکتا اور وہ چونکہ حاکم کل ہے ہرا یک سے باز پرس کرسکتا ہے وہ علیم و حكيم ہے- حاكم وغالب وقاہر ہے- اورآيت ميں ہے إِنَّ الَّذِينَ حَقَّتُ عَلَيْهِمُ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَايُؤُمِنُونَ الْخُ ايعىٰ جناوگول ك ذمه کلمه هذاب ثابت ہو گیا ہے وہ تمام ترنشانیاں دیکھتے ہوئے بھی ایمان ندلا کمیں گے جب تک کہ المناک عذاب ندریکھ لیں۔ ہر نبی کوایذ ادی گئی: 🌣 🌣 (آیت:۱۱۲) ارشاد ہوتا ہے کہا ہے نبی ﷺ آپ ننگ دل اور مغموم نہ ہوں جس طرح آپ کے زمانے کے م یکفارآ پ کی دشمنی کرتے ہیں ای طرح ہرنبی کے زمانے کے کفاراپے اپنے نبیوں کے ساتھ دشمنی کرتے رہے ہیں جیسے اور آیت میں تسلی ویتے ہوے فرمایا وَلَقَدُ کُذِبَتُ رُسُلٌ مِّنُ قَبُلِكَ الْخُ ' تِجْهے پہلے کے پیغبروں کوبھی جھٹلایا گیا اُنہیں بھی ایذا کیں پہنچائی کئیں جس پرانہوں نےمبرکیا-اورآیت میں کہا گیا ہے کہ تجھ سے بھی وہی کہاجا تا ہے جو تجھ سے پہلے کے نبیوں کو کہا گیا تھا-تیرارب بردی مغفرت ہے اورساته بى المناك عذاب كرنے والا بھى ہے-اورآيت ميں وَ كَذَلِكَ جَعَلُنا لِكُلِّ نَبِيّ عَدُوًّا مِنَ الْمُحْرِمِينَ بم نِ كَنهَارون کو ہرنبی کا رشمن بنا دیا ہے۔ یہی بات ورقد بن نوفل نے آنخضرت علیہ ہے کہی تھی کہ آپ جیسی چیز جورسول بھی لے کر آیا'اس سے

وَلِتَصْغَى اللهِ اَفِدَهُ اللَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَحْدَرُ فَوْلَا مِنْ اللَّهِ مُعْتَرِفُونَ ﴿ وَلِيَقْتَرِفُولَ اللَّهِ مُعْتَرِفُونَ ﴿ وَلِيَقْتَرِفُولَ اللَّهِ مُعْتَرِفُونَ ﴿ وَلِيَقْتَرِفُولَ اللَّهِ مُعْتَرِفُونَ ﴿ وَلِيَقْتَرِفُولُ مَا اللَّهِ مُعْتَرِفُونَ ﴿ وَلِيَقْتَرِفُولُ مَا اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مُنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مَنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مُنْ أَنْ اللَّهُ مُنْ اللّهُ مُنْ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مُنْ اللّهُ مُنْ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مُنْ اللّهُ مُنْ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مُنْ اللّهُ مُنْ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مُنْ اللّهُ مُنْ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ اللَّهُ اللَّا اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مُل

یصرف اس لئے کہان لوگوں کے دل ان باتوں کی طرف ماکل ہوجا کمیں جوآ خرت کونہیں مانتے اوروہ انہیں پیند کرلیں اورجس عمل کے لائق یہ ہیں کر گذریں 🔾

عداوت کی گئی۔ نبیوں کے دیمن شریرانسان بھی ہوتے ہیں اور جنات بھی۔ عدُوّ اسے بدل شیطِین الْاِنسِ وَالْحِنِ ہے۔ انسانوں ہیں بھی شیطان ہیں اور جنوں میں بھی۔ حضرت ابوذررضی اللہ عندایک دن نماز پڑھ رہے تھے تو آئخضرت عظیم نے ان سے فرمایا' کیاتم نے شیاطین انس وجن سے اللہ کی پناہ بھی ما نگ کی؟ صحابی نے پوچھا' کیا انسانوں میں بھی شیطان ہیں؟ آپ نے فرمایا' ہاں۔ بیحد یہ منقطع ہے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس مجلس میں آپ دریتک تشریف فرما رہے۔ مجھ سے فرمانے لگئی ابوذرتم نے نماز پڑھ کی؟ میں نے کہایار سول اللہ' نہیں پڑھی' آپ نے فرمایا اٹھواور دور کعت اداکر لو۔ جب میں فارغ ہوکر آیا تو فرمانے لگئے کیا تم نے انسانی و جناتی شیطان ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں اور وہ جنوں کے شیطان میں بھی شیطان ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں اور وہ جنوں کے شیطانوں سے بھی زیادہ شریر ہیں۔ اس میں بھی انقطاع ہے۔

ا یک متصل روایت منداحمد میں مطول ہے-اس میں یہ بھی ہے کہ بیوا قعہ مجد کا ہے-اورروایت میں حضور ﷺ کااس فر مان کے بعد يه پڑھنا بھی مروی ہے کہ شَيطِيْنَ الْإِنْسِ وَالْجِنِ يُوحِي بَعْضُهُمُ اِلَى بَعْضِ زُخُرُفَ الْقَولِ غُرُورً - الغرض بيحديث بهت سی سندوں سے مردی ہے جس سے قوت صحت کا فائدہ ہوجاتا ہے۔ واللہ اعلم عکر مدّ سے مردی ہے کہ انسانوں میں شیطان نہیں جنات کے شیطان ایک دوسرے سے کا نا پھوی کرتے ہیں آپ سے ریجی مروی ہے کہ انسانوں کے شیطان جوانسانوں کو گمراہ کرتے ہیں اور جنوں کے شیطان جوجنوں کو گمراہ کرتے ہیں جب آپس میں ملتے ہیں تو ایک دوسرے ہے اپنی کارگز اری بیان کرتے ہیں کہ میں نے فلال کواس طرح بہکایا - تو فلاں کواس طرح بہکایا ایک دوسرے کو گمراہی کے طریقے بتاتے ہیں - اس سے امام ابن جریرٌ تو یہ سمجھے ہیں کہ شیطان تو جنوں سے ہی ہوتے ہیں لیکن بعض انسانوں پر لگے ہوئے ہوئے ہیں' بعض جنات پر-توبیم طلب عکرمہ کے قول سے تو ظاہر ہے- ہاں سدی کے قول میں متحمل ہے۔ ایک قول میں عکر مہُ اور سدی ؓ دونوں سے بیمروی ہے۔ ابن عباس ٌفر ماتے ہیں' جنات کے شیاطین ہیں جوانہیں بہکاتے ہیں جیسے انسانوں کے شیان جوانہیں بہکاتے ہیں اور ایک دوسرے سے مل کرمشورہ دیتے ہیں کداہے اس طرح بہکا – سیح وہی ہے جوحضرت ابوذر والی حدیث میں او پر گذرا - عربی میں ہرسر کش شریر کوشیطان کہتے ہیں سیح مسلم میں ہے کہ حضور نے سیاہ رنگ کے کتے کوشیطان فرمایا ہے اس کے معنی پیہوئے کہ وہ کتوں میں شیطان ہے واللہ اعلم-مجاہر قرماتے ہیں 'کفار جن' کفار انسانوں کے کا نوں میں صور پھو نکتے رہتے ہیں۔عکرمہ فرماتے ہیں میں مخارابن ابی عبید کے پاس گیا'اس نے میری بزی تعظیم و تکریم کی اپنے ہاں مہمان بنا کرتھ ہرایا رات کو بھی شایدا پنے ہاں سلاتا لیکن مجھ سے اس نے کہا کہ جاؤ لوگوں کو پچھ ساؤ میں جا کر بیٹھا ہی تھا کہ ایک شخص نے مجھ سے بوچھا آپ وحی کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ میں نے کہاوی کی دوقتمیں ہیں ایک الله کی طرف سے جیسے فرمان ہے بِمَا آوُ حَیْناً اِلْیُكَ هذًا الْقُرُانَ اور دوسری وحی شيطانی جيے فرمان ہے شَيْطِيُنَ الْإِنْسِ وَالْحِنِ يُوْحِيُ بَعُضُهُمُ إِلَى بَعُضِ الْخُ اتنا سَنْتَ بَى الوگ ميرے اوپر بل پڑے-قريب تعا کہ پکڑ کر مار پیٹ شروع کردیں' میں نے کہاارے بھائیو! بیتم میرے ساتھ کیا کرنے لگے؟ میں نے تو تمہارے سوال کا جواب دیا اور میں تو تمہارامہمان ہوں چنانچانہوں نے مجھے چھوڑ دیا۔ مختار ملعون لوگوں سے کہتا تھا کہ میرے پاس دحی آتی ہے۔اس کی بہن حضرت صفیہ حضرت

عبدالله بن عمر رضی الله عنه کے گھر میں تھیں اور بڑی دیندار تھیں۔

جب حضرت عبدالله كومخاركا يقول معلوم مواتو آپ فرمايا وه تهيك كهتا ب-قرآن مي بوال الشَّيْطِيُنَ لَيُو حُونَ إلَى اَوُلِيقِهِ ہُ يَعَيٰ شيطان بھي اينے دوستوں کي طرف وحي لے جاتے ہيں- الغرض ايسے متكبر سركش جنات وانس آپس ميں ايك دوسرے كو دھوکے بازی کی باتیں سکھاتے ہیں۔ یہ بھی اللہ تعالٰی کی قضا وقد راور جا ہت ومثیت ہے۔ وہ ان کی وجہ سے اپنے نبیوں کی اولوالعزمی اپنے بندول کودکھا ویتا ہے۔ توان کی عداوت کا خیال بھی نہ کر-ان کا جموٹ تھے کچھ بھی نقصان نہ پہنچا سکے گا-تواللہ پر بھروسہ رکھ-ای پرتو کل کراوراینے کام اسے سونپ کر بے فکر ہوجا - وہ تجھے کافی ہے اور وہی تیرا مددگار ہے - بیلوگ جواس طرح کی خرافات کرتے ہیں کیے خس اس لئے کہ بے ایمانوں کے دل' ان کی نگاہیں اور ان کے کان ان کی طرف جھک جا ئیں۔ وہ ایسی باتوں کو پیند کریں۔ اس سے خوش ہو جائیں۔ پس ان کی باتیں وہی قبول کرتے ہیں جنہیں آخرت پرایمان نہیں ہوتا۔ ایسے داصل جہنم ہونے والے بہکے ہوئے لوگ ہی ان کی فضول اور چکنی چیڑی باتوں میں پھنس جاتے ہیں۔ پھروہ کرتے ہیں جوان کے قابل ہے۔

أَفَغَيْرَ اللَّهِ أَبُتَغِي حَكَمًا وَهُوَ الَّذِينَ أَنْزَلَ الْيَكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا وَالَّذِينِ اتَّيْنَهُمُ الْكِتْبَ يَعْلَمُونَ آنَّهُ مُنَزَّلُ وَالْكَذِينِ آنَّهُ مُنَزَّلُ هِن رَبِكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُونَاتِ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿ وَتُمَّتُ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدُلًا لَا مُبَدِّلَ لِكُلِّمَتِهُ وَهُوَ السَّمِيعُ ۖ

کیا میں اللہ کے سواکسی اور کوفیصلہ کرنے والا تلاش کروں؟ حالا تکداس نے تفصیل وار کتاب نازل فرمائی ہے جن لوگوں کوہم نے کتاب دے رکھی ہے وہ بخو بی جانتے ہیں کہ سے بلاشبہ تیرے رب کی طرف سے بی حق کے ساتھ اتاری گئی ہے۔ پس تو شک کرنے والوں میں سے نہ ہوتا 🔿 تیرے رب کی بات صداقت وعدالت کے ساتھ کامل ہوگئ -اس کی ہاتوں کا بدلنے والا کوئی نہیں اور وہی سننے والا جانے والا ہے 🔾

الله کے فیصلے اتل ہیں: 🌣 🖈 (۱۱۳–۱۱۵) تھم ہوتا ہے کہ شرک جو کہ اللہ کے سواد وسروں کی پرستش کررہے ہیں ان سے کہد دیجئے کہ کیا میں آپس میں فیصلہ کرنے والا بجز اللہ تعالی کے کسی اورکو تلاش کروں؟ اسی نے صاف تھلے فیصلے کرنے والی کتاب ناز ل فر مادی ہے۔ یہود و نصاری جوصاحب کتاب ہیں اور جن کے پاس اھلے نبیوں کی بشارتیں ہیں'وہ بخوبی جائتے ہیں کہ یہ قرآن کریم اللہ کی طرف سے حق کے ساتھ نازل شدہ ہے- تخفیشکی لوگوں میں نہ لمنا جاہے- جیسے فرمان ہے فَاِنْ کُنُتَ فِیُ شَلِقٌ مِّمَّاۤ اَنُوَلُنَاۤ اِلَیُكَ الْخُ العِیٰ ہم نے جو کچھوتی تیری طرف اتاری ہے اگر تخجے اس میں شک ہوتو جولوگ اگلی کتابیں پڑھتے ہیں تو ان سے بوچھ لے۔ یقین مان کہ تیرے رب کی جانب سے تیری طرف حق اتر چکا ہے۔ پس تو شک کرنے والوں میں نہ ہو۔ بیشر طے ہےاورشر طاکا واقع ہوتا کچھ ضروری نہیں۔ای لئے مروی ہے کہ حضور نے فرمایا' نہ میں شک کروں نہ کسی سے سوال کروں۔ تیرے دب کی باتیں صدافت میں پوری ہیں۔اس کا ہرتھم عدل ہے۔وہ اپنے تھم میں بھی عادل ہےاورخبروں میں صادق ہےاوریخبر صدافت پربنی ہے-جوخبریں اس نے دی ہیں ٗ وہ بلاشبد درست ہیں اور جوتھم فر مایا ہے '

وہ سراسر عدل ہے۔ اور جس چیز سے روکا' وہ یکسر باطل ہے۔ کیونکہ وہ جس چیز سے روکتا ہے' وہ برائی والی ہی ہوتی ہے۔ جیسے فرمان ہے یا اُمرُکھُنہ بِالْمَعُووُ فِ وَیَنُہ لَٰمُ ہُمُ عَنِ الْمُنگرِ وہ انہیں بھلی باتوں کا تھم دیتا ہے اور بری باتوں سے روکتا ہے۔ کوئی نہیں جواس کے فرمان کو بدل سکے۔ اس کے تھم اٹل ہیں۔ دنیا میں کیا اور آخرت میں کیا' اس کا کوئی تھمٹل نہیں سکتا۔ اس کا تعاقب کوئی نہیں کرسکتا۔ وہ ایسے بندوں کی باتیں سنتا ہے اور ان کی حرکات وسکنات کو بخو بی جانتا ہے۔ ہرعامل کواس کے برے بھلے عمل کا بدلہ ضرور دےگا۔

وَإِنَ ثُطِعُ آَكُثُرَ مَنَ فِي الْأَرْضِ يُضِلُولَكَ عَنَ سَبِيلِ اللهِ إِن يَتَبِعُونَ إِلاَّ الظَّنِ وَإِنْ هُمْ اللَّ يَخُرُصُونَ ۞ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ آعْلَمُ مَن يَضِلُ عَنَ يَخُرُصُونَ ۞ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ آعْلَمُ الْمُهْتَدِيْنَ۞ سَبِيلِهُ وَهُوَ آعْلَمُ اللَّهُ هَدِيْنَ۞

دنیا میں اکثر لوگ ایسے ہیں کہ اگر تو ان کے کمبے پر چلے تو وہ تجھے راہ اللہ سے بھٹکا دیں۔ وہ تو صرف گمان کے چیھے پڑے ہوئے ہیں اور انگل بچو با تیں ہی بناتے ہیں۔ تیرارب ہی انہیں بخو بی جانتا ہے جواس کی راہ ہے بھٹکے ہوئے ہیں۔ جوراہ راست پر ہیں انہیں بھی وہی خوب جانتا ہے O

بیکارخیالوں میں گرفتارلوگ: ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ آیت:١١١-١١) الله تعالی خردیتا ہے کہ اکثر لوگ دنیا میں گراہ کن ہوتے ہیں۔ جینے فرمان ہے وَلَقَدُ ضَلَّ قَبُلَهُمُ اَکُفَرُ الْاَوَّلِیُنَ اور جگہ ہے وَ مَا اَکُفَرُ النَّاسِ وَلَوُ حَرَصُتَ بِمُوْمِنِینَ گوتو حرص کر ہے کین اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں۔ پھر بیلوگ اپنی گراہی میں بھی کی یقین پرنہیں صرف باطل گمان اور بیکارخیالوں کا شکار ہیں۔ اندازے سے باتیں بنا لیتے ہیں۔ پھران کے پیچے ہو لیتے ہیں۔ خیالات کے پیرو ہیں۔ توہم پرتی میں گھرے ہوئے ہیں بیسب مثیت اللی ہے۔ وہ گراہوں کو بھی جانتا ہے اوران پر گراہیاں آسان کردیتا ہے۔ وہ راہ یا فت لوگوں سے بھی واقف ہے اورانہیں ہدایت آسان کردیتا ہے۔ ہر شخص پروی کام آسان ہوتے ہیں جن کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے۔

قَكُلُولَ مِمّا ذُكِرَاسُمُ اللهِ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ بِالبَّهِ مُؤْمِنِيْنِ هُوَمَالُكُمُ اللّا تَأْكُلُوا مِمّا ذُكِرَاسُمُ اللهِ عَلَيْهِ وَاللهِ عَلَيْهِ وَقَدْفَصَّلَ لَكُمُ مِنَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ اللّا مَنا اضْطُرِرْتُمُ اللّهُ وَاللّهِ وَاللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ ا

برحرام کی گئی ہیں' وہ کھول کھول کربیان ہوچکی ہیں بجزاس حالت کے کہتم ان چیزوں کی طرف بے بس کردیئے جاؤ۔ اکثر لوگ صرف اپنی خواہشوں کی بناپر بغیرعلم کے دوسروں کو بہکاتے رہتے ہیں۔ ہرایک حدسے تجاوز کرنے والے کواللہ بخو لی جانتا ہے 🔾 کھلے چھیے ہرفتم کے گناہ چھوڑ دو۔ کنہگاریاں کرنے والوں کوان کی کی گنهگار بول کی سز ایقیناً دی جائے گی 🔾

صرف الله تعالى كے نام كا ذبيحه حلال باقى سب حرام: ﴿ ﴿ آيت: ١١٨-١١٩) عَلَم بيان مور ہا ہے كه جس جانوركوالله كا نام لے كر ذیج کیا جائے اسے کھالیا کرو-اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جس جانور کے ذیج کے وقت اللّٰد کا نام ندلیا گیا ہواُس کا کھانا مباح نہیں- جیسے مشرکین ازخود مرگیا ہوا مردار جانور' بتوں اور تھالوں پر ذیح کیا ہوا جانور کھالیا کرتے تھے۔کوئی وجنہیں کہ جن حلال جانوروں کوشریعت کے تھم کےمطابق ذبح کیا جائے'اس کے کھانے میں حرج سمجھا جائے بالخصوص اس وقت کہ ہرحرام جانور کا بیان کھول کھول کر کر دیا گیا ہے-فصل کی دوسری قرات فصل ہے وہ حرام جانور کھانے منوع ہیں سوائے مجبوری اور سخت بے کبی کے کہ اس وقت جول جائے اس کے کھالینے کی اجازت ہے۔ پھر کافروں کی زیادتی بیان ہورہی ہے کہوہ مردار جانورکواوران جانوروں کوجن پراللہ کے سوا دوسروں کے نام لئے مکتے ہوں حلال جانتے تنے۔ بیلوگ بلاعلم صرف خواہش پرتی کر کے دوسروں کو بھی راہ حق سے ہٹار ہے ہیں۔ ایسوں کی افتر اپردازی دروغ بافی اور زیادتی کواللہ بخوبی جانتاہے-

(آیت: ۱۲۰) ظاہری اور باطنی گناہوں کوترک کر دو-چھوٹے بڑے پوشیدہ اور ظاہر ہر گناہ کوچھوڑ و- نہ کھلی بدکارعورتوں کے ہاں جاؤنہ چوری چھے بدکاریاں کرو محلم کھلا ان عورتوں سے نکاح نہ کرو جوتم پرحرام کر دی گئی ہیں۔غرض ہر گناہ سے دوررہو- کیونکہ ہر بدکاری کا برابدلہ ہے-حضور سے سوال ہوا کہ گناہ کے کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا 'جو تیرے دل میں کھٹکے اور تو نہ جا ہے کہ کسی کواس کی

وَلاتَأْكُلُوا مِمَّالَمْ يُذَكِّرِ السَّمُ اللهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ ۖ وَإِنَّ لشَّيْطِيْنَ لَيُوْجُونَ إِلَى آوْلِيَهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَإِنْ أَطَعْتُمُوْهُمْ التَّكُمُ لَمُشْرِكُونَ الْهُ

جس پرنام الله نه ليا گيا ہؤاہے نه کھاؤ۔اس کا کھانا کھلی نافر مانی ہے۔شيطان اپنے ڈھب کے لوگوں کے دلوں میں وسوے ڈالتے رہتے ہیں تا کہ وہ تم ہے گج بحثى كرير-اگرتم في ان كاكبامان لياتوتهار يجى مشرك موفي ملكوني شكنيس

سدهائے ہوئے کتوں کاشکار: 🌣 🌣 (آیت: ۱۲۱) یہی آیت ہے جس سے بعض علماءنے میہ مجھاہے کہ گوسی مسلمان نے ہی ذبح کیا ہو کیکن اگر بوقت ذبح اللہ کا نام نہیں لیا تو اس ذبیحہ کا کھانا حرام ہے اس بارے میں علماء کے تین قول ہیں۔ ایک تو وہی جو ندکور ہوا-خواہ جان بوجه كرالله كانام ندليا بويا بحول كر-اس كى دليل آيت فَكُلُوا مِمَّا آمُسَكُنَ عَلَيْكُمُ وَاذْكُرُو ااسُمَ اللَّهِ عَلَيْهِ بِيعِي جم شكاركو تمہارے شکاری کتے روک رکھیں تم اسے کھالواور اللہ کا نام اس پراو-اس آیت میں اس کی تاکید کی اور فرمایا کہ بیکھلی نافر مانی ہے یعنی اس کا کھانا - یا غیراللد کے نام پرذئ کرنا - احادیث میں بھی شکار کے اور ذبیجہ کے متعلق حکم وارد ہوا ہے۔ آپ فرماتے ہیں جب تواپ سدھائے ہوئے کتے کواللہ کا نام لے کرچھوڑ ئے جس جانور کووہ تیرے لئے پکڑ کرروک لئے تواسے کھالے-اور حدیث میں ہے جو چیزخون بہاوے

اوراللد کانام بھی اس پرلیا گیا ہوا سے کھالیا کرو-جنوں سے حضورً نے فر مایا تھا'تمہارے لئے ہروہ بڈی غذا ہے جس پراللہ کانام لیا جائے -عید کی قربانی کے متعلق آپ کا ارشاد مروی ہے کہ جس نے نمازعید پڑھنے سے پہلے ہی ذبح کرلیا' وہ اس کے بدلے دوسرا جانور ذبح کرلے اور جس نے قربانی نہیں کی وہ ہمارے ساتھ عید کی نماز پڑھے پھر اللہ کانام لے کراپٹی قربانی کے جانور کو ذبح کرے چندلوگوں نے حضور سے

پوچھا کہ بعض نومسلم ہمیں گوشت دیتے ہیں- کیا خبرانہوں نے ان جانوروں کے ذبح کرنے کے وقت اللہ کا نام بھی لیا یانہیں؟ تو آپ نے فرمایا' تم ان پراللہ کا نام لواور کھالو-

سكتا ہے-والله اعلم-

امام ابوجعفر بن جربر رحمته الله عليه فرمات بي كه جن لوگول في بوفت ذبح بهم الله بعول كرند كه جان پر بهى ذبيه حرام كها بئ انهول نے اور دلائل سے اس حدیث کی بھی مخالفت کی ہے کہرسول اللہ عظیم نے فر مایا مسلم کواس کا نام بی کافی ہے۔ اگروہ ذیح کے وقت اللہ کا نام ذكركرنا بھول كيا توالله كانام كے اور كھالے-بيرحديث بيہ في ميں ہے كيكن اس كامر فوع روايت كرنا خطا ہے اور بيرخطامعقل بن عبدالله خرزمي کی ہے۔ ہیں تو چیچے مسلم کے راویوں میں سے مگر سعید بن منصور اور عبد الله بن زبیر حمیری اسے عبد الله بن عباس سے موقوف روایت کرتے ہیں-بقول امام بیمٹی پیروایت سب سے زیادہ تیجے ہے۔ شععی اور محمد بن سیرین اس جانور کا کھانا کمروہ جانتے تھے جس پراللہ کا نام نہ لیا گیا ہو-گوبھول سے ہی رہ گیا ہو- ظاہر ہے کہ سلف کراہت کا اطلاق حرمت پر کرتے تھے- واللہ اعلم- ہاں یہ یا در ہے کہ امام ابن جر بڑکا قاعدہ یہ ہے کہ وہ ان دوایک تولوں کوکوئی چیز نہیں سجھتے جوجمہور کے مخالف ہوں اور اسے اجماع شار کرتے ہیں۔ واللہ الموفق – امام حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ سے ایک شخص نے مسئلہ یو چھا کہ میرے پاس بہت سے پرند ذیح شدہ آئے ہیں۔ان میں سے بعض کے ذیح کے وقت بسم الله پردھی گئ ہاوربعض پر بھول سے رہ گئی ہے اورسب خلط ملط ہو گئے ہیں۔ آپ نے فتوی دیا کہسب کھالو۔ پھر محد بن سیری سے یہی سوال ہوا تو آپ نے فر مایا جن پراللہ کا ذکر نام نہیں کیا گیا انہیں نہ کھاؤ - اس تیسرے ند جب کی دلیل میں بیحدیث بھی پیش کی جاتی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری امت کی خطا کو بھول کو اورجس کام پرزبردتی کی جائے اس کومعاف فرمادیا ہے۔ کیکن اس میں ضعف ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ ایک مختص نبی سلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہایا رسول اللہ ً بتا ہے تو ہم میں سے کوئی مختص ذبح کرے اور بسم اللہ کہنا بھول جائے؟ آپ نے فرمایا' اللہ کا نام ہرمسلمان کی زبان پر ہے (یعنی وہ حلال ہے) لیکن اس کی اسناد ضیعف ہے۔ مروان بن سالم ابوعبداللہ شامی اس مدیث کاراوی ہاوران پر بہت سے آئمے نے جرح کی ہے۔ واللہ اعلم۔ میں نے اس مسئلہ پرایک مستقل کتاب تکھی ہے۔اس میں تمام مذا ہب اور ان کے دائل وغیر انفصیل سے لکھے ہیں اور پوری بحث کی ہے۔ بظاہر دلیلوں سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ ذیح کے وقت بسم الله كہنا ضرورى ہے۔ليكن اگر كسى مسلمان كى زبان سے جلدى ميں يا بھولے سے ياكسى اور وجدسے ند فطے اور ذرى ہوگيا تو وہ حرام نہيں ہوتا (والله اعلم مترجم) عام الل علم تو کہتے ہیں کہ اس آیت کا کوئی حصہ منسوخ نہیں لیکن بعض حضرات کہتے ہیں'اس میں اہل کتاب کے ذبیحہ کا استھنا کرلیا گیا ہے اوران کا ذبح کیا ہوا حلال جانور کھالیا ہمارے ہاں حلال ہے۔ تو گووہ اپنی اصطلاح میں اسے ننخ نے تیبیر کریں لیکن دراصل بدا کے مخصوص صورت ہے۔

پھرفر مایا کہ شیطان اپنے دلیوں کی طرف وی کرتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر سے جب کہا گیا کہ مختار گمان کرتا ہے کہ اس کے پاس وی آتی ہے تو آپ نے اس آیت کی تلاوت فرما کرفر مایا وہ ٹھیک کہتا ہے۔ شیطان بھی اپنے دوستوں کی طرف وی کرتے ہیں۔ اور روایت میں ہے کہ اس وقت مختار جج کو آیا ہوا تھا۔ ابن عباس جو اب جو اب کہ وہ سچا ہے اس شخص کو سخت بوا۔ اس وقت آپ نے تفصیل بیان فرمائی کہ ایک تو اللہ کی وی جو آخصرت کی طرف آئی اور ایک شیطانی وی ہے جو شیطان کے دوستوں کی طرف آتی ہے۔ شیطانی وی ہے وشیطان کے دوستوں کی طرف آتی ہے۔ شیطانی وی اپنی کہ ایک تو اللہ کا دی ہے اللہ والوں سے جھڑ تے ہیں۔ چنا نچہ یہود یوں نے آتی خضرت مالے کہ یہ کیا اندھیر ہے؟ کہ ہم اپنی ہاتھ سے مارا ہوا جانورتو کھائیں اور جے اللہ مار دے لیمن کی موت آپ مرجائے اسے نہ کھا کیں؟ اس پر ایک آیت اثری اور بیان فرمایا کہ وجہ صلت اللہ کے نام کا ذکر ہے۔ لیکن ہے یہ قصہ خورطلب۔ اولاً اس وجہ سے کہ یہود کی از خود مرے ہوئے جانور کا کھانا حلال نہیں جانے تھے صلت اللہ کے نام کا ذکر ہے۔ لیکن ہے یہ قصہ خورطلب۔ اولاً اس وجہ سے کہ یہود کی از خود مرے ہوئے جانور کا کھانا حلال نہیں جانے تھے

دوسرے اس وجہ سے بھی کہ یہودی تو مدینے میں تھے اور یہ پوری سورت مکہ میں اتری ہے۔ تیسرے یہ کہ بیر حدیث ترفدی میں مروی ہے طبرانی میں ہے کہ اس حکم کے نازل ہونے کے بعد کہ جس پراللہ کا نام لیا گیا ہوا سے کھا لو اور جس پراللہ کا نام نہ لیا گیا ہوا سے نہا اور جس پراللہ کا نام نہ لیا گیا ہوا سے نہا کہ جسے تم اپنی چھری سے ذک کرو وہ تو حلال اور جے اللہ تعالی سونے کی تحری سے خود ذرج کر سے وہ حرام؟ یعنی مین اور ان کے اولیاء جھری سے خود ذرج کر سے وہ حرام؟ یعنی مین اور ان کے اولیاء قریش ہیں۔ اور بھی اس طرح کی بہت میں دوایتیں کئی ایک سندوں سے مروی ہیں لیکن کسی میں بھی یہود کا ذکر نہیں۔

الیاضی کی کہ بہودی خودمر دارخوار نہ ہے۔ اس عباس فرہاتے ہیں کہ بہودی خودمر دارخوار نہ ہے۔ ابن عباس فرہاتے ہیں کہ بہودی خودمر دارخوار نہ ہے۔ ابن عباس فرہاتے ہیں جسے تم نے ذیح کیا ' بیتو وہ ہے جس پراللہ کا نام نہیں لیا گیا۔ مشر کین قریش فارسیوں سے خطو کتا ہت کرر ہے تھے اور رومیوں کے خلاف آئیس مشور سے اور امداد کہ بنچاتے ہے اور فاری قریشیوں سے خطو و کتا ہت رکھتے تھے اور آن مخضرت کے خلاف آئیس اکساتے اور ان کی امداد کرتے تھے۔ اس میں انہوں نے مشر کین کی طرف بیا عمر اض بھی بھیجا تھا اور مشر کین نے محابہ ہے کے خلاف آئیس اکساتے اور ان کی امداد کرتے تھے۔ اس پر بیآ بت اتری ۔ پھر فرمایا 'اگر تم نے ان کی تابعد اری کی تو تم مشرک ہوجا کہ کی اعتراض کیا اور بعض صحابہ ہے دل میں بھی یہ بات کھنگ ۔ اس پر بیآ بت اتری ۔ پھر فرمایا 'اگر تم نے ان کی تابعد اری کی تو تم مشرک ہوجا کہ کہ تم نے اللہ کی شریعت اور فرمان کے خلاف دوسر سے کی مان کی اور بہی شرک ہے کہ اللہ کے قول کے مقابل دوسر سے کا قول مان لیا چنا نچہ قرآن کر کی میں ہے اِنت حکور اُنہوں نے اس کی عبادت نہیں کی تو آپ نے فرمایا 'انہوں نے ان کی عبادت نہیں کی تو آپ نے فرمایا 'انہوں نے ان کی عبادت نہیں کی تو آپ نے فرمایا 'انہوں نے اس کی عبادت نہیں کی تو آپ نے فرمایا 'انہوں نے درام کو طال کہا اور طلال کورام کہا اور انہوں نے ان کا کہنا مانا ۔ بہی عبادت ہے۔

آوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَآخِيَيْنُهُ وَجَعَلْنَا لَهُ نُوْرًا يَّمْشِي بِهِ فِي النَّاسِ كَمَنُ مَّثَلُهُ فِي الظَّلُمُتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِنْهَا كَذَٰ لِكَ النَّاسِ كَمَنُ مَّثَلُهُ فِي الظَّلُمُتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِنْهَا كَذَٰ لِكَ النَّاسِ كَمَانُونَ هَ وَيَعْمَلُونَ هُ وَيَعْمَلُونَ هَ وَيْعَالِ فَيْ فَيْ وَيْعَمَلُونَ هَا عَلَى الْعَلَامُ وَيْ فَيْ وَيْعَمَلُونَ هَا عَلَيْ فَيْ فَيْ وَيْعَالِ فَيْ عَلَيْكُونَ هَا لَهُ عَلَيْهُ وَيْ فَيْ عَلَيْكُونَ هَا عَلَيْ فَيْ عَلَيْكُونَ فَيْ عَلَيْكُونَ هَا لَكُونَ مَنْ مَا كُولِي لَهُ وَيْعَالِ فَيْ عَلَيْ وَلَهُ عَلَى مُنْ فَيْ الْعَلْمُ لَهُ عَلَيْكُونَ فَيْ عَلَيْكُونَ فَيْ عَلَيْ مِنْ مَا كُولُولِكُ وَلَيْكُونَ فَيْ عَلَيْكُونَ وَلَعْلَى مَا كُلُولُ وَلَيْكُمْ فَيْ الْعَلْمُ لَا عَلَى مَا كُولُولُ لَكُولُولُ لِلْمُ فَيْ فَيْ الْعَلْمُ لَكُولُ وَلَهُ مَا لَعْلَى مُنْ مَا كُولُولُ لَكُولُولُ لِلْمُ لَا عَلَيْكُولُ وَلَا لَعْلَى مُنْ مُنْ الْعَلَالُ فَيْ عَلَى مُنْ الْعُلْمُ لِلْمُ لَا عَلَيْكُولُ لَكُولُ لِلْمُ لِلْمُ لِلْمُ لِلْعُلِقُ لِي عَلَيْكُولُ لِلْمُ لِلْمِ لِلْمُ لِمُنْ لِلْمُ لِلْمُ لِلْمُ لِلْمُ لِلْمُ لِلْمُ لِلْمُ لِلْمُ لِمُ لِلْمُ لِلْ

کیاایک وہ مخص جومردہ تھا' پھرہم نے اسے زندہ کردیااوراسے ایک نورعطافر مایا جس کے ساتھ وہ اوگوں میں چل پھرر ہاہے مثل اس مخص کے ہے جس کی حالت یہ ہو کہ وہ اند هیریوں میں گھر اہواہوجس نے نکل نہیں سکتا ٹھیک ای طرح کا فروں کے لئے ان کے انمال خوبصورت کردیئے گئے ہیں 🔾

مومن اور کا فرکا تقابلی جائزہ: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۱۲۲) مومن اور کا فرک مثال بیان ہورہی ہے۔ ایک تو وہ جو پہلے مردہ تھا ایشی کفرو گراہی کی حالت میں جیران وسرگشتہ تھا۔ اللہ نے اسے زندہ کیا' ایمان و ہدایت بخشی۔ اتباع رسول کا چہکا دیا۔ قرآن جیسا نورعطا فرمایا جس کے منور احکام کی روشنی میں وہ اپنی زندگی گزارتا ہے۔ اسلام کی نورانیت اس کے دل مین رچ گئی ہے دوسراوہ جو جہالت و صلالت کی تاریکیوں میں گھر ا ہوا ہے جوان میں سے نکلنے کی کوئی راہ نہیں پاتا۔ کیا ہے دونوں برابر ہوسکتے ہیں؟ اس طرح مسلم و کا فرمیں بھی تفاوت ہے۔ نوروظلمت کا فرق اورائیمان و کفر کا فرق طاہر ہے اورا آیت میں ہے اللّلٰہ وَ لِیُ الَّذِینَ امّنُوا اللّٰ ایمان داروں کا ولی اللہ تعالی ہے۔ وہ انہیں اندھیروں سے نکال کرنور کی طرف لاتا ہے اوراکی فروں کے ولی طاغوت ہیں جوانہیں نورسے ہٹا کراندھیروں میں لے جاتے ہیں۔ یہ ابدی جہنمی ہیں۔ اورا آیت میں ہے اَفْمَنُ یَّمُشِنی مُکِبًّا عَلَی وَ جُھِه لِینی خمیدہ قامت والا میر میں داہ چلنے والا اور سید ھے قامت والا سیدھی اورا آیت میں ہے اَفْمَنُ یَّمُشِنی مُکِبًّا عَلَی وَ جُھِه لِینی خمیدہ قامت والا میر میں داہ ولئے والا اور سید ھے قامت والا سیدھی

راہ چلنے والا کیا برابر ہے؟ اور آیت میں ہے ان دونوں فرقوں کی مثال اندھے بہرے اور سنتے دیکھتے کی طرح ہے کہ دونوں میں فرق نمایاں ہے افسوس پھر بھی تم عبرت حاصل نہیں کرتے اور جگہ فرمان ہے اندھا اور بینا 'اندھیرا اور روشیٰ سایہ اور دھوپ' زندے اور سردے برابر نہیں۔ اللہ جسے چاہے سنا دے لیکن تو قبر والوں کو سنا نہیں سکتا۔ تو تو صرف آگاہ کر دینے والا ہے۔ اور بھی آیتیں اس مضمون کی بہت می ہیں۔ اس سورت کے شروع میں ظلمات اور نور کا ذکر تھا۔ اس مناسبت سے یہاں بھی مومن اور کا فرک یہی مثال بیان فرمائی گئی۔

وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَافِيْ كُلِ قَرْيَةٍ أَكْبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوا فِيهَا وَمَا يَمْكُرُونَ الآبِانْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ﴿ وَإِذَا جَاءَتْهُمْ ايَ قَالُوا لَنْ تُؤْمِنَ حَتَّى نُؤْتِي مِثْلَ مَا اُوْتِي رُسُلُ اللّهِ أَلَّهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اللّهِ أَللهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اجْرَمُوا صَغَارُ عِنْدَ اللهِ وَعَذَابُ شَدِيدٌ بِمَا كَانُوا يَمْكُرُونَ ﴾

اس طرح ہم نے ہرشہر میں وہاں کے فاص رئیسوں کو پیدا کر دیا ہے کہ وہ وہاں فساد مجاتے رہیں۔ دراصل بیا ہے ہی حق میں فتندا تگیزیاں کررہے ہیں لیکن ہیں ہمی ہے جم ہرگزئمیں ہمی ہے ہے ہم ہرگزئمیں ہمی ہے ہے ہم ہرگزئمیں ہمی ہے ہے ہم ہرگزئمیں ہمی ہے ہے ہوں کے اپنی پینجبری کے لائق جگہ کا زیادہ جانبے والا اللہ ہی ہے۔ان گنہگاروں کو ابھی ہی اللہ کے پاس کی ذلت اور بڑے بھاری عذاب ان کے فتند اگھیزیوں کے بدلے ہوں ہے ن

بستیوں کے رئیس گراہ ہوجا کیں تو تباہی کی علامت ہوتے ہیں: ہلتہ کہ (آیت:۱۲۳-۱۲۳) ان آیوں میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپ نی کی تسکین فرما تا ہے اور ساتھ ہی کفار کو ہوشیار کرتا ہے۔ فرما تا ہے کہ جیسے آپ کی اس بستی میں رؤ سائے کفر موجود ہیں جود وسروں کو بھی دین برحق سے روکتے ہیں اس طرح ہر پیغیر کے زمانے میں اس کی بستی میں کفر کے ستون اور مرکز رہے ہیں لیکن آخر کا روہ غارت اور تباہ ہوتے ہیں اور نتیجہ ہمیشہ نبیوں کا ہی اچھار ہتا ہے۔ جیسے فرمایا کہ ہرنی کے دیمن ان کے زمانے کے گئم گار ہے۔ اور آیت میں ہے' ہم جب کی بستی کو بیاہ کرنا چاہتے ہیں تو وہاں کے رئیسوں کو کچھ تھم احکام دیتے ہیں جس میں وہ تھلم کھلا ہماری نافر مانی کرتے ہیں۔ پس اطاعت سے گریز کرنے پرعذ ابوں میں گھر جاتے ہیں۔ وہاں کے شریر لوگ اورج پر آجاتے ہیں' پھر بستی ہلاک ہوتی ہے اور قسمت کا ان مٹ کھا سامنے آجا تا ہے۔ چنا نچہ اور آینوں میں ہے کہ جہال کہیں کوئی پیڈیمر آیا وہاں کے رئیسوں اور بڑے لوگوں نے جہٹ ہے کہہ دیا کہ ہم تمہاری رسالت کے منکر بیں۔ مال میں اولا دمیں ہم تم سے زیادہ ہیں اور ہم اسے بھی مانے نہیں کہ ہمیں سزا۔ ہواور آیت میں ہے کہ ہم نے جمل ہیں جس رسول کو بیا ہے ہم توای پر چلے چلیں گے۔ مکر سے مراد گراہی بھیجاوہ ہاں کے بڑے لوگوں نے جواب دیا کہ ہم نے تو جس طریقے پراپ بڑوں کو پایا ہے ہم توای پر چلے چلیں گے۔ مکر سے مراد گراہی کی طرف بلانا ہے اور اپنی چئی چڑی کیا توں میں لوگوں کو پھنسانا ہے جیسے کرقوم نوح کے بارے میں ہے وَ مَکُرُواُ امَکُرُا اُحْبَارُ اقیامت کے دن بھی جبکہ بین ظالم اللہ کے سامنے کھڑے ہوں گئے ایک دوسرے کومور دالزام تھرائیں گئے چھوٹے لوگ بڑے لوگوں سے کہیں گئے کہ اگرتم نہ ہوتے ہم تو مسلمان ہوجاتے وہ جواب دیں گئے کہم نے تہمیں ہرایت سے کب روکا تھا؟ تم تو خود کہا تھے۔ یہ کہیں گئے ہیں۔ اگرتم نہ ہوتے ہم تو مسلمان ہوجاتے وہ جواب دیں گئے کہم نے تہمیں ہراہے سے کب روکا تھا؟ تم تو خود کہا تھے۔ یہ کہیں گئے ہیں۔ دن رات کی فت انگیز یوں نے اور کفر وشرک کی دعوت نے ہمیں گمراہ کر دیا۔ مکر کے معنی حضر سفیاں نے نہ ہمی بھر اگر می انہیں کی چھرفر ما تا ہے کہاں کے کو بال انہی پر پڑے گا لیکن انہیں اس کا شعور نہیں۔ جن لوگوں کو انہوں نے ہمی ڈھو کیں گے۔ جن کو ہے جملی کے جن کو ہمیلی کے دوش پر ہوگا جیسے فرمان ہے و کیکٹور گئی آئفا کہ ہم بھر آئفا کہ ہم بھر کے ساتھ ان کے بوجہ بھی ڈھو کیں گے۔ جن کو ہمیلی کے دوش پر ہوگا جیسے فرمان ہے و کیکٹور گئی گئی اپنی ایس کا شعور نہیں۔ جن لوگوں کو انہوں نے بوجہ بھی ڈھو کیں گے۔ جن کو ہمیلی کے دوش پر ہوگا جیسے فرمان ہے و کیکٹور گئی گئی اپنی بوجھ کے ساتھ ان کے بوجہ بھی ڈھو کیں گے۔ جن کو ہمیلی کو بھی کے جن کو ہمیلی میں کے دوش پر ہوگا جیسے فرمان ہے و کیکٹور گئی گئی اپنی اس کا شعور نہیں۔ کی ایکٹور کی بوجھ کے ساتھ ان کے بوجھ بھی ڈھو کیں گئی کے جن کو ہو جو بھی

پہر رہ اس بہدیا ہیں۔ کا دوش کے دون کے دون کے دوش کی ایک اور اس میں اور کی کا دوش کی دون کی ہو جھے فرمان ہے وہ کی گئے اللہ مُنت کی ایٹ ایٹ اور کی ہے۔ جن کو بے مملی کے ساتھ انہوں نے بہا کا یا تھا۔ جب کوئی نشان اور دلیل و کھتے ہیں تو کہد دیتے ہیں کہ کچھ بھی ہو جب تک اللہ کا پیغام فرشتے کی معرفت خود ہمیں نہ آئے ہم تو باور کرنے والے نہیں۔ کہا کرتے تھے کہ ہم پر فرشتے کیوں نازل نہیں ہوتے ؟ اللہ ہمیں اپنادیدار کیون نہیں و کھا تا؟ حالانکہ

یں صرف کے استحق کی اصلی جگہ کواللہ ہی جانتا ہے۔ان کا ایک اعتراض پیجی تھا کہ ان دونوں بستیوں میں ہے کسی بڑے رکیس پر بیقر آن کیوں نہیں اترا؟ جس کے جواب میں اللہ عزوجل نے فرمایا' کیا تیرے رب کی رحمت کے تقسیم کرنے والے وہ ہیں؟ پس کے یا طاکف کے کسی رئیس پرقر آن کے نازل نہونے سے وہ آنخضرت کی تحقیر کا ارادہ کرتے تھے اور بیصرف ضداور تکبر کی بنا پرتھا۔

جیسے فرمان ہے کہ تجھے دیکھتے ہی ہولوگ نداق اڑاتے ہیں اور کہددیتے ہیں کہ کیا یہی ہے جوتمہارے معبودوں کاذکر کیا کرتا ہے؟ یہ لوگ ذکر رضن کے منکر ہیں۔ کہا کرتے تھے کہ اچھا یہی ہیں جنہیں اللہ نے اپنارسول بنایا؟ بتیجہ یہ ہوا کہ ان سخروں کا منخرا بن انہی پر الٹا پڑا۔
انہیں ماننا ہی پڑاتھا کہ آپ شریف النسب ہیں۔ آپ سے اور اہین ہیں۔ یہاں تک کہ نبوت سے پہلے قوم کی طرف سے آپ کو امین کا خطاب ملاتھا۔ ابوسفیان جیسے ان کا قریشیوں کے سردار نے بھی در بار ہر قل ہیں بھی حضور گے عالی نسب ہونے اور سے ہونے کی شہادت دی تھی۔ جس سے شاہ روم نے حضور گی صدافت طہارت 'نبوت وغیرہ کو مان لیا تھا۔ مند کی حدیث میں ہے مضور گرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اولا دا ہرا ہیم سے سے شاہ روم نے حضور گی صدافت طہارت 'نبوت وغیرہ کو مان لیا تھا۔ مند کی حدیث میں ہے منور شرمایا۔ اولا دا ہرا ہم میں سے بچھے۔ سے ساعیا کو پہند فرمایا۔ اولا دا ساعیا گی ہو بند فرمایا۔ اولا دا ساعیا کو پہند فرمایا۔ اولا دا ساعیا گل ہے اولا دا سے تھیں گئی تو یش میں سے بنو ہاشم کو اور بنو ہاشم میں سے بھے۔

سے اساعیل کو پہندفر مایا - اولا داساعیل سے بنو کنانہ کو پہندفر مایا - بنو کنانہ سے قریش کو قریش میں سے بنو ہاشم کو اور بنو ہاشم میں سے بجھے - فرمان ہے کہ کیے بعد دیگر سے قرنوں میں سے مہتر زمانے میں پیغیر بنایا گیا - ایک مرتبہ جبکہ آپ کولوگوں کی بعض ہی ہوئی ہائیں کہ پہنچیں تو آپ منبر پرتشریف لائے اورلوگوں سے بوچھا، میں کون ہوں؟ انہوں نے کہا، آپ اللہ کے رسول ہیں - فرمایا میں مجمہ بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں - اللہ تعالی نے اپنی تمام مخلوق میں مجھے بہتر بنایا ہے - مخلوق کو جب دو حصوں میں تقسیم کیا تو بچھے ان دونوں میں جو بہتر حصہ تھا، اس میں کیا، پھر قبیلوں کی تقسیم کیا تو بچھے سب سے اچھے گھر انے میں اس میں کیا، پھر قبیلوں کی تقسیم کیا تو بچھے سب سے اچھے گھر انے میں بنایا - پس میں گھر انے میں میں اس سے بہتر ہوں - صلوات اللہ دسلامہ علیہ - حضرت جرئیل نے ایک مرتبہ بنایا - پس میں گھر انے کا متبار سے اور ذات کے اعتبار سے تم سب سے بہتر ہوں - صلوات اللہ دسلامہ علیہ - حضرت جرئیل نے ایک مرتبہ بنایا - پس میں گھر انے تمام مشرق و مغرب ٹول لیا لیکن آپ سے زیادہ افضل کی کوئیس پایا (حاکم بیہی) منداحمہ میں ہے اللہ تعالی نے آپ سے ذیادہ افضل کی کوئیس پایا (حاکم بیہی) منداحمہ میں ہے اللہ تعالی نے اللہ تعالی نے تمام مشرق و مغرب ٹول لیا لیکن آپ سے زیادہ افضل کی کوئیس پایا (حاکم بیہی) منداحمہ میں ہے اللہ تعالی نے اللہ تعالی کوئیس پایا (حاکم بیہی) منداحمہ میں ہے اللہ تعالی نے اللہ تعالی کوئیس پایا (حاکم بیہی) منداحمہ میں ہے اللہ تعالی نے اللہ تعالی کے اللہ تعالی کوئیس پایا (حاکم بیہی کی اللہ تعالی کے اللہ تعالی کوئیس پایا (حاکم بیہی کی اس کے اللہ تعالی کوئیس پایا (حاکم بیہی کی کوئیس کوئیس پایا (حاکم بیہی کے اعتبار سے کی کیا تھوں کی کوئیس پایا (حاکم بیہی کی کوئیس کے اللہ کوئیس کی کوئیس کی کوئیس کی کوئیس پایا (حاکم بیہی کی کوئیس کی کوئیس پایا (حاکم بیہی کی کیس کی کوئیس کے اعتبار سے کوئیس کی کوئیس کوئیس کی ک

ا پ سے فرمایا میں نے نمام سرق ومعرب مول لیا مین اپ سے زیادہ اسس ی لوئیں پایا (حاس بھی) مند احمدیں ہے اللہ بعاں سے اپنے بندوں کے دلوں کو دیکھا اور سب سے بہتر دل حضرت محم مصطفیٰ ﷺ کا پایا۔ پھر مخلوق کے دلوں پر نگاہ ڈالی تو سب سے بہتر دل والے اصحاب رسول یائے۔ پس حضور کو اپنا خاص چیدہ رسول ً بنایا اور اصحاب کو آپ کا وزیر بنایا جو آپ کے دین کے دشمنوں کے دشمن ہیں۔ پس سے



مسلمان جس چیز کوبہتر سمجھیں' وہ اللہ وصدۂ لاٹریک کے نزدیک بھی بہتر ہے اور جے یہ براسمجھیں' وہ اللہ کے نزدیک بھی بری ہے۔ ایک باہر کے خص نے حصرت عبداللہ بن عباس کوم جد کے دروازے ہے آتا ہواد کھے کرمرعوب ہو کرلوگوں سے بوچھا' بیکون بزرگ ہیں؟ لوگوں نے کہا یہ رسول کریم ساتھ کے چچا کے لاکے حصرت عبداللہ بن عباس ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ تو ان کے منہ سے بے ساختہ بیآ یت نکلی کہ نبوت کی جگہ کو اللہ بی بخو کی جانتا ہے۔

پرفرماتا ہے کہ جولوگ اس عظیم الثان نبی کی نبوت میں شک وشبہ کررہے ہیں اطاعت سے منہ پھیررہے ہیں انہیں اللہ کے سامنے قیامت کے دن بوی ذات اٹھانی پڑے گی۔ دنیا کے تکبر کی سزاخواری کی صورت میں انہیں ملے گی جوان پر دائی ہوگی۔ جیسے فرمان ہے کہ جو لوگ میری عبادت ہے تی چراتے ہیں وہ ذلیل وخوار ہو کر جہنم میں جا ئیں گے۔ انہیں ان کے مکر کی سز ااور سخت سز اسلے گی۔ چونکہ مکاروں کی چالیں خفیہ اور ہلکی ہوتی ہیں اس کے بدلے میں عذاب علانے اور سخت ہوں گے۔ بیاللہ کاظلم نہیں بلکہ ان کا پورابدلہ ہے۔ اس دن ساری چھپی عیاریاں کھل جا ئیں گی۔حضور کا ارشاد ہے کہ ہر بدع ہدکی راہوں کے پاس قیامت کے دن ایک جھنڈ الہراتا ہوگا اور اعلان ہوتا ہوگا کہ بیفلال بن غداری ہے۔ پس اس دنیا کی پوشیدگی اس طرح قیامت کے دن ظاہر ہوگی۔ اللہ جمیں بچائے۔

فَمَنَ يُرِدِ اللهُ أَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَاهِ وَمَن يُرِدُ آن يُضِلَّهُ يَجْعَلُ صَدْرَهُ ضَيِّقًا حَرَجًا كَانَّمَا يَصَّعَدُ فِي السَّمَاءِ كَذْلِكَ يَجْعَلُ اللهُ الرِّجْسِ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُونَ ۞

جس کی ہدایت کا ارادہ اللہ کا ہوتا ہے اس کے سینے کو اسلام کے لئے کھول دیتا ہے اور جے وہ گمراہ کرنا چا ہتا ہے اس کے سینے کوا تنا بھچا ہوا اور نگ کردیتا ہے کہ کو یا اسے آسان پرچڑھنا پڑ رہا ہے-اس طرح اللہ تعالی ان کے دلول پر پیشکار اور نجاست ڈال دیتا ہے جویفین نہیں کرتے 🔾

جس پراللہ کا کرم اس پراہ ہدایت آسان: ہے ہے اللہ صدرة لائسکا ارادہ جے ہدایت کرنے کا ہوتا ہے اس پر نیک کے راست اسان ہوجاتے ہیں جیسے فرمان ہے اَفَمَنُ شَرَحَ اللّٰهُ صَدُرة لِلهِ سُلَامِ فَهُو عَلَى نُورِ مِّنُ رَّبِهِ الْحُ یعنی اللہ ان کے سینے اسلام کی طرف کھول ویتا ہے اور آئیں اپنا نور عطا فرماتا ہے۔ اور آیت میں ہے فرمایا وَلکِنَّ اللّٰه حَبَّبَ اِلْیَکُمُ الْاِیْمَانُ وَزَیْنَهٔ فِی طرف کھول ویتا ہے اور آئیں اپنا نور عطا فرماتا ہے۔ اور آیت میں ہے فرمایا وَلکِنَّ اللّٰه حَبَّبَ اِلْیکُمُ الْاِیْمَانُ وَزَیْنَهٔ فِی عَلَیْ اِللہ اللہ مِن ایمان وی میں ایمان کی محبت پریا کر دی۔ اور اے تمہارے دلوں کو زینت دار بنادیا اور کفر وقت اور نافر مانی کی محبت ہیں اس کا میں کہ ایمان وتو حید کی طرف کشادہ تمہارے دلوں میں کراہیت ڈال دی۔ یمی لوگ راہیا فتہ اور نیک بخت ہیں۔ این عباسِ فرمایت ہیں اس کا دل ایمان وتو حید کی طرف کشادہ بوجاتا ہے۔ حضور منافیہ ہوالی ہوا کہ سب سے زیادہ دانا کون ساموس ہے فرمایا سب سے زیادہ موت کو یا در کھنے والا اور سب سے زیادہ موت کو یا در کھنے والا اور سب سے زیادہ موت کو یا در کھنے والا اور سب سے زیادہ کو سام کو کہ ایمان و تو حید کی طرف جھنا اور اس کے دل میں ایک نورڈ ال دیا جاتا ہے جس سے اس کا سید کھل جاتا ہے۔ اور کو ایمان کر دیا فت کی تو فرمایا جست کی طرف جھنا اور اس کی جانب رغبت کا مل رکھنا اور دنیا کے فریب سے بھا گنا اور الگ ہونا اور موت کی تی تی تی تی تی تی دی جو ہدایت کے لئے نہ کھلے اور ایمان اس میں جگہ نہ پائے۔ ایک مرتب ایک بار سے میں دریا فت فرمایا تو اس نے کہا ہا کہ درخت ہوتا ہے جس کے ہاں اور ریفین میں در قدت ہوتا ہے جس کے ہاں اور ایک میں درخت ہوتا ہے۔ جس کے ہاں اور ایک میں درخت ہوتا ہے۔ جس کے ہاں ایک کر درخت ہوتا ہے۔ جس کے ہاں کہا ہا تو میں درخت ہوتا ہوتا ہے۔ جس کے ہاں کہا ہا تو میں درخت ہوتا ہے۔ جس کے ہاں کہا ہا تو میں کہا ہوں کہا ہا تو کہا ہا تو کہ کہا ہوں کہا ہوتا ہوتا ہے۔ جس کے ہاں کے ہاں کی ہا کہا ہوں کہا ہوتا ہوتا ہے۔ جس کے ہاں کو میں دیا فت فرمایا تو اس کے کہا ہوتا ہوتا ہوتا ہوتا ہوتا ہے۔ جس کے ہاں کے ہاں کو میں کو ایک کو میں کیا کہا ہوتا ہوتا ہوتا ہوتا ہوتر کیا کو میں کو میں کو میں کو اس کو کو کو میں کو کو کو میاں کو کیا کو کو کیا کو کر کے کو کو کیا کو کر کے کو کر کو کو کر کو کر کو کر کور

نہ تو چروا ہے جاتے ہیں نہ جانور نہ وحشی- آپ نے فرمایا کی ہے ایسا ہی منافق کا دل ہوتا ہے کہ اس میں کوئی بھلائی جگہ پاتی ہی نہیں-ابن عبال كا قول ہے كماسلام باوجود آسان اور كشاده ہونے كے اسے تخت اور تنگ معلوم ہوتا ہے۔خود قر آن ميں ہے وَ مَا جَعَلَ عَلَيْكُمُ فِي الدِّيُنِ مِنُ حَرَج اللّذ فِتهار ب مِن مِن كُونَي تَكَي نهيں كئى -ليكن منافق كاشكى دل اس نعمت سے محروم رہتا ہے-اسے الدالا الله کا اقرارایک مصیبت معلوم ہوتی ہے۔ جیسی کسی پرآسان کی چڑھائی مشکل ہو۔ جیسے وہ اس کے بس کی بات نہیں۔اس طرح توحید وایمان بھی اس کے قبضے سے باہر ہیں۔ پس مردہ دل والے بھی بھی اسلام قبول نہیں کرتے۔ اس طرح اللہ تعالی ہے ایمانوں پر شیطان مقرر کر دیتا ہے جوانہیں بہکاتے رہتے ہیں اور خیرسے ان کے دل کو تک کرتے رہتے ہیں۔ نخوست ان پر برتی رہتی ہے اور عذاب ان پر اتر آتے ہیں۔

وَهٰذَاصِرَاطُ رَبِّكِ مُسَتَقِيًّا ۚ قَدْفَصَلْنَ الْايْتِ لِقَوْمِ تِنَّذِكُرُونَ۞ لَهُمُ وَارُالسَّلْمِ عِنْدَرَبِّهِ مُ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۞

تیرے رب کی سیدھی راہ یہی ہے۔ جولوگ غور وفکر کرتے ہیں ان کے لئے تو ہم اپنی آیتی تفصیل واربیان کر بچلے ہیں 🔾 ان کے لئے ان کے رب کے ہاں امن دامان کا گھرہے-وہی ان کا کارساز ہے بہسیب ان اعمال کے جووہ کرتے رہے 🔾

قرآن علیم ہی صراطمتنقیم کی تشریح ہے: ﴿ ﴿ آیت ١٢١-١٢) مراہوں کا طریقہ بیان فرما کرا ہے اس دین حق کی نسبت فرما تا ہے کہ سیدھی اور صاف راہ جو بے روک اللہ کی طرف پہنچا دے کہی ہے-مُستَقِیدًا کا نصب حالیت کی وجہ سے ہے- پس شرع محمدی کلام باری تعالیٰ ہی راہ راست ہے چنانچے حدیث میں بھی قرآن کی صفت میں کہا گیا ہے کہ اللہ کی سیدھی راہ 'اللہ کی مضبوط رسی اور حکمت والا ذکر یمی ہے (ملاحظہ ہوتر فدی مندوغیرہ) جنہیں اللہ کی جانب سے عقل وہم وعمل دیا گیا ہے ان کے سامنے تو وضاحت کے ساتھ اللہ کی آیتیں آ چکیں-ان ایمانداروں کے لئے اللہ کے ہاں جنت ہے- جیسے کہ بیسلامتی کی راہ یہاں چلے ویسے ہی قیامت کے دن سلامتی کا گھر انہیں ملے گا – وہی سلامتیوں کا مالک اللہ تعالیٰ ہے۔ان کا کارساز اور دلی دوست ہے۔ حافظ و ناصر موید ومولیٰ ان کا وہی ہے۔ان کے نیک اعمال کا بدله بدپاک گھر ہوگا جہال ہیشکی ہےاور یکسرراحت واطمینان سروراورخوثی ہی خوشی ہے۔

وَيَوْمَ رَيَحْشُرُهُمْ مَجَيْعًا الْمَعْشَرَالْجِنِّ قَدِالْسَتَكُنَّرُتُمْ مِّنَ الْإِنْسِ وَقَالَ اَوْلِيَوْهُمُ مِ مِّنَ الْإِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ قَبَلَغْنَا لَجَلْنَا الَّذِي آجَّلْتَ آجَلْنَا الَّذِي آجِّلْتَ لَنَا ۖ قَالَ النَّارُ مَثْوْبَكُمْ خُلِدِيْنَ فِيهَا إِلَّامَا شَاءَ اللَّهُ ۖ إِنَّ رَبِّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿ وَكَذَٰ لِكَ ثُوَلِّي بَغْضَ الطَّلِمِينَ بَغْضًا أَبِمَا كَانُوْلِ يَكْسِبُونَ ١١٠ عُ

جس دن وہ ان سب کوجمع کرے گا-اے جنو! تم نے بی آ دم میں ہے اپنی جماعت بہت بزی کر کی تھی- ان کے دوست انسان کہیں گے کہ اے ہمارے پرور دگار ہم ایک دوسرے سے فائدے اٹھاتے رہے اور جو وفت تونے ہمارے لئے مقرر کردیا تھا'اس وعدے تک ہم پہنچ گئے۔ فرمائے گائم سب کا ٹھکانا دوزخ ہے جہاں تم ہمیشہ رہوگے۔آگے جواللہ کی مرخی - تیرار ب حکمت وعلم والا ہے 🔾 ای طرح ہم بعض ظالموں کو بعض کا دوست بنادیتے ہیں بہسبب اس کے جود ہ کرتے رہے 🔾

یوم حشر: کہٰ کہٰ (آیت: ۱۲۸) وہ دن بھی قریب ہے جبکہ اللہ تعالی ان سب کو جس کرے گا۔ جنات انسان عابد معبود سب ایک میدان میں کھڑے ہوں گے۔ اس وقت جنات سے ارشاو ہوگا کہ تم نے انسانوں کو خوب ہے کا یا اور ورغلایا۔ انسانوں کو یا ودلایا جائے گا کہ میں نے تو تہمیں پہلے ہی کہد ویا تھا کہ شیطان کی نہ مانتا۔ وہ تمہارا ویش ہے۔ میری ہی عبادت کرتے رہنا۔ یہی سیدھی راہ ہے۔ لیکن تم نے بچھ سے کام نہا اور شیطانی راگ میں آگے۔ اس وقت جنات کے دوست انسان جواب ویں گے کہ ہاں انہوں نے تھم دیا اور ہم نے عمل کیا۔ دنیا میں ایک دوسرے کے ساتھ رہے اور فائدہ عاصل کرتے رہے۔ جا ہلیت کے ذمانہ میں جو مسافر کہیں اثر تا تو کہتا کہ اس وادی کے بڑے جن کی پناہ میں میں آتا ہوں۔ انسانوں سے جنات کو بھی فائدہ مین پنجا تھا کہ وہ اپنے آپ کو ان کے سردار بچھنے لگے تھے۔ موت کے وقت تک یہی حالت رہی ۔ اس وقت انہیں کہا جائے گا کہ اچھا اب بھی تم ساتھ ہی جہنم میں جاؤ۔ وہیں ہمیشہ پڑے رہنا۔ یہ انسٹناء جو ہے وہ وہ راجع ہے برزخ کی طرف۔ بس میں ایک میں دیا کی مدت کی طرف۔ اس کا پورا بیان سورہ ہود کی آیت خلافی کی گئے بنت دوزخ کا فیصلہ نہیں کرسکا۔ ماشکاء رَبُّ لَکُ کُونیس میں آئے گان شاء اللہ اس اللہ اس اللہ کے کوئی کس کے لئے جنت دوزخ کا فیصلہ نہیں کرسکا۔ مسب میں سرب میں توقوف ہے۔

ہم مزاح ہی دوست ہوتے ہیں: ﴿ ﴿ ﴿ آیت : ۱۲۹) اوگوں کی دوستیاں اعمال پر ہوتی ہیں۔موس کا دل موس سے ہی لگتا ہے گودہ کہیں کا ہوار کیسا ہی ہواور کیسا ہی ہواور کیا فربھی ایک ہی ہیں وہ وہ مختلف مما لک اور مختلف ذات پات کے ہوں۔ ایمان ہمناؤں اور خاہر داریوں کا نام نہیں۔ اس مطلب کے علاوہ اس آیت کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ ای طرح کیے بعد دیگر نے تمام کفار جہنم میں جھونک دیئے جا کیں گے۔ ما لک بن دینار کہتے ہیں میں نے زبور میں پڑھا ہے اللہ تعالی فرما تا ہے میں منافقوں سے انتقام منافقوں کے ساتھ ہی لوں گا۔ پھر سب سے بی انتقام لوں گا۔ اس کی تقد ایق قرآن کی مندرجہ بالا آیت ہے بھی ہوتی ہے کہ ہم ولی بنا کیں کے بعض ظالموں کو بعض ظالموں کا بعنی ظالم جن اور ظالم انس۔ پھر آپ نے آیت وَ مَن یَّعُشُ عَنُ ذِکُرِ الرَّ حُمٰنِ کی تلاوت کی اور فرما یا کہ ہم سرکش جنوں کو سرکش انسانوں پر مسلط کردیں گے۔ ایک مرفوع صدیث میں ہے جو ظالم کی مدرکرے گا اللہ ای کو اس پر مسلط کردی گا۔ کی شاع کا قول ہے

وما من يدالا يد الله فوقها وما ظالم الاسيبلي بظالم

یعنی ہر ہاتھ ہرطاقت پراللہ کا ہاتھ اور اللہ کی طاقت بالا ہے اور ہرظالم دوسرے ظالم کے پنج میں مجینے والا ہے-مطلب آیت کا میہ ہم نے جس طرح ان نقصان یافتہ انسانوں کے دوست ان بہکانے والے جنوں کو بنا دیا 'ای طرح ظالموں کے بعض کو بعض کا ولی بنا دیے ہیں اور بعض سے ہلاک ہوتے ہیں اور ہم ان کے ظلم وسرکٹی اور بعناوت کا بدلہ بعض سے بطاک ہوتے ہیں۔

لِمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ اللَّهُ يَاتِكُمْ رُسُلُّ مِّنْكُمْ يَقْصُونَ عَلَيْكُمْ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ اللَّمْ يَاتِكُمْ رُسُلُّ مِّنْكُمْ لَقَالُوا شَهِدُنَا عَلَىٰ الْخِيْ وَيُنْذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ لِهَذَا فَالُولُ شَهِدُنَا عَلَىٰ الْفُسِنَا وَغَرَّتُهُمُ الْحَيْوةُ الدُّنيَا وَشَهِدُوا عَلَىٰ اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمُ كَانُوا ضَعْدَنَ هُو الدُّنيَا وَشَهِدُوا عَلَىٰ اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمُ كَانُوا كَانُوا صَالِحَانَ اللَّهُ الْمُؤْمِدُ وَاعْلَىٰ اَنْفُسِهِمْ اللَّهُمُ كَانُوا صَالِحَانِ اللَّهُمُ الْحَيْوةُ الدُّنيَا وَشَهِدُوا عَلَىٰ اَنْفُسِهِمْ النَّهُمُ كَانُوا صَالِحَانِ اللَّهُ اللَّهُمُ الْحَيْوةُ الدُّنيَا وَشَهِدُوا عَلَىٰ اَنْفُسِهِمْ النَّهُمُ الْحَيْوةُ الدُّنيَ وَشَهِدُوا عَلَىٰ الْفُلُولُ اللَّهُمُ الْحَيْقُ اللَّهُمُ الْمُؤْمِدُ اللَّهُمُ الْعُلْمُ الْمُؤْمِدُ الْعُلْمُ الْمُؤْمِدُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُؤْمِدُ الْمُؤْمِدُ الْمُؤْمِدُ الْمُؤْمِدُ الْمُؤْمِدُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُؤْمِدُ اللَّهُ الْمُؤْمِدُ الْمُؤْمِدُ الْمُؤْمِدُ الْمُؤْمِدُ الْمُؤْمِدُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُؤْمِدُ الْمُؤْمِدُ اللَّهُ الْمُؤْمِدُ الْمُؤْمِدُ اللَّهُ الْمُؤْمِدُ اللَّهُ الْمُؤْمِدُ اللَّهُ الْمُؤْمِدُ الْمُؤْمِدُ الْمُؤْمِدُ اللْمُؤْمِدُ الْمُؤْمِدُ الْمُؤْمِدُ الْمُؤْمِدُ الْمُؤْمِدُ اللْمُؤْمِدُ اللْمُؤْمِدُ اللْمُؤْمِدُ الْمُؤْمِدُ اللَّهُ الْمُؤْمِدُ الْمُؤْمِدُ الْمُؤْمِدُ الْمُؤْمِدُ اللَّهُ الْمُؤْمِدُ الْمُؤْمِدُ الْمُؤْمِدُ الْمُؤْمِدُ الْمُؤْمِدُ الْمُؤْمِدُ الْمُؤْمِدُ اللْمُؤْمِدُ الْمُؤْمِدُ الْمُؤْمِدُ الْمُؤْمِدُ الْمُؤْمِ الْمُؤْمِدُ الْمُؤْمِدُ الْمُؤْمِدُ الْمُؤْمِدُ الْمُؤْمِدُ الْمُؤْمُ الْمُؤْمِدُ الْمُؤْمِ الْمُؤْمِدُ اللْمُؤْمِدُ الْمُؤْمِدُ الْمُؤْمِدُ الْمُؤْمِلُ الْمُؤْمِدُ الْمُؤْمِدُ اللَّهُ الْمُؤْمِدُومُ الْمُؤْمِنُو

ا بنول اور انسانوں کے گروہ کیا تمہارے پاس خودتم میں ہے ہی رسول نہیں آئے تھے جو تمہارے سامنے میری آیتیں تلاوت کرتے تھے اور تمہیں اس دن کی

ملاقات سے ہوشیار کررہے تھے۔سب کہیں گے کہ ہاں ہم خوداپنے اوپر گواہ ہیں۔انہیں حیات دنیانے دھوکے میں ڈال دیااوراپنے کا فرہونے کی گواہی خودانہوں

جن اور انسان اور پا داش عمل : 🌣 🌣 (آیت : ۱۳۰) پیاور سرزنش اور دٔ انٹ ڈیٹ ہے جو قیامت کے دن اللہ کی طرف ہے انسانوں اور جنوں کو ہوگی - ان سے سوال ہوگا کہ کیاتم میں سے ہی تہارے یاس مرے بھیج ہوئے رسول نہیں آئے تھے۔ یہ یا در ہے کہ رسول کل کے کل ا نسان ہی تھے۔ کوئی جن رسول نہیں ہوا۔ ائمہ سلف خلف کا مذہب یہی ہے۔ جنات میں نیک لوگ جنوں کوئیکی کی تعلیم کرتے تھے۔ بدی ہے روکتے تھے لیکن رسول صرف انسانوں میں سے ہی آتے رہے۔ضحاک بن مزاحم سے ایک روایت مروی ہے کہ جنات میں بھی رسول ہوتے ہیں اور ان کی دلیل ایک تو یہ آیت ہے۔ سوید کوئی دلیل نہیں اس لئے کہ اس میں صراحت نہیں اور یہ آیت تو بالکل و یسی ہی جیسے مَرَ جَ الْبَحْرَيُن الْخ سے يَخُرُجُ مِنْهُمَا اللُّولُو وَالْمَرْجَانُ الْحُ تَك كَي آيتي - صاف ظاہر ہے كموتى مرجان صرف كھارى يانى ك سمندرول میں نظتے ہیں۔ میٹھے پانی سے نہیں نگلتے لیکن ان آیتوں میں دونوں قتم کے سمندروں میں سے موتیوں کا نکلنا پایا جاتا ہے کہ ان کی جنس میں سے مرادیبی ہے۔

اس طرح اس آیت میں مراد چنوں انسانوں کی جنس میں سے ہے نہ کہ ان دونوں میں سے ہرایک میں سے ادر رسولوں کے صرف انسان بى مونے كى دليل إنَّا أَو حَيْنَا إِلَيْكَ سے بَعُدَ الرُّسُلِ تككى آيتي اور وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِ النَّبُوَّةَ وَالْكِتْبِ لِي ثابت ہوتا ہے کے ملیل الله حضرت ابراہیم علیه السلام کے بعد نبوت کا انحصار آپ ہی کی اولا دہیں ہور مااور پیجی ظاہر ہے کہ اس انوکھی بات کا قائل ا یک بھی نہیں کہ آپ سے پہلے نبی ہوتے تصاور پھران میں سے نبوت چھین لگ گئ -

اورآ يت الى سے بھى صاف ہے-فرمان ہے وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبُلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ إِلَّا إِنَّهُمُ لَيَا كُلُونَ الطَّعَامَ وَيَمُشَوُنَ فِی الْاسُوَاق لینی تجھے سے پہلے جتنے رسول ہم نے بھیج سب کھانا کھاتے تھے اور بازاروں میں آتے جاتے تھے-اور آیت میں ہے اوراس نے بیمستلہ بالکل صاف کردیا ہے فرما تا ہے وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنُ قَبُلِكَ اِلَّا رِجَالًا نَّوْحِیّ اِلْیُهِمُ مِّنُ اَهُلِ الْقُرٰی لیخی جھے پہلے ہم نے مردوں کو ہی بھیجا ہے جوشہروں کے ہی تھے جن کی طرف ہم نے اپنی وحی نازل فر مائی تھی۔ چنا نچیہ جنات کا یہی قول قر آن میں موجود م وَإِذُ صَرَفَنَآ اللَّكَ نَفَرًا مِّنَ الْحِنِّ الْحَجَبَهِم فَجول كالك جماعت كوتيرى طرف يهيرا جوقرآن سنة رب- جبس يكاتو واپس اپنی قوم کے پاس گئے اور انہیں آگاہ کرتے ہوئے کہنے لگے کہم نے موٹی کے بعد کی نازل شدہ کتاب سنی جواپنے ہے پہلے کی کتابوں کی تصدیق کرتی ہےاورراہ حق دکھاتی ہےاور صراط متنقیم کی رہبری کرتی ہے۔ پس تم سب اللہ کی طرف دعوت دینے والے کی مانو اور اس پر ا یمان لاؤتا کہ اللہ تمہارے گناہوں کو بخشے اور تمہیں المناک عذابوں سے بچائے۔ اللہ کی طرف سے جو پکارنے والا ہے اس کی نہ مانے والےاللہ کوعا جزنہیں کر سکتے نہاس کے سواا پنا کوئی اور کارساز اور والی پاسکتے ہیں بلکہ ایسے لوگ کھلی گمرا ہی میں ہیں۔

تر مذی وغیرہ کی حدیث میں ہے کہ اس موقعہ پر جنات کورسول اللہ علیہ نے سورہ الرجمن پڑھ کر سنائی تھی جس میں ایک آیت سَنَفُرُ غُ لَكُمُ أَيُّهَ النَّقَلِ الْحَ بِ يعنى اح جنوانسانو بم صرف تمهارى بي طرف تمام ترتوجه كرنے كے لئے عنقريب فارغ موں كے- پھر تم اینے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلا رہے ہو؟ الغرض انسانوں اور جنول کواس آیت میں نبیوں کے ان میں سے بھیجنے میں بطور خطاب کے شامل کرلیا ہے ورندرسول سب انسان ہی ہوتے ہیں۔ نبیول کا کام یہی رہا کہوہ اللہ کی آیتیں سنائیں اور قیامت کے دن ہے ڈرائیں۔اس سوال کے جواب میں سب کہیں گے کہ ہال ہمیں اقرار ہے تیرے رسول ہمارے پاس آئے اور تیرا کلام بھی پہنچایا اور اس دن ہے بھی متنبہ کر دیا تھا۔ پھر جناب باری فرما تا ہے انہوں نے دنیا کی زندگی دھو کے میں گزاری-رسولوں کو جھٹلاتے رہے۔ مجزوں کی مخالفت کرتے رہے۔ دنیا کی آ رائش پر جان دیتے رہ گئے۔ شہوت پر تی میں پڑے رہے۔ قیامت کے دن اپنی زبانوں سے اپنے کفر کا اقر ارکریں گے کہ ہاں بے شک ہم نے نبیوں کی نہیں مانی ۔ صلوات اللہ وسلام علیہم

لْذَلِكَ آنَ لَمْ يَكُنُ رَّبُكَ مُهْلِكَ الْقُرَى بِظُلْمِ وَآهُلُهَا عُفِلُكَ آنُ لَمْ يَكُنُ رَبُكَ مُهْلِكَ الْقُرَى بِظُلْمِ وَآهُلُهَا عُفِلُونَ ﴿ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عُفِلُونَ ﴿ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ ﴾

یاس لئے کہ تیراربظلم کے ساتھ کی نبی کواس حال میں کہ وہ غافل ہوں کہلاک کرنے والانہیں ○ برفخص کے لئے اس کے اعمال کے بدلے کے درجے ہیں۔ تیرا ربان کے اعمال سے غافل نہیں ○

جمت تمام: ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۱۳۱۱-۱۳۳۱) جن اورانسانوں کی طرف رسول بھیج کو کتابیں اتارکران کے عذر ختم کردیے اس لئے کہ بیااللہ کا اصول نہیں کہ وہ کی بہتی کے لوگوں کوا پی منشا معلوم کرائے بغیر چپ چاپ اپنے عذابوں میں جکڑ لے اورا پناپیغام پہنچا ہے بغیر بلا وجظم کے ساتھ ہلاک کردے – فرما تا ہے وَ اِنْ مِنْ اُمَّةٍ اِلَّا حَلَا فِیُهَا اَذِیْرٌ یعنی کوئی امت ایک نہیں جہاں کوئی آگاہ کرنے والاند آیا ہو – اور آیت میں ہے جم رسول بھیجا کہ اے لوگواللہ بی کی عبادت کر واوراس کے سواہرا کی کی عبادت ہے بچواور جگہ ہے ہم رسول کو بھیج کہ اے لوگواللہ بی کی عبادت کر واوراس کے سواہرا کے کی عبادت ہے بچواور جگہ ہے کہ کہا تمہار کے سے پہلے عذا بنہیں کیا کرتے – سورہ تبارک میں ہے جہ جب جہ میں کوئی جماعت جا بیکی تو وہاں کے دارو نے ان ہے کہیں گے کہ کیا تمہار پاس آگاہ کرنے والے نہیں آئی تو ہاں کے دارو نے ان ہے کہیں گے کہ کیا تمہار پاس آگاہ کرنے والے نہیں آئی تو وہاں کے دارو نے ان ہے کہیں گے کہ کیا تمہار پاس آگاہ کو کرنے والے نہیں آئی تھی اور فی اواقع وہ عنی بہت درست ہیں – امام صاحب نے بھی ای کو ترجے دی ہے لینی بیک کہ بت کی اور بدیدی کا – خواہ انسان ہوخواہ جن ہو – بدکاروں کے جہنم میں در ہے ان کی بدکاری کے مطابق مقرر ہیں – جولوگ خود بھی گفر کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی دارہ کے بین انہیں عذاب پر عذاب ہوں گے اوران کے فیاد کا مطابق مقرر ہیں – جولوگ خود بھی گفر کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی دارہ لیے جین انہیں عذاب پر عذاب ہوں گے اوران کے فیاد کا جدمال کا عمل اللہ یر دوثن ہوتا کہ جو کا کا کہ لیا میں عذاب پر عذاب ہوں گے اوران کے فیاد کو اور اس کے کے ہوئے کا بدلیل جائے –

وَرَبُكَ الْعَنِى أُو الرَّحْمَةِ 'إِنْ يَشَا يُذَهِبَكُمُ وَيَسْتَخَلِفَ مِنْ بَعْدِكُمُ مِسَايَشَاءُ كَمَّ النَّشَاكُمُ مِّنِ ذُرِيَةِ قَوْمٍ مِنْ بَعْدِكُمُ مِسَايَشَاءُ كَمَّ النَّشَاكُمُ مِّنِ ذُرِيَةِ قَوْمٍ الْحَرِيْنَ ﴿ إِنَّ مَا ثُوْعَدُونَ لَاتٍ وَمَّا اَنْتُمُ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿ الْحَرِيْنَ ﴿ الْحَرِيْنَ ﴿ الْحَرِيْنَ ﴿ الْحَرَيْنَ الْحَرَيْنَ الْحَرَيْنَ الْحَرَيْنَ الْحَرَيْنَ الْحَرَيْنَ الْحَرَيْنَ الْحَرَيْنَ الْحَرَيْنَ الْحَالِ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّالِ السَّالِ اللَّهُ الْعُلُولُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْحُمْوَلَ الْمُؤْلِكُ الطَّلُمُ وَلَهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُؤْلِلُ اللَّهُ الْمُؤْلِلُ اللَّهُ اللَّهُ الْوَلِيْلُ الْمُؤْلِقُ اللَّهُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ اللَّهُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ اللَّهُ الْمُؤْلِقُ اللَّهُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْ

تیرارب بے نیاز اور رحمت والا ہے۔اگروہ چاہے تو تم سب کوفنا کردے اور تمہارے بعد جے چاہے تمہارا جانشین بنادے جیسے کہاس نے تمہیں دوسری قو موں کی نسل

ے پیدا کیا ہے ○ جو پھردعدے تہمیں دیئے جارہے ہیں 'وہ قطعا آنے والے ہیں۔ تم اللہ کوکس بات پرعاجز نہیں کرسکتے ۞ کہدے کہاں اوگوتم سب پنی جگہ ملل کے جاؤ۔ میں بھی عمل کرنے والا ہوں۔ تہمیں ابھی معلوم ہو جائے گا کہ دار آخرت میں نیک انجام کس کا ہوتا ہے؟ اس میں تو پھرشک نہیں کہ بے انصاف کسی طرح
فلاح یانے والے نہیں ○

سب سے بے نیاز اللہ: ہم ہم (آیت: ۱۳۳۱–۱۳۵۱) اللہ تعالی اپن تمام مخلوق سے بے نیاز ہے اسے کی کوئی عاجت نہیں - اسے کی فائدہ نہیں - وہ کسی کامختاج نہیں - ساری مخلوق اپنے ہر حال ہیں اس کی مختاج ہے - وہ ہوئی ہی رافت ورحت والا ہے - رحم و کرم اس کی خاص صفتیں ہیں - جیسے فرمان ہے اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَةُ وُفَّ رَّحِیُم اللّٰدا پنے بندوں کے ساتھ مہر یائی اور لطف سے پیش آنے والا ہے۔ تم جواس کی مخالفت کرر ہے ہوتو یا در کھو کہ اگر وہ چا ہے تو جہیں ایک آن میں غارت کرسکتا ہے اور تمہار سے بعد ایسے لوگوں کو بساسکتا ہے جواس کی خالفت کر رہے ہوتو یا در کھو کہ اگر وہ چا ہے تو جہیں ایک آن میں غارت کرسکتا ہے اور تمہار سے بعد اس کی قدرت میں ہے - تم دیکھ لواس نے آخر اوروں کے قائم مقام جہیں بھی کیا ہے - آیک قرن کے بعد دوسر اقرن وہ کا اس کا تاہے - ایک کو مارڈ التا ہے دوسر کو پیدا کر دیتا ہے - لانے لے جانے پر اسے کمل قدرت ہے جیسے فرمان ہے اگر وہ چا ہے تو اس کو قائد کے لئے کوئی انو کھی اللّٰہ کوئی کرد سے اور دوسروں کو لے آئے - وہ اس پر قادر ہے - فرمان ہے یا ٹیکھا النَّاسُ اَنُتُمُ اللَّٰهُ اللَّٰهُ اللَّٰهِ لُوگو تم سب کوفنا کرد سے اور دی مخلوق لے اللّٰہ کوئی انو کھی الشکی ہواور اللہ تعالی بے نیاز اور تعریفوں والا ہے - اگر وہ چا ہے تو تم سب کوفنا کرد سے اور دی مخلوق لے آئے - اللہ کے لئے کوئی انو کھی مارٹ ہیں ۔

اور فرمان ہے وَ اللّٰهُ الْغَنِيُّ وَ أَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اللّٰهُ الْغَنِي ہے اور تم سب فقیر ہو - فرما تا ہے اگرتم نافرمان ہو گئے تو وہ تہہیں بدل کراور قوم لائے گا جوتم جیسے نہ ہوں گے - فریت سے مراداصل ونسل ہے - اے نبی آپ ان سے کہدد یجئے کہ قیامت جنت دوزخ وغیرہ کے جو وعدے تم سے کئے جارہے ہیں وہ یقینا سے ہیں اور بیرسب کچھ ہونے والا ہے - تم اللّٰد کوعا جزئہیں کر سکتے - وہ تمہارے اعادے پر قادر ہے - تم اللّٰد کوعا جزئہیں کر سکتے - وہ تمہارے اعادے پر قادر ہے - تم اللّٰد کوعا جزئہیں کر سکتے - وہ تمہارے اعادے پر قادر ہے - تم گل سر کرمٹی ہوجاؤ گے - پھر دہ تنہمیں ٹی بیدائش میں بیدا کر ہے گا۔ اس پر کوئی عمل مشکل نہیں -

حضور عظی ہیں' کوئی نہیں جواللہ کے ارادے میں اسے ناکام کرد ہے۔اس کی چاہت کو نہ ہونے دے۔لوگوتم اپنی کرنی کئے جاؤ' میں اپنے مرادے والی ہیں' کوئی نہیں جواللہ کے ارادے میں اسے ناکام کرد ہے۔اس کی چاہت کو نہ ہونے دے۔لوگوتم اپنی کرنی کئے جاؤ' میں اپنے طریقے پر قائم ہوں' ابھی معلوم ہوجائے گا کہ ہدایت پر کون تھا؟ اور صلالت پر کون تھا؟ کون نیک انجام ہوتا ہے اور کون گھنوں میں سر ڈال کرروتا ہے۔ جیسے فرمایا' ہے ایمانوں سے کہدو کہتم اپنے شغل میں رہو۔ میں بھی اپنے کام میں لگا ہوں۔تم منتظر رہو' ہم بھی انتظار میں ہیں۔معلوم ہوجائے گا کہ انجام کے لحاظ ہے کون اچھارہا؟ یا در کھواللہ نے جو وعدے اپنے رسول سے کئے ہیں سب اٹل ہیں۔ چنا نچہ دنیا نے دیکھ لیا کہ وہ نبی جس کا چپہ چپہ پخالف تھا' جس کا نام لینا دو بھر تھا جو کہ وہ نہا تھا' ہو وطن سے اٹکال دیا گیا تھا' جس کی دشنی ایک کرتا تھا' اللہ دیا گیا تھا' جس کی دشنی ایک کرتا تھا' اللہ نے اسے غلب دیا' الکھوں دلوں پر اس کی حکومت ہوگئ' اس کی زندگی میں بی تمام جزیرہ عرب کاوہ تنہا مالک بن گیا۔ یمن اور بح بین پر بھی اس کے سامنے اس کا جھنڈ الہرانے لگا۔ پھراس کے جانشینوں نے دنیا کو کھنگال ڈالا۔ بڑی بڑی سلطنوں کے منہ پھیر دیے' جہاں گئے غلبہ پایا۔ جدھررخ کیا' فتح حاصل کی' بی اللہ کا وعدہ تھا کہ میں اور میرے رسول غالب آ نیں گے۔ جھے سے زیادہ قوت وعزت کی کی نہیں۔فر ما دیا تھا کہ جسے دیا تھا کہ بین گا وہ تا کہ کی گا کہ بالے کا حدیم کے بہ سامنے رسولوں کی اور ایما نداروں کی مدفر ما نمیں گے۔

د نیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ رسولوں کی طرف اس نے وحی بھیجی تھی کہ ہم ظالموں کوتہہ و بالا کر دیں گے اور ان کے بعد زمینوں کے سرتاج تنہیں بنا دیں گے کیونکہ تم مجھ سے اور میرے عذا بوں سے ڈرنے والے ہو۔ وہ پہلے ہی فرما چکا تھا کہتم میں سے ایمانداروں اور نیک کاروں کو میں زمین کا سلطان بنا دوں گا جیسے کہ پہلے سے یہ دستور چلا آ ربا ہے۔ ایسے لوگوں کو اللہ تعالی ان کے دین میں مفبوطی اور کشائش دے گا۔ جس کے دین سے وہ خوش ہے اور ان کے خوف کو امن سے بدل دے گا کہ وہ میری عبادت کریں اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ تھم رائیں۔ الممدللہ اللہ تعالی نے اس امت سے اپنا یہ وعدہ پورا فرمایا۔ فللہ الحمد و المنه او لا و احرا و ظاہرا و باطنا۔

وَجَعَلُوْ اللهِ مِمّا ذَرَا مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْ الْهُذَا لِللهِ بِزَعْمِهِمْ وَهُذَا لِشُرَكَا إِنَا فَمَا كَانَ لِشُرَكَا إِهِمْ فَلا يَصِلُ اللهُ بِزَعْمِهِمْ وَهُذَا لِشُرَكَا إِنَا فَمَا كَانَ لِشُرَكَا إِهِمْ فَلا يَصِلُ اللهُ شَرَكَا إِهِمْ لَا سَاءً مَا اللهَ اللهُ وَمَا كَانَ لِللهِ فَهُو يَصِلُ الله شُرَكَا إِهِمْ لَا سَاءً مَا يَحْكُمُونَ ﴿ وَمَا كَانَ لِللهِ فَهُو يَصِلُ اللهُ شَرَكَا إِهِمْ لَا اللهُ مَا تَعَلَّمُ وَلَيْ لَا لَهُ فَوَا يَلْمُ اللهُ مَا اللهُ مَا فَعَلُوهُ فَذَرْهُمْ وَلِيَلِ اللهُ مَا يَفْتَرُونَ ﴿ وَمَا يَفْتَرُونَ ﴿ وَمَا يَفْتَرُونَ ﴿ وَلَوْشَاءَ اللهُ مَا فَعَلُوهُ فَذَرْهُمْ وَلِيَلْ اللهُ مَا يَفْتَرُونَ ﴿ وَلَوْشَاءَ اللهُ مَا فَعَلُوهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ ﴿ وَلَوْشَاءَ اللّهُ مَا فَعَلُوهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ ﴿ وَمَا يَفْتَرُونَ ﴾

الله تعالى نے جو کھتی اور چوپائے پیدا کئے ہیں اس میں سے بھے حصہ تو وہ اللہ کا مقرر کرتے ہیں اور کہتے ہیں بیتو اللہ کا ہے اپنے گمان سے اور بیر ہمارے شریکوں کا ہے۔ پھر جوان کے شریکوں کا ہوتا ہے وہ ان کے بنائے ہوئے شریکوں کو پہنچ کی ہے۔ ہیں ہی بر نیسے کرتے ہوں ہے۔ پھر جوان کے شریکوں کو پہنچ کی ہے۔ ہی ہی بر نیسے کرتے ہوں کے بنائے ان کے معبودوں نے اپنی اولا دوں کو مارڈ النا بھی بھلا کردکھانیا ہے تا کہ آئیس پر بادکردیں اوران کے دین کوان پر خلط ملط کر میں اوران کے دین کوان پر خلط ملط کر دیں اوران کے دین کوان پر خلط ملط کر دیں اور ان کے دین کوان پر خلط ملط کر دیں اور ان کے دین کوان پر خلط ملط کر دیں اگر اللہ جا ہتا تو وہ ایسانہ کرتے ۔ پس تو آئیس اور ان کی افتر اء پر دازیوں کو چھوڑ دے 🔾

برعت کا آغاز: ہے ہی اور ہیں۔ ۱۳۹۱) مشرکین کی ایک نوا بجاد (برعت) جو کفروشرک کا ایک طریقة تھی نہیان ہورہی ہے کہ ہر چیز بیدا کی ہوئی تو ہماری ہے پھر بیاس میں سے نذراند کا بچھ حصہ ہمارے نام کا تھہراتے ہیں اور پچھ اپنے گھڑے ہوئے میں اور کچھ اپنے گھڑے ہوئے ہیں اور پھھ اپنے گھڑے ہوئے ہیں اور پھھ اپنے کو قام ہوئی اور وہ تو بتوں کا ہو شرکی بنائے ہوئے ہیں اس کے ساتھ ہی بیھی کرتے ہیں کہ اللہ کے نام والے میں اس گیا تو اسے جھٹ سے نکال لیتے تھے۔ کوئی ذبچہ اپنی اگر بتوں کے نام والے میں اس گیا تو اسے جھٹ سے نکال لیتے تھے۔ کوئی ذبچہ اپنی معبود وں کے نام کا کریں تو بھول کر بھی اس پر اللہ کا نام نہیں لیتے - یہ کسی بری تقسیم کرتے ہیں۔ اولاً تو بیقتیم ہی جہالت کی علامت ہے کہ سبب چیزیں اللہ کی بیدا کی ہوئی اس کی ملکت پر پھر اس کی اللہ کا نام نہیں لیتے - یہ کسی بری تقسیم کرتے ہیں۔ اولاً تو تقسیم ہی جہالت کی علامت ہے سبب چیزیں اللہ کی بیدا کی ہوئی اس کی ملکت پھر ان ہیں سے دو بتوں کو بھی جائے اور بتوں کا حصہ ہرگز اللہ کوئی تھے۔ اللہ کے حصے میں سے تو بتوں کو بھی جائے اور بتوں کا حصہ ہرگز اللہ کوئی تھے۔ اللہ کے بھر اس کے بندوں کو اس کا جز تھہرا کر ایت اور بھر کوئی اس کے بندوں کو اس کا جز تھہرا کہ اور پھر کا کہ اور جو کہ کہ ہوئی ہی کہ اس کے بدرگوں سے اور جو کہ کہ ہوئی ہوئی کہ شیطان سے کہ دو اللہ کے بی اور بوئی کا اس وجہ ہے کہ ہما تی میں میں تو اپنی اور وہ کوئی اس وجہ سے کہ ہما توں نام کہ کی کے خسر بنیں گے وغرہ اس شیطانی حرک کا تیں وجہ سے کہ ہما تو وغرہ اس شیطانی حرک کا تیجہ ہلاک اور دین کی طلائیں گے کہاں سے جو کوئی اس وجہ سے کہ مان بیٹیوں کی بیار ہم کی کے خسر بنیں گے وغرہ اس شیطانی حرک کا تیجہ ہلاک اور دین کوئی اس وجہ سے کہ ہما توں کھلائیں گھر کہاں سے جو کوئی اس وجہ سے کہ ہمات کی خسر بنیں گھرے وہ غیرہ اس کوئی اس وجہ سے کہ ہمات کی خسر بنیں گو وغرہ اس شیطانی حرک کا تیجہ ہلاک سے اور دین کوئی اس وجہ سے کہ ہمات کی خسر بنیں گوئی ہوئی گھرا کے اور دین کوئی اس وجہ سے کہ ہمات کی خسر بنیں گھرے کہاں سے جو کوئی اس وجہ سے کہ ہمات کی خسر بنیں گھرے کوئی اس وجہ سے کہ ہمات کی خسر بنیں گھر کوئی اس وجہ سے کہ ہمات کی سے کہ کس کی خسر بنیں گھرے کوئی اس وجہ سے کہ کس کی خسر بنیں گھر کوئی اس وجہ سے کہ ہمات کی کوئی اس وجہ سے کہ کم کی کوئی کوئی کی کوئی کی کوئی کوئ

الجھن ہے۔ یہاں تک کہ یہ برترین طریقہ ان میں پھیل گیا تھا کہ اڑی کے ہونے کی خبران کے چہرے ساہ کردی تھی ان میں دے یہ نکتا نہ تھا کہ میرے ہاں اٹر کی ہوئی بچوں سے قیامت کے دن سوال ہوگا کہ وہ مس من وی تو تل کر دہ مس میں ہوئی بچوں سے قیامت کے دن سوال ہوگا کہ وہ مس من وی تو تل کر دہ چاہتا تو مشرک آت کی کہ درب کا ارادہ اور اختیار اس سے الگ نہ تھا۔ اگر وہ چاہتا تو مشرک آت کی کہ سے کہ کہ درب کا ارادہ اور اختیار اس سے کوئی باتر پس نہیں کر سکتا اور اس کی باز پرس سے کوئی پی نہیں سکتا ۔ پس اے بی آم ان سے اور ان کی افتیار کر او اللہ خود ان سے نمٹ لے گا۔

وَقَالُوْاهُذِهَ اَنْعَامُ وَحَرْثُ حِجْرٌ لاَ يَطْعَمُهَا الله مَن لَشَاءَ بِزَعْمِهِمْ وَانْعَامُ وَحُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَانْعَامُ لاَ يَذْكُرُونَ إِسْمَ اللهِ عَلَيْهَا افْتِرَاءً عَلَيْهِ سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُونَ هَ السَمَ اللهِ عَلَيْهَا افْتِرَاءً عَلَيْهِ سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ هَ وَقَالُوا مَا فِي بُطُونِ هٰذِهِ الْأَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِذُكُورِنَا وَمُحَرَّمُ عَلَى ازواجِنَا وَإِنْ يَتَكُنُ مَّيْتَةً فَهُمْ فِيهِ شَرَكًا فَهُمْ مَنِ اللهُ عَلَيْمُ هَ وَصْفَهُمْ اللهُ حَكِيْمُ عَلِيمٌ هَ

کہتے ہیں کہ یہ چوپائے اور پیکیتی اچھوتی ہے جے صرف وہی کھا سکتے ہیں جنہیں ہم چاہیں۔ یہ سب ان کی انکل سے ہاور پھھمولیٹی ایسے ہمی ہیں جن کی سواری لینا حرام کردیا گیا ہے اور پھھ چوپائے ایسے ہمی ہیں جن پرنام اللہ یہلوگ نہیں لیتے -صرف اللہ پرافتر اپردازی کر کے ان کی افتر اپردازیوں کی سزااللہ تعالی عنقریب دے گا کہ کہا کرتے تھے کہ ان چوپایوں کے پیٹ میں جو ہے وہ صرف ہمارے مردوں کے لئے ہی ہاور ہماری عورتوں پروہ حرام ہے ہاں اگروہ مراہوا نکلے تو اس میں وہ سب شریک ہیں ان کی اس غلط بیانی کی سزا آئہیں ہوگی اللہ تعالی حکمت وعلم والا ہے 🔾

اللّه کامقررکردہ راستہ: ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۱۳۸) حِدُرٌ کے معنی احرام کے ہیں۔ پیطریقے شیطانی ہے۔ کوئی اللّه کامقررکردہ راستہ نہ اللّه کامقررکردہ راستہ نہ اللّه کامقررکردہ راستہ نہ اللّه کامقررکردہ راستہ نہ اللّه کامقررکردے ہے۔ پھر جے چاہتے کھلاتے۔ بیسے فرمان ہے قُلُ اَرَءَ یُتُمُ مَّا اَنْزَلَ اللّهُ لَکُمُ اللّهُ اَللّهُ مَلُ وَ پِرَ اللّهِ اللّهِ عَلَى اللّه کے دیئے رزق میں سے تم جواپنے طور پر حلال حرام مقررکر لیتے ہواس کا حکم تہمیں اللّه نے دیا ہے یاتم نے خود ہی خود پر تراش لیا ہے؟ دوسری آیت میں صاف فرمایا مَا جَعَلَ اللّهُ مِنُ بَحِیرَةٍ ہے کافرول کی نادانی 'افتر ااور جھوٹ ہے۔ بیرہ سائبہ اور حام نام رکھ کران جانوروں کواپنے معبود باطل کے نام پر داغ دیتے ہے۔ پھران سے سواری نہیں لیتے ہے۔ جب ان کے بیچے ہوتے ہے تو انہیں ذکہ کرتے ہے جج کے لئے بھی ان جانوروں پر سواری کرنا حرام جانے ہے۔ یہ کی کام میں ان کولگاتے ہے ندان کا دودھ لگالتے ہے۔ پھران کاموں کو شری کام قراردیے ہے اور اللّه کافر مان جانے ہے۔ اللّه انہیں ان کے اس کرقت کا اور بہتان بازی کا بدلہ دے گا۔

نذر نیاز: ﷺ ﴿ آیت:۱۳۹) ابن عباس فرماتے ہیں جاہلیت میں یہ بھی رواج تھا کہ جن چوپایوں کووہ اپنے معبود ان باطل کے نام کر دیتے تھے ان کا دودھ صرف مرد پیتے تھے جب انہیں بچہ ہوتا تو اگر نرہوتا تو صرف مردہی کھاتے - اگر مادہ ہوتا تو اسے ذرح ہی نہ کرتے اور اگر پیٹ ہی سے مردہ نکلتا تو مردعورت سب کھاتے اللہ نے اس فعل سے بھی روکا - شعبی کا قول ہے کہ بحیرہ کا دودھ صرف مرد پیتے اور اگر وہ مر ر ماره انعام - پاره ۸ میاره ۸ می

جاتا تو گوشت مردعورت سب کھاتے۔ ان کی ان جھوٹی باتوں کا بدلہ اللہ انہیں دے گا کیونکہ بیسب ان کا جھوٹ اللہ پر باندھا ہوا تھا' فلاح و نجات ای لئے ان سے دورکر دی گئی تھی۔ یہ اپنی مرضی ہے کی کوحلال کسی کوحزام کر لیتے تھے۔ پھراسے رب کی طرف منسوب کر دیتے تھے۔ الله جیے عکیم کا کوئی قعل 'کوئی قول' کوئی شرع' کوئی تقدیر بے حکمت نہیں ہوتی - وہ اپنے بندوں کے خیروشر سے دانا ہے اور انہیں بدلے دینے

قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَالُوا أَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِعِ لَمِ وَّحَرَّمُوا مَا رَزَقَهُمُ اللَّهُ افْتِرَاءً عَلَى اللَّهِ قَدْ ضَلُّوا وَمَا كَانُوا مَعْرُوشْتٍ قَالنَّحْلَ وَالزَّرْعَ مُنْحتَلِفًا اكْتُلَهُ وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ 'كُلُوا مِنْ ثَمَرَةَ إِذَا آثُمَرَ وَاتُوَاحَقَهُ يَوْمَ حَصَادِهِ ۚ وَلاَ تُسُرِفُوا ۚ اِنَّهُ لا يُحِبُّ

پیٹک وہ لوگ بڑے ہی گھاٹے میں ہیں جو جہالت ہے اپنی اولا دول کو مارڈ التے ہیں اور اللہ کی دی جوئی روزی کواللہ پر جموٹ افتر ابا ندھ کرحرام کر لیتے ہیں یقیناً بیہ لوگ بہک گئے اورسید ھے راستے پرآنے والے بھی نہیں 🔾 ای نے باغات پیدا کئے ہیں' وہ بھی جوٹٹیوں پر چڑھائے جاتے ہیں اور وہ بھی جوٹٹیوں پر چڑھائے نہیں جاتے اور مجبور کے درخت اور کیتی جداجداذا کقد کی چیزیں اور زیتون اور اٹاریکسال بھی اور جدا گانہ بھی ان کے میوے دار ہونے کے بعدتم ان کا میوہ کھاؤاور اس کی ز کوۃ اس کے کاشنے کے دن ہی ادا کیا کر دادر بے جانداڑ اؤ ۔ فضول خرج لوگوں کوانلہ تعالیٰ پسنز میں فرما تا 🔾

اولا د کے قاتل: 🌣 🖒 (آیت: ۱۴۰۰) اولا د کے قاتل اللہ کے حلال کوحرام کرنے والے دونوں جہان کی بربادی اپنے اوپر لینے والے ہیں۔ دنیا کا گھاٹا تو ظاہر ہے۔ ان کے میدونوں کا مخودنقصان پہنچانے والے ہیں بےاولا دیدہوجائیں گے۔ مال کا ایک حصہ ان کا تباہ ہو جائے گا- رہا آخرت کا نقصان سو چونکہ بیمفتری ہیں' کذاب ہیں' وہاں کی بدترین جگہانہیں ملے گی' عذابوں کےسزاوار ہوں گے جیسے فرمان ہے اللہ برجھوٹ باندھنے والے نجات سے محروم' کامیا بی سے دور ہیں۔ بید نیا میں گو پچھے فائد ہ اٹھالیں لیکن آخر تو ہمارے بس میں آئیں گے۔ پھرتو ہم انہیں پخت ترعذاب چکھائیں گے کیونکہ بیکا فرتھے۔ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہا گرتو اسلام سے پہلے کے عربول کی بدخصلتی معلوم کرنا جا ہے تو سورہ انعام کی ایکسوٹیس آیات کے بعد قد حسر الذین الخ 'والی آیت پڑھو' (بخاری كتاب مناقب قريش)

مسائل زکوۃ اورعشر مظاہر قدرت: 🌣 🌣 (آیت: ۱۴۱) غالق کل اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ کھیتیاں' پھل' چویائے سب ای کے پیدا کئے ہوئے ہیں- کا فروں کو کوئی حق نہیں کہ حرام حلال کی تقسیم از خود کریں- درخت بعض تو بیل والے ہیں جیسے انگور وغیرہ کہ وہ محفوظ ہوتے ہیں- بعض کھڑے جوجنگلوں اور پہاڑوں پرکھڑے ہوئے ہیں- دیکھنے میں ایک دوسرے سے ملتے جلتے گر پھلوں کے ذائقے کے لحاظ ہےا لگ الگ-

اگور مجور بیدر دخت تہمیں دیتے ہیں کہتم کھاؤ' مزہ اٹھاؤ' لطف پاؤ - اس کاحق اس کے کٹنے اور ناپ تول ہونے کے دن ہی دولیعن فرض زکوۃ جو اس میں مقرر ہوؤوہ ادا کر دو - پہلے لوگ کچھنمیں دیتے تھے - شریعت نے دسوال حصہ مقرر کیا اور ویسے بھی مسکینوں اور بھوکوں کا خیال رکھنا -چنانچہ منداحمہ کی حدیث میں ہے کہ حضور کنے فرمان صا در فرمایا تھا کہ جس کی مجبوریں دس وسق سے زیادہ ہوں' وہ چندخو شے مجبر میں لاکر لاکا دے تاکہ مساکین کھالیں - یہ بھی مراد ہے کہ زکوۃ کے سوااور پھسلوک بھی اپنی کھیتیوں' باڑیوں اور باغات کے پہلوں سے اللہ کے بندوں کے ساتھ کرتے رہو۔

مثلاً پھل توڑنے اور کھیت کاشے کے وقت عمو ما مفلس لوگ پہنچ جاپا کرتے ہیں انہیں کچودے دیا کرو-بالیں پک ٹی ہیں 'پیل گدرا گئے ہوں اور کوئی بختاج محص نکل آئے وفاطر تو اضع کرو-جس روز کا ٹو' کچھ چھوڑ دوتا کہ سکیفوں کے کام آئے - ان کے جانوروں کا چارہ ہو- زکو ق سے پہلے بھی حقد ارول کو پچھوٹہ کچھ دیتا ہوتا تھا' پھر مقد ارمقر رکر دی گئی – زکو ق کی مقد ار نوق اس میں عشریا نصف عشر مقر رکر دی گئی گئی اس سے فٹنے نہ سمجھا جائے – پہلے پچھو دیتا ہوتا تھا' پھر مقد ارمقر رکر دی گئی – زکو ق کی مقد ار سنہ اہجری میں مقر رہوئی – واللہ اعلم – بھتی کا شیخ وقت اور پھل اتارتے وقت صدقہ ندویئے والوں کی اللہ تعالی نے فدمت بیان فر مائی – سنہ اہجری میں مقر رہوئی – واللہ اعلم – بھتی کا شیخ والوں نے قت میں کھا کر کہا کہ صبح ہوتے ہی آئے کے پھل ہم اتار لیس گے اس پر انہوں سے ان شاء اللہ بھی نہ کہا – بیا بھی اوالوں کی مقدر میں ہی سے وہا کہ ایسا نہ ہوگیا گویا گئی اور سام اور گئی آئی اور سام اور گئی آئی اور سام کے ساتھ سے بلکہ جلا کر خاکستر کر دیا گیا ہے – بیٹن کو اٹھ کر ایک دوسر سے کو جگا کر پوشیدہ طور سے جپ چاپ چاپ کہ ایسا نہ ہوجسب عادت فقیر مسکین جمع ہوجا کیں اور آئیس گے۔ بیٹ سے بیل کے ایسا نہ ہوجسب عادت فقیر صبح سویر سے ہی وہا کیں اور آئیس کے جو ایک کیا ہو ہے اوالوں قوشام تک لہلیاں ہوگیا گویا گئی ہوئی ہم راستہ بھول گئے – کسی اور جگہ آگے ہوئی ہم راستہ بھول گئے – کسی اور جگہ آگے ہوئی ہم راستہ بھول گئے – کسی اور جگہ آگے۔ ہوئی ہم راستہ بھول گئے – کسی اور جگہ آگے۔ حسم ہم راسان غور شام تک لہلیاں ہا تھا –

صحیح بخاری میں ہے کھاؤ پیؤ پہنواوڑھولیکن اسراف اور تکبرے بچو-واللہ اعلم-

وَمِنَ الْأَنْعَامِ حَمُولَةً وَقَرْشًا ﴿ كُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ وَلاَ تَتَبِعُوا خُطُوتِ الشَّيْطِنِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيرِكِ ﴾ ولا تَتَبِعُوا خُطُوتِ الشَّيْطِنِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيرِكِ ﴾

ای نے چو پائے پیدا کئے بعض تو ہو جھ لا دنے والے اور بعض چھوٹے قد کے اللہ کی دی ہوئی روزی کھاؤ اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو کیونکہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے 0

(آیت: ۱۲۱۱) ای اللہ نے تہارے لئے چوپائے ہیدا کے ہیں۔ ان میں ہے بعض تو بوجہ ڈھونے والے ہیں جیسے اون کو گھوڑئے فجر گلہ ھے وغیرہ اور بعض پست تقد ہیں جیسے بکری وغیرہ - انہیں فرش اس لئے کہا گیا کہ یہ قدروقا مت میں پست ہوتے ہیں۔ زمین سے ملے رہتے ہیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ حولہ سے مراد سواری کے جانور اور فرشا سے مراد جن کا دودھ بیا جاتا ہے اور جن کا گوشت کھایا جاتا ہے۔ جو سورہ یا سین ٹیس موجود ہے کہ کیا انہوں سے کھاف اور فرش تیار ہوتے ہیں۔ یہ قول حضرت سدگ کا ہے اور بہت ہی مناسب ہے۔ خود قرآن کی سورہ یاسین ٹیس موجود ہے کہ کیا انہوں نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ ہم نے ان کے لئے چوپائے پیدا کرد ہے ہیں جو ہمارے ہی ہا تھوں کے بنائے ہوئے ہیں اور اب بیان کے مالک بن بیٹھے ہیں۔ ہم نے ہی تو آئیس ان کے بس میں کردیا ہے کہ بعض سواریاں کرر ہے ہیں اور بعض کو بیایوں کا دودھ بیکھانے کے کام میں لاتے ہیں۔ اور آیت میں ہے وَ إِنَّ لَکُمُ فِی الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً الْحُمُطلب سے ہے کہ ہم تہمیں ان چوپایوں کا دودھ بیلا تے ہیں اور ان کے بال وغیرہ سے تمہارے اور شخف بیکھونے اور طرح کے فائد سے اٹھانے کی چیزیں بناتے ہیں۔ اور جگہ ہے اللہ دہ ہے جس نے تمہارے افرائے جانور پیدا کے تاکہ مان پرسواریاں کرد۔ انہیں کھاؤ۔ اور بھی فائد سے اٹھاؤ۔ ان پر اپنے سنر طرح کے فائد کے اٹھائی کیا تو بیل کیا ہے۔ بتاؤ تو کس نشانی کا اٹکار کرد گے؟

پھر فرما تا ہے اللہ کی روزی کھاؤ۔ پھل اناج 'گوشت وغیرہ۔ شیطانی راہ پر نہ چلؤ اس کی تابعداری نہ کروجیسے کہ شرکوں نے اللہ ک چیزوں میں ازخود حلال حرام کی تقسیم کردی۔ تم بھی یہ کر کے شیطان کے ساتھی نہ بنو۔ وہ تمہارا دیٹمن ہے اسے دوست نہ مجھو۔ وہ تو اپنے ساتھ متہبیں بھی اللہ کے عذابوں میں پھنسانا چاہتا ہے۔ ویکھو کہیں اس کے بہکانے میں نہ آجانا۔ اس نے تمہارے باپ آدم کو جنت سے باہر نگلوایا۔ اس کھلے دیٹمن کو بھولے سے بھی اپنا دوست نہ مجھو۔ اس کی ذریت سے اور اس کے یاروں سے بھی بچو۔ یا در کھو ظالموں کو برابر بدلہ ملے گا۔ اس مضمون کی اور بھی آپیتیں کلام اللہ شریف میں بہت ہیں۔

ثَمْنِيَةَ آزُوَاجٍ مِنَ الطَّأْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ قَلَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ قَلَ الْمَالُةُ كَلِيهِ آزُمَامُ الْأَنْثَيَيْنِ آمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ آزُمَامُ الْأَنْشَيَيْنِ آمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ آزُمَامُ الْأَنْشَيَيْنِ أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ آزُمَامُ الْأَنْشَيَيْنِ أَمَّا اشْتَمَنِ الْمَالُولِ اثْنَيْنِ أَمَّا اللّهُ عَرَبُوا الْمُنْشَيِّنِ الْمَثَالِ اللّهُ عَرَبُوا الْمُنْشَيِّنِ الْمَثَالِ اللّهُ عَرَبُونِ حَرَّمُ آمِرِ الْمُنْشَيِينِ آمَتَا وَمِنَ الْمُنْشَيِّنِ آمَنَا اللّهُ عَرَبُونَ حَرَّمُ آمِرِ الْمُنْشَيِينِ آمَتَا

اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْأَنْثَيَانُ آمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ وَطِّلَكُمُ اللهِ كَانِهُ وَلَمْكُمُ الله بهذا فَمَنِ اظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللهِ كَذِبًا لِيُضِلَ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمِ النَّالِمُ اللهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ النَّالِمِينَ اللهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الطَّلِمِينَ اللهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الطَّلِمِينَ اللهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الطَّلِمِينَ اللهَ اللهَ اللهُ اللهُ

آٹھ نرو مادہ بھیٹر میں دوسم اور دوسم بحری میں۔ پوچھ تو کہ کیا دونوں نرحرام ہیں یا دونوں مادہ با وہ بچہ جے بید دونوں مادیں اپنے پیٹ میں لئے ہوئے ہیں؟ میرے سامنے اس کی کوئی سند بیان کروا گرتم ہے ہوتو (اوراونٹوں میں سے دوشم اورگائے کی دوشم نرو مادہ- پوچھ کہ کیاان دونوں کے نروں کواللہ نے حرام کیا ہے یا مادین کو باس بچے کوجے بیددونوں مادیں اپنے بیٹ میں لئے ہوئے ہیں؟ جس وقت اللہ نے اس کا تکم فرمایا 'کیاتم آپ اس وقت موجود تھے؟ اس سے بردھ کر ظالم اور کون ہو گا جواللہ کیا تا بھرے۔ اللہ تعالی ایسے ظالم لوگوں کو ہدایت سے محروم رکھتا ہے (

خودسا ختہ طال وحرام جہالت کا تمر ہے: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۱۳۳۳) اسلام ہے پہلے عربوں کی جہالت بیان ہورہی ہے کہانہوں نے چوپائے جانوروں میں تقییم کرکے اپنے طور پر بہت سے حلال بنائے تھے اور بہت سے حرام کر لئے تھے جیسے بحرہ سائے، وسیلہ اور جا م وغیرہ - ای طرح کھیت اور باغات میں بھی تقییم کررگی تھی - اللہ تعالی بیان فر ہا تا ہے کہ سب کا خالق اللہ ہے - کھیت ہوں 'باغات میں بھی تھیم کررگی تھی - اللہ تعالی بیان فر ہا تا ہے کہ سب کا خالق اللہ نے - کھیت ہوں 'باغات میں بھی بھی نے بوا ۔ پر ان چوپایوں کی قسمیں بیان فرہا کیں - بھیر مینڈھا ، بحری 'برا اونٹ اونٹی کا ہے 'بیل - اللہ نے بیس جیم ارسی تھا نے پینے کے بوار یاں لیے اور دوسری قتم کے فائدوں کے لئے پیرا کی ہیں - جیسے فرہان نے و اُنزل اَ کھی میں اُلا نُعام شَمْنِیتَه اُزوا جا اس نے تہارے گئے اُلی قتم کے مولیق پیرا کے ہیں - بچون کا ذکر اس لئے کیا کہ ان میں بھی بھی وہ مردوں کے لئے مخصوص کر کے عورتوں پر حرام کر دیتے تھے - پھر ان سے می سوال ہوتا ہے کہ آخر اس حرمت کی کوئی 'دیل کوئی کیفیت' کوئی وجہ تو چیش کرو - چارفتم کے جانور مادہ اور زما کر آئے تھے کہ کرافتر اپر دازی کر سب کے اللہ تعالی نے حلال کیا ہے - کیا تم اپنی دیکھی ٹی کہ در ہے ہو؟ اس فرمان الہی کے وقت تم موجود تھے؟ کیوں جھوٹ کہ کہ کرافتر اپر دازی کر سب سے بردھ کر ظالم بن رہے ہو؟ اگر یہی حال رہا تو دستور رہائی کے بغیر علم کے با تیں بنا کراللہ کی گئوت کی گرائی کا بوجھ اپنے اور پلاد کر سب سے بردھ کر ظالم بن رہے ہو؟ اگر یہی حال رہا تو دستور رہائی کے بغیر علم کے با تیں بنا کراللہ کی تا فریجوڑ ہے ۔ پہلے بدلا اور غیراللہ کیا م برجانور چوڑ ہے ۔ بیسے میں جی کھی حدیث میں آپہا ہو کہ ہے ۔ پہلے بدلا اور غیراللہ کی براؤ در خوراللہ کی برخور ہو ہو اور کے سب سے بہلے بیٹا پاک رسم عربین کی بن قمعہ خبیث نے نکائی تھی ای برجانور چوڑ ہے۔ بیسے میں جوڑ اس کر برائی کی برخور ہو ہوں کے دین کو سب سے بہلے میں ان اللہ کہا ہو ہو اور کے سب سے بہلے بیٹا پاک سرم عربی ان کی برن قمعہ خبیث نے نکائی تھی ان کی برزوں کے سب سے بہلے کر بی کو سب سے بہلے میں کو بیتے ہو کے دین کو سب سے کہائے کو برزوں کی کی برزوں کی برزوں کی کو برزوں کے بیٹی کو برزوں کی کو برزوں کیا کے برزوں کی کو برزوں کی کو ب

قُلْ لا آجِدُ فِي مَا أُوْجِى إِلَى مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ قَلْ لا آجِدُ فِي مَا أُوْجِى إِلَى مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ تَطْعَمُ اللهِ اللهُ ا

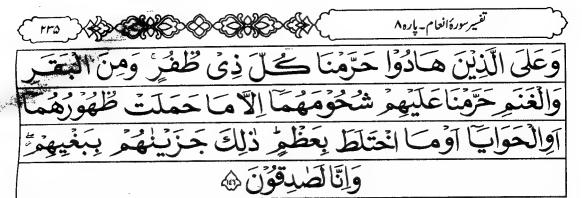
کہدے کہ میں توجو دحی میری طرف اتاری گئی ہے اس میں کسی کھانے والے پرکوئی چیز حرام نہیں پاتا گروہ جومر دار ہوئیا بہا ہوا خون یا سور کا گوشت کہ بیشک وہ حرام و ٹاپاک ہے یا وہ گناہ کی چیز جواللہ کے سوااوروں کے نام پر نامز د کی گئی ہوئیں جو مخص بے بس اور عاجز ہوجائے شدتو وہ نافر مان ہونہ حدے گذرجانے والا تو بیشک تیرا

ر وردگار بخشے والامہر بان ہے 🔾

الله تعالیٰ کے مقرر کردہ حلال وحرام: 🌣 🌣 (آیت: ۱۳۵) الله تعالیٰ عزوجل اپنے بندے اور نبی حضرت محمد ﷺ کو تھم دیتا ہے کہ آپ ان کا فروں ہے جواللہ کے حلال کواپی طرف ہے حرام کرتے ہیں فرمادیں کہ جووجی اللی میرے پاس آئی ہے اس میں تو حرام صرف ان چیزوں کو کیا گیا ہے جو میں تنہیں سنا تا ہوں' اس میں وہ چیزیں حرمت والی نہیں' جن کی حرمت کوتم رائج کررہے ہو۔ کسی کھانے والے پر حیوانوں میں سے سواان جانوروں کے جو بیان ہوئے ہیں 'کوئی بھی حرام نہیں۔ اس آبیت کے مفہوم کا رفع کرنے والی سورہ مائدہ کی آئنده آیات اور دوسری احادیث ہیں جن میں حرمت کابیان ہے وہ بیان کی جائیں گی - بعض لوگ اے ننخ کہتے ہیں اور اکثر متاخرین ا سے نشخ نہیں کہتے کیونکہ اس میں تو اصلی مباح کواٹھا دینا ہے۔ واللہ اعلم-خون وہ حرام ہے جو بوقت ذیح بہہ جاتا ہے کرگوں میں اور گوشت میں جوخون مخلوط ہو' و ہ حرام نہیں – حضرت عا ئشہرضی اللہ عنہا گدھوں اور درندوں کا گوشت اور ہنڈیا کے اوپر جوخون کی سرخی آ جائے'اس میں کوئی حرج نہیں جانی تھیں۔عمرو بن دینار نے حضرت جابر بن عبداللہ سے سوال کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ' رسول اللہ علیہ نے جنگ خيبر كے موقعہ يريالتو كدهوں كا كھانا حرام كرديا ہے۔ آپ نے فرمايا الله علم بن عمر وتو رسول الله علي سے يهى روايت كرتے ہيں كيكن حضرت ابن عباس اس کا اٹکار کرتے ہیں اور آیت قُلُ لآ اَجِدُ تلاوت کرتے ہیں۔ ابن عباس کا فرمان ہے کہ اہل جالمیت بعض چیزیں کھاتے تھے۔بعض کو بوجہ طبعی کراہیت کے چھوڑ دیتے تھے۔اللہ نے اپنے نبی کو بھیجا' اپنی کتاب اتاری' حلال وحرام کی تفصیل بیان کر دی' پس جے حلال کردیا' وہ حلال ہے اور جے حرام کردیا' وہ حرام ہے اور جس سے خاموش رہے وہ معاف ہے۔ پھر آپ نے اس آیت فکل للاً أحد كى الاوت كى -حضرت سوده بنت زمعه كى بكرى مركى جب حضورً سے ذكر مواتو آپ نے فرمايا عم نے اس كى كھال كيول ندا تارلى؟ جواب دیا کہ کیامردہ بحری کی کھال اتارلینی جائز ہے؟ آپ نے یہی آیت الاوت فر ماکر فرمایا کہ 'اس کاصرف کھانا حرام ہے لیکن تم اسے د باغت د بے کرنفع حاصل کر سکتے ہو چنانچہ انہوں نے آ دمی بھیج کر کھال اتر والی اور اس کی مشک بنوائی جوان کے پاس مرتوں رہی اور کام آئی-(بخاری وغیره)

حضرت ابن عمرٌ سے قنفذ (یعنی خار پشت جے اردو میں سابی بھی کہتے ہیں) کے کھانے کی نسبت سوال ہواتو آپ نے بہی آیت پر پڑھی۔اس پرایک بزرگ نے فرمایا' میں نے حضرت ابو ہر برہؓ سے سنا ہے کہ ایک مرتباس کا ذکر رسول اللہ عظی کے سامنے آیا تھا تو آپ نے فرمایا' وہ خبیثوں میں سے ایک خبیث ہے' اسے من کر حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا' اگر حضورؓ نے بیفر مایا ہے تو وہ یقیناو کی ہی ہے جیسے آپ نے ارشاد فرمادیا (ابوداؤ دوغیرہ)

پھر فر مایا جو شخص ان حرام چیزوں کو کھانے پر مجبور ہوجائے لیکن وہ باغی اور صد سے تجاوز کرنے والا نہ ہوتو اسے اس کا کھالیتا جائز ہے اللہ اسے بخش دے گا کیونکہ وہ خفور ورجیم ہے اس کی کامل تفسیر سورہ بقرہ میں گزر چک ہے۔ یہاں تو مشرکوں کے اس فعل کی تر دید منظور ہے جو انہوں نے اللہ کے حلال کو حرام کر دیا تھا۔ اب بتا دیا گیا کہ یہ چیزیں تم پر حرام ہیں۔ اس کے علاوہ کوئی چیز حرام نہیں۔ اگر اللہ کی طرف سے وہ بھی حرام ہوتیں تو ان کا ذکر بھی آجاتا 'پھر تم اپنی طرف سے حلال کیوں مقرر کرتے ہو؟ اس بنا پر پھراور چیزوں کی حرمت باقی رہتی جیسے کہ گھروں کے پالتو گدھوں کی مما نعت اور در ندوں کے گوشت کی اور جنگل والے پر ندوں کی جیسے کہ علماء کی مشہور ند ہب ہے (یہ یا در ہے کہ ان کی حرمت قطعی ہے کیونکہ تھے احاد بیٹ سے ثابت ہے اور قرآن نے حدیث کا ماننا بھی فرض کیا ہے۔ مترجم)



حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو جب معلوم ہوا کہ سمرہ نے شراب فروثی کی ہے تو آپ نے فرمایا اللہ اسے غارت کرئے کیا یہ خبیں جانتا کہ حضور گنے فرمایا ہے اللہ تعالی نے بہود یوں پر لعنت کی کہ جب ان پر چر بی حرام ہوئی تو انہوں نے اسے پھطا کر فروخت کرنا شروع کر دیا - حضرت جا بر بن عبداللہ نے فتح کمہ دوالے سال فرمایا کہ اللہ تعالی اور اس کے رسول نے شراب مردار سور اور بتوں کی فرید و فرو خت حرام فرمائی ہے۔ آپ سے دریا فت کیا گیا کہ مردار کی چر بیوں کے بارے میں کیا تھم ہے؟ اس سے چڑے ر نظے جاتے ہیں اور کشتیوں پر چڑ ھایا جاتا ہے اور چراغ میں جلایا جاتا ہے آپ نے فرمایا 'وہ بھی حرام ہے۔ پھر اس کے ساتھ ہی آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالی کہ مردار کی تجہ بیٹھے ہوئے تھے آسان کی طرف نظرا تھائی اور تین ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالی کہ مرتبہ کی ہودیوں پر لاحت فرمائی اور فرمایا! اللہ نے ان پر چر بی حرام ہوئی تو انہوں نے اسے پھوٹے ہوئے تھے آسان کی طرف نظرا تھائی اور تین مرتبہ کیبودیوں پر لعنت فرمائی اور فرمایا! اللہ نے ان پر چر بی حرام کی ثو انہوں نے اسے فروخت کر کے اس کی قیمت کھائی ۔ اللہ تعالی جن پر جو مرتبہ کیبودیوں پر لعنت فرمائی اور فرمایا! اللہ نے ان پر چر بی حرام کی ثو انہوں نے اسے فروخت کر کے اس کی قیمت کھائی ۔ اللہ تعالی جن پر جو مرتبہ کیبودیوں پر لعنت فرمائی اور فرمایا! اللہ نے ان پر اس کی قیمت کھائی ۔ ان پر اس کی قیمت کھائی ۔ اللہ عربہ آپ مرتبہ آپ مرتبہ آپ مید حرام میں خطیم کی طرف متوجہ ہو کر میٹھے ہوئے تھے آسان کی طرف د کھر کر ہنے اور دی کھی کی کرام کی تارہ دیا ہے۔ ان وقت آپ عدن کی چا دراوڑ ھے ہوئے لئے تھے آپ نے نے چرہ و سے چا در ہٹا کر فرمایا اللہ کیبودیوں پر سے کی عیادت کے گئے۔ اس وقت آپ عدن کی چا دراوڑ ھے ہوئے لئے تھے آپ نے نے چرہ و سے چا در ہٹا کر فرمایا اللہ کیبودیوں پر سے کے گئے۔ اس وقت آپ عدن کی چا دراوڑ ھے ہوئے لئے تھے آپ نے نے چرہ و سے چا در ہٹا کر فرمایا اللہ کیبودیوں پر سے کہ کیادی کے دائو کے لئے کے اس وقت آپ عدن کی چا دراوڑ ھے ہوئے لئے تھے آپ کی کو کرونے کے اس وقت آپ عدن کی چا دراوڑ ھے ہوئے لئے تھے آپ کی دیا کہ کیبودیوں پر کیبول کیا کی کو کرونے کیبور کیا کیبور کی کیبور کیبور کیبور کیبور کیبور کیبور کیا کیبور کیبور



لعنت کرے کہ بکریوں کی چربی کوحرام مانتے ہوئے اس کی قیت کھاتے ہیں۔''ابوداؤد میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عندسے مرفوعاً مروی ہے کہ' اللہ جب کسی قوم پر کسی چیز کا کھانا حرام کرتا ہے تواس کی قیت بھی حرام فرمادیتا ہے۔

فَإِنْ كَذَّابُوْكَ فَقُلُ رَبُّكُمْ ذُورَحْمَةٍ قَاسِعَةٍ وَلا يُرَدُّ بَاسُهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ ۞

پر بھی اگر ریے تھے جھٹا کیں تو تو کہد ہے کہ تبہارا پر وردگار بڑی وسیق رحمت والا ہے اوراس کا عذاب گنہگارلوگوں سے لوٹا یا نہیں جا سکتا 🔾

مشرک ہویا کا فرتو بہ کر لے تو معاف! ہے ہے ہے (آیت: ۱۳۷۵) ''اب بھی اگر تیرے خالف یہودی اور مشرک وغیرہ مجھے جھوٹا بتا کیں تو پھر بھی تو انہیں میری رحمت ہے مایوس نہ کر' بلکہ انہیں رب کی رحمت کی وسعت یا دولا تا کہ انہیں اللہ کی رضا جوئی کی تبلیخ ہو جائے' ساتھ ہی انہیں اللہ کے اٹل عذا بول سے نیخ کی طرف بھی متوجہ کر' پس رغبت' رہبت' امید' ڈردونوں ہی ایک ساتھ سنا دے۔ قرآن کریم میں امید کے ساتھ خوف اکثر بیان ہوتا ہے۔ اس سورت کے آخر میں فرمایا' تیرارب جلد عذا ب کرنے والا ہے اور خفور و رحم بھی ہے۔ جیسے کہ ایک اور جگہ اللہ تعالی ارشاد فرماتے ہیں اِنَّ رَبَّكَ لَذُو اُ مَغُفِرَ وَ لِلنَّاسِ عَلَى ظُلُمِهِمُ الْخُ' تیرارب لوگوں کے گنا ہوں پر انہیں بخشے والا بھی ہے اور وہ بخت تر عذا ب کرنے والا بھی ہے۔ ایک آیت میں ارشاد ہے' میرے بندوں کو میرے غفور و رحیم ہونے کی اور میرے عذا بول کے بڑی ہوئی دے۔ اور جگہ ہو ہ گنا ہوں کا بخشے والا اور تو ب کا قبول کرنے والا ہے۔ نیز گی آیات میں ہے' کہ تیرے رب کی پھاری اور نہایت خت ہے۔ وہ گنا ہوں کا بخشے والا اور تو ب کا قبول کرنے والا ہے۔ نیز گی آیات میں ہے' کہ تیرے رب کی پھاری اور نہایت خت ہے۔ وہ بی ابتداء کرتا ہے اور وہ ی دوبارہ لوٹا نے گا۔ وہ خفور و ہے' ودود ہے' بخش کرنے والا ہے' مہر بان اور محبت کرنے والا ہے۔ اور بھی اس مضمون کی بہت میں آیات ہیں۔

سَيقُولُ الَّذِينَ اَشْرَكُواْ لَوْشَاءُ اللهُ مَا اَشْرَكُنَا وَلاَ مَنَ اَشْرَكُواْ لَوْشَاءُ اللهُ مَا اَشْرَكُواْ النَّوْنَ مِنَ النَّاوُنَا وَلاَ حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ كَالْلِكَ كَدَّبَ النَّذِينَ مِنَ عَلْمٍ قَبْلِهِمْ حَتَّى ذَا قُولًا بَاسَنَا وَكُلْ هَلَ عَنْدَكُمْ مِّنَ عِلْمٍ قَبْلِهِمْ حَتَّى ذَا قُولًا بَاسَنَا وَكُلْ هَلَ عَنْدَكُمْ مِنْ عِلْمٍ فَيْكُولُ اللَّا الظَّنَّ وَإِنْ آنَتُمْ اللَّا الطَّنَّ وَإِنْ آنَ تَتَبِعُونَ إِلاَ الظَّنَّ وَإِنْ آنَ تَتَمُ اللَّا الْعَبَّ الْمَالِغَةُ وَلَا الظَّنَ وَإِنْ آنَ تَتَمَعُونَ اللهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ وَلَى الْمَا الْمَكْرُ اللهُ الْمُحَبِّةُ الْبَالِغَةُ وَلَا الطَّلُ وَلِلهِ الْحُجَةُ الْبَالِغَةُ وَلَا الطَّلُوشَاءُ لَهَا لَهُ الْمُعَلِينَ هُ الْمُعْتِلِينَ هُ الْمُعْلِينَ هُ الْمُعَلِينَ هُ الْمُعْلِينَ الْمُعْلِينَ هُ الْمُعْلِينَ عُلْمُ الْمُعْلِينَ الْمُعْلِي ا

مکن ہے کہ شرکین یہ جت بازی بھی کرنے لگیں کہ اگر اللہ چاہتا تو ہم نہ شرک کرتے نہ ہمارے باپ دادااور نہ ہم کی طال چیز کوحرام کرتے 'ای طرح ان سے پہلے کے لوگوں نے بھی جھٹا یا تھا - آخر کار ہمارے عذاب کا عزہ چھولیا' پوچھوٹو کیا تمہارے پاس اس کی کوئی سند بھی ہے کہ اسے ہمارے سامنے ریڑے ہوئے ہواور نری اٹکلیں دوڑارہے ہو آپھوں کہدے کہ اللہ ہی کی ججت تمام اور پوری ہے پن اگروہ چاہتا تو تم

سب كوراه حق د كھا ديتا 🔾

غلط سوچ سے باز رہو: ﷺ (آیت: ۱۳۸-۱۳۹) مشرک لوگ دلیل پیش کرتے ہیں کہ ہمارے شرک کا' حلال کوحرام کرنے کا حال تو اللہ کومعلوم ہی ہے اور سیبھی طاہر ہے کہ وہ اگر چاہے تو اس کے بدلنے پر بھی قادر ہے۔ اس طرح کہ ہمارے دل میں ایمان ڈال دے یا کفر کے کاموں کی ہمیں قدرت ہی نہ دے۔

پھر بھی اگر وہ ہماری اس روش کوئیس بداتا تو ظاہر ہے کہ وہ ہمارے ان کا موں سے خوش ہے اگر وہ چاہتا تو ہم تو کیا 'ہمار سے بزرگ بھی شرک ندکرتے - جیسے ان کا بہی قول آ بت آؤ شَآءَ الرَّ حُمنُ ہیں اور سورہ محل ہیں ہے - اللہ فرما تا ہے ای شہدنے ان سے بہلی قو موں کو جاہ کر دیا - اگر بیر بات بچ ہوتی تو ان کے پہلے باپ دادا پر ہمارے عذا ب کیوں آتے ؟ رسولوں کی نافر مائی اور شرک و کفر پر مصر رہنے کی وجہ سے وہ روئے زمین سے ذکرت کے ساتھ کیوں ہٹا دیے جاتے ؟ اچھا تمہارے پاس اللہ کی رضا مندی کا کوئی شوقیٹ ہوتو پیش کرو-ہم تو دیکھتے ہیں کہ تم وہ ہم کی ست ہوئا سرعقا کہ پر ججہ ہوئے ہواور انگل پچو با تیں اللہ کے ذیر گھڑ لیتے ہوئوہ بھی کہی کہتے تھے ہے ہی کہتے ہو کہ ہم ان معبود دول کی عبادت اس لئے کرتے ہیں کہ یہ ہمیں اللہ سے طادین خوالا نکہ وہ نہ طان کی انہیں قدرت کی سے اس کو اس کے ہو کہ ہم ان معبود دول کی عبادت اس لئے کرتے ہیں کہ یہ ہمیں بھی اللہ کی حکمت اور اس کی جمت ہے - سب کا م اس کے بان سے تو اللہ نے بچھ چھین رکھی ہے - ہدایت و گراہی کی تقیم ہیں بھی اللہ کی حکمت اور اس کی جمت ہے - سب کا م اس کے ادادہ سے ہوا ہے ہیں وہ اور آئی کوئی ہے اللہ تو تو سب لوگوں کے جن پر تیرار بردم کرے بلکہ انہیں اللہ نے اس لئے پیدا کیا کو ایک بی است میں بھی کہ یہ ہولی اس کے کہیں بلہ کا میں میں اللہ کی جب بندوں پر ہے کہ بیل جنات اور انسانوں سے جنم کو پر کردوں گا - حقیقت بھی یہی ہے کہ نافر مانوں کی کوئی جب اللہ کی خور بندوں پر ہے تیرے دب کی بیا ہوں کوئی جب اللہ کی خور بندوں پر ہے تیرے دب کی بیا ہوں کوئی جب اللہ کی خور بندوں پر ہے تیرے دب کی بیا تو خوت ہے کہ میں جنات اور انسانوں سے جنم کو پر کردوں گا - حقیقت بھی یہی ہے کہ نافر مانوں کی کوئی جب اللہ کوئی جب بندوں پر ہے ۔

کہو کہ ذراا پنے ان گواہوں کو تو لا وُجویہ بشارت دیں کہ اللہ نے اسے حرام کیا ہے' پس اگروہ گواہی بھی دے دیں تو تو ان کے ساتھول کر ہاں میں باں نہ کہنے لگنا ان کی نفسانی خواہشوں کی پیروی تو ہرگز نہ کرنا جو ہماری آیات کو جمٹلاتے ہیں' آخرت کا یقین نہیں کرتے اور دوسروں کواپنے رب کے برابر بچھتے ہیں O

(آیت: ۱۵۰)تم نے خواہ نمخواہ اپنی طرف سے جانوروں کوحرام کررکھا ہے ان کی حرمت پر کسی کی شہادت تو پیش کر دو-اگریہ الی شہادت والے لائیں تو تو ان جھوٹے لوگوں کی ہاں میں ہاں نہ ملانا - ان منکرین قیامت 'منکرین کلام اللہ کے جھانے میں کہیں تم بھی نہ آجانا -

الناخ

قُلُ تَعَالَوْالَتُلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اللَّ تُشْرِكُوْا الْهَوَالِدَيْنِ الْمَلَاقِ الْهَانَا وَلَا تَقْتُلُوْا الْهَوَاحِشَ الْمَلَاقِ الْهَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ نَحْنُ نَرُرُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ وَلَا تَقْتُرُبُوا الْهَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَرَ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمَا لَيْقَ حَرَّمَ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمَا لَكُمْ تَعْقِلُونَ فَ الْمَقَ ذَلِكُمْ وَطُسَكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ فَ الْمَقَ ذَلِكُمْ وَطُسَكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمُ تَعْقِلُونَ فَ الْمَقَ ذَلِكُمْ وَطُسَكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمُ تَعْقِلُونَ فَ

کہد ہے کہ آؤئم پرتمہارے رب نے جو کچھ حرام کیا ہے؛ میں تمہیں وہ پڑھ ساؤں یہ کہتم اس کے ساتھ کسی کوشریک نہ کرواور ماں باپ کے ساتھ اچھاسلوک کرواور مفلمی ہے ڈریب بھی نہ جاؤخواہ وہ ظاہر ہو اچھاسلوک کرواور مفلمی کے ڈریے اپنی اولا دکوتل نہ کرو' تمہیں اورانہیں روزیاں ہم ہی دیتے ہیں اور کسی بے حیائی کے قریب بھی نہ جاؤخواہ وہ ظاہر ہو خواہ وہ پوشیدہ ہواور جس جان کا قبل اللہ نے حرام کیا ہے؛ اسے بغیر کسی شرعی دجہ کے قبل نہ کرو' یہ ہیں وہ احکام جن کا تھم اللہ تعالیٰ ہمیں دے رہا ہے تا کہ تم سمجھ بوجھلو O

نبی اکرم علیقے کی وسیتیں: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۱۵۱) ابن مسعود رضی الله تعالی عند فر ماتے ہیں 'جو شخص رسول الله علیقے کی اس وصیت کو دیکھنا چاہتا ہو جو آپ کی آخری وصیت بھی تو وہ ان آیات کو تنقون تک پڑھے۔'' ابن عباس رضی الله عند فر ماتے ہیں'' سورہ انعام میں محکم آیتہیں۔ پھر یہی آیات آپ نے تلاوت فر مائیں۔'' ایک مرتبہ حضور نے اپنے اصحاب سے فر مایا'' تم میں سے کوئی شخص ہے جو میر بہاتھوں پر ان تین باتوں کی بیعت کرئے پھر آپ نے یہی آیات تلاوت فر مائیں اور فر مایا جواسے پورا کرے گا'وہ الله سے اجر پائے گا اور جو ان میں سے کسی بات کو پورا نہ کرے گاتو دنیا میں ہی اسے شرعی سزادے دی جائے گی اور اگر سزانہ دی گئی تو پھراس کا معاملہ قیامت پر ہے۔اگر اللہ جا ہے تو اس کے اور اگر میا تا ہے تقویر اس کا معاملہ قیامت پر ہے۔اگر اللہ جا ہے تو اس کے اور اگر جا کہ اور اگر میا ہے تو سزادے' (مند کا کم)

بخاری وسلم میں ہے ''تم لوگ میر ہے ہاتھ پر بیعت کرواللہ کے ساتھ کی کوشر یک نہ کرنے کی 'اس آیت میں اللہ تعالیٰ اپ نی ملام اللہ علیہ سے فرما تا ہے کہ 'ان مشرکین کو جواللہ کی اولا د کے قائل ہیں اللہ کے رزق میں ہے بعض کوا پی طرف سے حلال اور بعض کو حرام کہتے ہیں اللہ کے بیا تھ دوسروں کو پیعیج ہیں' کہد ہیں کہ وہ بی گئی جو چیزیں اللہ کی حرام کردہ ہیں' انہیں مجھ سے من لوجو میں بذر بعد وی اللی بیان کرتا ہوں' تمہاری طرح خوا ہش نفس' تو ہم پرتی اور انکل و گمان کی بنا پرنہیں کہتا ۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ جس کی وہ تمہیں وصیت کرتا ہے کہ اللہ کے ساتھ کی کوشریک نو تر یک نہ کرنا ۔ بیکل م عرب میں ہوتا ہے کہ ایک جملہ کو حذف کردیا' پھر دوسرا جملہ ایسا کہد دیا جس سے حذف شدہ جملہ معلوم ہوجائے ۔ اس آیت کے آخری جملے ذلِگہ و صفحہ ہے اللّا تُشُو کُو اُسے پہلے کے محذوف جملے او صاحم پر دلالت ہو گئی ۔ حرب میں یوں بھی کہد دیا کرتے ہیں امر تلک ان لا تقوم ۔ بخاری وسلم میں ہے' رسول اللہ علیہ فرماتے ہیں' میر بے پاس جرکیل آپ کی امت میں ہے جو تف اللہ کے ساتھ کی کوشریک نہ کرے وہ جنت میں داخل ہوگا تو میں نے کہا گواں نے زنا کیا ہو' گواس نے چوری کی ہو ۔ میں نے پھر یہی سوال کیا' مجھ پھر یہی جواب ملا' پھر بھی میں نے بیا جوری کی ہو ۔ میں نے پھر یہی سوال کیا' مجھ پھر یہی جواب ملا' پھر میں میں نے بیا جات یہ چھی گال مرتبہ جواب دیا کہ گوشراب نوشی بھی میں ہو ۔ میں نے پھر یہی سوال کیا' مجھ پھر یہی جواب ملا' پھر میں میں نے بیا جات یہ چھی گال مرتبہ جواب دیا کہ گوشراب نوشی بھی میں نے بیا جات یہ چھی گال مرتبہ جواب دیا کہ گوشراب نوشی بھی میں نے بیا جات کی جو سے بات یہ چھی گال مرتبہ جواب دیا کہ گوشراب نوشی بھی کی ہو۔

بعض روایات میں ہے کہ حضور ہے موحد کے جنت میں داخل ہونے کا من کر حضرت ابوذر ٹے بیسوال کیا تھااور آپ نے بیہ جواب

دیا تھا اور آخری مرتبہ فرمایا تھا اور ابوذرکی ناک خاک آلود ہو چنانچہ راوی حدیث جب اسے بیان فرماتے تو یہی لفظ دہرا دیتے۔ سنن میں مروی ہے کہ اللہ تعالی فرما تا ہے اے ابن آدم تو جب تک مجھے دعا کرتا رہے گا اور میری ذات سے امیدر کھے گا میں بھی تیری خطاؤں کو معاف فرما تا رہوں گا خواہ وہ کیسی بھی ہوں کوئی پر واہ نہ کروں گا تو اگر میر ہے پاس زمین بھر کر خطائیں لائے گا تو میں تیرے پاس اتن بی معفرت اور بخشش لے کر آؤں گا بشرطیکہ تو نے میر سے ساتھ کی کوشر یک نہ کیا ہو تو نے اتی خطائیں کی ہوں کہ وہ آسان تک بھی گئی ہوں بھر بھی تو مجھ سے استغفار کر ہے تو میں تجھے بخش دوں گا۔ اس حدیث کی شہادت میں ہی آیت آسکتی ہے اِنَّ اللَّهَ لَا یَعْفِرُ اَن یُشُرِكَ بِهِ وَیَعْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنُ یَشَاءُ یعنی مشرک کوتو اللہ مطلق نہ بخش دات کی شہادت میں میں تیت آسکتی ہے اِنَّ اللَّهَ لَا یَعْفِرُ اَن یُشُرِكَ بِهِ وَیَعْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنُ یَشَاءُ یعنی مشرک کوتو اللہ مطلق نہ بخش کا اِنْ گنہگار اللہ کی مشیت پر ہیں جے چاہے بخش دے۔

صحیح مسلم میں ہے جوتو حید پر مرے وہ جنتی ہے۔ اس بارے میں بہت ی آیات اور احادیث ہیں۔ ابن مردویہ میں ہے کہ اللہ کے ساتھ کی کوشریک نہ کروگو تمہارے کلڑے کردیتے جائیں یا تنہیں سولی چڑھا دیا جائے یا تنہیں جلادیا جائے۔ ابن ابی حاتم میں ہے کہ ہمیں رسول اللہ عظافہ نے سات باتوں کا حکم دیا (۱) اللہ کے ساتھ کی کوشریک نہ کرنا گوتم جلادیتے جاؤ' یا کاٹ دیتے جاؤ' یا سولی دے دیتے جاؤ ' اس آیت میں تو حید کا حکم دیا (۱) اللہ کے ساتھ احسان کرنے کا حکم ہوا۔ بعض کی قرائت و قضی رَبُّكُ آلًا تَعُبُدُوْ اللّا إِیّاهُ جَاوَ اللهُ اللهُ

بخاری وسلم میں ہے ابن مسعود فرماتے ہیں میں نے صفور علیہ ہے دریافت کیا کہ کونسا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا عمل زوت پر پر جانا میں بنیا کہ کونسا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا عمل اور بھی دریافت پر پر جانا میں نے پوچھا پھر؟ فرمایا اللہ علی رسول اللہ علی اگر اور بھی دریافت کرتا تو صفور تادیہ اس مردو بہ ہیں عبادہ بن صامت اور ابودرداء سے مردی ہے جمیر سے فلیل رسول اللہ علیہ نے وصیت کی کہ اپ والدین کی اطاعت کراگر چدوہ تھے تھم دیں کہ توان کے لئے ساری دنیا ہے الگہ ہوجا تو بھی مان لے۔ اس کی سند ضعیف ہے۔ باپ داداؤں کی وصیت کر کے اولا واور اولا وی اولا دکی اول دکی بابت وصیت فرمائی کہ آئیس قبل نے کر دیاہے کہ شیاطین نے اس کا مرکتہ ہیں سکھار کھا ہے۔ الرکیوں کوتو کو وہ کے ایک مرتبہ صفور سے دریافت کیا کہ سب سے بڑا گہا تھی ایک کہاں کے کھانے کا سامان کہاں سے لا تیں گئر اور الے تھے۔ ابن مورث نے نے پیدا کیا ہے کہ ایک مرتبہ صفور سے دریافت کیا کہ سب سے بڑا گہا ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ شریک کرنا حالانکہ ای اکنے نے پیدا کیا ہے نے وہا پھر کونسا گہاہ ہے؟ فرمایا اللہ کے ساتھ تھا کے گئر ہو تھا پھر کونسا گہاہ ہے؟ فرمایا اللہ کے اور آیت میں ہے و لا کہ تُقُدلُو آلے کہ مشیکہ امران کہاں ہے بھد ہی فرمایا کہ ہم انہوں روزی دیتے ہیں اور تہ ہم دیں ۔ جباں چونکہ فرمایا تھا کہ فقیری کی وجہ سے اولا دکا گھا نہ گھونؤ تو ساتھ ہی فرمایا تہمیں روزی دیتے ہیں اور انہیں بھی ہم ہی دے رہیں۔

پھرفر مایا کی ظاہراور پوشیدہ برائی کے پاس بھی نہ جاؤجیے اور آیت میں ہے قُلُ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّی الْفَوَاحِشَ مَاظَهَرَ مِنُها وَمَا بَطَنَ الْحُلِينَ تَمَامِ ظَاہِرِی بَاطِیْ برائیاں ظلم وزیادتی شرک وکفراور جھوٹ بہتان سب پھواللہ نے حرام کردیا ہے۔اس کی پوری تفسیہ آیت وَذَرُوا ظَاهِرَ الْإِثْمِ وَبَاطِنَهُ کی تفسیر میں گزر چکی ہے جھے حدیث میں ہے اللہ سے زیادہ غیرت والاکوئی نہیں۔ای وجہے تمام ب حیائیاں اللہ نے حرام کر دی ہیں خواہ وہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ ہوں۔سعد بن عبادہؓ نے کہا کہ اگر میں کسی کواپنی بیوی کے ساتھ دیکے لوں تو میں تو ایک ہی وار میں اس کا فیصلہ کر دوں' جب حضور کے پاس ان کا بیتول بیان ہوا تو فر مایا کیاتم سعدؓ کی غیرت پر تبجب کررہے ہو؟ واللہ میں اس سے زیادہ غیرت والا ہوں اور میرارب مجھ سے زیادہ غیرت والا ہے' اسی وجہ سے تمام محش کام ظاہر و پوشیدہ اس نے حرام کر دیئے ہیں (بخاری وسلم)

ایک مرتبہ حضور سے کہا گیا کہ ہم غیرت مندلوگ ہیں آپ نے فر مایا داللہ میں بھی غیرت دالا ہوں اور اللہ مجھ ہے بھی زیادہ غیرت والا ہے بیغیرت ہیں ہے جواس نے تمام بری ہاتوں کو حرام قرار دے دیا ہے۔اس حدیث کی سند ترفدی کی شرط پر ہے۔ ترفدی میں بیعدیث ہوالا ہے بیغیرت ہی ہے جواس نے تمام بری ہاتوں کو حرام قرار دے دیا ہے۔اس کے بعد کسی کے ناحی قتل کی حرمت کو بیان فر مایا گووہ بھی فواحش میں داخل ہے لیکن اس کی اہمیت کی وجہ سے اسے الگ کر کے بیان فر ما دیا۔

بخاری وسلم میں ہے کہ جومسلمان اللہ کی تو حیداور میری رسالت کا اقر ارکرتا ہؤائے قل کرنا بجزتین باتوں کے جائز نہیں۔ یا تو شادی شدہ ہو کر پھر زنا کر ہے یا کسی کو قل کردئے یا دین کو چھوڑ دیاور جماعت سے الگ ہوجائے۔مسلم میں ہے اس کی قتم جس سے سوا کوئی معبود نہیں، کسی مسلمان کا خون حلال نہیں۔ ابوداؤ داور نسائی میں تیسر المخص وہ بیان کیا گیا ہے جو اسلام سے نکل جائے اور اللہ کے رسولوں سے جنگ کرنے گئے اسے قل کردیا جائے گایا،صلیب پر چڑ ھادیا جائے گایا،مسلمانوں کے ملک سے جلاوطن کردیا جائے گا۔

امیر المونین حضرت عثان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ نے اس وقت جبکہ باغی آپ کو محاصر ہے میں لئے ہوئے سے فرمایا میں نے رسول اللہ اللہ سے ساہے کسی سلمان کا خون بجر ان تین کے طال نہیں ایک تو اسلام کے بعد کا فرہو جانے والا ووسرا شادی شدہ ہو کر زنا کرنے والا اور تیسرا بغیر قصاص کے کی کو آل کر دینے والا – اللہ کی شم نہ تو ہیں نے جا ہمیت میں زنا کیا نہ اسلام لانے کے بعد اور نہ اسلام لانے کے بعد اور نہ اسلام لانے کے بعد ہوں کو بلاوجہ آل کیا 'پھر تم میرا خون بہانے کے در پے کیوں ہو ہو ہو بی کا فرول میں جو امن طلب کرے اور مسلمانوں کے معاہدہ امن میں آجائے اس کے آل کرنے والے کے تامی بہت وعید آئی ہے اور اس کا قاتل جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گا حالانکہ اس کی خوشبو چالیس سال کے رائے تک بہنی جاتی جاتی ہے۔ اور روایت میں ہے کیونکہ اس نے اللہ کا ذمہ تو ڑا 'اس میں ہے کہ پچاس برس کے رائے کا طالانکہ اس کی خوشبو پینی ہے۔ پھر فرما تا اور روایت میں ہے کیونکہ اس نے اللہ کا ذمہ تو ڑا 'اس میں ہے کہ پچاس برس کے رائے کی طالے ہے بی جنت کی خوشبو پینی ہے۔ پھر فرما تا ہے ہے یہ بیں اللہ کی قوشبو پینی ہے۔ پھر فرما تا ہے ہے ہیں اللہ کی قوشبو پینی روایس کے احکام کو اور اس کی منع کردہ با توں کو بجھلو۔

وَلاَ تَقْرَبُواْ مَالَ الْيَتِيْمِ اللَّا بِالَّتِي هِي آحْسَنَ حَتَّى فَلَا تَقْرَبُواْ مَالَ الْيَتِيْمِ اللَّا بِالَّتِي هِي آحْسَنَ حَتَّى يَبْلُغَ آشُدَهُ وَاوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ لَا تُكَلِّفُ نَفْسًا اللَّا وُسْعَهَا وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُواْ وَلَوْ كَانَ ذَا قُرُلِكُ وَلِي اللهِ اللهِ اَوْفُوا لَا لِكُمْ وَطْسَكُمْ بِ الْعَلِكُونَ وَلَا كَانَ ذَا قَرُلِكُمْ وَطْسَكُمْ بِ الْعَلِكُونَ وَلَا كَانَ وَالْمُونَ فَي اللهِ اَوْفُوا لَا لِكُمْ وَطُسَكُمْ بِ الْعَلِكُونَ تَذَكّرُونَ فَي اللهِ اللهِ اَوْفُوا لَا لِكُمْ وَطُسَكُمْ بِ الْعَلَكُونَ تَذَكَّرُونَ فَي اللهِ المُلْعِلَا اللهِ اللهِ اللهِ المَالِي المُلْكِلِي المُلْعِلْ المِلْمُ المَالِمُ اللهِ المَالِمُ المُلْعِلْمُ المَالِمُ

۔ بتیموں کے مال کے پاس بھی نہ جاؤ مگرا پیے طور پر کہاس کے حق میں بہتر ہو یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کی عمرکو پینچ جائے اور ناپ تول کوانصاف کے ساتھ جوعہد ہوا ہے' ہم کی شخص کواس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے' اور جب بولؤ انصاف کا پاس رکھوا کر چہکی قرابت دار کا معاملہ ہی کیوں نہ ہواوراللہ کے ساتھ جوعہد ہوا ہے'

اسے پورانباہ دوئیہ ہیں وہ باتیں جن کا حکم اللہ تهمیں دے رہاہے تا کہتم نصیحت حاصل کرو 🔿

تیموں کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید: ہے ہے کہ اور آیت: ۱۵۲) ابوداؤد وغیرہ میں ہے کہ جب آیت وَ لَا تَقُربُوُ ا اورآیت الَّذِینَ الَّذِینَ الَّذِینَ الْکَیْدُ وَ اَمْوَالَ الْکَیْدُ اَلَٰ اِللَّا اللَّاسِ اللَّالِ اللَّ اللَّالِ اللَّ اللَّالِ اللَّ اللَّالِ اللَّهُ اللَّ

پر حکم فر مایا کہ فین دین اور ناپ تول میں کی بیشی نہ کرو-ان کے لئے ہلاکت ہے جو لیتے وقت پورالیں اور دیتے وقت کم دیں۔
ان امتوں کو اللہ نے غارت کر دیا جن میں یہ بدخصلت تھی۔ جامع تر نہ کی میں ہے کہ حضور ؓ نے ناپ اور تو لئے والوں سے فر مایا تم ایک ایسی
چیز کے والی بنائے گئے ہوجس کی صحیح گرانی نہ رکھنے والے تباہ ہو گئے۔ پھر فر ما تا ہے کسی پراس کی طاقت سے زیادہ ہو جہ تم نہیں لا دیتے لینی
اگر کسی شخص نے اپنی طاقت بھر کوشش کر لی دوسر سے کاحق دے دیا' اپنے حق سے زیادہ نہ لیا' پھر بھی نا دانستہ طور پہلطی سے کوئی بات رہ گئی ہو
تو اللہ کے ہاں اس کی پکڑنہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ نے آیت کے یہ دونوں جملے تلاوت کر کے فر مایا کہ جس نے صحیح نیت سے
وزن کیا' تولا' پھر بھی اس میں کوئی کئ زیادتی' بھول چوک سے ہوگئی تو اس کا مواخذہ نہ ہوگا۔'' یہ حدیث مرسل اور غریب ہے۔

پھر فرماتا ہے بات انصاف کی کہا کرواگر چقر ابت داری کے معاملے ہیں ہی کچھ کہنا پڑے۔' جیسے فرمان ہے یا یُھا الَّذِینَ اَمَنُوا کُونُوا قَوْمِینَ بِالْقِسُطِ اورسورہ نساء ہیں بھی بہی تھم دیا کہ ہر خص کو ہر حال ہیں سچائی اور انصاف نہ چھوڑ تا چاہے۔ جھوٹی گواہی اور غلط فیصلے سے بچنا چاہے' اللہ کے عہد کو پورا کرواس کے احکام بجالا وَ' اس کی منع کردہ چیزوں سے الگ رہواس کی کتاب اس کے رسول کی سنت پر چلتے رہو کہی اس کے عہد کو پورا کرنا ہے' انہی چیزوں کے بارے ہیں اللہ کا تاکیدی تھم ہے' یہی فرمان تبہارے لئے وعظ وضیحت کا ذریعہ ہیں تاکہ جو اس سے پہلے تکھے بلکہ برے کا موں میں تھے' اب ان سے الگ ہوجاؤ۔ بعض کی قرائت میں تذکہ گرو کہ بھی ہے۔

وَآنَ هٰ ذَا صِرَاطِى مُسْتَقِيًّا فَاتَّبِعُوهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِ كُوْرَ عَنْ سَبِيْلِهُ لَا لَكُورُ وَصْحَكُمْ بِهُ لَعَلَّكُورُ تَتَقُونَ ﴿ يَكُمْ وَصَحَكُمْ بِهِ لَعَلَّكُورُ تَتَقُونَ ﴾

اور بیک میمری سیدهی راه یمی ہے تم سب ای پر چلے جاؤ' اور دوسرے راستوں پر نہ پڑ جانا کہ وہ تنہیں راہ اللہ سے جدا کردیں گئے تنہیں جناب باری بیہ تاکیدی تھکم فرمار ہاہے تاکہ تم پر ہیز گارین جاؤ ()

شیطانی را میں فرقہ سازی: ﴿ ﴿ آیت: ۱۵۳) یہ اوران جیسی آیات کی تفییر میں ابن عباس کا قول تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کو باہم
اعتاد کا حکم دیتا ہے اوراختلاف وفرقہ بندی سے رو کتا ہے اس کئے کہ اسکے لوگ اللہ کے دین میں پھوٹ ڈالنے ہی سے تباہ ہوئے تھے - مند
میں ہے کہ اللہ کے نبی نے ایک سیدھی کئیر کھینچی اور فر مایا 'اللہ کی سیدھی راہ بہی ہے ۔ پھر اس کے دائیں بائیں اور کئیریں کھینچی کر فر مایا 'ان تمام
راہوں پر شیطان ہے جواپی طرف بلار ہاہے ۔ پھر آپ نے اس آیت کا ابتدائی حصہ تلاوت فر مایا - اس حدیث کی شاہدوہ حدیث ہے جو مند
وغیرہ میں حضرت جابر سے مروی ہے کہ ہم نبی عظیم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے جو آپ نے اپنے سامنے ایک سیدھی کئیر کھینچی اور فر مایا 'یہ اللہ

تعالیٰ کا راستہ ہے پھراس کے دائیں اور بائیں دؤ دولکیریں کھینچیں اور فرمایا کہ بیشیطانی راہیں ہیں اور پچ کی لکیر پر انگلی رکھ کراس آیت کی تلاوت فرمائی - ابن ماجه میں اور بزار میں بھی میرحدیث ہے- ابن مسعود سے کسی نے پوچھاصراط متنقیم کیا ہے؟ آپ نے فرمایا جس پرہم نے ا پنے نبی علیہ کو چھوڑا'ای کا دوسرا سرا جنت میں جاملتا ہے۔ اس کے دائیں بائیں بہت ہی اور راہیں ہیں جن پرلوگ چل رہے ہیں اور دوسرول کوبھی بلارہے ہیں۔ جوان راہوں میں ہے سے راہ پر ہولیا' وہ جہنم میں پہنچا' پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فر مائی -حضور ً فر ماتے ہیں'اللّٰد تعالیٰ نے صراط متعقیم کی مثال بیان فر مائی – اس راہتے کے دونوں طرف دو دیواریں ہیں جن میں بہت سے درواز ہے ہیں اور سب چو پٹ کھلے پڑے ہیں اوران پر پردے لئکے ہوئے ہیں-اس سیدھی راہ کے سرے پر ایک پکارنے والا بیجو پکار تار ہتا ہے کہ لوگوتم سب اس صراط متنقیم پرآ جاؤراتے میں بکھر نہ جاؤ' بچ راہ کے بھی ایک شخص ہے۔ جب کوئی شخص ان درداز وں میں ہے سی کو کھولنا چا ہتا ہے تو وہ کہتا ہے خبر دارا سے نہ کھول' کھولو گے تو سیدھی راہ سے دورنکل جاؤ گے۔ پس سیھی راہ اسلام ہےاور دونوں دیواریں اللہ کی حدود ہیں۔ کھلے ہوئے دروازے الله کی حرام کردہ چیزیں ہیں نمایال شخص الله کی کتاب ہے۔ اوپر سے پکارنے والا الله کی طرف کا نصیحت کرنے ولا ہے جو ہرمومن کے دل میں ہے (تر مذی) اس تکتے کو نہ بھولنا جا ہے کہا پنی راہ کے لئے سبیل واحد کا لفظ بولا گیا اور گمراہی کی راہوں کے لئے سبل جمع کا لفظ

ظُلُمْتِ كُوجِمع كَلفظ سے اورنوركووا حدكے لفظ سے ذكركيا كيا ہے-حضور عَلِي في نے ايك مرتبه قُلُ تَعَالُوُ اسے تين آيات تك تلاوت كرك فرمایا عم میں سے کون کون ان باتوں پر مجھ سے بیعت کرتا ہے؟ پھر فرمایا ؟ جس نے اس بیعت کواپٹالیا 'اس کا اجراللہ کے ذیبے ہے اور جس نے ان میں سے کی بات کوتو ڑ دیا'اس کی دوصورتیں ہیں' یا تو دنیا میں ہی اس کی سزاشری اسے ال جائے گی' یا اللہ تعالیٰ آخرت تک اسے مہلت

استعال کیا گیااس لئے کدراہ حق ایک ہی ہوتی ہے اور ناحق کے بہت سے طریقے ہوا کرتے ہیں جیسے آیت اَللّٰهُ وَلِي الَّذِينَ امّنُوا ميں

دے دے گا' پھررب کی مشیت پر منحصر ہے اگر چاہے سزاد ئے اگر چاہے تو معاف فرماد ہے۔

اللُّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهُ اللَّذِي آخْسَنَ وَتَفْصِيلًا لِكُلِّ شَيْ ۚ وَهُدًى وَرَحْمَةً لَعَلَّهُمْ بِلِقَا ۚ رَبِّهِمْ الْ يُؤْمِنُونَ ١٠٠ هِ وَهٰذَا كِتْبُ آنْزَلْنَهُ مُبْرَكُ فَاتَّبِعُوهُ وَاتَّقْفُوا لَعَلَّكُمُ ثُرُحَمُونَ ١

پھرہم نے موک کو کتاب عنایت فرمائی جس سے نیک کاروں پر نعمت پوری ہواس میں تمام احکام کی تفصیل ہے اور ہدایت ومہر بانی ہے تا کہ لوگ اپنے رب کی ملا قات پرایمان لائیں 🔾 اوراس بابرکت کتاب کوچی ہم نے نازل فرمایا ہے پستم اس کی حکم پرداری کرواوراللہ ہے ڈروتا کہتم پررحم کیاجائے 🔾

جنول نے قرآن علیم سنا: 🖈 🖈 (آیت: ۱۵۴-۱۵۵) امام ابن جریر نے تولفظ أُمَّ کور تیب کے لئے مانا ہے یعنی ان سے ریجی کہددے ادر ہماری طرف سے میخبر بھی پہنچاد کے لیکن میں کہتا ہول ڈم گور تیب کے لئے مان کرخبر کاخبر پرعطف کردیں تو کیا حرج ہے؟ کیونکہ ایہا ہوتا ہاورشعروں میں بھی موجود ہے۔ چونکہ قرآن کریم کی مدح اَنَّ هذا صِرَاطِی مُسْتَقِیْمًا میں گذری تھی اس لئے اس پرعطف ڈال کر توراة كى مدح بيان كردى - جيسے كداور بھى بهتى آيات ميں ہے - چنانچ فرمان ہے وَمِنُ قَبُلِهِ كِتَبُ مُوسَى اِمَامًا وَّرَحُمَةُ وَهٰذَا كِتُنْ مُصَدِقٌ لِسَانًا عَرَبِيًّا يعنى اس سے بہلے توراة امام رحمت تھى اوراب يقر آن عربى تصديق كرنے والا ہے-اى سورت كاول ميس

ہے قل من انزل الکتاب الذي الخ 'اس آيت ميں بھي تورات كے بيان كے بعداس قر آن كابيان ہے-

کافروں کا حال بیان کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے فکمّا جَآءَ ھُمُ الْحَقُّ مِنُ عِنْدِنَا الْحُ جب اُن کے پاس ہماری طرف ہے تق آ پہنچا تو کہنے لگئا ہے اس جیسا کیوں نہ ملاجوموی کو ملاتھا جس کے جواب میں فرمایا گیا' کیاانہوں نے مویٰ کی اس کتاب کے ساتھ کھزئیں کیا تھا؟ کیا صاف طور سے نہیں کہا تھا کہ بیدونوں جادوگر ہیں اور ہم تو ہرا یک کے منکر ہیں۔ جنوں کا قول بیان ہوا ہے کہ انہوں نے اپنی تو م سے کہا' ہم نے وہ کتاب بی ہے جومویٰ کے بعداتری ہے' جوا پے سے اگلی کتابوں کو بچا کہتی ہے اور راہ جن کی ہدایت کرتی ہے' وہ کتاب جا مح اور کا من تھی۔ شریعت کی جن باتوں کی اس وقت ضرورت تھی 'سب اس میں موجود تھیں' بیاحسان تھا نیک کاروں کی نیکیوں کے بدلے کا۔ جیسے فرمان ہے کہ بی اس اس میں موجود تھیں' بیاحسان تھا نیک کاروں کی نیکیوں کے بدلے کا۔ جیسے فرمان ہے کہ بی اس اس کی اسرائیلیوں کو ہم نے ان کا امام بنا دیا جبکہ انہوں نے مبر کیا اور ہماری آ یا ت پر یقین رکھا۔ غرض یہ بھی اللہ کافضل تھا اور نیکوں کی نیکیوں کا صلہ۔ احسان کرنے والوں پر اللہ بھی احسان پورا کرتا ہے یہاں بھی اور وہاں بھی۔ بریانیوں کو صدر یہ مانے ہیں جیسے خصنتُ مُ کَالَّذِیُ حَاضُوا امیں ہم اس رواحہؓ کا شعر ہے۔ ابن رواحہؓ کا شعر ہے۔ امام ابن جریر الذی کو مصدر یہ مانے ہیں جیسے خصنتُ مُ کَالَّذِیُ حَاضُوا ایس ہم ۔ ابن رواحہؓ کا شعر ہے۔ امام ابن جریر الذی کو مصدر یہ مانے ہیں جیسے خطنتُ مُ کَالَّذِیُ حَاضُوا ایس ہم ۔ ابن رواحہؓ کا شعر ہے

وثبت الله ما اتاك من حسن في المرسلين و نصر كالذي نصروا

اللہ تیری اچھائیاں بڑھائے اور اگلے نبیوں کی طرح تیری بھی مدوفر مائے ۔ بعض کہتے ہیں یہاں الذی معنی ہیں الذین کے ہے عبداللہ بن مسعود کی قرات لما ما علی الذین احسنوا ہے۔ پس مومنوں اور نیک لوگوں پر اللہ کا بیاحسان ہے اور پورااحسان ہے۔ بغوی کہتے ہیں مراواس سے انبیاءاور عام مومن ہیں۔ بعنی ان سب پرہم نے اس کی فضیلت ظاہر کی۔ جیسے فرمان ہے یکھو ستی اِنّی اصطَفَیُتُک الحٰ یعنی اے موسیٰ میں نے اپنی رسالت اور اپنے کلام سے مجھے لوگوں پر ہزرگی عطافر مائی۔ ہاں حضرت موسیٰ کی اس بزرگی سے حضرت محمد سیالیہ جو خاتم الانبیاء ہیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام جو خلیل اللہ ہیں مستنی ہیں بہ سب ان دلائل کے جو وار دہو بھی ہیں۔ یکی بن یعر اُحسن ہو و خاتم الانبیاء ہیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام جو کیل اللہ ہیں مستنی ہیں بہ سب ان دلائل کے جو وار دہو بھی ہیں۔ یکی بن یعر اُحسن ہو فو مان کراحسن پڑھتے تھے۔ ہوسکتا ہے؟ امام ابن جریز فرماتے ہیں میں اس قرات کو جائز نہیں رکھوں گا اگر چو عربیت کی بنا پر اس میں نقصان نہیں۔ آبیت کے اس جملے کا ایک مطلب یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ حضرت موٹی پراحسان رب کو تمام کرنے کے لئے یہ اللہ کی کتاب ان پر براز ل ہوئی۔ ان دونوں کے مطلب میں کوئی تفاوت نہیں۔

پھرتورات کی تعریف بیان فرمائی کہ اس میں ہر تھم بہ تفصیل ہے اور وہ ہدایت ورحمت ہے تا کہ لوگ قیامت کے دن اپنے رب سے ملئے کا یقین کرلیں۔ پھر قر آن کریم کی اتباع کی رغبت دلاتا ہے اس میں غور وفکر کی دعوت دیتا ہے اور اس پر عمل کرنے کی ہدایت فرما تا ہے اور اس کی طرف لوگوں کو بلانے کا تھم دیتا ہے۔ برکت سے اس کا وصف بیان فرما تا ہے کہ جو بھی اس پر کار بند ہوجائے وہ دونوں جہان کی برکتیں حاصل کرے گا اس لئے کہ بیاللہ کی طرف مضبوط تی ہے۔

آنِ تَقُولُوْ النَّمَا أُنْزِلَ الْكِتْبُ عَلَى طَالِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا وَانْ كُتُ عَلَى طَالِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا وَانْ كُتَا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغْفِلِيْنَ ﴿ اَوْتَقُولُوا لَوْ اَتَّا اَلْمُوالِيَّ الْمُدَى مِنْهُمْ فَقَدْ جَاءَكُمْ بَيِّنَا الْمُدَانِ عَلَيْنَا الْكِتْبُ لَكُتَّا الْهُدى مِنْهُمْ فَقَدْ جَاءَكُمْ بَيِّنَا الْمُلْكِتُ لَكُتَّا الْهُدى مِنْهُمْ فَقَدْ جَاءَكُمْ بَيِّنَا الْمُوالِيَّةِ الْمُلْكُونُ وَهُدَى قَرَحْمَةً فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنَ كَذَّبَ بِالْيَتِ

اللهِ وَصَدَفَ عَنْهَا لَا سَنَجْزِى الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ الْيَتِنَا سُوْءَ الْعَدَابِ بِمَاكَانُوْ ايَصْدِفُوْنَ ۞

لاف زنی عیب ہے۔ دوسرول کو نیکی سے روکنے والے بدترین ہیں: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۱۵۱ –۱۵۷) فرماتا ہے کہ اس آخری کتاب نے تمہارے تمام عذر ختم کردیے جیے فرمان ہے وَ لَوْ لَا اَنْ تَصِیبَهُمُ مُصِیبَةٌ الْح یعنی اگر انہیں ان کی بدعمالیوں کی وجہ ہے کوئی مصیبت پہنچی تو کہہ دیتے کہ تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا کہ ہم تیرے فرمان کو مانتے ۔ اگلی دو جماعتوں سے مراد یہود و نصار کی ہیں۔ اگر یہ عربی زبان کا قرآن ندا تر تا تو وہ یہ عذر کر دیتے کہ ہم پر تو ہماری زبان میں کوئی کتاب ہیں اتری ہم اللہ کے فرمان سے بالکل عافل رہے بھر ہمیں سزاکیوں ہو؟ نہ یہ عذر باتی رہا اور نہ یہ کہ اگر ہم پر آسان کتاب اترتی تو ہم تواگلوں سے آگے نکل جاتے اور خوب نکیاں کرتے میں فرمان ہے وَ اَفْسَمُوا بِاللّٰهِ حَهُدَ اَیْمَانِهِمُ الٰخ 'یعنی موکد قسمیں کھا کھا کرلاف زنی کرتے تھے کہ ہم میں اگر کوئی نبی آ جائے تو ہم ہوایت کو مان لیں۔

التدفرما تا ہے اب تو تمہارے پاس تمہارے دب کی طرف سے ہدایت ورحمت بھراقر آن برنبان رسول عربی آچکا جس میں حلال وحرام کا بخو بی بیان ہے اور دلوں کی ہدایت کی کافی نورانیت اور دب کی طرف سے ایمان والوں کے لئے سراسر رحمت ورحم ہے۔ ابتم ہی بتاؤ کہ جس کے پاس اللہ کی آیات آ جا کیں اور وہ انہیں جھٹلا کے ان سے فائدہ نہ اٹھائے نہ کس کرے نہ یقین لائے نہ نیکی کرے نہ بدی چھوڑے نہ خود مانے نہ اوروں کو مانے دیے تواس سے بڑھ کر ظالم کون ہے؟ اسی سورت کے شروع میں فرمایا ہے و ھُم یُنھوُن عَنْهُ وَ وَصَدُّوا وَصَدُّوا وَعَدُّوا وَصَدُّوا وَعَدُّوا وَصَدُّوا وَعَدُّوا مَنْ سَبِیلِ اللّٰهِ الحٰ بعنی جولوگ خود کفر کرتے ہیں اور راہ اللی سے روکتے ہیں دراصل اپناہی بگاڑتے ہیں جیسے فرمایا الَّذِینَ کَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِیلِ اللّٰهِ الحٰ بعنی جولوگ خود کفر کرتے ہیں اور راہ اللی سے روکتے ہیں انہیں ہم عذاب بڑھاتے رہیں گے۔ پس بیلوگ ہیں جونہ مان خرصہ کا منتے تھے اور نفر ماں بردار ہوتے تھے۔ جیسے فرمان ہے فاکلا صَدَّق وَ لَا صَلِّی وَلٰکِنُ کَدَّبَ وَ تَوَلِّی یعنی نہ تو مان 'نه نماز پڑھی بلکہ نہ مان کرمنہ پھیرلیا۔ ان دونوں تفیروں میں پہلی بہت اچھی ہے یعنی خود بھی انکار کیا اور دوسروں کو بھی انکار پر آمادہ کیا۔

هَلَ يَنْظُرُونَ إِلاَّ اَنْ تَأْتِيَهُ وُ الْمَلْئِكَةُ اَوْ يَأْتِي رَبُّكَ اَوْ يَأْتِي رَبُّكَ اَوْ يَأْتِي بَغْضُ الْيَتِ رَبِّكُ يَوْمَ رَيَاتِي بَغْضُ الْيَتِ رَبِّكَ لَيْ فَعَلَ الْيَتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنُ الْمَنَتُ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِي اَيْمَانِهَا خَيْرًا فَيُلِ انْتَظِرُوْ الْمَنْتُ فِي اَيْمَانِهَا خَيْرًا فَيُلِ انْتَظِرُوْ السَّامُ نَتَظِرُونَ الْمَنْتَظِرُونَ فَي الْمَانِهَا خَيْرًا فَيُلِ انْتَظِرُوْ السَّامُ نَتَظِرُونَ فَي اللَّهُ الْمُنْتَظِرُونَ فَي اللَّهُ الْمُنْتَظِرُونَ فَي اللَّهُ الْمُنْ الْمُنْتَظِرُونَ فَي اللَّهُ الْمُنْ الْمُنْتُ الْمُنْتَظِرُونَ فَي اللَّهُ اللَّ

کیایای بات کے منظر ہیں کدان کے پاس فرشتے آ کیں؟ یا تیرارب آئے؟ یا تیرے رب کی بعض نشانیاں آ جا کیں؟ جس دن تیرے رب کی بعض نشانیاں آ جا کیں گی تو کسی خص کو جواس سے پہلے ایمان نہیں لا یا تھا' اس کا ایمان مطلق فا کدہ نددے گا' نداہے جس نے اپنے ایمان کی حالت میں نیکیاں ندکی ہوں' کہددے کہ اچھا

منتظر ہو ہم بھی انتظار کررہے ہیں 🔾

قیامت اور بے بی : ﴿ ﴿ اَیت : ۱۵۸) الله تعالی کافرول کواور پغیمروں کے خالفوں کواور اپنی آیات کے جھلانے والوں کواور اپنی راہ سے روکنے والوں کوڈرار ہا ہے کہ کیا انہیں قیامت کا انتظار ہے؟ جبکہ فرشتے بھی آئیں گے اور خود الله قبار بھی – وہ بھی وقت ہوگا جب ایمان بھی ہوداور تو بھی بیکار ہونا ہی ہوگا جب سے کہ کور جس کے کہور جس کے بین وار تو بھی بیکا رسین نام میں ہوجائے گا تو زمین پر جھنے لوگ ہوں گئے سب ایمان لائیں گے کین اس وقت کا ایمان میں ہود ہے مغرب سے نہ نکل جب بین تان طاہر ہوجائے گا تو زمین پر جھنے لوگ ہوں گئے سب ایمان لائیں گے کین اس وقت کا ایمان کو ایمان لانا 'خیر سے رہے ہوئے کو گوگا ہوں کے سب ایمان لائیں گا ہر ہوجائے گا تو زمین پر جھنے لوگ ہوں گئین نشانیاں ظاہر ہوجائیں تو بے ایمان کو ایمان لانا 'خیر سے رہے ہوئے لوگوں کو اس کے بعد نیکی یا تو بہ کرنا کچھ سود مند نہ ہوگا – سورج کا مغرب سے نکلنا ' وجال کا آنا دابة الارض کا ظاہر ہونا – ایک اور روایت میں اس کے ساتھ ہی ایک دھویں کے آئے کا بھی بیان ہے – اور حدیث میں ہے 'سورج کے مغرب سے طلوع ہونے سے پیشتر جو تو بہ کرئی تو بہ تھول ہے –

حضرت ابوذر سے ایک مرتبہ رسول اللہ علی نے پوچھا' جانے ہویہ سورج غروب ہوکر کہاں جاتا ہے؟ جواب دیا کنہیں فرمایا'
عرش کے قریب جاکر سجد سے میں پڑتا ہے اور تھہ اربتا ہے یہاں تک کہ اسے اجازت ملے اور کہا جائے لوٹ جا' قریب ہے کہ ایک دن اس
ہے کہد دیا جائے کہ جہاں سے آیا ہے وہیں لوٹ جا' یہی وہ وقت ہوگا کہ ایمان لا نا بے نفع ہوجائے گا - ایک مرتبہ لوگ قیامت کی نشانیوں کا
ذکر کر رہے تھے' اسنے میں حضور بھی تشریف لے آئے اور فرمانے گئے قیامت قائم نہ ہوگی جب تک تم دس نشانیاں نہ دکھ لوگے - سورج کا
مغرب سے طلوع ہونا' دھواں' دابة الارض' یا جوج ما جوج کا آنا' عیسیٰ بن مریم کا آنا اور دجال کا نکلنا' مشرق مغرب اور جزیرہ عرب
میں تین جگہ زمین کا دھنس جانا اور عدن کے درمیان سے ایک زبر دست آگ کا نکلنا جولوگوں کو ہا تک کے لیے جائے گئ رات دن ان
کے پیچھے بی چھے دے گی (مسلم وغیرہ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے آنخضرت میں گئے سے دریافت کیا کہ سورج کے مغرب سے طلوع ہونے کا نشان کیا ہے؟ آپ نے فر مایا وہ رات بہت لہی ہو جائے گی بقدر دوراتوں کے لوگ معمول کے مطابق اپنی کام کاج میں ہوں گے اور تبجد گذاری میں بھی -ستار ہے اپنی جگہ تھے ہوں کے پھر اٹھیں گے لیکن دیکھیں گے کہ نہ ستار ہے ہے ہیں نہ سورج اُکلا ہے کو ٹیس د کھنے لگیس گی لیکن صبح نہ ہوگی اب تو گھبرا جا ئیں گے اور دہشت زدہ ہوجا ئیں گے منتظر ہوں گے کہ بستار ہے ہیے ہیں نہ سورج اُکلا ہے کو ٹیس د کھنے لگیس گی کہ کہ اچا تک مغرب کی طرف سے سورج اُکل آ کے گا اس وقت تو تما مرد سے زمین کے انسان ہوجا کیس میں حضور کا اس آ بت کے اس د میں کے تعلق میں میں سورج کا مغرب سے رکھانا فرمانا بھی ہے۔

ایک روایت میں ہے سب سے پہلی نشانی یہی ہوگی-اور حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ نے مغرب کی طرف ایک بردا دروازہ کھول رکھا ہے جس کاعرض (چوڑ ائی) ستر سال (کی مسافت) ہے 'یہ تو ہے کا دروازہ ہے۔ یہ بند نہ ہوگا جب تک کہ سورج مغرب سے نہ نکلے-اور حدیث میں ہے 'لوگوں پرایک رات آئے گی جو تین را تو ل کے برابر ہوگی اسے تبجد گز ارجان لیں گئے یہ کھڑے ہوں گے ایک معمول کے مطابق تبجد ۲۳۲) کی دی افغام ۔ پاره ۸ می دو افغام ۔ پاره ۸ می

پڑھ کرموجا کیں گئے ہوائشیں گے اپنامعمول اداکر کے پھر کیٹیں گے۔ لوگ اس لمبائی سے گھراکر چنے دیکار شروع کر دیں گے اور دوڑے ہوا گئے مجدوں کی طرف جا کیں گئے کہ اور نہ ہوگیا یہاں تک کدوسط آسان میں پہنچ کر پھر لوٹ جا کے گااورا پنے طلوع ہوگا۔ یہی وہ وقت ہے جس وقت ایمان سود منہ نہیں۔ اور روایت میں ہے کہ تین مسلمان شخص مروان کے پاس گئے طلوع ہوگا۔ یہی وہ وقت ہے جس وقت ایمان سودم نہیں۔ اور روایت میں ہے کہ تین مسلمان شخص مروان کے پاس گئے اور یہ بیان کیا' آپ نے فرمایا' اس نے پھنیں کہا' مجھے صفور کا فرمان خوب محفوظ ہے کہ سب سے پہلی نشانی سورج کا مغرب سے نکلنا ہے۔ اور دابعة الارض کا دن چڑھے فاہر ہونا ہے۔ ان دونوں میں سے جو بھی پہلے فلا ہر ہوائی کے بعد دوسری فلا ہر ہوگ۔ حضرت عبداللہ کتاب اور دابعة الارض کا دن چڑھے فلا ہم ہونا ہے۔ ان دونوں میں سے جو بھی پہلے فلا ہم ہوائی کے بعد دوسری فلا ہم ہوگ۔ حضرت عبداللہ کتاب کہ پڑھتے جاتے تھے۔ فرمایا میراخیال ہے کہ پہلے سورج کا نشان فلا ہر ہوگا' وہ غروب ہوتے ہی عرش سلے جاتا ہے اور بحدہ کر کے اجازت ما گگتا ہوازت ملی جاتا ہا اور تیہ ہوگا وہ بات سے خوا جاتے تھے۔ فرمایا میراخیال ہے کہ پہلے سورج کا نشان فلا ہم ہوگا تو اس کی بار بار کی اجازت ملی پڑھی جواب نہ ملے گا۔ رات کا وقت ختم ہوئے تو کہ گا کہ یا اللہ دنیا کو تحت تکلیف ہوگی تو اس میں نہیں پہنچ سکتا۔ تو کہ گا کہ یا اللہ دنیا کو تحت تکلیف ہوگی تو اس سے کہا جائے گا' میریں سے طلوع ہو چنا نچوہ مغرب سے ہی نگل آئے گا کی پھر حضرت عبداللہ نے یہی آیت تلاوت فرمائی۔

طبرانی میں ہے کہ جب سورج مغرب سے نکلے گا البیس بجد ہیں گر پڑ ہے گا اور زور ور سے کہے گا البی مجھے عظم کر میں ما نوں گا ' جسے تو فرمائے میں ہو جائے گی اور کہے گی ہے ہائے وائے کیسی ہے؟ وہ کہے گا مجھے بہیں تک ڈھیل دی گئی تھی۔ اب وہ آخری وقت آ گیا ' پھرصفا کی پہاڑی کے غار سے دابة الارض نکلے گا'اس کا پہلا قدم انطا کیہ میں بچھے بہیں تک ڈھیل دی گئی تھی۔ اب وہ آخری وقت آ گیا ' پھرصفا کی پہاڑی کے غار سے دابة الارض نکلے گا'اس کا پہلا قدم انطا کیہ میں پڑے گا وہ البیس ہنچے گا اور اسے تھیٹر مارے گا۔ بیحد یہ بہت ہی غریب ہے اور اس کی سند بالکل ضعیف ہے۔ ممکن ہے کہ بیان کرنے وہ البیس سے حضرت عبداللہ بن عمر وہ نے لی ہوجن کے دو تھیلے آئیس بر موک کی لڑائی والے دن ملے ہے۔ اس کا فرمان رسول ہونا نا قابل سنایم ہے۔ اللہ اعلم۔

حضور فرماتے ہیں ہجرت منقطع نہ ہو گی جب تک کہ دیمن برسر پیکار ہے۔ ہجرت کی دو تسمیں ہیں۔ ایک تو گناہوں کو چھوڑ نا دوسرے اللہ ادراس کے رسول کے پاس ترک دوشن کر کے جانا۔ یہ بھی باقی رہے گی جب تک کہ تو بہ قبل ہوتی ہے اور تو بہ قبل ہوتی رہے گی جب تک کہ سورج مغرب سے نہ نکلے سورج کے جانا۔ یہ بھی باقی رہے گئے ہیں جہ ای پرمہر لگ جائے گی اورا عمال بسودہ و جا کیں گے۔ ابن مسعود کا فرمان ہے کہ بہت سے نشانات گزر بھی ہیں صرف چار باتی رہ گئے ہیں۔ سورج کا فکلنا و جال دابد الار ص اور بیا تیں گے۔ ابن مسعود کا فرمان ہے کہ بہت سے نشانات گزر بھی ہیں صرف چار باتی رہ گئے ہیں۔ سورج کا فکلنا و جال دابد الار ص اور باتی ہوج کا آنا۔ جس علامت کے ساتھ اعمال ختم ہوجا کیں گئے وہ مغرب سے سورج کا طلوع ہونا ہے۔ ایک طویل مرفوع غریب منکر حدیث میں ہے کہ اس دن سورج چاند ملے جلے طلوع ہوں گے۔ آدھے آسان سے والیس چلے جا کیں گے چرحسب عادت ہوجا کیں گے۔ موضوع ہوئے کا قومرفوع ہوئے کا دعوت ہوئے کا گئوت ہے۔ ہاں ابن عباس عاد ہوں میں مدید پر موقوف ہونے کی حیثیت مکن ہے موضوع کی گنتی سے نکل جائے۔ واللہ اعلم ۔ حضرت عاکشہ فرماتی ہیں آتی میں رہو تا آن کہ ہو کہ بہتری میں رہو تا گال بھی اس نشان عظیم کو دکھے لینے کے بعد کا م نہ جھی اس وقت مقبول نہ ہوگی جیسے کہ پہلے اعادیث گذر بھی ہیں۔ بر بے لوگوں کے نیک اعمال بھی اس نشان عظیم کو دکھے لینے کے بعد کا م نہ بھی اس وقت مقبول نہ ہوگی جیسے کہ پہلے اعادیث گذر بھی ہیں۔ بر بے لوگوں کے نیک اعمال بھی اس نشان عظیم کو دکھے لینے کے بعد کا م نہ بھی اس وقت مقبول نہ ہوگی جیسے کہ پہلے اعادیث گذر تھی ہیں۔ بر بے لوگوں کے نیک اعمال بھی اس نشان عظیم کو دکھے لینے کے بعد کا م نہ کہ کہوں نہ ہوگی جیسے کہ پہلے اعادیث گذر تھی ہیں۔ بر بے لوگوں کے نیک اعمال بھی اس نشان عظیم کو دکھے لینے کے بعد کا م نہ کہوں کے۔ ور کافروں کو تنہ ہے کہا وقت آ جائے۔ اور ایمان کے قبول نہ ہوئی جیسے کہ کہا کہ وقت آ جائے۔ اور ایمان کے قبول نہ ہوئی وقت آ جائے۔ اور ایمان کے قبول نہ ہوئی وقت آ جائے۔ اور ایمان کے قبول نہ ہوئی وقت آ جائے۔ اور ایمان کے قبول نہ ہوئی وقت آ جائے۔ اور ایمان کے قبول نہ ہوئی وقت آ جائے۔ اور ایمان کے قبول نہ ہوئی وقت آ جائے۔

قیامت کے زبردست آثار ظاہر ہوجا کیں۔ جیسے اور آیت میں ہے ھلُ یَنْظُرُو کَ إِلَّا السَّاعَةَ الْخُ قیامت کے اچا تک آجانے کا بی انظار ہے۔ اس کی بھی علامات ظاہر ہوچکی ہیں اس کے آچلنے کے بعد نصیحت کا وقت کہاں؟ اور آیت میں فَلَمَّا رَاَوُ اَبَاسَنَا ہمارے عذا بوں کا مشابدہ کر لینے کے بعد کا ایمان اور شرک سے اٹکار ہے سود ہے۔

اِنَّ الْكَذِيْنَ فَرَقُولَ دِينَهُمُ وَكَانُواْ شِيَعًا لَسَتَ مِنْهُمُ فِي شَيْءً النَّالَ مِنْهُمُ فِي شَيْءً النَّالَ اللهِ اللهُ الل

جن لوگوں نے تفرقہ ڈالا اور گروہ بن گئے کتھے ان ہے کوئی سرو کا رئیس ان کا معاملہ اللہ کے سپر دہے کچروہی انہیں اس کے بعدان کے کرتو ت سے باخبر کردےگا O

اہل بدعت گراہ ہیں: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۱۵۹) مفسرین کہتے ہیں کہ بیآیت یہودونصاریٰ کے بارے میں اتری ہے۔ یہ لوگ حضور کی نبوت سے پہلے سخت اختلافات میں سے جن کی خبر یہاں دی جارہی ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ شک تک اس آیت کی تلاوت فر ما کر حضور گنے فر مایا' وہ بھی تجھ سے کوئی میں نہیں رکھتے ۔ اس امت کے اہل بدعت شک شبدوالے اور گراہی والے ہیں۔ اس حدیث کی سندھ کے نہیں۔ یعنی ممکن ہے' یہ حضرت ابو ہر برہ گا قول ہو۔ اابوا مار قرم ماتے ہیں اس سے مراد خارجی ہیں۔ یہ بھی مرفو عامروی ہے لیکن صحیح نہیں۔ ایک اور غریب حدیث میں ہے' حضور قرماتے ہیں' مراد اس سے اہل بدعت ہے' اس کا بھی مرفوع ہونا صحیح نہیں۔ بات یہ ہے کہ آیت عام ہے۔ جو بھی اللہ رسول کے دین کی مخالفت کر ہے اور اس میں پھوٹ اور افتر اق پیدا کر ہے' گراہی کی اور خواہش پرتی کی پیروی کر ہے' نیاد ین اختیار کر ہے' نیاد نہیں' اللہ نے اپنے رسول گوفرقہ نہیں ہے۔ کئی ایک نہیں' اللہ نے اپنے رسول گوفرقہ بدی ہے بھی اس لعت ' ہے کوظار کھا ہے۔ بہت بھی بیا ہے اور آیہ ہی ہے' کئی ایک نہیں' اللہ نے اپنے رسول گوفرقہ بدی ہے بھی اس لعت ' ہے کوفوظ رکھا ہے۔

ائی مضمون کی دوسری آیت شَرَعَ لَکُمُ مِّنَ الدِّینِ الْخَصِی اللهِ علاقی بھائی ہیں۔ ہم سب کا دین ایک ہی ہے۔ ہم جماعت انبیاءعلاقی بھائی ہیں۔ ہم سب کا دین ایک ہی ہے۔ پس صراط متقیم اور دین پسندیدہ الله کی توحید اور رسولوں کی اتباع ہے اور جواس کے خلاف ہووہ صلالت جہالت رائے خواہش اور بددین ہے اور رسول اس سے بیز ار ہیں۔ ان کا معاملہ الله کے سپر دہے وہی انہیں ان کے کر توت سے آگاہ کر سے گا جیسے اور آت سے میں ہے کہ مومنوں کی ہودیوں صابیوں اور نھر انیوں میں مجوسیوں میں مشرکوں میں اللہ خود قیامت کے دن فیلے کر دے گا اس کے بعد اسے احسان محکم اور عدل کا بیان فرما تا ہے۔

مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ آمَثَالِهَا وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَهُ عَشْرُ آمَثَالِهَا وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى إلاَّ مِثْلَهَا وَهُمْ لا يُظْلَمُونَ ۞

نکی لانے والے ودس گنابدلہ ہے اور برائی لے کرآنے والا برابر برابر بی بدلہ پائے گا اور کسی برظم نہ کیا جائے گا O

نیکی کا دس گنا تواب اور خلطی کی سزا برابر ؛ برابر : به به (آیت:۱۲۰) ایک اور آیت میں مجملاً بیآیا ہے کہ فلہ خیر منھا جو نیکی لائے اس کے لئے اس سے بہتر بدلہ ہے۔ اس آیت کے مطابق بہت سی احادیث بھی وارد ہوئی ہیں۔ ایک میں ہے تمہارا رب عزوجل بہت بوارجیم ہے۔ نیکی کے صرف قصد پر نیکی کے کرنے کا ثواب عطافر مادیتا ہے اورا یک نیکی کے کرنے پردس سے ساٹھ تک بو ھادیتا ہے

اور بھی بہت زیادہ اور بہت زیادہ – اور اگر برائی کا قصد ہوا' پھر نہ کر سکا تو بھی نیکی ملتی ہے اور اگر اس برائی کو کرگز را تو ایک برائی ہی کسی جاتی ہے اور بہت ممکن ہے کہ اللہ معاف ہی فرمادے اور بالکل ہی مثادے ۔ بچ تو یہ ہے کہ ہلاکت والے ہی اللہ کے ہاں ہلاک ہوتے ہیں۔ (بخاری' مسلم' نسائی وغیرہ)

ایک حدیث قدی میں ہے، نیکی کرنے والے کودس گنا تو اب ہے اور پھر بھی میں زیادہ کر دیتا ہوں اور برائی کرنے والے کوا کہرا
عذاب ہے اور میں معاف بھی کر دیتا ہوں – زمین بھر تک جو شخص خطا ئیں لے آئے اگر اس نے میرے ساتھ کی کوشر یک نہ کیا تو میں اتنی ہی
رحت ہے اس کی طرف متوجہ ہوتا ہوں – جومیر کی طرف بالشت بھر آئے میں اس کی طرف دوڑتا ہوا جاتا ہوں (مسلم مندوغیرہ) اس سے پہلے گزری
کی طرف دو ہاتھ بڑھتا ہوں اور جومیر کی طرف چاتا ہوا آئے میں اس کی طرف دوڑتا ہوا جاتا ہوں (مسلم مندوغیرہ) اس سے پہلے گزری
کی طرف دو ہاتھ بڑھتا ہوں اور جومیر کی طرف چاتا ہوا آئے میں اس کی طرف دوڑتا ہوا جاتا ہوں (مسلم مندوغیرہ) اس سے پہلے گزری
مرا دوہ شخص ہے جو اللہ کے ڈرسے چھوڑ دیے چانی پیض روایات میں تشریح آ بھی چکی ہے – دومری صورت چھوڑ دیے کی ہید ہے کہ اسے یاد
مرا دوہ شخص ہے جواللہ کے ڈرسے چھوڑ دے چانچ بعض روایات میں تشریح آ بھی چکی ہے – دومری صورت چھوڑ دیے کی ہید ہے کہ اسے یاد
اس نے کوشش بھی کی اسے پوری طرح کرنا بھی چا ہا لیکن عابز ہوگیا' کرنہ سکا موقعہ تی نہ دا' اسباب ہی نہ ہے کہ اسے اور اگر بد نیتی سے
اس برائی کے کرنے کے برابر بی گناہ ہوتا ہے – چنا نچ مدیث میں ہے جب دو مسلمان تکواریں لے کرا کیک دومرے سے جنگ کریں تو جو مار
وال جائے دونو جن میں گوگی ہیں' لوگوں نے کہا مارڈ النے والاتو ٹیز کین جی مارا گیا وہ جنہم میں کیوں جائے گا؟ آپ نے فرمایا' اس
لے کہ دو بھی دوسر کو مارڈ النے کا آرز ومند تھا اور صدیث میں ہے مصور تو مار تیا گیا ہوں جائے گا؟ آپ نے فرمایا' اس کے بعد دی نیکی گناہ کھی جاتی ہیں۔ برائی کے محض اراد ہے وکھا نہیں جاتا گر کی کو جاتا ہے اورا گر چھوڑ دیو تو تھی۔
لا نے کہ بعد دی نیکیاں کبھی جاتی ہیں۔ برائی کے محض اراد ہے وکھا نہیں جاتا گر کی کی کو مارڈ النے تا ہے اورا گر چھوڑ دیو تو تھی۔ نیکی کی کو مارڈ النے تا ہے اورا گر چھوڑ دیو تھی۔ نیکی کی کو مارٹ کی گھی کی جور دی تھی۔ نیکی کو مور تھیں جاتا ہے اورا گر چھوڑ دیو تو تھی۔ برائی کے محض اراد سے وکھی جاتی ہے۔ اس کی کھی ہے اورا گر ہے۔ برائی کے محض اراد سے ورکھی دیر سے کی کو تا ہے اورا گر چھوڑ دیو تو تھی ہو تھیں۔

اللہ تعالیٰ فرما تا ہے اس نے گناہ کے کام کومیر ہے خوف ہے ترک کردیا ۔ حضور قرماتے ہیں لوگوں کی چار قسمیں ہیں اورا عمال کی چو قسمیں ہیں۔ بعض لوگ تو وہ ہیں جنہیں دنیا اور آخرت ہیں وسعت اور کشادگی دی جاتی ہے۔ بعض وہ ہیں جن پر دنیا میں کشادگی ہوتی ہے اور آخرت میں کشادگی سلے گی۔ بعض وہ ہیں جو دونوں جہان میں ہد بخت رہتے ہیں' یہاں بھی وہاں بھی ہے آپر و اعمال کی چو قسمیں تو تو اب واجب کر دینے والی ہیں۔ ایک برابر کا' ایک دس گنا اور ایک سات سوگنا۔ واجب کر دینے والی ہیں۔ ایک برابر کا' ایک دس گنا اور ایک سات سوگنا۔ واجب کر دینے والی دو چیزیں وہ یہ ہیں' جو شخص اسلام وایمان پر مرئے اللہ کے ساتھ کسی کو شرکیک نہ کیا ہو' اس کے لئے جہنم واجب ہے اور جو نیکی کا ارادہ کرئے گوگی نہ ہو' اے ایک نیکی ملتی ہے اس لئے کہ اللہ جانتا ہے کہ اس کے دل نے اس کی حرص کی اور جو شخص برائی کا ارادہ کرئے' اس کے ذمہ گنا ہمیں کھا جاتا اور جو کر گزر کے اس ایک دم گناہ ہوتا ہے اور وہ بڑھتا نہیں ہے اور جو نیکی کا کام کرئے' اے دس نیکیاں ملتی ہیں اور جو راہ اللہ عز وجل میں خرچ کرئے اسے سات سوگنا ماتا ہے اور وہ بڑھتا نہیں ہے اور جو نیکی کا کام کرئے' اے دس نیکیاں ملتی ہیں اور جو راہ اللہ عز وجل میں خرچ کرئے اسے سات سوگنا ماتا ہے (تر نہ بی)

فرمان ہے کہ جمعہ میں آنے والے لوگ تین طرح کے ہیں۔ ایک وہ جود ہاں نعوکرتا ہے اس کے حصے میں تو وہی انعو ہے ایک دعا کرتا ہے۔ اسے اگر اللہ چاہے وئے چاہے نہ و ہے۔ تیسرا وہ شخص ہے جوسکوت اور خاموثی کے ساتھ خطبے میں بیٹھتا ہے کسی مسلمان کی گردن پھلا تگ کرمبجد میں آگے نہیں بڑھتا نہ کسی کوایڈ اویتا ہے اس کا جمعہ انگے جمعہ تک گنا ہوں کا کفارہ ہوجا تا ہے بلکہ اور تین دن تک کے گنا ہوں کا بھی اس لئے کروعدہ الہی میں ہے من جاء بِالْحَسَنةِ فَلَةً عَشُرُ اَمُثَالِهَا جونیکی رے اسے دس الناجر ملتا ہے-

طبرانی میں ہے جعہ جمعہ تک بلکہ اور تین دن تک کفارہ ہے اس لئے کہ اللہ کا فرمان ہے نیکی کرنے والے کو اس جیسی دس نیکیوں کا ثواب ملتا ہے۔ فرماتے ہیں جو شخص ہر مہینے میں تین روز ہے رکھے اسے سال بھر کے روز وں کا یعنی تمام عمر ساراز ماندروز ہے سے نیکیوں کا ثواب ملتا ہے۔ اس کی تصدیق کتاب اللہ میں موجود ہے کہ ایک نیکی کا اجردس نیکیوں کے برابر ہے۔ ایک دن کے روز ہے کا ثواب دس روز وں کا ملتا ہے (ترندی) ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنداور سلف کی ایک جماعت سے منقول ہے کہ اس آیت میں حسنہ سے مراد کلمہ تو حیداور سیرسے مراد شرک ہے۔ ایک مرفوع حدیث میں بھی ہے ہے لیکن اس کی کوئی سی سند میری نظر سے نہیں گزری۔ اس آیت کی تغییر میں اور بھی بہت می احاد ہے وادر آثار ہیں۔ لیکن ان شاء اللہ بینی کا فی ہیں۔

قَالَ اِنْكِنَى هَدْ فِي رَقِّ اللَّ صِرَاطِ مُسْتَقِيْمٍ دِينًا قِيمًا مِلَةَ اِبْرَهِيْ مَكِنِيقًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿ قُلَ اِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَاى وَمَمَاتِي لِلهِ رَبِ الْعُلَمِيْنَ ﴿ لاَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿ لاَ الْمُسْلِمِينَ ﴿ لاَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿ لَا اللَّهِ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿ لَا اللَّهِ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿ لَا اللَّهِ اللَّهِ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿ لَا اللَّهُ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿ وَاللَّهُ الْمُسْلِمِيْنَ ﴾ وانتا اقل المُسْلِمِيْنَ ﴿

کہدے کہ جھے تو میرے پروردگار نے سیدھی راہ کی ہدایت کردی ہے یعن سیچ دین کی جوابرا ہیم کا دین ہے جوشرک سے یکسوتھا اور شرکوں ہیں نہ نتھ 🔾 کہدے کہ میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کے لئے ہے جوتمام جہانوں کا پالنے والا ہے 🔿 جس کا کوئی شریکے نہیں جھے ای تو حید کا تھم فرمایا کہ میری نماز اور میری قربانی اور میں سے فرمال پر داروں ہیں اول ہوں 🔿

بوقو ف وہی ہے جودین صنیف سے منہ موڑ لے: ہے ہے اللہ استدالہ المین علیہ کو کہ ہورہا ہے کہ آپ پراللہ کی جوفہ ت ہے اس کا اعلان کر دیں کہ اس رب نے آپ کو صراط متنقیم دکھا دی ہے جس میں کوئی بجی یا کی نہیں وہ ثابت اور سالم سید حی اور سخری راہ ہے اہرا ہم صنیف کی ملت ہے جومشر کوں میں نہ تھے۔ اس دین سے وہی ہٹ جاتا ہے جو محض بے وقو ف ہو۔ اور آیت میں ہے اللہ کی راہ میں پورا جہا دکرو۔ وہی اللہ ہے جس نے تہمیں ہر گزیدہ کیا اور کشادہ وین عطافر مایا جو تھی راہ متنقیم کی ہدایت پائے ہوئے تھے۔ دنیا میں کے سچ فرما نبر دار تھے مشرک نہ تھے اللہ کی نعتوں کے شکر گزار تھے اللہ کے پہندیدہ تھے راہ متنقیم کی ہدایت پائے ہوئے تھے۔ دنیا میں بھی ہم نے انہیں بھلائی دی تھی اور میدان قیامت میں بھی وہ نیک کارلوگوں میں ہوں گے۔ پھر ہم نے تیری طرف وہ کی کہ ملت ابراہیم علیا اللہ آپ بھی ہم نے انہیں تھا کہ یہ در سے بھی ہم ہونے سے بہلاز مہمیں آتا کہ خلیل اللہ آپ سے افسل ہیں اس لئے کہ حضور کا قیام اس پر پورا ہوا اور مید بن آپ ہی کے ہاتھوں کمال کو پہنچا۔ ای لئے حدیث میں ہے کہ میں نبیوں کا ختم کرنے والا ہوں اور تمام اولا د آوٹم کا علی الاطلاق سر دار ہوں اور مقام محمود والا ہوں جس سے ساری مخلوق کو امید ہوگی یہاں تک کہ ظیل اللہ علیا اللہ اللہ علیا اللہ اللہ علیا اللہ موروسی سے ساری محلوق کی اللہ اللہ علیا اللہ علیا اللہ علیا اللہ کو کہمی۔

ابن مردوب میں ہے کہ حضور صح کے وقت فرمایا کرتے تھے اصبحنا علی ملة الاسلام و کلمة الاحلاص و دین نبیناو ملة ابراهیم حنیفا و ما کان من المشرکین یعنی ہم نے المت اسلامید پر کلمہ اخلاص پر ہمارے نبی کے دین پراور المت

آ تخضرت عظی کا فرمان ہے کہ ہم انبیاء کی جماعت علاتی بھائی ہیں ہم سب کا دین ایک ہی ہے۔ بھائیوں کی ایک تم تو علاتی ہے جن کا باپ ایک ہو مائیں الگ الگ ہوں۔ ایک قتم اخیافی جن کی ماں ایک ہواور باپ جدا گانہ ہوں۔ اور ایک عینی بھائی ہیں جن کا باپ بھی ایک ہواور مال بھی ایک ہو- پس تمام انبیاء کادین ایک ہے کینی اللہ وصدہ لائٹریک لے کا جادت اور ٹر بعت مختلف ہیں باعتبارا دکام کا اس لئے انہیں علاقی بھائی فرمایا - آنخضرت منظی کی تکبیراولی کے بعد نماز میں اِنّی وَجّه بُتُ اور بیا آیت پڑھ کر پھر یہ پڑھتے اللہم انت الملك لا اله الا انت انت ربی وانا عبدك ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی جمیعا لا یعفر الملك لا اله الا انت واهدنی لاحسن الا خلاق لا یہدی لاحسنها الا انت واصرف عنی سیٹھا لایصرف عنی سیٹھا الا انت واصرف عنی سیٹھا الا انت تبارکت و تعالیت استغفرك و اتوب الیك بی حدیث لجی ہے۔ اس کے بعدراوی نے رکوع و مجدہ اور تشہدی دعاؤں کا ذکر کیا ہے۔ (مسلم)

قَالُ اَغَيْرَ اللهِ اَبْغِي رَبَّا وَهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيء وَلا تَكْسِبُ كُلُ نَفْسِ الآعليها وَلا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ اَخْدِئ ثُتَر اللهِ رَبِّكُمُ مِّ رَجِعُكُمُ فَيُنَبِّ لَكُمُ بِمَا كُنُتُمُ فِي فِيهِ تَخْتَلِ فُوْرَ هَ

کہد دیجیئے کہ کیا میں اللہ کے سواکوئی دوسرارب تلاش کروں حالانکہ تمام چیز دں کارب تو وہی ہے ہر برے کام کرنے والے پراسکا بو جھے ہے کوئی بو جھوالا دوسرے کا بو جھا پنے او پرنہ لا دےگا' پھرتم سب کالوٹنا تنہارے رب کی طرف ہی ہے پھرتمہارے تمام اختلافات کی خبروہی تنہمیں دیگا O

چھوٹے معبود غلط سہارے: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۱۲۳) کا فروں کو نہ تو خلوص عبادت نصیب ہے نہ سچا تو کل رب میسر ہے ان سے کہد ہے کہ کیا میں بھی تہاری طرح اپنے اور سب کے سچے معبود کوچھوٹر کرجھوٹے معبود بنالوں؟ میری پرورش کرنے والا ' حفاظت کرنے والا ' مجھے بچانے والا 'میرے کام بنانے والا 'میری بگڑی کوسنوار نے والا تو اللہ ہی ہے 'پھر میں دوسرے کا سہارا کیوں لوں؟ ما لک و خالق کوچھوٹر کر بے بس اور مختاج کے پاس کیوں جاؤں؟ گو یا اس آیت میں تو کل علی اللہ اور عبادت رب کا حکم ہوتا ہے۔ یہ دونوں چیزیں عموماً ایک ساتھ بیان ہوا کرتی میں جیسے ایا گف نَعُبُدُ وَ ایا گف نَسْتَعِین میں اور فَاعُبُدُهُ وَ تَوَکَّلُ عَلَيْهِ مِیں اور قُلُ هُوَ الرَّحُمانُ اللهُ وَ عَلَيْهِ مِیں اور وَالْ مَالِ اللهُ وَاللهُ وَال

 تغيير سورة انعام - پاره ۸

سے فیلے ہوں گے اوروہ باعلم اللہ ہمارے درمیان سے فیصلے فر مادے گا-

ع نيل مول گادروه بالله مالله مارے درميان عي نيل فرادے گا-وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمُ خَلَيْفَ الْآرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمُ فَوْقَ بَعْضِ دَرَجْتِ لِيَبْلُوكُو فِي مِنَ النَّكُورُ إِنَّ رَبَّكَ سَرِيعُ الْعِقَابِّ وَانَّهُ لَغَفُهُ ؟ تَحْدُكُم هِ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَّحِيْمٌ ١٠٠

ای نے تہیں زمین میں نائب بنایا ہے اورتم میں ہے بعض کو بعض پر درجوں میں فضیلت دی ہے تا کداس نے تہیں جو کچھ دے رکھا ہے اس میں تہا دی آ زمائش کرے بیشک تیرارب جلدسز ادینے والابھی ہےاور یقینا وہ بہت ہی بخشش مہر مانی کرنے والابھی ہے 🔾

الله كى رحمت الله كے غضب برغالب ہے: 🌣 🏠 (آیت:۱۷۵) اس الله نے تمہیں زمین كا آباد كرنے والا بنایا ہے- وہ تمہیں کے بعدد گرے پیداکرتار ہتا ہے ایسانہیں کیا کہ زمین پرفرشتے ہے ہوں۔فرمان ہے عَسٰی رَبُّکُمُ اَنُ یُھُلِكَ عَدُوَّ کُمُ ' جمکن ہے تمہارا رب تمهارے دشن کو غارت کردے اور تمہیں زمین میں خلیفہ بنا کر آ زمائے کہتم کیے اعمال کرتے ہو؟''اس نے تمہارے درمیان مختلف طبقات بنائے کوئی امیر ہے کوئی غریب ہے کوئی خوش خوہے کوئی بداخلاق ہے کوئی خوبصورت ہے کوئی بدصورت میر بھی اس کی عکمت ہے اس نے روزیاں تقسیم کی بیں ایک کوایک کے ماتحت کردیا ہے۔ فرمان ہے اُنظُرُ کیفک فَضَّلْنَا بَعُضَهُمُ الْخ و کھے لے کہم نے ان میں ہے ایک کوایک پر کیسے فضیلت دی ہے؟ اس سے منشاء یہ ہے کہ آ زمائش وامتحان ہو جائے- امیر آ دمیوں کاشکر' فقیروں کا صبر معلوم ہو جائے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں' دنیامیٹھی اور سبزرنگ ہے'اللہ تنہمیں اس میں خلیفہ بنا کرد مکیے رہا ہے کہتم کیسے اعمال کرتے ہو؟ پس تنہیں دنیا سے ہوشیار رہنا چاہئے اورعورتوں کے بارے میں بہت احتیاط سے رہنا جاہے ' بنواسرائیل کا پہلا فتنہ عورتیں ہی تھیں-اس سورت کی آ خری آیت میں اپنے دونوں وصف بیان فر مائے – عذاب کا بھی 'تواب کا بھی' کپڑ کا بھی اور بخشش کا بھی' اپنے نافر مانوں پر نارانسکی کا اور ا بيخ فرمانبر داروں پر رضامندی کا عموماً قرآن کریم میں بید دونوں صفتیں ایک ساتھ ہی بیان فرمائی جاتی ہیں-

جيے فرمان م وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغُفِرَةٍ لِلنَّاسِ عَلَى ظُلُمِهِمُ وَإِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيدُ الْعِقَابِ اور آيت مي م نَبَّ عِبَادِي إِنِّي آنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ وَأَنَّ عَذَابِينَ هُوَ الْعَذَابُ الْالِيمُ لِعَيْ تيراربابِ بندول كَ مُناه بَخْتْ والابھي ہے اور وہ تخت اور در دناک عذاب دینے والا بھی ہے۔ پس ان آیات میں رغبت ور مبت دونوں ہیں اپ فضل کا اور جنت کا لا کیے بھی دیتا ہے اور آگ کے عذاب ہے دھمکا تا بھی ہے۔ بھی بھی ان دونوں وصفوں کوا لگ الگ بیان فر ما تا ہے ٔ تا کہ عذابوں سے بیخے اور نعتوں کے حاصل کرنے کا خيال پيدا ہو-

الله تعالی ہمیں اپنے احکام کی پابندی اوراپنی ناراضگی کے کاموں سے نفرت نصیب فرمائے اور ہمیں کامل یقین عطافر مائے کہ ہم اس کے کلام پر ایمان و یقین رکھیں وہ قریب و مجیب ہے وہ دعاؤں کا سننے والا ہے وہ جواد کریم اور وہاب ہے- مند احمد میں ہے رسول الله علية فرماتے بین اگرمون سیج طور پراللہ کے عذاب سے واقف ہوجائے تواپئے گناہوں کی وجہ سے جنت کے حصول کی آس ہی خدر ہے اورا گر کا فراللہ کی رحمت ہے کما حقہ واقف ہو جائے تو کسی کو بھی جنت ہے مایوی نہ ہو-اللہ نے سور حمتیں بنائی ہیں جن میں سے صرف ایک بندوں کے درمیان رکھی ہے اس سے ایک دوسرے پر رحم وکرم کرتے ہیں- باقی ننا نوے تو صرف اللہ ہی کے پاس ہیں 'میرحدیث تر مذی اور مسلم شریف میں بھی ہے- ایک اور روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی پیدائش کے وقت ایک تماب کھی جوعرش پراس کے پاس ہے کہ میری رحمت میر سے غضب پرغالب ہے-

صحیح مسلم شریف میں ہے رسول اللہ علی فی ماتے ہیں اللہ تعالی نے رحمت کے سوجھے کئے جن میں سے ایک کم ایک سوتو اپنے پاس رکھے اور ایک حصہ زمین پر نازل فر مایا' ای ایک جھے میں مخلوق کو ایک دوسرے پر شفقت و کرم ہے یہاں تک کہ جانور بھی اپنے بچے کے جسم سے اپنا پاؤں رحم کھا کرا ٹھالیتا ہے کہ کہیں اسے تکلیف نہ ہو۔ الحمد للہ سور ہ انعام کی تغییر ختم ہوئی ۔

تفسير سورة الاعراف

بِنِ الْمُخْلِقَةُ الْمُخْلِقَةُ الْمُخْلِقَةُ الْمُخْلِقَةُ الْمُخْلِقَةُ الْمُخْلِقَةُ الْمُخْلِقِةُ الْمُلِقِةُ الْمُخْلِقِةُ الْمُخْلِقِةُ الْمُخْلِقِةُ الْمُخْلِقِةُ الْمُخْلِقِةُ الْمُخْلِقِةُ الْمُخْلِقِةُ الْمُحْلِقِةُ الْمُحْلِقِةُ الْمُحْلِقِةُ الْمُحْلِقِةُ الْمُحْلِقِةُ الْمُحْلِقِةُ الْمُخْلِقِةُ الْمُحْلِقِةُ الْمُحْلِقِةُ الْمُحْلِقِةُ الْمُحْلِقِيلِقِةُ الْمُحْلِقِةُ الْمُحْلِقِيمِ الْمُحْلِقِةُ الْمُحْلِقِةُ الْمُحْلِقِيمُ الْمُحْلِقِةُ الْمُعْلِمُ الْمُحْلِقِةُ الْمُعْلِمُ الْمُعْلِمُ الْمُعْلِمُ الْمُعُلِمُ الْمُعْلِمُ الْمُعْلِمُ الْمُعْلِمُ الْمُعْلِمُ الْمُعْلِ

اللدرم كرنے والے مبر بانى كرنے والے كے نام سے شروع

یہ ہوئی چاہے' بیاس لئے اتاری گئی ہے' پس اس کی تبلیغ سے تیرے سینے میں کوئی تگی نہ ہوئی چاہے' بیاس لئے اتاری گئی ہے کہ اس کے ساتھ تو لوگوں کو چوکنا کردے اور ایمان والوں کے لئے نفیحت ہوجائے 🔾 اس کی پیروی کرو جو تبہاری طرف تمہارے رب کی جانب سے اتارا گیا ہے' اس کے سوائے اور رفیقوں کی تابعداری میں نہائٹ تم تو بہت ہی کم نفیحت حاصل کرتے ہو 🔾

(آیت: ۱۳) اسسورت کی ابتداء میں جوحروف میں ان کے متعلق جو کھے بیان ہمیں کرنا تھا' اسے تفصیل کے ساتھ سورہ بقرہ کی تفسیر کے شروع میں معداختلاف علماء کے ہم لکھآئے ہیں۔ ابن عباس سے اس کے معنی میں مروی ہے کہ' اس سے مرادانا الله افضل ہے یعنی میں اللہ ہول میں تفصیل واربیان فرمار ہا ہوں۔''

سعید بن جیر سے بھی یہی مروی ہے۔ یہ کتاب قرآن کریم تیری جانب تیرے دب کی طرف سے نازل کی گئی ہے'اس میں کوئی شک نہ کرنا' ننگ دل نہ ہونا' اس کے پہنچانے میں کسی سے نہ ڈرنا' نہ کسی کا لحاظ کرنا' بلکہ سابقہ اولوالعزم چیم ہوں کی طرح صبر و استقامت کے ساتھ کلام اللہ کی تہلی میں کرنا' اس کا نزول اس لئے ہوا ہے کہ تو کا فروں کوڈ را کر ہوشیار اور چو کنا کروے یہ قرآن مومنوں کے لئے نصیحت وعبرت وعظ اور نصیحت ہے۔'' اس کے بعد تمام دنیا کو تھم ہوتا ہے کہ'' اس نبی ام گا کی پوری پیروی کرو' اس کے قدم بہقدم چلو' یہ تہمارے رب کا بھیجا ہوا ہے' کلام اللہ تمہارے پاس لایا ہے۔ وہ اللہ تم سب کا خالق ما لک ہے اور تمام جان داروں کا رب ہے۔خبردار ہرگز نبی سے ہٹ کر دوسرے کی تابعداری نہ کرنا ورنہ تھم عدو لی پر سزا ملے گی' افسوس تم بہت ہی کم نصیحت حاصل کرتے ہو۔'' جیسے فرمان ہے کہ'' گوتم چا ہولیکن اکثر لوگ پی بے ایمانی پراڑے ہی رہیں گے۔'' اللہ تعالیٰ ایک اور جگہ ارشاد



فرماتے ہیں وَإِن تُطِعُ اَكُثَرَ مِنُ فِي الْأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَنُ سَبِيُلِ اللَّهِ يَعِيٰ 'اگرتوانسانوں كى كثرت كى طرف جمك جائے گا تووہ تجھے بہكا كرہى چين ليس گے-'سورة يوسف ميں فرمان ہے'اكثر لوگ اللّه كومانتے ہوئے بھی شرك سے بازنہیں رہتے-'

وَكُمْ مِنْ قَرْيَةِ الْهَلَكُنْهَا فَجَاءَهَا بَالْسُنَابِيَاتًا اَوْهُمُ وَقَايِلُوْنَ الْمَاكِنَةِ الْهَلَكُنْهَا وَجَاءَهُمْ بَالْسُنَا الآآن قَالُوْ التَّا فَمَا كَانَ دَعُولُهُمُ اذْجَاءَ هُمْ بَالْسُنَا الآآن قَالُوْ التَّا الذِينَ السِلَ الدِيهِمُ كُنّا ظلِمِينَ ﴿ فَلَنَسْئَلَنَّ الدِينَ الرَسِلَ الدَيهِمُ وَلَنَسْئَلَنَّ الْمُرْسَلِينَ ﴿ فَلَنَفُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمِ وَمَا كُنّا وَلَنَسْئَلُنَّ الْمُرْسَلِينَ ﴾ فَلَنَقُصَّنَ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَمَا كُنّا وَلَنسَائَلُنَّ الْمُرْسَلِينَ ﴾ فَلَنَقُصَّنَ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَمَا كُنّا وَلَنسَائِلُنَ الْمُرْسَلِينَ ﴾ فَلَنَقُصَنَ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَمَا كُنّا فَكُنْ الْمُرْسَلِينَ ﴾ فَلَنَقُصَنَ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَمَا كُنّا عَلَيْهِمْ اللّهِ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ

بہت ی وہ بستیاں ہیں جنہیں ہم نے ہلاک کردیا ان کے پاس ہماراعذاب یا تورات کے وقت آگیایا اس حالت میں کہ وہ دو پہر کے آرام میں سے 🔾 پس جب ان کے پاس ہماراعذاب آگیا تو ان کے پاس ہماراعذاب آگیا تو انہیں میں کہتے ہیں پڑی کہ بیٹک ہم ہی ناانساف سے 🔾 پھریقینا ہم ان لوگوں ہے ہی سوال کریں گے جنگے پاس رسول بھیجے گئے اور خودرسولوں ہے بھی 🔾 پھر ہم ان کے سب کے سامنے اپنے علم ہے سب کچھ بیان کردیں گے اور ہم غائب تو سے ہی نہیں 🔾

سابقه باغیوں کی بستیوں کے کھنڈرات باعث عبرت ہیں: 🌣 🖈 (آیت: ۴-۷) ان لوگوں کو جو ہمارے رسولوں کی مخالفت کرتے تھے آئہیں جھٹلاتے تھے' تم سے پہلے ہم ہلاک کر چکے ہیں' دنیااور آخرت کی ذلت ان پر برس پڑی- جیسے فرمان ہے'' تجھ سے اگلے رسولوں سے بھی مذاق کیا گیا' لیکن نتیجہ یہ ہوا کہ مذاق کرنے والوں کے مذاق نے انہیں تہہ و بالا کر دیا۔'ایک اور آیت میں ہے۔''بہت ی ظالم بستیوں کوہم نے غارت کردیا جواب تک الٹی پڑی ہیں'' اور جگہ ارشاد ہے' بہت ہے اتر اتے ہوئے لوگوں کے شہرہم نے ویران کردیئے' دیکھالو کداب تک ان کے کھنڈرات تمہارے سامنے ہیں جو بہت کم آباد ہوئے 'حقیقتا وارث و مالک ہم ہی ہیں'ایسے ظالموں کے پاس ہمارے عذاب اجیا تک آ گئے اور وہ اپنی غفلتوں اور عیاشیوں میں مشغول تھے کہیں دن کو دو پہر کے آرام کے وقت 'کہیں رات کے سونے کے وقت۔ چنانچ اكيك آيت من جاو آمِن آهُلُ الْقُرْى آنُ يَّاتِيَهُمُ بَاسُنَا بَيَاتًا وَّهُمُ نَآثِمُونَ اَوَامِنَ آهُلُ الْقُرْى آنُ يَّاتِيَهُمُ بَاسُنَا بَيَاتًا وَهُمُ نَآثِمُونَ اَوَامِنَ آهُلُ الْقُرْى آنُ يَّاتِيَهُمُ بَأَسُنَا ضَمَّى وَهُمُ يَلُعَبُونَ لِعِن لوك اس سے بخوف ہو گئے ہیں كان كسوتے ہوئ راتوں رات اچا تك ہما راعذاب آجائے يا الہیں ڈرٹیس کیدن دیہاڑ ہے دو پیرکوان کے آ رام کے وقت ان پر ہارے عذاب آ جائیں؟ اور آیت میں ہے کہ مکاریوں کی وجہ ہے ہاری نافرمانیاں کرنے والے اس بات سے نڈر ہو گئے ہیں کہ اللہ انہیں زمین میں دھنساد ہے؟ یاان کے پاس عذاب الٰہی اس طرح آ جائے کہ انہیں پیدیمی شہطے یاانٹدانہیںان کی بے خبری میں آ رام کی گھڑیوں میں ہی پکڑ لئے کوئی نہیں جواللہ کوعا جز کر سکے بیتو رب کی رحمت وراُ فت ہے کہ جو گنہگارز مین میر چلتے پھرتے ہیں-اللہ تعالیٰ کےعذاب کے آ جانے کے بعدتو پیخودا پی زبانوں سےاینے گناہوں کاا قرار کرلیں گے لیکن اس وفت کیا نفع؟ ای مضمون کوآیت و کے مُ قَصَمُنا میں بیان فرمایا ہے-ایک حدیث میں آیا ہے کہ جب تک الله تعالی بندول کے عذرختم نہیں کردیتا' انہیں عذا نہیں کرتا –عبدالملک ہے جب بہ حدیث ان کے شاگر دوں نے سی تو دریافت کیا کہ اس کی صورت کیا ہے؟ تو آپ نے بیآیت فَمَا کَانَ دَعُواهُمُ الخ مُرْتِ هِ كُرِساني - پجر فرمايا امتوں سے بھي ان كے رسولوں سے بھي ليني سب سے قيامت كے دن سوال ہوگا- جیسے فرمان ہے وَ یَوُمَ یُنَادِیُهِہُ فَیَقُولُ مَاذَآ اَجَبُتُہُ الْمُرُسَلِیُنَ لِعِیْ اس دِن ہُ اک جائے گی اور دریافت کیا جائے گا کہتم

تفير سورهٔ اعراف پاره ۸ ۸ می دیگی کی دیگی کی دیگی کی دیگی کی کی دیگی کی دیگی کی دیگی کی دیگی کی دیگی کی دی کار نے رسولوں کو کیا جواب دیا؟ اس آیت میں امتوں سے سوال کیا جانا بیان کیا گیا ہے- اور آیت میں ہے یَوُمَ یَحُمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُولُ مَاذَآ اُحِبتُهُ الْحُ 'رسولوں کوقیامت کے دن اللہ تعالیٰ جمع کرے گا اوران نے بوچھے گا کہ مہیں کیا جواب ملا؟ وہ کہیں گے ہمیں کوئی علم نہیں ' غیب کا جاننے والا تو بے شک تو ہی ہے۔ پس امت سے رسولوں کی قبولیت کی بابت اور رسولوں سے تبلیغ کی بابت قیامت کے دن سوال ہوگا۔ رسول الله علي في ألم من سے ہرايك باا فقيار ہے اوراينے زيرا فقيار لوگوں كى بابت اس سے سوال كيا جانے والا ہے بادشاہ سے اس كى رعايا كا 'برآ دى سےاس كے الى وعيال كا 'برعورت سے اس كے خاوند كے گھر كا 'برغلام سے اس كے آ قاكے مال كاسوال ہوگا - راوى حدیث حضرت طاؤس نے اس حدیث کو بیان فر ماکر پھر آیت کی تلاوت کی -اس زیادتی کے بغیر بیحدیث بخاری وسلم کی نکالی ہوئی بھی ہے اورزیادتی ابن مردویہ نے نقل کی ہے۔ قیامت کے دن اعمال ناہے رکھے جائیں گے اور سارے اعمال ظاہر ہوجائیں گے اللہ تعالی ہرشخص کو اس کے اعمال کی خبر دے گا' کسی کے عمل کے وقت اللہ غائب نہ تھا' ہرا یک چھوٹے ہؤے چھیے تھلے عمل کی اللہ کی طرف سے خبر دی جائے گی' الله ہر خف کے اعمال سے باخبر ہے۔ اس پر کوئی چیز پوشیدہ نہیں نہ وہ کسی چیز سے غافل ہے۔ آنکھوں کی خیانت ہے' سینوں کی چیپی ہوئی باتوں کا جاننے والا ہے ٔہریتے کے جھڑنے کا اسے علم ہے ٔ زمین کی اندھیریوں میں جودانہ ہوتا ہے ٔ اے بھی وہ جانتا ہے ٔ تر اور خشک چیز اس کے پاس کھلی کتاب میں موجود ہے-

وَالْوَزْنُ يَوْمَبِذِهِ الْحَقِّ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِنْيُهُ فَاوُلَإِكَ هُمُرَ الْمُفْلِحُوْنِ ۞ وَمَنْ نَحَفَّتْ مَوَازِنْيُهُ فَاوُلَإِكَ الَّذِبْنِ خَسِرُوۤا آنْفُسَهُمْ بِمَاكَانُولُ بِالْتِنَايَظُلِمُونَ ۞

اس دن عدل وانصاف کے ساتھ اعمال کا تول ہوناہی ہے'جن کی نیکیوں کا بلیہ بھاری ہوگیا' وہ چیمٹکارا پانے والے ہیں 🔿 اور جن کی نیکیوں کا بلیہ ہلکا ہوگیا' یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنا نقصان آپ کیا کیونکہ وہ ہماری آیات کا اٹکار کرتے تھے 🔾

میزان اوراعمال کا دین : 🌣 🌣 (آیت: ۸-۹) قیامت کے دن نیکی ٔ بدی انصاف دعدل کے ساتھ تو لی جائے گی ٰ اللہ تعالیٰ کسی برظلم نہ كركا - جيسے فرمان ہو فَضَعُ الْمَوَ ازِيْنَ الْقِسُطَ لِيَوُمِ الْقِينَمةِ الْخ قيامت كون جم عدل كى تراز وكيس مي كسى پركوتي ظلم ند بوگا، رائی کے دانے کے برابرجھی عمل ہوگا تو ہم اسے لے آئیں گےاورہم حساب لینے میں کافی ہیں-اور آیت میں ہے''القد تعالی ایک ذرے کے برابر بھی ظلم نہیں کرتا' وہ نیکی کو بڑھا تا ہےاورا پیے پاس ہے اجرعظیم عطا فر ما تا ہے۔''سورہُ القارعہ میں فر مایا جس کا نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوگیا' ا ہے عیش ونشاط کی زندگی ملی اور جس کا نیکیوں کا پلزا اہلکا ہو گیا'اس کا ٹھکا نہ ہاویہ ہے جو بھڑ کتی ہوئی آ گ کے خزانے کا نام ہے۔

اورآيت ميں ہے فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوُرِ فَلَآ أنْسَابَ بَيْنَهُمُ يَوُمَئِذٍ وَّلَايَتَسَآءَ لُونَ لِعِن جب فخر پھونک وياجائگا، توسارے رشتے ناتے اورنسب حسب ٹوٹ جائیں گئے کوئی کسی کا پرسان حال نہ ہوگا' اگرتول میں نیک اعمال بڑھ گئے تو فلاح یا لی' ور نہ خسارے کے ساتھ جہنم میں داخل ہوں گئے۔

قصل: کوئی تو کہتا ہے کہ خوداعمال تو لے جائیں گے۔کوئی کہتا ہے نامہ اعمال تو لیے جائیں گے۔کوئی کہتا ہے خودمل کرنے والے تو لے جائیں گے۔ بھی نامہ اعمال 'مجھی خودا عمال کرنے والے واللہ اعلم-ان متیوں باتوں کی دلیلیں بھی موجود ہیں۔ پہلے تول کا مطلب یہ ہے کہ اعمال گوا یک بےجسم چیز ہیں'لیکن قیامت کے دن اللہ تعالی انہیں جسم عطا فر مائے گا جیسے کہ سیح حدیث میں ہے۔سورہَ بقرہ اورسورہَ آ ل

عمران قیامت کے دن دوسائبانوں کی میادو بادلوں کی میار پھیلائے ہوئے پرندوں کے دوجھنڈ کی صورت میں آئیں گی-اور حدیث میں ہے كرقر آن اين قارى اورعامل كے پاس ايك نوجوان خوش شكل نورانى چېرے والے كى صورت ميں آئے گائىداسے د كيوكر بوجھے گاكرتو كون ہے؟ یہ کیے گا میں قر آن ہوں اور جو تجھے را توں کو سونے نہیں دیتا تھا اور دن میں پانی پینے سے روکتا تھا-حضرت براءٌ والی حدیث میں جس میں قبر کے سوال جواب کا ذکر ہے اس میں یہ بھی فر مان ہے کہ مومن کے پاس ایک نو جوان خوبصورت خوشبودار آئے گا' بیاس سے بوجھے گا کہ تو کون ہے؟ وہ جواب دےگا کہ میں تیرانیک عمل ہوں-اور کا فرومنافق کے پاس اس کے برخلاف مخص کے آنے کا بیان ہے بیرتو تھیں پہلے قول کی دلیلیں - دوسر حقول کی دلیلیں یہ ہیں-

ایک حدیث میں ہے کدایک مخص کے سامنے اس کے گناہوں کے ننا نوے (99) دفتر پھیلائے جائیں گے جس میں سے ہرایک اتنا بزاہوگا جتنی دورتک نظر پنچے بھرایک پر چه نیکی کالا یا جائے گا جس پرلا الهالا الله ہوگا' یہ کہے گا' یاالله بیا تناسا پر چهان دفتر وں کے مقالبے میں کیا حیثیت رکھتا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا' تو اس سے بےخطررہ کہ تجھ پڑظلم کیا جائے۔ اب وہ پر چہان دفتر وں کے مقابلے میں نیکی کے پلڑے میں رکھا جائے گا' تو وہ سب دفتر اونچے ہوجا ئیں گےاور بیسب سے زیادہ وزن داراور بھاری ہوجا ئیں گے (تر ندی) تیسرا قول بھی دلیل رکھتا ہے۔ حدیث میں ہے ایک بہت موٹا تازہ گنہگارانسان اللہ کے سامنے لایا جائے گالیکن ایک مجھر کے پر کے برابربھی وزن اللہ کے ياس اس كاند بوگا - چرآپ نے يه يت الاوت فرماني فكل نُقِينُهُ لَهُمُ يَوُمَ الْقِينَمَةِ وَزُنًا جم قيامت كون ان كے لئے كوئى وزن قائم نہ کریں گے۔حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی تعریف میں جواحادیث ہیں ان میں ہے کہ حضورؓ نے فرمایا 'ان کی تبلی پنڈلیوں پہ نہ جانا 'اللہ کی شم الله کے نزدیک بیاحدیہاڑ ہے بھی زیادہ وزن دار ہے۔

كَنْكُمْ فِي الْأَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُوْ فِيْهَا مَعَايِشٌ قَلِيْلًا مَا لَشُكُرُونَ ٥

ہم نے تہمیں زمین میں رہنے کا ٹھکا نا بھی دیا اور وہیں تہراری زندگی کے اسباب بھی مہیا کردیئے کین تم بہت ہی کم شکر اوا کرتے ہو 🔾

۔ اللّٰد تعالیٰ کے احسانات : 🌣 🌣 (آیت : ۱۰) الله تعالیٰ اپناا حسان بیان فر مار ہاہے کہ اس نے زمین اپنے بندوں کے رہنے سہنے کے لئے بنائی'اس میں مضبوط پہاڑگاڑ دیئے کہ ملے جلےنہیں'اس میں چشمے جاری کئے'اس میں منزلیں اور گھر بنانے کی طاقت انسان کوعطا فر مائی اور بہت ی نفع کی چیزیں اس لئے پیدائش فرمائیں ابرمقرر کر کے اس میں سے یانی برساکران کے لئے کھیت اور باغات پیدا کئے-تلاش معاش کے وسائل مہیا فرمائے تجارت اور کمائی کے طریقے سکھا دیئے باوجوداس کے اکثر لوگ پوری شکر گزاری نہیں کرتے ایک آیت میں فرمان جوَإِنْ تَعُدُّوُ انِعُمَةَ اللهِ لَا تُحصُوها إِنَّ الْإِنسَانَ لَظِلُومٌ كَفَّارْلِينَ الرَّمَ الله كَانْمتون كوسَّن يَصُونو يبيض تباريب كى بات نہیں کیکن انسان بڑاہی ناانصاف اور ناشکراہے-مَعَایِشْ توجہور کی قرات ہے کیکن عبدالرحمٰن بن ہرمزاعرج مَعَآیِشْ پڑھتے ہیں اور ٹھیک وى بجس براكشيت باس لئے كه معالي جمع ب معيشته كاس كاباب عاش يعيش عيشا ب معيشته كاصل معيشته ہے۔ سر انقلیل تھانقل کر کے ماقیل کودیا معیشندہ 'ہوگیا لیکن جمع کے وقت پھر کسرہ پرآ گیا کیونکہ اب نقل ندر ہا۔ پس مَفَاعِلٌ کے وزن پر معایش ہوگیا کیونکہ اس کلمہ میں' یا''اصلی ہے- بخلاف مدائن صحائف اور بصائر کے جومدینہ صحیفہ اوربصیرہ کی جمع ہے- باب مدن صحف اور ابھر سے ان میں چونکہ 'یا''زائد ہے'اس لئے ہمزہ دی جاتی ہے اور مفاعل کے وزن پرجمع آتی ہے۔ واللہ اعلم۔

وَلَقَدْ خَلَقُنْكُمُ ثُمَّ صَوَّرُنِكُمُ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلَيْكَةِ اسْجُدُوا لِادَمَ فَسَجَدُوْا الآ البليسُ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السَّجِدِيْنَ هَ

ہم ہی نے تہمہیں پیدا کیا' پھر تہماری صور تیں بنا کیں' پھر فرشتوں کو تھم دیا کہ آ دم کے سامنے بحدہ کریں چنانچیسوائے ابلیس کے سب نے کیا' وہ مجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا O

البیس آ وم (علیہ السلام) اور سل آ وم: ہم اللہ تعالی انسان کے شرف کواسطر حبیان فرماتا ہے کہ تہمارے باپ آ دم کو میں نے خود ہی بنایا اور البیس کی عداوت کو بیان فرمار ہا ہے کہ اس نے تمہارے باپ آ دم کا حسد کیا 'ہمارے فرمان سے سب فرشتوں نے بحدہ کیا گر اس نے نافرمانی کی پس تمہیں چاہئے کہ وہمن کو دہمن مجھو اس کے داؤج سے ہوشیار رہو۔ اس واقعہ کا ذکر آیت وَ اِذُقالَ رَبُّكَ کیا گر اس نے نافرمانی کی پس تمہیں چاہئے کہ وہمن کو دہمن مجھو اس کے داؤج سے سے میں سے بنایا انسانی صورت عطافرمائی 'پھراپنی پاس لِلْمَدَالِق بَشَرًا میں بھی ہے۔ حضرت آ دم کو پروردگار نے اپنی اتھ سے می سے بنایا انسانی صورت عطافرمائی 'پھراپنی سے اس میں روح پھوکی 'پھراپنی شان کی جلالت منوانے کے لئے فرشتوں کو تھم دیا کہ ان کے سامنے جھک جاو' سب نے سنتے ہی اطاعت کی لیکن ابلیس نہ مانا اس واقعہ کو سورہ بھر ہی گفیر میں ہم خلاصہ وارلکھ آئے ہیں۔ اس آیت کا بھی یہی مطلب ہے اور اس کو امام بن جریر حمت اللہ علیہ نے بھی پیند فرمایا ہے۔

ابن عباس سے مروی ہے کہ انسان اپنی بیٹے میں پیدا کیا جاتا ہے اور اپنی ماں کے پیٹ میں صورت دیا جاتا ہے اور بعض سلف نے بھی لکھا ہے کہ اس آیت میں مراد اولاد آدم ہے۔ ضحاک کا قول ہے کہ آدم کو پیدا کیا' پھراس کی اولاد کی صورت بنائی' لیکن بیسب اقوال غور طلب ہیں' کیونکہ آیت میں اس کے بعد بی فرشتوں کے تجد کا ذکر ہے اور ظاہر ہے کہ تجدہ حضرت آدم علیہ السلام کے لئے بی ہوا تھا' ججع کے صیغہ ہے اس کا بیان اس لئے ہوا کہ حضرت آدم تمام انسانوں کے باپ ہیں' آیت وَظَلَّلْنَا عَلَیْکُمُ الْغَمَامَ الْخُ اس کی نظیر ہے۔ یہاں خطاب ان بنی اسرائیل سے ہے جو حضور کے زمانے میں موجود تھے اور در اصل ابر کا سابیان کے سابقہ لوگوں پر ہوا تھا جو حضرت موٹی کے زمانے میں سے نہ کو حضور کے زمانے میں موجود تھے اور در اصل ابر کا سابیان کے سابقہ لوگوں پر ہوا تھا جو حضرت موٹی کے زمانے میں سے نہ کہ کہ اس کے انہی کو خطاب کر کے اپنی وہ نعت یاد دلائی ۔ یہاں یہ بات واضح ہے اس کے بالکل برعس آیت و لَقَدُ حَلَقُنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُللَةٍ مِنْ طُلْبِ اللّٰ مِنْ سُللَةٍ مِنْ اللّٰ ہُمَا اللّٰ ہم کہ کہ مراد آدم ہیں کیونکہ مراد جنس انسان ہو کہ کیان کی کل اولاد نطفے سے پیدا ہوئی اور یہی می کے کیونکہ مراد جنس انسان ہو نہ کہ میں۔ واللہ اعلم۔

قَالَ مَا مَنَعَكَ آلَا تَسْجُدَ إِذْ آمَرْتُكَ قَالَ آنَا خَيْرٌ مِنْهُ وَ اللَّهُ مَنْ طَيْنِ هُ مَنْ طِيْنِ هُ مَنْ طِيْنِ هُ مَنْ طِيْنِ هُ مَنْ طِيْنِ هُ

جناب باری نے فرمایا کہ تجھے بحدہ کرنے سے کس چیز نے روکا؟ جبکہ تجھے میراتکم ہو چکا تھا'اس نے جواب دیا میں افضل ہوں' بجھے تو نے آگ سے بنایا ہے اورائے مٹی سے O

عذر گناہ برتر از گناہ: ﴿ ﴿ آیت:١٢) الَّا تَسُجُدَ مِن لا بقول بعض نحویوں کے ذائد ہے اور بعض کے نزویک انکاری تاکید کے لئے عذر گناہ بدتر از گناہ: فل کے لئے صرف تاکید اداخل ہوا ہے۔ ای ہے۔ جیسے کمشاعر کے قول ما ان رایت و لا سمعت بمثله میں ' ما''نافیہ پر'' ان' نفی کے لئے صرف تاکید اداخل ہوا ہے۔ ای

طرح يهال بهى بركم يهل لَمُ يَكُنُ مِّنَ الشَّجدِيْنَ عِنْ مَامَنَعَكَ الْآتَسُجُدَ ب-

حضرت عاکش صدیقہ رضی اللہ تعالی عند سے مروی ہے کہ رسول اللہ عظیقہ نے فر مایا فرشتے نور سے پیدا کئے گئے ہیں اہلیس آگ کے شعلے سے اور انسان اس چیز سے جو تمہار سے سامنے بیان کر دی گئی ہے بینی مٹی سے (مسلم) ایک اور روایت میں ہے فرشتے نور عرش سے جنات آگ سے - ایک غیر صحیح حذیث میں اتنی زیاد تی بھی ہے کہ حور عین زعفر ان سے بنائی گئی ہیں - امام حسن فر ماتے ہیں ابلیس نے بیکام کیا اور یہی پہلا محف ہے جس نے قیاس کا ورواز و کھولا اس کی اساد صحیح ہے - حضرت امام ابن سیرین رحمتہ اللہ فر ماتے ہیں سب سے پہلے قیاس کرنے والا ابلیس ہے یا در کھوسورج ہے ندگی پرستش اس کی بدولت شروع ہوئی ہے اور اس کی اساد بھی صحیح ہے -

اس پراللہ نے فرمایا' تو جنت سے اتر جا' تیری اتن ہتی نہیں کہ تو یہاں یٹی خوری کرئے جا نکل تو بڑے ہی ذلیلوں میں سے ہے 6 کہنے لگا جھے دوبارہ کھڑا کئے جات میں اللہ ہاں ہاں تو مہلت دیئے گئے ہووں میں سے ہے 6 شیطان کہنے لگا چونکہ تو نے جھے بےراہ کردیا ہے' اب میں تیری سیدھی راہ پرائیس بہکانے کے لئے پیٹے جاؤں گا 10 اوران کے ہاس ان کے آگے سے اوران کے پیٹیے سے اوران کے دائیس سے اوران کے بائیس سے آتا

ر ہوں گا' تو ان میں ہے اکثر وں کا اپناشکر گز ار نہ پائے گا 🔿

نافرمانی کی سزا: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۱۳ – ۱۵) البیس کواس وقت علم ملاکہ''میری نافر مانی اور میری اطاعت سے دکنے کے باعث اب تو یہاں جنت میں نہیں رہ سکتا' یہاں سے اتر جا کیونکہ بیچگہ تکبر کرنے کی نہیں۔' بعض نے کہا ہے فیصلا کی خمیر کا مرجع مزات ہے بینی جن ملکوت اعلیٰ میں تو ہے' اس مر ہے میں کوئی سرکش رہ نہیں سکتا' جا یہاں سے چلا جا' توا پی سرکش کے بدلے ذکیل وخوار بستیوں میں شامل کردیا گیا' تیری ضد اور بہت کی یہی سزا ہے۔ اب بعین گھبرایا اور اللہ سے مہلت چا ہے' لگا کہ مجھے قیامت تک کی ڈھیل دی جائے۔ چونکہ جناب باری جل جلالہ کی اس میں مسلحیں اور حکمتیں تھیں' اچھے اور بروں کو دنیا میں ظاہر کرنا تھا اور اپنی جمت پوری کرناتھی' اس ملحون کی اس درخواست کومنظور فرمالیا۔ اس میں مسلحیں اور حکمتیں تھیں' اس کے سامنے بولنے کی کی کو جائے ہیں جواس کے اداد ہے کوٹال سے' کوئی نہیں جواس کے تم کو بدل سے کو دمریج الحساب ہے۔

ابلیس کا طریقه کواردات اس کی اپنی زبانی: ﴿ ﴿ آیت:۱۱-۱۱) ابلیس نے جب عہداللی لے لیا تو اب بڑھ بڑھ کر ہاتیں بنانے لگا کہ جیسے تو نے میری راہ ماری میں بھی آ دم کی اولا دکی راہ ماروں گا اور حق ونجات کے سید ھے راستے سے آئیس روکوں گا'تیری تو حید سے بہکا کر'تیری عبادت سے سب کو ہٹادوں گا۔ بعض نحوی کہتے ہیں کہ فیسما میں' با''فتم کے لئے ہے' یعنی مجھے تم ہے اپنی بربادی کے مقابلے میں اس کی اولا دکو برباد کر کے رہوں گا۔ عون بن عبداللہ کہتے ہیں' میں کھے کے راستے پر بیٹے جاؤں گالیکن سے جسکی ہے کہ نیکی کے ہرراستے پر۔

چنانچے منداحدی مرفوع حدیث میں ہے کہ شیطان ابن آ دم کی تمام راہوں میں بیٹھتا ہے دہ اسلام کی راہ میں رکاوٹ بننے کے لئے اسلام لانے والے کے دل میں وسوسے پیدا کرتا ہے کہ تو اپنے آپ اوراسینے باپ دادا کے دین کو کیوں چھوڑتا ہے- اللہ کواگر بہتری منظور ہوتی ہے تو وہ اس کی باتوں میں نہیں آتا وراسلام قبول کر لیتا ہے۔ ہجرت کی راہ سے روکنے کے لئے آٹرے تا ہے اوراسے کہتا ہے كتواہي وطن کو کیوں چھوڑتا ہے؟ اپنی زمین وآسان سے کیوں الگ ہوتا ہے؟ غربت و بے کسی کی زندگی کیوں اختیار کرتا ہے؟ لیکن مسلمان اس کے بہکاوے میں نہیں آتا اور ججرت کر گذرتا ہے۔ چر جہاد کی روک کے لئے آتا ہے اور جہاد مال سے ہے اور جان سے اس سے کہتا ہے کہتو کیوں جہادیس جاتا ہے؟ وہا قبل کردیا جائے گا ، پھر تیری ہوی دوسرے کے نکاح میں چلی جائے گی تیرا مال اوروں کے قبضے میں چلا جائے گا کین مسلمان اس کی نہیں مانتااور جہاد میں قدم رکھ دیتا ہے کیں ایسے لوگوں کا اللہ پرحق ہے کہ وہ انہیں جنت میں لے جائے گووہ جانور سے گر کر ہی مرجا کیں-اس دوسری آیت کی تفسیر میں ابن عباس کا قول ہے کہ آ گے ہے آنے کا مطلب آخرت کے معاملہ میں شک وشبہ پیدا كرنا ہے- دوسرے جملے كا مطلب سے ہے كدونياكى رغبتيں ولاؤل كا - دائيس طرف سے آنا مردين كومشكوك كرنا ہے بائيس طرف سے آنا گناموں کولذیذ بنانا ہے شیطانوں کا یہی کام ہے۔ ایک اورروایت میں ہے کہ شیطان کہتا ہے میں اس کی دنیاو آخرت نیکیاں بھلا کیاں سب تباہ کر دینے کی کوشش میں رہوں گا ادر برائیوں کی طرف ان کی رہبری کروں گا-وہ سامنے سے آ کر کہتا ہے کہ جنت دوزخ قیامت کوئی چیز نہیں وہ پشت کی جانب ہے آ کرکہتا ہے دیکھ دنیا کس قدرزینت دارہے وہ دائیں طرف سے آ کرکہتا ہے خبر دارنیکی کی راہ بہت تھن ہے وہ بائیں سے آ کرکہتا ہے دیکھ گناہ کس قدرلذیذ ہیں اس برطرف سے آ کر برطرح بہکا تا ہے ہاں یاللہ کا کرم ہے کہ وہ او پر کی طرف سے نہیں آ سکتا - اللہ کے بندے کے درمیان حاکل ہوکر رحمت اللی کی روکنہیں بن سکتا، پس سامنے یعنی دنیااور پیچیے یعنی آخرت اور دائیں کینی اس طرح كەدىكىت اور بائىي كىينى اس طرح نەد كىھىكىي ئىسب اقوال تىمكى ہیں-

امام ابن جریر رحمته الله علیه فرماتے بین مطلب میہ کے کمام خیر کے کامول سے روکتا ہے اور شرکے تمام کا سمجھا جاتا ہے اور پر کی سمت کا نام آیت میں نہیں وہ سمت رحمت رب کے آنے کے لئے خالی ہے اور وہاں شیطان کی روکنہیں۔ وہ کہتا ہے کہ اکثر وں کوتوشا کرنہیں یائے گا لین موحد- ابلیس کو بیوم می وہم تھالیکن نکلامطابق واقعہ- جیسے فرمان ہے وَلَقَدُ صَدَّقَ عَلَيْهِمُ إِبُلِيسُ ظَنَّهُ الْخ يعن ابليس نے اپنا گمان پورا کردکھایا سوائے مومنوں کی پا کباز جماعت کے اورلوگ اس کے مطیع بن گئے حالانکہ شیطان کی پچھ حکومت تو ان پرنتھی مگر ہاں ہم صیح طور سے ایمان رکھنے والوں کواورشکی لوگوں کوالگ الگ کردینا چاہتے تھے' تیرارب ہر چیز کا حافظ ہے۔ مند بزار کی ایک حسن حدیث میں برطرف سے پناہ ما نکنے کی ایک دعا آئی ہے-الفاظ یہ بیں اللہم انی استلك العفو و العافیة فی دینی و دنیآی و اہلی و مالی اللهم استر عوراتي وامن روعاتي واحفظني من بين يدي ومن خلفي وعن يميني وعن شمالي ومن فوقي و اعوذبك اللهم ان اغتال من تحتى منداحمين برسول التيالية برضح شام اس دعاكو يرص تصاللهم انى اسئلك العافية فى الدين والاحرة اس كے بعدى دعاكے كچفرق سے قريباً وہى الفاظ ميں جواو پر مذكور موتے-

إِقَالَ انْحُرِجُ مِنْهَا مَذْءُ وَمَّا مَّدْحُورًا لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَأَمْلَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ آجْمَعِيْنَ ۞ وَيَادَمُ السَّكُنُ آنْتَ وَزُوجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلا تَقْرَبَاهُ ذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّلِمِينَ ۞ فَوَسُوسَ لَهُمَا الشَّيْطِنُ لِيُبْدِي لَهُمَا مَاوْرِي عَنْهُمَا مِنْ سَوْاتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهْكُمًا رَبُّكُمًا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ إِلاَّ آنِ تَكُونَا مَلَكَيْنِ أَوْتَكُونَا مِنَ الْخُلِدِنْينَ ٥ وَقَاسَمُهُمَّا إِنِّي لَكُمَّا لَمِنَ النَّصِحِينَ ٥

فرمایا یہاں سے نکل ہا ہر ہوا تو ذلیل وخواراور رندا و درگارہ ہوکڑان انسانوں میں سے جوجھی تیری پیروی کرے گا میں تم سب سے جہنم کو پر کر دوں گا 🔾 اے آ دم تو اور تیری بیوی جنت میں رہوسہواور جہال ہے جا ہو کھاؤ ہو تھراس درخت کے قریب بھی نہ جانا ور نہ ظالموں میں ہے ہو جاؤ کے 🔾 کیکن شیطان نے انہیں وسوسہ ڈالاتا کدان پروہ چیزیں کھول دے جوان پر پوشیدہ کر دی گئی تھیں بینی ان کی شرمگا ہیں اور کہنے لگا تنہارے پرورد گارنے جواس درخت ہے تنہیں روک ویا ہے' بیصرف اس لئے کہیں ایسا نہ ہوکہتم فرشتے بن جاؤیا بمیشہ زندہ رہنے والے بن جاؤ 🔿 اوران کے سامنے قسمیں کھا کھا کرانہیں یقین ولانے لگا کہ میں تہارے خیرخواہوں میں ہوں 🔾

الله تعالیٰ کے نافر مان جہنم کا ایندھن ہیں: ﴿ ﴿ أَيت: ١٨) اس پرالله کی لعنت نازل ہوتی ہے رحمت ہے دور کر دیا جاتا ہے فرشتوں كى جماعت سے الگ كرديا جاتا ہے عيب داركر كے اتار ديا جاتا ہے لفظ "مذوم" ماخوذ ہے " ذام" اور " ذيم" سے يدلفظ بنبت لفظ '' ذم'' ك زياده مبالغ والا ب كس اس كمعنى عيب دار كي بوئ اور مدحور كمعنى دور كئ بوئ كي بين مقصد دونول سايك بى ہے۔ پس بیوذلیل ہوکراللہ کے غضب میں مبتلا ہوکر نیچا تاردیا گیا'اللہ کی لعنت اس پرنازل ہوئی اور نکال دیا گیا اور فرمایا گیا کہ تو اور تیرے مانے والےسب كسب جہنم كاايدهن يي - جيےاورآيت يل م فاِنَّ جَهنَّم جَزَآوُ كُمُ الخ تمهارى سبكى سزاجهنم ب-توجس

طرح چا ہے انہیں بہکا کیکن اس سے مایوس ہوجا کہ میرے خاص بندے تیرے دسوسوں میں آ جا کیں گے (کیونکہ)ان کا دکیل میں خود ہوں۔ يبهلا امتحان اوراسي ميںلغزش اوراس كاانجام: 🌣 🌣 (آيت:١٩-٢١) ابليس كونكال كرحفزت آ دم دعوا كو جنت ميں پہنچاديا گيا اور بجز ا یک درخت کے انہیں ساری جنت کی چیزیں کھانے کی رخصت دے دی گئ اس کا تفصیلی بیان سورہ بقرہ کی تفسیر میں گذر چکا ہے۔ شیطان کو اس سے بڑا ہی حسد ہوا' ان کی نعمتوں کود کیچے کر لعین جل گیا اور ٹھان لی کہ جس طرح سے ہؤانہیں بہکا کر اللہ کے خلاف کر دول' چنانچے جھوٹ' افترا باندھ کران ہے کہنے لگا کہ دیکھویہ درخت وہ ہے جس کے کھانے ہے تم فرشتے بن جاؤ گے اور ہمیشہ کی زندگی ای جنت میں پاؤ گے-جیسے اور آیت میں ہے کہ ابلیس نے کہا میں تمہیں ایک درخت کا پید دیتا ہوں جس سے تمہیں بقااور بیشکی والا ملک ال جائے گا- یہاں ہے کہ ان سے کہا، ممہیں اس ورخت سے صرف اس لئے رو کا گیا ہے کہیں تم فرشتے نہ بن جاؤ - جیسے فرمان ہے یُبیّنُ اللّهُ لَكُمُ أَلَ تَضِلُّوا مطلب ہے کہ لئلا تضلوا اور آیت میں ہے اَن تَمِیدَ بحُمُ یہاں بھی یہی مطلب ہے۔ مَلَکیُن کی دوسری قرات مَلَکیُن بھی ہے لیمن جمہور کی قرات لام کے زبر کے ساتھ ہے۔ پھرا پنااعتبار جمانے کے لئے قشمیں کھانے لگا کہ دیکھومیری بات کو پچ مانو میں تمہارا خیرخواہ ہوں'تم سے پہلے سے ہی یہاں رہنا ہوں' ہرایک چیز کے خواص سے واقف ہوںتم اسے کھالوبس پھریہیں رہو گے بلکہ فرشتے بن جاؤ گے-قاسم باب مفاعلہ سے ہے اور اس کی خاصیت طرفین کی مشارکت ہے لیکن یہال بیخاصیت نہیں ہے ایسے اشعار بھی ہیں جہال قاسم آیا ہے اورصرف ایک طرف کے لئے -اس قتم کی وجہ سے اس خبیث کے بہکاوے میں حضرت آدم آگئے۔ بچے ہے مومن اس وقت دھو کا کھاجاتا ہے جب کوئی نا یاک انسان اللہ کو چ میں دیتا ہے۔ چنانچے سلف کا قول ہے کہ (مومن) اللہ کے نام کے بعدا پیے ہتھیار ڈال دیا کرتے ہیں۔ فَدَلَّهُمَا بِغُرُورٌ فَلَتَا ذَاقًا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سُواتُهُمَا وَطَفِقًا يخصفن عليهما من قرق الجنَّة وناديهما رَبُّهُما المرانعكما عَنْ تِلْكُمُا الشَّجَرَةِ وَآقُلْ لَكُمَّا إِنَّ الشَّيْطُنَ لَكُمَّا عَدُوٌّ مُّبِينٌ ٥٠ قَالَا رَبِّنَا ظَلَمْنَا ٱنْفُسَنَا ﴿ وَإِنْ لَمْ تَغْفِرُلِنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَ مِنَ الْخُسِرِيْنَ ٥

غرض دھوکے سے انہیں ماکل کر ہی لیا' جوں ہی انہوں نے اس درخت کو چکھا' ان کی شرمگا ہیں ان پرکھل گئیں اب جنت کے درختوں کے پتے اپ او پر چپکا نے گئے اس وقت ان کے رب نے انہیں آ واز دی' کہ کیا میں نے تہمیں اس درخت سے ندرو کا تھا؟ اور نہ کہا تھا کہ شطان تنہمارا تھلم کھلا دشن ہے؟ O دونوں دعا کیس کرنے گئے کہ ہمارے پروردگار بیشک ہم نے اپنی جانوں پڑھم کیا' اب اگر تو ہمیں نہ بخشے گا اور ہم پر رحم نے فرمائے گا تو ہم نامراد اور بریا دہوجا کیں گے O

لغزش کے بعد کیا ہوا؟: ہم ہم (آیت:۲۲-۲۳) ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عند فرماتے ہیں '' حضرت آدم علیہ السلام کا قدمشل درخت کھور نے بہتے انہیں اپنی شرمگاہ کاعلم بھی نہ تھا' نظر ہی نہ پڑی تھی' کیکن اس محجور نے بہت لمبا تھا اور سر پر بہت لمبے بال تھ ورخت کھانے سے پہلے انہیں اپنی شرمگاہ کاعلم بھی نہ تھا' نظر ہی نہ پڑی تھی' کیکن اس خطا کے ہوتے ہی وہ ظاہر ہوگئ بھاگئے لگے تو بال ایک درخت میں الجھ گئے کہنے لگے اے درخت مجھے چھوڑ دے ورخت سے جواب ملا' ماکنن ہے' اسی وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آئی کہا ہے آدم جھے سے بھاگ رہا ہے؟ کہنے لگئے یا اللہ شرمندگی ہے' شرمسار ہول' گو یہ روایت مرفوع بھی مردی ہے لیکن زیادہ چھچے موقوف ہونا ہی ہے۔ ابن عباس فرماتے ہیں' درخت کا پھل کھا لیا اور چھپانے کی چیز ظاہر ہوگئ

جنت کے بتوں سے چھپانے لگئ ایک کوایک کونے پر چپکانے لگئ حضرت آدم مارے غیرت کے ادھرادھر بھا گئے لگئ کیکن ایک درخت کے ساتھ الجھ کررہ گئے اللہ تعالی نے ندادی کہ آدم مجھ سے بھا گتا ہے؟ آپ نے فر مایا 'نہیں یا اللہ گرشر ما تا ہوں' جناب باری نے فر مایا' آدمٌ جو بچھ میں نے تجھے دے رکھا تھا' کیادہ تجھے کافی نہ تھا؟ آپ نے جواب دیا' بے شک کافی تھا' کیکن یا اللہ تجھے بیلم نہ تھا کہ کوئی تیرانام لے کر تیری قتم کھا کرجھوٹ کہے گا'اللہ تعالی نے فر مایا' اب تو میری نافر مانی کاخمیازہ بھگتنا پڑے گااور تکلیفیں اٹھانا ہوں گی۔

چنانچہ جنت سے دونوں کو اتاردیا گیا' اب اس کشادگی کے بعد بیٹگی ان پر بہت گراں گذری' کھانے پینے کو ترس گئے' پھر انہیں لو ہے کی صنعت سکھائی گئ' بھیتی کا کام بتایا گیا' آپ نے زمین صاف کی دانے ہوئے دہ اُگر برطے بالین نکلیں' دانے کئے' پھر تو رہے گئے' آٹا گندھا' پھر روئی تیار ہوئی' پھر کھائی ۔ جب جا کر بھوک کی تکلیف سے نجات پائی۔ '' تین' کے پیوں سے اپنا آگا پیچھاچھپاتے بوئے تھے دوشل کپڑے کے تھے وہ نورانی پر دے جن سے ایک دوسر سے سے بیاعضاء چھپائے ہوئے تھے نافر مانی ہوتے ہی ہٹ گئے اور پھر تے تھے جوشل کپڑے کے تھے وہ نورانی پر دے جن سے ایک دوسر سے سے بیاعضاء چھپائے ہوئے تھے نافر مانی ہوتے ہی ہٹ گئے اور وہ نظر آنے لئے۔ حضرت آدم ای وقت اللہ کی طرف جھی کے داس نے سزاکا وہ نظر آنے نے۔ حضرت آدم ای وقت اللہ کی طلب کی اللہ نے دونوں کی دعاسی اور دونوں کو طلب کردہ چیز یم عنایت فر ماکیں۔'' مووی ہے کہ حضرت آدم نے جب درخت سے کھالیا' ای وقت اللہ تعالیٰ نے فر مایا' اس درخت سے جس نے تمہیں روک دیا تھا' پھر تم نے کوں کھایا؟ کہنے گئے مواء نے جسے درخت سے کھالیا' ای وقت اللہ تعالیٰ نے فر مایا' اس کی سزا ہے ہے کہمل کی حالت جس بھی تکلیف جس سے سے کوں کھایا؟ کہنے گئے مواء نے جسے دھڑ رہے گئے ان کی سزا ہے ہے کہمل کی حالت جس بھی تکلیف جس نے تمہیں رواد دیا گیا۔ حضرت آدم نے جناب باری جس عرض کی اور اللہ نے انہیں دعاسکھائی' انہوں نے دعا کی جو تبول ہوئی اورقصور معاف فرمادیا جمیا۔ خالے۔ حضرت آدم نے جناب باری جس عرض کی اور اللہ نے انہیں دعاسکھائی' انہوں نے دعا کی جو تبول ہوئی اورقصور معاف فرمادیا جمیا۔ خالے۔ خالے ایک وقت کی جو تبول ہوئی اورقصور معاف فرمادیا جمیا۔ خالے۔ خالے۔

قَالَ الْهَ مِطُوْ الْمُخْتُكُمُ لِبَعْضِ عَدُوَّ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مَسْتَقَرُّ وَمَتَاعُ اللَّحِيْنِ هِقَالَ فِيهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ مَسْتَقَرُّ وَمَتَاعُ اللَّحِيْنِ هِقَالَ فِيهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ فَي مَسْتَقَرُّ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ فَي وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ فَي

فرمایاتم سب اتر جاو' تم ایک دوسرے کے دعمن ہو'تمہارے لئے زمین میں بی ایک وقت مقرر تک رہنا سبنا ہے اور سامان زندگی بھی 🔾 یہ بھی فرمادیا کہ یہیں زمین میں بی زندگی گز ارو گے اور پہیں تم مرو گے اور اس سے تم نکال کھڑے کئے جاؤ گے 🔾

سفرارضی کے بارہ میں یہودی روایات: ہلہ ہلہ (آیت: ۲۲ – ۲۵) بعض کہتے ہیں یہ خطاب حضرت آدم حضرت ہوا شیطان ملعون اور
سانپ کو ہے۔ بعض سانپ کا ذکر نہیں کرتے - یہ ظاہر ہے کہ اصل مقصد حضرت آدم ہیں اور شیطان ملعون - جسے سورہ طربیں ہے اھُبِطا
منه کو ہے۔ بعض سانپ کا ذکر نہیں کرتے - یہ ظاہر ہے کہ اصل مقصد حضرت آدم ہیں اور شیطان ملعون - جسے سورہ طربی ہے اھُبِطا
منه کا خمینی اور سانپ کا ذکر اگر صحت تک پہنچ جائے تو وہ ابلیس کے تھم میں آگیا - مفسرین نے بہت سے
اقوال ذکر کئے ہیں کہ آدم کہ ال انترے اور شیطان کہال پھینکا گیاو غیرہ - لیکن دراصل ان کا مخرج بنی اسرائیل کی روایات ہیں اور ان کی صحت
کا علم اللہ ہی کو ہے - اور یہ بھی ظاہر ہے کہ اس جگہ کے جان لینے سے کوئی فائدہ نہیں اگر ہوتا تو ان کا بیان قرآن میں یا حدیث میں ضرور ہوتا کا علم اللہ ہی کو ہے - اور یہ بھی ظاہر ہے کہ اس جگہ کے جان لینے سے کوئی فائدہ نہیں اگر ہوتا تو ان کا بیان قرآن میں یا حدیث میں ضرور ہوتا کہد دیا گیا کہ اب تہمار سے قرار کی جگہ ذمین ہے وہ بین تم اپنی مقررہ ذندگی کے دن پورے کرو گے جسے کہ ہماری پہلی کتاب لوح محفوظ میں پہلے
سے ہی کہ وہ جو دہے - ای زمین پر چیو گے اور مرنے کے بعد بھی اس میں دبائے جاؤ گے اور پھر حشر ونشر بھی اس میں ہوگا - جسے فر مان ہے

لَي بَنِيْ الدَمَرِ قَالُمُ اَنْ زَلْنَ عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِي سَوْاتِكُمْ وَرِيْشًا وَلِبَاسِ التَّقُوٰي ذَلِكَ خَيْرٌ ذَلِكَ مِنْ الْبِ اللهِ لَعَلَهُمْ يَذَكَّرُونَ ۞

اے فرزندان آ دم ہم نے تمہارے لئے لباس اتاراہے جو تمہارے پردے کی چیزوں کو ڈھانیا ہے اور ہم نے زینت کا پہنا وابھی اتاراہے ہاں پر ہیز گاری کا لباس وہی سب ہے بہتر ہے یہ چھی اللہ کی نشانیول میں سے ہے تا کہ لوگ سجھے بو جھالیں 🔾

لباس اور داڑھی جمال وجلال: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۲۱) یہاں اللہ تعالی اپنا حسان یا دولاتا ہے کہ اس نے لباس اتا را اور کیش بھی اباس تو وہ ہے جو بطور زینت رونق اور جمال کے پہنا جائے - لباس تو ضروریات زندگی سے ہور ریش زیادتی ہے جو بیا در جمال کے پہنا جائے - لباس تو ضروریات زندگی سے ہور ریش زیادتی ہے جہ ریش کے بھی ہیں اور ظاہری پوشاک کے بھی ہیں اور جمال وخوش لباس کے بھی ہیں - حضرت ابوا ما مدر ضی اللہ عند نیا کرتہ پہنتے ہوئے جبکہ گلے تک وہ پہن لیا 'تو فر ما یا المحمد لله الذی کسانی ما او اری به عورتی و اتحمل به فی حیاتی پھر فر مانے گئے کہ دسول اللہ علیہ کا ارشاد ہے جو خص نیا کپڑا اس کے بیا اور اس کے گلے تک پہنچے تی یہ دعا پڑھ کی اللہ تعالیہ کہ اللہ کی بناہ میں اور اللہ کی خاطت میں آجاتا ہے زندگی میں بھی اور بعد از مرگ بھی (تر فری این ماجہ وغیرہ) - مندا تحد میں ہے حضرت علی نے ایک نوجوان سے ایک کرتہ تین در ہم میں فریدا اور اسے پہنا 'جب پہنچوں اور گخوں تک پہنچا تو آپ نے یہ دعا پڑھی المحمد لله الذی رزقنی من ریاش ما اتحمل به فی کروت پڑھے تھے یا آپ از خودا سے پڑھ دے ہے کہ آپ اسے کپڑا پہنے الناس و او اری به عورتی یہ دعا من کرآپ سے کس نے پوچھا کہ کیا آپ نے اسے رسول اللہ علیہ سے کہ آپ اسے کپڑا پہنے الناس و او اری به عورتی یہ دعا من کرآپ سے کس نے پوچھا کہ کیا آپ نے اسے رسول اللہ علیہ کیا آپ اسے کہ آپ اسے کہ آپ اسے کپڑا پہنے کہ وقت پڑھے تھے یا آپ از خودا سے پڑھ دے ہیں؟ فر مایا میں نے اسے حضرت سے ہیں۔

مرادخوش خلقی ہے- ہاں صحیح حدیث میں صرف اتنامروی ہے کہ حضرت عثانؓ نے جعد کے دن منبر پرکتوں کے قل کرنے اور کبوتروں کے ذبح کرنے کا حکم دیا-

الْبَنِيُّ الْدَمَرِ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطِنُ كَمَّ الْخَرَجُ اَبُوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَانِيُ عَنْهُمَ الْبَاسَهُمَ اللَّيْرِيَهُمَا سَوْاتِهِمَا وَنَّهُ يَرْيُكُمُ اللَّهِ الْبَيْرِيَهُمَا سَوْاتِهِمَا وَنَّهُ يَرْيُكُمُ هُوَ وَقَبِيلُهُ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُ مُ وَاذَا فَعَلُوا الشَّيْطِينَ الشَّيْطِينَ الْفَيْلِينَ اللَّهُ اللْهُ اللَّهُ اللْمُلْعُلُولُولُولُولُولُ الْمُلْكُولُولُ الْمُلْكُ

ا ساولاد آ وم کہیں شیطان تہہیں بہکا ندو ہے جیسے کہ اس نے تمہارے والدین کو بہشت سے نکلوادیا 'ان کے کپڑے ان سے اتر والئے کہ انہیں ان کے پردے کی چیزیں دکھاد ہے متہہیں وہ اوراس کی قوم وہاں سے دیکھتی ہے جہاں سے تم انہیں ندد کھے سکو 'ہم نے شیطانوں کو ان لوگوں کا یاراور رفیق بنا دیا ہے جوایمان قبول نہیں کرتے نہوں کو ای ان اور کہ جہاں سے تم انہیں ندد کھے سکو 'ہم نے اپنے بروں کو ای طریقے پر پایا ہے بلکہ اللہ نے ہمیں یہی تھم دیا ہے 'تو جواب دے کرتے ن کہا تم لوگ اللہ بروں کو ای طریقے پر پایا ہے بلکہ اللہ نے ہمیں یہی تھم دیا ہے تو جواب دے کہا تم لوگ اللہ بروں کو ای اللہ برائیوں کا تھم دیا کہا تم لوگ اللہ بروہ باتھی جو ٹر لیتے ہوجن سے تم بے علم ہو؟ ص

ا بلیس سے نیچنے کی تا کید: ﴿ ﴿ آیت: ۲۷) تمام انسانوں کو الله تبارک و تعالی ہوشیار کررہا ہے کہ دیکھواہلیس کی مکاریوں سے بیچتے رہنا 'وہ تمہارا بڑا ہی دیٹمن ہے دیکھواسی نے تمہارے باپ آدم کو دار سرور سے نکالا اور اس مصیبت کے قید خانے میں ڈالا ان کی پر تمہیں اس کے بتھانڈوں سے بچنا چاہئے۔ جیسے فرمان ہے اَفَتَتَّ جِذُو نَهَ وَذُرِّيَّتَهُ اَو لِيَآ ءَ مِنُ دُونِي وَهُمُ لَكُمُ عَدُو بِعُصَلَا لِللَّا لِمِیْنَ بَدَلًا لِیعنی کیاتم المبیس اور اس کی قوم کو اپنا دوست بناتے ہو؟ مجھے چھوڑ کر؟ حالا نکہ وہ تو تمہارادیثمن ہے ظالموں کا بہت ہی برابدلہ ہے۔

جہالت اور طواف کعبہ: ﴿ ﴿ آیت: ٢٨) مشرکین نظے ہوکر بیت اللہ کا طواف کرتے تھے اور کہتے تھے کہ جیسے ہم پیدا ہوئے ہیں' اس حالت میں طواف کریں گے۔عورتیں بھی آ گے کوئی چڑے کا کلڑایا کوئی چیز رکھ لیتی تھی اور کہتی تھیں۔

اليوم يبدو بعضه او كله وما بدامنه فلا احله

آج اس کا تھوڑ اسا حصہ ظاہر ہوجائے گا اور جتنا بھی ظاہر ہو میں اسے اس کے لئے جائز نہیں رکھتی اس پر آیت و اذافعلو ا الخ 'نازل ہوئی ہے۔ یہ دستور تھا کہ قریش کے سے خوہ بیت اللہ شریف کا طواف اپنے پہنے ہوئے کپڑوں میں نہیں کرتے سے وہ بیتے تھے کہ یہ کپڑے جہنیں پہن کر اللہ کی نافر مانیاں کی ہیں اس قابل نہیں رہے کہ انہیں پہنے ہوئے طواف کر سکیں ہاں قریش جو اپنے آپ کو مس کہتے سے اپنی جہنے اپنی کر طواف کر سکتا تھا 'یا کپڑوں میں بھی طواف کر سے تھے اور جن لوگوں کو قریش کپڑے بطوراد ھاردی وہ بھی ان کے دیے ہوئے کپڑے پہن کر طواف کر سکتا تھا 'یا وہ خص کپڑے بہن کر طواف کر سکتا تھا 'یا وہ خواہ مرد کو اسے ضروری تھا کہ وہ نگا ہوکر طواف کر سے خواہ عورت ہوخواہ مرد '

عورت اپنے آگے کے عضو (شرمگاہ) پر ذرای کوئی چیز رکھ لیتی اور وہ کہتی جس کا بیان او پر گذرالیکن عموماً عورتیں رات کے وقت طواف کرتی تھیں' یہ بدعت انہوں نے ازخود گھڑ لی تھی ۔ اس فضل کی دلیل سوائے باپ داوا کی تقلید کے اوران کے پاس کچھ نہتی' کیکنا پی خوش فہمی اور نیک ظفی سے کہدد سے تھے کہ اللہ کا بھی بہی تھم ہے' کیونکہ ان کا خیال تھا کہ اگر یہ فرمودہ رب نہ ہوتا تو ہمار سے بزرگ اس طرح نہ کرتے اس لئے تھم ہوتا ہے کہ اے نبی آپ ان سے کہد دیجئے کہ اللہ تعالی ہے حیائی کے کاموں کا تھم نہیں کرتا' ایک تو برا کام کرتے ہو' دوسر سے جھوٹ موٹ اس کی نسبت اللہ کی طرف کرتے ہو' یہ چوری اور سینے زوری ہے۔

قَالُ آمَرَ رَجِّ بِالْقِسْطِ وَآقِيْمُواْ وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ قَادَعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ كَمَا بَدَأَكُمُ تَعُوْدُونَ ۞ فَرِيْقِا هَدَى وَفَرِيْقِا حَقَّ عَلَيْهِمُ الطَّلِلَةُ لِهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيْطِيْنَ آوْلِيَا مَصِّ دُوْلِ اللهِ وَيَحْسَبُولَ الْهُمُ مُّهُ مَدُونَ۞ الشَّيْطِيْنَ آوْلِيَا مَصِّ دُوْلِ اللهِ وَيَحْسَبُولَ اللهُ مُهُمَّدُونَ۞

کہدے کہ میرارب تو عدل وانصاف کا تھم دیتا ہے اور یہ کہتم اپنے منہ برنماز کے وقت راست لواورای کو پکارودر آں حالیکہ تم اس کے لئے ہی خالص عبادت کرنے والے رہواں نے بعد کو میں اور ایک فرقہ ہے جس پر گمراہی ٹابت ہو چکی ہے،

ان لوگوں نے اللہ کوچھوڑ کرشیطانوں کواپنادوست بنالیا اور باوجوداس کے گمان کرتے ہیں کہ راہ یا فتہ ہیں 🔾

(آیت: ۲۹۔ ۳۰) کہد سے کہ رب العالمین کا عکم تو عدل وانصاف کا ہے استقامت اور دیانت داری کا ہے ہرائیوں اور گند سے کا موں کے چھوڑ نے کا ہے عبادات ٹھیک طور پر بجالانے کا ہے جواللہ کے سے رسولوں کے طریقہ کے مطابق ہوں' جن کی سچائی ان کے زبر دست مجزوں سے اللہ نے ثابت کر دی ہے ان کی لائی ہوئی شریعت پر اخلاص کے ساتھ ممل کرتے ہوں' جب تک اخلاص اور پنج نبرگ تا بعد ارک کی کام میں نہ ہواللہ کے ہاں وہ مقبول نہیں ہوتا - اس نے جس طرح تمہیں پہلی مزید پیدا کیا ہے اس طرح وہ دوہارہ بھی لوٹا نے گا۔ ونیا میں بھی اس نے تمہیں بنایا' اب مرنے کے بعد دنیا میں نہ بی اس نے تمہیں بنایا' اب مرنے کے بعد پھروہ تمہیں زندہ کردے گا جیسے اس نے شروع میں تمہاری ابتدا کی تھی اس طرح کی جب سے تمہارا اعادہ کرے گا۔

چنانچے حدیث میں بھی ہے رسول اللہ علیہ نے ایک وعظ میں فر مایا کو گوتم اللہ کے سامنے نگے پیروں نگے بدنوں بے ختنہ جمع کئے جاؤ کے بھیے کہ ہم نے تہمیں پیدائش میں کیا تھا ای کو پھر دہرا کمیں گئے بیہ ہمارا وعدہ ہا اور ہم اسے کر کے ہی رہنے والے ہیں بیروایت بخاری و کے بھیے کہ ہم نے تہمیں پیدائش میں کیا تھا ای کو پھر دہرا کمیں گئے ہیں کہ جیسے ہم نے لکھ دیا ہے ویلے ہی تم ہوؤ گے ایک روایت میں ہے جیسے تہمارے اعمال تھے ولیے ہی تم ہوؤ گے ایک روایت میں ہے جیسے تہمارے اعمال تھے ولیے ہی تم ہوؤ گے ایک روایت میں ہوگی گو درمیان میں نیک ہوگیا اور جس کی نقد یہ بھی معنی ہیں کہ جس کی ابتداء میں بدختی لکھ دی ہے وہ بدختی اور بدا عمالی کی طرف ہی لوٹے گا گو درمیان میں نیک ہوگیا اور جس کی نقد یہ میں شروع سے ہی نور ساماری عمر سیاہ کار نیک ہی ہوگا گو اس سے کی وقت برائی کے اعمال بھی سرز دہو جا کین جیسے کہ فرعون کے زمانے کے جادوگروں کی ساری عمر سیاہ کار یوں اور کفر میں کی لیکن آخر وقت مسلمان اولیاء ہو کر مرے۔ یہ بھی معنی ہیں کہ اللہ تم میں سے ہرایک کو ہدایت پر یا گمرا ہی پر پیدا کر چکا ہے ایسے ہی ہو کر تم ماں کی طن سے نکلو گے۔ یہ بھی مطلب ہے کہ اللہ تمانی نے اللہ تم میں سے ہرایک کو ہدایت پر یا گمرا ہی پر پیدا کر چکا ہے ایسے ہی ہو کر تم ماں کی طن سے نکلو گے۔ یہ بھی مطلب ہے کہ اللہ تو این آدری کی پیدائش موسی و کا فر ہونے کی حالت میں کی ہو جیسے فر مان ہے گھو اللّذی حَلَقَکُم فَدِنَگُم مَانِ وَانَ ہونے کی حالت میں کی ہے جیسے فر مان ہے گھو الّذی کے لَقَکُم فَدِنَگُم مُوانِ وَانْ مُوانِ کھی کے اللہ کیاں آدری کی پیدائش موسی و کا فر ہونے کی حالت میں کی ہونے میں ان ہے گھو اللّذی حَلَقَکُم فَدِنَگُم مُوانِ وَ کُونُ ہونے کی حالت میں کی ہے جیسے فر مان ہے گھو اللّذی حَلَقَکُم فَدِنَگُم مَانِ کونُون کی خوالے کی حالت میں کی ہے جیسے فر مان ہے گھو الّذی کی حَلَقَکُم فَدِنَگُم مَانِ کے کونوں وکا فر ہونے کی حالت میں کی جیسے فر مان ہے گھو اللّذی کی حَلَق کُم فَدِنَگُم مُونِ کُونُون کے کونوں کی حالت میں کونوں کی حالت میں کی حالت میں کی ان کی خوان کی حالت میں کونوں کی حالت میں کی حال کی حال کی کی حال کی کی حالت میں کی حالت میں کی حال کی کونوں کے کے حال کی حال کی کونوں کونوں کی کونوں کی کونوں کی کونوں کی کو

انہیں ای طرح قیامت کے دن اوٹائے گالیمی مومن و کافر کے گروہوں میں ای قول کی تا کید سے جاری شریف کی اس حدیث ہے جی ہوتی ہے جس میں حضور قرباتے ہیں اس کی تم جس کے سواکوئی اور معبور نہیں کتم میں سے ایک شخص جنتیوں کے اعمال کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے در میان صرف ایک بام بھر کا یا ہاتھ بھر کا فرق رہ جاتا ہے بھر اس پر کھھا ہوا سبقت کرجاتا ہے اور وہ دو ذخیوں کے اعمال شروع کر دیتا ہے اور اس میں واخل ہوجاتا ہے اور کوئی جہنیوں کے اعمال کرنے لگتا ہے یہاں تک کہ جہنم سے ایک ہاتھ یا ایک بام دور رہ جاتا ہے کہ تقذیر کا کھا آگے آجاتا ہے اور وہ جنتیوں کے اعمال کرنے لگتا ہے اور جنت نظین ہوجاتا ہے -دوسری روایت بھی اس طرح کی ہے اس میں ہے بھی اس کے وہ کام لوگوں کی نظروں میں جہنم اور جنت کے ہوتے ہیں اعمال کا دارومدار خاتے پر ہے ۔اور صدیث میں ہے ہرنس اس پر اٹھا یا جا گر جس پر تھا (مسلم)

ایک اور روایت میں ہے جس پرمرا-اگراس آیت سے مرادیبی لی جائے تواس میں اس کے بعد فرمان فَاقِمُ وَجُهَا فَ میں-بخاری وسلم کی حدیث میں ہے کہ ہر بچے فطرت پر بیدا کیا جاتا ہے بھراس کے ماں باپاسے یہودی یانصرانی کیا مجوی بنالیتے ہیں اور سیح مسلم کی حدیث جس میں فرمان باری ہے کہ میں نے اپنے بندول کوموحد وحنیف پیدا کیا ' پھر شیطان نے ان کے دین سے آہیں بہکا دیااس میں کوئی جمع کی وجہ ہونی چاہے اور وہ بیہ ہے کہ اللہ نے انہیں دوسرے حال میں مومن و کا فرہونے کے لئے پیدا کیا مھے حال میں تما م مخلوق کو ا پی معرفت وتو حیدیر پیدا کیاتھا کہاس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ جیسے کہاس نے ان سے روز میثاق میں عہد بھی لیاتھااوراس وعدے کوان کی جبلت و تھٹی میں رکھ دیا تھا' اس کے باوجوداس نے مقدمہ کیا تھا کہ ان میں سے بعض شقی اور بدبخت ہوں گے اور بعض سعیداور نیک بخت ہوں گے جیسے فرمان ہے کہ اس نے تنہیں پیدا کیا ، پھرتم میں ہے بعض کا فر ہیں اور بعض مومن- اور حدیث میں سے ہر خض صبح کرتا ہے ، پھر ا ينقس كي خريد وفروخت كرتاب كي هواك اي بين جواسة آزاد كرالية بين كيهاي بين جوأب بلاك كربيضة بين الله كي تقديرُ الله كي مخلوق میں جاری ہے اس نے مقدر کیا اس نے ہدایت کی اس نے ہرایک کواس کی پیرٹش دی چرر منمائی کی- بخاری وسلم کی حدیث میں ہے کہ جولوگ سعادت والول میں سے ہیں ان پرنیکیوں کے کام آسان ہوں گے اور جوشقاوت والے ہیں ان پر بدیاں آسان ہوں گی -چنانچہ قرآن کریم میں ہے اس فرقے نے راہ پائی اور ایک فرقے پر گمراہی ثابت ہو چکی چھراس کی وجہ بیان فرمائی کہ انہوں نے اللہ کوچھوڑ کر شیطانوں کودوست بنالیا ہے۔اس آیت سےاس مذہب کی تر دید ہوتی ہے جو بی خیال کرتے ہیں کہ اللہ تعالی کی مخص کو کسی معصیت کے ممل پر یا کسی محمراہی کے عقیدے پرعذاب نہیں کرتا' تاوقتیکہ اس کے پاس سیح چیز صاف آ جائے اور پھروہ اپنی برائی پرضداور عناد سے جمار ہے۔ كيونكه اگريه ند مهب صحيح موتا تو جولوگ ممراه بين ليكن خودكومدايت ير سجهة بين اور جوواقعي مدايت پر بين ان مين كوئي فرق ندمونا حاسبة تقاليكن الله تعالى نے ان دونوں میں فرق كيا ان كے نام ميں بھى اوران كے احكام ميں بھى - آيت آپ كے سامنے موجود ہے براہم ليجئے -

لَبَنِيُّ الدَمَ خُذُوْ ازِيْنَتَكُمُ عِنْدَكُلِّ مَسْجِدٍ وَكُلُوْ اوَاشْرَبُوْ الْبَنِيُّ الْمُسْرِفِيْنَ اللَّهُ ا

ا انانو ابرنماز كروقت اين زينت يعنى لباس ليليا كرو كهاؤ پوليكن حدسة شكر رجاؤ الشرحد سے گذر جانے والول كوپيندنبيس فرماتا 🔾

کرتے تھے جیسے کہ پہلے گز دا - ابن عباس فرماتے ہیں کہ' نظے مرددن کو طواف کرتے اور نگی عور تیں دات کو اس وقت عور تیں کہا کرتی تھیں کہ

اج اس کے خاص جہم کا کل حصہ یا مجھ حصہ گو خاہم ہولیکن کی کو دہ اس کا دیکنا جا تر نہیں کرتیں۔' پیس اس کے برعس مسلمانوں کو تھم ہوتا ہے کہ

اپنالباس پہن کر مجدوں میں جاؤ - اللہ تعالی زینت کے لیئے کو تھم دیتا ہے اور زینت سے مرادلباس ہے اورلباس وہ ہے جواعضائے مخصوصہ کو

چھپالے اور جو اس کے مواہو مثلاً اچھا کپڑ او غیرہ - ایک حدیث میں ہے کہ بید آ یت جو تیوں سمیت نماز پڑھنے کے بارے میں نازل ہوئی ہے

لیکن ہے بیغور طلب اور اس کی صحت میں بھی کلام ہے - واللہ اعلم - بی آیت اور جو پھواس کے معبی میں سنت میں وارد ہے اس سے نماز کرت تیں ہے اور نیست کرنا مستحب ثابت ہوتا ہے' خصوصاً جمعہ اور عبو کے دن اور خوشبولگا نا بھی مسنون طریقہ ہے اس لئے کہ وہ زینت میں سے بی ہے اور نیست کرنا مستحب ثابت ہوتا ہے' خصوصاً جمعہ اور عبو کے دن اور خوشبولگا نا بھی مسنون طریقہ ہے اس لئے کہ وہ زینت میں سے بی ہے اور مواک کرنا بھی' کیونکہ وہ بھی زینت کو پورا کرنے میں داخل ہے - بیٹھی یا در ہے کہ سب سے افغال لباس سفید کپڑ ا ہے' جسے کہ مشد احمد کی صحح صدیث میں ہے' سفید کپڑ وں کو ضرور کی جانو اور انہیں پہنؤ وہ سب سرموں مدیث میں ہے' سفید کپڑ وں کو ضرور کی جانو اور انہیں پہنؤ وہ میں بہتر سرمہ اثھ ہے' وہ نگاہ کو تیز کرتا ہے اور بالوں کو اگا تا ہے - سنن کی ایک اور حدیث میں ہے' سفید کپڑ وں کو ضرور کی جانو اور انہیں پہنؤ وہ بہت یا کہ صاف ہیں اور انہی میں اور اکو کھن دو۔

طبرانی میں مردی ہے کہ حضرت تمیم داری ٹے ایک چا درایک ہزار کوٹریدی تھی اور نماز و کے وقت اسے پہن لیا کرتے تھے۔ اس کے بعد آ دھی آ یت میں اللہ تعالی نے تمام طب کوادر حکمت کوجے کردیا ارشاد ہے کھاؤ پولیکن صدیہ بجاوز نہ کرو۔ ابن عباس کا تول ہے جو چاہ کھا ، جو چاہ کی لیکن دوبا توں سے بی اسراف اور تکبر۔ ایک مرفوع حدیث میں ہے کھاؤ 'پو پہنوا وڑھولیکن صدقہ بھی کرتے رہوا ور تکبر اور اسراف سے اور سے بچے رہوا اللہ تعالی پندفر ما تا ہے کہ اپنی فیمت کا اثر اپنے بندے کے جسم پردیکھے۔ آپ فرماتے ہیں کھاؤ اور صدقہ کر واور اسراف سے اور خود نمائی سے رکوفر ماتے ہیں انسان اپنے پیٹ سے زیادہ براکوئی برتن نہیں بھرتا انسان کو چند لقے جس سے اس کی پیٹے سیدھی رہے کانی ہیں اگر یہ بس میں شہوتو زیادہ سے زیادہ اپنی میں میں حصر کے ایک کھانے کے لئے ایک بائی کے لئے ایک سائس کے لئے۔ فرماتے ہیں اسراف ہے کہ ورفواف کرتے تھے وہ اس زمانہ جب میں بہری بہاں شکے ہوکر طواف کرتے تھے وہ اس زمانہ جب بی کوبھی اسراف ہے کہ اللہ کے حال کردہ کھائے کو حرام کرلیا جائے ایک اللہ کے حال کردہ کھائے کو حرام کرلیا جائے اللہ کی دول سے گزار کھائے بھی اسراف ہے کہ اللہ کے حال کی حذوں سے گزری کھی اسراف ہے۔ اللہ کی مقرر کردہ حرام وطال کی حذوں سے گزری کھی ورنہ سرف اور دشمن رس بن جاؤ گے۔

بِهُ سُلْطِنًا وَآنَ تَقُولُوا عَلَى اللهِ مَا لا تَعْلَمُونَ ۞

پوچیق کہ اللہ تعالیٰ نے جوزینت اپنے بندوں کے لئے پیدا کی ہے اور جو پاکیزہ روزیاں ہیں انہیں کس نے حرام کیا ہے؟ کہدے کہ بیسب پچھا بمان والوں کے لئے ہے زندگانی و نیا میں اور قیامت کے دن تو صرف ان کے ساتھ ہی مخصوص ہوگا' ای طرح ہم اپنی نشانیاں کھول کھول کر بیان فرماتے ہیں' ان کے لئے جوعلم رکھتے ہیں 0 کہدے کہ میرے پروروگار نے کل بے حیا تیوں کو فواہ کھلی ہوں خواہ چھی حرام کردی ہیں اور گناہ کواور تق کی سرشی کواور اللہ کے ساتھ اسے شریک تھبرانے کو جس کی کوئی دلیل اللہ نے نہیں اتاری اور اللہ کانام لے کرتم ہماراوہ کہنا جوئم نہیں جانے 0

آخر کارموش ہی اللہ کی رحمت کا سز اوار تھی ہرا: ہے ہے (آیت:۳۲) کھانے پینے کی ان بعض چیز وں کو بغیر اللہ کے فرمائے حرام کر لینے والوں کی تر دید ہور ہی ہے اور انہیں ان کے فعل سے روکا جارہا ہے۔ یہ سب چیزیں اللہ پر ایمان رکھنے والوں اور اس کی عبادت کرنے والوں کی تر دید ہور ہی ہوں گئی ہور اللہ کی دن یہ الگ کر دیتے جا کیں گے اور صرف کے لئے ہی تیار ہوئی ہیں گورن ہیں اللہ کی نعمتوں سے نوازے جا کیں گے۔ ابن عباس راوی ہیں کہ شرک نظے ہوکر اللہ کے گھر کا طواف کرتے تھے سٹیاں اور تالیاں بجاتے جاتے ہوئے۔ پس بہ آیات اتریں۔

اثم اور بغی کیا فرق ہے: ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ٣٣) بخاری وسلم میں ہے رسول الله علیہ وسلم فرماتے ہیں الله ہے زیادہ غیرت والا کوئی نہیں سورہ انعام میں چھی کھلی ہے حیاؤں کے متعلق پوری تفسیر گزر چکی ہے اور الله تعالیٰ نے ہرگناہ کوحرام کر دیا ہے اور ناحق ظلم و تعدی سرشی اور غرور کو بھی اس نے حرام کیا ہے ۔ پس ' اثنہ ' سے مراد ہروہ گناہ ہے جوانسان آپ کرے اور ' بغی ' سے مرادوہ گناہ ہے جس میں دوسرے کا نقصان کرے یا اس کی حق تلفی کرے ۔ اسی طرح رب کی عبادت میں کسی کوشر کیک کرنا بھی حرام ہے اور ذات حق پر بہتان باند ھنا بھی مثلاً اس کی اولا دیتانا وغیرہ - خلاف واقعہ باتیں بھی جہالت کی باتیں ہیں ۔ جیسے فرمان ہے ۔ فَا حُتَنبُو الرِّ حُسَ مِنَ اللهِ وَاللهِ مِن اللهِ الله

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ آجَلُ فَاذَا جَاءَ آجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُوْنَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿ لِبَنِي الدَمَرِ اِمِتَ اَيَاتِيَكُمُ رُسُلُ مِنْكُمُ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمُ الْيَّيِ فَمَنِ اتَّفَى وَاصْلَحَ فَلَا خَوْفُ عَلَيْهِمُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿ وَالَّذِيْنَ كَذَبُوْ الْإِيْنِا وَاسْتَكُبُرُوْا عَنْهَا وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿ وَالَّذِيْنَ كَذَبُوْ الْإِيْنِا وَاسْتَكُبُرُوْا عَنْهَا وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿ وَالَّذِيْنَ كَذَبُوْ الْإِيْنِا وَاسْتَكُبُرُوا عَنْهَا وَلَا هُمْ الْمِلْكَ آصَلْحَبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خُلِدُونَ ﴿

ہر توم کے لئے ایک وقت مقرر ہے جب ان کا وقت آپنچا ہے گھرنہ تو ایک ساعت وہ پیچے رہتے ہیں نہ ایک گھڑی آگے بڑھ سکتے ہیں ۞ اے انسانو! جب بھی تمہارے پاس تم میں سے رسول پنچیں جو میر سے احکام تم کو بڑھ کرسنا کیں 'تو جولوگ پر ہیزگاری اور اصلاح کرلیں' ان پر نہ تو کوئی ڈرخوف ہے اور نہ وہ اداس اور آزادہ ہوں گے ۞ ہاں جولوگ ہماری آیات کو جھٹلا کیں اور ان سے اکٹر بیٹھیں' وہی دوزخی ہوں گے جو ہمیشہ اس میں رہیں گے ۞

موت کی ساعت طے شدہ اور اٹل ہے: ☆ ☆ (آیت:۳۲-۳۳) ہرز مانے اور ہرز مانے والوں کے لئے اللہ کی طرف سے انتہائی مت مقرر ہے جو کسی طرح ٹل نہیں سکتی ٹاممکن ہے کہ اس سے ایک منٹ کی تاخیر ہویا ایک لمعے کی جلدی ہو- انسانوں کوڈرا تا ہے کہ جب وہ ر سولوں سے ڈرانا اور رغبت دلا ناسنیں تو بدکاریوں کوترک کر دیں اور اللہ کی اطاعت کی طرف جھک جائیں' جب وہ بیکریں **عے تو ہر کھئے' ہر** ڈر'ہرخوف اور ناامیدی سے محفوظ ہوجائیں گے اور اگر اس کے خلاف کیا' نہ دل سے مانا ن^یمل کیا تو وہ دوزخ میں جائیں گے اور وہیں پڑے جھلتے رہیں گے۔

فَمَنَ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللهِ كَذِبًا أَوْكَذَبَ اللهِ كَذَبًا أَوْكَذَبَ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ

اس سے بڑھ کرظالم اورکون ہوگا جواللہ پرجموٹ بہتان بائد ھے یااس کی آیات کو جھٹائے انہیں ان کالوں محفوظ میں لکھا ہوا حصہ تو ملے گا یہاں تک کہ جب ان کے رہاں ہیں؟ جواب دیں گے کہ وہ پاس ہمارے بھیج ہوئے فرشتے ان کی روح قبض کرنے کو آئیں گے تو کہیں گے کہ اللہ کے سواجنہیں تم بکارتے اور پوجے رہے وہ کہاں ہیں؟ جواب دیں گے کہ وہ باس میں میں میں میں کے کہ وہ باس کے کہ باس کے کہ وہ باس کی کہ وہ باس کے کہ باس کے کہ باس کی دور اس کے کہ وہ باس کے کہ باس کی کہ باس کی کہ باس کے کہ باس کی کہ باس کے کہ باس کی کہ باس کے کہ کہ باس کے کہ باس کے کہ باس

اللہ پر بہتان لگانے والاسب سے بڑا ظالم ہے: ہے ہے ہے اس کو ان کے اللہ تعالی ہو ہے ہوا للہ تعالی پر جھوٹا ہے ہان ہاں کا مقدر مطے اس کے معنی ایک تو یہ ہیں کہ انہیں سز اہوگی ان کے منہ کا لے ہول گئان کے ان کے اعلی کا بدلہ ل کررہے گا اللہ کے وعدے وعید پورے ہو کررہیں گے۔ دوسرے معنی یہ ہیں کہ ان کی عمر عمل رزق منہ کا لے ہول گئان کے ان کے اعلی کا بدلہ ل کررہے گا اللہ کے وعدے وعید پورے ہو کر رہیں گے۔ دوسرے معنی یہ ہیں کہ ان کی عمر عمل کرتی جولوں محفوظ میں کہ ماہ ہوا ہے کہ ونکہ اس کے بعد کا جملہ اس کی تا میر کرتا ہے۔ ای مطلب کی آیت جولوں محفوظ میں کہ ماہ ہو اپنی کھڑے ہوئی ہوں کے اللہ پر جھوٹی ہا تیں گھڑ لینے والے فلاح کو نہیں پاتے کو ونیا میں کچھوٹا کہ واٹھا لیں لیکن آتے ہوگا کہ وہ کے اللہ بالہ کی تا کہ ہوتا ہے کہ واللہ کو ہوں کے اس محفول کے ہو کہ ان کے اللہ واٹھا لیں لیکن سے تو میں ہے کا فروں کے کفر سے تو میں ہے کا فروں کے کفر سے تو میں ہوتا ہے کو میں سے اللہ واللہ کو ہوں کے اللہ تعالی دلوں کے جمید سے واقف بے تو میں گئا میں ان کے دوس کی اللہ وی کھور طفز کہتے ہیں ہوگا کہ ان کی دوحوں کو بھور طفز کہتے ہیں ان کی دوحوں کو بھی اس عذا ہے بھی اس عذا ہے بھی اس عذا ہے بھی اس میں جو اس میں ہوتا ہوں کے اس میں ان سے بھی اس عذا ہے بھی اس میں جو اس میں جو اس کے ہیں ہیں تو یہ نہیں دور سے معبود وں کو کہوں نہیں بھارتے کہوں نہیں اس عذا ہے بھی لیں آتے وہ کہاں ہیں؟ تو یہ نہیں ان سے اب کی نقع کی امیر نہیں رہی کہا تہ ہی اقرار کر کے مرتبے ہیں۔''

قَالَ ادْخُلُوا فِنَ أَمَمِ قَدْ خَلَتُ مِنْ قَبْلِكُمْ مِنْ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ فِي الْخَارِ حُكْلَما دَخَلَتُ الْمَالَةُ لَعَنَتُ الْخَتَهَا حَتَّى وَالْإِنْسِ فِي النَّارِ حُكْلَما دَخَلَتُ الْمَالَةُ لَعَنَتُ الْخَتَهَا حَتَّى الْذَادَ ارْكُوْا فِيْهَا جَمِيعًا فَالتَّ الْخُرْبِهُمْ لِلْأَوْلِلْهُمْ رَبَّنَا الْذَادَ الْخُرْبِهُمْ لِلْأَوْلِلْهُمْ رَبَّنَا الْذَارِ فَالَا فَالِيهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِنَ النَّارِ فَالَ

لِكُلِّ ضِعْفٌ وَلَكِنَ لا تَعْلَمُونَ ٥

الله تعالی فرمائے گا جوامتیں تم سے پہلے جنوں اور انسانوں کی گذر چکی ہیں ان میں ال کرتم بھی جنوا جب بھی جوامت جائے گی'وہ دوسری اپنی جیسی امت پر لعنت کرے گی جب سب کے سب وہاں جمع ہوجا نمیں گے تو ان میں سے چھلے انگلوں کی نسبت کہیں گے کہ اے اللہ ان اوگول نے ہی جمیں گمراہ کیا' اب تو انہیں آگ کا دو ہرا دو ہرا دو ہرا دو ہرا عذاب و نے جواب ملے گا کہ ہرا یک کیلئے ہی دو ہرا ہے لیکن تم نہیں جانے 🔾

کفارکی گردنوں میں طوق: ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ الله تعالی قیامت کے دن شرکوں کو جواللہ پرافتر ابا ، صفح ہے اس کی آبات کے جہام میں جاؤ۔

تے فرمائے گاکتم بھی اپنے جیسوں کے ساتھ جوتم سے پہلے گزر کے جیں خواہ وہ جنات میں سے ہوں خواہ اند ول میں سے جہام میں جاؤ۔
فی النار 'یاتو فی امم کا بدل ہے یا فی امم میں فی معنی میں مع کے ہے۔ جرگروہ اپنے ساتھ کے اپنے جیسے روہ پا بعث کر سے گا جیل اللہ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ' تم ایک دوسرے سے اس روز کفر کرو گے۔' اور آبت میں ہے اِذُ تَبَرُّ اللّٰهِ یَا یَعْن وہ ایسا براوقت ہو گا کہ گروا پنے چیلوں سے وست بروار ہو جا کیں گئے عذا بوں کو و کھتے بی آپس کے سارے تعلقات اُوٹ جا کیں گے۔ مرید لوگ اس قت کہیں گے کہ اگر جمیں بھی یہاں سے پھروالی و نیا میں جا نامل جائے تو جیسے یہ لوگ آج ہم سے بیزار ہو گئے جین ہم بھی ان سے بالکل ہی وست بروار ہو جا کیں گئے سراسر موجب حسر سے ہوں کے اور بیہ وست بروار ہو جا کیں گئے سراسر موجب حسر سے ہوں کے اور بیہ ورز نے سے بھی آزاد شہوں گے۔

یہاں فرماتا ہے کہ جب بیسارے کے سارے جہنم میں جا چیس گوتو پھیلے یعنی تابعداراور مریداور تقلید کرنے والے اگلوں سے

یعنی جن کی وہ مانتے رہے ان کی بابت اللہ تعالی سے فریاد کریں گئاس سے فلا برہے کہ بیگراہ کرنے والے ان سے پہلے ہی جہنم میں موجود

ہوں گے کیونکہ ان کا گناہ بھی ہو ھا ہوا تھا، کہیں گے کہ یا اللہ انہیں دگنا عذاب کر چنا نچہ اور آیت میں ہے بیوم تقلّب وَ جُوهُهُ مُ فیی

النّارِ الْحُ جَبَدَان کے چہرے آتش جہنم میں ادھر سے ادھر جولئے جاتے ہوں گئاس وقت حسرت وافسوں کرتے ہوئے کہیں گئے کہ کاش کہ

ہم اللہ رسول سے منظیع ہوتے 'یا اللہ ہم نے اپنے سرواروں اور بروں کی تابعداری کی جنہوں نے ہمیں گراہ کر دیا'یا اللہ انہیں دگنا عذاب کو ایس کی برائیوں کا پورا پورا بدلیل چکا ہے۔ جیسے فرمان ہے اللّذِینَ کَفَرُو ا وَصَدُّو اُ اَنْہِیں جَابِ ملک ہرائیک کے لئے دِگنا ہے بعنی برائیک کو اس کی برائیوں کا پورا پورا بدلیل چکا ہے۔ جیسے فرمان ہے الّذِینَ کَفَرُو ا وَصَدُّو اُ وَصَدُّو اُ وَصَدُّواً وَسَدُّواً اللّٰهِ زِدُنْهُم عَذَا بُا الْحُ جَنٰہوں نے کفر کیا اور راہ رہ سے روکا 'ان کا ہم عذاب اور زیادہ کریں گے۔ اور آیت میں ہے ان کے بوجھان و کیکھی اٹھا کیں گے۔ اور آیت میں ہے ان کے بوجھان کی براء سے مائیوں نے بینی سے مراہ کیا۔

پرا د سے با کیں گے جن کو انہوں نے بطمی سے محراہ کیا۔

وَقَالَتُ الْوَلْهُمْ لِأَكْفُرْنِهُمْ فَمَاكَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنَ فَطَالَتُ اللَّهُمُ الْكُمُ عَلَيْنَا مِنَ فَضَيْلِ فَذُوقُوا الْعَدَابِ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ ١٠٠٠ فَضَيْلِ فَذُوقُوا الْعَدَابِ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ ١٠٠٠

اس پرا گلے لوگ چھپلوں ہے کہیں مے کہ لوتمہیں ہم پر کوئی فضیلت نہیں رہی کپس تم سب اپنے کئے کرتوت کے بدلے عذابوں کا مزہ چکھو 🔾

(آیت: ۳۹) اب وہ جن کی مانی جاتی رہی اپنے مانے والوں سے کہیں گے کہ جیسے ہم گراہ تھ تم بھی گراہ ہوئے اب اپنے کرتوت کا بدلہ اٹھاؤ - اور آیت میں ہے وَلَوُ تَرْی اِذِ الظّٰلِمُونَ مَوْقُونُونُ عِنْدَرَبِّهِمُ کاش کہ تو دیکھا جب کہ یہ گنہگاراللہ کے

سامنے کھڑے ہوئے ہوں گئا کہ دوسرے پرالزام رکھ رہے ہوں گئ ضعیف لوگ متکبروں ہے کہیں گے کہ اگرتم نہ ہوتے تو ہم مومن بن جاتے 'وہ جواب دیں گے کہ کیا ہم نے تہ ہیں ہدایت ہے روکا تھا؟ وہ تو تہارے سامنے کھی ہوئی موجود تھی' بات ہے ہے کہ تم خود بی گئہگار' بدکردار تھے۔ یہ پھر کہیں گے کہ نہیں نہیں تہاری دن رات کی چالا کیوں نے اور تہاری اس تعلیم نے (کہ ہم اللہ کے ساتھ کفر کریں اور اس کے شریکے تھہرا کیں) ہمیں گم کردہ راہ بنادیا' بات ہے کہ سب کے سب اس وقت بخت نادم ہوں گے لیکن ندامت کو د بانے کی کوشش میں ہوں گے' کفار کی گردنوں میں طوق پڑے ہوں گے اور انہیں ان کے اعمال کا بدلہ ضرور دیا جائے گا شام ندزیادہ بلکہ (پوراپورا)۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوا بِالْتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا غَنْهَا لَا ثُفَتَّخُ لَهُمْ الْبُوابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلِحَ الْجَمَلُ فِي الْبُوابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلِحَ الْجَمَلُ فِي الْبُولِ الْجَنِيلُ الْجَمَلُ فِي الْمُجْرِمِينَ ﴿ لَهُ مُرِفِي جَهَنَّمَ الْمُجْرِمِينَ ﴿ لَهُ مُرْفِقِهِمْ خَوَاشٍ وَكَذَلِكَ نَجْزِي الظّلِمِينَ ﴿ وَكَ ذَلِكَ نَجْزِي الظّلِمِينَ ﴿ وَكَ ذَلِكَ نَجْزِي الظّلِمِينَ ﴾

ہماری آیات کو جمٹلانے والوں اوران سے اکر بیٹھنے والوں کے لئے نیٹو آسان کے درواز سے کھولے جائیں گئے اور نیوہ جنت میں پہنچ کیس کے یہاں تک کہ اون سوئی کے ناکے میں سے گذر جائے 'گنہگاروں کو ہم الی ہی سزادیا کرتے ہیں ۞ ان کے لئے آگ ہی کا مجھونا ہوگا اور ان کے اوپر سے اوڑ ھینا بھی آگ ہی کا ہوگا ہم ناانصافوں کو ای کے ایک جی انصافوں کو اس کے لئے آگ ہی کا جھونا ہوگا اور ان کے اوپر سے اوڑ ھینا بھی آگ ہی

بدکاروں کی روحیں دھتکاری جاتی ہیں: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ﴿ ﴿ آیت: ﴿ ﴿ ﴾ ﴾ کافروں کے نہو نیک اعمال اللہ کی طرف چڑھیں ندان کی دعا کیں جو لیے ہوں نہیں دوحوں کے لئے آسان کے درواز سے کھیں ۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ جب بدکاروں کی روحین قبض کی جاتی ہیں اور فرشتے انہیں لے کرآسانوں کی طرف چڑھتے ہیں تو فرشوں کی جس جماعت کے پاس سے گزرتے ہیں وہ کہتے ہیں بی خبیث روح کس کی اور فرشتے انہیں لے کرآسانوں کی طرف چڑھتے ہیں کہ فلال کی کہاں تک کہ بیاسے آسان کے درواز مے تک پہنچاتے ہیں کیکن ان کے لئے درواز ہوں نہیں جاتا ۔

پھر حضور ﷺ نے آیت لا تُفَتَّحُ لَهُمُ اَبُوابُ السَّماَءِ پڑھی۔ یہ بہت ہی حدیث ہے جوسن میں موجود ہے مومن کی روح کے ساتھ فرشتوں کا برتا و مسندا حمد میں بیحدیث پوری یوں ہے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنفر ماتے ہیں ایک انصاری کے جناز ب میں ہم حضور کے ساتھ ہے جب قبرستان پہنچ تو قبر تیار ہونے ہیں کچھ درتھی ہم سب بیٹھ گئے اور اس طرح خاموش اور بااوب ہے کہ گویا ہمارے سروں پر پر پرند ہیں ہی میں آپ نے سراٹھا کروو باریا تین ہمارے سروں پر پر پرند ہیں ہی میں آپ نے سراٹھا کروو باریا تین ہمارہ مے ضرمایا کہ عذاب قبر سے اللہ تعالی کی پناہ طلب کرو پھر فرمایا مومن جب دنیا کی آخری اور آخرت کی پہلی گھڑی میں ہوتا ہو اس کے بارہم سے فرمایا کہ عذاب قبر سے اللہ تعالی کی پناہ طلب کرو پھر فرمایا مومن جب دنیا کی آخری اور آخرت کی پہلی گھڑی میں ہوتا ہو اس کے باس آسان سے نورانی چہروں والے فرشتے آتے ہیں گویا کہ ان کا مندآ فیاب ہے ان کے ساتھ جنت کا گفن اور جنت کی خوشبوہ وتی ہے وہ آ کرم نے والے مومن کے پاس بیٹھ جاتے ہیں جہاں تک اس کی نگاہ کام کرتی ہے فرشتے ہی فرشتے نظر آتے ہیں پھر حضرت ملک الموت آ کراس کے سر بانے بیٹھ جاتے ہیں اور فرماتے ہیں ان السمینان والی روح اللہ کی مغفرت اور رضامندی کی طرف چل بیا سے ہی وہ وہ تی اس کے منہ سے پائی کا قطرہ ٹیک جائے ای وقت ایک پلک جھی ہے کے برابر کی دیر ہیں وہ جنتی فرشتے اس کی طرح بدن سے نکل جاتی ہو تت ایک پلک جھی ہے کے برابر کی دیر ہیں وہ جنتی فرشتے اس

پاک روح کواپنے ہاتھوں میں لے لیتے ہیں اورجنتی کفن اورجنتی خوشبو میں رکھ لیتے ہیں'اس میں الیی عمدہ اور بہترین خوشبونکلتی ہے کہ بھی ونیا

والوں نے نہ سوتھی ہوا ب بیا ہے لے کرآ سانوں کی طرف چڑھتے ہیں فرشتوں کی جو جماعت انہیں ملتی ہے وہ پوچھتی ہے کہ یہ پاک روح کس کی ہے؟ بیاس کا بہتر ہے بہتر جونام ونیا میں مشہور تھا' وہ لے کر کہتے ہیں فلاس کی' یہاں تک کہ آسان ونیا تک پہنچ جاتے ہیں دروازہ کھلوا کراو پر چڑھ جاتے ہیں بہاں ہے اس کے ساتھ اسے دوسرے آسان تک پہنچانے کے لئے فرشتوں کی اور بڑی جماعت ہو جاتی ہے ای

طرح ساتویں آسان تک چینجتے ہیں اللہ عز وجل فرما تاہے اس میرے بندے کی کتاب علمیین میں رکھ کراوراسے زمین کی طرف لوٹا دومیں نے

انہیں اس سے پیدا کیا ہے اس میں لوٹاؤں گا اور اس سے دوبارہ نکالوں گا۔قبر میں سوال وجواب اورقبر کا ساتھی پس وہ روح کوٹا دی جاتی ہے ً و ہیں اس کے پاس دوفر شنتے آتے ہیں؟ اسے بٹھاتے ہیں اور اس سے بوچھتے ہیں کہ تیرارب کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے کہ میرارب اللہ ہے،

پھر پوچھتے ہیں تیرادین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے میرادین اسلام ہے' پھر پوچھتے ہیں کہوہ فخص جوتم میں بھیجے گئے' کون تھے'وہ کہتا ہے وہ رسول اللہ

تقصلی الله علیه وسلم فرشت اس سے دریافت کرتے ہیں کہ تھے کیے معلوم ہوا؟ جواب دیتا ہے کہ میں نے اللہ کی کتاب پراھی اس پرایمان لایا اوراسے سچامانا' وہیں آسان سے ایک منادی ندا کرتا ہے کہ میر ابندہ سچاہے اس کے لئے جنت کا فرش بچیاد واسے منتی لباس پہنا دواوراس کے

لئے جنت کا دروازہ کھول دؤ پس اس کے پاس جنت کی تروتازگی اس کی خوشبواوروہاں کی ہوا آتی رہتی ہےاوراس کی قبر کشادہ کردی جاتی ہے جہاں تک اس کی نظر پہنچتی ہےا ہے کشادگی ہی کشادگی نظر آتی ہے۔اس کے پاس ایک نہایت حسین دجمیل شخص لباس فاخرہ پہنے ہوئے خوشبو

لگائے ہوئے آتا ہے اور اس سے کہتا ہے خوش ہوجا' یہی وہ دن ہے جس کا تحقیے وعدہ دیا جاتا تھا -اسسے پوچھتا ہے تو کون ہے؟ تیرے

چېرے سے بھلائی پائی جاتی ہے وہ جواب ویتا ہے کہ میں تیرانیک عمل ہون اب تو مومن آرز وکرنے لگتا ہے کداللہ کرے قیامت آج ہی قائم ہوجائے تا کہ میں جنت میں پہنچ کراپنے مال اوراپنے اہل وعمال کو پالوں کافر مشرک کی روح کے ساتھ فرشتوں کا برتاؤ - کافر کی جب دنیا کی

آخر گھڑی آتی ہے تواس کے پاس ساہ چہرے والے فرشتے آسان ہے آئے ہیں ان کے ساتھ ٹاٹ ہوتا ہے اس کی نگاہ تک اسے یہی نظر آتے ہیں پھر ملک الموت آ کراس کے سر ہانے بیٹھ جاتے ہیں اور فرماتے ہیں اے خبیث روح اللہ کی ناراضکی اوراس کے غضب کی طرف

چل بین کروہ روح بدن میں چھینے لگتی ہے جے ملک الموت جراتھ بیث کرنکا لتے ہیں اس وقت وہ فرشتے ان کے ہاتھ سے ایک آ کھ جھیکنے میں لے لیتے ہیں اور اس جہنمی ٹاٹ میں لیٹ لیتے ہیں اور اس سے نہایت ہی سڑی ہوئی بد بونکلتی ہے سیاسے لے کرچڑ سے لکتے ہیں فرشتوں

کا جوگروہ ملتا ہے'اس سے بوج متنا ہے کہ بینا پاک روح کس کی ہے؟ بیاس کی روح جس کا بدترین نام دنیا میں تھا' انہیں بتاتے ہیں' پھرآ سان کا دروازهاس کے نئے تھلوانا جا ہے ہیں مرکھولانہیں جاتا ، پھررسول اللہ علیہ نے قرآن کریم کی بیآیت لا تفتح الخ " تلاوت فرمائی -

جاتى ہے گھرآ پ نے بیآ یت الاوت فرمائی وَمَنُ يَّشُرِكُ بِاللّٰهِ فَكَانَّمَا خَرَّمِنَ السَّمَآءِ فَتَخَطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْتَهُوِيُ بِهِ الرِّيْحُ فِی مَکان سَجِیْقِ لیعی جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا گویادہ آسان سے گریڑا پس اسے یا تو پرندا چک لے جا کیں گے یا ہوا کیں کی دور دراز کی ذراؤنی و بران جگه پر بھینک دیں کیقبر میں سوال وجواب اور قبر کا ساتھی اب اس کی روح اس کے جسم میں لوٹائی جاتی ہے اور اس

جناب باری عز وجل کا ارشاد ہوتا ہے اس کی کتاب مجین میں سب سے یٹیے کی زمین میں رکھو کچراس کی روح وہاں سے کھینک دی

کے پاس دوفر شتے وینچتے ہیں اے اٹھا کر بٹھاتے ہیں اور پوچھتے ہیں تیرارب کون ہے؟ یہ کہتا ہے ہائے ہائے مجھے خرنہیں پھر پوچھتے ہیں' تیرا دین کیا ہے؟ جواب دیتا ہے افسوس مجھے اس کی بھی خرنہیں پھر پوچھتے ہیں بتااس شخص کی بابت تو کیا کہتا ہے جوتم میں بھیجے گئے تھے؟ یہ کہتا ہے آ ہ افسوس میں اس کا جواب بھی نہیں جانتا' اس وقت آ سان سے ندا ہوتی ہے کہ میرے اس غلام نے غلط کہا' اس کے لئے جہنم کی آ گ بچھا

دواورجہنم کا دروازہ اس کی قبر کی طرف کھول دو وہاں سے اسے گرمی اور آ گ کے جھو نکے آئے گئے ہیں اس کی قبراس پر تنگ ہوجاتی ہے یہاں تک کہادھر کی پہلیاں ادھراور ادھر کی ادھر ہو جاتی ہیں'اس کے پاس ایک شخص نہایت مکروہ اور ڈراؤنی صورت والا'برے کپڑے پہنے بری بد بووالا آتا ہےاوراس ہے کہتا ہے کہا ب اپنی برائیوں کا مزہ چکھاسی دن کا تجھ سے دعدہ کیا جاتا تھا'یہ یو چھتا ہےتو کون ہے؟ تیرے تو چرے سے وحشت اور برائی طیک رہی ہے؟ وہ جواب دیتا ہے کہ میں تیرا ضبیث عمل ہوں کیے کہتا ہے یا اللہ قیامت قائم نہ ہوانجام کارای روایت کی دوسری سند میں ہے کہ مومن کی روح کود کھے کرآ سان وز مین کے تمام فرشتے دعائے مغفرت ورحمت کرتے ہیں اس کے لئے آ مانوں کے درواز کے کھل جاتے ہیں اور ہر دروازے کے فرشتوں کی تمنا ہوتی ہے کہ اللہ کرے بیروح ہماری طرف ہے آسان پر چڑھے۔ اس میں پیجی ہے کہ کا فری قبر میں اندھا' بہرا' گونگافرشتہ مقرر ہوجاتا ہے جس کے ہاتھ میں ایک گرز ہوتا ہے کہ اگرا ہے کسی بڑے پہاڑ پر مارا جائے تو وہ مٹی ہوجائے' پھراہے جبیباوہ تھا'اللہ تعالیٰ کردیتا ہے'فرشتہ دوبارہ اے گرز مارتا ہے جس سے یہ چیخنے چلانے لگتا ہے جیےانسان اور جنات کے سواتما مخلوق منتی ہے'ابن جریر میں ہے کہ نیک صالح تخص سے فرشتے کہتے ہیں'اے مطمئن نفس جوطیب جسم میں تھا' تو تعریفوں والا بن کرنکل اور جنت کی خوشبواور شیم جنت کی طرف چل-اس اللہ کے پاس چل جو تجھ پر غصے نہیں ہے۔ فرماتے ہیں کہ جب اس روح کو لے کر آ سانوں کی طرف چڑھتے ہیں درواز ہ کھلواتے ہیں تو پوچھا جاتا ہے کہ بیکون ہے بیاس کا نام بتاتے ہیں تووہ اسے مرحبا کہہ کروہی کہتے ہیں ' یہاں تک کہ بیاس آسان میں بینچتے ہیں جہاں اللہ ہےاس میں یہ بھی ہے کہ بر مے مخص سے وہ کہتے ہیں اے ضبیث نفس! جو ضبیث جسم میں تھا تو ہرا بن کرنگل اور تیز کھولتے ہوئے پانی اور لہو پیپ اور اس قتم کے مختلف عذا بوں کی طرف چل اس کے نگلنے تک فرشتے اسے یہی سناتے رہتے ہیں' پھراسے لے کرآ سانوں کی طرف چڑھتے ہیں' یو چھاجا تا ہے کہ بیکون ہے؟ بیاس کا نام بتاتے ہیں تو آسان کے فرشتے کہتے ہیں' اس خبیث کومر حبانہ کہؤ میھی جبیث جسم میں توبد بن کرلوٹ جا اس کے لئے آسان کے درواز نے بیں کھلتے اور آسان وزمین کے درمیان چھوڑ دی جاتی ہے پھر قبر کی طرف اوٹ آئی ہے-

ابن جریج نے کھا ہے کہذان کے اعمال چڑھیں ندان کی رومیں اس سے دونوں تول ال جاتے ہیں۔ واللہ اعلم-اس کے بعد کے جلے میں جہور کی قرات تو جَمَلُ ہے اس کے معنی بڑا ہے جیں۔ حلے میں جہور کی قرات تو جَمَلُ ہے اس کے معنی بڑا ہے جیں۔ مطلب بہ ہرصورت ایک ہی ہے کہ نداونٹ سوئی کے ناکے سے گذر سکے نہ پہاڑ اس طرح کا فر جنت میں نہیں جاسکتا'ان کا اوڑ ھنا پچھونا آگ ہے اور ظالموں کی بہی سزا ہے۔

وَالَّذِيْنَ الْمَنُولَ وَعَمِلُوا الصّلِحْتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسَعَهَا اللَّهِ وَسُعَهَا الْحَلْدُونَ ﴿ الْجَنَّةِ فُمْ فِيْهَا خُلِدُونَ ﴿ الْجَنَّةِ فُمْ فِيْهَا خُلِدُونَ ﴿ الْجَنَّةِ فُمْ فِيْهَا خُلِدُونَ ﴿

. جن لوگوں نے ایمان قبول کر کے نیک اعمال کئے ناممکن ہے کہ ہماری طرف ہے کسی پروہ بو جھڈ الا جائے جس کا وہ تحمل نہ ہو سکے' بیلوگ جنتی ہیں اور بیو ہیں ہمیشہ

ریخے والے ہیں 🔾

الله تعالیٰ کے احکامات کی تعمیل انسانی بس میں ہے! ﴿ ﴿ آیت: ۴۲) اوپر گنهگاروں کا ذکر ہوایہاں اب نیک بختوں کا ذکر ہورہا ہے کہ جن کے دل میں ایمان ہے اور جوابیے جسم ہے قرآن وحدیث کے مطابق کام کرتے ہیں بخلاف بدکاروں کے کہ وہ دل میں کفرر کھتے ہیں اور عمل ہے دور بھا گتے ہیں۔ پھر فرمان ہے کہ ایمان اور نیکیاں انسان کے بس میں ہیں۔ اللہ کے احکام انسانی طاقت ہے زیادہ نہیں

ہں-ایسےلوگ جنتی ہیں اور ہمیشہ جنت میں ہی رہیں گے-

وَ نَزَعْنَا مَا فِنَ صُدُوْرِهِ مِ مِّنْ غِلِّ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهُارُ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلهِ الَّذِي هَدْتَ الْهِذَا " وَمَا كُنَّ لِنَهْتَدِيَ لَوْ لَآ اَنْ هَدْنَا اللَّهُ ۚ لَقَدْ جَاءَتُ رُسُلُ رَبِّنَ بِالْحَقِّ وَنُوْدُوْ النِ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُهُ تَعْمَلُوْنَ ۞

ان کے سینوں میں جوکینہ تھا'ہم نے سب نکال دیا'ان کے بینچے سے نہریں اہریں بہر ہی ہیں' یکہیں گے کھمل تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے ہمیں اس کی راہ وکھائی ہم تو اس کی راہ پاہی نہ سکتے تھے اگر اللہ تعالیٰ ہماری رہبری نہ کرتا یقنینا ہمارے پاس رب کے رسول حق لائے منادی کی جائے گی کہ یہی وہ جنت ہے جس کے تم بسبباب كئ موت اعمال كوارث بنادية كتي مو

(آیت: ۲۳) ان کے دلول میں ہے آپس کی کدورتیں' حسد بغض دور کردیئے جائیں گے۔ چنانچے سیح بخاری شریف میں حدیث میں ہے کہ مومن آگ سے چھٹکا را حاصل کر کے جنت و دوزخ کے درمیان ایک ہی بل پر روک دیئے جائیں گے وہاں ان کے آپس کے مظالم کا بدلہ ہوجائے گااور یاک ہوکر جنت میں جانے کی اجازت یا نمیں گے واللہ وہ لوگ اپنے اپنے درجوں کواور مکا نوں کواس طرح پہچان لیس کے جیے دنیا میں جان لیتے تھے بلکہ اس سے بھی زیادہ -سدی رحمتہ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ اہل جنت دروازہ جنت پر ایک درخت ویکھیں گے جس کی جڑوں کے پاس سے دونہریں بہدرہی ہوں گئ بیان میں سے ایک کا پانی پئیں گے جس سے دلوں کی کدورتیں دھل جا کیں گئ بیہ شراب طہور ہے' پھر دوسری نہر میں تخسل کریں گے جس سے چپروں پرتر وتازگی آ جائے گی' پھر نہ تو بال بھھریں نہ سرمہ لگانے اور سنگھار کرنے کی ضرورت يڑے-

حضرت على بن ابوطالب رضى الله تعالى عنه ہے بھى اسى جيسا قول مروى ہے جوآيت وَسِيُقَ الَّذِيُنَ اتَّقَوُا كَيْفِير ميں آئے گا- ان شاءاللد- آپ سے میکھی مروی ہے کہان شاءاللہ میں اورعثانُّ اور طلحہُ اور زبیرٌ ان لوگوں میں سے ہوں گے جن کے دل اللہ تعالیٰ ِ صاف کردے گا' فرماتے ہیں کہ ہم اہل بدر کے بارے میں بیآیت اتری ہے۔ ابن مردوبیمیں ہے'رسول اللہ عظیمی فرماتے ہیں' ہرجنتی کو ا پنا جہنم کا ٹھکا نا دکھایا جائے گا تا کہ وہ اور بھی شکر کرےاوروہ کہے گا کہ اللہ کاشکر ہے جس نے مجھے مدایت عنایت فرمائی – اور ہرجہنمی کواپنا جہنم کا ٹھکا نا دکھایا جائے گاتا کہاں کی حسرت بڑھے اس فت وہ کہے گا' کاش کہ میں بھی راہ یا فتہ ہوتا۔ پھر جنتیوں کو جنت کی جگہبیں دے دی جائیں گی اورا یک منادی ندا کرے گا کہ یہی وہ جنت ہے جس کے تم بسبب اپنی نیکیوں کے وارث بنادیئے گئے' یعنی تہمارے اعمال کی وجہ سے تمہیں رحمت رب ملی اور رحمت رب سے تم داخل جنت ہوئے - بخاری ومسلم کی حدیث میں ہے کہ حضور گنے فر مایا' یا در کھو! تم میں سے کوئی بھی صرف این اعمال کی وجہ سے جنت میں نہیں جاسکتا' لوگوں نے پوچھا' آپ بھی نہیں؟ فرمایا میں بھی نہیں مگریہ کہ الله مجھے اپنی رحمت وفضل میں ڈھانی لے۔

وَنَاذَى اَصَحٰ الْجَتَّةِ اَصَحٰ التَّارِ آنَ قَدُ وَجَدُنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلَ وَجَدُتُهُ مِّا وَعَدَ رَبُّكُمُ مَا وَعَدَرَ البُّنَا حَقًّا فَهَلَ وَجَدُتُهُ مِّا وَعَدَرَ بُّكُمُ مَا وَعَدَرَ البُّكُمُ حَقًّا فَهَا وَهَدُونَ الْمُؤَدِّ الْبَيْنَهُ مُ النَّا لَعْنَهُ لَا لَعْنَهُ اللَّهُ وَيَبْعُونَهَا عَوَجًا وَهُمُ بِالْآخِرَةِ كَفِرُونَ هَنَ سَبِيلِ اللهِ وَيَبْعُونَهَا عَوَجًا وَهُمُ بِالْآخِرَةِ كَفِرُونَ هَنَ سَبِيلِ اللهِ وَيَبْعُونَهَا عَوَجًا وَهُمُ بِالْآخِرَةِ كَفِرُونَ هَ اللهِ وَيَبْعُونَهَا عَوَجًا وَهُمُ بِالْآخِرَةِ كَفِرُونَ هَا اللهِ وَيَبْعُونَهَا عَوَجًا وَهُمُ إِلَّا لِحَرَةً كَفِرُونَ هَا اللهِ وَيَبْعُونَهَا عَوَجًا وَهُمُ إِلَّا لِاخِرَةً كَفِرُونَ هَا اللهِ وَيَبْعُونَهَا عَوَجًا وَهُمُ إِلَّا لَاخِرَةً كَفِرُونَ هَا عَلَى اللّهِ عَلَيْ اللّهِ وَيَبْعُونَهَا عَوَجًا وَهُمُ إِلَا خِرَةً كَفِرُونَ هَا عَلَى اللّهِ عَلَيْ الْعَلَى الْعَلَا عَلَيْ الْعَلَى الْقَلَّى الْعَلَى الْعِلَى الْعَلَى الْعَلَى

جنتی جہنمیوں سے پکار کرکہیں گے کہ ہم سے ہمارے رب کا جو وعدہ تھا' ہم نے اسے بالکل بچاپایا' کیائم سے تمہارے رب نے جو دعدہ کیا تھائم نے بھی اسے بچاپایا' وہ جواب ویں گے کہ ہاں' پس اسی وقت ان کے درمیان ایک منادی ندا کرے گا کہنا انصافوں پر اللّٰہ کی لعنت ہے O جوراہ اللّٰہ سے لوگوں کورو کتے رہے اور اے میڑھا کرنے کی کھی مشکر ہی رہے O

جنتیوں اور دوز خیوں میں مکالمہ: ﴿ ﴿ آیت ٢٣٠ - ٢٥٥) جنتی جب جنت میں جاکرامن چین ہے بیٹے جاکیں گے تو دوز خیوں کو مرمندہ کرنے کے لئے ان ہے دریافت فرما کیں گے کہ ہم نے تو اپنے رب کے ان وعدوں کو جو ہم ہے کے گئے تھے جج پایا ہم آئی ہو۔

''ان'' یہاں پرمنرہ ہے تول بخذوف کا اور''قد'' تحقیق کے لئے ہے۔ اس کے جواب میں مشرکین ندامت ہے ہیں گے کہ ہاں ہم نے بھی اپنے رب کے ان وعدوں کو جو ہم ہے تھے فیکے پایا۔ جیسا سورہ صافات میں فرمان ہے کہ اہل جنت میں سے ایک ہے گا کہ میرا ایک ساتھی اپنے دب کے ان وعدوں کو جو ہم ہے تھے فیکے پایا۔ جیسا سورہ صافات میں فرمان ہے کہ اہل جنت میں سے ایک ہے گا کہ میرا ایک ساتھی تھا جو بھے تھے۔ تھوب کے ساتھ سوال کیا کرتا تھا کہ کہا تو بھی ان لوگوں میں سے ہے جو قیا مت کے قائل ہیں؟ کیا جب ہم مرکز می ہو جا کیں جو باکی سے جا میں گے؟ اور ہمیں برلے دیئے جا کیں گے؟ یہ کہدکروہ او پر سے جماع ککرد کی کھو گا تو اپنے اس ساتھی کو بھی جہتم میں پائے گا' کہے گاتم اللہ کی تو تو جھے بھی تباہ کرنے ہی کو تھا اگر میر ہے رب کا فضل شامل حال مال دیوں تو میں بھی آج گرفتار میز اب ساسل کی کو بھی جو نا مان رہے تھے اب بتاؤ دیا میں جو کہا کرتا تھا' کیا ہے قاد کہ ہم مرکز جینے والے اور بدلہ بھیننے والے ہی نہیں؟ اس جو تا اب بہاں پڑے کے اعتبار ہے تھے اب بتاؤ کیا ہے جادو ہے؟ یا تمباری آئی تعصین نہیں ہیں؟ اب بہاں پڑے جو بدر میں کا م آئے تھے اور جن کی لاشیں ایک کھائی میں تھیں' ڈاننا تھا اور یہ فرمایا تھا کہ اب ابوجہل بن ہشام' اے عتب بن رہید' اے شیب بن رہید اور دوسر سے مرداروں کا بھی نام لیا اور فرمایا' کیا تم نے اپنے دب کے وعدے کو تھے۔

ایک جمل میں نے تو اپنے رب کے وہ وعدے دکھے لئے جواس نے جھے اس کے تھے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نے فر مایا' یارسول اللہ اُآآ پان سے باتیں کررہے ہیں جوم کرم ردارہو گئے؟ تو آپ نے فر مایا'
اس کی تتم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میری بات کوتم بھی ان سے زیادہ نہیں سن رہے' لیکن وہ جواب نہیں دے سکتے - پھر فر ما تا ہے کہ
اس فت ایک منادی ندا کر کے معلوم کرا دے گا کہ ظالموں پر رہ کی ابدی لعنت واقع ہو پھی' جولوگوں کو راہ حق اور شریعت ہدیٰ سے
روکتے تھے اور چاہتے تھے کہ اللہ کی شریعت ٹیڑھی کر دیں تا کہ اس پرکوئی عمل نہ کرے' آخرت پر بھی انہیں یقین نہ تھا' اللہ کی ملا قات کونہیں
مانتے تھے آئی لئے بے پر واہی سے برائیاں کرتے تھے' حساب کا ڈرنہ تھا' اس لئے سب سے زیادہ بدزبان اور بدا عمال تھے۔

ان دونوں کے درمیان ایک آ ڑ ہے' اعراف پر کچھلوگ ہوں گے جو ہرایک کوان کے چیروں کے نشان سے پیچانتے ہوں گے' وہ جنتیوں نے کہیں گے کہتم پر سلام ہو گووہ جنت میں نہیں گئے لیکن انہیں امید ہے O اور جب ان کی نگامیں دوز خیوں کی طرف جا پڑتی ہیں تو کہتے ہیں'اے ہمارے پرورد گار جمیں ظالم لوگوں کے ساتھ نہ کردینا O

جنت او جنت او جنن میں ویواراوراعراف والے: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ٢ م یك ﴿ آیت: ٢ م یك) جنتوں اور دوز خیوں کی بات بیان فرما کرارشاد ہوتا ہے کہ جنت دوز خ کے درمیان ایک اور جاب حدفاصل اور دیوار ہے کہ وہ دوز خیوں کو جنت سے فاصلے پر رکھے۔ ای دیوار کا ذکر آیت فَضُرِ بَ بَیْنَهُمُ بِسُورٍ اِلْحَ مِیں ہے یعنی ان کے درمیان ایک دیوار حائل کردی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہے اس کے اندر دحمت ہے اور باہر عذا ب ہے اس کا نام اعراف ہے۔ اعراف عرف کی جمع ہے ہراو نچی زمین کو عرب میں عرف کہتے ہیں اس کئے مرغ کے سرکی کانگ (کلفی) کو بھی عرب میں عرف الدیك کہا جاتا ہے کیونکہ اونچی جگہ ہوتا ہے۔ ابن عہاں پھی لوگ درک درمیان جہاں پھی لوگ درک دینے جائیں گئے۔

سدگ فرماتے ہیں اس کا نام اعراف اس لئے رکھا گیا ہے کہ یہاں کے لوگ اور لوگوں کو جانتے ہجانتے ہیں یہاں کون لوگ ہوں گے جن کے گناہ اور نیکیاں برابر ہوں گی بعض سلف ہوں گے جن کے گناہ اور نیکیاں برابر ہوں گی بعض سلف ہوں گے جن کے گناہ اور نیکیاں برابر ہوں گی بعض سلف ہے جب کے بہت سے بھی بہی منقول ہے - حضرت حذیفہ من حضرت ابن عباس معرفت عظر ہے نے بہن فرمایا ہے اور بہی بعدوا لے مفسر بن کا قول ہے ۔ ایک مرفوع حدیث میں بھی ہے کیکن سنداؤہ محدیث غریب ہے ایک اور سند ہے مروی ہے کہ حضور سے جب ان لوگوں کی بابت جن کی نیکیاں بدیاں برابر ہوں اور جواعراف والے ہیں موال کیا گیا تو آپ نے فرمایا 'بدہ ہو نافر مان لوگ ہیں جوا ہے باپ کی اجازت بغیر کی نیکیاں بدیاں برابر ہوں اور جواعراف والے ہیں موال کیا گیا تو آپ نے فرمایا 'بدہ ہو نافر مان لوگ ہیں جوا ہے والدین کے نافر مان تھے 'تو برابی کی موالات ہوں کہ کے گئا اور اپنے والدین کے نافر مان تھے 'تو برابات ہیں جانے ہے شہادت نے روک دیا - ابن ماجہ وغیرہ میں بھی بیروایات ہیں ابرالتہ ہی کوان کی صحت کاعلم ہے 'بہت ممکن ہے کہ بیہ موقوف روایات ہوں 'بہرصورت ان ہے اصحاب اعراف کا حال معلوم ہور ہا ہے حضرت حذیفہ ہے جب ان کی بابت سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا ہوں جن کی نیکیاں بدیاں برابر برابر تھیں 'برائیوں کی وجہ ہے جنت میں نہ جاسے اور نیکیوں کی وجہ ہے جنم میں نہ جاسے اور نیکیوں کی وجہ ہے جنم میں نہ جاسے اور نیکیوں کی وجہ ہے جنم میں نہ جاسے اور نیکیوں کی وجہ ہے جنم میں نہ جاسے اور نیکیوں کی وجہ ہے جنم میں نہ جاسے اور نیکیوں کی وجہ ہے جنم میں نہ جاسے اور نیکیوں کی وجہ ہے جنم میں نہ جاسے اور نیکیوں کی وجہ ہے جنم میں نہ جاسے اور نیکیوں کی وجہ ہے جنم میں نہ جاسے کی اور نیکیوں کی وجہ ہے جنم میں نہ جاسے کو ان کی کیا تو ان کی وجہ ہے جنم میں نہ جاسے کی اور نیکیوں کی وجہ ہے جنم میں نہ جاسے کی اور نیکیوں کی وجہ ہے نو کی اور وہ بی کی نیکیاں ہی کی ان کی کی اندان کی فید ہے جنم میں نہ وہ کی کو بیاں کی کہ اندان کی وجہ ہے جنم میں نہ وجہ ہے کی کی دو بیاں کی کی دو بیاں کی کو بیاں تک کہ اندان کی وجہ ہے جنم میں نہ وجہ ہے کی کی دو بیاں کی کو بیاں تک کی اور دو بیاں کی کو بیاں کی کو بیاں کی کی کی دو بیاں کی کی دو بیاں کی کو بیاں کی کو بیاں کو کی کی کو بیاں کی کی کو بیت کی کی کی کی کو کی کی

اورآیت میں آپ سے مروی ہے کہ بیدوز خیول کود کھے کر ڈررہے ہول گے اور اللہ سے نجات طلب کررہے ہول گے کہ اچا تک

اللہ تعالی فرمائے گاجو چاہو ماگؤیہ مانگیں گے یہاں تک کہ ان کی تمام تمنا کیں اللہ تعالی پوری کردے گائی جرفر مائے گائان جیسی ستر گنا اور نعمتیں بھی میں نے تہہیں دین پھر یہ جنت میں جا کیں گئے وہ علامت ان پرموجود ہوگی جنت میں ان کا نام مساکین اہل جنت ہوگا۔ یہی روایت حضرت مجاہد ہے اپنے قول سے بھی مروی ہے اور یہی زیادہ ہی ہے۔ واللہ اعلم ایک حسن سند کی مرسل حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اعراف والوں کی نسبت دریافت کیا گیا تو آ پ نے فرمایا کہ ان کا فیصلہ سب سے آخر میں ہوگا رب العالمین جب اپنے بندوں کے ویصلہ کی تو ان سے فرمائے گا کہ تم لوگوں کو تمہاری نیکیوں نے دوز نے سے تو محفوظ کرلیا لیکن تم جنت میں جانے کے حقد ار ثابت نہیں ہوئے اب تم کو میں اپنی طرف سے آزاد کرتا ہوں 'جاؤ جنت میں رہو بھواور جہاں چاہو کھاؤیو' یہ بھی کہا گیا کہ بیزنا کی اولا د ہیں۔

ابن عساکر میں فرمان نبی ہے کہ مومن جنوں کو تو اب ہے اور ان میں سے جو برے ہیں انہیں عذاب بھی ہوگا ، ہم نے ان کے تو اب اور ان کے ایما نداروں کی بابت حضور ہے دریا فت کیا تو آپ نے فرمایا وہ اعراف میں ہوں گئے جنت میں میری امت کے ساتھ نہوں گے۔ ہم نے بو چھایا رسول اللہ اعراف کیا ہے؟ فرمایا جنت کا ایک باغ جہاں نہریں جاری ہیں اور پھل پک رہے ہیں۔ (بیبق) حضرت مجاہد فرماتے ہیں 'جنو رفت ہیں 'جنت دوزخ والوں کو جانتے ہیں 'پھر حضرت مجاہد فرماتے ہیں 'جنت دوزخ والوں کو جانتے ہیں 'پھر آپ نے ان آیات کی تلاوت کی اور فرمایا سب جنتی جنت میں جانے لگیں گو تو کہا جائے گا کہ تم امن وامان کے ساتھ بے خوف و خطر ہوکہ جنت میں جانے لگیں گو کہا جائے گا کہ تم امن وامان کے ساتھ بے خوف و خطر ہوکہ جنت میں جاؤ' اس کی سند گو تھیک ہے لیکن بی تو ل بہت غریب ہے ۔ کیونکہ روانی عبارت بھی اس کے خلاف ہے اور جمہور کا قول ہی جو او پر بیان ہوا 'غرابت سے خالی نہیں ۔ واللہ اعلم ۔ مقدم ہے 'کیونکہ آ بیت کے ظاہری الفاظ کے مطابق ہے 'حضرت مجاہد کا قول بھی جو او پر بیان ہوا 'غرابت سے خالی نہیں ۔ واللہ اعلم ۔ قرطبی رحتہ اللہ علیہ نے اس میں بارہ قول فل کے ہیں 'صلی 'انہیا ' ملاکہ وغیرہ ۔ یہ جنتیوں کو ان کے چرے کی رونق اور سفیدی سے قرطبی رحتہ اللہ علیہ نے اس میں بارہ قول فل کے ہیں 'صلی ' انہیا ' ملاکہ وغیرہ ۔ یہ جنتیوں کو ان کے چرے کی رونق اور سفیدی سے قرطبی رحتہ اللہ علیہ نے اس میں بارہ قول فل کے ہیں ' صلی ' انہیا ' ملاکہ وغیرہ ۔ یہ جنتیوں کو ان کے چرے کی رونق اور سفیدی سے قرطبی رحتہ اللہ علیہ نے اس میں بارہ قول فل کے ہیں ' صلی ' انہیا ' ملاکہ وغیرہ ۔ یہ جنتیوں کو ان کے چرے کی رونق اور سفیدی سے قرطبی رحتہ اللہ علیہ نے اس میں بارہ قول فل کے ہیں ' صلی ان کہ ان کی خوال کے چرے کی رونق اور سفید کے اس کو خور کی کو ان کے چرے کی رونق اور سفید کے جو سفید کی دونق اور سفید کے اس کو جرے کی دونق اور سفید کی دونق اور سفید کی دونوں کی دونوں کی موروں کے دور کی دونوں کی دونوں کی دونوں کی دونوں کی دونوں کو دور کی دونوں کی دونوں کی دونوں کے دور کی دونوں کی دون

اور دوز خیوں کوان کے چہرے کی سیابی سے پیچیان کیں گے۔ یہ یہاں اس لئے ہیں کہ ہرایک کا متیاز کرلیں اور سب کو پیچیان کیں یہ جنتیوں سے سلام کریں گے جہنیوں کود کھیو کھی کرالٹد کی پناہ چاہیں گے اور طمع رکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں بھی بہشت ہریں میں پہنچا دیں کے دل میں اللہ نے ای لئے ڈالا ہے کہ اس کا ارادہ انہیں جنت میں لئے جانے کا ہو چکا ہے۔ جب وہ اہل دوز نے کود کھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ پروردگار جمیں ظالموں میں سے نہ کر'جب کوئی جماعت جہنم میں پہنچائی جاتی ہے تو یہ اپنے بچاؤ کی دعا کیں کرنے لگتے ہیں۔ جہنم سے ان کے چہر سے ہو جا کیں جب جنت والوں کو دیکھیں گے تو یہ چیز چہروں سے دور ہو جائے گی۔ جنتیوں کے چہروں کے چہروں پر سیابی اور آ کھوں میں بھینگا پن ہوگا۔

اعراف والے ان لوگوں کو جنہیں وہ ان کے چہروں کے نشان سے پیچان لیس گئے کہیں گے کہیں تبہارے جمع جتھے نے تو کوئی فائدہ نہ پنچایا اور نہمہاری شخی اور بروائی کام آئی ۞ کیا یہی وہ لوگ ہیں جن کی نسبت تم قسمیں کھا کھا کر کہا کر ہے تھے کہ آئیس اللہ کوئی رحمت نہ دےگا؟ تم جنت میں جاؤ' نہتو تم پر کوئی ڈرخوف ہے اور نہ تم تمکین اور ہراساں ہوؤگے ۞

کفر کے ستون اور ان کا حشر: ہیئہ ہیئہ (آیت: ۴۸-۴۸) کفر کے جن ستونوں کو کافروں کے جن سرداروں کواعراف والے ان کے چہروں سے بہچان لیس کے انہیں ڈانٹ ڈپٹ کر کے پوچھیں گے کہ آج تمہاری کشرت جمعیت کہاں گئ؟ اس نے تو تہہیں مطلقاً فا کدہ نہ پہنچایا' آج وہ تمہاری اکر فوں کیا ہوئی' تم تو بری طرح عذابوں میں جکڑ دیئے گئے۔ ان کے بعد بی اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں فر مایا جائے گا کہ بدبختوا نہی کی نسبت تم کہا کرتے تھے کہ اللہ انہیں کوئی راحت نہیں دےگا۔ اے اعراف والو' میں تمہیں اجازت ویتا ہوں کہ جاؤ' آرام و سکون اور بغیر کسی خطرے کے داخل ہوجاؤ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فر ماتے ہیں کہ اعراف والوں کے عالی صالحہ اس قابل نہ نکلے کہ انہیں جنت میں پہنچا تمیں نمون اور پنجی کہ انہیں ایک نہیں کہ دوز خ میں جائیں' تو بیا عراف والوں کے گئے لوگوں کوان کے انداز سے سے پہلے نتے ہوں گے۔

جب الله تعالی اپ بندوں میں فیصلے کر چکے گا'شفاعت کی اجازت دے گا'لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے کہ اے آدم' آپ ہمارے باپ ہیں ہماری شفاعت الله تعالیٰ کی جناب میں کیجے' آپ جواب دیں گے کہ بتاؤکیا کہ میر سوا کسی کواللہ تعالیٰ نے اپ ہاتھ سے پہلے پہنچائی ہو'اپ فرشتوں سے کسی کواللہ تعالیٰ نے اپ ہاتھ سے پیدا کیا ہو' پی روح اس میں پھو کی ہو'اپی رحمت اس پراپ خضب سے پہلے پہنچائی ہو' اپ فرشتوں سے اسے بحدہ کرایا ہو؟ سب جواب دیں گے کہ نہیں' ایسا کوئی آپ کے سوانہیں' آپ فرما کیں گے میں اس کی حقیقت سے بخبر ہوں میں تمہاری شفاعت نہیں کرسکتا' ہاں تم میر لے لڑ کے اہر اجیم کے پاس جاؤ – اب سب لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس پہنچیں گے اور ان سے شفاعت کرنے کی درخواست کریں گے – آپ جواب دیں گئ کہ کیا تم جانے ہو کہ میر سے سوااور کوئی خلیل اللہ ہوا ہو؟ یا اللہ کے بارے میں اس کی قوم نے آگ میں پھینکا ہو؟ سب کہیں گئیں' آپ کے سوااور کوئی نہیں' فرما کیں گے جھے اس کی حقیقت معلوم نہیں' میں تمہاری

درخواست شفاعت نہیں لے جاسکا، تم میر بے لڑے موٹی کے پاس جاؤ حضرت موٹی علیہ السلام جواب دیں گے کہ بتاؤ میر بے سوااللہ نے کسی کوا پناکلیم بنایا اپنی سرگوشیوں کے لئے نزو کی عطافر مائی ؟ جواب دیں گے کہ نہیں فرما کیں گئی علیہ اس کی حقیقت سے بے خبر ہوں میں تمہاری سفارش کرنے کی طاقت نہیں رکھتا ہاں تم حضرت عیسی کے کہ کیا تم جانے ہو کہ میر بے سواکسی کواللہ نے بے باپ کے پیدا کیا ہو؟ جواب شفاعت طبی کا تقاضا کریں گے ۔ حضرت عیسی جواب دیں گے کہ کیا تم جانے ہو کہ میر بے سواکسی کواللہ نے بے باپ کے پیدا کیا ہو؟ جواب طبی گا کہ نہیں ۔ پوچیس گئی جانے ہو کہ کوئی مادر زادا ندھوں اور کوڑھیوں کو بھی اٹنی میر بے سوااچھا کرتا ہو یا کوئی مردہ کو بھی میں اتی طاقت کہاں کہ بیس کے کہوئی فرمان فرمان میں تاتی طاقت کہاں کہ ہیں سے کہوئی فرمان کو بیس جو کہوئی کہ ہاں ہاں میں اس کے حوجود ہوں بھر میں چل کر اللہ کے عرش کے سامنے تھر جاؤں گا 'اپنے دب عزوجل کے پاس چائی جاؤں گا کہ اس کی تعریف بیاں آئی ہو جود ہوں بھر میں چل کر اللہ کے عرش کے سامنے تھر جاؤں گا 'اپنے دب عزوجل کے پاس چائی جاؤں گا کہ اب ہاں میں اس کی تعریفیں بیان کروں گا کہ کسی سننے والے نے بھی نسنی ہوں 'پھر مجد سے میں گر پڑوں گا 'پھر مجھ سے فرمایا جائے گا کہ اب اس کی تعریفیں بیان کروں گا کہ کسی سننے والے نو بھی نسنی ہوں 'پھر مجد سے میں گر پڑوں گا 'پھر مجھ سے فرمایا جائے گا کہ اب اس کی تعریفیں بیان کروں گا کہ کسی سننے والے نے بھی نسنی ہوں 'پھر مجد سے میں گر پڑوں گا 'پھر مجھ سے فرمایا جائے گا کہ اب کہ اس کی تعریفیں بیان کروں گا کہ کسی سننے والے گا۔

پس میں اپنا سراٹھا کر کہوں گا'میرے دب میری امت' اللہ تعالی فرمائے گا' وہ سب تیری ہی ہے بھرتو ہر ہر پیغیبر اور ہرایک فرشتہ رشک کرنے گئے گا' یہی مقام' مقام محود ہے۔ پھر میں ان سب کو لے کر جنت کی طرف آؤں گا' جنت کا درواز و کھلواؤں گا اور وہ میرے لئے اور ان کے لئے کھول دیا جائے گا۔ پھر انہیں ایک نہر کی طرف لے جائیں گے جس کا نام نہرالحیو ان ہے' اس کے دونوں کناروں پر سونے کے کما اور کی گئے ہیں' پھر وہ لوگ اس میں عشل کریں گے جس سے جنتی رنگ اور جنتی خوشبوان میں پیدا ہو جائے گی اور چیکتے ہوئے ستاروں جیسے وہ نورانی ہو جائیں گے۔ ہاں ان کے سینوں پر سفیدنشان باقی رہ جائیں گئے جس سے وہ پہچانے جائیں گا نہیں میں اہل جنت کہا جائے گا۔

وَنَاذَى اَصَحٰ النَّارِ اَصَحٰ الْجَنَّةِ اَنَ اَفِيْضُوا عَلَيْنَا مِنَ الْمَنَاءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللهُ قَالُوْ النِّهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْحَفِولِينَ فِي الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ لَهُوا وَلَعِبًا وَعَرَّمُهُمُ اللَّهُ اللَّهُ وَلَعِبًا وَعَرَّمُهُمُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللّهُ الللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللللّهُ الللللّهُ الللللّهُ الللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللللللللّهُ

دوزخی لوگ جنتیوں کو پکار کرکہیں گے کہ ہم پرتھوڑ اساپانی ہی بہادؤیا جو کچھاللہ نے تہمیں دیسے اس میں سے ہی کچھ دیدو؟ وہ جواب دیں گے کہ بیدونوں چیزیں اللہ نے کا فروں پرحرام کردی ہیں 〇 جنہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنار کھا تھا اور جنہیں دنیا کی زعدگی نے دھوکا دیں کے جنہوں نے اس ون کی ملاقات کو بھلار کھا تھا اور ہماری آیات سے اٹکار کرتے تھے ○

جیسی کرنی ولیم بھرنی: ﴿ ﴿ آیت: ٥٠-۵۱) دوز خیوں کی ذلت وخواری اوران کا بھیک مانگنا اور ڈانٹ دیا جانا بیان ہور ہا ہے' کہوہ جنتیوں سے پانی یا کھانا مانگیں گے اوراپے نز دیک کے رشتے کنے والے جیسے باپ ' بیٹے' بھائی' بہن وغیرہ سے کہیں گے کہ ہم جل جمن رہے ہیں' بھوکے بیاسے ہیں' ہمیں ایک گھونٹ پانی یا ایک لقمہ کھانا دے دو' جنتی بحکم الہی انہیں جواب دیں کے کہ بیسب پھے کھار پر حرام ہے۔ ابن عباسؓ سے سوال ہوتا ہے کہ س چیز کا صدقہ افضل ہے؟ فر ما یا حضور گاارشاد ہے کہ سب سے افضل خیرات پانی ہے دیکھو جہنی اہل جنت سے ای کا سوال کریں گے۔ مردی ہے کہ جب ابوطالب موت کی بیاری میں ببتلا ہواتو قریشیوں نے اس سے کہا' کی کو بھیج کر اپنے بھیتے سے کہلواؤ کہ وہ تمہار ہے پاس جنتی انگور کا ایک خوشہ بھوا دے تا کہ تیری بیاری جاتی رہے' جس وقت قاصد حضور کے پاس آتا ہے' حضرت ابو بمرصد بی رضی اللہ عند آپ کے پاس موجود تھئے یہ سنتے ہی فر مانے گئے اللہ نے جنت کی کھانے پینے کی چیزیں کا فروں پرحرام کردی ہیں پھران کی ہدکر داری بیان فر مائی کہ بیلوگ دین حق کو ایک ہنی کھیل سمجھے ہوئے تھے' دنیا کی زینت اور اس کے ہناؤ چناؤ میں ہی عمر بھر مشغول رہے۔ یہ چونکہ اس دن کو بھول گئے تھے' اس کے ہدلے ہم بھی ان کے ساتھ ایسا معاملہ کریں گے جو کس بھول جانے والے کا معاملہ ہو' کیونکہ اللہ تعالیٰ بھولے سے پاک ہے' اس کے علم سے کوئی چیز نکل نہیں عتی ۔ فرما تا ہے لَا یَضِلُ رَبِّی

ہم ان کے پاس کتاب لائے جس کی تفصیل ہم نے علم ہے کی ان لوگوں کی رہنمائی اور ان پر مہر یانی کے لئے جو ایمان لاتے ہیں O بیتو اس کی حقیقت کے ظاہر ہونے کا بی انتظار کررہے ہیں جس دن اس کی حقیقت آ جائیگی تو اس سے پہلے جو اسے بھولے ہوئے تنے وہ کہنے گلیس کے کہ پیٹک ہمارے رب کے رسول ہمارے پاس حق لائے تنے کیا اب بیمکن ہے کہ ہمارے سفارشی ہوں جو ہماری سفارش کریں کیا ہوسکتا ہے کہ ہم پھرسے لوٹائے جاکیں اور جو کمل ہم کرتے رہے ان کے سوا

اورا عمال كرين يقينا أنهول نے اپنا نقصان آپ كيا اوران سے ان كا بائدها ہوا جموث وافتر اكھو كيا 🔾

جیسے فرمان ہے وکو ترآی اِذُو قِفُوا عَلَی النَّارِ الْخ 'کاش کہ ہم پھرد نیا ہیں لوٹائے جاتے اپ دب کی آیات کونہ جھٹلاتے اور مون بن جاتے 'اس سے پہلے جودہ چھپار ہے تئے اب ظاہر ہوگیا۔حقیقت یہ ہے کہ اگرید دوبارہ دِنیا میں بھیج بھی جا کیں تو جس چیز سے روکے جا کیں گئے وہی دوبارہ کریں گے اور جھوٹے ثابت ہوں گے انہوں نے آپ ہی اپنا ہراکیا' اللہ کے سوا اوروں سے امیدیں رکھتے رہے' جسب باطل ہوگئیں نہ کوئی ان کا کوئی سفارش ہے اور نہ کوئی جا دی۔

اِنَّ رَبَّكُوُ اللهُ الَّذِي حَلَقَ السَّمُوتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ السَّامِ ثُعَرِّ اللهَ النَّهَارَ النَّهُ وَمُسَخَرَتِ الْمُرْمُ الاَلهُ حَثِيْثًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنَّهُ وَمُسَخَرَتٍ المُلهُ مَا النَّهُ الْعُلَمِينَ فَي اللَّهُ الْمُلْوَ اللَّهُ وَاللَّهُ وَالْمُرْتُ اللهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَالْمُرْتُ اللهُ وَاللهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَالْمُرْتُ اللهُ وَاللَّهُ وَاللّهُ وَالْمُواللّهُ وَاللّهُ وَل

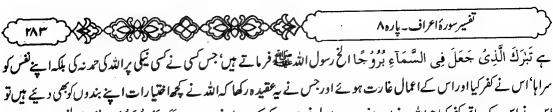
لوگو! بِ شکتتم سب کا پالنے والا وہی اللہ ہے جس نے آسانوں کواورز بین کو چھدین بیں پیدا کیا کچر عرش پر بدیفا وہی رات پر دن کو اوڑ ھادیتا ہے اور رات دن کو جلدی جلدی طلب کرتی آتی ہے اس نے آفاب مہتاب اور ستاروں کو پیدا کیا کہ بیسب اس کے فرمان کے ماتحت ہیں یا در کھو پیدائش بھی اس کی اور فرما نروائی بھی جلدی جلدی طلب کرتی آتی ہے اس کے دائی ہے ہیں ہے وہ اللہ جوہ اللہ جوہ تمام جہانوں کا پالنے والا ہے 🔾

الله تعالیٰ کی حمد و ثناء: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۵۴) بهت ی آیات میں بیریان ہوا کہ آسان وز مین اور کل مخلوق الله تعالیٰ نے چودن میں بنائی ہے یعنی اتوار سے جمعہ تک – جمعہ کے دن ساری مخلوق پیدا ہو چکی ای دن حضرت آدمؓ پیدا ہوئے یا توبید دن دنیا کے معمولی دنوں کے برابر ہی تھے

جیسے کہ آیت کے ظاہری الفاظ سے فی الفور مجھا جاتا ہے یا ہردن ایک ہزار سال کا تھا جیسے کہ حضرت مجاہد گا تول ہے اور حضرت امام احمد بن صنبل کا فرمان ہے اور بروایت ضحاک ابن عباس کا قول ہے ہفتہ کے دن کوئی مخلوق پیدانہیں ہوئی اس لئے اس کا نام عربی میں یوم السبت ہے 'سبت کے معنی قطع کرنے 'ختم کرنے کے ہیں۔

ہاں منداحمہ'نسائی اور صحیح مسلم میں جوحدیث ہے کہ اللہ نے مٹی کو ہفتہ کے دن پیدا کیا اور پہاڑوں کو اتو ار کے دن اور در نتق ل کو پیر کے دن اور برائیوں کومنگل کے دن اور نور کو بدھ کے دن اور جانوروں کو جعرات کے دن اور آ دمگر کو جعہ کے دن عصر کے بعد دن کی آخری مگھڑی میں عصرے لے کرمغرب تک حضور نے حضرت ابو ہریرہ کا ہاتھ پکڑ کریے گوایا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سات دن تک پیدائش کا سلسله جاری رہا حالانکہ قرآن میں موجود ہے کہ چھەدن میں پیدائش ختم ہوئی - اس وجہ سے امام بخاری رحمته الله علیه وغیرہ زبردست حفاظ حدیث نے اس حدیث پر کلام کیا ہے اور فرمایا ہے کہ بیعبارت حضرت ابو ہرمرہ نے کعب احبارے لی ہے۔ فرمان رسول مبین ہے۔ واللہ اعلم۔ پھر فرما تا ہے کہ وہ اپنے عرش پرمستوی ہوا-اس پرلوگوں نے بہت کچھ چے میگوئیاں کی ہیں' جنہیں تفصیل سے بیان کرنے کی پیچکہ نہیں-مناسب یہی ہے کہ اس مقام میں سلف صالحین کی روش اختیار کی جائے۔ جیسے امام مالک امام اوزاعی امام تو ری امام لیٹ امام شافعی ، امام احمدُ امام اسحاق بن را موبيه وغيره وغيره ائمه سلف وخلف رحمهم الله-ان سب بزرگان دين كاند مب يهي تفا كه جيسي بيآييت بئاس طرح اسے رکھا جائے بغیر کیفیت کے بغیر تشبیہ کے اور بغیرمہمل چھوڑنے کے ہاں تشبیبہ دینے والوں کے ذہنوں میں جو چیز آ رہی ہے اس سے اللہ تعالى ياك اوربهت وورب الله كم مشاباس كى محلوق ميس سے كوئى نہيں -فرمان بے لَيْسَ كَعِمْلِهِ شَنىءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ اس کے مثل کوئی نہیں اور وہ سننے دیکھنے والا ہے۔ بلکہ حقیقت یہی ہے جوائمہ کرام رحمتہ التعلیم نے فرمائی ہے۔ انہی میں سے حضرت نعیم بن حما دخزاعی رحمته الله علیه ہیں' آپ حضرت امام بخاریؓ کے استاد ہیں' فرماتے ہیں' جو محض الله کومخلوق سے تشبیہ دی وہ کا فر ہے اور جو تختص اللہ کے اس وصف سے اٹکار کرے جواس نے اپنی ذات پاک کے لئے بیان فرمایا ہے' وہ بھی کا فریے-خوداللہ تعالیٰ نے اور رسول الله على في جواوصاف ذات باري تعالى جل شاند كے بيان فرمائے ہيں'ان ميں ہرگز تشبيه نہيں - پس سيح ہدايت كے راستے پر وہی ہے جوآ ٹار صححہ اور اخبار صریحہ سے جواوصاف رب العزت وحدہ لاشریک لہ کے ثابت میں انہیں اس طرح جانے جواللہ کی جلالت شان کے شایان ہے اور ہرعیب ونقصان سے اپنے رب کو یاک اور مبر اومنز ہستھے۔

پیرفرمان ہے کہ دات کا اندھرادن کے اجالے سے اور دن کا اجالا رات کے اندھر سے دور ہوجاتا ہے ہمرایک دوسر سے پیچھے لچکا چلا آتا ہے ہوگیا وہ آیا ۔ جیسے فرمایا وَایَة لَّهُ مُ النَّلُ الح ان کے بیچھے لچکا چلا آتا ہے ہوگیا وہ آیا ۔ جیسے فرمایا وَایَة لَّهُ مُ النَّلُ الح ان کے بیچھے لچکا خے کی طرف برابر جارہا ہے ہیہ کہ اس میں ہے ہم دن کو نکالتے ہیں جس سے بیاندھیر سے بیل آجاتے ہیں اور سورج اپنے شکانے کی طرف برابر جارہا ہے ہیہ اندازہ اللہ کا مقرد کیا ہوا جو غالب اور باعلم ہے۔ اور ہم نے چاند کی بھی منزلیں تھرادی ہیں یہاں تک کہ وہ تھجور کی پرانی شہی جیسا ہوکر رہ جاتا ہے۔ نہ آفاب ماہتا ہے ہوا سے نکل سکتا ہے نہ رات دن سے پہلے آسکتی ہے سب کے سب اپنے اپنے مدار میں تیر تے پھرتے ہیں۔ رات دن میں کوئی فاصلہ نہیں ایک کا جانا ہی دوسرے کا آجانا ہے ہرایک دوسرے کے برابر پیچھے ہے وَّ الشَّمُسَ وَ الْفَمَرَ وَ النَّهُومُ مَ کوبعض نے ہیں ہے بی پڑھا ہے۔ معنی مطلب دونوں صورت میں قریب قریب برابر ہے۔ یہ سب اللہ کے زیر فرمان اس کے ماتحت اور اس کی اراد ہے ہیں ہیں ملک اور تصرف اس کا ہے وہ برکتوں والا اور تمام جہان کا پالنے والا ہے فرمان زیر فرمان اس کے ماتحت اور اس کی اراد ہے ہیں ہیں ٹیں ملک اور تصرف اس کا ہے وہ برکتوں والا اور تمام جہان کا پالنے والا ہے فرمان



یرجع الامر کله اسألك من الحیر کله و اعو ذبك من الشر کله یا الله سارا ملک تیرای ہے سب حمر تیرے لئے ہی ہے سب کام تیری ہی اور اللہ میں اللہ میں اللہ کرتا ہوں اور ساری برائیوں سے تیری پناہ جا ہتا ہوں۔

ادُعُوْا رَبَّكُمُ تَضَرُّعًا وَنَحُفْيَ الْمُعَدِّمِا وَادْعُوهُ كَوْفًا وَطَمَعًا وَلَا يُحِبُّ الْمُعَدِّدِينَ ﴿ وَلاَ اللَّهِ اللَّهِ مَا اللَّهِ اللَّهِ عَرِيبًا مِنْ الْمُحْسِنِينَ ﴿ وَلَا اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ ﴿ وَمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ ﴿ وَمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ ﴾

ا پے رب کی عبادت کروعا جزی سے اور چھپا کڑ پینک وہ حد سے گذر جانے والوں کودوست نہیں رکھتا - اور زمین میں فساد نہ پھیلا وَاس کی اصلاح کے بعد اور اس کی عبادت کروؤ ڈراور لا کچ کے ساتھ 'بے شک اللہ کی رحمت نیکی کرنے والوں سے بہت نزدیک ہے 0

انسان دعاما نکے قبول ہوگی: ہے ہے ہے (آیت: ۵۵-۵۱) اللہ تعالی اپنے بندوں کودعا کی ہدایت کرتا ہے جس میں ان کی دنیا اور آخرت کی ہملائی ہے۔ فرما تا ہے کہ اپنے پرودگار کو عاجزی مسکینی اور آ ہتگی سے پکار وجیسے فرمان ہو وَ اذٰکُر رَّبُّا کَ فِی نَفُسِكَ الح 'اپنے رب کو اپنی سے نیا در جیسے فرمان ہے وَ اذٰکُر رَبُّا کَ فِی نَفُسِكَ الح 'اپنے رب کو اپنی سے اپنی آواز ہیں بہت بلند کرد ہیں اپنی آواز ہیں بہت بلند کرد ہیں اللہ علی اللہ ع

ابومجلز کہتے ہیں مثلاً اپنے لئے نبی بن جانے کی دعا کرنا وغیرہ -حضرت سعد نے سنا کہ ان کالڑکا اپنی دعامیں کبررہا ہے کہ اے اللہ میں تجھ سے جنت اور اس کی نعتیں اور اس کے ریشم وحربر وغیرہ وغیرہ طلب کرتا ہوں۔ اور جہنم اس کی زنجیروں اور اس کے طوق وغیرہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ تو حضرت سعد نے فرمایا تو نے اللہ سے بہت می مجلا ئیاں طلب کیس اور بہت می برائیوں سے پناہ چاہی میں نے رسول اللہ میں اللہ

اورآ ہشگی سے پکارو- دیکھواللہ تعالیٰ نے اپنے ایک نیک بندے کا ذکر کیا جس سے وہ خوش تھا کہاس نے اپنے رب کوخفیہ طور پر پکارا-امام

ا بن جریج فرماتے ہیں' دعامیں بلندآ واز' ندااور چیخے کو کمروہ تمجھا جاتا تھا بلکہ گریپوز اری اور آ ہنگی کا تھم دیا جاتا تھا - ابن عباسؑ فرماتے ہیں'

دعا وغیره میں حدسے گز رجانے والوں کواللہ دوست نہیں رکھتا۔

ے سنا ہے آپ فرماتے تھے کے عنقریب کچھلوگ ہوں گے جودعا میں حدسے گزرجایا کریں گے۔ ایک سند سے مردی ہے کہ وہ دعا ما نکنے میں اور وضو کرنے میں حدسے نکل جائیں گے۔ پھر آپ نے بہی آیت تلاوت فرمائی اور فرمایا تجھے اپنی دعا میں یہی کہنا کافی ہے کہا اللہ میں تجھ سے جنت اور جنت سے قریب کرنے والے قول وفعل کی تو فیق طلب کرتا ہوں اور جہنم اور اس سے نزدیک کرنے والے قول وفعل کی تو فیق طلب کرتا ہوں اور جہنم اور اس سے نزدیک کرنے والے قول وفعل کی تو فیق طلب کرتا ہوں اور جہنم اور اس سے نزدیک کرنے والے قول وفعل سے تیری پناہ جا ہماں (ابوداؤد)

ابن ماجہ وغیرہ میں ہے'ان کے صاحبزادے اپنی دعامیں یہ کہدرہے تھے کہ یا اللہ جنت میں داخل ہونے کے بعد جنت کی دائیں جانب کا سفیدرنگ کا عالیشان کل میں تجھ سے طلب کرتا ہوں پھرز مین پرامن وامان کے بعد فساد کرنے کوئع فرمارہا ہے کیونکہ اس وقت کا فساد خصوصیت سے زیادہ برائیاں پیدا کرتا ہے۔ پس اللہ اسے حرام قرار دیتا ہے اور اپنی عبادت کرنے کا' دعا کرنے کا' مسکینی اور عاجز ی کرنے کا تھم دیتا ہے کہ اللہ گواس کے عذابوں سے ڈرکراوراس کی نعتوں کے امید واربن کر پکارو – اللہ کی رحمت نیکو کا بول کے سروں پر منڈلا رہی ہے' جواس کے احکام بجالاتے ہیں' اس کے مع کردہ کا موں سے باز رہتے ہیں جیسے فرمایا وَرَحُمَتی وَ سِعَتُ کُلَّ شَی یَوں تو میری رحمت تمام چیزوں کو گھیر ہے ہوئے ہے لیکن میں اسے مخصوص کر دوں گا پر ہیزگار لوگوں کے لئے – چونکہ رحمت ثواب کی ضامن ہوتی ہے' اس لئے قریب کہا قریبۃ نہ کہایا اس لئے کہوہ اللہ کی طرف مضاف ہے – انہوں نے اللہ کے وعدوں کا سہارالیا – اللہ نے اپنا فیصلہ کر دیا کہ اس کی رحمت بالکل قریب ہے۔

وَهُو الَّذِي يُرْسِلُ الْرِّبِحَ بُشُرًا بَيْنَ يَدَى رَحْمَتِه مَّ حَتِّ الْأَاوَلَةِ مَيْتِ فَانْزَلْنَا بِهِ الْأَاوَلَةِ مَيْتِ فَانْزَلْنَا بِهِ الْمَاتِ اللَّهُ الْمَاتِ الْمَا

تمام مظاہر قدرت اس کی شان کے مظہر ہیں: ﴿ ﴿ آیت: ۵۵-۵۵) اوپر بیان ہوا کہ زمین وآسان کا خالق اللہ ہے سب پر قبضہ رکھنے والا حاکم تدبیر کرنے والا مطیع اور فر مانبر دارر کھنے والا اللہ ہی ہے۔ پھر دعائیں کرنے کا حکم دیا کیونکہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اب یہاں بیان ہور ہاہے کہ رزاق بھی وہی ہے اور قیامت کے دن مردوں کوزندہ کردینے والا بھی وہی ہے۔ پس فر مایا کہ بارش سے پہلے بھنی بھین خوشگوار ہوائیں وہی چلاتا ہے بُشْراً کی دوسری قرات مُبَشِّراَتِ بھی ہے۔ رحمت سے مرادیہاں بارش ہے جیسے فرمان ہے وَهُوَ

بر (

الَّذِی یُنزِّلُ الْغَیُتَ مِنُ بَعُدِ مَاقَنَطُوا وَیَنُشُرُ رَحُمَتَهٔ وَهُو الُولِیُّ الْحَمِیدُ وہ ہے جولوگوں کی نامیدی کے بعد ہارش اتارتا ہے اور اپنی رحمت کی ریل ہیل کر دیتا ہے وہ والی ہے اور قابل تعریف - ایک اور آیت میں ہے رحمت رب کے آثار دیکھوکہ کس طرح مردہ زمین کووہ جلادیتا ہے وہی مردہ انسانوں کوزندہ کرنے والا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے - بادل جو پانی کی وجہ سے بوصل ہور ہے ہیں انہیں بیہ وائیں اٹھالے چلتی ہیں بیزمین سے بہت قریب ہوتے ہیں اور سیاہ ہوتے ہیں -

چنانچہ حضرت زید بن عمرو بن نفیل رحمہ اللہ کے شعروں میں ہے میں اس کا مطبع ہوں جس کے اطاعت گزار میں ہے اپنی کے ہجرے ہوں جو کے بادل ہیں اور جس کے تابع فرمان بھاری ہو جھل پہاڑوں والی زمین ہے۔ پھر ہم ان بادلوں کو مردہ زمین کی طرف لے چلتے ہیں جس میں کوئی سبزہ نہیں 'خشک اور بنجر ہے جیسے آیت و آیۃ ؓ گھٹ الگروٹ میں بیان ہوا ہے۔ پھراس سے پانی برسا کراسی غیر آبادز مین کو سر سبز بنادیتے ہیں۔ای طرح ہم مردوں کوزندہ کردیں گے حالانکہ وہ بوسیدہ ہڈیاں اور پھر ریزہ ریزہ ہوکر مٹی میں اس گئے ہوں گئے تھا مت کے دن ان پراللہ عزوج ل بارش برسائے گا' چالیس دن تک برابر برسی رہے گہر سے جسم قبروں میں اگئے گئیں گے جیسے دانے میں پراگرا ہے ' یہ بیان قرآن کر یم میں گئی جگہ ہے۔ ان میں کہ ایک بیداوار سے دی جاتی ہے۔ پھر فرمایا ' یہ تبہاری تھیحت کے لئے ہے۔ انچھی زمین میں سے بیداوار عمدہ بھی نگل خرز میں ' قورز مین وغیرہ اس کی پیداوار بھی و لی ہی ہوتی ہے' یہی مثال مومن و کا فرک ہے۔

رسول الله علی فرماتے ہیں جس علم وہدایت کے ساتھ اللہ نے مجھے بھیجا ہے اس کی مثال ایس ہے جیسے زمین پر بہت زیادہ بارش ہوئی زمین کے ایک صاف عمدہ نکڑے نے بی قبول کیا 'گھاس اور چارہ بہت سااس میں سے نکلا 'ان میں بعض نکڑے ایسے بھی تھے جن میں پانی جمع ہوگیا اوروہاں رک گیا پس اس سے بھی لوگوں نے فائدہ اٹھایا 'پیا اور پلایا 'کھیتیاں کیں 'باغات تازہ کئے - زمین کے جوچئیل میں پانی جمع ہوگیا اوروہاں رک گیا پس اس سے بھی لوگوں نے فائدہ اٹھایا 'پیا اور پلایا 'کھیتیاں کیں 'باغات تازہ کئے - زمین کے جوچئیل سنگلاخ نکڑے سے ان پر بھی وہ پانی برسالیکن نہ تو وہاں رکا نہ وہاں پھھاگا 'بہی مثال اس کی ہے جس فے دین حق کی سجھ بیدا کی اور میری بعث سے اس نے فائدہ اٹھایا اور اللہ کی وہ ہدایت ہی نہ لی جومبری معرفت بھیجی گئی۔

ے ○ اس کی قوم کے سرداروں نے کہا کہ ہم مختبے بالکل کھی تمراہی میں دیکھ رہے ہیں ○ اس نے کہا'اے میری قوم جھے کوئی گمراہی نہیں بلکہ میں تورب العالمین کا رسول ہوں ○ متہمیں اپنے رب کے پیغام پہنچار ہاہوں اور تہاری خیرخواہی کر دہاہوں اور اللہ کی وہ باتنی میں جانتا ہوں جن سے تم محض بے خبر ہو ○

پھر تذکرہ انبیاء: ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ٥٩- ۱۲) چونکہ سورت کے شروع میں حضرت آدم علیہ السلام کا قصد بیان ہوا تھا 'پھراس کے متعلقات بیان ہوئے اوراس کے متعلقات بیان ہوئے اوراس کے متصل اور بیانات فرما کراب پھراور انبیاء کیہم السلام کے واقعات کے بیان کا آغاز ہوا اور پے در پان کے بیانات ہوئے - سب سے پہلے حضرت نوح علیہ السلام کا ذکر ہوا کیونکہ آدم علیہ السلام کے بعد سب سے پہلے پیغیر اہل زمین کی طرف آپ ہی آئے میں جنہوں نے قلم سے لکھا) بن برد بن ہملیل بن قنین بن یانش بن شیف بن آدم علیہ السلام - بن یانش بن شیف بن آدم علیہ السلام - بن یانش بن شیف بن آدم علیہ السلام -

اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَاءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَبِّكُمْ عَلَى رَجُلٍ اللهِ عَلَى رَجُلٍ مِنْ رَبِّكُمْ عَلَى رَجُلٍ مِّنْ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَقُواْ وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿ فَكَذَّبُوا فَيَانَجُينُهُ وَالْذِيْنَ مَعَهُ فِي الْفُلْكِ وَاغْرَقْنَا الَّذِیْنَ كَذَبُوا فَانْجَیْنُهُ وَالْذِیْنَ كَذَبُوا بِالْیْتِنَا اِنَّهُمْ رَکَانُواْ قَوْمًا عَمِیْنَ ﴿

کیا تہمیں اس بات پر تعجب ہے کہ تم میں سے ایک شخص پر تمہارے دب کی طرف سے ارشاد و پند ٹازل ہوئی کہ وہ تہمیں آگاہ کردے تا کہ تم غضب اللہ سے فی جاؤاور تم پر دم کیا جائے O پس انہوں نے اسے جمٹلایا 'آخرش ہم نے اسے نجات بخشی اور اس کی کشتی کے ساتھیوں کو بھی اور ہماری آتھوں کو جمٹلا نے والوں کوڈ بودیا وہ شے ہی

ابینالوگ 🔾

نوح علیہ السلام پرکیا گرری؟ ہی ہی ہی اس اس برا پی وی علیہ السلام اپنی قوم سے فرمار ہے ہیں کہ تم اس بات کو انوکھا
اور تعجب والا نہ مجھو کہ اللہ تعالیٰ اپنے لطف و کرم ہے کی انسان پر اپنی وی نازل فرمائے اور اسے اپنی پیغیبری ہے متاز کر دیتا کہ وہ حتیبیں ہوشیار کرد یے بھی ہوشیار کرد یے بھی میں ہوشیار کرد یے بھی ہوشیار کرد یے بھی ترک و کفر سے الگ ہو کر عذاب الہی سے نجات پالواور تم پر گونا گون رحمتیں نازل ہوں - حضرت او ح علیہ السلام کی ان دلیلوں اور وعظوں نے ان سنگدلوں پر کوئی اثر نہ کیا میں بھٹا تے رہے مخالفت سے باز ندآ ہے ایمان قبول نہ کیا مون السلام کی ان دلیلوں اور وعظوں نے ان سنگدلوں پر کوئی اثر نہ کیا میں بھی کے ساتھ کشتی میں بھا کر طوفان سے نجات دی اور باقی لوگوں کو تہدآ ب فرق کر دیا ۔ جسے سورہ ٹوح میں فرمایا ہے کہ وہ اپنے گناہوں کے باعث فرق کرد یے گئے کھر دوز نے میں ڈال دیے گئے اور کوئی ایمانہیں تھا جوان کی دیا ۔ جسے سورہ ٹوح میں فرمایا ہے کہ وہ اپنے گناہوں کے باعث فرق کرد یے گئے کھر دوز نے میں ڈال دیے گئے اور کوئی ایمانہیں تھا جوان کی وہ کہ تھی اور کوئی ایمانہیں تھا جوان کی میں میں میں بعد کے ہوئے تھے نا بیا ہو گئے تھے راہ تی کوہ آ خرتک نہ بچپان کے ۔ پس اللہ نے اپنے نہا کو دوستوں کو نجات دی اپنے اور ان کے دشمنوں کو تہم آ ہم کی اور ایمانہ دار میں ہوئی کو میا کہ ان میا کہ دوستوں کو نجات کوئی کے اور غار سے بین کہ میں آگے مور غار سے بین کوئی کی بیان مور بی تھی ۔ ابن می میں ایک صاحب جربم نا می سے جن کی زبان مور بی تھی ۔ ابن می میں ایک صاحب جربم نا می سے جن کی زبان مور بی تھی ۔ اب انہ میں ایک صاحب جربم نا می سے جن کی زبان مور بی تھی ۔ اب انہ میں ایک صاحب جربم نا می سے جن کی زبان مور بی تھی ۔ اب میں میں ایک صاحب جربم نا می سے جن کی زبان مور بی تھی ۔ اب میں میں سے دین سے میں سے دین سے میں سے میں سے میں ایک صاحب جربم نا می سے جن کی زبان مور بی تھی ۔ اب میں میں سے میں کوئی کی بی سے میں سے میں سے میں سے میں ایک سے میں کی میں سے می

عادیوں کی طرف ہم نے ان کے بھائی ہود کو بھیجا جس نے کہا کہا ہے میری قوم تم اللہ کی جہادت کروا اس کے سوائنہا آراور کوئی معبود نہیں کیا تم ور حیس

ہو؟ ○ اس کی قوم کے کا فرسر داروں نے جواب دیا کہ ہم تو دیکھتے ہیں کہ تو نری پیوتو ٹی میں ہے اور ہمارے خیال میں تو' تو ہے ہی جھوٹے لوگوں میں صحاب و کے کہ میں اس کے بیوتو ٹی میں ہے اور ہمارے خیال میں تو' تو ہے ہی جھوٹے لوگوں میں سے ○ ہود نے کہا' میری قوم کے لوگو مجھ میں کوئی ہیوتو ٹی نہیں بلکہ میں تو تمام جہان کے پروردگار کا بھیجا ہوا ہوں ○ تہمیں اپنے رب کے پیغا می پہنچادی کہ وہ ہوں اور ہوں بھی تم ہماراد کی خیرخواہ اور امانت دار ہوں ○ کیاتم اس بات سے تعجب کرتے ہو؟ کہتم میں سے ایک کی معرفت ذکر اللہ تم تک پہنچادی کہ وہ میں ہوشیار کردے؟ تم اللہ کی اس نعمت کو یاد کرد کہ اس نے تہمیں تو م نوح کے بعد خلیفہ بنایا اور تن و توش کا پھیلاؤ بھی تم کو زیادہ دیا' پس تم اللہ کے معرفت ایک میں اس کے بیاد کرد کہ اللہ کے احداث کا کہ کا میں کہ کہ بھی تم کو نیادہ دیا' پس تم اللہ کے بیاد کرد کہ بھی کہ کو نیادہ دیا' پس تم اللہ کو بھی میں اور کھوتا کہ تم فلاح و نوا سے پاؤ ○

ہودعلیہ السلام اوران کا رویہ! ہے ہے (آیت: ۲۵ – ۲۹) فرماتا ہے کہ جیسے قوم نوح کی طرف حضرت ہوٹ کوہم نے بھیجا تھا قوم عاد کی طرف حضرت ہودعلیہ السلام اوران کا رویہ! ہے ہے اپروگ عاد بن ارم بن عوص بن سام بن نوح کی اولاد سے بی عاداولی ہیں 'یہ جنگل میں ستونوں میں رہتے تھے۔فرمان ہے الکم ترکیف فعل رَبُّكَ بِعَادٍ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ الَّتِی لَمُ یُخلَقُ مِنْلُهَا فِی الْبِلَادِ یعنی کیا تو نے نہیں دیکھا کہ عادارم کے ساتھ تیرے رہ نے کیا کیا؟ جو بلند قامت سے دوسرے شہروں میں جن کی ماندلوگ پیدای نہیں کے گئے ہے لوگ بڑے قوئ طاقتوراورلا نے چوڑے قد کے سے نیادہ قوئ مان ہے کہ عادیوں نے زمین میں ناحق تکبر کیا اور نعرہ لگایا کہ ہم سے زیادہ قوئ کون ہے؟ کیا نہیں آئی بھی تمیز نہیں کہ ان کا پیدا کرنے والا یقینا ان سے زیادہ طاقت والا ہے وہ ہماری آیتوں سے انکار کر بیٹھ ان کے شہر کون ہے؟ کیا نہیں آئی بھی تمیز نہیں کہ ان کا پیدا کرنے والا یقینا ان سے زیادہ طاقت والا ہے وہ ہماری آیتوں سے انکار کر بیٹھ ان کے شیمی میں مقاف سے نہیں بیاڑ تھے۔

حضرت علی خود کے ایک فیض سے کہا کہ تو نے ایک سرخ ٹیلد دیکھا ہوگا جس میں سرخ رنگ کی را کہ جیسی مٹی ہے اس کے اس کے سرخ ٹیلد دیکھا ہوگا جس میں سرخ رنگ کی را کہ جیسی مٹی ہے اس کے اس کے بہا امیر المؤمنین آپ تو اس طرح کے نشان بتا رہے ہیں گویا آپ نے بچشم خود دیکھا ہے آپ نے فر مایا نہیں دیکھا تو نہیں کیکن ہاں جھے تک صدیث پینچی ہے کہ وہ ہیں حضرت ہو دعلیہ السلام کی قبر ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان لوگوں کی بستیاں یمن بین تھیں اس لئے ان کے پیٹے بڑون ہیں اون سب میں شریف قبیلے کی قبر ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان لوگوں کی بستیاں یمن بین تھیں اس لئے ان کے پیٹے ہے کہ وہ ہیں تو رہ جسمانی طور پر کے تھے اس لئے انہیاء بمیشہ حسب نسب کے اعتبار سے عالی خاندان میں ہی ہوتے رہے ہیں کیکن آپ کی تو م جس طرح جسمانی طور پر سخت اور دوردارتھی اس طرح دلوں کے اعتبار سے بھی بہت تخت تھی ۔ جب اپنی نئی اللہ کی عبادت اور تقویروں کی عبادت سے ہٹا کر بھاری اکٹریت اوران کے سرداراور بڑے بول اٹھے کہ تو یا گل ہوگیا ہے نہمیں اپنے بتوں کی ان خوبصورت تصویروں کی عبادت سے ہٹا کر اللہ واحد کی عبادت کی طرف بلا رہا ہے ۔ (کہی تعب قریش کو ہوا تھا انہوں نے کہا تھا کہ مجمد علیاتھا کہ مجمد اللہ واحد کی عبادت کی دعوت کیوں دی؟)

حضرت ہوڈ نے آئییں جواب دیا کہ جھ میں تو بے وتو ٹی کی بقضلہ کوئی بات نہیں میں جو کہدر ہاہوں وہ اللہ کا فرمودہ ہاس لئے کہ میں رسول اللہ ہوں رب کی طرف سے حق لا یا ہوں وہ رب ہر چیز کا مالک سب کا خالق ہے میں تو تہ ہیں کام اللہ پہنچار ہاہوں 'تمہاری خیرخواہی کرتا ہوں اور امانت داری سے حق رسالت ادا کر رہا ہوں۔ یہی وہ فقیس ہیں جو تمام رسولوں میں یکساں ہوتی ہیں 'یعنی پیغام حق پہنچانا 'لوگوں کی جھلائی چا ہنا اور امانتداری کا نمونہ بنتا ہتم میری رسالت پر تعجب نہ کرو بلکہ اللہ کاشکر بجالاؤ کہ اس نے تم میں سے ایک فرد کو اپنا پنجمبر بنایا کہ وہ تمہیں عذاب اللہ کا سے ڈراد کے تہ ہیں رب کے اس احسان کو بھی فراموش نہ کرنا چا ہئے کہ اس نے تہ ہیں ہلاک ہونے والوں کے بقایا میں وہ تمہیں باتی رکھا' اتنا ہی نہیں بلکہ تمہیں تو ی ہیکل' مضبوط اور طاقتور کر دیا ۔ یہی نعت حضرت طالوت پر تھی کہ انہیں جسمانی اور علمی کشادگی دی گئی تھی۔ تم اللہ کی نعت وں کو یا در کھوتا کہ نجات حاصل کر سکو۔

قَالُوَّا آجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللهَ وَحُدَهُ وَنَذَرَمَا كَانَ يَعْبُدُ ابَاوُنَا وَاتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِنْ كُنْتَ مِنَ الطَّدِقِيْنَ ٥

وہ کہنے گئے کہ کیا تو ہمارے پاس اس لئے آیا ہے کہ ہم صرف اللہ کی عمادت کریں اورانپے باپ دادوں کے معبودوں کوچھوڑ دیں؟ جا اگر تو سچا ہے تو جن عذابوں سے تو ہمیں دھرکار ہاہے آئیں لئے آ

قوم عاد کا باغیا ضروبی: ۱۵ بین ۱۵ و معاد کی سرخی کنیر ضداورعنا دکابیان ہور ہا ہے کہ انہوں نے حضرت ہودعایہ السلام سے
کہا کہ کیا آپ کی تشریف آوری کا مقصد یہی ہے کہ ہم اللہ واحد کے پرستار بن جا کیں اور باپ دادوں کے پرانے معبودوں سے روگردانی
کرلیں؟ سنواگر یہی مقصود ہے تو اس کا پورا ہونا محال ہے ہم تیار بین اگرتم ہے ہوتو اپنا اللہ سے ہمار سے لئے عذاب طلب کرو۔ یہی کفار مکہ
نے کہا تھا 'کہنے گئے کہ یا اللہ محمد کا کہا حق ہے اور وہ واقعی تیرا کلام ہا ور ہم نہیں مانے تو تو ہم پر آسان سے پھر برسایا 'کوئی اور سخت المناک عذاب ہمیں کر قوم عاد کے بتوں کے نام یہ بین صرف صدور سے مرادر جز 'لیعنی عذاب ہے ناراضی اور غصے کے معنی یہی ہیں۔

گیا۔ رحس سے مرادر جز 'لیعنی عذاب ہے ناراضی اور غصے کے معنی یہی ہیں۔

ہود نے کہا'یقینا تم پرتہارے رب کی جانب ہے بلا اور خضب پڑئی چکا' کیاتم جھے سے ان چند ناموں کی خاطر لڑ بھڑ رہے ہوجنہیں تم نے اور تمہارے باپ دادول نے مقرر کر لئے ہیں' جن کی کوئی سنداللہ نے نہیں اتاری' اچھا تو اب تم بھی انظار کرؤش بھی تمہارے ساتھ انظار کرنے والوں میں ہوں 0 آخر ہم نے اسے اور اس کے ساتھیوں کواپٹی رحمت سے نجات دی اور ان لوگوں کی جڑکا ہے دی جو ہماری آئیوں کو تبطلاتے تھے اور ایمان قبول کرنے والے نہ تھے 0

(آیت: ۲۰۱۱) پھرفر مایاتم ان بتوں کی بابت مجھ سے جھٹر رہے ہوجن کے نام بھی تم نے خودر کھے ہیں یا تہہار ہے بروں نے اور خواہ نخواہ ہو جہ انہیں معبود بجھ بیٹے ہوئیہ پھر کے فکڑ ہے محض بے ضرر اور بے نفع ہیں نہ اللہ نے ان کی عبادت کی کوئی دلیل اتاری ہے ہاں اگرتم مقابلے پراتر بی آئے ہوتو منتظر ہوں ابھی معلوم ہوجائے گا کہ مقبول بارگاہ رب کون ہے اور مردود بارگاہ کون ہے? کوئ ستی عذاب ہے اور کون قابل ثواب ہے؟ آخرش ہم نے اپنے نبی کواور ان کے ایما ندار ساتھیوں کو نبیات دی اور کا فروں کی جڑیں کا طرد ویس سے آئی مقامات پر جناب باری عزوجل نے ان کی تباہی کے صورت بیان فرمائی ہے کہ ان چر خیر سے خالی تنداور تیز ہوا کیں جیجی گئیں جنہوں نے انہیں اور ان کی جمام چیزوں کو غارت اور برباد کردیا ۔ عادلوگ بڑے نبیل فرمائی سخت آئدھی سے ہلاک کردیے گئے جوان پر برابر سات رات اور آٹھ دن چلتی ربی سارے کے سارے اس طرح ہو گئے جیسے زنائے کی شخت آئدھی سے ہلاک کردیے گئے جوان پر برابر سات رات اور آٹھ دن چلتی ربی سارے کے سارے اس طرح ہو گئے جیسے

کمجور کے درخوں کے بینے الگ ہوں اور شاخیں الگ ہوں۔ دیکھ لے ان میں سے ایک بھی اب نظر آرہا ہے؟ ان کی سرکشی کی سزا میں سرکش ہواان پر مسلط کر دی گئی جوان میں سے ایک ایک اٹھا کر آسان کی بلندی کی طرف لے جاتی اور وہاں سے گراتی جس سے سرالگ ہو جاتا ور دھڑ الگ گر جاتا۔ پہلوگ یمن کے ملک میں عمان اور حضر موت میں رہتے تھے۔ ادھرا دھر نکلتے اور لوگوں کو مار پیدے کر جر آ و تہر آبان کے ملک و مال پر عاصبانہ قبضہ کر لیت سارے کے سارے بت پرست تھے حضرت ہوڈ جوان کے شریف خاندانی شخص تھے ان کے پاس میں دسالت لے کر آئے اللہ کی تو حید کا تھم دیا 'شرک سے ردکا 'لوگوں پر ظلم کرنے کی برائی سمجھائی' لیکن انہوں نے اس نفیحت کو تبول نہ کیا' مقابلے برتن گئے اور اپنی قوت سے حق کو دیانے گئے۔

موبعض لوگ ایمان لائے تھے لیکن وہ بھی یچارے جان کے خوف سے پوشیدہ رکھے ہوئے تھے ہاتی لوگ بدستورا پئی ہے ایمانی اور نالسانی پر جےرہ خواہ نواہ فوقیت ظاہر کرنے گئے بیکار عمارتیں بناتے اور پھولے نہ ساتے۔ ان سب کا موں کواللہ کے رسول (حضرت ہود) نا پیند فرمات 'انہیں روکت 'تقویٰ کی اور اطاعت کی ہدایت کرتے 'لیکن یہ بھی تو انہیں ہے دلیل بتاتے' بھی انہیں مجنوں کہتے۔ آپ اپنی برات ظاہر کرتے اور ان سے صاف فرماتے کہ جھے تہاری قوت وطاقت کا مطلقا خوف نہیں 'جاؤتم سے جوہو سکے کرلؤ میر ابحروسہ اللہ پر سے اس کے سوانہ کوئی بھرو سے کے لائق' نہ عبادت کے قابل' ساری مخلوق اس کے ساسنے عاجز پست اور لاچار ہے' بچی راہ اللہ کی راہ ہے آخر یہ و ہے' بخی راہ اللہ کی راہ ہے آخر یہ و ہو کے نگ آگئ آخر یہ ہو ہے کہ بخید آ دمیوں کو بیت اللہ شریف بھیجیں' وہ وہاں جا کر اللہ سے دعا کی کریں۔ بہی ان کا دستورتھا کہ جب کی مصیبت میں بھنس جاتے تو وہاں وفد بھیجے۔ اس وقت ان کا قبیلہ عمالی تی حرم شریف میں بھی رہتا تھا' یہ لوگ عملیق بن آ دم بن سام بن نوح کی نسل میں سے تھا ان کا سرداراس زمانے میں معاویہ بن بکرتھا۔ اس کی ماں قوم عاد سے تھی جس بکا م جاجہ ہیں تنے جبیری تھا۔

عاد یول نے اپنے ہاں سے سر اشخاص کو فتخب کر کے بطور وفد کے شریف کوروانہ کیا' یہاں آ کر بیہ معاویہ کے مہمان بین پر تکلف دولوں کے اڑانے' شراب خوری کرنے اور معاویہ کی دولوں ٹریں کا گا تا سنے ہیں اس بے خودی سے شخول ہو گئے کہ پوراا کی مہینہ گذرگیا' انہیں اپنے کام کی طرف مطلق توجہ نہ ہوئی' معاویہ ان کی بیروش و کھے کراورا پی قوم کی بری حالت سامنے رکھ کر بہت کر حتا تھا' لیکن بیر مہمان نوازی کے خلاف تھا کہ خودان سے کہتا کہ جاؤ - اس لئے اس نے پچھاشعار کے اوران ہی دونوں کنیزوں کو یاد کرائے کہ وہ بہی گا کرائمیں نوازی کے خلاف تھا کہ خودان سے کہتا کہ جاؤ - اس لئے اس نے پچھاشعار کے اوران ہی دونوں کنیزوں کو یاد کرائے کہ وہ بہی گا کرائمیں سنا کیں اللہ عاد یوں پر بارش برسائے جو آئ تے قط سالی کی وجہ سے تباہ ہو گئے ہیں بھو کے ہیں بھو کے ہیں بھو کے ہیں بیاں تک کہ بولنا چالنا والنا ان پر دو پھر ہوگیا ہے - جنگلی جاؤ تو ہی ہو گئے ہیں بھو کے ہیں بھر رہے ہیں بیاں تک کہ بولنا چالنا ان پر دو پھر ہوگیا ہے - جنگلی جاؤ تو آئ کہ بولنا چالنا ہو لکا کہ وقت ضالک کی وجہ سے بیاں ہو گئے اور بے فاکدہ وقت ضالک کرنے گئے تم سے زیادہ براوند دنیا ہیں کوئی نہ ہوگا - یادر کھواگر اب بھی تھی میں میں میں میں ہوگی ہوگی ہوگی نہ ہوگا - یادر کھواگر اب بھی تھی میں نہوں میں خورت کی سالند تعالی نے تین بادل ان کے سامنے پیش کے - ایک سفیڈ ایک سیا ڈاک سرخ 'اور ایک آ داز آئی کہ ان ہو سے کی کو تھی باتی نہ چوڑ کے گئے ہور کی کو تھی باتی نہ چوڑ کی کہ ان ہیں سے کی کو تھی باتی نہ چوڑ کے گئے ہیں آئی نہ چوڑ کی کہ باتی دیا ہوں کا ایک قبیلہ تھا جو کے ہیں تیم سے کی کو تھی باتی نہ چوڑ ہو کی نہ باپ کو نہ بیٹے کو سے بی کو نہ بینی اور نہ بیک ان کی کو تھی ہوں تیم سے کی کو تھی باتی نہ چوڑ ہے گئے ہیں آئی نہ چوڑ ہے گئے ہیں آئی نہ چوڑ ہے گئے دو نہ بیک کو تھی میں تھی میں تیم سے تھا ان پر وہ عذا ب نہیں آئی نہ چوڑ ہے تھی بیک باتی عارت کی کو تھی ہوں تھی سے تھی کی کو تھی ہوں تھی ان پر وہ عذا ب نہیں آئی نہ چوڑ ہے تھی تھی تھی ان کو تھی ہوں تھی کی کو تھی ہوں تھی ان کو دو تھی ہیں تھی تھی تھی تھی تھی ان کو دو تھی ہوں تھی کی کو تھی ہوں تھی کی کو تھی ہوں تھی کی کو تھی ہوں تھی کو دو تھی ہوں تھی کی کو تھی ہوں تھی ہو تھی کی کو تھی کی کو تھی کو تھی کو تھی ہو تھی کی کو تھی کو تھی کو تھی کو تھی کی کو تھی کو

رہادرانبی میں سے عاداُخریٰ ہوئے اس وفد کے سردار نے سیاہ بادل پیند کیا تھاجواس وقت عادیوں کی طرف چلا اس مخص کا کائم قبل بن غز تھا۔ جب یہ بادل عادیوں کے میدان میں پہنچا جس کا نام مغیث تھا تو اسے دیکھ کروہ لوگ خوشیاں منانے گئے کہ ابر سے پانی ضرور بر کئے گا والانکہ یہوہ تھا جس کی یہلوگ نبی کے مقابلہ میں جلدی مچارہ سے جسے جس میں المناک عذاب تھا، جو تمام چیزوں کوفنا کردیے والاتھا سب سے پہلے اس عذاب اللی کوایک عورت نے دیکھا جس کا نام ممید تھا یہ چی ارکر بیہوش ہوگی ، جب ہوش آئی تو لوگوں نے اس سے پوچھا کہ تو نے کہا آگ کی جب ہوش آئی تو لوگوں نے اس سے پوچھا کہ تو نے کیا دیکھا؟ اس نے کہا آگ کی بھورت ہوا تھا جے فرشتے تھیٹے چلے آتے تھے۔ برابر سات راتیں اور آٹھ دن تک بیر آگ والی ہوا ان پرچلتی رہی اور عذاب کا بادل ان پر برستار ہا ممام عادیوں کا ستیاناس ہوگیا۔

حضرت ہودعلیہ السلام اور آپ کے مومن ساتھی ایک باغیج میں چلے گئے دہاں اللہ نے انہیں محفوظ رکھا' وہی ہوا' مضندی اور بھینی ہوکران کے جسموں کوکئی رہی جس سے روح کوتازگی اور آ تکھوں کوشندک پہنچی رہی ۔ ہاں عادیوں پراس ہوانے شکباری شرع کردئ ان کے دہاغ بھٹ گئے آ خرانہیں اٹھا اٹھا کردے پٹے 'سرالگ ہو گئے دھڑ الگ جاپڑئے نیہ واسوار کوسواری سمیت ادھرا ٹھا لیتی تھی اور بہت او نچالے جاکرا سے اوندھادے پٹنی تھی' یہ بیات بہت غریب ہے اور اس میں بہت سے فوائد ہیں – عذاب اللی کے آجائے سے حضرت ہوڈ کو اور مومنوں کو نجات لگی رحمت جی ان کے شامل حال رہی اور باقی کفاراس بدترین سرنا ہیں گرفتار ہوئے –

منداحد میں ہے حضرت حارث بحری رضی اللہ عند فرماتے ہیں میں اپنے ہاں ہے رسول اللہ علی کی خدمت میں علا بن حضری کی شکایت لے کر چلا - جب میں ربذہ میں پہنچا تو بنو تمیم کی ایک بڑھیا تا چار ہو کر بیٹھی ہوئی ملی بجی دے؟ میں نے کہا آ وُچنا نچہ میں نے اسے رسالت ماب میں پہنچا دے؟ میں نے کہا آ وُچنا نچہ میں نے اسے رسالت ماب میں پہنچا دے؟ میں نے کہا آ وُچنا نچہ میں نے اسے اپنے اونٹ پر بٹھا لیا اور مدینے پہنچا و یکھا کہ مجد لوگوں سے بھری ہوئی ہے ساج جنڈ ہے لہرا رہے ہیں اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ آ تحضرت علی ہے کہا مضور علیہ حضرت علی است کے لوگوں نے کہا مضور علیہ حضرت بحروبن عاص رضی اللہ عنہ کی متحق میں کہیں شکر میسیج والے ہیں میں تھوڑی دیر بیٹھارہا اسے میں صفور علیہ آ پی منزل میں تشریف لے کئے میں آ پ کے چیجے اللہ عنہ کی مالے کی اجازت میں جب میں نے اندرجا کرسلام کیا تو آ پ نے جھے دریا فت فرمایا کیا تم میں اور بوتیم میں پھی چھٹمک چلا گیا اجازت طلب کی اجازت میں جب میں نے اندرجا کرسلام کیا تو آ پ نے جھے دریا فت فرمایا کیا تم میں اور بوتیم میں پھی چھٹمک ہوئی ہے ایک ساوری وغیرہ نہی اس نے جمد سے درخواست کی اور میں اے اپن سواری وغیرہ نہی کی ایک بڑھیا عورت مل گئی جس کیا سے بھی اندرآ نے کی اجازت دی بر بیٹھی ہوئی ہے آ پ پاس سواری وغیرہ نہی اس نے جمد سے درخواست کی اور میں اے اپن سواری پر بٹھا کر یہاں لیا یا ہوں وہ درواز سے پر بیٹھی ہوئی ہے آ پ پاس سواری وغیرہ نہی اس نے جملے میں اور عیں اے اپن سواری پر بٹھا کر یہاں لیا یا ہوں وہ درواز سے پر بیٹھی ہوئی ہے آ پ نے اسے بھی اندرآ نے کی اجازت دی۔

میں نے کہا یا رسول اللہ ہم میں اور بنو تمیم میں کوئی روک کر دیجئے 'اس پر بڑھیا تیز ہوکر بوئی اگر آپ نے ایسا کر دیا تو پھر آپ کے ہاں کے بہاں کے بہاں کہ بہری اور میری تو وہی شل ہوئی کہ بکری اپنی موت کو آپ اٹھا کر لے گئ میں نے بہاں پہنچایا 'مجھے اس کے انجام کی کیا خبرتھی ؟ اللہ نہ کرے کہ میں بھی عادی قبیلے کے وفد کی طرح ہوجاؤں' تو حضور نے میں نے ہی تجھے یہاں پہنچایا 'مجھے اس کے انجام کی کیا خبرتھی ؟ اللہ نہ کرے کہ میں بھی عادی قبیلے کے وفد کی طرح ہوجاؤں' تو حضور نے مجھے دریا فت فرمایا کہ بھئی عادیوں کے وفد کا تصد کیا ہے؟ باوجود بکہ آپ کو جھے نے یادہ اس کا علم تھا' لیکن یہ بچھ کر کہ اس وقت آپ با تیں کرنا چاہتے ہیں' میں نے قصد شروع کردیا کہ حضور بھی وقت عادیوں میں قبط سالی نمودار ہوئی تو انہوں نے قبل نامی ایک مختص کو بطور قاصد کے بہت اللہ شریف دعا وغیرہ کرنے کے لئے بھیجا' یہ معاویہ بن بکر کے ہاں آ کرمہمان بنا' یہاں شراب و کہا باور راگ رنگ

میں ایبامشنول ہوا کہ مینے جرتک جام لنڈھا تار ہا اور معاویہ کی دولونڈیوں کے گانے سنتار ہا'ان کا نام جرادہ تھا' مینے جرکے بعد مہرہ کے پہاڑوں پر گیا اور اللہ سے دعا ما تکنے لگا کہ باری تعالیٰ میں کسی بیار کی دوا کے لئے یا کسی قیدی کے فدیئے کے لئے نہیں آیا' یا اللہ عادیوں کو وہ بلا جو بلایا کرتا تھا۔ استے میں وہ ویکھا ہے کہ چند سیاہ رنگ کے بادل اس کے سر پرمنڈلار ہے بین ان میں سے ایک فیبی صدا آئی کہ ان میں سے جو تھے پند ہو' قبول کر لے' اس نے خت سیاہ بادل کو اختیار کیا' اس وقت دوسری آواز آئی کہ لے لے خاک راکھ جو عادیوں میں سے ایک کو بھی نہ چھوڑ کئی تھی جس نے سب کو غارت اور تہدو بالا ایک کو بھی نہ چھوڑ کئی تھی جس نے سر کہ وغارت اور تہدو بالا ایک کو بطور وفد کے بھیجے تھے تو کہد دیا کرتے تھے کہ عادیوں کے وفد کی طرح نہ ہو جانا۔ اس طرح منداحہ میں بھی بیروایت موجود ہے۔ سن کی اور کا بوں میں بھی بیواقعہ موجود ہے۔ واللہ الم ایک کو بطور کے ایک کو بطور وفد کے بھیجے تھے تو کہد دیا کرتے تھے کہ عادیوں کے وفد کی طرح نہ ہو جانا۔ اس طرح منداحہ میں بھی بیروایت موجود ہے۔ سن کی اور کا بول میں بھی بیواقعہ موجود ہے۔ واللہ الم میں بھی بیادا ہو کہ کی کہ موجود ہے۔ سن کی اور کا بول میں بھی بیوا تھی موجود ہے۔ واللہ الم میں بھی بیوا کی میں موجود ہے۔ سن کی اور کا بول میں بھی بیوا تھی میں میں بھی ہو تھی ہو تھی ہو تھی ہو تھی ہو تھی ہو تھی ہیں ہو تھی ہو تھی

وَإِلَىٰ ثُمُودَ أَخَاهُمْ طَلِمًا ۖ قَالَ لِقَوْمِ اعْبُدُوا اللّهَ مَا لَكُوْمِ اعْبُدُوا اللّهَ مَا لَكُوْمِ اعْبُدُوا اللّهِ لَكُوْمِ اعْبُدُوا اللّهِ فَكُورِ اللّهِ عَيْرُوا قَدْ جَاءَتَكُورَ بَيِّنَا اللّهِ فَاللّهِ لَكُمْ اللّهُ قَدْرُوهَا تَأْكُلُ فِي آرضِ اللّهِ وَلا تَمَسُّوهَا إِسُوّ فَيَا خُذَكُو عَذَا اللّهِ اللّهُ وَلا تَمَسُّوهَا إِسُوّ فَيَا خُذَكُوْمِ عَذَا اللّهِ اللّهُ وَلا تَمَسُّوهَا إِسُوّ فَيَا خُذَكُوْمِ عَذَا اللّهُ اللّهُ وَلا تَمَسُّوهَا إِسُوّ فَيَا خُذَكُوْمِ عَذَا اللّهُ اللّهُ مُنْ

شمودیوں کی طرف ہم نے ان کے بھائی صالح کو بھیجا جس نے کہا کہ اے میری قوم کے لوگواللہ کی عبادت کروٴ تمہارا کوئی معبوداس کے سوانہیں یقینا تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے دلیل بھی آ چکی اللہ کی بیاؤٹنی تمہارے لئے نشان ہے اسے آزاد کردو کہ بیاللہ کی زمین میں چرتی چکتی رہے خبر داراہے کی قتم کی تکلیف نہ کہنجا تا کہ تمہیں دردناک عذاب آ د بوچیں 🔿

شمود کی قوم اور اس کا عبرت ناک انجام: ﷺ ہڑ (آیت: ۲۳) علمائے نسب نے بیان کیا ہے کہ شمود بن عامر بن ارم بن سام بن نوح' یہ بعائی تعاجد بس بن عامر کا -ای طرح قبیلہ طسم بیسب خالص عرب تھے۔حضرت ابرا جیم خلیل اللہ علیہ السلام سے پہلے شمود کی عادیوں کے بعد ہوئے ہیں' ان کے شہر حجاز اور شام کے درمیان واد کی القر کی اور اس کے اردگر دمشہور ہیں۔ سنہ ہے ھیں تبوک جاتے ہوئے رسول اللہ تنظیلہ ان کی اجاز بستیوں میں سے گزرے تھے۔منداح میں ہے کہ جب حضور عبیلہ تبوک کے میدان میں انترے لوگوں نے شمود یوں کے گھروں کے باس ڈیس سے گزرے تھے۔منداح میں ہے کہ جب حضور عبیلہ تبوک کے میدان میں انترے لوگوں نے شمود یوں کے گھروں کے باس ڈیس سے کنووں کے بان بی سے انتریاں الب دی جا کیں اور کردے ہے ہوئے آپ نے تھا دیکے جا کی اور گئی اور گئی اور کردا ہوں کا کہ بی بی جاؤ کی اور گئی اور کردا ہاں' کا کہ بی بی جاؤ کی اور گئی اور کردا ہاں' کا کندہ عذاب والی بستیوں میں بڑاؤنہ کیا کرد کہ بیں ایسانہ ہو کہ اس عذاب کے شکار تم بھی بن جاؤ ۔

ایک روایت میں ہان کی بستیوں ہے روتے اور ڈرتے ہوئے گذرو کہ مباداوہی عذاب تم پر آجا کمیں جوان پرآئے تھے۔ اور روایت میں ہے کہ غزوہ تبوک میں لوگ بہ عجلت ہجر کے لوگوں کے گھروں کی طرف لیک آپ نے ای وقت یہ آواز بلند کرنے کا کہاالصلوة حامعة 'جب لوگ جمع ہو گئے تو آپ نے فرمایا کہان لوگوں کے گھروں میں کیوں گھے جارہے ہوجن پر غضب الہی نازل ہوا 'راوی حدیث الوکوٹ فرماتے ہیں 'رسول اللہ عظافہ' ہم تو صرف تعجب کے طور پر انہیں و کیھنے چلے گئے تھے آپ نے فرمایا میں تہمیں اس سے بھی تعجب فیز چیز بتارہا ہوں 'تم میں سے بی ایک شخص ہے جو تہمیں وہ چیز بتارہا ہوں کا میں سے بی ایک شخص ہے جو تہمیں وہ چیز بتارہا ہوں جو

گذرچیس اور وہ خبریں دے رہاہے جوتبہارے سامنے ہیں اور جوتبہارے بعد ہونے والی ہیں پس تم ٹھیک ٹھاک رہوا ورسید ھے جلے جاؤ' تمہیں بھی عذاب کرتے ہوئے اللہ تعالی کوکوئی پرواہ نہیں یا در کھؤالیے لوگ آئیں گے جواپی جانوں ہے کسی چیز کو دفع نہ کرسکیں ہے۔ حضرت ابوكبورها نام عمر بن سعد ہے اور كہا گيا ہے كہ عامر بن سعد ہے - واللہ اعلم ايك روايت ميں ہے كہ ججركى بتى كے ياس آتے ہى حضور عليات نے فرمایا معجزے نبطلب کرو دیکھوقوم صالح نے معجزہ طلب کیا جوظام رہوا یعنی اوٹنی جواس راستے سے آتی تھی اوراس راستے سے جاتی تھی کیکن ان لوگوں نے اپنے رب کے حکم سے سرتانی کی اور اونٹنی کی کوچیس کاٹ دیں ایک دن اونٹنی ان کا یانی پیٹی تھی اور ایک دن بیسب اس کا دودھ پیتے تھے اس اونٹی کو مار ڈالنے پران پرایک چیخ آئی اوریہ جتنے بھی تھےسب کے سب ڈھیر ہو گئے؛ بجز اس ایک مخص کے جوحرم شریف میں تھا لوگوں نے بوج پھا'اس کا نام کیا تھا؟ فرمایا ابورغال' یبھی جب حدحرم سے باہرآ یا تو اسے بھی وہی عذاب ہوا۔ یہ حدیث صحاح ستہیں تو نہیں لیمن ہے سلم شریف کی شرط رے آیت کا مطلب ہے ہے کہ شودی قبیلے کی طرف سے ان کے بھائی حضرت صالح علیه السلام کو نبی بنا کر بھیجا گیا۔ تمام نبیوں کی طرح آپ نے بھی اپنی امت کوسب ہے پہلے تو حیدالہٰی سکھائی' کہ فقط اس کی عبادت کریں' اس کے سوااورکوئی لائق عبادت نہیں-اللہ کا فرمان ہے جتنے بھی رسول آئے سب کی طرف یہی وحی کی جاتی رہی کہ میرے سواکوئی معبود نہیں صرف میری ہی عبادت کرو-اور

ارشاد ہے ہم نے ہرامت میں رسول بھیج کہ اللہ ہی کی عبادت کرواوراس کے سوااوروں کی عبادت سے بچو-وَإِذْكُرُوْا إِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفًاءَ مِنْ بَعْدِ عَادٍ قَ بَقَأَكُمْ فِي الأرْضِ تَتَّخِذُونَ مِنْ سُهُولِهَا قُصُورًا وَّتَنْحِثُونَ الْجِبَالَ بُيُوتًا فَاذَكُرُوٓ الآءِ اللهِ وَلا تَعْتَوا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿ قَالَ الْمَلَلُ الَّذِيْنَ الْسَتَكُبَرُوْا مِنْ قَوْمِهِ لِلَّذِيْنِ السُّتُضْعِفُوا لِمَنْ امَن مِنْهُمْ اتَّعَلَّمُونَ آنَّ صلِحًا مُّرْسَلٌ مِّن رَّبِّهِ قَالُوَّا إِنَّا بِمَا أُرْسِلَ بِهِ مُؤْمِنُونَ ۞

یا د کراو کہ اللہ نے عادیوں کے بعد تمہیں خلیفہ بنایا ہے اور تمہیں الی زمین میں بسایا ہے کہتم اس کے زم ھے میں محلات بنار ہے ہواور پہاڑوں کوتر اش کر مکانات بناتے ہو' پستم اللہ کی نعتوں کو یا د کرواور فسادی بن کرز مین میں تباہی پر یا کرتے نہ پھرو 🔿 اس کی قوم کے سرکش سرداروں نے قوم کے کمزور ایمان داروں سے کہا کہ کیا جمہیں صالح کے رسول اللہ ہونے کا پوراعلم ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں ہاں ہم تو جس شریعت کے ساتھ وہ بیسجے گئے یں'ایمان رکھنے والے ہیں O

(آیت: ۱۳ ـ ۵۵) حضرت صالح فرماتے ہیں او گوتمہارے پاس دلیل الی آچکی جس میں میری سچائی ظاہر ہے ان او گول نے حضرت صالع ہے یہ بجزہ طلب کیا تھا کہ ایک منگلاخ چٹان جوان کی کہتی ہے ایک کنارے پڑی تھی جس کا تام کا تبہ تھا'اس ہے آ یہ ایک ا ونٹنی زکالیں جو گا بھن ہو (دودھ دینے والی اوٹٹی جودس ماہ کی حاملہ ہو) حضرت صالح نے ان سے فر مایا کہ اگرابیا ہو جائے توتم ایمان قبول کرانو بلنا شروع کیااور چنج گئی اس کے چی ہے ایک اوٹٹی نمودار ہوئی' اسے دیکھتے ہی ان کے سردار جندع بن عمرونے تو اسلام قبول کرلیا اور اس کے

جن لوگول نے سرکٹی کی تھی انہوں نے کہا کہتم جس پرائیمان لائے ہو ہم اس کے مکر ہیں 0 پس انہوں نے اونٹی کو مارڈ الا اور اپنے پرورد گار کے تھم سے سرتا لی کی اور کہنے گئے کہ اے صالح جن عذابوں سے تو ہمیں دھمکا تا رہتا ہے اگر تو ٹی الواقع پیٹیبروں میں سے ہے تو آئیس ہم پر نازل کردے 0 پس انہیں زلز لے نے آ پکڑا جس سے وہ اپنے گھروں میں بی زانو پراوند ھے گرے ہوئے مردے رہ گئے 0

(آیت: ۱۳۵۸) چنا نچ قر آن کریم میں ہے فکڈ بُوہُ فَعَقَرُو هَالْخ قوم صالح نے اپ نی کو جھلایا اور اوٹنی کی کو چیں کاٹ کر اسے مارڈ الا اور ان سب کو کیساں کردیا اور آیت میں ہے کہ ہم نے شمود یوں کو او نتی دی جو ان کے گنا ہوں کے بدلے ان پر ہلاکت نازل فر مائی اور ان سب کو کیساں کردیا اور آیت میں ہے کہ ہم نے شمود یوں کو او نتی دی جو ان کے لئے پوری سجھ پو جھ کی چیز تھی لیکن انہوں نے اس پرظلم کیا 'یہاں بھی فر مایا کہ انہوں نے اس او نتی کی کھر ان ہے کہ چھوٹے پڑے سب اس امر پر شغق تھے امام این مارڈ الا 'پس اس فعل کی اسناو سارے ہی قبیلے کی طرف ہے جس سے صاف طاہر ہے کہ چھوٹے پڑے سب اس امر پر شغق تھے امام این جریز وغیرہ کا فرمان ہے کہ اس کے آل کی وجہ یہ ہوئی کہ عنیز ہو بنت غنم بن مجلو جو ایک بڑھیا کا فرہ تھی اور حضر سے صاف علی کہ مورت مالدار 'اس کے خاوند کا نام و واب بن عمر وتھا جو شمود یوں کا ایک سر دار تھا 'یہ بھی میں اس کی لڑکیاں بہت خوبصور سے تھی اور تھی ہو ہوں کا ایک سر دار تھا 'یہ بھی میں کہ مورت نے خاوند کا نام و اس کی خاوند کا نام مصدقہ بنت نمیا بن نہر بن مخارت کے علاوہ مال اور حسب نب میں برحی ہوئی کی میں کے خاوند کو چھوڑ دیا – اب بید دونوں عور تیں لوگوں کو اکساتی تھیں کہ کئی آل کا خاوند مسلمان ہوگیا تھارضی اللہ تعالی عنہ – اس سرکش عورت نے خاوند کو چھوڑ دیا – اب بید دونوں عور تیں لوگوں کو اکساتی تھیں کہ کئی آل مادہ ہو جائے اور حضر سے صالح علیہ السلام کی اونٹنی کوئل کردے – صدقہ نامی عورت نے ایک شخص حباب کو بلایا اور اسے کہا کہ میں تیرے گھر آ

جاؤل گی اگر تواس او مٹنی کول کردئے لیکن اس نے اٹکار کردیا اس پراس نے مصدع بن مہرج بن محیا کو بلایا جواس کے چیا کالڑ کا تھا اورا سے اس بات پرآ مادہ کرلیا۔ بیضبیث اس کے حسن و جمال کامفتوں تھا'اس برائی پرآ مادہ ہوگیا۔ادھرعنیز ہنے قدار بن سالف بن جذع کو بلا کر اس سے کہا کہ میری ان خوبصورت نو جوان کڑ کیوں میں ہے جسے تو پیند کرئے اسے میں تخفیے دے دوں گی اس شرط پڑ کہاں اونٹی کی کوچیں کا نے ڈال میے خبیث بھی آ مادہ ہوگیا' میتھا بھی زنا کاری کا بچے (زناکی پیدادار)' سالف کی اولا دمیں نہتھا' جیسان نامی ایک مخص سے اس کی بدکار ماں نے زنا کاری کھی 'بیاس سے پیداہوا تھااب دونوں چلے اوراہل شموداور دوسرے شریروں کو بھی اس پرآ مادہ کیا چنانچے سات مخص اور بھی اس پر آمادہ ہو گئے اور بینوفسادی مخص اس بدارادے پرال مکئ جیسے قرآن کریم میں ہے و کان فیی الْمَدِیْنَةِ تِسْعَةُ رَهُطٍ یُّفُسِدُوُ ذَ فِی الْاَرُضِ وَلَا یُصُلِحُوُنَ اسْشِرِیْ اَوْض حَے جن میں اصلاح کا مادہ بی ندتھا' سراسرفسادی ہی تنے چونکہ بیلوگ توم کے سروار تنے ان کے کہنے سننے سے تمام کفار بھی اس پر راضی ہو گئے اور انٹنی کے واپس آنے کے راہتے میں بید دنوں شریرا پی اپنی کمین گا ہوں میں بیٹھ گئے جب افٹی نکلی تو پہلے مصدع نے اسے تیر مارا جواس کی ران کی ہڈی میں پیوست ہو گیا اس وقت عفیز ہ نے اپنی خوبصورت لڑکی کو کھلے منہ قدار کے پاس بھیجا' اس نے کہا' قدار کیا دیکھتے ہوا ٹھواوراس کا کام تمام کردو سیاس کی شکلند کیھتے ہی دوڑااوراس کے دونوں پچھلے یاؤں کا نے دیئے اونٹنی چکرا کرگری اور ایک آواز نکالی جس سے اس کا بچے ہوشیار ہو گیا اور اس راستے کو چھوڑ کر پہاڑی پر چلا گیا -ادھرقد ارنے اونٹنی کا گلاکا ف دیا اور وہ مرگئ اس کا بچہ پہاڑی چوٹی پرچڑھ گیا اور تین مرتبہ بلبلایا -

حسن بصری فرماتے ہیں-اس نے اللہ کی سامنے اپنی مال کے قبل کی فریاد کی مجرجس چٹان سے نکلاتھا' اس میں سا کیا- بیروایت بھی ہے کہ اسے بھی اس کی ماں کے ساتھ ہی ذبح کر دیا گیا تھا- واللہ اعلم حضرت صالح علیہ السلام کو جب بینچر پنچی تو آپ محبرائے ہوئے موقعہ پر ینیج دیکھا کہ اوٹٹی بے جان بڑی ہے آپ کی آ تھوں سے آنسونکل آئے اور فرمایا 'بس اب تین دن میں تم ہلاک کر دیتے جاؤ کے ہوا بھی یمیٰ بدھ کے دن ان لوگوں نے اونٹنی کو آل کیا تھا اور چونکہ کوئی عذاب نہ آیا' اس لئے اتر اسکے اور ان مفسدوں نے ارادہ کرلیا کہ آج شام کو صالح كوبھى مار ڈالڈاگر واقعى ہم ہلاك ہونے والے ہى ہيں تو پھريد كيوں بچار ہے؟ اوراگر ہم پرعذاب نہيں آتا تو بھى آؤروز روز كے اس مجنجمٹ سے پاک ہوجا تیں-

چنانچ قرآن کریم کابیان ہے کدان لوگوں نے مل کرمشورہ کیا اور پھرفتمیں کھا کر اقرار کیا کدرات کوصالح کے گھر پر چھایہ مارواور اسے اور اس کے گھر انے کوتہہ تیج کرواور صاف اٹکار کردو کہ ہمیں کیا خبر کہ کس نے مارا؟ اللہ تعالیٰ فرما تا ہے ان کے اس مکر کے مقابل ہم نے بھی مرکیااور بیدہارے مرسے بالکل بے خبرر ہے اب انجام دیکھولو کہ کیا ہوا؟ رات کو بیا بنی بدنیتی سے مفترت صالح کے کعر کی طرف چلے آپ کا گھر پہاڑ کی بلندی پرقعا' ابھی بیاو پر چڑھ ہی رہے تھے کہاو پر سے ایک چٹان پھر کی گڑھکتی ہوئی آئی اورسب کو ہی چیں ڈالا ان کا توبیہ حشر ہوا ادھر جعرات کے دن تمام شمود یوں کے چہرے زرد پڑ گئے جمعہ کے دن ان کے چہرے آگ جیسے سرخ ہو گئے اور ہفتے کے دن جومہلت کا آ خری دن تھا'ان کے مندسیاہ ہو گئے۔ تین دن جب گذر گئے تو چوتھا دن اتو ارشح ہی منبح سورج کے روش ہوتے ہی او پر آسان سے تخت کڑا کا ہوا جس کی ہولناک دہشت انگیز چنگھاڑنے ان کے کلیج بچاڑ دیئے ساتھ ہی نیچے سے زبر دست زلزلیآیا' ایک ہی ساعت میں ایک ساتھ ہی ان سب کا ڈھیر ہوگیا' مرُ دوں سے مکانات' بازار' گلی' کو ہے بھر گئے' مردُ عورت' بچے' پوڑھے اول سے آخرتک سارے کے سارے تباہ ہو مے شان رب دیکھئے کہ اس واقعہ کی خبر دنیا کو پہنچانے کے لئے ایک کا فرہ عورت بیادی گئ بیمی بڑی خبیثہ تمی معزت صالح علیہ السلام کی عدادت کی آگ سے بھری ہوئی تھی اس کی دونوں ٹانگیں نہیں تھیں لیکن ادھراس آیا' ادھراس کے یا دُن کھل مھے'اپنی بستی سے سریٹ بھاگی

اور تیز دوڑتی ہوئی دوسرے شہر پیچی اور وہاں جا کران سب کے سامنے ساراوا قعہ بیان کر ہی چکنے کے بعدان سے یانی مانگا-ابھی پوری پیاس بھی نبجھی تھی کہ عذاب الٰہی آپڑااوروہیں ڈھیرہوکررہ گئی۔ہاںابودغال نامی ایک شخص اور پچ گیا تھاپہ یہاں نہ تھاحرم کی پاک زمین میں تھا' لیکن کچھ دنوں کے بعد جب بیابی کسی کام کی غرض سے حد حرم سے باہر آیا' ای وقت آسان سے پھر آیا اور اسے بھی جہنم واصل کیا شمود یوں میں سے سوائے حضرت صالح اوران کے مومن صحاب^ہ کے اور کوئی بھی نہ بچا-ابود غال کا واقعہ اس سے پہلے حدیث میں بیان ہو چکا ہے۔قبیلہ ثقیف جوطائف میں ہے مذکور ہے کہ بیاس کی سل سے ہیں۔عبدالرزاق میں ہے کہ اس کی قبر کے پاس سے رسول کریم عظام جب گذر سے تو فر مایا جانتے ہو یکس کی قبر ہے؟ لوگوں نے جواب دیا کہ اللہ اوراس کے رسول کوزیادہ علم ہے آپ نے فر مایا کی ابود غال کی قبر ہے ' بیا یک شمودی مخف تھا'اپنی قوم کے عذاب کے دفت بیرم میں تھا'اس وجہ سے عذاب الہی سے بچ رہائیکن حرم شریف سے فکلا تو اس وقت اپنی قوم کے عذاب سے بیبھی ہلاک ہوااور میبیں فن کیا گیا اوراس کے ساتھ اس کی سونے کی لکڑی بھی دفنا دی گئی' چنانچے لوگوں نے اس گڑھے کو کھود کراس میں ہے وہ لکڑی نکال لی-

اور صدیث میں ہے کہ آپ نے فر مایاتھا مقیف قبیلہ اس کی اولاد ہے ایک مرسل صدیث میں بھی یہ ذکر موجود ہے۔ یہ می ہے کہ آپ نے فر مایا تھا'اس کے ساتھ سونے کی شاخ وفن کردی گئی تھی' یہی نشان اس کی قبر کا ہے اگرتم اے کھودونو وہ شاخ ضرورنکل آئے گی' چنانچے بعض لوگوں نے اسے کھودااور وہ شاخ نکال لی- ابوداؤ دمیں بھی بیروایت ہے اور حسن عزیز ہے لیکن میں کہنا ہوں اس حدیث کے وصل کا صرف ا کیے طریقہ بحیر بن ابی بحیر کا ہے اور میصرف اس حدیث کے ساتھ معروف ہے اور بقول حضرت امام کیجیٰ بن معین موائے اساعیل بن الی امیہ کے اسے اس سے اور کسی نے روایت نہیں کیا' اخمال ہے کہ کہیں اس حدیث کے مرفوع کرنے میں خطانہ ہو- پیعبداللہ بن عمروہی کا قول ہواور پھراس صورت میں ہیچی ممکنات سے ہے کہانہوں نے اسے ان دو دفتر وں سے لے لیا ہو جوانہیں جنگ برموک میں ملے تھے۔ میرے استاد شخ ابوالحجائ اس روایت کو پہلے تو حسن عزیز کہتے تھے لیکن جب میں نے ان کے سامنے یہ ججت پیش کی تو آپ نے فر مایا ہے شک ان امور کا اس میں احتمال ہے۔ واللہ اعلم۔

فَتَوَلَّىٰ عَنْهُمْ وَقَالَ لِقَوْمِ لَقَدُ ٱبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةً رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلَكِنَ لا تُحِبُّونَ النَّصِحِينَ ۞

حضرت صالحنے ان ہے مندموڑ لیااور فرمایا کدمیرے بھائیویش توتمہیں اپنے رب کا پیغام پہنچا چکااور تبہاری پوری خیرخواہی کی لیکن افسوس تم اپنے خیرخواہوں کواپنا

صالح عليه السلام ہلاكت كے اسباب كى نشائدى كرتے ہيں: ١٠٠ الله (آيت: ٢٥) قوم كى ہلاكت د كھيكر افسوس حسرت اور آخرى ڈانٹ ڈپٹ کے طور پر پینجبری حضرت صالح علیہ السلام فرماتے ہیں کہ نتمہیں رب کی رسالت نے فائدہ پہنچایا ندمیری خیرخواہی ٹھکانے تکی تم اپنی بہ مجھی سے دوست کو دہمن مجھ بیٹھے اور آخراس روز بدکودعوت دے لی - چٹا نچے حضرت محمد رسول اللہ عظی بھی جب بدری کفار پر غالب آئے وہیں جب اول تک تھرے رہے بھر رات کے آخری وقت او تن پرزین کس کر آپ تشریف لے چلے اور جب اس کھاٹی کے پاس بہنچے جہاں ان کا فروں کی لاشیں ڈالی گئی تھیں تو آپ تھمر گئے اور فرمانے لگئے اے ابوجہل اے عتب اے شیب اے فلاں اے فلاں بتاؤرب کے وعديةم نے درست پائے؟ ميں نے تواين رب كفرمان كى صدافت اپنى آئكھول سے ديكھ لى حضرت عرر نے كہا كارسول الله تو يان

جسموں سے باتیں کررہے ہیں جومردار ہو گئے؟ آپ نے فرمایا' اس اللہ کی خم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میں جو ان ہے کہ رہا ہوں اسے بیتم سے زیادہ من رہے ہیں ' لیکن جواب کی طاقت نہیں۔ سیرت کی کتابوں میں ہے کہ آپ نے فرمایا' تم نے میرا خاندان ہونے کے باد جود میرے ساتھ وہ برائی کی کہ کسی خاندان نے اپنے پیغیر کے ساتھ نہ کی تم نے میرے ہم قبیلہ ہونے کے باد جود مجھے جھٹلایا اور دوسر بولوگوں نے جھے سیاسجھ' تم نے رشتہ داری کے باوجود مجھے دلیں لکالا ویا اوردوسروں نے جھے اپنے ہاں جگد دی افسوس تم اپنے ہو کر مجھ سے برسر جنگ رہا اوردوسروں نے میری امداد کی ہی تم اپنے ٹی کے بدر ین قبیلے ہو۔ یہی حضرت صالح علیہ السلام اپنی قوم سے فرمار ہے بیں کہ میں نے تو ہمدردی کی اختہا کردی' اللہ کے پیغام کی تبلیغ میں' تمہاری خیرخوابی میں کوئی کوتا ہی نہیں کی' لیکن آ ہ نہ تم نے اس سے کوئی فائدہ اٹھایا' نہت کی پیروی کی' ندا پے خیرخواہ کی مانی' بلکدا ہے اپنادشن مجما۔ بعض مضرین کا قول ہے کہ ہر نبی جب دیکھتا کہ اب میری امت پر عام عذاب آنے والا ہے انہیں چھوڑ کرنگل کھڑا ہوتا اور حرم مکہ میں پناہ لیتا ۔ واللہ آنے والا ہے انہیں چھوڑ کرنگل کھڑا ہوتا اور حرم مکہ میں پناہ لیتا ۔ واللہ آغم۔

منداحمد میں ہے کہ ج کے موقعہ پر جب رسول کریم ﷺ وادی عسفان پنچے تو حضرت صدیق اکبررضی اللہ عنہ ہے دریا فت فر مایا کہ بیکونی وادی ہے؟ آپ نے جواب دیا وادی عسفان فر مایا میرے سامنے سے حضرت ہوداور حضرت صالح علیجاالسلام ابھی ابھی گذر ئ اونٹنیوں پرسوار تھے جن کی کمیلیں تھجور کے چول کی تھیں 'کمبلول کے جبہد بند ھے ہوئے اور موٹی چادریں اوڑ ھے ہوئے تھے لبیک پکارتے ہوئے بیت اللہ شریف کی طرف تشریف لے جارہے تھے 'میرحدیث غریب ہے۔ صحاح ستہ میں نہیں۔

وَلُوُطاً إِذْ قَالَ لِقَوْمِهُ آتَاتُونَ الْفَاحِشَةَ مَا - سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ آحَدٍ مِّنِ الْعُلَمِينَ ﴿ إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْلِ النِّسَآءُ بَلُ آنْتُمُ قَوْمٌ مُّسَرِفُونَ ﴿ فَالْمَانِ النِّسَآءُ لَا أَنْتُمُ قَوْمٌ مُّسَرِفُونَ ﴾

(ہم نے ہی لوط کو بھیجا)اس نے اپنی قوم ہے کہا کہ تم لوگ ایسی بے حیائی کا کام کررہے ہو جوتم سے پہلے دنیا جہان میں کسی نے نہیں کیا © کرتم عورتوں کو چھوڑ کراپنی شہوت رانی کے لئے مردوں کی طرف مائل ہورہے ہو؟ بات بیہے کہ تم لوگ ہوہی حدے گذرجانے والے O

لوط علیہ السلام کی بدنصیب قوم: ہے ہے ہے (آیت: ۱۸-۱۸) فرمان ہے کہ حضرت لوط علیہ السلام کو بھی ہم نے ان کی قوم کی طرف اپنا رسول بنا کر ہیجا، تو ان کے واقعہ کو بھی یاد کر -حضرت لوط علیہ السلام ہاران بن آزر کے بیٹے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹیجے تھے۔
آپ ہی کے ہاتھ پرایمان قبول کیا تھا اور آپ ہی کے ساتھ شام کی طرف ہجرت کی تھی - اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنا نبی بنا کر سدوم نا می ہتی کی طرف بھیجا، آپ نے ان کو اور آس پاس کے لوگوں کو اللہ کی تو حید اور اپٹی اطاعت کی طرف بلایا، نیکیوں کے کرنے برائیوں کو چھوڑ نے کا تھکم دیا، جن میں ایک برائی اغلامبازی تھی جو ان سے پہلے دنیا ہے مفقود تھی اس بدکاری کے موجد یہی ملعون لوگ تھے، عروبین وینار یہی فرمات دیا، جن میں ایک برائی اغلامبازی تھی جو ان سے پہلے دنیا ہے مفقود تھی اس بدکاری کے موجد یہی ملعون لوگ تھے، عروبین وینار یہی فرمات ہیں - جامع وشق کے بانی خلیفہ ولید بن عبدالملک کہتے ہیں اگر یہ خبر قرآن میں نہ ہوتی تو میں اس بات کو بھی نہ مانتا کہ مردم دسے حاجت روائی کر لے - ای لئے حضرت لوط علیہ السلام نے این حماروں سے فرمایا کرتم سے پہلے تو بینا پاک اور ضبیث فعل کی نے نہیں کیا، عورتوں کو جو اس کے این خلیلہ والی کی جو تھیں کہا دی تو میں اس کو بھی ہی تورتوں میں بھی عورتوں میں ہوئی تھیں۔ مضرین فرماتے ہیں جس طرح مردم دوں میں مشغول سے عورتیں بھی عورتوں میں بھی عورتوں میں بھی می ورتوں میں بھی می دوتوں میں بھی میں کیا تھیں۔

اس کے جواب میں قوم لوط کا صرف یمی قول تھا کہ آئیں اپنے شہرے نکال دؤیۃ ویوے ہی پاک بازلوگ ہیں ۞ پس ہم نے لوط کوادراس کے گھرانے کو بجز اس کی بیوی کے بچالیا' وہ پیچھے رہ جانے والوں میں روگئ ۞ اور ہم نے ان پر بزی بارش برسائی' دیکھ لے کہ ان بدکار د س کا کیسابراانجام ہوا ۞

(آیت: ۸۲) قوم لوط پر بھی نبی کی نصیحت کارگرنہ ہوئی الله الناوشنی کرنے گئے اور دلیس نکالا دینے پرتل گئے اللہ تعالی نے اپنے نبی کومع ا یما نداروں کے وہاں سے محیح سالم بچالیا اور تمام بستی والوں کو ذلت وپستی کے ساتھ تباہ وغارت کردیا – ان کا بیرکہنا کہ بیریز ہے یا کہازلوگ ہیں بطور طعنے کے تصاور یکھی مطلب تھا کہ بیاس کام سے جوہم کرتے ہیں دور ہیں چران کا ہم میں کیا کام؟ مجاہدٌاورا بن عباسٌ کا بھی تول ہے-لوطى تباه ہو گئے: 🏠 🏠 (آیت: ۸۳-۸۳) حضرت لوط اوران كا گھر انداللہ كے ان عذابوں سے ن كميا جولوطيوں پر نازل ہوئے - بجو آپ کے گھرانے کے اورکوئی آپ پرائیان نہ لایا جیسے فرمان رب ہے فَمَا وَجَدُنَا فِیْهَا غَیْرَ بَیْتِ مِّنَ الْمُسُلِمِیْنَ لِیمُ وہاں جتنے مومن تنے ہم نے سب کو تکال دیا کیکن بجز ایک گھروالے کے وہاں ہم نے کسی مسلمان کو پایا ہی نہیں بلکہ خاندان لوط میں سے بھی خود حضرت لوط علیدالسلام کی بیوی ہلاک ہوئی کیونکہ یہ بدنصیب کا فرہ ہی تھی 'بلکتوم کے کا فروں کی طرف دارتھی اگر کوئی مہمان آتا تواشاروں ہے قوم کو خرپنجادین ای لئے مفرت لوظ سے کہددیا ممیاتھا کداہے اپنے ساتھ ندلے جانا بلکداسے خربھی ندکرنا - ایک قول میمی ہے کہ ساتھ تو چلی تھی لیکن جب توم پرعذاب آیا تواس کے دل میں ان کی محبت آگئی اور رحم کی نگاہ سے انہیں دیمنے لگی وہیں اس وقت اس بدنھیب پر بھی عذاب آ کیالیکن زیادہ ظاہر تول پہلاہی ہے یعنی نداسے حضرت اوط نے عذاب کی خبر کی نداسے اپنے ساتھ لے مجے میں بیاتی رہ گی اور پھر ہلاک ہوگئ- غابرین کے معنی بھی باقی رہ جانے والے ہیں جن بزرگوں نے اس کے معنی ہلاک ہونے والے کئے ہیں ، وہ بطورلزوم کے ہیں ، کیونکہ جوباتی تنے وہ ہلاک ہونے والے ہی تھے-حضرت لوط علیہ السلام اوران کے مسلمان صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے شہرے نکلتے ہی عذاب البی ان پر بارش کی طرح برس پڑا' وہ بارش' پتحروں اور ڈھیلوں کی تھی جو ہرا یک پر بالخصوص نشان زدہ ای کے لئے آسان ہے گرر ہے تھے۔ گو الله ك عذاب كوب انصاف لوگ دور مجمد ب بول ليكن حقيقنا ايمانهين اي يغبر آپ خود كيد ليج كدالله كي نافر ماندول اور رسول الله كي تكذيب كرنے والوں كاكيا انجام ہوتا ہے؟ امام ابوصنيفةٌ فرماتے ہيں' لوطی تعل كرنے والے كواونچی ديوارے گرا ديا جائے' پھراو پرے پھراؤ کر کے اسے مار ڈالنا چاہئے کیونکہ لوطیوں کواللہ کی طرف سے یہی سزا دی گئی -اورعلماء کرام کا فرمان ہے کہ اسے رجم کردیا جائے خواہ وہ شادی شده مویابے شادی مو-

امام شافعیؒ کے دوقول میں سے ایک بھی ہے۔ اس کی دلیل منداحمہ ابوداؤ دوتر ندی اور ابن ماجہ کی بیرصد ہے کہ رسول الله سلی الله علیہ وسلم نے فرمایا 'جھے تم لوطی فعل کرتے پاؤ' اسے اور اس کے نیچے والے دونوں کو آل کر دو۔ علاء کی ایک جماعت کا قول ہے کہ یہ بھی مثل زنا کاری کے ہے شادی شدہ موں تو رجم ورنہ سوکوڑ ہے۔ امام شافع کا دوسرا قول بھی یہی ہے۔ عورتوں سے اس قتم کی حرکت کرنا بھی چھوٹی

S. S.



لواطت ہاور بہاجماع امت حرام ہے بجو ایک شاذ قول کے اور بہت ی احادیث میں اس کی حرمت موجود ہے۔ اس کا پورابیان سور و بقر و کی تغییر میں گذر دیا ہے۔ تغییر میں گذر دیا ہے۔

وَ إِلَىٰ مَذَينَ آخَاهُمۡ شُعَيْبًا قَالَ لِقَوْمِ اعْبُدُوا اللهُ مَا لَكُوۡ مِّنَ اللهِ عَيُرُو فَدَحَاءَ ثَكُوۡ بَيِّنَةُ مِّنَ رَبِّكُوۡ فَاوَفُوا لَكُوۡ مِّنَ اللهِ عَيْرُو فَدَجَاءَ ثَكُوۡ بَيِّنَةُ مِّنَ رَبِّكُوۡ فَاوَفُوا الْكَانِ اللهِ عَيْرُو لَا تُفْسِدُوا النَّاسُ اشْيَاءُ هُوُ وَلاَ تُفْسِدُوا فَلَا الْمَاكِمُ اللهِ اللهُ ال

مدین کی طرف ہم نے ان کے بھائی شعیب کو بھیجا' انہوں نے سمجھایا کہ اے تو می بھائیڈاللہ کی عبادت کرواس کے سواتمہار ااور کوئی معبود نہیں' تمہارے پاس تمہارے رب کی جانب سے واضح دلیل آ کپنچی' ابتم ناپ تول پوری کیا کرو'لوگوں کوان کی چیزیں کم نیدیا کرواور ملک کے سمجھ انتظام کے بعداس میں رخنہ اندازیاں نہ کرو'اگر تم ایمانہ ہوتو تمہارے لئے یہی بات بہتری والی ہے 0

خطیب الانبیا و شعیب علیہ السلام: ۱۵ کئر (آیت: ۸۵) مشہور مورخ حضرت امام محد بن اسحاق رحمتہ الشعلیہ فرماتے ہیں بیدوگ مدین بن ابراہیم کی نسل سے ہیں۔حضرت شعیب کی بن بیٹیم کے ان کا نام مریائی زبان میں بڑون تھا۔ یہ یادر ہے کہ قبیلے کا نام بھی مدین تھا اوراس بستی کا نام بھی بھی تھی تھا ہوئے ہوئے جاز جانے والے راستے میں آتا ہے۔آیت قرآن و لَنَمّا وَرَدَمَاءَ مَدُینَ میں شہرمدین کے کئویں کا ذکر موجود ہے اس سے مرادا کیدوالے ہیں جیسا کہ ان شاہ اللہ بیان کریں گے۔آپ نے بھی تمام رسولوں کی مدین میں شہرمدین کے کئویں کا ذکر موجود ہے اس سے مرادا کیدوالے ہیں جیسا کہ ان شاہ اللہ بیان کریں گے۔آپ نے بھی ہیں۔ خالتی کا طرح انہیں تو حدی کی دورت دی اور فر مایا کہ اللہ کی طرف سے میری نبوت کی دلیس تمہارے سامنے آپھی ہیں۔ خالتی کا حق بیان کہ کہ کھوئیٹ نان ماپ تول میں کی کی عادت چھوڑ والوگوں کے حقوق نہ مارو کہو کھا اور کہ و کھا اور کی مراب کو ایس ب فرات کے ویل ہے اللہ اس برخصلت سے ہرایک کی کھوئیٹ نان ماپ تول میں کی کرنے والوں کے لئے ویل ہے اللہ اس برخصلت سے ہرایک کو برسب فصاحت عبارت اور عمر گی وعظ کے خطیب الانبیاء کہا جاتا تھا ، بچائے ۔ پھر حضرت شعیب علیہ السلام کا اور دعظ بیان ہوتا ہے آپ کو برسب فصاحت عبارت اور عمر گی وعظ کے خطیب الانبیاء کہا جاتا تھا ، بھراکسلو قوالسلام۔

وَلاَ تَقَعُدُوا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُونَ وَتَصُدُونَ عَنْ سَبِيلِ اللهِ مَنْ امَنَ بِهُ وَتَبْغُونَهَا عِوَجًا وَاذَكُرُوْا اِذْكُنْتُمَ قَلِيلًا فَكَثَرَكُمُ وَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَهُ الْمُفْسِدِينَ ﴿ وَلَنْ كَانَ طَا بِفَهُ مِنْكُمُ الْمَنُوا بِالَّذِي الْسِلْتُ بِهُ وَطَابِفَهُ لَمْ يُؤْمِنُوا فَاصْبِرُوا حَتّى يَحْكُمُ اللّهُ بَيْنَنَا وَهُوَ لَمْ يُؤْمِنُوا فَاصْبِرُوا حَتّى يَحْكُمُ اللّهُ بَيْنَنَا وَهُوَ

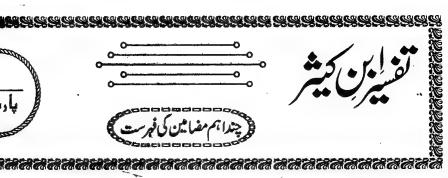


تحير الحكمين

ہر ہرراہ پر پیٹے کرلوگوں کوڈرانا دھمکانا اوراللہ پرایمان رکھنے والوں کوراہ اللہ ہے رو کنا اوراس میں بھی پیدا کرنے کی کوشش کرنا چھوڑ دؤ اپنے اس وقت کو یا دکرو جبکہ تم بہت تھوڑے سے بیخے اللہ نے تہمیں بڑھا دیا اور اور خود دیکے لوکہ فساد مچانے والوں کا کیسا برا انجام ہوا؟ ۞ اگرتم میں سے ایک گروہ اس چیز پر ایمان لائے جس کے ساتھ میں جیمجا گیا ہوں اور ایک گروہ ایمان نہ لائے تو تم صبر کروسہارے کام لویہاں تک کہ خود اللہ تعالیٰ ہم میں فیصلہ فرمادے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ فرمانے والاہے ۞

قوم شعیب کی بدا کمالیاں: ﴿ کُنَّ کُنَّ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ ال









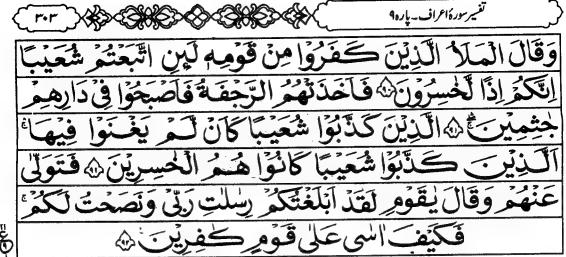
<i>Saaaaaaaaaaaaaaa</i>	

	4		
roo	• صداقت رسالت برالله کی گواہی	r•r	• شعیبِ علیه السلام کی قوم نے اپنی بربادی کوآ واز دی
ray	• قيامت کباور کس وقت؟	r.r	• عوام کی فطرت
209	• نبي علية كولم غيب نبيس تفا	r.0	 ځناېول مین دو بےلوگ؟
۳4٠	• ایک بی باپ ایک بی مال اور تمام نسل آ دم	1"+ Y	• عهد شکن لوگوں کی طے شدہ سزا
242	• انسان كالميدخودساز خدااورالله سے دوري ہے	۳•۸	• نابكارلوگون كا تذكرهانبياءاورموشين پرنظر كرم
244	• جوالله سے ڈرتا ہے شیطان اس سے ڈرتا ہے	۳•۸	• موی علیهالسلام اور فرعون
244	• سب سے برامعجز اقر آن کریم ہے	۳•۸	• عصائے موی اور فرعون
217	• سوره فاتحه کے بغیرنماز نہیں ہوتی	1749	• دربار بوب کامشوره
12.	• الله کی باد بکشرت کرد مگر خاموثی ہے	1"1+	• جادوِكرول سے مقابلہ
r 20	• ایمان سے خالی لوگ آور حقیقت ایمان	111	• جاد وگر محبده ریز مو گئے
722	• یشمع رسالت کے جاں شاروں کی دعائمیں	111	• فرغون سيخ پا ہو گيا
۳۸.	• سب سے پہلاغر وہ بدر بنیاد لا الدالا الله	۳۱۳	• آخری حربه بغاوت کاالزام
ተለሰ	• تائیداللی کے بعد فتح وکا مرانی	۳ ۱۷	• انجام سرکشی
1 77.1	• شہیدان وفائے قصے	719	• احمانات په احمانات
۳۸۸	• الله کی مدد ہی وجہ کا مرانی ہے	277	• انبیاء کی فضیلت پرایک تبصره
79 •	• ايمان والول كامعين ومدد كأرالله عزاسمه	٣٢٢	• بنی اسرائیل کا بھیر کے ویو جنا
191	• الله کی نگاه میں بدرترین مخلوق	۳۲۵	• موی علیهالسلام کی طور پروایسی
1791	• دل رب کی انگلیوں میں ہیں	۳۳۵	• النبى العالم اورالنبى الخاتم علين
rgr	• برائیوں سے ندرو کناعذاب الٰہی کا سب ہے	77 2	• انبياء كا قاتل ًروه
٣٩٢	• ابل ایمان پرانند کے احسانات	* "	• اصحاب سبت
790	• الله اوراس کے رسول کی خیانت نہ کرو	٣٣٢	• الله تعالى كى نافر مانى كالنجام ذلت ورسوائى
MAY	• دنیاوآ خرت کی سعیادت مندی	٣٣٣	• رشوت خوری کا انجام ذلت ورسوائی ہے
m92	• رسول الله ﷺ کے قتل کی نا پاک سازش	MM	• بلغم بن باعورا
r-99	• عذاب البي نهآن كاسبب: الله كےرسول اورا ستغفار	rar	• الله تعالی عالم الغیب ہے
17'4 17"	• شکست خورده کفارکی سازشیں	ror	• امت محمد علية كاوصاف
i ~ (*	• فتنے کے اختتا م تک جہاد جاری رکھو	200	• سامان عیش کی کثرت عمّاب الہی بھی ہے

اس کی قوم کے متکبر سرداروں نے کہا کدا سے شعیب ہم بختے اوران اوگوں کو جو تھے پرائیان لائے ہیں اپنی ہتی سے نکال دیں سے نیایہ کتم سب پھر سے ہمارے ندہب ہیں آجاؤ' اس نے جواب ویا کہ کیا ہم ہیزار ہوں تو بھی؟ © پھر تو ہم نے یقیبنا اللہ تعالی پر ہوی جموثی تہمت باندھی اگر اب ہم تمہارے ندہب ہیں پھر سے آجا کیں اس کے بعد کہ اللہ تعالی نے ہمیں اس سے نجات بخشی ہمارا تو اس میں لوشا ناممکن ہی ہے ہاں بیاور بات ہے کہ خود اللہ کی جو ہمارا پروردگار ہے بہر موسی ہوجائے' ہمارے پروردگار تو ہم میں اور ہماری قوم میں حق حق فیصلہ کردے اور سب فیصلہ ہمارے رہے میں اور ہماری قوم میں حق حق فیصلہ کردے اور سب فیصلہ ہمارے رہے ہمارے کیا جا کہ ہم ہمارے کیا ہمارے کا معاملہ کرد کھا ہے اللہ بی پر ہمارا کیا ہمارے کیا ہ

شعیب علیہ السلام کی قوم نے اپنی ہر بادی کو آواز دی: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۸۸-۸۸) حفرت شعیب علیہ السلام کی قوم نے اور آپ تمام شعیت میں کر جو جواب دیا' اس کا ذکر کیا جار ہا ہے۔ ہوا یہ کہ دلیلوں سے ہار کریدلوگ اپنی قوت جمانے پراتر آ نے اور کہنے گا اب تھے اور تیر سے ساتھیوں کوہم داویا توں میں سے ایک کا اختیار دیتے ہیں' یا تو جلا وطنی قبول کرد' یا ہمار سے نہ ہب میں آ جاؤ۔ جس پرآ پ نے فر مایا کہ ہم تو دل ہے تمہار سے ان مشرکا نہ کا موں سے بیزار ہیں' انہیں سخت ناپند بدگ کی نظر سے دیم میں اور جس پرآ ہوں کہ ہم تو دل ہے تمہار سے ان مشرکا نہ کا موں سے بیزار ہیں' انہیں سخت ناپند بدگ کی نظر سے دیم کی تو ہم سے بڑھر گرگنا ہگار کو جو گرگنا ہگار کو تا ہوگا گا ہو جا کیں تو ہم سے بڑھر گرگنا ہگار کون ہوگا ؟ اس کے تو صاف معنی یہ ہیں کہ ہم نے دو گھڑی پہلے محض ایک ڈھونگ رچایا تھا' اللہ تعالی پر جموٹ اور بہتان با ندھ کر خوت کا دعوی کیا تھا۔

خیال فرمائیے کہ اس جواب میں اللہ کے نبی علیہ السلام نے ایمان داروں کومرتہ ہونے سے کس طرح دھرکایا ہے؟ لیکن چونکہ انسان کر در ہے نہ معلوم کس کا دل کیسا ہے اور آ مے چل کر کیا ظاہر ہونے والا ہے؟ اس لئے فرمایا کہ اللہ کے ہاتھ سب پچھ ہے اگر وہ تک کس کے خیالات الث دی تو میر از در نہیں ہر چیز کے آغاز انجام کاعلم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے جمارا تو کل اور بجر وسدا ہے تمام کا موں میں صرف اس کی ذات پاک پر ہے۔ اے اللہ تو ہم میں اور ہماری قوم میں فیصلہ فرما 'ہماری مدوفرما' تو سب حاکموں کا حاکم ہے' سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا' عادل ہے' ظالم نہیں۔



اس کی قوم کے کا فرسرداروں نے کہا کہ اگرتم نے شعیب کی تابعداری کی توسمجھالو کہتم ہر باد ہونے والے بن گئے 🔿 آخرش ان کا فروں کوزلز لے نے پکڑلیا اور وہ سب اپنے گھروں میں ہی اوند مصےمند پڑے ہوئے مردورہ گئے 🔿 گویا شعیب کو مجٹلانے والے مجھی دہاں ہتے ہی ندینے در حقیقت شعیب کے مجٹلانے والے ہی بر باد ہونے والے ٹابت ہوئے 🔾 اس نے ان سے الگ ہوتے ہوئے کہا کہ اے میری قوم والؤمیں تو تہمیں اپنے رب کے پیفامات برابر پہنچا چکا اور تہماری پوری طرح خیرخوابی کی اب ندمائے والوں کا میں کہاں تک صدمہ کرتار ہوں؟ 🔾

قوم شعیب کا شوق تباہی بورا ہوا: 🖈 🖈 (آیت: ۹۰-۹۲) اس قوم کی سرکشی بدباطنی ملاحظہ ہو کہ مسلمانوں کو اسلام سے ہٹانے کے کئے انہیں یقین دلا رہے ہیں' کہ شعیب علیہ السلام کی اطاعت تنہیں غارت کردے گی اورتم بہت بڑا نقصان اٹھاؤ مے-ان مومنوں کے دلوں کوڈرانے کا نتیجہ یہ ہوا کہ آسانی عذاب بصورت زلزلہ زمین ہے آیا اورانہیں سچ مچے لرزادیا اور غارت و ہر باد ہو کرخود ہی نقصان میں کھنس گئے' یہاںاس طرح بیان ہوا-

سورۂ ہود میں بیان ہے کہ آسانی کڑا کے کی آواز سے یہ ہلاک کئے گئے 'وہاں بیمجی بیان ہے کہ انہوں نے اپنے وطن سے نکل جانے کی دھمکی ایمان داروں کو دی تھی' تو آسانی ڈانٹ کی آواز نے ان کی آواز پست کر دی اور ہمیشہ کے لئے یہ خاموش کر

سورهٔ شعراء میں بیان ہے کہ بادل ان پر سے عذاب بن کر برسا' کیونکہ وہیں ذکر ہے کہ خودانہوں نے اپنے نبی سے کہا تھا کہاگر سے ہوتو ہم پرآ سان کا کوئی ککڑا گرا دو- واقعہ یہ ہے کہ متیوں عذاب ان پرایک ساتھ آئے 'ادھرابراٹھا جس سے شعلہ باری ہونے گلی' آگ برہنے گئی'ادھر تنداور سخت کڑا کے کی آ داز آئی'ادھرز مین پرزلزلہ آیا۔ نیچاو پر کےعذابوں سے دیکھتے ہی دیکھتے تہہ وبالا کردیئے گئے'اپنی اپنی جگەذ هير ہو گئے' يا ده دفت تھا كەيبال سے مومنول كونكالنا چاہتے تھے' يا بيوفت ہے كەيەبھى نہيں معلوم ہوتا كەكسى دنت يبال بيلوگ آباد بھى تھے' ياملمانول سے كهدب تھے كتم نقصان ميں اتروكئيايہ ہے كہ خود برباد ہو گئے۔

(آیت:۹۳) قوم پرالله کاعذاب آیکنے کے بعد حضرت شعیب علیہ السلام وہاں سے چلے اور بطور ڈانٹ ڈپٹ کے فرمایا کہ میں سبدوش ہو چکا ہوں اللہ کا پیغام سنا چکا مسمجھا بجھا چکا عم خواری ہدردی کر چکا کیکنتم کا فر کے کا فر ہی رہے اب مجھے کیا پڑی کہ تمہارے افسوس میں اپنی جان ہلکان کروں؟

ہم نے جس بتی میں جس نبی کو بھیجا وہاں والوں کو گئی اور تختی رہی ہوتا کہ کرے موقد دیا کہ وہ عاجزی اور زاری کرلیں ۞ پھرہم نے اس تکلیف کے بدلے راحت و آسانی اس قدر دی کہ وہ بھول گئے اور گئی علیٰ ہمارے باپ دادوں کو بھی تو تختی نری پہنٹی تھی آخرش ہم نے انہیں ایا تک پکڑلیا اور انہیں خبرتک ندہوئی ۞ اگران بستیوں کے دہوالے ایمان لاتے اور پر بیزگاری کرتے تو ہم ان پر آسان وزیین کی برکتیں کشادہ کردیتے کی انہوں نے جمثلایا تو ہم نے بھی ان کے کرے کو تک (اعمال) کے بدلے انہیں گرفار کرلیا ۞ کیا شہروں کے دہنے والے اس سے بےخوف ہو بھی جیں؟ ۞

عوام کی فطرت: ہلکہ کا (آیت: ۹۲) لوگوں سے عام طور پر جو غلطی ہورہی ہاں کا ذکر ہے کہ عموماً ایمان سے اور نیک کا موں سے بھا گئے رہتے ہیں۔ صرف حضرت یونس علیہ السلام کی پوری بستی ایمان لائی تھی اور وہ بھی اس دقت جبکہ عذا بوں کو دیم کیے لیا اور یہ بھی صرف ان کے ساتھ ہی ہوا کہ آئے ہوئے عذاب واپس کر دیئے گئے اور دنیا و آخرت کی رسوائی سے سے ج گئے کہ پاوگ ایک لاکھ بلکہ زائد تھے اپنی

پوری عمر تک پہنچے اور دینوی فائدے بھی حاصل کرتے رہے-

تو فرما تا ہے کہ اگر نبیوں کے آنے پران کے امتی صدق دل سے ان کی تابعداری کرتے 'برائیوں سے رک جا ہے اور نیکیاں

کرنے لگتے تو ہم ان پر کشادہ طور پر بارشیں برساتے اور زمین سے پیداوارا گائے 'کیکن انہوں نے رسولوں کی ضمانی بلکہ انہیں جھوٹا ہوں
اور رو جھوٹا کہا 'برائیوں سے 'حرام کاریوں سے ایک اٹنج نہ ہے' اس وجہ سے تباہ کردیئے گئے ۔ کیا کا فروں کو اس بات کا خون نہیں کہ
راتوں رات ان کی بخبری میں ان کے سوتے ہوئے عذاب اللی آجائے اور بیسوئے کے سوئے رہ جا کیں ؟ کیا انہیں ڈرنہیں لگتا کہ کہیں
ایسانہ ہو کہ دن دہاڑے ان کے کھیل کو داور غفلت کی حالت میں اللہ جل جلالہ کا عذاب آجائے ؟ اللہ کے عذابوں سے' اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے'
اس کی بے پایاں قدرت کے انداز سے سے فال وہی ہوتے ہیں جو اپنے آپ بربادی کی طرف بڑھے چلے جاتے ہوں – امام حسن بھری
رحت اللہ علیہ کا قول ہے کہ مومن نیکیاں کرتا ہے اور پھر ڈرتار ہتا ہے اور فاسق فا جرشی برائیاں کرتا ہے اور بے خوف رہتا ہے' نیتج میں مومن

آفَ آمِنَ آهُ لُ الْقُلَى اَنَ يَاتِيهُ مُ بَالُسُنَا بَيَاتًا وَهُمُ نَا يَمُونَ اَهُ اَوَ آمِنَ آهُ لُ الْقُرَى اَنَ يَاتِيهُ مُ رَالُسُنَا ضَعَي وَهُمُ رَلَعُونَ اَوَ آمِنَ آهُ لُ الْقُرُونَ اللهِ اللهُ الل

کہ ان کے پاس راتوں رات ہمارے عذاب آجائیں؟ اور وہ سوئے پڑے ہوں؟ O یا ان شہر یوں پردن چڑھے ہمارے عذابوں کے آجانے سے بینڈر بیس کہ اس وقت بیا ہے کھیل کو بیس مشغول ہوں؟ O کیا بیاللہ کے داوُں سے مطمئن ہو بچکے ہیں؟ یا در کھواللہ کے داوُں گھات سے بےخوف وہی ہوتے ہیں جو سخت نقصان اٹھانے والے ہوں O اس زبین پر ہے سہنے والوں کے بعد جواس کے وارث بنتے ہیں کیا آئیس بھی بید ہوایت ٹبیس ہوتی کہ اگر ہم چاہیں تو آئیس بھی ان کی بدکر داریوں پر عذاب کریں اور ان کے دلوں پر مہرلگادیں کہ بیٹین ہی ٹبیس O

گناہوں میں ڈوبلوگ؟: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ٤٥ -١٠٠) ارشاد ہے کہ ایک گروہ نے ہمارا مقابلہ کیا اور ہم نے انہیں تاخت و تاراج کیا۔
دوسرا گروہ ان کے قائم مقام ہوا تو کیا اس پر بھی یہ بات واضح نہیں ہوتی کہ اگروہ بدا محالیاں کریں گے تو اپنے سے اگلوں کی طرح کھودیے جا کیں گے؟ جینے فرمان ہے افکائم یَھُدِلَھُم کُمُ اَھُلکُنَا قَبُلَھُم مِنَ الْقُرُونِ یَمُشُونَ فِی مَسٰحِنِهِم اللَّ یعنی کیا انہیں اب تک سمجھ نہیں آئی کہ ہم نے ان سے پہلے بہت ی آباد بستی آباد و اور کی دیں جن کے مکانوں میں اب بیر ہے سہتے ہیں اگر یعقل مند ہوتے تو ان کے لئے بہت ی عبر شرحی سے اور اس بیان کے بعد کی آیت میں ہے کہ اس میں بہت ی نشانیاں ہیں کیا یہ کنہیں رہے؟ ایک آیت میں فرمایا نم آس سے پہلے پور سے یعنی سے کہ تہمیں زوال آنے کا ہی نہیں حالانکہ تم جن کے گھروں میں سے وہ خود بھی اپنے مظالم کے سبب بناہ کردیے گئے سے خالی گھر رہ گئے۔ ایک اور آیت میں ہے وَ کُمُ اَھُلکُنَا قَبُلَھُمُ مِن قَرُنِ الْخُ ان سے پہلے ہم نے بہت ی سبب بناہ کردیے گئے سے خالی گھر رہ گئے۔ ایک اور آیت میں ہے وَ کُمُ اَھُلکُنَا قَبُلَھُمُ مِن قَرُنِ الْخُ ان سے پہلے ہم نے بہت ی سبت اہ کردیے گئے سے خالی گھر رہ گئے۔ ایک اور آیت میں ہے وَ کُمُ اَھُلکُنَا قَبُلَھُمُ مِن قَرُنِ الْخُ ان سے پہلے ہم نے بہت ی سبت وہ کہ اُن کُنا قَبُلَھُمُ مِن قَرُنِ الْخُ ان سے پہلے ہم نے بہت ی

-00-

بستیاں تباہ کردین ندان میں سےاب کوئی نظراؔ ئے' نہ کسی کی آ واز سنائی دے۔اوراؔ یت میں ہے کہ وہ لوگ تو ان سے زیادہ مست تھے' مال دار تھے' عیش دعشرت میں تھے'راحت واؔ رام میں تھے'او پر سےابر برستا تھا' نیچے سے چشمے بہتے تھے' لیکن گنا ہوں میں ڈو بے رہے کہ آخرتہم نہس ہوگئے اور دوسر بےلوگ ان کے قائم مقام آئے۔

عادیوں کی ہلاکت کا بیان فرما کر ارشاد ہوا کہ ایسے عذاب اچا تک آگئے کہ ان کے وجود کی دھجیاں اڑگئیں' کھنڈر کھڑے ہو اور کسی چیز کا نام ونشان نہ بچا' مجرموں کا یہی حال ہوتا ہے۔ حالانکہ دفیوی و جاہت بھی ان کے پاس تھی۔ آگئے کا ن دل سب تھا لیکن اللہ جل شانہ کی باتوں کا ہمسخو کرنے پر اور ان کے انکار پر جب عذاب آیا تو جران دسششدررہ گئے' مقال آئی' نہ اسباب بچے۔ اپ آس باس کی ویران بستیاں دکھر کو عبرت حاصل کرو' اگلوں نے جشالا یا تو و کھیو' کس طرح پر باد ہوئے' ہم تو ابھی تک ان کے دسویں جھے کو بھی نہیں پہنچ' ہم سے پہلے کے مشکروں پر میرے عذاب آئے' انہیں غور سے سنو' ظالموں کی بستیاں میں نے المث دیں اور ان کے محلات کھنڈر بہیں پہنچ' ہم سے پہلے کے مشکروں پر میرے عذاب آئے' انہیں غور سے سنو' ظالموں کی بستیاں میں نے المث دیں اور ان کے محلات کھنڈر بہیں جس کی دل آئی تھیں نہ ہوں' و بھی اندھانہ بیاں گئی ہوگر' آئی تھیں کھول کر' کان لگا کر ذراعبرت حاصل کرو' جس کی آئی تھیں نہ ہوں' و بھی اندھانہ بیا ساتھ بھی ٹھی ڈاتی اور اپ کے دیکن نتیجہ بیہ ہوا کہ ایسے بھی نہ دکرتا ہے اور اپ گیا' ایسے گھیرے گئے کہ ایک بھی نہ بچا۔ اللہ تعالیٰ کی ہاتیں تھی جین' اس کے وعدے اٹل جین' وہ ضرورا پے دوستوں کی مدد کرتا ہے اور اپ شون کی کو کھا تا ہے۔

تِلْكَ الْقُرِي نَقُصُ عَلَيْكَ مِنَ اَنْبَا إِهَا وَلَقَدَ جَاءَتُهُمْ وَسُكُهُمْ بِالْبَيِنْتِ فَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا بِمَا كَذَّبُوا مِنْ قَبَلُ لَى رُسُلُهُمْ بِالْبَيِنْتِ فَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا بِمَا كَذَّبُوا مِنْ قَبَلُ لَى كُنْ مِنْ اللّهُ عَلَى قُلُوبِ الْكُورِينَ ﴿وَمَا وَجَدْنَا لَكُورِينَ ﴿ وَمَا وَجَدْنَا لَكُورِينَ ﴿ وَمِا وَجَدْنَا الْكُورِينَ ﴿ وَإِنْ قَجَدْنَا الْكُفْرِينَ ﴿ وَإِنْ قَجَدُنَا الْكُفْرِينَ ﴿ لَفُسِقِينَ ﴿ لَا كُثْرِهِمْ مِّنَ عَمْدٍ وَإِنْ قَجَدُنَا الْكُثْرُهُمْ لَفْسِقِيْنَ ﴿ لَا كُثْرِهِمْ مِّنَ عَمْدٍ وَإِنْ قَجَدُنَا الْكُثَرِهِمْ مِنْ عَمْدٍ وَإِنْ وَإِنْ قَجَدُنَا الْكُثَرُهُمْ لَفْسِقِيْنَ ﴿ وَالْنَالِ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْ الْمُعْلَى اللّهُ الْمُعْلِقِينَ الْمُعْلِقِينَ اللّهُ عَلَيْ الْمُعْلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْ الْمُعْلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ الْمُعْلَى اللّهُ عَلَيْ اللّهُ الْمُعْلَقِينَ اللّهُ عَلَيْ اللّهُ عَلَيْ اللّهُ عَلَيْ اللّهُ اللّهُ الْمُؤْلِقِ الْمُؤْلِقِ الْمُعْلَى اللّهُ الْحَالَةُ الْمُعْلَى اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ الللّهُ الللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ ا

یہ ہیں وہ بستیاں جن کے پچھ حالات ہم تختے سارہے ہیں'ان کے پاس ان کے پیٹی برنشانات لے کرپینچ بچکے' کیکن جے وہ اس سے پہلے جمٹلا بچکے تھے اسے مان کر ہی نہ دیا' منکروں کے دلوں پراللہ تعالیٰ ای طرح مہرکردیا کرتاہے ۞ ہم نے ان کے اکثر لوگوں میں عہد کا پاس پایا ہی نہیں' بلکہ ان میں سے اکثر لوگوں کوہم نے بے تھم اور بدکار ہی پایا ۞

عہد کمن لوگول کی مطے شدہ مزا: ہملہ ہمر (آیت: ۱۰۱-۱۰۱) پہلے قوم نوح 'ہودُ صالح 'لوطاور قوم شعیب کابیان گزر چکا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے نبی بیٹی سے معرف کا بیان گزر چکا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے نبی بیٹی سے معرف کا تاہے کہ ان سب کے پاس ہمارے رسول حق لے کر پہنچ معجزے دکھائے 'سمجھایا' بھایا' دلیلیں دیں کین وہ نہ مانے اور اپنی بدعاد توں سے باز نہ آئے' جس کی پاواش میں ہلاک ہو گئے 'صرف مانے والے پچ گئے۔ اللہ کا طریقہ اس طرح جاری ہے کہ جب تک رسول نہ آجا کیں' خبر دار نہ کر دیئے جا کین عذاب نہیں دیئے جاتے 'ہم ظالم نہیں کین جبکہ لوگ خودظلم پر کمر کس لیں تو پھر ہمارے عذاب انہیں آپکڑتے ہیں۔ ان سب نے جن چیزوں کا اٹکار کر دیا تھا' ان پر باوجود دلیلیں دیکھ لینے کے بھی ایمان نہ لائے۔ بِمَا کَذَّبُوا میں' ب' سبید ہے جیسے وَ اِذَا سَمِعُوا کے پارے کے آخر میں فر مایا ہے کہ تم کیا جانو؟ یہ لوگ تو معجزے آنے پر بھی ایمان نہ لاکیں کا دات میں ہم ان کے دلوں اور آئھوں کو الث دیں گئے جیسے کہ بیاس قرآن پر پہلی بارایمان نہ لائے تھے اور ہم انہیں ان کی سرش کی حالت میں

بعظنے ہوئے جھوڑ دیں گے۔

یہاں بھی فرمان ہے کہ کفار کے دلوں پرای طرح ہم مہریں لگادیا کرتے ہیں'ان میں سے اکثر بدعہد ہیں بلکہ عوما فاس ہیں' بیعہدوہ ہم جوروز ازل میں لین گیا اور اس پر پیدا کئے گئے'اسی فطرت اور جبلت میں رکھا گیا' اس کی تاکیدا نبیا علیہم السلام کرتے رہے' لیکن انہوں نے اس عہد کو پس پشت ڈال دیا' یا مطلق پرواہ نہ کی اور اس عہد کے فلاف غیر اللہ کی پیش شروع کردی' اللہ کو مالک' خالق اور لائق عبادت مان کر آئے تھے لیکن یہاں اس کے سراسر خلاف کرنے گے اور بے دلیل' خلاف عقل فقل فلاف خلاف فطرت اور خلاف شرع' اللہ کے سوادوسروں کی عدیث میں ہے کہ اللہ تعالی فرما تا ہے' میں نے اپنے بندوں کو موحد اور کی طرف پیدا کیا لیکن شیطان نے آئر کر انہیں بہکادیا اور میری حلال کردہ چیزیں ان پرحرام کردیں۔

بخاری و مسلم میں ہے ہر بچ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے بھرا سے اس کے ماں باپ یہودی نفرانی بجوی بنا لیتے ہیں۔ خودقر آن کریم میں ہے ہم نے تھے سے پہلے جتنے رسول بھیج سے سب کی طرف یہی وتی کی تھی کہ میر سوااور کوئی معبود نہیں اے دنیا کے لوگو تم سب صرف میری ہی عبادت کرتے رہو۔ اور آیت میں ہے تم اپنے سے پہلے کے رسولوں سے دریا فت کرلو کیا ہم نے اپنے سوااور معبود ان کے لئے مقرر کئے تھے؟ اور فرمان ہے وَلَقَدُ بَعَثُنَا فِی خُلِ اُمَّةٍ رَّسُولًا اَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاحْتَنِبُوا الطَّاعُونُ تَ ہم نے ہم اس سے سواہرایک کی عبادت سے الگ رہو۔ اس مضمون کی اور بھی بہت تی آپیں امت میں رسول بھیجا 'کہلوگوسرف اللہ بی کی عبادت کرواور اس کے سواہرایک کی عبادت سے الگ رہو۔ اس مضمون کی اور بھی بہت تی آپیں۔ اس جملے کے معنی یہ بھی کئے ہیں کہ چونکہ پہلے ہی سے اللہ کے علم میں یہ بات مقرر ہوگئ تھی کہ انہیں ایمان نصیب نہیں ہوگا۔

یہی ہوکررہا کہ باوجود دلائل سامنے آجانے کے ایمان نہلائے میثاق والے دن گویدایمان قبول کر پیٹھے لیکن ان کے دلوں کی حالت اللہ جل شانہ کومعلوم تھی کہ ان کا ایمان جبرا اور ناخوش سے ہے جیسے فرمان ہے کہ بیدا گر دوبارہ دنیا کی طرف لوٹائے جائیں تو پھر بھی وہی کا م نئے سرے سے کرنے لگیں گے جن ہے انہیں روکا گیا ہے۔

ثُورَ بَعَثْنَا مِنَ بَعَدِهِمْ مُّمُولِي بِالْدِنَّ اللَّ فِرْعَوْنَ وَمَلَابِهُ فَظَلَمُوْا بِهَا فَانْظُرُ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَهُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿ وَقَالَ مُوسِي لِفِرْعَوْنُ إِنِّ رَسُولٌ مِّنَ رَبِ الْعَلَمِيْنَ ﴿ حَقِيْقٌ عَلَى اَنْ لَا اَفْتُولَ عَلَى اللهِ إِلَا الْحَقَّ قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِّنَ رَبِّ عُمْرَ فَارْسِلُ مَعِي بَنِي إِسْرَاءِ يُلَى ﴿ قَالُ إِنْ كُنْتَ جِئْتَ وَمِنَ بَايَةٍ فَارْسِلُ مَعِي بَنِي إِسْرَاءِ يُلَىٰ ﴿ قَالُ إِنْ كُنْتَ جِئْتَ وَمِنَ الصَّدِقِيْنَ ﴿

ان کے بعد پھر ہم نے موٹ کواپی آیتیں دے کر فرغون اور فرعونیوں کے پاس بھیجالیکن انہوں نے بھی ہماری نشانیوں کا انکار کر دیا 'اب تو آپ دیکھ لے کہ ان مفسدوں کا انجام کیسا کچھ ہوا؟ ۞ موٹی نے کہا کہ اے فرعون میں تمام جہانوں کے پالنے والے کا پیغیبر ہوں ۞ میری شان اس قابل ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے صرف تج ہی کہوں میں تو تمہارے رب کی طرف سے تمہارے لئے معجز ہو گئی لا یا ہوں 'او تو بنی اسرائیل کومیرے ساتھ کردے ۞ اس نے کہا کہ اگر تو واقعی کوف سے صرف تج ہی کہوں میں ہے ہوں کو گئی معجز ہولیا ہے تواسے پیش کر اگر تو بچوں میں ہے ہے ۞

نابكارلوگوں كا تذكرہ – انبياءاورمؤمنين پرنظر كرم : 🖈 🖈 (آيت:١٠٣) جن رسولوں كا ذكر گذر چكا ہے يعني نوح' ہودُ صالح' لوط' شعيب صلوات الله وسلامه عليهم و على سائر الانبياء احمعين كي بعد بم في حضرت موى عليه الصلوة والسلام كوايي دلیلیں عطافر ماکر بادشاہ مصرُ فرعون اوراس کی قوم کی طرف بھیجا' لیکن انہوں نے بھی حجٹلا یا اور ظلم وزیادتی کی اور صاف ا نکار کر دیا' حالانکہ ان کے دلول میں یقین گھر کر چکا تھا۔اب خود د کھیلو کہ اللہ کی راہ ہے رکنے والوں اوراس کے رسولوں کا اٹکار کرنے والوں کا کیا انجام ہوا؟ وہ مع اپنی قوم کے ڈیودیئے گئے اور پھر لطف ہیہ ہے کہ مومنوں کے سامنے بے کسی کی بکڑ میں پکڑ گئے گئے تا کہ ان کے دل ٹھنڈ ہے ہوں اور

موسیٰ علیدالسلام اورفرعون: 🏗 🌣 (آیت:۱۰۴-۱۰۱) جفرت موسیٰ علیدالسلام کے اور فرعون کے درمیان جو گفتگوہوئی'اس کاذکر ہور ہا ہے کہ اللہ کے کلیم نے فرمایا کہ اے فرعون میں رب العالمین کا رسول ہوں جوتمام عالم کا خالق و ما لک ہے جھے یہی لاکق ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں وہی باتیں کہوں جوسراسر حق ہوں۔ "ب" اور "علی" بیہ متعاقب ہوا کرتے ہیں جیسے رَمَیْتَ بِالْقَوْسِ اور رمیت علی القوس وغیرہ-اوربعض مفسرین کہتے ہیں حقیق کے معنی حریص کے ہیں-بیمعنی بھی بیان کئے گئے ہیں کہ مجھ پرواجب اورحق ہے کہ اللہ ذ والمنن كانام لے كروہى خبردوں جوحق وصدافت والى ہو كيونكه ميں الله عز وجل كى عظمت سے واقف ہوں - ميں اپنى صدافت كى اللهى دليل بھی ساتھ ہی لا یا ہوں' تو قوم بنی اسرائیل کواپنے مظالم ہے آ زاد کرد نے انہیں اپنی زبردتی کی غلامی ہے نکال دیے انہیں ان کے رب کی عبادت كرنے دئي بيا يك زبردست بزرگ پغيبرك نسل سے بين يعنى حضرت يعقوب بن اسحاق بن حضرت ابرا بيم خليل الله عليه الصلوة والسلام کی اولا دہیں۔فرعون نے کہا'میں تخصے سچانہیں سمجھتا نہ تیری طلب پوری کروں گا اورا گرتو اپنے دعوے میں واقعہ ہی سچا ہے تو کوئی

فَالْقَى عَصَاهُ فَإِذَا هِي ثُغُبَاكِ مُّبِيْرِكِ ۚ ۞ وَنَزَعَ يَدَهُ والمَاهِي بَيْضَا ﴿ لِلنَّظِينَ ١٠٥ قَالَ الْمَالَا مِّنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ إِنَّ هٰذَالسَّحِرُ عَلِيْكُ إِنْ يُنْزِيدُ آنَ يُخْرِجَكُو مِّنَ آرْضِكُمْ فَمَاذَا تَامُرُونَ ﴿ قَالُوٓ الرَّجِهُ وَإَخَاهُ وَآرْسِلُ فِي الْمَدَانِينَ خشِرِيْنُ ﴿ يَأْتُوٰكَ بِكُلِّ سُحِرِ عَلِيمٍ ﴿

اس پرآپ نے اپن لکڑی ڈال دی جواس وقت تھلم کھلا اڑ دھا بن گئی 🔾 اور پنا ہاتھ تھنج ٹکالا تو وہ ہردیکھنے والے کی نگاہ میں اس وقت چمکیلا بن گیا 🔿 فرعون کی قوم کے درباریوں نے کہا بھتی بیتو کوئی بہت بڑا واتا جادوگر ہے 🔾 میتہیں تہہارے ملک سے نکال دینا جا ہتا ہے ابتم کیا مشورہ دیتے ہو؟ 🔾 کہنے لگے اسے اور اس کے بھائی کوتو چھوڑ اور تمام شہروں میں جمع کرنے والے بھیج دے 🔾 کہ وہتمام دانا جاد وگروں کو تیرے پاس لے آئیں 🔾

عصائے موسیٰ اور فرعون: 🌣 🌣 (آیت: ۱۰۵-۱۰۸) آپ نے فرعون کی اس طلب پراپنے ہاتھ کی لکڑی زمین پر ڈال دی جو بہت بڑا سانپ بن گئی اورمنہ پھاڑے فرعون کی طرف لیکی' وہ مارے خوف کے تخت پرہے کود گیا اور فریا د کرنے لگا کہ موی اللہ کے لئے اے روک' اس نے اس قدرا پنامنہ کھولاتھا کہ نیچ کا جڑا تو زمین پرتھا اوراو پر کا جڑا گل کی باندی پر خوف کے مارے فرعون کی ہوا نگل گئی اور چیخے لگا کہ موئ اے روک کے میں ایمان لاتا ہوں اور اقرار کرتا ہوں کہ بنی اسرائیل کو تیرے ساتھ کردوں گا - حضرت موئی نے اس وقت اس پر ہاتھ رکھا اور وہ اس وقت کنڑی جیسی کنڑی بن گیا - حضرت وہ بیٹ فر ماتے ہیں خضرت موئی تا کود کیھتے ہی فرعون کہنے لگا میں تجھے بہچا تا ہوں آ پ نے فر مایا یقینا 'اس نے کہا تو نے بچپن ہمارے گھر کے کھڑوں پر بی تو گذارا ہے 'اس کا جواب حضرت موئی دے ہی رہے تھے کہاں نے کہا'اے گرفتار کرکو' آپ نے جھٹ سے اپنی ککڑی زمین پر ڈال دی جس نے سانب بن کران پر حملہ کردیا اور بدحوای میں ایک دوسرے کو کہا اے گھتا اور قل کرتے ہوئے وہ سب کے سب بھا گئے چہانچ پچپس ہزار آ دمی اس ہنگا ہے میں ایک دوسرے کے ہاتھوں مارے گئے اور فرعون سیدھا اپنے گھر میں گھس گیا کیکن اس واقعہ کے بیان کی سند میں غرار آ دمی اس ہنگا ہے میں ایک دوسرے کے ہاتھوں مارے گئے اور فرعون اپنی چا در میں ڈال کر نکالا تو بغیر اس کے کہ کوئی روگ یا برص یا داغ ہؤوہ سفید چکتا ہوا بن کرنگل آ یا جے ہرایک نے دیکھا' پھر ہاتھا ندر کیا تو صاحب ہوگیا۔

در بار بول سے مشور ہے ہوئے! ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۱۹-۱۱) جب ڈرخوف جاتا رہا' فرعون پھر سے اپنے تخت پر آ بیٹھا اور درباریوں کے اوسان درست ہو گئے تو فرعون نے کہا' بھٹی مجھے تو یہ جادوگر لگتا ہے اور ہے بھی بڑا استاد ان لوگوں نے اس کی تائید کی اور کہا حضور درست فرمار ہے ہیں - اب مشور ہے کرنے لگے کہ اگر یہ معاملہ یونہی رہا تو لوگ اس کی طرف مائل ہوجا ئیں گے اور جب بیتوت کیڑے گا تو ہم سے مادشا ہے چھین لے گا' ہمیں جلاوطن کردے گا' بتاؤ کیا کرنا چاہئے؟ اللّٰہ کی شان ہے جس سے خوف کھایا' وہی سامنے آیا-

بادشاہت چین لے گا ہمیں جلاوطن کردے گا بتاؤکیا کرناچا ہے؟ اللہ کی شان ہے جس سے خوف کھایا وہی سامنے آیا۔
در بار بوں کا مشورہ: ہے ہے ہے (آیت: ۱۱۱-۱۱۱) در بار بوں نے مشورہ دیا کہ ان دونوں بھائیوں کا معاملہ تواس وقت رفع کرؤاسے ملتوی رکھواور ملک کے ہر جھے میں ہر کارے بھیج دو جو جادوگروں کو جمع کر کے آپ کے در بار میں لائیں، تو جب تمام استادفن جادوگر آ
جا کیں، ان سے مقابلہ کرایا جائے تو یہ بار جائے گا اور منہ دکھانے کے قابل ندر ہے گا 'یا گرجادہ جانتا ہے تو ہماری رعایا میں جادوگروں کی جا؟ بڑے برے برے ماہر جادوگر ہم میں موجود ہیں جو اپنے فن میں بے نظیر ہیں اور بہت چست و چالاک ہیں۔ چنا نچہ حضرت موسیٰ کیا کی ہے؟ بڑے برے بر ے ماہر جادوگر ہم میں موجود ہیں جو اپنے فن میں بے نظیر ہیں اور بہت چست و چالاک ہیں۔ چنا نچہ حضرت موسیٰ سے کہا گیا کہ ہم مجھے گئے کہ تو جادو کے ذور سے ہمیں ہمارے ملک سے نکال دینے کے ارادے سے آیا ہے' تو اگر جھے میں کوئی سکت ہو آ آپھے میں ہوئی سکت ہو آپھے ملا' ہم تجھے سے مقابلہ مجھے سے کہ دن اور جگہ مقرر کرتے ہیں اور جگہ مقرر ہو جائے پھر جو بھا گے وہی ہارا' آپ نے فرمایا اچھا یہ ہوں بھی نکال لو جاؤتہ ہاراء عید کا دن اور جگہ مقور ہے اور دن چڑ ھے اجالے کا وقت اور شرط یہ ہے کہ بید مقابلہ مجمع عام میں ہو' چنا نچے فرعون اس تیاری میں سے گھار میں ہو' چنا نچہ فرعون اس تیاری میں



جاد وگرفرعون کے پاس آ کر کینے لگے کہ اگر ہم غالب آ جا ئیں تو ہمیں کچھانعام بھی لے گا؟ O فرعون نے کہا ہاں ہلکہ تم تو میرے خاص در باری بن جا دُگ O کہنے لگے اے موکی یا تو تم ہی ڈالویا ہم آپ ہی ڈالنے والے بن جائیں O آپ نے کہائیس تم ہی ڈالو تو جب وہ ڈال پچکے لوگوں کی آ تکھوں پرانہوں نیجاد وکر دیا اور ان سب کو دیست زدہ کر دیا اور ان سب کو دیست زدہ کر دیا اور بہت پڑا جادولائے O

(آیت:۱۱۳-۱۱۳) جادوگروں نے پہلے ہی سے فرعون سے قول وقر ارلے لیا تا کہ محنت خالی نہ جائے اورا گرہم جیت جا کیں تو خالی ہاتھ نہ رہ جا کیں' فرعون نے وعدہ کیا کہ منہ ما نگا انعام اور ہمیشہ کے لئے خاص در باریوں میں داخلہ دوں گا' جادوگریے قول وقر ارلے کر میدان میں اتر آئے۔

جاد وگرول سے مقابلہ : 🌣 🌣 (آیت:۱۱۵-۱۱۷) جاد وگروں کواپی قوت پر بڑا گھمنڈ تھا'وہ سب فی الحقیقت اپنے اس فن کے لاجواب استاد تھے اس لئے انہوں نے آتے ہی حضرت موگ کو پیلنج دیا کہلوہوشیار ہوجاؤ 'تنہمیں اختیار ہے میدان میں اپنے کرتب پہلے دکھاؤ اوراگر کہوتو پہل ہم کردین آپ نے فرمایا بہتر ہے کہ تمہار ہے و صلے نکل جائیں اورلوگ تمہارا کمال فن دیکھے لیں اور پھراللہ کی قدرت کو بھی دیکھے لیں اورحق وباطل میں دیکھے بھال کر فیصلہ کرسکیں' وہ توبیہ چاہتے ہی تھے۔انہوں نے حجٹ سے اپنی رسیاں اورلکڑیاں نکال زکال کرمیدان میں ڈالنی شروع کردیں ادھروہ میدان میں پڑتے ہی چلتی پھرتی اور بنی بنائی سانپ معلوم ہونے لگیں میصرف نظر بندی بھی فی الواقع خارج میں اس کا وجود بدل نہیں گیا تھا بلکہاس طرح لوگوں کو دکھائی دیتی تھیں کہ گویا زندہ ہیں حضرت موئی علیہ السلام اپنے دل میں خطر ہمحسوں کرنے لگئا اللہ کی طرف سے ای وقت وحی آئی کہ خوف نہ کر' تو ہی غالب رہے گا' اپنے دائیں ہاتھے کی کلڑی ڈال توسہی' ان کا کیا دھرا بیتو سب ہڑپ کر جائے گی' بیسب تو جادوگری کا کرشمہ ہے' بھلا جادووا لے بھی بھی کامیاب ہوئے ہیں؟ بڑی موٹی موٹی رسیاں اور کمبی کمبی ککڑیاں انہوں نے ڈالی تھیں جو سب چلتی پھرتی دوڑتی بھاگتی معلوم ہور ہی تھیں۔ یہ جادوگر پندرہ ہزاریا تئیں ہزار سے اوپراوپر تنے یاستر ہزار کی تعداد میں تنے ہرایک اپنے ساتھ رسیاں اور لکڑیاں لایا تھا'صف بستہ کھڑے تھے اور لوگ جاروں طرف موجود تھے ہرایک ہمیتن شوق بنا ہوا تھا فرعون اپنے لا وُلشکر اور در بار یول سمیت بڑے رعب سے اپنے تخت پر ببیٹھا ہوا تھا'ادھروقت ہوا'ادھرسب کی نگا ہوں نے دیکھا کہ ایک درولیش صفت اللہ کا نبی اپنے ساتھا ہے بھائی کو لئے ہوئے لکڑی ٹکاتے ہوئے آ رہے ہیں' یہ تھے جن کے مقابلے کی بید معوم دھام تھی' آپ کے آتے ہی جادوگروں نے صرف بیدور یافت کر کے کہابتداکس کی طرف سے ہونی چاہئے خود ابتدا کر دی-حضرت مویٰ علیہ السلام کی' پھر فرعون کی' پھر تما شائیوں کی آ تھھوں پر جاد دکر کے سب کو ہیبت ز دہ کر دیا' اس کے بعدانہوں نے اپنی اپنی رسیاں اور لاٹھیاں پھینکیں تو ہزار ہا کی تعداد میں پہاڑوں کے برابرسانپ نظرا نے لگے جواو پر تلے ایک دوسرے سے لیٹ رہے تھے ادھرادھر دوڑ رہے ہیں میدان بھر گیا ہے انہوں نے اپنے فن کا پورا مظاہرہ کردکھایا۔

وَاوْحِيْنَا إِلَى مُوسَى آنَ آلُقِ عَصَاكَ فَإِذَا هِى تَلْقَفُ مَا يَافِكُونَ هُ وَبَطَلَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ هُ يَافِكُونَ هُ وَبَطَلَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ هُ وَبَطَلَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ هُ وَعَلَيْنَ هُ وَالْقِلْبُوا هُنَالِكَ وَالْقَلْبُوا صُغِرِيْنَ هُ وَالْقِحَى السَّحَرَةُ لَعَيْلِكُوا هُنَالِكَ وَالْقَلْبُوا صُغِرِيْنَ هُ وَالْقِحَى السَّحَرَةُ لَيْنَ هُولِي هُولِي وَهُرُونَ هُ سَجِدِيْنَ هُ وَالْقَالُو الْمَنَا بِرَبِ الْعُلْمِيْنَ هُ رَبِّ مُولِي وَهُرُونَ هُ سَجِدِيْنَ هُ وَالْمَالُ الْمَنَا بِرَبِ الْعُلْمِيْنَ هُ رَبِّ مُولِي وَهُرُونَ هُ سَجِدِيْنَ هُ وَالْمَالُولُ الْمَنَا بِرَبِ الْعُلْمِيْنَ هُ رَبِ مُولِي وَهُرُونَ هُ اللَّهُ الْمُؤَالُولُ الْمَنَا بِرَبِ الْعُلْمِيْنَ هُ وَبِيْنَ اللَّهُ اللَّهُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ وَلَا اللَّهُ اللَّعْلَ اللَّهُ اللْهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللّهُ اللَّهُ اللَّلْمُ اللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللْمُعْلِقُ اللَّهُ اللَّل

ہم نے مویٰ کی طرف وجی بھیجی کہ اپی لکڑی ڈال دے وہ اسی وقت ان کے رچائے ہوئے تمام ڈھونگ کو نگلنے گلی 🔾 تو حق ثابت ہو گیا اور وہ جو پچھ کر رہے تھے 'محض باطل ہو گیا 〇 قوم فرعون وہاں ہار گئی اور بڑی ذلیل وخوار ہوئی 〇 اور سارے ہی جادو گر تجدے میں گر پڑے 〇 اور صاف کہددیا کہ ہم رب العالمین پر ایمان

لاے ک یعنی موٹ اور ہارون کے رب یر 🔾

جا دوگرسجده ریز ہوگئے: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۱۱-۱۲) ای میدان میں جادوگروں کے اس حملے کے ساتھ ہی اللہ تعالی نے اپنے نبی کو بدر بعدوی علم فرمایا کہ اپنے دائیں ہاتھ سے لکڑی کو صرف زمین پرگرا' وہ ای وقت ان کے سارے ہی لغویات ہضم کر جائے گ' چنانچہ یہی ہوا آپ کی لکڑی نے اثر دھا بن کر سارے میدان کوصاف کردیا' جو پچھوہ ہاں تھا' سب کو ہڑپ کر لیا ایک بھی چیز اب میدان میں نظر نہ آتی تھی' پھر حضرت موٹ نے جہاں اس پہ ہاتھ رکھا' وہ و لیک کی و لیک لکڑی بن گئی - بید کھتے ہی جادو گرسجھ گئے کہ بیہ جادو نہیں' بیتو بھی مجادو نہیں' میں نظر نہ آتی تھی' پھر خفر ت ہو تی تی تابت ہوگیا' باطل دب گیا' تمیز ہوگئ' معاملہ صاف ہوگیا' فرعونی بری طرح ہارے اور بری طرح پسیا ہوئے۔

ادھر جادوگراپنا ایمان چھپانہ سکے جان کے خوف کے باوجودای میدان میں بجدہ ریز ہو گئے اور کہنے گئے حضرت موسیٰ کے پاس جادو نہیں ' بیتو اللہ کی طرف سے ججزہ ہے جوخود اللہ نے اسے عطافر مار کھا ہے' ہم تو اس اللہ پر ایمان لائے' حقیقتار ب العالمین وہی ہے۔ پھر کسی کو کہوا در شبہ نہ ہو یا کوئی کسی طرح کی تاویل نہ کر سکے اور صفائی کردی کہان دونوں بھائیوں اور اللہ کے سیچنبیوں' یعنی حضرت موسیٰ اور حضرت ما ہم اور اللہ کے سیچنبیوں کی تو المحضے سے پہلے ہی پروردگار عالم نے ہارون علیہا السلام کے پروردگار کو ہم نے تو مان ایسا حضرت قاسم کا بیان ہے کہ جب سے جدے میں گرے تو المحضے سے پہلے ہی پروردگار عالم نے دوزخ دکھائی جس سے آئیں بچایا گیا تھا اور جنت دکھائی جو آئیس دی گئی۔

قَالَ فِرْعَوْنُ الْمَنْتُمْ بِهُ قَبْلَ آنَ اذَنَ لَكُمْ السَّ هٰذَا لَمَكُرُّمَّ كُرُّمُوهُ فِي الْمَدِينَةِ لَتُخْرِجُوا مِنْهَا الْهُلَهَا فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿ لَا فَا لَهُ لِللَّهُ اللَّهُ اللّهُ اللّه

فرعون کہنے لگا کہ کیاتم میری اجازت سے پہلے ہی اس پر ایمان لا چکے؟ بقینا بیتم ہاری ایک مکاری ہے جے اس شہر میں ظاہر کرکے تم یہاں سے یہاں والوں کو نکال دینا چاہتے ہو' خیر تمہیں ابھی معلوم ہوجائے گا O میں تم سب کے ہاتھ یاؤں الٹی سیدھی طرف سے کٹو اگر پھر تمہیں سولی پر تشکوادوں گا O انہوں نے جواب دیا کہ بم تو اپنے رب کی طرف ضرور لوٹنے والے ہیں O تو ہم ہے تھن ای بات کا انتقام لے رہاہے کہ ہمارے رب کی نشانیاں جب ہمارے پاس آئیں تو ہم انہیں تسلیم کے رہا ہے کہ ہمار نے رب کی طالب میں اٹھا O

فرعون سنخ پا ہو گیا: ﷺ (آیت:۱۲۳-۱۲۱) جادوگروں کے اس طرح مجمع عام میں ہار جانے 'پھراس طرح سب کے سامنے بے دھڑک اسلام قبول کر لینے سے فرعون آ گ بگولا ہو گیااوراس اثر کورو کئے کے لئے سب سے پہلے توان مسلمانوں سے کہنے لگا' تمہارا بھید مجھ پرکھل گیا ہے ہم سب مع موئی کے ایک ہی ہوئی تمہارااستاد ہے ہم اس کے شاگر دہوئتم نے آپس میں پہلے یہ طے کیا کہ تو پہلے چلا جا پھرہم آ
جا ئیں گے اس طرح میدان قائم ہو ہم مصنوی لڑائی لڑکر ہارجا ئیں گے اوراس طرح اس ملک کے اصلی باشندوں کو یہاں سے نکال باہر کریں
گے - فرعون کے اس جھوٹ پر اللہ کی مار ہے کوئی ہو تو ف انسان بھی اس کے ایک جملہ کو بھی ضیح نہیں سمجھ سکتا - سب کو معلوم تھا موئی علیہ السلام
ابنا بحیین فرعون کے کی میں گڑارتے ہیں اس کے بعد مدین میں عمر کا ایک حصہ بسر کرتے ہیں مدین سے سید ھے مصر کو پہنچ کراپی نبوت کا
اعلان کرتے ہیں اور مجوزے دکھاتے ہیں جن سے عاجز آ کر فرعون اپنے جادوگروں کو جمع کرتا ہے وہ براہ راست اس کی سیاہ کے ساتھ اس
کے در بار میں پیش ہوتے ہیں انعام واکرام کے لالج سے ان کے دل بڑھائے جاتے ہیں وہ اپنی فتح مندی کا یقین دلاتے ہیں فرعون انہیں
آپی رضا مندی کا یقین دلاتا ہے اورخوب تیاریاں کر کے میدان جماتے ہیں -

حضرت موی ان میں ہے ایک ہے بھی واقف نہیں کھی نہ کی کود یکھائے نہ نائے نہ یا نہ جانے ہیں کیک وزیرے چنیں شہر یارے چنال وہاں تو ان لوگوں کا جمع تھا کہ فرعون نے جب کہا کہ میں تہمارار ب اعلیٰ ہوں تو سب نے گرونیں جھکا کر کہا ہے شک جناب آپ ہمارے رہ ہیں تو ایسے جہالت کے بلندوں سے کوئی ہات منوالیتی کیا مشکل تھی ؟ اس کے رعب میں آ کر ایمان لانے کا ارادہ بدلا اور سمجھ بیٹھے کہ واقعی فرعون ٹھیکہ کہ رہا ہے۔ ایک قول ہے ہے کہ موئی علیہ السلام نے جادوگروں کے امیر نے فرمایا کہا گرمیں غالب آ جا وک تو کیا تو جھے پر ایمان لانے گا؟ اس نے کہا آج میدان میں ہماری جانب جو جادو پیش کیا جائے گا'اس کا جواب ساری مخلوق کے پاس نہیں نواگر اس پر غالب آ گیا تو جھے بے شک یقین ہو جائے گا کہ وہ جادو نہیں ججڑہ ہے۔ یہ گفت کر بی ۔ اس طرح لوگوں کے دل حقانیت سے ہٹا کر انہیں بدطن کرنے کے لئے دوسری چال ہے چلٹا اور کہتا ہے کہتم اپنے انفاق اور پوشیدہ چال سے چاہتے ہے ہوکہ ہماری دولت و شوکت چھین لؤ ہمیں یہاں سے نکال باہر کرد۔ اس طرح اپنی قوم کے دل ان کی طرف سے پھیر کر پھر آئیس خوفر دہ کرنے کے لئے چھی چال چال ہے کہ کہ ان کا کہ دو میں النے محمورہ ہو جائے گا کہ دو میں گئے ہیں ہم معلوم ہو جائے گا کہ دو میں گئے ہیں کر پہلے سیدھا ہاتھ کا نا جائے تو بھر بایاں پاؤں اور اگر جب کہا گرسیدھا ہاتھ کا نا جائے تو بھر بایاں پاؤں اور اگر کہا سیدھا یا دی کا نائے اس کا خواب سے بیا کہا تھا کا جائے تو بھر بایاں پاؤں اور اگر کے مجوروں کی شاخوں پر لئکا دوں گا۔

تاریخ سے پت چاہ ہے کہ اس فالم بادشاہ سے پہلے ان دونوں سراؤں کا رواج ندتھا 'بیدہ کی دے کروہ بھتاتھا کہ اب بیزم پڑجائیں گارہ وہ تو ایمان میں اور پختہ ہو گئے بالا تفاق جواب دیتے ہیں کہ اچھا ڈرایا ؟ یہاں سے تو والیس اللہ کے پاس جانا ہی ہے اس کے قبضہ و قدرت میں سب پچھ ہے آج آگر تیری سراؤں سے فی گئے تو کیا اللہ کے ہاں کی سرائیس بھی معاف ہوجائیں گی ؟ ہمار سے زدی ہو و نیا کی سرائیس بھگت لیمان بنسب آخرت کے غذاب کے بھت ہی آسان ہے تو ہم سے اللہ کے نبی کا مقابلہ کراچکا ہے کین اب جبکہ ہم پر واضح ہوگیا 'ہم اس پرایمان لے آئے تو تو چڑ رہا ہے کہنے کو ویسب پھے کہہ گئے کین پھر خیال آیا کہ کہیں ہمارا قدم پسل نہ جائے۔ اس کے دعا میں دل کھول دیا کہ اسالات میں مبر عطافر ما' فابت قدمی دے 'ہمیں اسلام پر ہی موت دے 'تیرے نبی حضرت موئی علیہ السلام کی اتباع کرتے ہوئے ہی دنیا سے درجا تیں بیان کی دھکیوں میں آجا کیں یا سراؤں سے ڈرجا کیں یا ان کے برداشت کی تاب نہ لا کیں۔ ان دعاؤں کے بعد دل بڑھ جاتے ہیں' ہمتیں دوگنا ہو جاتی ہیں۔ فرعون کی آس کھوں میں آسکی میں راکیں دے کہتے ہیں' کہتے ہوگرنا ہے اس میں کی نہ کر' کوئی کر اٹھا نہ رکھ جو جی میں ہے گلڈ را تو تو دنیا ہی میں سرائیں دے سکتا ہے' ہم مبر کرلیں گئی کیا کہتے ہیں' کتھے جو کرنا ہے اس میں کی نہ کر' کوئی کر اٹھا نہ رکھ جو جی میں ہے گلڈ را تو تو دنیا ہی میں سرائیں دے سکتا ہے' ہم مبر کرلیں گئی کے کہتے ہیں' کتھے جو کرنا ہے اس میں کی نہ کر' کوئی کسرا ٹھا نہ رکھ جو جی میں ہے گلڈ را تو تو دنیا ہی میں سرائیں دے سکتا ہے' ہم مبر کرلیں گئی کیا



عجب کہ ہمارے ایمان کی وجہ سے اللہ ہماری خطا کیں معاف فرمائے خصوصاً اس وقت کی بیخطا کہ ہم نے جھوٹ سے بچ کا مقابلہ کیا 'ب شک اللہ بہتر ہے اور ہمیشہ باتی رہنے والا ہے۔ گنا ہگاروں کے لئے اس کے ہاں جہنم کی سزا ہے جہاں نہموت آئے نہ کارآ مدزندگی ہواور مومنوں کے لئے اس کے پاس جنتیں ہیں جہاں بڑے بلند در ہے ہیں۔ سبحان اللہ بیلوگ دن کے ابتدائی حصے میں کا فراور جادوگر تھے اور اس دن کے آخری حصے میں مومن بلکہ نیک شہید تھے۔

وقال المالا مِن قَوْمِ فِرْعَوْنَ اتَذَرُ مُوسَى وَقَوْمَ الْكُولِي وَقَوْمَ الْكُولِي وَقَوْمَ الْكُولِي الْأَرْضِ وَيَذَرَكَ وَالْهَتَكُ قَالَ سَنُقَيِّلُ آبْنَاءَهُمُ لِيُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَيَذَرَكَ وَالْهَتَكُ قَالَ سَنُقَيِّلُ آبْنَاءُهُمُ وَلِيَا فَوْقَهُمْ قَهُرُونَ ﴿ وَلِنَّا فَوْقَهُمْ قَهُرُونَ ﴿ وَلِنَّا فَوْقَهُمْ قَهُرُونَ ﴿ وَلِنَّا فَوْقَهُمْ قَهُرُونَ ﴿ وَلِنَّا فَوْقَهُمْ قَهُرُونَ ﴾

۔ فرعون کے تو می سر داروں نے کہا کہ کیا اے بادشاہ آپ موی کواوراس کی قوم کو بول ہی زمین میں نساد مچانے دیا کریں گے؟ کہ وہ آپ کواور آپ کے معبودوں کو بھی چھوڑ بیٹھیں؟اس نے جواب دیا کنہیں' ہم تو ان کے لڑکوں کو آئی کرادیا کریں گے اوران کی لڑکیوں کوزندہ چھوڑ دیں گے'ہم ان پر ہرطرح غالب ہیں ○

آخری حرب بغاوت کا الزام: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۱۵) فرعون اور فرعونیت نے حضرت موکی اور سلمانوں کے خلاف جومنصوب سو بے ان کا
بیان ہور ہا ہے کہ ایک دوسر کے وان مسلمانوں کے خلاف ابھارتے رہے۔ کہنے گئے بیتو آپ کی رعایا کو بہکاتے ہیں بغاوت پھیلا ویں
گئیک میں بدائمنی پیدا کریں گئے ان کا ضرور اور جلد کوئی انظام کرنا چاہئے۔ اللہ کی شان دیکھئے ہیکے مصلح بنے ہوئے ہیں کہ اللہ کے رسول
اور مومنوں کے فساد سے دنیا کو بچانا چاہتے ہیں حالا تکہ مضد اور بنفس خود ہیں۔ وَ یَذَرَكَ مِی بعض تو کہتے ہیں واؤ حالیہ ہے یعنی درآ نحالیکہ
موسی اور قوم موسی نے تیری پرسٹش چھوڑ رکھی ہے پھر بھی تو آئیس زندہ رہنے دیتا ہے؟ حضرت ابی بن کعب کی قرات میں ہو قَدْ تَر کُولُكَ
اور قوم موسی نے تیری پرسٹش چھوڑ رکھی ہے پھر بھی تو آئیس چھوڑ رکھا ہے جس فساد کو یہ بر پاکر رہے ہیں اور تیرے معبودوں کے
چھوڑ نے پراکسارہے ہیں۔ بعض کی قرات الاھنے کے لیمن تیری عہادت ہے۔ بعض کا بیان ہے کہ فرعون بھی کسی کی پوجا کرتا تھا۔

ایک قول ہے کہ اسے وہ پوشیدہ راز میں رکھتا تھا۔ ایک روایت میں ہے کہ اس کا بت اس کی گردن میں ہی لگتا رہتا تھا جے یہ بجدہ کرتا تھا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ کسی بہترین گائے پر فرعون کی نگاہ پڑ جاتی تو لوگوں سے کہددیتا کہ اس کی پرستش کرو اس لئے سامری نے بھی بی اسرائیل کے لئے بچھڑا نکالا الغرض اپنے سرواروں کی بات س کر فرعون جواب دیتا ہے کہ اب ان کے لئے ہم احکام جاری کریں گے کہ ان کے ہاں جواولا دہو درکھی کی جائے اگر لڑکا ہوتو قتل کر دیا جائے لڑکی ہوتو زندہ چھوڑ دی جائے۔ پہلے سرکش فرعون ان مساکیین کے ساتھ بہی کر چکا تھا جبکہ اسے یہ منظور تھا کہ حضرت موٹی پیدا ہی نہ ہوں کیکن اللہ تعالی کا ارادہ غالب آیا اور حضرت موٹی باو جوداس کے تھم کے زندہ وسالم بچر ہے۔ اب دو بارہ اس نے بہی قانون جاری کر دیا تا کہ بنی اسرائیل کی جمعیت ٹوٹ جائے کہ کرور پڑ جائیں اور بالاخران کا نام مٹ جائے کیکن قدرت نے اس کا بھی خلاف کر دکھایا' اس کواوراس کی قوم کوغارت کردیا اور بنی اسرائیل کواوج وتر تی پر پہنچادیا۔

قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوا بِاللهِ وَاصْبِرُوا ۚ إِنَّ الْأَرْضَ لِلهِ ۗ فَالُوا مُونِيَا لَهُ الْمُتَقِيْنَ ﴿ قَالُوا الْوَذِينَا مِنْ قَبْلِ آنَ تَأْتِينَا وَمِنَ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ۖ قَالَ عَلَى رَبُّكُمُ اَنَ



يُهْ لِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخُلِفَكُمْ فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ لَيُهُ لِكَ عَدُونَ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُهُ لَ الْأَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُهُ لَ الْأَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ الْمُرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ

مویٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ سے مدد مانگواور صبر سے کام لوز مین کا حقیقی مالک اللہ بی ہے اپنے بندوں میں سے جے چاہے اس کا وارث بنادیتا ہے انجام کار کی بہتری پر ہیز گاروں بی کا حصہ ہے ۞ وہ کہنے گئے کہ آپ کے آنے سے پہلے بھی جمیس تو تکلیفیں پہنچائی جاتی رہیں اور آپ ہمارے پاس آپکے اس کے بعد بھی فرمایا' بہت قریب ہے کہ تمہارا پروردگار تمہارے دشنوں کو بالکل ہی تاخت و تاراح کردے اور خود تمہیں بی زمین کا خلیفہ بنادے پھرد کھے لے کہ تم کیے کھے اعمال

(آیت: ۱۲۸ ـ ۱۲۸ ـ ۱۲۹) حضرت موی علیه السلام نے اس تکبر کے مقابلے میں تخل اور اس کے طلم کے مقابلے میں صبر سے کام لیا'اپنی قوم کو سمجھایا اور بتایا کہ اللہ فرما چکا ہے کہ ہر لحاظ سے تم ہی اجھے رہو گئے تم اللہ سے مدد چاہواور صبر کرو - قوم کے لوگوں نے کہا'ا ہے اللہ کے نبی آپ کی نبوت سے پہلے بھی ہم اس طرح ستا ہے جاتے رہے'ای ذلت واہانت میں جتلار ہے اور اب پھر یہی نوبت آئی ہے'آپ نے مزید آپ کی نبوت سے پہلے بھی ہم اس طرح ستا ہے جاتے رہے'ای ذلت واہانت میں جتلار ہے اور اب پھر یہی نوبت آئی ہے'آپ نے مزید سلی دی اور فرمایا کہ گھبراؤ نہیں' یقین مانو کہ تمہارا بدخواہ ہلاک ہوگا اور تم کو اللہ تعالیٰ اوج پر پہنچا ہے گا ۔ اس وقت وہ دیکھے گا کہ کون کتنا شکر سے الاتا ہے؟ تکلیف کا ہے جاتا' راحت کامل جانا انسان کونہال نہال کردیتا ہے' یہ پور سے شکر سے کا وقت ہوتا ہے۔

وَلَقَادُ آخَدُنَا الَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنِ وَنَقْصٍ مِّنَ الشَّمَرُتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكُّرُوْنَ ﴿ فَإِذَا جَاءَتُهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهُ وَإِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّنَةٌ يَّظَيَّرُوا بِمُوسَى وَمَنْ مَّعَهُ الْآ اِنَّمَا ظَيْرُهُمْ مَعِنْدَ اللهِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمُ لَا يَعْلَمُونَ ﴿ وَقَالُوُا مَهْمَاتَاتِنَا بِهِ مِنْ اللهِ لِتَسْمَرَنَا بِهَا فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِينَ ﴿ وَلَكِنَّ اللَّهُ مِنَا يَهَا فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِينَ ﴿ وَلَكِنَ اللَّهُ مِنَا يَهُا فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِينَ ﴿

ہم نے فرعو نیوں کو قبط سالیوں اور پچلوں کی کی بیس گرفتار کیا کہ وہ نصیحت حاصل کرلیں ۞ انہیں جب راحت ملتی 'کیتے ہم اس کے قابل ہیں اور جب بھی کوئی تکلیف پہنچتی تو موسی اور اس کے ساتھیوں کی ٹھوست سے بتاتے' آگاہ رہو کہ ان کی بدشگو نی تو اللہ کے پاس ہے لیکن میمض بے خبر ہیں ۞ کہنے لگے کہ موسی تو ہمیں جادو کرنے کے لئے جو بھی جاہے نشان لے ہم ہم تو تیری مان کردیتے ہی نہیں ۞

ا عمال کاخمیازہ: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۱۳۱-۱۳۱) اب آل فرعون پر بھی تختی کے مواقع آئے تاکدان کی آئے تصین کھلیں اور اللہ کے دین کی طرف جھیں کھیتیاں کم آئیں قط سالیاں پڑ گئیں ورختوں میں پھل کم لگے یہاں تک کدایک ورخت میں ایک ہی کھور لگی بیصرف بطور آزمائش تھا کہ وہ اب بھی ٹھیک ٹھاک ہوجا کیں کیون ان عقل کے اندھوں کو راستی سے دشنی ہوگئی شادا بی اور فراخی دیکھی کہ تھا کی وجہ سے ہے اور خشک سالی اور تنگی دیکھی کر آوازلگاتے کہ بیموی اور مومنوں کی وجہ سے ہے جبکہ میں اور راحتیں اللہ کی جانب سے ہیں کیکن بے مملی کی باتیں بناتے رہے ان کی بدشگونی ان کے بدا عمال تھے جو اللہ کی طرف سے ان پر مصبتیں لاتے تھے۔

سیاہ دل لوگ اقر ارکے بعدا نگار کرتے رہے: 🌣 🌣 (۱۳۲-۱۳۵) ان کی سرکشی اور ضدد کیھئے کہ حضرت موی سے صاف کہتے ہیں کہ

آپ خواہ کتنی ہی دلیلیں پیش کریں' کیسے ہی معجزے بتا کیں' ہم ایمان لانے والے نہیں' ہم جانتے ہیں کہ بیسب آپ کے جادو کے کرشے ہیں۔ ان پرطوفان آیا' بکثرت بارشیں برسیں جس سے پھل اوراناج تباہ ہو گئے اورائی سے دہااور طاعون کی بیاری پھیل پڑی۔ ای لئے بعض مفسرین نے کہا ہے' طوفان سے مرادموت ہے۔ بعض کہتے ہیں کوئی زیردست آسانی آفت آئی تھی جس نے انہیں گھیر لیا تھا' ٹڈیوں کی مفسرین نے کہا ہے' طوفان سے مرادموت ہے۔ بعض کہتے ہیں کوئی زیردست آسانی آفت آئی تھی جس نے انہیں گھیر لیا تھا' ٹڈیوں کی مصیبت ان پر آئی بیا کیے حال جانور ہے۔ عبداللہ بن الی اوائی سے سوال ہوا تو آپ نے فرمایا' سات غزوے میں نے رسول اکرم بھی ہے۔ ساتھ کئے ہیں' ہرایک ہیں ہم تو ٹڈیاں کھاتے رہے۔

منداحمداورابن ماجہ میں ہے حضور علی فی فرماتے ہیں ، دومرد ہاوردوخون ہمارے لئے حلال کئے گئے ہیں مجھلی اورٹڈی اورکیجی اور تلی – ابوداؤد میں ہے ، حضور سے ٹڈی کی نسبت سوال ہوا تو آپ نے فرمایا 'اللہ کے شکر بہت سے ہیں جنہیں نہ میں کھاتا ہوں نہ ترام کہتا ہوں۔ حضور نے طبیعت نہ چا ہے کی وجہ سے اسے چھوڑ دیا جیسے گوہ کوآپ نے نہیں کھایا 'حالانکہ دوسروں کواس کے کھانے کی اجازت مرحمت فرمائی – حافظ ابن عسا کر رحمتہ اللہ علیہ نے ایک مستقل رسالہ اس میں تصنیف فرمایا ہے 'اس میں ایک روایت یہ بھی ہے کہ حضور ٹلڑئی نہیں کھاتے شے اور نہ گرد ہے گھاتے تھے اور نہ گرد ہے اس وجہ سے کہ وہ عذاب ہے' گرد ہے اس وجہ سے کہ مرف یہی ایک سند کھاتے تھے اور نہ گرد ہے اس وجہ سے کہ آپ کوخوف تھا کہ کہیں میں خشدہ امت نہ و پھر بیروایت بھی غریب ہے 'صرف یہی ایک سند ہے امیرالمونین حضرت عربی خطاب رضی اللہ تعالی عنہ ٹڈی کو بڑی رغبت سے کھایا کرتے 'تلاش کر کے متکوایا کرتے ' چنانچ کسی نے آپ سے مسئلہ بو چھا کہ ٹڈی کھائی جائے 'آپ نے فرمایا کاش کہا یک دولیوں ٹل جا تیں تو کسے عزے سے کھاتے ۔

فَارِسَلْنَاعَلَيْهِمُ الْطُوفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالطَّفَادِعَ وَاللَّمَ الْيَهِمُ الْطُوفَانَ وَالْجَرَادُ وَالْقُمَّلَ وَالشَّفَاءِ وَاللَّمَ الْيَهِمُ الْيَّافِ فَاسْتَكَبَرُوا وَكَانُوا قَوْمًا مُّجُرِمِيْنَ هَ وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوا يُمُوسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ لَيْ الرِّجْزُ قَالُوا يُمُوسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ لَيْ الرِّجْزُ قَالُوا يُمُوسَى ادْعُ لَنَا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوا يُمُوسَى ادْعُ لَنَا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوا يُمُوسَى ادْعُ لَنَا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزَلَ اللَّهُ وَالرَّجْزَلَ اللَّهُ وَالرَّالُولُ اللَّهُ وَالرِّجْزَلَ اللَّهُ وَالرَّجْزَلُ اللَّهُ وَالرَّجْزَلُ اللَّهُ وَالرَّجْزَلُ اللَّهُ وَالْمُولِ الْمُولُولُ وَالْمُولُولُ اللَّهُ وَالْمُولُولُ اللَّهُ وَالْمُولُولُ الْمُولُولُ اللَّهُ وَالْوَالِمُ اللَّهُ وَالْمُولُولُ اللَّهُ وَالْمُولُولُ الْمُولُولُ اللَّهُ وَالْمُ اللَّهُ وَالْمُولُولُ الْمُؤْلِلُ الْمُؤْلِلُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلُولُ اللَّهُ وَالْوَالْمُولُ اللَّهُ الْمُؤْلُولُ اللَّهُ اللَّهُ وَالْمُؤْلُولُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلُولُ اللَّهُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلُولُ اللَّهُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلُولُ اللَّهُ وَالْمُؤْلُولُ الْمُؤْلُولُ اللَّهُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلُولُ اللَّهُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلِلُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلِقُولُ الْمُؤْلُولُ اللْمُؤْلُولُ الْمُؤْلِلُ الْمُؤْلِلُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِلُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلِقُولُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلُ

پھرہم نے ان پرطوفان بھیجااور ٹڈیال اور چیڑئ جو ئیں اور مینڈک اورخون جداجدانشانات کیکن بیاکڑتے ہی رہے یہ بیتے ہی بڑے ہی نافر مان لوگ O کوئی سزا جب ان پرآ جاتی تو کہنے لگتے 'اےموی اپنے رہ سے ہمارے لئے بمطابق اس اقرار کے جو تھے ہے ہے' دعا کرا اگر تونے ہم سے بیعذاب ہٹا دیا تو ہم ضرور تھے پر ایمان لائیں گے اور بنی اسرائیل کوہم تیرے ساتھ بھیج دیں گے O پھر جب ہم ان سے اپنے عذاب ہٹا لیتے اس مدت تک جے وہ چینچے والے ہی ہیں'ای وقت فورا ہی و عہد شکنی کرڈالتے O

ابن ماجہ میں ہے کہ امہات المونین تو طباقوں میں لگا کرٹٹریاں ہدیے اور تحفے کے طور پڑھیجتی تھیں۔امام بغوی ایک روایت لائے میں کہ حضور کنے فرمایا حضرت مریم بنت عمران علیماالسلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ ایسا گوشت مجھے کھلا جس میں خون نہ ہؤاللہ تعالیٰ نے انہیں ٹٹری کھلائی۔ آپ نے ان کے لئے دعا کی کہ اے اللہ اسے بغیر دودھ پینے کے زندگی دے اور ایس کی اولا دکو بغیر آواز نکالے اس کے پیچے لگا دے۔ ایک بہت ہی غریب حدیث میں ہے کہ ٹڈیوں کو مارونہیں یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا انشکر ہے۔ مجاہرٌ فرماتے ہیں' یہ ٹڈیاں ان کے درواز وں کی کیلیں کھا جاتی تھیں اور لکڑی چھوڑ دیتی تھیں۔ اوزای کہتے ہیں' میں ایک دن جنگل میں تھا' کیا دیکھیا ہوں کہ ٹڈیاں بہت ک آسان کی طرف ہیں اوران میں سے ایک ٹڈیاں اس طرف کو جھک کی طرف ہیں اور ان میں سے ایک ٹڈی پر ایک شخص سوار ہے جو جھیا رہند ہے' جو جس طرف اشارہ کرتا ہے' ساری ٹڈیاں اس طرف کو جھک جاتی ہیں اوروہ زبان سے برابر کہدرہا ہے کہ دنیاباطل ہے اور اس میں جو ہے وہ بھی باطل ہے۔

شری قاضی فرماتے ہیں اس جانور میں سات مختلف جانوروں کی شان ہے اس کا سر گوھوڑ ہے جیسا ہے گردن تیل جیسی ہے ہید شر جیسا ہے پر گدھ جیسے ہیں نیراونٹ جیسے ہیں دم سان کی طرح ہے پیٹ بچھوجیسا ہے۔ آ یت اُجِلَّ اَکُٹُم صَیْدُ الْبَحْرِی اَقْسِی ہے ہیں وایت ہیں روایت گزر پچی ہے کہ ہم رسول اللہ علی کے ساتھ تج یا عمر ہیں جارہے تھے قساسے ہے ہیں ٹڈی دل ملا ہم نے احرام کی حالت ہیں انہیں لکڑیوں سے بارنا شروع کیا مضور ہے سوال کرنے پر آپ نے فرمایا وریائی شکار میں محرم کوکوئی حرج نہیں صفور علی ہے جب ان ٹلایوں کے لئے بدرعا کرتے تو فرماتے اے اللہ جنتی ان میں سے بڑی ہیں تو آئیں سب کو ہلاک کرڈال اور جتی چھوٹی ہیں مسب کو آل کرڈال اور جتی جھوٹی ہیں مسب کو آل کرڈال اور جتی چھوٹی ہیں مسب کو آل کر ڈال ان کے انڈری چھلے و مان کی کس کا عدوے ان کے منہ ہماری روزی سے روک لئے ہمیں روزیاں عطافر ما ' بے شک تو دعاؤں کا سننے والا ہے۔ اس پر حضرت جا بڑنے عرض کیا نا کے جھاڑن ہے پہنا نے بعض لوگوں نے اسے پچھلی میں سے ای طرح تکلتے و کیتا ہے جب چھلی سندر کے سے نشر ایاں گھتی ہیں جو پرواز کرجاتی ہیں آ یہ جب پائی ہم نے بات کے اور ان کس جیس کے بارے بھی تا ہے اور دھوپ پڑنے گئی ہے تو وہ سب انٹرے پھوٹ جاتے ہیں اور ان میں میں اور چارسو ختی ہیں اور جاتے ہیں اور ان میں میں جیس کے بہلے ہلاکت نمٹر یول کی ہو گوں ہے امام ابو بکر ہن ابوداؤہ واک مدیث کو یہ ہن میں جیس اور چارسو ختی ہیں کہ ہم کیس اور جو سے کہ یہ ہوں نے کہ یہ وہ سے وہ کے جھوٹے چھوٹے کی ہول کے بارے میں این عبال سے میں جیس وہ کی ہول ہے کہ یہ وہ ہو نے جھوٹے جھوٹے کی جھوٹے جھوٹے کے بارے میں این عبال ہیں۔

سعید کتے ہیں 'سیاہ رنگ کے چھوٹے سے کیڑے ہیں اس کا واحد قملہ ہے ' یہ جانور جب اونٹ کو چہٹ جاتے ہیں تو اسے ہلاک کر
دیتے ہیں الغرض ایے ہی موذی جانور بصورت عذاب فرعونیوں کے لئے بھیج گئے تھے۔ فرعون کی سرخی اور انکار پرطوفان آیا جس سے انہیں
یقین ہوگیا کہ یہ اللہ کاعذاب ہے گڑ گڑ اکر حضرت موئی سے عرض کرنے لگے کہ اللہ سے دعا کیجے' یہ موسلا دھار پانی رک جائے تو ہم آپ پر
ایمان لا ئیں گے اور بنی اسرائیل کو آپ کے ساتھ کردیں گئے آپ نے دعا کی طوفان ہٹ گیا تو یہ اپنے وعدے سے پھر گئے' پھر اللہ کی شان
ہے کہ کھیتیاں اور باغات اس قدر پھلے کہ اللہ سے پہلے بھی ایسے نہیں پھلے ہے' جب تیار ہو گئے تو ٹھ یوں کاعذاب آیا 'ات، دیکھ کر پھر گھرائے اور موئی علیہ السلام سے عرض کرنے لگے کہ اللہ سے دعا کیجے کہ یہ عذاب ہم پختہ وعدہ کرتے ہیں چنانچہ آپ کی دعا سے یہ عذاب
ہی ہے گئی اللہ تعالی کا عذاب پھر اورشکل میں آیا' تمام انا جو غیرہ
میں کیڑ الگ گیا' اس قدر بکشرت یہ جانور پھیل گئے کہ دس پیانے لے کرکوئی شخص پوانے لگا تو پوانے تک وہ جانورسات پیانے کھا لیے'
گھرا کرموئی علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوئے' پھر وعدے کئے آپ نے پھر دعا کی اللہ تعالی نے اس آفت کو بھی ہٹالیا' لیکن انہوں نے پھر

بے ایمانی کی نہ نی اسرائیل کور ہا کیا نہ ایمان قبول کیا 'اس پرمینڈ کوں کا عذاب آیا' دربار میں فرعون بیٹھا ہوا ہے تو وہیں مینڈک فلا ہر ہوکر شانے لگا' سجھ گئے کہ بینی شکل کاعذاب البی ہے اب یہ پھیلنے اور بڑھنے شروع ہوئے یہاں تک کہ آدی بیٹھتا تو اس کی گردن تک آس پاس سے اسے مینڈک گھیر لیتے' جہاں بات کرنے کے لئے کوئی مند کھولتا کہ مینڈک شرپ کر اس کے منہ میں تھس جا تا' پھر شک آ کر حضرت موئ علیہ السلام سے اس عذاب کے بٹنے کی ورخواست کی اور اقرار کیا کہ ہم خودا کیان لائیں گے اور بنی اسرائیل کو بھی آزاد کر دیں گئینا نچہ آپ نے وعاکی اللہ تعالی نے اس مصیبت کو بھی دفع کر دیا' لیکن پھر کر گئے' چنا نچہان پرخون کا عذاب آیا تمام برتوں میں خون' گھیا نچہ آپ نے وی کی اندون کی اللہ تعالی ہے ہوئی کہ ہم تو پانی لائیس تو خون' پھر مرز پ اٹھے فرعون نے کہا' بید بھی جادو ہے لیکن جب بنگ آ گئے تو آخر حضرت موئل سے مع وعدہ درخواست کی کہ ہم تو پانی سے ترس گئے۔ چنا نچہ آپ نے تول قرار لے کر چروہ کی اور اللہ نے اس عذاب کو بھی بٹالیا لیکن یہ پھر منکر ہو گئے۔ فرعون جب میدان سے ناکام واپس لوٹا تو اس نے ٹھان کی تھی کہ خواہ کھر بھی ہو' میں ایمان نہ لاؤں گا۔

چنانچے طوفان کی وجہ سے بھوکوں مرنے گئے گھر مڈیوں کا عذاب آیا تو درخت تو کیا گھر کی چوکھٹیں اور دروازوں تک وہ کھا گئیں'
مکانات گرنے گئے بھر حضرت موٹ نے اللہ کے حکم سے ایک پھر پرلکڑی ماری' جس میں سے بے شار چچرٹریاں نکل پڑیں اور پھیل گئیں کھانا' پینا'
سونا' بیٹھنا' سب بند ہوگیا' پھر مینڈ کوں کا عذاب آیا' جہاں دیکھو مینڈک ہی مینڈک نظر آنے گئے پھر خون کا عذاب آیا نہریں' تالاب' کنویں'
مکئے' گھڑے وغیرہ غرض بجائے پانی کے خون ہی خون سب چیزیں ہوگئیں۔ عبیداللہ بن عمرو فرماتے ہیں' مینڈک کو نہ مارو' بیہ جب بصورت
عذاب فرعونیوں کے پاس آئے تو ایک نے اللہ کی رضاجوئی کے لئے تنور میں چھلانگ ماری' اللہ نے اس کے بدلے انہیں پانی کی شھنڈک عطا
فرمائی اوران کی آواز کواپی شبھے بنایا۔ یہ بھی مروی ہے کہ خون سے مراد کلسیر پھوٹنا ہے الغرض ہرعذاب کود کھے کرا قرار کرتے' لیکن جب حضرت
موٹ کی دعاسے وہ جب جاتا تو پھرانکار کرجائے۔

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاعْرَفْنُهُمْ فِي الْيَمِّ بِآنَهُمْ كَذَّبُوْ بِالْيِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا عَفِلِينَ ﴿ وَاَوْرَثَنَا الْقَوْمِ الْآذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُونَ مَشَارِقَ الْآمُ ضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِي بْرَكْنَا فِيْهَا وَتَمَّتَ كَلِمَتُ مَشَارِقِ الْآمُ سُنَا فِيهَا وَتَمَّتَ كَلِمَتُ وَمِشَارِقِ الْآمُ الْمَالَةِ فَي الرَّكْنَا فِيهَا وَتَمَّتَ كَلِمَتُ وَرَبِي الْمَا الْمُنْ فِي الْمَرَا فِي الْمَا الْمُنْ الْمُرَا فِي الْمَالُولُ وَوَهُمُنَا مَا رَبِيكَ الْمُسْفَى عَلَى بَنِي السَرَا فِيلَ اللهِ فَمَا كَانُوا يَعْرِشُولُ وَوَهُمُ وَمَا كَانُوا يَعْرِشُولَ ﴿ وَوَهُمُ اللّهِ وَمَا كَانُوا يَعْرِشُولَ ﴾ كان يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقُومُهُ وَمَا كَانُوا يَعْرِشُولَ ﴾

۔ پھرہم نے ان سے انتقام لیا اورسب کو دریا میں ڈیو دیا اس لئے کہ وہ ہماری نشانیوں کو جھٹلاتے تھے اور ان سے عاقل تھے 〇 اور قوم کو وارث کیا جو کھن ناتو ال گئی جاتی تھی اس زمین کی مشرقوں اور مغربوں کا جس میں ہم نے برکت دے رکھی تھی اور بنی اسرائیل سے تیرے رب کا بہترین وعدہ پوراہوا مصرف ان کے صبر کی وجہ سے اور ہم نے درہم برہم کر دیا ہراس چیز کو جھے قوم فرعون کر رہی تھی اور جو کچھوہ بلند و بالا تمارتیں بنار ہے تھے سب کو 〇

انجام سرکشی: ﴿ ﴿ ﴿ آیت:١٣٦-١٣٧) جب بیلوگ اپنی سرکشی اورخود پیندی میں اتنے بڑھ گئے کہ باری تعالیٰ کی بار بار کی نشانیاں دیکھتے ہوئے بھی ایمان لانے سے برابرا نکار کرتے رہے کو قدرت نے اپنے زبردست انقام میں انہیں پھانس لیا اور سیب کودریا برد کردیا۔ بنواسرائیل بحکم اللہ تعالی ہجرت کر کے چلے تو اللہ تعالی ہے تھم سے دریاان کے لئے خشک ہو گیا' پھر فرعون اور اس کے ساتھی اس میں اتر بے تو دریا میں پھر روانی آگئی اور پانی کاریلا آیا اور وہ سب ڈ وب گئے یہ تھاانجام اللہ کی با توں کو جھوٹ ہجھنے اور ان سے عافل رہنے کا - پھر پروردگار نے بنواسرائیل جیسے کمزور ونا تو ال کو گول کو اس زمین کا وارث بنا دیا' مشرق ومغرب ان کے قبضے میں آگیا جیسے فرمان ہے کہ ہم نے ان بے بدول پراحسان کرنا چا ہا اور انہیں امام اور وارث بنانا چا ہا' انہیں حکومت سونپ دی اور فرعون و ہا مان اور ان کے شکر یوں کو وہ نتیجہ دکھایا جس سے وہ بھاگ رہے تھے۔ فرعو نیوں سے ہر ہے بھر بے باغات' چشنے' کھیتیاں' عمدہ مقامات' فراواں نعتیں چھڑ وا کر ہم نے دوسری قوم کے سپر دکر ویں' یہ ہماری قدرت کی نشانیوں میں سے ہے' سرز مین شام ہرکت والی ہے' بنی اسرائیل کا صبر نیک نتیجہ لایا' فرعون اور اس کی قوم کی بنی بنائی ویں' یہ ہماری قدرت کی نشانیوں میں سے ہے' سرز مین شام ہرکت والی ہے' بنی اسرائیل کا صبر نیک نتیجہ لایا' فرعون اور اس کی قوم کی بنی بنائی

وَجُوزُنَابِئِيْ اِسْرَا اِلْبَحْرَفَا تَوَاعَلَىٰ قَوْمِ يَعْكُمُونَ عَلَى اَصْنَامِ لَهُمُ قَالُوا يُمُوسَى اجْعَلَ لِّنَّ الْهَاكَمَا لَهُمُ اللِهَا الْهُ عَالَوُ اللَّهُ وَقُومٌ تَجْهَلُونَ ﴿ إِنَّ هَوُلًا * مُتَبَرُّمًا لَهُمُ اللِهَا اللَّهُ وَلِلْمِلَا مَا كُورُ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ ﴿ إِنَّ هَوُلًا * مُتَبَرُّمًا هُمُ فِيهِ وَلِمِلِلَّمًا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿

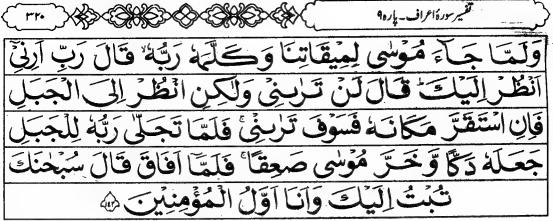
بنی اسرائیل کو جب ہم نے دریا پار کر دیا تو وہ ایک ایمی قوم کے پاس سے گذر ہے جو اپنے بتوں کی مجاورت کے بیٹی تھی ہے۔ بوئی پو جنے کی چیز بنادے چیسے کدان کے معبود و ہیں'آپ نے فرمایا'تم بڑے جال لوگ ہو 🔾 میرجس ند ہب پر ہیں'و پھی باطل اورجس ممل پر ہیں وہ بھی باطل 🔾

قَالَ اَغَيْرَ اللهِ اَبْغِيَكُمُ اللهَا وَّهُوَفَظَّالُكُمُ عَلَى الْعَلَمِينَ ۞ وَإِذْ اَنْجَيْنُ كُمُ قِبْ اللهِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُونَكُمْ سُوْءَ الْعَذَابِ يُقَتِّلُونَ اَبْنَاءَكُمُ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَاءَكُمْ وَفِي ذَلِكُمُ الْعَذَابِ يُقَتِّلُونَ اَبْنَاءَكُمُ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَاءَكُمْ وَفِي ذَلِكُمُ الْعَذَابِ يُقَتِّلُونَ اَبْنَاءَكُمُ وَفِي ذَلِكُمُ الْعَذَابِ يُقَتِّلُونَ الْمَاءَ وَلَا يَلَةً ﴾ الله في الله المُعْلَى الله المُعْلَى الله المُعْلَى الله المُعْلَى الله المُعْلَى الله المُعْلِينَ ﴿ وَالْمَلِينَ ﴿ وَالْمَلْمِيلِينَ ﴿ وَالْمَلْمِيلِينَ ﴿ وَاللّهُ الْمُعْلِيدِينَ ﴿ وَالْمَلْمِيلِينَ ﴿ وَلَا تَدْبَعُ وَلَا تَدْبَعُ وَلَا تَدْبَعُ وَلَا تَدْبَعُ وَلَا تَدْبَعُ وَلَا تَدْبُعُ وَلَا تَدْبُعُ وَلَا الْمُفْسِدِيْنَ ﴿ وَالْمَلْمِيلِينَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿ وَلَا تَدْبُعُ وَلَا تَدْبُعُ وَلَا الْمُفْسِدِيْنَ ﴿ وَالْمَلْمِيلِينَ اللّهُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿ وَالْمَلْمُولِي الْمُفْسِدِيْنَ ﴿ وَلَا تَدْبُعُ وَلَا تَدْبُعُ اللّهُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿ وَلَا تَدْبُعُ اللّهُ اللهُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿ وَلَا تَدْبُعُ اللّهُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿ وَلَا لَكُولُولُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴾ وَلَا تَدْبُعُ وَلَا الْمُفْسِدِيْنَ ﴿ وَلَا لَاللّهُ اللّهُ اللّهُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴾ وَلَا تَدْبُعُ وَلَا تَدْبُعُ وَلَا لَهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللللّهُ الللّهُ اللللّهُ اللّهُ اللللللّهُ الللللّهُ اللّهُ الللّهُ اللللللّهُ اللّهُ الللللّهُ الل

کہا کہ کیا میں تہارے لئے اللہ کے سوااور معبود تلاش کردوں؟ اس نے تہیں تمام جہان پر بزرگی دے رکھی ہے نے یاد کروجبکہ ہم نے تہمیں آل فرعون سے نجات دی جو تہمیں تہارے لئے اللہ کے سواور معبود تاش کی جانب سے جو تہمیں ہرترین سزائیں دے رہے تھے تہارے لؤکول کو ذرئ کرڈالتے تھے اور تمہاری لڑکول کو زندہ چھوڈ دیتے تھے دراصل اس میں تہارے رب کی جانب سے تہاری زبردست آز مائٹ تھی ہم نے موکی ہے تیس راتوں کا وعدہ کیا اور اس وعدہ کودس روز سے پورا فرمایا اور یوں اس کے رب کا چالیس راتوں کا وعدہ پر اہو تہاری زبردست آز مائٹ تھی ہمائی ہارون سے کہا کہ تو میری توم میں میراجانشین رہ میل جول قائم رکھا ورمضدوں کی راہ نہ چل نے اسے بھائی ہارون سے کہا کہ تو میری توم میں میراجانشین رہ میل جول قائم رکھا ورمضدوں کی راہ نہ چل ن

ماضی کی یا دو ہائی: ﷺ ﴿ آیت: ۱۴۰-۱۳۱) انہیں اس گمراہ خیالی سے رو کئے کے لئے آپ اللہ تعالی کے احسانات یا دولا رہے ہیں کہ فرعو نیوں کی فلامی سے اللہ نے تہمیار سے دیموں کی فلامی سے اللہ نے تہمیار سے دیموں کی فلامی سے اللہ نے تہمیار سے دشمنوں کو فارت کر دیا' ایسے رب کے سوااور کوئی لائق عبادت کیسے ہوسکتا ہے؟ فرعون کے وقت کی اپنی ایتری کو بھول گئے جس سے اللہ نے خبات دی - اس کی پوری تفییر سورہُ بقرہ میں گزر چکی ہے-

احسانات پیاحسانات: ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۱۳۲۱) الله تعالى بنى اسرائیل کواپناوه احسان یاد دلاتا ہے جس کی وجہ ہے موتی کوشرف ہم کلامی موجود ہے۔
ماصل ہوااور تورات ملی جوان سب کے لئے باعث ہدایت ونور تھی جس میں ان کی شریعت کی تفصیل تھی اور اللہ کے تمام احکام موجود ہے۔
تمیں راتوں کا وعدہ ہوا ' آپ نے یہ دن روزوں سے گذار ہے وقت پورا کر کے ایک درخت کی چھال کو چبا کر مسواک کی ' تھم ہوا کہ دس اور
پورے کر کے پورے چالیس کرو۔ کہتے ہیں کہ ایک مہینہ تو ذوالقعدہ کا تھا اور دس دن ذوالحجہ کے نوعیدوالے دن وہ وعدہ پورا ہوا اور اسی دن
اللہ کے کلام سے آپ کوشرف ملااسی دن و بین محمد کی بھی کامل ہوا ہے۔ جسے اللہ کا فرمان ہے الکیو مَ اکھ مُلُتُ لَکُمُ دِینَکُمُ اللَّی وعدہ پورا
کرنے کے بعد حضرت موئی علیہ السلام نے طور کا قصد کیا جسے اور آیت میں ہے کہ اے گروہ بنی اسرائیل 'ہم نے تہمیں دشمن سے نجات دی
اور طورا یمن کا وعدہ کیا ' آپ نے جاتے ہوئے اپنے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کواپنا خلیفہ بنایا اور آئیس اصلاح کی اور فساد سے نہج کی مور سور کے علیہ و علی مسائر ۔



جب موی ہمارے وعدے پر حاضر ہوا اور اس کے رب نے اس ہے باتیں کیں ' کہنے لگا کہ میرے رب ججھے اپنا دیدارد کھا کہ میں تجھے دیکھوں' ارشاد ہوا کہ تو جھے ہرگز نہیں دیکھ سکتا' اچھا اس پہاڑ کی طرف نظریں اٹھا آگریا پی جگہ خمبرار ہے تو تو جھے دیکھ سکتے گا' پھر جب اس کے رب نے اپنی بخلی پہاڑ پر ڈالی تو اے ریز ہر یہ سکتے گا' پھر جب اس کے رب نے اپنی بخلی پہاڑ پر ڈالی تو اے ریز ہر کرکے ذیبین دوز کر دیا اور موٹ بھی غش کھا کر گر پڑا' ہوش آتے ہی کہنے لگا کہ تیری ذات پاک ہے' تیری جناب میں تو بہ کرتا ہوں اور تجھ پر ایمان لانے والوں شیں اول ہوں O

ترفذی میں بھی بیروایت ہے اورامام صاحبؓ نے اسے حسن سیح غریب فرمایا ہے۔ متدرک میں اسے دار دکر کے کہا ہے کہ بیشرط مسلم پر ہے اور سیح ہے۔خلال کہتے ہیں اس کی سند سیح ہے اس میں کوئی علت نہیں۔ ابن مردوبہ میں بھی مرفوعاً مروی ہے لیکن اسکی بھی سند سیح نہیں۔ ابن عباسٌ فرماتے ہیں صرف بفترر چھنگلی انگل کے مجلی ہوئی تھی جس سے وہ مٹی کی طرح چور چور ہوگیا ادرکلیم اللہ بھی بے ہوش ہو گئے

کہتے ہیں وہ پہاڑ دھنس گیا۔سمندر میں چلا گیاا درحضرت موی ہیہوش ہوکر گر پڑے۔بعض بزرگ فرماتے ہیں'وہ پہاڑاب قیامت تک ظاہر نہ ہوگا بلکہ زمین میں اتر تا چلاجاتا ہے۔ ایک حدیث میں ہے اس جلی سے چھ پہاڑا پنی جگہ سے اڑ گئے جن میں سے تین مے میں ہیں اور تین مدینے میں احد رقان اور رضوی مدینے میں حرا میر اور تور کے میں لیکن سیصدیث بالکل غریب ہے بلکہ محر ہے۔ کہتے ہیں کہ طور پر بخل کے ظہورے پہلے پہاڑ بالکل صاف نے اس کے بعدان میں گاراور کھڈاور شاخیں قائم ہو گئیں جناب کلیم اللّہ کی آرز و کے جواب میں انکار ہوا اور پھر مزید تشفی کے لئے فرمایا گیا کہ میری اونیٰ می تجلی کی برداشت تھے سے تو کیا بہت زیادہ قوی مخلوق میں بھی نہیں وکھ پہاڑ کی جانب خیال رکھ پھراس پراپی بخلی ڈالی جس سے پہاڑ جھک گیااورمویٰ بے ہوش ہو گئے صرف اللہ کی نظرنے پہاڑ کوریزہ ریزہ کردیا'وہ بالکل مٹی ہوکر ریت کا میدان ہوگیا ۔ بعض قر اُتوں میں ای طرح ہےاورا بن مردویہ میں ایک مرفوع حدیث بھی ہے۔ حضرت مویٰ کوغشی آگئ - بیٹھیک نہیں کہ موت آگئ گولغتۂ رہی ہوسکتا ہے جیسے فَصَعِقَ مَنُ فِی السَّمْواتِ مِیں موت کے معنی ہیں کیکن وہاں قرینہ میں موجود ہے جواس لفظے ای معنی کے ہونے کی تائید کرتا ہے اور یہاں قرینہ بے ہوتی کی تائید کرتا ہے کیونکہ آ گے فرمان ہے۔ فَلَمَّا آفاق ظاہر ہے کہ افاقہ بے ہوتی ہے ہوتا ہے-حضرت موٹی ہوش میں آتے ہی اللہ تعالی کی پاکیزگی اور تعظیم وجلال بیان فرمانے لگے کہ واقعی وہ ایسا ہی ہے کہ کوئی زندہ اس کے جمال کی تابنہیں لاسکتا' پھرا پیے سوال ہے تو بکرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ سب بنی اسرائیل سے پہلے میں ایمان لانے والا بنآ ہوں میں اس پرسب سے پہلے ایمان لاتا ہوں کہ دافقی کوئی زندہ آ کھ تختے دیکے نہیں سکتی۔ بیمطلب نہیں کہ آپ سے پہلے کوئی مومن ہی نہ تھا بلکہ مرادیہ ہے کہ اللہ کا دیدار زندوں کے لئے ناممکن ہے-ابن جربر میں اس آیت کی تفسیر میں محمد بن اسحاق بن بیار کی روایت سے ایک عجیب وغریب مطلول اٹرنقل کیا گیا ہے عجب نہیں کہ بیاسرائیلی روایات میں سے ہو واللہ اعلم صیحے بخاری شریف میں ہے کہ ایک یہودی کو کسی نے ایک تھپٹر مارا تھا'وہ رسول اللہ علی کے پاس شکایت لایا کہ آپ کے فلاں انصاری صحافی نے مجھے تھپٹر مارا ہے' آپ نے اسے بلوا ما اور اس ے یو چھا'اس نے کہا سے ہے وجہ بیہوئی کہ یہ کہدر ہاتھا'اس الله کاقتم ہےجس نے موٹ کوتمام جہال پرفضیلت دی تو میں نے کہا'کیا حضرت مجمد علی پھی؟ اور غصے میں آ کر میں نے استے میٹر ماردیا' آپ نے فرمایا' سنونبیوں کے درمیان تم مجھے فضیلت نہ دیا کرؤ قیامت میں سب بہوش ہوں گئے سب سے پہلے مجھے ہوش آئے گا تو میں دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام عرش الہی کا پایا تھا ہے ہوئے ہیں' میں نہیں کہ سکتا کہ نہیں مجھے پہلے افاقہ ہوایا طور کی بے ہوثی کے بدلے یہاں بے ہوش ہی نہیں ہوئے؟ بیصدیث بخاری شریف میں کئی جگہ ہےاورمسلم شریف میں بھی ہےاور ابوداؤ دیں بھی ہے-

جود الرساس کی ایک اور روایت میں ہے کہ ایک مسلمان اور یہودی کا جھڑ اہو گیا اس پرمسلمان نے کہا' اس کی قتم جس نے حضرت موٹی علیہ السلام کوتمام جہان پر فضیلت دی اور یہودی نے کہا' اس کی قتم جس نے حضرت موٹی علیہ السلام کوتمام جہان پر فضیلت دی اور یہودی نے کہا' اس کی قتم جس نے حضرت موٹی علیہ السلام کوتمام جہان پر فضیلت دی اس پرمسلمان نے استحضر مارا - اس روایت میں ہے کہ شاید موٹی ان میں ہے ہوں جن کا اللہ تعالی نے بے ہوشی ہے استثنا کرلیا - حافظ ابو بکر ابن الجی اللہ نے استحضر مارا - اس روایت میں ہے کہ تی پیٹر مار نے والے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہ تی بخاری و مسلم کی حدیث میں بی فرمان کہتم نہیوں کے درمیان مجھے فضیلت نہ دو ایسابی ہے جسے اور حدیث میں بھی فرمان ہے کہ نیبیوں میں مجھے فضیلت نہ دو نہ حسن ہی نا پر مجھے فضیلت نہ دو نیا یہ کہ سے کہ آپ کو اپنی فضیلت کا علم اللہ کی طرف ہے ہوا ہو گیا مت کے اسلام پر فضیلت وائم نہ کرو۔ واللہ اعلم لوگ قیا مت کے دن بے ہوش ہوں گئی میدان قیا مت کی بعض ہولنا کیوں کی وجہ سے ہوگی - واللہ اعلم لوگ قیا مت کی بعض ہولنا کیوں کی وجہ سے ہوگی - واللہ اعلم سے ہیاس وقت کا حال ہو

سبب الله الملك و دیان تبارک و تعالی لوگوں کے درمیان حق فیطے کرنے کے لئے تشریف لائے گا تو اس کی جملی سے اوگ بے ہوش ہو جا کیس گئے جیسے حضرت موگ اللہ کے جمال کی برداشت کوہ طور پر نہ لا سکے۔ اس لئے آپ کا فرمان ہے کہ نہ معلوم مجھ سے پہلے انہیں افاقہ ہوایا طور کی بے ہوشی کے بیاں بے ہوش نہ ہوئے۔ قاضی عیاض رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب الشفاک شروع میں لکھتے ہیں کہ دیدار الہی کی اس بخل کی وجہ سے حضرت موٹی علیہ السلام اس چیونی کو بھی و کیے لیا کرتے تھے جو دس فرنخ دور رات کے اندھیرے میں کسی تیخر پر چل رہی ہواور بہت ممکن ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان چیز وں سے جن کا ہم نے ذکر کیا ہے معراج کے واقعہ کے بعد مخصوص ہوئے ہوں اور آپ نے رب کی بڑی بڑی نشانیاں ملاحظہ فرما کیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ گویا قاضی صاحب کے زدیک یہ مخصوص ہوئے ہوں اور آپ نے رب کی بڑی بڑی وال میں مجہول رادی ہیں اور ایسی با تیں جب تک ثقدراد یوں کے سلط سے نہ ثابت ہوں قابل قبول نہیں ہو تیں۔ واللہ علم۔

قَالَ يُمُوْسَى الِنِ اصطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسُلَقِ وَبِكَلَامِئُ فَخُذُ مِنَ التَّيْتُكَ وَكُنِ مِّنَ الشَّكِرِيْنَ ﴿ وَكَتَبْنَا لَهُ فِي الْأَلُواحِ مِنْ كُلِّ شَى عَمِّوعِظَةً وَتَفْصِيلًا لِكُلِّ شَيْءً فَخُذُهَا بِقُوَّةٍ وَإَمُرُ قَوْمَكَ يَانِحُدُوا بِالْحَسَنِهَا لَسَاوُرِيْكُورُ دَارَالْفُسِقِيْرَى ﴿

ارشاد ہوا کہ اے موکیٰ میں نے تختے اورلوگوں سے متاز کیا اپنی رسالت کے ساتھ بھی اور اپنے کلام سے بھی پس جو بھی میں نے تختے عطافر مایا ہے' لے لے اورشکر گذاروں میں شامل رہ O اور ہم نے موک کے لئے تو راۃ کی تختیوں میں ہرطرح کی تصحیت اور ہر چیزی تفصیل لکھے دی اب تو اے مضبوطی سے پکڑے رہ اور اپنی قوم کو بھی حکم دے کہ اس کی عمد ہ با تیں مضبوطی سے لئے رہیں' میں عنقر یب تمہیں نافر مانوں کے گھر بھی دکھا دوں گا O

کے کہتم میری مخالفت کا انجام بھی دیکھ لو گے۔ یہ بھی مطلب ہوسکتا ہے کہ میں تنہیں شام کے بدکاروں کے گھروں کا مالک بنادوں گا' یا مراد اس سے فرعونیوں کا ترکہ ہو' لیکن پہلی بات ہی زیادہ ٹھیک معلوم ہوتی ہے کیونکہ بیفر مان تیبہ کے میدان سے پہلے اور فرعون سے مجات پا لینے کے بعد کا ہے۔ واللہ اعلم۔

سَاصَرِفُ عَنَ الْحِيَ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ السَاصَرِفُ عَنَ الْحِيَّ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَإِنْ يَرَوَا سَبِيلَ الرُّشَدِ وَإِنْ يَرَوَا سَبِيلَ الْحَقِ يَتَخِذُوْهُ لَا يَتَخِذُوْهُ سَبِيلًا وَإِنْ يَرَوَا سَبِيلًا الْحَقِ يَتَخِذُوْهُ سَبِيلًا وَإِنْ يَرَوَا سَبِيلًا الْحَقِ يَتَخِذُوْهُ مَا يَالِينَا وَإِنْ يَرَوَا سَبِيلًا الْحَقِ عَنِهَا عَفِلِينَ هِ سَبِيلًا وَلِقَا إِلَيْتِنَا وَلِقَا إِلَيْتِنَا وَلِقَا إِلَيْتِنَا وَلِقَا إِلَيْتِنَا وَلِقَا إِلَا يَعْمَلُونَ فَي هَلَوْنَ اللَّهِ مَا كُانُوا يَعْمَلُونَ فَي هَلَ يُحْرَونَ اللَّهُ مَا كُانُوا يَعْمَلُونَ فَي هَلَ يُحْرَونَ اللَّهُ مَا كُانُوا يَعْمَلُونَ فَي هَلَ يُحْرَونَ اللَّهُ مَا كُانُوا يَعْمَلُونَ فَي هَلَ الْحَرَقِ عَبِطَتَ اعْمَلُونَ فَي هَالْمُ اللّهُ مَا كُانُوا يَعْمَلُونَ فَي هَا لَهُ مَا كُانُوا يَعْمَلُونَ فَي هَالْمُ اللّهُ مَا كُانُوا يَعْمَلُونَ فَي اللّهُ مَا كُانُوا يَعْمَلُونَ فَي اللّهُ وَالْمَا يَعْمَلُونَ فَي اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ فَلَ فَي اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللللّهُ الللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ

میں اپنی آیتوں کی سوچ سجھ سے ان لوگوں کو برگشتہ کئے رہوں گا جو ناحق زبین میں اکڑتے چھرتے ہیں' وہ اگر چیتمام نشانات دیکھ لیں' انہیں ماننے کے نہیں' راہ
راست دیکھ کرا سے راہ نہیں بنانے کے اور اگر گمراہی کی راہ دیکھ لیں تو اسے فوراً اپنا مسلک بنا لیتے ہیں' بید وبال ہے اس بات کا کہ انہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلا یا اور
ان سے بے پرواہ رہے) جولوگ ہماری آیتوں کو جھٹلا کمیں اور آخرت کے پیش آنے کو نہ ما میں ان کے اعمال عارت ہیں' انہیں بدلہ صرف ان اعمال کا ہی مطح گا جو

وَاتَّخَذَ قُوْمُ مُوسَى مِنَ بَعْدِهِ مِنْ حُلِيّهِ مْ عِجْلاً جَسَدًا لَا يُحَدِّهُ مُولًا يَهْدِيْهِ مُ سَبِيلاً لَا يُحَدِّمُهُمْ وَلاَ يَهْدِيْهِمْ سَبِيلاً

Ş Ç



اِتَّخَذُوْهُ وَكَانُوْا طُلِمِيْنَ ۞ وَلَمَّا سُقِطَ فِيْ آيَدِيْهِمَ وَرَاوُ آنَّهُ مُرِقَدُ ضَلُوُا قَالُوا لَإِنْ لَمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْلِنَا لِنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخُسِرِيْنَ۞

موی کے جانے کے بعد قوم نے قبطیوں کے زیوروں سے پچھڑے کا بےروح ڈھانچہ بنالیا کہ اس کی گائے جیسی آ وازتھی' کیاانہوں نے بیٹھی نددیکھا کہ نہ قوہ وال سے بولتا ہے اور نہ انہیں راہ دکھا سکتا ہے' اسے لے بیٹھے تھے اور تھے ہی وہ پورے ظالم O اور جب اپنے کئے پرپٹیمان ہوئے اور دیکھ لیا کہ وہ بہک گئے ہیں تو کہنے لگے کہ اب اگر ہم پر ہمارے پروردگارنے تم نہ کیااور ہمیں نہ بخشا تو بیٹک ہم فقصان پانے والوں میں ہوجا کیں گے O

بنی اسرائیل کا پچھڑے کو پو جنا: ہے ہے (آیت: ۱۳۸۱–۱۳۹۹) حضرت موئی علیہ السلام تو اللہ کے وعدے کے مطابق تو رات لینے گئے اور فرعو نیوں کے جوزیور بنی اسرائیل کے پاس رہ گئے تھے سامری نے انہیں جمع کیا اور اپنے پاس سے اس میں خاک کی مٹی ڈال دی جو حضرت جبرئیل علیہ السلام کے گھوڑے کی ٹاپ تلے سے اس نے اٹھائی تھی اللہ کی قدرت سے وہ سوناگل کرمٹل ایک گائے کے جہم کے ہو گیا اور چونکہ کھو کھلا تھا اس میں سے آ واز بھی آنے گی اور وہ بالکل ہو بہو گائے کی می آ واز بھی آنے گی اور وہ بالکل ہو بہو گائے کی می آ واز بھی آنے گی اور وہ بالکل ہو بہو گائے کی می آ واز بھی آنے کی خبر دی ۔ یہ پیکھڑا یا تو تی بھی خون کا رانی شروع کر دی بہت سے لوگ اسے پو جنے لگے۔ اللہ تعالی نے طور پر حضرت موی کو اس فتنے کی خبر دی ۔ یہ پیکھڑا یا تو تی بھی خون کا میں تھا مگر شکل گائے کی تھی یہ اللہ تی بارائیل تو آ واز سنتے ہی نا چنے گے اور اس پر پیچھ گئے سامری کے کہد دیا کہ اللہ تو بہی نہیں رکھتا اس می جہوڑ کے کو اس اللہ کو چھوڑ کر پو جو جو سب کا مالک اور سب کا خالق ہے۔ اس کی وجہ سوائے اند ھے پن اور بے عقلی اضان کا اختیار بھی نہیں رکھتا 'اس مجھڑ ہے کو اس اللہ کو چھوڑ کر پو جو جو سب کا مالک اور سب کا خالق ہے۔ اس کی وجہ سوائے اند ھے پن اور بے عقلی کے اور کیا ہو گئے اس فعل پر نادم ہونے گئے اور لیا ہو گئے تو اللہ سے بخشش ما گئے گئے۔ ایک قرات میں تفوز 'نے کہ کے اور کیا ہو گئے تو اللہ سے بخشش ما گئے گئے۔ ایک قرات میں تفوز 'نے 'کہ سے کھلیں تو اپنے اس فعل پر نادم ہونے گئے اور لیقین کر لیا کہ واقعی ہم گمراہ ہو گئے تو اللہ سے بخشش ما گئے گئے۔ ایک قل در التجاکر نے گئے۔ جان گئے کہا گرمعافی نہ ملی تو بی نے وہو ہو انہوں اللہ تو بی خوار التجاکر نے گئے۔

جب موی اپن قوم کی طرف غصے اور رخ میں جرا ہوالوٹا ' کہنے لکا کہتم نے میرے بعدمیری بڑی ہی بری نیابت کی ' کیاتم لوگوں نے اپنے رب کے امر میں جلد بازی

ک اوراپنے بھائی کاسر پکڑ کراپی طرف تھیٹنے لگا'اس نے کہااے میرے ماں جائے بھائی 'بیلوگ مجھے تو کمزور بچھ کرمیر نے آل کے دریے ہوگئے تھے ہیں آپ میرے دشمنوں کو مجھ پر نہ بنسائیں اور میر اشار بھی ان طالم لوگوں میں نہ بیجئے O موکل کہنے لگا کہاہے میرے رب تو مجھے اور میرے بھائی کومعاف فرمااور ہمیں اپنی رصت میں

کے لے قوتم تمام رحمت کرنے والوں سے بردار حم کرنے والا ہے ○

موکی علیہ السلام کی کوہ طور سے واپسی: ہیئہ ہیئہ (آیت: ۱۵-۱۵۱) حضرت موکی علیہ السلام کو چونکہ طور پر ہی اپنی تو م کا یہ کفر معلوم ہو چکا تھا اس لئے خت غضبنا کہ ہوکر واپس آئے اور فر مانے لگے کہ تم نے تو میر ہے بعد بخت نالائعتی کی تم نے میر انتظار بھی نہیں میری درای تاخیر میں سیظم فر ھایا غضے کے مار ہے ختیاں ہاتھ سے بھینکہ دیں۔ کہا گیا ہے کہ بیز مرد یا یا قوت یا سی اور چیز کی تھیں۔ بھی ہم جو حدیث میں ہے کہ دو کھنا مندنا برا برنہیں اپنی قوم پر غصے ہوکر الواح ہاتھ سے گرادی کا ٹھیک بات یہی ہے۔ جمہور سلف و خلف کا قول بھی یہی ہے 'لیکن ائن جریر نے قان دہ سے ایک ہوئی قول بھی کہی ہے 'لیکن ائن جریر نے قان دہ سے ایک ہواور ان کا کیا اعتبار ہے؟ ان میں جھوٹے 'بناوٹ کرنے والے' گھڑ لینے والے' بددین کے جاور واقعی وہ تر دید کے قابل بھی ہے۔ بہت ممکن ہے کہ قادہ نے بدائل کتاب سے لیا ہواور ان کا کیا اعتبار ہے؟ ان میں جھوٹے 'بناوٹ کرنے والے' گھڑ لینے والے' بددین کے دین ہر طرح کے لوگ ہیں۔ اس خوف سے کہ ہیں حضرت ہارون علیہ السلام نے انہیں بازر کھنے کی پوری کوشش نہیں کہوا آپ نے ان کے میرے فرمان کا مشکر بن گیا؟ اس پر حضرت ہارون علیہ السلام نے جواب دیا کہ بھائی جان میر سے اس میں تعربی ہو گئی ہیں نہ جھا بلکہ میر نے قبل دی جو کے جھی نہیں روکا' زیادہ اس لئے نہ الجھا کہ ہیں آپ بینے فرمادیں کہونے نی امرائیل میں تفریق ڈال دی؟ تونے میرا انتظار کیوں نہ کھی نہ جھا بلکہ میر نے قبل کے در ہے ہو گئی تھے کہ بھی نہ جھا بلکہ میر نے قبل کے در ہے ہو گئی سے کیوں نہ کھی نہ جھیا بلکہ میر نے قبل کے در ہے ہو گئی تھے انہیں کی طرح نہ جھیں نہ دان میں ملا کیں۔

حضرت ہارون کا یہ فرمانا کہ اے میرے ماں جائے بھائی ہیصرف اس لئے تھا کہ حضرت موٹ کورم آ جائے ماں باپ دونوں کے
ایک ہی تھے جب آپ کواپنے بھائی ہارون کی برات کی تحقیق ہوگئ اللہ کی طرف ہے بھی ان کی پاک داشی اور بے قصوری معلوم ہوگئ کہ
انہوں نے اپنی قوم سے پہلے ہی بیے فرمادیا تھا کہ افسوس تم فتنے میں پڑ گئے اب بھی کچھنہیں بھڑا 'پروردگار بڑا ہی رحیم وکر یم ہے 'تم میری مان لو
اور پھر سے میرے تا لیح دار بن جاؤ تو آپ اللہ سے دعا میں کرنے گئے ۔ رسول اللہ علیہ فرماتے ہیں اللہ تعالی موٹ پرم کرئے واقعی دیکھنے
والے میں اور خبر سننے والے میں بہت فرق ہوتا ہے ۔ قوم کی گمرائی کی خبر سنی تو تختیاں ہاتھ سے نہ کرا میں کین اس منظر کود کھے کرقا ہو میں نہ رہے'
ختماں پھینک و س۔

إِنَّ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا الْعِجُلَ سَيَنَا لَهُمْ غَضَبٌ مِّنَ رَبِّهِمْ وَذِكَةً فِي الْمُفْتَرِيْنَ هُوَالَّذِيْنَ عَلُوا فِي الْمُفْتَرِيْنَ هُوَالَّذِيْنَ عَلُوا فِي الْمُفْتَرِيْنَ هُوَالَّذِيْنَ عَلُوا السَّيِّاتِ ثُمَّ تَابُولُ مِنْ بَعْدِهَا وَامَنُولَ السَّيِّاتِ ثُمَّ تَابُولُ مِنْ بَعْدِهَا وَامَنُولَ السَّيِّاتِ ثُمَّ تَابُولُ مِنْ بَعْدِهَا وَامَنُولَ السَّيِّاتِ ثُمَّ تَابُولُ مِنْ بَعْدِهَا وَامْنُولُ السَّيِّاتِ ثُمَّ تَابُولُ مِنْ بَعْدِهَا وَامْنُولُ السَّيِّاتِ ثُمَّ اللَّهُ مِنْ بَعْدِهَا لَعْفُولُ رَّحِيْهُ هُ

یقینا جن لوگوں نے بچھڑے کومعبود بنالیا' ان پر ان کے رب کاغضب نازل ہوگاہی اور دنیا کی زندگی کی رسوائی بھی' ہم ای طرح جموٹ افتر ا باندھنے

والوں کوسز ادیتے ہیں 🔾 ہاں جولوگ برائیاں کرنے کے بعد تو بہ کرلیں اورایمان لائیں تو پیٹک تیرارب اس کے بعد بھی بزاہی معاف کرنے والا اور رحم

نے والا ہے 0

باہم آل کی سزا: ﷺ ﴿ (آیت:۱۵۲-۱۵۳) ان گؤسالہ پرستوں پراللہ کا غضب نازل ہوا' جب تک ان لوگوں نے آپس میں ایک دوسرے وقتل نہ کرلیا' ان کی توبہ قبول نہ ہوئی جیسے کہ سورہ بقرہ کی تفسیل واربیان ہو چکا ہے کہ انہیں علم ہوا تھا کہ اپنے خالق سے توبہ کرواور آپس میں ایک دوسرے وقتل کروئی ہم تہمارے تن میں ٹھیک ہے' چھروہ تمہاری توبہ قبول فرمائے گا'وہ توبہ قبول کرنے والا اور رحم وکرم والا ہے' ای طرح دنیا میں بھی ان یہود یوں پر ذلت نازل ہوئی ۔ ہر بدعتی کی جواللہ کے دین میں جھوٹا طوفان اٹھائے' بہی سزا ہے' رسول کی مخالفت اور بدعت کا بوجھ اس کے دل سے نگل کران کے کندھوں پر آپڑتا ہے۔ حسن بھری فرماتے ہیں' گووہ د نیوی ٹھاٹھ رکھتا ہولیکن ذلت اس کے چمرے پر برستی ہے' قیامت تک یہی سزا ہر جھوٹے' افتر اباز کی اللہ کی طرف سے مقرر ہے۔ حضرت سفیان بن عینی قرماتے ہیں کہ ہر بدعتی ذلیل ہے۔ بہتی ذلیل ہے۔ بھی تھی کہ ہوتی ذلیل ہے۔ بھی ذلیل ہے۔

پھرفر ما تا ہے کہ اللہ تو بہ قبول کرنے والا ہے خواہ کیسا ہی گناہ ہولیکن تو بہ کے بعد وہ معاف فر ما دیتا ہے گوکفر وشرک اور نفاق وشقاق ہی کیوں نہ ہو۔ فر مان ہے کہ جولوگ برائیوں کے بعد تو بہ کرلیں اورائیمان لائیں تو اے رسول رحمت اور اپنے نبی نور (یعنی قرآن) تیرار ب اس فعل کے بعد بھی غفور ورجیم ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے سوال ہوا کہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے زنا کاری کر ہے' پھر اس سے نکاح کر لے تو؟ آپ نے بہی آیت تلاوت فر مائی' کوئی دس دس مرتبہ اسے تلاوت کیا اور کوئی تھم یامنع نہیں کیا۔

وَلَمَّا سَكَتَ عَنَ مُوسَى الْغَضَبُ أَخَذَ الْأَلْوَاحَ * وَفِيْ نُسُنَحِتِهَا هُدًى وَرَخَيَ * كَلْدِينَ هُو لِرَبِّهِ مِ يَرْهَبُونَ ﴿ هُدًى وَرَخَيَ * كِلْدِينَ هُو لِرَبِّهِ مِ يَرْهَبُونَ ﴿ هُدًى وَرَخَيَ * كِلْدِينَ هُو لِرَبِّهِ مِ يَرْهَبُونَ ﴿

جب موی کا غصہ شنڈ اہوا' اس نے تختیاں اٹھالیں' ان میں جو ککھا ہوا تھا' دہ ہدایت درجت تھی ان کے لئے جواپنے پر دردگار سے خوف کھاتے رہے ہیں O

امت محمد میرے چند خصائل: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۱۵٪ عضرت موی کواپی قوم پر جو غصد تھا' جب وہ جاتا رہاتو سخت غصے کی حالت میں جن تختیوں کوانہوں نے زمین پرڈال دیا تھا' اب اٹھالیں' یہ غصہ صرف اللّٰد کی راہ میں تھا کیونکہ آپ کی قوم نے پچھڑ ہے کی بوجا کی تھی' ان تختیوں میں ہدایت ورحت تھی - کہتے ہیں کہ جب کلیم اللّٰہ نے تختیاں زمین پرڈال دیں تو وہ ٹوٹ گئیں' پھر انہیں جمع کیا' تو ان میں رہبری اور رحم پایا اور تفصیل اٹھا لی گئی تھی - کہتے ہیں کہ ان تختیوں کے کمڑ سے شاہی خزانوں میں بنی اسرائیل کے پاس دولت اسلامیہ کے ابتدائی زمانے تک محفوظ رہے (واللّٰداعلم) اس کی صحت کا کوئی پینے نہیں حالانکہ میہ بات مشہور ہے کہ وہ تختیاں جنتی جو ہرئی تھیں۔

اوراس آیت میں ہے کہ پھر حضرت موگ نے خود ہی انہیں اٹھالیا اوران میں رحمت وہدایت پائی چونکہ رحبت متضمن ہے خشوع و خضوع کو اس لئے اسے لام سے متعدی کیا قادہؓ کہتے ہیں' ان میں آپ نے لکھاد یکھا کہ ایک امت تمام امتوں سے بہتر ہوگی جولوگوں کے لئے قائم کی جائے گی' جو بھلی باتوں کا علم کر ہے گی اور برائیوں سے رو کے گی' تو حضرت موی نے دعا کی کہ اے اللہ میری امت کو یہی امت بناد نے جواب ملا کہ بیامت امت احمد ہے (ﷺ) پھر پڑھا کہ ایک امت ہوگی جو دنیا میں سب سے آخر آئے گی اور جنت میں سب سے پہلے جائے گی' تو بھی آپ نے یہی درخواست کی اور یہی جواب پایا' پھر پڑھا کہ ایک امت ہوگی جن کی کتاب ان کے سینوں میں ہوگی جس کی وہ تلاوت کریں گے یعنی حفظ کریں گے اور دوسر بے لوگ و کیھر کر پڑھتے ہیں۔ اگر ان کی کتابیں اٹھ جائیں تو علم جاتا ر ہے کیونکہ انہیں حفظ نہیں'اس طرح کا حافظ اس امت کے لئے مخصوص ہے کسی اور امت کونہیں ملا'اس پر بھی آپ نے یہی درخواست کی اور یہی جواب یا یا -

چرد یکھا کہ اس بیں لکھا ہوا ہے کہ ایک امت ہوگی جواگی پچیلی تمام کا پول پر ایمان لائے گی اور گراہوں سے جہاد کرے گی بہال تک کہ کانے دجال سے جہاد کرے گی - اس پر بھی آپ نے بہی دعا کی اور بہی جواب پایا - پھرد یکھا کہ ایر است ہوگی جواب صدقے آپ کھائے گی اور اجر بھی پائے گی حالا تکہ اور احتیں جوصد قد کرتی رہیں'اگر قبول ہوا تو آپ کراسے کھاگئی اور اگر نامقبول ہوا تو است در ندوں نے کھالیا - اللہ نے تمہار سے صدقے تمہار سے مالداروں سے تمہار سے مفلسوں کے لئے ہیں - اس پر بھی کلیم اللہ علیہ اللہ علیہ اللہ علیہ در ندوں نے کھالیا - اللہ نے تمہار سے صدقے تمہار سے مالداروں سے تمہار سے مفلسوں کے لئے ہیں - اس پر بھی کلیم اللہ علیہ اللہ علیہ اللہ علیہ کی دعا کی اور بھی نیک لکھ کی جائے گئی اور بہی دعا کی اور بہی کا اور بہی کا اور بہی ہوں تھی ہوں تو دس نیکیاں کھی جائیں گی - سات سوتک اس طرح بڑھتی چلی جائیں گی - اس پر بھی آپ نے بہی دعا کی اور بہی جواب پایا - پھران تختیوں میں آپ نے پڑھا کہ ایک امت ہوگی جوخود بھی شفاعت کر سے گی اور ان کی شفاعت دوسر سے بھی کریں گے - جواب پایا - پھران تختیوں میں آپ نے نے پڑھا کہ ایک امت ہوگی جوخود بھی شفاعت کر سے گی اور ان کی شفاعت دوسر سے بھی کریں گے - جواب پایا - پھران کی بھا عت دوسر سے بھی کریں گے - جواب ملایہ امت احمد ہے (شکھے) ہے'اس پر آپ نے تختیاں لے لیں اور کہنے گھا ہے اللہ بھے امت احمد میں کرد ہے ۔

وَاخْتَارَ مُوسَى قَوْمَهُ سَبِعِيْنَ رَجُلًا لِمِيقَاتِنَا ۚ فَلَمَّا آخَذَتُهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْشِئْتَ آهَلَكُتَهُمْ مِّنَ قَبُلُ وَإِيَّاىُ الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْشِئْتَ آهَلَكُتَهُمْ مِّنَ قَبُلُ وَإِيَّاىُ الرَّجْفَةُ عَلَى السُّفَهَا فَعِلَ السُّفَهَا فَعِنَا اللهُ فَعَلَ السُّفَهَا فَعِنَا النَّهُ مِنَّا اللهُ فَعَلَ السُّفَهَا فَعِنْ اللهُ فَعَلَ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى ا

مویٰ نے اپن تو میں سے ہمارے وعدے کی حاضری کے لئے سر شخص چھانٹ لئے ' پھر جب آئییں زلز لے نے پکڑلیا تو کہنے گئے کہ اے میرے پر وردگارا گرتیری کی چاہت تھی تو آئییں اور جھے اس سے پہلے ہی ہلاک کر دیتا' ہم میں سے بعض احمق لوگوں کے کئے ہوئے کا موں پر کیا تو ہمیں ہلاک کر دےگا؟ بیحاد شہتو صرف تیری طرف کا ایک استخان ہے' اس سے جھتو چاہے گمراہ کر دے اور جھے چاہے ہدایت پر لے آئے' تو ہی ہمارا کارساز ہے' پس ہمارے قصور معاف فرما' اور ہم پر تین کی طرف کا ایک میں میں میں میں اور ہم پر بانی فرما تو تمام بخشے والوں سے بہتر بخشنے والا ہے 🔾

موسیٰ علیہ السلام کی طور پر والیسی: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۱۵۵) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حسب فرمان البی اپنی قوم سے ستر شخصوں کو منتخب کیا اور جناب باری سے دعا نمیں ما مگنا شروع کیں 'کین بیلوگ! پنی دعا میں صد سے تجاوز کر گئے کہنے گئا اللہ تو جمیں وہ دے جو نہ ہم سے پہلے کی کو دیا ہو نہ ہمارے بعد کسی کو دیئے ہو عا اللہ تعالی کو نالپند آئی اور ان پر بھونچال آگیا ، جس سے گھبرا کر حضرت موٹی اللہ سے دعا نمیں کرنے گئے۔ سدی کہتے ہیں انہیں لے کر آپ اللہ تعالی سے نم اسرائیل کی گؤسالہ پرتی کی معذرت کرنے کے لئے گئے تھے بیہاں جب وہ پنچ تو کہنے تھے بیہاں جب وہ پنچ تو کہنے تو بیہاں جب وہ پنچ تو کہنے تو بین اس کے ہم کلام من رہے ہیں لیکن دیکھنا چاہتے ہیں اس پرکڑ اے کی آور از ہوئی اور بیسب مرکھپ گئے مفرت موٹی نے رونا شروع کیا کہ اللہ ہیں بنی اسرائیل کو کیا مند دکھاؤں گا؟ ان کے یہ بہترین

اوگ منے اگر تیسری یہی مشاتھی تواس سے پہلے ہی ہمیں ہلاک کردیا ہوتا۔

ا مام محمد بن اسحاق کا قول ہے کہ انہیں اس بت پرئی ہے تو بہ کرنے کے لئے بطور وفد کے آپ لے چلے تھے ان سے فر ما دیا تھا کہ پاک صاف ہوجاؤ' پاک کیٹر سے پہن لواورروز سے چلؤ بیاللہ کے بتائے ہوئے وقت پرطورسینا پہنچ مناجات میں مشغول ہوئے توانہوں نے خواہش کی کہ اللہ سے دعا میجئے کہ ہم بھی اللہ کا کلام سین آپ نے دعا کی جب حسب عادت بادل آیا اور موی علیه السلام آ کے بردھ گئے اور باول میں حبیب گئے و مے نے رمایاتم بھی قریب آ جاؤ ' بی بھی اندر چلے گئے اور حسب معمول حضرت مویٰ علیہ السلام کی پیشانی پرایک نور حیکنے لگا جواللہ کے کلام کے وقت برابر چمکنار ہتا تھا' اس وقت کوئی انسان آپ کے چہرے پرنگاہ نہیں ڈال سکتا تھا' آپ نیجاب کرلیا' لوگ سب بجدے میں گر پڑے اور اللہ کا کلام شروع ہوا جو بیلوگ بھی من رہے تھے کہ فرمان ہور ہاہے کہ بیکر بیرنہ کروغیرہ جب باتیں ہو پچکیں اور ابراٹھ گیا تو ان لوگوں نے کہا' ہم تو جب تک اللہ کوخو دخوب ظاہر نہ دیکھے لیں' ایمان نہیں لائیں گے تو ان پرکڑ ا کا نازل ہوا اور سب کے سب ا کی ساتھ مر گئے موی علیہ السلام بہت گھبرائے اور مناجات شروع کردین اس میں یہاں تک کہا کہ اگر ہلاک ہی کرنا تھا تو اس سے پہلے ہلاک کیا ہوتا ایک روایت میبھی ہے کہ حضرت موئیٰ علیہ السلام حضرت ہارون علیہ السلام کواورشبر اورشبیر کو لے کر پہاڑ کی گھاٹی میں گئے' ہارون ا کی بلند جگہ کھڑے تھے کہان کی روح قبض کر لی گئ جب آپ واپس بنی اسرائیل کے پاس <u>پینچ</u> تو انہوں نے کہا کہ چونکہ آپ کے بھائی بڑے ملنساراور نرم آ دمی متھے آپ نے ہی انہیں الگ لے جا کرقتل کر دیا 'اس پر آپ نے فرمایا' اچھاتم اپنے میں سے ستر آ دمی چھانٹ کر میرے ساتھ کردو انہوں نے کردیئے جنہیں لے کرآپ گئے اور حضرت ہارون کی لاش سے بوچھا کہ آپ کوکس نے قبل کیا؟ اللہ کی قدرت سے وہ بولے کی نے نہیں بلکہ میں اپنی موت مراہوں انہوں نے کہا ،بس موی اب سے آپ کی نافر مانی ہرگز نہ کی جائے گی ای وقت زلزلہ آیا جس سے وہ سب مر گئے اب تو حضرت موی علیہ السلام بہت گھبرائے وائیں بائیں گھو منے لگے اور وہ عرض کرنے لگے جوقر آن میں مذکور ہے' پس اللہ تعالی نے آپ کی التجا قبول کرلی' ان سب کوزندہ کر دیا اور بعد میں وہ سب انبیاء بنے لیکن بیاثر بہت ہی غریب ہے'اس کا ایک راوی عمارہ بن عبد غیرمعروف ہے۔ یہ بھی مروی ہے کہ ان پراس زلز لے کے آنے کی وجہ بیتھی کہ یہ بچیڑے کی پرستش کے وقت خاموش تخان پجاریوں کورو کتے نہ تنے اس قول کی دلیل میں حضرت مویٰ کا بیفر مان بالکل ٹھیک اثر تا ہے کہ اے اللہ ہم میں سے چند بیوتو فوں کے فعل کی وجہ سے تو ہمیں ہلاک کررہا ہے؟ پھر فرماتے ہیں بیاتو تیری طرف کی آ زمائش ہی ہے تیرا ہی تھم چلتا ہے اور تیری ہی جا ہت کامیاب ہے بدایت وصلالت تیرے ہی ہاتھ ہے جس کوتو ہدایت دے اسے کوئی بریکا نہیں سکتا اور جسے تو بریکائے اس کی کوئی رہبری نہیں کرسکتا' تو جس ہے روک لئے اسے کوئی دینہیں سکتا اور جے دیدے اس سے کوئی چھین نہیں سکتا' ملک کا مالک تو اکیلا بھم کا حاکم صرف تو ہی خلق وامرتیرا ہی ہے تو ہماراولی ہے جمیں بخش ہم پررحم فرما توسب سے اح پھامعاف فرمانے والا ہے۔

غفر کے معنی ہیں چھیاد پنااور پکڑنہ کرنا - جب رحمت بھی اس کے ساتھ ال جائے تو پیمطلب ہوتا ہے کہ آئندہ اس گناہ ہے بچاؤ ہو جائے۔ گناہوں کا بخش دینے والاصرف تو ہی ہے کیں جس چیز سے ڈرتھا'اس کا بچاؤ طلب کرنے کے بعداب مقصود حاصل کرنے کے لئے · دعا کی جاتی ہے کہ ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما' اے ہمارے نام لکھود نے واجب وٹابت کردے۔ حسنہ کی تفسیر سورہ بقرہ میں گذر پچکی ہے۔ ہم تیری طرف رجوع کرتے ہیں رغبت ہماری تیری ہی جانب ہے ہماری توبداور عاجزی تیری طرف ہے-حضرت علی سے مروی ہے کہ چونکہ انہوں نے هدنا کہاتھا'اس لئے انہیں یہودی کہا گیا ہے کیکن اس روایت کی سند میں جاہر بن بزید حقی ہیں جوضعیف ہیں-

وَاكْتُبُ لَنَا فِي هَذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْأَخِرَةِ اِنَّا هُدُنَا الْمُدُنَّ اللَّهِ لَنَا هُدُنَا اللَّهُ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهُ الللْهُ اللَّهُ الللْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللللْمُ اللَّهُ الللللْمُ الللللْمُ اللَّهُ اللللللْمُ اللَّهُ الللللْمُ اللَّهُ الللللْمُ الللللللْمُ الللللللْمُ اللللللْمُ اللللللْمُ اللللللْمُ اللللللْمُ الللللللْمُ اللللللْمُ الللللللللْمُ الللللللْمُ اللللللْمُ اللللللللللْمُ الللللْمُ اللللللْمُ اللللْمُ اللللللللْمُ اللللللْمُ الللللللللْمُ الللللللللْمُ الللْمُ الللللْمُ اللللْ

تو ہمارے لئے اس دنیا کی بہتری لکھدد ساور آخرت کی بھی ہم سب تیری طرف رجوع ہورہے ہیں۔ جناب باری کا ارشاد ہوا کہ ہیںا پنے عذاب تو صرف انہیں ہی پنچا تا ہول جنہیں چاہوں ہاں میری رحمت نے تمام چیز دل کو سالیا ہے کہ میں اسے خصوصیت کے ساتھ ان کے نام لکھدوں گا جو پر ہیزگاری کریں ڈکو ۃ اوا کرتے بیں اور جو ہماری آئیوں پر یقین اور ایمان رکھیں O

الله تعالى كى رحمت اورانسان: ﴿ ﴿ آیت: ۱۵۱) چوتكه کلیم الله علیه السلام نے اپنی دعا میں کہا تھا كہ میصن تیری طرف ہے آز مائش ہے اس كے جواب میں فر مایا جارہا ہے كہ عذاب تو صرف گنه گاروں كوئى ہوتا ہے اور گنه گاروں میں سے بھی انہی كو جومیری نگاہ میں گنه گار ہیں نہ كہ ہر گنه گارون میں ہے؟ صرف اس كوعذاب پنچا تا ہے۔ ہاں نہ كہ ہر گنه گارون ہے؟ صرف اس كوعذاب پنچا تا ہے۔ ہاں البته ميرى رحمت برى وسیح چیز ہے جوسب برشامل سب برحاوى اور سب برمجیط ہے۔

چنانچ عرش کے اٹھانے والے اوراس کے اردگر در ہے والے فرشے فرماتے رہا کرتے ہیں کہ اے رب تونے اپنی رحمت اورا پی ملے سے تمام چیزوں کو گھیرر کھا ہے۔ مندامام احمد میں ہے کہ ایک اعرابی آیا 'اونٹ بٹھا کرا ہے با ندھ کرنماز میں حضور علی ہے کہ ایک اعرابی آیا 'اونٹ بٹھا کرا ہے با ندھ کرنماز میں حضور علی کے بیچے کھڑا ہوگیا۔

امرکوہم دونوں کا شریک نہ کڑا ہے بیس کر فرمانے گئ بتا و بیٹو دراہ گم کردہ ہونے میں بڑھا ہوا ہے یا اس کا اونٹ ؟ تم نے سابھی اس نے کیا اورکوہم دونوں کا شریک نہ کڑا ہے بیس کر فرمانے گئ بتا و بیٹو دراہ گم کردہ ہونے میں بڑھا ہوا ہے یا اس کا اونٹ ؟ تم نے سابھی اس نے کیا اور محابہ ہے بیس کے میں اس نے کیا اس خوالی 'تی سے مرف ایک حصر محلوق میں اتارا جو تمام مخلوق میں تقسیم ہوا یعنی انسان حیوان جنات سب میں اور اپنی رحمت کے سوچھ کئے جن میں سے صرف ایک حصر شابی کہ ہوا ہونے ؟ مندگی اور حدیث میں ہے اللہ عزوج مل نے اپنی رحمت کے سوچھ کئے جن میں سے صرف ایک جو مدونی میں اتارا 'ای سے محلوق ایک دوسرے پر ترس کھاتی ہے اور رحم کرتی ہے 'ای سے حیوان بھی سے اور و تم کرتی ہے 'ای سے حیوان بھی اور اپنی اولاد کے ساتھ زی اور در تم کا برتاؤ کرتے ہیں باقی ننانو سے حصوف ایک دوسرے پر ترس کھاتی ہے اور و تم کرتی ہے 'ای سے حیوان بھی ہے کہ دور و تیا مت کے دن ہوگا اور دوایت میں ہے کہ دو تر یے جا تمیں گئی میں تھیں و روایت میں ہیں جن کا ظہار قیا مت کے دن ہوگا ۔ اور دوایت میں ہے کہ دو تر یا مت کو دن ہوگا ۔ اور دوایت میں ہے کہ دو تر یا مت اس کی ایک میں گئی گئی ہوئو تھیں گئی گئی گئی گئیں گے۔

ایک اور روایت میں ہے اس نازل کردہ ایک جھے میں پر عم بھی شریک ہیں۔ طبری میں ہے قتم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ جوائی جان ہیں جاتھ میں رکھتا ہے وہ جھی اس میں داخل ہے اس کی قتم جومیری جان اپنے ہاتھ میں رکھتا ہے وہ جھی اس میں داخل ہے اس کی قتم جومیری جان اپنے ہاتھ میں رکھتا ہے وہ بھی جنت میں جائے گا جو سیح جہنم ہوگا اس کی قتم جس کے قبضے میں میری روح ہے قیا مت کے دن اللہ کی رحمت کے کر شیے دیکے کر اہلیس بھی امید وار ہو کر ہاتھ پھیلا دے گا۔ یہ میں اپنی اس رحمت کو ان کے لئے واجب کر دوں گا اور یہ بھی محض اپنے فضل و کرم سے۔ جیسے فرمان ہے تہمارے رب نے اپنی ذات پر رحمت کو واجب کر لیا ہے 'پس جن پر

رحمت واجب ہوجائے گی ان کے اوصاف بیان فرمائے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مراداس سے امت مجمد (عَلِينَ اُ) ہے جوتقو کی کریں لیمن شرک سے اور کبیرہ گنا ہوں سے بچیں 'زکوۃ دیں لین اپنے خمیر کو پاک رکھیں اور مال کی زکوۃ بھی ادا کریں (کیونکہ بیآیت کی ہے) اور ہاری آیات کو مان کیں'ان پرایمان لائیں اور انہیں کچھیں۔

ٱلْآذِينَ يَتَّبِعُونَ الْرَسُولَ النَّبِيَّ الْأُوِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُولًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرِيةِ وَالْإِنْجِيْلِ يَامُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمُ عَرِنَ الْمُنْكِرِ وَيُحِلُ لَهُ وُ الطِّيِّلِتِ وَيُحَرِّهُ عَلَيْهِمُ الْخَبِّيثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَلَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ فَالَّذِيْنَ امَنُوَا بِهُ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّؤرَ الَّذِيِّ أُنْزِلَ مَعَة ' اوَلَإِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ١

جواس پغیبر نی امی کی پیروی کرتے ہیں جس کے اوصاف اپنے پاس تورات وانجیل میں تکھے ہوئے پاتے ہیں' جوانہیں اچھا ئیوں کا تھم دیتا ہے اور برائیوں سے روکتا ہے اور پاک چیزیں ان پرطال کرتا ہے اور نا پاک چیز ول کوان پرحرام کرتا ہے اور ان سے ان کے بوجھا تارتا ہے اور وہ طوق بھی جوان کی گردنوں میں پڑے ہوئے سے پلی جولوگ اس پرایمان لا کیں اوراس کی عزت اور مدوکریں اوراس ٹور کی پیروی کریں جواس کے ساتھ اتارا گیا' وہی کامیاب نجات یافتہ ہیں 🔾

ابل كتاب كى خاتم النبين كى تصديق: ١٥٥ ﴿ آيت: ١٥٥) سابقة كتابون مين آخرى پنجبرخاتم الانبياء على كا جواوصاف بيان ہوئے تھے جس سے ان نبیوں کی امت آپ کو پہیان جائے وہ بیان ہورہے ہیں سب کو تھم تھا کہ ان صفات کا پینیمرا گرتمہارے زمانے میں ظاہر ہوتو تم سب ان کی تابعداری میں لگ جانا-منداحمد میں ہے ایک صاحب فرماتے ہیں میں کچھٹرید وفروخت کا سامان لے کرمدیے آیا'جب اپنی تجارت سے فارغ ہوا تو میں نے کہاا سی مخص ہے بھی مل لوں میں چلا تو دیکھا کہ رسول اللہ علی اللہ علی ا ہیں' میں بھی پیچیے چیچے چلنے لگا' آپ ایک یہودی عالم کے گھر گئے'اس کا نو جوان' خوبصورت' تنومند بیٹا نزع کی حالت میں تھااوروہ اپنے ول كۆسكىين دىنے كے لئے تورات كھولے ہوئے اس كے پاس بيٹھا ہوا تلاوت كرر ہاتھا' آنخضرت عليہ نے اس سے دريا فت فرمايا كه مختبے اس کی تتم جس نے بیتورات نازل فرمائی ہے کیا میری صفت اور میرے مبعوث ہونے کی خبراس میں تمہارے پاس ہے یانہیں؟ اس نے اپنے سر کے اشارے سے انکار کیا' ای وفت اس کا وہ بچہ بول اٹھا کہ اس کی قتم جس نے تورات نازل فرمائی ہے' ہم آپ کی صفات اور آپ کے آنے کا پورا حال اس تورات میں موجود پاتے ہیں اور میری تہدول ہے گواہی ہے کہ معبود برحق صرف اللہ تعالی ہی ہے اورآپ اس کے سیے رسول ہیں آپ نے فرمایا اس میمودی کواپنے بھائی کے پاس سے ہٹاؤ ، پھرآپ ہی اس کے ففن فن کے والی بنے اور اس کے جنازے کی نماز پڑھائی متدرک حاکم میں ہے حضرت ہشام بن عاص اموی فرماتے ہیں کہ میں اور ایک صاحب روم کے باوشاہ ہرقل کو دعوت اسلام دینے ك لئے روانہ ہوئ غوط دمشق ميں پہنچ كرجم حيله بن ايہم غسانى كے ہاں گئے اس نے اپنا قاصد بھيجا كہ ہم اس سے باتيں كرليں ہم نے كہا، والله جمتم سے کوئی بات نہ کریں گے جم بادشاہ کے پاس بھیج گئے ہیں اگروہ چاہیں تو ہم سے خودسیں اور خود جواب دین ورنہ ہم قاصدوں

سے گفتگو کرنانہیں چاہتے' قاصدوں نے پیخبر بادشاہ کو پہنچائی' اس نے اجازت دی اور ہمیں اپنے پاس بلالیا – چنانچہ میں نے اس سے باتیں کیں اور اسلام کی دعوت دی وہ اس وقت سیاہ لباس پہنے ہوئے تھا ' کہنے لگا کہ دیکھ میں نے بیاباس پہن رکھا ہے اور حلف اٹھایا ہے کہ جب تک تم لوگوں کوشام سے نہ نکال دوں گا'اس سیاہ لبادے کو نہ اتاروں گا' قاصد اسلام نے بین کر پھر کہا' بادشاہ ہوش سنجالو اللہ کی تم یہ آپ کے تخت کی جگہ اور آپ کے بڑے بادشاہ کا پائے تخت بھی ان شاء اللہ عنقریب ہم اپنے قبضے میں کرلیں کے بیکوئی ہماری ہوں نہیں بلکہ ہمارے نبی علی ہے ہمیں یہ پختہ خبر مل چکی ہے اس نے کہاتم وہ لوگ نہیں ہاں ہم سے ہمارا پیخت و تاج وہ تو م چھینے گی جودنوں کوروزے سے رہتے ہوں اور راتوں کو تبجد پڑھتے ہوں اچھاتم بتاؤتمہارے روزے کے احکام کیا ہیں؟ اب جوہم نے بتائے تو اس کا منہ کالا ہو گیا' اس نے اس وقت ہمارے ساتھ اپناایک آ دمی کر دیا اور کہا' انہیں شاہ روم کے پاس لے جاؤ۔ جب ہم اس کے پائے تخت کے پاس پہنچےتو وہ کہنے لگاتم اس حال میں تو اس شہر میں نہیں جاسکتے 'اگرتم کہوتو میں تمہارے لئے عمدہ سواریاں لا دوں ان پرسوار ہوکرتم شہر میں چلؤ ہم نے کہاناممکن ہے ہم تو اس حالت میں انہی سوار یوں پرچلیں گے۔اس نے بادشاہ سے کہلوا بھیجا' وہاں سے اجازت آئی کہ اچھا نہیں اونٹوں پر ہی لے آؤ۔ ہم اپنے اونٹوں پرسوار گلے میں تکواریں لٹکائے شاہی محل کے پاس پہنچے وہاں ہم نے اپنی سواریاں بٹھا کمیں ہا دشاہ در بیچ میں سے ہمیں دیکھ رہاتھا' ہمارے منہ سے بے ساختہ لا الدالا الله والله اکبر کا نعرہ نکل گیا - الله خوب جامتا ہے کہ ای وقت شام اور روم کا محل تقراا ٹھااس طرح جس طرح کسی خوشے کو تیز ہوا کا جموز کا ہلا رہا ہوا اس وقت محل سے شاہی قاصد دوڑ تا ہوا آیا اور کہنے لگا آپ کو پینہیں چاہے کہا ہے وین کواس طرح ہمارے سامنے اعلان کرو' چلوتم کو بادشاہ سلامت یا دکرر ہے ہیں چنانچے ہم اس کے ساتھ دربار میں گئے' دیکھا کہ چاروں طرف سرخ مخمل اور سرخ رکیٹم ہے خود بھی سرخ لباس پہنے ہوئے ہے تمام دربار پا در یوں اور ارکان سلطنت سے بھرا ہوا ہے جب ہم پاس پہنچ گئے تومسکرا کر کہنے لگا' جوسلامتم میں آپس میں مروح ہے' تم نے مجھے وہ سلام کیوں نہ کیا؟ ترجمان کی معرونت ہمیں با دشاہ کا پیہ سوال پہنچا تو ہم نے جواب دیا کہ جوسلام ہم میں ہے اس کے لائق تم نہیں اور جو آ داب کا دستورتم میں ہے وہ ہمیں پیندنہیں اس نے کہا' اچھا . تمهاراسلام آپس میں کیا ہے؟ ہم نے کہاالسلام علیکم اس نے کہا اپنا وشاہ کوتم سطرح سلام کرتے ہو؟ ہم نے کہا صرف ان ہی الفاظ سے- پوچھاا چھاوہ بھی تنہیں کوئی جواب دیتے ہیں' ہم نے کہا یہی الفاظ وہ کہتے ہیں' بادشاہ نے دریافت کیا کہ تمہارے ہاں سب سے بر اکلمہ کون سا ہے؟ ہم نے کہالا البالا اللہ واللہ اکبڑاللہ کر وجل کی قتم ادھر ہم نے بیکلہ کہا' ادھر پھر سے محل میں زلزلہ پڑا یہاں تک کہ سارا دربار حیت کی طرف نظریں کر کے مہم گیا- بادشاہ ہیبت ز دہ ہوکر پوچھنے لگا کیوں جی اپنے گھروں میں بھی جب بھی تم پیکمہ پڑھتے ہو تمہارے گھر بھی ای طرح زلز لے میں آ جاتے ہیں؟ ہم نے کہا کبھی نہیں ، ہم نے توبد بات يہيں آپ كے ہاں بى ديكھى ہے بادشاہ كہنے لگا كہ كاش كہتم جب بھی اس کلے کو کہتے تمام چیزیں ای طرح بل جاتیں اور میرا آ دھا ملک ہی رہ جاتا 'ہم نے پوچھا یہ کیوں؟ اس نے جواب دیااس لئے کہ

بيآ سان تھابنست اس بات كے كه يام نبوت ہو پھراس نے ہم سے ہماراارادہ دريافت كيا، ہم نے صاف بتايا'اس نے كها'ا چھايہ بتاؤ كهتم نماز کس طرح پڑھتے ہواورروزہ کس طرح رکھتے ہو؟ ہم نے دونوں باتیں بتادین اس نے اب ہمیں رخصت کیااور بڑے اگرام واحترام سے

ہمیں شاہی معززمہمانوں میں رکھا۔ تین دن جب گذر ہے تو رات کے وقت ہمیں قاصد بلانے آیا ہم پھر دربار میں گئے تو اس نے ہم سے پھر ہمارا مطلب بوچھا ہم نے اسے دوہرایا 'پھراس نے ایک حویلی کی شکل کی سونا منڈھی ہوئی ایک چیز منگوائی جس میں بہت سارے مکانات تھے اور ان کے دروازے تھے اس نے اسے کنجی سے کھول کرایک سیاہ رنگ کاریشی جامہ نکالاً ہم نے دیکھا کہ اس میں ایک شخص ہے جس کی

بری بری آئے میں ہیں بڑی رانیں ہیں بڑی لمبی اور گھنی داڑھی ہے اور سرکے بال دوحصوں میں نہایت خوبصورت لمبے لمبے ہیں ہم سے بوچھا

🧚 تفييرسورهُ اعراف پاره ۹

انہیں جانتے ہو؟ ہم نے کہانہیں کہار حفزت آ دم علیه السلام ہیں ان کے جسم پر بال بہت ہی تھے۔

پھر دوسرا درواز ہ کھول کراس میں سے سیاہ رنگ رکیٹم کا پار چہ نکالا جس میں ایک سفید صورت تھی جس کے گھونگریا لے بال تھے' سرخ رنگ آئے سے تھیں برے کلے کے آ دمی تصاور بردی خوش وضع واڑھی تھی ہم ہے بوچھا انہیں پہچانا؟ ہم نے انکار کیا تو کہا یہ حضرت نوح علیہ السلام ہیں۔ پھرا کیے درواز ہ کھول کراس میں سے سیاہ ریشی کپڑا اٹکالا اس میں ایک شخص تھا' نہایت ہی گوار چٹارنگ بہت خوبصورت آ تکھیں'

کشادہ پیشانی' لمبے رخسار' سفید داڑھی' بیمعلوم ہوتا تھا کہ گویا وہ سکرار ہے ہیں' ہم سے پوچھانہیں پہچانا؟ ہم نے اٹکار کیا تو کہا بیرحضرت

ابراجیم علیہ السلام ہیں' پھر ایک دروازہ کھولا' اس میں ہے ایک خوبصورت سفیدشکل دکھائی دی جوہو بہورسول اللہ عظی کھی ہم سے بوچھا

انہیں بیچانتے ہو؟ ہم نے کہا یہ حضرت مجمہ ہیں صلی اللہ علیہ وسلم' یہ کہااور ہمارے آنسونکل آئے' با دشاہ اب تک کھڑا ہواتھا' اب وہ بیٹھ گیااور ہم ہے دوبارہ پوچھا کہ یہی شکل حضور کی ہے ہم نے کہاواللہ یہی ہےاس طرح کہ کویا تو آپ کوآپ کی زندگی میں د مکیور ہاہے پس وہ تھوڑی دیر

تک غور سے اسے دیکھتار ہا' پھرہم سے کہنے لگا کہ بیآ خری گھر تھالیکن میں نے اور گھروں کوچھوڑ کراسے بچ میں ہی اس لئے کھول دیا کہمہیں آ ز مالوں کہتم پہچان جاتے ہو پانہیں۔ پھرایک اور درواز ہ کھول کراس میں سے بھی سیاہ رنگ ریٹمی کپڑا نکالا جس میں ایک گندم گوں زی والی

صورت تھی' ہال تھنگھریا لے آ تکھیں گہری' نظریں تیز' تیور شکھے دانت پر دانت' ہونٹ موٹے ہور ہے تھے جیسے کہ غصے میں بھرے ہوئے ہیں' ہم سے پوچھا' انہیں پہچانا؟ ہم نے انکار کیا' بادشاہ نے کہا' بید هفرت موی علیه السلام ہیں'ای کے متصل ایک اور صورت تھی جو قریب قریب

اسی کی تی تھی' مگران کے سرکے بال گویا تیل لگے ہوئے تھے ماتھا کشادہ تھا' آ کھوں میں پچھفرا چھی کم سے پوچھا'انہیں جانتے ہو؟ ہمارے ا نکار پرکہا' پیرحضرت ہارون بن عمران علیہ السلام ہیں۔ پھرایک دروازہ کھول کراس میں سے ایک سفیدرنگ ریشم کا فکڑا نکالاجس میں ایک گندم

گوں رنگ میا نہ قد 'سیدھے بالوں والا ایک مخص تھا گویا وہ غضبناک تھے پوچھا نہیں پہنچانا' ہم نے کہا' نہیں کہا بیے حضرت لوط علیہ السلام ہیں۔

پھرا یک درواز ہ کھول کراس میں سے ایک سفیدر کیٹمی کپڑا نکال کر دکھایا جس میں سنہرے رنگ کے ایک آ دمی تنفے جن کا قد طویل نہ تھا رخسار ملكے تھے چېره خوبصورت تھا ہم سے بوچھاائمیں جانتے ہو؟ ہم نے كہائمیں كہاية حضرت اسحاق عليه السلام ہیں پھرايك اور دروازه كھول كراس میں سے سفیدریشی کپڑا نکال کرہمیں دکھایا'اس میں جوصورت تھی وہ پہلی صورت کے بالکل مشابتھی مگران کے ہونٹ پرتل تھا'ہم سے بوچھا

ا ہے پہچان لیا؟ ہم نے کہانہیں کہا بیر حضرت یعقوب علیہ السلام ہیں۔ پھرا یک دروازہ کھول کراس میں سے سیاہ رنگ کاریشمی کپڑا انکالاجس میں ایک شکل تھی' سفیدرنگ خوبصورت اونچی ناک والے اچھے قامت والے نورانی چبرے والے جس میں خوف الله ظاہرتھا' رنگ سرخی ماکل

سفیدتھا، پوچھا آئبیں جانتے ہو؟ ہم نے کہانہیں کہایہ تمہارے نبی ﷺ کے دا داحضرت اساعیل علیه السلام ہیں پھراور دروازہ کھول کرسفید ریشی کیڑے کا مکڑا نکال کر دکھایا جس میں ایک صورت تھی جو حضرت آ دم علیہ السلام کی صورت سے بہت ہی ملتی جلتی تھی اور چہرہ تو سورج کی طرح روشن تھا' پوچھاانہیں پہچانا؟ ہم نے لاعلمی ظاہر کی تو کہار چھزت یوسف علیہ السلام ہیں۔ پھرا یک درواز ہ کھول کراس میں سے سفیدریشم کا پارچے نکال کرہمیں دکھایا جس میں ایک صورت تھی سرخ رنگ مجری پنڈلیاں کشادہ آئکھیں اونچا پیٹ قدرے چھوٹا قد تلوار لٹکائے ہوئے

پوچھانہیں جانتے ہو؟ ہم نے کہانہیں کہار حضرت داؤ دعلیا اسلام ہیں-

پھراور درواز و کھول کرسفیدریشم نکالاجس میں ایک صورت تھی موٹی رانوں والی لیے بیروں والی گھڑسواڑ پوچھا آنہیں بہچیانا؟ ہم نے کہا نہیں' کہانیے حضرت سلیمان علیہ السلام ہیں۔ پھرایک اور دروازہ کھولا اور اس میں سے سیاہ رنگ حریری پار چہ نکالا جس میں ایک صورت تھی' سفیدرنگ نوجوان سخت سیاہ داڑھی بہت زیادہ بال خوشما آئھیں خوبصورت چرہ ہو چھاائیس جانے ہو؟ ہم نے کہائیس کہا یہ حفرت بن مریم علیہ السلام ہیں۔ ہم نے بو چھا آپ کے پاس بیصوش کہاں سے آئیں؟ یہ تو ہمیں یقین ہوگیا ہے کہ یہ تمام انہیاء کی اصلی صورت کے بالکل ٹھیک نمو نے ہیں' کیونکہ ہم نے اپنے پیغیر علیہ کے کو صورت کو بالکل ٹھیک اور درست پایا' بادشاہ نے جواب دیا' بات ہہ کہ حضرت آدم علیہ السلام نے رب العزت سے دعا کی کہ آپ کی اولاد میں سے جوانبیاء علیہم السلام ہیں' ان سب کو آپ کو دکھایا جائے لیں ان کی صورتیں آپ پر نازل ہوئیں جو حضرت آدم علیہ السلام کے خزانے میں جوسورج کے غروب ہونے کی جگہ پر تھا' محفوظ تھیں ذوالقر نین نے صورتیں آپ پر نازل ہوئیں جو حضرت آدم علیہ السلام کے خزانے میں جوسورج کے غروب ہونے کی جگہ پر تھا' محفوظ تھیں ذوالقر نین نے انہیں وہاں سے لے لیا اور حضرت وانیال کو دیں پھر بادشاہ کہنے لگا کہ میں تو اس پر خوش ہوں کہا پی بادشاہ ہت چھوڑ دوں' میں اگر غلام ہوتا تو تہمارے ہاتھوں بک جاتا اور تمہاری غلامی میں اپنی پوری زندگی ہر کرتا۔ پھر اس نے ہمیں ہبت کچھے تھے تھا نف دے کرا چھی طرح رخصت کیا جب ہم خلیقة اسلمین امیر المونین حضرت ابو بکر صدیوں رضی اللہ عنہ اور یہاراوا قعہ بیان کیا تو حضرت صدیق اگر میں کے اور کے اور فرا اللہ تھی نے ہمایا ہے کہ نمر انی اللہ تھی نے ہمایا ہے کہ نمر انی اللہ تھی نے ہمایا ہے کہ نمر انی اور یہودی حضرت جم میں نے کہ اور ان میں برا ریا تے ہیں۔ اللہ تو ان کیا توں میں برا ریا تے ہیں۔ اور یہودی حضرت میں دورے اور فرا نے لئے اس میں برا ریا تے ہیں۔

بدروایت امام بیہجی کی کتاب دلائل النبوۃ میں بھی ہے اس کی اسناد بھی خوف وخطر سے خالی ہے۔حضرت عطاء بن بیارٌ فرماتے ہیں' میں نے حضرت عبداللہ بن عمر و سے پوچھا کہ رسول اللہ علیہ کی جو صفتیں تورات میں ہوں' وہ مجھے بتاؤ تو انہوں نے فرمایا' ہاں واللہ آپ ک صفتیں تورات میں ہیں جوقر آن میں بھی ہیں کہاہے ہی ہم نے آپ کو گواہ اورخو شخبری سنانے والا اور آگاہ کرنے والا اوران پڑھوں کو مرابی سے بچانے والا بنا کر بھیجا ہے آپ میرے بندے اور رسول ہیں آپ کا نام متوکل ہے آپ بدگواور بدخل نہیں ہیں-اللد تعالی آپ کونبض نہ کرے گا جب تک کہ آپ کی وجہ ہے لوگوں کی زبان ہے لا الدالا اللہ کہلوا کرٹیز ھے دین کو درست نہ کر دی بند دلوں کو کھول دیے گا' بہرے کا نول کو سننے والا بنادے گا'اندھی آئکھول کو دیکھتی کردے گا' بیروایت صحیح بخاری شریف میں بھی ہے۔حضرت عطاً فر ماتے ہیں' پھر میں حضرت کعبؓ سے ملااوران ہے بھی یہی سوال کیا توانہوں نے بھی یہی جواب دیا'ا کیے حرف کی بھی کمی بیشی دونوں صاحبوں کے بیان میں نہ تھی بیاور بات ہے کہ آپ نے اپنی لغت میں دونوں کے الفاظ ہولے۔ بخاری شریف کی اس روایت میں اس ذکر کے بعد کہ آپ بدخلق تہیں ' میں ہے کہ آپ بازاروں میں شوروغل کرنے والے نہیں' آپ برائی کے بدلے برائی کرنے والے نہیں بلکہ معافی اور درگذر کرنے والے ہیں -عبداللہ بن عمروکی حدیث کے ذکر کے بعد ہے کہ سلف کے کلام میں عموماً تورات کا لفظ اہل کتاب کی کتابوں پر بولا جاتا ہے اس کے مثابهاور بھی روایات ہیں- واللہ اعلم طبرانی میں حضرت جبیر بن مطعم سے مروی ہے کہ میں تجارت کی غرض سے شام میں گیا وہاں میری ملاقات اہل کتاب کے ایک عالم سے ہوئی' اس نے مجھ سے پوچھا کہ نبی تم میں ہوئے ہیں؟ میں نے کہا ہاں' اس نے کہا اگر تمہیں ان کی صورت دکھا کیں تو تم پہچان لو گے؟ میں نے کہا ضرور' چنانچہوہ مجھے ایک گھر میں لے گیا جہاں بہت میصور تیں تھیں لیکن ان میں میری نگاہ میں حضور کی کوئی شبیہ نہ آئی'اس دفت ایک اور عالم آیا' ہم سے بوچھا کیابات ہے؟ جب اسے ساری بات معلوم ہوئی تو وہ ہمیں اپنے مکان لے گیا' دہاں جاتے ہی میری نگاہ آپ کی شبیہ پر پڑی اور میں نے دیکھا کہ گویا کوئی آپ کے پیچھے ہی آپ کوتھا ہے ہوئے ہے' میں نے سے د مکھ کراس سے بوچھا میدوسرے صاحب کیے ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ جونبی آیا' اس کے بعد بھی نبی آیا' لیکن اس نبی کے بعد کوئی نبی نہیں۔اس کے پیچھے کا شخص اس کا خلیفہ ہےاب جومیں نے غور سے دیکھا تو وہ بالکل حضرت ابو بمرصد پتی رضی اللہ تعالی عنہ کی شکل تھی۔ امیرالمومنین حضرت عمر بن خطاب رضی الله عنه نے ایک مرتبہ اپنے موذن اقرع کوایک یا دری کے پاس بھیجا' آپ اے بلالائے

اس کی ایک اور دوایت میں حضرت علی کا قول ہے کہ جبتم رسول اللہ علی ہے۔ منقول کوئی مدیث سنوتو اس کے ساتھ وہ خیال کرو جوخوب داہ والا بہت مبارک اور بہت پر بہیزگاری والا ہو۔ پھر حضور گی ایک صفت بیان ہور ہی ہے کہ آپ کل پاک صاف اور طیب چیزوں کو حلال کرتے ہیں بہت می چیز ہیں اس میں ایس تھیں جنہیں لوگوں نے ازخود حرام قرار دے لیا تھا بھیے جانوروں کو بتوں کے نام کر کے نشان ڈال کر انہیں جرام بھی او غیرہ اور خبیث اور گذری چیزیں آپ لوگوں پر حرام کرتے ہیں بھیے ہور کا گوشت سودہ غیرہ اور جوحرام چیزیں لوگوں نے ازخود حلال کر کی تھیں بعض علاء کا فرمان ہے کہ اللہ کی حلال چیزیں کھا کہ 'وہ دین میں بھی ترقی کرتی ہیں اور بدن میں بھی فاکدہ پہنچاتی ہیں اور جو چیزیں حرام کردی ہیں ان سے بچو کیونکہ ان سے کہ اللہ کی حلال چیزیں کھا کہ 'وہ دین میں بھی نقصان ہوتا ہے۔ اس آ بت کر بھہ سے بعض لوگوں نے استدلال کیا ہے کہ چیزوں کی اچھائی برائی دراصل عقلی ہے 'اس کے بہت سے جواب دیئے گئے ہیں لیکن سے جگہ اس کے بیان کی نہیں۔ ای ترین خوال کی نقطان کے بارے میں نعلی ہوتو دیکھنے ہیں گئر ہے اس کہ اس کے بارے میں نعلی ہوتو دیکھنا جا ہے کہ عرب اسے اچی چیز بھی چیز جین کر استعال میں لاتے ہیں تو حلال ہے ہوتو دیکھنا جا ہوتا کہ کو در بھنا جا ہے کہ عرب اسے ایک کو در بھی چیز جان کر استعال میں لاتے ہیں تو حلال ہے ہوتو دیکھنا جا ہوتا کی کرنے ہیں تا کر استعال میں لاتے ہیں تو حلال ہے اور اگر بری چیز بھی کرنغ نی کر کے اسے نہ کھاتے ہول تو دورام ہوتا کی کو شریعی بہت بھی گئا ہوتا کہ کا سے نہ کھاتے ہول تو دورام ہوتا کہ کور بھی جین ہوتا کہ کہ کہ کہ کور خوال میں کھی بہت بھی گئا گئا ہے۔

پھر فرماتا ہے کہ آپ بہت صاف آسان اور مہل دین لے کرآئیں گئے چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ میں ایک طرف آسان دین دے مرمعوث کیا گیا ہوں۔ حضرت ابوموی اشعری اور حضرت معاذین جبل کو جب حضور علی کیا ہوں۔ حضرت ابوموی اشعری اور حضرت معاذین جبل کو جب حضور علی کی کامیر بنا کر جیجتے ہیں تو فرماتے ہیں میں تم دونوں خوش خبری دینا 'نفرت ندولانا' آسانی کرنا' خن ندکرنا' مل کرر ہنا' اختلاف ندکرنا۔ آپ کے صحابی ابو برزہ اسلمی فرماتے ہیں میں حضور کے ساتھ رہا ہوں اور آپ کی آسانیوں کا خوب مشاہدہ کیا ہے پہلی امتوں میں بہت ختیاں تھیں' لیکن پروردگار عالم نے اس امت سے

وہ تمام تنگیاں دور فرمادین آسان دین اور سہولت والی شریعت آئیس عطافر مائی – رسول اللہ علی فرماتے ہیں میری امت کے دلوں میں جو وسوے گذرین ان پر انہیں پکڑ نہیں جب تک کہ زبان سے نہ نکالیں یاعمل نہ لا کیں فرماتے ہیں میری امت کی بھول چوک اور غلطی سے اور جو کام ان سے جرا کے کرائے جا کیں ان سے اللہ تعالی نے تعلیم فرمائی کہ کہوکہ اے کام ان سے جرا کے کرائے جا کیں ان سے اللہ تعالی نے تعلیم فرمائی کہ کہوکہ اے ہمارے پر وردگار تو ہماری بھول چوک پر ہماری پکڑ نہ کر اے ہمارے رب ہم پر وہ بو جھ نہ لاؤ جو ہم سے پہلوں پر تھا اسے ہمارے رب ہمیں ہماری طافت سے زیادہ بوجھل نہ کر ہمیں معاف فرما ہمیں بخش ہم پر دم فرمائو ہی ہمارا کارسا زمولی ہے ہیں ہمیں کافروں پر مدعطافر ما سے جمل مسلم شریف میں ہے کہ جب مسلمانوں نے یہ دعا کیں کیں تو ہر جملے پر اللہ تعالی نے فرمایا میں نے یہ قبول فرمایا ہیں جولوگ اس نبی آخر مسلم شریف میں ہے کہ جب مسلمانوں نے یہ دعا کیں کیں تو ہر جملے پر اللہ تعالی نے فرمایا میں نے یہ قبول فرمایا ہی جولوگ اس نبی آخر مسلم شریف میں ہوری کریں وہی دنیاو آخرت میں فلاح پانے الزمان علیہ ہماری کا میں اور آپ کا ادب عزت کریں اور جووی آپ پر انری ہے اس نور کی پیروی کریں وہی دنیاو آخرت میں فلاح پانے ہیں۔

قُلُ يَآيَهُا النَّاسُ اِنِّ رَسُولُ اللهِ اِلْيَكُمُ جَمِيعًا الَّذِي اللهِ النَّكُمُ جَمِيعًا الَّذِي اللهُ مَلْكُ السَّمُوْتِ وَالْاَرْضِ لَآ اللهَ اللهُ اللهُ وَيُمِيثُ وَيُمِيثُ فَامِنُوْ اللهِ وَرَسُولِهِ النَّبِي الْأَحِيِّ اللهِ عَلَيْ اللهِ وَكَلِمْتِهِ فَامِنُوْ اللهِ وَرَسُولِهِ النَّبِي الْأَحِيِّ اللهِ عَلَيْ اللهِ وَكَلِمْتِهِ وَاللهِ وَرَسُولِهِ النَّبِي اللهِ وَكَلِمْتِهِ وَاللهِ وَرَسُولِهِ النَّبِي اللهِ وَكَلِمْتِهِ وَالتَّبِعُوْهُ لَعَلَيْكُمْ تَهْ تَدُونَ هَ وَالتَّبِعُوْهُ لَعَلَيْكُمْ تَهْ تَدُونَ هَ

اعلان کردے کہ اے لوگو بیس تم سب کی جانب اس اللہ کا رسول ہوں' جس کے قبضے میں آسان وز بین کی بادشاہت ہے' جس میں ا جلاتا اور مارتا ہے' پس تم سب اللہ پراوراس کے رسول پرایمان لا دُجواس پراوراس کی باتوں پرایمان رکھتا ہے اورتم اس کی پیروی کروہ کہ رہ است پاؤ 🔾

عمرٌ راضی نہ ہوئے بلکہ کواڑ بند کر لئے آپ لوٹ کر در ہار تھری میں آئے اس وقت اور صحابی بھی حضور کی مجلس میں موجود تھے آپ نے فر مایا ' تمہارے اس ساتھی نے انہیں ناراض اور غضبنا ک کر دیا' حضرت عمر'' حضرت صدیق کی واپسی کے بعد بہت ہی نادم ہوئے اور اس وقت در باررسالت ماب میں حاضر ہو کرتمام ہ**ات کہ سنائی ٔ حضور ّناراض ہوئے ابو بکرصد بن** ؓ بار بار کہتے جاتے تھے کہ یارسول اللہ ٗ زیادہ ظلم تو مجھ ے سرز د ہوا ہے صفور نے فر مایا کیاتم میرے ساتھی کومیری دجہ سے چھوڑتے نہیں؟ سنو جب میں نے اس آ واز حق کواٹھایا کہ لوگو میں تم سب کی طرف اللّٰد کا پیغیبر بنا کر بھیجا گیا ہوں' تو تم نے کہا تو جھوٹا ہے' لیکن اس ابو بکڑنے کہا' آپ سیجے ہیں مندامام احمد میں ہیں ابن عباسٌ ہے مرفوعا مروی ہے کدرسول اللہ علقہ نے فر مایا ، مجھے پانچ چیزیں ایس دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کی نبی کونہیں دی گئیں أیا درہے کہ میں اسے فخر انہیں کہتا میں تمام مرخ وس**اولوں کی جانب بھیجا گیا ہوں اور میری مددمہینے بھر**کے فاصلے سے صرف رعب کے ساتھ کی نئی ہے اور میرے لئے غنیمت کے مال حلال کئے مجھے ہیں عالانکہ مجھ سے پہلے کےلوگ ان کی بہت عظمت کرتے تھے وہ اس مال کوجلا دیا کرتے تھے اور میریلئے ساری زمین مجداوروضوی پاک چیز بناوی گئی ہےاور مجھے اپنی امت کی شفاعت عطا فر مائی گئی ہے جسے میں نے ان لوگوں کے لئے مخصوص کر رکھا ہے جواللہ کے ساتھ کسی کوشریک نہ کریں۔عمرو بن شعیب اپنے باپ واداسے روایت کرتے ہیں۔ کہ غزوہ تبوک والے سال رسول ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فر مایا'اس رات مجمع یا نچ چیزیں دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے اور کسی کؤئیس دی گئیں(ا) میں تمام لوگول کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں' جھے سے پہلے کے تمام رسول صرف اپنی اپنی قوم کی طرف ہی نبی بنا کر بھیجے جاتے رہے (۲) مجھے اپنے دشمنوں پر رعب کے ساتھ مدد دی گئی ہے' گووہ مجھ سے مہینے بھر کے فاصلے پر ہوں وہیں وہ مرعوب ہوجاتے ہیں (۳) میرے لئے مال غنیمت حلال کئے سے ہیں حالا تکہ جھے سے پہلے کے لوگ ان کی بہت عظمت کرتے تھے وہ اس مال کوجلادیا کرتے تھے (۴) اور میرے لئے ساری زمین مجداور وضوی پاک چیزیں بنادی گئی ہیں' جہال کہیں میرے امتی کونماز کا وقت آجائے' وہ تیم کرلے اور نماز اداکر لے مجھے سے پہلے کے لوگ اس کی عظمت کرتے تھے سوائے ان جگہوں کے جونماز کے لئے مخصوص تھیں ادر جگہ نماز نہیں پڑھ سکتے تھے اور پانچویں خصوصیت یہ ہے کہ مجھ سے فرایا گیا "آپ دھا سیجے اللے کیا استحد میں؟ ہرنی ما تک چکا ہے تویس نے اپناسوال کو قیامت پراٹھار کھا ہے کی وہتم سب کے لئے ہے اور ہراس مخص کے لئے جولا الدالا اللہ کی گواہی دے اس کی اساد بہت پختہ ہے اور منداحمد میں بیحدیث موجود ہے۔مند کی ایک اور صدیت میں ہے کہ میری اس امت میں ہے جس یہودی یا نصرانی کے کان میں میرا ذکر پڑے اور وہ مجھ پرایمان نہ لائے وہ جنت میں نہیں جاسکتا۔ بیحد بیث دومری سند ہے بیچے مسلم شریف میں بھی ہے۔ منداحمہ میں ہے کہاس اللہ کوشم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میراذ کر اس امت کے جس یہودی تھرانی کے پاس پنچے اور وہ مجھ پر اور میری وحی پر ایمان ندلائے اور مرجائے وہ جہنمی ہے۔مند کی ایک اور حدیث میں آپ نے ان پانچوں چیزوں کاذکر فرمایا جو صرف آپ کو ہی ملی ہیں' پھر فرمایا' ہرنی نے شفاعت کا سوال کرلیا ہے اور میں نے اپنے سوال کو چمپار کھا ہے اور ان کے لئے اٹھار کھا ہے جومیری امت میں سے تو حید پر مرے بیر حدیث جابر بن عبداللہ کی روایت سے بخاری وسلم میں بھی موجود ہے کہ جھے پانچ چیزیں دی گئی ہیں جو جھے سے پہلے کے انبیاء کونہیں دی گئیں مہینے بھر کی مسافت تک رعب سے امداد ونصرت ساری ز مین کام جدوطہور ہونا کہ میری امت کو جہاں وقت نماز آجائے اوا کرلے غلیمتوں کا حلال کیا جانا جو پہلے کی کے لئے حلال نتھیں شفاعت کا د یا جانا 'تمام لوگوں کی طرف مبعوث کیا جانا' حالانکہ پہلے کے انبیاء صرف پی تقوم کی طرف ہی بھیج جاتے تھے۔



پھر فرما تا ہے کہ کہو مجھے اس اللہ نے بھیجا ہے جوز مین وآسان کا بادشاہ ہے 'سب چیز وں کا خالق مالک ہے 'جسکے ہاتھ میں ملک ہے'
جو مار نے جلانے پر قادر ہے' جس کا حکم چلتا ہے' پس اے لوگوتم اللہ پر اور اس کے رسول و نبی پر ایمان لاؤ جوان پڑھ ہونے کے باوجود دنیا کو
پڑھار ہے ہیں' انہی کا تم سے وعدہ تھا اور ان ہی کی بشارت تمہاری کتابوں میں بھی ہے' انہی کی صفتیں اگلی کتابوں میں ہیں' یے دور اللہ کی ذات پر
ادر اس کے کلمات پر ایمان رکھتے ہیں' قول وفعل سب میں اللہ کے کلام کے مطبع ہیں' تم سب ان کے ماتحت اور فرما نبر دار ہو جاؤ' انہی کے
طریقے پر چلواور انہی کی فرما نبر داری کرؤ تم راہ راست پر آجاؤگے۔

وَمِنْ قَوْمِ مُوسَى الْمَا يُحْ يَهَدُونَ بِالْحَقِّ وَبِه يَعْدِلُونَ الْمَا وَالْمَالَةُ اللَّهُ الْمَالَةُ اللَّهُ الْمُعَالَقُ اللَّهُ اللَّا اللَّا اللَّالِمُ اللَّا اللَّا اللَّهُ اللَّا اللَّهُ اللَّا اللَّهُ اللَّاللَّ اللَّهُ ال

توممویٰ میں سے ایک جماعت الی بھی ہے جوجن کی رہبری کرتی ہے اور جن کے ساتھ انصاف وعدل کرتی ہے O

انبیاء کا قائل گروہ: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۱۵۹) الله تعالیٰ خرویے ہیں کہ امت مویٰ ہیں بھی ایک گروہ حق کا مانے والا ہے۔ جیسے فرمان ہے مِنُ اَهُلِ الْکِتْلِ اُمَّةٌ قَائِمَةٌ الْحُ اہُل کتاب میں سے ایک جماعت حق پر قائم ہے را توں کو اللہ کے کلام کی تلاوت کرتی رہتی ہے اور برابر سجد کیا کرتی ہے۔ اور آیت میں ہے وَ إِنَّ مِنُ اَهُلِ الْکِتْلِ لَمَنُ یُّوُمِنُ بِاللّٰهِ الْحُ یعنی اہل کتاب میں ایسے لوگ بھی ہیں جو اللہ پر الله کا بیاں الله کیا ہے اور اس پر جو اس کی طرف اتا را گیا ہے ایمان لاتے ہیں الله سے ڈرتے رہتے ہیں الله کی باتوں کو دینوی نفع کی خاطر فروخت نہیں کرتے ان کا اجران کے رہ کے پاس ہے الله بہت جلد حساب لینے والا ہے۔ اور آیت میں ہے اللّٰذِینَ دینوں نفع کی خاطر فروخت نہیں کرتے ان کا اجران کے رہ کے پاس ہے الله بہت جلد حساب لینے والا ہے۔ اور آیت میں ہے الّٰذِینَ اسک آیات من کرا ہے ایمان کا اور اس کی حقائیت کا اعلان کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم اس سے پہلے ہی مسلمان سے انہیں ان کے مبر کا دو ہر ااجر ہے۔

اور آیت میں ہے الَّذِیْنَ اتَیْنَهُمُ الْکِتْبَ یَتُلُونَهٔ حَقَّ یِلَاوَیّهِ اُوْلَیْكَ یُوْمِنُونَ بِهِ الْخِولوگ بهاری کتاب ہوئے ہیں اور اسے حق تلاوت کی اوائی کے ساتھ پڑھتے ہیں وہ اس قر آن پر بھی ایمان رکھتے ہیں اور فرمان ہے اِنَّ الَّذِیْنَ اُو تُوا الْعِلْمَ مِنُ قَبُلِهَ الْخِولوگ پہلے علم دیے گئے ہیں وہ ہمارے پاک قرآن کی آیات من کر سجدوں میں گر پڑتے ہیں ہماری پاکیزگی کا اظہار کر کے ہمارے وعدوں کی سچائی بیان کرتے ہیں اپنی ٹھوڑیوں کے بل روتے ہوئے سجدے کرتے ہیں اور عاجزی اور اللہ سے خوف کھانے میں سبقت لے جاتے ہیں۔

امام ابن جریر نے اپنی تغییر میں اس جگہ ایک بجیب خبر لکھی ہے کہ ابن جرت کُٹ فرماتے ہیں جب بنی اسرائیل نے کفر کیا اور اپنے نہیوں کوئل کیا 'ان کے بارہ گروہ تھے ان میں ہے ایک گروہ اس نالائق گروہ سے الگ رہا 'اللہ تعالیٰ سے معذرت کی اور دعا کی کہ ان میں اور ان گیارہ گروہ میں وہ تفریق کرد ہے چنا نچے زمین میں ایک سرنگ ہوگئی بیاس میں چلے گئے اور چین کے پر لے پارٹکل گئے 'وہاں پر تچ سید ہے مسلمان انہیں ملے جو ہمارے قبلہ کی طرف نمازیں پڑھتے تھے۔ کہتے ہیں کہ آیت و قُلُنا مِنُ ، بَعُدِہ لِبَنِی اِسُر آئِیلُ اسْکُنُوا الْاَرْضَ الْحَالَ کَا بین مطلب ہے۔ اس آیت میں جس دوسرے وعدے کا ذکر ہے بی آخرت کا وعدہ ہے۔ کہتے ہیں اس سرنگ میں ڈیڑھ سال تک وہ چلتے رہے۔ کہتے ہیں اس سرنگ میں ڈیڑھ سال تک وہ چلتے رہے۔ کہتے ہیں اس قوم کے اور تمہارے درمیان ایک نہر ہے۔



وَقَطّعنهُ مُ اثْنَتَ عَشَرَةً اَسْبَاطًا اُمَمًا وَاوَحَيْنًا إِلَى مُوسَى اِذِاسْتَسْفُهُ قَوْمُ آنِ اضْرِب بِعَصَاكَ الْحَجَرُ فَانْبَجَسَتَ الْذِاسْتَسْفُهُ قَوْمُ آنِ اضْرِب بِعَصَاكَ الْحَجَرُ فَانْبَجَسَتَ مِنْهُ اثْنَتَا عَشَرَبَهُ مُ الْمَا الْمَا الْمَا الْمَا الْمَا الْمَا الْمَا الْمَا اللّهُ اللّ

ہم نے آئیں ہارہ قبیلوں اور گروہ میں بانٹ دیا اور ہم نے موئی کی طرف وحی تھیجی جبکہ اس کی قوم نے اس سے پانی طلب کیا کہ اپنی ککڑی پھر پر مارد نے پس اس سے بارہ چشے پھوٹ نکلئے ہر گروہ نے اپنا اپنا گھاٹ معلوم کر لیا اور ہم نے ان پر ابر کا سامیہ کیا اور ان پر من وسلوٹی اتا را 'جو تھری روزی ہم نے تم کو دے رکھی ہے' کھاؤ' انہوں نے ہماراتو کوئی بگا زئیس کیا' ہاں بیشک اپنی جانوں پر ظلم کرتے رہے) اس وقت کو یاد کر وجبکہ ہم نے ان سے فرما یا کہ تم اس سنی میں رہواور جہال جی جان ہوئے جاؤتو ہم تمہارے گناہ معاف فرمادیں گے' نیکی کرنے والوں کوئی واور زبان سے حطة کہو یعنی ہمارے گناہ اتارد سے اور اس دروازے میں جدہ کرتے ہوئے جاؤتو ہم تمہارے گناہ معاف فرمادیں گے' نیکی کرنے والوں کوئی ہوئے جاؤتو ہم تمہارے گناہ معاف فرمادیں گے' نیکی کرنے والوں کوئی کا کہوں کے بیاں کھاؤپواور زبان سے حطة کہو یعنی ہمارے گناہ کا کہوں کے بیاں کھاؤپواور زبان سے حطة کوئی کیا گئی کرنے ہیں ک

(آیت:۱۹۲-۱۹۲) ہیسبآیات سورہُ بقرہ میں گزر چکی ہیں اور وہیں ان کی پوری تفییر بھی بھراللہ ہم نے بیان کر دی ہے'وہ سورت مدنیہ ہےاور پیمکیہ ہے-ان آیات اوران احادیث کا فرق بھی مع لطافت کے ہم نے وہیں ذکر کر دیا ہے- یہاں دوبارہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں-

فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ قُولًا غَيْرَالَّذِي قِيْلَ لَهُمْ فَارْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْنًا مِّنَ السَّمَا إِبِمَا كَانُوا يَظْلِمُونَ ١⁄٤ وَسُلَّهُمْ عَنِ الْقَرْبَةِ الَّتِي كَانَتُ حَاضِرَةَ الْبَحْرُ اِذْ يَعْدُونَ فِي السَّبْتِ الْ تَاتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَيَوْمَ لا يَسْبِتُونَ لا تَاتِيْهِمْ كَذَلِكَ نَبُلُوهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ١٠٤ يَسْبِتُونَ لا تَاتِيْهِمْ كَذَلِكَ نَبُلُوهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ١٠٤ يَسْبِتُونَ لا تَاتِيْهِمْ كَذَلِكَ نَبُلُوهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ١٠٤ يَسْبِتُونَ لَا تَاتِيْهِمْ كَذَلِكَ نَبُلُوهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ١٠٤

پھر بھی ان میں سے جوظالم تضانہیں جوبات کہی گئی تھی اس کے سواانہوں نے اور بدل ڈائی پھر تو ہم نے بھی ان پر آسان سے عذاب نازل فر مایا اس لئے کہ وہ ظلم پر کمر بستہ تنے 🔾 ان سے اس گاؤں کا حال تو دریافت کر جودریا کے کنار ہے تھا' جبکہ دہاں کے لوگ ہفتے کے دن احکام میں حدے گذرنے گئے جبکہ ان کی مجھلیاں ان کے پاس ان کے ہفتے والے دن تو تھلم کھلا چڑھی چلی آتی تھیں اور جس دن وہ ہفتہ نہ مناتے' مجھلیاں بھی ان کے پاس ندآتیں' ہم انہیں یوں ہی آز مانے گئے

کیونکہ وہ نافر مانیاں کرتے تھے O

تصدیق رسالت سے گریزاں یہودی علاء : ۱۳ ہم (آیت: ۱۹۳۱) اس واقعدی آیت و لَقَدُ عِلَمْتُمُ الَّذِینَ اعْتَدُوا مِنْکُمُ فی السَّبُ ِ گررچکی ہے ای واقعد کا تفصیلی بیان اس آیت میں ہے۔ اللہ تعالی اپنے نی صلوات الدوسلامہ علیہ کو تھم دیتا ہے کہ آپ اپنے زمانے کے یہود ہوں سے ان کے پہلے باپ واووں کی بابت سوال کیجئے جنہوں نے اللہ کفر مان کی خالفت کی تھی ہیں ان کی سرگنی اور حیلہ جوئی کی وجہ سے ہماری اچا تک پکڑ ان پر مسلط ہوئی اس واقعہ کو یا دولا کہ یہ بھی میری ناگہائی سزاسے ڈرکراپی اس ملمون صفت کو بدل دیں اور آپ کے جواوصاف ان کی کران پر مسلط ہوئی اس واقعہ کو یا دولا کہ یہ بھی میری ناگہائی سزاسے ڈرکراپی اس ملمون صفت کو بدل دیں اور آپ کو کہ ان کی سرح ان ان کی سرح ان ان پر بھی ہمارے عذاب اِن کی بے خبری میں ہر س پڑیں اُن میں ہیں اُن ہیں ہم ہرس پڑیں اور ان کی طرح آبان پر بھی ہمار سے عذاب اِن کی بے خبری میں ہرس پڑیں اُن اس کہ یہ تو تو کھی ہما گیا ہے کہ اس کہ تو کہ ان میں اور اس دن شکار نہ تھیلیں اور اس دن شکار نہ تھیلیں کی جو باطن میں اور ایک بھی خوات کے ہم نے بھی ان کو اس طرح آ زمایا 'آخران لوگوں نے حیلہ جو کی شروع جو باطن میں اس وار بے تھم شخ اس لئے ہم نے بھی ان کو اس طرح آ زمایا 'آخران لوگوں نے حیلہ جو کی شروع کی ایس سے جو باطن میں اس وار جو کھی ہما تھی ان کو اس طرح آ زمایا 'آخران لوگوں نے حیلہ جو کی شروع کی ار سے اس اس جا میں جو کہاں کو اس اس جو کہاں میں جو کہاں میں جو کہاں کو اس طرح آ زمایا 'آخران لوگوں نے حیلہ جو کی شروع کی اسے اسباب جو کہ کہ دیشو میں اس ورائے کا میکن جا کیں۔

رسول الله ﷺ فرماتے ہیں کہ یہودیوں کی طرح حیلے کرے ذرای دیرے لئے الله کے حرام کو حلال نہ کرلینا -اس حدیث کوامام عبدالله این بطدلائے ہیں اوراس کی سندنہا یت عمدہ ہے اس کے راوی احمد بن محمد بن سلم کا ذکرامام خطیب رحمت الله علیہ نے اپنی تاریخ میں کیا ہے اورانہیں ثقہ کہا ہے باتی تمام راوی بہت مشہور ہیں اور سب کے سب ثقہ ہیں ایسی بہت می سندوں کوامام ترفدی رحمت الله علیہ عصوم کھا ہے۔

وَإِذْ قَالَتَ أُمَّةٌ مِنْهُمْ لِمَ تَعِظُونَ قَوْمَا اللهُ مُهَلِكُهُمْ اَوْمُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا قَالُواْ مَعْذِرَةً اللهَ رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ اَوْمُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا قَالُواْ مَعْذِرَةً اللهَ رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَقَافُونَ هَ قَانَا الذِيْنَ يَنْهُونَ يَنْهُونَ عَنَا اللّٰذِيْنَ اللّٰذِيْنَ ظَلَمُواْ بِعَذَابِ بَإِيسٍ بِمَا كَانُوا عَنِ السُّوَّ وَاخَذَنَا الّذِيْنَ ظَلَمُواْ بِعَذَابِ بَإِيسٍ بِمَا كَانُوا يَفُولُ عَنَا اللّٰهُ مَا كُونُوا يَفُولُ عَنَا لَهُمْ كُونُوا يَفُولُ عَنَا لَهُمْ كُونُوا عَنْ مَنَا لَهُمُ كُونُوا يَفُولُ عَنْ اللّٰهُ مَا لَكُونُ اللّٰهُ مَا كُونُوا عَنْ مَنَا لَهُمُ اللّٰهُ مَا كُونُوا عَنْ مَنَا لَهُمُ اللّٰهُ مَا كُونُوا عَنْ اللّٰهُ مَا كُونُوا عَنْ مَنَا لَهُمُ اللّٰهُ مَا كُونُوا عَنْ مَنَا لَهُمُ اللّٰهُ مَا كُونُوا عَنْ مَنَا لَهُ مُ اللّٰهُ اللّهُ مَا كُونُوا عَنْ مَنَا لَهُ مَا اللّٰهُ مَا كُونُوا عَنْ مَنَا لَهُ مُولِي اللّٰهُ مَا كُونُوا عَنْ مَنَا لَهُ مُ اللّٰهُ مَا كُونُوا عَنْ مَنَا لَهُ مَا عَلَيْ اللّٰهُ مَا كُونُ اللّٰهُ مَ كُونُوا عَنْ مَنَا لَهُ مُ كُونُوا عَنْ مَنْ اللّٰهُ مَا اللّٰذِي اللّٰهُ مَا عَنْ اللّٰهُ مَا عَنْ اللّٰهُ مَا عَنْ اللّٰهُ مَ اللّٰهُ مَا عَنْ اللّٰهُ مَا لَا لَهُ مَا لَا لَهُ مَا عَنْ اللّٰهُ مَا عَلَى اللّٰهُ مَا عَلَى اللّٰهُ مَا عَنْ اللّٰهُ مَا عَنْ اللّٰهُ مَا عَلَى اللّٰهُ مَا عَلَى اللّٰهُ مَا عَنْ اللّٰ اللّٰ اللّٰ اللّٰهُ مَا عَلَى اللّٰ اللّٰذِينَ اللّٰهُ مَا عَلَاللّٰ اللّٰ الللّٰ اللّٰ الللّٰ اللّٰ الللّٰ الللّٰ اللّٰ اللّٰ اللّٰ اللّٰ الللّٰ اللّٰ اللّٰ الل

جبکدان کے ایک گردہ نے کہا کہتم ان اوگوں کو کیوں نصیحت کررہے ہوجنہیں اللہ عارت کرنے والا ہے یا جنہیں بخت تر عذاب کرنے والا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہاللہ کے ہاں کا اپنے اوپر کا الزام اتارنے کے لئے اور اس خیال ہے بھی کہ شاید سے باز آ جا کیں ۞ آخران لوگوں نے جب وہ تمام یا تیں بھلاویں جوانہیں بطور نصیحت کی گئیں تھیں تو ہم نے برائی سے دو کئے والوں کو بچاکران ظالموں کوان کی نافر مانیوں کی پاداش میں بخت بدترین عذابوں میں بچانس لیا ۞ پھرجس کام سے دہ

روکے گئے تھے جب اس میں صدیے تجاوز کر گئے تو آخرش ہم نے حکم وے دیا کہتم سب ذلیل بندرین جاؤ 🔿

کہ اللہ ہے ڈرواوراللہ کے عذابوں کے لئے تیاری نہ کرؤیا کیں والوں نے کہا کہا کہاں کہیں کیا پڑی ؟ بیتو خراب ہونے والے ہیں ابتی انہیں نصحت کرکے کیا لوگے؟ انہوں نے جواب دیا کہ خیراللہ کے ہاں ہم تو چھوٹ جا کیں گے اور ہمیں تو اب تک ما ہوی بھی نہیں کیا بجب کہ بیلوگ سنور جا کیں تو ہلا کت اور عذاب سے محفوظ رہیں ہماری تو عین منشا یہ ہے لیکن سے بدکارا پنی ہے ایمانی سے بازنہ آ کے اور نصیحت انہیں کارگر نہ ہوئی تو دا کیں طرف کے لوگوں نے کہا تم نے ہمارا کہا نہ مانا اللہ کی نافر مانی کی ارتکاب حرمت کیا ، بجب نہیں راتوں رات تم پرکوئی عذاب رب آ کے اور اللہ تہمیں زمین میں دھنسا دے یا تم پر پھر برسا دے یا کی اور طرح تہمیں سزا دے رات ہم تو بہیں گذاریں گے عذاب رب آ کے اور اللہ تہمیں زمین میں دھنسا دے یا تم پر پھر برسا دے یا کی اور طرح تہمیں سزا دے رات ہم تو بہیں گذاریں گے اور تہمار سے ساتھ شہر میں نہیں رہیں گے۔ جب صبح ہوگئ اور شہر کے درواز سے نہ کھلے تو انہوں نے کواڑ کھٹ کھٹائے آ وازیں دیں 'کین کوئی جواب نہ آ یا آ خر سیڑھی لگا کرا کے خص کو قلعہ کی دیوار پر چڑ ھایا اس نے دیکھا تو جیران ہوگیا کہ سب لوگ بندر بناد سے گئا اس نے ان اس سلمانوں کو خبر دی نے درواز سے تو کر اندر گے تو دیکھا کہ جور کہ نے بین کہوں کو بہوں سے اس کو میا کہ نہیں وہ بہوں سے کہوں میں او نے لگا ان کے کپڑے کو گرکر دونے لگا تو انہوں نے کہاد کی ہو ہم تو تہمیں منع کر دے تھان کا کیا حشر ہوا؟ اب ہم بھی بہت ی خلاف نے مان ہوگیا تھی ہوان کو گئیس کر میات سے خلاف بیا تیں دیا ہوا کہا تھی ہوا کہ کھٹے ہیں اور پھڑئیس کر سے جیاں دیکھ تھی ہوا کا کیا حشر ہوا؟ اب ہم بھی بہت ی خلاف بیا تھیں دور پھڑئیس کر سے دیا گئیں دیکھ تھی ہوا کہ کو گئیس کر سے جی ان کا کیا حشر ہوا؟ اب ہم بھی بہت ی خلاف بیس دے کہوں کے خوالے کی جورو کے والوں کوئع کر تے تھان کا کیا حشر ہوا؟ اب ہم بھی بہت ی خلاف بیا تھیں۔

حضرت عکرمہ کہتے ہیں میں نے آپ سے بین کرکہا' اللہ مجھے آپ پرنٹار کردئ آپ بیتو دیکھئے کہ وہ لوگ ان کے اس فعل کو برا سجھتے رہے تھے' ان کی مخالفت کرتے تھے' جانتے تھے کہ یہ ہلاک ہونے والے ہیں' ظاہر ہے کہ بین کا گئے' آپ کی سجھ میں آگیا اوراس وقت تھے دیا کہ مجھے دوجیا دریں انعام میں دی جائیں۔

کہ اس دن چھلی کا شکار نہ کرو۔ پھر چھلیوں کا اس دن نمایاں ہونا' اور دنوں میں نہ نکانا وغیرہ بیان فرما کرفر مایا کہ'پھران میں سے ایک شخص نے ایک مجھلی ہفتہ کے دن پکڑی اس کی ناک میں سوراخ کر کے ڈور باندھ کرایک کیل کنارے گاڑ کر اس میں ڈورا ٹکا کرچھلی کوریا میں ڈال دیا' دوسرے دن جا کر پانی میں سے نکال لا یاور بھون کر کھالی سوائے اس پاک بازحق کو جماعت کے لوگوں کے کسی نے ندا سے روکا' نہ منع کیا' نہ سمجھایا' کیکن ان کی نفیعت کا ان پر کوئی اثر نہ ہوا' اس ایک کی دیکھا ور پھسی اور بھی بہی کا م کرنے گئے یہاں تک کہ بازاروں میں چھلی آنے گئی اور علانہ یہ یہا مہونے لگا۔ ایک اور جماعت کے لوگوں نے اس حق والی جماعت سے کہا کہتم ان لوگوں کو کیوں وعظ کرتے ہوا اللہ تو آئیں اور علانہ یہ ہونے والا سے بواند تو آئیں ہما عت سے کہا کہتم ان لوگوں کو کیوں وعظ کرتے ہوا اللہ تو آئیں ہما عت سے کہا کہتم ان لوگوں کو کیوں وعظ کرتے ہوا اللہ تو آئیں ہما عت سے کہا کہتم ان لوگوں کو کیوں وعظ کرتے ہوا اللہ تو آئیں ہما عت سے کہا کہتم ان لوگوں کو کیوں وعظ کرتے ہوا اللہ تو آئیں ہما عت سے کہا کہتم ان لوگوں کو کیوں وعظ کرتے ہوا اللہ تو آئیں ہما عت سے کہا کہتم ان لوگوں کو کیوں وعظ کرتے ہوا اللہ تو آئیں ہما کہا کہ خورشگار ہوگئے ہے والا ہے تو انہوں نے وہ جواب دیا یعنی اللہ کا فرمان دہرایا' لیک کرنے والا اور ایک ان میں جن کے تھے۔ ایک تو شکار کھیلئے والا' ایک شع کرنے والا اور ایک ان میں سے اور باتی دونوں جماعتیں ہلاک کردی گئیں۔ سنداس کی نہایت عمدان پر کے حال کی حقیقت کھل گئے۔ واللہ اعلم۔

پھر فرمان ہے کہ ہم نے ظالموں کو سخت عذابوں سے دبوچ لیا۔مفہوم کی دلالت تو اس بات پر ہے کہ جو باقی رہے نیج گئے۔ ''بنیس'' کی گئ ایک قراتیں ہیں اس کے معنی سخت' دردناک' تکلیف دہ کے ہیں اور سب کا مطلب قریب قریب یکساں ہے۔ان کی سرکشی اور ان کے حدسے گزرجانے کے باعث ہم نے ان سے کہدیا کہتم ذلیل حقیر اور ناقدر سے بندر بن جاؤچنا نچیوہ ایسے ہی ہوگئے۔

وَإِذْ تَاذَنَ رَبُكَ لَيَبْعَثَنَ عَلَيْهِمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيهَةِ مَنْ يَسُوْمُهُمْ فَلَا سَوْءَ الْعِقَابِ وَإِنَّهُ لَغَفُورُ سُوَّءَ الْعِقَابِ وَإِنَّهُ لَغَفُورُ سَوْءَ الْعِقَابِ وَإِنَّهُ لَغَفُورُ رَجِيعُونَ وَمِنْهُمُ الْطَلِحُونَ وَمِنْهُمْ رَجِيعُونَ وَمِنْهُمُ الْطَلِحُونَ وَمِنْهُمُ الْحَلِيمُ وَالْأَرْضِ أُمَا مِنْهُمُ الْطَلِحُونَ وَمِنْهُمُ لَرَجِيعُونَ وَمِنْهُمُ وَلَا لَا اللَّهُ اللَّ

یا و کروجبکہ تیرے دب نے صاف صاف خبر کردی کہ وہ ان پر قیامت تک ایسے لوگوں کو کھڑا کر تارہے گا جو آئیں بدترین سزاکیں دیے تر ہیں گئی میں تیرارب بہت جلد سزاؤں کا کرنے والا ہے اور بیٹک وہ بڑا ہی بخشے اور مہر بانی کرنے والا ہے ٢٥ ہم نے بنی اسرائیل کے گروہ گروہ کر کے آئیں ملک میں پھیلا دیا' ان میں سے بعض تو نیک کار ہیں اور بعض اور طرح کے ہم نے آئیں سکھ دکھ سے دونوں طرح آن مالیا کہ وہ لوٹ آئیں ٢٥

اللہ تعالیٰ کی نافر مانی کا انجام ذلت ورسوائی: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ١٦٤) الله تعالیٰ نے یہودکواطلاع کردی کہ ان کی اس خت نافر مانی 'بار بادک بعاوت اور ہرموقعہ پہنافر مانی 'رب سے سرکشی اوراللہ کے حرام کواپنے کام میں لانے کے لئے حیلہ جوئی کر کے اسے حلال کی جامہ پوشی کا بدلہ یہ ہے' کہ قیامت تک تم دیے رہو ذلت میں رہو لوگ تہمیں بہت کرتے چلے جا کیں۔خود حضرت موی علیہ السلام نے بھی ان پر تاوان مقرر کردیا تھا' سات سال 'یا تیرہ سال تک بیاسے ادا کرتے رہے' سب سے پہلے خراج کا طریقہ آپ نے بی ایجاد کیا' پھران پر یونانیوں کی مقومت ہوئی' پھر کسرانیوں کلد انیوں اور نفر انیوں کی سب کے زمانے میں ذلیل اور حقیر رہے' ان سے جزیہ لیا جا تا رہا اور انہیں بہتی سے بھرنے کا کوئی موقعہ نہ ملا 'پھر اسلام آیا اور اس نے بھی انہیں بہت کیا' جزیہ اور خراج برابران سے وصول ہوتا رہا' غرض بیذلیل رہے اور اس

امت کے ہاتھوں بھی حقارت کے گڑھے میں گرے رہے۔ بالاخربید وجال کے ساتھ ال جائیں گے لیکن مسلمان حفرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ جا کران کی تخم ریزی کردیں گے۔ جو بھی اللہ کیشر لیعت مخالفت کرتا ہے اللہ کے فرمان کی تحقیر کرتا ہے اللہ اسے جلدی ہی سزادے دیتا ہے ہال جواس کی طرف رغبت ورجوع کرئے تو بہ کرئے جھے تو وہ بھی اس کے ساتھ بخشش ورحمت سے پیش آتا ہے چونکہ ایمان نام ہے خوف اور امید کا اس کے اس کے ساتھ بیان ہوا ہے۔

رشوت خوری کا انجام ذلت ورسوائی ہے: ہلے ہلہ (آیت ۱۲۸۰) بنی اسرائیل مختلف فرقے اور گروہ کر کے زمین میں پھیلا دیے گئے بیسے فرمان ہے کہ ہم نے بنی اسرائیل ہے کہا ہم تہ ہیں ہی کے ان میں گئے بیسے فرمان ہے کہ ہم نے بنی اسرائیل ہے کہا ہم نے بیں وہ بورہ جن میں ان کا قول ہے کہ ہم میں پچھو نیک ہیں اور پچھا ورطرح کے ہیں ہمارے بھی مختلف فرقے ہوتے آئے ہیں۔ پھر فرمان ہے ہم نے انہیں تنی زمی ہے لاچے اور خوف ہے عافیت اور بلا سے غرض ہرطرح ہمارے بھی مختلف فرقے ہوتے آئے ہیں۔ پھر فرمان ہے کہ ہم نے انہیں تنی دید ہرطرح کے لوگ ہے ان کے بعد تو ایسے نافل اور کی بیان کہ دو ایسے کو اور خوف ہے عافیت اور بلا سے مراد صرف فعر ان ہوں اور پکھالیا تا کہ وہ ان بھل کوئی بھلائی اور خیریت تھی ہی نہیں 'یا اب تو رات کی تلاوت والے رہ گئے۔ جمکن ہاس سے مراد صرف فعر ان ہوں اور ممکن ہے کہ ہے کہ جن میں کئی جمل کو جو چا ہو کہلوالو کی ہوں ہو کہلوالو کی ہوں ہو کہلوالو کی ہو کہاں ہو جو جا ہو کہلوالو کی ہوں ہو کہلوالو کی ہو کہاں ہوں ہو کہلوالو کی ہو کہاں ہوں کہلوائے ہیں اور جن میں بلک معاف ہو جال سے ملے چا ہے حرام ہے گھر بھی مغفرت کی تمنا ہے میں جو وارث رسول کہلواتے ہیں اور جن کر گناہ کرلیا، مقصود ان کا وزیا جلی ہو خلال سے ملے چا ہے حرام ہے گھر بھی مغفرت کی تمنا ہے میں جو وارث رسول کہلواتے ہیں اور جن

فَحَلَفَ مِنْ بَعَدِهِمْ خَلَفَ وَرِثُوا الْكِتْبِ يَاخُدُونَ عَرَضَ هَذَا الْأَدُنَى وَيَقُولُونَ سَيُغَفَّرُلَنَا وَإِنْ يَأْتِهِمْ عَرَضٌ مِفْلُهُ هَذَا الْأَدُنَى وَيَقُولُونَ سَيُغَفَّرُلَنَا وَإِنْ يَأْتِهِمْ عَرَضٌ مِفْلُهُ يَا خُدُوهُ الْمَرْ يُؤْخَذُ عَلَيْهِمْ مِّيْثَاقُ الْحِثْبُ الْخِرَةُ خَيْرٌ لِلَّذِينَ عَلَى اللهِ الْحَقَ وَدَرَسُولُ مَا فِيهِ وَالدَّارُ الْاخِرَةُ خَيْرٌ لِلَّذِينَ عَلَى اللهِ الْحَقَ وَدَرَسُولُ مَا فِيهِ وَالدَّارُ الْاخِرَةُ خَيْرٌ لِلَّذِينَ يَعْفَلُونَ الْمُعْلِمِ وَاقَامُوا يَتَقُونُ الْمُعْلِمِينَ فَي الصَّلُوةُ إِنَّا لَا نَضِيعٌ الْجُرَ الْمُصْلِمِينَ فَي الصَّلُوةُ إِنَّ الْاضِيعُ الْجُرَ الْمُصْلِمِينَ فَي الْحَلَى الْمُصْلِمِينَ فَي الْحَلَى الْمُعْلِمِينَ فَي الْحَلَى اللهِ الْحَلَى اللهُ الْحَلَى اللهُ الْحَلَى اللهُ الْحَلَى اللهُ الْمُعْلِمِينَ فَى الْحَلَى اللهُ الْعَلَى اللهُ الْحَلَى اللهُ الْحَلَى اللهُ الْعُولُونَ الْمُعْلِمِينَ فَى اللهُ الْمُعْلِمِينَ فَى اللهُ الْمُعْلِمِينَ فَى الْعَلَى اللهُ الْمُعْلِمِينَ فَى الْعَلَى اللهُ الْمُعْلِمِينَ فَى الْمُعْلِمِينَ فَى الْمُعْلِمِينَ فَى الْعَلَى اللهُ الْمُعْلِمِينَ فَى الْعَلَى اللهُ الْمُعْلِمِينَ فَى الْعَلَى اللهُ الْعُولُونَ الْمُعْلِمُ الْعُلِمُ اللَّهِ الْعَلَى اللهُ الْعَلَى اللَّهُ الْمُعْلِمُ اللَّهُ الْمُعْلِمُ اللَّهِ الْعَلَى اللَّهُ الْعُلَى الْعَلَى اللَّهُ الْعُلِمُ الْعُلِمُ الْعَلَى اللهُ الْعُلْمُ اللَّهُ الْعُلْمُ الْعُلْمُ الْمُعْلِمِ اللْمِلْمُ الْعُلِمِ اللْعَلَى الْعُلْمُ الْمُعْلِمِ اللْعَلَى الْمُعْلِمُ الْمُعْلِمُ اللَّهُ الْعُلَى الْمُعْلِمُ الْعُلَى الْمُعْلِمُ الْعُلَى الْمُعْلِمُ الْمُعْلِمُ الْمُعْلِمُ الْمُعْلِمُ الْمُعْلِمُ الْمُعْلِمُ الْعُلِمُ الْمُعْلِمُ الْمُعْلِمُ الْمُعْلِمُ الْمُعْلِمُ الْمُعْلِمُ الْمُعْلِمُ الْمُعْلِمُ اللَّهُ الْمُعْلِمُ الْمُعْلِمُ الْمُعْلِمُ اللْعُلِمُ الْعُلِمُ الْمُعْلِمُ الْمُعْلِمُ الْعُلِمُ اللْمُعْلِمُ الْمُعْلِمُ الْمُعْلِمُ الْمُعْلِمُ الْمُعْل

پھران کے بعدان کے جانشین ایسے نا خلف ہوئے کہ کتاب کے وارث بن کراس خسیس دنیا کا اسباب اختیار کرتے ہیں'اس پر بھی دعویٰ ہیے کہ ہمیں تو ضرور بخش دیا جائے گا' حالانکدا گر پھر بھی ان کے پاس اس طرح کا اسباب آجائے تو بیائے بھی لےلیں' کیاان سے کتاب کا پیر مضبوط عہد نہیں لیا گیا' کہ وہ صوائے حق بات کے کوئی بات اللہ کی طرف منسوب کرئے نہیں گئے بہت ہی بہتر ہے' کیا تم کوئی بات اللہ کی طرف منسوب کرئے نہیں گئے بہت ہی بہتر ہے' کیا تم منہیں بھتے یہ تو کہ کا بیان کی کہ بیان میں کتاب کی اور اصلاح کرنے والوں کا ثو اب برباز نہیں کرتے ن

كا آو يكا آوا بكر كيا' آج ايك كوقاضى بناتے بين وہ رشوتيس كھانے اور احكام بدلنے لكتا ہے وہ اسے بٹاكر دوسر يكوقائم مقام كرتے ہیں'اس کا بھی یہی حال ہوتا ہے'یو چھتے ہیں بھئی ایسا کیوں کرتے ہو؟ جواب ملتا ہے اللہ غفور ورچیم ہے' پھر وہ ان لوگوں میں ہے کسی کواس عہدے پرلاتے ہیں جوا گلے قاضوں ٔ حاکموں اور ججوں کا شاکی تھالیکن وہ بھی رشوتیں لینے لگتا ہے اور نامٹن فیصلے کرنے لگتا ہے'یس اللہ تعالیٰ فرما تا ہے کہتم ایسا کیوں کرتے ہو؟ حالانکہتم ہے مضبوط عہدو پیان ہم نے لےلیا ہے کہتم حق کوظا ہر کیا کرؤاسے نہ چھیاؤ 'کیکن بیذلیل دنیا كِل لَي مِن آكر عذاب رب مول لےرہ و-اى وعدے كابيان وَإِذْا خَذَ اللَّهُ مِينَاقَ الَّذِينَ اُو تُوا الْكِتلب الخيس موا بينى الله تعالی نے یہود ونصاریٰ سے عہدلیا تھا کہ وہ کتاب الله لوگوں کے سامنے بیان کرتے رہیں گےاوراس کی کوئی بات نہ چھیا کیں گے۔ یہ بھی اس کے خلاف تھا کہ گناہ کرتے چلے جائیں' توبہ نہ کریں اور بخشش کی امیدر تھیں۔

پھر اللہ تعالی انہیں اپنے پاس کے اس اجرو تو اب کی لالچ وکھا تا ہے کہ اگر تفویٰ کیا 'حرام سے بیچ خواہش نفسانی کے پیچھے نہ گئے' رب کی اطاعت کی تو آخرت کا بھلاتمہیں ملے گا'جواس فانی دنیا کے ٹھاٹھ سے بہت ہی بہتر ہے' کیاتم میں اتن بھی سمجھنہیں کہ گراں بہا چیز کو چھوڑ کرردی چیز کے پیچیے پڑے ہو؟ پھر جناب باری عزوجل ان مومنوں کی تعریف کرتا ہے جو کتاب اللہ پر قائم ہیں اور اس کتاب کی راہنمائی کے مطابق اس پیفیر آخرالز مان ﷺ کی اتباع کرتے ہیں 'کلام رب پرجم کرعمل کرتے ہیں' احکام اللی کودل سے مانتے ہیں اور بجالاتے ہیں اس کے منع کردہ کاموں ہے رک گئے ہیں نماز کو پابندی دلچین خشوع اور خضوع سے اداکرتے ہیں حقیقتا یہی لوگ اصلاح پر ہیں ناممکن ہے کہان نیک اور پا کبازلوگوں کابدلہ ضائع کردے-

وَإِذْ نَتَقَنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمُ كَانَّهُ ظُلَّةٌ وَّظَنُّوٓ آنَّهُ وَاقِحُّ بِهِ المَّذُوْامَا التَيْنَكُمُ بِقُوَّةٍ وَاذْكُرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمُ تَتَقُوُنَ ١٠٠٠ وَإِذْ آخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي الدَمَرِ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمُ وَاشْهَدَهُمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَتَّكِمُوا قَالُوَّا بَلَيْ شَهِدُنَا ۚ أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيْمَةِ إِنَّاكُنَّا عَنْ هٰذَا غَفِلْيْنَ ١٠٠٠

اور جبکہ ہم نے ان کے سروں پر پہاڑ کوشل سائبان کے لفکا دیا'اس طرح کہ سجھنے گئے کہ وہ ان برگر پڑنے والا بی ہے جو پچھ ہم نے تہمیں ویا ہے مضبوطی سے لئے ر ہواور جو کچھاس میں ہے'اہے یا در کھوتا کہ تمہارا بچاؤ ہو جائے 🔿 جب تیرے پروردگارنے بنی آ دم کی پیٹیے ہےان کی اولا ویں نکالیں اورخودان ہی کوان کا گواہ بنا دیا کہ کیا میں تمہار اپر ورش کرنے والانہیں ہوں؟ سب نے جواب دیا کہ بیٹک ہوہم گواہ ہیں 'بیاس لئے کہ کہیں قیامت کے دن تم بیانہ کہد و کہ ہم تواس

(آیت:۱۷۱) ای طرح کی آیت وَرَفَعُنَا فَوُقَهُمُ الطُّورَ الْح بِین ہم نے ان کے سروں پرطور بہاڑ لا کھڑا کیا اسے فرشتے اٹھالائے تھے-حضرت ابن عباس کابیان ہے کہ جب موی علیہ السلام انہیں ارض مقدس کی طرف لے چلے اور غصہ اتر جانے کے بعد تختیاںا ٹھالیں اوران میں جو تکم احکام تھے وہ انہیں سنائے تو انہیں وہ تخت معلوم ہوئے اور تسلیم تقبیل سے صاف انکار کر دیا تو اللہ تعالیٰ کے تکم ہے فرشتوں نے پہاڑا تھا کران کے سروں پر لا کھڑا کر دیا (نسائی) مروی ہے کہ جب کلیم اللہ علیہ صلوات اللہ نے ان سے فر مایا کہ لواللہ کی

کتاب کے احکام قبول کرو' تو انہوں نے جواب دیا کہ جمیس سناو' اس میں کیا احکام ہیں؟ اگر آسان ہوئے تو ہم منظور کرلیں گے ور نہیں مانیں گئے حضرت موئی علیہ السلام کے بار بار کے اصرار رپھی بیلوگ یہی کہتے رہے' آخرای وقت اللہ کے تھم سے پہاڑا پنی جگہ سے انھو کر ان کے سروں پر معلق کھڑا ہو گیا اور اللہ کے پیغیر نے فرمایا' بولواب مانے ہو یا اللہ تعالیٰ تم پر پہاڑ گرا کر تہمیں فنا کرد ہے؟ ای وقت بیسب کے سب مارے ڈر کے بحد سے میں گر پڑے' لیکن بائی تی آئھ بحد سے میں تھی اور دائیں سے او پرد کھور ہے تھے کہ کہیں پہاڑ گر نہ پڑے ' چنا نچہ یہود یوں میں اب تک بحد سے کا طریقہ یہی ہے' وہ سیحھے ہیں کہ ای طرح کے بحد سے نہم پر سے عذاب اللی دور کر دیا ہے۔ پھر جب حضرت موئی علیہ السلام نے ان تختیوں کو کھولا تو ان میں کتاب تھی جے خود اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے کھوا تھا' ای وقت تمام پہاڑ درخت پھر سب کا نی اٹھے' آج بھی یہودی تلاوت تو رات کے وقت کا نے اٹھے ہیں اور ان کے سرچھک جاتے ہیں۔

جرروح نے اللہ تعالیٰ کو اپنا خالتی مانا: ہے ہے ﴿ (آیت: ۱۲) اولاد آدم سے اللہ تعالیٰ نے ان کی سلیں ان کی پیٹے وں سے روز اول میں نکالیں 'کھران سب سے اس بات کا اقر ارکرلیا کہ دب خالق مالک معبود صرف وہی ہے ای فطرت پر پھر دنیا میں ان سب کو ان کے وقت پر اس نے پیدا کیا ' یہی وہ فطرت ہے جس کی تبدیلی ناممکن ہے۔ بخاری و مسلم میں ہے کہ ہر بچ فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ اس دین پر پیدا ہوتا ہے ' پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی نفر انی یا مجوی بنادیت ہیں ، جسے کہ بکری کا بچھے سالم پیدا ہوتا ہے لیکن پھر لوگ اس کے کان کاٹ دیتے ہیں۔ حدیث قدی میں ہے کہ میں نے اپنے بندول کو موحد و مخلص پیدا کیا۔ پھر شیطان نے آ کر انہیں ان کے سے دین سے بہکا کرمیری طال کردہ چیزیں ان پر حرام کردیں۔

آو تَقُولُوْ اِنْمَا اَشْرَكَ ابَ وَنَامِنَ قَبْلُ وَ كُنَا دُرِيَّةً مِّنَ بَعْدِهِمْ اَفَعُلُ الْمُنْطِلُونَ ﴿ وَكَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْمَايِتِ بَعْدِهِمْ اَفَعُلُ الْمُنْطِلُونَ ﴿ وَكَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْمَايْتِ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿ وَكَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْمَايْتِ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿ وَكَالِكَ نُفَصِّلُ الْمَايْتِ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴾

یا کہنے لگو کہ شرک تو پہلے ہی ہے ہمارے بڑے کرتے رہے اور ہم تو ان کی نسلوں میں سے تھے تو کیا تو ہمیں ان خطا کاروں کے جرم کی سز امیں ہلاک کررہ ہے؟ ہم ای طرح تفصیل وارآ بیوں کو بیان فر مادیتے ہیں تا کہلوگ باز آ جا کیں O

(آیت: ۱۷۳ میل بوسعد کے ایک صحابی حضرت اسود بن سریج فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ عظیم کے ساتھ چار غزوے کے اوگوں نے لڑنے والے کفار کے آل کے بعدان کے بچوں کو بھی پکڑلیا ، جب آپ کواس کاعلم ہوا تو بہت ناراض ہوئے اور فرمایا ، فرگ ان بچوں کو کیوں پکڑر ہے ہیں؟ کسی نے کہا حضور وہ بھی تو مشرکوں کے بی بچے ہیں؟ فرمایا 'سنوتم میں ہے بہتر لوگ مشرکین کی اولا دمیں ہیں یا در کھو ہر بچے فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے ، پھر زبان چلنے پراس کے ماں باپ یہودیت یا نصرانیت کی تعلیم دینے گئے ہیں اس کے راوی حضرت حسن فرماتے ہیں اس کا ذکر اس آیت میں ہے کہ اللہ نے اولاد آدم ہے اپنی تو حید کا اقر ارلیا ہے (ابن جریر) اس اقر ارکے بارے میں کئی ایک احادیث مردی ہیں ۔ منداحہ میں ہے کہ قیامت کے دن دوزخی ہے کہا جائے گا'اگر تمام دنیا تیری ہوتو کیا تو خوش ہے کہا ہاں اللہ تعالی فرمائے گا'اگر تمام دنیا تیری ہوتو کیا تو خوش ہے کہا ہاں اللہ تعالی فرمائے گا' میں نے تو اس سے بہت ہی ہلکے در ہے کی چیز تحد سے طلب کی تھی اور اس کا وعدہ بھی تھے سے لیا تھا کہ میر سواتو کسی اور کی عبادت نہ کر نے لیکن تو اسے تو ڑے بغیر نہ رہا اور دوسر سے تھے سے طلب کی تھی اور اس کا وعدہ بھی تھے سے لیا تھا کہ میر سواتو کسی اور کی عبادت نہ کر کے لیکن تو اسے تو ڑے بغیر نہ رہا اور دوسر سے تھے سے طلب کی تھی اور اس کا وعدہ بھی تھے سے لیا تھا کہ میر سواتو کسی اور کی عبادت نہ کر کے لیکن تو اسے تو ڑے بغیر نہ رہا اور دوسر سے تھی سے طلب کی تھی اور اس کا وعدہ بھی تھے سے لیا تھا کہ میر سے سواتو کسی اور کی عبادت نہ کر کے لیکن تو اسے تو ڑے بغیر نہ رہا اور دوسر سے

كوميراشريك عبادت تضهرايا-

حضرت عمرض الله عند سے اس آیت کی تغییر بوجی گئ تو آپ نے فرمایا' یہی سوال رسول الله علی تھے ہوا تھا' تو آپ نے میر سے سنتے ہوئے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے حضرت آدم کو پیدا کیا' اپنے وا ہنے ہاتھ سے ان کی پیٹے کوچھوا' اس سے اولا دنگی' فرمایا' میں نے انہیں جہنم کے لیے پیدا کیا گیا ہے' میں ہیں ؟ آپ نے فرمایا جوجنتی ہیں' ان جہنم کے لیے پیدا کیا گیا ہے' اس سے وہی اعمال مرز د موں گے اور جنت میں جا کیں گئی ہو جہنم کے لیے پیدا کیا گیا ہے' اس سے وہی اعمال مرز د موں گے اور جنت میں جا کیں گئی ان جوجہنم کے لیے پیدا کیا گیا ہے' اس سے وہی اعمال مرز د موں گئا اور وہنم میں وافل ہوگا (ابو داؤد) اور حدیث میں ہے کہ الله تعالیٰ نے اولا وآدم کو نکال کر ان کی دونو ں آپھوں کے موں گئا ایک پر مرے گا اور جہنم میں وافل ہوگا (ابو داؤد) اور حدیث میں ہے کہ الله تعالیٰ نے اولا وآدم کو نکال کر ان کی دونو ں آپھوں کے درمیان ایک نور رکھ کر حضرت آدم کے سامنے پیش کیا' حضرت آدم نے بی چھا کہ یا اللہ بیکون ہیں؟ فرمایا یہ تیری اولا و ہے' ان میں سے ایک عادی کا مام داؤد کے ماتھے کی چیک حضرت آدم کو بہت اللہ چا گئا ہیں سال میری عمر میں سے ان کی عمر میں زیادہ کر' پس جب حضرت آدم کی روح کے ایک کی میل کی اولاد بھی جو کہ کی ان کی اولاد بھی جو کہ کوئی ان کی اولاد بھی جو کہ کوئی ان کی اولاد بھی جو کہ جو بھا کہ تی ہے کہ چونکہ آدم نے کوئی کوڑ تھی ہے' کوئی کوڑھی ہے' کوئی اندھا ہے' کوئی بیار ہے' تو پو چھا ہیں۔ اور دوایت میں ہے کہ جب آدم علی السلام نے دیکھا کہ کوئی ان میں جذا ہی ہوئی کوڑھی ہے' کوئی کوڑھی ہے' کوئی اندھا ہے' کوئی بیار ہے' تو پو چھا ہیں۔ اور دوایت میں ہے کہ جب آدم علی السلام نے دیکھا کہ کوئی ان میں جذا کی کوئی بیار ہے' تو پو چھا ہیں۔ اور دوایت میں ہے کہ جب آدم علی السلام نے دیکھا کہ کوئی ان میں جذا کوئی بیار ہے' تو پو چھا ہیں۔

کہ یااللہ اس میں کیامسلحت ہے؟ فرمایا بیرکہ میراشکرادا کیا جائے۔

حضرت آ دم عليه السلام نے بوچھا كه يا الله ان ميں بيزياده روش اورنوراني چېروں والے كون بين؟ فر بايليدا نبياء بين كس مخض نے پیٹھوں سے نکالا انہیں کواہ بنایا ' پھراپنی دونوں مٹھیوں میں لےلیااور فر مایا بیجنتی ہیں اور جیہنمی' پس اہل جنت پر تو نیک کام آسان ہوتے ہیں اور دوز خیوں پر برے کام آسان ہوتے ہیں- رسول اللہ عظافہ فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا اور قضیہ ختم کیا توجن کے دائیں ہاتھ میں نامہا عمال ملنے والا ہے انہیں اپنی دائنی شی میں لیا اور ہائیں والوں کو ہائیں مٹھی میں لیا ، پھر فر مایا اے دائیں طرف والؤانہوں نے کہا لبیک وسعدیک فرمایا کیا میں تمہارا ربنہیں ہوں؟ سب نے کہا ہاں ، پھرسب کوملا دیا ، کسی نے یو چھا یہ کیوں کیا؟ فرمایا اس لئے کہان کے لئے اوراعمال ہیں جنہیں بیکرنے والے ہیں کی تو صرف اس لئے کہلوایا گیا ہے کہ انہیں بیعذر ندر ہے کہ ہم اس سے غافل ہے ' پھر سب کوصلب آ دم میں لوٹا دیا حضرت ابی بن کعب فرماتے ہیں اس میدان میں اس دن سب کوجمع کیا مصور تیں دیں بولنے کی طاقت دی مجرعهد و میثاق لیا ادراپنے رب ہونے پرخودانہیں گواہ بنایا اور ساتوں آسانوں ٔ ساتوں زمینوں اور حضرت آ دم کو گواہ کیا کہ قیامت کے دن کوئی بیانہ کہہ سکے کہ ہمیں علم نہ تھا- جان لو کہ میرے سوا کوئی اورمعبود نہیں 'نہ میرے سوا کوئی اور مربی ہے' میرے ساتھ کسی کوشریک نہ کرنا' میں اپنے رسولوں کو تجیجوں گا جو تہمیں سے وعدہ یا دولائیں کے میں اپنی کتابیں اتاروں گا' تا کہمہیں سے عہدو میثاق یا دولاتی رمیں سب نے جواب میں کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ تو ہی ہمارارب ہے' تو ہی ہمارامعبود ہے' تیرے سواہمارا کوئی مر بی نہیں' پس سب سےاطاعت کا وعدہ لیا –اب جوحضرت آ دم علیہ السلام نے نظرا ٹھا کر دیکھا تو امیرغریب اوراس کے سوامختلف قتم کے لوگوں پرنظر پڑی تو آپ کہنے لگے کیا اچھا ہوتا کہ سب برابرایک ہی حالت کے ہوتے 'تو جواب ملا کہ بیاس لئے ہے کہ ہر مخص میری شکر گذاری کرے۔ آپ نے دیکھا کہان میں اللہ کے پیفیر بھی ہیں۔ان سے پھر علیحدہ ایک اور میثاق لیا گیا جس کا بیان آیت وَ إِذَا خَذُنَا مِنَ النَّبِيّنَ مِيثَاقَهُمُ الخ میں ہے-ای عام بیثاق کا بیان آیت فِطُرَتَ اللهِ ميں ہے-اى كے فرمان ہے هذَا نَذِيُرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاولى اللهِ على اللهِ مِن عَهْدٍ (منداحمه) حضرت مجابه' حضرت عکرمهٔ حضرت سعیدین جبیر' حضرت حسن' حضرت قیاده' حضرت سدی اور بهت سے سلف سے ان احادیث کے مطابق اقوال مروی ہیں طوالت سے بچنے کیلئے چنداصحاب کے نام درج کردیئے ہیں ماحصل سب کا یہی ہے جوہم نے بیان کردیا- کہاللہ تعالیٰ نے اولا د آ دم کو آپ کی پیٹھ سے نکالا' جنتی دوزخی الگ الگ کئے اور وہیں ان کواپنے رب ہونے پر گواہ کرلیا۔ یہ جن دوا حادیث میں ہے وہ دونوں مرفوع نہیں بلکہ موقوف ہیں-اس لئے سلف وخلف میں اس بات کے قائل گذرے ہیں کہ اس سے مراد فطرت پر پیدا کرنا ہے جیسے كه مرفوع اور سيح احاديث مين وارد ہے- يهي وجہ ہے كه مِنُ بَنِيّ ادَمَ ورمِنُ ظُهُو رِهِمُ كهاور نه من ادم اور من ظهره موتا ان كى سلیں اس روز نکالی سنی جو کہ کیے بعد دیگر مے مختلف قرنوں میں ہونے والی تھیں۔ جیسے فرمان ہے ھُوَالَّذِي جَعَلَكُمُ خَلَفِفَ الْأرُضِ الله بى في تهمين زمين مين دوسرون كاجانشين كيا ب-اورجگه بي تهمين زمين كاخليفه بنار با ب-

اور آیت میں ہے جیسے تہمیں دوسر ہے لوگوں کی اولاد میں کیا العرض حال و قال سے سب نے اللہ کے رب ہونے کا اقرار کیا-شہادت قولی ہوتی ہے جیسے آیت شَهِدُنَا عَلَى أَنْفُسِنَا مِن اورشہادت بھی حال سے ہوتی ہے جیسے آیت شهدِینَ عَلَى اَنْفُسِهِمُ بِالْكُفُرِ مِن یعنی ان کا حال ان کے تفرکی کھی اور کافی شہادت ہے۔اس طرح کی آیت وَ إِنَّهُ عَلَى ذَلِكَ لَشَهِيدٌ ہے۔اس طرح سوال بھی بھی بھی بھی ہے کہ ان ہے ہوتا ہے بھی حال ہے۔ جیسے فرمان ہے وَ انگُمُ مِّنُ کُلِّ مَاسَالُتُمُو وُاس نے تہمیں تمہارا منہ ما نگا دیا۔ کہتے ہیں کہ اس بات پر یہ دلیل بھی ہے کہ ان کے شرک کرنے پر یہ جمت ان کے خلاف پیش کی پس اگر یہ واقع میں ہوا ہوتا جیسا کہ ایک قول ہے تو چاہئے تھا کہ ہرایک کو یا وہوتا تا کہ اس پر جمت رہے اگر اس کا جواب یہ ہو کہ فرمان رسول سے خبر پالینا کافی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ جور سولوں کو تم بنیں مانے وہ رسولوں کی تکذیب کے علاوہ خود اس شہادت کو مستقل دلیل تھم ہرایا ہے لیس اس سے بہی ثابت ہوتا ہے کہ اس سے مراد فطرت ربانی ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے ساری مخلوق کو پیدا کیا ہے اور وہ فطرت تو حید باری تعالیٰ ہے اس کے فرما تا ہے کہ بیاس لئے کہم قیامت کے دن بینہ کہ سکو کہ ہم تو حید سے غافل تھے اور یہ بھی نہ کہ سکو کہ شرک تو ہمارے اگلے باپ دادوں نے کیا تھا' ان کے اس ایجاد کردہ گناہ پر ہمیں سز اکیوں؟ پھر تفصیل دار آیات کے بیان فرمانے کا راز ظاہر کیا کہ اس کون کر برائیوں سے باز آ جانا ممکن ہو جاتا ہے۔

وَاتُلُ عَلَيْهِمْ نَبَ الَّذِي التَيْنَ الْيَتِنَا فَاشَلَخَ مِنْهَا فَاتَبْعَهُ الشَّيْطُنُ فَكَانَ مِنَ الْغُوِيْنَ ﴿ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعُنَهُ بِهَا وَلَكِنَةَ الشَّيْطُنُ فَكَانَ مِنَ الْغُوِيْنَ ﴿ وَلَى الْكَلْبِ الْ الْكَلْبِ الْكَلْبُولُ الْقَوْمِ الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَذَّبُولُ الْمَوْنَ ﴿ اللَّذِيْنَ كَذَّبُولُ الْمِيْنَ كَذَّبُولُ الْمِيْنَ اللَّهُ وَالْمُونَ ﴿ اللَّهِ الْمُؤْلِ الْمَالِمُ الْمُؤْلِ الْمِيْلِ الْمَوْلِ الْمُؤْلِ الْمَالِكُ وَالْفُلُولُ الْمُؤْلِ الْمُؤْلِ الْمَالِكُ الْمُؤْلُ الْمَالِكُ الْمُؤْلِ الْمُؤْلِ الْمَالِكُ الْمُؤْلِ الْمَالِمُولُ الْمَالِكُ الْمُؤْلِ الْمَالِمُولُ الْمُؤْلِ الْمَالِكُ الْمُؤْلِ الْمَالِمُولُ الْمُؤْلِ الْمَالِمُولُ الْمُؤْلِ الْمُؤْلِ الْمُؤْلِ الْمُؤْلِ الْمُؤْلِ الْمُؤْلِ الْمَالِمُولُ الْمُؤْلِ الْمُؤْلِ الْمُؤْلِ الْمُؤْلُ الْمُؤْلِ الْمُؤْلِ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلِ الْمُؤْلِ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلِ الْمِؤْلِ الْمُؤْلِ الْمُؤْلِلْمُ الْمُؤْلِ الْمُولُ الْمُؤْلِ الْمُؤْلِ الْمُؤْلِلُولُ الْمُؤْلِلُ الْمُؤْلِلُولُ

انہیں اس شخص کا واقعہ بھی پڑھ سناؤ جے ہم نے اپنی نشانیاں دی تھیں کیکن وہ ان ہے الگ ہٹ گیا اور شیطان اس کے در پے ہو گیا' پس انجام کار وہ گراہوں میں جاملا O اگر ہم چاہتے تو نشانیوں کی وجہ سے اس کا مرتبہ بلند کرویتے لیکن اس نے تو پستی ہی کی طرف میلان کیا اور خواہش کے بیجھے لگ گیا' پس اس کی مثال کتے کی علا O اگر ہم چاہتے تو نشانیوں کی وجہ ماری آیتوں کو جھٹا تے رہتے ہیں' تو ان میں ہے کہ اگر اس پر مشقت لا دد ہے تو بھی ہائیتا رہے' اور چھوڑ دے جب بھی ہائیتا ہی رہے' بی مثال ہے ان لوگوں کی جو ہماری آیتوں کو جھوٹ بھتے ہیں در حقیقت وہ اپناہی نقصان کررہے ہیں O واقعات کو بیان کرتارہ' تا کہ بیٹوروفکر کرسکیں O بڑی بری مثال ہے ان لوگوں کی جو ہماری آیتوں کو جھوٹ بھتے ہیں در حقیقت وہ اپناہی نقصان کررہے ہیں O

بلعم بن باعورا: ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۱۵۱ – ۱۵۱) مروی ہے کہ جس شخص کاواقعدان آیات میں بیان ہور ہاہے اس کا نام بلعم بن باعورا ہے۔
یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کا نام ضی بن را بہ بھا 'یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ بلقاء کا ایک شخص تھا جواسم اعظم جا نتا تھا اور جبارین کے ساتھ بیت المقدس میں رہا کرتا تھا' یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ بی شخص تھا جس نے کلام اللہ کورک کر دیا تھا۔ پیشن بی اسرائیل کے علماء میں سے تھا'اس کی دعام قبول میں موایا کرتی تھی' بنی اسرائیل تحقیوں کے وقت اسے آگر دیا کر یا کرتے تھے'اللہ اس کی دعام قبول فر مالیا کرتا تھا' اسے حضرت موکی علیہ السلام نے مدین کے بادشاہ کی طرف اللہ کے دین کی دعوت دینے کے لئے بھیجا تھا'اس تھا مند بادشاہ نے اسے مکر وفریب سے اپنا گرویدہ کرلیا اور اس کے مدین جا ملا یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کا نام کی گاؤں کر دیتے اور بہت کچھانعام واکرام دیا' یہ بدنصیب دین موسوی کو چھوڑ کر اس کے فد بہ میں جا ملا یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کا نام

بلعام تھا' یہ بھی ہے کہ بیامیہ بن ابوصلت ہے۔ ممکن ہے یہ کہنے والے کی مرادیہ ہو کہ بیامیہ بھی اس کے مشابہ تھا'ا ہے بھی اگلی نثر یعتوں کاعلم تھا کیکن بیان سے فائدہ نہاٹھا سکا-خودحضور ﷺ کے زمانے کوبھی اس نے پایا ؓ آپ کی آیات بینات دیکھیں' معجز ےاپنی آنکھوں سے دیکھے لئے' ہزار ہا کودین حق میں داخل ہوتے دیکھا' لیکن مشرکین کے میل جول'ان میں امتیاز'ان میں دویتی اور وہاں کی سر داری کی ہوں نے اسے اسلام اور قبول حق سے روک دیا' اس نے بدری کا فروں کے ماتم میں مرشیئے کہے-لعنة اللہ بعض احادیث میں وارد ہے کہ اس کی زبان تو ا ہمان لا چکی تھی لیکن دل مومن نہیں ہوا تھا۔ کہتے ہیں کہ اس شخص سے اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا تھا کہ اس کی دعا نمیں جوبھی پہر کے گا'مقبول ہوں گی'اس کی بیوی نے ایک مرتبداس ہے کہا کدان تین دعاؤں میں سے ایک دعامیر ہے لئے کر'اس نے منظور کرلیا اور پوچھا کیا دعا کرانا جا ہتی ہو؟ اس نے کہا یہ کساللہ تعالی مجھے اس قدر حسن وخوبصورت عطافر مائے کہ مجھ سے زیادہ حسین عورت بنی اسرائیل میں کوئی نہ ہواس نے دعا ک اوروہ ایسی ہی حسین ہوگئ اب تواس نے پر تکا لے اور اپنے میاں کو تھن بے حقیقت سمجھنے لگی بڑے بردے لوگ اس کی طرف جھکنے لگے اور یہ بھی ان کی طرف ماکل ہوگئ اس سے یہ بہت کڑ ھااور اللہ ہے دعا کی کہ یا اللہ اے کتیا بناد ئے پیھی منظور ہوئی'وہ کتیا بن گئ اب اس کے بیچے آئے انہوں نے گھیرلیا کہ آپ نے غضب کیا اوگ ہمیں طعند ہے ہیں اور ہم کتیا کے بچے مشہور ہور ہے ہیں آپ دعا کیجئے کہ اللہ اسے اس کی اصلی حالت میں پھرے لا دے چنانچہاس نے وہ تیسری دعامجھی کرلی تینوں دعائیں یوں ہی ضائع ہو گئیں اور یہ خالی ہاتھ بے خبررہ گیا۔ مشہور بات تو یہی ہے کہ بنی اسرائیل کے بزرگوں میں سے بیالیٹ خص تھا۔ بعض لوگوں نے بیٹھی کہددیا ہے کہ بین بی تھا، پیٹھن جھوٹ ہے اور کھلا افترا ہے مروی ہے کہ حضرت موی علیہ السلام جب قوم جبارین سے لڑائی کے لئے بنی اسرائیل کی ہمراہی میں مھئے'انہی جبارین میں بلعام نامی میخص تھا'اس کی قوم اوراس کے قرابت دار چیاوغیرہ سباس کے پاس آئے اور کہا کہ موٹی اوراس کی قوم کے لئے آپ بددعا کیجیے' اس نے کہا پنہیں ہوسکتا اگر میں ایسا کروں گا تو میری دنیاوآ خرت دونو ں خراب ہوجا ئیں گی لیکن قوم سر ہوگئی' پیھی لحاظ مروت میں آ گیا' بددعا کی'اللہ تعالیٰ نے اس ہے کرامت چھین لی اورا سے اس کے مرتبے ہے گرادیا۔

پھرفر ما تا ہے کہاگر ہم چاہتے تو قادر تھے کہاہے بلندمر تبے پر پہنچا ئیں' دنیا کی آلائشوں سے پاک رکھیں'اپی دی ہوئی آیات کی تابعداری پر قائم کھیں لیکن دہ دنیدی لذتوں کی طرف جھک پڑایہاں تک کہ شیطان کا پورامرید ہوگیا'ا ہے بحدہ کرایا' کہتے ہیں کہاس بلعام تفير سور وًا عُراف _ بإره ٩

سے لوگوں نے درخواست کی کہ آپ حضرت موی اور بنی اسرائیل کے حق میں بددعا کیجئے اس نے کہاا چھامیں اللہ سے حکم لے لول جب اس نے اللہ تعالی سے مناجات کی تواسے معلوم ہوا کہ بنی اسرائیل مسلمان ہیں اور ان میں اللہ کے نبی موجود ہیں اس نے سب سے کہا کہ جھے بدرعا کرنے سے روک دیا گیا ہے انہوں نے بہت سارے تخف تحا نف جمع کرے اسے دیئے اس نے سب رکھ لئے ، پھر دوبارہ درخواست کی کہ ممیں ان سے بہت خوف ہے'آ پ ضرووران پر بددعا کیجیے'اس نے جوابدیا کہ جب تک میں اللہ تعالیٰ سے اجازت نہ لے لوں میں ہرگز یہ نہ کروں گا'اس نے پھراللہ سے مناجات کی لیکن اسے پچھ معلوم نہ ہوسکا'اس نے یہی جواب انہیں دیا تو انہوں نے کہا دیکھوا گرمنع ہی مقصور ہوتا تو آپ کوروک دیا جاتا جیسا کداس سے پہلے روک دیا گیا تھا اس کی بھی سجھ پیس آ گیا' اٹھ کر بددعا شرع کی اللہ کی شان ہے بددعا ان پر کرنے کی بجائے اس کی زبان ہے اپنی ہی قوم کے لئے بددعانگلی اور جب اپنی قوم کی فتح کی دعا مانگنا جا ہتا تو بنی اسرائیل کی فتح ونصرت کی دعا لکتی، قوم نے کہا، آپ کیا غضب کررہے ہیں؟ اس نے کہا، کیا کروں؟ میری زبان میرے قابو میں نہیں سنواگر سے مجے میری زبان سے ان کے لئے بدد عانگلی بھی تو قبول نہ ہوگی سنواب میں تمہیں ایک ترکیب بتا تا ہوں'اگرتم اس میں کامیاب ہو گئے توسمجھلو کہ بنی اسرائیل برباد ہو جائمیں گے۔تم اپنی نو جوان لڑکیوں کو بناؤسٹکھار کرا کے ان کے لشکروں میں جمیجواور انہیں ہدایت کر دو کہ کوئی ان کی طرف جھکے توبیا نکار نہ کریں۔ ممکن ہے بعجہ مسافرت بیلوگ زنا کاری میں مبتلا ہو جائیں اگریہ ہوا تو چونکہ بیترام کاری اللہ کو بخت ناپیند ہے اس وقت ان پرعذاب آ جائے گا اور بیتباہ ہوجائیں گے-ان بےغیرتوں نے اس بات کو مان لیا اور یہی کیا' خود بادشاہ کی بڑی حسین وجمیل لڑکی بھی بن شن کرنگلی' اسے ہدایت کردی گئی تھی کہ سوائے حضرت موسی کے اور کسی کوا پنانفس نہ سونے میں عور تیں جب بنی اسرائیل کے لشکر میں پہنچیں تو عام لوگ بے قابوہ و گئے حرام کاری سے کئے نہ سکے شنرادی بنی اسرائیل کے ایک سردار کے پاس پینچی اس سردار نے اس کڑکی پر ڈورے ڈالے سکن اس لڑکی نے انکار کیا'اس نے بتایا کہ میں فلاں فلاں ہوں'اس نے اپنے باپ سے پابلعام سے پچھوایا'اس نے اجازت دی' بیخبیث اپنا منہ کالا کرر ہاتھا جھے حضرت ہارون علیہ السلام کی اولا وہیں ہے کسی صاحب نے دیکھ لیا - اوراس نے اپنے نیزے سے ان دونو ل کو پرودیا' الله تعالی نے اس کے دست و بازوتو ی کردیئے اس نے یونہی ان دونوں کو چھدے ہوئے اٹھالیا 'لوگوں نے بھی انہیں دیکھا' اب اس شکریر رب کا عذاب طاعون کی شکل میں آیا اورستر ہزار آ دمی فورا ہلاک ہو گئے –بلعام اپنی گدھی پرسوار ہوکر چلا' وہ ایک شیلے پر چڑھے کررک گئی' اب بلعام اسے مارتا پیٹتا ہے لیکن وہ قدم نہیں اٹھاتی اس خرگدھی نے اس کی طرف دیکھا اور کہا مجھے کیوں مارر ہا ہے سامنے دیکھ کون ہے؟ اس نے ویکھا توشیطان تعین کھڑا ہوا تھا'بیاتر پڑا اور سجدے میں گر گیا' الغرض ایمان سے خالی ہو گیا' اس کا نام یا توبلعام تھا' یابلعم بن بإعوراياً ابن ابزيلا بن باعور بن شهوم بن قوشتم بن ماب بن لوط بن بإراون يلابن حران بن آ زرئيه بلقا كاركيس تفا اسم اعظم جانتا تفاليكن اخير میں دین حق سے ہٹ گیا۔واللہ اعلم ایک روایت میں ہے کہ قوم کے زیادہ کہنے سننے سے جب بیا پی گدھی پرسوار ہوکر بددعا کے لئے چلاتو اس کی گدھی بیٹھ گئ اس نے اسے مارپیٹ کراٹھایا ' کچھ دورچل کر پھر بیٹھ گئ اس نے اسے پھر مارپیٹ کراٹھایا ' گدھی کواللہ نے زبان دی' اس نے کہا تیراناس جائے تو کہاں اور کیوں جار ہا ہے اللہ کے مقابلے اس کے رسول سے لڑنے اور مومنوں کو نقصان ولانے جارہا ہے؟ د کھوتو سہی فرشتے میری راہ رو کے کھڑے ہیں'اس نے پھر بھی کچھ خیال نہ کیا' آ کے بڑھ گیا حبان نامی پہاڑی پر چڑھ گیا جہاں سے پنواسرائیل کالشکرسامنے ہی نظر آتا تھا'اب ان کے لئے بدوعا اور اپنی قوم کے لئے دعا کیں کرنے لگالیکن زبان الٹ گئ وعاکی جگہ بدوعا اور بددعائی جگددعا نکلنے لگی توم نے کہا کیا کررہے ہو؟ کہا بےبس ہوں اس وقت اس کی زبان فکل کرسینے پر لئکنے لگی اس نے کہا اومیری

دنیا بھی خراب ہوئی اور دین تو بالکل برباد ہوگیا۔ پھراس نے خوبصورت لؤکیاں بھیجنے کی ترکیب بتائی جیسے کہ اوپر بیان ہوا اور کہا کہ اگر ان
میں سے ایک نے بھی بدکاری کر لی تو ان پر عذاب رب آجائے گا۔ ان مورتوں میں سے ایک بہت ہی جین عورت جو کنانی تھی اور جس کا نام
کسمتی تھا، جوسورنا کی ایک رئیس کی بیٹی تھی وہ جب بنی اسرائیل کے ایک بہت بڑے سر دار زمری بن شلوم کے پاس سے گذری جوشمعون بن
یہ تقوب کی نسل میں سے تھا، وہ اس پر فریفتہ ہوگیا، دلیری کے ساتھ اس کا ہاتھ تھا ہے ہوئے حضرت مولی علیہ السلام کے پاس گیا اور کہنے لگا
یہ تقوب کی نسل میں سے تھا، وہ اس پر فریفتہ ہوگیا، دلیری کے ساتھ اس کا ہا تھا تھا ہے ہوئے حضرت مولی علیہ السلام کے پاس گیا اور کہنے لگا
گیا اور اس سے مند کا لاکر نے لگا، وہیں اللہ تعالیٰ نے ان پر طاعون بھیج دیا۔ حضرت فنی س بن عیز اربن ہارون اس وقت لفکر گاہ ہے ہیں باہر
گیا اور اس سے مند کا لاکر نے لگا، وہیں اللہ تعالیٰ نے ان پر طاعون بھیج دیا۔ حضرت فنی س بن عیز اربن ہارون اس وقت لفکر گاہ ہے ہیں باہر
گیا جوئے تھے جب آئے اور تمام حقیقت می تو ہے تاہر نظا کہنی کو کھ پر لگائے ہوئے تھے کہنے گیا یا للہ ہمیں معاف فر ہا، ہم پر سے
لیا اور اسے ہاتھ میں نیزہ لئے ہوئے اور تمام حقیقت میں تو ہے باہر نظا کہنی کو کھ پر لگائے ہوئے تھے کہنے گیا یا للہ ہمیں معاف فر ہا، ہم پر سے
لیو بادور فر ما 'و کھے لے ہم تیرے نافر ما ٹوں کے ساتھ ہی کرتے ہیں ان کی دعا اور اس قبل سے ساتھ ورائی اور ہوتم کا سب سے بہا پھل فنی میں کا اور اور وسال میں باعور اکا ذکر ان آئی بدیا میں باعور اکا ذکر ان آئی بدیا میں باعور اکا ذکر ان آئی بدیا میں باعور اکا ذکر ان آئی در ان اور دست اور سرکی اور ہوتم کا سب سے پہلا پھل فنیا صل کو دیا کرتے ہیں اس باعد میں باعور اکا ذکر ان آئی ہے تیں ہی ہوراکور ان آئی اور دست اور سرکی اور ہوتم کا سب سے پہلا پھل فنیا صل کا اور کودیا کرتے ہیں اس باعد میں باعور اکا ذکر ان آئی ہی تھی ہیں۔

فرمان ہے کہ اس کی مثال سے کی ہے کہ خالی ہے تو ہائیتا ہے اور دھتکارا جائے تو ہائیتا رہتا ہے۔ یا تو اس مثال سے یہ مطلب ہے کہ بلعام کی زبان بیچ کولئک پڑی تھی جو پھراندرکو فہ ہوئی' کتے کی طرح ہائیتا رہتا تھا اور زبان با ہرائکا نے رہتا تھا' یہ بھی معنی ہیں کہ اس کی زبان ضلالت اور اس پر جے رہنے کہ مثال دی کہ اسے ایمان کی دعوت علم کی دولت غرض کسی چیز نے برائی سے نہ ہٹایا' جیسے کتے کی اس کی زبان لئنے کی حالت برابر قائم رہتی ہے خواہ اپنے پاؤں تلے روندوخواہ چھوڑ دو۔ جیسے بعض کفار مکہ کی نسبت فرمان ہے کہ آئیس وعظ و پند کہنا نہ کہنا سب برابر ہے' آئیس ایمان نصیب نہیں ہونے کا اور جیسے بعض منافقوں کی نسبت فرمان ہے کہ ان کے لئے تو استعفار کریا نے کر' اللہ آئیس نہیں ہوئے گا۔ یہ بھی مطلب اس مثال کا بیان کیا گیا ہے کہ ان کا فرون 'منافقوں اور گر اہ لوگوں کے دل بود سے اور ہدایت سے خالی ہیں یہ بھی مطمئن نہیں ہوتے۔

پھراللہ عزوجل اپنے نبی کو تھم دیتا ہے کہ تو انہیں پندونھیے تکرتارہ کا کہ ان میں سے جو عالم ہیں وہ غوروفکر کے اللہ کی راہ پرآ جا کیں اور یہ سوچیں کہ بلعا م ملعون کا کیا حال ہوا وین علم جیسی زبردست دولت کو جس نے دنیا کی تفلی راحت پر کھودیا آ خرنہ یہ ملانہ وہ وونوں ہاتھ خالی رہ گئے ای طرح یہ علماء یہود جوانی کتابوں میں اللہ کی ہدایات پڑھر ہے ہیں آپ کے اوصاف کھے پاتے ہیں انہیں چاہئے کہ دنیا کی طمع میں پھنس کراپنے مریدوں کو پھائس کر پھول نہ جا کیں ورنہ یہ بھی اس کی طرح دنیا میں کھود نے جا کیں گے۔ انہیں چاہئے کہ اپنی علیت کی طمع میں پھنس کراپنے مریدوں کو پھائس کر پھول نہ جا کیں ورنہ یہ بھی اس کی طرح دنیا میں کھود نے جا کیں اور کہ کھار کی کسی بری مثالیں ہیں ۔ نے فائدہ اٹھا کئیں۔ سب سے پہلے تیری اطاعت کی طرف جھی میں اور دوسر بے لوگوں پر حق کو ظاہر کریں 'دکھ لوکہ کھار کی کسی بری مثالیں ہیں گہرتوں کی طرح سے خوت کے میں اور دوسر بھی علم وہدایت کو چھوڑ کرخوا ہش نفس کے پورا کرنے میں لگہ جائے وہ بھی کا موہدایت کو چھوڑ کرخوا ہش نفس کے پورا کرنے میں لگہ جائے وہ بھی کے دوسے کو جی کو پھر لے لینے والا کے کی طرح نے جائے دو بھی کہ ہوئی چیز کو پھر لے لینے والا کے کی طرح نے جوتے کر کے چاٹ لیتا ہے۔ پھر فر ماتا ہے کہ گانا ہگار لوگ اللہ کا کچھ بگاڑتے نہیں 'یہ تو اپنا ہی خمارہ کرتے ہیں' طاعت مولی' اتباع ہدی ۔ جوتے کر کے چاٹ لیتا ہے۔ پھر فر ماتا ہے کہ گانا ہگار لوگ اللہ کا کچھ بگاڑتے نہیں' یہ تو اپنا ہی خمارہ کرتے ہیں' طاعت مولی' اتباع ہدی ۔

ہٹا کرخواہش کی غلامی اور دنیا کی جا ہت میں پڑ کراینے دونوں جہان خراب کرتے ہیں۔

مَنْ يَهَٰدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهَدِيْ وَمَنْ يُضَلِلْ فَاوَلَيْكَ هُمُ النحسِرُونَ ٥ وَلَقَدُ ذَرَانَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ الْحُسِرُونَ ٥ وَلَقَدُ ذَرَانَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ الْحُسِرُونَ لَهُمْ قَالُونِ لَا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ آعَيُكُ لَا يُبْصِرُونَ بِهَا * وَلَهُ مُ أَذَانُ لا يَسْمَعُونَ بِهَا أُولَلِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلَ هُمْ أَضَالُ الْوَلَيْكَ هُوَ الْعُفِلُونِ

راہ راست پرتو وہی ہیں جنہیں اللّٰہ ہدایت دے دےاور جنہیں وہ بے راہ کر دے وہ تخت نقصان اٹھانے والے ہیں 🔾 اور ہم نے بہت انسان اور جنات جہنم کے لئے ہی پیدا کئے ہیں ان کے دل تو ہیں لیکن ان سے بچھتے نہیں ان کی آئکھیں بھی ہیں لیکن ان سے د کھتے بھا لئے نہیں ان کے کان بھی ہیں لیکن من ان میں مجی نہیں میر وچو یا وّل کی طرح کے ہیں بلکدان ہے بھی گئے گذرئے یہی لوگ تو پورے غافل اور بے خبرر ہے ہیں 🔾

بهترين دعا: ١٤٨ الله ١٤٨ ر آيت: ١٤٨) رب جنهيس راه د كھائے انہيں كوئى بےراہ نہيں كرسكتا اور جےوہ ہى غلط راه پر ڈال دے اس كى شوى قسمت میں کیا شک ہے؟ اللہ تعالیٰ جو جا ہتا ہے وہ ہوتا ہے اور جووہ نہ جا ہے وہ نہیں ہوسکتا ۔ ابن مسعودٌ کی حدیث میں ہے کہ سب تعریفیں اللہ بی کے لئے ہیں ہم اس کی حمد بیان کرتے ہیں اور اس سے مدد چاہتے ہیں اور اس سے ہدایت طلب کرتے ہیں اور اس سے بخشش ما تگتے ہیں ہم ا پے نفس کی شراتوں سے اللّٰہ کی پناہ لیتے ہیں اور اپنے اعمال کی برائیوں ہے بھی اللّٰہ کے راہ دکھائے ہوئے کوکوئی ہے کانہیں سکتا اور اس کے تحمراہ کئے ہوئے کوکوئی راہ راست پر لانہیں سکتا' میں گواہی دیتا ہوں کہ معبود صرف اللہ ہی ہے'وہ اکیلا ہے'اس کا کوئی شریک نہیں اور میری گواہی ہے کہ محمد (علیقہ)اس کے بند ہاوراس کے رسول ہیں-(منداحمد غیرہ)

الله تعالی عالم الغیب ہے: 🌣 🌣 🕽 تیت:۱۷۹) بہت ہے انسان اور جن جہنمی ہونے والے ہیں اور ان سے دیسے ہی اعمال سرز دہوتے میں مخلوق میں سے کون کیے عمل کرے گا؟ بیوعلام الفیوب کوان کی پیدائش سے پہلے ہی معلوم ہوتا ہے' پس اپنے علم کے مطابق اپنی کتاب میں آسان وزمین کی بیدائش سے بچاس ہزار برس مبلے ہی لکھ لیا- جبکہ اس کاعرش یانی پرتھا جیسا کہ سیح مسلم شریف کی حدیث میں ہے۔ ایک اور دایت میں ہے کہ مضور ایک انصاری نابالغ سے کے جنازے پر بلوائے گئے تو میں نے کہا کہ مبارک ہواس کو بیتو جنت کی چڑیا ہے نہ برائی کی شہرائی کا وقت پایا' آپ نے فرمایا کچھاور بھڈی ؟ س اللہ تعالی نے جنت کواور جنت والوں کو پیدا کیا ہے اور انہیں جنتی مقرر کر دیا ہے حالانکہ کہ دہ ابھی اپنے بابوں کی پیٹھوں میں ہی تھے اس طرح اس نے جہنم بنائی ہے اور اس کے رہنے والے پیدا کیے ہیں انہیں اس لیے مقرر كرديا بدرآ ل حاليكه وه اپنج بابول كي پشت ميس بي بي-

بخاری ومسلم کی حدیث میں ہے مال کے رحم میں اللہ تعالی اپنا فرشتہ جمیجتا ہے جواس کے تھم سے حیار چیزوں یعنی روزی عمر عمل اورنیکی یا بدی کولکھ دیتا ہے۔ یہ بھی بیان گذر چکا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اولا د آ دم کو پشت آ دم سے نکالا تو ان کے دو جھے کر دیئے' دا نیں والے اور بائیں والے اور فرمادیا پیجنتی ہیں اور مجھے کوئی پر داہ نہیں اور پیمنی ہیں اور مجھے کوئی پر واہ نہیں – اس بارے میں بہت ی احادیث ہیں اور تقدیر کا مسلد کوئی معمولی مسله نہیں کہ یہاں پورا بیان ہو جائے۔ یہاں مقصدیہ ہے کہ ایسے خالی از خیرمحروم قسمت لوگ کی چیز سے فائدہ نہیں اٹھاتے 'تمام اعضاء ہوتے ہیں لیکن تو تئی سب سے چھن جاتی ہیں اندھے' ہہرے' کو تلے بن کر زندگی گڑ سے میں بی گذار دیتے ہیں اگران میں خیر باتی ہوتی تو اللہ اپنی با تیں انہیں سنا تا بھی' بیتو خیر سے بالکل خالی ہو گئے بن کر زندگی ان سن کر جاتے ہیں 'آ تکھیں بی نہیں بلکہ دل کی آ تکھیں اندھی ہوگئی ہیں۔ رحمان کے ذکر سے مندموڑ نے کی سزایہ لی ہے کہ شیطان کے بھائی بن گئے ہیں' راہ حق سے دور جا پڑے ہیں گرسمجھ بہی رہ ہم سچاور صحیح راستے پر ہیں۔ ان میں اور چو پائے جانوروں میں کوئی فرق نہیں نہ بیت کو دیکھیں اور نہ ہدایت کو دیکھیں' نہ اللہ کی باتوں کو سوچیں۔ چو پائے بھی تو اپ حواس دنیا کے کام میں میں کوئی فرق نہیں نہ بیت فکر عقبی سے 'داہ مولا سے عافل' کو نگے اور اندھے ہیں۔ جیسے فر مان ہے وَ مَنلُ الَّذِیُنَ کَنَدُولُ اللّٰذِیُ اللّٰذِیُ اللّٰہ ہُونَ ہُوں کی ہے جواس کے چیچھے گلار ہاہے جودر حقیقت سنتی ونتی خاک بھی نہیں۔ ہاں صرف شوروغل تو اس کے کان میں پڑتا ہے۔ چو پائے آواز تو سنتے ہیں لیکن کیا کہا؟

پھرتر تی کر کے فرما تا ہے کہ بیتوان چوپایوں سے بھی بدترین ہیں کہ چوپائے گونہ بھیں' کین آواز پرکان تو کھڑے کردیتے ہیں' اشاروں پر حرکت تو کرتے ہیں' بیتواپنے مالک کواتنا بھی نہیں بھتے' اپنی پیدائش کی غایت کو آج تک معلوم ہی نہیں کیا' جبی تواللہ سے کفر کرتے ہیں اور غیراللہ کی عبادت کرتے ہیں' اس کے برخلاف جواللہ کا مطبح انسان ہووہ اللہ کے اطاعت گذار فرشتے سے بہتر ہے اور کفار انسان سے چوپائے جانور بہتر ہیں' ایسے لوگ یورے غافل ہیں۔

وَلِلهِ الْأَنْمَا الْحُسْنَى فَادْعُوهُ بِهَا وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُونَ فِيَ الْحَارِيْنَ يُلْحِدُونَ فِي الْمُحْدُونَ فِي الْمُحْدُونَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴾ الشمَايِه سيُجْزَوُنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴾

الله بى كے لئے ہيں تمام بہترين نام كى ان نامول سے تم اسے پكارا كرؤائيس چھوڑ دوجواس كے نامول يس كج روى كرتے ہيں وہ اپنے كئے كا بدله ضرور ديئے جائيں گے 🔾 جائيں گے 🔾

اساء الحنى: المراحة ا

بیصدیث غریب ہے۔ پچھ کی زیادتی کے ساتھ ای طرح بینام ابن ماجد کی صدیث میں بھی وارد ہیں۔بعض بزرگوں کا خیال ہے کہ

راديول نے بينام قرآن سے چھانٹ ليے ہيں-والله اعلم-بيريا در ہے كديمي نانوے نام الله كے بول اور ند بول بير بات نہيں-منداحم ميں ے رسول اللہ علیہ فرماتے ہیں جے بھی بھی کوئی غم ورخ پنچ اوروہ یہ دعا کرے اللهم انی عبدك ابن عبدك ابن امتك ناصيتي

بيدك ماض فيّ حكمك عدل فيّ قضا ؤك اسألك بكل اسم هو لك سميت به نفسك و انزلته في كتابك

او علمته احدا من خلقك او استأثرت به في علم الغيب عندك ان تجعل القران العظيم ربيع قلبي ونور

صدری و جلاء حزنی و ذهاب همی- توالله تعالی اس عِم ورنج کودورکرد مے گااوراس کی جگرراحت و توثی عطافر مائے گا-آپ

ے سوال کیا گیا کہ پھر کیا ہم اسے اوروں کو بھی سکھا کیں؟ آپ نے فرمایا بے شک جواسے سنے اے جائے کہ دوسروں کو بھی سکھائے - امام ابوحاتم بن حبان بستی بھی ای روایت کواس طرح اپنی تھیج میں لائے ہیں-امام ابو بکر بن عربی بھی اپنی کتاب عارضة الاحوذی فی شرح التر ندی

میں لکھتے ہیں کہ جیش لوگوں نے اللہ تعالی کے اسام حسنی کتاب وسنت سے جمع کیے ہیں جن کی تعداد ایک ہزارتک پہنچ گئی ہے واللہ اعلم-

اللّٰد کے ناموں سے الحاد کرنے والوں کو چھوڑ دو جیسے کہ لفظ اللّٰہ سے کا فروں نے اپنے بت کا نام لات رکھااور عزیز سے مشتق

کر کے عزی نام رکھا۔ یہ بھی معنی ہیں کہ جواللہ کے ناموں میں شریک کرتے ہیں'انہیں چھوڑ دو' جوانہیں جھٹلاتے ہیں'ان سے منہ موڑ

لو- الحاد کے لفظی معنی ہیں درمیانۂ سید ھے راہتے ہے ہٹ جانا اور گھوم جانا - اس لیے بغلی قبر کولحد کہتے ہیں کیونکہ سیدھی کھدائی ہے ہٹا

کر بنائی جاتی ہے۔

وَمِمَّنْ خَلَقْنَا أُمَّةُ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ ٥

ہماری مخلوق میں ایک ایس جماعت بھی ہے جودین حق کی ہدایت کرتے ہیں اور ای پر انساف کرتے ہیں 🔾

امت محمد عَلِينَةِ كِ اوصاف: 🌣 🌣 (آيت: ١٨١) ليني بعض لوگ حق وعدل پر قائم بين حق بات ہي زبان ہے نکالتے بين حق کام ہی کرتے ہیں' حق کی طرف ہی اورول کو بلاتے ہیں' حق کے ساتھ ہی انصاف کرتے ہیں-اوربعض آثار میں مروی ہے کہ اس سے مراد امت محمد یہ ہے چنانچہ حضرت قتارہؓ فرماتے ہیں' مجھے بیروایت کینچی ہے کہ جب نبی ﷺ اس آیت کی تلاوت فرماتے تو فرماتے کہ بیتمہارے لیے ہےتم سے پہلے بیدوصف قوم مویٰ کا تھا۔ رہیج بن انسُّ فرماتے ہیں کہ حضور گاارشاد ہے میری امت میں ہے ایک جماعت حق پر قائم رہے گی یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ بن مریم اترین وہ خواہ بھی بھی اتریں - بخاری ومسلم میں ہے آپ فرماتے ہیں میری امت کا ایک گروہ ہمیشدی پر ظاہرر ہے گا'انہیں ان ہے دشمنی کرنے والے پھے نقصان نہ پہنچا سکیں گے بیہاں تک کہ قیامت آ جائے گی-ایک اور روایت میں ہے کہ یہاں تک کہ اللہ کا امرآ جائیگا' وہ ای پر میں گے۔ ایک اور روایت ہے (اس وقت)وہ شام میں ہوں گے۔

عَذَّبُواْ بِالْتِتَ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَيْثُ لا

يَعْلَمُونَ ﴾ وَامْلِي لَهُمْ ۖ إِنَّ كَيْدِى مَتِيْنٌ ﴿ أُولَمُ يَتَفَكَّرُوا ﴿ مَا بِصَاحِبِهِمْ مِنْ جِنَّاةٍ ۚ اِنْ هُوَ الْآ نَذِيْرُ

جولوگ ہماری آیوں کوجھوٹ جانتے ہیں' ہم انہیں آ ہتہاں طرح تھیٹتے جائیں گے کہ انہیں علم بھی نہ ہو- اور میں انہیں ڈھیل دوں گا' میری تدبیر بہت ہی مضبوط ہے O کیاانہوں نے بھی اس بات کوئیں سوچا کہان کے رفیق کوکی طرح کی دیوا گلی نہیں' وہ تو صاف صاف آگاہ کرنے والا ہی ہے O

صدافت رسالت پرالقدی لوائی: بین بین الد بین الله بین این این المحرول نے بھی اس بات پرعورکیا کہ جناب رسول الله بین میں جنون کی کوئی بات ہی ہے؟ جیسے فرمان ہے قُلُ إِنَّمَا اَعِظُكُمُ بِوَاحِدَةٍ اللهٰ آوَمِری ایک بات تو مان لؤذرای در خلوص کے ساتھ الله کو حاضر جان کرا کیلے وکیے غورتو کرو کہ جھے میں کون سادیوا نہ بن ہے؟ میں تو شمیس آنے والے خت خطرے کی اطلاع دے رہا ہوں کہ اس سے ہو شیار رہو- جب تم بیکرو گے تو خوداس نتیجے پر پہنچ جاؤ کے کہ میں مجنول نہیں بلکہ الله کا پیغام دے کرتم میں بھیجا گیا ہوں۔حضور نے ایک مرتبہ صفا کہاڑ پر چڑھ کرقریشیوں کے ایک ایک الگ نام لے کرانہیں اللہ کے عذا بوں سے ڈرایا اورائی طرح صبح کردی تو بعض کہنے لگے کہ

د بوانه ہو گیا ہے اس پر بیرآ بت اتری------

آوَلَـمْ يَنْظُرُوا فِي مَلَكُوْتِ السَّمَوْتِ وَالْأَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْ شَيْ قُلْ قَانَ عَلَى آنَ يَّكُونَ قَادِاقْتَرَبَ اللهُ مِنْ شَيْ قَلْ قَانَ عَلَى آنَ يَّكُونَ قَادِاقْتَرَبَ اللهُ مَنْ يَّكُولِ الْجَلَهُمُ وْ فَهَايِ حَدِيْثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ هِ مَنْ يَّصْلِلِ اللهُ فَكَلَا هَادِي لَهُ وَيَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ هَا الله فَكَلَا هَادِي لَهُ وَيَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ هَا الله فَكَلَا هَادِي لَهُ وَيَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ هَا الله فَكَلَا هَادِي لَهُ وَيَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ هَا الله فَكَلَا هَادِي لَهُ وَيَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ هَا الله فَكَلَا هَادِي لَهُ وَيَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ هَا الله فَكَلَا هَادِي لَهُ وَيَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ هَا اللهُ فَكَلَا هَادِي لَهُ اللهُ عَلَى الله فَهُ اللهُ فَيَ اللهُ عَلَى الْوَلَالُونَ الْعَلَاقُونَ هَا عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى الْعَلَى الْعَلَاقُونَ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى الْعَلَاقُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى الْعَلَاقُ عَلَى الْعَلَاقُ عَلَى الْعُولِ اللّهُ عَلَى الْعَلَاقُ عَلَى الْعَلَاقِي عَلَاقُونَ عَلَاهُ عَلَى الْعَلَاقِ عَلَى الْعَلَى الْعَلَى الْعَلَاقِي عَلَاقُ عَلَى الْعَلَاقُ عَلَى الْعَلَيْدُ عَلَى الْعَلَاقُ عَلَى الْعَلَى الْعَلَيْدُونُ عَلَى الْعَلَاقِ عَلَى الْعَلَى الْعَلَاقُ عَلَى الْعَلَاقُ عَلَيْ الْعَلَاقُ عَلَى الْعَلَى الْعَلَاقُ عَلَى الْعَلَاقُ عَلَى الْعَلَاقُ عَلَى الْعَالِقُ عَلَى الْعَلَى الْعَلَى الْعَلَى الْعَلَاقُ عَلَى الْعَلَاقِ عَلَى الْعَلَى الْعَلَاقُ عَلَى الْعَلَى الْعَلَى الْعَلَاقُ عَلَى الْعَلَى الْعَلَاقُ عَلَى الْعَلَى الْعَلَى الْعَلَى الْعَاقِ عَلَى الْعَلَى الْعَلَاقُ عَلَى الْعَلَاقُ عَلَى الْعَلَى الْعَلَى الْعَلَاقُ عَلَى الْعَلَاقُ عَلَى الْعَلَى الْعَلَاقُ عَلَا عَلَى الْعَلَاقُ عَلَى الْعَلَاقُ عَلَى الْعَلَاقُ عَلَى الْعَلَى الْعَلَاقُ عَلَى الْعَلَى الْعَلَاقُ عَلَى الْعَلَاقُ عَلَى

کیاانہوں نے بھی آسان وزمین کی مملکت میں اوراللہ کی پیدا کی ہوئی کسی چیز میں بھی غورنہیں کیا؟ اوراس بات پر کیمکن ہے ان کی اجل قریب ہی آگئی ہو؟ پھراب بیاس کے بعد کس بات پرایمان لائیں گے؟ ۞ اللہ کے بہکائے ہوئے کارہنما کوئی ٹہیں آنہیں تو اللہ تعالیٰ سرکشی میں ہی سرگرواں چھوڑ ویتا ہے ۞

شیطانی چکر: ﷺ (آیت: ۱۸۵) اللہ تعالی جل شانہ کی اتنی بڑی وسے بادشاہت میں سے اور زمین وآسان کی ہرطرح کی مخلوق میں سے 'کسی ایک چیز نے بھی بعد ازغور وفکر انہیں بیتو فیق نہ دی کہ بیہ با ایمان ہو جاتے؟ اور رب کو بے نظیر و بے شبہ واحد وفر د مان لیتے؟ اور جان لیتے کہ اتنی بڑی خلق' کا خالق' اسے بڑے ملک کا واحد ما لک ہی عبا دتوں کے لائق ہے؟ پھر بیایان قبول کر لیتے اور اس کی عبا دتوں میں لگ جاتے اور شرک و کفر سے یک موہ وجاتے؟ انہیں ڈر لگنے لگا کہ کیا خبر ہماری موت کا وقت قریب ہی آگیا ہو؟ ہم کفر پر ہی مرجا کیں تو ابدی سزاؤں میں پڑ جا کیں؟ جب انہیں اتنی نشانیوں کے دیچہ لینے کے بعد 'اس قدر با تیں سمجھا دیے کے بعد بھی ایمان و یعین نہ آیا' اللہ کی کتا ب اور اس کے رسول گے جانے کے بعد بھی بیراہ داست پر نہ آئے تو اب کس بات کو مانیں گے؟ - مند کی ایک حدیث میں ہے - رسول اللہ فرماتے ہیں کہ معراج والی رات جب میں ساتویں آسان پر پہنچاتو میں نے دیکھا کہ گویا او پر کی طرف بکلی کی حدیث میں ہے - رسول اللہ فرماتے ہیں کہ معراج والی رات جب میں ساتویں آسان پر پہنچاتو میں نے دیکھا کہ گویا او پر کی طرف بکلی کی حدیث میں ہے - رسول اللہ فرماتے ہیں کہ معراج والی رات جب میں ساتویں آسان پر پہنچاتو میں نے دیکھا کہ گویا او پر کی طرف بکلی کی حدیث میں ہے - رسول اللہ فرماتے ہیں کہ معراج والی رات جب میں ساتویں آسان پر پہنچاتو میں نے دیکھا کہ گویا او پر کی طرف بکلی کی

کڑک اور کھڑ کھڑا ہٹ ہور ہی ہے۔ میں پچھا ہے لوگوں کے پاس پہنچا جن کے پیٹ بڑے بڑے گھروں جتنے او نچے تھے جن میں سانپ پھرر ہے تھے جو باہر سے ہی نظر آتے تھے' میں نے حضرت جرائیل سے دریافت کیا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا بیہودخور ہیں' جب میں وہاں سے اتر نے لگا تو آسان اول پر آکر میں نے دیکھا' نیچے کی جانب دھواں' غبار اور شور وغل ہے' میں نے پوچھا بہ کیا ہے؟ جبرئیل نے کہا بیشیاطین ہیں جو اپنی خرمستوں اور دھینگا مشتوں سے لوگوں کی آئکھوں پر پر دے ڈال رہے ہیں کہ وہ آسان وزمین کی بادشا ہت کی چیزوں میں غور وفکر نہ کر سکیں' اگر میہ بات نہ ہوتی تو وہ ہڑے بجائبات دیکھتے۔ اس کے ایک راوی علی بن زید بن جدعان کی بہت ہی روایات مشکر ہیں۔

میری نشانیاں اور تعلیم گراہوں کے لیے بے سود ہیں: ﴿ ﴿ آیت:۱۸۱) جس پر گمرانی لکھ دی گئی ہے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا'وہ چاہے ساری نشانیاں دیکھ لے لیکن بے سوڈاللہ کا ارادہ جس کے لیے فٹنے کا ہوتو اس کا کوئی اختیار نہیں رکھتا- میراعتم تو یہی ہے کہ آسان وز مین کی میری بے ثمارنشانیوں پڑور کرولیکن بیرظا ہرہے کہ آیات اور ڈراوے بے ایمانوں کے لیے سود مند نہیں-

يَسْتَاوُنَكَ عَنِ السَّاعَةِ آيَانَ مُرْسِهَا قُلُ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَجِّنَ لَا يُجَلِيْهَا لِوَقْتِهَا اِلَّا هُوَ ثَقُلَتَ فِي السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ لَا تَاتِيكُمُ اِلَّا بَغْتَةً لِيَسْلُونَكَ كَانَّكَ حَفِيًّ عَنْهَا قُلُ اِنْمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللهِ وَلٰكِنَ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ هِ

تھے سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ اس کا قائم ہونا کب ہے؟ تو جواب دے کہ اس کاعلم تو صرف میرے پروردگارکے پاس ہی ہے وہ بی اے اس کے مقررہ وقت پر ظاہر کردے گا' وہ تو زمین و آسان میں گراں ہورہی ہے' وہ تمہارے پاس اچا تک ہی آجائے گی' اس طرح تھے سے دریافت کر رہے ہیں کہ گویا تو اس سے واقف ہے' صاف کہدے کہ اس کاعلم اللہ دی کے پاس ہے کیکن اکٹر لوگٹیس سیجھے 🔿

قیامت کب اور کس وقت؟ ہی ہی ہی است کے است کے است کے است کرنے والے قریش بھی تھے اور یہودی بھی لیکن چونکہ یہ آ سے بوتو اس کا اسلیے ٹھیک یہی ہے کہ قریشیوں کا سوال تھا چونکہ وہ قیامت کے قائل ہی نہ تھے اس لیے اس تیم کے سوال کیا کرتے تھے کہ اگر سچ بوتو اس کا ٹھیک وفت بتا د وا دھر بے ایمان اس کی جلدی مچارہ ہیں اوھر ایما نمارا ہے قت جان کر اس سے ڈرر ہے ہیں بات یہ ہے کہ جنہیں اس میں بھی شک ہے دور دراز کی گراہی میں تو وہی ہیں۔ پوچھا کرتے تھے کہ قیامت واقع کب ہوگی؟ جواب سمایا گیا کہ اس کے حکے وفت کا ملم سوائے اللہ کے کی کوئیں وہی اس کے حکے وقت کا ملم نے میں ہونے کا وقت معلوم نہیں اس کا علم زمین و سوائے اللہ کے کی کواس کے واقع ہونے کا وقت معلوم نہیں اس کا علم زمین و آسان پر بھی بھاری ہے ان کی رہنے والی ساری تعلوق اس علم سے خالی ہے وہ جب آ کے گی سب پرایک ہی وقت واقع ہوئی سب کو خرر ہوجائے گائیاڑ اڑنے گئیں گئاتی لیے وہ ساری تعلوق پر گرال گذر رہوجائے گائیاڑ اڑنے گئیں گئاتی لیے وہ ساری تعلوق پر گرال گذر رہوجائے گائیاڑ اڑنے گئیں گئاتی لیے وہ ساری تعلوق پر گرال گذر رہوجائے گائی ہاڈ اڑنے گئیں گئاتی سے وہ سراس سے عاجز اور بے خبر ہیں وہ تو رہی ہے اس کے واقع ہونے کے گوئی برگ سب کی بے خبری میں ہی آئے گئ کوئی برگ سے برزگ فرشتہ کوئی بڑے سے بڑا پیغیر بھی اس کے آئے کے وقت کا عالم نہیں وہ تو سب کی بے خبری میں ہی آئے گئ کوئی برگ سب کی بے خبری میں ہی آئے گ

حضور تالی فی فرماتے ہیں و نیا کے تمام کام حسب دستور ہور ہے ہوں گے جانوروں والے اپنے جانوروں کے پانی پینے والے حوض درست کررہے ہوں گے تجاری شریف میں ہے کہ حوض درست کررہے ہوں گے تجاری شریف میں ہے کہ قیامت قائم ہونے سے پہلے سورج مغرب سے لکے گا'اسے دیکھتے ہی سب لوگ ایمان قبول کرلیں گے' لیکن اس وقت کا ایمان ان کے لیے بسود ہوگا' جو اس سے پہلے نیمیاں نہ کی ہوں۔ قیامت اس طرح دفعا آ جائے گی کہ ایمان نہ لائے ہوں اور جنہوں نے اس سے پہلے نیمیاں نہ کی ہوں۔ قیامت اس طرح دفعا آ جائے گی نہ بی تریدو کہ ایک شخص کیڑا پھیلائے دوسرے کو دکھا رہا ہوگا اور دوسرا دیکھر ہا ہوگا' بھاؤ تاؤ ہور ہا ہوگا کہ قیامت آ جائے گی' کوئی حوض درست کر رہا ہوگا کہ قیامت آ جائے گی' کوئی حوض درست کر رہا ہوگا کہ قیامت آ جائے گی' کوئی حوض درست کر رہا ہوگا۔ قامت آ جائے گی' کوئی حوض درست کر رہا ہوگا۔ قامت آ جائے گی' کوئی حوض درست کر رہا ہوگا۔ ایک جانوروں کو مانی نہ ملا دکا ہوگا کہ قیامت آ جائے گی' کوئی اقداد گا۔ گا۔ تھا من اوروں کو مانی نہ ملا دکا ہوگا کہ قیامت آ جائے گی' کوئی اقداد گا۔ گا۔ ہوئے ہوگا' ابھی مند میں نہ ڈالا ہوگا کہ قیامت آ جائے گی۔ گامت آ جائے گی۔ گوئی مند میں نہ ڈالا ہوگا کہ قیامت آ جائے گی۔

کہ ایک سی پر اپسیلائے دوسرے و دھا رہا ہوہ اور دوسرا دیھر ہا ہوہ جاو ہا و ہور ہا ہوہ کہ جائے گئ کوئی حوض درست کر رہا ہو فروخت کرسکیس کے نہ کپڑے کی تہہ کرسکیس کے کوئی دور ہدو ہو کہ آرہا ہوگا ' پی نہ سکے گا کہ قیامت آجائے گئ کوئی حوض درست کر رہا ہو گا'ابھی جانوروں کو پانی نہ پلاچکا ہوگا کہ قیامت آجائے گئ کوئی لقمہ اٹھائے ہوئے ہوگا'ابھی منہ میں نہ ڈالا ہوگا کہ قیامت آئم ہوجائے مسلم شریف میں ہے'آ دمی دور ہوکا کٹورا (برتن) اٹھا کر بینا چاہتا ہوگا'ابھی منہ سے نہ لگا پائے گا کہ قیامت قائم ہوجائے گی' کپڑے کے خریدار بھی سودانہ کر بچے ہوں گے کہ قیامت آجائے گی' حوض دالے بھی لیپا پوتی کررہے ہوں مے کہ قیامت برپا ہو

گئ کپڑے کے خریدار بھی سودا نہ کر چکے ہوں گے کہ قیامت آ جائے گئ حوض دالے بھی لیپا پوٹی کررہے ہوں گے کہ قیامت ہرپا ہو جائے گی - تھھ سے اس طرح پوچھتے ہیں گویا توان کاسچار فیق ہے ٹیرے بکے دوست ہیں اس طرح پوچھتے ہیں گویا کہ تجھے اس کا حال معلوم ہے حالانکہ کسی مقرب فرشتے یا نبی یارسول کواس کاعلم ہرگز نہیں - قریشیوں نے ریبھی کہا تھا کہ حضور مہم تو آپ کے قرابندار ہیں 'ہمیں تو ہتا

د بیجے کہ قیامت کب اور کس دن کس سال آئے گی؟ اس طرح پوچھا کہ گویا آپ کومعلوم ہے ٔ حالانکہ اس کاعلم صرف اللہ ہی کے پاس ہے جیسے فرمان ہے اِنَّ اللّٰہ عِنْدَہ ٔ عِلْمُ السَّاعَةِ قیامت کاعلم صرف اللہ ہی کو ہے بہی معنی زیادہ ترجیجے والے ہیں۔ واللہ اعلم۔ حضرت جرتیل علیہ السلام نے بھی جب اعرابی کا روپ دھار کرسائل کی شکل میں آپ کے پاس بیٹھ کر آپ سے قیامت کے اس میں مدھان قات سے نہ اور اور ایس کا اس کا علم، مجمد سٹن مخھواس سے ممل کرسوال ہے آپ سے اور میں اللہ میں اس موال کرسوال ہے۔

دیں۔ پھرآپ نے ای آیت کو تلاوت فرمایا 'جبکہ جرکیل آپ کے ہرجواب پر بھی فرماتے جاتے سے کہ آپ نے بچی فرمایا 'ان کے چلے جانے کے بعد صحابہ نے تتھے کہ آپ نے بھی کہ تعدیہ ہیں دین سکھانے آئے سے جب بھی جانے کے بعد صحابہ نے تتجب سے پوچھا کہ حضور ٹیکون صاحب سے ؟ آپ نے فرمایا جبر کیل سے جہ بھی دین سکھانے آئے ہیں نے آئیں بھی اس میں جس شکل میں بھی آئے میں نے آئیں بھی ان کے انہیں بھی ان کے تاب کی شرح کے اول میں بی ذکر کر دیتے ہیں) ایک اعرابی نے آکر کے تاب کا تام طریقے کل سندوں کے ساتھ پوری بحث کر کے بخاری شریف کی شرح کے اول میں بی ذکر کر دیتے ہیں) ایک اعرابی نے آکر با آواز بلند آپ کا نام لے کر آپ کو پھارا آپ نے ای طرح جواب دیا 'اس نے کہا 'قیا مت کب ہوگی ؟ آپ نے فرمایا' وہ آنے والی تو

با اواز بلندا پ فاتام سے سرا پ بو پھارا اپ ہے ا ص طرح ہوا ب دیا اس سے بہا میا مت سب ہوں ؛ اپ سے سر مایا وہ اسے وہ ن و قطعاً ہے' تو بتا' تو نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے جواب دیا کہ روز ہے نماز تو میر سے باس زیادہ نہیں البتہ میں اللہ اور اس کے رسول کی محبت سے اپنے دل کولبریز پاتا ہوں' آپ نے فر مایا انسان اس کے ہمراہ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہو' موثن اس حدیث کوئن کر بہت ہی خوش ہوئے کہ اس قدر خوشی انہیں اور کس چیز پڑئیں ہوئی تھی۔ آپ کی عادت مبارکھی کہ جب کوئی آپ سے ایسا سوال کر ہے جس کی ضرورت نہ ہوتو آپ اسے وہ بات بتاتے جواس سے کہیں زیادہ مفید ہو'اس لئے اس سائل کو بھی فر مایا کہ وقت کاعلم کیا فائدہ و سے کا جو

صحیح مسلم میں ہے کہ اعرابی لوگ حضور سے جب بھی قیامت کے بارے میں سوال کرتے تو آپ جوان میں سب سے تم عمر ہوتا'

اے دکھ کرفر ماتے کہ اگریدا پی طبعی عمر تک پہنچا تو اس کے بڑھا ہے تک ہی تم اپنی قیامت کو پالو گے اس سے مرادان کی موت ہے جو آخرت کے برزخ میں پہنچا دیتی ہے۔ بعض روایات میں ان کے اس قتم کے برزخ میں پہنچا دیتی ہے۔ بعض روایات میں ان کے اس قتم کے سوال پر آنخضرت کا علی الاطلاق یکی فرمانا بھی مروی ہے کہ اس نوعمر کے بڑھا ہے تک میں اوال بھی اس تقلید پر مجمول ہوگا لینی مراداس سے ان لوگوں کی موت کا وقت ہے وفات سے ایک ماہ تبل آ ہے نے فرمایا 'تم مجھ سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہواس کے سے وقت کا علم تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کو ہے میں صلفا بیان کرتا ہوں کہ اس وقت روئے زمین پر جینے تنفس ہیں ان میں سے ایک بھی سوسال تک باتی نہ رہے گلا مسلم) مطلب اس سے یہ کہ سوسال تک اس دان نے کے موجود لوگوں سے یہ دنیا خالی ہوجائے گی۔ اس ذاتے کے موجود لوگوں سے یہ دنیا خالی ہوجائے گی۔

الْسُوَّةِ عُ اِنَ انَ اللَّ نَذِيْرُ قَ بَشِيْرٌ لِقُومِ لَيْوُمِنُونَ ﴿ الْسُوَّةِ عُلِي الْمُعْدِ اللَّهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُلِللْ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ

لیتااورکوئی نقصان مجھے نہ پینچتا' میں تو صرف ڈرانے والا اور خوشخبری سنانے والا ہوں ان لوگوں کو جوایمان لا کیں 🔾

نی علی اللہ کو علم غیب نہیں تھا: ہے ہے ﴿ (آیت: ۱۸۸) اللہ تعالی اپنے نبی علیہ کو حکم فرما تا ہے کہ آپ تمام کام اللہ کے سرد کریں اور صاف کہددیں کہ غیب نہیں تھا: ہے ہے علم نہیں میں تو صرف وہ جانتا ہوں جواللہ تعالی مجھے معلوم کراد ہے۔ جیسے سورہ جن میں ہے کہ عالم الغیب اللہ تعالیٰ ہی ہے وہ اپنے غیب پر کسی کو آگاہ نہیں کرتا 'مجھے اگر غیب کی اطلاع ہوتی تو میں اپنے لئے بہت می محلائیاں سمیٹ لیتا - مجاہد سے کہ اگر جھے اپنی موت کا علم ہوتا تو نیکیوں میں بھی سبقت لے جاتا 'کیکن یہ تو ل غور طلب ہے کہونکہ حضور "سمیٹ لیتا - مجاہد ہو نیکی ایک ہوتا تو نیکیوں میں بھی سبقت لے جاتا 'کیکن یہ تو ل غور طلب ہے کہونکہ حضور " کے اعمال دائی سے 'جو نیکی ایک بارکرتے 'پھر اسے معمول بنا لیتے' ساری زندگی اور زندگی کا ہرایک دن بلکہ ہرا کے گھڑی ایک ہوتا ہو گئی رہتی تھیں 'دیا دہ سے زیادہ سے بات یوں ہوسکتی ہے کہ دوسروں کو میں ان کی محت کے وقت سے خبر دارکر کے انہیں اعمال نیک کی رغبت دلاتا - واللہ اعلم -

اس سے زیادہ اچھا قول اس کی قفیر میں حضرت ابن عباس کا ہے کہ میں مال جمع کر لیتا 'جھے معلوم ہوجاتا کہ اس چیز کے خرید نے میں نفع ہے میں اسے خرید لیتا 'جانتا کہ اس کی خرید اری میں نقصان ہے نہ خرید تا خشک سالی کیلئے تر سالی میں ذخیرہ جمع کر لیٹا 'ازرانی کے وقت گرانی کے علم سے سودا جمع کر لیتا 'کہ بیرائی جھے نہ پہنچی کیونکہ میں علم غیب سے جان لیتا کہ بیرائی ہے قبل پہلے سے ہی اس ہے جن کر لیتا 'کیان میں علم غیب نہیں جانتا اس لئے نقیری بھی جھ پر آتی ہے 'تکلیف بھی ہُوتی ہے' جھ میں تم بیوصف ندمانو' سنو جھ میں وصف یہ ہے کہ لیتا 'کیان میں میرے کو راتا ہوں 'ایما نداروں کو جنت کی خوش خبری سناتا ہوں ۔ جیسے کہ ایک اور جگہ اللہ تعالی ارشاد فر ماتے میں فاؤ سکو گئے اور بڑوں کو ڈراد ہے۔ ہیں فاؤ بیک ایک اور بڑوں کو ڈراد ہے۔ ہیں فاؤ بیک ایک اور بڑوں کو ڈراد ہے۔

هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمُ مِّنَ نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ الِيهَا فَلَمَّا تَغَشَّهَا حَمَلَتُ حَمْلًا خَفِيفًا فَمَرَّتُ بِهُ فَلَمَّا اللهُ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَمَّا لَيْنَ التَّيْمَا لَيْنَ التَّيْمَا لَيْنَ التَّيْمَا لَيْنَ التَّيْمَا لَيْنَ التَّيْمَا لَيْنَ اللهُ عَمَّا لِيقًا اللهُ عَمَّا لَيْنَ رَكُونَ فَ فَيَمَّا اللهُ عَمَّا لِيشُوكُونَ فَ فَيَمَّا اللهُ عَمَّا لِيشُوكُونَ فَ فَيَعَلَى اللهُ عَمَّا لِيشُوكُونَ فَ فَيَعَلَى اللهُ عَمَّا لِيشُوكُونَ فَ فَيَعَلَى اللهُ عَمَّا لِيشُوكُونَ فَي فَيْمَا اللهُ عَمَّا لِيشُوكُونَ فَي فَي فَيْمَا اللهُ عَمَّا لِيشُوكُونَ فَي فَيْمَا اللهُ عَمَا اللهُ عَمَا لَيْ فَي فَيْمَا اللهُ عَمَا اللهُ عَمَا لَيْ لَهُ عَمَا اللهُ عَمَا فَي فَيْمَا اللهُ عَمَا لَهُ اللهُ عَمَا لَيْ لَهُ فَلَمْ اللهُ عَمَا اللهُ عَمَا اللهُ عَمْ اللهُ عَمْ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَمَا فَي فَلَا اللهُ عَمْ اللهُ عَمْ اللهُ عَمْ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْ اللهُ عَمْ اللهُ عَلَى اللهُ عَمْ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْكُونَ عَلَى اللهُ عَلَيْكُونُ عَلَيْكُونُ عَلَيْكُونُ عَلَيْكُونُ اللهُ عَلَيْكُونُ عَلَى اللهُ عَلَيْكُونُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَي

ای نے تہمیں ایک ہی جان سے پیدا کیا ہے' اس سے اس کا جوڑ ابنایا تا کہ اس سے سکون حاصل کرئے جب مردعورت سے ملاتو اسے ہلکا سا بو جورہ گیا جے وہ لئے پھرتی رہی' پھر جب زیادہ بوجمل ہوگئی تو دونوں اللہ سے دعا کرنے لگے کہ اگر تو ہمیں شجع سالم پچیئنا پیتے فرمائے گا تو ہم یقیناً تیرے شکر گذاروں میں ہوجا کیں گے O پھر جبکہاللہ تعالی نے اتبیں شائستہ اولا دمجشی تو و ہ اللہ کی اس دین میں اس کے شریک ٹھیرانے لگئے سوان کے اس شرک کرنے سے اللہ کی شان بہت ہی بلند ہے O

ایک ہی باپ ایک ہی ماں اور تمام سل آ دم: ☆ ☆ (آیت:۱۸۹-۱۹۰) تمام انسانوں کو الله تعالی نے صرف حضرت آدم علیه السلام ہے تی پیدا کیا' انہی سے ان کی بیوی حضرت حواکو پیدا کیا' پھران دونوں سے سل انسان جاری کی- جیسے فرمان ہے یا اُٹھا النَّاسُ إنَّا حَلَقُنكُمُ مِّنُ ذَكَرِ وَٱنْشَى الْخُلُوكُومِم فَيْتَهمين ايك بى مردوكورت سے پيداكيا ئے پھرتبہارے كنے اور قبيلے بناديئے تاكم آپن ميں ا کیک دسرے کو پہچانتے رہواللہ کے ہال سب سے زیادہ ذی عزت وہ ہے جو پر ہیزگاری میں سب سے آگے ہے۔ سورہَ نساہ کے شروع میں ہے اے لوگواییۓ پروردگار سے ڈروجس نے تم سب کوایک ہی مخص کیعنی حضرت آ دمؓ سے پیدا کیا ہے انہی سے ان کی ہوی کو پیدا کیا' پھران دونوں میاں بیوی سے بہت سےمردوعورت پھیلا دیئے۔ یہاں فر ہا تا ہے کہ انہی سےان کی بیوی کو بنایا تا کہ بیآ رام اٹھا ئیں چنانچہ ایک اور آ يت ميں بے لِتَسُكُنُوۤ اللَّهَا وَجَعَلَ بَيُنَكُمُ مُّودَّةً وَّرُحَمَةً لوَّكُوبِيكِي اللّٰدَى الكِمر بانى بے كماس نے تمہارے لئے تمہارى ہویاں بنادیں تا کہتم ان سے سکون و آرام حاصل کرواوراس نے تم میں باہم محبت والفت پیدا کردی کس بیاللہ تعالیٰ کی طرف سے جاہت ہے جومیاں بیوی میں وہ پیدا کردیتا ہے۔ای لئے جادوگروں کی برائی بیان کرتے ہوئے قرآن نے فرمایا کہ وہ اپنی مکاریوں سے میاں بیوی میں جدائی ڈلوا دیتے ہیں۔عورت مرد کے ملاپ ہے جمکم الہی عورت کوحمل تھہر جاتا ہے جب تک وہ نطفے 'خون اورلو تھڑ ہے کی شکل میں ہوتا ہے' ہلکا سا رہتا ہے'وہ برابراینے کام کاج میں آ مدورفت میں گلی رہتی ہے' کوئی الیکی زیادہ تکلیف اور بارنہیںمعلوم ہوتا اورا ندر ہی اندروہ برابر برھتار ہتا ہے'اسے تو یونبی بھی کچھ ہم سا ہوتا ہے کہ شاید کچھ ہو' کچھ دفت یونہی گذر جانے کے بعد بوجھ معلوم ہونے لگتا ہے'حمل ظاہر ہوجاتا ہے' بچہ پہیٹ میں بڑا ہو جاتا ہے'طبیعت تھکنے گئی ہے'اپ ماں باپ دونوں اللہ سے دعائیں کرنے لگتے ہیں کہاگر وہ ہمیں سیح سالم ببیا عطا فرمائے تو ہم شکر گذاری کریں گے؛ ڈرلگتا ہے کہ کہیں پچھاور بات نہ ہوجائے - اب جبکہ اللہ تعالی نے مہر بانی فرمائی اوضیح سالم انسانی شکل و صورت کا بچیےعطافر مایا تواللّٰہ کے ساتھ شرک کرنے لگتے ہیں۔مفسرین نے اس جگہ بہت ہے آ ٹاروا حادیث بیان کی ہیں جنہیں میں یہاں لقل کرتا ہوں ادران میں جو بات ہے دہ بھی بیان کروں گا' پھر جو بات سیح ہے اسے بتاؤں گاان شاءاللہ-

منداحد میں ہے کہ جب حضرت حواکواولا دہوئی تو اہلیس گھو منے لگا ان کے بچے زندہ نہیں رہتے سے شیطان نے سکھایا کہ اب اس
کا نام عبدالحارث رکھ دی تو بیزندہ رہے گا چنا نچے انہوں نے بہی کیا اور بہی ہوا اور اصل میں بیشیطانی حرکت تھی اور اس کا تھم تھا - امام تر ذگ گ
نے اسے نقل کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ بیصد بیٹ حسن غریب ہے - میں کہتا ہوں اس صدیث میں گئی کزوریاں ہیں ایک تو بیک اس کے ایک رادی عمر بن ابراہیم مصری کی بابت امام ابوحاتم رازی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بیراوی ایسانہیں کہ اس سے جست پکڑی جائے گوامام ابن معین نے اس کی توثیق کی ہے - لیکن ابن مردویہ نے اسے معمرے اس نے اسے باپ سے اس نے سمرۃ سے مرفوعاً روایت کیا ہے - (واللہ اعلم) دوسرے یہ کہ بہی روایت موقوعاً روایت کیا ہے - (واللہ اعلم) دوسرے یہ کہ بہی روایت موقوعاً حضرت سمرہ کے اپنے قول سے مروی ہوئی ہے جو کہ مرفوع نہیں -

ابن جریر میں خود حضرت سمرہ بن جندب گا اپنا فرمان ہے کہ حضرت آ دم نے اپنے لڑکے کا نام عبدالحارث رکھا۔ تیسرے اس آیت کی فیسر' اس کے رادی حضرت حسن سے اس کے علاوہ بھی مردی ہے نظا ہرہے کہ اگر بیمرفوع حدیث ان کی روایت کر دہ ہوتی تو بیخود اس کے خلاف تغییر نہ کرتے ۔ چنا نچہ ابن جریر میں ہے حضرت حسن فرماتے ہیں 'حضرت آ دم کا واقعہ نیس بلکہ بعض ندا ہب والوں کا واقعہ ہے۔ اور روایت میں آپ کا بیفر مان منقول ہے کہ اس سے مراد بعض مشرک انسان ہیں جوابیا کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ یہ یہود ونصاری کا فعل بیان ہوا ہے کہ اپنی اولا دوں کو اپنی روش پر ڈال لیتے ہیں۔ یہ سب استاد حضرت حسن تک بالکل صحیح ہیں اور اس آیت کی جو پھی تغییر گر گئی ہے اس میں سب سے بہتر تغییر بہی ہے۔ خیر مقصد یہ تفاکہ اتبابر احتی اور پر ہیزگار آ دی ایک آیت کی تغییر میں ایک مرفوع حدیث قول پیغیر روایت کر ب عمر اس سے خابت ہوتا ہے کہ وہ حدیث مرفوع خبیں بلکہ وہ حضرت سمر ہی کا اپنا قول ہے۔ اس کے بعد رید بھی خیال ہوتا ہے کہ بہت ممکن ہے کہ حضرت سمر ہے اس اللہ کتاب سے ما خوذ کیا ہو جیسے کعب و بب وغیرہ جو مسلمان ہوگئے سے اس کے بعد رید بھی خیال ہوتا ہے کہ بہت ممکن ہے کہ حضرت سمر ہے نے اس اللہ کتاب سے ما خوذ کیا ہو جیسے کعب و بب وغیرہ جو مسلمان ہوگئے سے اس کا بیان بھی سنتے۔ ابن عباس کہ ہو گئے بیدا ہوتے سے ان کا نام عبداللہ وغیرہ وکھی تھیں وہ بچ فوت ہوجاتے سے پھر ان کے پاس المبیس آیا اور کہا آرتم کوئی اور نام رکھوتو تمہارے بچ زندہ رہیں گے چنا نچواں دونوں نے بہی کیا 'جو بچ پیدا ہوا' اس کا نام عبدالحارث رکھا' اس کا بیان ان آیات میں ہے۔ ایک روایت میں ہے کہان کے دو بچ اس سے پہلے مر بھے سے اب حالے موالت حمل میں شیطان ان کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ تمہیں معلوم بھی ہے کہارے بیٹ میں کیا ہے؟ حمکن ہے کوئی جانور ہی ہو ممکن ہے حکے سالم ہوگا' زندہ دیے ہوگئی بی ہی اس کے بہاوے میں آیا ورعبدالحارث نام رکھا' اس کا بیان ان آیات میں ہے۔

پس اللہ تعالیٰ فرما تا ہے کہ اللہ اس شرک سے اور ان کے شریک تھم رانے سے بلند و بالا ہے۔ ان آیات میں یہ ذکر اور ان سے پہلے آ دم وحوا کا ذکر شل تمہید کے ہے کہ ان اصلی ماں باپ کا ذکر کر کے پھر اور ماں باپوں کا ذکر ہوا' اور ان بی کا شرک بیان ہوا ذکر شخص سے ذکر جنس کی طرف استطر اد کے طور پر جیسے آیت و لَقَدُ زَیَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیُحَ میں ہے بینی ہم نے و نیا کے آسان کوستاروں سے جنس کی طرف استطر اد کے طور پر جیسے آیت و لَقَدُ زَیَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیُحَ میں ہے بین وہ جھڑ تے نہیں' ان سے شیطانوں کو زینت کے ہیں' وہ جھڑ تے نہیں' ان سے شیطانوں کو ارتبیں بڑتی ۔ یہاں بھی اسطراد تاروں کی شخصیت سے تاروں کی جنس کی طرف ہے' اس کی اور بھی بہت می مثالیں قرآن کریم میں موجود مارنہیں پڑتی ۔ یہاں بھی اسطراد تاروں کی شخصیت سے تاروں کی جنس کی طرف ہے' اس کی اور بھی بہت می مثالیں قرآن کریم میں موجود

ی-والله اعلم-

آيُشْرِكُونَ مَالاَيَخُلُونَ شَيْئًا وَهُمُ يُخْلَفُونَ اللهُ اَيُضُونَ اللهُ اَيُضُونَ اللهُ اللهُ الفُسَهُمُ يَضُرُونَ اللهُ وَلا الفُسَهُمُ يَضُرُونَ اللهُ الفُسَهُمُ يَضُرُونَ اللهُ الفُسَهُمُ يَضُرُونَ اللهُ ال

کیا بیلوگ انہیں اللہ کا شریک مقرر کررہے ہیں جو کسی چیز کے خالق نہیں بلکہ وہ خود تلوق ہیں 🔾 اپنے پو جنے والوں کی مرد کی نہ تو انہیں طاقت ہے اور نہ ہی وہ اپنی ہی مرد کر سکتے ہیں 🔾

انسان کا المیہ خود معبود سازی اور اللہ سے دوری ہے: ہے ہے اور آیت: ۱۹۱-۱۹۲) جولوگ اللہ کے سواادروں کو پوجتے ہیں وہ سب اللہ کے ہوئے ہیں وہی ان کا پالنے والا ہے وہ بالکل باختیار ہیں کی نفع نقصان کا آئیس اختیار ہیں کو کو کی نفع نہیں کہنچا سکتے بلکہ وہ تو ہل جل بھی نہیں سکتے وہ کے جواور س کھی نہیں سکتے ان بتوں سے تو ان کے پجاری ہی تو ان "تذرست اور اچھے ہیں کہ ان کی کہنچا سکتے بلکہ وہ تو ہل جل بھی ہیں کہ ان کی اس کی جو وہ اللہ تعالی ہوئے ہیں جنہوں نے ساری مخلوق میں سے ایک چیز کو بھی پیدا نہیں کیا بلکہ وہ خود اللہ تعالی کے پیدا کئے ہوئے ہیں۔ جسے اور جگہ ہے کہلوگ آؤ کو ایک لطیف مثال سنؤ تم جنہیں پکارر ہے ہوئے یسارے ہی جمع ہوکر ایک کھی بھی بھی پیدا کرنا ہوں ہوئی سازی کو پیدا کرنا ہوئی ہوئی سے واپس بھی جا ہیں تو ان کی طلب کرنے والے اور جن سے طلب کی جارہی ہی بہت ہی بود سے ہیں۔ تعجب ہے کہا سنے کم وروں کی عبادت کی جات ہو جو این تھی ہیں۔ تعجب ہے کہا سنے کہ وہری کے وہاں اور مدد پر کیسے قادر ہوں گے؟

وَإِنَ تَدْعُوهُمْ إِلَى الْهُدَى لَا يَتَبِعُوكُمْ سَوَآ عَلَيْكُمُ الْكَارُ الْهُدَى لَا يَتَبِعُوكُمْ سَوَآ عَلَيْكُمُ الْكَارُ عَوْنَ مِنْ دُوْنِ اللهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمُ طلاهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمُ طلاهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوا لَكُمْ اِنْ كَنْتُمُ طَلَاهُ وَلَهُمُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ الل

بلک اگرتم انہیں سیدهی بات کی طرف بلا و تو وہ تو اس میں بھی تہ ہاری تا بعد اری نہیں کرسکتے 'تمہارا انہیں بلا نا اور چپ رہنا دونوں ہی برابر ہے O تم جنہیں بھی اللہ کے سوا پکارر ہے ہوؤہ سبتم جیسے ہی اللہ کے غلام ہیں اچھا اگرتم سے ہوتو انہیں بلوا و اور بیتہاری دعائیں قبول تو کرلیں؟ O کیاان کے پاؤں ہیں جن سے وہ چلتے ہیں ہیں اس کے ایسے ہاتھ ہیں جن سے من لیتے ہیں؟ کہد ہوں؟ کیاان کے ایسے ہاتھ ہیں جن سے من لیتے ہیں؟ کہد وے کہ اچھا تم اسپنے سب شریکوں کو بلا کو بھر میرے تن ہیں تکروفریب کرلوا ور مجھے مہلت دو O

 انہیں تو ڑتو ڈکرٹکڑے ٹکڑے کردیالیکن ان سے بینہ ہوسکا کہا پنے آپ کوان کے ہاتھ سے بچالیتے' ہاتھ میں تبر لے کرسب کا چورا کر دیا اور ان معبودان باطل سے ریجی نہ ہوسکا کہ کسی طرح اپنا بچاؤ کر لیتے -

خودرسول کر بیم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی حضرت معاذبن عمروبی جوح اور حضرت معاذبین جبل رضی اللہ عنہا بہی کام
کرتے تھے کہ دات کے وقت چیکے ہے جا کر مشرکین کے بت تو ڑا تے اور جولکڑی کے ہوتے انہیں تو ڑکر بیوہ عورتوں کو دے دیے کہ
وہ اپنا ایندھن بنالیں اور قوم کے بت پرست عبرت حاصل کریں خود حضرت معاد کیا باپ عمرو بن جوح بھی بت پرست تھا 'یہ دونوں
نوجوان دوست وہاں بھی پہنچے اور اس بت کو پلیدی ہے آلودہ کر آئے جب بیر آتا تو اپ معبود کو اس حالت میں دیکھ کر بہت بیج و تا ب
کھا تا 'پھر دھوتا' پھر اس پرخوشبوماتا' ایک مرتبداس نے اس کے پاس تلوار رکھ دی اور کہا دیکھ آئے تیراد شمن آئے تو اس تلوار سے اس کا کام
تمام کر دینا' بیراس رات بھی پہنچے اور اس کی درگت کر کے پاخانے سے لیپ کر کے چلے آئے گرتا ہم اسے اثر نہ ہوا' می کو اس طرح اس
تمام کر دینا' بیراس رات بھی پہنچے اور اس کی درگت کر کے پاخانے سے لیپ کر کے چلے آئے گرتا ہم اسے اثر نہ ہوا' می کو اس طرح اس
نیا میں مانتا تو ایک رات اس بت کو اٹھالائے اور ایک سے کا پلا جومردار پڑا تھا' اس کے گلے میں بائدھ دیا اور محلے کے ایک کو یں میں
فرال دیا میں جانے اپ بت کو نہ پاکر تلاش کیا تو کنویں میں اسے نظر آیا کہ کتے کے مردہ نیچے کے ساتھ پڑا ہوا ہے اب اسے بت سے
وز ال دیا می جو تھورت ہوگی اور اس نے کہا

تالله لو كنت الها مستدن ﴿ لم تك والكلب حميعا في قرن

یعنی اگرتو ہے کے معبود ہوتا تو کنویں میں کتے کے پلے کے ساتھ پڑا ہوا نہ ہوتا ۔ پھر نی کریم عظافہ ہوئے اور مشرف باسلام ہو گئے پھر تو اسلام میں پورے پکے ہو گئے احدی لڑائی میں شریک ہوئے اور کفار کوتل کرتے ہوئے شہید ہو گئے ۔ رضی اللہ عنہ و ارضاہ و جعل جنت الفر دو س مأو انہیں اگر بلایا جائے تو یہ تبول کرنا تو در کنار من بھی نہیں سکتے ، محض پھر ہیں 'بے جان ہیں' بے آ کھاور ب کان ہیں جیسے کہ حضرت خلیل اللہ علیہ السلام نے فر مایا کہ میرے والد! آپ ان کی عبادت کیوں کرتے ہیں' جونسٹیں' نہ دیکھیں' نہ تھے کوئی نفع پہنچاسکیں' نہ تیرے کسی کام آسکیں' انہیں پکارنا اور نہ پکارنا دونوں برابر ہیں' بیتو تم جیسے ہی بے بس اور اللہ کی مخلوق ہیں' بتاؤ تو بھی انہوں نے تمہاری فریادت کی ہے؟ یا بھی تمہاری دعا کا جواب دیا ہے؟ حقیقت میں ان سے افضل واعلیٰ تو تم خود ہو' تم سنت' دیکھین' چلتے پھرتے' ہولئے ہوئیو اتنا بھی نہیں کر سکتے' اچھاتم ان سے میرا پکھ بگاڑنے کی درخواست کرو' میں اعلان کرتا ہوں کہا گران سے ہو سکے تو بلا تا الل بی پوری طاقت سے جو میر ایکا ٹر سکتے ہوں بگاڑ لیں۔

اِتَ وَلِيَّ اللهُ الَّذِي نَزَلَ الْكِتْبُ وَهُوَ يَتَوَلَّى الْطِيعُونَ ضَرَكُمُ الْطِيعُونَ صَرَكُمُ الطلحِينَ ﴿ وَهُو الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ لاَ يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَكُمُ الطلحِينَ ﴿ وَالْذِينَ تَدْعُونُ مِنْ دُونِهِ لاَ يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَكُمُ وَلاَ الْفُلْكُ مِنْ اللهُ لَا يَسْتَطِيعُونَ اللهُ اللهُ لَا يَسْتَطِيعُونَ اللهُ الل

میرا کارساز تو اللہ تعالی ہے جس نے کتاب نازل فرمائی ہے وہ اپنے نیک بندوں کی حمایت کرتا رہتا ہے 🔾 اوراس اللہ کے سواتم جن جن کو پکارتے ہو وہ تہاری حمایت کی کوئی طاقت نہیں رکھتے بلکہ وہ تو خودا پی جانوں کی بھی مدڈ نہیں کر سکتے 🔾 اورا گرتم انہیں راہ راست کی طرف بلا وُ تو وہ نہیں سنتے ' مو وہ مجتمح بظاہر تیری طرف



و كيعة موے دكھائى دية بين لكن دراصل د كيعة بعالية نبيس

(آیت: ۱۹۷-۱۹۸) سنومیس تو الله کواپناهمایتی اور مددگار مجمتنا مول و بی میرایچانے والا ہے اور وہ مجھے کافی وافی ہے اس پرمیرا بجروسہ ہے اس سے میر الگاؤ ہے میں بی نہیں ہر نیک بندہ یہی کرتا ہے اوروہ بھی اپنے تمام سیچے غلاموں کی نگہبانی اور حفاظت کرتا رہتا ہے اور کرتار ہےگا'میرے بعد بھی ان سب کا تکران اورمحافظ وہی ہے۔حضرت ہودعلیہ السلام ہے آپ کی قوم نے کہا کہ ہمارا تو خیال ہے کہ تو جو ہارے معبودوں پر ایمان نہیں رکھتا' اس سبب سے انہوں نے تختے ان مشکلات میں ڈال دیا ہے اس کے جواب میں اللہ کے پیغمبر نے فر مایا' سنوتم کواورالٹدکو گواہ کر کے علی الاعلان کہتا ہوں کہ میں اللہ کے سواتمہارے تمام معبودوں سے بری اور بیزار اور ان سب کا دشمن ہوں تم میرا کچھ بگاڑ سکتے ہوتو بگاڑلؤ متہیں بھی قتم ہے جوذراس کوتا ہی کرو میراتو کل اللہ کی ذات پر ہے تمام جانداروں کی چوٹیاں اس کے ہاتھ میں ہیں اورمیرارب ہی سچی راہ پر ہے-حضرت خلیل الرحمٰن علیہ السلام نے بھی یہی فرمایا تھا کہتم اور تمہارے بزرگ جن کی تم پرستش کرتے ہو میں ان سب كارشن بول اوروہ مجھے سے دور ہیں سوائے اس رب العالمین كے جس نے مجھے پيدا كيا اور ميرى رببرى كى آپ نے اپنے والداور قوم ہے بھی یہی فرمایا کہ میں تمہارے معبودان باطل سے بری اور بیزار ہوں سوائے اس سے معبود کے جس نے مجھے پیدا کیا ہے وہی میری رہبری كرے كا- ہم نے اس كلے كواس كي سل ميں ہميشہ كے لئے باتى ركاديا تا كه لوگ اپنے باطل خيالات سے ہث جائيں- پہلے تو غائبان فرمايا تھا ' پھراور تا کید کےطور پرخطاب کر کے فریا تا ہے کہ جن جن کواللہ کے سواتم پکارتے ہو وہ تمہاری امداد نہیں کر سکتے اور نہ وہ خودا پنا ہی کوئی نفع کر سكتة بين بيتوس بي نهيس سكت تحقيق بيآ كلمون والدوكهائي دية بين كيكن دراصل ان كي اصلي آ تكصير بي نهيس كركسي كود مكيم سكين- جيس فرمان ہے کہ اگرتم انہیں پکاروتو وہ سنتے نہیں چونکہ وہ تصاویر اور بت ہیں ان کی مصنوعی آ تکھیں ہیں محسوس توبیہ وتا ہے کہ وہ دیکھ رہے ہیں ' لیکن دراصل دکینہیں رہے چونکہ وہ پھر بصورت انسان ہیں'اس لئے شمیر بھی ذی العقول کی لائے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے مراد کفار ہیں لیکن اول بی او لی ہے یہی امام ابن جریر اور قبار ہے کا قول ہے۔

خُدِ الْعَفْوَ وَأَمُرُ بِالْعُرُفِ وَآعْرِضَ عَنِ الْجَهِلِيْنَ ﴿ وَإِمَّا يَنْزَعُنَّكَ مِنَ الشَّيْطُ نِ نَزْعٌ فَاسْتَعِذُ بِإِللَّهِ لِنَّهُ وَإِمَّا يَنْزَعُ فَاسْتَعِذُ بِإِللَّهِ لِنَّهُ وَإِمَّا يَنْزَعُ فَاسْتَعِذُ بِإِللَّهِ لِنَّهُ وَاللَّهِ لِنَّهُ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهُ اللّ

درگذر کرنے کا شیوہ اختیار کر اور نیکیوں کا علم کرتارہ اور ناوانوں سے چٹم پوٹی کر 🔾 اورا گرکوئی شیطانی وسوسہ آ جائے تو اللہ کی پناہ طلب کرلیا کر بیٹک وہ خوب سننے

ا چھے اعمال کی نشا ندہی: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۱۹۹-۲۰) ابن عباسٌ فرماتے ہیں مطلب یہ ہے کہ ان سے وہ مال لے جوان کی ضرورت سے زیادہ ہواور جے یہ بخوشی اللہ کی راہ میں پیش کریں پہلے چونکہ زکوۃ کے احکام تفصیل کے ساتھ نہیں اثرے ہے اس لیے بہی تھا ہے ۔ یہ بھی معنی کے گئے ہیں کہ ضرورت سے زائد چیز اللہ کی راہ میں فرچ کردیا کرو۔ یہ بھی مطلب ہے کہ شرکین سے بدلہ نہ لؤوں سال تک تو بہی تھم رہا کہ درگذر کرتے رہو کی جہاد کے احکام اثرے۔ یہ بھی مطلب ہے کہ لوگوں کے اجھے اخلاق اور عمدہ عادات جو ظاہر ہوں انہی پر نظر رکھؤان کے باطن نہ شؤلؤ تجس نہ کرو۔ حضرت عبداللہ بن زبیر وغیرہ سے بھی بہی تفییر مردی ہے اور یہی قول زیادہ شہور ہے۔ حدیث میں ہے کہ اس

آ بت کوئ کر حضرت جرئیل سے آپ نے دریافت کیا کہ اس کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا یہ کہ جو تبھ پرظلم کر ہے واس سے درگذر کر'جو تجھ نندد سے واس کے ساتھ بھی تعلق رکھ مندا حمد میں ہے کہ حضرت عقبہ بن عظم رضی اللہ عند فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ علیہ سے ملا اور آپ کا ہاتھ تھام کر درخواست کی کہ جھے افضل اعمال بتائے آپ نے فرمایا جو تجھ سے تو ڈسے قواس سے بھی جو ڈبجھ سے دو کے تو اسے دیے جو تبھے پرظلم کر سے تو اس پر بھی رحم کر اوپر دالی روایت مرسل اور بیروایت ضعیف ہے۔ عرف سے مراد نیک ہے۔

مستح بخاری شریف میں ہے کہ عینیہ بن حصن بن حذیفہ اپ بھائی حربی قیس کے ہاں آ کے تفہرا وحضرت عربین خطاب رضی اللہ عنہ کے خاص درباریوں میں ہے آپ ہے درباری اورنزد کی کاشرف صرف آئیس حاصل تھا جوقر آ ن کر یم کے باہر سے خواہ وہ جوان ہوں خواہ پوڑ ہے اس نے درخواست کی کہ جھے آپ ہے ہوا کموشین عمر کے دربار میں حاضری کی اجازت دلوا دہ بحیث آپ نے وہاں جا کران کے لیے اجازت چاہی آبیر الموشین نے اجازت وے دی بیجاتے ہی کہنے آپ ایم الموشین نے اجازت دے دی بیجاتے ہی کہنے گئے اے ابن خطاب تو ہمیں بکثرت بال بھی ٹہیں دیتا اورہم میں عدل کے ساتھ فیصلے بھی ٹہیں کرتا آپ کو بیکام بھی بی الگا جمکن تھا کہ اے اس کی اس تہت پر سزا دیت الیون کی وقت حضرت حرنے کہا اے امیر الموشین اللہ تعالی نے اپ نی مقالے کو بیکام ہمی براگا جمکن تھا کہ اے اس کی اس تہت پر سزا کا تھم کرتا رہ اور جا ابلوں سے پہم پوٹی کو امیر الموشین اللہ تعالی نے اپ نے تی مقالے کو بیکام ہمی براگا ہمی کہا اس کے کام میں پڑتا تھا کہ آپ کا تمام رقی وہم وخصہ وہ تا امیر الموشین تھیں تیج بیٹ تھا کہ آپ کا تمام رقی وہ فصہ و فصہ بواتا رہا ہو سے کہا کہ ہم اس مسئلوں ہے تھا کہ بن عبداللہ رحم اللہ وہوں کے کہا کہ ہم اس مسئلوں ہے دیکھران دکھر سے دیا وہ جانے تین بری بری کا تعلی کے مقالے میں دواصل تمام بن عبداللہ رحم کہا کہ میں اللہ وہوں ہیں براتھی بات کی اطاعت کا ذکر آ کیا جہا کہا مہم اس مسئلوں سے دیکھر کہا کہ میں اللہ میں کہا کہ ہم اس مسئلوں سے دیکھر پر جم کہا کہ میں مسلمانوں سے جو کھر کہا کہ میں میں جو جہالت سے پھی نہ کہو مسلمانوں سے جو کھر کہا کہ میں مسلمانوں سے جو کھر کہا کہ میں مسلمانوں سے جو کھر کہا کہ میں میں مسلمانوں سے جو کھر کہا کہ میں کہا کہ میں مسلمانوں سے جو کھر کہا کہ میا کہوں کو کہا کہ میں کہا کہ میں میں کہا کہ کہا کہ میں کہا کہ میں کہا کہ میں کہا کہ میں کہا کہ میاب کہ کہ کہا کہ میں کہا کہ کہ کہا کہ میں کہ کہا کہ میں کہ کہ کہ کہا کہ کہا کہ کہ ک

خذ العفو وامر بعرف كما امرت واعرض عن الحاهلين ولن في الكلام بكل الانام فمستحسن من ذوى الجاهلين

لین درگذر کیا کر مجلی بات بتا دیا کر جیسے کہ تخفیے تھم ہوا ہے نادانوں سے ہٹ جایا کر ہرایک سے زم کلامی سے پیش آیا کر یادر کھ کھڑت و جاہ پر پہنچ کرزم اورخوش اخلاق رہناہی کمال ہے۔ بعض مسلمانوں کامقولہ ہے کہ لوگ دوطرح کے ہیں ایک تو بھلے اورمحن جوا صان وسلوک کریں تبول کر لے اور ان کے سرنہ ہوجا کہ ان کی وسعت سے زیادہ ان پر بوجھ ڈال دے۔ دوسر سے بداور ظالم انہیں نیکی اور بھلائی کا تھم د سے بھر بھی اگروہ اپنی جہالت پر اور بدکرداری پر اڑ ہے رہیں اور تیرے سامنے سرشی اختیار کریں تو ' تو ان سے روگروانی کر لے' یہی چیز اسے اس کی جمارے ہوائی سے ہٹا د سے گی۔ جیسے کہ اللہ کا فرمان ہے اِدُفعُ بِالَّتِی هِی اَحْسَنُ الْخ ' بہترین طریق سے دفع کر دوتو تمہارے و مثن بھی تمھارے دوست بن جا کیں ہے کیکن میدا نہیں سے ہوسکتا ہے جو صابر ہوں اور فعیبوں والے ہوں۔ اس کے بعد شیطانی وسوسوں سے اللہ کی پناہ ما تکنے کا

عم ہوا'اس لیے کہوہ ختر ہیں دعمی ہے اور ہے بھی احسان فراموش-انسانی دشمنوں سے بچاؤ تو عفوودرگذراورسلوک واحسان سے ہوجا تا ہے' لیکن اس ملعون سے سوائے اللہ کی پناہ کے اور کوئی بچاؤ نہیں۔ یہ بینوں تھم جوسورہ اعراف کی ان بینوں آیات میں ہیں' بہی سورہ مومنون میں بھی ہیں۔ شیطان تو حضرت آ دم علیہ السلام کے وقت سے دشمن انسان ہے' یہ جب خصہ دلائے' جوش میں بھی ہیں۔ شیطان تو حضرت آ دم علیہ السلام کے وقت سے دشمن انسان ہے' یہ جب خصہ دلائے' جوش میں بھی ہیں۔ شیطان تو حضرت آ دم علیہ السلام کے وقت سے دشمن انسان ہے' یہ جب خصہ دلائے' جوش میں بھی ہیں۔ شیطان تو حضرت آ دم علیہ السلام کے وقت سے دشمن انسان ہے' یہ جب خصہ دلائے' بھی جات کو بھی جات کے اور دہ تمام کا موں سے خبر دار ہے۔ کہتے ہیں کہ جب الگلے تین تھم ہوا ور تیر سے بواد کی ترکیب کی جات کی ترکیب کے اور تو کہا' اے اللہ ان کا موں کے کرنے کے وقت تو شیطان ان کے خلاف بری طرح آ مادہ کر دے گا اور تم اخلاق کر بھائی ہوتا ہے' کہیں ان کی خلاف ورزی نہ ہوجائے گا اور تم اخلاق کر بھائی کہ ایسا کرنے سے شیطانی وسوسہ دفع ہوجائے گا اور تم اخلاق کر بھائی کہ بیاں ان کی خلاف ورزی نہ ہوجائے گا ور تھی ہو جائے گا اور تم اخلاق کر بھائی کہ ایسا کہ بھی اس صدیف کو بھی وارد کیا ہے کہ دو خص الم اخلاق کر بھائی کہا کہ بھی ہو بات خوالی کہ بھی ہیں وہ کو کہ کا اللہ میں الشیطان میں خمان کی احمال کی میں کہ کوئی دیوانہ ہو گیا ہوں؟ مزغ کے اصلی معنی فساد کے ہیں' وہ خواہ غصے سے ہو ایک وہ اس بھی خور الن قر آن ہے کہ میرے بندوں کوآ گاہ کردو کہ وہ بھی بات زبان سے نکالا کرین' شیطان ان میں فساد کی آ گر ہوا کہ ہو گیا ہوں جائے ہے۔ حمیان الن ان میں فساد کی ہیں اور ملاذ کا لفظ طلب خیر کے لیے بولا جا تا ہے جسے حسن بن ہائی کا شعر ہے۔

يامن الوذبه فيما اومله ومن اعوذ به مما احاذره لا يجبر الناس عظما انت كاسره ولا يهيضون عظما انت جابره

یعن اے اللہ تو میری آرزوؤں کا مرکز ہے اور میرے بچاؤ اور پناہ کامسکن ہے۔ جھے یقین ہے کہ جس ہڈی کوتو تو ڑنا جا ہے'ا ہے کوئی جوز نہیں سکتا اور جسے تو جوڑنا جا ہے'ا ہے کوئی تو ژنہیں سکتا - باتی اجادیث جوتعوذ (اعوذ باللہ) کے متعلق تھیں' وہ ہم اپنی اس تفسیر کے شروع میں ہی لکھ آئے ہیں-

إِنَّ الَّذِيْنَ الْمُقَوْ إِذَا مَسَّهُمْ ظَيْفَ مِّنَ الشَّيْطُنِ تَذُكَّرُوْ الْأَيْطِنِ تَذُكَّرُوْ الْأَافَةُ وَالْمُوْرِيِّةُ فَالْحَقِّ ثُمَّرِ لَا فَإِذَا هُمْ فِي الْحَقِّ ثُمَّ لَا فَإِذَا هُمْ فِي الْحَقِّ ثُمَّ لَا فَإِذَا هُمْ فِي الْحَقِ ثُمَّ اللهُ فَي الْحَقِ ثُمَّ اللهُ فَا الْحَقِ ثُمُ وَنَ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْ اللهُ اللهُ

پر بیز گارتو شیطانی وسوسے کے آتے ہی چوکنا ہوجاتے ہیں اورفورا ہی دکھ بھال کرنے لکتے ہیں O اور جوشیطانوں کے بھائی ہیں انہیں تو شیاطین گراہی میں میں میں اورکوئی کوتا ہی نہیں کرتے O

جواللہ سے ڈرتا ہے شیطان اس سے ڈرتا ہے: ﴿ ﴿ آیت: ۲۰۱ - ۲۰۱) طاکف کی دوسری قرائت ' طیف' ہے یہ دونوں مشہور قرائیں ہیں دونوں کے معنی ایک جین بعض نے لفظی تعریف بھی کی ہے۔ فرمان ہے کہ دہ لوگ جواللہ سے ڈرنے والے ہیں جہنیں اللہ کا ڈر ہے جونکیوں کے عامل اور برائیوں سے رکنے والے ہیں آئیں جب بھی غصر آ جائے 'یاشیطان ان پر اپنا کوئی داؤ چلانا چاہے 'یاان کے دل میں کسی گناہ کی رغبت ڈالے اوران سے کوئی گناہ کرانا چاہے تو اللہ کے عذاب سے نیچنے میں جوثواب ہے نیدا سے بھی یاد کر لیتے ہیں ارب کے وعدے وعدے وی دورائد تعالی سے شیطانی شرسے پناہ وعدے وعدے وی کو اوران ہے کہ ہوجاتے ہیں اور اللہ تعالی سے شیطانی شرسے پناہ

مانگنے لگتے ہیں اورای وفت اللہ کی جناب میں رجوع کرنے لگتے ہیں اوراستقامت کے ساتھ صحت پر جم جاتے ہیں ابن مردویہ میں ہے کہ ا یک عورت حضور عظی کے پاس آئی جے مرگی کا دورہ پڑا کرتا تھا'اس نے درخواست کی کہ آپ میرے لیے دعا کیجئے' آپ نے فرمایا' اگرتم عا ہوتو میں دعا کروں اور اللہ تمہیں شفا بخشے اور اگر جا ہوتو صبر کروتو اللہ تم سے حساب نہ لے گا'اس نے کہا کہ حضور میں صبر کرتی ہوں کہ میرا حساب معاف ہوجائے۔ سنن میں بھی بیرحدیث ہے کہ اس مورت نے کہا تھا کہ میں گریز تی ہوں اور بیہوثی کی حالت میں میرا کیڑ اکھل جاتا ہے جس سے بے بردگی ہوتی ہے اللہ سے میری شفا کی درخواست کیجئے'آ پ نے فرمایاتم ان دونوں ہاتوں میں سے ایک کو پہند کرلؤیا تو میں دعا کروںاور تمہیں شفاہو جائے' یاتم صبر کرواور تمہیں جنت <u>ملےٰ</u>اس نے کہا کہ میںصبر کرتی ہوں کہ مجھے جنت ملے کیکن اتیٰ دعا تو ضرور کیجئے کہ میں بے بردہ نہ ہوجایا کروں' آپ نے وعا کی چنانجہان کا کپڑاکیسی ہی وہ تلملا تیں'اپنی جگہ سے نہ بٹما تھا- حافظ ابن عسا کر رحمتہ اللہ علیہ ا پٹی تاریخ میں عمرو بن جامع کے حالات میں نقل کرتے ہیں کہ ایک نو جوان عابد مسجد میں رہا کرتا تھا اور اللہ کی عبادت کا بہت مشاتی تھا' ایک عورت نے اس پر ڈورے ڈالنے شروع کیئے بہاں تک کداسے بہکالیا قریب تھا کدوہ اس کے ساتھ کوٹھڑی میں چلا جائے اچا تک اسے میہ آیت إذا مَسَّهُمُ الخيادآ كي اور عش كها كركريز ابهت دير كے بعد جب اسے جوش آيا اس نے پھراس آيت كويا دكيا اوراس قدر الله كاخوف اس کے دل میں سایا کہاس کی جان نکل گئی' حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس کے والد سے ہمدر دی اورغم خواری کی' چونکہ انہیں رات ہی کوفن کردیا گیاتھا' آ بیان کی قبر پر گئے' آ پ کے ساتھ بہت ہے آ دمی تھے' آ پ نے وہاں جا کران کی قبر پرنماز جنازہ ادا کی'اوراہے آ واز و ركر فرمايا 'ان وجوان! ولمن حاف مقام ربه جنتان جو خص اين رب كسامن كمر بهون كا دُرر كهاس كي ليه دودو جنتیں ہیں اسی ونت قبر کےاندر سے آ واز آئی کہ مجھے میر ہے رب عز وجل نے وہ دونوں مرتبے دو دوعطا فرمادیئے بیتو تھا حال اللہ والوں کا اور پر ہیز گاروں کا کہوہ شیطانی جھٹکوں سے نیج جاتے ہیں'اس کے فن فریب سے جھوٹ جاتے ہیں- اب ان کا حال بیان ہور ہا ہے جوخور شیطان کے بھائی بنے ہوئے ہیں جیسے نضول خرچ لوگوں کو قرآن نے شیطان کے بھائی قرار دیا ہے ایسے لوگ اس کی باتیں سنتے ہیں مانتے ہیں اوران پر ہی عمل کرتے ہیں' شیاطین ان کے سامنے برائیاں اچھے رنگ میں پیش کرتے ہیں' ان پروہ آ سان ہو جاتی ہیں اور یہ پوری مشغولیت کے ساتھان میں پھنس جاتے ہیں' دن بدن اپنی بدکاری میں بڑھتے جاتے ہیں' جہالت اور نادانی کی حدکردیتے ہیں' نہ شیطان ان کے بہکانے میں کوتا ہی برتنے ہیں' نہ یہ برائیاں کرنے میں کی کرتے ہیں' یہ ان کے دلوں میں وسوے ڈالتے رہتے ہیں اوروہ ان وسوسوں میں تھنستے رہتے ہیں' یہانہیں بھڑ کاتے اور گناہوں پرآ مادہ کرتے رہتے ہیں' وہ برے مل کیے جاتے ہیںاور برائیوں پر مداومت اورلذت کے

وَإِذَا لَمْ تَأْتِهِمْ بِإِيَّةٍ قَالُوُ الَوْ لَا اجْتَبَيْتَهَا ۚ قُلُ اِنَّمَا اللَّهِ ثَالِمُ اللَّهِ مَا يُوْخِي اِلْيَّامِ فِنَ رَبِّكُو وَهُدًى النِّبِ مَا يُوْخِي اِلْيَّامِنُ لِيَّا هُذَا بَصَالِمُ مِنْ رَبِّكُو وَهُدًى وَهُدًى وَهُدًى وَهُدًى وَهُدًى قَرْجَةٌ لِقَوْمِ لِيُؤْمِنُونَ ۞

ان کے سامنے جب تو کوئی خاص مجوزہ پیش نہیں کر تا تو وہ کہتے ہیں کہ تواسے بھی اپی طرف سے کیوں نہ چھانٹ لایا؟ تو جواب دے کہ میں تو صرف اس کی پیروی کر تا ہوں جو میری جانب میرے پروردگاری طرف سے دحی کی جاتی ہے بیقر آن بصارتوں والاتہارے دب کی طرف کا موجود ہے جوایما نداروں کے لئے سراسر ہدایت سب سے بردامجرز ہ قرآن کریم ہے: ہی ہی ہی اس سے تصدید اتا الغرض مجرہ وطلب کرتے اور وہ طلب بھی سرکتی اورعناد کے ساتھ ہوتی - جیے فرمان قرآن ہے اپ گھڑ لیتا 'آسان سے تصدید لاتا 'الغرض مجرہ وطلب کرتے اور وہ طلب بھی سرکتی اورعناد کے ساتھ ہوتی - جیے فرمان قرآن ہے اِل نَشْاءُ نُنزِّلُ عَلَیٰہِ مُ مِنَ السَّماَءِ ایَةً الْحُ الرّہم چاہتے تو کوئی نشان ان پرآسان سے اتارے جس سے ان کی گرد نیں جمک جاتیں - وہ لوگ حضور سے کہتے رہتے تھے کہ جوہم ما نگتے ہیں وہ بجرہ والے برب سے طلب کر کے ہمیں ضرور دکھا درجیء نو تھم ویا کہ ان سے فرماد یکئے کہ میں تو الله کی با تیں مانے والا اور ان پڑل کرنے والا وی اللی کا تابع ہوں میں اس کی جناب میں کوئی میں کہ سات ہوں اگر کوئی مجرہ وہ عطا فرمائے دکھا دوں جو وہ طاہر نہ فرمائے اسے گئیں کرسکتا' آگر نہیں بڑھ سکتا' ہوتھم دیے حسان کی کرتا' بھے میں اتن جرائے نہیں کہاں اس کی اجازت پالیتا ہوں تو اس سے میں والا سے مجرہ وطلب نہیں کیا کرتا' بھے میں اتن جرائے نہیں کہاں اس کی اجازت پالیتا ہوں تو اس سے میں میں اس سے بھرہ وہ اس سے بھرہ وہ کر آن کر بھر ہوں میں ایس کی جنوب سے زیادہ واضح دلیل سب میں ہو میں اور میں ایس سے بڑا میں ایس سے بڑا میں ایس کی جوسب سے زیادہ واضح دلیل سب سے زیادہ وہ تی بر بان ہے جو حکمت ہوایت اور دھمت سے بر ہے اگر دل میں ایسان ہو اس اسے جو میں اتن جو سب سے زیادہ وہ تی بر ہو اس اسے میں ایسان ہورے کے بعد دوسر سے جو رہے کی طلب باتی نہیں رہتی ۔

وَإِذَا قُرِئَ الْقُرُانُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَانْضِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ٥

جب قرآن کی تلاوت کی جائے تو تم اس کی طرف ہی کان لگائے رہواور خاموش رہو تا کہتم پر دم کیا جائے 🔾

حضرت ابن مسعود رضی الله عند فرماتے ہیں کہ نماز پڑھتے ہوئے ہم آپس میں ایک دوسرے کوسلام کیا کرتے ہے 'پس بیر آیت اتری' آپ نے ایک مرتبہ نماز میں لوگوں کو امام کے ساتھ بی ساتھ پڑھتے ہوئے س کرفارغ ہو کر فرمایا کہ تم اب تک اس بات کونہیں سمجھ سکے جب قرآ ان پڑھا جائے تو اسے سنواور چپ رہوجیسے کہ اللہ تعالی نے تہ ہیں تھم دیا ہے (واضح رہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عند کی رائے میں اس سے مرادامام کے با آواز بلندالجمد کے سوادوسری قرائت کے وقت مقتدی کا خاموش رہنا ہے' نہ کہ پست آواز کی قرات والی نماز میں اور بلندآ وازی قرائت والی نماز میں الحمد سے خاموثی (مراد نہیں کونکہ) امام کے پیچے الحمد تو خود آپ بھی پڑھا کرتے تھے جیسے کہ جزاء القراۃ بخاری میں ہے انه قرافی العصر حلف الامام فی الرکعتین الاولیین بام القران و سورۃ یعنی آپ نے امام کے پیچے عمر کی نماز کی پہلی دورکعتوں میں سورہ الحمد بھی پڑھی اور دوسری سورت بھی ملائی کیس آپ کے مندرجہ بالافرمان کا مطلب صرف اس قدرہے کہ جب امام اونجی آ واز سے قرائت کر بے قمقتری الحمد کے سواد وسری قرائت کے وقت سنے اور چپ رہے۔ واللہ اعلم - مترجم)

حضرت زہری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت اس انصاری نوجوان کے بارے میں نازل ہوئی ہے جس کی عادت تھی کہ جب
کمھی رسول اللہ علیہ قر آن سے بچھ پڑھے 'یہ بھی اسے پڑھتا' پس یہ آیت اتری - منداحداور سنن میں حضرت ابو ہریرہ سے مردی ہے کہ
رسول اللہ علیہ اس نماز سے فارغ ہوکر پلٹے جس میں آپ نے با آواز بلند قر اُت پڑھی تھی' پھر پوچھا کہ کیا تم میں ہے کسی نے میر سے ساتھ
رپڑھا تھا؟ ایک شخص نے کہا' ہاں یارسول اللہ علیہ آپ نے فرمایا' میں کہدر ہاتھا کہ یہ کیا بات ہے کہ مجھے قر آت پڑھا کرتے تھے' قر اُت
راوی کا کہنا ہے کہ اس کے بعد لوگ رسول اللہ علیہ کے ساتھ ان نمازوں میں جن میں آپ او ٹی آواز سے قر اُت پڑھا کرتے تھے' قر اُت
سے رک گئے' جبکہ انہوں نے رسول اللہ علیہ ہے یہ سا۔

امام ترفری اسے حسن کہتے ہیں اور ایو جاتم رازی اس کی تھیج کرتے ہیں (مطلب اس حدیث کا بھی یہی ہے کہ امام جب پکار کر قرات ہیں پڑھے اس وقت مقتدی سوائے المحمد کے کچھند پڑھے کیونکہ ایسی ہی روایت ابوداؤ ڈ ترفدی نسائی ابن ماجہ موطا امام مالک مسندا تھر وغیرہ ہیں ہے جس میں ہے کہ جس آپ کے حوال کے جواب میں ہے کہا گیا ہے کہ ہم پڑھتے ہیں تو آپ نے فرمایا لا تفعلو الا بفاتح فانه لاصلو قالمن لم يقر أء بھا يعنی ايسانہ کیا کروصرف سورہ فاتحہ پڑھو کیونکہ جواسے نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی اپس لوگ او فجی آواز والی قرات کی نماز میں جس قر اُء بھا یعنی ایسانہ کیا کروصرف سورہ فاتحہ پڑھو کیونکہ جواسے نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی المحمد تو پڑھتے کا تحد کہ تو اللہ مسلم میں المحمد کے علاوہ تھی کیونکہ اس سے دوکا تھا اس کے نماز میں جس قر اُت پڑھی نماز ہی ہی نہ دے ہاں البتہ جب امام آجہتہ آواز سے پڑھر ہا ہوا اس کی قرات کا فی ہے امام او نمی کی قرات کر ہے تو اہم ہی ہی تہ دو تو اور ہے کہ جب امام او نمی آواز سے کہ جب امام او نمی آواز سے کہ جب امام او نمی آواز سے تر ہو مان کے ہو میں ہی ہو مان کے بہ ہوا ہی ہی ہو اور ہے اس کے اور بیان کا فرمان ہی کہ قرات کر ہے قرآن پڑھا جائے تو تم اسے سنواور چپ رہوتا کہ تم کہ اور جام شافع کے دواتو ال جن میں سے ایک قول ہے تھی ہو در اتو ال آپ کی ہو میں ہوا تو ال کے بی نیادور اقوال آپ کیا یہ جس میں امام احمد کا بہ سبب ان دلاک کے جن کا ذکر گذر دیکا ۔ یعنی نیادوسر اقوال آپ کا یہ ہا سے میں خواد کے دواتو ال جن میں سے ایک قوال آپ کیا یہ ہو تھتدی صرف فورہ فاتح امام کی کا بہ سبب ان دلاک کے جن کا ذکر گذر دیکا ۔ یعنی نیادوسر اقوال آپ کیا یہ ہو میں ہوں ہورہ فاتح امام کی کا بہ سبب ان دلاک کے جن کا ذکر گذر دیکا ۔ یعنی نیادوسر اقوال آپ کا یہ ہو سے مقتدی صرف فاتح امام کی کو سے کے جملے کیا ہو گئر ہونا کے ایک کروہ کا بھی بی فرمان ہے۔

امام الوحنيفة أورامام احمد فرماتے بين مقتدى پرومطلقا قرأت واجب نبين نداس نماز بين جس بين امام آست قرأت پڑھے اور نداس بين جس بين بلندآ واز ہے قرأت پڑھے اس لئے كہ حديث بين ہامام كي قرأت مقتديوں كي بھي قرأت ہے اسے امام احمد نے اپني مند بين حضرت جابر سے مرفوعاً روايت كيا ہے۔ بہی حديث موطا امام مالك بين موقوفاً مروى ہے اور يہي سي حج ہے يعني يةول حضرت جابر رضى الله عند کا مونا زيادہ سي مولى ہے كہ كنا عند كا مونا زيادہ سي نہ كرسول الله يقاف كا فرمان (كيكن يہ بھي يا در ہے كہ خود حضرت جابر رضى الله عند ہے ابن ماجبہ بين مروى ہے كہ كنا نقرا في الطهر و العصر خلف الامام في الركعتين الاوليين بفاتحة الكتاب و سورة و في الا تحريين بفاتحة الكتاب يعني بم ظهر اور عصر كنماز بين امام كے بيجھے پہلى دور كعتوں بين سورة فاتح بھي پڑھتے تھے اور كوئى اور سورت بھى اور پھيلى دور كعتوں الكتاب يعنى بم ظهر اور عصر كنماز بين امام كے بيجھے پہلى دور كعتوں بين سورة فاتح بھى پڑھتے تھے اور كوئى اور سورت بھى اور پھيلى دور كعتوں

میں صرف سورہ فاتحہ پڑھا کرتے تھے۔ پس معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے جوفر مایا کہ امام کی قر اُت اسے کافی ہے اس سے مراد سورۃ فاتحہ کے علاوہ قر اُت ہے۔ واللہ اعلم' مترجم) بیر مسئلہ اور جگہ نہایت تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ اس خاص مسئلے پر حضرت امام ابوعبداللہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے ایک مستقل رسالہ لکھا ہے اور اس میں ثابت کیا ہے کہ ہر نماز میں خواہ اس میں قر اُت اونجی پڑھی جاتی ہویا آ ہت 'مقتدیوں پر سورہ فاتحہ کا پڑھنا فرض ہے واللہ اعلم۔

وَاذْكُرْ رَبِّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْفَوْلِ بِالْغُدُو وَالْاصَالِ وَلَا تَكُنُ مِّنَ الْغَفِلِينَ ﴿ إِنَّ الْفَوْلِينَ ﴿ إِنَّ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ عَنْ عِبَادَتِهِ وَيُسَبِّحُونَهُ اللَّذِينَ عِنْ عِبَادَتِهِ وَيُسَبِّحُونَهُ وَلَا يَسْتَكُبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَيُسَبِّحُونَهُ وَلَا يَسْتَكُبُرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَيُسَبِّحُونَهُ وَلَا يَسْتَكُبُرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَيُسَبِّحُونَهُ وَلَا يَسْتَكُبُرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَيُسَبِّحُونَهُ وَلَا اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ الللللّهُ اللّهُ ال

اور یاد کراپنے پروردگارکواپنے دل میں عاجزی اورڈ رکے ساتھ بغیراونچی آ واز کے اپنے قول سے میچ کوبھی اور شام کوبھی اور عافلوں میں نہ ہوجا۔ جو لوگ تیرے رب کے نز دیک ہیں' وہ اس کی عبادت ہے جی بھاری نہیں کرتے' اس کی پاکیزگی بیان کرتے رہتے ہیں اور صرف اس کے سامنے بجد ہے کرتے رہتے ہیں O

3700

غروب ہونے سے پہلے یہ آیت کمیہ ہے اور پیم معراج سے پہلے کا ہے۔ ''غدو '' کہتے ہیں دن کے ابتدائی صے کو ''اصال ''جمع ہے اصیل کی جیسے کہ ایمان جمع ہے کہ ایمان جمع ہے کہ ایمان جمع ہے کہ ایمان جمع ہے کہ اور ڈرخوف کے ساتھ اللہ کی یا دا پنے دل میں اپنی زبان سے کرتے رہو چیخنے چلانے کی ضرورت نہیں اس لئے مستحب یہی ہے کہ اونچی آ واز کے ساتھ اور چلا چلا کر اللہ کا ذکر نہ کیا جائے۔ صحابہ ؓ نے جب حضور سے سوال کیا کہ ہمارارب قریب ہے کہ ہم اس سے سرگوشی چیکے چیکے کر لیا کریں 'یا دور ہے کہ ہم پکار پکار کر آ وازیں دیں؟ تو اللہ تعالی جل وعلانے بی آ بت اتاری وَ اِذَا سَالَكَ عِبَادِی عَنِی اللہ جب میرے بندے تجھ سے میری بابت سوال کریں تو جواب دے کہ میں بہت ہی نزدیک ہول مالے کرنے والے کی دعا کو جب بھی وہ جھ سے دعا کرئے قبول فرمالیا کرتا ہوں۔

بخاری وسلم میں ہے کہ لوگوں نے ایک سفر میں با آ واز بلند دعا کیں کرنی شروع کیں تو آپ نے فرمایا 'لوگوا پی جانوں پرتس کھاؤ میں بہرے کؤیا کسی عامب کونیس پکارر ہے جہتے ہی لکارتے ہوؤہ تو بہت ہی پست آ واز سننے والا اور بہت ہی قریب ہے تہماری سواری کی گردن جہتی تم سے قریب ہے اس سے بھی زیادہ تم سے نزدیک ہے۔ ہوسکتا ہے کہ مراداس آیت سے بھی وہی ہوجو آیت و لَا تَدُهُو کی گردن جہتی آ اللہ تعلیم کی گالیاں دینے گئے تو اللہ تعالی نے آپ کو بھی کہ بیت کہ اس سے بھی زیادہ تم سے نزدیک ہے۔ ہوسکتا ہے کہ مراداس آیت سے بھی وہی ہوجو آیت و لَا تَدُهُو بَصَادِ بِنَا کَوْرُ ہِلَ اَنْ کُورُ ہِلِی کُورُ ہوں اللہ تھا کے کو اورخوداللہ تعالی کوگا لیاں دینے گئے تو اللہ تعالی نے آپ کو تھی دیا کہ نہت ہوئے اس قدر بلند آ واز سے پر حیس کہ آپ سے سے کہاں بھی فرمایا کہ بہت بلند آ واز سے نہ ہواور عافل نہ بنا امام ایس جی بلادہ ہو تو اللہ کو جو ایس کے درمیان کا راستہ ڈھونڈ نکالیں لینی نہ بہت بلند نہ بہت آ ہت کہاں بھی فرمایا کہ بہت بلند آ واز سے نہ ہواور والی نو بھی ہو تو اور مراداس سے بہلے حضرت عبدالرحن بن زید بن اسلام نے فرمایا ہے کہ مراداس سے بیہ ہو اور انساف کے منافی ہے جس کا حکم میں اور بیٹ طاہر ہے کہاں وقت خاموثی بنست ذکر ربانی کے افضل ہے خواہ وہ فرمایا گیا ہے اور مراداس سے بندوں کوشن شاموڈی بنست ذکر ربانی کے افضل ہے خواہ وہ خواہ وہ موخواہ طاہر بیل سان دونوں کی متابعت نہیں کی گئے۔ اس لئے مراداس سے بندوں کوشن حتام ذکر کی کھرت کی رغبت دلانا ہے تا کہ دہ عامون میں سے نہ ہو جو ان کیس۔ (ان دونوں برگروں کے علاوہ حضرت عبداللہ بن عباس وغیرہ کا کھی بھی فرمان ہے۔

تفسير سورة انفال

تفسیر بیضادی وغیرہ میں بھی یہی ہاوردونوں آیات کے ظاہری ربط کا نقاضا بھی یہی ہے۔ واللہ اعلم)ای لئے فرشتوں کی تعریف
بیان ہوئی کہ وہ رات دن اللہ کی شبح میں گئے رہتے ہیں 'بالکل تھکتے نہیں' پس فر ما تا ہے کہ جو تیرے رب کے پاس ہیں' وہ اس کی عبادت سے
تکبرنہیں کرتے۔ ان کا ذکر اس لئے کیا کہ اس کثر ت عبادت واطاعت میں ان کی اقتدا کی جائے اس لئے ہمارے لئے بھی شریعت نے بحدہ
مقرر کیا' فرشتے بھی سجدہ کرتے رہتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے' تم اس طرح صفیں کیوں نہیں باندھتے جیسے کہ فرشتے اپنے رب کے پاس
صفیں باندھتے ہیں کہ وہ پہلے اول صف کو پورا کرتے ہیں اور صفوں میں ذرائی بھی گنجائش اور جگہ باتی نہیں چھوڑتے۔ اس آیت پر اجماع کے
ساتھ سجدہ واجب ہے پڑھنے والے پر بھی اور سننے والے پر بھی' قرآن میں تلاوت کا پہلا سجدہ یہی ہے۔ ابن ماجہ میں حدیث ہے کہ رسول
اللہ علیہ نے اس آیت کو تجدے کی آیات میں شار کیا ہے۔

اس کی چھیالیس آیتیں ہیں۔ ایک ہزار چھسواکتیس کلمات ہیں۔ یا نچے ہزار دوسو چورا نو سے حروف ہیں۔والنداعلم-

بنالله الخراج

يَسْتَلُوْنَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ بِلَهِ وَالْرَسُولِ فَاثَقُولِ اللهَ وَالرَّسُولِ فَاثَقُول اللهَ وَاصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُورٌ وَاطِيعُوا اللهَ وَرَسُولُهُ إِنْ كُنْتُمُ مُّؤُمِنِينَ ۞

بخشش اورمبر بانی والے معبود کے نام سے شروع

تجھے مال غنیمت کا تھم دریافت کرتے ہیں جواب دے کہ غنیمت کے مال اللہ اوراس کے رسول کے ہیں پس تم اللہ سے ڈرتے رہواور اپنایا ہی معاملہ ٹھیک ٹھاک رکھؤاللہ کے اوراس کے رسول کے فرمانہ روار بنے رہوا گرتم ایمان وار ہو O

تفسیر سورۃ انفال: (آیت:۱) بخاری شریف میں ہے محضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں سورہ انفال غروہ بدر کے بارے میں اتری ہے نفر ماتے ہیں انفال سے مراد غنیمت کے مال ہیں جو صرف رسول اللہ علی کے بی تھیں ان ہیں ہے کوئی چیز کی اور کے لئے نہی تھی۔ آپ نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا 'گوڑا بھی انفال میں سے ہاور سامان بھی 'سائل نے پھر پو چھا' آپ نے پھر بہی جواب دیا' اس نے پھر پو چھا کہ جس انفال کاذکر کتاب اللہ میں ہے 'اس سے کیام او ہے ؛ غرض پو چھتے بین عباس کو تھک کردیا تو آپ فرماتے نہ تھے تھم دیتا ہوں نہ منع کرتا سے کہ بیل جے حضرت عمرؓ نے مارا تھا' حضرت فاروق اعظمؓ سے جب سوال ہوتا تو آپ فرماتے نہ تھے تھم دیتا ہوں نہ منع کرتا ہوں انسان کی وضاحت کرنے والا ہوں اس عباس فرماتے ہیں والا محال حرام کی وضاحت کرنے والا ہوں اس عباس فرماتے ہیں والا محال میں مناکل کو جواب دیا کہ کی کی کو بطور نفل (مال غنیمت) گھوڑا بھی ملتا اور ہتھیار بھی' دو تین دفعا س نے بہی سوال میں میں کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کو بطور نفل (مال غنیمت) گھوڑا بھی ملتا اور ہتھیار بھی' دو تین دفعا س نے بہی سوال میں میں اور میں کہ نو تین دفعا س نے بہی سے تو اللہ نے خون آلودہ ہو گئے تھے بہاں تک کہ اس کی ایر بیاں اور خون تھے اس پر سائل کہ خور آپ ہے ہی تھا اللہ نے عرض کا بدلہ لے بی لیا ۔ الغرض ابن عباس شک کہ اس کی ایر بیاں اور مون تھے اس پر سائل کہ خور آپ ہے سے تو اللہ نے عرض کا بدلہ لے بی لیا ۔ الغرض ابن عباس شک کہ اس کی این میں مرادیا نجو یں جھے کے علادہ دہ ان فی چیز ہیں ہیں جو امام اسے ساہیوں کو عطافر مائے ۔ واللہ اعلم۔

حضرت بجاہدٌ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے رسول اللہ علی ہے اس پانچویں جھے کا مسئلہ پوچھا جوچا را سے ہی حصوں کے بعد رہ جائے ہیں ہیں ہی آبت اتری – ابن مسعودٌ وغیرہ فرماتے ہیں لڑائی والے دن اس سے زیادہ امام نہیں دے سکنا بلکہ لڑائی کی شروع سے پہلے اگر چا ہے دے دے -عطاً فرماتے ہیں کہ یہاں مراد مشرکوں کا وہ مال ہے جو بغیر جنگ کے ل جائے خواہ جانو رہوخواہ لونڈی غلام یا اسباب ہوئیں وہ آئے خضرت صلی اللہ علیہ وہ کہ کہ تا ہے کہ انتقال ہے ۔ پہلے می اللہ علیہ وہ کہ انتقال ہے ۔ پہلے میں کام میں چاہیں لگالیں تو گویا ان کے زودیک مال فئے انقال ہے ۔ پہلے میں کام میں چاہیں لگالیں تو گویا ان کے زودیک مال فئے انقال ہے ۔ پہلے کہ اس سے مراد لکھر کے کی گروہ کوان کی کارکردگی یا حوصلہ افزائی کے کوش امام آئیس عام تقسیم سے پھوڑیا وہ وے اسے انقال کہا جاتا ہے اس میں جا تھی ہے کہ اس میں جو بھائی عمیر سے بھائی عمیر قبل کے بھی میں جند تھی ہے گئے تو آپ نے فرمایا 'جاؤا سے باقی مال کے ساتھ رکھ آؤ' میں نے تھم کی تعیل تو کر لیکن اللہ بی کو معلوم ہے کہ اس وقت میرے دل پر کیا گذری' ایک طرف بھائی کے قبل کا صدمہ' ابھی میں چند قدم بی چلا ہوں گا کہ سورۂ انقال تازل ہوئی اور رسول اللہ علی ہے نہ جھے فرمایا جاؤاور دہ تو اوار جوتم ڈال آئے ہوئے جاؤ ۔

مندمیں حضرت سعد بن ما لک رضی اللہ عنہ سے مردی ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے عرض کیا کہ آج کے دن اللہ تعالیٰ نے

جھے شرکوں سے بچالیا'اب آپ بیتلوار جھے دے دیجے'آپ نے فرمایا سنونہ بیتہاری ہے نہ میری ہے'اسے بیت المال میں داخل کر دو میں نے رکھ دی اور میرے دل میں خیال آیا کہ آج جس نے جھے بیسی بحث ٹیس کی اسے بیانعام لل جائے گا' بیہ ہمتا ہوا جا بی رہا تھا جوآ واز آئی کہ کوئی میرانام لے کرمیرے بیچھے سے جھے بیکا رہا ہے' لوٹا اور پوچھا کہ حضور آئیس میرے بارے میں کوئی وی نیس اتری ؟ آپ نے فرمایا' ہال می نے جھے سے تلوار ما تکی تھی اس وقت وہ میری نقی - اب وہ جھے دی گئی اور میں تہمیں دے رہا ہوں - پس آیت یسئلو نگ عَنِ الاَنفَالِ الْحُنوار ما تکی تھی اس وقت وہ میری نقی - اب وہ جھے دی گئی اور میں تہمیں دے رہا ہوں - پس آیت یسئلو نگ عَنِ الاَنفَالِ الله 'اس بارے میں اتری ہوئی میں انہی سے مروی ہے کہ میرے بارے میں چار آیات نازل ہوئی میں 'جھے بدروالے دن ایک تو اور طی میں اس سے لے کرسرکا رسالت ماب میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یہ تلوار آپ جھے عنایت فرمایے' آپ نے فرمایا جاو' جہاں سے لی تو ایس کے وہیں رکھ دو' میں نے پھر طلب کی' آپ نے پھر بی جواب دیا' میں نے پھر ما تھی' آپ نے پھر بی فرمایا' اس وقت ہے آب اتری - بیہ پوری حدیث ہم نے آیت و و صًینَا الخ' تیسری آ یت وصیت (صیح مسلم شریف)

سیرت این اسحاق میں ہے حضرت ابواسید مالک بن ربیعہ فرماتے ہیں کہ بدر کالڑائی میں جھے سیف بن عائذ کی تلوار کھ آیا۔
مرزبان کہا جاتا تھا۔ جب نبی سیالت نے لوگوں کو تھم دیا کہ جو پچھ جس کی کے پاس ہؤوہ جمع کرا دے میں بھی گیا اور وہ تلوار رکھ آیا۔
آنخضرت سیالت کی عادت مبارک تھی کہ اگر کوئی آپ سے پچھ مانگا تو آپ انکار نہ کرتے۔ حضرت ارقم بن ارقم خزا کی رضی اللہ عنہ نے اس
تلوار کود کھے کر آپ سے اس کا سوال کیا' آپ نے انہیں عطافر مادی اس آیت کے نزول کا سبب مندا مام احمد میں ہے کہ حضرت ابوا مامہ نے
حضرت عبادہ سے انفال کی بابت سوال کیا تو آپ نے فرمایا' ہم بدریوں کے بارے میں ہے جبکہ ہم مال کفار کے بارے میں باہم اختلاف
حضرت عبادہ سے انفال کی بابت سوال کیا تو آپ نے فرمایا' ہم بدریوں کے بارے میں ہے جبکہ ہم مال کفار کے بارے میں باہم اختلاف
کرنے گے اور جھڑے ہے ہو ھے گئو ہے آپ تاتر کی اور بدرسول اللہ سیالت کی فروں کو فکست دی' ہماری ایک جماعت نے تو ان کا تعاقب کیا کہ
بری ہزیرے دے دی۔

تغير سورهٔ انقال ـ پاره ۹

بھی اتری- امام ابوعبیداللہ قاسم بن سلامؓ نے اپنی کتاب احوال الشرعیہ میں لکھا ہے کہ انفال غنیمت ہے اور حربی کا فروں کے جو مال مسلمانوں کے قبضے میں آئیں' وہ سب ہیں' پس انفال آنحضرت عظیہ کی ملکیت میں تھے۔ بدر والے دن بغیر پانچواں حصہ نکالے جس طرح اللہ نے آپ کو سمجھایا' آپ نے بجاہدین میں تقتیم کیا اس کے بعد پانچواں حصہ نکا لئے کے علم کی آیت اتری اور بیر پہلاتھ منسوخ ہو گیا لئے انگری ابن زید وغیرہ اسے منسوخ نہیں بتلاتے بلکہ محکم کہتے ہیں۔ انفال غنیمت کی جمع ہے گر اس میں سے پانچواں حصہ مخصوص ہے۔ گیا لئیکن ابن زید وغیرہ اسے منسوخ نہیں بتلاتے بلکہ محکم کہتے ہیں۔ انفال غنیمت کی جمع ہے گر اس میں سے پانچواں حصہ مخصوص ہے۔ اس کی اہل کے لئے جیسے کہ کتاب اللہ میں تھم ہے اور جیسے کہ سنت رسول اللہ جاری ہوئی ہے۔ انفال کے معنی کلام عرب میں ہراس احسان کے ہیں جے کوئی بغیر کسی پابندی یا وجہ کے دوسرے کے ساتھ کرے۔ پہلے کی تمام امتوں پر یہ مال حرام ہے اس امت پراللہ نے رتم فر ما یا اور مان غنیمت ان کے لئے طال کیا۔

چنانچہ بخاری ومسلم میں ہے حضبور فر ماتے ہیں مجھے پانچ چیزیں دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کونہیں دی گئیں۔ پھران کے ذکر میں ایک بیہ ہے کہ آپ نے فرمایا میرے لئے بمتیں حلال کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی کوحلال نتھیں۔امام ابوعبید فرماتے ہیں کہ امام الشکر میں سے کسی کوکوئی انعام دے جواس کےمقررہ حصہ کےعلاوہ ہوا سے فعل کہتے ہیں۔غنیمت کے انداز اوراس کے کارنا ہے کے صلے کے برابر بیمانا ہے-اس نفل کی چارصور تیں ہیں- پہلی صورت تو مقتول کا مال اسباب وغیرہ ہے جس میں سے یا نچواں حصہ نہیں نکالا جاتا - دوسری صورت وہ نفل جو پانچواں حصہ علیحدہ کرنے کے بعد دیا جاتا ہے ٔ مثلاً امام نے کوئی چھوٹا سالشکر کسی دیمن پر بھیج دیا' و غنیمت یا مال لے کرپلٹا تو امام اس میں سے اسے چوتھائی یا نہائی بانث دے۔ تیسری صورت یہ ہے کہ جو پانچوال حصہ تکال کرباقی کا تقسیم ہو چکا ہے اب امام بقدر خزانداور بقدر تتخصی جرات کے اس میں سے جمعے جتنا چاہے دے۔ چوتھی صورت سے ہے کہ امام پانچواں حصہ نکا لئے سے پہلے ہی کسی کو پچھ دے مثلاً جروا ہوں کؤ سائیسول کؤ بہشتیوں کو وغیرہ کھر ہرصورت میں بہت کچھاختلاف ہے۔ امام شافعی رحمتہ الله علیه فرماتے ہیں کہ مال غنیمت میں سے یا نجوال حصہ نکالنے سے پہلے جوسا مان اسباب مقتولین کا مجاہدین کو دیا جائے وہ انفال میں داخل ہے۔ دوسری وجہ بیہ ہے کہ آنخضرت علیہ کا ا پناحصہ پانچویں جھے میں سے پانچواں جوتھا'اس میں سے آپ جے جا ہیں جتنا جا ہیں عطافر ماکیں 'یفل ہے' پس امام کو جا ہے' کہ دشمنوں کی کثرت مسلمانوں کی قلت اور ایسے ہی ضروری وقتوں میں سے اس سنت کی تابعداری کرے ہاں جب ایسا موقع نہ ہوتو نفل ضروری نہیں۔ تيسري وجديد ہے كدامام ايك چھوٹى ى جماعت كہيں بھيجا ہے اوران سے كهدويتا ہے كہ جوشف جو پچھ حاصل كرے يانچواں حصہ نكال كربا تى سب ای کا ہے تو وہ سب انہی کا ہے کیونکہ انہوں نے اسی شرط پرغز وہ کیا ہے اور بیر ضامندی سے طے ہو چکی ہے لیکن ان کے اس بیان میں جو کچھ کہا گیا ہے کہ بدر کی غنیمت کا پانچوال حصہ نہیں نکالا گیا'اس میں ذرا کلام ہے۔حضرت علیؓ نے فرمایا تھا کہ دواونٹنیاں وہ ہیں جوانہیں بدر کے دن پانچویں جھے میں ملی تھیں' میں نے ان کا پورا بیان کتاب السیر و میں کردیا ہے۔ فالحمد للد -تم اینے کاموں میں اللہ کا ڈررکھو' آپس میں صلی وصفائی رکھو۔ظلم جھڑ سے اور مخالفت سے باز آ جاؤ جو ہرایت وعلم الله کی طرف سے تنہیں ملاہے اس کی قدر کرواللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرتے رہوئندل وانصاف سے ان مالول تقتیم کرؤ پر ہیز گاری اور صلاحیت اپنے اندر بیدا کرو-

مندابویعلی میں ہے کہ حضور بیٹے بیٹے ایک مرتبہ سکرائے اور پھرہنس دیے عمرؓ نے دریافت کیا کہ آپ پرمیرے ماں باپ فدا ہوں' کیے ہنس دیے؟ آپ نے فرمایا' میری امت کے دوخت اللہ رب العزت کے سانے گھٹوں کے ہل کھڑے ہو گئے' ایک نے کہا' اللہ میر بھائی سے میر سے ظلم کا بدلہ لئے اللہ نے اس سے فرمایا' ٹھیک ہے اسے بدلہ دے' اس نے کہا اللہ میرے پاس تو نیکیاں اب باقی نہیں رہیں' اس نے کہا اللہ پھرمیری برائیاں اس پر لا ددے' اس وقت حضور کے آنونکل آئے اور فرمانے لگئے وہ دن بڑا ہی سخت ہے لوگ چا ہے ہوں گ سال میں ہوں گے کہ کسی پران کا ہو جھلا دویا جائے اس وقت اللہ تعالی فرمائے گا کہ اے طالب اپنی نگاہ افھا اور ان جنتیوں کو دیکھے گا اور کہے گا چاندی کے قلعے اور سونے کے کسی مکا نات اور یہ در جے گا چاندی کے جین پروردگار جمعے بتایا جائے کہ یہ مکا نات اور یہ در جے کسی نبی کے جین یا کسی صدیق کے یا کسی شہید کے؟ اللہ فرمائے گا بیاس کے جیں جوان کی قیمت داکر دے نیہ ہے گا اللہ کس سے ان کی قیمت اوا ہو سکے گا؟ اللہ تعالی فرمائے گا تیرے پاس تو اس کی قیمت ہے وہ خوش ہوکر ہو چھے گا کہ پروردگاروہ کیا؟ اللہ فرمائے گا یہی کہ تیرا جوجت اس مسلمان پر ہے تو اسے معاف کردے وہ فوراً کہا گا اللہ میں نے معاف کیا اللہ تعالی کا ارشاد ہوگا کہ اب اس کا ہاتھ تھا م لے اور تم دونوں جنت میں چلے جاؤ – پھررسول اللہ علی ہے اس آیت کا آخری حصہ تلاوت فرمایا کہ اللہ سے ڈرواور آپس کی اصلاح کرو کھواللہ تعالی خود قیامت کے دن مومنوں میں سلے کرائے گا –

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الْآذِيْنَ إِذَا ذُكِرَ اللّهُ وَجِلَتَ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا ثُكِرَ اللّهُ وَجِلَتَ قُلُوبُهُمْ وَإِنْكَا ثَلِيتَ عَلَيْهِمْ الْيَتُهُ زَادَتُهُمْ إِنْهَانًا وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴾ ثَلِيتَ عَلَيْهِمْ الْيَتُهُ زَادَتُهُمْ إِنْهَانًا وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴾ اللّذِيْنَ يُقُونَ لُكُونَ الصّلوة وَعِمَّا رَزَقْنَهُمْ يُنْفِقُونَ لَهُ اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّ

موں وہی ہیں کہ جب ان کے سامنے ذکر اللہ کیا جائے تو ان کے دل ڈرجا کئیں اور جب ان کے سامنے اس کی آیات پڑھی جا کئیں تو وہ ان کے ایمان بڑھادیں اور وہ اپنے رب پر بحروسدر کھتے ہیں 〇 جونماز وں کو قائم رکھتے ہیں اور جو پچھ ہم نے انہیں دیا ہے ُوہ ہماری راہ میں خرج کرتے رہتے ہیں ۞ بہی لوگ سیچے ایمان والے ہیں ان کے لئے ان کے پروردگار کے ہاں بڑے مرتبے ہیں اور بخشش ہے اور بہت ہیں اچھی روزی ○

ایمان سے خالی لوگ اور حقیقت ایمان: ہلتہ ہلتہ (آیت: ۲-۲) این عباس فرماتے ہیں منافقوں کے دل میں نفریضے کی وائی کی کے وقت ذکر اللہ ہوتا ہے نہ کی اور وقت پڑندان کے دلوں میں ایمان کا نور ہوتا ہے نہ اللہ پر بھرو سہ ہوتا ہے نہ نہ بنائی میں نمازی رہتے ہیں نہ اپنی مال کی ذکو قویتے ہیں ایسے لوگ ایمان سے خالی ہوتے ہیں کی ایمان کے برعس ہوتے ہیں - ان کے دل یا دخالق سے کپکیاتے رہتے ہیں فرائض اوا کرتے ہیں آیات الہی من کر ایمان چک اٹھتے ہیں تھدیق میں بڑھ جاتے ہیں رب کے سواکسی پر بھرو سہ نہیں کرتے اللہ کی یا در نہ کے سواکسی بر بھرو ہوتے ہیں خوالی سے کہا ورشہ ہیں ہوتے ہیں اللہ کا فران میں سایا ہوا ہوتا ہے ای وجہ سے نہ تو تھم کا خلاف کرتے ہیں اور نہ نے ہوئے کام کو کرتے اللہ کے کوئی گنا ہوں کہ اللہ کے کوئی گناہ ورائی سرز وہو بھی جاتی ہے قیادالہ کرتے ہیں بھراہے گناہ سے استفاد کرتے ہیں تھیقت میں سوائے اللہ کے کوئی گناہوں کا بخشے والا بھی نہیں نہ یوگ باوجود کم کے گی گناہ پر اصرار نہیں کرتے - اور آیات میں ہو وَ اَمّا مَن مُن مُن سوائے اللہ کے کوئی گناہوں کا بخشے والا بھی نہیں نہ یوگر ابونے سے ڈرااور اپنے نفس کو تو اہشوں سے دوکا اس کا ٹھکا نہ جنت ہے - سمدگ خوف میں کہا جائے کہ اللہ سے ڈرجاؤ وہیں ان کا دل کوئی ہوں کہ کہ خوف سے حرکت کرنے گئے ہیں - ایسے وقت انسان کو اللہ عز وجل سے دعاما گئی جائے کا کاپنے لگتا ہے - ام درداء فرماتی ہیں کہ دوز پر وزر یوزی ہیں دی ہیں ہے اور آئی آیا ہے سے نسان کو اللہ عز وجل سے دعاما گئی جائے کی کاپنے لگتا ہے - ام درداء فرماتی ہیں کہ دوز پر وزر یوزی ہیں دی ہے اور آئی آیات شیس اور ایمان پر ھا۔

تفيرسورهٔ انفال به پاره ۹ جیے اور جگہ ہے کہ جب کوئی سورت اترتی ہے تو ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں کہ اس نے تم میں کس کا ایمان بڑھادیا - بات یہ ہے کہ ایمان والوں کے ایمان بڑھ جاتے ہیں اور وہ خوش ہوجاتے ہیں۔ اس آیت سے اور اس جیسی دیگر آیات سے حضرت امام الائمہ امام بخاری رحمة الله علیه وغیره ائمه کرام نے استدلال کیا ہے کہ ایمان کی زیادتی سے مراد ہے کہ دلوں میں ایمان کم یازیادہ ہوتار ہتا ہے کہی ند ہب جمہورامت کا ہے بلکہ کی ایک نے اس پر اجماع نقل کیا ہے جیسے شافعی احمد بن حنبل ابوعبید وغیرہ جیسے کہ ہم نے شرح بخاری کے شروع میں پوری طرح بیان کردیا ہے۔ والحمدللہ - ان کا بھروسہ صرف اپنے رب پر ہوتا ہے نہاس کے سواکسی سے دہ امیدر تھیں 'نہاس کے سواکوئی ان کا مقصود' نداس کے سواکسی سے وہ پناہ جا ہیں' نداس کے سواکسی سے مرادیں مانگیں' نہ کسی اور کی طرف جھکیں' وہ جانتے ہیں کہ قدرتوں والا وہی ہے جووہ چاہتا ہے ہوتا ہے' جونہیں چاہتا ہر گزنہیں ہوتا' تمام ملک میں اس کا تھم چلنا ہے' مالک صرف وہی ہے وہ اکیلا ہے' اس کا کوئی شریک نہیں نداس کے کسی علم کوکوئی ٹال سکے اور وہ جلد ہی حساب لینے والا ہے۔حضرت سعید بن جبیر قرماتے ہیں اللہ پرتو کل کرنا ہی پوراایمان ہے۔ ان مومنوں کے ایمان اوراعتقاد کی حالت بیان فر ماکراب ان کے اعمال کا ذکر ہور ہاہے کہ وہ نماز دں کے پابند ہوتے ہیں۔وقت کی وضو کی ' رکوع کی سجدے کی' کامل پا کیزگی کی' قرآن کی تلاوت' تشہد' درود' سب چیزوں کی حفاظت ونگرانی کرتے ہیں۔اللہ کے اس حق کی ادائیگی کے ساتھ ہی بندوں کے حق بھی نہیں بھولتے -واجب خرچ یعنی زکو ق^مستحب خرچ یعنی اللہ کے راستہ میں صدقہ وخیرات برابردیتے ہیں-چونکہ تمام مخلوق اللہ کی عیال ہے'اس لئے اللہ کوسب سے زیادہ پیاراوہ ہے جواس کی مخلوق کی سب سے زیادہ خدمت کر یے اللہ کے دیتے ہوئے مال کواللہ کی راہ میں دیتے رہوئیہ مال تمہارے پاس اللہ کی امانت ہے بہت جلدتم اسے چھوڑ کر رخصت ہونے والے ہو پھر فرما تا ہے کہ جن میں بیاوصاف ہوں وہ سے مومن ہیں طبرانی میں ہے حارث بن مالک انصاری رضی اللہ تعالی عنه نبی عظیمہ کے یاس سے گذر ہے تو آپ ًنے دریافت فرمایا کہتمہاری صبح کس حال میں ہوئی؟انہوں نے جواب دیا کہ سیچے مومن ہونے کی حالت میں آپ نے فرمایا کہ مجھالو كدكيا كهدر بهو؟ ہر چيز كى حقيقت ہواكرتى ب جانتے ہو حقيقت ايمان كيا ہے؟ جواب دياكه يارسول الله ميں نے اپنی خواہشيں دنيا سے الگ کرلیں ٔ راتیں اللہ تعالیٰ کی یادیس جاگ کراوردن اللہ کی راہ میں بھو کے پیاسے رہ کر گذارتا ہوں گویا میں اللہ کے عرش کواپٹی نگا ہوں کے سامنے دیکھتار ہتا ہوں اور گویا کہ میں اہل جنت کودیکھ رہا ہوں کہ وہ آپس میں بنی خوثی ایک دسرے سے مل جل رہے ہیں اور گویا کہ میں اہل دوزخ کود کھے رہا ہوں کہ وہ دوزخ میں جل بھن رہے ہیں آپ نے فر مایا حارثہ نو نے حقیقت جان کی پس اس حال پر ہمیشہ قائم رہنا' تین

پس آیت میں بالکل محاورہ عرب کے مطابق ہے جیسے وہ کہا کرتے ہیں کہ گوفلاں قوم میں سر دار بہت سے ہیں لیکن صحیح معنی میں سردارفلاں ہے' یافلاں قبیلے میں تا جربہت ہیں کیک صحیح طور پُر تا جرفلاں ہے' یافلاں لوگوں میں شاعر بہت ہیں کیکن سچا شاعر فلاں ہے۔ان کے مرتبے اللہ کے ہاں بڑے بڑے بڑے ہیں اللہ ان کے اعمال دیکھ رہاہے وہ ان کی لغزشوں سے درگذر فرمائے گاان کی نیکیوں کی قدر دانی كرے گا، گويد درج اونچے ينچے ہوں كے ليكن كى بلند مرتبہ خص كے دل ميں بيه خيال نه ہوگا كه ميں فلاں سے اعلیٰ ہوں اور نه كى ادنیٰ در جے والوں کو بی خیال ہوگا کہ میں فلال ہے کم ہوں- بخاری ومسلم میں ہے رسول اکرم عظیمی فرماتے ہیں کہ علیین والوں کو پنچے کے در ہے کے لوگ اس طرح دیکھیں گے جیسے تم آسان کے کناروں کے ستاروں کو دیکھتے ہو-صحابہ ؓ نے پوچھا' بیمر ہے تو انہیاء کے ہوں گے؟ کوئی اور تو اس مرتبے پرنہ پہنچ سکے گا؟ آپ نے فر مایا کیوں نہیں؟ اس کی تتم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' وہ لوگ بھی جواللہ پر ایمان لائیں اور رسولوں کو بچ جانیں – اہل سنن کی حدیث میں ہے کہ اہل جنت بلند درجہ جنتیوں کوایسے دیکھیں گے جیسے تم آسمان کے کناروں

مرتبه یمی فرمایا-

کے حمکیلے ستاروں کودیکھا کرتے ہویقینا ابو بکر اور عمر انہی میں سے ہیں اور بہت اچھے ہیں۔

كَمَّا اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ لَكُرْهُونَ فَي يَجَادِلُونَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَانَّمَا الْمُؤْمِنِينَ لَكُرْهُونَ فَي يَجَادِلُونَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَانَّمَا يُسَاقُونَ إِلَى الْمُوْتِ وَهُمْ مَنْظُرُونَ فَي وَلَا يَعِدُكُمُ اللهُ اللهُ وَلَوَدُونَ اَنَّ عَيْدَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُونِ لَكُمْ وَيُودُونَ اللهُ اَن يَجْعِقَ الْحَقَّ وَيُعِلِي الشَّوْكَةِ تَكُونِ لَكُمْ وَيُودُونَ اللهُ اَن يَجْعِقَ الْحَقَّ وَيُعِلِي الشَّوْكَةِ تَكُونِ لَكُمْ وَيُودُونَ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ الْمُحَقِّلُ اللهُ الْمُحَقِّلُ وَيُعِلِي اللهُ اللهُ وَيُعِلِي الْمُحَقِّلُ وَيُعِلِي الْمُحَقِّلُ وَيُعِلِي اللهُ اللهُ اللهُ الْمُحَقِّلُ وَيُعِلِي الْمُحَقِّلُ وَلَوْكُونَ الْمُحَقِّلُ الْمُحَقِّلُ الْمُحَقِّلُ وَلَوْكُونَ الْمُحَقِّلُ وَلَوْكُونَ اللهُ الْمُحَقِّلُ وَلَوْكُونَ الْمُحَقِّلُ وَلَوْكُونَ الْمُحَقِّلُ وَلَوْكُونَ الْمُحَقِّلُ وَلَوْكُونَ الْمُحَقِّلُ وَلَوْكُونَ اللهُ اللهُ الْمُحَقِّلُ وَلَوْكُونَ الْمُحَقِّلُ وَلَوْكُونَ الْمُحَقِّلُ وَلَوْكُونَ الْمُحَقِّلُ وَلَوْكُونَ اللهُ اللهُ الْمُعَلِي الْمُعَلِي الْمُحَقِّلُ وَلَوْكُونَ الْمُحَقِيقُ الْمُحَقِّ وَيُعْظِلَ وَلَوْكُونَ الْمُحَوْلُ وَاللهُ اللهُ الْمُحَوْلُ اللهُ الْحَلْمُ اللهُ ا

چسے کہ تجھے پروردگارنے بہترین تدبیر کے ساتھ تیرے گھرے نکالا حالا تکہ مومنوں کی ایک جماعت اسے ناپند کرنے والی تھی ۞ بیتو تجھے بالکل کی بات میں جو واضح ہو چکی ہے؛ جھٹڑ رہے ہیں گویا کہ دو محت کو دیکھتے ہوئے اس کی طرف تھسیٹے جارہے ہیں ۞ یاد کر جبکہ اللہ تعالیٰ نے تم سے دعدہ کیا کہ دو جماعتوں میں ہے ایک جماعت تمبارے ہاتھ گلے اور حق تعالیٰ کی جاہت تھی کہ دو دین حق کو اپنے فرمان سے بچا جاہت کر جماعت تمبارے ہاتھ گلے اور حق تعالیٰ کی جاہت تھی کہ دو دین حق کو اپنے فرمان سے بچا جاہت کی اور حق تعالیٰ کی جاہت تھی کہ دو دین حق کو اپنے فرمان سے بچا جاہت کی دو اور کا فروں کو براہی گلے ۞

تمع رسالت کے جال نثاروں کی دعا کیں : ﴿ ﴿ ﴿ آیت:۵-٨) ایک مطلب تواس کا یہ ہے کہ جیسے تم نے مال غنیمت میں اختلاف
کیا آخر اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے ہاتھ میں لے لیا اور اپنے نبی گواس کی تقلیم کا اختیار دے دیا اور اپنے عدل وانصاف کے ساتھ اسے تم میں
ہانٹ دیا اور درحقیقت تمہارے لئے ای میں بھلائی تھی۔ ای طرح اس نے باوجود تمہاری اس چاہت کے کہ قریش کا تجارتی قافلہ تمہیں ال جائے اور جنگی جماعت سے کرادیا اور تمہیں اس پر غالب کر دیا
جائے اور جنگی جماعت سے مقابلہ نہ ہو اس نے تمہارا مقابلہ بغیر کی وعدے کے ایک پرشکوہ جماعت سے کرادیا اور تمہیں اس پر غالب کر دیا
کہ اللہ کی بات بلند ہوجائے اور تمہیں فتح 'فرت' غلبہ اور شان' شوکت عطا ہو۔ جیسے فر مان ہے کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِتَالُ وَ هُو َ کُرُہٌ لَّکُمُ
اللہ تم پر جہاد فرض کیا گیا حالا تکہ تم اے براجانے ہو بہت ممکن ہے کہ ایک چیز کو اپنے حق میں اچھی نہ جانو اور در حقیقت و ہی تمہارے حق میں
بہتر ہواور ایک چیز کو اپنے حق میں اچھی جانو اور حقیقت میں وہ برتر ہو دراصل حقائق کاعلم اللہ بی کو ہے تم محض بے علم ہو۔

دوسرا مطلب سے کہ جیسے مومنوں کے ایک گروہ کی چاہت کے خلاف تجھے تیرے رب نے شہر سے باہرلڑائی کے لئے نکالا اور نتیجہ
ای کا اچھا ہوا' ایسے ہی جولوگ جہاد کے لئے نکلنا ہو جھے تھے دراصل یہی ان کے حق میں بہتر ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ مال غنیمت میں
ان کا اختلاف بالکل بدروا لے دن کے اختلاف کے مشابہ تھا' کہنے گئے تھے آپ نے ہمیں قافلے کا فر مایا تھا' نشکر کا نہیں' ہم جنگی تیاری کر کے
ان کا اختلاف بالکل بدروا لے دن کے اختلاف کے مشابہ تھا' کہنے گئے تھے آپ نے ہمیں قافلے کا فر مایا تھا' نشکر کا نہیں' ہم جنگی تیاری کر کے
ان کا اختلاف بالکل بدروا لے دن کے اللہ علی تھے کہ ایوسفیان کے اس قافلے کوروکیں جو شام سے مدینہ
کو تریشیوں کے بہت سے مال اسباب لے کر آر ہا تھا۔ حضور کے لوگوں کو تیار کیا اور تین سودس سے پھھا و پرلوگوں کے لے کر آپ مدینے سے
عیا اور سمندر کے کنارے کے داست کی طرف سے بدر کے مقام سے چلے ابوسفیان کو چونکہ آپ کے نکلنے کی خبر پہنچ چکی تھی' اس نے اپناراست

بدل دیا اورا یک تیز روقاصد کو محے دوڑایا' وہاں سے قریش تقریباً ایک ہزار کالشکر جرار لے کرلو ہے میں ڈو بے ہوئے بدر کے میدان میں پہنچ گئے' پس بید دنوں جماعتیں ٹکرا گئیں' محمسان کی لڑائی ہوئی اوراللہ تعالی نے حق کوفتح دلوائی' اپنا دین بلند کیا اورا پنے نبی کی مدد کی اوراسلام کوکفر پرغالب کیا جیسے کہ اب بیان ہوگا ان شاءاللہ تعالیٰ –

یہاں بیان کرنے کا مقصد صرف اتنا ہی ہے کہ جب حضور گویہ پیۃ چلا کہ شرکین کی جنگی مہم کے سے آرہی ہے اس وقت اللہ تعالیٰ نے آپ سے بذریعہ وقی کے وعدہ کیا کہ یا تو قافلہ آپ کو ملے گایالشکر کفار- اکثر مسلمان دل سے چاہتے تھے کہ قافلہ ل جائے کیونکہ بیز بیتا ہلکی چیز تھی لیکن اللہ کا ارادہ تھا کہ اس وقت بغیر زیادہ تیاری اور اجتمام کے اور آپ کے قول قرار کے لمہ بھیڑ ہوجائے اور حق وباطل کی تمیز ہو جائے' کفار کی ہمت ٹوٹ جائے اور دین حق تکھر آئے۔

تغیر ابن مردویہ میں ہے حضرت ابوابوب انصاری رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ مدینے میں ہمیں رسول اللہ علی ہے کے ابوسفیان کا قافلہ شام سے لوٹ رہا ہے تو کیاتم اس کے لئے تیار ہوکہ ہم اس قافلے کی طرف بڑھیں؟ بہت ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں مال غنیمت دلوا و نے ہم سب نے تیاری طاہر کی آپ ہمیں لے کر چلے ایک دن یا دودن کا سفر کر کے آپ نے ہم سے فرمایا کہ قریشیوں سے جہاد کے بارے میں کیا خیال ہے؟ انہیں تمہارے چلنے کاعلم ہوگیا ہے اور وہ تم سے لڑنے کے لئے چل پڑے ہیں ہم نے واب ہمیں کیا حواب دیا کہ واللہ ہم میں ان سے مقابلے کی طاقت نہیں ہم تو صرف قافلے کے اراد سے نکلے ہیں آپ نے پھر یہی سوال کیا اور ہم نے پھر یہی جواب دیا - اب حضرت مقداد بن عمر رضی اللہ عنہ کہا کہ یارسول اللہ ہم اس وقت آپ کووہ نہ کہیں گے جوموئل کی قوم نے حضرت موی سے کہا تھا کہ تو اور تیرار ب جا کر کافروں سے لڑے ہم تو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں اب تو ہمیں بڑا ہی رنج ہونے لگا کہ کاش یہی جواب ہم

این ابی حاتم میں ہے کہ بدر کی جانب چلتے ہوئے رسول اکر م تھا اور جامیں پنچو آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور اس میں فرمایا کہ بتاؤ تہماری کیارائے ہے؟ حضرت صدیق اکبڑنے فرمایا کہ ہاں ہمیں بھی معلوم ہوا ہے کہ وہ لوگ فلاں فلاں جگہ بین آپ نے پھر خطبہ دیا اور پہنی معلوم ہوا ہے کہ وہ لوگ فلاں فلاں جگہ بین آپ نے پھر خطبہ دیا اور پہنی ہمی معلوم ہوا ہے کہ وہ لوگ فلاں فلاں جگہ بین آپ نے پھر خطبہ دیا اور پہنی ہمی معلوم ہوا ہے کہ وہ لوگ فلاں فلاں جارت معربی معاد نے بھر خواب کی مرتبہ حضرت عمر فاروق نے بھی جواب دیا آپ نے پھر جسرے خطبے میں بھی فرمایا اس پر حضرت سعد بن معاد آپ پہنی فرمایا اس پر حضرت میں ہمی چلا ہوں اور نہ جھے اس لشکر کاعلم ہے ہاں اتنا میں کہر سکتا ہوں کہ اگر آپ برک الغماد کی تھی چڑھائی کریں تو واللہ ہم آپ کی رکا بھائے آپ کے بیچھے ہوں گئے ہم ان کی طرح نہیں جنہوں نے حضرت موی علیہ السلام سے بہد یا تھا کہ تو اللہ ہم آپ کی رکا بھائے اور کی مواد سے جہد وہ لیے صدق دل سے تیار بین یا رسول اللہ (پھیٹ کہ کو آپ کی کام کوزیر پیلئے ہوں گئی ہوں گئی ہوں گئی ہوں گئی ہوں گئی اور نیا کام پیش نگاہ ہوتو کہم اللہ بھی ہی ہم تا بعداری سے منہ پھیر نے والے نہیں آپ جس سے چاہیں مواد سے بھی ہوں ہی ہی میں آپ کے ساتھ ہیں یارسول اللہ ہماری جائوں کے ساتھ ہیں یارسول اللہ ہماری جائوں کے ساتھ ہیں بیارسول اللہ ہماری جائوں کے ہماں جائی جائوں کی بیارت سے بیا ہی جس سے بدر میں جیارہ کے کہاں جس میں بیارہ سے جائوں کیا ہم خورہ کیا اور خورہ سے دورہ میں گئی ہیں جس سے بیارس جائی ہورہ کیا ہم خورہ کیا ہم کو تھا ہمار کیا ہم خورہ کیا ہمارہ کیا ہ

رض الله عند نے جواب دیا اور حضور کے مجاہدین کو کمر بندی کا تھم دے دیا اس وقت بعض مسلمانوں کو بید دراگراں گذرااس پر بیآیا ہے اس کے پس حق میں جھڑنے نے سے مراد جہاد میں اختلاف کرنا ہے اور شرکوں کے فشکر سے ٹر بھیڑ ہونے اور ان کی طرف چلنے کو نا پند کرنا ہے اس کے بعد ان میں جھڑنے کے واضح ہو گیا یعنی بیامرکہ حضور بغیر حکم رب العزت کے کوئی تھا نہیں دیتے ۔ دومری تغییر میں ہے اس سے مراد مشرک لوگ ہیں جوتی میں روڑے ان کاتے ہیں اسلام کا ماننا ان کے زدیک ایسا ہے جیسے دیکھتے ہوئے موت کے مند میں کو دنا 'یدومف مشرکوں کے سوا اور کسی کا نہیں اور اہل کفر کی پہلی علامت یہی ہے۔ ابن زید کا بیقول فل کر کے امام ابن جربر رحمۃ اللہ علیے فرماتے ہیں کہ بیقول بالکل بے معنی ہے اس منان کو کہر ہے تو اس سے متعمل خبر بھی آئی کی ہے۔ ابن عباس اور ابن اسحاق ہی کہ تو کہ اس سے پہلے کا قول گیک ہے۔ ابن عباس اور ابن اس بارے میں گھیک ہے کہ بیخبر مومنوں کی ہے 'نہ کہ کا فروں کی حق بات یہی ہے جو امام صاحب نے کہی۔ سیاق کلام کی دلالت بھی کا قول اس بارے میں ٹھیک ہے کہ بیخبر مومنوں کی ہے 'نہ کہ کا فروں کی حق بات یہی ہے جو امام صاحب نے کہی۔ سیاق کلام کی دلالت بھی اس بے جو امام صاحب نے کہی۔ سیاق کلام کی دلالت بھی اس برے (واللہ اعلم)۔

منداحد میں ہے کہ بدر کی لڑائی کی فتح کے بعد بعض صحابہؓ نے حضورؓ ہے عرض کیا کہ اب چلتے قافلے کو بھی دیا لیں اب کوئی روک نہیں ہے اس وقت عباس بن عبدالمطلب كفار سے قيد ہوكر آئے ہوئے زنجيروں سے جكڑے ہوئے تنے او چی آواز سے كہنے كيكے كەھنوراييا نہ سیجے' آپ نے دریافت فرمایا کیوں؟ انہوں نے جواب دیا' اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ سے دو جماعتوں میں سے ایک کا دعدہ کیا تھا' وہ اللہ نے پورا کیاایک جماعت آپ کومل گئی-مسلمانوں کی چاہت تھی کہاڑائی والے گروہ سے تو ٹر بھیٹر نہ ہوالبتہ قافلے والے مل جائیں اور اللہ کی چا ہت تھی کہ شوکت وشان والی توت و گھمنڈ والی لڑائی بھڑ ائی والی جماعت سے تمہارا مقابلہ ہوجائے تا کہ اللہ تعالی ان پرتمہیں غالب کر کے تمهاری مدد کرے'اپنے دین کوظا ہر کر دے اور اپنے کلے کو بلند کر دے اور اپنے دین کو دوسرے تمام دینوں پر اونچا کر دے' پس انجام کی بھلائی اس کے سوا کوئی نہیں جانتا' وہ اپنی عمدہ تدبیر سے تہ ہیں سنجال رہا ہے تمہاری مرضی کے خلاف کرتا ہے اور اس میں تمہاری مصلحت اور بھلائی ہوتی ہے جیسے فرمایا کہ جہادتم پر لکھا گیا اور وہ تہمیں ناپند ہے کیکن ہوسکتا ہے کہ تمہاری ناپندیدگی کی چیز میں ہی انجام کے لحاظ سے تمہارے لئے بہتری ہوا دریہ بھی ممکن ہے کہتم کسی چیز کو پسند کرواوروہ در حقیقت تمہارے حق میں بری ہو-اب جنگ بدر کامخضر ساواقعہ بزبان حضرت عبدالله بن عباس رضى الله عنه سنيع جب رسول كريم علي في سناكه ابوسفيان شام سيمع قافلے كے اور مع اسباب كي آر ما ہے تو آپ نے مسلمانوں کوفر مایا کہ چلوان کا راستہ روکو ممکن ہے کہ اللہ تعالی ان کے بیاسبا جمہیں دلواد کے چونکہ کسی کڑانے والی جماعت سے لڑائی کرنے کا خیال بھی شرتھا'اس لئے لوگ بغیر کسی خاص تیاری کے جیسے تھے ویسے ہی ملکے پھیکے فکل کھڑے ہوئے'ابوسفیان بھی عافل ندتھا'اس نے جاسوس چھوڑ رکھے تھے اور آنے جانے والوں سے بھی دریا فت حال کررہا تھا'ایک قافلے سے اسے معلوم ہو گیا کہ حضوراً پیز ساتھیوں کو لے کر تیرے اور تیرے قافلے کی طرف چل پڑے ہیں' اس نے شیغم بن عمر دغفاری کو انعام دے دلا کر اس وقت قریش مکہ کے یاں یہ پیغام وے کرروانہ کیا کہ تمہارے مال خطرے میں ہیں حضور مع اپنے اصحاب کے اس طرف آرہے ہیں جمہیں جا ہے کہ پوری تیاری سے فورا ہماری مددکوآ وَاس نے بہت جلدوہاں پہنچ کرخبردی تو قریشیوں نے زبردست حملے کی تیاری کر لی اورنگل کھڑے ہوئے اللہ کے رسول علیتے جب ذفران وادی میں پہنچ تو آپ کو قریش کے شکروں کا ساز وسامان سے نکلنامعلوم ہوگیا' آپ نے صحابہ ؓ ہے مشورہ لیا اور پیزبرنجمی کردی۔

حضرت ابوبکڑنے کھڑے ہوکر جواب دیا اور بہت انچھا کہا' پھرحضرت عمر کھڑے ہوئے اور آپ نے بھی معقول جواب دیا' پھر حضرت مقدادؓ کھڑے ہوئے اور کہا کہ یا رسول اللہ عظیے اللہ تعالیٰ کا جو تھم ہو'ا سے انجام دیجئے' ہم جان و مال سے آپ کے ساتھ ہیں اور برطری فرمانبردار ہیں ہم بنواسرائیل کی طرح میں کہ اپنے ٹی سے کہددیں کہ آپ اور آپ کا رب جاکراڑاؤ ہم تماشادیکھتے ہیں نہیں بلکہ ہمارای قول ہے کہ اللہ کی مدد کے ساتھ چکے ہم آپ کے ساتھ ہیں اس اللہ کی قسم جس نے آپ کو ٹی برح تا ہنا کر بھیجا ہے کہ اگر آپ برک بڑادیونی عبدے ملک تک بھی چلیں قو ہم آپ کے ساتھ ہے مندندموڑیں کے اور وہاں پہنچائے اور پہنچ بغیر کی طرح ندر ہیں گے۔ برک بڑادیونی عبد کے ملک تک بھی چلیں قو ہم آپ کے ساتھ ہے مندندموڑیں کے اور وہاں پہنچائے اور پہنچ بغیر کی طرح ندر ہیں گے۔

اِذْ لَسَتَغِيثُونَ رَبَّكُمُ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ آَنِيٌ مُمِدُّكُمُ بِالْفِ مِنَ الْمَلْبِكَةِ مُرْدِفِينَ ۞ وَمَا جَعَلَهُ اللهُ عَنْ وَمَا النَّصُرُ اللهِ مِنَ اللهُ عَنْ يُرُحَكِنُو وَمَا النَّصُرُ اللهِ مِنَ اللهُ عَنْ يُرُحَكِنُونَ وَمَا النَّصُرُ اللهِ مِنَ اللهُ إِنَّ اللهُ عَنْ يُرُحَكِنُونَ وَمَا النَّصُرُ اللهُ اللهُ عَنْ يُرُحَكِنُونَ وَمَا اللهُ عَنْ اللهُ إِنَّ اللهُ عَنْ يُرُحَكِنُونَ وَمَا اللهُ عَنْ اللهُ اللهُ عَنْ يُرُحَكِنُهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَنْ يُرُحَكِنُهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَنْ يُرْحَكِنُهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَنْ يُرْحَكِيْهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَنْ يُرْحَكُمُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَنْ يُرْحَدُونُ اللهُ ال

یبی وہ وقت تھا جبکہتم اپنے رب سے فریا دکررہے تھے اس نے تمہاری فریاد رس کی کہ میں تمہاری امدادا یک ہزار لگا تارآ نے والے فرشتوں سے کروں گا 🔾 اسے تو اللہ نے صرف تمہارے لئے ایک خوشنجری بنائی تھی کہ تمہارے دل اس سے معلم میں جوجا ئیں 'فتح ولصرت اللہ بی کی طرف سے سے اللہ عالب ہے اور با حکمت 🔿

سب سے پہلاغر وہ بدر بنیا دلا الدالا اللہ: ﴿ ﴿ آیت:٩-١٠) منداحمہ یں ہے کہ بدروالے دن بی ﷺ نے اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے چا در طرف نظر ڈائی وہ تین سوسے کچھاو پھی کی مشرکین کودیکھا 'ان کی تعدادایک ہزار سے زیادہ تھی اس وہ تنہ کی طرف متوجہ ہوئے چا در اور سے ہوئے تھے اور تہد ہا ندھے ہوئے تھے آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا ما نگنا شروع کی کہ الیٰ جو تیرا وعدہ ہے اسے اب پورا فرما' الیٰ جو

والع

وعدہ تونے جھے کیا ہے وہی کرا سے اللہ اہل اسلام کی یقور ٹی ہی جماعت اگر ہلاک ہوجائے گی تو پھر بھی بھی تیری تو حید کے ساتھ زمین پر عبادت نہ ہوگی تفیو نہی آپ دعا اور فریاد میں گئے رہے کہاں تک کہ چا در مبارک کندھوں پر سے از گئی - اس وقت حضرت ابو بکر صدیت رضی عبادت نہ ہوگی تقفیو نہی آپ کو جا اور اٹھا کر آپ کے جم مبارک پر ڈال کر (پیچھے سے آپ کو اپنی ہا نہوں میں لے کر) آپ کو وہاں سے ہنانے لگے اور عرض کرنے گئے کہ یارسول اللہ اب سے بیجے آپ نے اپنے رب سے جی بھر کر دعا ما تک کی وواسے وعد ہے کو ضرور پورا کرے گا'ای وقت بہ آپ سے از ی -

اس کے بعد مشرک اور سلمان آپس میں مختم گفتا ہو گئے اللہ تعالی نے مشرکوں کو تکست دی ان میں سے سر مختص تو قبل ہو ہے اور سر قید ہوئے ۔ حضور نے ان قیدی کفار کے بارے میں حضرت ابو بکر محضرت علی رضی اللہ عنہ ہے۔ حضور ہو کیا معد این اکبر رضی اللہ عنہ نے تو فر مایا رسول اللہ آ فرید ہمارے کئے براوری کے خویش وا قارب ہیں آپ ان سے فدید لے کر چھوڑ دیجے 'مال ہمیں کام آئے گا اور کیا عجب کہ اللہ تعالیٰ کل انہیں ہدایت و سے و رویہ ہمارے تو ت و بازو بن جا کیں پھر آپ نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے دریا وقت کیا 'آپ نے فر مایا' میری رائے تو اس بارے میں حضرت ابو بکر الصدیق فنی اللہ عنہ کی رائے کے خلاف ہے' میر سے زود کیک تو ان میں سے فلاں جو میرا قریشی رشتہ دار ہے' بچھے سونپ دیجئے کہ میں اس کی گردن ماروں اور عیل کو حضرت علی سے کہو کہ وہ اس کا کام تمام کریں اور حضرت مزہ وضی اللہ عنہ کے ہردان کا فلاں بھائی سیجئے کہ وہ اسے صاف کر دیں' ہم چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے یہ فاہر کردیں کہ حضرت مزہ وضی اللہ عنہ کے ہیں اور رشتہ داریاں ان سے تو ٹر بیکے ہیں' ایس ول معارت کے نام پر آئیس چھوڑ بھے ہیں اور رشتہ داریاں ان سے تو ٹر بھے ہیں' اللہ رب اللہ میں کہ اللہ میں کام تمام کرویں' مناسب نہیں' حضور تھا نے نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کام شورہ قبول کیا اور معارت کی طرف ماکی نہ ہوئے۔

حضرت عمر رضی اللہ عند فرماتے ہیں کہ دمرے دن شیج ہی ہے رسول اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو و یکھا کہ آپ اور حضرت الو بکر صدیق رضی اللہ عند فرماتے ہیں ہیں ساتھ دوں ورنہ اللہ عند نہ دور ہیں ہیں ساتھ دوں ورنہ تکلف ہے ہی رونے لگوں کی وکو آپ دونوں بزرگوں کو روتا و یکھا کہ آپ نے فرمایا 'میرونا بیجہ اس عذاب کے ہے جو تیرے ساتھیوں پر فلاف ہے بی رونے لگوں کی وکہ آپ نے اپنے پاس کے ایک درخت کی طرف اشارہ کر کے فرمایا 'و یکھواللہ کا عذاب اس درخت تک پہنچ چکا ہے۔ اس کا ہیان آب ہے ۔ کی اللہ تعالی نے مال غنیمت حال فد میر ہے۔ اس کا ہیان آب ہے ماکا کہ لینیتی آن گیگو کہ لَه آسُری ہے میرا غینہ تُنہ میں بھی لڑ گئی ہوا گئے سال جنگ احدے موقعہ پرفد میہ لینے کے بدلے ان کی سزا طے ہوئی 'سر مسلمان صحابہ شہید ہوئے 'لکتر اسلام میں بھی لڑ گئی آب مخضرت علیہ کے سال جنگ احدے موقعہ پرفد میہ لینے کے بدلے ان کی سزا طے ہوئی 'سر مسلمان صحابہ شہید ہوئے 'لکتر اسلام میں بھی لڑ گئی آب مخضرت علیہ کے سال جنگ احدے موقعہ پرفد میں ہوئے آپ ہے کہ برپر چوخودھا 'وہ ٹوٹ گیا چرہ خون آلودہ ہوگیا۔ لیس بھی تھی اوکی آب مخضرت علیہ کے سال ہوئی جو میں ہیں جو ہوئی آب من میں ہمیں ہوئے آپ کے موالہ کہ میں ہمیں ہوئے آب کے میر پر چرخودھا کہ میں ہمیں ہمیں ہمیں ہوئے آب کے مور پر پر تادر ہے' مطلب یہ ہے کہ بید کا بدل ہے بہ حدیث مسلم شریف و غیرہ میں ہی ہا بن عباس وغیرہ کی تو وعدہ آب ہے کہ ہوئی اللہ کی میں ہے۔ اور دوایت میں ہے کہ میت ہوئی اللہ کی شم اللہ تعالی عذرے مودی ہے کہ حضرت عبداللہ بن معدودشی اللہ تعالی عذرے مردی ہے کہ حضرت عبداللہ بن معدودشی اللہ تعالی عذرے مردی ہے کہ حضرت عبداللہ بن معدودشی اللہ تعالی عذرے مردی ہے کہ حضرت عبداللہ بن معدودشی اللہ تعالی عذرے مردی ہے کہ حضرت عبداللہ بن معدودشی اللہ تعالی عذرے مردی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مودر پورا کر کے گا اس آب کی تو مود میں ہوئی ہوئی اس میں کہ حضرت عبداللہ بن معدودشی اللہ تعالی عذرے مردی ہے کہ حضرت عبداللہ بن معدودشی اللہ تعالی عذرے مردی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مودر پورا کر کے گا اس کے کہ خوار کے معرف کے خوار کے کہ مور کے خوار کے کہ مور کے کہ مور کے کہ مور کے کہ مور کے کہ کو میں کو کو کھونے کو کو کی کے کہ مور کے کہ کی کو کہ کے کہ مور کے کہ مور کے کہ کو کہ کے کہ مور کی کے کہ کو کہ کو کہ کو کہ کے کو کہ کے کہ کو کہ کے کہ کو کہ کے

مقداد بن اسود نے ایک ایسا کام کیا کہ اگر میں کرتا تو چھے اپنے اورتمام اعمال سے زیادہ پند بدہ ہوتا اُ تخضرت علیہ جب شرکوں پر بددعا کر رہے سے تو مقداد بن اسود آئے اور کہنے گئے ہم آپ سے وہ نہیں کہیں گے جوتو ممول نے کہا تھا کہ خود اپنے رب کوسا تھ لے کر جااور لا بجر المو ہم جو کہتے ہیں ، وہ کر کے بھی دکھا کیں گے چھے ہم آپ کے دائمیں با کیں برابر کفار سے جہاد کریں گے آگے پیچے ہمی ، ہم ہی ہم نظر آئیں گئے ہم آپ کے دائمیں با کیں برابر کفار سے جہاد کریں گا آگے بیچے ہمی ، ہم ہی ہم نظر آئیں گئے میں نے دیکھا کہ ان کے اس قول سے رسول اللہ ساتھ خوش ہو گئے اور آپ کا چہرہ مبارک چیکنے لگا - ایک اور روایت میں ہے کہ اس دعالی کے بعد صفور علیہ ہے ہوئے تھے ہوئے تھر ایف اللہ علیہ مشرکین شکست کھا کیں گے اور پیٹے دکھا کیں گزنسائی وغیرہ) ارشاد ہوا کہ ایک ہزار فرشتوں سے تہاری امداد کی جائے گی جو برابرا بیک دوسر سے کے پیچے سلسلہ وار آئیں گے اور تہاری مدد کریں گئے ایک کے بعد ایک آٹا رہے کا حضرت علیہ کے لئیک کے بعد ایک آٹا کر اور شتوں سے تہاری اللہ عند فرماتے ہیں کہ دھرت جرکیل علیہ السلام ایک ہزار فرشتوں کے ساتھ آئے تھے جس پر کمان معرب ابو ہمرصدیت رضی اللہ عنہ کی اور با کیں طرف میں آئے ہے جس پر کمان معرب ابو ہمرصدیت رضی اللہ عنہ کی اور با کیں طرف پر حضرت میکا کیل علیہ السلام ایک ہزار فرشتوں کے ساتھ السلام ایک ہزار فرشتے سے جو ابطور المداد آسمان سے بھی کھرائی اللہ مان تھی۔

حضرت ابن عہاس کا ایان ہے کہ ایک مسلمان ایک کافر پر جملہ کرنے کے لئے اس کا تعاقب کررہا تھا کہ اچا تک ایک کوڑا ما تکنے ک

آ واز اور ساتھ ہی ایک گفر سوار کی آ واز آئی کہ اے خیروم آگے ہو ہو ہیں دیکھا کہ وہ شرک چت گراہوا ہے اس کا منہ کوڑے کے لگنے ہے بگر

گیا ہے اور ہڈیاں پہلیاں چور چورہوگئی ہیں - اس انصاری صحابی نے خصور سے یہ واقعہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا تو سچا ہے یہ تیری آسانی مدو

تھی کی اس دن ستر کافر کل ہوئے اور ستر قید ہوئے امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے باب با ندھا ہے کہ ' بدروا لے دن فرشتوں کا اتر نا'' پھر

حدیث لائے ہیں کہ جر میل علیہ السلام حضور کے پاس آئے اور پوچھا کہ بدری صحابہ کا درجہ آپ میں کیسا سمجھا جاتا ہے؟ آپ نے فرمایا اور

مسلمانوں سے بہت افسل حضرت جر کیل نے فرمایا 'اس طرح بدر میں آنے والے فرشتے بھی اور فرشتوں میں افضل گئے جاتے ہیں ۔ بخاری
اور مسلم میں ہے کہ جب حضرت عمر نے حضرت عاطب بن ابو بلتھ رضی اللہ عنہ کے گل کا مشورہ رسول اللہ علیہ کو دیا تو آپ نے فرمایا وہ تو بدری صحابی جن بہیں بخش دیا۔

بدری صحابی جین تم نہیں جانے 'اللہ تعالی نے بدریوں پر نظر ڈالی اور فرمایا تم جوچا ہے کرؤ میں نے تہ ہیں بخش دیا۔

پیرفر باتا ہے کہ فرشتوں کا بھیجنا اور تمہیں اس کی خوشجری دینا صرف تمہاری خوشی اور اطمینان دل کے لئے تھا ور نہ اللہ تعالیٰ ان کو بھیج بغیر بھی اس پر قادر ہے جس کی چاہے مدوکر ہے اور اسے غالب کرد نے بغیر تھرت پروردگار کے کوئی فتح نہیں پاسکا' اللہ بی کی طرف سے مدو ہوتی ہے۔ جینے فرمان ہے فاذا لقیتم اللہ بی کفروا الح کا فروں سے جب میدان (جنگ) ہوتو گردن مارنا ہے جب اس میں کامیا بی ہوجائے تو پھر قید کرنا ہے اس کے بعد یا احسان کے طور پرچھوڑ دینا یا فدیہ لے لینا ہے یہاں تک کہ اڑائی موقوف ہوجائے 'یہ ظاہری صورت ہے'اگر رب چاہے تو آپ بی ان سے بدلے لے لیکن وہ ایک سے ایک کوآ زمار ہا ہے'اللہ کی راہ میں شہید ہونے والوں کے اعمال اکارت نہیں جا نمیں گاور انہیں خوشحال کردےگا اور جان کی جنت میں لے جائےگا۔

اور آیت میں ہے و تلك الدیام ندا و لها بین الناس الخ یہ دن ہم لوگوں میں گھماتے رہتے ہیں تا كەاللەتغالى جائج كے اور شہيدوں كوالگ كرك ظالموں سے الله ناخوش رہتا ہے۔اس میں ایما نداروں كا امتیاز ہوجاتا ہے اور به كفار كے مٹانے كی صورت ہے۔ جہاد كاشرى فلسفه يہى ہے كہ اللہ تعالى مشركوں كوموحدوں كے ہاتھوں سزاديتا ہے اس سے پہلے عام آسانی عذابوں سے وہ ہلاك كرد يے جاتے سے جیسے قوم نوح پر طوفان آیا عادوالے آ ندھی ہیں جاہ ہوئے شمودی چیز سے غارت کردیے گئے قوم لوط پر پھر بھی برسے زمین ہیں بھی دھندائے گئے اوران کی بستیاں الث دی گئیں قوم شعیب پر ابر کا عذاب آیا 'پھر حضرت موٹی علیہ السلام کے زمانے ہیں وشمنان وین مح فرعون اوراس کی قوم اوراس کے لئے کروں کے ڈبودیے گئے – اللہ نے تورا قاتاری اوراس کے بعد سے اللہ کا تھم جاری ہوگیا جیسے فرمان ہے ولقد اتینا موسی الکتاب من بعدما اھلکنا القرون الا ولی بصائر پہلی بستیوں کو ہلاک کرنے کے بعد ہم نے موٹی کو لقد اتینا موسی الکتاب من بعدما اھلکنا القرون الا ولی بصائر پہلی بستیوں کو ہلاک کرنے کے بعد ہم نے موٹی کو کتاب دی جوسوچنہ بھے کی بات تھی ۔ پھر سے اللہ تعالیٰ نے سلمانوں کے ہاتھوں کا فروں کو مزاد یٹا شروع کی تاکہ سلمانوں کے دل صاف ہو جا نیس اور کا فروں کی ذلت اور بڑھ جائے جیسے اس امت کو اللہ جائے گئی شائری کا کہ موٹوں کے سینے صاف کردے گا۔ اس میدان بدر میں گھمنڈ ونٹو سے کہ تقول کا کفر کے سرداروں کا ان مسلمانوں کے ہاتھوں ہو جاتا تو اس میں وہ شان نہ تھی جومعر کہ قمال میں ساتھ پڑتی رہیں ' پچھ کم نہ تھا' ایوجہل آگر اپنے گھر میں اللہ کے کسی عذاب سے ہلاک ہوجاتا تو اس میں وہ شان نہ تھی جومعر کہ قمال میں مسلمانوں کے ہاتھوں گھڑ ہونے ہونے میں ہے۔

جیسے کہ ابولہب کی موت اس طرح کی واقع ہوئی تھی کہ اللہ کے عذاب میں ایسا سرا کہ موت کے بعد کس نے نہ تو اسے نہلا یا نہ دفنا یا بلکہ دور سے پانی ڈال کرلوگوں نے پھر چینکے شروع کئے اور انہیں میں وہ دب گیا – اللہ عزت والا ہے پھراس کا رسول اور ایما ندار دنیا وآخرت میں عزت اور بھلائی ان ہی کے حصے کی چیز ہے جیسے ارشاد ہے انا لننصر رسلنا الخ مہم ضرور بیضرور اپنے رسولوں کی ایما ندار بندوں کی میں عزت اور بھلائی ان ہی کے حصے کی چیز ہے جیسے ارشاد ہے انا لننصر رسلنا الخ مہم ضرور بیضرور اپنے رسولوں کی ایما ندار بندوں کی اس جہان میں مدوفر ما کیس گے – اللہ تعلیم ہے گووہ قادر تھا کہ بغیر تمہار سے لڑھے کہ کو ملیا میٹ کرد کے لیکن اس میں محکمت ہے جووہ تبہار سے باتھوں انہیں ڈھیر کرر ہاہے –

اذيعَشِيْكُوُ النَّعَاسَ آمَنَةً مِّنَهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُوْ مِنَ الشَّيْطِينَ مَنَاءً لِيُطَهِّرَكُمْ بِهُ وَيُذَهِبَ عَنَكُوْ رِجْنَ الشَّيْطِينِ وَلِيَرْطِ عَلَى قَلُوْكِمُ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامِ هِ إِذْ يُوْجِئَ رَبُّكَ إِلَى الْمَلَا عَلَى قَلُوْكِمُ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامِ هِ إِذْ يُوْجِئَ رَبُّكَ وَالْمَالُقِي وَلَى الْمَلَا عَلَى الْمَلَا عَلَى اللَّهِ الْمُنْ اللَّهُ وَرَسُولَ لَهُ وَالْ اللَّهُ اللَّهُ وَمَن يُشَاقِقِ اللهِ وَرَسُولَ لَهُ فَإِلَّ اللهُ اللهِ وَرَسُولَ لَهُ فَإِلَّ اللهُ اللهِ وَرَسُولَ لَهُ وَمَن يُشَاقِقِ الله وَرَسُولَ لَهُ فَإِلَّ اللهُ اللهُ وَمَن يُشَاقِقِ الله وَرَسُولَ لَهُ فَإِلَى اللهُ اللهُ وَمَن يُشَاقِقِ الله وَرَسُولَ لَهُ فَإِلَى اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ وَمَن يُشَاقِقِ الله وَرَسُولَ لَهُ فَإِلَّ اللهُ الله

جبداس نے اپ پاس سے تمہاری تسکین کے لئے تم پراؤ کھوڈال دی اور تم پرآسان سے بارش برسائی کہمپیں اس سے پاک صاف کردے اور تم سے شیطانی آلودگی



کودورکرد نے اور تہبار نے دلوں کو مضبوط کرد ہے اور اس کے ذریعے ہے تمہارے قدم جمادے ۞ جبکہ تیرے پروردگار نے فرشتوں کو دتی کی کہ میں تمہارے ساتھ ہوں' تم مسلمانوں کو فابت قدم رکھو' میں کا فروں کے دلوں میں رعب ڈال دوں گا' پس تم گردنوں کے او پردارلگا وَ اوران کی بور بور برضرب لگا وُ ۞ یہ بدلہ ہے اس کا کہ انہوں نے اللہ کی اور اس کے دسول کی مخالفت کر نے واللہ بھی بڑی شخت مار مار نے واللہ ہے ۞ میہ ہے اس کا ذاکقہ میں میں میں میں میں میں میں میں میں کے اس کی میں کہ کا عذاب ہے ۞

تا ئيرالي كے بعد فتح وكامرانى: ﴿ ﴿ ﴿ آيت: ١١-١٥) الله تعالى اپنان فرماتا ہے كداس جنگ بدر ميں جبكدا پى كى اور كافروں كى زيادتى ' اپنى بے سروسامانی اور كافروں كے پر شوكت سروسامان و كي كرمسلمانوں كے دل پر برااثر پڑر ہاتھا' پروردگار نے ان كے دلوں كے اطمينان كے لئے ان پراوگئي ڈال دى - جنگ احد ميں بھى يہى حال ہوا تھا جيے فرمان ہے شم انزل عليكم من بعد الغم امنة نعاسا يغشى الخ ' يعنی پور نے مورخ كے بعدالله تعالى نے تمہيں امن ديا جواوگئي كي صورت ميں تمہيں ڈھانچ ہوئے تھا' ايك جماعت اى ميں مشغول تھى - حصرت ابوطلح رضى الله عند كابيان ہے كہ ميں بھى ان لوگوں ميں سے تھا جن پراحدوا لے دن اوگله عالب آگئ تھی' اس وقت نيند ميں جموم رہا تھا' ميرى آلموار مير ہے ہوگ وار بين اٹھا تا تھا' ميں نے جب نظر ڈالی تو د يکھا كہ لوگ ڈھاليس سروں پر د كھے ہوئے ميں جموم رہا تھا' ميرى آلموار مير ہے ہتے ہے گر پڑتی تھى اور ميں اٹھا تا تھا' ميں نے جب نظر ڈالی تو د يکھا كہ لوگ ڈھاليس سروں پر د كھے ہوئے نيند كے جمولے لے دے ہیں۔

ابن عباس فرماتے ہیں کہ مشرکوں نے میدان بدر کے پانی پر قبضہ کرلیا تھا' مسلمانوں کے اور پانی کے درمیان وہ حائل ہو گئے سے مسلمان کمزوری کی حالت میں سے شیطان نے ان کے دلوں میں وسوسہ ڈالنا شروع کیا کہتم تو اپنے آپ کواللہ والے بیجھے ہواوراللہ کے رسول کواپنے میں موجود مانتے ہواور حالت بیہ کہ پانی تک تمہارے قبضے میں نہیں؟ مشرکین کے ہاتھ میں پانی ہے' تم نماز بھی جنی ہونے کی حالت میں پڑھر ہے ہو' تو ایسے وقت آسان سے مینہ برسنا شروع ہوا اور پانی کی ریل پیل ہوگئ مسلمانوں نے پانی پیا بھی' پلایا بھی' نہاو دھوکر پاکی بھی حاصل کرلی اور پانی مجربھی لیا اور شیطانی وسوسہ بھی زائل ہوگیا اور جو چکنی مٹی پانی کے داستے میں تھی' دھل کروہاں کی تخت زمین نگل آئی اور ریت جم گئی کہ اس پر آ مدورفت آسان ہوگی اور فرشتوں کی امداد آسان سے آگئ' پانچ سوفر شتے تو حضرت جرئیل علیہ السلام کی ماتحق میں اور پانچ سوفر شتے تو حضرت جرئیل علیہ السلام کی ماتحق میں اور پانچ سود سے پہلے جو پانی تھا' وہاں

تھیں ہے۔ کہ حضرت حباب بن منذ روضی اللہ عنہ نے آپ ہے عرض کیا کہ اگر آپ کو اللہ کا تھم پہاں پڑاؤ کرنے کا ہوا تب تو تحیر اور اگر جنگی مصلحت کے ساتھ پڑاؤ کیا ہوتو آپ اور آگے چلئے۔ آخری پانی پر قبضہ کیجئے۔ وہیں حوض بنا کر یہاں کے سب پانی وہاں جمع کر لیس تو پانی پر جمعہ کہ اس اوقت حضرت کے اور آگے چلئے۔ آخری پانی پر قبضہ کیجئے۔ وہیں حوض بنا کر یہاں کے سب پانی وہاں جمع کر لیس تو پانی پر سیل اور قبض کے اس اوقت حضرت جرئیل ہے وچھا کہ آپ میس ایک فرشتوں ہے واقف نہیں ہوں۔ ہاں وقت حضرت جرئیل ہے پو چھا کہ آپ انہیں جانے گا اور آئی میں آسمان کے تمام فرشتوں ہے واقف نہیں ہوں۔ ہاں ہوتو خضرت جرئیل ہے پو چھا کہ آپ سیرت ابن اسحاق میں ہے کہ شرکین ڈھلوان کی طرف تقاور مسلمان او نچائی کی طرف بارش ہونے ہے مسلمانوں کی طرف تو زمین دھل کر سیرت ابن اسحاق میں ہے کہ شرکین ڈھلوان کی طرف تقاور مسلمان او نچائی کی طرف بارش ہوگئی کہ آئیں چینا پھر نا وہ جرہوگیا حضرت ہا ہوگئی اور پانی ہے انہیں چلنا پھر نا دو بھر ہوگیا حضرت ہا ہوگئی اس فاہری پر بارش اوگھ ہے پہلے نازل کی غبار ہم گیا 'دمین ہوگئی اور سالمان تازہ وہم ہوگئے۔ جب کہ اس فاہری پانی کے کہ الشہ تھی ہوگئی اس فاہری پاکی کے ساتھ می باطنی پاکیز گر کے صاصل ہوئی 'ارش ہوگئی ہو ہوئی کی ارتب کی مصاصل ہوئی 'اب خوالی کی کے ساتھ می باطنی پاکیز گر ہو ہوئی ہے کہ خور ہوگئا ہی ہوئی کی در ہوگئے ہی کہ دورہوگئی کی بارش ہوگئی ہم درختوں تلے جاچھے خصور کہ کہ کے ساتھ می باطنی پاکی کی در کہ ہو ہوئی ہوئی ہی کہ سالمان تازہ در ہوگئے جبوں کی کہ دورہوگئی دورہوگئی دورہوگئی کی اس فاہری پاریک اور میس کی اور نہیں چو پاکی کی سالمان کا در باک کو سے کھی دورہوگئی دورہوگئی کی اور میس کے دورہوگئی کی اور کہ کی کہ دورہوگئی کی اور کیشر کی اور کھیں کی کہ خوالی کی گر گی اور حسد و بعض کی دورہوگئی کی اور کی کی کر نے والا پانی جس ہے دورہ کی گر کی اوروٹو فیا ہری زینت کی چیز ہوئی اور کی کرنے والا پانی جس ہے دورہ کی گی گر کی اور دورہوگئی کی دورہ ہوگئی کی دورہوگئی کی اور کی کی کر کے والم کی گر کی اوروٹو کی کی کر کے والم کی کرنے والا پانی جس ہے دورہ کی گر کی اوروٹو کی کر دورہ کی کر کے والم کی کر نے والا پانی جس کے دورہ کی گر کی اوروٹو کی کر کے والم کی کر کے والم کی کر نے والم کی

پھرفرما تا ہے کہ اس مقصود دلوں کی مضبوطی بھی تھی کے صبر ویرداشت پیدا ہوشجا عت و بہادری ہودل بڑھ جائے ۔ ٹابت قدمی ظاہر ہو جائے اور حملے میں استقامت پیدا ہو جائے ۔ والقد اعلم ۔ پھراپی ایک باطنی نعت کا اظہار فرمار ہا ہے تا کہ سلمان اس پر بھی اللہ کا شکر بجا لائیں کہ اللہ تعالی تبارک و نقذس و تحجد نے فرشتوں کو تھم دیا کہ تم جاؤاور مسلمانوں کی مددونصرت کرؤان کے ساتھ ال کر جمارے دشمنوں کو نیجا دکھاؤ'ان کی گفتی گھٹاؤ اور جمارے دوستوں کی تعداد بڑھاؤ ۔ کہا گیا ہے کہ فرشتہ کسی مسلمان کے پاس آتا اور کہتا کہ شرکوں میں بجیب بدد لی سیملی ہوئی ہے وہ تو کہدرہے ہیں کہ اگر مسلمانوں نے حملہ کر دیا تو جمارے قدم نہیں جم سکتے ۔ جم تو بھاگ کھڑے ہوں گے۔ اب ہرایک درسرے سے کہتا' دوسرا تیسرے ہے' پھرصحابہ سے دل پڑھ جاتے اور بھر لیت کہ شرکوں میں طاقت وقوت نہیں۔

پھر فرما تا ہے کہ اے فرشتو تم اس کام میں لگو ادھر میں مشرکوں کے دلوں میں مسلمانوں کی دھاک بٹھا دوں گا میں ان کے دلوں میں ذلت اور حقارت ڈال دوں گا میر ہے تھم کے ندما نے والوں کا میر ہے رسول کے مشروں کا بہی حال ہوتا ہے۔ پھر تم ان کے سروں پر وارلگا کر دماغ نکال دؤگر دنوں پر تلوار مار کر سراور دھڑ میں جدائی کر دؤہاتھ پاؤں اور جوڑ جوڑ پور پورکو تاک کر زخم لگاؤ۔ پس گردنوں کے اوپر سے بعض کے نزدیک مراوتو سر ہیں اور بعض کے نزدیک خودگر دن مراوہ ہے۔ چنانچہ اور جگہ ہے فَضَرُ بَ الرِّفَابِ گردنیں مارو۔ حضور اُفر ماتے ہیں میں قدرتی عذابوں سے لوگوں کو ہلاک کرنے کے لئے بھیجا نہیں گیا بلکہ گردن مارنے اور قید کرنے کے لئے بھیجا نہیں گیا بلکہ گردن مارنے اور قید کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ امام ابن جریرٌ فرماتے ہیں کہ گردن پر اور سر پر وار کرنے کا استدلال اس سے ہوسکتا ہے۔ مغازی اموی میں ہے کہ مقتولین بدر کے پاس سے جب رسول اللہ علیہ گذر سے تو ایک شعر کا ابتدائی کھڑا آپ نے پڑھ دیا 'حضرت الویکر صدیق رضی اللہ عند نے پورا شعر پڑھ دیا 'آپ کونہ شعریا دیے نہ و نے اور آپ کے لائق ۔ اس شعر کا مطلب یہی ہے کہ جولوگ طالم اور باغی تھا ور آج تک غلج اور شوکت سے تھے آج ان کے سرٹو نے ہوئے اور آپ کے لائق۔ اس شعر کا مطلب یہی ہے کہ جولوگ طالم اور باغی تھا ور آج تک غلج اور شوک سے بھی آج ان کے سرٹو نے ہوئے اور آپ کے لائق۔ اس شعر کا مطلب یہی ہولوگ طالم اور باغی تھا ور آج تک غلج اور شوکت سے تھے آج ان کے سرٹو نے ہوئے اور آپ کے لائق۔ اس شعر کا مطلب یہی ہے کہ جولوگ طالم اور باغی تھا ور آج تک غلج اور شوکت سے تھے آج ان کے سرٹو نے ہوئے اور

ان کے دماغ بکھر ہے ہوئے ہیں۔ کہتے ہیں کہ جومشرک لوگ فرشتوں کے ہاتھ سے قبل ہوئے تھے انہیں مسلمان اس طرح پہچان لیتے تھے کہ
ان کی گردنوں کے اوپر اور ہاتھ پیروں کے جوڑ ایسے زخم زدہ تھے جیسے آگ سے جلے ہونے کے نشانات بنان جع ہے بنانة کی ۔ عربی
شعروں میں بنانة کا استعال موجود ہے پس ہر جوڑ اور ہر حصے کو بنان کہتے ہیں۔ اوز ای گئتے ہیں مند پڑآ کھ پڑآ گ کے کوڑے برساؤ'
ہاں جب انہیں گرفتار کر لوچھر نہ مارتا - ابوجہل معلون نے کہا تھا کہ جہاں تک ہو سکے مسلمانوں کوزندہ گرفتار کر لوتا کہ ہم انہیں اس بات کا مزہ
زیادہ دیر تک چکھا کی کہوہ ہمارے دین کو برا کہتے تھے ہمارے دین سے ہٹ گئے تھے الت وعزی کی پڑتش چھوڑ بیٹھے تھے ۔ پس اللہ تعالیٰ
نے مسلمانوں اور فرشتوں کو بی تھے مرا

چنانچے جوستر آ دمی ان کافروں کے قل ہوئے ان میں ایک یہ پا تی بھی تھا اور جوستر آ دمی قید ہوئے ان میں ایک عقبہ بن ابی معیط بھی تھا لعنہ اللہ تعالیٰ اس کوقیہ میں بی قبل کیا گیا اور اس سیت مقتو لین مشرکین کی تعدادستر بی تھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مخالفت کا نتیجہ اور بدلہ یہ ہے۔ شقاق ماخوذ ہے شق سے شق کہتے ہیں بھاڑنے چیرنے اور دو کھڑے کرنے کو پس ان لوگوں نے گویا شریعت ایمان اور فر مانبر داری کو ایک طرف کیا اور دو سری جانب خودر ہے۔ لکڑی کے بھاڑنے کو بھی عرب یہی کہتے ہیں جبکہ لکڑی کے دو کھڑ ہے کردیں۔ اللہ اور اس کے حلاف میں کرکوئی بی تیمیں سکا کون ہے جواللہ سے جھپ جائے اور اس کے بیاہ اور تخت عذا بول سے نجی جائے ؟ نہ کوئی اس کے مقابل کو گئے خاس کا غضب کوئی سہہ سکے وہ بلند و بالا وہ عالب اور انتقام والا اس کے مقابلے کا نہ کسی کواس کے عذا بول کی طاقت نہ اس سے کوئی نج نکلے نہ اس کا غضب کوئی سہہ سکے وہ بلند و بالا وہ عالب اور انتقام والا ہے اس کے سواکوئی معبود اور رب نہیں وہ اپنی ذات میں اپنی صفتوں میں میکا اور لاشر یک ہے۔ اے کا فرو! دنیا کے بی عذا ب اٹھاؤ اور ابھی آخرت ہیں دور خ کا عذاب باقی ہوں۔

يَايَّهُا الَّذِينَ امَنُوَّا إِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلِّهُمُ الَّذِينَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلِّهُمُ الْاَدْبَارَ فَ وَمَنْ يُولِهِمْ يَوْمَ إِدُبُرَةَ إِلَا مُتَحَرِّفًا لِقَالُوهُمُ الْأَدْبَارَ فَي وَمَا يُولِهِمْ يَوْمَ إِدُبُرَةَ إِلَا مُتَحَرِّفًا لِي فِعَةٍ فَقَدْ بَأَءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللهِ لِقِتَالِ اَوْ مُتَحَيِّزًا إلى فِعَةٍ فَقَدْ بَأَءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللهِ قِتَالِ اَوْ مُتَحَيِّزًا إلى فِعَةٍ فَقَدْ بَأَءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللهِ وَمَا وَمُنَا وَمِنْ اللهِ وَمِنْ الْمَصِلِيرُ فَي وَمِنْ الْمَصِلِيرُ فَي وَمِنْ اللهُ عَلَى الْمَصِلِيرُ فَي اللهِ فَي اللهِ فَي اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى الْمُصِلِيرُ فَي اللهِ فَي اللهِ فَي اللهِ فَي اللهُ فَي اللهُ الْمُصِلِيرُ فَي اللهُ فَيْ اللهُ فَي اللهُ اللهُ فَي اللهُ اللهُ فَي اللهُ اللهُ

اے مومنو جب کا فروں ہے دئتی جنگ ہونے گلے تو خبر داران سے پیٹیے نہ پھیرنا O ایسے دن جو بھی ان سے مند موڑے سوائے ان کے جولڑائی کے لئے داؤ گھات کرتے ہوں یا جواپے لفکر سے ملنا چاہتے ہوں وہ غضب اللہ لے کرمڑتا ہے اوراس کا ٹھکانا جہنم ہوجا تا ہے جو بہت ہی بری جگہہے O

بھا کے ہیں اللہ کاغضب ہم پر ہے ہم اب مدینے جائیں اور وہاں رات گذار کر آنخضرت ﷺ کے سائے پیش ہوں اگر ہماری تو بہ کی کوئی صورت نکل آئے تو خیرور نہ ہم جنگلوں میں نکل جائیں۔ چنانچی نماز فجر سے پہلے ہم جا کر بیٹھ گئے جب حضور آئے تو آپ نے دریا دنت فرمایا کہ ہم کون لوگ ہو؟ ہم نے کہا بھا گئے والے آپ نے فرمایا نہیں بلکہ تم لوشنے والے ہوئیں تمہاری جماعت ہوں اور میں تمام مسلمانوں کی جماعت ہوں اور میں تمام مسلمانوں کی جماعت ہوں 'ہم نے بساختہ آگے ہوئے کر حضور کے ہاتھ چوم لئے ابوداؤ دوتر نہ کی اور این ماجہ میں ہیں میصدیث ہے۔ ام تر نہ کی اسے ابن ابی زیاد کے علاوہ کسی کی حدیث سے پہلے نتے نہیں۔

ابن ابی حاتم میں حضور کے اس فر مان کے بعد آپ کا اس آیت کا تلاوت کرنا بھی ندکور ہے۔ حضرت ابوعبیدہ جنگ فارس میں ایک بلی پر گھیر لئے گئے بجوسیوں کے نٹری دل شکروں نے چاروں طرف سے آپ کو گھیر لیا ، موقعہ تھا کہ آپ ان میں سے نچ کرنکل آتے لیکن آپ نے مردانہ واراللہ کی راہ میں جام شہادت نوش فر مایا ، جب حضرت عمرضی اللہ عنہ کو بیدوا قعہ معلوم ہوا تو آپ نے فر مایا ، اگر وہ وہاں سے میر سے پاس چلے آتے تو ان کے لئے جائز تھا کیونکہ میں سلمانوں کی جماعت ہوں ، مجھ سے ل جائے میں کوئی حرج نہیں۔ ایک اور روایت میں میں ہے کہ آپ نے فر مایا ، لوگو ہیں تمہارے لئے وہ جماعت ہوں کہ میدان جنگ سے اگر تم میر سے پاس آجاؤ ، آسکتے ہو۔ اور روایت میں ہے کہ آس آیت کا غلط مطلب نہ لینا ، بیدوا قعہ بدر کے متعلق ہے۔ اب تمام مسلمانوں کی جماعت ہوں۔ ایک روایت میں ہے کہ آس آیت کا غلط مطلب نہ لینا ، بیدوا قعہ بدر کے متعلق ہے۔ اب تمام مسلمانوں کے لئے وہ فئة (جماعت ، گروہ) جس کی طرف پناہ لینے کے لئے واپس مرٹ نا جائز ہے میں ہوں۔

ابن عرائے نافع نے سوال کیا کہ ہم لوگ دشمن کی الوائی کے وقت ثابت قدم نہیں رہ سکتے اور ہمیں بیمعلوم نہیں کہ فنقے مرادامام الشكر ہے یامسلمانوں کا جنگی مرکز' آپ نے فرمایا' فئة رسول اللہ ﷺ تھے۔ میں نے اس آیت کی تلاوت کی تو آپ نے فرمایا بیآیت بدر کے دن اتری ہے۔ نداس سے پہلے نداس کے بعد-ضحاک فرماتے ہیں جواشکر کفارہے بھاگ کرآ مخضرت عظی اور آپ کے صحابہ کے پاس پناہ لے اس کے لئے جائز ہے۔ آج بھی امیر اور سالار الشکر کے پاس یا اپنے مرکز میں جوبھی آئے اس کے لئے یہی تھم ہے ہاں اس صورت کے سوا نامردی اور بزدلی کے طور پر شکرگاہ سے جو بھا گ کھڑ اہوا الله این میں بشت دکھائے وہ جہنمی ہے اور اس پر الله کاغضب ہے وہ حرمت کے بیرہ گناہ کا مرتکب ہے بخاری وسلم کی حدیث میں ہے سات گناہوں ہے جومہلک ہیں بیجے رہوئیو چھا گیا کہوہ کیا کیا ہیں؟ فرمایا الله کے ساتھ شرک کرنا' جادو(کرنا یا کرانا)' کسی کوناحق مار ڈالنا' سودخوری' یتیم کا مال کھانا' میدان جہاد ہے پیٹے دکھا کر بھاگ کھڑا ہونا' ایما ندار پاک دامن بے عیب عورتوں پر تہمت لگا نافر مان ہے کہ ایسا کرنے والا الله تعالی کاغضب وغصہ لے کرلوٹنا ہے اس کی لوٹنے اورر ہے ہے کہ جہم ہے جو بہت ہی برت ہے- بشر بن معبد کہتے ہیں میں صفور کے ہاتھ پر بیعت کرنے آیا تو آپ نے شرط بیان کی اللہ تعالی کی وحدانیت کی شهادت اورمجمة علي كاعبديت ورسالت كي شهادت دول يانچول وقت كي نماز قائم ركھول اورز كو ة ادا كرتار ہول اور حج مطابق اسلام : به وَل اوررمضان المبارك كے مہينے كروز بركھوں اور الله كى راہ ميں جہادكروں ميں نے كہايارسول الله اس ميں سے دوكام مير بيس كريم ا یک تو جہا دُ دوسرے زکو ق میں نے تو سنا ہے کہ جہاد میں پیٹے دکھانے والا اللہ کے غضب میں آجا تا ہے مجھے تو ڈر ہے کہ موت کا بھیا آئ مال کہیں کسی وفت میرامنہ نہ پھیرد ہےاور مال غنیمت اور عشر ہی میرے پاس ہوتا ہے وہ ہی میرے بچوں اور گھر والوں کا ا ثاثہ ہے۔سواری لیں اور دود دھ پئیں۔اے میں کسی کو کیسے دے دوں۔آپ نے اپناہاتھ ہلا کرفر مایا ،جب جہاد بھی نہ ہواور صدقہ بھی نہ ہوتو جنت کیسے ل جائے؟ میں نے کہا اچھایا رسول اللہ سب شرطیس منظور ہیں چنا نچے میں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کر لی بیحدیث صحاح ستہ میں نہیں منداحد میں ہے اور اس سندے غریب ہے-

فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلَكِنَ اللهَ قَتَلَهُمْ وَمَارَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَكِنَ اللهَ رَمِيْ وَلِيُبَلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلاَ حَسَنًا وَلِكِنَ اللهَ مَوْهِنَ اللهَ مَوْهِنَ اللهَ مَوْهِنَ اللهَ مَوْهِنَ اللهَ مَوْهِنَ اللهَ مَوْهِنَ كَيْرِ الْكَفِرِيْنَ اللهَ مَوْهِنَ كَيْرِ الْكَفِرِيْنَ اللهَ مَوْهِنَ كَيْدِ الْكَفِرِيْنَ اللهَ مَوْهِنَ كَيْدِ الْكَفِرِيْنَ اللهَ مَوْهِنَ كَيْدِ الْكَفِرِيْنَ

پستم نے ان کا فروں کو قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے انہیں قتل کیا اور تو نے جب چینکی تقی تو تو نے نہیں بلکہ اللہ نے بچینک ماری تھی' اس لئے کہ اللہ تن کی ایمان والوں پر بہترین اورعمہ ہ احسان کرنا چاہتا تھا' اللہ ہے شنے جائے والا بیتو ہو چکا 🔿 اب بھی جان رکھو کہ اللہ تعالٰی کفار کے حیلوں کو پست وست کرنے والا ہے 🔿

الله کی مددہی وجہ کا مرائی ہے: ﴿ ﴿ آیت: ۱۱ - ۱۸) الله تعالی بیان فرما تا ہے کہ بندوں کے کل کاموں کا خالق میں ہی ہوں بندوں سے جو بھی اچھا ئیاں سرز دہوں اس پر قابل تعریف وہی ہے اس لئے کہ تو فیق اس کی طرف سے ہاوراعانت و مدد بھی اس کی جانب سے ہے۔ اس لئے فرما تا ہے کہ اے مسلمانو! تم نے آپ پی طاقت وقوت سے اپنے دشمنوں کو تل نہیں کیا ہم تو مٹھی بھر تھے اور دیمن بہت زیادہ تھے تھے تم بے کس اور کمزور تھے دیمن کس بل والے قوت طاقت والے تھے۔ بیاللہ ہی کی مدد تھی کہ اس نے تہمیں ان پر غالب کر دیا جیسے فرمان ہے وَ لَقَدُ نَصَرَ کُمُ اللّٰهُ فِی مَوَ اطِنَ کَثِیرَةِ اللّٰ بہت ی جگہ اللہ بیا گرائی الله فوی مَوَ اطِن کَثِیرَةِ اللّٰ بہت ی جگہ اللہ جل شانہ نے تمہاری امداو فرمائی ہے۔ حثین کون بھی جب کہ تمہیں اپنی زیادتی پر گھمنڈ ہوالیکن وہ بے کار ثابت ہوئی اور بی

وسیح زمین تم پرتک ہوگی اور آخر منہ موثر کرتم بھاگ کھڑے ہوئے ہیں ٹابت ہوا کہ گنتی کی زیادتی 'ہتھیاروں کی عمد گی اور ساز وسامان کی فراوانی پرغلبہ موقوف نہیں 'وہ تو اللہ کی مدد پر موقوف ہے۔ جیسے ارشادالہی ہے کہ مِن فِئةِ قَلِیُلَةٍ غَلَبَتُ فِئةً کَیْبُرَةً بِاذُنِ اللّهِ وَ اللّهُ مَعَ الصّبِرِیُنَ یعنی بسااو قات چھوٹی جھوٹی جھوٹی جاعتوں نے ہوئے شکروں کے منہ پھیرد سے ہیں اوران پرغلبہ حاصل کر لیائے ہیں ہیں اور اس کی مدد سے ہاور یقینا اللہ تعالی کی مدد صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے پھرٹی کی اس مشی کاذکر ہور ہا ہے جو حضور ﷺ نے بررک کو ایک میں اللہ تعالی ہے دعا کی روئے 'گڑ گڑ اے اور مناجات کرکے باہر نکلے لائی میں کافروں کی طرف پھینکی تھی۔ پہلے تو آپ نے اپنی جھونپڑی میں اللہ تعالی ہے دعا کی روئے 'گڑ گڑ اے اور مناجات کرکے باہر نکلے اور کنگر یوں کی ایک شمی اللہ تعالی ہے اور کی طرف پھینکی اور فر مایا ان کے چہرے گڑ جا کین ان کے منہ پھرجا کیں 'ساتھ ہی صحابہ 'وحکم دیا کہ ثوراً مملہ ہوا' ادھر سے وہ کنگریاں اللہ تعالی نے اپنی قدرت کا ملہ سے کافروں کی آئھوں میں ڈال دین'وہ سب اپنی آئے کھیں میں دور ہی ہی تھوں میں ڈال دین'وہ سب اپنی آئے کھیں میں جسے کہ گھوں میں ڈال دین'وہ سب اپنی آئے کھوں میں ڈال دین وہ سب اپنی آئے کھوں میں ڈال دین ہی ہی تھوں میں ڈال دین ہو جضور نے لیکن ان کی آئے کھوں سے کہ کہ بہنچا کر انہیں شکست دینے والا اللہ تعالی ہی تھانہ کہ حضور صلی اللہ علیہ میں نے بھینی تھی کیا تھوں میں ڈال انگری کھوں میں ڈال ان کے میں اللہ علیہ دسلم۔

دوسراغریب تول بیہ که احدی لڑائی والے دن آنخضرت ﷺ نے ابی بن خلف کوایک نیز ہ ماراتھا' بیلو ہے میں غرق تھالیکن تاہم نیز ہ اس کے تالو پر جالگا اور بیگھوڑ ہے سے لڑھکنے لگا' اس میں اس کی موت ہوئی' اس دنیوی عذاب کے ساتھ ہی آخرت کا عذاب بھی شامل ہو گیالیکن غالبًا اس قول سے مراد آیت کا عام ہونا ہے نہ بید کہ اس بارے میں بیآیت اثری ہے۔ واللّٰد اعلم۔ پھر فرما تا ہے تا کہ مومنوں کواپٹی نعمت کا اقر ارکراد ہے کہ باوجودان کی کثر ت ان کی قلت ان کے ساز دسامان ان کی ہے سر دسامانی کے رب العالمین نے انہیں ان پر غالب کردیا – حدیث میں ہے ہرایک امتحان ہماراامتحان ہے اور ہم پر اللّٰد کا احسان ہے – اللّٰد دعاؤں کا سننے دالا ہے وہ خوب جانتا ہے کہ مدوزور غلبے کا مستحق کون ہے – پھر فرما تا ہے اس فتح کے ساتھ ہی بیٹوش خبری بھی من لو کہ اللّٰہ تعالیٰ کا فروں کے حلے حوالے کمزور کردیے گا'ان کی شان گھٹاد ہے گاان کا انجام تباہی کے سوااور کچھٹ ہوگا اور یہی ہوا بھی – فالحمد لللہ –

إِنْ تَسْتَفَتِحُواْ فَقَدْ جَاءً كُمُ الْفَتْحُ وَ إِنْ تَنْتَهُواْ فَهُوَ خَيْرً لِكُمْ وَ إِنْ تَنْتَهُواْ فَهُو خَيْرً لِكُمْ وَ إِنْ تَعُودُواْ نَعُدُ وَ لَنْ تُغْنِي فَهُو خَيْرً لِكُمْ وَ إِنْ تَعُودُواْ نَعُدُ وَ لَنْ تُغْنِي تَعُودُواْ نَعُدُ وَلَنْ تُغْنِي تَعُودُواْ نَعُدُ وَلَنْ تَغْنِي اللهَ مَكَ عَنْكُمُ فِي اللهُ وَاللهُ مَكَ اللهُ وَاللهُ مَكَ اللهُ وَاللهُ اللهُ وَاللهُ وَاللّهُ وَالّهُ وَاللّهُ وَلّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّ

تم جو فتح ما ٹکا کرتے تھے تو اب تو تمہارے سامنے ہی فتح ہوگئ 'اب بھی اگرتم باز آ جاؤ تو تمہارے تن میں بہتر ہے اور اگرتم پھر لوٹو کے تو ہم بھی پھر لوٹیس کے یقین ماٹو کہ تمہارا جتھا گوکتناہی بڑا ہوتہہیں کچر بھی تو نفع نہ پہنچا سکے گااور یہ بھی جان لوکہ اللہ مسلمانوں کے ساتھ ہے 🔾

ایمان والوں کامعین و مددگاراللہ عزاسمہ: ہے ہے (آیت: ۱۹) اللہ تعالیٰ کافروں سے فرمارہا ہے کہ تم یدعا کیں کرتے تھے کہ ہم میں اور مسلمانوں میں اللہ تعالیٰ فیصلہ کرد ہے جوج تی پر ہوا سے غالب کرد ہے اوراس کی مدفر مائے تو ابتہ ہاری بیخواہش بھی پوری ہوگئ مسلمان بھکم اللہ اپنی اپنے دشمنوں پر غالب آگئے – ابوجہل نے بدروالے دن کہا تھا کہ اے اللہ ہم میں سے جورشتوں ناتوں کا توڑنے والا ہواور غیر معروف چیز لے کرآیا ہوا سے توکل کی لڑائی میں شکست دے پس اللہ تعالی نے بہی کیا اور بیا وراس کا لشکر ہار گئے – مکہ سے نگلئے سے پہلے ان مشرکوں نے نے خانہ کعبہ کا غلاف پڑ کر کردعا کی تھی کہ الی دونوں لشکروں میں سے تیر سے نزدیک جواعلیٰ ہواور زیادہ بزرگ ہواور زیادہ بہتری والا ہو تو اس کی مدد کر'پس اس آیت میں ان سے فرمایا جارہا ہے کہ لواللہ کی مدد آگئ تمہارا کہا ہوا پورا ہوگیا 'ہم نے اپنے نبی کو جو ہمار سے نزد کی بزرگ 'بہترا وراعلیٰ تھا غالب کردیا - خود قرآن نے ان کی دعائق کی ہے کہ ہے کہتے تھے اللہم ان کان ھذا ھو الحق من عندك الخ' اللی اگریہ تیری جانب سے داست ہے تو تو ہم برآسان سے پھر برسایا کوئی اور دردنا کے عذاب ہم برلا –

پھرفر ما تا ہے کہ اگر اب بھی تم اپنے کفر سے باز آ جاؤ تو پیتمہارے لئے بہتر ہے اللہ جل جلالہ اور اس کے رسول کو نہ جھٹلاؤ تو دونوں جہان میں بھلائی پاؤ کے اور اگر پھرتم نے بہی کفرو گمراہی کی تو ہم بھی اسی طرح فتح ما گل تو ہم پھرا ہے نیک بندوں پر اپنی مددا تاریں گئے لیکن پہلا قول قوی ہے یا در کھو گوتم سب کے سب ل کر چڑھائی کرو' تمہاری طرح فتح ما گل تو ہم پھرا ہے نیک بندوں پر اپنی مددا تاریں گئے لیکن پہلا قول قوی ہے یا در کھو گوتم سب کے سب ل کر چڑھائی کرو' تمہاری تعداد کتی ہی بڑھ جائے اپنے تمام لشکر جمع کر لولیکن سب تدبیریں دھری کہ دھری رہ جائیں گئ جس کے ساتھ اللہ تعالی ہوا ہے کوئی مغلوب نہیں کرسکت خاہر ہے کہ خال تا بات سرموں سے ساتھ ہیں۔

لَيْ اللَّذِيْنَ الْمَنُوَّا اَطِيْعُوا اللَّهُ وَ رَسُولُهُ وَ لَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَ اللَّهُ وَلَا تَوَلُوْا عَنْهُ وَ النَّهُ وَلَا تَكُوْنُوا كَالَّذِيْنَ قَالُوُا سَمِعْنَا وَانْتُمُ تَسْمَعُوْنِ فَالْوُا سَمِعْنَا

وَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ﴿ إِنَّ شَرَّاللَّهُ وَلَا عِنْدَ اللهِ الصَّحَرُ الْبُكُمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُونَ ﴿ وَلَوْعَلِمَ اللّٰهُ فِيهِمْ خَيْرًا لَا سَمَعَهُمْ اللّٰهِ عَلَمُ اللّ وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْ اقَهُمْ مِنْ مُعْرِضُونَ ﴾

اے ایمان والو! اللہ کی اوراس کے رسول کی اطاعت کرواور ہا وجود سننے کے م اس ہے روگر دانی شکرو 🔾 ان لوگوں کی طرح نہ ہوجا وَ جنہوں نے ہا وجود نہ سننے کے کہدیا کہ ہم نے من لیا 🔾 یقنینا تمام جان واروں سے زیادہ برے اللہ کے نزدیک وہ بہرے گو تھے ہیں جو پچی محقل نہیں رکھتے 🔾 اگر اللہ کے علم میں ان میں کوئی کہدیا کہ ہم بھل کی ہوتی تو وہ انہیں ضرور سنادیتا اوراگر وہ انہیں سنوائے بھی جب بھی بیاتو منہ موڑ کرالئے بھا کیں ہے 🔾

نَايَّهُ الْكَذِيْنِ الْمَنُوا السَّتَجِيْبُوْا بِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمُ لِي اللَّهُ الْكَرُو لِمَا يُحْيِينَ كُوْ وَاعْلَمُوْا آنَّ اللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرُو وَقَلْبِهُ وَانَّهُ الْكِهِ ثُخَشَرُونَ۞

اے ایمان والواللہ اوراس کے رسول کی پکارکو تیول کرلؤ جب بھی وہ تہمیں پکارے اس کام کے لئے جس شن تہماری زندگی ہے جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ انسان کے اور اس کے درمیان حائل ہے اور یہ بھی جان رکھو کتم سب اس کی جانب اکٹھے کئے جاؤ کے 🔾

ول رب کی انگلیوں میں ہیں: ﴿ ﴿ آیت: ۲۴ صحح بخاری شریف میں ہے اسْتَجِیْبُوُا معنی میں احیبو اے ہے لِمَا یُحییدُکُمُ کے معنی میں بما یصلحکم کے ہے یعنی اللہ اور اس کارسول مہیں جب آواز دے تم جواب دواور مان لو کیونکہ اس کے فرمان کے مانے میں بی تہماری مصلحت ہے۔حضرت ابوسعید بن معلی رضی اللہ عند فرماتے ہیں کہ میں نماز میں تھا' آنخضرت میں ہیں ہیں ہے گذر نے بھی ہیں ہے گذر نے بھی آ واز دی' میں آپ کے پاس نہ آیا' جب نماز پڑھ چکا تو حاضر خدمت ہوا' آپ نے فرمایا تھے کس نے روکا تھا کہ تو میرے پاس چلا آ ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا کہ اے ایمان والواللہ اور اللہ کا رسول تہمیں جب آ واز دیں تم قبول کرلیا کرو کیونکہ اس میں تمہاری زندگی ہے' من میں اس مسجد سے نکلنے سے پہلے ہی میں تہمیں قرآن کی سب سے بڑی سورت سکھاؤں گا جب آ مخصرت علیہ نے مجد سے جانے کا ارادہ کیا تو میں نے آپ کوآپ کا وعدہ یا دولایا۔

اورروایت میں ہے کہ بیرواقد حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عند کا ہے اور آپ نے وہ سورت فاتحہ بتلائی اور فر مایا سات آیات دہرائی ہوئی یہی ہیں اس حدیث کا پورابیان سورہ فاتحہ کی تغییر میں گزر چکا ہے۔ زندگی آخرت میں نجات عذا ب سے بچاؤاور چھٹکارا قر آن کی تعلیم حق کوسلیم کرنے اور اسلام لانے اور جہاد میں ہے ان ہی چیزوں کا تھم اللہ ااور اس کے رسول نے دیا ہے اللہ انسان اور اس کے دل میں حاکل ہے یعنی موس میں اور کفر میں اور اکم میں اور اکم میں اور کفر میں اور ایمان میں میں معنی ایک مرفوع حدیث میں بھی ہیں لیکن تھیک یہی ہے کہ بی قول ابن عباس کا ہے مرفوع حدیث میں بھی ہیں لیکن تھیک یہی ہے کہ بی قول ابن عباس کا ہے مرفوع حدیث میں بھی نہیں۔ سدی ہے ہیں اللہ تعالی کے ارادہ کے بغیر ندایمان لا سکے نہ کفر کر سکے۔ قادہ کہ ہیں کہ بیآ یت مشل آیت و نکون اُور بُ اللّهِ مِن حَبُلِ الْوَرِیُدِ کے ہے بینی بندے کی رگ جان سے بھی زیادہ نزد کے ہم ہیں اس آیت کے مناسب احادیث بھی ہیں۔ منداحمہ میں ہے تخضرت علیہ اکثر فر مایا کرتے تھے کہ اے دلوں کے بھیر نے والے میرے دل کوا ہے دین پر ثابت رکھتو جم نے عرض کی یارسول اللہ ہم آپ پر اور آپ پر اتری ہوئی وی ہی ایمان لا چھ جیں کہ یہ اس کے درمیان دل ہیں وہ جو دہے۔ چھ جیں کیا گھر جس کے ایک کا اللہ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان دل ہیں وہ جو حسامر کے جس کی تیت کی رائیات کا تغیر وتبدل کرتار ہتا ہے ترفری میں بھی بیروایت کی بالقدر میں موجود ہے۔

مند القدیم ہے کہ حضور یہ دعا پڑھا کرتے تھے یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینك اے دلوں کے پھیرنے والے میں میرے دل کوانے دین پرمضوطی سے قائم رکھ مند احمد ہیں ہے آپ فرماتے ہیں ہر دل اللہ تعالی رہ العالمین کی الگیوں سے ہیں دو الگیوں کے درمیان ہے جب سیدھا کرنا چاہتا ہے کر دیتا ہے۔ آپ کی دعاتھی کہ اے دلوں کے پھیرنے والے اللہ ہیرا دل ایپ دین پر عابت قدم رکھ ۔ فرماتے ہیں میزان رب رحمان کے ہاتھ ہیں ہے جھکا تا ہے اور اونچی کرتا ہے۔ مند کی اور حدیث میں ہے کہ آپ کی اس دعا کو اکثر من کرام الموشین عاکثر رضی اللہ تعالی عنہا نے آپ سے بوچھا کہ بھر سال دعا کے کرنے کی اور حدیث میں ہے کہ آپ کی اس دعا کو اکثر من کرام الموشین عاکثر رضی اللہ تعالی عنہا نے آپ سے بوچھا کہ بھر سال دعا کہ کرنا ہے۔ مند کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا 'انسان کا دل اللہ کی الگیوں ہیں سے دوالگیوں کے درمیان ہے جب چاہتا ہے میر ها کر دیتا ہے اور جب چاہتا ہے میدام کردیتا ہے اور جب چاہتا ہے میدام کردیتا ہے دور ہیں ہے دوالگیوں کے درمیان ہے جب چاہتا ہے میر ها کردیتا ہے اور جب چھا کہ کیا دل چھا کہ کیا دل ہیں جو ہمارا پروردگار ہے دعا کرتے ہیں کہ دوم دائی ہے کہ بی جو اس دیا ہے میں میں ہے تو میاں دیا ہے میں کہ کہ بی ہیں ہیں ہیں میں دور دواست کی کہ کیا آپ جمھے میرے لئے بھی کوئی دعا کھا کیں گے؟ آپ نے فرمایا ہاں یہ دعا ما نگا کرو اللہم رب النبی محصور سے بھر درخواست کی کہ کیا آپ جمھے میرے لئے بھی کوئی دعا کھا کیں گے؟ آپ نے فرمایا ہاں یہ دعا ما نگا کرو اللہم رب النبی محصد اغفرلی ذنبی و اذھب غیظ قلبی و اجرنی من مضلات الفتن ما احییتنی لیخی اے اللہ اے میک بھی تو جھے زندہ دکھے۔ مند

احمد میں ہے کہ تمام انسانوں کے دل ایک بی دل کی طرح اللہ کی انگلیوں میں سے دوا نگلیوں کے درمیان میں 'جس طرح چاہتا ہے انہیں الث بلیٹ کرتار ہتا ہے' پھر آپ نے دعا کی کداے دلوں کے پھیرنے والے اللہٰ 'ہمارے دلوں کواپٹی اطاعت کی طرف پھیرلے۔

وَاتَّقُولَ فِتْنَةً لاَ تُصِيبَنَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا مِنْكُو نَصَاصَةً وَالْقُولُ فِي اللهِ اللهِ اللهِ قَابِ

اس بلائے درتے رہوجو خاص کرانبی لوگوں پڑیس آئے گی جنہوں نے تم میں سے برے کام کے ہوں اور جان لوکہ اللہ تحت عذابوں والا ہے 🔾

برائیوں سے نہ رو کناعذاب الہی کا سبب ہے: ہے ہے اللہ اس باء کی وباعام ہوگ۔حضرت زبیر ﴿ سے لوگوں نے کہا کہ اے ابوعبداللہ تمہیں فقنے کا خوف رکھو جو کہ تھا روں بدکاروں پر بی نہیں رہے گا بلکہ اس بلاء کی وباعام ہوگ۔حضرت زبیر ﴿ سے لوگوں نے کہا کہ اے ابوعبداللہ تمہیں کوئی چیز لائی ہے؟ تم نے مقتول خلیفہ کو دھو کہ دیا؛ پھراس کے خون کے بدلے کہ جتو میں تم آئے اس پر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا 'ہم آئے ضرت علی اللہ عنہ اللہ عنہ کہ اللہ عنہ کہ اللہ عنہ نے فرمایا 'ہم خال ہیں نہاں تک کہ بیوا قعات رونما ہوئے ۔ اور روایت میں ہے کہ عہد نبوی میں ہی ہم اس آیت ہے ڈرا اللہ بھی نہ تھا کہ ہم ہی اس کے ساتھ مخصوص کر دیئے گئے ہیں۔حضرت حسن فرماتے ہیں کہ بیر آیت علی محال میں ہم اس آئے ہیں کہ بیر آئے ہی کہ بیرا نہا کہ ہم نہا ہو کے اور روایت میں ہے کہ عہد نبوی میں ہم ہم اس آیت علی میان طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہ میں اس کے ساتھ مخصوص کر دیئے گئے ہیں۔حضرت کے بیر کہ بیرا نہ میں ہم اس کے ساتھ میں اس کے ساتھ میں کہ بیرا ہو کے جو سے حضرت کے ہیں کہ بیرا ہی میں اس کے ساتھ میں اس کے ساتھ ہیں کہ بیرا ہوں کہ ہم ہی اس سے مراد کئے گئے ہیں۔سدی کہتے ہیں کہ بیرا بیر میں خوال ہوا کہ ہم ہی اس سے مراد کئے گئے ہیں۔سدی کہتے ہیں کہ بیرا بیت خاصتا اہل بدر کے بارے میں اس میں اس میں خوال ہے ہوں۔۔ میں آئیں میں خوال ہے ہوں۔۔ میں اس سے مراد کئے گئے ہیں۔سدی کہتے ہیں کہ بیرا بیت خاصتا اہل بدر کے بارے میں اس کے مورد ہم ہیں آئیں میں خوال ہے ہوں۔۔

این عباس فرماتے ہیں مراداس سے خاص اصحاب رسول ہیں۔ فرماتے ہیں اس آیت میں اللہ تعالیٰ مومنوں کو کھم فرما رہا ہے کہ وہ

آپس میں کی خلاف شرع کام کو باتی اور جاری ندر ہے دیں ورنداللہ کے عام عذاب میں سب پکڑ لئے جا تمیں گے یہ تغییر نہایت عمدہ ہے۔
عباہ ہے ہے ہیں نہ سے متم تمہارے لئے تھی ہے۔ ابن مسعود فرماتے ہیں تم میں سے چھھی فتے میں مشغول ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ تہمارے مال اور تمہاری اولا دیں فتنے ہیں پستم میں سے جو بھی بناہ مائے 'وہ اللہ تعالیٰ سے مائے 'ہر گراہ کن فتنے سے بناہ طلب کرلیا کر ہے۔ سجے بات میں ہے کہ اس فرمان میں صحابہ اور غیر صحابہ سب کو تنہ ہے کہ وضلے اپنی ہے کہ اس فرمان میں صحابہ اور غیر صحابہ سب کو تنہ ہے کو خطاب انہی سے ہے'ای پر دلالت ان احادیث کی ہے جو فتنے ہے ڈرانے کے لئے ہیں گوان کے بیان میں انکہ کرام کی مستقل تصانف ہیں گئین بعض مخصوص احادیث ہم یہاں بھی فقل کرتے ہیں' اللہ ہماری مدو فرمائے ۔ رسول اللہ علی فرمائے ہیں خاص لوگوں کے گناہوں کی وجہ سے عام لوگوں کو اللہ عز وجل عذاب نہیں کرتا' ہاں اگر وہ کوئی برائی دیکھیں اور اس کے مثانے پر قادر ہوں' پھر بھی اس خلاف شرع کام کو نہ رو کیس تو اللہ تعالیٰ سب کوعذاب کرتا ہے (منداجہ کرا) سی کا سناو میں ایک سے دعا کہ کہ میں میری جان ہے کہ یا تو تم اچھی باتوں کا تھی میں میری جان ہے کہ یا تو تم اچھی باتوں کا تھی اس میں میری جان ہے کہ یا تو تم اچھی باتوں کا تھی اس سے کوئی عام عذاب نازل فرمائے گا' پھرتم اس سے دعا کیں ما تکو گیاں وہ قبول کری ہوں سے منا کر سے کا۔ (منداحہ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ کا فرمان ہے کہ ایک آ دمی ایک بات زبان سے نکالیا تھا اور منافق ہوجاتا تھا کیکن اب تو تم ایک ہی مجلس میں نہایت بے پرواہی سے چار چار دفعہ ایسے کلمات اپنی زبان سے نکال دیا کرتے ہؤواللہ یا تو تم نیک ہاتوں کا تھم دؤ ہری ہاتوں سے روکوادر نیکیوں کی رغبت دلاؤ ور نداللہ تعالی تم سب کوہم نہیں کرد ہے گا یا تم پر بر ہے لوگوں کو مسلط کرد ہے گا بھر نیک لوگ دعا ئیں کریں گے ایکن وہ قبول ندفر مائے گا (مند) حضرت نعمان بن اپٹیر رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنے خطبے ہیں اپنے کا نوں کی طرف اپنی انگلیوں سے اشارہ کر کے فرمایا اللہ کی صدوں پر قائم رہنے والے ان ہیں واقع ہونے والے ادران کے بارے میں سستی کرنے والوں کی مثال ان لوگوں کی ہے جو ایک کشتی میں سوار ہوئے کوئی بنچ تھا کوئی او پر تھا ' نیچ والے پانی لینے کے لئے او پر آتے تھے او پر والوں کو تکلیف ہوتی تھی آتے خرانہوں کے لئے او پر آتے تھے او پر سے تاکہ نداو پر جانا پڑے ندانہیں تکلیف نے کہا آ و کے بین بیچ سے بی کشتی کا ایک تخت تو ٹر لیس حسب ضرورت پانی بہیں سے لیا کریں گے تاکہ نداو پر جانا پڑے ندانہیں تکلیف بنے کہا گا گا گا کہ نداو پر جانا پڑے ندانہیں اور انہیں کشتی کے بنچ کا تخت اکھاڑنے سے روک دیں تو وہ بھی بچیں اور یہ بھی در ندوہ بھی دوندوں بھی (بخاری)

ایک اور حدیث میں رسول بلند عقاقی فرماتے ہیں جب میری امت میں گناہ ظاہر ہوں گے واللہ تعالیٰ اپنے عام عذاب ان پر بھیج گائ
ام المؤمنین ام سلم نے دریافت کیا' یارسول اللہ ان میں تو تیک لوگ بھی ہوں گے آپ نے فرمایا کیوں نہیں؟ پوچھا پھر وہ لوگ کیا کریں گے؟
آپ نے فرمایا نہیں بھی وہ ی پنچے گا جواوروں کو پہنچا اور پھر انہیں اللہ کی مغفرت اور رضامندی ملے گی (منداحمہ) ایک اور حدیث میں رسول اللہ عقاقی فرماتے ہیں کہ جولوگ برے کام کرنے لگیں اوران میں کوئی ذی عزت دی ار شخص ہواوروہ منع نہ کرئے رو کے نہیں تو ان سب کواللہ کا عذاب ہوگا' مرز امیں سب شامل رہیں گے (مندوا بوداؤ دوغیرہ) اور روایت میں ہے کہ کرنے والے تھوڑ ہے ہوں' نہ کرنے والے زیادہ اور ذی اثر ہوں' پھر بھی وہ اس برائی کو خدرو کیس تو اللہ ان سب کواجما گی سزادے گا مندکی اور روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا' جب زمین والوں میں بدی ظاہر ہوجائے تو اللہ تعالیٰ ان پر اپنا عذاب اتارتا ہے' ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہانے پوچھا کہ ان ہی میں اللہ کے اطاعت گذار بندے بھی ہوں گے۔ آپ نے فرمایا' عذاب عام ہوگا اور پھر وہ اللہ کی رحمت کی طرف وٹ جا کیں گیں گے۔

وَ اذْكُرُوْ الْهِ آنَتُمُ قَلِيلٌ مُسَتَضَعَفُونَ فِي الْأَرْضِ تَخَافُوْنَ آنَ يَّتَحَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَالْوَبَكُمُ وَآيَّدَكُمُ بِنَصْرِمِ وَرَزَقَكُمُ مِّنَ الطَّيِّبُتِ لَعَلَّكُمُ الثَّلِيِّبُتِ لَعَلَّكُمُ الثَّكُمُ وَالثَّكُرُونَ ۞

وہ وقت یاد کروجبکہ تم بہت ہی کم تعدادیں تھے اورروئے زیٹن پر بہت ہی کمزور تھے ہروقت تہبیں کھٹکالگار بتا تھا کہ تخالف لوگ تہبیں ایک لے جائیں گئے لیس اللہ نے تہبیں جگہ دی اور اپنی مدد سے تہباری تائید کی اور تہبیں یا کیڑہ چیزیں عنایت فرمائیں اس لئے کہتم شکر گذاری کرو 🔾

اہل ایمان پراللہ کے احسانات: ہے ہے آوری کی مومنوں کو پروردگار عالم اپنے احسانات یا دولا رہا ہے کہ ان کی گنتی اس نے برد ھا دی ان کی کمزوری کوطاقت سے بدل دیا ان کے خوف کوامن سے بدل دیا ان کی ناتوانی کوقوت سے بدل دیا ان کی فقیری کوامیری سے بدل دیا ان کی کمزوری کوطاقت سے بدل دیا ان کی فقیری کوامیری سے بدل دیا انہوں نے جیسے بھیے اللہ کے فرمان کی بجا آوری کی و لیے ولی بیتری پا گئے مون صحابہ کمہ میں قیام کے دوران تعداد میں بہت تھوڑ سے سے چھے پھرتے سے بوقر ارد ہے تھے ہروقت دشمنوں کا خطرہ لگار ہتا تھا مجوی ان کے دشمن بہودی ان کی جان کے جیسے ہت پرست ان کے خون کے پیاسے نصرانی ان کی فکر میں دشمنوں کی بی حالت تھی تو ان کی اپنی بی حالت کہ تعداد میں الگیوں پر گن لو ۔ بغیر طاقت بٹان شوکت مطلقاً نہیں ۔ اس کے بعد اللہ تعالی آئیس مدینے کی طرف ہجرت کرنے کا تھم دیتا ہے نیے مان لیتے ہیں وہاں پہنچتے ہی اللہ ان کے قدم جمادیتا سے وہاں مدینہ دوالے دن اپنی جانیں مدینہ دوالے دن اپنی جانیں سے دوال کو ان کا ساتھی بلکہ پشت پناہ بنا دیتا ہے وہ ان کی مدد پر اور ساتھ دیئے پر تیار ہوجاتے ہیں بدر والے دن اپنی جانیں سے دوالوں کو ان کا ساتھی بلکہ پشت پناہ بنا دیتا ہے وہ ان کی مدد پر اور ساتھ دیئے پر تیار ہوجاتے ہیں بدر والے دن اپنی جانیں جانیں کے بیل مدینہ والوں کو ان کا ساتھی بلکہ پشت پناہ بنا دیتا ہے وہ ان کی مدد پر اور ساتھ دیئے پر تیار ہوجاتے ہیں بدر والے دن اپنی جانیں

ہ تھیلیوں پر لئے نکل کھڑے ہوتے ہیں اپنے مال پانی کی طرح راہ جق میں بہاتے ہیں اور دوسر موتعوں پر بھی ندا طاعت چھوڑتے ہیں ندساتھ' ندسخاوت' نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ چاند کی طرح جھنے لگتے ہیں اور سورج کی طرح دکنے لگتے ہیں۔ قادہ بن دعامہ سدوی رحمتہ اللہ علیے فرماتے ہیں کہ عرب کے بیلوگ سب سے زیادہ گراہ افرماتے ہیں کہ عرب کے بیلوگ سب سے زیادہ گراہ اور بے دین و فد ہب تھے' جیتے تو ذات کی حالت میں مرتے تو جہنی ہوکر' ہرایک ال سے سرکھتا کین بدآ پس میں الجھتے رہے' واللہ روئے زمین پران سے زیادہ گراہ کوئی ندتھا' اب بیاسلام لائے' اللہ کے رسول کے اطاعت گذار ہے تو ادھر سے ادھر تک شہروں بلکہ ملکوں پران کا جھنے ہوئے اور اس سے دیا کہ دولت ان کے قدموں پر بھرنے گئی' لوگوں کی گردنوں کے ما لک اور دنیا کے بادشاہ بن گئے' یا در کھو بیسب سے دین اور بھنے ہوگیا' دنیا کی دولت ان کے قدموں پر بھرنے گئی' لوگوں کی گردنوں کے ما لک اور دنیا کے بادشاہ بن گئے' یا در کھو بیسب سے دین اور اللہ کے رسول کی تعلیم پھل کے دین وی سب سے دین اور شکر کرنے والوں کو پیند فرما تا ہے۔ سنوشکر گذار نعتوں کی زیادتی میں ہی رہتے ہیں۔

يَايِّهُ اللَّذِيْنِ الْمَنُولِ لاَ تَحُونُوا اللَّهُ وَالرَّسُولِ وَتَحُونُوا اللَّهُ وَالرَّسُولِ وَتَحُونُوا اللَّهُ وَالْمَوْرَ اللَّهُ وَالْمَوْرَ اللَّهُ وَلَمُوا اللَّهُ وَلَمُوا اللَّهُ وَلَمُوا اللَّهُ وَلَمُوا اللَّهُ وَلَمُ اللَّهُ اللَّهُ وَلَمُ اللَّهُ اللْمُواللَّةُ اللَّهُ اللَّهُ اللْمُلْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ

ا سائیان والو! نیتو الله کی خیانت کروندرسول کی خیانت کرواور نیم آپس کی امانتوں پیس خیانت کروُ در آس حالیہ تم واقف کارجو 🔾 اور جان رکھو کہ تہمارے مال اور تہماری اولا دیں فتنہ ہیں اور یہ بھی جان لو کہ اللہ سی سے پاس بہت بڑا اثو اب اور اجر ہے 🔾

الله اوراس کے رسول کی خیانت نہ کرو: ۱۶۶ ۱۶ (آیت: ۲۵-۲۷) کہتے ہیں کہ بیآ یت حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذ رمنی الله عند کے باس بھیجا تھا کہ وہ رسول اللہ عقاقة کے فیصلے کی شرط کے مانے پر قلعہ خالی کردیں ان یہود یوں نے آپ بی سے مشورہ دریافت کیا تو آپ نے اپنی گردن پر ہاتھ پھیر کر انہیں بتادیا کہ حضور کا فیصلہ تمہارے میں یہی ہوگا اب حضرت ابولبابہ رضی اللہ عند بہت بی تادم ہوئے کہ افسوس میں نے بہت براکیا اللہ کی اوراس کے رسول کی خیانت کی میں نہ بہت براکیا اللہ کی اوراس کے رسول کی خیانت کی اس ندامت کی حالت میں تم کھا بیٹھے کہ جب تک میری تو بقول نہ ہوئے کہ افسوس میں نے بہت براکیا اللہ کی اوراس کے رسول کی خیانت کی آکرا کیستون کے ساتھ اپنے آپ کو بندھوادیا ، نودن ای حالت میں گذر کے عشی آگئی ہے ہوش ہو کر مردے کی طرح کر پڑے یہاں تک آکرا کیستون کے ساتھ اپنے آپ کو بندھوادیا ، نودن ای حالت میں گذر کے عشی آگئی ہے ہوش ہو کر مردے کی طرح کر پڑے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تو جبول کی اور بیآ یا تو انہوں نے فرورسول کریم علیہ اس کے اندوراس ستون سے کھولیا ، خوات چا آپ خودتشریف فرایا واللہ میں اپنے آپ کو کسی سے نہ کھلواؤں گا سوائے اس کے کہ فودرسول کریم علیہ اسے ہوش میارک سے کھولیں ، خیاتی آپ خودتشریف کل مال اللہ کی راہ میں صدقہ کردوں گا آپ نے ارشاد فر مایا نہیں صرف ایک جہائی فی سیمل للہ دے دؤیہی کافی ہے۔

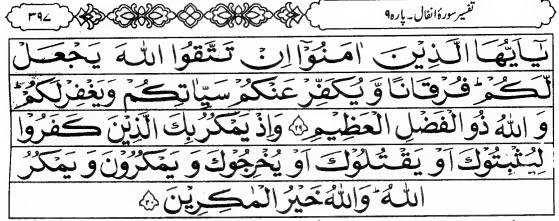
حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بیآ ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ حضرت جابر بن عبداللہ کا بیان ہے کہ ابوسفیان فلال جگہ حضرت جابر بن عبداللہ کا بیان ہے کہ ابوسفیان فلال جگہ

ے آپ نے صحابہ " نے ذکر کیا اور فرمادیا کہ اس طرف چلوکیکن کسی کوکا نوں کا ن خبر نہ کرنالیکن ایک منافق نے اسے ککھ بھیجا کہ تیرے پکڑنے کے اراد سے سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا رہے ہیں ، ہوشیار رہنا ، پس بیآ بت اتری کیکن بیروایت بہت غریب ہے اور اس کی سند اور متن دونوں ہی قابل نظر ہیں۔

بخاری و مسلم میں حضرت عاطب بن ابوہاتی رضی اللہ عنہ کا قصہ ہے کہ فتح کہ والے سال انہوں نے قریش کو خط بھیجے دیا جس میں آنجضرت علی کے اراد ہے ہے انہیں مطلع کیا تھالیکن اللہ تعالی نے اپنے نبی علی کے خبر کردی آپ نے آدی ان کے پیچے دوڑائے اور خط کیڑا گیا 'حضرت علی نے اللہ کے رسول اور مومنوں کیڑا گیا 'حضرت حاطب ؓ نے اپنے قصور کا اقرار کیا حضرت عمر نے ان کی گردن مارنیکی اجازت جابی کہ اس نے اللہ کے رسول اور مومنوں سے خیانت کی ہے آپ نے فرمایا 'اسے چھوڑ دوئیہ بدری صحائی ہے ہم نہیں جانے 'اور بدروالوں کے حلق اللہ تعالی نے بذات خود فرما دیا ہے جو چا ہوتم کرو میں نے تمہیں بخش دیا ہے ۔ میں کہتا ہوں کسی خاص واقعہ کے بارے میں اتر نے کے باوجود الفاظ کی عمومیت اپنے حکم عموم پر ہی رہے گیا۔ یہی جمہور علاء کا قول ہے ۔ خیانت عام ہے چھوٹو وُ اس کی نافر مانی نے کرو ۔ عروہ بن زبیر ؓ کہتے ہیں کہ کسی کے سامنے اس کے حق کا خیانت نہ کرو ایک کرنا اور اپنے نفس کی خیانت کرنا اور ارپی کی امانت کوضائع کرنا اور اپنے نفس کی خیانت کرنا اور اس کے خان کہ کا مانت کوضائع کرنا اور اپنے نفس کی خیانت کرنا ہوں گئی کہ جب کسی نے اللہ ورسول کی خیانت کی تو اس نے امانت داری میں رخد ڈال دیا ۔ ایک صورت اس کے خوان میں بھی تھی گئی کہ آپ کی بات بن کی بھرا ہوں میں پھیلادیا 'پس منا نقوں کے اس فعل سے مسلمانوں کوروکا جارہ ہے۔ ۔

پھر فرما تا ہے کہ تہمارے مال اور تہماری اولا دیں تمہارے امتحان کا باعث ہیں۔ یہ دیکھیں آیا اللہ کاشکر کرتے ہواوراس کی اطاعت کرتے ہو؟ یان میں مشغول ہوکر'ان کی عجت میں پھنس کر اللہ کی باتوں اوراس کی اطاعت سے ہٹ جاتے ہو؟ اس طرح ہر خیروشر سے اللہ اپنے بندوں کو آزما تا ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ'' مسلمانو' مال واولا د کے چکر میں اللہ کی یا د نہ بھول جانا' ایسا کرنے والے نقصان پانے والے ہیں'' - اور آیت میں ہے کہ تہماری بعض ہویاں اور بعض اولا دیں تمہاری دشمن ہیں' ان سے ہوشیار رہنا' سمجھلو کہ اللہ کے پاس اجر یہاں کے مال واولا دسے بہتر ہیں اور بہت بڑے ہیں کیونکہ ان میں سے بعض تو دشمن ہی ہوتے ہیں اور اکثر بے نفع ہوتے ہیں - اللہ سجانہ و تعالیٰ متصرف و مالک ہے دنیا و آخرت اس کی ہے' قیامت کے تواب اس کے قبضے میں ہیں - ایک اثر میں فرمان اللہ ہے کہ اے ابن سجانہ و تعویٰ تو پائے گا' مجھے پالینا تمام چیزوں کو پالینا ہے' میر افوت ہوجانا تمام چیزوں کا فوت ہوجانا ہے' میں تیری تمام چیزوں سے تیری محبت کا زیادہ حقد ار بول

صحیح حدیث میں رسول اللہ علیہ کا فرمان ہے تین چیزیں جس میں ہوں اس نے ایمان کی مضاس چکھ کی جے اللہ اوراس کا رسول سب سے زیادہ پیارے ہوں جو تھیں اللہ علام ہوتا سب سے زیادہ پیارے ہوں جو تھیں اللہ کے لئے دوئی رکھتا ہواور جے آگ میں جل جانے ہے بھی زیادہ پڑا بیمان کے بعد کفر کرنا معلوم ہوتا ہو۔ بلکہ یا در ہے کہ رسول اللہ علیہ کی محبت بھی اولا دو مال اورنفس کی محبت پر مقدم ہے جیسے کہ تھی حدیث سے تابت ہے کہ آپ نے فرمایا 'اس کی محبت کے متم میں سے کوئی با ایمان نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کواس کے نفس 'اہل مال 'اورسب لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں۔



اے مسلمانو اگرتم اللہ سے ڈرتے رہے تو اللہ تمہارے لئے نجات اور فنح کردے گا اورتم سے تمہاری برائیاں دورکردے گا اورتمہیں بخش دے گا اوراللہ بہت بڑے فضل وکرم والا ہے 〇 اے نبی اللہ کی نعمت کی بھی یاد کر جبکہ کافرتیرے ساتھ فریب بازیاں کررہے تھے کہ تجھے قید کردیں یا قتل کردیں یا جلاوطن کردیں وہ مکر کررہے فضل وکرم والا ہے 〇

دنیا و آخرت کی سعادت مندی: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ٢٩) فرقان سے مرادنجات ہے۔ دنیوی بھی اور اخروی بھی اور فتح ونصرت نالبروا منیاز بھی مراد ہے جس سے قل و باطل میں تمیز ہوجائے۔ بات یہی ہے کہ جواللہ کی فرمانبرداری کرئے نافر مانی سے بچااللہ اس کی مدد کرتا ہے جو حق و باطل میں تمیز کر لیتا ہے و نیاو آخرت کی سعادت مندی حاصل کر لیتا ہے اس کے گناہ مث جاتے ہیں اوگوں سے پوشیدہ کرد یے جاتے ہیں اور اللہ کی طرف سے اجروثو اب کا وہ کامل مستحق تھم ہر جاتا ہے۔ جسے فرمان عالی شان ہے یا یُقیا الَّذِینَ امَنُوا اتَّقُوا اللّٰهُ وَامِنُوا بِينَ اور الله کی طرف سے اجروثو اب کا وہ کامل مستحق تھم ہر جاتا ہے۔ جسے فرمان عالی شان ہے یا یُقیا الَّذِینَ امَنُوا اتَّقُوا اللّٰهُ وَامِنُوا بِينَ اور الله کی طرف سے اجروثو اس کے مقبل کو گھر کے اور تمہیں اپنی رحمت کے دو ہرے جسے دے گا اور تمہارے لئے ایک نور مہیا کرد کے گا جس کے ساتھ تم چلتے بھرتے رہوگا ور تمہیں بخش بھی دے گا اور اللہ غفور و چم ہے۔

رسول الله علیت کے تقی کی ٹاپاک سازش: ہم ہم (آیت: ۴۰) کافروں نے بہی تین ارادے کئے تھے جب ابوطالب نے آپ سے پوچھا کہ آپ کو کفار کے رازاوران کی پوشیدہ چالیں معلوم بھی ہیں؟ آپ نے فرمایا' ہاں وہ تین مشور ہے کرر ہے ہیں' اس نے جران ہوکر پوچھا کہ آپ کو کفار کے رازاوران کی پوشیدہ چالیں معلوم بھی ہیں؟ آپ نے فرمایا' ہاں وہ تین مشور ہے کرر ہے ہیں' اس نے جران ہوکر پوچھا کہ آپ کو اس کی خبرخوا بی کہ آپ کو اس کی خبرخوا بی کیا کرتا 'وہ خود میری حفاظت اور بھلائی کرتا ہے' ای کا ذکر اس آیت میں ہے۔ لیکن اس واقعہ میں بی رہان' آپ نے فرمایا' میں اس کی خبرخوا بی کیا کرتا 'وہ خود میری حفاظت اور بھلائی کرتا ہے' ای کا ذکر اس آیت میں ہے۔ لیکن اس واقعہ میں ابوطالب کا ذکر بہت غریب بلکہ منکر ہے اس لئے کہ آپ تو مدیخ میں اور کا بیمشورہ ہجرت کی رات تھا اور بیوا قلہ اور کو اللہ کو موت نے ان کی جرا تیں دوبالا کر دی تھیں' ۔ اس ہمت اور نفر سے بعد بی تو کا فروں نے آپ کی ایڈ ادبی پر کمریا ندھی تھی ۔ چنا نچے مندا حمد میں ہے کہ آپ تیں دوبالا کر دی تھیں' ۔ اس ہمت اور نفر سے جمع ہونے کا فروں نے آپ کی ایڈ ادبی پر کمریا ندھی تھی ۔ چنا نچے مندا حمد میں ہے کہ آپ تیں دوبالا کر دی تھیں' آپ کو ن بیں؟ اس نے کہا' الی خبر کا شخور کو کہا ہے کہا کہ کو اس نے تو ہوا' آپ کو ن بیں؟ اس نے کہا' اس شخص کے بار سے میں پور سے توروخوش ہے کو گی تھے کہ دوبالا کر دو پھر بھول جاؤ' بیر مرم واکے گا جیسے کہ ذہیر اور نالغہ و نیر مرم واکھا گا جیسے کہ ذہیر اور نالغہ و نیر مرم واکھا گا جیسے کہ ذہیر اور نالغہ و نیر مرم واکھا گا جیسے کہ ذہیر اور نالغہ و نیر مرم واکھا گا جیسے کہ ذہیر اور نالغہ و نیر مرم واکھا گا جیسے کہ ذہیر اور نالغہ و نیر مرم واکھا گا جیسے کہ ذہیر اور کو اللہ اس نے قور موروز کو سے کا خوروز کو بھر بھول جاؤ' بیر مرم واکھا گا جیسے کہ دوبالا کو خوروز کی مرم واکھا گا جیسے کہ ذہیر میل کر کو واللہ اس نے قوروز خوش ہے کہ کی نے کہا اسے قید کر دو پھر بھول جاؤ' بیر مرم واکھا گا جیسے کہ دوبالا کر خوروز کو بھر کی اور کو اللہ اس نے گا جیسے کہ دوبالا کی میں دوبالا کی کوروز کی کی کر کہا ہے تھی کہا اس خوروز کو بھر کی کوروز کو کی کوروز کی کر کوروز کی کوروز کی کوروز کی کوروز کی کر کوروز کی کر کوروز کوروز کی کر کر کوروز کی کوروز کی کر کوروز کی کر کوروز کر کر کوروز کر کر کوروز کر کر کوروز کر کر

وَإِذَا ثُمَنِكُ عَلَيْهِمُ الْمِثْنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوُ نَشَاءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هُذَا اللّهُ الللللللّهُ الللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ

جب ان کے سامنے ہماری کی تلاوت کی جاتی ہے تو کہتے ہیں' ہم نے س لیا' ہم آپ آگر چاہیں تو اس جیسا کلام کہ سکتے ہیں' یہ بجو الگلاں کی کعمی ہوئی کہانیوں کے ہے ہی کیا؟ ۞ جبکہ انہوں نے کہا کہ الٰہی اگریہ تیری طرف ہے تق ہموتو تو ہم پرآسان سے پھر برسایا ہم پرکوئی اوروروٹاک عذاب لا ۞

علیہ وسلم '- بیر بدر کے دن قید کر کے لایا گیا اور حضور گے فر مان ہے آپ کے سامنے اس کی گردن ماری گئی - فالحمد الله- اسے قید کرنے والے حضرت مقداد بن اسودرضی الله عنه تھے-

عقبہ بن الی معیط' طعیمہ بن عدی ' نفر بن حارث' یہ بینوں اس قید میں قبل کئے گئے۔ حضرت مقداد نے کہا بھی کہ یا رسول اللہ میرا قیدی؟ آپ نے فرمایا' یہ اللہ عزوجل کی کتاب کے بارے میں زبان درازی کرتا تھا' انہوں نے بعدا زقبل پھر کہا کہ حضور میں جے با ندھ کرلا یا ہوں؟ آپ نے دعا کی کہ یا اللہ اپنے فضل سے مقداد کوفئ کردئ آپ خوش ہو گئے اور عرض کیا کہ حضور کہی میرا مقصد اور مقصود تھا' اس کے بارے میں یہ آبیت اتری ہے۔ ایک روایت میں طعیمہ کی بجائے مطعم بن عدی کا نام ہے لیکن یہ غلط ہے' بدروا لے دن وہ تو زندہ ہی نہ تھا' بلکہ حضور کما فرمان مروی ہے کہ اگر آج بیزندہ ہوتا اور مجھ سے ان قید یوں کوطلب کرتا تو میں اسے دے دیتا ہی گئے کہ طائف سے لو شخے ہوئے رسول اللہ مقاطقہ کو وہی اپنی پناہ میں مکہ میں لے گیا تھا۔ یہ کفار کہتے تھے کہ قرآن میں سوائے پہلے لوگوں کی کسی ہوئی کہا نیوں کے کیا دھرا ہے' مول اللہ مقاطقہ کو وہی اپنی پناہ میں مکہ میں لے گیا تھا۔ یہ کفار کہتے تھے کہ قرآن میں سوائے پہلے لوگوں کی کسی ہوئی کہا نیوں کے کیا دھرا ہے' انہی کو پڑھ پڑھ کر لوگوں کو منا تا رہتا ہے' حال تکہ بی محض جھوٹ بات تھی جو انہوں نے گھڑ کی خل کھی اسی لئے ان کے اس قول کو نقل کر کے جناب باری نے فرمایا ہے کہ آئیس جواب دے کہ اسے تو آسان وزمین کی تمام غائب با توں کے جانے والے نے اتا را ہے جو غفور بھی ہو اور دی خطا کمیں معاف فر ما تا ہے' اپنے سامنے جھنے والوں پر بڑے کرم کرتا ہے۔

وَمَاكَانَ اللهُ لِيُعَدِّبَهُمْ وَانْتَ فِيهِمْ وَمَاكَانَ اللهُ لِيُعَدِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ﴿ اللهُ مُعَدِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ﴿

اورجب تك توان مين موجود ہے اللہ انبين عذاب ندكرے كااور شاللہ انبين اس حال مين عذاب كرنے والا ہے كده واستغفار كرنے والے موں 🔾

(آیت: ۳۳) پھران کی جہالت کا کرشمہ بیان ہور ہا ہے کہ چاہئے تو یہ تھا کہ اللہ تعالی سے دعا کرتے کہ یا اللہ اگر یہ ت ہمیں اس کی ہدایت دے اور اس کی اتباع کی تو فیق نصیب فر مالیکن بجائے اس کے بید دعا کرنے لگے کہ جمیں جلد عذا بر ابت یہ ہے کہ اللہ کی طرف سے ہر چیز کا وقت مقرر ہے در نہ ان پر بھی عذا ب آ جا تالیکن اگر تہارا بہی حال زہا تو پھر بھی وہ دن دور نہیں کہ جب اچا تک ان کی بے خبری میں اپنے وقت پر آ بی جائے گا۔ بیت کہ اگر تے تھے کہ ہمارا فیصلہ فیصلے کے دن سے پہلے بی ہوجائے گا' بطور مذاتی عذا ب کے واقع ہونے کی درخواست کرتے تھے جوکا فروں پر آنے والا ہے' جے کوئی روک نہیں سکتا' جو اس اللہ کی طرف سے ہوگا جو میر جیوں والا ہے۔ پہلی ہونے کی درخواست کرتے تھے جوکا فروں پر آنے والا ہے' جے کوئی روک نہیں سکتا' جو اس اللہ کی طرف سے ہوگا جو میر جیوں والا ہے۔ پہلی آمتوں کے جا بلوں کا بھی بہی وطیر ور ہا' قوم شعیب نے کہا تھا کہ اے مدعی نبوت' اگر تو سے ہے تو ہم پر آسان کو گرا دے' اس طرح ان لوگوں نے کہا' ابوجہل وغیرہ نے بیدعا کی تھی جس کے جواب میں فرمایا گیا کہ رسول اللہ کی موجودگی میں انہی میں سے بعض کا استعفار اللہ کی عذا ب کو خطال ہے۔ نصر بن حادث بن کلدہ نے جو گائے واکھی جس کے خواب میں فرمایا گیا کہ رسال سَآئِلٌ میں ہے۔ ان کے ای قول کا ذکر آ بیت و قَالُو اُ رَبِّنَا عَرِی مُن ہے۔ ان کے ای قول کا ذکر آ بیت و قَالُو اُ رَبِّنَا الْخ 'میں ہے اور آ بیت سَالَ سَآئِلٌ میں ہے۔ ان کے ای قول کا ذکر آ بیت و قَالُو اُ رَبِّنَا اَلْخ 'میں ہے اور آ بیت سَالَ سَآئِلٌ میں ہے۔

غرض دس سے اوپراوپر آیات اس بیان میں ہیں -عمرو بن عاص جنگ احد میں اپنے گھوڑ سے پرسوارتھا اور کہدر ہاتھا کہ اے التدا گرمجمد (علقہ کا کا لایا ہواوین حق ہے تو مجھے میر ہے گھوڑ سے سیت زمین میں دھنساد سے گواس امت کے بے وتو فول نے بیتمنا کی لیکن اللہ نے اس امت پررحم فرمایا اور جواب دیا کہ ایک تو پیغیر کی موجودگی عام عذاب سے مانع ہے دوسرے تم لوگوں کا استعفار -

ابن عباس رضی الله تعالی عنهما کابیان ہے کہ شرک جج میں طواف کے وقت کہتے تھے لبیك اللهم لبیك لبیك لا شریك لك ای وقت رسول الله علی فرماتے بس بس لیکن وہ پھر کہتے الاشریك هو لك تملكه و ما ملك لیمن ہم عاضر ہیں اے الله تیراكوئی شركي نہيں 'پھر كہتے' بال وہ شركي جوخود بھی تیری ملكیت میں ہیں اور جن چیزوں كے وہ مالك ہیں ان كا بھی اصل مالك تو ہی ہے اور كہتے غفر انك غفر انك اے اللہ ہم تجھے سے استغفار كتے ہیں اے اللہ تو ہمیں معاف فرما' ای طلب بخشش كوعذاب كے جلدند آنے كا

سبب بتایا گیا ہے۔

ابن عباس فرماتے ہیں ان میں دوسبب تھے ایک تو نبی علیہ دوسرے استغفار پس آپ تو چل دیے اور استغفار باتی رہ گیا، قریش آپ تو چل دیے اور استغفار باتی رہ گیا، قریش آپ سے ہم پر بزرگ بنایا اے اللہ اگر یہ پیا ہے تو تو ہمیں عذاب کر جب ایمان لائے تو اپس میں کہا کرتے تھے کہ محمد (علیہ کہ کو اللہ نے ہم میں ہے ہم پر بزرگ بنایا اے اللہ اگر یہ پیا ہے تو تو ہمیں عذاب کر جب ایمان لائے تو اپس میں ہے۔ پس انبیاء کی موجودگی میں قوموں پر عذاب نہیں آتا ہاں وہ نکل جا ئیں پھر عذاب برس پڑتے ہیں اور چونکہ ان کی قسمت میں ایمان تھا اور بعد از ایمان وہ استغفار کرنے والے یعنی نمازی بنے والے تھے اس لئے بھی ان سے عذاب ملی رہا۔ یہ بھی مطلب ہے کہ خود مکہ میں ان ہی میں سے مومن تھے جو ہر وقت اللہ تعالی سے استغفار کرتے رہنے تھے بیس آئے ضرح عقائی کی ان دو وجو ہات

میں سے ایک تو اب ندر ہا' دوسرااب بھی موجود ہے۔ رسول اللہ علی کا فرمان ہے' مجھ پر دوامن میری امت کے لئے اترے ہیں' ایک میری موجود گی' دوسرے ان کا استغفار' پس جب

میں چلا جاؤں گا تو استغفار قیامت تک کے لئے ان میں چھوڑ جاؤں گا-ایک اور حدیث میں ہے کہ شیطان نے کہا'اے اللہ مجھے تیری عزت کی شم میں تو جب تک تیرے بندوں کے جسم میں روح ہے انہیں بہکا تارہوں گا-اللہ عزوجل نے فرمایا' مجھے بھی میری جلالت اور میری بزرگی کی شم' میں تو جب تک وہ بیں گئی انہیں بخشار ہوں گلامتدرک حاکم) منداحمہ میں رسول اللہ علی فرماتے ہیں' بندہ اللہ کے عذا بوں سے امن میں رہتا ہے جب تک وہ اللہ عزوجل سے استغفار کرتا رہے۔

۔ کوئی دینیں کہ اللہ انہیں عذاب نہ کرے بیتو لوگوں کو مجدحرام ہے روکتے ہیں اور بیاس مجدے متولی ہونے کے لائق بھی نہیں ہیں اس کے سز اوار تو صرف پر ہیز گار لوگ ہیں لیکن اکثر کا فربے علم ہیں 🔾 ان کی تو نماز بھی خانہ کعبہ کے پاس بجز سیٹیاں بجانے اور تالیاں پیٹنے کے اور پچھٹیس تو جیسا کفر کرتے رہے اس کے بدلے

عذاب اللي ندآن في كامزيد بيان: ١٠٠٨ (آيت:٣٥-٣٥) ارشاد كه في الواقع كفارعذابول كالأق بين ليكن آنخضرت علية

کی موجودگی کی وجہ سے ان سے عذاب رکے ہوئے ہیں چنانچہ آپ کی جمرت کے بعدان پر عذاب اللی آیا بدر کے دن ان کے تمام مردار مارڈ الے گئے یا قید کردیئے گئے ساتھ ہی اللہ تعالی نے انہیں استغفار کی ہدایت کی کہ اپنے شرک وفساد سے ہے ہئیں اور اللہ سے معافی طلب کریں۔ کہتے ہیں کہ بیلوگ معافی نہیں ما نگتے سے ور نہ عذاب نہ ہوتا ہاں ان میں جو کمز ور مسلمان رہ گئے سے اور اللہ سے معافی استغفار میں گر ہے سے اور ان کی ان میں موجود گی اللہ کے عذابوں کے رکنے کا ذریع تھی۔ چنانچہ مدیبیہ کے واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد اللی ہے ہم اللّٰذِینَ کَفَرُ وُ اللّٰ یعنی یہ کمہ والے ہی تو وہ ہیں جنہوں نے کفر کیا اور شہیں مجدحرام سے روکا اور قربانی کے جانوروں کو بھی نہ آئی ہے ہم اللّٰذِینَ کَفَرُ وُ اللّٰ یعنی یہ کمہ دا اللہ ہونے کی جگہ نہ پہنچ سکے اور اگر شہر کمہ میں پھر مسلمان مرداور پھر مسلمان موروری کی جگہ نہ پہنچ سکے اور اگر شہر کمہ میں پھر مسلمان مرداور پھر مسلمان موروری کی جگہ نہ بینچ سکے اور اگر شہر کمہ میں پھر مسلمان مرداور پھر مسلمان کی طرف سے تمہیں نقصان پہنچ جاتا تو بے شک تہمہیں اس وقت لڑائی کی اجازت مل جاتی اس وقت کی صلح اس لئے ہے کہ اللہ جے چا ہا پئی کی طرف سے تمہیں نقصان پہنچ جاتا تو بے شک تمہیں اس وقت لڑائی کی اجازت مل جاتی اس وقت کی صلح اس لئے ہے کہ اللہ جے چا ہا پئی اس وقت کی صلح اس کے اللہ جے چا ہے اپنی میں ہرت کرجاتے تو یقینا ان کافروں کو دردنا کی مار ماری جاتی ۔

پس آنخضرت علی کے موجودگی اہل مکہ کے لئے باعث امن رہی کھرحت کے بعد جوضعیف مسلمان وہاں رہ گئے تھے اور استغفار کرتے رہتے تھے ان کی موجودگی کی وجہ سے مذاب نہ آیا ، جب وہ بھی مکہ نے نکل گئے تب یہ آیت از ی کہ اب کوئی مانع با تی شد ہا ، کس مسلمانوں کو مکہ پر چڑھائی کرنے کی اجازت بل گئی اور یہ مفتوح ہوئے - ہاں ایک قول یہ بھی ہے کہ اگر مرادان کا خود کا استغفار ہوتو اس آیت نے پہلی آیت کو منسوخ کردیا - چنا نچے حسن بھری وغیرہ کا یہ قول بھی ہے کہ اہل مکہ سے جنگ بھی ہوئی انہیں ضرر بھی پنچ کی ان پر قبط سالمیاں بھی آئیں کس ان مشرکوں کا اس آیت میں اسٹنا کر لیا گیا ہے انہیں اللہ کے عذاب کیوں نہ ہوں؟ یہ موئن لوگوں کو کعبد اللہ میں نماز پڑھنے سے روئے ہیں جومومن بوجا پٹی کم وری کے اب تک مکہ میں ہی ہیں اور ان کے سوا اور مومنوں کو بھی طواف ونماز سے روئے ہیں عالانکہ اصل اہلیت ان بی میں ہے انہیں اس کی اہلیت نہیں چیسے فرمان ہے ماکن لِلْمُنشرِ کِیْنَ اَنْ وَنَا لَا سَدِحَدَ اللّٰهِ اللّٰ مشرکین اللہ کے گھروں کی آبادی کے اہل نہیں وہ تو کفر میں جنالا ہیں ان کے اعمال اکارت ہیں اور وہ بمیشہ کے جہنی ہیں ہیں ہیں جاد کی گائی اللہ پڑ قیا مت پر ایمان رکھنے والے نمازی وُلو اوا اکر نے والے صرف خوف اللی رکھنے والے بی ہیں اور وہ بی تی بال اللہ پڑ قیا مت پر ایمان رکھنے والے نمازی وہ تو کفر میں جنالا ہیں ان کے اعمال اکارت ہیں اس کے لائت اور وہ بی ہیں ہیں۔ اور آیت میں جادر آیت میں جادر آیت میں ہے کہ اللہ تو اللے کے داست سے روئن اللہ کے ساتھ کو کرنا 'مسید حرام کی بے حرق کرنا' اس کے لائل کواں کوان اللہ تو اللے کے خوف اللی کے زائد ہے کہ اللہ تعالی کے زائد ہیں ہیں۔

آنخضرت علی بہر گاراللہ ہے دوست کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا ہرایک پر ہیز گاراللہ ہے ڈرنے والا پھر آپ نے خضرت علی بہرز گاراللہ ہے ڈرنے والا پھر آپ نے پڑھا ان اولیاء و الا المعتقون - متدرک حاکم میں ہے کہ حضور نے قریشیوں کو جمع کیا، پھر بوچھا کہ تم میں اس وقت کوئی اور تو نہیں؟ انہوں نے کہا بہنوں کی اولا داور حلیف اور مولی ہیں، فرمایا کہ یہ تنیوں تو تم میں سے ہی ہیں، سنوتم میں سے میرے دوست وہی ہیں جو تقویٰ اور بر ہیزگاری والے ہوں -

پس اللہ کے اولیاء مجمد عظی اور آپ کے اصحاب رضی اللہ تھم ہیں اور تمام مجاہد خواہ وہ کوئی ہواور وہ کہیں کے ہوں پھران کی ایک اور شرارت اور بے ڈھنگا پن بیان فرما تا ہے۔ کعبہ میں آ کر کیا کرتے ہیں؟ یا تو جانوروں کی بی سیٹیاں بجائے تھے منہ میں انگلیاں رکھیں اور سیٹیاں شروع کر دیں یا تالیاں پیٹنے گئے طواف کرتے ہیں تو نظے ہوکڑ رخسار جھکا کر سیٹی بجائی تالی بجائی چلئے نماز ہوگئ بھی رخسار زمین پر لٹکالیا' با کیں طرف سے طواف کیا۔ یہ بھی مقصود تھا کہ ھنور گئی نماز بگاڑیں' مومنوں کا نما آن اڑا کیں' لوگوں کو اللہ تعالی کے راستہ سے روکیں تھم

ہوتا ہے کہ لواب اپنے کفر کا بھر پور پھل چکھیں۔ بدر کے دن قید ہو کے آل ہوئے مگوار چلی چیخ اورزلز لے آئے۔

جونوگ راہ اللہ ہے روکتے ہیں اپنے مال خرچ کرتے ہیں وہ خرچ کرلیں آخر میں بیٹرچ ان کے لئے باعث ندامت ہوگا 'گیروہ ہاربھی جائیں گے کا فروں کا حشر جہنم کی طرف ہی ہوگا ۞ اس لئے کہ اللہ بروں کو بھلوں ہے الگ الگ کردے اور بروں کو بعض پر تہد بہتر کر کے سب کو ایک ساتھ جہنم میں کردئے بہی ہیں نقصان اشار فروالے ۞

شکست خوردہ کفار کی سازشیں: ﴿ ﴿ ﴿ آیت:٣١-٣٧) قریشیوں کو بدر میں شکست فاش ہوئی 'اپنے مرد اور اپنے قیدی مسلمانوں کے ہاتھوں چھوڑ کر بھاگ کھڑ ہے ہوئے 'ابوسفیان اپنا قافلہ اور مال ومتاع کے کر پہنچا تو عبداللہ بن افی رسیعہ عکرمہ بن الی جہل مفوان بن امیہ اور وہ لوگ جن کے عزیز وا قارب اس لڑائی میں کام آئے تھے ابوسفیان کے پاس پہنچا اور کہا کہ آپ و کیھتے ہیں کہ ہماری کیا درگت ہوئی ؟ اب اگر آپ رضامند ہوں تو بیسارا مال روک لیاجائے اور ای خزانے سے دوسری جنگ کی تیاری وسیعے پیانے پر کی جائے اور انہیں مزہ چھا دیا جائے چنا نچہ بیا بیان مان کی گئی اور پختہ ہوگئ ای پر بیآ یت اثری کہ خرج کروور نہ بی بھی غارت ہوجائے گا اور دوبارہ منہ کی کھاؤ گے۔

ایک تول یہ بھی ہے کہ یہ آ ہے بھی بدر کے بارے بیں اتری ہے۔ الفاظ آ ہت کے عام ہیں گوسبب نزول خاص ہو حق کورو کئے

کے لیے جو بھی مال خرچ کرے وہ آخر ندامت کے ساتھ رہ جائے گا وین کا چراغ انسانی پھوٹکوں سے بچھ نہیں سکتا اس خواہش کا انجام
نامرادی ہی ہے خود اللہ اپنے دین کا ناصر اور حافظ ہے اس کا کلمہ بلند ہوگا اس کا بول بالا ہوگا اس کا دین غالب ہوگا 'کفار مند کھتے رہ
جا کیں گے دیا جس الگ رسوائی اور ذات ہوگی آخرت میں الگ بربادی اور خواری ہوگی جیتے جی یا تو اپنے سامنے اپنی پستی ذات ' عبت و
اد بار اور خواری دیکھیں گے یامر نے پرعذاب نارد کھیلیں گئے پستی وغلامی کی مار اور شکست ان کے ماتھ پاکھیدد کی گئی ہے پھران کا آخری
ٹھکا ناجہم ہے ناکہ اللہ شقی اور سعید کو الگ الگ کروئی برے اور بھلے کومتاز کرد ہے۔ یہ تقریق اور انتیاز آخر ہے۔ نہ ہو کی اور دنیا میں بھی
فرمان ہے نُم فقُولُ لِلَّذِینَ اَشُر کُواۤ الْح قیامت کے دن ہم کا فروں سے کہیں گئے کہ تم اور تمہار ہے معبود یہیں ای جگہ تھر سے ۔ اور آ بت میں ہے کہ اس دن بیمتاز ہو جا کیں گے۔ اور آ بت میں ہے کہ اس دن بیمتاز ہو جا کیں گے۔ اور آ بت میں ہے کہ اس دن بیمتاز ہو جا کیں گئی ایک میتاز ہو جا کیں ہو جاؤ۔ اس طرح دنیا میں بھی ایک ورسرے سے بالکل میتاز ہے۔ ایک میتاز ہے۔ مومنوں کے اعمال ان کے اپنے ہیں اور ان سے بالکل جد ان نے ۔ لام لام تو لیل ہوسکتا ہے بعنی کا فراپ سے بالکل میتاز ہے۔ مومنوں کے اعمال ان کے اپنے ہیں اور ان سے بالکل جد ان ہو جاؤ۔ اس طرح دنیا میں بھی ایک وورسرے سے بالکل میتاز ہو جا کیں ہوسکتا ہے بین کا فراپ سے بالکل میتاز ہو جا کو کی میتان ہوسکتا ہے بعنی کا فراپ

مالوں کو اللہ کے راستہ سے روکنے کے لیے خرج کرتے ہیں تاکہ مومن وکا فریس علیحدگی ہو جائے کہ کون اللہ کا فرما نبر دار ہے اور کون نا فرمانی میں متازہ ؟ چنانچے فرمان ہے وَمِا اَصَابَکُمُ یَوُمَ الْتَقَی الْحَمُعْنِ اللّٰہ یعنی دونوں شکروں کی ٹر بھیڑے وقت ہو پھتم سے ہوا وہ اللہ کے تھم سے تھا تاکہ مومنوں اور منافقوں میں تمیز ہوجائے ان سے جب کہا گیا کہ آؤراہ حق میں جہادکرویا دشمنوں کو دفع کروتو انہوں نے جواب دیا کہ اگر ہم فنون جنگ سے واقف ہوتے تو ضرورتھا راساتھ دیتے ۔ اور آیت میں ہے مَاکَانَ الله لَّی لِیَدَر الْمُو مِنینَ عَلی مَا اَنْتُمُ عَلَیْهِ اللہ یعنی اللہ تعالی ہم ہیں تھاری موجودہ حالتوں پر ہی چھوڑنے والانہیں وہ پاک اور پلیدکو علیحدہ علیحدہ کرنے والا ہے اور یہ بی مَا کَانَ اللہ عَلیْ اِللہ تعالیٰ ہم ہو ہوں کہ موجودہ حالتوں پر ہی چھوڑنے والانہیں وہ پاک اور پلیدکو علیحدہ علیحہ ہوکہ یو نہی جنت نہیں کہ اللہ تعالیہ اس نے غیب پر خبر دار کردے۔ فرمان ہے اُمُ حَسِبُتُمُ اَنُ تَدُحُلُوا الْحَنَّةُ اللہ کیا ہم یہ مان کے بیٹھ ہوکہ یو نہی جنت میں کہ اللہ ہم اللہ ہم ہی ای جیسی آیت میں جوجود ہے۔ قرمطلب یہ ہوا کہ ہم نے ہم میں کا فروں کے ہاتھوں میں اس لیے جتال کیا ہے اور اس لیے انہیں اپنی اللہ طل میں خرج کرنے کرنے ہم میں جود ہے۔ قرمطلب یہ ہوا کہ ہم نے تہمیں کا فروں کے ہاتھوں میں اس لیے جتال کیا ہے اور اس لیے انہیں اپنی اللہ طل میں خرج کرنے جہم میں ڈال دے اور دیا وا ترت میں بیاوگ برباد ہیں۔

قَالَ لِلَّذِيْنَ كَفُرُوْا النِّ يَّنْتَهُوا يُغْفَرُلَهُوَ مَا قَدْ سَلَفَ وَإِنْ يَعُودُوا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ سُنَّكُ الْأَوِّلِيْنَ ﴿ وَقَاتِلُوهُ مُرَحَتًى لَا تَكُونَ فِتْنَهُ وَيَكُونَ اللِّوِلِيْنَ ﴿ وَقَاتِلُوهُ مُرَحَتًى لَا تَكُولُ فِي اللَّهُ وَيَكُونَ اللِّيْنِ كُلُونَ بَصِيْرُ ﴿ وَإِنْ تَتَوَلَّوا فَاكَ اللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ بَصِيْرُ ﴿ وَإِنْ تَتَوَلِّوا فَاعْلَمُوْا اَنَ يَعْمَلُونَ بَصِيْرُ ﴿ وَإِنْ تَتَوَلِّوا فَاعْلَمُوْا اَنَ اللَّهُ مِنْ النَّصِيْرُ ﴿ وَإِنْ مَوَلِى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ﴿ وَالْمَوْلِى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ﴿ اللَّهُ اللَّهُ النَّصِيْرُ ﴿ اللَّهُ وَلِي الْمَوْلِى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ﴿ وَالْمَوْلِى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ﴿ وَالْمَوْلِى وَنِعْمَ النَّصِيرُ ﴾ وَالمَوْلِى وَنِعْمَ النَّصِيرُ ﴿ اللَّهُ وَلِي الْمَوْلِى وَنِعْمَ النَّصِيرُ الْمَوْلِى وَنِعْمَ النَّصِيرُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ وَلِي الْمَوْلِى وَنِعْمَ النَّصِيرُ الْمَوْلِي وَنِعْمَ النَّصِيرُ الْمَوْلِى وَنِعْمَ النَّصِيرُ اللَّهُ الْمُؤْلِى الْمَالِي الْمُعَلِي الْمَعْلَى اللْمَالَالَةُ اللْمُؤْلِى الْمُؤْلِى الْمُؤْلِى الْمُؤْلِى الْمُؤْلِى الْمُؤْلِى الْمُؤْلِى الْمُؤْلِى الْمُؤْلِى الْمَالِى الْمُؤْلِى الْمُؤْلِى الْمُؤْلِى الْمُؤْلِى الْمُؤْلِى الْعَالِيْكُولِى الْمُؤْلِى الْعَالَى الْمُؤْلِى الْمُؤْلِى الْمُؤْلِى الْمُؤْلِى الْمُؤْلِى الْمُؤْلِى الْمُؤْلِى الْمُولِى الْمُؤْلِى الْمُؤْلِى

ان کا فروں سے کہد سے کہا گراب بھی بیا ہے کفر سے باز آ جا کیں تو جو کچھ گذر چکا انہیں معاف کردیا جائے گا اورا گریہ پھرلوٹیں گے تو یقینا انٹر تھا کی اورش گذر پھی ہے O اوران سے جہاد کرتے رہویہاں تک کہ کوئی فتنہ باتی ندر ہےاورسارادین اللہ ہی کا ہوجائے 'اگریہاوگ باز آ جا کیں تو یقینا اللہ تعالیٰ اسے دیکھر ہا ہے۔ جو بیکرر ہے ہیں۔ اورا گریدمنہ پھیرلیں تو جان کو کہ اللہ تمہاراوالی اوردوست ہے وہ بہت ہی اچھادوست اور بہت بہتر مدد گارہے O

آ پاس وفت کی باہمی جنگ میں شرکت کیوں نہیں کرتے؟ آ پ نے فرمایا' تم لوگوں کا پیطعنداس سے بہت ہلکا ہے کہ میں کسی مومن کوقل کر کے جہنمی بن حاوّں۔

جیے فرمان البی ہے وَمَنُ يَقُتُلُ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا الخاس نے کہا'الله تعالیٰ کا فرمان ہے کہ فتنہ باتی ہوت تک لزائی جاری رکھوٴ آپ نے فرمایا یہی ہم نے آنخضرت علیہ کے زمانے میں کیا'اس وقت مسلمان کم منے انہیں کافر گرفتار کر لیتے تھے اور دین میں فتنے ڈ التے تھے یا توقل کرڈ التے تھے یا قید کر لیتے تھے' جب مسلمان بڑھ گئے' وہ فتنہ جا تار ہا' اس نے جب دیکھا کہ آپ مانتے نہیں تو کہا' اچھا حضرت علی اورعثان کے بارے میں کیا خیال رکھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا حضرت عثان گواللہ نے معاف فرمایالیکن تنہیں اللہ کی وہ معافی بری معلوم ہوتی ہے' 'حضرت علی آ تخضرت علی کے چیازاد بھائی اور آپ کے داماد تھے' یہ ہیں آپ کی صاحبزادی' یہ کہتے ہوئے ان کے مکان کی طرف اشارہ کیا-ابن عمرٌ ایک مرتبہ لوگوں کے پاس آئے تو کسی نے کہا کہ اس فتنے کے وقت کی لڑائی کی نسبت جناب کا کیا خیال ہے؟ آپ نے فرمایا جانتے بھی ہوفتنے سے کیامراد ہے؟ آنخضرت ﷺ کافروں سے جنگ کرتے تضاس وقت ان کا زورتھا' ان میں جانا فتنہ تھا' تمہاری تو بیککی لڑائیاں ہیں' اور روایت میں ہے کہ حضرت ابن زبیر ؓ کے زمانے میں دوشخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور کہنے لگے کہلوگ جو کچھ کررہے ہیں'وہ آپ کے سامنے ہے' آپ حضرت عمر کے صاحبز ادے اور رسول ﷺ کے صحابی ہیں' آپ کیوں میدان جنگ میں نہیں اترے؟ فر مایاس کئے کہ اللہ نے ہرموئن کا خون حرام کردیا ہے انہوں نے کہا 'فننے کے باقی رہنے تک اثر نا الله كا تحكم نبيں؟ آپ نے فر ما يا ہے اور ہم نے اسے نبھا يا بھى يہاں تك كەفتنە دور ہو گيا اور دين سب الله ہى كا ہو گيا 'اب تم اپني اس با ہمى جنگ سے فتنہ کھڑا کرنااورغیراللّٰہ کے دین کے لئے ہو جانا جا ہتے ہو- ذوالسبطین حضرت اسامہ بن زیدرضی اللّٰہ عنہ کا فرمان ہے میں ہرگز اس مخف ہے جنگ نہ کروں گا' جولا الدالا اللہ کا قائل ہو' حضرت سعدین ما لک رضی اللہ عنہ نے بین کراس کی تا سَید کی اورفر مایا' میں بھی یہی کہتا ہوں تو ان پر بھی یہی آیت پیش کی گئی اور یہی جواب آپ نے بھی دیا - بقول ابن عباس وغیرہ فتنہ سے مرادشرک ہے اور بی بھی کے مسلمانوں کی کمزوری الی ندر ہے کہ کوئی انہیں ان کے سیجے دین سے مرتذ کرنے کی طافت رکھے دین سب اللہ کا ہوجائے لیعنی تو حید کھر جائے کا المالا اللہ کا کلمہ زبانوں پرچڑھ جائے'شرک اور معبودان باطل کی پہشش اٹھ جائے'تمہارے دین کے ساتھ کفرباتی ندرہے۔

بخاری و سلم میں ہے رسول اللہ علی فرماتے ہیں جھے کھم فرمایا گیا ہے کہ میں اوگوں سے جہاد جاری رکھوں یہاں تک کہ وہ لا الدالا اللہ کہدلیں جب دوہ اسے کہدلیں گے ہوں ہے۔ پی جھے کھم فرمایا گیا ہے کہ میں اوگوں سے جہاد جاری رکھوں یہاں تک کہ وہ لا الدالا اللہ تعالیٰ کے اللہ کہدلیں جب بخاری و سلم کی ایک اور دوایت میں ہے کہ رسول مقبول تھا تھے سوال کیا گیا کہ ایک فخض اپنی بہاوری کے لئے ایک فخض غیرت کے لئے ایک فخض میں ہے؟ آپ نے فرمایا جواللہ کے کو بلند کر فی بلند کرنے کی خض سے جہاد کر یہ وہ اللہ کی راہ میں ہے؟ آپ نے فرمایا 'جواللہ کے کو بلند کر فوف کردو' اللہ اللہ تعالیٰ کے سپر دکرو' اللہ ان کے اللہ کا دیکھنے والا ہے۔

جیے فرمان ہے فَاِنُ تَابُواوَ اَقَامُوا الصَّلُوةَ وَاتَوُاالزَّكُوةَ فَحَلُوا سَبِيلَهُمُ الْخَيْفِى اَلَّربيتوبكرليس اورنمازى اورزكوة دين والے بن جائيں توان كى راہ چھوڑ دوان كراستے ندروكو-اورآيت ميں ہے كماس صورت ميں دہتمہارے دينى بھائى ہيں-اورآيت ميں ہے كمان سے رويہاں تك كدفت باقى ندر ہے اوردين الله كا ہوجائے كھراگروہ بازآجائيں تو زيادتى كابدليتو صرف ظالموں كے لئے بى ہے۔ایک می روایت میں ہے کہ حضرت اسامہ ایک می پر تلوار کے کر چڑھ گئ جب وہ زدیس آگیا اور دیکھا کہ تلوار چلا چاہتی ہے تواس نے جلدی سے لا الدالا اللہ کہد دیا' کیکن اس کے سر پر تلوار پڑگی اور وہ آل ہو گیا' جب حضور اللہ سے ساں واقعہ کا بیان ہوا تو آپ نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا' کیا تو نے اس کے لا الدالا اللہ کہنے کے بعد قبل کیا؟ تو لا الدالا اللہ کے ساتھ قیا مت کے دن کیا کر سے گا؟ حضرت اسامہ شے نے عرض کیا کہ یارسول اللہ بیتواس نے صرف اپنے بچاؤ کے لئے کہا تھا' آپ نے فرمایا' کیا تو نے اس کا دل چیر کر دیکھا تھا؟ بتا کون ہوگا جو قیا مت کے دن لا الدالا اللہ کا مقابلہ کرئے باربار آپ یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' میر ب

پھر فرما تا ہے کہ اگریداب بھی باز ندر ہیں' تمہاری مخالفت اورتم ہے لڑائی نہ چھوڑیں تو تم یقین مانو کہ اللہ تعالی تمہارا مولا' تمہارا مالک' تمہارا مددگاراور ناصر ہے' وہتمہیں ان برغالب کرےگا' وہ بہترین مولا اور بہترین مددگار ہے۔ ابن جربر میں ہے کہ عبدالملک بن مروان نے حفرت عروہ سے کچھ باتیں دریافت کی تھیں جس کے جواب میں آپ نے انہیں لکھا' سلام علیک کے بعد میں آپ کے سامنے اس الله کی تعریفیں کرتا ہوں جس کے سواکوئی معبود برحق نہیں بعد حمد وصلوۃ کے آپ کا خط ملا آپ نے ہجرت رسول اللہ عظافے کی بابت مجھ سے سوال کیا ہے میں آپ کواس واقعہ کی خبرلکھتا ہوں اللہ ہی کی مدد پر خیر کرنا اور شرہے رو کنا موقوف ہے مکہ ہے آپ کے تشریف لے جانے کا واقعہ یوں ہے کہ جب اللہ تعالی نے آپ کو نبوت دی سجان اللہ کیسے اچھے نبی کیسے اچھے پیشوا بہترین رہنما تھے اللہ آپ کوجز اے خیرعطافر مائے ہمیں جنت میں آپ کی زیارت نصیب فرمائے 'ہمیں آپ ہی کے دین پر زندہ رکھے ای برموت دے اور اس برقیامت کے دن کھڑا کرئے آ مین- جبآ پائے نے اپنی قوم کو ہدایت اورنور کی طرف دعوت دی جواللہ نے آپ کوعطا فر مایا تھا تو شروع شروع تو آئبیں کچھزیادہ برامعلوم نہیں ہوا بلکہ قریب تھا کہ آپ کی باتیں سنے لگیں گر جب ان کے معبودان باطل کا ذکر آیا اس وقت وہ گر میٹے آپ کی باتوں کا برا مانے لگے آ یا برختی کرنے لگے اسی زمانے میں طائف کے چند قریش مال لے کر پہنچے وہ بھی ان کے شریک حال ہو گئے'اب آ یا کی باتوں کے مانے والے مسلمانوں کو طرح مے ستانے لگے جس کی وجہ سے عام لوگ آپ کے پاس آنے جانے سے ہٹ گئے سوائے ان چند ہستیوں کے جواللہ کی حفاظت میں تھیں' یہی حالت ایک عرصے تک رہی جب تک کہ سلمانوں کی تعدا نے کمی زیادتی کی حد تک نہیں پینچی تھی پھر سرداران کفرنے آپس میں مشورہ کیا کہ اب تک کہ جینے لوگ ایمان لا چکے ہیں ان پراورزیادہ پختی کی جائے 'جو ' رہ و رشتہ در درفریبی ہووہ اسے ہرطرح تنگ کرے تا کہوہ رسول اکرم ﷺ کا ساتھ جھوڑ دیں اب فتنہ بڑھ گیا ادربعض لوگ ان کی سز اوُں کی تاب نہ لا کران کی ہاں میں ہاں ملانے لگئے کھرےادر ٹابت قدم لوگ دین حق پراس مصیبت کے زمانے میں بھی جمےرہےاوراللہ نے انہیں مضبوط کر دیااور محفوظ ر کھ لیا' آخر جب تکلیفیں حدسے برھنے لگیں تورسول مقبول ﷺ نے انہیں حبشہ کی طرف ہجرت کرجانے کی اجازت دیے 🔧 عبشہ کا بادشاہ نجاثی ایک نیک آ دمی تھا'اس کی سلطنت ظلم وزیا دتی ہے خالی تھی ہر طرف اس کی تعریفیں ہور ہی تھیں 'پیچگہ قریش کی تجارتی میڈی تھی جہاں ان کے تا جرر ہا کرتے تھے اور بے خوف وخطر بڑی بڑی تجارتیں کیا کرتے تھے۔

پس جولوگ یہاں مکہ میں کافروں کے ہاتھوں بہت تنگ آ گئے تنے اور اب مصیبت جھیلنے کے قابل نہیں رہے تنے اور ہرونت انہیں اپنے دین کے اپنے ہاتھ سے چھوٹ جانے کا خطرہ لگار ہتا تھا'وہ سب حبشہ چلے گئے' کیکن خود حضور تلکنے یہیں تغہرے رہے' اس پر بھی جب کی سال گذر گئے تو یہاں اللہ کے فضل ہے مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہوگئ اسلام پھیل گیا اور شریف اور سردارلوگ بھی اسلامی جھنڈے تلے آگئ

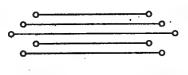
ید کھرکر کفارکوا بنی رشنی کا جوش ٹھنڈا کرنا پڑا' وہ ظلم وزیا دتی ہے بالکل تونہیں لیکن پچھنہ پچھرک گئے۔

یں وہ فتنہ جس کے زلزلوں نے صحابہ کو وطن چھوڑنے اور حبشہ جانے پر مجبور کیا تھا' اس کے پچھود ب جانے کی خبروں نے مہاجرین حبثه کو پھر آ مادہ کیا کہوہ مے شریف واپس چلے آئیں چنانچہوہ بھی تھوڑے بہت آ گئے۔ای اثناء میں مدینه شریف کے چندانصار مسلمان ہو گئے' ان کی وجہ سے مدینہ شریف میں بھی اشاعت اسلام ہونے لگی' ان کا مکہ شریف آنا جانا شروع ہوا' اس سے مکہ والے پچھ گجڑے اور بچر کراراده کرلیا که دوباره بخت بختی کریں چنانچه دوسری مرتبه پھرفتنشروع ہوا ججرت پر پہلے فتنے نے آماده کیا والیسی پر پھرفتنه پھیلا' ابستر بزرگ سرداران مدینہ یہاں آئے اورمسلمان ہوکرآ تخضرت رسول مقبول ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی میرم م حج کے موقعہ پرآئے تھے عقبہ میں انہوں نے بیعت کی عہد و پیان قول وقر ارہوئے کہ ہم آپ کے اور آپ ہمارے اگر کوئی بھی آپ کا آ دمی ہمارے ہاں آ جائے تو ہم اس کے امن وامان کے ذیبے دار میں خور آپ اگر تشریف لائیں تو ہم جان و مال ہے آپ کے ساتھ ہیں اس چیز نے قریش کواور بھڑ کا دیا اور انھوں نے کمزور اورضعیف مسلمانوں کو مزیدستانا شروع کردیا'ان کی سزائیں بڑھا دیں اورخون کے پیاسے ہو مکیے'اس پر رسول الله على في انبين اجازت دردى كدوه مدينة شرف كى طرف جرت كرجاكين بيتما آخرى اورانتها كى فتندجس في نصرف صحابه كرام رضى الله عنهم كوبى نكالا بلكه خودالله كے محترم رسول علي بھى مكه كوخالى كر كئے كبى ہے وہ جے الله فرماتا ہے ان سے جہاد جارى ركھو يہاں تك كه فتنه

الحمد للَّذِنوين يارے كي تفسير بھى ختم ہوئى - اللّٰد تعالىٰ اسے قبول فرمائے

مث جائے اور سارا دین اللہ کا ہی ہوجائے۔







	3																								

	AAAAAAAAAAAAAAAAAAAAAAAAAAAAAAAAAAAAAA	TO COO CO	(M)
12 m	• جہاد ہرمسلمان پر فرض ہے	٠ ١٠١	• مال غنيمت كى تقسيم كابيان
~_ ~	• عيارلوگول کو بي نقاب کردو	הות	• الله تعالى نے غزوهٔ بدر كے ذريع ايمان كو كفر سے متاز كرديا
740	• ندادهرکے ندادهرکے	∠ا∽	• جہاد کے وقت کثر ت سے اللہ کاذکر
M24	• غلط گوغلط كار كفار ومنافق	۳۱۸	• ميدان بدرمين البيس مشركين كاهمرابي تفا
744	• فتنه و فسياد کي آ گ منافق	٣٢٢	• كفاركي لييسكرات موت كاوفت برداشديد ب
744	• جدین قیس جیسے بدتمیزوں کا حشر	74	• الله ظالم مبین لوگ خودا پناو پر ظلم کرتے ہیں
۲۷۸	🗣 بدفطرت لوگول كا دوغلاين	۳۲۳	• زمین کی بدترین مخلوق وعده خلاف کفار میں
۸۲۲	• شہادت ملی تو جنت ، رکج گئے تو غازی	۳۲۳	 کفار کے مقابلہ کے لیے ہروقت تیار ہو
r29	• کثرت مال ودولت عذاب بھی ہے	ሮየለ	• ایک غازی دس کفار په بھاري
<u>۳۸</u> +	• جھوٹی قشمیں کھانے والوں کی حقیقت	749	• اسيرانِ بدراورمشوره
۴۸۰	• مال ودولت <i>كر يص</i> منافق	ساساما	• مجاہدین بدر کی شان
MAT	• نكته چين منافقو ل كامق <i>صد</i>	۳۳۵	• دو مختلف مذهب والے آپس میں دوست خبیں ہو سکتے
የ ለ የ	• نادان اور كوره ه مغز كون؟	ه۳۵	• مها جراورانصار میں وحدت
۵۸۳	• مسلمان باہم گفتگو میں مختاط رہا کریں	اس	• جہاداور حرمت والے مہینے
۲۸۹	• ایک کے ہاتھ نیکیوں کے کھیت دوسرے ہاتھ برائیوں کی دبا	٣٣٣	• پابندی عهد کی شرا نط
۳۸۸	• بدکاروں کے ماضی سے عبرت حاصل کرو	لالدلد	• جہاد ہی راہ اصلاح ہے
የ ለዓ	 مسلمان ایک دوسرے کے دست وباز و میں 	۵۳۳	• وعده خلاف قوم كودندان شكن جواب دو
۳۸ ۹	• مومنول کونیکیول کے انعامات	۵۳۳	• ظالمول کوان کے کیفر کر دار کو پہنچاؤ
۵۹۳	• دعا قبول ہوئی تو اپناعہد بھول گیا	ሶ ዮጵ	• سب سے بری عبادت اللہ کی راہ میں جہاد ہے
464	• منافقوں کامومنوں کی حوصلہ شکنی کا ایک انداز	<i>۳۵۰</i>	• ترك موالات ومودت كالقلم
79 A	• منافق کے لیےاستعفار کرنے کی ممانعت ہے	ന്മി	• نصرِت البي كاذكر
۸۹۳	• جہنم کی آ گے کالی ہے	raa	• مشر کین کوحدود حرم سے نکادو
۵۰۰	• منافقوں کا جناز ہ	10L	• بزرگ بوے نہیں اللہ جل شاندسب سے بواہے
۵۰۳	• منافق کی آخرت خراب	۵۲۳	• احترام آ دمیت کامنشور
۵۰۳	• عدم جہاد کے شرعی عذر	44	• احکامات دین میں ردوبدل انتہائی مذموم سوچ ہے
	•	M21	• غر ده تبوک اور جهاد ہے گریز ال لوگوں کوانبیاء

وَاغَلَمُواْ اَنَمَاغَنِمْتُمْ مِّنِ شَيْءً فَانَ بِلهِ خُمُسَهُ وَلِلْرَسُولِ وَلِذِي الْقُرُلِي وَالْمَسْكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ إِنْ كُنْتُمُ وَلِذِي الْقُرُلِي وَالْمَسْكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ إِنْ كُنْتُمُ الْمَنْتُمُ الْقُرُلِي وَالْمَسْكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ إِنْ كُنْتُمُ الْمَنْتُمُ بِاللهِ وَمَنَا آنْزَلْنَا عَلَى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرُقَانِ يَوْمَ الْفُرُقَانِ يَوْمَ الْمُنْ قَالِي شَيْ قَدِيْرُ اللهُ عَلَى كُلِّ شَيْ قَدِيْرُ

۔ جان او کہتم جس قتم کی جو کیجی غنیمت حاصل کرو' اس میں سے پانچوال حصہ تو اللہ کا ہے اور رسول کا اور قرابت داروں کا اور تیبیوں اور مسکینوں کا اور راہ چلتے مسافروں کا -اگرتم اللہ پر ایمان لائے ہواور اس پر جوہم نے اپنے بندے پراس دن اتاراہے جودن حق وباطل کی جدائی کا تھا - جس دن دونو جیس بھڑ گئی تھیں' اللہ ہر جز مرقادرے O

مال غنیمت کی تقسیم کا بیان : ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ٢١) سابقه تمام امتوں پر مال غنیمت حرام رہا کین اس امت کے لئے اللہ تعالی نے اپنی مہر بانی سے اسے حلال کردیا اس کی تقسیم کی تفصیل یہاں بیان ہورہ ہے۔ مال غنیمت وہ ہے جو مسلمانوں کو جہاد کے بعد کا فروں سے ہاتھ کے اور جو مال بغیر لڑے جنگ کے ہاتھ آئے مثلاً سلح ہوگئی اور مقررہ تا وان جنگ ان سے وصول کیا کیا کوئی مرگیا اور لاوارث تھا کیا جزبیداور خراج کی رقم وغیرہ وہ فیے ہے۔ سلف و خلف کی ایک جماعت اور حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا کہی خیال ہے۔ بعض لوگ غنیمت کا اطلاق فیمت پر بھی کرتے ہیں اس لئے قادہ وغیرہ کا قول ہے کہ یہ آیت سورہ حشر کی آیت مَا اَفَا آءَ اللّٰهُ الٰخ کی ناشخ ہے۔ اب مال غنیمت کے پانچ حصے ہوں گئے چار حصے مجاہدیں کے اور ایک حصدان کا جن کا بیان اس آیت میں ہے کیکن یہ قول بعیداز قیاس ہے۔ اب مال غنیمت کے پانچ حصے ہوں گئے چار حصے مجاہدیں کے اور ایک حصدان کا جن کا بیان اس آیت میں ہے کیکن یہ قول بعیداز قیاس ہے کہ دیر آیت بدر کے واقعہ کے بعدائری ہے اور وہ آیت بنونفیر کے ہارے میں نازل ہوئی ہے۔

علاء سرومغازی کا اتفاق ہے کہ واقعہ بنو نظیر واقعہ بدر کے بعد کا ہے اور اس بات میں تو کوئی شک وشہہ ہی نہیں۔ جولوگ فے اور اغنیت میں فرق کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ وہ آیت تو فے کے بارے میں ہے اور پینیست کے بارے میں۔ بعض بزرگوں کا خیال ہے کہ ان دونوں تئم کے مال کی تقییم امام کی دائے پر ہے۔ پس مقررہ حشر کی آیت اور اس آیت میں کوئی اختلاف نہیں جبکہ امام کی مرضی ہو۔ واللہ اعلم ۔ آیت میں بیان ہے کہ خس یعنی پانچواں حصہ مال غنیمت میں سے نکال دینا چاہے ، چاہوہ کہ ہو یا زیادہ ہو گوسوئی ہو یا دھا گہہو۔ بردرگارعا کم فرما تا ہے ، جو خیانت کر ہے گا وہ اسے لکر قیامت کے دن چیش ہوگا اور ہرا کیکواس کے مل کا پورابدلہ سلے گا کسی پرظلم ندکیا جائے گا ۔ حضرت ابوالعالیہ دباحی کہتے ہیں کہ غنیمت کے جائے گا ۔ حضرت ابوالعالیہ دباحی کہتے ہیں کہ غنیمت کے مال کے رسول اللہ تعلیق پانچ میں داخل کیا جائے گا ۔ حضرت ابوالعالیہ دباحی کہتے ہیں کہ غنیمت کے کہر جو بچااس کے پانچ مصے کر ڈالتے ایک رسول اللہ گا کا کی تیموں کا ایک جیمیوں کا ایک جیمیوں کا ایک مسافروں کا کہتے ہیں کہ بیان کا وہ شروع ہے۔ این عباس اللہ کا نام صرف بطور ترک ہے گویارسول اللہ علی کے حصے کے بیان کا وہ شروع ہے۔ ابن عباس کا بیان ہے کہ یہاں اللہ کا نام صرف بطور ترک ہے گویارسول اللہ علی کے حصے کے بیان کا وہ شروع ہے۔ ابن عباس کا بیان ہے کہ یہاں اللہ کا نام صرف بطور ترک ہے گویارسول اللہ علی ہے حصے کے بیان کا وہ شروع ہے۔ ابن عباس کا بی بی مصے کے پانچ مصے کر ڈالتے 'پھر آپ نے یہ حصے کہ پانچ مصے کہ بی تی تھے کہ ڈالتے نیں اس کی بی تھے کہ ڈالتے نی بی مصے کے پانچ مصے کر ڈالتے 'پھر آپ نے کہ کہا تا ہو تھرا کی ۔

پس بیفرمان کہ اَنَّ لِلَّهِ خُمُسَةً بیصرف کلام کے شروع کے لئے ہے زمین وآسان میں جو پچھ ہے اللہ کا ہے پانچویں مصے میں

سے پانچواں حصدر سول اللہ علی کا ہے۔ بہت سے بزرگوں کا قول یہی ہے کہ اللہ رسول کا ایک ہی حصہ ہے اس کی تائید بہتی کی اس میچ سند والی صدیث سے بھی ہوتی ہے کہ ایک صحابی نے حضور عظی سے وادی القریٰ میں آ کرسوال کیا کہ یارسول اللہ تمنیمت کے بارے میں آپ کیا ارشادفر ماتے ہیں؟'آپ نے فرمایا'اس میں سے پانچواں حصہ اللہ کا ہے جاتی کے جار جھے شکر یوں کے اس نے پوچھا تو اس میں کسی کوکسی پر زیادہ حق نہیں؟ آپ نے فرمایا ہر گزنہیں مہاں تک کہ تواپیح کسی دوست کے جسم سے تیرنکا لے تواس تیر کا بھی تواس سے زیادہ مستحق نہیں۔ حفرت حسن في البيخ من مع يانجوي حصى وصيت كي اور فرمايا كيامي البين لئي اس حصى يررضا مند نه موجاؤ ل جوالله تعالى نے خودا پنار کھا ہے۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ مال غنیمت کے یا نچ حصے برابر کئے جاتے تھے چیارتو ان لٹکریوں کو ملتے تھے جواس جنگ میں شامل تھے کھر پانچویں مصے کے چار صے کئے جاتے تھے ایک چوتھائی اللہ کا ادر اس کے رسول کا مچریہ صدر آنخضرت علیہ لیتے تھے یعنی یا نچویں جھے کا یا نچوال حصہ آپ اور آپ کے بعد جو بھی آپ کا نائب ہواس کا ہے۔حضرت عبداللہ بن ہریدہ فرماتے ہیں اللہ کا حصہ اللہ کے نی کا ہے اور جوآپ کا حصرتھا' وہ آپ کی ہیو یوں کا ہے-عطابن ابی رہاح فرماتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کا جوحصہ ہے' وہ صرف رسول الله عليه ہي كا ہے آپ كواختيار ہے جس كام ميں آپ جا ہيں لگا كيں -مقدام بن معدى كرب ٔ حضرت عباده بن صامت اور حضرت ابودرد'' حضرت حارث بن معاویہ کندی رضی الله عنهم کے پاس بیٹے ہوئے تھے ان میں رسول الله عظی کی احادیث کا ذکر ہونے لگا تو الودرداء نے عبادہ بن صامت ہے کہا' فلال فلال غزوے میں رسول اللہ علیہ نے خس کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا تھا؟ انہوں نے فرما با کہ حضور کے ایک جہاد میں ٹمس کے ایک اونٹ کے پیچھے صحابہ کونماز پڑھائی' سلام کے بعد کھڑے ہو گئے اور چند بال اپنی چٹلی میں لے کرفر ماہا کہ مال غنیمت کے اونٹ کے بیہ بال بھی مال غنیمت میں ہے ہی ہیں اور میر نے ہیں ہیں میرا حصاتو تمہار بے ساتھ صرف یا نچواں ہے اور پھر وہ بھی تم بی کووالیس دے دیا جاتا ہے پس سوئی دھا گے تک ہر چھوٹی بڑی چیز پہنچا دیا کرؤ خیانت ندکرؤ خیانت عار ہے اور خیانت کرنے والوں کے لئے دونوں جہان میں آگ ہے قریب والول سے دوروالوں سے راوحق میں جہاد جاری رکھو شرعی کاموں میں کسی ملا • ت کرنے ١٠ لے کی

دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے اور اس جہاد کی وجہ سے اللہ تعالی م ورخ سے نجات دیتا ہے۔ (مندامام احمہ)

یہ حدیث حسن ہے اور بہت ہی اعلی ہے۔ صحاح ستہ میں اس سند سے مروی نہیں لیکن مند ہی کی دوسری روایت ہیں، ، ری سند

سے خس کا اور خیانت کا ذکر مروی ہے۔ ابوداؤ داور نسائی میں بھی مختصراً نیے حدیث مروی ہے۔ اس حصے میں سے رسول مقبول سیائے بعض چن میں

اپنی ذات کے لئے بھی مخصوص فرمالیا کرتے تھے لوٹڈی علام تکوار گھوڑ اوغیرہ جیسا کہ محمہ بن سیرین اور عامر شعبی اور اکثر علاء نے فرمایا

ہے۔ تر ندی وغیرہ میں ہے کہ ذوالفقار نامی تکوار بدر کے دن کے مال غنیمت میں سے تھی جو حضور کے پاس تھی اس کے بارے میں احد
والے دن خواب دیکھا تھا۔

ملامت کا خیال تک ند کرو وطن میں اور سفر میں اللہ کی مقرر کر دہ حدیں جاری کرتے رہواللہ کے لئے جہاد کرتے رہو جہاد جنت کے بہت رہے

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضرت صغید رضی اللہ عنہا بھی ای طرح آئیں تھیں۔ ابوداؤد وغیرہ میں ہے ٔ حضرت پرید بن عبداللہ کہتے ہیں ہم باڑے میں بیٹھے ہوئے تھے جوایک صاحب تشریف لائے ان کے ہاتھ میں چڑے کا ایک کلواتھا ، ہم نے اسے پڑھ نے سمیں تحریر تھا کہ بیچھ رسول اللہ علیقے کی رسالت کی وہ دواور تحریر تھا کہ بیچھ رسول اللہ علیقے کی رسالت کی وہ دواور نمازیں قائم رکھواورز کو قددیا کرواورغنیمت کے مال سے تمس اداکرتے رہواور نبی تھاتے کا حصداور خالص حصداداکرتے رہوا تو تم اللہ اوراس

سیدناعلی بن حسین حسن بن محمد بن حفیدر حمد الله تعالی سے اس آیت کے بارے میں سوال ہوتا ہے تو فرماتے ہیں کہ کلام کا شروع ا سطرح ہوا ہے درند دنیا وآخرت کا سب کچھاللہ ہی کا ہے۔حضور کے بعدان دونوں جصول کے بارے میں کیا ہؤاس میں اختلاف ہے۔ بعض كہتے ہيں حضرت كا حصد آپ كے خليفه كو ملے كا - بعض كہتے ہيں آپ كے قرابت داروں كو - بعض كہتے ہيں خليفه كے قرابتداروں كو-ان کی رائے میں ان دونوں حصوں کو گھوڑوں اور ہتھیاروں کے کام میں لگایا جائے اور اس طرح خلافت صدیقیہ و فاروتی میں ہوتا بھی رہا ہے-ابراہیم کہتے ہیں حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم حضور کے اس حصے کو جہاد کے کام میں خرج کرتے تھے کو چھا گیا کہ حضرت علی اس بارے میں کیا کرتے تھے؟ فرمایاوہ اس بارے میں ان سے تخت تھے۔ اکثر علاء رحمہم اللّٰد کا یہی قول ہے۔ ہاں ذوی القربیٰ کا جوحصہ ہے وہ بنو ہاشم اور بنوعبدالمطلب كا ہے۔اس لئے كداولا دعبدالمطلب نے اولا دہاشم كى جاہليت ميں اورشروع اسلام ميں موافقت كى اورانهى ك ساتھ انہوں نے گھاٹی میں قید ہونا بھی منظور کر لیا' کیونکہ رسول اللہ عظافہ کے ستائے جانے کی وجہ سے بیلوگ بکڑ بیٹھے تھے اور آپ کی حمایت میں تھے ان میں سے مسلمان تو اللہ تعالی اور اس کے رسول کی اطاعت کی وجہ سے کا فرخاندانی طرفداری اور رشتوں تا تول کی حمایت کی وجہ ے اور رسول اللہ عظاف کے چیا ابوطالب کی فرما نبرداری کی وجہ سے ستائے گئے۔ ہاں بنوعبرش اور بنونوفل کو بیمھی آپ کے پچازاد بھائی تھے کیکن وہ ان کی موافقت میں نہ تھے بلکہ ان کے خلاف تھے انہیں الگ کر تھے تھے اور ان سے لڑر ہے تھے اور کہدر ہے تھے کہ قریش کے تمام قبائل ان کے مخالف ہیں' اس لئے ابوطالب نے اینے قصیدہ لامیہ میں ان کی بہت ہی ندمت کی ہے کیونکہ بیقرابت دار تھے'اس تصیدے میں انہوں نے کہا ہے کہ انہیں بہت جلد اللہ کی طرف سے ان کی اس شرارت کا پورا بورا بدلہ ملے گا'ان بے وقو فول نے اپنے ہو کر ا یک خاندان اورا یک خون کے ہوکر ہم سے آئکھیں پھیر لی ہیں وغیرہ ایک موقعہ پر ابن جبیر بن معظم بن عدی بن نوفل اورحضرت عثان بن عفان بن ابوالعاص بن امیہ بن عبد شمس رسول اللہ علیہ کے پاس محتے اور شکایت کی کہ آپ نے خیبر کے تمس میں سے بنوعبدالمطلب کوتو دیا لیکن ہمیں چھوڑ دیا' حالانکہ آپ کی قرابت داری کے لحاظ سے وہ اور ہم بالکل بکساں اور برابر ہیں' آپ نے فرمایا سنؤ بنو ہاشم اور

بزعبدالمطلب تو بالكل ايك ہى چيز ہيں' بعض روايات ميں يہ بھى ہے كەانہوں نے مجھ سے نہ بھى جاہليت ميں جدا كى برتى نداسلام ميں۔ يةول توجمہورعلاء كاہے كەيە بنو ہاشم اور بنوعبدالمطلب ہيں۔

بعض کہتے ہیں ہوسرف بوہاشم ہیں۔ جاہدگا قول ہے کہ اللہ وعلم تھا کہ بوہاشم ہیں فقراء ہیں پس صدقے کی جگہ ان کا حصہ مال غنیمت میں مقرر کردیا ' بھی رسول اللہ بھٹے کے وہ قرابت دار ہیں جن پر صدقہ حرام ہے۔ علی بن حسین ؓ ہے بھی ای طرح مردی ہے۔ بعض کہتے ہیں ہیں۔ بیس ہوسہ قریش ہیں۔ ابن عباسؓ ہے پوچھا گیا کہ ذوی القربی گون ہیں؟ آپ نے جوابتح رفر مایا کہ ہم تو کہتے ہے ہم ہیں لیکن ہماری قوم نہیں مانی وہ وہ سب کہتے ہیں کہ سارے ہی قریش ہیں۔ (مسلم وغیرہ) بعض روایات میں صرف پہلا جملہ ہی ہے دوس ہی جملے کو روایت کے راوی ابو میں ہی ہو جملے کے روایت میں سرف کی بین عبد الرحمٰن مدنی کی روایت میں ہی ہے جملے کے ابن المبارے نے قوم میں ہی ہی جملہ ہے کہ سب کہتے ہیں کہ سارے قریش ہیں اس میں ضعف بھی ہے ابن المبارے اللہ عاتم میں ہے رسول اللہ عالی نے فرمایا ' تمہارے لئے لوگوں کے میل کچیل ہے تو میں نے منہ پھیرلیا ' غمس کا پانچواں حصہ تمہیں کا فی ابن ابی حاتم میں ہے رسول اللہ عالی نے فرمایا ' تمہارے لئے لوگوں کے میل کچیل ہے تو میں نے منہ پھیرلیا ' غمس کا پانچواں حصہ تمہیں کا فی ابن ابی حاتم میں ہے رسول اللہ عالم کے اور انہیں کا فام ابوحاتم القہ بتاتے ہیں ' کین یکی بن معین کہتے ہیں کہ یہ میکر روایات لاتے ہیں وو مستحق ہیں تہراں کے دور کو جو ان کو اللہ المحلہ ہے کہ ابو یا جارہ ہو کہ جہاں تو وہ سے تیں ہوا کے اور انہیں کا فی ہوجائے۔ ابن السبیل وہ مسافر ہے جواتی حدتک وطن ہے نکل چکا ہو یا جارہا ہو کہ جہاں اور ان کی حادت پوری ہوجائے اور انہیں کا فی ہوجائے۔ ابن السبیل وہ مسافر ہے جواتی حدتک وطن ہے نکل چکا ہو یا جارہ ہو کہ کی اس کے پاس نے بارہ اس کی قسیر سورہ برات کی آئے۔ یا نَم اللہ تعالی ۔ ہار اللہ بر مجروسہ ہاور ای ہے ہم مدو طلب کرتے ہیں۔

پھرفرماتا ہے کہ اگر تمہارااللہ پراوراس کی اتاری ہوئی وی پرایمان ہے تو جووہ فرمار ہاہے لاؤ کینی مال غنیمت میں سے پانچواں حصدالگ کردیا کرو۔ بخاری وسلم میں ہے کہ وفد عبدالقیس کورسول اللہ قابیہ نے فرمایا 'میں تمہیں چار باتوں کا حکم کرتا ہوں 'اور چار ہے منع کرتا ہوں 'میں تمہیں اللہ پرایمان لانے کا حکم ویتا ہوں 'جانے بھی ہو کہ اللہ پرایمان لانا کیا ہے؟ گواہی وینا کہ اللہ کے سواکوئی معبود نہیں اور حضرت میں اللہ پرایمان لانے کا حکم ویتا ہوں 'جانہ کی سے اواکر نا' ذکو قو دینا اور غنیمت میں سے شمس اواکر نا' پی خمس کا دینا بھی ایمان میں واضل ہے ۔ حضرت امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے پراس حدیث کو قل فرمایا ہے اور ہم نے شرح صحح بخاری میں اس کا پورامطلب واضح بھی کردیا ہے۔ ولٹہ الحمد والمنہ ۔

پھراللہ تعالیٰ اپناایک احسان وانعام بیان فرما تا ہے کہ اس نے حق و باطل میں فرق کردیا' اپنے دین کو عالب کیا اپنے نہی کی اور آپ کے لشکریوں کی مدوفر مائی اور جنگ بدر میں انہیں غلبہ دیا' کلمہ ایمان' کلمہ کفریر چھا گیا' پس یوم الفرقان سے مراو بدر کا ون ہے جس میں حق و باطل کی تمیز ہوگئی بہت سے بزرگوں سے بہی تغییر مروی ہے' بہی سب سے پہلاغز وہ تھا۔ مشرک لوگ عتبہ بن ربیعہ کی ماتحی میں حق خیاہ میں خواہ پر تھے اور مشرکوں کی تعدادنو سوسے ایک ہزار سے جمعہ کے دن انیس یاسترہ رمضان کو بیاڑ ائی ہوئی تھی' اصحاب رسول تین سودس سے بچھاہ پر تھے اور مشرکوں کی تعدادنو سوسے ایک ہزار مقل باوجود اس کے اللہ تبارک و تعالیٰ نے کا فروں کو شکست دی' ستر سے زائد کا فرتو مارے گئے اور استے بی قید کر لئے گئے۔ متدرک حاکم میں ہے' ابن مسعود فرماتے ہیں کہ لیلتہ القدر کو گیار ہویں رات میں بی یقین کے ساتھ تلاش کرواس لئے کہ اس کی حج کو بدر کی لڑائی علی فرماتے ہیں کہ لیلتہ الفرقان جس دن دونوں جماعتوں میں تھسان کی لڑائی ہوئی' رمضان شریف کی ستر ہویں تھی' یہ کا دن تھا۔ حسن ٹرین علی فرماتے ہیں کہ لیلتہ الفرقان جس دن دونوں جماعتوں میں تھسان کی لڑائی ہوئی' رمضان شریف کی ستر ہویں تھی' یہ کا دن تھا۔ حسن ٹرین علی فرماتے ہیں کہ لیلتہ الفرقان جس دن دونوں جماعتوں میں تھسان کی لڑائی ہوئی' رمضان شریف کی ستر ہویں تھی' یہ کیا دن تھا۔ حسن ٹرین علی فرماتے ہیں کہ لیلتہ الفرقان جس دن دونوں جماعتوں میں تھسان کی لڑائی ہوئی' رمضان شریف کی ستر ہویں تھی' بیا

رات بھی جمعہ کی رات تھی عُزوے اور سیرت کے مرتب کرنے والے کے نزدیک یہی شیح ہے۔ ہاں یزید بن ابوحبیب جواپنے زمانے کے مصری علاقے کے امام تھے فرماتے ہیں کہ بدر کا دن چیر کا دن تھالیکن کسی اور نے ان کی متابعت نہیں کی اور جمہور کا قول یقینا ان کے قول پر مقدم ہے۔ واللہ اعلم۔

اِذْ أَنْ تُمُ بِالْعُدُوةِ الدُّنَيَا وَهُمْ بِالْعُدُوةِ الْقُصُوى وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمُ وَلُو تُولِعَدُتُمُ لِانْخَلَفْتُمْ فِي الْمِيعُدِ وَلَٰكِنَ السَّفَلَ مِنْكُمُ وَلُو تُولِعَدُتُمُ لِانْخَلَفْتُمْ فِي الْمِيعُدِ وَلَٰكِنَ لِيَقْطِي اللهُ آمْرًا كَانَ مَفْعُولًا اللهُ لَيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِنَةٍ وَإِنَّ اللهُ لَسَمِيعً عَنْ بَيِنَةٍ وَإِنَّ اللهَ لَسَمِيعً عَنْ بَيِنَةٍ وَإِنَّ اللهَ لَسَمِيعً عَنْ بَيِنَةٍ وَإِنَّ اللهَ لَسَمِيعً عَلَيْمُ فِي عَلَيْمُ فِي عَلَيْمُ فِي عَلَيْمُ فِي عَلَيْمُ فِي عَلَيْمُ فِي عَلَيْمُ فَي عَلَيْمُ فِي اللهِ اللهُ اللهُ

جبہتم پاس والے کنارے پر تھے اور وہ دور والے کنارے پر تھے اور قافلہ تم سے بہت نیچا تھا' اگرتم آپ آپس میں وعدے ک پارے میں بہت سے اختلاف پڑتے لیکن اللہ کوتو آیک کام کرہی ڈالنا تھا تا کہ وہ فلا ہری طور پر بھی ہرباد ہوجو دلیل کی روسے ہلاک ہوچکا ہے اور وہ جی جاتے جودلیل

سے جیتا ہے بیشک اللہ بہت سننے والاخوب جاننے والا ہے O

الله تعالیٰ نے غزوہ بدر کے ذریعے ایمان کو تفریعے ممتاز کردیا: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ٣٢) الله تعالیٰ فرما تا ہے کہ اس دن تم وادی الدینا میں سے اور ابوسفیان اور اس کا قافلہ تجارتی اسباب سمیت نیچی جانب دریا کی طرف تھا' اگرتم کفار قریش سے جنگ کا ارادہ پہلے سے کرتے تو یقیناً تم میں اختلاف پڑتا کہ کثرت تعدا داور کثر سابب معلوم ہوتی تو بہت ممکن تھا کہ ارادے بہت ہوجاتے' اس لئے قدرت نے پہلے سے طے کئے بغیر دونوں جماعتوں کو اچا تک ملادیا کہ الله کا بیارادہ پورا ہوجائے کہ اسلام اور مسلمانوں کو بلندی حاصل ہواور شرک اور شروں کو بہتی مطی کہ بس جو کرنا تھا'وہ الله تعالیٰ نے کردیا۔

چنا نچ کعب کی حدیث میں ہے کہ حضور اور مسلمان تو صرف قافلے کے ادادے ہے ہی نکلے سے کین اللہ نے دشمن ہے نہ بھیڑ کرا
دی بغیر کسی تقریر کے اور بغیر کسی جنگی تیاری کے ابوسفیان ملک شام ہے قافلہ لے کر چلا ابوجہل اسے مسلمانوں سے بچانے کے لئے مکہ سے نکلا
قافلہ دوسر سے داستے سے نکل گیا اور مسلمانوں اور کا فروں کی جنگ ہوگئ اس سے پہلے دونوں ایک دوسر سے سے بخبر تھے ایک دوسر سے کو
خصوصاً پانی لانے والوں کو دکھ کر انہیں ایک دوسر سے کاعلم ہوا - سیر سے محمد بن اسحاق میں ہے کہ حضور گرابرا ہے اداد سے جار ہے تھے
صفراء کے قریب پہنچ کر بسبس بن عمر واور عدی بن ابوالزعباء جہنی کو ابوسفیان کا پید چلانے کے لئے بھیجا' ان دونوں نے بدر کے میدان میں
صفراء کے قریب پہنچ کر بسبس بن عمر واور عدی بن ابوالزعباء جہنی کو ابوسفیان کا پید چلانے کے لئے بھیجا' ان دونوں نے بدر کے میدان میں
ہنچ کر بطحا کے ایک شلے پراپی سوار بیان بھی کہ میں اور پانی کے لئے نکلے راستے میں دولڑ کیوں کو آپ میں جھڑ سے وی دیکھا' ایک دوسری سے
کہتی ہے' تو میرا قرضہ کیوں ادائیں کرتی ؟ اس نے کہا جلدی نہ کر' کل یا پرسوں یہاں قافلہ آنے والا ہے' میں کھیے تیراحق دے دول گ مجد تک
ادھر ابوسفیان اپنے قافلے سے پہلے یہاں اکیلا پہنچا اور مجدی بن عمر و سے کہا کہ اس کنویں پرتم نے کسی کود یکھا' اس نے کہا نہیں البتہ

دوسوار آئے تیے اونٹ اس ٹیلے پر بٹھائے اپنی مشک میں پانی بحرااور چل دیئے بین کریاس جگہ پہنچا مینکنیاں لیں اور انہیں تو ڑااور
کھجوروں کی گٹھلیاں ان میں پاکر کہنے لگا واللہ بید نی لوگ ہیں وہیں سے واپس اپنے قافلے میں پہنچااور راستہ بدل کر سمندر کے کنار بے چل
دیا جب اسے اس طرف سے اطمینان ہوگیا تو اس نے اپنا قاصد قریشیوں کے پاس بھیجا کہ اللہ نے تمہار بے قافلے مال اور آدمیوں کو بچالیا ، تم
لوٹ جاؤ ' بین کر ابوجہل نے کہا ' نہیں جب یہاں تک ہم آ بچے ہیں تو ہم بدر تک ضرور جا کمیں گے یہاں ایک بازار لگا کرتا تھا ' وہاں ہم تین
روز ظہریں گئو وہاں اونٹ ذرج کریں گئے شرامیں پئیس گے کہا بہنا کمیں گے تا کہ عرب میں ہماری دھوم کی جائے اور ہر ایک کو ہماری
بہادری اور بے جگری معلوم ہواور وہ ہمیشہ ہم سے خوف زدہ رہیں ۔ لیکن اخس بن شریق نے کہا کہ بنوز ہرہ کے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تمہار سے مال
محفوظ کرد یئے تم کوچا ہے کہ اب واپس میلے جاؤ ' اس کے قبیلے نے اس کی مان کی ' پوگ اور بنوعدی لوٹ گئے ۔

بدر کے دن جب دونو ل جماعتوں کا مقابلہ شروع ہونے لگا تو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عند نے دسول اللہ عن اللہ علی میں اللہ علی میں اللہ عند ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو ہم آپ کے لئے ایک جھونیز کی بنادین آپ وہاں رہیں ہم اپنے جانوروں کو پہیں بھا کر میدان میں جا کو ہیں آپ وفتح ہوئی تو المحد للہ بہی مطلوب ہے در نہ آپ ہمارے جانوروں پر سوار ہو کر انہیں معلوم نہ تھا کہ کوئی جنگ ہونے والی ہے ور نہ وہ ہم سے زیادہ آپ سے محبت رکھتے ہیں انہیں معلوم نہ تھا کہ کوئی جنگ ہونے والی ہے ور نہ وہ ہم گر آپ کا میں جو مدینہ شریف میں ہیں 'وہ ہم سے زیادہ آپ سے محبت رکھتے ہیں انہیں معلوم نہ تھا کہ کوئی جنگ ہونے والی ہو درئی آپ کی مدد کے لئے آپ کے ہم رکاب نگل کھڑے ہوتے ۔ حضور "نے ان کے مشور سے کی قدر کی انہیں دعا دی اور اس ڈیر سے میں آپ تھم ہر گئے آپ کے ساتھ صرف حضرت ابو بکڑ تھے اور کوئی نہ تھا 'صبح ہوتے ہی قریشیوں کے شکر ٹیلے کے پیچھے ہے آتے ہوئے نمودار ہوئے انہیں دیکھ کر آپ نے جناب باری میں دعا کی کہ باری تعالی یہ نخر وغرور کے ساتھ تھے سے لئے اور تیرے رسول کو جھلانے نے کے آر بے ہیں باری تعالی تو انہیں پست و ذکیل کر اس آیت کے آخری جملے کی تغیر سیر قابین اسحاق میں ہے کہ بیاس لئے کہ کم کر نے والے دلیل ربانی دیکھ لیں' گو کھر ہی پر دہیں اور ایمان والے بھی دلیل کے ساتھ ایمان لا کیں۔ یعنی آبادگی اور بغیر شرط و

قر ار داد کے اللہ تعالیٰ نے مومنوں اورمشرکوں کا یہاں اچا تک آ منا سامنا کرا دیا کہ تھا نیت کو باطل پرغلبرد سے کرحق کو کمل طور پر ظاہر کر دے اس طرح کہ کسی کوشک وشیہ باقی ندر ہے اب جو کفر پر رہے وہ بھی کفر کو تفریجھ کر رہے اور جوائیان والا ہو جائے وہ دلیل دیکھ کر ایمان دار ہے' ایمان ہی دلوں کی زندگی ہے اور کفر ہی اصلی ہلاکت ہے۔

جیسے فرمان قرآن ہے او من کان مینا فاحییناہ الخ الینی وہ جومردہ تھا کھرہم نے اسے زندہ کردیااوراس کے لئے نور بنادیا کراس کی روشنی میں وہ لوگوں میں چل پھر رہا ہے۔ تہمت کے قصہ میں حضرت عائشہ کے الفاظ ہیں کہ پھر جسے ہلاک ہونا تھا 'وہ ہلاک ہو گیالیعن بہتان میں حصہ لیا' اللہ تعالیٰ تمہارے تضرع وزاری اور تمہاری وعاواستغفار اور فریا دومنا جات کا سننے والا ہے وہ خوب جانتا ہے کہتم اہل حق ہو

ی مستحق امداد ہوئة تم اس قابل ہو کہ تہمیں کا فروں اور مشرکوں پرغلبہ دیا جائے۔

جَبَداللَّه تعالیٰ نے تیجے تیرے خواب میں ان کی تعداد کم و کھائی۔ اگر ان کی زیادتی دکھا تا تو تم پر دل ہوجائے اور اس کام کے بارے میں آپس میں اختلاف کرنے لکتے کین الله تعالیٰ نے بچالیا۔ وہ دلوں کے بھیدوں سے خوب آگاہ ہے ۞ جَبَداس نے بوقت ملاقات انہیں تمباری نگاہوں میں بہت کم دکھائے اور تہمیں ان کی نگاہوں میں کم دکھائے تا کہ اللہ تعالیٰ اس کام کوانجام تک پہنچا دے جوکر نابی تھا سب کام اللہ بی کی طرف پھیرے جاتے ہیں ۞

لڑائی میں مومن کم اور کفارزیادہ دکھائی دیئے: ﷺ اُلہ ایک (آیت: ۴۳ – ۴۳) اللہ تعالی نے اپنے بی صلی اللہ علیہ وسلم کوخواب میں مشرکوں کی تعداد بہت کم دکھائی آپ نے اپنے اصحاب ہے ذکر کیا ادر یہ چیزان کی ثابت قدی کا باعث بن گئی۔ بعض بزرگ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ دسلم کوآپ کی ان آنکھوں ہے ان کی تعداد کم دکھائی 'جن آنکھوں ہے آپ سوتے نئے لیکن مید قول غریب ہے۔ جب قرآن میں منام کے نفظ ہیں تو اس کی تاویل بلادلیل کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے؟ ممکن تھا کہ اُن کی تعداد کی زیادتی اِن میں رعب بٹھا دے ان میں منام کے نفظ ہیں تو اس کی تاویل بلادلیل کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے؟ ممکن تھا کہ اُن کی تعداد کی زیادتی اِن میں رعب بٹھا دے اور آپس میں اختلاف شروع ہوجائے کہ آیا ان سے لڑیں یا نہلا میں؟ اللہ تعالیٰ نے اس بات سے ہی بچالیا اور ان کی تعداد میں کم دکھا دکھائی اللہ پاک دلوں کے جمید سے سینے کے راز سے واقف ہے آئکھوں کی خیانت اور دل کے جمید جانتا ہے۔ خواب میں تعداد میں کم دکھا کہ بی تو بڑی ہوجا کیں اور ان کی جانچ میں وہ بہت ہی کم آئے تا کہ سلمان و لیر ہوجا کیں اور ان کی جانچ میں وہ بہت ہی کم آئے تا کہ سلمان و لیر ہوجا کیں اور ان کی جانچ میں وہ بہت ہی کم آئے تا کہ سلمان و لیر ہوجا کیں اور ان کی جانچ میں وہ بہت ہی کم آئے تا کہ سلمان و لیر ہوجا کیں انہیں کوئی چیز ہی نہ جھیں۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے اندازہ کر کے اپنے ساتھی سے کہا کہ بیلوگ تو کوئی ستر کے قریب ہوں گے، اس نے پورااندازہ کر کے کہانہیں کوئی ایک سو ہیں 'پھران میں سے ایک شخص ہمارے ہاتھ میں قید ہو گیا' اس سے ہم نے پوچھا کہتم کتنے ہو؟ اس نے کہا' ایک ہزار کا پہنگر ہے۔ پھرای طرح کا فروں کی نظروں میں بھی اللہ تھیم نے مسلمانوں کی تعداد کم دکھائی -اب قودہ ان پراور بیان پرٹوٹ پڑے تا کہ رب کا کام جس کا کرناوہ اپ علم میں مقرر کر چکا تھا' پورا ہوجائے' کا فروں پراپٹی بکڑاور مومنوں پراپٹی رحمت نازل فرما دے جب تک لڑائی شروع نہیں ہوئی تھی' بہی کیفیت دونوں جانب رہی ۔ لڑائی شروع ہوتے ہی اللہ تعالیٰ نے ایک ہزار فرشتوں ہے اپندوں کی مد دفر مائی' مسلمانوں کا لشکر بڑھ گیا اور کا فروں کا زور ٹوٹ گیا' چنانچہ اب تو کا فروں کومسلمان اپنے ہے دگنے نظر آنے گے اور اللہ نے موحدوں کی مدد کی اور آنکھوں والوں کے لئے عبرت کا خزانہ کھول دیا ۔ جیسے کہ آیت قَدُ کا ذَرُوع ہوتے ہی مسلمان دگنے دکھائی کہا دونوں آیات ایک بی بیں۔ مسلمان دینے دکھائی بیں دونوں آیات ایک بیں۔ مسلمان دینے دکھائی بین دونوں آیات ایک بی جی سلمان دینے دکھائی بین ہوئی' شروع ہوتے ہی مسلمان دینے دکھائی بین دونوں آیات ایک بین جی سلمان دینے دکھائی بین دونوں آیات ایک بین بین ہوئی' شروع ہوتے ہی مسلمان دینے دکھائی بین دونوں آیات ایک بین بین ہوئی' شروع ہوتے ہی مسلمان دینے دکھائی بین کہ بین گئے۔

يَايَّهُا الَّذِيْنَ امَنُوْ إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثَبُّتُواْ وَإِذْكُرُوا اللهَ كَثِيرًا لَعَكَمُ ثَفُلِحُونَ ﴿ وَالْحِيمُوا اللهَ وَرَسُولَهُ وَلَا اللهَ كَثِيرًا لَعَكَمُ ثَفُلِحُونَ ﴿ وَالْحِيمُوا اللهَ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِنْكُكُو وَاصْبِرُوا اللهَ مَا اللهِ إِنْ اللهَ مَا اللهِ إِنْ هُمَ اللهِ إِنْ اللهُ مَعَ اللهِ إِنْ اللهُ مَعَ اللهِ إِنْ اللهُ مَعَ اللهِ إِنْ اللهُ مَعَ اللهِ إِنْ اللهُ اللهُ اللهِ إِنْ اللهُ اللهُ

اے ایمان والوا جب تم کسی مخالف فوج ہے بھڑ جاؤ تو ثابت قدم رہواور بکٹرت یا داللہ کروتا کہ تہمیں کا میابی حاصل ہو 🔾 اور اللہ کی اور اس کے رسول کی فرما نہرواری کے اور میں بین اختلاف نہ کروور نہ بردل ہوجاؤ کے اور تہماری ہواا کھڑ جائے گی اور صبروسہار رکھؤ یقنینا اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے 🔾

ایک اور حدیث میں ہے کامل بندہ وہ ہے جو دیشن کے مقابلے کے وقت میرا ذکر کرتا رہے بینی اس حال میں بھی میر نے ذکر کو بھی سے دعا کرنے اور فریاد کرنے کوترک نہ کر ہے۔ حضرت قاد ہ فرماتے ہیں الزائی کے دوران بینی جب تلوار چلتی ہوت بھی اللہ تعالیٰ نے اپنا ذکر فرض رکھا ہے۔ حضرت عطار حمتہ اللہ علیہ کا قول ہے کہ چپ رہنا اور ذکر اللہ کرنا لڑائی کے وقت بھی واجب ہے بھر آپ نے بہی آیت علاوت فرمائی تو جری نے آپ مقارحہ اللہ تعلیہ کا قول ہے کہ چپ رہنا اور ذکر اللہ کرنا لڑائی کے وقت بھی واجب ہے بھر آپ نے بہی آیت علاوت فرمائی تو جری نے آپ سے دریا فت کیا کہ اللہ تعالیٰ کی یاد بلند آواز ہے کریں؟ آپ نے فرمائی ہاں کعب احبار فرماتے ہیں قرآن کریم کی تلاوت اور ذکر اللہ سے زیادہ محبوب اللہ کے نزد کے اور کوئی چیز نہیں۔ اس میں بھی اولی وہ ہے جس کا حکم لوگوں کوئماز میں کیا گیا ہے اور جہاد میں کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے پوقت جہاد بھی اپنے ذکر کا حکم فرمایا ہے بھر آپ نے یہی آیت پڑھی۔ شاعر کہتا ہے کہ میں جنگ و جدال کے وقت بھی میرے دل میں تیری یا د ہوتی ہے۔ عشر ہ کہتا ہے نیز دن اور تلواروں کے شیاشپ چلتے شاعر کہتا ہے کہ میں جنگ و جدال کے وقت بھی میرے دل میں تیری یا د ہوتی ہے۔ عشر ہ کہتا ہے نیز دن اور تلواروں کے شیاشپ چلتے شاعر کہتا ہے کہ میں جنگ و جدال کے وقت بھی میرے دل میں تیری یا د ہوتی ہے۔ عشر ہ کہتا ہے نیز دن اور تلواروں کے شیاشپ چلتے شاعر کہتا ہے کہ میں جنگ و جدال کے وقت بھی میرے دل میں تیری یا د ہوتی ہے۔ عشر ہ کہتا ہے نیز دن اور تلواروں کے شیاشپ چلتے میں جنگ و جدال کے وقت بھی میرے دل میں تیری یا د ہوتی ہے۔ عشر ہ کہتا ہے نیز دن اور تلواروں کے شیاشپ چلا

ہوئے بھی میں تھے یا دکرتار ہتا ہوں۔

پس آیت میں جناب باری نے وشمنول کے مقابلے کے وقت میدان جنگ میں ثابت قدم رہنے اور صبر واستقامت کا حکم دیا کہ نامر ذبر دل اور ڈرپوک نہ بنؤ اللہ کو یاد کرؤاسے نہ بھولؤاس سے فریاد کرؤاس سے دعائیں کرؤاس پر بھردسہ رکھؤاس سے مدد طلب کرویہی کامیابی کے گرئیں اس وقت بھی اللہ اوررسول کی اطاعت کو ہاتھ سے نہ جانے دؤوہ جوفر مائیں بجالا ؤ 'جن سے روکیس رک جاؤ' آ پس میں جھڑ ہے اور اختلاف نہ پھیلاؤورنہ ذلیل ہو جاؤ کے برولی جم جائے گی ہوا اکھڑ جائے گی توت اور تیزی جاتی رہے گی اقبال اور ترتی رک جائے گی' دیکھومبر کا دامن نہ چھوڑ واور یقین رکھو کہ صابروں کے ساتھ خو داللہ ہوتا ہے-

صحابہ کرامؓ ان احکام میں ایسے پورے اترے کہ ان کی مثال سابقہ امتوں میں بھی نہیں' بعد والوں کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ یہی شجاعت' یہی اطاعت رسول' یہی صبر واستقلال تھا جس کے باعث مددر بانی شامل حال رہی اور بہت ہی کم مدت میں باوجود تعدا داور ا سباب کی تھی ہے مشرق ومغرب کو فتح کرلیا' نہصرف یہ کہ لوگوں کے ملکوں کے مالک بنے بلکدان کے دلوں کوہمی فتح کر کے اللہ کی طرف لگا دیا۔ رومیوں اور فارسیوں تر کوں'صقلیہ ہر ہر یوں'حیشیو ں'سوڈ انیوں اورقبطیوں کو غرض دنیا کے گوروں کالوں کومفلوب کرلیا' اللّٰہ کے کلمہ کو بلند کیا' دین حق کو پھیلا یا اوراسلامی حکومت کو دنیا کے کونے میں جمادیا۔اللہ ان سے خوش رہے اورانہیں بھی خوش رکھے۔خیال تو کرو کرتیں سال میں دنیا کا نقشہ بدل دیا' تاریخ کاورق پلٹ دیا۔اللہ تعالیٰ ہمارابھی انہی کی جماعت میں حشر کرے وہ کریم ووہاب ہے۔

؟ تَكُونُوا كَالَّذِيْنَ مَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِ مَربَطَرًا وَرَبَّاءَ النَّاسِ وَيَصُدُونَ عَنْ سَبِيْلِ اللهِ وَاللهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُخِيطُ۞ وَإِذْ زَتِينَ لَهُ مُ الشَّيْطِنُ آغَمَالَهُمْ وَقَالَ لَاعَالِبَ لَكُوُ الْيَوْهِ مِنَ النَّاسِ وَإِنِّي جَارٌ لَّكُو الْمَا تَرَاءُتِ الْفِئَاتِن تَكُصَ عَلَى عَقِبَيْهِ وَقَالَ النِّي بَرِينَ مَّ مِنكَمُر الِّحَ عُ آرِي مَا لَا تَرَوْنَ إِنَّ آخَافُ اللَّهُ وَاللَّهُ شَدِيْدُ الْحِقَابِ ١٠٠

ان لوگوں جیسے نہ بنو جوجن کودھکادینے اورلوگوں میں خود نمائی کرنے کے لئے اپٹے شہروں سے پیلے اور راہ اللہ سے رو کئے گئے جو پکھوہ کررہے ہیں اللہ اسے گھیر لینے والاہے 🔿 جب کدان کے اعمال شیطان انہیں زینت دارد کھار ہاتھا اور کہد رہاتھا کہ لوگوں میں ہے کوئی بھی آج تم پر غالب نہیں آ سکتا' میں خود بھی ترہا راحماتی ہول' لیکن جب دونوں جماعتیں نمودار ہو کیں ایڑیوں کے بل چیچے ہٹ گیا اور کہنے لگا میں تو تم سے بری ہول میں وہ دیکھ رہا ہوں جوتم نہیں ویکھ رہے میں القد سے ورتامول الله تعالى تخت عذاب والا ٢٥

ميدان بدر ميں ابليس مشركيين كا همرا ہى تھا: 🌣 🏠 (آيت: ۴۵-۴۸) الله تعالى جہاد ميں ثابت قدى نيك نيتى و كرالله كى كثرت کی نصیحت فر ما کرمشرکین کی مشابهت سے روک رہا ہے کہ جیسے وہ حق کومٹانے اور لوگوں میں اپنی بہاوری دکھانے کے لئے فخر وغرور کے ساتھ اپنے شہروں سے چلے'تم ایسانہ کرنا۔ چنانچہ ابوجہل ہے جب کہا گیا کہ قافلہ تو پچ گیا' اب لوٹ کرواپس چلنا جا ہے تو اس ملعون نے جواب دیا کہ واہ کیمالوٹا' بدر کے پانی پر جاکر پڑاؤ کریں گے وہاں شرابیں اڑا ئیں گے کہاب کھائیں گے گاناسنیں گے تا کہ لوگوں

میں شہرت ہوجائے۔

اللہ کی شان کے قربان جائے 'ان کے ارمان قدرت نے پلٹ دیئے پہیں ان کی اشیں گریں اور پہیں کے گڑھوں میں ذات کے ساتھ مطونس دیئے گئے' اللہ ان کے اعمال کا اعاطہ کرنے والا ہے' ان کے اراد ہاس پر کھلے بین ای لئے انہیں بر ے وقت ہے پالا پڑا پس یہ مشرکین کا ذکر ہے جواللہ کے رسولوں کے سرتاج ہے بدر ہیں لڑنے نے لیے تھے' ان کے ساتھ گانے والیاں بھی تھیں' با ہے گا ہے بھی تھے شیطان لعین ان کا پشت پناہ بناہ واتھا' انہیں بھسلار ہاتھا' ان کے کام کو خوبصورت' بھلاد کھار ہاتھا' ان کے کا نوں میں پھو بک رہاتھا کہ بھلا تہہیں کون برا سکتا ہے؟ ان کے دل سے بنو بکر کا مکہ پر چڑھائی کرنے کا خوف تکال رہاتھا اور سراقہ بن مالک بن بعثم کی صورت میں ان کے سامنے کھڑا ہو کہ کہدر ہاتھا کہ میں تو اس منظان کا کام بھی بہی ہوں کہ ہوں تھا کہ میں تو اس منظان کا کام بھی بہی ہوں تھا ہوں تھے ہوں تھی ہوں تھے ہوں تھی ہوں تھا ہدروا لے دن یہ اپنے جمنڈ ہے کہ جھوٹے وعدے دے جال میں پھنسائے' بدروا لے دن یہ اپنے جمنڈ ہے اور تھو کے جال میں پھنسائے' بدروا لے دن یہ اپنے جمنڈ ہے اور تھو کے جال میں پھنسائے' بدروا لے دن یہ اپنے جمنڈ ہے اور تھو کے جال میں تھیں آباد کہ دول کے بہیں تمہارا بھی تھی ہوں جس سے تمہاری آبی کھیں وہ دیکھیا ہوں جس سے تمہاری آبی کھیں۔

ابن عہاس کے جین برروالے دن اہلی اپنا جینڈ ابلند کئے مدلجی فضی کی صورت میں اپنا فشکر سمیت پہنچا اور شیطان سراقہ

بن ما لک بن جسٹم کی صورت میں نمودار ہوا اور مشرکین کے دل بڑھائے' ہمت دلائی' جب میدان جنگ میں صف بندی ہوگئ تو رسول

الترصلی اللہ علیہ وسلم نے مٹی کی مٹھ بھر کر مشرکوں کے منہ پر ماری' اس سے ان کے قدم اکھڑ کے اور ان میں بھکدڑ بچ گئی - حضرت

جرئیل علیہ السلام شیطان کی طرف چلائاس وقت بیا بیک مشرک کے ہاتھ میں ہاتھ دیئے ہوئے تھا' آپ کود کیھتے ہی اس کے ہاتھ سے

جرئیل علیہ السلام شیطان کی طرف چلائاس وقت بیا بیک مشرک کے ہاتھ میں ہاتھ دیئے ہوئے تھا' آپ کود کھتے ہی اس کے ہاتھ سے

ہاتھ چھڑا کر اپنے لشکروں سمیت بھاگ کھڑ ابوا' اس فحف نے کہا سراقہ تم تو کہر ہے تھے کہ تم ہمارے جمایتی ہو' پھر بید کیا کر رہے ہو؟ یہ

ملعون چونکہ فرشتوں کود کھر ہا تھا' کہنے لگا' میں وہ و کھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے' میں تو اللہ سے ڈ ر نے والا آ دمی ہوں' اللہ کے عذاب

بڑے بھاری ہیں۔ایک اور روایت میں ہے کہا سراقہ تو اس حال میں ہمیں وہ کے کہا کہ کرتا ہے' اور ایس وہوکہ دیتا ہے'وہ کہنے لگا' ہاں ہاں

ہرے بھاری ہیں۔ایک اللہ مداور بے تعلق ہوں' میں انہیں دیکھر ہوشیار ہوکر فرمانے گئے صحابی ٹوٹوش ہوجاو' میں ہیں تہاری وہ کی بے خودی کی طاری ہوگئ پھر ہوشیار ہوکر فرمانے گئے صحابی ٹوٹوش ہوجاو' میں ہیں تہاری وہا ہوں۔ جنہیں تم نہیں حضور گی توٹوش ہوجاو' میں ہیں تہاری وہا ہوں جنہیں تم نہیں حضرت اس فیل علیہ السلام اور میہ ہیں تہاری وہا ہوں۔ میک علیہ السلام اور میہ ہیں تہار معالیہ السلام اور میہ ہیں تہاری یا کیل طیہ السلام اور میہ ہیں تہاری کی کوروں کے ہیں۔

مضورت جرئیل علیہ السلام اور میہ ہیں تہاری یا کیل طیہ السلام اور میہ ہیں حضرت اس فیل علیہ السلام مینوں مع اپنی اپنی فوجوں کے ہیں۔

مضورت جرئیل علیہ السلام اور میہ ہیں تہاری یا کیل طرف میکا کیل علیہ السلام اور میہ ہیں۔

ابلیس سراقہ بن مالک بعثم مدلجی کی صورت میں مشرکوں میں تھا'ان کے دل بڑھار ہا تھا اور ان میں پیشین گوئیاں کر رہاتھا کہ بے فکر رہو' آج تہمیں کوئی ہرانہیں سکتا' کیکن فرشتوں کے شکر کود کھتے ہی اس نے تو منہ موڑ ااور یہ کہتا ہوا بھا گا کہ میں تم سے ہری ہوں' میں انہیں دیکے مہاری نگاہ میں نہیں آتے 'حارث بن ہشام چونکہ اسے سراقہ ہی سمجھے ہوئے تھا' اس لئے اس کا ہاتھ تھام لیا' اس فیصل انہیں دیکے میں اس زور سے گھونسہ مارا کہ میر منہ کے بل گر پڑا اور شیطان بھاگ گیا' سمندر میں کود پڑا اور اپنا کپڑا اونچا کر کے کہنے

لگا' یا الله میں تحقیر تیراوہ وعدہ یا دولا تا ہوں جوتو نے مجھ سے کیا ہے-

'يَاللَّهُ يَن تَجْ يَرَاده وَهِ هَ مِادِدلاتا هُول جَوْتَ جُهُ عَائِمَ اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَ إِذْ يَقُولُ الْمُنْفِقُونَ وَالَّذِيْنَ فِي قَلُولِهِ مِرَضَّ غَتَّ هَوُلَاً ﴿ دِينُهُمْ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ فَإِنَّ اللهَ عَزِيزُ حَكِيمٌ ۞

۔ جبکہ منافق کبدر ہے تھے اور و چھی جن کے دلوں میں روگ تھا کہ انہیں تو ان کے دین نے مست بنادیا ہے جو بھی اللہ پر بھروسہ کرے اللہ تعالی بلا شک وشبہ غلبے والا اور

طبرانی میں حضرت رفاعہ بن رافع ہے بھی اس کے قریب قریب مروی ہے-حضرت عروہ بن زمیر کہتے ہیں' جب قریشیوں نے مکہ ہے نکلنے کا ارادہ کیا تو انہیں بنی بمرکی جنگ یاد آ گئی اور خیال کیا کہ ایسا نہ ہو ہماری عدم موجودگی میں یہاں چڑھائی کردیں، قریب تھا کہوہ ا پنے اراد ہے ہے دستبر دار ہوجا کیں اس وقت اہلیس تعین سراقہ کی صورت میں ان کے پاس آیا جو ہنو کنانہ کے سر داروں میں سے تھا' کہنے لگا' ا پنی قوم کامیں ذمہ دار ہوں'تم ان کا بے خطر ساتھ دوا درمسلمانوں کے مقابلے کے لئے مکمل تیار ہوکر جاؤ' خود بھی ان کے ساتھ چلا' ہرمنزل میں یہ اے دیکھتے تھے سب کویقین تھا کہ سراقہ خود ہمارے ساتھ ہے یہال تک کہ اڑائی شروع ہوگئ اس وقت بیمردوددم دبا کر بھاگا 'حارث بن ہشام یاعمیر بن وہب نے اسے جاتے و کیولیا اس نے شور مجا دیا کہ سراقہ کہاں بھا گا جار ہاہے شیطان انہیں موت اور دوزخ کے مندمیں و تھیل کرخو و فرار ہوگیا' کیونکہ اس نے اللہ کے فشکروں کومسلمانوں کی امداد کے لئے آتے ہوئے دیکھ لیا تھا' صاف کہددیا کہ میں تم سے بری مول میں وه و مکھنا موں جوتم نہیں و کیھتے اور اس بات میں وہ سیا بھی تھا۔

پھر کہتا ہے میں اللہ کے خوف سے ڈرتا ہوں' اللہ کے عذاب بخت اور بھاری ہیں'اس نے جبرئیل علیہ السلام کوفرشتوں کے ساتھ اترتے دیکھ لیا تھا ہمجھ گیا تھا کہ ان کے مقابلے کی مجھ میں یامشر کوں میں طافت نہیں' وہ اپنے اس قول میں تو جھوٹا تھا کہ میں خوف الہی کرتا ہوں' یہ تو صرف اس کی زبانی بات تھی دراصل وہ اپنے میں طافت ہی نہیں یا تا تھا' یہی اس دشمن رب کی عادت ہے کہ بھڑ کا تا اور بہکا تا ہے حق کے مقابلے میں لاکھڑا کردیتا ہے چھرروپوش ہوجاتا ہے۔قرآن فرماتا ہے شیطان انسان کو کفر کا تھم دیتا ہے چھر جب وہ کفر کر چکتا ہے تو یہی کہنے لگتا ہے کہ میں جھے سے بیزار ہوں۔ میں اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں۔ ایک اور آیت میں ہے کہ جب حق واضح ہوجاتا ہے تو یہ کہنا ہے اللہ کے وعدے سچ ہیں میں خود جھوٹا میرے وعدے بھی سرا سرجھوٹے میراتم پر کوئی زور دوکوئی تو تھا بی نہیں تم نے تو آپ میری آرزو پر گردن جھا دی اب مجھے سرزنش نہ کروخود اپنے آپ کو ملامت کروئنہ میں تمہیں بچا سکول گا نہتم میرے کام آسکو گئاس سے پہلے جوتم مجھے رب کا شریک بنارہے تھے میں تو آج اس کا بھی اٹکاری ہول یقین مانو کہ ظالموں کے لئے دوزخ کاعذاب ہے-

حضرت ابواسید ما لک بن رسیدرضی الله تعالی عنه فرماتے ہیں اگر میری آئیکھیں آج بھی ہوتیں تو میں تنہیں بدر کے میدان میں وہ گھاٹی دکھا دیتا جہاں سے فرشتے آتے تھے' بےشک وشبہ مجھے وہ معلوم ہے۔انہیں ابلیس نے دیکھیں یا اوراللہ نے انہیں تھم دیا کہ مومنوں کو ثابت قدم رکھوں لوگوں کے پاس ان کے جان پہیان کے آ دمیوں کی شکل میں آتے اور کہتے خوش ہو جاؤ – بیکا فربھی کوئی چیز ہیں اللہ کی مدو تہارے ساتھ ہے بےخونی کے ساتھ شیر کا ساحملہ کر دو'ابلیس بید مکھ کر بھاگ کھڑا ہوا'اب تک وہ سراقہ کی شکل میں کفار میں موجود تھا'ابوجہل نے بیرحال د کی کراین نشکروں میں گشت شروع کیا' کہدرہاتھا کہ تھبراؤنہیں'اس کے بھاگ کھڑے ہونے سے دل تنگ نہ ہو جاؤ'وہ تو محمد (علیقہ) کی طرف ہے سکھایا پڑھایا ہوا آیا تھا کہ مہیں عین موقعہ پر بز دل کر دے' کوئی گھبرانے کی بات نہیں' لات وعزیٰ کی قشم! آج ان مسلما نول

کوان کے نبی سمیت گرفتار کرلیں گے' نامر دی نہ کرو' دل بڑھاؤ اور سخت حملہ کرو' دیکھوخبر دارانہیں قبل نہ کرنا' زندہ بکڑنا تا کہ انہیں دل کھول کر سزادیں۔ یہ بھی اپنے زمانے کا فرعون ہی تھا' اس نے بھی جادوگروں کے ایمان لانے کوکہا تھا کہ یہ تو صرف تمہاراا یک مکر ہے کہ یہاں سے تم ہمیں نکال دواور اس نے بھی کہا تھا کہ جادوگر ویہ موئی تمہارااستاد ہے حالانکہ پیمض اس کا فریب تھا۔

رسول اللہ علی فرماتے ہیں عرفہ کے دن جس قدر البیس حقیر وذکیل رسوااور در ماندہ ہوتا ہے اتنا کی اور دن ہیں دیکھا گیا 'کیونکہ وہ وکھتا ہے کہ اللہ تعلی کی عام معافی اور عام رحمت اترتی ہے ہرایک کے گاہ عموا معاف ہوجاتے ہیں۔ ہال بدر کے دن اس کی ذات ورسوائی کا کمیرے میں ہوجاتے ہیں۔ ہال بدر کے دن اس کی ذات ورسوائی کا کمیرے میں ہوجاتے ہیں۔ جب دونو ان فوجیل صف بندی کر کے آسنے سائے آگئیں تو اللہ کی قدرت و حکمت سے مسلمان کا فرول کو بہت کم نظر آنے گے اور کا فرمسلمانوں کی نگاہ میں کم جیخے گئے اس پر کا فرول نے تبقہ لگا کہ در کیھو مسلمان کسے ذہبی دیوانے ہیں؟ مٹی بھرآ دی ہم ایک ہزار کے شکر ارب ہیں انہیں کہی وی میں میں ان کا چورا ہوجائے گا ہیں کا گروساس لگا یا کہ در کیھو مسلمانوں کے کہ میں ان کا چورا ہوجائے گا ہیں ہو جو نے کھا کمیر بلاتے رہ جا کیس سے ایک ہزار کے شکر اللہ والوں کے نام ورس کی زبان سے بیکھہ لکا کہ انہیں غذبی رہوا گئی ہے دیشن اللی اللہ جبل ملمون ٹیلے کے اوپر سے جھا تک کر اللہ والوں کی کی اور بے سروسامانی و کیور کہ میں کی طرح پھول گیا اور یوسا کی ذبان سے بیکھہ لکا کہ انہیں غذبی دیوا گئی ہے دیشن اللی ابوجہل ملمون ٹیلے کے اوپر سے جھا تک کر اللہ والوں کی کی اور بے سروسامانی و کیے کر گدھے کی طرح پھول گیا اور کیسے دوروکر کے دین جان جو تھے گئی آج ہیں آج ہیں کہ سلمانوں کے دین میں طعنے دینے والے کہ کے منافق تھے عامر کہتے ہیں کہ سلمانوں کے دین میں طعنے دینے والے کہ کہ کے منافق تھے میں آجی ہیں کہ سلمانوں کے کی اور کر دروکر ورک کے دوروکر کے دوروکر کے دوروکر کے دین ہیں جانوں کی میں اور کی دین میں طعنے دینے والے کہ کہ کے منافق تھے کیور ورک کے دوروکر کے دوروکر کے دین ہیں جانوں کی میں اور کی دوروکر کے دوروکر کے دوروکر کے دوروکر کے دوروکر کے دین ہیں جو نے تھے لیکن آج بیر کے میدان میں مشرکوں کے ساتھ تھے انہیں مسلمانوں کی کی اور کر دوروکر دوروکر کے دورو

مجاہد کہتے ہیں 'یقریش کی ایک جماعت تھی۔ قیس بن دلید بن مغیرہ ابوقیس بن فاکہ بن مغیرہ ٔ حارث بن زمعہ بن اسود بن عبدالمطلب اورعلی بن امیہ بن خلف اور عاص بن مدبہ بن تجاج یقریش کے ساتھ تھے لیکن میمتر دد تھے اور اسی میں رکے ہوئے تھے۔ یہال مسلمانوں کی حالت دیکھ کر کہنے گئے بیلوگ تو صرف فدہبی مجنون ہیں ور منتھی بھر بے رسداور بے ہتھیار آ دمی اتنی ٹڈی دل شوکت وشان والی فوجوں کے سامنے کیوں کھڑے ہوجاتے ؟ -

حسن فرماتے ہیں کہ پلوگ بدر کی لڑائی میں نہیں آئے تھے ان کا نام منافق رکھ دیا گیا' کہتے ہیں کہ پیتو م اسلام کا اقرار کرتی تھی لیکن مشرکوں کی رومیں بہد کر یہاں چلی آئی ۔ یہاں آ کر مسلمانوں کا قلیل سالشکر دیکھ کر انہوں نے یہ کہا ۔ جناب باری جل شاندارشاد فرما تا ہے کہ جواس مالک الملک پر بھروسہ کرئے اسے وہ ذی عزت کر دیتا ہے کیونکہ عزت اس کی لونڈی ہے غلبہ اس کا غلام ہے وہ بلند جناب ہے وہ بواذی شان ہے وہ سچا سلطان ہے وہ تھیم ہے اس کے سب کام تھمت سے ہوتے ہیں وہ ہر چیز کواس کی ٹھیک جگہر کھتا ہے ' مستحقین امداد کی وہ مد ذفر ما تا ہے اور مستحقین ذلت کو وہ ذلیل کرتا ہے وہ سب کو نوب جانتا ہے۔

وَلَوْ تَزَى إِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمَلْبِكَةُ يَضُرِبُونَ وَجُوْهَهُمْ وَادْبَارَهُمْ وَدُوقُوا عَدَابِ الْحَرِيْقِ الْالْكَ بِمَا قَدَمَتَ آيْدِيْكُمُ وَآنَ اللهَ لَيْسَ بِظُلَّاهِ لِلْعَبِيْدِ الْهُ قَدَمَتَ آيْدِيْكُمُ وَآنَ اللهَ لَيْسَ بِظُلَّاهِ لِلْعَبِيْدِ اللهَ

کاش کوتو دیکھنا جب کے فرشتے کا فروں کی روح قیف کرتے ہیں'ان کے منہ پراور کمروں پر مار مارتے ہیں کہتم جلنے کاعذاب چکھو 🔾 یہ بہسببان کاموں کے جو تمہارے ہاتھوں نے پہلے ہی جھیج رکھا ہےاور پیشک اللہ اپنے بندوں برظلم کرنے والانہیں 🔿

کفار کے لئے سکرات موت کا وقت بڑا شدید ہے: ہنہ ﴿ آیت: ۵۰ - ۵۱) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کاش اے پینجبرد کھنا کہ فرشتے کس بری طرح کا فروں کی روح قبض کرتے ہیں' وہ اس وقت ان کے چہروں اور کمروں پر مارتے ہیں اور کہتے ہیں' آگ کا عذاب اپن برا ممالیوں کے بدلے چکھو۔ یہ بھی مطلب بیان کیا گیا ہے کہ یہ واقعہ بھی بدر کے دن کا ہے کہ سامنے سے ان کا فروں کے چہروں پر تلواریں پڑتی تھیں اور جب بھا گئے تھے تو پیٹھ پروار پڑتے تھے فرشتے ان کا خوب بھریۃ بنار ہے تھے۔

ایک صابی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہا میں نے ابوجہل کی پیٹے پر کانٹوں کے نشان دیکھے ہیں آپ نے فرمایا ہاں پہ فرشتوں کی مار کے نشان ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ بیر آب یہ رہے صورہ قبال کی مار کے نشان ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ بیر آب بدر کے ساتھ مخصوص تو نہیں الفاظ عام ہیں اور ہر کافر کا یہی حال ہوتا ہے۔ سورہ قبال (محمد) ہیں بھی اس کا بیان ہوا ہے اور سورہ انعام کی آبت و لُو ترجی اِفِی اللّے اللّٰی کُون فی عَمَر نِ الْکُو بِ الْحَوْتِ الْحَوْمِ اِن کُون ہِ سِی اس کا بیان مع تفیر گذر چکا ہے۔ چونکہ بینا فرمان لوگ شخوان کی موت کے وقت فرشتوں کے ہاتھ ان کی جانب ہو ہوئے ہوتے ہیں کہ تیر کے خوب مارتے ہیں ان کی روحیں اپنی سیاہ کار بول کی وجہ سے بدن میں چھی کھرتی ہیں جنہیں فرشتے جرا انکا لتے ہیں اور کہد دیتے ہیں کہ تیر کے لئے اللّٰہ کا غضب ہے اور عذاب اللّٰی ہے جیسے کہ حضرت براء رضی اللہ عنہ کی صدیث میں ہے کہ اس پر کی حالت میں سکرات موت کے وقت جب کہ کافر کے بات ملک الموت علیہ السلام آتے ہیں تو فرماتے ہیں اے خبیث روح چاگر م ہواؤں گرم ہواؤں ہیں اور پھے بھی جب کہ کافر فرمانے ہیں اور ہوئے ہیں آپ کی میں ہوئی ہو تھوں والا ہے۔ چنا چھی میں ہوئے میں تو صرف تہاں دے کہ ہوئے اعمال ہی کو گھیرے ہوئے ہوں والم ہوئے ہوں کہ ہوئے ہوں کہ ہوئی کی مرب ہوئے ہوں کہ ہوئی کہ ہوئے ہوں کہ ہوئی کہ ہوئی کہ ہوئی کہ ہوئی کہ ہوئے اعمال ہی کو گھیرے ہوئے ہوں کہ میل کی امر میں تو صرف تہاں دے کئے ہوئے اعمال ہی کو گھیرے ہوئے ہوں کہ معالی یا کرمیری تعریفی کرواور اس کے سور کھواور سے تیکن ہی ملامت کرو۔

كَدَأْبِ اللَّهِ فِرْعَوْنَ وَالْذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِ مَرْكَفَرُوْا بِالنِتِ اللَّهِ فَاصَدَهُمُ اللَّهُ بِدُنُوْبِهِمْ لِللَّهُ قَالَى اللَّهُ قَوْيَ شَدِيدُ الْحِقَابِ اللَّهَ فَوَيَ شَدِيدُ الْحِقَابِ اللَّهَ بِلَانَ اللَّهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلَى قَوْمِ حَتَّى لَا لِلْكَ بِأَنَّ اللَّهَ لَمْ يَكُ عَلِيمٌ فَكَ أَبِ اللَّهِ سَمِيعٌ عَلِيمٌ فَكَ أَبِ اللَّهِ يَعْمِ فَاهْلَكُنْهُمُ لَي يُعَيِّرُوا مِا بِالْفِي مِنْ قَبْلِهِمْ وَ أَنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ فَكَ أَبِ اللَّهِ فَرْعَوْنَ وَ وَكُلُّ كَانُوا بِالنِتِ رَبِّهِمْ فَاهْلَكُنْهُمُ اللَّهُ فَرَعُونَ وَ وَكُلُّ كَانُوا طِلْمِينَ هُ اللَّهُ اللَّهُ فَلَكُنْهُمُ اللَّهُ اللَّهُ وَكُلُّ كَانُوا طَلِمِينَ هُ اللَّهِ اللَّهُ اللَّه

مثل فرعونیوں کے حال کے اور ان سے انگلوں کے کہ انہوں نے اللہ کی آیات سے کفر کیا' پس اللہ نے ان کے گنا ہوں کے باعث انہیں پکڑ لیا' اللہ تعالیٰ یقینا تو ت والا اور سخت عذاب والا ہے ۞ بیاس لئے کہ اللہ تعالیٰ ایبانہیں کہ کسی قوم پر کوئی نعت انعام فر ما کر پھر بدل دے جب تک کہ وہ خودا پی اس حالت کو تہ والا اور سخت عذاب والا ہے ۞ بیالے کے لوگوں کے کہ انہوں نے اپنے رب کی ہاتیں بدل دیں جو کہ ان کی اپنی تھی اور یہ کہ اللہ سننے جانئے والا ہے ۞ مثل حالت فرعونیوں کے اور ان کے پہلے کے لوگوں کے کہ انہوں نے اپنے رب کی ہاتیں بدل والد کے ہوئیوں کے انہوں نے اپنے رب کی ہاتیں ہوئیا کیں ان کے گنا ہوں کے باعث ہم نے انہیں بر باد کیا اور فرعونیوں کو ڈیو دیا اور بیسارے سم گار تنے ۞ تمام جانداروں سے بدتر اللہ کے زد کیک وہ جمالا کیں ﴾

کفاراللہ کے ازلی وشمن ہیں: ﴿ ﴿ آیت: ۵۴) ان کافروں نے بھی تیرے ساتھ وہی کیا جوان سے پہلے کافروں نے اپنے نہیوں کے ساتھ کیا تھا - پس ہم نے بھی ان کے ساتھ وہی کیا جوہم نے ان سے گزشتہ لوگوں کے ساتھ کیا تھا جوان ہی جیسے تھے مثلاً فرعونی اوران سے ساتھ کیا تھا جوان ہی جیسے تھے مثلاً فرعونی اوران سے پہلے کے لوگ جنہوں نے اللہ کی آیات کو نہ مانا جس کے باعث اللہ کی پکڑان پرآ گئ تمام تو تیں اللہ ہی کی ہیں اوراس کے عذاب بھی بھاری ہیں کوئی نہیں جواس سے بھاگ سکے۔

الله ظالم نہیں اوگ خودا ہے او برظم کرتے ہیں: ہے ہیں ایک الله تعالیٰ کے عدل وانصاف کا بیان ہور ہاہے کہ وہ اپنی دی ہوئی نعتیں گنا ہوں سے پہلے نہیں چھینتا - جیسے ایک اور آیت میں ہے الله تعالیٰ کی قوم کی حالت نہیں بدلیا جب تک کہ وہ اپنی ان باتوں کو نہ بدل ویں جوان کے دلوں میں ہیں جب وہ کی قوم کی برائیوں کی وجہ سے انہیں برائی پہنچا نا چا ہتا ہے تو اس کے اراد ہے کو کوئی بدل نہیں سکتا 'نہ اس کے پاس کوئی ہما بی گھڑا ہو سکتا ہے ۔ تم و کھے لو کہ فرعو نیوں اور ان جیسے ان سے گزشتہ لوگوں کے ساتھ بھی بہی ہوا انہیں اللہ نے اپنی نعتیں دین وہ سیاہ کاریوں میں مبتلا ہو گئے تو الله تعالیٰ نے اپنے دیے ہوئے باغات' چھے' کھیٹیاں' نز انے' محلات اور نعتیں جن میں وہ مست ہو رہے شے' سب چھین لیں' اس بارے میں انہوں نے اپنا پُر اخود کیا' اللہ نے ان پرکوئی ظلم نہیں کیا تھا۔

زمین کی بدترین مخلوق وعدہ خلاف کفار ہیں: ﴿ ﴿ ﴿ آیت:۵۵) زمین پر جَتنے بھی چلتے پھرتے ہیں ان سب سے بدتر اللہ کے نزدیک بدایمان کافر ہیں جوعبد کر کے تو ڈریتے ہیں ادھر تو لوں وقر ارکیا ادھر پھر گئے ادھو تسمیں کھا کیں ادھر تو ڈرین نداللہ کا خوف ندگناہ کا کھکا 'پس جوان پرلڑائی میں غالب آ جائے تو الی سزا کے بعد آنے والوں کو بھی عبرت حاصل ہؤوہ بھی خوف زدہ ہوجا نمیں پھر ممکن ہے کہ اسپنے ایسے کرتوت سے بازر ہیں۔

الذَّذِينَ عُهَدُتَ مِنْهُمُ رَثُمَّ يَنْقُصُونَ عَهْدَهُمْ فِي كُلِّ مَرَّةٍ وَهُمْ لَا يَتَقْفُونَ ﴿ فَإِمَّا تَثْقَفَنَهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِدُبِهِمْ مِّنَ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكُرُونَ ﴿ وَإِمَّا تَخَافَنَ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَائْبِذَ الْيَهِمْ عَلَى سَوَاءً لِنَّ اللهَ لَا يُحِبُ الْخَابِنِيْنَ ﴿ فَا لَكُولِ اللهِ الْخَابِنِيْنَ ﴿ وَاللهُ لَا يُحِبُ الْخَابِنِيْنَ ﴾

ن ک

اللہ تعالیٰ خائوں کو پیند نہیں فرماتا: ٨٠ ١٨ (آیت: ۵۸) اللہ رب العزت فرماتا ہے کہ اے نبی اگر کسی سے تمہارا عہد و بیان ہوا ہواور تمہیں خوف ہو کہ یہ بدعہدی اور وعدہ خلافی کریں گے تو تمہیں اختیار دیا جاتا ہے کہ برابری کی حالت میں عہد نامہ تو رُدواور انہیں اطلاع کردو تا کہ وہ بھی صلح کے خیال میں ندر ہیں' کچھ دن پہلے ہی ہے انہیں خبر دو اللہ خیانت کو ناپیند فرماتا ہے' کافروں سے بھی تم خیانت نہ کرو - مند احمد میں ہے کہ اللہ تعالیٰ عند نے لشکریوں کی روم کی سرحد کی طرف پیش قدی شروع کی کہ مدت صلح ختم ہوتے ہی ان پراچا بک حملہ کرویں تو ایک شخ اپنی سواری پرسواریہ کہتے ہوئے آئے کہ اللہ بہت بڑا ہے' اللہ بہت بڑا ہے' وعدہ وفائی کرو غذر درست نہیں کیونکہ رسول اللہ علیہ تھے کا فرمان ہے کہ جب کی قوم سے عہد و بیان ہوجا ئیں تو نہ کوئی گرہ کھولؤنہ با ندھو' جب تک کہ مدت صلح ختم نہ ہوجا ہے' یا انہیں اطلاع و کے کہ عہد عالیٰ عنہ بیات حضرت معاویر کوئیٹی تو آپ نے اسی وقت فوج کو واپسی کا حکم دے دیا' میرشخ حضرت عمرو بن

حضرت سلمان فاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شہر کے قلعے کے پاس پہنچ کراپنے ساتھیوں سے فر مایا' تم مجھے بلاؤ' میں تہہیں بلاؤں گا جسے کہ میں نے رسول اللہ علیہ کو انہیں بلاتے ویکھا ہے' پھر فر مایا میں بھی انہی میں سے ایک شخص تھا' پس مجھے اللہ عز وجل نے اسلام کی ہدایت کی' اگرتم بھی مسلمان ہو جاؤ تو جو ہماراحق ہے' وہی تہاراحق ہوگا اور جوہم پر ہے' تم پر بھی وہی ہوگا اور اگرتم اسے نہیں مانے تو ذلت کے ساتھ تہہیں جزید دینا ہوگا' اسے بھی قبول نہ کروتو ہم تہہیں ابھی سے مطلع کرتے ہیں جبکہ ہم تم برابری کی حالت میں ہیں' اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کو پہند نہیں رکھتا' تین دن تک انہیں اسی طرح وعوت دی' آخر چو تھے روز ضبح ہی جملہ کر دیا' پھر اللہ تعالیٰ نے فتح دی اور

وَلَا يَحْسَبَنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَبَقُوْا النَّهُمُ لَا يُعْجِرُوْنَ ﴿ وَإَعِدُوا لَهُمُ لَا يُعْجِرُونَ ﴿ وَآعِدُوا لَهُمُ مِنَ الْسَقَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِن رِبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِ اللّهُ عَدُوَّ اللّهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاخْرِيْنَ مِنْ دُونِهِمْ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ اللّهُ عَدُولَهُمْ اللّهُ يَعْلَمُونَهُمْ اللّهُ يَعْلَمُونَهُمْ اللّهُ يَعْلَمُونَهُمْ اللّهُ عَلَمُونَهُمُ اللّهُ عَلَمُهُمْ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ شَيْ فِي سَبِيلِ اللهِ يُوفَّ اللّهُ مُؤْنَ وَانْتُمْ لَا تُظْلَمُونَ اللّهِ يُوفَّ اللّهُ مُؤْنَ اللّهُ اللهِ يُوفَّ اللّهُ اللّهُ وَانْتُمْ لَا تَظْلَمُونَ فَي اللّهُ وَانْتُمْ لَا تُظْلَمُونَ فَي اللّهُ اللّهِ اللّهُ وَاللّهُ اللّهُ الللّهُ الللّهُ اللّهُ اللللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ الللّهُ اللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللللّهُ الل

کافریہ خیال نہ کریں کہ وہ بھاگ نکلئے بقینا وہ عاجز نہیں کر سکتے ○ اورتم ان کے مقابلے کے لئے اپنی طاقت بھر توت کی تیاری کرواور گھوڑوں کے تیارر کھنے کی' کہ اس ہے تم اللہ کے دشمنوں کو خوف زدہ رکھ سکواوران کے سوا'اوروں کو بھی جنہیں تم نہیں جانے' اللہ انہیں خوب جان رہا ہے اور تم جو کچھ بھی راہ اللہ میں خرچ کروگ وہ اس سے تم اللہ کے دشمنوں کو خوف درہ رکھ سکواوران کے سوا'اوروں کو بھی جنہیں بورا پورادیا جائے گا اور تمہاراتن نہ ماراجائے گا ۞

کفار کے مقابلہ کے لئے ہروقت تیار رہو: ﷺ ﴿ آیت:۵۹-۲۰) الله تعالیٰ فرما تا ہے کہ کافرلوگ یہ نہ مجھیں کہ وہ ہم سے بھاگ نکلے اب ہم ان کی پکڑ پر قادر نہیں بلکہ وہ ہروفت ہمار ہے قبضہ قدرت میں ہیں 'وہ ہمیں عاجز نہیں کرسکتے – اور آیت میں ہے برائیاں کرنے والے ہم سے آگے بڑھ نہیں سکتے – فرما تا ہے' کافر ہمیں یہاں عاجز نہیں کرسکتے' وہاں ان کا ٹھکا نہ آگ ہے جو بدترین جگہ ہے۔ اور فرمان ہے' کافروں کا شہروں میں آنا جانا' چلنا بھرنا کہیں تجھے دھوکے میں نہ ڈال دے نہ تو سب آنی جانی چیزیں ہیں' ان کا ٹھکا نا دوز خ ہے جو بدترین گود ہے۔ پھراللہ تعالی مسلمانوں کو تھم دیتا ہے کہ اپنی طاقت وامکان کے مطابق ان کفار کے مقابلے کے لئے ہروت مستعبد رہؤجوت ی طاقت کھوڑے کشکرر کھ سکتے ہؤموجو در کھو-مند میں ہے کہ حضور نے منبر پر توت کی تغییر تیراندازی سے کی اور دوم تبہین مہایا تیرانولیزی کیا کرؤسواری کیا کرواور تیراندازی گھوڑسواری ہے بہتر ہے۔

ابو ہریرہ گئے کہ رسول اکر مسلطہ نے فر مایا کہ گھوڑوں کے پالنے والے تین شم کے ہیں۔ ایک تو اجروثواب پانے والے ایک نہ تو اب ب قواب نہ تو اب ب نے والے ایک عذاب بھکننے والے جو جہاد کے ارادے سے پالے اس کے گھوڑے کا جانا پھر نا جرنا چانا ہو عث تو اب بہ یہاں تک کہا گروہ اپنی رسی تو ٹر کر ہیں چڑھ جائے تو بھی اس کے قدموں کے نشانات اور اس کی لید پراسے نیکیاں ملتی ہیں کہ مزر پر گذر تے ہو کہ وہ پانی پی لے اگر چری ہو جائے تو بھی اس کے قدموں کے نشانات اور اس کی لید پراسے نیکیاں ملتی ہیں کہ نہر پر گذر تے اجروثو اب کا ذر لید ہے۔ اور جس شخص نے گھوڑ اس نہ تیں ہو گوڑ انوان کے لئے بڑے اجروثو اب کا ذر لید ہے۔ اور جس شخص نے گھوڑ اس نہ تیت ہے پالا کہ وہ دو مروں سے بے نیاز ہوجائے پھر اللہ کا حق بھی اس کی گر دن اور اس کی سواری ہیں نہیں بھولا 'بیاس کے لئے جائز ہے لیتی نہ اسے اجر نہ اس کے لئے جائز ہے لئے کہ ان کہ گر دن پر بوجھ ہے۔ آپ سے دریافت کیا گیا کہ اچھا گرھوں کے بارے ہیں کہا تھم مقاطعے کے لئے وہ اس کے ذریے میں کوئی آپ ہو اور جی اس کی گر دن پر بوجھ ہے۔ آپ سے دریافت کیا گیا کہ اچھا گرھوں کے بارے ہیں کہا تھم مقاطعے کے لئے وہ اس کے ذریے کہ بار بینی کر کے گا وہ اسے دیں ہو دو ہے کہ جو شحص ایک ذریے کہ برابر تیکی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا نہ صدیث بخاری وسلم ہیں بھی ہے۔ اور صدیث میں بیانی جہور کا شرطیں لگانے اور جو کہا نہ کہا کہا اس کے خلاف ہیں گہوڑے دو جیں 'جو گھڑ دوڑ کی شرطیں لگانے اور جو کیا ہوگا کہ کوئر صواری سے افضل ہے جبکہ امام مالک اس کے خلاف ہیں گین جہور کا قول تو ی سے کہ کہ کوئر حدیث میں آچکا ہے۔

حضرت معاویہ بن خدیج حضرت ابوذررضی الله عنہ کے پاس گئ اس وقت وہ اپنے گھوڑ ہے کی خدمت کررہے تھ پو چھا تمہیں یہ گھوڑ اکیا کام آتا ہے؟ فر مایا ہاں اللہ کہ قتم ہر گھوڑ اہرضی محکوڑ اکیا کام آتا ہے؟ فر مایا ہاں اللہ کہ قتم ہر گھوڑ اہرضی دعا کرتا ہے کہ اس اللہ قتل ہے ایک کے حوالے کیا ہے تو تو جھے اس کی تمام اہل سے اور اوالا دسے زیادہ محبوب دعا کرتا ہے کہ اس کھوڑ ہے کہ جرع بی گھوڑ ہے کو ہرضی دو دعا کیں کرنے کی اجازت ملتی ہے۔ آپ فر ماتے ہیں کہ مرع بی گھوڑ ہے کہ جرع بی گھوڑ ہے کہ جرع بی گھوڑ وں والے اللہ کی مدد میں ہیں اسے نیک بیتی سے جہاد کے اراد سے سے پالنے والا ایسا ہے جیسے کوئی شخص ہروقت ہاتھ برع ماکر خیرات کرتارہے۔ اور بھی احادیث اس بارے میں بہت ی ہیں۔

صیح بخاری شریف میں بھلائی کی تفصیل ہے کہ اجر اورغنیمت - اللہ تعالی فر ما تا ہے' اس سے تمہار سے دشمن خوف زوہ اور ہیبت خوردہ رہیں گئا اس اور کلوں کے شیاطین - ایک مرفوع حدیث خوردہ رہیں گئا اس اور کلوں کے شیاطین - ایک مرفوع حدیث میں سید بھی ہے کہ اس سے مراد جنات ہیں - ایک منکر حدیث میں ہے' جس گھر میں کوئی آزاد گھوڑ اہو'وہ گھر بھی بدنصیب نہیں ہوگالیکن اس میں سید بھی ہے کہ اس سے مراد منافق بھی لیا گیا ہے اور یہی قول زیادہ مناسب بھی ہے جینے فر مان الہی ہے روایت کی خدتو سند ٹھیک ہے نہ یہ جی ہے جاور اس سے مراد منافق بھی لیا گیا ہے اور یہی قول زیادہ مناسب بھی ہے جینے فر مان الہی ہے وَمِمَّن حَوْل مَن الْاعُر ابِ الْحُر ابِ اللہ بیا ورشہری منافق ہیں جنہیں تم نہیں جانے لیکن ہم ان سے خوب واقف ہیں - پھرار شاد ہے کہ جہاد میں جو کچھتم خرج کرو گئاس کا پورا بدلہ یاؤ گے - ابوداؤ دمیں ہے ایک در ہم کا ثواب سات سوگنا کر

وَإِنْ جَنَحُوْ اللّهَ لَمِ فَاجْنَعُ لَهَا وَتُوكِّلُ عَلَى اللّهِ اللّهِ اللّهُ اللّهِ اللّهِ اللّهِ اللّهِ اللّهِ اللّهَ اللّهَ اللّهُ الْعَلِيهُ وَإِنْ يُرِيدُوا آنَ يَخْدَعُوكَ فَإِنَ حَسْبَكَ اللّهُ الْمُوالَّذِي اللّهُ اللّهُ وَاللّهَ اللّهُ اللّهُ اللّهُ وَاللّهَ اللّهُ اللّهُ وَاللّهَ اللّهُ اللّهُ

اگروہ ملح کی طرف جھکیں تو تو بھی صلح کی طرف جھک جااور اللہ پر بھروسہ رکھ کے بیٹے نے بیٹے جاننے والا ہے O اگروہ جھے ہے دعا بازی کرنا جا ہیں گے تو اللہ تجھے کافی ہے۔ اس نے اپنی مدو سے اور ' زم'زں سے تیری تا ئید کی ہے O ان کے دلوں میں باہمی الفت بھی اس نے ڈالی ہے۔ زمین میں جو کچھ ہے 'تو اگر سارا کا سارا بھی خرچ کر ڈالیّا تو بھی ان کے دل آگیں میں نہ ملاسکتا۔ بیتو اللہ ہی نے ان میں الفت ڈال دی ہے۔ وہ عز تو ل حکمتوں والا ہے O

جس قوم سے بدعہدی کا خوف ہوائیس آگاہ کر کے عہد نامہ چاک کردو: ہلہ ہلہ (آیت: ۲۱ – ۲۳) فرمان ہے کہ جب کی قوم کی خیانت کا خوف ہوتو برابری ہے آگاہ کر کے عہد نامہ چاک کر ڈالو الزائی کی اطلاع کردو۔ اس کے بعدا گروہ الزائی پر آماد کی ظاہر کریں تو اللہ پر بھروسہ کر کے جہاد شروع کردو اور اگروہ مجرسلے پر آمادہ ہوجا کیں تو تم پھر صلح وصفائی کراو۔ اس آیت کی تقییل میں حد میبیوالے دن رسول کریم علی نے فرمایا عنقر یب اختلاف ہوگا اور بہتریہ ہے کہ ہو سے توصلے ہی کر لین (مندامام احمد) مجاہد کہتے ہیں نے بنوقر بطے کے بارے میں اتری ہے کیکن میکل نظر ہے۔ سارا قصہ بدر کا ہے۔ بہت ہے بزرگوں کا خیال ہے کہ سورہ براۃ کی آیت سیف قاتِلُو اللَّذِینَ لَایُو مِنُونَ بِاللَّهِ الْخُ کَن یکن میکن اس میں بھی نظر ہے کیونکہ اس آیت میں جہاد کا تھم طافت واستطاعت پر ہے کین دشمنوں کی زیادتی کے وقت ان سے ملے کر لین بلاشک وشبہ جائز ہے جسے کہ اس آیت میں ہواد کا تھم طافت واستطاعت پر ہے کین دشمنوں کی زیادتی کے وقت ان سے ملے کر لین بلاشک وشبہ جائز ہے جسے کہ اس آیت میں ہواد کا تھم طافت واستطاعت پر ہے کین دشمنوں کی زیادتی کے وقت ان سے ملے کہ اس کے خلاف یا خصوصیت یا منسو خیت کی نہیں آئی۔ واللہ اعلی۔

پھر فرماتا ہے اللہ پر بھروسہ رکھ وہی تجھے کافی ہے وہی تیرا مددگار ہے۔ اگر بید دھوکہ بازی کرکے کوئی فریب دینا چاہتے ہیں اوراس درمیان میں آپی شان وشوکت اور آلات جنگ بڑھانا چاہتے ہیں تو تو بے فکررہ - اللہ تیرا طرف دار ہے وہ تجھے کافی ہے۔ اس کے مقابلے کا کوئی نہیں۔ پھراپی ایک اعلیٰ نعمت کا ذکر فرماتا ہے کہ مہاجرین وانصار نے صرف میر نے فضل سے تیری تائید کی۔ انہیں تجھ پر ایمان لانے تیری اطاعت کرنے کی توفیق دی۔ تیری مدداور تیری نفرت پر انہیں آ مادہ کیا۔ اگر چہتو روئے زمین کے تمام خزانے خرج کرڈ التالیکن ان میں وہ الفت و محبت پیدانہ کرسکتا جو اللہ نے خود کر دی۔ ان کی صدیوں پر انی عداوتیں دور کردیں۔ اوس وخزرج انصار کے دونوں قبیلوں میں

جاہلیت میں آپس میں خوب تلوار چلا کرتی تھی۔ نورا یمان نے اس عاوت کو مجت سے بدل دیا۔ جیسے قر آن کا بیان ہے کہ اللہ سے اس اس اس اس اس کے دھن ہے۔ اس نے تہارے دل ملا دیئے اور اپنی نفشل سے تہمیں بھائی بھائی بنا دیا ہم جہنم کے کنارے تک بہنی گئے تھے لیکن اس نے تہمیں بچالیا۔ اللہ تعالی تہماری ہدایت کے لئے اس طرح اپنی با تیس بیان فرما تا ہے۔ بخاری دمسلم میں ہے کہ حنین کے مال غنیمت کی تقسیم کے وقت رسول اللہ تعلقہ نے انصار سے فرمایا کہ اے انصار یو کیا میں نے تہمیں گراہی کی عالت میں با کر اللہ کی عنایت سے تہمیں راہ راست نہیں دکھائی ؟ کیا تم فقیر نہ تھے؟ اللہ تعالی نے تھمیں میری وجہ سے امیر کر دیا۔ جدا جدا نہ تھے؟ اللہ تعالی نے تھمی کے دیا اللہ اور اس کے رسول کا اس سے بھی اللہ تعالی نے میری وجہ سے تہمارے دل ملا دیے۔ آپ کی ہر بات پر انصار کہتے جاتے تھے کہ بے فک اللہ اور اس کے رسول کا اس سے بھی زیادہ احسان ہم پر ہے۔

الغرض اپنے اس انعام واکرام کو بیان فرما کراپی عزت و حکمت کا اظہار کیا کہ وہ بلند جناب ہے۔ اس سے امیدر کھنے والا نامید نہیں رہتا۔ اس پرتو کل کرنے والا سربزر ہتا ہے۔ وہ اپنے کا موں میں اپنے حکموں میں حکیم ہے۔ ابن عباس فرماتے ہیں اس سے قرابت واری کے دشتے ٹوٹ جاتے ہیں اور بیت ہوتا ہے جب نبعت کی ناشکری کی جاتی ہے۔ جناب باری سسجانہ وتعالی کا ارشاد ہے اگر تو روئے زمین کے دشتے ٹوٹ نے جاتے ہیں اور بیت ہوتا ہے جب نبعت کی ناشکری کی جاتی ہے۔ جناب باری سسجانہ وتعالی کا ارشاد ہے اگر تو روئے زمین کے خزانے بھی ختم کر دیتا تو تیر بس میں نہ تھا کہ ان کے دل ملاوے۔ شاعر کہتا ہے بچھ سے دھوکا کرنے والا تھے دیے بروائی برتنے والا تیرار شتے داروہ ہے جو تیری آ واز پر لبیک کے اور تیرے دشمنوں کی سرکو بی میں تیرا ساتھ دیے۔ اور شاعر کہتا ہے تیرار شتے دار نہیں بلکہ تیرا اس کی ہو جو تیری آ واز پر لبیک کے اور تیرے دشمنوں کی سرکو بی میں تیرا ساتھ دیے۔ اور شاعر کہتا ہے میں ان کی بیر مجب راہ وتی میں نے تو خوب مل جل کرآ زما کر دیکھ لیا کہ قرابت داری سے بھی بڑھ کر دلوں کا میل جول ہے۔ امام بیری فرماتے ہیں ان کی بیر مجب راہ تیں جب اللہ میں تیرا ساتھ دیکھی ناشکری کو دبی جاتی ہیں ان کی بیر جب اللہ میں خور سنت کی بنا پرتھی ۔ ابن عباس فرماتے ہیں دشتے داریاں ٹوٹ جاتی ہیں۔ احسان کی بھی ناشکری کو دبی جاتی ہیں نہیں کوئی جدائیس کر سات ہیں انہیں کوئی جدائیس کی جانب سے دل ملاد سے جاتے ہیں انہیں کوئی جدائیس کی جانب سے دل ملاد سے جاتے ہیں انہیں کوئی جدائیس کر سات ہی جملے کی خانہ سے دل ملاد سے جاتے ہیں انہیں کوئی جدائیس کر سات ہیں کہ کی جانب سے دل ملاد سے جاتے ہیں انہیں کوئی جدائیس کر سات ہیں کہ کرنے کی جانب سے دل ملاد سے جاتے ہیں انہیں کوئی جدائیس کر ساتھ ہیں کہتا ہے کہتے کی خانوں کر میں کر انہوں کوئی جدائیس کر ساتھ ہیں کہتے گئی ہوئی ہوئی ہے کہت کوئی جدائیں کر ساتھ ہیں کہت کی جانب سے دل ملاد سے جاتے ہیں انہیں کوئی جدائیس کر ساتھ ہیں کر ساتھ ہیں کر میں کر ساتھ ہیں کر ساتھ ہیں کر ساتھ ہیں کر ساتھ ہیں کر سے بھر کی ہوئی ہیں کر ساتھ ہیں کوئی جدائیں کر ساتھ ہیں کر ساتھ ہیں کر ساتھ ہیں کر ساتھ ہیں کوئی جدائیں کر ساتھ ہیں کر سات

عبدہ بن الی لبابہ فرماتے ہیں میری حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی آپ نے مجھ سے مصافی کر کے فرمایا کہ جب دوخف اللہ کی راہ میں محبت رکھنے والے آپس میں ملتے ہیں ایک دوسرے سے خندہ پیٹائی سے ہاتھ ملاتا ہے تو دونوں کے گناہ ایسے جھڑ جاتے ہیں بعید درخت کے خشک ہے 'میں نے کہا' بیکام تو بہت آسان ہے' فرمایا بینہ کہؤ یہی الفت وہ ہے جس کی نسبت جناب باری فرماتا ہے' اگر تو روئے زمین کے خشک ہے 'میں نے کہا' بیکام تو بہت آسان ہے' فرمایا بینہ کہوئوں میں الفت و محبت پیدا کر دے۔ ان کے اس فرمان سے مجھے روئے زمین کے خزانے خرج کر دے تو بھی بیتیرے بس کی بات نہیں کہ دلوں میں الفت و محبت پیدا کر دے۔ ان کے اس فرمان سے مجھے بیتین ہوگیا کہ یہ جھے سے بہت زیادہ مجھدار ہیں۔

ولید بن ابی مغیث کہتے ہیں' میں نے حضرت مجاہد سے سنا کہ جب دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ میں نے پوچھا' صرف مصافحہ ہی ہے؟ تو آپ نے فرمایا' کیاتم نے اللہ کا یہ فرمان نہیں سنا؟ پھر آپ نے ای جملے کی تلاوت کی ۔ تو حضرت ولید نے فرمایا' تم مجھ سے بہت ہڑے عالم ہو ۔ عمیر ٰ بن اسحات کہتے ہیں' سب سے پہلی چیز جولوگوں میں سے اٹھ جائے گلاوت کی ۔ تو حضرت ولید نے فرمایا' تم مجھ سے بہت ہڑے عالم ہو ۔ عمیر ٰ بن اسحات کہتے ہیں' سب سے پہلی چیز جولوگوں میں سے اٹھ جائے گلاوہ اللہ علی ہے در خوت کے خشک ہے ہوا ہے۔ ان کے سب گناہ معاف کر دیتے جاتے ہیں گو وہ سمندر کی جھاگ جتنے ہوں۔

عُ يَآيُهَا النَّبِيُّ حَسِّبُكَ اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ١٤ لَآيَهُ النَّبِي حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ إِنْ يَكُنُنَّ مِّنْكُمْ عِشْرُونَ صَبِرُونَ يَغْلِبُوْا مِائْتَيْنِ وَ إِنْ يَكُنُ مِّنَكُمُ مَّا عَامُّ يَغَلِبُوْ الْفَا مِّنَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِانَّهُمُ قَوْمٌ لاَيَفْقَهُونَ۞ٱكُنَ خَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ ٱنَّ فِيكُمْ ضَعْفًا ۚ فَإِنْ يَتَكُنُ مِنْكُمُ مِائَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا مِائْتَايْن وَ إِنْ يَتَكُنُ مِنْكُمُ لَافَ يَغْلِبُوا ٱلْفَيْنِ بِإِذْنِ اللَّهِ وَاللَّهُ

ا بے نبی تھے اللہ کافی ہے اور وہ موس جو تیری پیروی کررہے ہیں 🔾 اے نبی ایمان والوں کو جہاد کا شوق دلا اُ اگرتم میں سے ہیں بھی صبر کرنے والے ہول کے تو دوسو پر غالب رہیں گئے اور اگرتم میں ہے ایک سوہوں گے تو ایک ہزار کافروں پر غالب رہیں گے اس واسطے کہوہ بے بچھلوگ ہیں 🔾 اچھا اب اللہ تعالیٰ تہما را بوجھ ہلکا کرتا ہے۔وہ خوب جانبا ہے کہتم میں ناتوانی ہے پس اگرتم میں سے ایک سومبر کرنے والے ہول کے تووہ دوسو پر غالب رہیں گے اور اگرتم میں سے ایک ہزار ہول گے تو وہ اللہ کے تھم سے دو ہزار پر چرب رہیں گۓ الله صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے O

ایک غازی دس کفار په بھاری: 🏗 🏗 (آیت: ۱۳۳ - ۱۳) الله تعالی اپنے پیغیبراً درمسلمانوں کو جہادی رغبت دلار ہا ہے اورانہیں اطمینان دلا رہاہے کہوہ انہیں دشمنوں پر غالب کرے گا چاہے وہ ساز وسامان اورافرادی قوت میں زیادہ ہوں' مڈی دل ہوں اور گومسلمان بے سروسا مان اورمنی بحر ہوں۔فرما تا ہے'اللہ کافی ہے اور جیتے مسلمان تیرے ساتھ ہوں گئو ہیں۔ پھراینے نبی کو تھم دیتا ہے کہ مومنوں کو جہاد کی رغبت ولاتے رہو-حضور صف بندی کے وقت مقابلے کے وقت برابر فوجوں کا دل بڑھاتے - بدر کے دن فر مایا انھواس جنت کو عاصل كروجس كى چوڑائى آسان وزمين كى ہے-حضرت عمير بن حمام كہتے ہيں اتنى چوڑى؟ فرمايا بال بان اتنى بى اس نے كہاوا اوا او آپ نے فرمایایکس ارادے ہے کہا؟ کہااس امید پر کہاللہ مجھے بھی جنتی کردے۔ آپ نے فرمایا میری پیشین گوئی ہے کہ توجنتی ہے۔وہ اٹھتے ہی وشمن ک طرف بزھتے ہیں-اپن تلوار کامیان توڑو ہے ہیں- کچھ مجوریں جویاس ہیں کھانی شرع کرتے ہیں-

پھر فرماتے ہیں جنتنی دیرییں انہیں کھاؤں'اتی دیرتک بھی اب یہاں تھم ریا مجھ پرشاق ہے انہیں ہاتھ سے پھینک دیتے ہیں اور مملہ کر کے شیر کی طرح دشمن کے پچ میں کھس جاتے ہیں اور جو ہر تلوار دکھاتے ہوئے کا فروں کی گردنیں مارتے ہوئے راہ حق میں شہید ہو جاتے ہں۔رضی اللہ عنہ ورضاء –ابن المسیب اور سعید بن جبیرؒ فرماتے ہیں' بیآیت حضرت عمرؓ کے اسلام کے وقت اتری جب کہ سلمانوں کی تعداد پوری جالیس کی ہوئی –کیکن اس میں ذرانظر ہےاس لئے کہ بیآیت مدنی ہےاورحضرت عمرؓ کےاسلام کا واقعہ مکہ شریف کا ہے-حبشہ کی ہجرت کے بعد کا اور مدینہ کی ججرت سے بہلے کا - واللہ اعلم - پھر اللہ تبارک و تعالیٰ مومنوں کو بشارت دیتا ہے اور تھم فر ما تا ہے کہتم میں سے بیس ان کافروں میں سے دوسو پر غالب آئیں گے۔ ایک سوایک ہزار پر غالب رہیں گےغرض ایک مسلمان دس کافروں کے مقابلے کا ہے- پھر حکم منسوخ ہوگیالیکن بثارت باتی ہے۔ جب بیتم مسلمانوں پرگراں گذرا'ایک دل کے مقابلے سے ذراجھجھکا تو اللہ تعالیٰ نے تخفف کردی اور فرمایا کہ اب اللہ نے بوجھ ہلکا کردیا ۔ لیکن جتنی تعداد کم ہوئی'ا تناہی صبر ناقص ہوگیا۔ پہلے تھم تھا کہ بیس مسلمان دوسو کا فروں سے بیچھے جہٹیں۔ اب یہ وکہ اپنے سے دگی تعداد لیعن سودوسو سے نہ بھا گیں۔ لیس گرانی گذر نے پر ضیفی اور نا تو ان کی فہول فر ماکر اللہ نے تخفیف کردی ۔ لیس دولی تعداد کے کا فروں سے تو لڑائی میں بیچھے ہمنا لائق نہیں۔ ہاں اس سے زیادتی کے وقت طرح دے جانا جرم نہیں۔ ابن عمر فرماتے ہیں' بی آ بیت ہم صحابیوں کے بارے میں اتری ہے حضور کے بی آ بیت پڑھ کر فرمایا' پہلاتھ ماٹھ گیا۔ (متدرک حاکم)

مَا كَانَ لِنَوِيُ أَنْ يَكُونَ لَهُ اَسْرَى حَتَّى يُثَخِنَ فِي الْأَرْضِ ثَرِيدُ وَلَا عُكُونَ لَهُ اللّهُ يُرِيدُ الْاَخِرَةُ وَاللّهُ عَزِيْدُ الْاَخِرَةُ وَاللّهُ عَزِيْدُ مَكِيدًا اللّهِ مَا اللّهُ عَزِيْدُ مَكِيدًا هُولا كِتْبُ مِنَ اللّهِ سَبَقَ لَمَسَكُمُ فَي اللّهِ سَبَقَ لَمَسَكُمُ فَي اللّهِ مَنَا اللّهِ سَبَقَ لَمَسَكُمُ فَي اللّهِ مَنْ اللّهِ مَنْ اللّهِ مَنْ اللّهِ مَنْ اللّهِ مَنْ اللّهُ عَفْوُرُ لِحِيدًا اللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ اللّهُ عَفْوُرُ لِحِيدًا الله وَاللّهُ وَاللّهُ اللّهُ عَفْوُرُ لِحِيدًا الله وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ عَفْوُرُ لِحِيدًا اللّهُ وَاللّهُ اللّهُ عَفْوُرُ لِحِيدًا اللّهُ عَنْ اللّهُ عَفْوُرُ لِحِيدًا اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَنْ اللّهُ عَفْوُرُ لِحِيدًا اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّ

اسیران بدراورمشورہ: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۲۷-۲۹) منداما ماحمد میں ہے بدر کے قید یوں کے بارے میں رسول مقبول ﷺ نے صحابہ کرام
رضوان الله علیم اجمعین سے مشورہ لیا کہ اللہ نے انہیں تہارے قبضے میں دے دیا ہے۔ بتاؤ کیا ارادہ ہے؟ حضرت عمرٌ بن خطاب نے کھڑے
ہوکرعرض کیا کہ ان کی گرونیں اڑا دی جا کیں۔ آپ نے ان سے منہ پھیرلیا۔ پھر فر مایا اللہ نے تہارے بس میں کردیا ہے۔ بیکل تک تہارے
ہوائی بند بی تھے۔ پھر حضرت عمرؓ نے کھڑے ہوکرا بنا جواب دو ہرایا۔ آپ نے پھر منہ پھیرلیا اور پھر وہی فر مایا۔ اب کی دفعہ حضرت ابو بمر
صدیق رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہؓ ہماری رائے میں تو آپ ان کی خطاسے درگذر فر مالیے ورانہیں فدیہ لے
کرآ زاد کیجئے۔ اب آپ کے چیرے سے غم کے آٹار جاتے رہے۔ عفوعام کردیا اور فدیہ لے کرسب کو آزاد کردیا۔ اس پر اللہ عزوجل نے یہ
آ بہت اتاری اس سورت کے شروع میں ابن عباس کی روایت گذر چی ہے۔

عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ بدر کے دن آپ نے دریافت فرمایا کہ ان قید یوں کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ حضرت ابو بکر فی خرص ابو بکر نے کرض کیا 'یارسول اللہ' نیآ پ کی قوم کے ہیں' آپ والے ہیں۔ انہیں زندہ چھوڑا جائے۔ ان سے قوبہ کرالی جائے۔ کیا عجب کہ کل اللہ کی ان پر مہر بانی ہوجائے لیکن حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ گیآ پ کو جھٹلا نے والے' آپ کو تکال دینے والے ہیں' محکم دیجے کہ ان کی گردنیں ماری جا کیں۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ ضی اللہ عند نے کہا' یا رسول اللہ ای میدان میں درخت بکٹرت ہیں۔ آگ لگوا دیجے۔ اور انہیں جلا دیجے۔ آپ خاموش ہور ہے۔ کسی کوکوئی جواب نہیں دیا اور اٹھ کرتشریف لے گئے۔ لوگوں میں بھی ان مینوں بزرگوں کی رائے کا ساتھ دینے والے ہوگئے۔ اس کے استفاد سے بھی زیاہ نرم ہوجاتے ہیں اور بعض دل والے ہوگئے۔ اس کے اس کے دورہ سے بھی زیاہ نرم ہوجاتے ہیں اور بعض دل

ملاق

خت ہوتے ہوتے پھر سے بھی زیادہ خت ہوجاتے ہیں۔ اے ابو بحر تہاری مثال حضرت ابراہیم علیہ السلام جیسی ہے کہ اللہ ہے عض کرتے ہیں کہ میر سے تابعدارتو میر ہے ہیں ہی کین مخالف بھی تہری معافی اور بخشش کے ماتحت ہیں اور تہاری مثال حضرت عینی علیہ السلام جیسی ہے جات ہیں افراکر تو آئیس بخش دے تو تو عزیز دعیم ہے اور اے عرفہ ہاری مثال حضرت عینی علیہ السلام جیسی ہے جہنوں نے اپنی قوم پر بدوعا کی کہ یا اللہ زیمن پڑسی کا فرکو بتا ہوا ہی نہ در کھ۔ سنو جہیں اس وقت احتیاج ہاں نور کے علیہ السلام جیسی ہے جہنوں نے اپنی قوم پر بدوعا کی کہ یا اللہ زیمن پڑسی کا فرکو بتا ہوا ہاتی ندر کھ۔ سنو جہیں اس وقت احتیاج ہاں تید یو ہوں میں ہے کوئی بھی بغیر فدیے کے رہا نہ ہو وور شاں کی گروئیں ماری جا نمیں۔ اس پر ابن مسعود رضی اللہ عنے نے در خواست کی کہ یارسول اللہ سی بھی بھی ہیں اور اس سے خصوص کر لیا جائے اس لئے کہ وہ اسلام کا ذکر کیا کرتا تھا۔ اس پر حضور خاموش ہوگے۔ واللہ میں سارا دان خوف ندو میں ہے۔ ان قید یوں میں عباس بھی سے آئیں ایک انساری نے فرفا کیا تھا۔ انساری اخواس آئی کہ کراس آئیت میں ہو سے میں اس اس اس کے کہ میں عباس بھی سے آئیں ایک انساری نے فرفا کیا تھا۔ انساری اخواس آئی کہ اس اس کوئی کراس آئیت میں ہو اس کے کہا کہ میں ہو کہ اس کوئی کراس آئیت میں ہو گا اس کے کہ کہ میں میں ہو گا آئی کہ اس پر حضور عمر نے فرفا کیا تاریک کے جواب دیا واللہ اس کوئی تھوڑ ا ۔ اب حضرت عمر نے فرفا کیا گور کہ اس کے ہوں سے کہا کہ عباس مسلمان ہوجاؤ ۔ واللہ تہ ہار کے بی کہ اس کے بارے میں حضورہ لیا تو آپ نے نو فرفا یا ہیں سے ہارے ہی گئی قیلے کوگ ہیں۔ آئیس چھوڑ دیجے ۔ حضرت عمر ہے جہنہ سے مشورہ لیا تو آپ نے نے خوفرہ لیا تو آپ نے نو فرفا یا ہیں سے ہارے ہی گئی قیلے کوگ ہیں۔ آئیس چھوڑ دیجے ۔ حضرت عمر ہے جہنہ مشورہ لیا تو آپ نے نے نو فرفایا ہیں ہے آئی آئیس آئی دوریا۔

حضرت علی فرماتے ہیں محضرت جر سیل علید السلام آئے اور فرمایا کہ اپنے صحابہ کو افتدیار دیجے کہ وہ ان دوباتوں سے ایک کو پہندکر

استے ہی شہید ہوں گے۔ صحابہ نے کہا ہمیں یہ منظور ہے اور ہم فدید لے کرچھوڑیں گے (ترینی نسائی وغیرہ) کیمن بیصد یہ بہت ہی خریب ہے۔ ان بدری قیدیوں گے۔ صحابہ نے کہا ہمیں یہ منظور ہے اور ہم فدید لے کرچھوڑیں گے (ترینی نسائی وغیرہ) کیمن بیصد یہ بہت ہی خریب ہے۔ ان بدری قیدیوں کے بارے بیمن رسول اللہ علی ہے نفر مایا کہ اے سے ایوا آئیں قل کر دواور اگر چاہوان سے ذرفد بیوصول کر کے انہیں دم کر دولیوں اللہ عندی ہوں ہے۔ ان بدری قیدیوں کے بارے بیمن رسول اللہ علیہ ہے۔ ان بدری قبید میں اسے نہیں آئی تمہید کئے جا کیں گے۔ پس ان سرشہید وال بیس سب ہے آخر حضرت ثابت بین قبیر ہے جو بیل کیا مدیش شید ہوئے۔ وضی اللہ عند پر دوایت حضرت عبیدہ سے مرسل بھی مردی ہے۔ فااللہ اعلم- اگر پہلے ہی سے اللہ کی سے اللہ کہا ہے اللہ علیہ بی سے اللہ کہا ہے اللہ علیہ بی سے اللہ کہا ہے اللہ علیہ بیس کیا کہ اس بیس ہوں گئے ہوں ہوں بیان نہ فرماد یں شب بیک عذراب نہیں کرتے - ایساوستوں واران کی مربوری کے اس کے اللہ علیہ بیس کیا کہا ہے اللہ علیہ بیس کی بدری صحابی کو دہ عذا اللہ تعیہ بیس کہا کہ دولیہ بیس کی الدہ بیس کہا ہوں کہا ہے کہ کی بدری صحابی کو دہ عذا اللہ بیس کہارے لئے مال غنیمت تہارے لئے ملل طیب ہے شوت کے گئے جو اور اپنے کام میں لاؤ۔ پہلے کی طب کی علیہ بیس کی علیہ بیس کی گئے۔ میں بیل کی جو بیس کی گئے۔ میرے کے میں جو بیس کی گئے۔ میرے کے مصوبہ بیل کی اور نماز کی جگہ بیاتی تھی ہو بیس کی بیس کی گئے۔ میرے کے کہ بیس کی گئے۔ میرے کے کہ کہ بیات کو کہا ہو کہ کہا ہوں کہ کہ کہ بیس عال کی گئیں جو بیس کی بیس ک

بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کسی ساہ سروالے انسان کے لئے میر ہواغنیمت طال نہیں گائی۔ پس صحابہ نے ان بدری قید یوں
سے فدیدلیا۔ ابوداؤ دیس ہے ہرایک سے چارسو کی رقم بطور تاوان جنگ کے دصول کا گئی۔ پس جمہور علماء کرام کا ذہب یہ ہے کہ امام وقت کو
اختیار ہے کہ اگر چا ہے قیدی کفار کو آل کر دے جیسے کہ بوقر بظہ کے قید یوں کے ساتھ حضور نے کیا۔ اگر چا ہے بدلے کا مال لے کر انہیں چھوٹر
دے جیسے کہ بدری قید یوں کے ساتھ حضور نے کیا یا مسلمان قید یوں کے بدلے چھوڑ دے جیسے کہ حضور علی نے نے قبیلہ سلمہ بن اکوع کی ایک
عورت اور اس کی لڑی کومشرکوں کے پاس جومسلمان قیدی تھی ان کے بدلے میں دیا اور اگر چا ہے انہیں غلام بنا کر دکھے۔ یہی ذہب امام
شافعی کا اور علماء کرام کی ایک جماعت کا ہے۔ گواوروں نے اس کا خلاف بھی کیا ہے۔ یہاں اس کی تفصیل کی جگر نہیں۔

يَايَّهُ الْنَبِيُ قُلُ لِّمَنَ فِي آيَدِيُكُمْ مِّنَ الْاَسْزَى الْاَسْزَى الْاَسْزَى الْاَسْزَى الْاَسْزَى الْاَسْزَى الْالْسُنَى الْاَسْزَى الْاَسْزَى الْاَسْزَى الْاَسْزَى الْاَسْزَى اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ عَلِيْ اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْ اللْهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُعْلِقُولُ اللَّهُ الْمُعْلِقُولُ اللَّهُ الْمُعْلِقُولُ اللَّهُ الْمُعْلِقُولُ اللْمُ الْمُ الْمُعْلِقُولُ اللْمُ الْمُعْلِقُ الْمُعْلِقُولُ اللَّهُ الْمُعْلِقُولُ الْمُعْلِقُولُ اللَّهُ الْمُعْلِقُولُ الْمُعْلَى الْمُعْلِقُ الْمُعْلِقُ الْمُعْلِقُ الْمُعْلِقُ الْمُعْلِقُولُ الْمُعْلِقُولُ الْمُعْلِقُ ا

ا بنی اپنیا آتھ تلے کے قیدیوں سے کہدو کہ اگر اللہ تعالیٰ تنہارے دلوں میں نیک بنتی ویکھے گاتو جو کہجتم سے لیا گیا ہے اس سے بہتر تنہیں و سے گا اور پھر کناہ بھی معاف فر مائے گا - اللہ بخشنے والا مہربان ہے ہی کر چکے ہیں - آخراس نے معاف فر مائے گا - اللہ بخشنے والا مہربان ہے ہی کر چکے ہیں - آخراس نے اسلام کی اللہ میں کرفیار کرادیا - اللہ علم والا حکمت والا ہے ۞

فدریہ طے ہوگیا: ﴿ ہُمْ ہُمْ (آیت: ۷-۱۷) برروالے دن آپ نے فر مایا تھا کہ جھے یقینا معلوم ہے کہ بعض بنو ہاشم وغیرہ زبردتی اس لڑائی میں نکالے سے ہیں۔ انہیں ہم سے لڑائی کرنے کی خواہش نیسی ۔ پس بنو ہاشم کوئل نہ کرنا – ابوالیٹر کی بن ہشام کو بھی قبل نہ کیا جائے – عباس بن عبد المطلب کو بھی قبل نہ کیا جائے – اس بن عبد المطلب کو بھی قبل نہ کیا جائے استدان لوگوں نے اپنے ساتھ تھینچا ہے۔ اس پر ابوحذیف بن بنتہ نے کہا کہ کیا ہم اپنی بن عبد الموات بھی بادن خواستدان لوگوں نے اپنے ساتھ تھینچا ہے۔ اس پر ابوحذیف بن بنتہ نے کہا کہ کیا ہم اپنی اس کی گردن باپ وادوں کو اپنے بچوں کو اپنے کہا کہ کیا ہم اپنی گردن باپ وادوں کو اپنے بچوں کو اور اپنے کئے قبیلے کو توقت کر میں اور عباس کو چھوڑ دیں؟ واللہ اللہ اللہ کو بھی اس کی گردن ماروں گا۔ جب یہ بات رسول اللہ اللہ کو بھی تو آپ نے فر مایا 'اے ابوحف سے کی یہ یادفر مایا - حصرت عمر نے فر مایا 'یا رسول اللہ جھے اور وادوں کو استدان کی میں ابوحذیف کی دون اٹر ادوں ۔ واللہ وہ تو منافق ہوگیا – حصرت ابوحذیف رائے ہیں واللہ جھے اسے اس اس کی کوئی آئے تیں واللہ جھے اور وہ یہ بی اس سے بھی تک ڈرہی رہا ہوں 'ہیں تو اس دن چین یا وک گا جس دن اس کا کفارہ ہوجائے اور وہ یہ کہ میں راہ دی میں شہید کر دیا جاؤں ۔

چنانچہ جنگ بمامہ میں آپ شہید ہوئے۔ رضی اللہ عنہ ورضاء۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں' جس دن بدری قیدی گرفتار ہو کر آئے' رسول اللہ علی کواس رات نیند نہ آئی۔ صحابہؓ نے سب پوچھاتو آپ نے فر مایا' میرے چچا کی آہ و بکا کی آواز میرے کانوں میں ال قید یوں میں ہے آر بی ہے۔ صحابہؓ نے اس دفت ان کی قید کھول دی۔ تب آپ کونیند آئی۔ انہیں ایک انصاری صحابیؓ نے گرفتار کیا تھا۔ یہ بہت مالدار تھے۔ انہوں نے سواو قیہ سونا اپنے فدیے میں دیا۔ بعض انصار یوں نے سرکار نبوت میں گڑ ارش بھی کی کہ ہم چاہتے ہیں' اپنے بھانچ عباس کو بغیر

کوئی زرفدیہ لئے آ زاد کردیں کیکن مساوات کے علم بروار تالگ نے فرمایا ایک چونی بھی کم نہ لینا۔ پورا فدیدلو- قریش نے فدیے کی رقیس دے کراینے آ دمیوں کو بھیجا تھا۔ ہرایک نے اپنے اپنے قیدی کی من مانی رقم وصول کی-عباس رضی الله عند نے کہا بھی کداے الله کے رسول عظافة مین تومسلمان بی تفا-آپ نے فرمایا مجھے تہارے اسلام کاعلم ہے۔ اگر بیتہارا قول سیح ہے تو الله تہمیں اس کا بدلددے گالیکن چونکه احکام ظاہر پر ہیں' اس لئے آپ اپنا فد میراوا کیجئے بلکہ اپنے دونوں بھنیجوں کا بھی - نوفل بن حارث بن عبدالمطلب کا اور قبل بن ابی طالب بن عبدالمطلب کا اورایئے حلیف عتبہ بن عمرو کا جو بنوحارث بن فہر کے قبیلے سے ہے'انہوں نے کہا کہ یارسول اللہ ممبرے یاس تو اتنا مال نہیں - آپ نے فر مایا وہ مال کہاں گیا جوتم نے اورام الفضل نے زمین میں دفنایا ہے اورتم نے کہا ہے کہا گرمیں اپنے اس سفر میں کا میاب ر ہاتو یہ مال بنوالفصنل اورعبداللہ اورتھم کا ہے؟ اب تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی زبان سے بے ساختہ نکل گیا کہ واللہ میراعلم ہے کہ آپ اللہ تعالی کے سیچے رسول ہیں۔اس مال کو بجز میرے اور ام الفضل کے کوئی نہیں جانتا۔ اچھا یوں کیجئے میرے پاس سے ہیں اوقیہ سونا آپ کے <u>۔ کشکر</u>یوں کو ملا ہے۔ اس کومیرا زرفد میں مجھولیا جائے۔ آپ نے فرمایا ہرگزنہیں وہ مال تو ہمیں اللہ نے اپنے فضل سے دلوا ہی دیا۔ چنانچہ اب آ پ نے اپنا اورا پنے وونو س بھتیجوں کا اورا پنے حکیف کا فدیدا پنے یاس سے ادا کیا -اس بارے میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے بیآ یت اتاری کہ اگرتم میں بھلائی ہے تواللہ اس سے بہتر بدلدد ہے گا-حضرت عبال کابیان ہے کہ اللہ کا بیفر مان بورا ہوااوران بیس اوقیہ کے بدلے مجھے اسلام میں اللہ نے بیس غلام دلوائے جوسب کے سب مالدار تھے۔ساتھ ہی مجھے اللہ عز وجل کی مغفرت کی بھی امید ہے۔ آپ فرماتے ہیں میرے بارے میں بیآیت نازل ہوئی ہے۔ میں نے اپنے اسلام کی خبر حضور کودی اور کہا کہ میرے بیں اوقیہ کا بدلہ مجھے دلوائے جومجھ سے لئے گئے میں - آپ نے انکار کیا - الحمد بقد کہ اللہ تبارک و تعالی نے اور آپ کے ساتھیوں نے حضور سے کہا تھا کہ ہم تو آپ کی وحی پر ایمان لا چکے ہیں آپ کی رسالت کے گواہ ہیں ہم اپنی قوم میں آپ کی خیرخواہی کرتے رہاس پر بیآیت اٹری کہ الله دلوں کے حال سے واقف ہے-جس کے دل میں نیکی ہوگی اس سے جولیا گیا ہے اس سے بہت زیادہ دے دیا جائے گا اور پھرا گلاشرک بھی معاف کر دیا جائے گا- فرماتے ہیں کہ ساری دنیامل جانے سے بھی زیادہ خوشی مجھے اس آیت کے نازل ہونے سے ہوئی ہے۔ مجھ سے جولیا گیا واللہ اس سے سوجھے زیادہ مجھے ملا-اور مجھےامیدہے کہ میرے گناہ بھی دھل گئے۔ ندکورہے کہ جب بحرین کاخزانہ سر کاررسالت مآب میں پہنچا' وہ اسی ہزار کا تھا۔ آپ نماز ظہر کے لیے وضوکر چکے تھے۔ آپ نے ہرا یک شکایت کرنے والے کی اور ہرایک سوال کرنے والے کی دادری کی اور نمازے پہلے ہی ساراخزاند راه الترجس لثاويا -

حضرت عباس کو تھم دیا کہ لے اس میں سے لے اور گھڑ کی با ندھ کرلے جاؤ۔ پس بدان کے لیے بہت بہتر تھا اور اللہ تعالی گناہ بھی معاف فرمائے گا۔ بیٹرزاندائن الحضر می نے بھیجا تھا۔ اتنا مال حضور کے پاس اس سے پہلے یا اس کے بعد بھی نہیں آیا۔ سب کا سب بور بول پر پھیلا دیا گیا اور نماز کی اذان ہوئی۔ آپ نشریف لائے اور مال کے پاس کھڑ ہے ہوگئے۔ مسجد کے نماز کی بھی آگے۔ پھر حضور نے ہرا کیک و دینا شروع کیا۔ نہوا س ون ناپ تول تھی اور نہ کتی اور شارتھا کی بیل جوآیا وہ لے گیا اور دل کھول کرلے گیا۔ حضرت عباس نے تواپی چا در میس کھڑی باندھ لی کیکن اٹھا نہ سکے تو حضور سے عرض کی یا رسول اللہ ذرا اونچا کرد جسے ۔ آپ کو بے ساختہ بنسی آگئی اتنی کہ دانت جہلنے گے۔ کھڑی کی دانت جہلنے گئے۔ میں ان شاء اللہ تو ایوری ہوتی دکھا دی اور دوسر اوعدہ خرمایا کچھ کم کردو جینا اٹھے اتنا ہی لو ۔ جن نچر کچھ کم کیا اور یہ کہتے ہوئے چا کہ دلٹد اللہ تعالی نے ایک بات تو پوری ہوتی دکھا دی اور دوسر اوعدہ بھی ان شاء اللہ پورا ہوکر ہی رہے گا۔ اس سے بہتر ہے جو ہم سے لیا گیا۔ حضور ٹر ابر اس مال کو تشیم فرماتے رہے یہاں تک کہ اس میں سے بھی ان شاء اللہ پورا ہوکر ہی رہے گا۔ اس سے بہتر ہے جو ہم سے لیا گیا۔ حضور ٹر ابر اس مال کو تشیم فرماتے رہے یہاں تک کہ اس میں سے بھی ان شاء اللہ پورا ہوکر ہی رہے گا۔ اس سے بہتر ہے جو ہم سے لیا گیا۔ حضور ٹر ابر اس مال کو تشیم فرماتے رہے یہاں تک کہ اس میں سے بھی ان شاء اللہ پورا ہوکر ہی رہے گا۔ اس سے بہتر ہے جو ہم سے لیا گیا۔ حضور ٹر ابر اس مال کو تشیم فرماتے رہے یہاں تک کہ اس میں سے بھر سے بھوں کو بھوں کہ کہ اس میں سے لیا گیا۔ حضور ٹر ابر اس مال کو تسمور کی بھوں کیا کہ کہ اس میں سے لیا گیا۔ حضور ٹر ابر اس مال کو تھی دی سے لیا گیا۔ حضور ٹر ابر اس مال کو تھوں کو بھوں کو بھوں کی کو بھوں کو بھوں کی کہ کہ کی کہ کو بھوں کی کے اس سے بھوں کو بھوں کی کو بھوں کو بھوں کی کو بھوں کو بھوں کی کو بھوں کو بھوں کو بھوں کی کو بھوں کو بھوں کو بھوں کی کو بھوں کی بھوں کو بھوں کو بھوں کو بھوں کو بھوں کو بھوں کو بھوں کی کو بھوں کو بھوں کو بھوں کی کو بھوں کی کو بھوں کو بھوں کی کو بھوں کو بھوں کی کو بھوں کو بھوں کو بھوں کے بھوں کیا کو بھوں کو بھوں کو بھوں کی کو بھوں کی کو بھوں کو بھوں کی کو بھوں کو بھوں کو بھوں کو بھوں کو بھوں کی کو بھوں کو بھوں کی کو بھوں کو بھوں

ایک پائی بھی نہ نجی۔ آپ نے اپنی اہل کواس میں سے پھوٹی کوڑی بھی نہ دی۔ پھر نماز کے لیے آگے بڑھے اور نماز پڑھائی۔ دوسری صدیث حضور کے پاس بحرین سے مال آیا اتنا کہ اس سے پہلے یااس کے بعدا تنامال بھی نہیں آیا۔ تھم دیا کہ مجد میں پھیلا دو۔ پھر نماز کے لیے آئے۔ کسی کی طرف النقات نہ کیا۔ نماز پڑھا کر بیٹھ گئے۔ پھر تو جے دیکھتے اسے دیتے۔ اتنے میں حضرت عباس آگے اور کہنے گئے یا رسول اللہ ' مجھے دلوا ہے۔ میں نے اپنااور مقبل کا فدید دیا ہے۔ آپ نے فرمایا اپنے ہاتھ سے لیو۔ انہوں نے چا در میں گھڑی باندھی لیکن وزنی ہونے کے باعث اٹھانہ سے تو کہایارسول اللہ گئی کو تھم دیجئے کہ وہ میرے کا ندھے پر چڑھادے۔ آپ نے فرمایا میں تو کسی نہیں کہنا کہنا چھا آپ ہی اٹھوا دیجئے۔ آپ نے اس کا بھی اٹکار کیا۔ اب تو بادل نخواستداس میں سے پچھم کرنا پڑا۔ پھراٹھا کر کندھے پر رکھ کر چیا دیے۔ ان کے اس لاچکی وجہ سے حضور گی نگا ہیں 'جب تک بی آپ کی نگاہ سے او جھل نہ ہوگئے انہی پر دہیں۔

پس جب کل مال بان بھے ایک کوڑی بھی باتی نہ پی تب آپ وہاں سے اسٹے۔امام بخاری نے تعلیقاً جزم کے صیغہ کے ساتھ وارد

حل ہے۔ اگر بیلوگ خیانت کرنا چاہیں گے تو بیکوئی نئی بات نہیں اس سے پہلے وہ اللہ کی خیانت بھی کر بھی ہیں۔ تو ان سے بیہ ممکن ہے کہ

اب جو ظاہر کریں اس کے خلاف اپ دل میں رکھیں۔ اس سے تو نہ گھرا جیسے اللہ تعالی نے اس وقت ان کو تیرے قابو میں کر دیا ہے ایسے ہی وہ

ہمیشہ قادر ہے۔ اللہ کا کوئی کا معلم وحکمت سے خالی نہیں۔ ان کے اور تمام مخلوق کے ساتھ جو وہ کرتا ہے اپنے از لی ابدی پورے علم اور کامل

حکمت کے ساتھ۔ حضرت قاد ہ کہتے ہیں 'یہ آ یت عبداللہ بن سعد بن الی سرح کا تب کے بارے میں انری ہے جو کہ مرتہ ہو کر مشرکوں میں جا

ملا تھا۔ عطا خراسانی کا قول ہے کہ حضرت عباس اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں انری ہے جبکہ انہوں نے کہا تھا کہ ہم آپ کی خیرخواہی

کرتے رہیں گے۔ سدی نے اسے عام اور سب کوشامل کہی۔ یہی ٹھیک بھی ہے واللہ اعلم۔

اِنَّ الَّذِيْنَ الْمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجْهَدُوْا بِالْمُوالِهِمْ وَانْفُسِهِمْ وَانْفُسِهِمْ فَلْ اللّهِ وَالَّذِيْنَ الْوَوْا وَنْصَرُوْا الْوَلَاكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَا اللّهِ وَالَّذِيْنَ الْوَوْا وَنْصَرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ وَلَا يَتِهِمْ مِنْ شَيْءً مَنْ وَلَا يَتِهِمُ وَقِنْ اللّهُ مِنْ وَلَا يَتُهُمُ وَاللّهُ مِنَا لَكُمْ وَاللّهُ مِمَا تَعْمَلُونَ النّصَارُ اللّهُ مِمَا تَعْمَلُونَ النّصَارُ اللّهُ مِمَا تَعْمَلُونَ وَاللّهُ مِمَا تَعْمَلُونَ وَاللّهُ مِمَا تَعْمَلُونَ وَمِيْنَهُمْ وَبِيْنَهُمْ وِيْنَاقُ وَاللّهُ مِمَا تَعْمَلُونَ وَاللّهُ مِمَا تَعْمَلُونَ وَمِيْنَهُمْ وَيْنَاقُ وَاللّهُ مِمَا تَعْمَلُونَ وَمِيْنَاقُ وَاللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ وَلَا لَا اللّهُ مِنْ اللّهُ مُمْ وَلِينَاقُ وَاللّهُ وَاللّهُ مِنْ اللّهُ وَمُولُ وَاللّهُ مُعْمِلًا وَاللّهُ وَلَا لَا مُعْمَلُونَ وَاللّهُ مُنْ وَلَاللّهُ مُعْلِي وَلَا لَا مُعْمَلُونَ وَلَا لَا مُعْلِي فَا فَعْمِ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ وَلَا لَا مُعْمَلُونَ وَاللّهُ وَلَا لَا مُعْلِي اللْفُولُ مِنْ اللّهُ وَلَا لَا مِنْ اللّهُ وَلَا لَا اللّهُ مِنْ اللّهُ اللّهُ اللّهُ وَلَا لَا مُعْلِمُ وَلَا لَا اللّهُ اللّهُ الْمُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ المُلّمُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ ال

جولوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اپنے مالوں اور جانوں ہے راہ اللہ میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے ان کوجگہ دی اور مدد کی نیسب آپس میں ایک ووسرے کے رفتی ہیں اور جو ایمان تو لائے ہیں لیکن ہجرت نہیں کی تمہارے لئے ان کی کچھ بھی رفاقت نہیں جب تک کہ وہ ہجرت نہ کریں ہاں اگر وہ تم ہے دین کے بارے میں مدوطلب کریں تو تم پر مدد کرناضروری ہے مواللہ خوب دیکھا ہے 0

مجاہدین بدر کی شان: ﴿ ﴿ آیت: ۲۲) مسلمانوں کی تتمیں بیان ہورہی ہیں۔ ایک تو مہا جرجنہوں نے اللہ کے نام پروطن ترک کیا۔ اپنے گھر اور' مال' تجارت' کنبہ قبیلہ' دوست احباب چھوڑ کے اللہ کے دین پر قائم رہنے کے لیے نہ جان کو جان سمجھانہ مال کو مال- دوسرے انسار مدنی جنہوں نے ان مہاجروں کواپنے ہاں تھہرایا۔ اپنے مالوں میں ان کا حصد لگا ویا ان کے ساتھ کل کران کے دشمنوں سے لڑائی گی۔ یہ سب آپس میں ایک ہی ہیں۔ اس لیے رسول اللہ علیہ نے ان میں بھائی چارہ کراویا۔ ایک انساری اور ایک مہاجر کو بھائی بھائی بنا دیا۔ یہ بھائی بندی قرابت واری سے بھی مقد تھی آئیک دوسرے کا وارث بنا تھا آخر میں بیمنوخ ہوگی۔ حضور فرماتے ہیں مہاجر میں اور انسارایک دوسرے کے ولی ہیں دوسرے کے والی وارث ہیں اور فرق مکہ کے بعد کے آزاد کردہ سلمان لوگ قریش اور بھی بہت کی آئیں میں ایک دوسرے کے ولی ہیں فرا سے فول السبفو کُون اور آفراد شرہ ثقیف آپس میں ایک دوسرے کے ولی ہیں الکہ وَ اُسٹبفو کُون اللہ وَ اُسٹبفو کُن اللہ وَ اُسٹبفو کُن کے اللہ وَ السبفو کُن کی بہت کی آئیں میں ایک دوسرے کے ولی ہیں الکہ وَ اُسٹبفو کُن اللہ وَ اُسٹبفو کُن کے اور آیت میں ہے لَقَدُ تَّابَ اللّٰهُ عَلَی اللّٰہ عَلَی اللّٰہ عَلَی کی بہت کی آپ کی اجاع نہ چھوڑی۔ اور آیت میں ہے لَفَدُ تَّابَ اللّٰہُ عَلَی اللّٰبِ کِی بِر اور ان مہاجرین وانسار پر اللہ تعالی اور اس کے اور آیت میں ہے لَفَدُ تَّابَ اللّٰہُ عَلَی اللّٰبِ کِی بِر اور ان مہاجرین وانسار پر اللہ تعالی وار کے جوابے مالوں سے اور اپن میں اور جنہوں نے اُس کو جیوں کے اور جنہوں نے اور اپن میں جو جو رہ کی کی جو گئی ہوں میں۔ اور آئی کی اجاع نہ جوالہ میں کہ وادر کے مہاجرین کودی میں اگھ ہو ہے ہیں 'بیں کھو میں کہ اس پر اتفاق ہے۔ مند بر ار میں ہے اس کے مہاجر انسار پر مقدم ہیں۔ علیہ علیہ کا اس پر اتفاق ہے۔ مند بر ار میں ہے اس کے ان کی حد میں اور اس کے اس کے مہاجری انسار پر مقدم ہیں۔ علیہ کا اس پر اتفاق ہے۔ مند بر ار میں ہو اس کے ان کو جہرت اور اس میں اس کے اس کے اس کے اس کے مہاجر انسار پر مقدم ہیں۔ علیہ کا اس پر اتفاق ہے۔ مند بر ار میں ہو اس کے ان کو جو میں اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے میں اس کے اس کے اس کے اس کے میں اس کے اس کے اس کے اس کے میں اس کہ ہو کے ہیں۔ علیہ کی سے کہ میں کو اس کے میں کہ کہ کو اس کے اس کے میں کہ کہ کو کہ ہو کے کہ ان کے میں کو کی کے میں کے میں کہ کو کی کی کو کُن کی کی کو کُن کی کی کُن کے کہ کی کہ کو کے کہ کہ کو کے کو کہ کو کُن کو کہ کہ کہ کہ کو کے کہ کی کے کہ کو کے کہ کو کے کہ ک

پھر فرما تا ہے جوابیان لائے لیکن انہوں نے ترک وطن نہیں کیا' انہیں ان کی رفاقت حاصل نہیں۔ یہ ومنوں کی تیسر می قتم ہے جواپی علی کھر فرما تا ہے جواپی تھے۔ ان کا مال غیمت میں کوئی حصہ نہ تھا نہ تھی میں۔ ہاں کی لڑائی میں حصہ لیں تو اور بات ہے۔ مندا تھر میں ہے کہ حضور جب کی کوکسی فوجی و سے کا سپہ سالار بنا کر تھیج تو اسے تھے۔ فرماتے کہ دیکھوا ہے دل میں اللہ کا ڈررکھنا' مسلما نوں کے ساتھ ہمیشہ خیر خواہا نہ برتا و رکھنا۔ جاواللہ کا نام لے کر اللہ کی راہ میں جہاد کرو-اللہ کے ساتھ کفر کرنے والوں کے ساتھ لؤ وائیے و تمن مشرکوں کے ساسمے تین خواہا نہ برتا و رکھنا۔ جاواللہ کا نام کے کراللہ کی راہ میں جہاد کرو-اللہ کے ساتھ کفر کرنے والوں کے ساتھ لؤ وائی ہے دکری جاوا ور بات ہے دو تھی وہ منظور کرلیں' ان کوافقیار ہے۔ ان ہے کہو کہ اسلام قبول کرلیں۔ اگر مان لیں تو پھران سے رک جاوا ور ان کا اسلام قبول کر لواور انہیں کہو کہ کفرستان چھوڑ دو۔ مہاجرین کے شہروں کو چلے جائیں۔ تو جوجن مہاجرین کے جین' ان کے بھی قائم ہو جائیں گا اور جومہاجرین پر ہے ان پر بھی ہوگا۔ ورنہ بید دیہات کے ادر مسلمانوں کی طرح ہوں گے۔ ایمان کے احکام ان پر جاری رہیں گئی تو انہیں کہو کہ جزید دیں۔ اگریتے تو کوئی معرکہ مرکریں۔ بین میں تو انہیں کہو کہ جزید دیں۔ اگریتے تو کل کی تو میان میں اور کوئی معرکہ مرکزیں۔ بین ہیں تو انہیں کوئی دیں۔ اگریتے تو کر لیں تو تم لؤ ان کی ہو تھر وار بات ہے کہو وہ کی فوج میں شرحت کے مال میں ان کوئی وقت تم سے مدد کی مدد کے بھرو سے پر اندی نھرت طلب کر کے ان سے جہاد کرو۔ جود یہاتی مسلمان و ہیں تھے میں شرحت نہیں کئی یہ گرکس یہ تو تو تو تم سے مدد کی خواہش کرین وشت تم سے مدن و تو تر میں۔ اگریتے مقالے بھر تو تر کی مقالے بھر تو تو تر ہیں۔ کہوں کہوں کوئی ایسا قبیلہ ہو کہان میں اور تم میں ملک کی مواہد و تو جہوں کوئی ایسا قبیلہ ہو کہان میں اور تم میں ملک کی مواہد و تو جہوں کوئی ایسا قبیلہ ہو کہان میں اور تو ب

وَالَّذِيْنَ كُفَرُوا بِعَضْهُمْ اَوْلِيَا ۚ بَعْضُ الْآتَفَعَاوُهُ تَكُنَ وَالَّذِيْنَ فَعَاوُهُ تَكُنَ وَالْآرَضِ وَفَسَادٌ كَبِيْرُ

کا فرآ پس میں ایک دوسرے کے دفیق بین اگرتم نے ایسانہ کیا تو ملک میں فتنہ ہوگا اور زبردست فساد ہوجائے گا 🔿

وَالَّذِيْنَ الْمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجْهَدُوا فِي سَبِيلِ اللهِ وَالَّذِيْنَ الْوَوْا وَنَصَرُوْا وَهَاجَرُوا وَجْهَدُوا فِي سَبِيلِ اللهِ وَالَّذِيْنَ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا لَهُمْ مَّغُورَةً وَوَالَّذِيْنَ الْمُثُولُ مِنْ بَعْدُ وَهَاجَرُوا وَجْهَدُوا وَرَقَ كُرِيْكُ وَالْإِلْكَ مِنْكُمْ وَالْوَلُوا الْاَرْجَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلِلْ بِبَعْضِ مَعَكُمْ فَاوُلِلْكَ مِنْكُمْ وَاوْلُوا الْاَرْجَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلِلْ بِبَعْضِ فَي كُلِّ شَيْعًا مِنْكُمْ اللهُ إِنَّ الله بِكُلِّ شَيْعًا عَلِيمًا فَي اللهُ إِنَّ الله بِكُلِّ شَيْعًا عَلِيمًا فَي اللهُ إِنَّ الله بِكُلِّ شَيْعًا عَلِيمًا فَي اللهُ إِنَّ اللهَ بِكُلِّ شَيْعًا عَلِيمًا فَي اللهُ إِنَّ اللهَ بِكُلِّ شَيْعًا عَلِيمًا فَي اللهُ إِنَّ اللهُ بِكُلِّ شَيْعًا عَلِيمًا فَي اللهُ إِنَّ اللهُ إِنَّ اللهُ يَكُلِّ شَيْعًا عَلِيمًا فَي اللهُ إِنَّ اللهُ إِنَّ اللهُ إِنَّ اللهُ إِنَّ اللهُ إِنَّ اللهُ إِنْ اللهُ

جولوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور جہاد کیا راہ اللہ میں اور جنہوں نے جگہ دی اور مدد پہنچائی' یمی لوگ سپے مومن ہیں۔ ان کے لئے بخشش ہے اور عزت کی روزی 🔾 اور جولوگ اس کے بعد ایمان لائے اور ہجرت کی اور تمہارے ساتھ ہوکر جہاد کیا' پس بیلوگ بھی تم میں سے ہی ہیں اور شنتے ناتے والے ان میں سے بعض بعض سے زیادہ فزد کیک ہیں اللہ کے تھم میں' بیٹک اللہ تعالیٰ ہر چیز کا جاننے والا ہے 🔾

مہاجر اور انصار میں وحدت: ﴿ ﴿ آیت: ۲۵ – ۷۵) مومنوں کا دنیوی علم ذکر فرما کراب آخرت کا حال بیان فرمار ہاہے۔ ان کے ایمان کی سچائی ظاہر کر رہاہے جیسے کہ سورت کے شروع میں بیان ہواہے۔ انہیں بخشش ملے گی ان کے گناہ معاف ہوں گے۔ انہیں عزت کی پاک روزی ملے گی جو برکت والی نہیشگی والی طیب وطاہر ہوگی فتم تم کی لذیذ عمدہ اور نہ ختم ہونے والی ہوگی۔ ان کی اتباع کرنے والے ایمان

بي ا



وعمل صالح میں ان کاساتھ دینے والے آخرت میں بھی درجوں میں ان کے ساتھ ہی ہوں گے۔ وَ السَّبقُونَ الْاَوَّ لُونَ اور وَ الَّذِيْنَ جَآءُ وُ مِنُ بَعُلِهِمُ میں ہے۔ متفق علیہ بلکہ متواتر حدیث میں ہے کہ انسان اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہے۔ دوسری حدیث میں ہے، جوکسی قوم ہے محبت رکھے'وہ ان میں ہے ہی ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ اس کا حشر بھی انہی کے ساتھ ہوگا-منداحمد کی حدیث گذر چکی ہے کہ مہاجروانصار آپس میں ایک دوسرے کے ولی ہیں ُفتح مکہ کے بعد مسلمان قریثی اور ثقیف کے آزاد شدہ آپس میں ایک ہیں قیامت تک پیسب آپس میں ولی ہیں۔ پھراولوالا رحام کابیان ہوا۔ یہاں ان سے مرادو ہی قرابت دارنہیں جوعلاء فرائض کے نز دیک اس نام سے یا د کیے جاتے ہیں بعنی جن کا کوئی حصہ مقرر نہ ہوا در جوعصبہ بھی نہ ہوں جیسے خالۂ ماموں' چھو بھی نواسیاں' بھانج بھا نجیاں دغیرہ-بعض کا یہی خیال ہے۔ آیت سے جحت پکڑتے ہیں اور اسے اس بارے میں صراحت والی بتاتے ہیں۔ مینہیں بلکہ حق یہ ہے کہ یہ آیت عام ہے۔ تمام قرابت داروں کوشامل ہے جیسے کہ ابن عباس عجابہ عکرمہ حسن قادہ وغیرہ کہتے ہیں کہ یہ ناسخ ہے۔ آپس کی قسموں پر وارث بننے کی اور بھائی چارے پروارث بننے کی جو پہلے دستورتھا۔ پس بیعلاء فرائض کے ذوی الارحام کوشامل ہوگی خاص نام کےساتھ۔ اور جوانہیں وار شنہیں بناتے ان کے پاس کی دلیلیں ہیں-سب سے قوی بیر حدیث ہے کہ اللہ نے ہرحق دارکواس کاحق دلوادیا ہے پس کسی وارث

کے لیے کوئی وصیت نہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اگریہ بھی حقدار ہوتے توان کے بھی حصے مقرر ہوجاتے۔ جب پنہیں تو وہ بھی نہیں۔ واللہ اعلم۔ الحمد للدسورہ انفال کی تفسیر ختم ہوئی – اللہ پر ہمارا بھروسہ ہے۔ وہی ہمیں کافی ہےاوروہی بہترین کارسا زہے–

يورة التوبيا بَرَآءَةٌ مِنَ اللهِ وَرَسُولِهُ الحِي الَّذِينَ عُهَدُتُّ مُرِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ٥ فَسِيْحُوا فِي الْأَرْضِ آرْبَعَةَ آشْهُ رِقَ اعْلَمُو اَنَّكُمْ غَيْرُمُعْجِزِي اللهِ وَآتَ اللهَ مُنْعِزِي الْكَفِرِينَ٥

القداوراس کے رسول کی بیزاری کا اعلان ہےان مشرکوں کے بارے میں جن ہےتم نے عہدو پیان کیا تھا 🔿 پس اےمشرکوتم ملک میں چار مبینے تک تو چل چراد-جان لوكتم الله كوعاجز كرنے والے نبيس مواوريي على يا در ب كدالله كافرول كورسواكرنے والا ب O

(آیت:۱-۲) یہ سورت سب سے آخر میں رسول اللہ علیہ پر اتری ہے۔ بخاری شریف میں ہے کہ سب سے آخر آیت يَسُتَفُتُونَكَ الْخُ الرى اورسب سے آخرى سورت سوره براة الرى ہے-اس كے شروع ميں بىم اللدند بونے كى وجديہ ہے كم صحابة ف امیرالموشین حضرت عثمان بن عفان رضی الله عنه کی اقتد اکر کے اسے قرآن میں نہیں لکھاتھا۔ تر مذی شریف میں ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے حضرت عثمان سے یو چھا کہ آخر کیا وجہ ہے آپ نے سورہ انفال کو جومثانی میں سے ہے اور سورہ برا قاکو جومٹین میں سے ہے ملادیا اور ان کے درمیان بسم الله الرحمٰن الرحیم نہیں کھی اور پہلے کی سات کمبی سورتوں میں انہیں رکھا؟ آپ نے جواب دیا کہ بسااوقات حضور رسول الله ﷺ پر ا کے ساتھ کی سورتیں اترتی تھیں۔ جب آیت اترتی آپ وحی کے لکھنے والول میں سے کسی کو بلا کر فرمادیتے کہ اس آیت کوفلال سورت میں لکھ دوجس میں بیربیذ کر ہے۔سورہ انفال مدینہ شریف میں سب سے پہلے نازل ہو کی تھی اورسورہ براۃ سب سے آخر میں اتری تھی- بیانات دونوں کے ملتے تھے۔ مجھے ڈرلگا کہ کہیں یہ بھی ای میں سے نہ ہو-حضور ﷺ کا انقال ہو گیا اور آپ نے ہم سے نہیں فر مایا کہ بیاس میں سے

ہے۔اس کئے میں نے دونوں سورتیں متصل کھیں اوران کے درمیان بسم اللہ الرحمٰن الرحیمٰ ہیں کھی اورسات پہلی کمی سورتوں میں انہیں رکھا۔ اس سورت کا ابتدائی حصه اس وقت اتر اجب آپ غزوہ تبوک ہے واپس آ رہے تھے۔ حج کا زمانہ تھا۔مشرکین اپنی عادت کے مطابق حج میں آ کر بیت الله شریف کا طواف نظے ہوکر کیا کرتے تھے۔آپ نے ان میں خلا ملا ہونا نا پیند فر ما کر حضرت ابو بکر صدیق رضی الله عنہ کو حج کا امام بنا کراس سال مکه شریف روانه فرمایا که مسلمانو ل کواحکام حج سکھائیں اور مشرکوں میں اعلان کردیں کیدہ آئندہ سال ہے حج کونیآئیں اور

سورہ براۃ کا بھی عام لوگوں میں اعلان کردیں۔ آپ کے پیچیے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا کہ آپ کا پیغام بحثیت آپ کی نزدیکی قرابت داری کے آپ بھی پہنچادیں جیسے کداس کا تفصیلی بیان آر ہاہے-ان شاءاللہ-پس فرمان ہے کہ یہ بے بعلق ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہے۔ بعض تو کہتے ہیں بیاعلان اس عہد و پیان کے متعلق ہے جن سے كوئى وقت معين نه تھايا جن سے عهد جار ماہ سے كم كا تھالىكن جن كالمباعهد تھا- وہ بدستور باتى رہا- جيسے فرمان ہے كه فَأَتِهُوۤ اللَّهِمُ عَهُدَهُمُ إلى مُدَّتِهِمُ ال كي مرت يوري مون تكتم ال سان كاعبد نبعاؤ - حديث شريف ميل بهي م كرآب فرمايا ، م سعجن کا عہد و پیان ہے'ہم اس پرمقررہ وقت تک پابندی سے قائم ہیں۔گواس بارے میں اوراقوال بھی ہیں کین سب سے اچھااور سب سے قوی

قول یہی ہے۔ ابن عباسٌ فرماتے ہیں کہ جن لوگوں سے عہد ہو چکاتھا'ان کے لئے چار ماہ کی حد بندی اللہ تعالیٰ نے مقرر کی اور جن سے عہد نہ

تھا'ان کے لئے حرمت والے مہینوں کے گذر جانے کی حد بندی مقرر کر دی یعنی دس ذی الحجہ سے محرم ختم تک پچپاس دن-اس مدت کے بعد حضور کوان سے جنگ کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے جب تک وہ اسلام قبول نہ کرلیں اور جن سے عہد ہے وہ دس ذی المجہ کے اعلان کے دن سے لے کربیں رہے الاخرتک اپنی تیاری کرلیں۔ پھراگر جا ہیں مقابلے پر آجا کیں۔ بیدوا قصہ سندہ ھا ہے۔ آپ نے حضرت ابو بکر

رضی الله عنه کوامیر حج مقرر کر کے بھیجا تھا اور حضرت علیؓ کوئیس یا چالیس آیئیں قر آن کی اس سورت کی دے کر بھیجا کہ آپ چار ماہ کی مدت کا اعلان کردیں۔ آپ نے اُن کے ڈیروں میں گھروں میں منزلوں میں جاجا کریہ آپتیں انہیں سنادیں اور ساتھ ہی سرکار نبوت کا پیچم بھی سنادیا

كەاس سال كے بعد جے كے لئے كوئى مشرك ندآئ وربيت الله شريف كاطواف كوئى نگافتن ندكرے - قبيلة خزاع ، قبلد مدلج اور دوسرے سب قبائل کے لئے بھی یہی اعلان تھا۔ تبوک ہے آ کر آپ نے حج کا ارادہ کیا تھالیکن مشرکوں کا وہاں آ نااوران کا ننگے ہوکروہاں کا طواف کرنا آپ کو نالپندتھا-اس لئے حج نہ کیااوراس سال حضرت ابو بکر اور حضرت علیؓ کو بھیجا-انہوں نے ذی المجاز کے بازاروں میں اور ہرگلی

کو پے اور ہر ہر پڑاؤ اورمیدان میں اعلان کیا کہ چارمہینے تک کی تو شرک اورمشرک کومہلت ہے۔اس کے بعد ہماری اسلامی تلواریں اپناجو ہر دکھا کیں گی۔ ہیں دن ذی الحجہ کے محرم پوراصفر پورا اور رہے الاول۔ پورااور دس دن رہے الاخر کے۔ زہری کہتے ہیں شوال محرم تک کی ڈھیل تھی لكن يةول غريب إور تجه على بالاترب كريم بنجن سے بہلے بى مت ثارى كيے بوعتى ہے؟

وَآذَاكُ مِنَ اللهِ وَرَسُولِهُ إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْمُ إَنَّ اللَّهَ بَرِينَ ﴾ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ، وَرَسُولُهُ ۚ فَإِنْ ثُبُتُمُ فَهُوَ ضَيْرً لَّكُمْ وَإِنْ تَوَلِّيَتُمُ فَاعُلَمُوْ التَّكُمُ عَنِي مُعَجِرِي اللهِ وَبَشِّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِعَذَابِ ٱلِيُمِنِّ

اللداوراس کے رسول کی طرف سے لوگوں کو بڑے تج کے دن صاف اطلاع ہے کہ اللہ مشرکوں سے بیزار ہے ادراس کا رسول بھی – اگر اب بھی تم تو بہر کر لوتو تمہارے حق میں بہتر ہے اوراگرتم روگروانی کروتو جان لوکہتم اللہ کو ہرانہیں کیلئے 'کافروں کود کھی ماری خبر پہنچادے O

حج اكبركيدن اعلان: ١٠ ١٠ الله تعالى اوراس كرسول كى طرف عام اعلان عداور يجمى برح عج كون اليني عید قربان کو جو حج کے تمام دنوں میں بڑا اور افضل دن ہے کہ اللہ اور اس کا رسولٌ مشرکوں سے بری الذمهٔ بیز اراور الگ ہے-اگر اب بھی تم گمراہی اورشرک و برائی حیموڑ دوتو پیتمہارے حق میں بہتر ہے' تو بہ کرلؤ نیک بن جاؤ' اسلام قبول کرلؤ شرک د کفر حیموڑ دو- اورا گرتم نے نہ مانا' اپنی ضلالت پر قائم رہے تو تم نداب اللہ کے قبضے سے باہر ہوندآ سندہ کسی وقت اللہ کود باسکتے ہوؤوہ تم پر قادر ہے۔تمہاری چوٹیال اس کے ہاتھ میں ہیں۔ وہ کافروں کو دنیا میں بھی سزا کرے گا صحیح بخاری شریف میں ہے۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھےحضرت ابو بکر صدیق رضی اللّٰدعنہ نے قربانی والے دن ان لوگوں میں جواعلان کے لئے جیسیجے گئے تھے بھیجا-ہم نے منا دی کر دی کہاس سال کے بعد کوئی مشرک جج کونہ آئے اور بیت اللہ شریف کا طواف کو کی شخص نظا ہو کرنہ کرے۔ پھر حضور ؓ نے حضرت علیؓ کو بھیجا کہ سورہ براء قاکا اعلان کردیں۔ پس آپ نے بھی منی میں ہمارے ساتھ عید کے دن انہی احکام کی منادی کی - قج اکبرکا دن بقر ہ عید کا دن ہے کیونکہ لوگ قج اصغر بولا کرتے تھے۔حضرت ابو بکرصد لق ضی اللہ عنہ کے اعلان کے بعد حجۃ الوداع میں ایک بھی مشرک حج کوئبیں آیا تھا۔ جنین کے زمانے میں رسول الله عَلِيَّةَ نے جعر انہ ہے عمر ہے کا احرام یا ندھا تھا۔ پھراس سال حضرت الصدیق کوامیر حج بنا کر بھیجااور آپ نے حضرت ابو ہر رہ وضی اللّٰد عندکومنا دی کے لئے روانہ فرمایا - پھرحضور ؓ نے حضرت علیؓ کو بھیجا کہ برات کا اعلان کردیں۔امیر حج حضرت علیؓ کے آ نے کے بعد بھی حضرت الصديق ہی رہے رضی اللہ عنہما – لیکن اس روایت میں غربت ہے۔ عمرہ جر انہ والے سال امیر حج حضرت عمّاب بن اسیدٌ تھے – حضرت ابوبکرتو سنہ 9 ھیں امیر حج تھے۔مند کی روایت میں ہے ٔحضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں ٔاس سال حضرت علیؓ کے ساتھ میں تھا۔ ہم نے یکار یکار کرمنا دی کر دی کہ جنت میں صرف ایما ندار ہی جائیں گے۔ بیت اللہ کا طواف آئندہ سے کوئی شخص عریانی کی حالت میں نہیں کر سکے گا۔ جن کے ساتھ ہمارے عہد و پیان ہیں'ان کی مدت آج سے جار ماہ کی ہے'اس مدت کے گزر جانے کے بعد اللہ اوراس کا رسول مشرکوں ہے بری الذمہ ہیں-اس سال کے بعد کسی کا فرکو بیت اللہ کے حج کی اجازت نہیں-حضرت ابو ہر ریرٌ فر ماتے ہیں' بیرمنا دی کرتے کرتے میرا گلا پڑ گیا -حضرت علیٰ کی آواز بیٹھ جانے کے بعد میں نے منادی شروع کر دی تھی - ایک روایت میں ہے جس سے عہد ہے اس کی مدت وہی ہے۔

امام ابن جریز فرماتے ہیں بجھے تو ڈر ہے کہ یہ جملہ کی راوی کے وہم کی وجہ سے نہ ہو۔ کیونکہ مدت کے بارے میں اس کے خلاف بہت کی روایتیں ہیں۔ مند میں ہے کہ براۃ کا اعلان کر نے کو آپ نے حضرت ابو بکر گو بھیجا - وہ ذو الحلیفہ پنچے ہوں گے جو آپ نے فرمایا کہ بیات کی روایتیں ہیں۔ مند میں ہے کہ براۃ کا اعلان کر نے کو آپ نے حضرت ابو بکر شی کا سیورہ بیا کہ میں خود کروں گایا میرے اہل بیت میں ہے کو کی شخص کر ہے گا۔ پھر آپ نے حضرت ابو بکر شی اللہ عند کو بلا کر فرمایا انہیں لے جاؤ - اہل مکہ کو سناؤ - پھر جھے یا وفر مایا اور ارشاد ہوا کہ تم جاؤ - ابل مکہ کو سناؤ - پھر جھے یا وفر مایا اور ارشاد ہوا کہ تم جاؤ - ابو بکر شیت تم ملو جہاں بھی وہ ملیں ان سے کتاب لے لیمنا اور مکہ والوں کے پاس جا کر انہیں پڑھ سنانا - میں چلا - جمفہ میں جا کہ ملاقات ہوئی - میں نے ان سے کتاب لے لی - آپ واپس لوٹے اور خضور سے پو چھا کہ کیا میرے بارے میں کوئی آ بیتیں نازل ہوئی ہیں؟ آپ نے فرمایا نہیں جربیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور فرمایا کہ یا تو یہ پیغا ہے فود آپ پہنچاہے یا اور کوئی شخص جو آپ میں سے ہو۔ اس

سند میں ضعف ہاوراس سے میں مرافییں کہ حضرت ابو بکر اس وقت لوٹ آئے۔ نہیں بلکہ آپ نے اپنی سرداری میں وہ مج کرایا - حج سے فارغ ہوکر پھر والیس آئے جیسے کہ اور روا بتوں میں صراحنا مروی ہے۔ اور صدیث میں ہے کہ حضرت علی سے جب حضور نے اس پیغام رسانی کا ذکر کیا تو حضرت علی نے عذر پیش کیا کہ میں عمر کے لحاظ سے اور تقریر کے لحاظ سے اپنے میں کی پاتا ہوں - آپ نے فرمایا کین ضرورت اس کی ہے کہ اسے یا تو میں آپ بہنچاؤں یا تو پہنچائے ۔ حضرت علی نے کہا اگر یہی ہے تو لیجئے - میں جاتا ہوں - آپ نے فرمایا - جاؤ - اللہ تیری زبان کو تابت رکھے اور تیرے ول کو ہدایت و سے بھرا پناہا تھان کے مند پر رکھا - لوگوں نے حضرت علی سے پوچھا کہ جج کے موقعہ پر حضرت ابو بکر سے ساتھ آپ کورسول اللہ علی بیان فرما کیں اس مندوغیرہ میں سے ابو بکر سے ساتھ آپ کورسول اللہ علی بیان فرما کیں اس مندوغیرہ میں سے روایت کی طریق سے آئی ہے۔ اس میں لفظ یہ ہیں کہ جن سے معاہدہ ہے وہ جس مدت تک ہے اس تک رہے گا۔

اور حدیث میں ہے کہ آپ سے لوگوں نے کہا کہ آپ ج میں حضرت صدیق اکبرکو بھیج بھیے ہیں کاش کہ یہ پیغام بھی انہیں پہنچا دیتے۔ آپ نے فرمایا اسے تو کوئی میرے گھروالا ہی پہنچائے گا-اس میں ہے کہ حضرت علیؓ حضورؓ کی عضبا نامی اونٹنی پرسوار ہو کرتشریف لے گئے تھے۔انہیں راستے میں و کی کرحضرت الصدیق نے یو چھا کہ سردار ہویا ماتحت؟ فرمایانہیں میں توماتحت ہوں۔وہاں جاکرآپ نے توجج کا ا تظام کیا اورعیدوا لے دن حضرت علی نے لوگول کورسول الله علیہ کے سیاحکام پہنچائے۔ پھرید دونوں آپ کے بیاس آئے۔ پس مشر کین میں سے جن سے عام عہدتھا'ان کے لئے تو چار ماہ کی مدت ہوگئ - باقی جس سے جتنا عہدتھا' وہ بدستورر ہا-اورروایت میں ہے کہ ابو بمرصدیق رضی الله تعالی عنہ کوتو رسول الله تلک نے امیر حج بنا کر بھیجاتھا اور مجھے ان کے پاس حالیس آیتیں سورہ برات کی دے کر بھیجاتھا - آپ نے عرفات کے میدان میں عرفہ کے دن لوگوں کوخطبددیا۔ پھر حضرت علیؓ سے فرمایا اٹھنے اور سرکار رسالت ماب کا پیغام لوگوں کوسناد ہجتے ۔ پس حضرت علیؓ نے کھڑے ہوکران چالیس آیتوں کی تلاوت فر مائی – پھرلوٹ کرمنی میں آ کر جمرہ پرکنگریاں پھینکیں'اونٹ نحرکیا –سرمنڈوایا – پھر مجھےمعلوم ہوا کہ سب حاجی اس خطبے کے وقت موجود تھے۔اس لئے میں نے ڈیروں میں' خیموں میں اور پڑاؤ میں جا جا کرمنا دی شروع کر دی-میراخیال ہے شایداس وجہ ہے لوگوں کو پیگمان ہوگیا' پیدسویں تاریخ کا ذکر ہے حالانکہ اصل پیغام نویں کوعرفہ کے دن پہنچادیا گیا تھا-ابو اسحاق کہتے ہیں' میں نے ابو جیفہ سے یو چھا کہ جج اکبر کا کون سادن ہے؟ آپ نے فرمایا' عرفے کادن-میں نے کہا' یہ آپ اپنی طرف سے فرمارہے ہیں یا صحابہ سے سنا ہوا - فرمایاسب کچھ یہی ہے -عطاء بھی یہی فرماتے ہیں -حضرت عمر بھی یہی فرما کرفرماتے ہیں اس دن کوئی روزہ ندر کھے۔ راوی کہتا ہے میں نے اپنے باپ کے بعد حج کیا۔ مدینے پہنچا اور بوچھا کہ یہاں آج کل سب سے افضل کون ہیں؟ لوگوں نے کہا' حضرت سعید بن میتب ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ- میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوااور کہا کہ میں نے مدینے والوں ہے یو چھا کہ یہاں آج کل سب سے افضل کون ہیں؟ تو انہوں نے آپ کا نام لیا تو میں آپ کے پاس آیا ہوں۔ بیفر مایئے کہ عرفیہ کے دن کے روزے کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا' میں تہمیں اپنے سے ایک سو درجے بہترین شخص کو بتاؤں۔ وہ عمر و بن عمر ہیں۔ وہ اس روزے ہے منع فرماتے تھے اوراسی دن کو حج ا کبرفر ماتے تھے۔ (ابن ابی حاتم دغیرہ) اور بھی بہت سے بزرگوں نے یہی فرمایا ہے کہ حج اکبر مرادع فے کادن ہے-ایک مرسل حدیث میں ہے کہ آپ نے اپنے عرفے کے خطبے میں فر مایا میں ج اکبرکادن ہے-

دوسراقول بیہ ہے کہ اس سے مراد بقرعید کا دن ہے۔حضرت علیؓ یہی فر ماتے ہیں۔ایک مرتبہ حضرت علیؓ بقرعیدوالے دن اپنے سفید خچر پرسوار جارہے تھے کہ ایک شخص نے آن کر لگام تھام لیں اور یہی پوچھا' آپ نے فرمایا' حج اکبر کا دن آج ہی کا دن ہے۔لگام چھوڑ دے۔ عبداللہ بن ابی اونی کا قول بھی بہی ہے۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ انے اپنے عید کے فطبے میں فر مایا آئ جی کا دن ہوم الاضخیٰ ہے۔ آئ جی کا دن ہوم الاخیٰ ہے۔ آئ جی کا دن ہوم الاخیٰ ہے۔ آئ جی کا دن ہے۔ اور بھی بہت ہے لوگ ای طرف گئے ہیں کہ جج آئے آئی کر بر بقرہ وہید کا دن ہے۔ ابین عباس ہے جھے بخاری کے حوالے ہے پہلے حدیث گذر پھی ہے کہ حضرت ابو بکر نے منادی کرنے والوں کو منیٰ میں عید کے دن بھیجا تھا۔ ابن جریر میں ہے رسول اللہ سے بھیے حدیث گذر پھی ہے کہ حضرت ابو بکر نے منادی کرنے والوں کو منیٰ میں عید کے دن بھیجا تھا۔ ابن جریر میں ہے کہ آپ کی افغی سرخ رنگ تھی۔ آپ نے لوگوں سے بو چھا کہ جانے بھی ہوآئی کیا دن ہے۔ الوروایت میں ہے کہ آپ کی افغی سرخ رنگ تھی۔ آپ نے لوگوں سے بو چھا کہ جانے بھی ہوآئی کیا دن ہے۔ الوگوں نے کہا قربانی کا دن ہے۔ آپ نے فرمایا تھے۔ کہی دن جا کہ کرکا ہے۔ اور دوایت میں ہے کہ آپ اور فرا سے کو چھا کہ یکونسا دن ہے ۔ بہی دن جا اس خیال سے خاموش ہوگئے کہ شاید آپ اس کا کوئی کی کہتے ہیں کہ جیسے بو موسی میں کہ آپ کی کہتے ہیں کہ جیسے بو معید بن مہتا نہیں۔ آپ نے فرمایا 'ہیر جا کہ کرکا دن ہے۔ کہا ہوگوں نے آپ کے حوال پر جواب دیا کہ ہیرج آکہ ہیں کہ جیسے بو معید بن میت فرمات ہو گئے کہ اس خیال ہے۔ مقابان بھی میں کہ جواب میں فرمات ہو کہا ہی کہا موالو آئیوں کے تمام دوں کا نام ہے ایسے بی ہی ہی ہے۔ حسن بھری ہے۔ حسن بھری ہوال ہوا تو آپ نے فرمایا 'تہ ہیں اس سے ممل' یوم صفین ان لڑا ئیوں کے تمام دوں کا نام ہے ایسے بی ہی ہی ہے۔ حسن بھری ہے۔ این سیر بین ای سوال کے جواب میں فرمات ہیں ہو ہوں۔ ابن سیر بین ای سوال کے جواب میں فرمات ہیں ہوں۔ ابن سیر بین ای سوال کے جواب میں فرما ہو گئی ہوا۔

الا الذين عهد تنم قِن الْمُشْرِكِينَ ثُمَّ لَوْ يَنْقُصُوْكُو شَيْعًا وَلَهُ وَيَظَاهِرُوا عَلَيْكُو آحَدًا فَاتِمُّوْ الْمَيْعِ الْمُهُو الْمُهُولُونُهُمُ وَحُدُوهُمُ وَالْمُهُولُ الْمُهُولُ الْمُهُولُ الْمُهُولُ الْمُهُولُ اللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ اللّهُ وَاللّهُ اللّهُ وَاللّهُ اللّهُ اللّهُ وَاللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ

بجزان مشرکوں کے جن سے تمہارامعاہدہ ہو چکا ہے اورانہوں نے ذراسا بھی نقصان تمہیں نہیں پنچایا نہ کسی کی تمہارے خلاف مدد کی تو تم بھی ان کے معاہدے کی مدت ان کے ساتھ پوری کرو-اللہ تعالیٰ پر ہیز گاروں کو دوست رکھتا ہے O پس حرمت والے مہیٹوں کے گذرتے ہی مشرکوں کو جہاں پائے قتل کرو-انہیں گرفتار کرو-ان کا محاصرہ کرلواوران کی تاک میں ہر گھاٹی میں جا بیٹھؤہاں اگروہ تو بہ کرلیں اور نماز کے پابند ہو جا تمیں اور زکو قادا کرنے لکیس تو تم ان کی را ہیں چھوڑ دو-یقینا اللہ تعالیٰ بخشے والامہریان ہے O

عہد نامہ کی شرط: ﷺ ﴿ آیت: ﴿) پہلے جوحدیثیں بیان ہوچکی ہیں ان کا اور اس آیت کامضمون ایک ہی ہے۔ اس سے صاف ہوگیا کہ جن سے مطلقاً عہد و پیان ہوئے تضانہیں تو چار ماہ کی مہلت دی گئی کہ اس میں وہ اپنا جو چاہیں کرلیں اور جن سے کسی مدت تک عہد و پیان ہو چکے ہیں وہ سب عہد ثابت ہیں بشرطیکہ وہ لوگ معاہدے کی شرائط پر قائم رہیں۔ نہ سلمانوں کوخود کوئی ایذ اپہنچا کیں نہ ان کے دشمنوں کی کمک اور امداد کریں۔ اللہ تعالیٰ اینے وعدوں کے بورے لوگوں سے مجبت رکھتا ہے۔ جہاداورحرمت والے مبینے: ہینہ ہینہ (آیت: ۵) حرمت والے مبینوں سے مراد یہاں وہ چار مبینے ہیں جن کاؤکر آیت مِنها آرابَعَة حرم الحرام کا جا ابن عباس اور حیات ہیں یہی مروی ہے گئیں اس میں ذرا تا اللہ المح میں ہیں ہوری ہے گئیں اس میں ذرا تا اللہ ہے بیکہ مراداس سے یہاں وہ چار مبینے ہیں جن میں مشرکین کو پناہ کی تھی کہ ان کے بعدتم سے لڑائی ہے چنا نچے خودای سورت میں اس کا بیان اور آیت میں آر ہا ہے۔ فرما تا ہے ان چار ماہ کے بعد مشرکوں سے جنگ کروائیس قل کروائیس گرفار کرو جہاں بھی پاؤیس سے عام ہے گئی مشہور ہے کہ سیفاص ہے۔ حرم میں لڑائی ٹہیں ہو کئی جینے فرمان ہے و لَا تُقتِلُو هُمُ عِنْدَ الْمَسُحِدِ الْحَرَامِ الْحَ بِعَیْ مُجرحرام کہ مشہور ہے ہے۔ چاہوٹل کرو چاہوٹی کروو اپنیل ان کے لئے ہرگھات میں بیٹھ کرتا ک لگاؤ – انہیں زو لڑکر مارو۔ یعن ایان اس سے لڑائی کروو چاہوٹی کروو ان کے قلعوں کا محاصرہ کروان کے لئے ہرگھات میں بیٹھ کرتا ک لگاؤ – انہیں زو پر لاکر مارو۔ یعن کی ٹیس کی ان سے لڑائی کرنے کی کہائیس کی کورکردو کہ یا تو اسلام لا کمیں یالڑیں۔ اس کے فرمایا کہائیس کی کورکردو کہ یا تو اسلام لا کمیں یالڑیں۔ اس کے نود ہی کے مافعین سے جہاد کرنے کی ای جیسی آیوں سے حضرت ابو یکر رضی اللہ تعالی عند نے کہائی کی کھراوئی سے جاد کرنے کی ای جیسی آیوں سے مین راکن اسلام کورتی ہی کورٹی کے بعد رکھا کے بعد رکھا کے انہوں ان کے نود ہی کہائی جوراد کی اس آیے ہی کہا کورٹی ہی کورٹی کی اس کی دوج ہے کہا کورٹی ہی کورٹی کی تھروں کو تا ہے۔ انگی پھراوئی کی بین تا ہو ان کی ان ہی اس کی ان سے میاد کرنے کی ای جیسی کی دوج ہے کہا کورٹی کی ان کردائد تھائی بیان فرما تا ہے۔ اس کی پہنچتا ہے اورٹیوں کا زیر دست حق جوانسان کے ذمے ہوادا ہوجا تا ہے۔ یہی دوج ہے کہا کورٹی کا کردائد تھائی بیان فرما تا ہے۔

جائیں-اور آیت میں ہے کہان نتیوں کا موں کے بعدوہ تمارے دینی برادر ہیں-ضحاکؒ فرماتے ہیں 'میکوار کی آیت ہے-اس نے ان تمام عہد و پیان کو جاکر دیا جومشر کوں سے تھے-

ابن عباس کا تول ہے کہ برات کے نازل ہونے پر چار مبنے گزرجانے کے بعد کوئی عہدو ذمہ باتی نہیں رہا ۔ پہلی شرطیں برابری کے ساتھ تو ڈوی گئیں۔ اب اسلام اور جہا دباتی رہ گیا ۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عن فرماتے ہیں اللہ تعالی نے اپنے نبی کو چار تلواروں کے ساتھ بھیجا کیک تو شرکین عرب میں فرما تا ہے فاقتلو الممشر کین حیث و جد تمو ہم شرکون کو جہاں پاؤتن کر و۔ بیروایت اسی طرح مختر آہے۔ میرا خیال ہے کہ دوسری تلوارالل کتاب میں فرما تا ہے قابِلُو اللّٰهِ اللهِ اللّٰ فِینَ لَا يُوْمِنُونَ بِاللّٰهِ اللّٰ اللهِ اللّٰهِ اللهِ اللّٰهِ اللهِ اللّٰهِ اللهِ اللّٰهِ اللهِ اللّٰهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ

وَ إِنْ اَحَدُّمِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَآجِرُهُ حَتَّى يَسْمَعَ كُلْمَ اللهِ ثُمَّ اَبْلِغُ هُ مَامَنَهُ ذَلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمُ لِآيعُلَمُونَ ﴾ كُلْمَ اللهِ ثُمَّ اَبْلِغُ هُ مَامَنَهُ ذَلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمُ لِآيعُلَمُونَ ﴾

اور اگرمشرکوں میں ہے کوئی تجھ سے پناہ طلب کرے تو تو اسے پناہ دے دیا کریہاں تک کہ دہ کلام اللہ شریف من لے پھر اسے اپنی جائے امن تک پہنچا دے ٔ بیاس لئے کہ بیافگ بیان

امن ما نکنے والوں کو امن دو-منافقوں کی گردن ماردو: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ١) الله تبارک و تعالی این نبی علی کے کھم فرما تا ہے کہ جن کا فروں ہے آپ کو جہاد کا تھم دیا گیا ہے ان میں ہے آگر کوئی آپ ہے امن طلب کر نے تو آپ اس کی خواہ ت پوری کردیں اسے امن دیں یہاں تک کہوہ قر آن کریم من لے آپ کی باتیں من لے دین کی تعلیم معلوم کر لے جست ربانی پوری ہوجائے پھر اپنے امن میں ہی اسے اس کے وطن پہنچا دؤ ب خوفی کے ساتھ میا پی امن کی جگر تی تھی جائے ممکن ہے کہ سوچ سمجھ کرحتی کو قبول کر لے نیاس لیے ہے کہ یہ بے علم لوگ ہیں انہیں دین معلومات بھم پہنچا و اور اللہ کی دعوت اس کے بندوں کے کا نوں تک پہنچا دو-

مجائدٌ فرماتے ہیں کہ جو تیرے پاس دینی باتیں سنتے بھے کے لیے آئے خواہ وہ کوئی ہی کیوں نہ ہؤوہ امن میں ہے یہاں تک کہ کلام سنے بھر جہاں سے آیا ہوئی جائے اس لیے صفوران لوگوں کو جودین بھے اور اللہ کی طرف سے لائے ہوئے پیغام کو سننے کے لیے آئے انہیں امن دے دیا کرتے تھے۔ حدیبیوالے سال بھی قریش کے جتنے قاصد آئے انہیں یہاں کوئی خطرہ نہ تھا'عروہ بن مسعود' مکرز بن حفص' سہیل بن عمرووغیرہ وغیرہ وغیرہ کے بعددیگرے آئے رہے یہاں آ کرانہیں وہ شان نظر آئی جو قیصر و کسری کے دربار میں بھی نہ تھی انہوں نے اپنی قوم سے کہا' پس بیرو میر بھی بہت ہے لوگوں کی ہدایت کا ذریعہ بن گیا۔ مسیلمہ کذاب مدی نبوت کا قاصد جب حضور گ

بارگاہ میں پہنچا' آپ نے اس سے پوچھاکیاتم مسلمہ کی رسالت کے قائل ہو؟ اس نے کہا ہاں' آپ نے فرمایا' اگر قاصدوں کاقتل میر سے نزدیک ناجا کزنہ ہوتا تو میں تیری گردن اڑا دیتا – آخر بیخض حضرت ابن مسعود گوفہ کی کی امارت کے زمانے میں قتل کر دیا گیا' اسے ابن النواحہ کہا جاتا تھا – ابن مسعود کو جب معلوم ہوا کہ یہ مسلمہ کا مانے والا ہے' تو آپ نے بلوایا اور فرمایا اب تو قاصد آئے یا تاجر آئے یا صلح کے مارنے سے کوئی امر مانع نہیں چنانچہ اسے قل کر دیا گیا' اللہ کی لعنت اس پر ہو – الغرض دار الحرب سے جو قاصد آئے یا تاجر آئے یا صلح کے طالب آئے یا آپس میں اصلاح کے اراد سے سے آئے یا جزنیہ لے کرحاضر ہوا مام یا نائب امام نے انہیں امن وامان دے دیا ہو تو جب تک وہ دار الاسلام میں رہے یا اپنے وطن نہ بینے جائے' اسے قل کرناحرام ہے – علاء کہتے جیں کہ ایسے محض کودار الاسلام میں سال بھر تک ندر ہے دیا جائے' زیادہ سے زیادہ وہ چار ماہ تک یہاں شہر سکتا ہے' بھر چار ماہ سے زیادہ اور سال بھر کے اندر دوقول امام شافی وغیرہ علماء کے ہیں جمہم اللہ تعالی –

كَيْفَ يَكُونُ لِلْمُشْرِكِيْنَ عَهَدُّعِنْدَ اللهِ وَعِنْدَ اللهِ وَعِنْدَ رَسُولِهِ إِلَّا اللّذِينَ عَهَدُ تُحْ عِنْدَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَسُولِهِ إِلّا اللّذِينَ عَهَدُ تُحْ عِنْدَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَمَا اسْتَقَامُوا لَكُورُ فَاسْتَقِيْمُوا لَهُ مُ إِلَّ اللهَ يُحِبُّ الْمُتَقِيْنَ ۞ كَيْفَ وَإِنْ يَظْهَرُوا عَلَيْكُمُ لا يَرْقُبُوا فِيكُمُ اللّا وَلا ذِمَّةً وَكُونُ وَيَكُمُ اللّا وَلا ذِمَّةً وَيُرْفِعُونَ وَتَأْبِى قَلُونُهُ مُ وَاكْثَرُهُمُ وَلِيقُونَ ۞ يُرْضُونَكُمُ إِلَا وَلِهُ مِ وَتَأْبِى قَلُونُهُمُ وَاكْثُرُهُمُ وَلِيقَونَ ۞ يُرْضُونَكُمُ إِلَا وَلِهُ مِ وَتَأْبِى قَلُونُهُمُ وَاكْثُرُهُمُ وَلِيقَونَ ۞ يُرْضُونَكُمُ إِلَا وَلا فِيكُمُ اللّهُ وَلا فِيكُمُ اللّهُ وَلا فِيكُونُ وَتَعْلَى اللّهُ وَلَا فَالْوَالِمُ فَا وَاللّهُ اللّهُ الللّهُ الللّهُ اللّهُ اللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ الللّهُ الللّهُ الللّهُ اللللّهُ الل

مشرکوں کاعبداللہ اوراس کے رسول کے نزدیک کیے رہ سکتا ہے گرجن ہے تم نے عہدو پیان مبجد حرام کے پاس کیا ہے جب تک وہ لوگ تم سے معاہدہ نبھا کیں ٹم بھی ان سے وفاداری کرو اللہ تعالی احتیاط رکھنے والوں سے مجت رکھتا ہے 🔾 ان کے وعدوں کا کیا اعتباران کا اگرتم پرغلبہ ہوجائے تو نہ تو بہتر ابداری کا خیال کریں نہ عبد میان کا اپنی زبانوں سے تو تمہیں پر جیارہ ہیں کین دلنہیں ہانتے 'ان میں سے اکٹر تو فاس میں 🔾

پابندگ عہد کی شرا لکا: ہے ہے (آیت:) او پروا کے عمل کی حکمت بیان ہورہی ہے کہ چار ماہ کی مہلت ویے پرلڑائی کی اجازت دیے کی وجہ ہے کہ دہ اپنے شرک و کفر کوچھوڑ نے اور اپنے عہد و پیان پر قائم رہنے والے ہی نہیں نہاں سلح حدید بہ جب تک ان کی طرف سے نہ ٹوٹے نم بھی نہ تو ڑنا ۔ پیسلے دس سال سے لیے ہوئی تھی ناہ فری القعدہ سنہ ہجری سے حضور ٹے اس معاہد کو نبھا یا یہاں تک کر قریشیوں کی طرف سے بیہ معاہدہ تو ڑا گیا' ان کے حلیف بنو بحر نے رسول اللہ تھا کے حلیف بنو خرنا عہر پر چر حائی کر دی بلکہ حرم میں بھی انہیں قبل کیا' اس بنا پر رمضان شریف سنہ ۱۹۶۸ جبری میں حضور ٹے ان پر چڑ حائی کر دی العام تبول افران ہیں کہ رمضان شریف سنہ ۱۹۶۸ جبری میں حضور ٹے ان پر چڑ حائی کر دی رب العالمین نے مکہ آپ کے ہاتھوں فتح کر ایا اور انہیں آپ کے بس میں کر دیا ۔ و للہ الحمد و المنه لیکن آپ نے بوجود غلب اور قدرت کے ان میں جنہوں نے اسلام قبول کر لیا سب کوآزاد کر دیا ۔ انہی لوگوں کو طلقاء کہتے ہیں بیتقریباً دو برار سے جو کفر پر پھر بھی باقی رہے اور ادھرادھر ہو گئے تھتد للعالمین نے سب کو عام بناہ دے دی اور انہیں مکہ شریف طلقاء کہتے ہیں بیتقریباً دو براز سے مکانوں میں دہری کی اجازت موجت فر مائی کہ چار ماہ تک وہ جہاں چاہیں آ جاسکتے ہیں' انہی میں صفوان بن امیداور عمل میں تبی تجہاں و جی برانداز سے کرنے میں اور ہرکام کے عکر میں تعربی نے مرانداز سے کرنے میں اور ہرکام کے کرنے میں اور ہرکام کے کرنے میں تو رہوں والا ہی ہے۔

کا فرول کی رشمنی: 🌣 🌣 (آیت: ۸) الله تعالی کافرول کے مکروفریب اوران کی دلی عداوت ہے مسلمانوں کو آگاہ کرتا ہے تا کہ وہ ان کی

دوتی اپند دل میں ندر کھیں ندان کے تول وقر ار پر مطمئن رہیں'ان کا کفر وشرک انہیں وعدوں کی پابندی پر رہنے نہیں دیا' بیتو وقت کے منتظر ہیں'ان کا بس چلیقو ہتے ہمیں کچہ چہاڈالیں' نہ قرابت داری کو دیکھیں اور نہ وعدوں کی پاسداری کریں'ان سے جو ہوسکے'وہ تکلیف تم پر تو ڑیں اور خوش ہوں۔ آل کے معنی قرابت داری کے ہیں'ابن عباس سے بھی یہی مروی ہے اور حضرت حسان کے شعر میں بھی یہی معنی کے گئے ہیں کہ وہ اپنے غلبہ کے وقت اللہ کا بھی لحاظ نہیں کریں گئے نہیں کورہ اپنی کر چرکیل میکا کیل اور اسرافیل میں آیا ہے بعنی اس کامعنی اللہ ہے لیکن پہلاقول ہی ظاہر اور مشہور ہے اور اکثر مفسرین کا بھی یہی قول ہے۔ مجاہد کہتے ہیں مرادع ہد ہے۔ قادہ کا قول ہے کہ مراوشم ہے۔

انہوں نے اللہ کی آیات کو بہت کم قیمت پر بچ ویا اور اس کی راہ سے انگ گئے بہت براہے جو بیر کررہے ہیں ۞ بیقو کسی مسلمان کے قی میں کسی رشتے واری کا یا عہد کا مطلق لیا فائیس کرتے 'یہ ہیں ہی حدے گذر جانے والے ۞ اب بھی اگر بیقو بہ کرلیس اور نماز کے پابند ہوجا نمیں اور زکو قادیتے رہیں تو تمہارے دینی بھائی ہیں اور ہم تو جانے والوں کے لئے اپنی آیات کھول کھول کربیان فرمارہے ہیں ۞

جہاد ہی راہ اصلاح ہے: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ٩-۱۱) مشرکوں کی فدمت کے ساتھ ہی مسلمانوں کو ترغیب جہاد دی جار ہی ہے کہ ان کا فروں نے دنیائے خسیس کوآخرے نفیس کے بدلے پیند کرلیا ہے خود راہ حق سے ہٹ کرمومنوں کو بھی روک رہے ہیں' ان کے اعمال بہت ہی بد ہیں بہتو مومنوں کو نقصان پہنچانے کے ہی دریے ہیں' نہ انہیں رشتہ داری کا خیال ہے نہ معاہدے کا پاس' بہتو حدسے تجاوز کر گھے ہیں ہاں اب بھی تچی تو بہ اورنماز کی یابندی انہیں تمھارا بنائنگتی ہے۔

چنانچہ بزار کی حدیث میں ہے جو دنیا کواس حال میں چھوڑ ہے کہ اللہ کی عباد تیں خلوص کے ساتھ کر رہا ہو اس کے ساتھ کی کو شریک نہ بنا تا ہو نماز وزکوۃ کا پابند ہوتو اللہ اس سے خوش ہوکر ملے گا۔ یہی اللہ کا وہ دین ہے جے انبیا علیہم السلام لاتے رہے اوراسی کی تبلغ اللہ کی طرف سے وہ کرتے رہے اس سے پہلے کہ باتیں پھیل جائیں اور خواجشیں بڑھ جائیں اس کی تقدیق کتاب اللہ میں موجود ہے کہ اگر وہ تو ہر کرلیں لیعنی بتوں اور بت پرتی کوچھوڑ دیں اور نماز قائم کرنے والے اور زکوۃ اداکرنے والے بن جائیں تو تم ان کے راستے چھوڑ دو۔ اور آیت میں ہے کہ پھرتو یہ تمہارے دین بھائی ہیں۔ امام بزار رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے خیال سے تو مرفو کی حدیث وہیں پرختم ہے کہ اللہ اس سے دضا مند ہوکر ملے گا'اس کے بعد کا کلام راوی حدیث رہے بن انس رحمتہ اللہ علیہ کا ہے۔ واللہ اعلم۔

وَإِنْ نَكَثُوا آيْمَانَهُ مُ مِّنَ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوا فِيُ الْكُورِ وَطَعَنُوا فِي الْكُورِ النَّهُ مُ لاَ آيْمَانَ لَهُمْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِكُوا أَبِمَّا الْكُفْرِ النَّهُ مُ لاَ آيْمَانَ لَهُمْ

لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُونَ ۞

اوراگر بیلوگ عہد و پیان کے بعد بھی اپنی قسمول کوتو ڑ دیں اورتمہارے دین میں طعنہ زنی کریں تو تم بھی ان مرداران کفرے بھڑ جاؤ' ان کی قسمیں کوئی چیز نہیں' ممکن ہے کہ اس طرح و پھی بازآ جا ئیں O

وعدہ خلاف تو م کو وندان شکن جواب دو: ہے ہے اللہ (آیت:۱۲) اگر بیمشرک اپنی قسموں کوتو ڈکر وعدہ خلافی اورعہد شکنی کریں اور تھارے دین پر اعتراض کرنے گئیں تو تم ان کفر کے سروں کوتو ڈمرو ڈردو اس لیے علاء نے کہا ہے کہ جو حضور تقلیقہ کوگالیاں دے دین بیل عیب جوئی کرے اس کا ذکراہانت کے ساتھ کرے اس قل کردیا جائے ان کی قسمیں محض بے اعتبار ہیں 'پہل طریقہ ان کے نفر وعناد سے دو کئے گئے ہے۔ ابوجہل عقبہ شیبہ امیدو غیرہ بیسب سرواران کفر تھے ۔ ایک خارجی نے حضرت سعد بن الی وقاص کو کہا کہ یہ نفر کے پیشواؤں میں سے ایک ہے ۔ آپ نے فر مایا تو جھوٹا ہے میں تو ان میں سے ہوں جنہوں نے نفر کے پیشواؤں کوئل کیا تھا -حضرت صدیفہ فر ماتے ہیں اس آیت والے اس کے بعد قبل نہیں کیے گئے ۔ حضرت ابو بکرضی اللہ عنہ نے شام کی طرف ایک فشکر بھیجا تو ان سے فر مایا کہ میں سے مرادمشرکین قریش ہیں گئی تو میں اس میں اور سب شامل ہیں ۔ واللہ اعلم -حضرت ابو بکرضی اللہ عنہ نے شام کی طرف ایک فشکر بھیجا تو ان سے فر مایا کہ میہ بیسل کے دور این ابی حاتم کے موال کوئل سے جھے ذیادہ پہند ہوئی ہوگی تو تم اس شیطانی بیٹھک و تلوار سے دو کھڑ ہے کر دینا 'واللہ ان میں کھولوگ ایسے ملیس کے جن کی چندھیا منڈی ہوئی ہوگی تو تم اس شیطانی بیٹھک و تلوار سے دو کھڑ ہوگی کوئل سے جھے ذیادہ پہند ہوئی ہوگی تو تم اس شیطانی بیٹھک کوئلوار سے دو کھڑ کے کہ واللہ کوئل کوئل کے دور این ابی حاتم) ۔ ایک کائل دوسر سے سرتوگوں کے قبل سے جھے ذیادہ پہند ہوئاس لیے کہ فرمان اللی ہے کھڑ کے اماموں کوئل کر دور (این ابی حاتم) ۔

اَ لَا ثُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا تَكَثُوُّ اليَّمَا نَهُمْ وَهَمُّوَا بِالْخَرَاجِ الرَّسُولِ وَهُمْ بَدَءُ وَكُمْ اَوْلَ مَرَّةٍ التَّخْشُونَهُمْ فَاللَّهُ اَحَقَّ اَنَ تَخْشُوهُ اِنْ كُنْتُمُ مُّؤْمِنِيْنَ ۞

تم ان لوگوں کی سرکو بی کے لئے کیوں تیار نہیں ہوتے جواپی قسموں کو اُڑ دیتے ہیں اور پیٹیبر کو جلا وطن کرنے کی فکر میں ہیں اور خود ہی اول بارتم سے چھیڑ کریں' کیا تم ان سے ڈرتے ہو؟ اللہ ہی زیادہ ستحق ہے کہتم اس کا ڈرر کھو بشر طیکہ تم ایکا ندار ہو 🔿

ظالموں کوان کے کیفر کردار کو پہنچاؤ: ہے ہے ہے (آیت:۱۳) اللہ تبارک وتعالی مسلمانوں کو پوری طرح جہاد پر آ مادہ کرنے کے لیے فرمار ہا ہے کہ میٹ عہدشکن قسمیں قوڑنے والے کفاروہی ہیں ؛ جنہوں نے رسول گوجلا وطن کرنے کی پوری ٹھان کی تھی، چاہتے تھے کہ قید کرلیس یا قل کر والیس یا دلیس یا تھی کہ ہوڑ ہوڑا کراٹھ کھڑے ہو ہے تھے تا کہ تھے مکہ شریف سے نکال دیں برائی کی ابتداء بھی انہی کی طرف سے ہے۔ بدر کے دن الشکر لے کر نکلے حالا نکہ معلوم ہو چکا تھا کہ قافلہ پھر کرنکل گیا ہے لیکن تا ہم غرور وفٹر سے اللہ کے شکول سے صف نکلے حالانکہ معلوم ہو چکا تھا کہ قافلہ پھر کرنگل گیا ہے لیکن تا ہم غرور وفٹر سے اللہ کے شکول کے ساتھ مل کررسول اللہ کے حلیفوں سے آراء ہو گئے جیسے کہ پوراواقعہ اس سے پہلے بیان ہو جاچکا ہے انہوں نے عہدشکنی کی اور اپنے حلیفوں کے ساتھ مل کررسول اللہ کے حلیفوں سے خوف کھاتے ہو؟ اگرتم مومن ہو تو تھا رے دل میں بجر اللہ کے کسی کا خوف نہیں ہونا اللہ تعالی فرما تا ہے کہ تم ان مجر اور وقت کھاتے ہو؟ اگرتم مومن ہو تو تھا رے دل میں بجر اللہ کے کسی کا خوف نہیں ہونا جا جید وہی اس لائق ہے کہ ایما نداراس سے ڈرتے رہیں۔ دوسری آ بیت میں ہے کہان سے نہ ڈرو مرف جھے سے ہی ڈرتے رہو میرا غلبہ کہ اس لائق ہے کہ ایما ندارات سے ڈرتے رہیں۔ دوسری آ بیت میں ہے کہان سے نہ ڈرو صرف جھے سے ہی ڈرتے رہو میرا غلبہ کو میں اس لائق ہے کہ ایما ندارات سے ڈرتے رہیں۔ دوسری آ بیت میں ہے کہان سے نہ ڈرو صرف جھے سے ہی ڈرتے رہیں۔ دوسری آ بیت میں ہے کہان سے نہ ڈرو صرف جھے سے ہی ڈرتے رہیں۔ دوسری آ بیت میں ہے کہان سے نہ ڈرو صرف جھے سے ہی ڈرتے رہیں۔

میری سلطنت میری سزا میری قدرت میری ملکیت بیشک اس قائل ہے کہ ہروقت ہردل میری ہیبت سے لرز تارہ ہم تمام کام میر ہے ہاتھ
میں ہیں جو چا ہوں کرسکتا ہوں اور کرگذر تا ہوں میری منشا کے بغیر کچھنییں ہوسکتا - مسلمانوں پر جہاد کی فرضیت کاراز بیان ہور ہا ہے کہ اللہ قاد رہ فا ہو عذاب چا ہتا 'ان پر بھیج دیتا لیکن بداس کی منشا ہے کہ تہمار ہے ہاتھوں انہیں سزاد ہاوران کی بر بادی تم خود کر و تمھار سے دل کی بھڑا اس خوب نکل جائے اور شمعیں راحت و آرام شاد مانی و کامرانی حاصل ہو - بدیات کچھا نہی کے ساتھ مخصوص نہی بلکہ تمام مومنوں کے لیے بھی ہو بنگل جائے اور شمعیں راحت و آرام شاد مانی و کامرانی حاصل ہو - بدیات کچھا نہی کے ساتھ مخصوص نہی بلکہ تمام مومنوں کے لیے بھی ہو بہت کچھا نہیں و قت شیشیں گے جب سلمانوں کے ہاتھوں کھارانی حاصل ہو - بدیات کچھا نہیں کہ جب حضرت عائش شیفینا کہ ہوجا تیں تو آپ ان کی فار کے غبار ای وقت شیشیں گے جب سلمانوں کے ہاتھوں کھار نہیں ہوں ۔ ابن عسا کر میں ہے کہ جب حضرت عائش شیفینا کہ ہوجا تیں تو آپ ان کی من ایک کپڑ لیتے اور فرماتے اے عائش بید عاکرو اللہم رب النبی محمد اغفر ذنبی و اذھب غیظ قلبی و احرنی من مصلات الفتن اے اللہ اے مور میں کہ براہ کی خوارادہ کرتا ہے تھام کم اول کو فتوں سے تو بین ہو گارادہ کرتا ہے جو چا ہتا ہے کرتا ہے جو ارادہ کرتا ہے تھام دیتا ہے وہ عادل و حاکم ہے ظلم سے پاک اپنے تمام کموں میں حکمت والا ہے جو چا ہتا ہے کرتا ہے جوارادہ کرتا ہے تھام دیتا ہے وہ عادل و حاکم ہے ظلم سے پاک اس کیا کہ اس کیا کہ اس کیا کہ کہ بیادہ دیتا ہو اور خور میں دیتا ہے۔ وہ عادل و حاکم ہے نظام سے تا کہ در سے برابر بھلائی 'برائی ضائع نہیں کرتا بلکہ اس کا بدلد دیتا ہور خورت میں دیتا ہے۔ وہ عادل و حاکم ہے نظام سے خاکم در برابر بھلائی 'برائی ضائع نہیں کرتا بلکہ اس کا بھران کیا ہور خوب سے اس کے ایک در سے برابر بھلائی' برائی ضائع نہیں کرتا بلکہ اس کا بدر دیتا ہور خوب تا ہے وہ عادل و حاکم ہے نظام سے نظام سے نا کہ سے ایک در سے برابر بھلائی' برائی ضائع نہیں کرتا بلکہ اس کا بدر دیتا ہور خوب سے برابر بھلائی' برائی ضائع نہیں کیا گیا گیا ہور کیا ہور میں ہوئیں کرتا ہو کہ اس کی بھر بیا ہے۔ وہ اس کر سے برابر بھلائی' برائی ضائع نہیں کیا گیا گیا ہوں کرتا ہفر کرنی ہوئی کرنے کے در کو برائی خوب کرتا ہے کہ کرتا ہے کہ کرنے کے در کرائی کرنے کرنے کر

ان ہے تم جگ کر والقد تعالی انہیں تمہارے ہاتھوں عذاب کرے گا انہیں ولیل اور سواکرے گا ، تمہیں ان پر مدودے گا اور مسلمانوں کے کلیج ٹھنڈے کرے گا اور ان کے دل کا خم وغصہ دور کردے گا اور جس کی طرف چاہے گا ، رحمت سے توجہ فرمائے گا القد جانتا بوجستا حکمت والا ہے 6 کیا تم یہ بیٹھے ہو کہ تم چھوڑ دیئے جاؤ کے حالا تکہ اب تک القد نے تم بیس متاز نہیں کیا جو مجاہد ہیں اور جوالقد اور اس کے رسول اور مومنوں کے سواکسی کو دلی دوست نہیں بناتے اور اللہ خوب خوج کہ کر ہے ہو 0

مسلمان بھی آ زمائے جا کیں گئے : ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۱۲-۱۱) یہ نامکن ہے کہ امتحان کے بغیر مسلمان بھی چھوڑ دیئے جا کیں ہے اور جموٹے مسلمان کو ظاہر کر دینا بھی ضروری ہے۔ و لِیُحَدًّ کے معنی بھیدی اور دخل دینے والے کے ہیں۔ پس سے وہ ہیں جو جہاد میں آگ برط صد کیں اور ظاہر و باطن میں اللہ اور رسول کی خیر خواہی اور جہایت کریں ایک قتم کا بیان دوسری قتم کو ظاہر کر دیتا تھا اس لیے دوسری قتم کے لوگوں کا بیان چھوڑ دیا۔ ایسی عبار تیں شاعروں کے شعروں میں بھی ہیں۔ ایک جگد قرآن کریم میں ہے کہ کیالوگوں نے بیگمان کر رکھا ہے کہ دہ صرف بیہ کہنے ہے چھوڑ دیئے جا کیں گئے کہ ہم ایمان لائے اور ان کی آ زمائش ہوگی ہی نہیں حالانکہ اسلام مومنوں کی بھی ہم نے آ زمائش کی

<u>.</u>

یادر کھواللہ سے جھوٹوں کو ضرورا لگ الگ کرد ہے گا۔ اور آیت میں ای مضمون کو اَمْ حَسِبْتُمْ اَنُ تَدُخُلُوا الْحَنَّةَ الْخُ کے لفظوں میں بیان فرمایا ہے۔ اور آیت میں ہے مَاکَانَ اللّٰهُ لِیَذَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ الْخُ اللّٰه الیانہیں کہتم مومنوں کو تھاری حالت پر ہی چھوڑ دے اور امتحان کر کے بینہ معلوم کر نے میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ کھرے کھوٹے کی تمیز ہو جاتی ہے گواللہ تعالی ہر چیز سے واقف ہے جو ہوگا وہ بھی اسے معلوم ہے اور جو نہیں ہوا اور جب ہوگا 'تب س طرح ہوگا یہ بھی وہ جاتا ہے نہیز کے ہونے سے پہلے ہی اسے اس کاعلم ہے اور ہر چیز کی ہر حالت سے وہ واقف ہے کیکن وہ چاہتا ہے کہ دنیا پر بھی کھر اکھوٹا 'سیا جھوٹا ظاہر کر دے اس کے سواکوئی معبود نہیں نہ اس کے سواکوئی پروردگار ہے اور نہ اس کی قضا وقد راور اراد دے کوکوئی بدل سکتا ہے۔

مَاكَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ آنَ يَعُمُرُوا مَلْجِدَ اللهِ شَهِدِيْنَ عَلَى آنفُسِهِمُ اللهُ فَرُ وَفِي النّارِ هُوَ اللّهُ وَكُوْلُ اللّهِ مَنَ المَن بِاللهِ خَلِدُونِ وَاقَامَ الصَّلُوةَ وَاتّى الزّّكُوةَ وَلَوْرَيْحُشَ إِلّا اللهَ وَمَنَ الْمُؤْرِوَ وَلَوْرَيْحُشَ إِلّا اللهَ وَالْمُورُ اللّهِ اللّهُ فَعَسَى اولاً إِلَا اللهَ فَعَسَى اولاً إِلَى آنَ يَتَكُونُوا مِن المُهُتَدِيْنَ هُ اللّهُ اللهُ فَعَسَى اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّه

ناممکن ہے کہ شرک اللہ کی مجدوں کی آبادی کر کیس وہ خود اپنے کفر کے آپ ہی گواہ بین ان کے اعمال غارت واکارت بیں اور وہ دائی طور پرجبنی بیں 〇 اللہ کی مجدوں کی رونق وآبادی تو ان کے جھے بیں ہے جواللہ پراور قیامت کے دن پرایمان رکھتے ہول نماز دل کے پابند ہوں 'ز کو ق دیتے ہوں اللہ کے سواکس سے نہ ورت ہوں کی رونق وآبادی تو بین میں کے فرتے ہوں کہی بیکی کوگ یقیناً راہ یافتہ بیں 〇

مشرکوں کواللہ کے گھرسے کیا تعلق؟ ہم ہم (آیت: ۱-۱۸) لینی اللہ کے ساتھ شرک کرنے والوں کواللہ کی مجدوں (کی تغیر) کرنے والے بنیالاتی ہی نہیں 'پیش' پیشرک ہیں بیت اللہ ہے انہیں کیا تعلق؟ مساجد کو مجد بھی پڑھا گیا ہے۔ پس مراد مجد حرام ہے جوروے زمین کی مجدوں سے اشرف ہے اول دن سے صف اللہ کی عبادت کے لیے بنائی گئی ہے، جس کی بنیاد پی خلیل اللہ نے رکھی تھیں اور بیاوگ شرک ہیں۔ حال وقال دونوں اعتبار ہے ہم نصرانی سے پوچھووہ صاف کے گا' میں نصرانی ہوں' یہود سے لوچھووہ اپنی یہود یت کا اقرار کریں کے صابی سے پوچھووہ اپنی امیابی ہونا اپنی زبان سے کہ گا' ای طرح مشرک بھی اپنے مشرک ہونے کے اقرار کی بین۔ ان کے اس شرک کی وجہ سے ان کے اعمال اکارت ہوچکے ہیں اوروہ ہمیشہ کے لیے ناری ہیں' پیڈو مجدحرام سے اور اللہ کی راہ سے دو تے ہی ہیں' کو یہ کہیں' کیکن ہو اللہ کی دو اللہ کی اولیا والیا والی اوروہ ہیں جو تقی ہوں کیکن اکثر لوگ علم سے کور سے اور اللہ کی راہ سے دو تے ہی ہیں' کو یہ کہیں' کیکن ہو اللہ ہوتے ہیں۔ ہاں بیت اللہ کی آبی دی مومنوں کے ہاتھوں ہوتی ہے' پس جس کے ہاتھ سے مجدول کی آبادی ہواس کے ایمان کا قرآن گواہ ہے۔ مند میں ہے' حضور سیا فی فرماتے ہیں' جب ہم کی کو سے میں آنے جانے کی عادت والا دیکھوتو اس کے ایمان کی شہادت دو گھرآپ نے بین آیت تلاوت فرمائی ۔ اور صدیت میں ہے' اللہ عزوج میں۔ اور صدیت میں ہے' اللہ عزوج میں آبے ہیں ہیں جس کے کہ اللہ تعالی کو تم کی کے وقت استعفار کرنے والوں پر نظرین فال کرنے والوں پر نظرین فالوں کو عذا والوں پر نظرین فالوں کو عذالوں کے وقت استعفار کرنے والوں پر نظرین فالوں کو عذالوں کے وقت استعفار کرنے والوں پر نظرین فال کرنے والوں اور اپنی راہ میں آپی میں میں۔ رکھنے والوں اور میسے محری کے وقت استعفار کرنے والوں پر نظرین فال کرنے والوں پر نظرین فالوں کے وقت استعفار کرنے والوں پر نظرین فال کرنے والوں پر نظرین فالوں کے وقت استعفار کرنے والوں پر نظرین فال کرنے والوں کی میں کو میں کو استحال کی سے کہ کو میں کو میں کو میں کو استحال کی فرالے کی کو میں کی کو میں کو میں کی کو کی کی کو کو کو کو کو کو کی کو میں کی کو کو کی کو کو کی کو کی کو کی کو کو کو کو کی کو کو کی کو

عذاب ہٹالیتا ہوں۔ ابن عساکر میں ہے کہ شیطان انسان کا بھیڑیا ہے جس طرح بکریوں کا بھیڑیا ہوتا ہے کہ وہ الگ تھلگ پڑی ہوئی ادھر ادھری بھری بکری کو پکڑ کر لے جاتا ہے کہ پس تم پھوٹ اور اختلاف ہے بچؤ جماعت کو اور عوام کو اور مجد کولازم پکڑے رکھو۔ اصحاب رسول کا بیان ہے کہ سجدیں اس زمین پر اللہ کا گھر ہیں جو ان میں داخل ہواللہ کا ان پر حق ہے کہ وہ مساجد کا احترام کریں۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو نماز کی افران سے کہ مجدوں کی آبادی کرنے والے اللہ کا افران ہے کہ مجدوں کی آبادی کرنے والے اللہ کے اور قیامت کے مانے والے ہی ہوتے ہیں۔

اَجَعَلْتُهُ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ امَنَ الْمَنْ بِاللّهِ وَالْيَوْمِ الْلِغِرِ وَجِهَدَ فِي سَبِيْلِ اللّهِ لا يَسْتَوْنَ عِنْدَ اللّهِ وَاللّهُ لا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّلِمِيْنَ ٥ اللّهِ وَاللّهُ لا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّلِمِيْنَ ٥

کیاتم نے حاجیوں کو پانی بلا دینا اور معجد حرام کی خدمت کرتا اس کے برابر کر دیا ہے جواللہ پڑآ خرت کے دن پر ایمان لائے اور راہ اللہ میں جہاد کرئے بیاللہ کے نز دیک برابر کی کئیس میں اللہ تعالی ہے انسانوں کوراہ نہیں دکھا تا O

جولوگ ایمان لائے بہرت کی ٔراہ اللہ میں اپنے مال اور اپنی جان سے جہاد کیا 'وہ اللہ کے ہاں بہت بڑے مرتبے والے ہیں اور یکی لوگ مراد پانے والے ہیں اللہ کے پاس یقینا ان کارب خوشنجری دیتا ہے اپنی بہت کے اس مندی کی اور جنتوں کی 'ان کے لئے وہاں دوا می فعت ہے 6 وہاں میہ بمیشدر ہنے والے ہیں اللہ کے پاس یقینا بہترین ان کے اس میں اللہ کے پاس یقینا

مروی ہے عثان بن طحیٰ عباس بن عبد المطلب علی بن ابی طااب بیٹے بیٹے بیٹے بیٹے بیٹے اپی بزرگیاں بیان کرنے لگئ عثان نے کہا میں بیت اللہ کا کنجی بردار ہوں میں اگر چاہوں وہاں رات گذار سکتا ہوں – عباس نے کہا میں زمزم کا پانی پلانے والا ہوں اور اس کا تکہبان ہوں اگر چاہوں وہ مسجد میں ساری رات رہ سکتا ہوں – علی نے کہا میں نہیں جانتا تم دونوں صاحب کیا کہدرہ ہو؟ میں نے لوگوں سے چھاہ پہلے قبلہ کی طرف نماز پڑھی ہے میں بجابہ ہوں اس پریہ پوری آیت اتری – عباس نے اپنا وُر ظاہر کیا کہ کہیں میں چاہ درزم کے پانی پلانے کے عہد سے سے نہ ہٹا دیا جاؤں تو رسول اللہ عیات نے فر مایا نہیں تم اپنے منصب پر فائز رہو تمہارے لیے اس میں بھلائی ہے اس آیت کی تعییر میں ایک مرفوع حدیث وارد ہوئی ہے جس کا ذکر بھی یہاں ضروری ہے حضرت نعمان بن بشر اللہ تعیار کہا کہ اگر اسلام کے بعد میں کوئی عمل نہ کروں تو جھے پرواہ نہیں بجز اس کے کہ میں حاجیوں کو پانی پلاؤں دوسرے نے اس طرح میں جہاد کو کہا مضرت عرف نے ان کوؤانٹ دیا اور فر مایا کہ تبررسول اللہ کے سامنے آوازیں بلند نہ کرو ہو قبعہ جھے کہا تھا تھا کہ بیاس حاضر ہوئے اور آپ سے پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے بیہ آیت نازل فر مائی – اور روایت میں ہے کہ حضرت عرفی نے وہا کو کہا تھی کہ نے بعد ہم سب آئی خضرت عرفی کے بعد میں حاضر ہوئے اور آپ سے پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے بیہ آیت نازل فر مائی – اور روایت میں ہیں جات کر یہ بہات دریا فت کروں گا۔

يَايَّهَا الَّذِيْنَ الْمَنُو الْا تَتَخِذُ وَا ابَاءَ كُمْ وَاخْوَا نَكُوْ اَوْلِيَاءَ اِن اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَعَلَى الْإِيمَانِ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُوْ فَاوُلَاكَ هُمُ الظّلِمُونَ هُفُلُ إِنْ كَانَ ابَاؤَكُمْ وَإِنْ الْكَوْكُمْ وَابْنَاؤُكُمْ وَالْحَانُ الْكَوْكُمْ وَابْنَاؤُكُمْ وَالْحَانُ الْبَاؤُكُمْ وَابْنَاؤُكُمْ وَالْمُوالُ الْفَرَقَعُولَ الْفَارَفَةُ مُوهَا وَتِجَارَةٌ تَحْشَوْنَ وَازُواجُكُمْ وَعَشِيرَةً كُمْ وَامْوَالُ الْفَارَفَةُ مُوهَا وَتِجَارَةٌ تَحْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسْكِنُ تَرْضَونَهَا اَحْتِ الِيَحُمُ مِنَ اللهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَقَصُوا حَتَّى يَاتِي اللهُ بِآمْرِمُ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَقِصُوا حَتَّى يَاتِي اللهُ بِآمْرِمُ وَاللهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَسِقِينَ فَى ا مسلمانو دوست نہ بناؤا ہے باپوں کواورا ہے ہمائیوں کواگر وہ کفر کواسلام سے زیادہ عزیز رکھیں تم میں سے جوبھی ان سے عبت رکھے وہ پورا گنبگار ظالم ہے O کہدد کے کہ اگر تبہار کے بال اور وہ تجارت جس کی کی سے کہدد کے کہ اگر تبہار کے بال اور وہ تجارت جس کی کی سے تم ذرتے ہواور وہ حویلیاں جنہیں تم پیند کرتے ہواگر یہ تمہیں اللہ سے اور اس کے رسول سے اور اس کی راہ کے جہاد سے بھی زیادہ عزیز ہیں تو تم اللہ کے تم سے عذاب کے آنے کا انتظار کرواور اللہ تعالیٰ فاسقوں کو ہدایت نہیں کرتا O

پھراییا کرنے والوں کو ڈراتا ہے اور فرماتا ہے کہ اگر بیر شتے اور اپنے حاصل کیے ہوئے مال اور مند ہے ہو جانے کی دہشت کی حیارتیں اور پندیدہ مکانات اگر تمہیں اللہ اور رسول سے اور جہاد ہے بھی زیادہ مرغوب ہیں تو پھر تمہیں اللہ کے عذاب کو ہر داشت کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیے ایسے بدکاروں کو اللہ بھی راستہ نہیں دکھاتا - رسول اللہ علی صحابہ کے ساتھ جارہے تھے حضرت عمر کا ہاتھ آپ کے ہاتھ میں تھا، حضرت عمر کہنے ایسے بدکاروں کو اللہ بھی ہر چیز سے زیادہ عزیز ہیں سوائے میری اپنی جان کے حضور کے فرمایا' اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' تم میں سے کوئی مومن نہ ہوگا جب تک کہوہ مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز نہ رکھے حضرت عمر نے فرمایا' اللہ کی قسم اب تھے بی خواری شریف)

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللهُ فِي مَوَاطِنَ كَثِيرَةٌ وَيَوْمَرُ كُنَيْنِ لَا اللهُ فِي مَوَاطِنَ كَثِيرَةٌ وَيَوْمَرُ كُنَيْنِ لَا الْأَرْفَكُمُ فَلَمُ لَعُنِ عَنْكُمْ شَيًّا وَضَاقَتَ عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ بِمَا رَجُبَتْ ثُمَّ وَلَيْتُمُ مُّلَدِيرِيْنِ فَي عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ بِمَا رَجُبَتْ ثُمَّ وَلَيْتُمُ مُّلَدِيرِيْنِ فَي عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ بِمَا رَجُبَتْ ثُمَّ وَلَيْتُمُ مُّلَدُيرِيْنِ فَي

یقینا اللہ تعالیٰ نے بہت سے میدانوں میں تمہیں فتح دی ہے اور تنین کی لڑائی والے دن بھی جبکہ تہمیں اپنی کثرت پر ناز ہونے لگا تھالیکن اس نے تہمیں کوئی فائدہ ندویا بلکبز مین باوجودا پئی کشاد گی کے تم پر تنگ ہوگئ 'پھرتم پیٹیر پھیر کرمڑ گئے 🔾

صحیح حدیث میں آپ کا فرمان ثابت ہے کہ اس کی تئم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ تم میں سے کوئی ایما ندار نہ ہوگا جب تک میں اسے اس کے ماں باپ سے اولا داور دنیا کے کل لوگوں سے زیادہ عزیز نہ ہوجاؤں - منداحمد اور ابوداؤ دمیں ہے 'آپ فرماتے ہیں جب تم عینہ (بیع العینة لیمن کی چیز کواس کی اصلی قیمت سے زیادہ قیمت پرادھار بیچنا) کی خرید وفروخت کرنے لگو گے اور گائے بیل کی دمین تھام لوگے اور جہاد چھوڑ دو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر ذات مسلط کر دے گا اور وہ اس وقت تک دور نہ ہوگی جب تک کہ تم اپنے دین کی طرف نہ لوٹ آؤ۔

ثُمَّ اَنْزَلَ اللهُ سَكِيْنَتَهُ عَلَى رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَانْزَلَ جُنُودًا لَمُ وَعَلَى اللهُ وَانْدَلَ جُنُودًا لَمُ وَاللهُ عَلَى اللهُ مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ جَزَاتُهُ الْحُفِرِيْنَ ﴿ ثُمَّ يَتُونُ اللهُ مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ جَزَاتُهُ اللهُ مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ عَلَى مَنْ يَشَاءُ وَاللهُ عَفُورٌ رَّحِيْ مُ

پھراللہ نے اپنی طرف کی تسکیین اپنے نبی پراورمومنوں پر اتاری اور اپنے وہ انٹکر بھیجے جنہیں تم دیکھ ٹبیں رہے تھے اور کا فروں کو پوری مزادی اوران کفار کا بجی بدلہ تھا O پھراس کے بعد بھی جس پر چاہے اللہ تعالی اپنی رحمت کی توجہ فرمائے گا اور اللہ ہے بی بخشش ومہر بانی کرنے والا O

گھرت الہی کا ذکر: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ٢١- ٢٧) مجاہد کہتے ہیں برا ۃ کی ہے پہلی آیت ہے جس میں اللہ تعالی اپنا بہت بڑا احسان مومنوں پر ذکر فرمار ہا ہے کہ اس نے اپنے نبی کے ساتھیوں کی خود امداد فر مائی 'انہیں دشنوں پر غالب کر دیا اور ایک جگہ نہیں ہر جگہ اس کی مد دشامل حال ربی اسی وجہ سے فتح وظفر نے بھی ہم رکا بی نہ چھوڑ کی بیصرف تائید ربانی تھی نہ کہ مال اسباب اور ہتھیار کی فر اوانی اور نہ تعداد کی زیاد تی ہا یہ وقت ایڈ کی مدد تاز کہ وگیا تھا تو کیا حال ہوا؟ پٹیٹھ دکھا کر بھاگ نکلے تھے صرف چند گنتی کے لوگ ہی اللہ کے لوٹین والے دن تہہیں ذرا اپنی تعداد کی کٹر ت پر ناز ہوگیا تھا تو کیا حال ہوا؟ پٹیٹھ دکھا کر بھاگ نکلے تھے صرف چند گنتی کے لوگ ہی اللہ کے سر معلوم ہو جائے کہ مدد اسی پنیم عقیقہ کے ساتھ تھر دیے ہیں اللہ کی مدد سے چھوٹی چھوٹی جھوٹی جھوٹی جھوٹی جھوٹی جھوٹی جھوٹی جائے والوں کے ساتھ ہوتی ہے۔ یہ واقعہ ہم عنقریب تفصیل وار بیان کریں گے ان شاء اللہ تھائی۔

مندکی حدیث میں ہے بہترین ساتھی چار ہیں اور بہترین چھوٹالشکر چارسوکا ہے اور بہترین بڑالشکر چار ہزار کا ہے اور بارہ ہزار کی تعداد تو اپنی زیاد تی نے باہ م تر فدی رحمت اللہ علیہ اے حسن غریب تعداد تو اپنی زیاد تی نے باہ م تر فدی رحمت اللہ علیہ اے حسن غریب بتلاتے ہیں اور بیروایت اور ابتدائی امور ہوروی ہوں وقت ملہ کے باقی سب راو ہوں نے مرسل بیان کی ہے۔ ابن ماجہ اور بیبتی ہیں ہی بیروایت ای طرح مروی ہوں وقت ملہ ہجری میں وقت ملہ کے بعد ماہ شوال میں جنگ حنین ہوئی تھی ، جب حضور وقت ملہ سے فارغ ہوئے اور ابتدائی امور سب انجام دے چھے اور عمو مانکی حضرات مسلمان ہو چھے اور ابتدائی اسر افتیا ہواں اور ہی کے اور ابتدائی امور سب انجام دے چھے اور عمو مانکی حضرات مسلمان ہو چھے اور انہیں آپ آزاد بھی کر چھے تو آپ و نیر بلی کے قبیلہ ہواز ن جمع ہوا ہے اور آپ سب انوا ور بخو ہلال کے پچھ لوگ بھی ہیں اور پچھ لوگ بنوعم و بن عامر کے اور عون بن عامر کے بھی ہیں نیر سب لوگ مع اپنی عور توں اور بھی ہیں اور بخو ہلال کے پچھ لوگ بھی ہیں اور پچھ لوگ بنوعم و بن عامر کے اور عون بن عامر کے بھی ہیں نیر سب لوگ مع اپنی عور توں اور اس لکھی ہیں اور پھھ لوگ میں دونوں تشکر کو لے کر جو آپ کے ساتھ مہا جرین اور انصار وغیرہ کا تھا' ان کے مقابلہ کے لئے چلی' قریباً دو ہزار نومسلم کی بھی آپ کے ساتھ ہوں کا اس شکر کو لے کر جو آپ کے ساتھ مہا جرین اور انصار وغیرہ کا تھا' ان کے مقابلہ کے لئے چلی' قریباً دو ہزار نومسلم کی بھی آپ کے ساتھ ہیں کہ اور طاکف کے درمیان کی وادی میں دونوں تشکر میں گئی اور بیمنہ بھیر کر بھا گ کھڑ ہے ہوئے 'کین رسول اللہ علیہ ان کی طرف بر ھی شروع کردین میں مسلمانوں میں دونو اس شکر گئی اور بیمنہ بھیر کر بھا گ کھڑ ہے ہوئے' کیکن رسول اللہ علیہ ان کی طرف بر ھی'

حضرت عباس رضی اللہ تعالی عند آپ کے جانور کی دائیں جانب سے ٹیل تھا ہے ہوئے تھے اور حضرت ابوسفیان بن حارث بن عبد المطلب بائیں طرف سے ٹیل کپڑے ہوئے تھے۔ جانور کی تیزی کو یہ لوگ روک رہے تھے۔ آپ با آ واز بلند اپنا نام لے کرلوگوں کو پہچان کرار ہے تھے مسلمانوں کو واپسی کا تھم فر مار ہے تھے اور ندا کرتے جاتے تھے کہ اللہ کے بندو کہاں چلئے میری طرف آؤ 'میں اللہ کا سچار رسول ہوں 'میں نبی ہوں 'جموٹا نہیں ہوں 'میں اولا دعبد المطلب میں سے ہوں 'آپ کے ساتھ اس وقت صرف اس یا سو کے قریب صحابہ رہ گئے تھے۔ حضرت ابو سفیان بن حارث مضرت ایمن بن ام اللہ علی مضرت المحد بن نبیدرضی اللہ عنہ موغیرہ آپ کے ساتھ ہی تھے۔

پھر آپ نے اپنے بچاحفرت عباس گوجو بہت بلند آواز والے تھے عکم دیا کہ درخت کے بینچ بیعت کرنے والے میرے صحابیوں کو آواز دو کہ وہ نہ بھا گیں 'پس آپ نے یہ کہ کر کہا ہے بول کے درخت تلے بیعت کرنے والو!ا ہے سورہ بقرہ کے حاملو! پس یہ آوازان کے کانوں میں پہنچی تھی کہ انہوں نے ہر طرف سے لبیک لبیک کہنا شروع کیا اور آواز کی جانب لیک پڑے اوراس وقت لوٹ کر آپ کے آس پاس آکر کھڑ ہوگئے یہاں تک کہ اگر کسی کا اونٹ اڑگیا تو اس نے اپنی زرہ پہن کی اوراونٹ پر سے کود گیا اور پیدل سرکا رنبوت میں حاضر ہوگیا - جب کچھ جماعت آپ کے اردگر دجیع ہوگئ آپ آپ نے اللہ سے دعا ما تکنی شروع کی کہ بارالہی جو وعدہ تیرا میر سے ساتھ ہے اسے پورافر ما ۔ پھر آپ نے زمین سے مٹی کی ایک مشہر کی اورائے کافروں کی طرف بچینکا جس سے ان کی آٹکھیں اوران کا منہ بھر گیا - وہ لا ان کے قابل نہ رہے - ادھر مسلمانوں نے ان پر دھا وابول دیا - ان کے قدم اکھڑ گئے - بھاگ نگے - مسلمانوں نے ان کا پیچھا کیا اور مسلمانوں کی باتی فوج حضور کے باس پٹی فوج حضور کے باس پٹی فوج حضور کے باس پٹی کے اس کے قدم اکو تیر کی کی کہ تا کی کا میں تو انہوں نے ان کا ارکوقید کر کے حضور کے سامنے ڈھر کر دیا -

مندا تحدیث ہے حضرت عبدالر من فہری جن کا نام پزید بن اسید ہے یا پزید بن انیس ہے اور کرز بھی کہا گیا ہے فر ماتے ہیں کہ میں اس محرکے میں رسول اللہ علی کے بعد اس محرکے میں رسول اللہ علی کے بعد میں نے اپنے بہتھیارلگا لئے اور اپنے گھوڑ ہے پر سوار ہو کررسول اللہ علی کے خیے میں پہنچا - سلام کے بعد میں نے کہا ، حضور ہوا کیں شنڈی ہوگئی ہیں۔ آپ نے فر مایا ہاں ٹھیک ہے بلال! اس وقت بلال اُلک درخت کے سائے میں تھے۔ حضور کی آ واز سنتے ہی پرند ہے کی طرح گویا ہوگئی ہیں۔ آپ نے فر مایا ہاں ٹھیک ہے بلال! اس وقت بلال اُلک درخت کے سائے میں تھے۔ حضور کی آ واز سنتے ہی پرند ہے کی طرح گویا اور کر لبیك و سعدیك و انا فداو ك كہتے ہوئے حاضر ہوئے۔ آپ نے فر مایا ، میری سواری تیار کرو۔ ای وقت انہوں نے زین لگا لی جس کے دونوں لیکے کورک رہی کے تھے جس میں کوئی فخر وغرور کی چیز نتھی۔ جب س چیاتو حضور سوار ہوئے۔ ہم نے صف بندی کر کی شام اور رات ای طرح گذری۔ پھر دونوں لشکروں کی ٹر بھیٹر ہوگئ تو مسلمان بھاگ کھڑ ہے جیے قر آ ن نے فر مایا ہے خصور کے آ واز دی کہا اور رات ای طرح گذری۔ پھر دونوں لشکروں کی ٹر بھا اللہ کا بندہ اور رسول اللہ ہوں۔ اس ہی سے ایک بھر این اللہ کا بندہ اور رسول اللہ ہوں۔ پھر اپنے گھوڑ ہوئی تو میں ایس میں ایسا معلوم ہونے لگا کہ گویا کہ کہا نے دمیان وہا کسی اور یہ میں ایسا معلوم ہونے لگا کہ گویا نہیں دی۔ اس سے اللہ میں ایسا معلوم ہونے لگا کہ گویا زمین دی آئی ہو۔ ای وقت ہمیں ایسا معلوم ہونے لگا کہ گویا ذمین دی ہیں درمیان لوہا کسی لو ہے کے طشت پرنج کر ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ بھا گے ہوئے مسلمان جب ایک سوآپ کے پاس واپس پینچ گئے آپ نے اس فت حملہ کا حکم دے دیا۔ اول تو مناوی انصار کی تھی پھر خزرج ہی پررہ گئے - یہ قبیلہ لڑائی کے وقت بڑا ہی صابر تھا - آپ نے اپنی سواری پر سے میدان جنگ کا نظارہ دیکھا اور فرمایا' اب لڑائی گرما گرمی سے ہور ہی ہے۔ اس میں ہے کہ اللہ نے جس کا فرکو چاہا قتل کرا دیا جھے چاہا قید کرا دیا۔ اور ان کے مال اور

اولادیںا ہے نبی کونے میں دلادیں-

حضرت براء بن عازب رضی الله عندے کی نے کہا'اے ابو عمارہ کیاتم لوگ رسول الله عظافیہ کے پاس سے حنین والے دن بھاگ نکلے تھے؟ آپ نے فرمایالیکن رسول الله عظافیہ کا قدم چیچے نہیں ہٹا تھا۔ بات سے ہے کہ قبیلہ ہوازن کے لوگ تیراندازی کے فن کے استاد تھے۔ الله کے فضل سے ہم نے انہیں پہلے ہی حملے میں شکست دے دی لیکن جب لوگ مال غنیمت پر جھک پڑے انہوں نے موقعہ دیکھر پھر جو پوری مہارت کے ساتھ تیروں کی بارش برسائی تو یہاں بھگدڑ کچ گئی۔

سجان اللہ رسول اللہ علی کے بلہ فیجاعت اور پوری بہادری کا موقع تھا۔ کشکر بھا گونکا ہے۔ اس وقت آپ کی تیز سواری پر نہیں جو بھا گے دوڑ نے میں کام آ کے بلکہ فیج پر سوار ہیں اور سرکوں کی طرف بڑھ رہے ہیں اور اپنے تئیں چھپا تے نہیں بلکہ اپنا نام اپنی زبان سے پہار پہار کہ تارہے ہیں کہ نہ بچپانے والے بھی بچپان لیس۔ خیال فرمائے کہ کس قدر ذات واحد پر آپ کا تو کل ہے اور کتنا کا ال یہ بھتین آپ کوالٹہ کی ہد د پر ہے۔ جانتے ہیں کہ اللہ تعالی امر رسالت کو پورا کر کے ہیں رہے گا اور آپ کے دین کو دنیا کے اور دنیا کا ال کہ کہ بھتیت نازل فرما تا ہے اور کہ بھتیت نازل فرما تا ہے اور کہ بھتیت نازل فرما تا ہے اور کہ بھتیت کی کہ بھتیت نازل فرما تا ہے اور کہ بھتیت کا دور مسلمانوں کے اور پر سکیت نازل فرما تا ہے اور کہ بھتیت کا دور مسلمانوں کے اور پر سکیت نازل فرما تا ہے اور کہ بھتیت ہے جنہیں کوئی ند دیکھا تھا۔ ایک مشرک کا بیان ہے کہ خین والے دن جب ہم مسلمانوں سے لائے آگئے ایک ہم کری کا دور دھونکا لا جائے آتی دیر بھی ہم نے انہیں اپنے ساتے جینے بیس کہ کہ مسلمانوں کے اور ہم نے ان کا تعاقب شروع کی اس کہ کہ مسلمانوں کے اور ہم نے ان کا تعاقب شروع کی کہ کہ بھی کا سرک کہ ہمیں ایک صاحب سفیہ فیچ پر سوار ہو گئے۔ حضرت این مسعود فر فرماتے ہیں ہیں بھی اس کشکر ہیں تھا کہ ہمیں کھائی تھی۔ جم پر اللہ نے اطمینان و سکون نازل فرما دیا تھا۔ حضوراً پنے سفید فیچ پر ہوار دشمنوں کی طرف بی مسلمان ہما جرو جائیں ار کے اس کے ان کی آ تبھیں بھر گئیں۔ بھو تر بی بی سے بی فرم مایا مہا جرو جائیں ہیں جی ۔ آب نے تین ہر ہی ہے۔ آب نے ایس میں بیں جن میں بیس جی سے فرم کی اس انتہا کہ دو تکوار ہیں ہو نے ایک کرآ گئے۔ اب قران ان میں بیس بیس میں ایک کرآ گئے۔ اب قران دیا تھا کہ دو تکوار ہیں ہو نے بیک کرآ گئے۔ اب قران میں کی بھونہ بیس ہیں۔ فرمایا۔ آئیس آ واز دو۔ میرا آ واز دیا تھا کہ دو تکوار ہیں ہو نے بیک کرآ گئے۔ اب قران ہو کے۔ اب قران کی کرآ گئے۔ اب قران کی میں میں کی کہ کہ کی کرآ گئے۔ اب قران کی کرآ گئے۔ اب ق

فرمایا شید میرے پاس آ'اللہ اس کے شیطان کودورکردے۔ اب میں نے آنکھ کھول کر جورسول اللہ علیقے کی طرف دیکھا تو واللہ آپ مجھے میرے کا نوں اور آنکھوں سے بھی زیادہ محبوب تھے۔ آپ نے فرمایا شیبہ جاکا فروں سے لا شیبہ کا بیان ہے کہ اس جنگ میں آنکھوں سے بھی تعالیک میں اسلام کی وجہ سے یا اسلام کی معرفت کی بنا پڑئیں نکلاتھا بلکہ میں نے کہا' واہ یہ کہیے ہوسکتا ہے کہ ہواز ن قریش برغالب آجا میں جی میں آپ کے پاس بن کھڑ ابھول تھی میں اسلام کی وجہ سے یا اسلام کی معرفت کی بنا پڑئیں نکلاتھا بلکہ میں نے کہا' واہ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ہواز ن گوڑ سے کہا ہول' آپ نے فرمایا' شیبہ وہ اول اللہ میں کھڑ ابھول میں کہا۔ واللہ آپ کا اللہ کے فرمایا' شیبہ وہ تو سواکا فروں کے کسی کونظر نہیں آتے۔ پھر آپ نے بیر سے سنے پر ہاتھ مار کردعا کی' یا اللہ شیبہ کو ہوا ہوں کہ براہ سہ بارہ یہی کہا واللہ آپ کا ہاتھ ہٹنے سے پہلے ہی ساری دنیا سے زیادہ آپ کی مجب میں اپنے دل شیبہ کو ہوا ہوں کہ براہ سے دیکھور ہوا ہوں کہ کہا۔ واللہ آپ کاہاتھ ہٹنے سے پہلے ہی ساری دنیا سے زیادہ آپ کی مجب میں اپنے دل سے حضرت جیر بن طعم رضی اللہ عند فرماتے ہیں' میں اس غزوے میں آپ کے ہم رکا ب تھا۔ میں نے دیکھا کہ وکی چیز آسان سے جاتر رہی ہے۔ چیونٹیوں کی طرح اس نے میدان گھر لیا اور اس وقت مشرکوں کے قدم اکھڑ گئے۔ واللہ ہمیں کوئی شک نہیں کہ وہ آسان مو گئے تھے۔ ان سے جب میں آپ تا کہ اس موقعہ پر تمہارے دوں کا رعب وخوف سے کیا حال تھا؟ تو وہ طشت میں کئریاں رکھ کر بجا کر کہتے اس بھی آواز ہمیں دریا فت کیا جا تا کہ اس موقعہ پر تمہارے دوں کا رعب وخوف سے کیا حال تھا؟ تو وہ طشت میں کئریاں رکھ کر بجا کر کہتے اس بھی آواز ہمیں میں اس حدل سے آر بی تھی ' بھر حکم کیا جاتھ کیا۔

صحیح مسلم میں ہے رسول اللہ عظی فرماتے ہیں بجھے رعب سے مدودی گئی ہے۔ بجھے جامع کلمات دیئے گئے ہیں الغرض کفار کواللہ انے میں نے بیرہزادی اور بیان کے کفر کا بدلہ تھا۔ باتی ہوازن پر اللہ نے مہر بانی فرمائی۔ انہیں تو بہ نصیب ہوئی۔ مسلمان ہو کر خدمت مخدوم میں حاضر ہوئے۔ اس وقت آپ فتح مندی کے ساتھ لوٹے ہوئے مکہ شریف بعر انہ کے قریب گؤی چکے ہے۔ جنگ کو ہیں دن کے قریب گذر چھے تھا کی گئے آپ نے فرمایا کہ ابتم دو چیزوں میں سے ایک پند کرلویا تو قیدی یا مال؟ انہوں نے قیدیوں کا واپس لیمنا پند کیا۔ ان قیدیوں کی جھوٹوں ہنوں کی مرد عورت کی بالغ بابلغ کی تعداد چھ ہزارتھی۔ آپ نے بیسب انہیں لوٹا دیئے ان کا مال بطور غنیمت کے مسلمانوں میں تقسیم ہوا۔ اور نومسلم جو مکہ کے آزاد کردہ تھے انہیں بھی آپ نے اس مال میں سے دیا کہ ان کے دل اسلام کی طرف پور ماکل ہوجا کیں۔ ان میں سے ایک ایک کوسوسواونٹ عطافر مائے۔ مالک بن عوف ٹھری کو بھی آپ نے نے سواونٹ دیئے اور اس کی آوروں کی قور میں کا میں ہوا۔ ان میں سے ایک ایک کوسوسواونٹ عطافر مائے۔ مالک بن عوف ٹھری کو بھی آپ نے نے سواونٹ دیئے اور اس کی آوروں کی میں اور کو جی میں ای نے اپنے مشہور تھید سے میں کہا ہے کہ میں نے تو حضر سے مجمع تعلیقہ جیسیانہ کی اور کود یکھانہ میں اور بخشش وعطاکر نے ہیں اور خیشش وعطاکر نے ہیں اور بہادری میں بھی آپ بے شل ہیں میدان جنگ میں گرجے ہوئے شیر کی طرح آپ وشنوں کی طرف بور سے جین کی تہیں شجاعت اور بہادری میں بھی آپ بے شل ہیں میدان جنگ میں گرجے ہوئے شیر کی طرح آپ وشنوں کی طرف بور سے ہیں۔

يَايَهُا الَّذِيْنَ امَنُوَّا إِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسُّ فَلا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَالْحَرَامَ بَعْدَعَامِهِمْ لَهْ ذَا وَإِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهَ إِنْ شَاءَ إِنَّ اللهَ عَلِيْمٌ حَكِيْمُ فَاتِلُوا الَّذِيْنَ لا يُؤْمِنُوْنَ بِاللهِ وَلا عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ فَاتِلُوا الَّذِيْنَ لا يُؤْمِنُونَ بِاللهِ وَلا

بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللهُ وَرَسُولُهُ وَلَا يَكُونَ مَا حَرَّمَ اللهُ وَرَسُولُهُ وَلَا يَكِينُ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ الْوَتُوا الْكِتْبَ حَتَّى يُعْطُوا لَكِتْبَ حَتَّى يُعْطُوا الْجِنْ يَنَ الْجِزْيَةَ عَنْ يَتَدِقَهُ مُ طِعْرُونَ الْمَ

اے ایمان والو مشرک بالکل ہی ناپاک ہیں۔ وہ اس سال کے بعد مسجد حرام کے پاس بھی نہ پیٹکٹنے پائیں۔ اگر تمہیں مفلنی کا خوف ہو اللہ جہیں دولت مند کر دےگا۔ اسپے فضل سے اگر جائے اللہ علم و حکمت والا ہے O اگر وان لوگوں سے جواللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان نہیں لاتے۔ جوحرام نہیں جانے اسے جملے اللہ نے اور اس کے رسول نے حرام کیا ہے۔ نہ دین حق کو قبول کرتے ہیں جنہیں کتاب دی گئی ہے یہاں تک کہ وہ ذکیل وخوار ہوکر اپنے ہاتھ سے جزیداداکریں O

مشرکین کو حدود حرم سے نکال دو: ﷺ (آیت: ۲۹-۲۸) اللہ تعالیٰ اتھم الحاکمین اپنے پاک دین والے پاکیزگی اور طہارت والے مسلمان بندوں کو تھم فرما تا ہے کہ وہ دین کی روسے نجس مشرکوں کو بیت اللہ شریف کے پاس ندآنے دین بیآ یہ سندہ ہجری میں نازل ہوئی ۔ ای سال آنحضرت رسول مقبول ملی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھیجا اور تھم دیا کہ جمع نج میں اعلان کردو کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک نج کونہ آئے اور کوئی نگاختی بہت اللہ شریف کا طواف ند کر ے اس شری تھم کو اللہ تعالیٰ قادرو قیوم نے بوں ہی بورا کیا کہ ندو ہاں مشرکوں کو داخلہ نصیب ہوانہ کی نے اس کے بعد عربیا فی کی حالت میں اللہ کے گھر کا طواف کیا ۔ حضرت جا بر بن عبد اللہ تعلیہ وہ کہ ہماری طواف کیا ۔ حضرت جا بر بن عبد اللہ تعلیہ وہ کہ ہماری اس مجد میں اس کے بعد سوائے معاہدہ والے اور تمام غلاموں کے اور کوئی کا فرنہ آئے ۔ لیکن اس مرفوع سے زیادہ میج سند والی موتوف اس مجد میں اس کے بعد سوائے معاہدہ والے اور تمام غلاموں کے اور کوئی کا فرنہ آئے ۔ لیکن اس مرفوع سے زیادہ صحیح سند والی موتوف رویت ہے ۔ خلیقہ المسلمین حضرت عمر بن عبد العزیز رحمتہ اللہ علیہ نے فرمان جاری کردیا تھا کہ یہود و نصر انی کومسلمانوں کی مجد وں میں نہ ترویت ہے ۔ خلیقہ المسلمین حضرت عمر بن عبد العزیز رحمتہ اللہ علیہ نے فرمان جاری کردیا تھا کہ یہود و نصر انی کومسلمانوں کی مجدوں میں نہ تبات کہ شرکوں کا بدن اور ذات بھی نجس ہے مین بین ہوتا ۔ باقی رہی یہ بات کہ شرکوں کا بدن اور ذات بھی نجس ہے مین کہ میں کو اس کے کہ اللہ تعالی نے اہل کیا ہے ۔ بعض ظاہر ہیہ کہتے میں کہ شرکوں کے بدن بھی جمہور کا قول تو یہ ہے کہتی نہیں ۔ اس لئے کہ اللہ تعالی نے اہل کیا ب بیات کہ شرکوں کا بدن اور ذات بھی نجس کہ میں کہ سے میں کہ شرکوں کے بدن بھی

حسن فرماتے ہیں جوان ہے مصافحہ کرنے وہ ہاتھ دھوڈ الے۔ اس تھم پر بعض لوگوں نے کہا کہ پھر تو ہماری تجارت کا مندا ہوجائے گا۔ ہمارے بازار بے رونق ہوجائیں گے اور بہت سے فائد ہے جاتے رہیں گے۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ غنی وجمید فرما تا ہے کہ تم اس بات سے نہ ڈورو اللہ تمہیں اور بہت می صورتوں سے دلا دے گا، تمہیں اہل کتاب سے جزید دلائے گا۔ اور تمہیں غنی کردے گا۔ تمہاری مصلحتوں کوتم سے زیادہ رب جانتا ہے اس کا تھم اس کی ممانعت کسی نہ کسی حکمت سے ہی ہوتی ہے۔ یہ تجارت اسے فائدے کی نہیں جتنا فائدہ وہ تمہیں جزیے سے دیتا ہے۔ ان اہل کتاب سے جواللہ اس کے رسول 'اور قیامت کے منکر ہیں' جو کسی نبی کے محمعتی میں پور ہے تبعی فائدہ وہ تہیں بلکہ اپنی خوا ہشوں کے اور ایمان ہوتا تو وہ تہیں بلکہ اپنی خوا ہشوں کے اور ایمان لاتے 'ان کی بشارت تو ہر نبی دیتا رہا' ان کی اتباع کا تھم ہر نبی نے دیا لیکن باوجود اس کے وہ اس اشرف الرسل کے انکاری ہیں۔

پس ا گلے نیوں کی شرع ہے بھی ورصل انہیں کوئی دور کا سرو کار بھی نہیں۔ اس وجہ سے ان نبیوں کا زبانی اقر اران کے لئے بے سود ہے کیونکہ یہ سیدالا نبیاء افضل الرسل خاتم النبیین اکمل المرسلین سے کفر کرتے ہیں۔ اس لئے ان سے بھی جہاد کرو۔ ان سے جہاد کے علم کی یہ پہلی آیت ہے۔ اس وقت تک آس پاس کے مشرکین سے جنگ ہو چکی تھی۔ ان میس سے اکثر تو حید کے جھنڈ ہے لئے آچے سے جے۔ جزیرۃ العرب میں اسلام نے جگہ کر کی تھی اب یہود و نصار کی خبر لینے اور انہیں راہ تق دکھانے کا تھم ہوا۔ سنہ ہجری میں بہ تھم اتر اور آپ نے رومیوں سے جہاد کی تیار ہی کی لوگوں کوا پنے اراد ہے ہے مطلع کیا لمہینہ کاردگرد کے عربوں کو آمادہ کیا اور تقریباً تمیں ہزار کا لئشن کے بہاں کوئی ندر کا سوائے بعض کے ۔ موسم شخت گرم تھا بھلوں کا وقت تھا روم سے جہاد کے کا شکر لے کرروم کا رخ کیا ۔ بجز منافقین کے یہاں کوئی ندر کا سوائے بعض کے ۔ موسم شخت گرم تھا بھلوں کا وقت تھا روم سے جہاد کے لئے شام کے ملک کا دور در از کا کشمن سفر تھا۔ تبوک تک تشریف لے گئے وہاں تقریباً میں روز قیام فرمایا پھر اللہ سے استخارہ کرکے حالت کی تنگی اور لوگوں کی ضعیفی کی وجہ سے واپس لوٹے ۔ جیسے کو تا ہو کا واقعہ انشاء اللہ تعالی بیان ہوگا۔ اس آیت سے استدال کرکے کر فرمایا ہے کہ جزیبے مرف اہل کتاب سے اور ان جیسوں سے بی لیا جائے جیسے بخوس ہیں چنا نچے جرکے بحوسیوں سے آئی لیا جائے جیسے بخوس ہیں چنا نچے جرکے بحوسیوں سے آئی لیا جائے جیسے بخوس ہیں چنا نچے جرکے بحوسیوں سے آئی لیا جائے جیسے بخوس ہیں چنا نچے جرکے بحوسیوں سے آئی لیا جو کیسیوں سے آئی لیا جائے جیسے بخوس ہیں چنا نچے جرکے بحوسیوں سے آئی لیا جائے جیسے بخوس ہیں چنا نچے جربے لیا تھا۔

امام شافعی کا یہی مذہب ہے اور مشہور مذہب امام احمد کا بھی ہے۔ امام ابو حنیفہ کہتے ہیں سب عجمیوں سے لیا جائے خواہ وہ اہل کتاب ہوں خواہ مشرک ہوں۔ ہاں عرب میں سے صرف اہل کتاب سے ہی لیا جائے۔ امام مالک فرماتے ہیں کہ جزیئے کالیناتمام کفار سے جائز ہے خواہ وہ کتابی ہوں یا مجوسی ہوں یا بت پرست وغیرہ ہوں۔ ان مذاہب کے دلائل وغیرہ کی تفصیل کی جگہ نہیں۔ والتداعلم۔

پس فرما تا ہے کہ جب تک وہ ذلت وخواری کے ساتھ اپنے ہاتھوں جزیہ نہ دیں انہیں نہ چھوڑو۔ پس اہل ذمہ کومسلمانوں پرعزت و
تو قیر دینی اور انہیں اوج و ترقی دینی جائز نہیں صحیح مسلم میں ہے رسول اللہ علیقے فرماتے ہیں میبود ونصاری سے سلام کی ابتداء نہ کرواور جب
ان سے کوئی راستے میں مل جائے تو اسے تنگی سے مجبور کرو۔ یہی وجہتھی جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نے ان سے ایسی ہی شرطیس کی
تھیں۔ عبد الرحمٰن بن غنم اشعرٰی کہتے ہیں میں نے اپنے ہاتھ سے عہد نامہ لکھ کر حضرت عمر او دیا تھا کہ اہل شام کوفلاں فلاں شہری لوگوں کی
طرف سے یہ معاہدہ ہے۔

انگوٹھیوں پرعر بی نقش نہیں کرائیں گئشراب فروثی نہیں کریں گئا ہے سروں کے اگلے بالوں کوتر شوادیں گے اور جہاں کہیں ہوں گئز نار ضرور تا ذالے رہیں گئے صلیب کا نشان اپنے گرجوں پر ظاہر نہیں کریں گے۔ اپنی ندہبی کتابیں مسلمانوں کی گذر گاہوں اور بازاروں میں ظاہر نہیں کریں گے۔

گرجوں میں ناقوس بلند آ واز سے بجائیں گے نہ مسلمانوں کی موجود گی میں یا آ واز بلندانی نہ بی کتابیں پڑھیں گے نہ اپ نہ ہبی میں ناقوس بلند آ واز سے بہائے وائے کریں گے نہ ان کے ساتھ مسلمانوں کے راستوں میں آگ لے ر شعار کوراستوں پر کریں گے نہ ان کے ساتھ مسلمانوں کے راستوں میں آگ وں میں جائیں گئ مسلمانوں کے حصے میں آئے ہوئے قلام ہم نہ لیس گئ مسلمانوں کی خیرخواہی ضرور کرتے رہیں گے۔ ان کے گھروں میں جھائیس گے نہیں۔ جب بیع ہدنامہ حضرت فاروق اعظم کی خدمت میں پیش ہواتو آپ نے ایک شرط اور بھی اس میں بڑھوائی کہ ہم کسی مسلمان کو ہرگز ماریں گئے نہیں۔ بیتمام شرطین ہمیں قبول ومنظور ہیں اور ہمارے سب ہم نہ ہب لوگوں کو بھی۔ انہی شرا کو پر ہمیں امن ملا ہے۔ اگران میں سے کسی ایک شرط کی بھی ہم خلاف ورزی کریں تو ہم سے آپ کا ذمه الگ ہوجائے گا اور جو کچھ آپ اپ نے دشمنوں اور مخالفوں سے کرتے ہیں ان تمام کے مستحق ہم بھی ہوجائیں گے۔

یبود کہتے ہیں عزیر اللہ کا بیٹا ہے۔ نصرانی کہتے ہیں میٹ اللہ کا بیٹا ہے 'یر قول صرف ان کے منہ کی بات ہے'ا گلے منکر وں کی بات کی بیٹھی ریس کرنے گئے'اللہ انہیں

چنانچ آپ وہیں تشریف لے گئے۔ نہا کرنمازاداکی۔ دیکھا کہ ایک شخص ہیں۔ کہد ہے ہیں۔ منہ کھولو آپ نے منہ کھول دیا اور آپ تو را ۃ کے سب سے نین مرتبہ کوئی چیز آپ کے منہ میں بڑی ساری ڈالی۔ اسی وقت اللہ تبارک وتعالی نے آپ کا سینہ کھول دیا اور آپ تو را ۃ کے سب سے بڑے عالم بن گئے 'بی اسرائیل میں گئے۔ ان سے فر مالیا کہ میں تہارے پاس تو رات الایا ہوں۔ انہوں نے کہا ہم سب آپ کے نزدیک سے بین آپ نے اپنی انگل کے ساتھ قلم کو لپیٹ لیا اور اسی انگل سے بیک وقت پوری تو را ۃ لکھ ڈالی۔ ادھر لوگ لڑائی سے لوٹے۔ ان میں ان کے علی اپس آپ تو انہیں عزیر علیہ السلام کی اس بات کاعلم ہوا۔ یہ گئے اور پہاڑ وں اور غاروں میں تو رات شریف کے جو نسخے چھپا آئے میٹ وہ وہ کالل لائے اور ان شخوں سے حضرت عزیر علیہ السلام کے لکھے ہوئے نسخ کا مقابلہ کیا۔ تو بالکل صحیح پایا۔

اس پربعض جاہلوں کے دل میں شیطان نے وسوسہ ڈال دیا کہ آپ اللہ کے بیٹے ہیں۔حضرت میٹے کونصرانی اللہ کا بیٹا کہتے تھے۔ان کا واقعہ تو ظاہر ہے۔ پس ان دونوں گروہوں کی غلط بیانی قرآن بیان فرمار ہا ہے اور فرما تا ہے کہ بیان کی صرف زبانی ہاتیں ہیں جو محض بے دلیل ہیں۔ جس طرح ان سے پہلے کے لوگ کفر وضلالت میں تھے 'یہ بھی انہی کے مریدومقلد ہیں اللہ انہیں لعنت کرے۔ حق سے کیسے بحث کہ دلیل ہیں۔ جس طرح ان سے پہلے کے لوگ کفر وضلالت میں تھے 'یہ بھی انہی کے مریدومقلد ہیں اللہ انہیں لعنت کرے۔ حق سے کیسے بحث کے اس میں جات میں ہی ہی تھے اور اللہ عقاقے کا دین پہنچا تو شام کی طرف بھاگ لکا اس جاہلیت میں ہی سے نمورانی بن گیا تھا۔ یہاں اس کی بہن اور اس کی جماعت قید ہوگئی۔

اِتَّخَذُوْ اَلْمُ اللهِ وَالْمُسَانَهُ مُ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللهِ وَالْمَسِيِّ ابْنَ مَرْبَيَمُ وَمَا الْمِرُوْلَ اللَّا لِيَعْبُدُوْلَ اللهَ وَالْمَسَاقَ وَاحِدًا ۚ لَاَ الْبَنَ مَرْبَيْم اللهَ اللهُ وَلَا هُوَ سُبُحْنَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۞

ان لوگوں نے اللہ کوچھوڑ کراپنے عالموں اور درویشوں کواللہ بنایا ہے اور مریم کے جیئے سیح کوچھی عالائکہ انہیں صرف ایک اسلیدہی کی عبادت کا تھم کیا گیا تھا'جس کے سواکوئی معبود نہیں' وہ پاک ہے ان کے شریک مقرر کرنے سے O

پھر حضور عظی نے بطورا حسان اس کی بہن کوآ زاد کر دیا اور قم بھی دی بیسید ھی اپنے بھائی کے پاس گئیں اور انہیں اسلام کی رغبت دلائی اور سمجھایا کہتم رسول کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کے پاس چلے جاؤچنا نچہ بید پیزشریف آگئے تھے۔ اپنی قوم طے کے سر دار تھے۔ ان کی اور سمجھایا کہتم رسول کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کے پاس چلے جاؤچنا نچہ بینچائی ۔ آپ خودان کے پاس آئے۔ اس وقت عدی کی گردن میں جاندی کی صلیب لئک رہی تھی۔ جاندی کی صلیب لئک رہی تھی۔

حضور کی زبان مبارک سے ای آیت اِنَّحَدُوا کی تلاوت ہور ہی تھی تو انہوں نے کہا کہ یہود و نصار کی نے اپنے علاء اور درویش صلال بتا درویشوں کی عبادت نہیں گی۔ آپ نے فرمایا' ہاں سنو'ان کے کیئے ہوئے حرام کوحرام بھنے گئے اور جسے ان کے علاء اور درویش حلال بتا دیں' اسے حلال سجھنے گئے بھی ان کی عبادت تھی' پھر آپ نے فرمایا' عدی کیا تم اس سے بخبر ہو کہ اللہ سب سے بڑا ہے؟ کیا تمہار نے خیال میں اللہ سے بڑا اور کوئی ہیں؟ کیا تم اس سے انکار کرتے ہو کہ معبود برحق اللہ تعالیٰ کے سواکوئی نہیں؟ کیا تمہار نے زور یک اس کے سوااور کوئی بھی عبادت کے لائق ہے؟ پھر آپ نے انہیں اسلام کی دعوت دی۔ انہوں نے مان لی۔ اور اللہ کی تو حید اور حضور کی رسات کی گوائی ادا کی۔ آپ کا چہرہ خوش سے چیکنے لگا اور فرمایا' یہود پرغضب الہی اثر اے اور نصر انی گراہ ہو گئے ہیں۔ صحفرت حذیفہ بن

یمانؓ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ وغیرہ ہے بھی اس آیت کی تغییر اس طرح مردی ہے کہ اس سے مراد حلال وحرام کے مسائل میں علاء اورائمہ کی محض یا توں کی تقلید ہے۔

سدیؒ فرماتے ہیں' انہوں نے ہزرگوں کی مانی شروع کردی اوراللہ کی کتاب کوا کیے طرف ہٹا دیا۔ اس لئے اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے کہ انہیں حکم تو صرف بیتھا کہ اللہ کے سوااور کسی کی عبادت نہ کریں' وہی جے حرام کردی' حرام ہے اور وہ جے حلال فرمادے' حلال ہے۔ اس کے فرمان شریعت ہیں' اس کے احکام بجالانے کے لائق ہیں' اس کی ذات عبادت کی مستحق ہے۔ وہ شریکوں سے اور شرک سے پاک ہے' اس جیسا اس کا شریک' اس گانظیر' اس کا مددگار' اس کی ضد کا کوئی نہیں۔ وہ اولا دسے پاک ہے' نہ اس کے سواکوئی معبود نہ پروردگار۔

يُرِيْدُونَ أَنْ يُطْفِئُوا نُوْرَاللهِ بِأَفْوَاهِمِمْ وَيَأْبِ اللهُ الآ اَنْ يُتِتَّرِنُونَ فُورَهُ وَلَوْكَوَ الْكَفِرُونَ ﴿ هُوَالَّذِي آرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُلَى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِيْنِ كُلِّهُ وَلَوْ كَرِهُ الْمُشْرِكُونَ ﴿

ان کی جاہت ہے کینوراللہ اپنے منہ سے بجھادیں اوراللہ تعالی انکاری ہے گمرای بات کا کہ اپنا نور پورا کرے گوکا فرنا خوش رہیں 🔾 اس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سپچ دین کے ساتھ جمیجا ہے کہ اسے اور تمام نہ جبوں پر غالب کردے اگر چہ شرک برامانیں 🔿

کفار کی دلی مذموم خواہش: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ٣٣-٣٣) فرما تا ہے کہ ہرفتم کے کافروں کا ارادہ اور چاہت یہی ہے کہ نورالہی بجھانی بجھانی دوشن جہانی اور دین حق کومٹا دیں تو خیال کرلو کہ اگر کوئی شخص اپنے منہ کی بچونک سے آفتاب یا مہتاب کی روشنی بجھانی جھا دیں ہدایت ربانی اور دین حق کومٹا دیں تو خیال کرلو کہ اگر کوئی شخص اپنے منہ کی بچونک سے آفتاب یا مہتاب کی روشن کریں آخر عاجز ہو کررہ جائیں چاہت میں اپنی امکانی کوشش کریں آخر عاجز ہو کررہ جائیں گے۔ضروری بات ہواور اللہ کا فیصلہ ہے کہ دین حق تعلیم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بول بالا ہوگا ۔ تم مٹانا چاہتے ہو' اللہ اس کو بلند کرنا چاہتا ہے۔

ظاہر ہے کہ اللہ کی چاہت تمہاری چاہت پر غالب رہے گی۔تم گونا خوش رہولیکن آفاب ہدایت بچ آسان میں پہنچ کر ہی رہے گا۔ علی استعمار کے جھپالینے والے کوائی اعتبار سے رات کو بھی کا فرکہتے ہیں۔ اس لئے کہ وہ بھی تمام چیزوں کو چھپالیت ہے۔ کسان کوکافر کہتے ہیں کیونکہ وہ دانے زمین میں چھپا دیتا ہے۔ جیسے فرمان ہے اَعْجَبَ الْکُفَّارَ نَبَاتُهُ اسی اللہ فیزوں کو چھپالیت ہے۔ کسان کوکافر کہتے ہیں کیونکہ وہ دانے زمین میں چھپا دیتا ہے۔ جیسے فرمان ہے اَعْجَبَ الْکُفَّارَ نَبَاتُهُ اسی اللہ نے رسول کو ہدایت اور دین تی کے ساتھ اپنا پیغیر بنا کر بھیجا ہے۔ حضور کی تجی خبروں اور سیجے ایمان اور نفع والے علم پوئی میہ ہدایت ہے اور عمرہ ایک جموعہ بیدین تی ہے۔ بیتمام اور مذاہب عالم پر چھاکر رہے گا۔

آنخضرت رسول اکرم صلی الله علیه وسلم فر ماتے ہیں' میرے لئے مشرق ومغرب کی زمین لپیٹ دی گئی میری امت کا ملک ان تمام جگہوں تک پہنچ گا۔ فر ماتے ہیں تمہارے ہاتھوں پرمشرق ومغرب فتح ہو گاتمہارے سر دارجہنمی ہیں۔ بجز ان کے جومتی' پر ہیز گار اور امانت دار ہوں۔ فر ماتے ہیں' بیدین تمام اس جگہ پر پہنچ گا جہاں پر دن رات پنچیں۔ کوئی کچاپکا گھر ایسا باتی نہرے گا جہاں اللہ عز وجل اسلام کو نہ پہنچائے۔ عزیز وں کوعزیز کرے گا اور ذلیلوں کو ذلیل کرے گا'اسلام کوعزت دینے والوں کوعزت ملے گی اور کفر کو ذلت نصیب ہوگی-حضرت تمیم داری رضی الله عنه فرماتے ہیں' میں نے تو بیہ بات خود اپنے گھر میں بھی دیکھے لی- جومسلمان ہوا' ا سے خیر و برکت 'عزت وشرافت ملی اور جو کا فرر ہا' اسے ذلت و نکبت' نفرت ولعنت نصیب ہوئی – پستی اور حقارت دیکھی اور کمینہ پن کے ساتھ جزیہ دینا پڑا-

رسول الله ﷺ فرماتے ہیں' روئے زمین برکوئی کیا یکا گھر ایسا باقی نہر ہے گا جس میں اللہ تبارک وتعالیٰ کلمہ اسلام کو داخل نہ کر د ہے۔ وہ عزت والوں کوعزت دے گا اور ذلیلوں کو ذلیل کرے گا' جنہیں عزت دینی جاہے گا' انہیں اسلام نعیب کرے گا اورجنہیں

ذ لیل کرنا ہوگا'وہ اسے نہیں مانیں گےلیکن اس کی مانحتی میں انہیں آنا پڑے گا۔

حضرت عديٌ فرماتے مين ميرے ياس رسول كريم علي تشريف لائے - مجھ سے فرما يا - اسلام قبول كر تا كسلامتى ملے - ميس نے کہا میں توایک دین کو مانتا ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ تیرے دین کا تجھ سے زیادہ مجھے علم ہے۔ میں نے کہا تیج ؟ آپ نے فرمایا بالکل تیج - کیا تورکوسیہ میں سے نہیں ہے؟ کیا توا بی قوم سے ٹیلس وصول نہیں کرتا؟ میں نے کہا بیتو کچ ہے؟ آپ نے فرمایا تیرے دین میں یہ تیرے لئے حلال نہیں - پس یہ سفتے ہی میں تو جھک گیا - آ پ نے فر مایا - میں خوب جانتا ہوں کہ تھیے اسلام سے کون کی چیز روکتی ہے؟ سن صرف

ا یک یہی بات تجھے روک رہی ہے کہ سلمان بالکل ضعیف اور کمزورونا تواں ہیں' تمام عرب انہیں گھیرے ہوئے ہے' بیان سے نیٹ نہیں سكتے كيكن سن جيره كا تخصِ علم ہے؟ ميں نے كہاد يكھا تونہيں كيكن سنا ضرور ہے۔ آپ نے فرمايا 'اس كی فتم جس كے ہاتھ ميں ميرى جان ہے

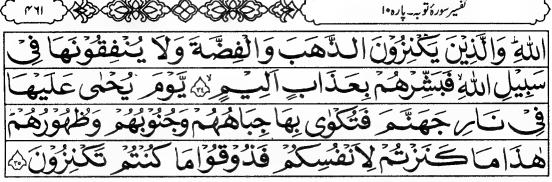
کہ اللہ تعالیٰ اس امر دین کو پورافر مائے گا یہاں تک کہا لیے سانڈ نی سوار جیرہ سے چل کرا کیلے امن کے ساتھ مکہ مکرمہ پہنچے گا اور بیت اللہ

شریف کا طواف کرےگا-

والله تم كسرى ك فتران فتح كرو ك- ميس ن كها-كسرى بن برمزك؟ آب نفر مايا بال كسرى بن برمزك-تم ميس مال کی اس قدر کثرت ہو پڑے گی کہ کوئی لینے والا نہ ملے گا – اس حدیث کو بیان کرتے وقت حضرت عدیؓ نے فر مایا'رسول اللہ ﷺ کا فرمان پوراہوا۔ یہ دیکھوآج جیرہ ہےسواریاں چکتی ہیں۔ بےخوف خطر بغیر کسی کی بناہ کے بیت اللّٰہ پہنچ کرطواف کرتی ہیں۔ صادق ومصدوق کی دوسری پیشین گوئی بھی یوری ہوئی – کسر کی کےخزانے فتح ہوئے – میں خوداس فوج میں تھا جس نے ایران کی اینٹ سے اینٹ بجادی اور کسریٰ کے مخفی خزانے اپنے قبضے میں لئے - واللہ مجھے یقین ہے کہ صادق ومصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کی تیسری پیشین گوئی بھی قطعا پوری ہو کرئی رہے گی-

حضور عليات فرمات مين ون رات كا دورختم نه مو گاجب تك پهرلات وعزى كى عبادت نه مون لك حضرت عائشه صديقه رضى الله تعالی عنہا نے فرماہارسول اللہ ؓ بت ہُوَ الَّذِی اَرُسَلَ کے نازل ہونے کے بعد سے میراخیال تو آج تک یہی رہا کہ یہ یوری بات ہے-آ ے نے فرماہاں پوری ہوگئی اورمکمل ہی رہے گی جب تک اللہ یا ک کومنظور ہوگا - پھراللہ تعالیٰ رب العالمین ایک یا ک ہواجیجیں گے جو ہر اس شخص کوبھی فوت کرے گی جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو۔ پھرو ہی انوگ باقی رہ جائیں گے جن میں کوئی خیر دخو بی نہ ہوگی - پس وہ اپنے باپ دادوں کے دین کی طرف پھر سے لوٹ جائیں گے-

يَآيِّهُا الَّذِينَ المَنُوَّا اِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْأَصْبَارِ وَالرُّهُبَانِ لَيَا كُلُونَ آمُوالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيْلِ



اے ایمان والوا اکثر علماءاور عابدلوگوں کا مال ناحق کھا جاتے ہیں اور راہ اللہ سے روک دیتے ہیں۔اور جولوگ سونے چاندی کا خزانہ کرتے ہیں اور راہ اللہ میں خرج ' نہیں کرٹے انہیں درد ناک عذابوں کی خبر پہنچا وے 〇 جس دن اس خزانے کوآتش دوزخ میں تپایا جائے گا' پھراس سے ان کی پیٹانیاں اور پہلو اور کریں داغ دی جائیں گئیہ ہے جہتم اپنے لئے خزانہ بنارے تھے لیں اپنے خزانوں کا مزہ چکھو ۞

یہود ہوں کے علاء کو احبار اور نصاریٰ کے عابدوں کر رہبان کہتے ہیں۔ آیت گو کا یَنْ ہُم اُر الْبَنْیُونَ وَ الْاَحْبَارُ الْحُ مِیں یہود ہوں کے علاء کو احبار اور نصاریٰ کے عابدوں کورہبان اور ان کے علاء کو اس کہا گیا ہے خلاف بال مِنْ ہُم فِیسِیْسِیْنَ وَ وُرُهُمِبَانًا آیت کا مقصود کو کو ہو کے عابدوں کورہبان اور ان کے عابدوں سے ہوشیار کرانا اور ڈرانا ہے۔ حضرت سفیان بن عینے دہمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہمارے علاء میں سے وہی گرتے ہیں جن میں کھونہ کھوشائہ یہودیت کا ہوتا ہے اور ہم مسلمانوں میں صوفیوں اور عابدوں میں سے وہی گرتے ہیں جن میں اس انہوہ وتا ہے۔ جس حصل علی ہودیت کا ہوتا ہے اور ہم مسلمانوں میں صوفیوں اور عابدوں میں سے وہی گرتے ہیں جن میں اس کے حتم یقینا ہے سے پہلوں کی روش پرچل پڑد گے۔ ایک پوری مشابہت ہوگی کہ ذرا بھی فرق ندر ہے گا ۔ لوگوں نے پوچھا کیا یہود نصاری کی روش پر؟ آپ نے فرمایا انہی کی روش پر۔ اور روایت میں ہم کہ کوگوں نے پوچھا کہ فارسیوں اور رومیوں کی روش پر؟ آپ نے فرمایا اور کون لوگ ہیں؟ پس ان کے اقوال وافعال کی مشابہت سے میں ہم کہ کوگوں نے پوچھا کہ فارسیوں اور رومیوں کی روش پر؟ آپ نے فرمایا اور اس وجا ہیں۔ سے کوگوں کا مال خصب کرنا چا ہے ہیں۔ میں ہم کوگوں نے بوچھا کہ فارسیوں اور رومیوں کی روش پر؟ آپ نے فرمایا اور اس وجا ہمت سے کوگوں کا مال خصب کرنا چا ہے ہیں۔ امری اللہ علیہ وہ کوگوں کو بی جود کوئر مانہ جا ہم کی وجہ سے اس طرف سے بھی کور سے ہم کوگوں کو بی وہ کی وجہ سے اس طرف سے بھی کور سے ہم کوگوں کو بی وہ کوگوں کو بی وہ کی وہ کی در ہے رہم کو میں جی کوگوں کو بھی راہ وت سے جی کور سے ہیں تیا مت کے دن یہ بیارہ وکوگوں کور کوگوں کو بھی دانے والے ہیں تیا مت کے دن یہ بیارہ وکور کے جا میں جی کی ور سے جا میں جی کی ور سے جا میں جی کی در سے جا میں جی کہ کوگوں کو بھی دولے جا میں جی کی میں ہوتا ہم گر ہی جا کہ کی کوگوں کو بی کی طرف بلانے والے ہیں تیا مت کے دن یہ بیارہ وکی کے جو کی کی طرف بلاتے ہیں صال تکہ میسرے دو تو جہنم کی طرف بلانے والے ہیں تیا مت کے دن یہ بیارہ وکور کے جا میں گی میں ہوتا کی ہو گھی ہوئی کی دولے والے ہیں تیا مت کے دن یہ بیارہ وکور کے جا میں گیں۔ کی میں گور کی کور کی کی کور کے جو کی کی کور کے کور کی کور کی کور کور کی کور کی کور کور کی کور کور کی کور کور کور کور کی کور کور کی کور کور کور کور کور کی کی ک

عالموں اورصوفیوں لیعنی واعظوں اور عابدوں کا ذکر کرنے کے بعداب امیروں دولت مندوں اور رئیسوں کا حال بیان ہور ہا ہے کہ جس طرح یہ دونوں طبقے اپنے اندر بدترین لوگوں کو بھی رکھتے ہیں ایسے ہی اس تیسرے طبقے میں بھی شریر انتفس لوگ ہوتے ہیں۔عمواً انہی تین طبقے کے لوگوں کاعوام پراثر ہوتا ہے۔عوام کی کثیر تعدادان کے ساتھ بلکدان کے پیچھے ہوتی ہے۔ پس ان کا بگڑنا گویا ذہبی دنیا کاستیانا س ہونا ہے جیسے کہ حضرت ابن المبارک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں۔ وهل افسد الدين الاالملوك واحبار سوء ورهبانها

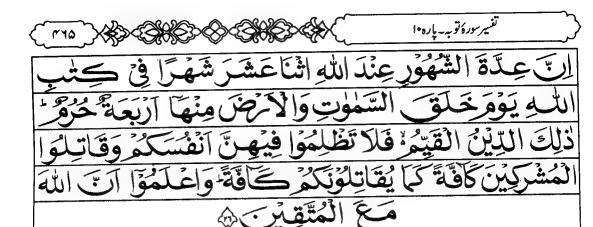
یعن و بن واعظوں عالموں صوفیوں اوروروییوں سے ناپاک طبقے سے ہی گرتا ہے۔ کنز اصطلاح شرع میں اس مال کو کہتے ہیں جس کی زکوۃ ادانہ کی جاتی ہو۔ حضرت ابن عمر سے بہی مروی ہے بلک فرماتے ہیں جس مال کی زکوۃ دے دی جاتی ہو وہ اگر ساتو بین زمین سلے بھی ہوتو وہ کنز نہیں اور جس کی ذکوۃ نہ دی جاتی ہو وہ گوز مین پر ظاہر پھیلا پڑا ہو کنز ہے۔ حضرت ابن عباس خضرت جابر خضرت ابو ہریرہ رضی اللہ ہم سے بھی موقو فا اور مرفوعاً یہی مروی ہے۔ حضرت عمر بن خطاب بھی یہی فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں بغیر زکوۃ کے مال سے اس مالدار کو داغا جائے گا۔ آپ کے صاحبز ادے حضرت عبداللہ سے مروی ہے کہ بیز کوۃ آکے اتر نے سے پہلے تھا۔ زکوۃ کا تھم نازل فرما کر اللہ نے اسے مال کی گوری ہے کہ بیز کوۃ آکے اللہ کے کہ اسے قول ربانی خُدُ مِنُ طہارت بنا دیا۔ خلیفہ برحق حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ اور عراک بن مالک نے بھی یہی فرمایا ہے کہ اسے قول ربانی خُدُ مِنُ الْہِا ہُمُ الْہِا ہُمُ الْخَارِ نے منسوخ کردیا ہے۔

والا دل اور تجی زبان اور تیر علم میں جو بھلائی ہے وہ تیر علم میں جو برائی ہے اوراس کی پناہ اور جن برائیوں کوتو جانتا ہے ان سے استغفار طلب کرتا ہوں۔ میں مانتا ہوں کہ تو تمام غیب جانے والا ہے۔ آیت میں بیان ہے کہ اللہ کی راہ میں ایپ اگو ترج نہ تم الی ہو اور اسے بیان ہے کہ اللہ کی راہ میں ایپ اگر کرم آگ جیسا کر کے اس سے ان کی بیانیا ان پہلو اور کر وافی جائے گا کہ لوا پئی جمع جھا کا مزہ چھو۔ جیسے اور آیت میں ہے کہ پیٹانیاں 'پہلو اور کر وافی جائے گا اور بلور ڈانٹ ڈپٹ کے ان سے فرمایا جائے گا کہ لوا پئی جمع جھا کا مزہ چھو۔ جیسے اور آیت میں ہے کہ فرشتوں کو تھم ہوگا کہ گرم پانی کا تریز دوز خیوں کے سروں پر بہاؤ اور ان سے کہو کہ عذاب کا لطف اٹھاؤ ۔ تم بڑے دی عزت اور ہزرگ سمجھ جائے کہ ترب ہوگا۔ اور ہو گا ای کے ساتھ اسے فرشتوں کو تھم ہوگا کہ گرم پانی کا تریز دوز خیوں کے سروں پر بہاؤ اور ان سے کہو کہ عذاب کا لطف اٹھاؤ ۔ تم بڑے دی عزب اور ہزرگ سمجھ جائے در ہے ہو۔ بدلہ اس کا بیہ ہو۔ تابت ہوا کہ جو تھی کہ اولہ ہو گا۔ ان مالہ داروں نے مال کو جب میں اللہ کے فران ہو کہوں ہوں کہوں کا ان کے دو اپنے گلے میں دی ڈال کھی میں میں ہوں گے۔ ان کو گر کے اس سے داغ دی آگ کے دور آئے ہیں الی جو نہوں کے۔ ای کو گر کر کے اس سے داغ دیا جو بہاں سب سے زیادہ پند میدہ ہیں ہی مال تیا مت کے دن سب کر نیادہ فرمات ہوں گئے۔ ایک گو کر کے اس سے داغ دور ہم اس پر آ جائے۔ پھرکل مال آگ جسیا بنا کر علیحہ والید والے کے بیکن اس مالہ اور سے ہم کی چیل دیا ہو کہو کہوں سے جوڑ ہے گر ہیں آگے۔ بھرکل مال آگ جسیا بنا کر علیحہ والید والے۔ کی سندھی خبیں۔ واللہ اعلی۔

 لوگول میں عام ضررن پھیل جائے۔ بینه مانے تو آپ نے خلافت سے شکایت کی۔

امیرالمومنین نے انہیں بلا کر ربذہ میں تنہا رہنے کا تھم دیا۔ آپ وہیں حضرت عثان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہی رحلت فر ما گئے۔
حضرت معاویۃ نے بطور امتحان ایک مرتبدان کے پاس ایک ہزار اشر فیال بھجوا کیں۔ آپ نے شام سے قبل سب ادھر ادھر راہ للہ خرج کر
د الیں۔ شام کو وہی صاحب جو آئہیں صبح کو ایک ہزار اشر فیال دے گئے تھے وہ آئے اور کہا جھے سے غلطی ہوگئے۔ امیر معاویۃ نے وہ اشر فیال اور
صاحب کے لئے بچھوائی تھیں۔ میں نے غلطی سے آپ کو دے دیں۔ وہ واپس کیجئے۔ آپ نے فر مایا 'تم پر آفرین ہے میرے پاس تو اب ان
میں سے ایک پائی بھی نہیں۔ اچھا جب میرا مال آجائے گا تو میں آپ کو آپ کی اشر فیال واپس کر دول گا۔

ا بن عباسٌ بھی اس آیت کا تھم عام بتاتے ہیں۔سدیؒ فرماتے ہیں بی آیت اہل قبلہ کے بارے میں ہے۔احف بن قبیسٌ فرماتے ہیں' میں مدینے میں آیا' ویکھا کہ قریشیوں کی ایک جماعت محفل لگائے بیٹھی ہے۔ میں بھی اس مجلس میں بیٹھ گیا کہ ایک صاحب تشریف لائے۔ میلے کچیلے' موٹے جھوٹے کپڑے پہنے ہوئے بہت ختہ عالت میں اور آتے ہی کھڑے ہو کرفر مانے لگے' روپیہ بیبہ جمع کرنے والے اس سے خبر دار رہیں کہ قیامت کے دن جہنم کے انگار سے ان کی چھاتی کی بٹنی پرر کھے جائیں گے جو کھوے کی ہٹری کے پاس ہوجائیں گے۔ پھر پیچھے کی طرف سے آ کے کوسوراخ کرتے اور جلاتے ہوئے نکل جائیں گے-سب لوگ سر نیچا کئے بیٹھے رہے-کوئی بھی بچھ نہ بولا -وہ بھی مڑ کرچل دینے اورایک ستون سے لگ کر بیٹھ گئے۔ میں ان کے پاس پہنچا اور ان سے کہا کہ میرے خیال میں تو ان لوگوں کوآپ کی بات بری گئی-آپ نے فرمایا- یہ پچھنیں جانے- ایک سیح حدیث میں ہے که رسول الله صلی الله علیه وسلم نے حضرت ابوذ ررضی الله عنه سے فرمایا که میرے پاس اگرا حدیہاڑ کے برابربھی سونا ہوتو مجھے بیہ بات اچھی نہیں معلوم ہوتی کہ تین دن گذرنے کے بعدمیرے پاس اس میں سے پچھ بھی بچاہوار ہے'ہاںا گرقرض کی ادائیگی کے لئے میں کچھ رکھلوں تو اور بات ہے۔ غالبًا اس حدیث کی وجہ سے حضرت ابوذرگا پیرند ہب تھا جو آپ نے اوپر پڑھا- واللہ اعلم- ایک مرتبہ حضرت ابوذرؓ کوان کا خصہ ملا ؓ آپ کی لونڈی نے اس وقت ضروریات فراہم کرنا شروع کیا-سامان کی خرید کے بعد سات درہم نے رہے۔ علم دیا کہ اس کے فلوس لے لوتو حضرت عبداللہ بن صامت رضی اللہ عند نے فرمایا 'اے آپ ا پنی پاس رہنے دیجئے تا کہ بوقت ضرورت کا م نکل جائے یا کوئی مہمان آ جائے تو کام ندا کئے۔ آپ نے فر مایا نہیں۔ مجھ سے میر نے طیل صلی الله علیه وسلم نے عبدلیا ہے کہ جوسونا جا ندی سربند کر کے رکھی جائے وہ رکھنے والے کے لئے آگ کا انگارا ہے- جب تک کہ اسے راہ لله نه: ، ان عساكر ميں ہے مفرت ابوسعيد رضي الله عند سے رسول الله علي الله علي الله سے فقير بن كرم غني بن كرنه ل- انہوں نے پہ چھامیکس طرح؟ فرمایا سائل کوروند کرجو مطاسے چھیا ندر کھانہوں نے کہامیا کیے ہوسکے گا- آپ نے فرمایا یہی ہے درندآ گ ہے۔اس کی سند ضعیف ہے- اہل صف میں ایک صاحب کا انقال ہوگیا - دودیناریادودرہم پس انداز کئے ہوئے نکلے- آپ نے فرمایا بیآ گ کے دوداغ بیں۔تم لوگ اپنے ساتھی کے جنازے کی نماز پڑھلو-اورروایت میں ہے کہ ایک اہل صفہ کے انتقال کے بعد ان کی تہد کی آنٹی میں ہے ایک دینار نکلا - آپ نے فرمایا ایک داغ آ گ کا - پھر دوسرے کا انتقال ہوا - ان کے پاس سے دودینارر برآ مدہوئے - آپ نے فرمایا 'یدووداغ ۔ گے جین فرماتے ہیں'جولوگ سرخ وسفید یعنی سونا جاندی چھوڑ کر مرے'ایک ایک قیراط کے بدلے'ایک ایک حختی آگ کی بنائے جائے ی اوراس کے قدم سے لے کر مطور ی تک اس کے جسم میں اس آگ سے داغ کئے جائیں گے۔ آپ کا فرمان ہے کہ جس نے دینار سے ، ینداور درجم سے درجم ملا کرجمع کر کے رکھ چھوڑ ا'اس کی کھال کشادہ کر کے پیشانی اور پہلواور کمریراس سے داغ دیے جا کمیں گے اور کہا ج ئے گا' یہ ہے جسے تم اپنی جانوں کے لئے خزانہ بناتے رہے-اب اس کا بدلہ چکھواس کا راوی ضعیف کذاب ومتر وک ہے-



مہینوں کی تنتی اللہ کے نزدیک تناب اللہ میں بارہ کی ہے۔ اس دن سے کہ آسان وزمین کواس نے پیدا کیا ہے۔ ان میں سے چار حرمت وادب کے ہیں ، یہی درست وین ہے تم ان مہینوں میں اپنی جانوں پرظلم نہ کرو اور تم تمام مشرکوں سے جہاد کروجیسا کہ وہ تم سب سے لڑتے ہیں ، جان رکھو کہ اللہ تعالی متنقیوں

احترام آومیت کامنشور: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ٣١) منداحمین ہے کہ رسول مقبول صادق ومصدوق حضرت محمد رسول اللہ علیہ نے اپنے ج کے خطبے میں ارشاد فر مایا کہ زمانہ گھوم پھر کراپنی اصلیت پرآگیا ہے۔ سال کے بارہ مہینے ہوا کرتے ہیں جن میں سے چار حرمت وادب والے ہیں۔ تین پے در پے ذوالقعدہ ، ذوالحجہ محرم اور چوتھار جب جومضر کے ہاں ہے جو جمادی الاخری اور شعبان کے درمیان میں ہے۔ پھر پوچھا یہ کون سادن ہے؟ ہم نے کہا اللہ کواوراس کے رسول کو ہی پوراعلم ہے۔ آپ نے سکوت فر مایا۔ ہم سمجھے کہ شاید آپ اس دن کا کوئی اور ہی نام رکھیں گے۔ پھر پوچھا کیا یہ یوم الخر یعنی قربانی کا دن نہیں؟ ہم نے کہا ہاں۔ پھر پوچھا یہ کون سام ہینہ ہے؟ ہم نے کہا اللہ جانے اور اس کا رسول آپ نے پھر سکوت فر مایا یہاں تک کہ ہم نے خیال کیا کہ شاید آپ اس مہینے کا نام کوئی اور رکھیں گے آپ نے فر مایا کیا یہ

ذوالحجنہیں ہے؟ ہم نے کہاہاں-پھرآپ نے بوچھا بیکون ساشہرہے؟ ہم نے کہااللہ اوراس کے رسول نوب جانے والے ہیں؟ آپ پھر خاموش ہورہے اور ہمیں پھر خیال آنے لگا کہ شاید آپ کواس کا کوئی اور ہی نام رکھنا ہے پھر فر مایا بیبلدہ (مکہ)نہیں ہے؟ ہم نے کہا بے شک-آپ نے فر مایا' یا در کھو

پہر حیاں اے مع دیس بیدا پوان کو وی اور ہی مارسا ہے پہر مایا یہ بیدہ اور مدی ایس ہے: اس ہے بہا ہے سد - اپ سے سرمایا یا درسو تمہارے اس میں ایس میں آپس میں آپس میں ایس ہیں جمہ مت وعزت تمہارے اس دن کی تمہارے اس مہینہ کی تمہارے اس شہر کی تم ابھی اپنی ایس سے ملاقات کرو گے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کا حساب لے گا - سنو میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردن زدنی کرنے لگو بتاؤ کیا میں نے تبلیغ کردی ؟ سنوتم میں سے جو موجود ہیں انہیں جائے کہ جو موجود وزیس ان تک

پہنچادیں-بہت ممکن ہے کہ جے دہ پہنچائے وہ ان بعض ہے بھی زیادہ گلہداشت رکھنے والا ہو-اور روایت میں ہے کہ وسط ایام تشریق میں منی میں جمۃ الوداع کے خطبے کے موقعہ کا بیدذ کر ہے- ابوح و رقاشی کے چچا جو صحابی

ہیں' کہتے ہیں کہ اس خطبے کے وقت حضور کی ناقہ کی تکیل تھا ہے ہوئے تھا اور لوگوں کی بھیٹر کور د کے ہوئے تھا۔ آپ کے پہلے جملے کا یہ مطلب ہے کہ جو کی بیشی' تقذیم تاخیر مہینوں کی جا ہلیت کے زمانے کے مشرک کرتے تھے'وہ الٹ پلٹ کر اس وقت ٹھیک ہوگئ ہے۔ جو مہیند آج ہے'وہ ہی در حقیقت بھی ہے۔ جیسے کہ فتح مکہ کے موقعہ پر آپ ٹے فر مایا کہ بیشہر ابتداء پخلوق سے باحرمت و باعزت ہے۔ وہ آج

بھی حرمت والا ہے اور قیامت تک حرمت والا ہی رہے گا پس عربوں میں جورواج پڑگیا تھا کہ ان کے اکثر جج ذی الحجہ کے مہینے میں نہیں ہوتے تھے اب کی مرتبدرسول اللہ علی کے کے موقعہ پر بیہ بات نہتی بلکہ جج اپنے ٹھیک مہینے پرتھا۔ بعض لوگ اس کے ساتھ ریبھی کہتے ہیں کہ صدیق اکبرٹا جج ذو القعدہ میں ہوالیکن بیغور طلب قول ہے جیسے کہ ہم مع شہوت بیان کریں گے۔ آیت اِنَّمَا النَّسِنَی الخ' کی تفسیر میں اس قول سے بھی زیادہ غرابت والا ایک قول بعض سلف کا بی بھی ہے کہ اس سال یہود ونصاری مسلمان سب کے جج کا دن اتفاق سے ایک ہی تھا یعنی عید الاضیٰ کا دن۔

🛠 قصل 🛠 شیخ علم الدین سخاوی نے اپنی کتاب المشہو رفی اساءالا یا م والشہو رمیں لکھا ہے کے محرم کے مہینے کومحرم اس کی تعظیم کی وجہ ہے کہتے ہیں لیکن میرے نزدیک تو اس نام کی وجہ سے اس کی حرمت کی تاکید ہے اس لئے کہ عرب جاہلیت میں اسے بدل ڈالتے تھے 'بھی حلال کر ڈ التے بھی حرام کرڈالتے -اس کی جمع محر مات محارم محاریم - صفو کی وجہ تسمیدیہ ہے کہ اس مہینے میں عموماً ان کے گھر خالی رہتے تھے کیونکہ میہ لڑائی بھڑائی اورسفر میں چل دیتے تھے۔ جب مکان خالی ہو جائے تو عرب کہتے ہیں صفرالمکان-اس کی جمع اصفار ہے جیسے جمل کی جمع اجمال ہے- ربیع الاول کے نام کا سب یہ ہے کہ اس مہینہ میں ان کی اقامت ہوجاتی ہے-ارتباع کہتے ہیں'ا قامت کو'اس کی جمع اربعا ہے جیے نصیب کی جمع انصبا – اور جمع اس کی اربعہ ہے جیسے رغیف کی جمع ارغفہ ہے۔ ربیج الاخر کے مہینے کا نام رکھنا بھی اس وجہ سے ہے۔ گویا پیر ا قامت كا دوسرامهينه ہے- جمادى الاولى كى وجائسيدىيە ہے كداس مبينے ميں يانى جم جاتا تھا-ان كے حماب ميں مبينے گردش نہيں کرتے یعن ٹھیک ہرموسم پر ہی ہرمہینہ آتا تھالیکن بیر بات کچھ چتی نہیں'اس لئے کہ جبان مہینوں کا حساب جاند پر ہے تو ظاہر ہے کہ موسمی حالات ہر ماہ میں ہرسال کیسال نہیں ہوتے کہاں میمکن ہے کہاس مہینہ کا نام جس سال رکھا گیا ہواس سال بیمہینہ کڑ کڑاتے ہوئے جاڑے میں آیا ہواور یانی میں جمود ہو گیا ہو- چنانچہ ایک شاعر نے یہی کہا ہے کہ جمادی کی سخت اندھیری را تیں جن میں کتا بھی بمشکل ایک آ دھمرتبہ ہی بھونک لیتا ہے- اس کی جمع جمادیات ہے- جیسے حباری حباریات- پیمذ کرمونث دونوں طرح مستعمل ہے- جمادی الاول اور جمادی الاخربھی کہا جاتا ہے۔ حدمادی الا ہوری کی وجہ تشمیہ بھی یہی ہے گویایہ پانی کے جم جانے کا دوسرامہینہ ہے۔ رجب یہ ماخوذ ہے ترجیب سے ترجیب کہتے ہیں تعظیم کو چونکہ ہیم مہینہ عظمت وعزت والا ہے اس لئے اسے رجب کہتے ہیں اس کی جمع ارجاب رجاب اور رجبات ہے۔ شعبان کا نام شعبان اس لئے ہے کہ اس میں عرب لوگ لوٹ مار کے لئے ادھرادھرمتفرق ہوجاتے تھے۔تشعب کے معنی

پس اس مہینے کا بھی یہی نام رکھ دیا گیا۔ اس کی جمع شعائینشعبا نات آتی ہے۔ رمضان کورمضان اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں اونٹنوں کے پاول بعبہ شدت گرما کے جلئے بیں۔ رمضت الفصال اس وقت کہتے ہیں جب اونٹنوں کے بیجنت پیا ہے ہوں۔ اس کی جمع رمضانات اور رماضین اور رامضہ آتی ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ بیاللہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ میص غلط اور نا قابل النفات قول ہے۔ میں کہتا ہوں اس بارے میں ایک عدیث بھی وار دہوئی ہے کیکن وہ ضعیف ہے۔ میں نے کتاب الصیام کے شروع میں اس کا بیان کر دیا ہے۔ شو ال ماخوذ ہے شالت الابل ہے۔ بیم بینداونٹوں کی مستوں کا مہینہ تھا بید میں اٹھا دیا کرتے تھے۔ اس لئے اس مہینہ کا بہی نام ہوگیا۔ اس کی جمع شواویل شواول شوالات آتی ہے۔ فو القعدہ یا ذوالقعدہ کا نام ہونے کی وجہ بیہ ہے کہ اس ماہ میں عرب لوگ بیٹھ جایا کرتے تھے۔ نار ان کے لئے نکی اور سفر کے لئے۔ اس کی جمع ذوات العقدہ ہے۔ ذو الحجہ کو ذوالحج بھی کہ سکتے ہیں چونکہ ای

ماہ میں تج ہوتا تھا۔ اس لئے اس کا بینام مقرر ہوگیا۔ اس کی جمع ذوات الحجد آتی ہے۔ بیرتو ان مہینوں کے ناموں کی وجہ تسمیہ تھی۔ اب ہفتے کے سات دنوں کے نام اوران ناموں کی جمع سفنے۔ اتو ار کے دن کو یوم الاحد کہتے ہیں اس کی جمع احاد اوحاد آور دوود آتی ہے۔ بیر کے دن کو اثنین کہتے ہیں۔ اس کی جمع اخانین آتی ہے۔ منگل کو ثلا خا کہتے ہیں۔ بید کر بھی بولا جاتا ہے اور مونث بھی اس کی جمع ثلا خات اور اخالت آتی ہے۔ بدھ کے دن کو اربعاء کہتے ہیں۔ جمع اربعاوات اور ارائع آتی ہے۔ جمعرات کو خمیس کہتے ہیں۔ جمع اخسہ اخام س آتی ہے۔ جمعہ کو جمعہ اور جُمعہ اور جُمعہ کو جہتے ہیں اس کی جمع جُمعہ اور جُمعہ اور جُمعہ کو جہتے ہیں اس کی جمع جُمعہ ، اور جَماعات 'آتی ہے۔ سنچر یعنی ہفتے کے دن کو سبت کہتے ہیں سبت کے مفعہ ہیں قطع کے چونکہ ہفتے کے دنوں کی گنتی یہیں پڑتم ہو جاتی ہے اس لئے اسبت کہتے ہیں۔ قدیم عربوں میں ہفتے کے دن کے نام یہ شختے۔ اول رحون جبار دبار مونت 'عروب سئبار۔ قدیم خالص عربوں کے اشعار کے عربوں میں دنوں کے نام پائے جاتے ہیں۔

قرآن کریم فرما تا ہے کہ ان بارہ ماہ میں چار حرمت والے ہیں۔ چاہلیت کے عرب بھی انہیں حرمت والے مانے تھے لیکن بسل
نامی ایک گروہ اپنے تشدد کی بنا پر آٹھ مہینوں کو حرمت والا خیال کرتے تھے۔ حضور ؓ کے فرمان میں رجب کو قبیلہ مفر کی طرف اضافت کرنے
کی وجہ یہ ہے کہ جس مہینے کو وہ رجب مہیند شار کرتے تھے دراصل وہی رجب کا مہینہ عنداللہ بھی تھا جو جماد کی الاخراور شعبان کے درمیان
میں ہے۔ قبیلہ ربعہ کے زدیک رجب شعبان اور شوال کے درمیان کے مہینے کا لیخی رمضان کا نام تھا۔ پس حضور ؓ نے کھول دیا کہ حرمت
میں ہے۔ قبیلہ ربعہ کے زدیک رجب شعبان اور شوال کے درمیان کے مہینے کا لیخی رمضان کا نام تھا۔ پس حضور ؓ نے کھول دیا کہ حرمت
میں ہے۔ قبیلہ ربعہ کا۔ ان چار کی حرمت میں سے تین پے در پے اس مصلحت سے ہیں کہ حاجی قراد کا الم عیں ادکام ج کی
اوائیگی امن وامان عمر گی اور شان سے ہوجائے پھروہ ماہ محرم کی حرمت میں واپس گھر پہنچ جائے۔ درمیا نہ سال میں رجب کو حرمت والا
بنانے کی غرض یہ ہے کہ زائرین اپنے طواف بیت اللہ کے شور کو عمرے کی صورت میں ادا کر لیس گو دور دراز علاقوں والے ہوں وہ بھی
مہینہ بھر میں آ مدور فت کریں بی اللہ کا سید ھا اور سے اور کے دین اللہ کے شرع جاتی ہو جاتی ہے جیسے کہ حرم شریف کا گناہ اور جگہ ہو جاتا ہے۔
مہینہ بھر میں آ مدور فت کریں بی اللہ کا سید ھا اور سے اور کی اور بڑھ جاتی ہے جیسے کہ حرم شریف کا گناہ اور جگہ کہ اس میں گناہوں کی برائی اور بڑھ جاتی ہے جیسے کہ حرم شریف کا گناہ اور جگہ کے گناہ سے جو صوصیت کے ساتھ گناہوں سے بچو۔ اس لئے کہ اس میں گناہوں کی برائی اور بڑھ جاتی ہے جیسے کہ حرم شریف کا گناہ اور جگہ ہے گناہ سے۔

فرمان ربانی ہے کہ جوحرم میں الحاد کا ارادہ کرئے ہم اسے دردناک عذاب دیں گے۔اس طرح سے ان محترم مہینوں میں کیا ہوا گناہ اور دنوں میں کئے ہوئے گنا ہوں سے بڑھ جاتا ہے۔اس لئے حضرت امام شافعیؒ اور علاء کی ایک بڑی جماعت کے نز دیک ان مہینوں کے قتل کی دیت بھی سخت ہے۔اس طرح حرم کے اندرقتل اور ذی محرم رشتے دار کے قتل کی بھی دیت سخت ہے۔ ابن عباس فرماتے ہیں ' نیھن سے مرادسال بھر کے کل مہینے ہیں۔

پس ان کل مہینوں میں گناہوں سے بچوخصوصاً ان چار مہینوں میں کہ بیر حرمت والے ہیں۔ ان کی بڑی عزت ہے' ان میں گناہ سزا کے اعتبار سے اور نیکیاں اجر وثو اب کے اعتبار سے بڑھ جاتی ہیں۔ حضرت قادہؓ کا قول ہے کہ ان حرمت والے مہینوں کی سزااور بوجھ بڑھ جاتا ہے گوظلم ہرحال میں بری چیز ہے کیکن اللہ تعالی اپنے جس امر کو چاہے بڑھا دے د کیھئے اللہ تعالی نے اپنی مخلوق میں سے بھی پہند فرمالیا۔ فرشتوں میں انسانوں میں اپنے رسول چن لئے۔ اس طرح کلام میں سے اپنے ذکر کو پہند فرمالیا اور زمین میں سے معجدوں کو پہند فرمالیا اور مہینوں کو پہند فرمالیا اور دئوں میں سے جمعہ کے دن اور را توں میں لیلتہ القدر کو۔ پس تہمیں ان

چیزوں کی عظمت کا کھا ظرکھنا چاہے جنہیں اللہ نے عظمت دی ہے۔ امور کی تعظیم عقل منداور فہیم لوگوں کے زو کی اتی خروری ہے جتی ان کی تعظیم اللہ تعالی سجانہ نے بتائی ہے۔ ان کی حرمت کا اوب نہ کرنا حرام ہے۔ ان میں جو کام حرام ہیں انہیں حلال نہ کرلو۔ جو حلال ہیں انہیں حرام نہ بنالوجیے کہ اہل شرک کرتے تھے۔ بیان کے کفر میں زیادتی کی بات تھی۔ پھر فر مایا کہتم سب کے سب کا فروں سے جہاد کرتے رہو جیسے کہ وہ سب کے سب تم میں سے برسر جنگ ہیں۔ حرمت والے ان چارم ہینوں میں جنگ کی ابتدا کرنا منسوخ یا محکم ہونے کے بارے میں علاء کے دوقول ہیں۔ پہلاتو یہ کہ بیمنسوخ ہے۔ یہ قول زیادہ مشہور ہے۔ اس آیت کے الفاظ پرغور سیجئے کہ پہلے تو فر مان ہوا کہ ان مہینوں میں ظلم نہ کرو۔ پھر شرکوں سے جنگ کرنے کا ذکر فر مایا۔ ظاہری الفاظ سے تو معلوم ہوتا ہے کہ بیستم عام ہے۔ حرمت کے مہینے بھی اس میں گئے۔ اگر یہ مہینے اس سے الگ ہوتے تو ان کے گزرجانے کی قیدسا تھہ بی بیان ہوتی ۔

رسول الله سلی الله علیه وسلم نے طائف کا محاصرہ ماہ ذوالقعدہ میں کیا تھا جوحرمت والے مہینوں میں سے ایک ہے جیسے کہ بخاری وسلم میں ہے کہ آپ ہوازن قبیلے کی طرف ماہ شوال میں چلے - جب ان کو ہزیمت ہوئی اوران میں سے بچے ہوئے افراد بھا گرطا نف میں پناہ گزین ہوئے تو آپ دہاں گئے اور چالیس دن تک محاصرہ رکھا - پھر بغیر فتے کئے ہوئے وہاں سے واپس لوٹ آئے - پس ثابت ہے کہ آپ نے حرمت والے مہینے میں محاصرہ کیا -

دوسرا قول یہ ہے کہ حرمت والے مہینوں میں جنگ کی ابتدا کرنا حرام ہے اور ان مہینوں کی حرمت کا جم منسوخ نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ شعائر انہیہ کواور حرمت والے مہینوں کے بدلے ہیں اور حرمت والے مہینوں کے بدلے ہیں تھا کہ ان سے وہی ہی زیادتی کا بدلہ او۔ اور فرمان ہے اِذَا نُسَلَحَ الْاَشُهُ اللَّحُرُمُ اللَّحُرُمُ اللَّهُ اللَّ

 والے مہینے میں نہیں ہوئی تھی لیکن جنگ نے طول تھینچا-حرمت والامہینہ بھی آگیا- جب چند دن گذر گئے- آپ نے محاصرہ ہٹالیا- پس جنگ کا جاری رکھنااور چیز ہےاور جنگ کی ابتداءاور چیز ہے-اس کی بہت کی نظیریں ہیں-واللہ اعلم-اب اس میں جوحدیثیں ہیں ہم انہیں وارد کرتے ہیں-ہم انہیں سیرت میں بھی بیان کر چکے ہیں-واللہ اعلم-

اِنَّمَا النَّسِيِّ وَرَادَةٌ فِي الْكُفُرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا يُحِلُّونَهُ عَامًا لِيُوَاطِئُوا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللهُ فَيُحِلُّوا عَمًا وَيُحَرِّمُونَهُ عَامًا لِيُوَاطِئُوا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللهُ فَيُحِلُوا عَمَا لِهِمْ وَاللهُ لا يَهْدِى مَا حَرَّمَ اللهُ مُن اللهُ مُن اللهُ مُن اللهُ وَاللهُ لا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكَفِرِيْنَ فَي اللهُ مَا الْقَوْمَ الْكَفِرِيْنَ فَي اللهُ اللهُ

مہینوں کا آگے پیچیے کردینا بھی کفری زیادتی ہے۔ اس ہے وہ لوگ گراہی میں ذالے جاتے ہیں جو کافر ہیں۔ ایک سال تو اے حلال کر لیتے ہیں اور ایک سال ای کو حرمت والا کر لیتے ہیں کہ اللہ نے جوحرمت رکھی ہے'اس کے ثنار میں تو موافقت کرلیں' پھراسے حلال بنالیس جے اللہ نے حرام کیا ہے' انہیں ان کے برے کام بھلے دکھا دیے گئے ہیں' کہ اللہ نے جوحرمت رکھی ہے' اس کے ٹین' قوم کفار کی اللہ رہنمائی نہیں فرما تا O

احکامات دین میں رووبدل انتہائی فدموم سوچ ہے: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۳۷) مشرکوں کے کفر کی زیادتی بیان ہورہی ہے کہ وہ کس طرح
اپی فاسدرائے کواورا پنی ناپاک خواہش کوشر بعت ربانی میں داخل کر کے اللہ کے دین کے احکام میں ردوبدل کردیتے تھے۔ حرام کو حلال اور
حلال کوحرام بنا لیعتے تھے۔ تین مہینے کی حرمت کوتو ٹھیک رکھا۔ پھر چو تھے مہینے محرم کی حرمت کواس طرح بدل دیا کہ محرم کوصفر کے مہینے میں کر دیا
اور محرم کی حرمت نہ کی۔ تاکہ بظاہر سال کے چار مہینے کی حرمت بھی پوری ہوجائے اوراصلی حرمت کے مہینے محرم میں لوٹ ماقتل و غارت بھی ہو
جائے اور اس پر اپنے تصیدوں میں مبالغہ کرتے تھے اور فخرید اپنیا یہ تھل اچھا لئے تھے۔ ان کا ایک سردار تھا جنادہ بن عمرو بن امیہ کنائی ۔ یہ ہر
سال جج کوآ تا۔ اس کی کنیت ابوشام تھی۔ یہ منادی کر دیتا کہ شرق ابوشامہ کے مقابلے میں کوئی آ واز اٹھا سکتا ہے نہ اس کی بات میں کوئی عیب
جوئی کرسکتا ہے۔ سنو پہلے سال کا صفر مہینہ طال ہے اور دوسر سے سال کا حرام۔

پس ایک سال کے محرم کی حرمت ندر کھتے - دوسرے سال کے محرم کی حرمت منالیتے - ان کی اس زیادتی کفر کا بیان اس آیت میں ہے۔ پیشخض اپنے گدھے پر سوار آتا اور جس سال میرم کو حرمت والا بنادیتا 'لوگ اس کی حرمت کرتے اور جس سال وہ کہددیتا کہ محرم کو ہم نے بنا کر صفر میں اور صفر کو آگے بڑھا کرمحرم میں کردیا ہے اس سال عرب میں اس ماہ محرم کی حرمت کوئی نہ کرتا -

ایک قول یہ بھی ہے کہ بنی کنانہ کے اس محض کو کھس کہا جاتا تھا۔ یہ منادی کردیتا کہ اس سال کی حرمت نہ منائی جائے۔ اگلے سال محرم اور صفر دونوں کی حرمت رہے گا۔ پس اس کے قول پر جاہلیت کے زمانے میں عمل کرلیا جاتا۔ اور اب حرمت کے اصلی مہینے میں جس میں ایک انسان اپنے باپ کے قاتل کو پا کر بھی اس کی طرف تکاہ مجر کر نہیں دیکھتا تھا' اب آزادی سے آپس میں خانہ جنگیاں اور لوٹ مار موق ۔ لیکن یہ قول کچھٹھکے نہیں معلوم ہوتا کیونکہ قرآن کریم نے فرمایا ہے کہ گنتی میں وہ موافقت کرتے تھے اور اس صورت میں گنتی کی موافقت بھی نہیں ہوتی بلکہ ایک سال میں تین مہینے رہ جاتے ہیں اور دوسر سے سال میں پانچے ماہ ہوجاتے ہیں۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ اللہ کی طرف سے توجے فرض تھا ذی الحجہ کے مہینے میں کیکن مشرک ذی الحجہ کا نام محرم رکھ لیتے۔ پھر برابر گنتی گنتے جاتے اور اس حساب سے جوذی

الحيرة تااس ميں حج اداكرتے-

پر محرم کے نام سے خاموثی برت لیتے -اس کا ذکر ہی نہ کرتے - پھر لوٹ کر صفر نام رکھ دیتے - پھر جب کو جمادی الافز پھر شعبان کو رمضان اور رمضان کو توال پھر خوال پھر ذوالقعدہ کو شوال ذی المجہ کو ذی العجد اور اس میں جج کرتے - پھر اس کا اعادہ کرتے اور اس میں جج کرتے - پھر اس کا اعادہ کرتے اور دو سال تک ہرایک مہینے میں برابر جج کرتے - جس سال حفرت ابو بکر صدیتی اللہ عند نے جج کیا اس سال مشرکوں کی اس کنی کے مطابق دوسرے برس کا ذو لقعدہ کا مہینے تھا۔ آئے خضور علیہ ہے جس میت کے جو تھے بی دوسرے برس کا ذو لقعدہ کا مہینے تھا۔ آئے خضور علیہ ہے جس میت پر اس وقت تھا جب زمین و آسان اللہ تعالی نے بنائے لیکن می اثارہ فرما یا اور ارشاد ہوا کہ ذاب ند گھوم پھر کرای ہیں ہی ہے جس میت پراس وقت تھا جب ذمین و آسان اللہ تعالی نے بنائے لیکن می اور اس میس معلوم ہوتا۔ اس موجہ ہے کہ اگر ذو لقعدہ میں حضرت ابو پھر کا تی جو اتو ہیں جج کیوسکتا ہے؟ حالا تکہ اللہ تعالی کا فرمان مشرکوں سے ملیدی گیا ور بیزاری کا اعلان ہے۔ اس کی منادی حضرت میں گئی۔ پس اگر ہیں تی کی طرف ہے آج کے کہا ہم کہ دن میں میں کہا ہو ہے کہا گئی۔ پس اگر ہیں تی کہا کہ کے مسینے میں نہ ہوتا تو خور سے بھی نہیں کے وکھوں میں گئی۔ پس اگر ہیں تی دی ہوت کے مسینے میں نہ ہوتا تو خورت بھی نہیں کے وکھوں کی اور بیزاری کا اعلان ہے۔ اس کی منادی حضرت صدیح میں کو جم الحوام کے مہینے کو طال کر لیتے اور اس کے وقع میں اور سے میں نہیں کے وکھوں کی وحس مینے جو اللہ کی طرف سے مقرر سے بین اس کے باتی میں میں ہو جو مینے جو اللہ کی طرف سے مقرر سے بین اس کے باتی کی میت والے مہینے جو اللہ کی طرف سے مقرر سے بین اس وقت جو مہینے اس کو مینے جو پی ورد ہے جس کی میں موافقت کر کیس۔ پس بھی تو حرمت والے مینے جو پی ورد پے بین ال میں میں موجہ بین اس کے بندی کی طرف سے مقرر سے گئی میں موافقت کر کیس۔ پس بھی تو حرمت والے تیوں مینے جو پی ورد پی بین ال سے پہلے کر چکے ہیں۔ واللہ میا ہے کہی میں موبی کے کئی ہیں بھی ہے۔ اس کا پورا بیان کر فرف کھوم پھر کر اپنی اصلی حالت پر آسی سے بہلے کر چکے ہیں۔ واللہ اعلیٰ میں موبی کی موبید کی کھی ہے۔ اس کا پورا بیان کو داخل میں کو خرات واللہ کر جائے کی موبید کی کھی ہے۔ اس کا پورا بیان کر داخلہ کو کھی ہے۔ واللہ اعلی

ابن ابی جاتم میں ہے کہ عقبہ میں رسول اللہ علیہ علیہ کے اسلمان آپ کے پاس جع ہوگئے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی پوری حمدوثناء

بیان فر ما کر فر ما یا کہ مہینوں کی تا خیر شیطان کی طرف سے کفر کی زیادتی تھی کہ کا فربہکیں۔ وہ ایک سال محرم کو حرمت والا کرتے اور صفر کو حلت

والا 'پھر محرم کو حلت والا کر لیتے ۔ یہی ان کی وہ نقذیم تا خیر ہے جو اس آیت میں بیان ہوئی ہے۔ امام محمد بن اسحاتی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی

کتاب السیر ت میں اس پر بہت اچھا کلام کیا ہے جو بے حد مفید اور عمدہ ہے۔ آپتی کر فر ماتے ہیں کہ اس کام کو سب سے پہلے کرنے والا

علم س حذیفہ بن عبید تھا۔ پھر قیم بن عدی بن عامر بن نقلبہ بن حارث بن ما لک بن کنا نہ بن خزیمہ بن مدر کہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن

معد بن عدیان۔ پھر اس کا لڑکا عباد 'پھر اس کا لڑکا وقع' پھر اس کا لڑکا وف' پھر اس کا لڑکا ابو تمامہ جنادہ' اس کے زمانہ میں

معد بن عدیان۔ پھر اس کا لڑکا عباد 'پھر اس کا لڑکا والی کا میٹ ہوتے۔ یہ کھڑ اہو کر آنہیں لیکچر دیتا اور رجب' ذو القعدہ اور ذو الحجر کی

حمت بیان کرتا اور ایک سال قوم م کو حلال کردیتا اور محرم صفر کو بنادیتا اور ایک سال محرم کو بی حرمت والا کہد دیتا کہ اللہ کی حرمت کے مہینوں کی

میٹن موافق ہوجائے اور اللہ کا حرام حلال بھی ہوجائے۔

میٹن موافق ہوجائے اور اللہ کا حرام حلال بھی ہوجائے۔

يَايِّهُا الَّذِينَ المَنُولَ مَا لَكُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمُ انْفِرُوا فِي سَبِيل اللهِ اتَّاقَلْتُمْ إِلَى الْأَرْضِ أَرْضِيْتُمْ بِالْحَيْوةِ الدُّنْيَا مِنَ

الْاخِرَةِ فَمَا مَتَاعُ الْحَيْوةِ الدُّنْيَا فِي الْاخِرَةِ اللَّا قَلِيلُ ﴿ الْاَ تَنْفِرُوا يُعَذِّبُكُمُ عَدَابًا الِيمًا وَيَسْتَبْدِلَ قَوْمًا فَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَى اللَّهُ عَلَى كُلِ شَى اللَّهُ عَلَى كُلُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى كُلُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى كُلُ اللَّهُ عَلَى اللْهُ عَلَى اللْهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللْهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللْهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللْهُ عَلَى الْمُ عَلَى اللْهُ عَلَى اللْهُ عَلَى الْمُؤْمِ اللْهُ عَلَ

ا ایمان والوتمہیں کیا ہوگیا ہے کہ جب تم ہے کہاجا تا ہے کہ چلوراہ اللہ میں کوچ کروتو تم زمین پکڑ لیتے ہو کیاتم آخرت کے عوض دنیا کی زندگانی پر ہی ریجد گئے ہو استوزندگانی دنیاتو آخرت کے مقابلے میں چھے اور کھی اور تمہارے سوااورلوگوں کو بدل لائے گا - تم الندرگانی دنیاتو آخرت کے مقابلے میں چھے اور تمہارے سوااورلوگوں کو بدل لائے گا - تم الندرگانی نقسان نہیں چہنچا کتے اللہ ہر چز پر قادرہ ٥

غروہ ہوک اور جہاد سے گریز ال لوگول کو اعتباہ: ہیں ہے (آیت: ۳۹) ایک طرف تو گری بخت پڑرہی تھی دوسری طرف پھل پک گئے

تھے اور درختوں کے سائے بڑھ گئے تھے۔ ایے وقت رسول اللہ علی آئی ان آیتوں کا شرح اس کئے تیار ہو گئے۔ غزوہ ہوں ہیں اپنے ساتھ

چلا کے لئے سب سے فرمادیا۔ پچھوگ جورہ گئے تھے انہیں جو تغیبہ کی گئی ان آیتوں کا شرح کا اس آیت سے ہے کہ جبہ ہمیں اللہ کی راہ

کے جہاد کی طرف بلایا جاتا ہے تو تم کیوں زمین میں دھننے گئے ہو۔ کیا دنیا کی ان فائی چیزوں کی ہوس میں آخرت کی باتی نعمتوں کو بھلا بیٹھے

ہو؟ سنود نیا کی تو آخرت کے مقابلے میں کوئی حثیت ہی نہیں۔ حضوراً نے اپنی کلے کی انگلی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا 'اس انگلی کو کوئی سمندر

میں ڈبوکر لکا لے اس پر بھتنا پائی سمندر کے مقابلے میں ہے' اتابی مقابلہ دنیا اور آخرت سے ہے۔ حضرت ابو ہریرہ سے کی نے پوچھا کہ میں

ٹر ساخ نا ہے' آپ حدیث بیان فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی ایک تا کہ تا ایک اللہ کا تواب دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا بلکہ میں نے دولا کھکا فرمان بھی رسول اللہ عقابلے سے مہا ہے۔ گئی آئی ہے دولا کہ تا تا ہی حصوراً نے اس اس بہت ہی کہ ہوتا ہے۔ اس جہاد میں بہت ہی کم ہے۔ مردی ہے کہ عبدالعزیز بن مروان نے اپنے انتقال کے وقت اپنا کفن متحوایا۔ اسے دیکھ کرفر مایا' بس میں بہت ہی کہ ہوتا ہوں۔ پھر پیٹھ موٹر کرروکر کہنے گئی ہائے دنیا تیں دھے۔ آپ میں بہت ہی کہ ہوتا دیا ہوں۔ پھر پیٹھ موٹر کرروکر کہنے گئی ہائے دنیا تیں دھی کم ہے اور تیرا کم تو بہت ہی چھوٹا ہے۔ انسان ہوں گے۔ ایک قبیلے کو صورائے جہاد کے بافسوس ہم تو دھوے میں ہی رہے۔ پھر ترک جہاد پر اللہ تعالی ڈاغٹا ہے کہ بخت دردناکی عذاب ہوں گے۔ ایک قبیلے کو صورائی نے ان اس بیارش روک ہا۔

پھرفرماتا ہے کہ اپنے دل میں اترانا مت کہ ہم رسول کے مددگار ہیں اگرتم درست ندرہے تو اللہ مہیں برباد کر کے اپنے رسول کا دوسر کو گول کو مددگار کرد کا جوتم جیسے نہوں گے۔ ہم اللہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے ۔ یہ بیس کہ تم نہ جاؤ تو بجا بدین جہاد کر ہی نہ بیس ۔ اللہ ہر چیز پر تعدرت رکھتا ہے۔ وہ تمہار کے بغیر بھی اپنے وشمنوں پر اپنے غلاموں کو غالب کرسکتا ہے۔ کہا گیا ہے کہ بیر آیت اِنفِرُوا جفافًا وَیْقَالًا اور آیت مَاکَانَ لِاَهُلِ الْمَدِینَةِ وَمَنُ حَولَهُمُ مِّنَ اللاَعُرَابِ اَن یَّتَحَلَّفُوا عَنُ رَّسُولِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ الل



اللا تَنْصُرُوهُ فَقَدُ نَصَرَهُ اللهُ إِذْ آخَرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُواْ ثَانِيَ اللهُ الْهُ أِذْ آخَرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُواْ ثَانِي الْهُ الْفَائِنِ اللهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ وَآيَّدَهُ بِجُنُودٍ لَا للهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ وَآيَّدَهُ بِجُنُودٍ لَا للهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ وَآيَّدَهُ بِجُنُودٍ لَا للهُ عَلَيْنَ كَفَرُوا السُّفَلَىٰ لَا لَا فِللهُ عَزِيْنَ حَكِيمً ﴿ وَاللهُ عَزِيْنَ حَكِيمً ﴾

۔ اگرتم اس کی مدونہ کروتو اللہ ہی نے اس کی مدداس وقت کی تھی جبکہ اسے کا فروں نے دلیس نکالا دیا تھا۔ دومیس سے دوسرا جبکہ وہ دونوں غارمیس تھے جب بیاسپنے ساتھی سے کہدر ہاتھا کٹم نہ کر۔ اللہ ہمارے ساتھ ہے' پس جناب باری نے اپنی طرف کی تسکیین اس پر ناز ل فر ماکران کشکروں سے اس کی مدد کی جنہیں تم نے دیکھا بھی نہیں' اس نے کا فروں کی بات بست کردئ بلندوعزیز تو اللہ کا کلمہ ہی ہے' اللہ غالب ہے۔ حکمت والاہے O

اِنْفِرُواْخِفَافًا قَ ثِقَالًا قَجَاهِدُواْ بِآمُوالِكُوْ وَاَنْفُسِكُوْ فِي سَبِيْلِ اللهِ ذَلِكُوْ خَيْرٌ لِكُوْ إِنْ كُنْتُوْ تَعْلَمُوْنَ ۞

نکل کھڑے ہوجا د ملکے میلکے ہوتو بھی اور بھاری مجرکم ہوتو بھی - راہ رب میں اپنی مال وجان سے جہاد کرؤ بھی تنبارے لئے بہتر ہے اگرتم میں علم ہو 🔾

الغرض جوان ہوں' بوڑھے ہوں' امیر ہوں' فقیر ہوں' فارغ ہوں' مشغول ہوں' خوش حال ہوں یا تھک دل ہوں' بھاری ہوں یا ملکے ہوں' حاجت مند ہوں' کاری گر ہوں' آسانی والے ہوں' تختی والے ہوں' پیشہ ور ہوں یا تنجارتی ہوں' قوی ہوں یا کمزور' جس حالت میں بھی ہوں' بلاعذر کھڑے ہوجا کیں اور راہ حق کے جہاد کے لئے چل پڑیں۔اس مسئلہ کی تفصیل کے طور پر ابوعم واوزا کی کا قول ہے کہ جب اندرون روم جملہ ہوا ہوتو مسلمان ملکے پھیلکے اور سوار چلیں۔اور جب ان بندرگا ہوں کے کناروں پر جملہ ہوتو ملک ہوجھ کی سوار' پیدل ہر طرح نکل کھڑے ہو جا کیں۔ بعض حضرات کا قول ہے کہ آیت فکو کو کنو کو کا نفر النے سے بھی منسوخ ہے۔اس پر ہم پوری روشی ڈالیس کے ان شاء اللہ تعالی ۔مروی ہو کہ کا بین کے باور یہ تا تا ہوں۔ لیکن آپ نے کا اگر کر کے اجازت جا بھی لیکن آپ نے انکار کر دیا اور بیآ ہے انزی ۔ لیکن یہ سے کہ ایک بھاری بدن کے بڑھے خص نے آپ سے اپنا حال ظام کر کے اجازت جا بھی لیکن آپ نے انکار کر دیا اور بیآ ہے انزی ۔ لیکن یہ سے کہ ایک بھاری بدن کے بڑھے خص نے آپ سے اپنا حال ظام کر کے اجازت جا بھی لیکن آپ نے انکار کر دیا اور بیآ ہے انزی ۔ لیکن سے حکم صحابہ پڑی بھوت گذرا۔

پھر جناب باری نے اسے آ بت لیکس عکی الصَّعفاَءِ النِ سمنسوخ کردیا یعن ضعفوں بیاروں نگ دست فقیروں پر جب کران کے پاس خرج تک نہ ہوا گردہ اللہ کے دین اور شرع مصطفیٰ کے حامی اور طرف دار اور خیر خواہ ہوں تو میدان جنگ میں نہ جانے پرکوئی حرج نہیں -حضرت ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنداول غزوے سے لے کر پوری عمر تک سوائے ایک سال کے ہر فزوے میں موجودر ہے اور فرمات رہے کہ خفیف و قبل دونوں کو نگلنے کا تھم ہے اور انسان کی حالت ان دوحالتوں سے سوانہیں ہوتی ۔حضرت ابور اشد حرانی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت مقداد بن اسود سوار سوکر جہاد کو جار ہے ہیں تو میں نے حضرت مقداد بن اسود سوار سوکر در سالت ماب کو تھی کیوں اٹھار ہے ہیں؟ آپ نے فرمایا سنو سورۃ البعوث یعنی سورہ برات ہمارے کہا' اب تو شریعت آپ کو معذود تھی ہورہ برات ہمارے

سامنے اتری ہے جس میں حکم ہے کہ ملکے بھاری سب جہاد کو جاؤ -حضرت حیان بن زید شرعی کہتے ہیں کہ صفوان بن عمروالی حمص کے ساتھ جراجمد کی جانب جہاد کے لئے چلے میں نے دمثق کے ایک عمررسیدہ بزرگ کود یکھا کہ حملہ کرنے والوں کے ساتھ اپنے اونٹ پرسواروہ بھی آ رہے ہیں۔ان کی پھنویںان کی آنکھوں پر پڑرہی ہیں۔ پینخ فانی ہو چکے ہیں۔ میں نے پاس جا کرکہا' چیاصاحب آپ تواب اللہ کے نز دیک بھی معذور ہیں۔ یہن کرآپ نے اپی بھنویں ہٹائیں اور فرمایا بھتیج سنواللہ تعالی نے ملکے اور بھاری ہونے کی دونوں صورتوں میں ہم سے جہاد میں نکلنے کی طلب کی ہے۔ سنو جہال اللہ تعالی کی محبت ہوتی ہے وہال اس کی آ زمائش بھی ہوتی ہے۔ پھراس پر بعداز ثابت قدمی اللہ کی رحمت برتی ہے۔سنواللّٰدی آ ز ماکش شکر وصبر وذکر اللّٰہ اورتو حید خالص ہے ہوتی ہے۔جہاد کے تھم کے بعد مالک زیمیٰن وز ماں اپنی راہ میں اپنے رسول کی مرضی میں مال و جان کے خرچ کا تھکم دیتا ہے اور فر ما تا ہے کہ دنیاوآ خرت کی بھلائی اسی میں ہے۔ دینوی نفع تو بیہ ہے کہ تھوڑ اساخر چ ہوگا اور بہت ی غنیمت ملے گی- آ خرت کے نفع سے بڑھ کر کوئی نفع نہیں-حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ذیے دو باتوں میں سے ا یک ضروری ہے۔ وہ مجاہد کو یا تو شہید کر کے جنت کا مالک بنا دیتا ہے یا اسے سلامتی اورغنیمت کے ساتھ واپس لوٹا تا ہے۔خودالہ العالمین کا فرمان عالی شان ہے کہتم پر جہادفرض کردیا گیا ہے ہاوجود مکہتم اسے کتر اکھار ہے ہو-لیکن بہت ممکن ہے کہتمہاری نہ جاہی ہوئی چیز ہی دراصل تمہارے لئے بہتر ہواور ہوسکتا ہے کہتمہاری جا ہت کی چیز فی الواقع تمہارے حق میں بے حدمضر ہو سنوتم تو بالکل ناوان ہواور اللہ تعالی پوراپورادا نابیناہے۔حضور یے ایک مخص ہے فر مایا مسلمان ہوجا'اس نے کہا جی تو چا ہتانہیں' آپ نے فر مایا گونہ چاہے (منداحمہ)

الَوْ كَانَ عَرَضًا قُرِيبًا وَسَفَرًا قَاصِدًا لَا تَبَعُولِكَ وَلَكِنَ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّهُ وَسَيَحَلِفُونَ بِاللَّهِ لَوِاسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا ﴿ مَعَكُمْ يُهَلِكُونَ انْفُسَهُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ النَّهُمُ لَكَذِبُونَ ١٠

اگر جلد وصول ہونے والا مال اسباب موتا اور ہلکا ساسفر ہوتا تو بیضرور تیرے چیچے ہولیتے لیکن ان پرتو دوری اور دراز کی مشکل پڑگئ اب تو بیاللہ کی تسمیس کھانے لگیس سے کہ اگرہم میں قوت وطاقت ہوتی تو ہم یقیناً آپ کے ساتھ فکل کھڑے ہوتے' بیا پی جانوں کوخود ہی ہلاکت میں ڈال رہے ہیں۔ان کے جھوٹا ہونے کا سچاعلم اللّٰہ کو ہے 🔾

عیا رلوگول کو بے نقاب کردو: 🌣 🌣 (آیت:۴۲) جولوگ غزوہ تبوک میں جانے سے رہ گئے تھے اوراس کے بعد حضور کے پاس آ آ کر اسيخ جموالے اور بناوئی عذر پيش كرنے كے تھے أنبيل اس آيت ميل ڈا ثنا جار ہا ہے كددراصل انبيل كوئى معذورى ئرتقى - اگركوئى آسان غنیمت اور قریب کاسفر ہوتا توبیلا کچی ساتھ ہولیتے لیکن شام تک کے لیےسفر نے ان کے گھٹے تو ڑ دیئے اس مشقت کے خیال نے ان کے ایمان کمزورکردیئے۔ اب بیآ آ کرجھوٹی قشمیں کھا کھا کراللہ کے رسول کو دھوکہ دے رہے ہیں کہا گرکوئی عذر نہ ہوتا تو بھلا ہم شرف رکا بی چھوڑنے والے تھے؟ ہم تو جان ودل ہے آپ کے قدموں میں حاضر ہوجاتے - اللّٰد فرما تا ہے ان کے جھوٹ کا مجھے علم ہے - انہوں نے تو ایخ آپ کوغارت کردیا-

عَفَا اللهُ عَنْكَ لِهَ آذِنْتَ لَهُمْ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ صَدَقَوْ اوَتَعْلَمَ الْكَذِبِيْنَ ١٤ يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُونَ بِاللهِ



الله تختی معاف فرما دے- تونے انہیں کیوں اجازت دے دی بغیراس کے کہ تیرے سامنے سچولوگ کمل جائیں اور تو جموٹے لوگوں کو بھی جان لے ۞ الله براور قیار سے الله تغیرا کے کہ تیرے سامنے سچولوگ کمل جائیں اور تو جموٹے الله تعالى پر بیز گاروں کوخوب جانا تا اللہ تا کہ اللہ تعالى ہوئے ہیں اور وہ اپنے ہے ﴾ جانات کے دل جگ میں پڑے ہوئے ہیں اور وہ اپنے ﴾ بیادر وہ اپنے ۞ بداجازت تو تجھ سے وہی طلب کرتے ہیں جنہیں نداللہ پر ایمان ہے نہ آخرت کے دن کا یعین ہے ۔ جن کے دل شک میں پڑے ہوئے ہیں اور وہ اپنے ۞ بداجازت تو تجھ سے وہی طلب کرتے ہیں جنہیں نداللہ پر ایمان ہے تارک میں ۞

ندادهر کے ندادهر کے: ہلہ ہلا (آیت: ۴۵) سان اللہ اللہ کا ہے مجوب ہے کہی ہاتیں ہورہی ہیں؟ سخت ہات کے سانے ہے پہلے
ہی معافی کا اعلان سنایا جاتا ہے۔ اس کے بعد رخصت دینے کا عہد بھی سورہ نور میں کیا جاتا ہے اورا رشاد عالی ہوتا ہے فیا ذَا اسْتَاذَذُو لَا لَیْ عَضِ شَانِیِهِم فَاذُنُ لِیَسُ شِیْتُ مِنْهُمُ الْحَرِیمِی ان میں ہے کوئی اگر آپ ہے اپنے کی کا ماور شغل کی وجہ ہے اجازت چا ہے آپ ہے جہ چاہیں اجازت دے سکتے ہیں۔ یہ آیت ان کے بارے میں اتری ہے جن لوگوں نے آپی میں طے کرلیا تھا کہ حضور ہے اجازت طبی تو جہ چاہیں اجازت دیے سے اس کے اللہ تعالی فرماتا ہے کہ کریں۔ اگر اجازت بوجائے تو اتحا فائد مضرور ہوتا کہ سے عفر دو الے اور جھوٹے بہانے والے کمل جاتے ۔ نیک و بد میں فاہری تمیز ہوجاتی اگر انہیں اجازت نہ محتور ہاں کہیں ہاری ہوجاتی اللہ تعالی فرماتا ہے کہ اطاعت گر ارتو حاضر ہوجاتے ۔ نافرمان باوجود اجازت نہ ملئے کہی نہ نگلتے ۔ کیونکہ انہوں نے تو طے کرلیا تھا، حضور ہاں کہیں ہاری نہیں ہم تو اطاعت گر ارتو حاضر ہوجاتے ۔ نافرمان باوجود اجازت نہ ملئے کہی نہ نگلتے ۔ کیونکہ انہوں نے تو طے کرلیا تھا، حضور ہاں کہیں ہاری نہیں ہم تو جہاد میں اس کے بیان دو الے کہا کہ ایک ہو بیان کے بیان دو المی کر انہوں کے تو اللہ کا اور جو بیان کر جہاد ہے درک جانے کی اجازت خلاب کرنے والے تو ہا کہاں لوگ اللہ کو امارت تعلی ہوگی اس مینی ہیں ہیں ہیں جہاں والماک کے فدا کرنے کے آرزور و مندر ہے ہیں۔ اللہ بھی اس متی جمانہ میں جانہیں ہارت خدی کی اجازت خوالے ہیں۔ یہ ہیں۔ اس کے دورا بیچے ہیں۔ ان کے دل آج تک تیری شریعت کے بارے ہیں جل کی وہاں ہیں جہاں ہیں۔ ان کے دل آج تک تیری شریعت کے بارے ہیں جل ک وہا کہ ونے والے ہیں۔ یہ ادار میں دار آخرت کی جہاد ہوئے ہیں۔ اوان کے سنوار نے کا کوئی رست نہ ہاک ہونے والے ہیں۔ یہ ہیں۔ یہ ادار میں خوالے ہیں۔ یہ وال کی میں دار آخرت کی جہاد ہے کا میان دھر کے ہیں خوالے ہیں۔ یہ ادار کی کوئی رست نہ ہاک ہونے والے ہیں۔ یہ ادار کی کوئی رست نہ ہا کہ ونے والے ہیں۔ یہ ادار کوئی دست نہ ہا گا ہے۔ انہی کا کوئی رست نہ ہا گوگی دست نہ ہا گا ہو

وَلَوْ آَمَ ادُوا الْحُكُوفَ لَاعَدُوْ اللهُ عُدَةً وَلَكِنْ كُوهَ اللهُ انْبِعَاثُهُمْ فَقَتَبَطَهُمْ وَقِيلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقُعِدِيْنَ ﴿ لَلهُ انْبِعَاثُهُمُ فَقَتَبَطَهُمْ وَقِيلَ اقْعُدُوا مَعَ الْقُعِدِيْنَ ﴿ لَوْ خَرَجُوا فِيكُمُ مِنَا زَادُوَكُمْ الْآخَبَالاَ وَلَا أَوْضَعُوا خِللَكُمُ لَلهُ وَحَرَجُوا فِيكُمُ مِنَا زَادُوَكُمُ اللهَ عَلِيكُمُ الْفِتْنَةُ وَفِيكُمُ سَمِّعُونَ لَهُمُ وَاللهُ عَلِيمًا يَبَعُونَ لَهُمُ وَاللهُ عَلِيمًا يَبَعُونَ لَهُمُ وَاللهُ عَلِيمًا يَبَعُونَ لَهُمُ وَاللهُ عَلِيمًا فَي الطَّلِمِينَ ﴿ وَاللهُ عَلِيمًا لَا الطَّلِمِينَ ﴿ وَاللهُ عَلِيمًا لَا الطَّلِمِينَ ﴾

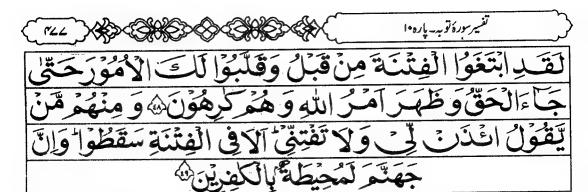
اگران کا ارادہ جہاد کے لئے نگلنے کا ہوتا تو وہ اس سفر کے لئے سامان کی تیاری کرر کھتے لیکن اللہ کوان کا اٹھنا پیند ہی نہ تھا۔ پس آئیس حرکت ہے ہی ردک دیا اور کہد دیا گیا کہتم تو بیٹھنے والوں کے ساتھ بیٹھے ہی رہو O اگر بیتم میں ل کر نگلتے بھی تو تمہارے لئے سوائے فساد کے اور کوئی چیز نہ بڑھاتے بلکہ تمہارے درمیان خوب محکوڑے دوڑ اویتے اور تم میں فتنے ڈالنے کی تلاش میں رہنے ان کے مانے والے خودتم میں موجود ہیں۔ اللہ ان طالموں کوخوب جانتاہے O

غلط گون غلط کار کفار ومنافق: ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ٢٠ ٢ - ٤٠) عذر کرنے والوں کے غلط ہونے کی ایک ظاہر کی دلیل ہے بھی ہے کہ اگر ان کاارادہ ہوتا تو کم از کم سامان سفر تو تیار کر لیتے لیکن بیتو اعلان اور تھم کے بعد بھی کئی دن گذر نے کے باوجود ہاتھ پر ہاتھ دھر ہے بیٹے رہے - ایک تکا بھی ادھر سے اوھر نہ کیا ' دراصل اللہ کوان کا تمہار ہے ساتھ تکلنا پند ہی نہ تھا - اس لئے انہیں پیچھے ہٹا دیا - اور قدرتی طور پر ان سے کہ دیا گیا کہ تم تو بیٹھنے والوں کا ہی ساتھ دو - ان کے ساتھ گونا پندر کھنے کی وجہ بیتی کہ یہ پور نے نامرا دُاعلیٰ در ہے کے بر دل 'بڑے ہی ڈر بوک ہیں ۔ اگر بیتمہار ہے ساتھ ہوتے تو پہ کھڑ کا اور بندہ سرکا کی مثل کواصل کر دکھاتے اور ان کے ساتھ ہی تم میں بھی فساد ہر پا ہو جاتا - یہ ادھر کی ادھڑ اگر بیتم ہیں آپ میں ہی ویٹ اور عداوت ڈلواد سے اور کوئی نیا فتنہ کھڑ اکر کے تہمیں آپ میں ہی المحاد سے - ان کی شرر کے بیتا کہ ان کی پالیسی کوا تھی نظر سے دیکھنے والے خودتم میں بھی موجود ہیں - وہ اپنے بھولے پن سے ان کی شرر کے بات کے بات والے ان کے ہم خیال 'ان کی پالیسی کوا تھی نظر سے دیکھنے والے خودتم میں بھی موجود ہیں - وہ اپنے بھولے پن سے ان کی شرر ان کے بات والے ان کے ہم خیال 'ان کی پالیسی کوا تھی نظر سے دیکھنے والے خودتم میں بھی موجود ہیں - وہ اپنے بھولے پن سے ان کی شرر سے بین جس کا نتیجہ مونوں کے تو میں بھی موجود ہیں - وہ اپنے بھولے پن سے ان کی شرر انگلیز یوں سے بے خبر رہے ہیں جس کا نتیجہ مونوں کے تو میں بھی ایک بی میں شروفساد بھیل جاتا ہے -

مجاہد وغیرہ کا قول ہے کہ مطلب میہ ہے کہ تمہارے اندر کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جوان کے حامی اور ہمدرد ہیں۔ یہ لوگ تمہاری جاسوی کرتے رہتے ہیں اور تمہاری پل پل کی خبریں انہیں پہنچاتے رہتے ہیں۔ لیکن می من کرنے سے وہ لطافت باتی نہیں رہتی جوشروع آ بت سے ہے لینی ان لوگوں کا تمہارے ساتھ نہ نکلنا اللہ کو اس کئے بھی نا لیندر ہا کہ تم میں بعض وہ بھی ہیں جوان کو مان لیا کرتے ہیں۔ یہ تو بہت درست ہیں ان کے نہ نکلنے کی وجہ کے لئے جاسوی کی کوئی خصوصیت نہیں ہو سکتی۔

اسی لئے قادہ وغیرہ مفسرین کا بہی قول ہے۔ امام حمہ بن اسحاق فرماتے ہیں کہ اجازت طلب کرنے والوں میں عبداللہ بن ابی بن سلول اور جد بن قیس بھی تھا اور بہی ہوئے ہو ساور ذی اثر منافق سے۔ اللہ نے انہیں دورڈ ال دیا۔ اگر بیساتھ ہوتے تو ان کے سامنے ان کی بات مان لینے والے وقت پر ان کے ساتھ ہو کر مسلمانوں کے نقصان کا باعث بن جائے محمدی کشکر میں ابتری پھیل جاتی کیونکہ یہ لوگ وجا ہت والے سے اور جب کلامی پر مفتوں سے اور اب تک وجا ہت والے سے اور جب کلامی پر مفتوں سے اور اب تک ان کے دلوں میں ان کی محبت تھی۔ بیان کی وجہ سے ان کے فلام میں اسلام اور چرب کلامی پر مفتوں سے اور اب تک ان کے دلوں میں ان کی محبت تھی۔ بیان کی لاعلمی کی وجہ سے تھی ہوئے کی وجہ سے ان کے فلام میں ان کی محبت تھی۔ بیان کی لاعلمی کی وجہ سے تھی ہوئے ہو اور فساد وفت نہ بر پاکرتے۔ نہ فود پر وشن ہے۔ اس لئے فرمان ہے کہ تم مسلمانو! ان کا نہ ذکلنا ہی غنیمت سمجھو۔ بیہ وتے تو اور فساد وفت نہ بر پاکرتے۔ نہ فود جہاد کرتے نہ کرنے دیتے۔ اس لئے فرمان ہے کہ آگر کفار دو بارہ بھی دنیا میں لوٹائے جا کیں تو شے سرے سے پھر وہی کریں جس سے منع کے انٹیں اور بیچھوٹے ہی ہوئی۔

ایک اور آیت میں ہے کہ اگر اللہ کے علم میں ان کے دلوں میں کوئی بھی خیر ہوتی تو اللہ تعالی عزوجل انہیں ضرور سناویتا کین اب تو یہ حال ہے کہ نیس بھی تو منہ موٹر کرلوٹ جا تیں۔ اور جگہ ہے کہ اگر ہم ان پر لکھ دیتے کہ تم آپس میں ہی موت کا تھیل تھیا و یا جلاوطن ہوجاؤ تو سوائے بہت کم لوگوں کے یہ ہرگز اسے نہ کرتے۔ حالانکہ ان کے حق میں بہتر اور اچھا بہی تھا کہ جونصیحت انہیں کی جائے 'یہ اسے بجالائیں تاکہ اس صورت میں ہم انہیں اپنے پاس سے اجرعظیم دیں اور راہ متقیم دکھا ئیں۔ ایک آپتیں اور بھی بہت ساری ہیں۔



سیقواس سے پہلے بھی فتنے کی تلاش کرتے رہے ہیں اور تیرے لئے کاموں کوالٹ بلٹ کرتے رہے ہیں یہاں تک کرتی آ پہنچااوراللہ کا تھم غالب آ گیا ہا وجود یکہ وہ ناخوثی میں بی رہے 0 ان میں سے کوئی تو کہتا ہے کہ جھے اجازت دیجئے – مجھے فتنے میں نہ ڈالئے 'آ گاہ رہو۔ وہ تو فتنے میں پڑنچے ہیں بیقینا دوزخ کافروں کو گھر لینے والی ہے 0

فتندوفسادگی آگ منافق: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ٣٨) الله تعالی منافقین سے نفرت دلانے کے لئے فر مار ہا ہے کہ کیا بھول گئے مرتو ل تو ہو نفتدو فسادگی آگ سلگاتے رہے اور تیرے کام الٹ دینے کی بیمیوں مذہبریں کر بھے ہیں۔ مدینے میں آپ کا قدم آتے ہی تمام عرب نے ایک ہو کرمصیبتوں کی بارش برسادی۔ باہر سے وہ چڑھ دوڑ ہے۔ اندر سے یہود مدینہ اور منافقین مدینہ نے بغاوت کردی کیکن الله تعالی نے ایک ہی دن میں سب کی کما نیس تو ڈویں ان کے جوڑ ڈھیلے کردیئے ان کے جوش شخنڈے کردیئے بدر کے معرکے نے ان کے ہوش وحواس ہملادیے اور ان کے ارمان ڈری کردیئے۔ راکس المنافقین عبدالله بن الی نے صاف کہد دیا کہ بس اب یہ لوگ ہمارے بس کے ہیں رہے۔ اب تو سوا اس کے کوئی چارہ نہیں کہ فاہر میں اسلام کی موافقت کی جائے۔ دل میں جو ہے سو ہے وقت آنے دو۔ دیکھا جائے گا اور دکھا دیا جائے گا۔ اس کے کوئی چارہ نہیں کہ فاہر میں اسلام کی موافقت کی جائے۔ دل میں جو ہے سو ہے وقت آنے دو۔ دیکھا جائے گا اور دکھا دیا جائے گا۔ تی جسے جسے حت کی بلندی اور تو حید کا بول بالا ہوتا گیا ' یہ لوگ حسد کی آگ میں جلتے گئے۔ آخر حق نے قدم جمائے اللہ کا کلم غالب آگیا اور یہ بھنے جسے جسے حت کی بلندی اور تو حید کا بول بالا ہوتا گیا ' یہ لوگ حسد کی آگ میں جلتے گئے۔ آخر حق نے قدم جمائے اللہ کا کلم غالب آگیا اور تی سے جسے جسے حت کی بلندی اور ڈیڈے بہاتے رہے۔

جدبن فیس جیسے بدئمیزوں کا حشر : ہے ہے (آیت: ۴۹) جدبن قیس سے صفور یے فرمایا اسسال نفرانیوں کے جلاطن کرنے میں تو
ہماراساتھ دے گا؟ تو اس نے کہا یارسول اللہ مجھے تو معاف رکھے میری ساری قوم جانتی ہے کہ میں عورتوں کا بےطرح شیدائی ہوں - عیسائی
عورتوں کود کھے کر مجھ سے تو اپنانفس روکا نہ جائے گا - آپ نے اس سے منہ موڑ لیا - اس کا بیان اس آیت میں ہے کہ اس منافق نے یہ بہانہ بنایا
عالانکہ دہ فتنے میں تو پڑا ہوا ہے - رسول اللہ کا ساتھ چھوڑ نا جہاد سے منہ موڑ نا یہ کیا کم فتذ ہے؟ یہ منافق بنوسلمہ قبیلے کاریس اعظم تھا - حضور " نے
جب اس قبیلے کو گول سے دریا فت فرمایا کہ تمہارا سردار کون ہے؟ تو انہوں نے کہا جدین قیس جو بڑا ہی شوم اور بخیل ہے - آپ نے فرمایا '
بخل سے بڑھ کراور کیا بری بھاری ہے؟ سنوا ب سے تمہارا سردار نو جوان سفیدا ور خوبھورت حضرت بشر بن برا بن معرور ہیں - جہنم کا فروں کو گھر لینے والی ہے - نہاس سے دہ نج سکیں نہ بھاگ سکیس نہ نجات یا سیس -

اِنْ تُصِبُكَ حَسَنَةٌ تَسُؤُهُمْ وَإِنْ تُصِبُكَ مُصِيْبَةٌ يَقُولُولُ قَلَ اَحَذُنَا آمْرَتَ مِنْ قَبُلُ وَيَتَوَلَّوْا وَهُمْ فَرِحُونَ ﴿ قُلُولُولُ كُنَ يُصِيْبَنَا اِلاَّ مَا كَتَبِ اللهُ لَنَا * هُوَ مَوْلُلْنَا * وَعَلَى اللهِ فَلْيَتَوَكِّلِ

الْمُؤْمِنُونِ۞

تجے اگر کوئی بھلائی مل جائے تو انہیں برالگتا ہے اور تجھے کوئی برائی بیٹی جائے تو یہ کہتے ہیں ہم نے تو اپنا معاملہ پہلے سے ہی درست کرلیا تھا۔ پھر تو بڑے ہی انچرتے ہو کے لوشتے ہیں ۞ تو کہد ہے کہ ہمیں سوائے اللہ کے ہمارے تن میں لکھے ہوئے کے کوئی چڑ پہنچ ہی نہیں کتی وہ ہمارا کارساز اور مولیٰ ہے مومنوں کوتو اللہ کی ذات یاک پر ہی مجروسہ کرنا چاہئے ۞

بدفطرت لوگوں کا دوغلایں: ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ آیت ؛ ۵۰-۵۱) ان بدباطن لوگوں کی اندرونی خباشت کا بیان ہوتا ہے کہ سلمانوں کی فتح و نصرت سے ان کی بھلائی اور ترقی سے ان کے بیان اس کے خلاف ہوا تو برے شور و نصرت سے ان کی بھلائی اور ترقی سے ان کے تن بدن میں آگ لگ جاتی ہوا آل اللہ نہ کرئے بہاں اس کے خلاف ہوا تو برے شور و غل مجانے ہیں کہ میاں اسی وجہ سے ہم تو ان سے بچے رہے - مارے خوشی کے بغلیل علی مجانے لگتے ہیں - اللہ تعالی فرماتا ہے کہ ان کو جواب دے کہ رخی وراحت اور ہم خود اللہ کی تقدیرا وراس کی منشاء کے ماتحت ہیں وہ ہمارا اس کے مواس کے موس موس میں اور مومنوں کا بحرور ساسی پر ہوتا ہے - وہ ہمیں کا فی ہے - بس وہ ہمارا کا رساز ہے اور بہترین کا رساز ہے -

کہددے کہ تم ہمارے بارے میں جس چیز کا انظار کررہے ہوؤہ وہ بھلائیوں میں سے بی ایک ہے اور ہم تمبارے قل میں اس کا انظار کررہے ہوؤہ وہ بھلائیوں میں سے بی ایک ہے اور ہم تمبارے قل میں اس کا انظار کررہے ہوؤہ وہ وہ کہ ایک طرف تم منتظر ہوں وہ دوسری جانب تمبارے ساتھ ہم بھی منتظر ہیں ۞ کہددے کہ خوشی یا ناخوشی ان خوشی کی ناخوشی کے بیان کے خوشی کے اس کے سوانہیں کہ بیاللہ اور اس کے سوانہیں کہ بیاللہ اور اس کے سوانہیں کہ بیاللہ اور اس کے سوائیوں کی بیال کے بیاں اور برے دل سے بی خرج کرتے ہیں ۞

شہادت ملی تو جنت نیج گئے تو غازی: ﴿ ﴿ اَیت: ۵۲ – ۵۴) مسلمانوں کے جہاد میں دوہی انجام ہوتے ہیں اور دونوں ہرطرح اچھے ہیں۔ اگر شہادت ملی تو جنت اپنی ہے اور اگر فتح ملی تو غلیمت واجر ہے پس اے منافقوتم جو ہماری بابت انتظار کررہے ہو۔ وہ انہی دواچھا ئیوں میں سے ایک کا ہے یعنی یا تو یہ کہ اللہ کاعذاب براہ میں سے ایک کا ہے یعنی یا تو یہ کہ اللہ کاعذاب براہ راست تم پر آجائے یا ہمارے ہاتھوں سے تم پر اللہ کی مار پڑے کہ تل وقید ہوجاؤ۔ اچھا ابتم اپنی جگہ اور ہم اپنی جگہ فتظرر ہیں۔ دیکھیں پردہ کہ سے میں اللہ کا مذات کے بارے کہ تنظر ہیں۔ دیکھیں پردہ کہ سے میں اللہ کہ بار کے کہ تو بیاد کی بار پڑے کہ تو بیاد کہ بیاد

غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے؟ تمہار بے خرچ کرنے کا اللہ بھو کانہیں۔تم خوشی سے دوتو اور ناراضگی سے ووتو' وہ تو قبول فرمان اس لئے كتم فاس لوگ ہو-تمہار حرچ كى عدم قبوليت كاباعث تمهارا كفر ہے اوراعمال كى قبوليت كى شرط كفركا ندہونا بكدايمان كا موتا المسلم ہی کئی عمل میں تمہارا نیک قصداور کچی ہمت نہیں - نماز کوآتے ہوتو بھی بجھے دل ہے ٔ گرتے مرتے پڑتے ست اور کاہل ہوکر- دیکھا دیکھی ۔ مجمع میں دو حار دے بھی دیتے ہوتو مرے جی ہے ول کی تنگی ہے۔ صادق ومصدوق حضرت محمد رسول اللہ ﷺ فزماتے ہیں'النہ بین تھکٹا لیکن تم تھک جاؤ'اللہ پاک ہے۔ وہ پاک چیز ہی قبول فر ما تا ہے۔متقبوں کے اعمال قبول ہوتے میں' تم فاسق ہو-تہہار ہے اعمال قبولیت

فَلا تُعْجِبُكَ آمُوَالُهُمُ وَلاَّ آوْلِادُهُمْ إِنَّمَا يُرِنِيدُ اللَّهُ لِيُعَدِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيْوةِ الدُّنْيَاوَتَنْهَقَ آنْفُسُهُمْ وَهُمُوْ كَفِرُوْنَ ۞

تو ان کے مال واولا دیے تعجب میں نہ پڑ' اللہ کی جا ہت یہی ہے کہ اس سے انہیں دنیا کی زندگی میں ہی سز ادے اور ان کے کفر ہی کی حالت میں ان کی عانیں ^{نکل جا} کیں O

کثرت مال ودولت عذاب بھی ہے: این این این کے مال داولاد کوللجائی ہوئی نگاموں سے ندد کھے۔ان کی دنیا کی اس میرا پھیری کی کوئی حقیقت نہ گن بیان کے حق میں کوئی بھلی چیز نہیں۔ بیٹوان کے لئے دینوی سزا بھی ہے کہ نہاس میں سے زکوۃ نکلے نہ اللہ کے نام خيرات ہو۔

قادہ کہتے ہیں' یہاں مطلب مقدم وموخر ہے یعنی تخجے ان کی مال واولا دا چھے نہ لگنے جا ہمیں – اللہ کا ارادہ اس سے انہیں اس حیات د نیا میں ہی سزا دینے کا ہے۔ پہلا قول حضرت حسن بصیرُ کا ہے۔ وہی اچھا اور قوی ہے۔ امام ابن جریزیجمی اس کو پیندفر ماتے ہیں۔ اس میں سے ا پے بھنے رہیں گے کہ مرتے دم تک راہ ہدایت نصیب نہیں ہوگ - یوں ہی بتدریج کیڑ لئے جائیں گے اور انہیں پیہ بھی نہ چلے گا - یہی حشمت وجاہت 'مال ودولت جہنم کی آ گ بن جائے گا-

وَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ اِنْهُمُ لَمِنْكُمْ وَمَا هُمْ مِنْكُمْ وَلَكِنَّهُمْ قَوْرٌ بِيفْرَقُونَ ۞ لَوْ يَجِدُونَ مَلْجَا ٓ آوْ مَغْرَتِ آوْ مُدَّخَلًا لْوَلْوَا اِلْيَهِ وَهُمَ يَجْمَحُونَ۞ وَمِنْهُمُ مَّنَ يَلْمِزُكَ فِي لصَّدَقَتِ فَانِ أَعْطُوا مِنْهَا رَضُوا وَ إِنْ لَـم يُعْطُوا مِنْهَا إِذَاهُمْ يَسْنَحُطُونَ ۞ وَلَوْ آنَّهُمُ مُرَضُّوا مَا اللهُ مُر اللهُ وَ رَسُولُهُ وَ قَالُوُ احَسَبُنَا اللهُ سَيُؤْتِيْنَا اللهُ مِنْ فَصَيْلِهِ وَرَسُولُهُ إِنَّ إِلَى اللَّهِ رَغِبُونَ ١٠

یاللہ کو تسمیں کھا کھا کر کہتے ہیں کہ یہ تباری جماعت کے لوگ ہیں مالانکہ وہ دراصل تبہارے ٹین – بات صرف آئی ہے کہ بیڈر پوک لوگ ہیں ۞ اگر یہ کوئی بچاؤ کی جگہ یا کوئی غاریا کوئی بھی سر کھسانے کی جگہ پالیں تو ابھی اس طرف لگام تو ڈکرالئے بھاگ چھوٹیں ۞ ان میں وہ بھی ہیں جو خیراتی مال کی تنتیم کے بارے میں جھے پرعیب رکھتے ہیں اگر انہیں اس میں سے ل جائے تو خوش ہیں اور اگر اس میں سے نہ ملا تو فورائی بگڑ کھڑے ہوئے ۞ اگر بیلوگ اللہ رسول کے دیئے ہوئے پرخوش

ریخ اور کردیے کالڈ ہمیں کانی ہے۔ اللہ ہمیں اپنے فضل ہے دے گاوراس کار سول بھی ہم تواللہ کا ذات ہے ہی تو تع رکھنے والے ہیں۔ جھوٹی قسمیں کھانے والوں کی حقیقت: ہے ہے ہے (آیت: ۵۱ سے ۱۵ کی تک دلی ان کی غیر مستقل مزائی ان کی سراہیگی پریشانی کھرا ہٹ اور بے اطمینانی کا بیومال ہے کہ تہمارے پاس آ کر تمہارے دل میں گھر کرنے کے لئے اور تمہارے ہاتھوں سے بچنے کے لئے بڑی لیسی چوڑی زبردست قسمیں کھاتے ہیں کہ واللہ ہم تمہارے ہیں ہم سلمان ہیں حالانکہ حقیقت اس کے برخلاف ہے۔ بیصر ف خوف وڈر بری لیسی چوڑی زبردست قسمیں کھاتے ہیں کہ واللہ ہم تمہارے ہیں ہم سلمان ہیں حالانکہ حقیقت اس کے برخلاف ہے۔ بیصر ف خوف وڈر ہری کہی چوڑی وزیر کے بیٹ میں ورد پیدا کر رہا ہے۔ اگر آج انہیں اپنے بچاؤ کے لئے کوئی قلعدل جائے اگر آج بیکوئی حفوظ غارو کی لیس یا کسی اچھی سرنگ کا پیدا نہیں چل جائے تو بیتو سارے کے سارے دم بحر میں اس طرف دوڑ جائیں تیرے پاس ان میں سے ایک بھی نظر نہ آئے کیونکہ انہیں تھے ہے کہ جوں جوں اسلام ترشیک کی بھی جی ہیں۔ بہی وجہ ہے کہ جوں جوں اسلام ترقی کر رہا ہے۔ یہ تھے جلے جارہ جی موموں کی ہرخوش سے یہ جلتے تڑ ہتے ہیں۔ ان کی ترقی انہیں ایک آ کھ نہیں بھاتی۔ موقد ل جائے تو بھائی جائے کا کھ نہیں بھاتی۔ موقد ل جائے تو بھائی کی تھی جوں بھائی۔ موقد ل جائے تو بھائی کے تو بھی جائے کھ نہیں بھاتی۔ موقد ل جائے تو بھائی کی تربی ایک آ کھ نہیں بھاتی۔ موقد ل جائے تو بھائی جائے کہ مول جوں اسلام تربی کی تربی جائے کا کھی بھی جو بی موموں کی ہرخوش سے بیا جو تربیتے ہیں۔ ان کی تربی ایک آ کھ نہیں بھاتی۔ موقد ل جائے تو بھائی جائے کھی ہیں۔

مال ودولت کے حریص منافق: ہلے ہلے (آیت: ۵۸-۵۹) بعض منافق آنحضرت علیہ پرتہت لگاتے ہیں کہ آپ مال زکوہ کو حی تقسیم

نہیں کرتے وغیرہ - اوران سے ان کا ارادہ موائے اپنی نفع کے حصول کے اور پھی نہاں پھیل جائے تو راضی راضی ہیں - اگر انفاق

ہے بیرہ جا کیں تو بس ان کے نتینے پھولے جاتے ہیں - حضور نے بال زکوہ جب ادھرادھ تقسیم کردیا تو انصاد ہیں سے کی نے ہا تک لگائی کہ یہ
عدل نہیں - اس پرید آیت ازی - اورروایت ہیں ہے کہ ایک ٹوسلم صحرائی حضور گور اپنی تو نہیں پر اور کون عاول ہوگا؟ پھر آپ نے فر مایا' اس
عدل کا حکم دیا ہے تو تو عدل نہیں کرتا - آپ نے فر مایا' تو تاہ ہو - اگر ہیں بھی عادل نہیں تو زہین پر اور کون عاول ہوگا؟ پھر آپ نے فر مایا' اس
ہول کا حکم دیا ہے تو عدل نہیں کرتا - آپ نے فر مایا' تو تاہ ہو - اگر ہیں بھی عادل نہیں تو زہین پر اور کون عاول ہوگا؟ پھر آپ نے فر مایا' اس
ہول جا حکم میں اور تو میں اس جیسے اور اس جی تو آئن پڑھیں سے نہیں اور کوئی نہیں آئر ہیں میں تو ایک ہوں کوئی ہوں کوئی اللہ کی ہم نہ ہیں تہمیں دول نہ تم سے روکوں - ہیں تو ایک خاز ن
ہول جبک حین کے مال نئیمت کے دفت ذو الخویصر ہوتو حس نا می ایک مخص نے حضور پر اعتراض کیا تھا اور کہا تھا تو عدل نہیں کرتا - انصاف
ہول جا کہ ہول کی جن کی نماز دوں کے مقابلے ہیں تہاری نماز ہیں حقیم مول گی اور ان کے روز دوں کے مقابلے ہیں تم بیاں کی نہ کوئی سے جرایک کوئی ہوں سے برایک تو اس نے نیٹر معلوم ہوں گی جن کی نماز دوں کے مقابلے ہیں تھیں ہیں ہوں گی اور ان کے دوز دوں کے مقابلے ہیں تم بیاں بھی ٹی میں ان کے تی ہیں کی نہ کروئی ہیں ۔
آسان سے ان مقولوں سے بر ترمتوں اور کوئی ٹیں ۔

پھرارشاد ہے کہ انہیں رسول کے ہاتھوں جو کچھ بھی اللہ نے دلوادیا تھا اگریہ اس پر قناعت کرتے صبر وشکر کرتے اور کہتے کہ اللہ جمیں کافی ہیں وہ اپنے نصل سے اپنے رسول کے ہاتھوں جمیں اور بھی دلوائے گا- جماری امیدیں ذائت اللی سے بی وابستہ ہیں تو بیان کے تق میں بہتر تھا۔ پس ان میں اللہ کی تعلیم ہے کہ اللہ تعالی جود ہے اس پر انسان کو صبر وشکر کرنا چا ہے۔ تو کل ذات واحد پر رکھے اس کو کافی وافی سمجھے رغبت اور توجہ لالجے اور امید اور تو تع اس کی ذات پاک سے رکھے۔ رسول کریم علیہ افضل الصلو قوالتسلیم کی اطاعت میں سرموفر تی نہ کرے اوراللہ تعالیٰ سے تو فیق طلب کرے کہ جواحکام ہوں اُنہیں بجالا نے اور جو منع کام ہوں اُنہیں چھوڑ دینے اور جوخبری ہوں اُنہیں مان لینے اور صحیح اطاعت کرنے میں وہ رہبری فرمائے-

التَّمَا الصَّدَقَ فَ لِلْفُقَرَاءَ وَالْمَسْكِينِ وَالْعَمِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلِّفَةِ قُلُونُهُمُ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَرِمِيْنَ وَفِي سَبِيْلِ اللهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ فَرِيْضَةً مِّنَ اللهِ وَاللهَ عَلِيْمُ حَكِيْمُ

صدقے صرف فقیروں کے لئے ہیں اور مکینوں کے لئے اور ان کے وصول کرنے والوں کے لئے اور ان کے لئے جن کے دل پر چاہے جاتے ہوں اور گردن چھڑانے میں اور قرض داروں کے لئے اور راہ اللہ میں اور راہ رومسافروں کے لئے فرض ہے اللہ کی طرف سے اللہ کا محکمت والاہے O

زکوۃ اورصدۃ تات کامصرف نی تہیں بلکہ اللہ کے تکم کے تحت ہے؟ ہلہ ہلا (آیت: ۲۰) اوپر کی آیت میں ان جاہل منافقوں کا ذکر تھا جو ذات رسول پر تشیم صدقات میں اعتراض کر بیٹھتے تھے۔ اب یہاں اس آیت میں بیان فرما دیا کہ تشیم زکوۃ بیٹیم سرکی مرضی پر موقو ف نہیں بلکہ ہمارے بتا ہے ہوئے مصارف میں ہی گئی ہے۔ ہم نے خوداس کی تشیم کردی ہے۔ کسی اور کے سپر دنہیں کی۔ ابوداؤ دھی ہے نہا دیا ب صوال حارث صدائی رضی اللہ عند فرماتے ہیں میں نے سرکار نبوت میں حاضر ہو کر آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ ایک فیض نے آن کر آپ سے سوال کیا کہ مجھے صدقے میں کچھ دلوایے "آپ نے فرمایا اللہ تعالی نبی غیر نبی کسی کے علم پر تشیم کردی ہے۔ آٹھ مصرف مقرر کردیے ہیں۔ اگر تو ان میں ہے کسی میں ہو تیں تھے دیے ساتا ہوں۔ امام شفافع وغیرہ تو فرماتے ہیں کہ زکوۃ کے بال کی تشیم ان آٹھوں تھے رکھ وار سے ہیں۔ اگر تو ان میں ہے کسی میں ہو میں گئے دیے ساتا ہوں۔ امام شفافع وغیرہ تو فرماتے ہیں کہ زکوۃ کے مال کی تشیم ان آٹھوں تھے کہ ان میں ہے کسی میں ہو میں اور کسی ہو ایہ ان میں ہے کہ اور تھی میں ہو ایہ ان میں ہے کہ ان سب کو دینے کے ایک وہی و دید بنا کا فی ہے۔ گواور تھم کے تام لوگوں پر کرنی واجب ہا اور امام مالک وغیرہ کا قول ہے کہ وادر سب ہو ایہ ان میں ہو کہ ان سب کو دینے کے وجوب کا ذکر۔ ان اقوال کی دلیوں اور مناظروں کی جگہ ہے کہ آپ ہیں ہو تھیں وار کو سب سے پہلے اس لئے بیان فرمایا کہ ان کی حاجت بہت تخت ہے۔ گوام م ابو حنیفہ تے کرد کے مسکمین فقیر سے بھی ہرے صال والا ہے۔

حضرت عمررض الله عند فرماتے ہیں کہ جس کے ہاتھ تلے مال نہ ہوائی کوفقیز ہیں کہتے بلکہ فقیر وہ بھی ہے جومحتاج ہواگرا ہوا کو کھی تا کما تا بھی ہو۔ ابن علیہ کہتے ہیں۔ اس دوایت میں اخلق کا لفظ ہے۔ اخلق کہتے ہیں ہمار بزد یک تجارت کولیکن جمہوراس کے برخلاف ہیں۔ اور بہت سے حضرات فرماتے ہیں' فقیر وہ ہے جوسوال سے بیخے والا ہواور مسکین وہ ہے جوسائل ہو۔ لوگوں کے پیچھے لگنے والا اور گھروں اور گلیوں میں گھو منے والا۔ قمادہ کہتے ہیں' فقیر وہ ہے جو بیماری والا ہواور مسکین وہ ہے جوسی سالم جسم والا ہو۔ ابراہیم کہتے ہیں' مراداس سے مہاجر فقراء ہیں۔ سفیان و ری کہتے ہیں۔ لیمن دیہا تیوں کو اس میں سے پھے بھی نہ ملے۔ عکر مہ کہتے ہیں' مسلمانو فقراء میں نہو۔ مسکین تو صرف اہل کتاب کے لوگ ہیں۔ اب وہ حدیثیں سنتے جوان آٹھوں قسموں کے متعلق ہے۔ فقراء۔ حضور فرماتے ہیں' صدقہ مال دار پر اور تندرست' تو انا پر حلال نہیں۔ پھے مخصوں نے حضور سے صدقے کا مال ما نگا۔ آپ نے بغور نیجے سے او پر تک انہیں ہٹا کٹا' قوی' تندرست دیکھے کرفر ما یا اگر تم چا ہوتو تہ ہیں دے دوں گرامیر مخص کا اور قوی طاقت اور کماؤمخص کا اس میں کوئی حصر نہیں۔

مساكين مخور قرماتے ہيں مسكين يہى گھوم گھوم كرايك لقمہ دولقے 'ايك مجبور دو كھبور لے كرٹل جانے والے ہی نہيں -لوگوں نے دريا فت كيا كه يارسول الله پھرمساكين كون لوگ ہيں؟ آپ نے فرمايا 'جوبے پرواہی كے برابر نہ پائے نداپنی ايس حالت رکھے كہ كوئی د كيوكر پہچان لے اور كچھ دے دے نہ كسى سے خودكوئی سوال كرے -صدقہ وصول كرنے والے بيخصيل دار ہيں -انہيں اجرت اس مال سے ملے گی -

آ تخضرت علی کے قرابت دارجن پرصد قدح ام ہے اس عہدے پرنہیں آ سکتے -عبدالمطلب بن ربید بن حارث اور فضل بن عباس رسول اللہ علی کے پاس یہ درخواست لے کر گئے کہ ہمیں صدقہ وصولی کا عامل بنا دیجئے - آ پ نے جواب دیا کہ مجمد اورآ ل مجمد پر عباس رسول اللہ علی کے پاس یہ درخواست لے کر گئے کہ ہمیں صدقہ حرام ہے - یہ تو لوگوں کا میل کچیل ہے - جن کے دل بہلائے جاتے ہیں ان کی کی قسیس ہیں - بعض کو تو اس لئے دیا جا تا ہے کہ وہ اسلام قبول کر لیس جیسے کہ حضور نے صفوان بن امیہ کو غنیمت خین کا مال دیا تھا حالانکہ وہ اس وقت کفر کی حالت ہیں حضور کے ساتھ نکا تھا ۔ اس کا اپنا بیان ہے کہ آپ کی اس دادو دہش نے میرے دل ہیں آپ کی سب سے زیادہ محبت پیدا کر دی حالانکہ پہلے سب سے بڑا دشن اس کا اپنا بیان ہے کہ آپ کی اس دادو دہش نے میرے دل ہیں آپ کی سب سے زیادہ محبت پیدا کر دی حالانکہ پہلے سب سے بڑا دشن والے دن مکہ کے آزاد کردہ لوگوں کے سرداروں کو سوسواونٹ عطا فرمائے اور ارشاو فرمایا کہ ہیں ایک کو دیتا ہوں - دوسر ہے کو جواس سے والے دن مکہ کے آزاد کردہ لوگوں کے سرداروں کو سوسواونٹ عطا فرمائے اور ارشاو فرمایا کہ ہیں ایک کو دیتا ہوں - دوسر ہے کو جواس سے زیادہ میرامحبوب ہے نہیں دیتا اس لئے کہ ایسا نہ ہو کہ بیا ہو اس ان کی دیم ہے آئیس دیتا اس لئے کہ ایسا نہ ہو کہ بیا ہو اور نہیں حالی عینے بی براعقامہ بین علاجہ اور زید خیراور فرمایا کی خدمت ہیں بھیجا تو آ پیش دیتا ہوں - بعض کواس لئے بھی دیا جاتا ہے کہ وہ اپنے آس پاس والوں سے صدقہ پہنچا ہے یا آس پاس نمیں کہ کوئی کے لئے آئیس دیراموں پر حملہ کرنے کا موقعہ نہ دے – ان سب کی تفصیل کی جگدادکام وفروع کی کہا ہیں ہیں جہ کہ ہیں ایک میل

حضرت عمراور عامر شعبی اورایک جماعت کا تول ہے کہ آنخضرت سلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعداب بیر مصرف باتی نہیں رہا
کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کوعزت دے دی ہے۔ مسلمان ملکوں کے مالک بن گئے ہیں اور بہت سے بندگان اللہ ان کے ماتحت ہیں۔ لیکن
اور بزرگوں کا قول ہے کہ اب بھی مولفتہ القلوب کوزکوۃ دینی جائز ہے۔ فتح مکہ اور فتح ہواز ن کے بعد بھی حضور علیہ الصلوۃ والتسلیم نے ان
لوگوں کو مال دیا۔ دوسرے یہ کہ اب بھی الی ضرور تیں چیش آ جایا کرتی ہیں۔ آزادگی گردن کے بارے میں بہت سے بزرگ فرماتے ہیں
لوگوں کو مال دیا۔ دوسرے یہ کہ اب بھی الی ضرور تیں چیش آ جایا کرتی ہیں۔ آزادگی کی شرط کر لی ہے۔ انہیں مال زکوۃ سے تم یہ کہ مواداس سے وہ غلام ہیں جنہوں نے رقم مقرر کر کے اپنے مالکوں سے اپنی آزادگی کی شرط کر گی ہے۔ انہیں مال زکوۃ سے تم یہ کہ قضیلت کہ وہ اور بزرگ فرماتے ہیں کہ وہ غلام دونوں کی آزادگی زکوۃ کا ایک مصرف ہے احادیث ہیں بھی اس کی بہت بچھ فضیلت میں کوئی ڈرخو نے نہیں۔ غرض مکا تب غلام اور محض غلام دونوں کی آزادگی زکوۃ کا ایک مصرف ہے احادیث ہیں بھی اس کی بہت بچھ فضیلت وارد ہوئی ہے یہاں تک کہ فرمایا ہے کہ آزاد کر دہ غلام کے ہر ہوعضو کے بدلے آزاد کرنے والے کا ہر ہرعضوجہنم سے آزاد کر دو جاتا ہے یہاں تک کہ فرمایا ہے کہ آزاد کر دو قال میں ہوتی ہے۔

تک کہ شرمگاہ کے بدلے شرمگاہ بحرب اس لئے کہ ہر نگی کی جز اس جیسی ہوتی ہے۔

قرآن فرماتا ہے تہہیں وہی جزادی جائے گی جوتم نے کیا ہوگا - حدیث میں ہے تین قتم کےلوگوں کی مدواللہ کے ذیے قت ہے۔ وہ غازی جواللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہو وہ مکاتب غلام اور قرض دار جوادا کیگی کی نیت رکھتا ہو وہ نکاح کرنے والاجس کا ارادہ بدکاری سے محفوظ رہنے کا ہو-کسی نے حضور سے کہا کہ جھے کوئی ایسا عمل بتا ہے جو جھے جنت سے قریب اور دوزخ سے دور کر دے۔ آپ نے فرمایا نسمه آزاد کراورگردن خلاصی کر-اس نے کہا کہ بیدونوں ایک ہی چیز نہیں؟ آپ نے فرمایا نہیں نسمه کی آزادگی ہے کہ تو اکیلا ہی کی غلام کو آزاد کرد ہے۔ اورگردن خلاصی ہے ہے کہ تو بھی اس میں جو تھے ہے ہو سکئ مدد کر ہے۔ قرض دار کہ بھی کی قسمیں ہیں۔ ایک خفص دوسرے کا بو جھا ہے او بولے یا وہ خودقرض دار بن جائے یا کمی نے دوسرے کا بو جھا ہے او بولے کے اوہ خودقرض دار بن جائے یا کمی نے برائی پرقرض اٹھایا ہواورا ہوہ تو بہر لے۔ پس آئیس بھی مال زکوۃ دیا جائے گا کہ بیقرض ادا کردیں۔ اس مسئلے کی اصل قبیصہ بن مخارق برائی پرقرض اٹھایا ہواورا ہوہ تو بہر لے۔ پس آئیس بھی مال زکوۃ دیا جائے گا کہ بیقرض ادا کردیں۔ اس مسئلے کی اصل قبیصہ بن مخارق ہمالی پی طرف لیا تھا۔ پھر میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا تم تھر ہو اللہ کی بیدوایت ہے کہ میں نے دوسرے کا حوالہ اپنی طرف لیا تھا۔ پھر خور میں اس مصدقہ آئے گا۔ ہم اس میں ہے تمہیں دیں گے۔ پھر فرم میا قبیصہ سن۔ تین قسم کے لوگوں کو ہی سوال حلال ہے۔ ایک تو وہ جو حاس اس قبیص موال کرنا ہو اور ہوئے تک اے سوال جائز ہے۔ پھر سوال نہ کرے۔ دوسرا وہ جس کا مال کسی آفت نا گہائی ہے ضائع ہوجائے اسے بھی سوال کرنا ہو اس کی شہان ہوجائے اور اس کی شہادت کے لئے کھڑے ہوجائے میں کہ ہاں بے شک فلال شخص بی فاقے گذر نے لگے اور اس کی شم کے تین کی ہوال کرنا ہوا ہے۔ اور کی میں اس کرنا ہوا ہے۔ اس بھی ما تک کی خوص نے داند نہوی میں ایک ہو خواہوں کو سوال کرنا ہوا م ہے۔ آس ان آندگی میا ہوجائے۔ ان کے سوا اوروں کو سوال کرنا ہوا م ہے۔ آس ان آفت سے بائی کا مسلم شریف ایک شخص کے سوا کو میں تر ملی کے اور اس کے قرض خواہوں سے فرمایا کہ تہیں جو ملئے لیو۔ اس محفص کے سوا کھر اور پھر ٹیس ہو میں اور اور کی ٹیس ہو ملئے کے لیو۔ اس محفص کے سوا کہا کہ کہ کہیں۔ (مسلم)

آپ فرماتے ہیں کہ ایک قرض دارکواللہ تعالی قیامت کے دن بلا کراپنے سامنے کھڑا کرکے پو چھے گا کہ تو نے قرض کیوں لیا اور کیوں اور میں سے نوگوں کے حقوق ہر باد ہوئے - وہ جواب دے گا کہ یا اللہ تجھے خوب علم ہے - میں نے نہ اس کی رقم کھائی نہ پی نہ اڑائی بلکہ میرے ہاں مثلا چوری ہوگی یا آگ لگ گی یا کوئی اور آفت آگئ – اللہ تعالی فرمائے گا - میر ابندہ سی ہے - آج تیرے قرض کے ادا کرنے کا سب سے زیادہ سی تی ہوں –

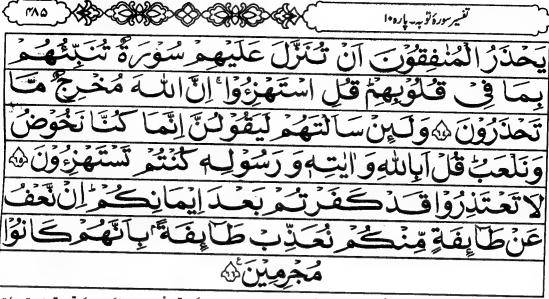
پھر اللہ تعالیٰ کوئی چیز منگوا کران کی نیکیوں کے پلڑے میں رکھ دےگا جس سے نیکیاں برائیوں سے بڑھ جائیں گی اور اللہ تبارک و تعالیٰ اسے اپنے فضل ورحمت سے جنت میں لے جائےگا (منداحمہ) راہ الہی میں وہ مجاہدین غازی داخل ہیں جن کا دفتر میں کوئی حق نہیں ہوتا - جج بھی راہ الہی میں دافل ہے - مسافر جو سفر میں بے سروسامان رہ گیا ہویا اپنے شہر سے سفر کو جانے کا قصد رکھتے ہوں لیکن مال نہ ہوتو اسے بھی سفر خرج مال ذکوۃ سے دینا جائز ہے جواسے آمد ورفت کے لئے کافی ہو - آیت کے اس لفظ کی دلیل کے علاوہ ابوداؤروغیرہ کی سے صدیث بھی اس کی دلیل ہے کہ حضور ہے فرمایا مالدار پرزکوۃ ترام ہے بجز پانچے قسم کے مالداروں کے ایک تو وہ جوزکوۃ وصول کرنے پر مقرر ہو - دوسرادہ جو مال کی ذکوۃ کی کسی چیزکوا پنے مال سے خرید لے - تیسرا قرض دار چوتھاراہ الہی کا غازی مجاہد - پانچواں وہ جے کوئی مسکیین بطور تخفے مدیث جو ہو یا سفر میں ہواور جے کا پی کوئی چیز جوزکوۃ میں اسے ملی ہوؤ دے - اور دوایت میں ہواور جے کہ نے ان آٹھوں مصارف کو بیان فرما کر بھرارشاد ہوتا ہے کہ بیاللہ کی طرف سے فرض ہے بینی مقدر ہے - اللہ کی تقدیر اس کی تقدیر اس کی تقسیم اور اس کا فرض کرنا - اللہ تعالیٰ ظاہرو باطن کا عالم ہے - اپنے بندوں کی صلحوں کی طرف سے فرض ہے بینی مقدر ہے - اللہ کی تقدیر اس کی قسیم اور اس کے کوئی بھی لائق عبادت نہیں نہ اس کے سواکوئی کسی کی پالے واقف ہے - وہ اپنے قول مصل شریعت اور تھم میں حکمت والا ہے - بجو اس کے کوئی بھی لائق عبادت نہیں نہ اس کے سواکوئی کسی کیا یا لئے واقف ہے - وہ اپنے قول معلی شریعت اور تھم میں حکمت والا ہے - بجو اس کے کوئی بھی لائق عبادت نہیں نہ اس کے سواکوئی کسی کی پالے ۔

وَمِنْهُمُ اللَّذِيْنِ يُؤْدُونَ النّبِيّ وَيَقُولُونَ هُوَ أَذُنَّ قَلَمُ الْذَنَ خَيْرٍ لَكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَرَحَةٌ لِلَّذِيْنَ الْمَنُوا مِنْكُوا مِنْكُوْرُ وَلَذَيْنَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَرَحَةٌ لِلَّذِيْنَ الْمَنُوا مِنْكُوْرُ وَاللّٰهِ لَهُمُ عَذَابٌ اللّٰيَهُ وَرَسُولُهُ الْمَثُولُ وَلَا يَعْمُ لِللّٰهُ وَرَسُولُهُ الْحَقُ اللّٰهُ يَحْلُونُ اللّٰهِ لَهُ وَرَسُولُهُ الْحَقُ اللّٰهُ فَرَلُولُهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ الْحَقُ اللّٰهُ عَنْ يُحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُولُهُ اللّٰهُ مَنْ يُحَادِدِ اللهَ وَرَسُولُهُ مَنْ يَحَادِدِ اللهَ وَرَسُولُهُ مَنْ يَحَادِدُ اللّٰهُ الللّٰهُ اللّٰهُ الللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ الللللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ الللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ الللّٰهُ اللّٰهُ الللّٰهُ اللللّٰهُ اللّٰهُ الللّٰهُ اللّٰهُ الللّٰهُ اللّهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ اللللّٰهُ اللللّٰهُ الللّٰهُ اللللّٰهُ الللّٰهُ اللللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ الللللّٰهُ الللّٰهُ الللللّٰهُ اللّٰهُ اللللّٰهُ الللّٰهُ اللللّٰهُ اللللّٰ

ان میں سے دہ مجی ہیں جو پیٹیم کوایڈ اویتے ہیں اور کہتے ہیں بلکے کان کا ہے تو کہدد ہے کہ وہ کان تہارے بھلے کے لئے ہے۔وہ اللہ پرایمان رکھتا ہے اور سلمانوں کی بات کا یقین کرتا ہے اور تم میں سے جو اٹل ایمان ہیں 'یدان کے لئے رحمت ہے' رسول اللہ کو جولوگ ایڈ اویتے ہیں ان کے لئے دکھ کی مارہے ۞ محض تہمیں خوش کرنے کے لئے تہمارے سامند کرنے کے زیادہ سخت ہے ۞ کیا پہنیں کرنے کے لئے تہمارے سامند کرنے کے زیادہ سخت ہے ۞ کیا پہنیں جائے ؟ کہ جو بھی اللہ کی اور اس کے رسول کی خالفت کرئے اس کے لئے یقیناً دوزخ کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشدر ہے والا ہے' یہ ہے زبردست رسوائی ۞

کنتہ چین منافقوں کا مقصد: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۱۱) منافقوں کی ایک جماعت بڑی موذی ہے۔ اپنی ہاتوں سے اللہ کے رسول علاقے کودکھ کئتہ چین منافقوں کا مقصد : ﴿ وَ الله کَا الله کَا الله کَا الله کَا الله کے اور سمیں کھا کیں گئوہ وہ ماری ہے وہ کہ یہ بی اور کہتی ہے کہ یہ بی اور کہتی ہے کہ وہ بہتر کا نوں والا بہترین سننے والا ہے وہ صادق وکا ذب کوخوب جانتا ہے۔ وہ اللہ کی باتیں ما نتا ہے اور با ایمان لوگوں کی سچائی بھی جانتا ہے۔ وہ مومنوں کے لئے رحمت ہے اور بے ایمانوں کے لئے اللہ کی حجت ہے۔ رسول کے ستانے والوں کے لئے دردنا کے عذاب ہے۔

نادان اورکورْمغزکون؟ ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۱۲ - ۱۳) واقعہ بیہ واقعا کہ منافقوں میں سے ایک شخص کہدر ہاتھا کہ ہمار سے مرداراوررئیس بڑے ہی عقل مند' دانا اور تجر بہ کار ہیں ۔ اگر محمد (ﷺ) کی با تیس حق ہوتیں تو یہ کیا ایسے ہوتو ف سے کہ انہیں نہ مانے ۔ یہ بات ایک سے مسلمان صحافیؓ نے من کی اور اس نے کہا واللہ حضور کی سب با تیس بالکل ہی ہیں اور نہ مانے والوں کی بے وتو فی اور کورْمغز ہونے میں کوئی شک ہی نہیں ۔ جب بیصحافی در بار نبوت میں حاضر ہوئے تو یہ واقعہ بیان کیا کہ آپ نے اس شخص کو بلوا بھیجا لیکن وہ خت قسمیں کھا کھا کر کہنے لگا کہ میں نے تو یہ بات کہی ہی بہن سے بیتو مجمع پر تہمت با ندھتا ہے۔ اس صحافیؓ نے دعا کی کہ پروردگار تو سے کو بچا اور جھوٹے کو جھوٹا کر دکھا ۔ اس پر یہ آبہت شریف نازل ہوئی ۔ کیاان کو یہ بات معلوم نہیں کہ اللہ اور رسول کے مخالف ابدی جہنمی ہیں۔ ذلت ورسوائی عذاب دوز نے بھکتنے والے ہیں۔ اس سے بڑھ کر شوادت اور کیا ہوگی؟



من فقوں کو ہروقت اس بات کا کھنکالگار ہتاہے کہ کہیں مسلمانوں پرکوئی سورت نداتر ہے جوان کے دلوں کی باتیں اٹین ہتلادئے کہددے کہ تم فداق اڑاتے رہؤیقینا اللہ تعالیٰ اے ظاہر کرنے والا ہے جس سے تم ڈرد بک رہے ہو O اگر تو ان سے بو چھتو صاف کہددیں گے کہ ہم تو یو ٹی آپس میں بنس بول رہے تھے تو کہددے کہ کیا اللہ اس کی آئیتیں اور اس کا رسول بی تمہارے بنسی فداق کے لئے رہ گئے ہیں O تم بہانے نہ بناؤیقینا تم اپنے ایمان کے بعد بے ایمان ہو گئے اگر ہم تم میں سے
گھوگوں سے درگذر بھی کرلیں تو بچھوگوں کوان کے جرم کی تھین سرا بھی دیں گے O

نی اکرم علی سے سیراتے بھی ہیں: ہے ہے کہ ہیں (آیت: ۱۲) آپس میں بیٹھ کر باتیں تو گاٹھ لیتے لیکن پھرخوف زدور ہے کہ ہیں اللہ کی طرف ہے مسلمانوں کو بذریعہ وی البی خبر نہ ہوجائے - اور آیت میں ہے تیرے سامنے آکروہ وہ دعائیں دیتے ہیں جواللہ نے نہیں دیں ۔ پھراپنے ہی میں اکرتے ہیں کہ ہمارے اس قول پر اللہ ہمیں کوئی سزا کیوں نہیں دیتا؟ ان کے لئے جہنم کی کافی سزا موجود ہے جو بدترین جگہ ہے ۔ یہاں فرما تا ہے دینی باتوں اور مسلمانوں کی صالت پردل کھول کر خماق اڑ الو - اللہ بھی وہ راز افشاء کردے گا جو تہمارے دلوں میں ہے ۔ یہاں فرما تا ہے دینی ہوکرر ہوگے ۔ چنانچ فرمان ہے کہ یہ بیاردل لوگ بیٹ جھیں کہ ان کے دلوں کی بدیاں طاہری شہوں گی ۔ ہم تو انہیں سے انہیں نہوں گی ۔ ہم تو انہیں سے انہیں اس قدر نضیحت کریں گے اور اس نے دین سے کہ یہ بیان لے گا - اس سورت کا نام ہی سورۃ الفاضحہ ہاں لئے کہ اس نے منافقوں کی قلعی کھول دی ۔

مسلمان باہم گفتگو میں مختاط رہا کریں: ہے ہے (آیت: ۱۵ - ۱۷) ایک منافق کہد ہاتھا کہ ہمارے بیقرآن خوال لوگ بڑے شکم دار شکم از اور بڑے فضول اور بزدل ہیں۔ حضور کے پاس جب اس کا ذکر ہوا تو بیفر رپیش کرتا ہوا آیا کہ یارسول اللہ ہم تو ہوئی وقت گزاری کے لئے بنس رہے تھے۔ آپ نے فرمایا ہاں تمہاری ہمی کے لئے اللہ رسول اور قرآن ہی رہ گیا ہے۔ یا در کھواگر کسی کو ہم معاف کردیں گے توکسی کو سخت سز ابھی دیں گے۔ اس وقت حضورا پنی او منی پر سوار جارہے تھے۔ بیمنافق آپ کی تھوار پر ہاتھ درکھے پھروں سے شوکریں کھاتا ہوا معذرت کرتا ساتھ ساتھ جارہا تھا۔ آپ اس کی طرف دیکھتے بھی نہ تھے۔ جس مسلمان نے اس کا بیقول سناتھا اس نے اس وقت اسے جواب بھی دیا تھا کہ تو بہت ہوئے۔ یہ واقعہ جنگ ہوک کے موقع کا ہے۔ مجد میں اس نے بیو کر کیا تھا۔ سیر سے ابن اس می گفتگو کر ہے کہ توک جاتھ منافقوں کا ایک گروہ بھی تھا جن میں ودیعہ بن ثابت اور فحش بن محمد وغیرہ تھے۔ بیآ کہ میں گفتگو کر سے سے کہ تبوک جاتھ منافقوں کا ایک گروہ بھی تھا جن میں ودیعہ بن ثابت اور فحش بن محمد و نوب کی آپ کی کا ان جس سے کہتوک جاتھ منافقوں کا آپ کسی کو ان میں تو میں جھا ہو تا کہتا ہے۔ اس کی کو ان کی کھی تھا جن میں دو بعد بن ثابت اور فحش بن محمد و تھے۔ بیآ کہت میں کسی کھی کے۔ اس کے کہتوک جاتھ منافقوں کا آپ کسی کال ان جس سے کہتوک ہو ہے جاتھ ہوں کی آپ کسی کی کہتا ہوت خطر ناک خلطی ہے۔ اچھا ہے آئیس وہاں بھنے دو۔ بھر ہم بھی کہاں ان

کی درگت بنا کیں گے-اس پران کے دوسرے سردارفخش نے کہا' بھئی ان باتوں کوچھوڑ دو ور نہ بیدذ کر پھرقر آن میں آئے گا-کوڑے کھالینا ہارے بزدیک تواس رسوائی ہے بہتر ہے۔ آ گے آ گے بیلوگ بیتذ کرے کرتے جاہی رہے تھے کہ حضور کنے حضرت عمار ہے فرمایا 'جانا ذرا د کھنا' بیلوگ جل گئے'ان سے ہوچھتو کہ بیکیاذ کر کررہے تھے؟اگر بیا اٹکار کریں تو تو کہنا کہتم بیہ باتیں کررہے تھے-حضرت ممار "نے جا کران سے میکہا' بیضور کے پاس آئے اور عذر معذرت کرنے لگے کہ حضور اپنی بلسی میں جمارے منہ سے ایسی بات فکل گئ و دیجہ نے تو بیکہالیکن فخش بن حمير نے كہا أيار سول الله أتب مير ااور مير ب باپ كانام الماحظ فرمايتے پس اس وجه سے بيلغو حركت اور حماقت مجھ سے سرز دہوئى - معاف فر ما یا جاؤں۔ پس اس سے جناب باری نے درگذر فر مالیا اور اس آیت میں اس سے درگذر فر مانے کا ذکر بھی ہوا ہے۔اس کے بعد اس نے اپنا نام بدل لیا -عبدالرحمٰن رکھا-سیامسلمان بن گیا اور الله تعالیٰ ہے دعا کی کہ یا الله مجھے اپنی راہ شہید کرتا کہ بیددھبہ دھل جائے چنانچہ بمامہ والے دن میہ بزرگ شہید کر دیئے گئے اور ان کی نغش بھی نہ ملی رضی اللہ عنہ ورضاء- ان منافقوں نے بطور طعنہ زنی کے کہا تھا کہ لیجئے کیا آ تکھیں بھٹ گئیں ہیںاب یہ چلے ہیں کہ دمیوں کے قلع اوران کےمحلات فتح کریں- بھلااس عقلمندی اور دوربنی کوتو دیکھئے جب حضور کو الله تعالی نے ان کی ان ہاتوں پرمطلع کر دیا تو بیصاف منکر ہو گئے اور قشمیں کھا کھا کر کہا کہ ہم نے بیہ بات نہیں کہ - ہم تو آپ میں ہنسی کھیل كررى يتے- بال ان ميں ايك فخص تھا جے انشاء الله الله تعالى نے معاف فرما ديا ہوگا - بيكها كرتا تھا كه يا الله ميں تيرے كلام كى ايك آيت سنتا ہوں جس میں میرے گناہ کا ذکر ہے۔ جب میں سنتا ہوں میرے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں اور میرا دل کیکیانے لگتا ہے۔ پرورد گارتو میری توبة بول فرمااور مجھے اپنی راہ میں شہید کراوراس طرح کہ نہ کوئی مجھے عسل دے نہ فن دے نہ دفن کرئے یہی ہوا۔ جنگ بیامہ میں بیشہداء کے ساتھ شہید ہوئے تمام شہداء کی لاشیں مل تمئیں لیکن ان کی نعش کا پتہ ہی نہ چلا - جناب باری کی طرف سے ادر منافقوں کو جواب ملا کہ اب بہانے نہ بناؤ -تم زبانی ایماندار بے تھے لیکن اب اس زبان سے تم کافر ہو گئے۔ یہ قول کفر کا کلمہ ہے کہ تم نے اللهٔ رسول اور قرآن کی ہنسی اڑائی - ہم اگر کسی سے درگذر بھی کر جا کیں لیکن تم سب سے بیہ معاملہ نہیں ہونے کا متمہارے اس جرم اور اس بدترین خطااور اس کا فرانہ گفتگو کی تمہیں سخت ترین سزا بھکتنا پڑے گی-

اَلْمُنْفِقُونَ وَالْمُنْفِقْتُ بَعْضُهُ مُ مِّنِ اَبَعْضِ يَاْمُرُونَ الْمُنْفِقُونَ اَيْدِيهُمْ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ آيْدِيهُمْ بِالْمُنْفِقِينَ هُو الْفُسِقُونَ آيْدِيهُمْ فَلْسِينَهُمْ إِلَّ الْمُنْفِقِيْنَ هُوَ الْفُسِقُونَ اَيْدِيهُمْ فَلْسِينَهُمْ إِلَّ الْمُنْفِقِيْنَ هُوَ الْفُسِقُونَ اللهُ فَنْسِينَهُمْ إِلَّ الْمُنْفِقِيْنَ هُو الْفُسِقُونَ اللهُ فَنْسِينَهُمْ إِلَّ الْمُنْفِقِيْنَ هُو الْفُسِقُونَ اللهُ فَنْسِينَهُمْ إِلَّ الْمُنْفِقِيْنَ هُو الْفُسِقُونَ اللهُ اللهُ فَاللهُ فَنْسِينَهُمْ إِلَى الْمُنْفِقِينَ هُو اللهُ الْمُنْفِقِينَ اللهُ اللهُ اللهُ فَاللهُ اللهُ الل

تمام منافق مردومورت آپس میں ایک ہی ہیں 'یہ بری باتوں کا تھم دیتے ہیں اور بھلی باتوں سے روکتے ہیں اور اپنی شخی بندر کھتے ہیں 'یہ اللہ کو بھول گئے۔اللہ نے بھی انہیں بھلادیا 'بیٹک منافق ہی فاس و بدکر دار ہیں O

ا یک کے ہاتھ نیکیوں کے کھیت دوسرے کے ہاتھ برائیوں کی وہا: ﷺ ﴿ (آیت: ۱۷) منافقوں کی تصلیب مومنوں کے بالکل برظاف ہوتی ہیں۔ مومن بھلائیوں کا کھم کرتے ہیں اور بھلائیوں سے منح برظاف ہوتی ہیں۔ مومن کی ہوتے ہیں۔ منافق بخیل ہوتے ہیں۔ مومن ذکر اللہ میں مشغول رہتے ہیں۔ منافق یا والہی بھلائے رہتے ہیں۔ اس کے بدلے اللہ بھی ان کے ساتھ وہ معاملہ کرتا ہے جیسے کی کوکوئی جبول گیا ہو۔ قیامت کے دن یہی ان سے کہا جائے گا کہ آج ہم

شہبیںٹھیک ای طرح بھلادیں گے جیسےتم اس دن کی ملاقات کو بھلائے ہوئے تھے۔منافق راہ حق سے دور ہو گئے ہیں' مگراہی کی چکر دار بھول بھلیوں میں پھنس گئے ہیں۔ ان منافقوں اور کا فروں کی ان بدا تمالیوں کی سزاان کے لئے اللہ تعالیٰ جہنم کومقررفر ماچکا ہے جہاں وہ ابدالآ باد تک رہیں گے۔ وہاں کا عذاب انہیں بس ہوگا۔ انہیں رب رحیم اپنی رحمت سے دور کر چکا ہے اور ان کے لئے اس نے دائمی اور مستقل عذاب رکھے ہیں۔

وَعَدَاللهُ الْمُنْفِقِينَ وَ الْمُنْفِقْتِ وَ الْكُفَّارِ نَارِجَهَنَّمَ خَلِدِينَ فِيهَا هِي حَسِبُهُ وَ لَعَنَهُ وَ اللهُ وَلَهُمْ عَذَابُ خَلِدِينَ فِيهَا هِي حَسِبُهُ وَ لَعَنَهُ وَ اللهُ وَلَهُمْ عَذَابُ مُقِيدًا فَي عَلَيْكُ وَكَانُوا اشَدَمْتَ عُوا اللهِ عَلَيْكُ وَ اللهِ عَلَيْكُ وَ اللهِ عَلَيْهِ وَ اللهِ اللهِ عَلَيْقِهُ وَ اللهِ عَلَيْكُ وَ اللهِ عَلَيْكُ وَ اللهِ عَلَيْهِ وَ اللهُ عَلَيْهِ وَ اللهِ عَلَيْهِ وَ اللهِ عَلَيْهِ وَ اللهِ عَلَيْهِ وَ اللهِ عَلَيْهِ وَ اللهُ عَلَيْهِ وَ اللهِ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ وَ اللهُ عَلَيْهِ وَ اللهِ عَلَيْهُ وَ اللهُ وَاللهُ وَاللهُ عَلَيْهُ وَ اللهُ عَلَيْهُ وَاللهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْكُوالِكُ اللهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْكُولِ عَلَيْكُوا اللهُ عَلَيْكُولِ اللهُ عَلَيْكُولُولُ اللهُ عَلَيْكُولُولُ اللهُ عَلَيْكُ وَاللّهُ عَلَيْكُولُولُ اللهُ عَلَيْكُولُولُ اللهُ عَلَيْكُولُولُ اللهُ عَلَيْكُولُولُ اللهُ عَلَيْكُولُولُ اللهُ عَلَيْكُولُولُ اللهُ اللهُ عَلَيْكُولُولُ اللهُ اللهُ عَلَيْكُولُولُولُولُولُ اللهُ اللهُ عَلَيْكُولُولُ اللهُ اللهُ

اللہ تعالیٰ ان منافق مردول عورتوں اور کا فروں سے جہنم کی آگ کا دعدہ کرچکا ہے جہاں سے بمیشدر ہے والے ہیں وہی انہیں کافی ہے ان پر اللہ کی پھٹکار ہے اور ان ہی کے لئے دائی عذاب ہے ۵ مشل ان لوگوں کے جوتم سے پہلے تھے تم سے وہ زیادہ توت والے تھے اور زیادہ مال واولا دوالے تھے کی وہ اپنادین حصہ برت گئے۔ پھرتم نے بھی اپنا حصہ برت لیا جیسے تم سے پہلے کے لوگ اپنے جصے سے فائدہ مندہوئے تھے اور تم نے بھی ای طرح ندا تا نہ بحث کی جیسے کہ انہوں نے کہ تھی ان کے اعمال دنیا اور آخرت میں غارت ہوئے۔ کہی لوگ نقصان یا نے والے ہیں ٥

(آیت: ۲۹) ان لوگوں کوبھی اگلے لوگوں کی طرح کے عذاب پنچے - خلاق سے مرادیہاں دین ہے - جیسے اگلے لوگ جھوٹ اور باطل میں کودتے پھائندتے رہے ایسے ہی ان لوگوں نے بھی کیا - ان کے بیفاسد اعمال ایکارت ہو گئے - نددنیا میں سودمند ہوئے نہ آخرت میں اور اور استان ہے کھل کیا اور اور اب نہلا - میں اور استان ہے کھل کیا اور اور اب نہلا -

ابن عباس رضی اللہ عند فرماتے ہیں جیسے آج کی رات کل کی رات سے مشابہ ہوتی ہے اس طرح اس امت میں بھی یہود یوں کی مشابہت آگئ – میرا تو خیال ہے کہ حضور کے فرمایا ہے اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہتم ان کی چیروی کرو گے یہاں تک کہ اگر ان میں سے کوئی گوہ جانور کے سوراخ میں داخل ہوا تو تم بھی اس میں گھسو گے -حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم اپنے سے پہلے کے لوگوں کے طریقوں کی تابعداری کرو گے بالکل بالشت بہ بالشت اور ذراع بہ ذراع برزاتھ میں میری جان ہے تم اپنے سے پہلے کے لوگوں کے طریقوں کی تابعداری کرو گے بالکل بالشت ہے بالشت اور ذراع بہ ذراع اور ہاتھ ہے بہاں تک کہ اگر وہ کسی کے بل میں گھسے ہیں تو یقینا تم بھی گھسو گے۔ لوگوں نے پوچھا اس سے مراد آپ کی کون لوگ ہیں؟ کیا اہل کتاب؟ آپ نے فرمایا اور کون؟ اس حدیث کو بیان فرما کر حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا اگرتم چاہوتو قرآن کے ان لفظوں کو پڑھلو

کالذین من قبلکم الخ عفرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں حلاق سے مراد دین ہے۔ اورتم نے بھی ای طرح کا خوض کیا جس طرح کا انہوں نے ۔ لوگوں نے بوچھا کیا فارسیوں اور رومیوں کی طرح ؟ آپ نے فرمایا اور لوگ ہیں ہی کون؟ اس حدیث کے مفہوم پر شاہد سیج احادیث میں بھی ہیں۔

المُرياتِهِمُ نَبَ الدِينَ مِنَ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْجَ قَعَادٍ قَ ثَمُودَ فَوَقُومِ إِبْلِهِيْمَ وَاصْحُبِ مَذَيَنَ وَالْمُؤْتَفِكَتِ اتَتُهُمُ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنْتِ فَمَا كَانَ اللهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلَٰكِنْ كَانُوْ الْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ۞

کیا آئیں اپنے سے پہلے کے لوگوں کی خبر بیٹ ٹیس کینچیں۔قوم ٹو گاور عادو ٹھوداور تو ماہرا ہیم اورائل موتفاکات ان کے پاس ان کے بیٹیمر دلیلیں لے کر پنچ اللہ ایسانہ تھا کہ ان پڑھلم کرے بلکہ انہوں نے خود ہی اپنے او پڑھلم کیا O

بدکاروں کے ماضی سے عبرت حاصل کرو: ﷺ ﴿ ﴿ آیت: • ک) ان بدکردار منافقوں کو وعظ سنایا جارہا ہے کہ اپنے سے پہلے جیسوں
کے حالات پر عبرت کی نظر ڈالو۔ دیکھو کہ نبیوں کی تکذیب کیا کھل لائی؟ قوم نوح کا غرق ہونا اور سوامسلمانوں کے کسی کا نہ بچنا یا دکرو۔
عاد یوں کا ہود علیہ السلام کے نہ ماننے کی وجہ سے ہوا کے جھونکوں سے تباہ ہونا یا دکرو 'شمود یوں کا حضرت صالح علیہ السلام کے جھٹلانے اور
اللہ کی نشانی او نمٹن کے کاٹ ڈالنے سے ایک جگر دوز کڑا کے کی آواز سے تباہ و ہر باوہونا یا دکرو۔ ابرا تیم علیہ السلام کا دشمنوں کے ہاتھوں سے
نگ جانا اور ان کے دشمنوں کا غارت ہونا' نمرود بن کنعان بن کوش جیسے بادشاہ کا مع اپنے لاؤلٹنگر کے تباہ ہونا نہ بھولو۔ وہ سب لعنت کے
مارے بے نشان کردیے گئے۔ قوم شعیب انہی بدکردار یوں اور کفر کے بدلے ذکر لے اور سائبان والے دن کے عذاب سے تہد و ہالاکر دی
گئی جو مدین کی رہنے والی تھی۔ قوم لوط جن کی بستیاں الٹی پڑئی ہیں' مدین اور سدوم وغیرہ' اللہ نے انہیں بھی اپنے نمی لوظ کے ماننے اور اپنی بھی اپنے نمی لوظ کے ماننے اور اپنی بھولی نہ چھوڑ نے کہ باعث ایک ایک و پوندز مین کردیا۔ ان کے پاس ہمارے دسول ہماری کتاب اور کھلے ججز ہاورصاف دلیلیں لے کر بینے لیکن انہوں نے ایک نہ مائی۔
بینچ لیکن انہوں نے ایک نہ مائی۔

بالاخراہے ظلم ہے آپ ہر باد ہوئے-اللہ تعالی نے توحق واضح کردیا 'کتاب اتاردی' رسول بھیج دیے' جست ختم کردی لیکن یہ رسولوں کے مقابلے پر آ مادہ ہوئے'کتاب اللہ کا تعمیل ہے بھا گے'حق کی مخالفت کی-پس لعنت رب اتری اور انہیں خاک سیاہ کرگئی-

وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنْتُ بَعْضُهُمْ آولِيكَاءُ بَعْضُ يَامُنُونَ الْمَالُونَ الْمُنْكَرِ وَيُقِيمُونَ الْصَالُوةَ وليُؤْمُونَ الْمَانُكِرِ وَيُقِيمُونَ الْصَالُوةَ وَيُطِيعُونَ اللهَ وَرَسُولُهُ الْوَلَاكَ سَيَرْحَمُهُمُ وَيُؤْمُونَ اللهَ عَزِيزُ حَكِيْدُونَ اللهَ عَزِيْنُ حَكِيْدُونَ اللهَ عَزِيْنُ حَكِيْدُونَ اللهَ عَزِيْنُ حَكِيْدُونَ اللهَ عَزِيْنُ حَكِيْدُونَ اللهُ عَنْ اللهُ عَزِيْنُ حَكِيْدُونَ اللهُ عَنْ اللهُ اللهُ عَنْ اللهُ اللهُ عَنْ اللهُ ال

مومن مردمورت آپس میں ایک دوسرے کے مدومعاون اور دوست ہیں میں مائے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں۔ نمازوں کو پابندی سے بجالاتے ہیں۔

زکوۃ اداکرتے ہیں۔اللہ کی اوراس کے رسول کی مانے ہیں میں اوگ ہیں جن پراللہ تعالیٰ بہت جلدرحم فرمائے گا بیشک اللہ تعالیٰ عزت و غلبے والا حکمت ودرست کاری

مسلمان ایک دوسرے کے دست و باز و بین : پہنہ ہی (آیت: ۱۵) منافقوں کی بھسلتیں بیان فرما کرمسلمانوں کی نیک خصلتیں بیان فرمار ہا ہے کہ بیا یک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔ ایک دوسرے کا دست و باز و بیخ رہتے ہیں۔ میچے حدیث میں ہے کہ موئن موئن کے لیے مثل دیوار کے ہے۔ حس کا ایک حصد دوسرے حصے کو تقویت پہنچا تا اور مضبوط کرتا ہے آپ نے بیفر ماتے ہوئے اپنے ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسری میں ڈال کر دکھا بھی و یا۔ اور میچے حدیث میں ہے مسلمان اپنی دوتی اور سلوک میں مثل ایک جسم کی ما نند ہیں کہ ایک حصے کہ بھی اگر تکلیف ہوتو تمام جسم بیاری اور بیداری میں بہتلا ہوجا تا ہے۔ یہ پاک نفس لوگ اور دوں کی تربیت ہے بھی غافل نہیں رہے۔ سب کو بھلا ئیاں دکھاتے ہیں آچی با تمیں بتاتے ہیں برے کا موں ہے بری باتوں ہے امکان بھر روکتے ہیں۔ سم اللی بھی بہی ہے۔ فرما تا ہے تم میں ایک جماعت الی ضرور ہوئی چاہیے جو بھلا ئیوں کا عظم دے اور برائیوں ہے مناخ کرے۔ یہ نمازی ہوتے ہیں۔ ساتھ بی زکوۃ بھی دیے ہیں ایک جا عت ایک میں مور ہوئی چاہیے۔ جو بھلا نہوں کا عظم دے اور برائیوں ہے اللہ اور رسول کی اطاعت بی ان کا دلچپ مشغلہ ہے۔ جو تھم ملا بجا اسک ہو اللہ کو بین جو رہی عزت کرتا ہے اور انہیں ذی عزت بنا دیتا ہے۔ دراصل عزت اللہ تعالی تی کے لیے اللہ عزبی رسولوں اور این انہ داروں کی خود بھی عزت کرتا ہے اور انہیں ذی عزت بنا دیتا ہے۔ دراصل عزت اللہ تعالی تیں میے میں اور منافقوں میں ایک حکمت ہے کہان میں میں مقتیں رکھیں اور منافقوں میں و خصلتیں رکھیں اس کی حکمت ہے کہان میں میں مقتیں رکھیں اس کی حکمت ہے کہان میں می مقتیں رکھیں اس کی حکمت ہے کہان میں می مقتیں رکھیں اس کی حکمت ہے کہان میں می مقتیں رکھیں اس کی حکمت ہے کہان میں می مقتیں رکھیں اور منافقوں میں و خود کی ہو ہو کو کی اور بائنہ یوں والا ہے۔

وَعَدَاللهُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنْتِ جَنْتٍ تَجْرِي مِنَ تَحْتِهَا الْأَنْهُ رُخْلِدِيْنَ فِيهَا وَمَسْكِنَ طَيِّبَةً فِي تَحْتِهَا الْأَنْهُ رُخْلِدِيْنَ فِيهَا وَمَسْكِنَ طَيِّبَةً فِي تَحْتِهَا الْأَنْهُ رُخْلِكَ هُوَ جَنْتِ عَذْنِ وَرِضُواتٌ مِّنَ اللهِ آكَبَرُ لَالِكَ هُوَ جَنْتِ عَذْنِ وَرِضُواتٌ مِّنَ اللهِ آكَبَرُ لَاكَ هُوَ الْعَظِيْمُ وَلَا اللهِ الْحَالِدَ هُوَ الْعَظِيْمُ وَلَا الْعَالِمُ الْعَظِيْمُ وَلَا اللهِ الْعَلْمُ وَلَا الْعَوْنُ الْعَظِيْمُ وَلَا اللهِ الْعَلْمُ الْعُلْمُ الْعَلْمُ الْعَلْمُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ الْعَلْمُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُولُولُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ الله

ان ایمان دارمر دوں عورتوں سے اللہ نے ان جنتوں کا وعد و فر مایا ہے جن کے یے نیم یں اہریں لیے رہی ہیں۔ جہاں وہ بمیشہ بمیش رہنے والے ہیں اور ان صاف ستمرے یا کیز ومحلات کا جوان بینتکی والی جنتوں میں ہیں اور اللہ کی رضامندی سب سے بوئی چیز ہے کی زبردست کا میالی ہے O

مومنوں کونیکیوں کے انعامات: ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ٤٤) مومنوں کی ان نیکیوں پر جواجر و تو اب انہیں طے گا'ان کا بیان ہورہا ہے کہ ابدی نعتیں ' بینتگی کی راحتیں' باتی رہنے والی جنتیں' جہاں قدم قدم پر خوشگوار پانی کے چشے ایل رہے ہیں' جہاں بلند و بالا خوبصورت' مزین' صاف ستھرے' آرائش وزیبائش والے محلات اور مکانات ہیں۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں' دوجئتیں تو صرف سونے کی ہیں۔ ان کے برتن اور جو کی جو بھی وہاں ہے' سب سونے ہی سونے کا ہے اور دوجئتیں جائدی کی ہیں۔ برتن بھی اور کل چیزیں بھی۔ ان میں اور و بداراللی میں کوئی تجاب بجواس کبریائی کی جا در کی نہیں جو اللہ جل وعلا کے چرے پر ہے' یہ جنت عدن میں ہوں گے۔ اور حدیث میں ہوں کے اور حدیث میں ہوں اس کے ہمومن کے لیے جنت میں ایک خیمہ ہوگا۔ ایک ہی موتی کا بنا ہوا۔ اس کا طول ساٹھ میل کا ہوگا۔ مومن کی ہویاں وہیں ہوں گی جن کے پاس بیہ آتا جاتا رہے گا لیکن

ایک دوسرے کودکھائی نددیں گی-

آپ کا فرمان ہے جواللہ رسول پرایمان لائے نماز قائم رکھے رمضان کے روزے رکھے اللہ پرحق ہے کہاہے جنت میں لے جائے ' اس نے جرت کی ہویا اپنے وطن میں ہی رہا ہو-لوگوں نے کہا ' پھر ہم اوروں سے بھی بیرحدیث بیان کردیں؟ آپ نے فرمایا 'جنت میں ایک سودر ہے ہیں جواللہ تعالیٰ نے اپنی راہ کے مجاہدوں کے لیے بنائے ہیں۔ ہر دودر جول میں اتناہی فاصلہ ہے جتناز مین وآسان میں۔ پس جب بھی تم اللہ سے جنت کا سوال کروتو جنت الفرووس طلب کرو-وہ سب سے اونچی اور سب سے بہتر جنت ہے-جنتوں کی سب نہریں وہیں سے نکلتی ہیں۔اس کی حبیت رحمان کاعرش ہے۔ فرماتے ہیں۔اہل جنت جنتی بالا خانوں کواس طرح دیکھیں گے جس طرح تم آسان کے حیکتے د کتے ستاروں کودیکھتے ہو۔ یہ بھی معلوم رہے کہ تمام جنتوں میں خالص ایک اعلیٰ مقام ہے جس کا نام دسیلہ ہے کیونکہ وہ عرش سے بالکل قریب ہے۔ بیجگہ ہے حضرت محدرسول اللہ عظام کی۔ آپ فرماتے ہیں جبتم مجھ پردرود پڑھوتو اللہ سے میرے لیے وسیلہ طلب کیا کرو- بوچھا گیا وسیلہ کیا ہے؟ فرمایا جنت کا وہ اعلی درجہ جوالیک ہی مخص کو ملے گا اور مجھے اللہ کی ذات سے قوی امید ہے کہ وہ مخص میں ہی ہوں - آپ فرماتے میں 'موذ ن کی اذ ان کا جواب دو جیسے کلمات وہ کہتا ہےتم بھی کہو- پھرمجھ پر درود پڑھو- جو خض مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجنا ہے اللہ تعالیٰ اس پر ا پنی دس رحمتیں نازل فرما تا ہے۔ پھرمیرے لئے وسلہ طلب کرؤوہ جنت کی ایک منزل ہے جوتمام مخلوق الہیہ میں سے ایک ہی مختص کو ملے گ-مجھے امید ہے کہ وہ مجھے ہی عنایت ہوگی - جو مخص میرے لئے اللہ ہے اس وسلے کی طلب کرے اس کے لئے میری شفاعت بروز قیامت طلال ہوگئی-فرماتے ہیں میرے لئے اللہ سے وسلے طلب کرو دنیا ہیں جو بھی میرے لئے وسلے کی دعا کرے گا میں قیامت کے دن اس کا گواہ ادرسفارشی بنوں گا-صحابہ نے ایک دن آپ سے بوچھا کہ یارسول الله ممیں جنت کی باتیں سنایئ ان کی بناکس چیز کی ہے؟ فرمایا سونے چا ندی کی اینٹوں کی'اس کا گارا خالص مشک ہے'اس کے کنگرلولواور یا قوت ہے'اس کی مٹی زعفران ہے'اس میں جوجائے گا'وہ نعمتوں میں ہوگا جر بھی خالی نہ ہوں۔ وہ ہمیشہ کی زندگی پائے گا جس کے بعد موت کا کھٹکا بھی نہیں۔ نہاس کے کپڑے خراب ہوں نہاس کی جوانی ڈھلے۔ فرماتے ہیں جنت میں ایسے بالا خانے ہیں جن کا اندر کا حصہ باہر سے نظر آتا ہے اور باہر کا حصہ اندر سے۔ ایک اعرابی نے یو چھا' حضور ً بیہ بالا خانے كن كے لئے بين؟ آپ نے فرمايا جواجها كلام كرئ كھانا كھلائے روزے ركھے اور راتوں كولوگوں كے سونے كے وقت تہجدكى نماز ادا کرے۔فرماتے ہیں'کوئی ہے جو جنت کا شائق اوراس کے لئے محنت کرنے والا ہو؟ واللہ جنت کی کوئی جارد بواری محدود کرنے والانہیں۔ وہ تو ایک چکتا ہوا بقعہ نور ہےاورمہکتا ہوا گلستان ہےاور بلندوبالا یا کیزہ محلات ہیں اور جاری وساری اہریں ہیں اور گدرائے ہوئے اور پکے میوؤں کےخوشے ہیں اورخوش جمال 'خوبصورت' یاک سیرت حوریں ہیں اور بیش قیت رنگین ریشی جوڑے ہیں' مقام ہے بیشگی کا' گھرہے سلامتی کا 'میوے ہیں لدے پھندے سبزہ ہے پھیلا ہوا' کشادگی اور راحت ہے امن اور چین ہے نعمت اور رحت ہے عالیشان خوش منظر کو شک اور حویلیاں ہیں- بین کرلوگ بول اٹھے کہ حضور مہم سباس جنت کے مشاق اور اس کے حاصل کرنے کے کوشاں ہیں- آپ نے فرمایا ان شاءالله كهو- پس لوگوں نے ان شاءالله كها-

پھر فرماتا ہے ان تمام نعتوں سے اعلی اور بالانعت اللہ کی رضامندی ہے۔ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ عزوجل جنتیوں کو پکارے گا کہ اے اہل جنت! وہ کہیں گے لبیك ربنا و سعدیك و المحیر فی یدیك۔ پوچھے گا کہؤتم خوش ہو گئے؟ وہ جواب دیں گے کہ خوش کیوں نہ ہوتے۔ تونے تواے پرورد گارہمیں وہ دیا جو مخلوق میں سے کسی کو نہ ملا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ لومیں تنہیں اس سے بہت ہی افضل واعلیٰ چیزعطافر ما تا ہوں۔ وہ کہیں گے یا اللہ اس سے بہتر چیز اور کیا ہو سکتی ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا' سنو میں نے اپنی رضامندی تنہیں عطافر مائی۔ آج کے بعد میں بھی بھی تم سے ناخوش نہ ہوں گا۔حضور فرماتے ہیں' جب جنتی جنت میں بھنچ جا کیں گے اللہ عز وجل فرمائے گا' وہ میری کچھے اور چیا ہے تو دول' وہ کہیں گے یا اللہ جو تو نے ہمیں عطافر مار کھا ہے' اس سے بہتر تو کوئی اور چیز ہو ہی نہیں سکتی۔ اللہ فرمائے گا' وہ میری رضامندی ہے جوسب سے بہتر ہے۔ امام حافظ ضیاء مقدی نے صفت جنت میں ایک مستقل کتاب کھی ہے۔ اس میں اس حدیث کوشر طبیح پر بتایا ہے واللہ اعلم۔

ا بے نی اکا فروں اور منافقوں سے جہاد جاری رکھاور ان پرتختی کرتارہ ان کی اصلی جگد دوز نے ہے جونہا بت بدترین جگدہ 0 یہ تشمیں کھا کر کہتے ہیں کہ انہوں نے نہیں کہا حالانکہ یقیناً کفر کا کلمہ ان کی زبانوں سے نکل چکا ہے اور بیا ہے اسلام کے بعد کا فرہو گئے ہیں اور انہوں نے اس کام کا قصد بھی کیا جو پورا نہ کر سکے۔ بیصرف اس کہا حالانگام لے در ہے ہیں کہ انہیں اللہ نے اسٹی ختل سے اور اس کے دسول نے دولت مند کردیا اگر بیاب بھی تو ہر کیس تو بیان کے حق میں بہتر ہے اور اگر میا اس کے دولت مند کردیا اگر بیاب بھی تو ہر کیس تو بیان کے حق میں بہتر ہے اور اگر کے مندموڑ سے دیں تو اللہ تعالی آئیس دنیا اور آخرت میں دردنا کے خداب کر سے گا اور ذھن بھر میں ان کا کوئی جمایتی اور مددگار نہ کھڑ ابوگا ©

چار آلواریں؟ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۲۵ - ۲۵) کافروں منافقوں سے جہاد کا اور ان پرخی کا تھم ہوا - مومنوں سے جھک کر ملنے کا تھم ہوا - کافروں کی اصلی جگہ جہنم مقرر فرمادی - پہلے حدیث گذر چی ہے کہ حضور کو اللہ تعالی نے چار تلواروں کے ساتھ مبعوث فرمایا - ایک تلوار تو مشرکوں میں - فرما تا ہے فَاِذَا انسَلَخَ اللهُ شُهُرُ اللّہُ وُ اللّهُ شُرِ کِیُنَ حرمت والے مہینوں کے گزرتے ہی مشرکوں کی فوب خبرلو - دوسری تلوارا بل کتاب کے کفار میں - فرما تا ہے قَائِلُوا الّّذِینَ لَا یُو مُنوُنَ اللّٰح جواللہ پر قیامت کے دن پرایمان نہیں لاتے الله اور سول کے حرام کے ہوئے کو حرام نہیں مانے - دین چی کو قبول نہیں کرتے ان اہل کتاب سے جہاد کرو جب تک کہ وہ ذلت کے ساتھ جھک کرا ہے باتھ سے جزید ینا منظور نہ کرلیں - تیسری تلوارم منافقین میں - ارشاد ہوتا ہے جاھید الْکُفَّارَ وَ الْمُنفِقِینَ کافروں اور منافقوں سے جہاد کرو - چوجی تلوار باغیوں میں فرمان ہے فقاتِلُوا الَّتِی تَبُغِی حَتَّی تَفِی ٓ وَ اِلْیَ اَمُو اللّٰهِ باغیوں سے لا وجب تک کہ وہ اللّٰہ باغیوں سے لا وجب تک کہ وہ اللّٰہ باغیوں سے لا وجب تک کہ وہ اللّٰہ باغیوں میں فرمان ہے فقاتِلُوا الَّتِی تَبُغِی حَتَّی تَفِی ٓ وَ اِلّٰی اَمُو اللّٰہِ باغیوں سے لا وجب تک کہ وہ اللہ کا حکام کی تھم برداری کی طرف نہ آ جا کیں - اس سے ثابت ہوتا ہے کہ منافق جب اپنا نفاق فلا ہر کرنے لگیں تو ان

سے تلوار سے جہاد کرنا چاہئے-امام ابن جربر رحمۃ اللہ علیہ کا پہندیدہ قول بھی یہی ہے-ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہاتھ سے نہ ہو سکے توان کے منہ برڈانٹ ڈپٹ سے-

ابن عہاس فرماتے میں اللہ تعالی نے کافروں سے تلوار کے ساتھ جہاد کرنے کا تھم دیا ہے اور منافقوں کے ساتھ زبانی جہاد کوفر مایا ہے اور یہ کہان پرنری نہ کی جائے -مجاہد کا بھی تقریباً یہی قول ہے-ان پر حدشر عی کا جاری کرنا بھی ان سے جہاد کرنا ہے-مقصود یہ ہے کہ بھی تلوار بھی ان کے خلاف اٹھانی پڑے گی ورنہ جب تک کام چلئے زبان کافی ہے-جیسا موقعہ ہوکر لے-

فتمیں کھا کھا کر کہتے ہیں کہ انہوں نے ایس کوئی بات زبان سے نہیں نکالی- حالانکہ در حقیقت کفر کا بول بول چکے ہیں اور اپنے ظ ہری اسلام کے بعد کھلا کفر کر چکے ہیں۔ یہ آ ہے عبد اللہ بن الی کے بارے میں اتری ہے۔ ایک جہنی اور ایک انصاری میں اُڑائی ہوئی۔ جہنی ھخص انصاری پر چھا گیا تو اس منافق نے انصار کواس کی مدد پر ابھارااور کہنے لگا' واللہ ہماری اوراس مجمد (ﷺ) کی تو وہی مثال ہے کہ'' اپنے کتے کوموٹا تازہ کر کہوہ تھیے ہی کا لیے' واللہ اگر ہم اب کی مرتبہ دینے واپس مھے تو ہم ذی عزت لوگ ان تمام کمینے لوگوں کو وہاں سے نکال کر با ہر کریں مے۔ ایک مسلمان نے جا کر حضور ہے ہے گفتگو دہرا دی۔ آپ نے اسے بلوا کراس سے سوال کیا تو بیتم کھا کرا نکار کر گیا۔ پس اللہ تعالی نے بیآ یت نازل فرمائی - معزت انس فرماتے ہیں کہ میری قوم کے جولوگ حرو کی جنگ میں کام آئے ان پر جمجے بواہی رخ وصدمہ ہو ر ہاتھا۔اس کی خبر حضرت زید بن ارقم کو پنجی تو آپ نے مجھے خط میں لکھا کہ رسول اللہ مناققہ سے میں نے سنا ہے آپ دعا کرتے ہیں یا اللہ انصار کواورانصار کے لڑکوں کو بخش دے۔ بیچے کے راوی این افضل کواس میں شک ہے کہ آپ نے اپنی اس دعامیں ان کے پوتوں کا نام بھی لیا پانہیں؟ پس حضرت انس نے موجود ہ لوگوں میں ہے کسی ہے حضرت زید کی نسبت سوال کیا تو اس نے کہا یہی وہ زید ہیں جن کے کا نوں ک سى بوئى بات كى-سچائى كى شهادت خودرب عليم نے دى- واقعہ يہ ہے كەحفور خطبه پڑھ رہے تھے كدايك منافق نے كها 'اگريه سچا ہے تو ہم تو م دھوں ہے بھی زیادہ امن ہیں۔حضرت زیڈنے کہا' واللّٰد آنخضرت صلی اللّٰدعلیہ وسلم بالکل سیج ہیں اور بے شک تو اپنی حماقت میں گدھے ہے برد ھاہوا ہے۔ پھرآپ نے بیہ بات حضور کے گوش گذار کی لیکن وہ منافق بلیٹ گیااور صاف انکار کر گیااور کہا کہ زیدنے جھوٹ بوالا -اس پراللد تعالی نے بیآیت اتاری اور حضرت زیر کی بیان فر مائی -لیکن مشہور بات بدہے کہ بدوا قعہ غزوہ بنی المصطلق کا ہے -ممکن ہے راوی کو اس آیت کے ذکر میں دہم ہوگیا ہواور دوسری آیت کے بدلے اسے بیان کردیا ہو۔ یہی حدیث بخاری شریف میں ہے کیکن اس جملے تک کہ زیدہ دہ ہیں جن کے کانوں کی سی ہوئی بات کی جائی کی شہادت خودرب علیم نے دی میکن ہے کہ بعد کا حصد موی بن عقبدراوی کا اپنا قول ہو-

اسی کی ایک روایت میں یہ پچھلا حصہ ابن شہاب کے قول سے مروی ہے۔ واللہ اعلم۔
مخازی اموی میں حضرت کعب بن ما لک رضی اللہ عنہ کے بیان کردہ تبوک کے واقعہ کے بعد ہے کہ جو منافق موخر چھوڑ دیے گئے
سے اور جن کے بارے میں قرآن نازل ہوا'ان میں سے بعض آنخضرت سے بھٹے کے ساتھ بھی تھے۔ ان میں جلاس بن توید بن صامت بھی تھا۔
ان کے محر میں تمیر بن سعد کی والدہ تھیں جو اپنے ساتھ حضرت عمیر کو بھی لے گئی تھیں۔ جب ان منافقوں کے بارے میں قرآنی آئی تبین نازل
ہوئیں تو جلاس کہنے لگا' واللہ اگر شخص اپنے قول میں بچا ہے تو ہم تو گدھوں سے بھی بدتر ہیں۔ حضرت عمیر بن سعدرضی اللہ عنہ بین کر فرمانے
لگے کہ یوں تو آپ مجھے سب سے زیادہ محبوب ہیں اور آپ کی تکلیف مجھ پر میر کی تکلیف سے بھی زیادہ شاق ہے لیکن آپ نے اس وقت تو
الی بات منہ سے نکالی ہے کہ اگر میں اسے پہنچاؤں تو رسوائی ہے اور نہ پہنچاؤں تو ہلاکت ہے' رسوائی بھینا ہلاکت سے بلکی چیز ہے۔ یہ کہ کر بیر

چنانچ دسفرت حذیفہ فرماتے ہیں ہیں اور حضرت عمار آئے مخصرت علی اونٹی کے آھے پیچے ہے۔ ایک چلاتا تھا۔ دوسراتکیل تھا متا تھا۔ ہم عقبہ میں سے کہ بار ہفخص منہ پر نقاب ڈالے آئے اور اونٹنی کو گھیرلیا۔ حضور ٹے آئیس لکار ااور وہ دم دبا کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ آپ نقاب من ہیں۔ آپ نے فرمایا 'یہ منافق سے اور نے ہم سے فرمایا۔ کیا تم نے انہیں بہچاتا؟ ہم نے کہائیس 'کین ان کی سوار بیاں ہماری نگا ہوں میں ہیں۔ آپ نے فرمایا 'یہ منافق سے اور قیامت تک ان کے دل میں نفاق رہے گا۔ جانتے ہو یہ کس اراد سے آئے تھے؟ ہم نے کہائیس فرمایا اللہ کے رسول کو عقبہ میں پریشان کرنے اور تکلیف پہنچانے کے لئے۔ ہم نے کہا حضور ان کی قوم کے لوگوں سے کہلوا دیجئے کہ ہرقوم والے اپنی قوم کے جس آدمی کی شرکت کرنے اور تکلیف پہنچانے کے لئے۔ ہم نے کہا حضور ان کی قوم کے لوگوں سے کہلوا دیجئے کہ ہرقوم والے اپنی قوم کے جس آدمی کی شرکت اس میں پائیس اس کی گردن اڑا دیں۔ آپ نے فرمایا نہیں ورنے لوگوں میں چیمیوکی کی سے نے ان کے کے بددعا کی کہ یا اللہ ان کے دلوں اپنے دشمنوں سے کہوں کے گئیس کی مور نے کئیس کی کہور المان کے دلوں کی تھیں بھوڑے بیدا کردے۔

اورروایت میں ہے کہ غزوہ تبوک سے واپسی میں حضور نے اعلان کرادیا کہ میں عقبہ کے راستے میں جاؤں گا۔ اس کی راہ کوئی نہ
آئے -حضرت حذیفہ آپ کی اوٹنی کی تکیل تھا ہے ہوئے سے اور حضرت عمار پیچے سے چلار ہے سے کہ ایک جماعت اپنی اونٹیوں پر سوار آگئی -حضرت عمار نے ان کی سوار یوں کو مارنا شروع کیا اور حضرت حذیفہ نے حضور کے فرمان سے آپ کی سوار کو نیچ کی طرف چلانا شروع کردیا - جب نیچ کا میدان آگیا' آپ سواری سے اثر آئے - استے میں عمار بھی واپس بھی گئے ۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ بیاوگ کون سے - بیچانا بھی؟ حضرت عمار نے کہا منہ تو چھے ہوئے سے کین سواریاں معلوم ہیں' پوچھاان کا ارادہ کیا تھا' جانے ہو؟ جواب دیا کہ نہیں آپ نے فرمایا' انہوں نے چاہا تھا کہ شور کر کے ہماڑی اوٹنی کو بھڑ کا دیں اور ہمیں گرادیں - ایک مخص سے حضرت عمار نے ان کی تعداد

دریافت کی تواس نے کہاچودہ – آپ نے فرمایا'اگرتو بھی ان میں تھا تو پندرہ -حضور کے ان سے تین شخصوں کے نام گنوائے -انہوں نے کہا واللہ ہم نے تو منادی کی نداسنی اور نہ ہمیں اپنے ساتھیوں کے کسی بدارادے کاعلم تھا -حضرت ممارضی اللہ تعالیٰ عند فرماتے ہیں کہ بازہ لوگ اللہ رسول سے لڑائی کرنے والے ہیں' دنیا میں اور آخرت میں بھی - امام محمد بن اسحاق نے ان سے بہت سے لوگوں کے نام بھی گنوائے ہیں - واللہ اعلم -

صحیح مسلم میں ہے کہ اہل عقبہ میں ہے ایک شخص کے ساتھ حضرت ٹمارُ کا کچھ تعلق تھا تو اس کو آپ نے قتم دے کرا صحاب عقبہ کی گنتی دریافت کی-لوگوں نے بھی اس سے کہا کہ ہاں بتا دو-اس نے کہا کہ ہمیں معلوم ہے کہوہ چورہ تھے-اگر مجھے بھی شامل کیا جائے تو بندرہ ہوئے۔ان میں سے بار ہتو وشمن الله اور رسول ہی مضے اور تین شخصوں کی شم پر کہ ندہم نے منادی کی نہ نداستی نہمیں جانے والوں کے ارادے كاعلم تفااس لئے معذور ركھا حميا -كرى كاموسم تفا- يانى بہت كم تفاآپ نے فرماديا تفاكه جھے سے پہلے دہاں كوئى نہ پہنچ كيكناس برجھى كچھلوگ پہنچ مکئے تھے۔ آپ نے ان پرلعنت کی' آپ کا فر مان ہے کہ میرے ساتھیوں میں بارہ منافق ہیں جونہ جنت میں جا کیں گے نہاس کی خوشبو یا کیں مے آتھ کے کندھوں برتو آتش چھوڑا ہو کا جو سینے تک پہنچے گا اور انہیں ہلاک کردے گا۔ای باعث حضرت حذیفہ کورسول اللہ عظامے کا راز دار کہا جاتا تھا۔ آپ نے صرف انہی کوان منافقوں کے نام بتائے تھے۔۔واللہ اعلم-طبر انی میں ان کے نام یہ ہیں۔معتب بن قشیرُ ودیعہ ین ٹابت ورین بن عبداللد بن بیل بن حارث جوعرو بن عوف کے قبیلے کا تھااور حارث بن بزید طائی اوس بن قبطی و حارث بن سوید سفیہ بن دراہ ویس بن فیر سوید واعن قبیلہ بنوجعلی کے قیس بن عمرو بن بهل زید بن اصیت اور سلالہ بن جمام-بیدونوں قبیلہ بنوقیقاع کے ہیں-بیسب بظا ہرمسلمان بے ہوئے تھے۔اس آ بت میں اس کے بعد فر مایا گیا ہے کہ انہوں نے اس بات کا بدلد لیا ہے کہ انہیں اللہ نے اپ نفل سے ا بیخ رسول کے ہاتھوں مالدار بنایا۔ اگران پر اللہ کا پورافضل ہوجاتا تو انہیں ہدایت بھی نصیب ہوجاتی جیسے کہ حضور نے انصار سے فرمایا 'کیا میں نے مہیں مرابی کی حالت میں نہیں پایا تھا کہ پھر اللہ نے میری وجہ ہے تمہاری رہبری کی تم متفرق تھے-اللہ تعالی نے میری وجہ سے تم میں الفت ڈال دی-تم فقیر بے نوا تھے۔ اللہ نے میرے سبب سے تہمیں غنی اور مالدار کر دیا۔ ہرسوال کے جواب میں انصار رضی اللہ عنہم فر اتے جاتے تھے کہ بے شک اللہ کا اور اس کے رسول کا اس سے زیادہ احسان ہے۔ الغرض بیان بیہے۔ بےقصور ہونے کے بدلے بیلوگ ومشنی اور با ایمانی پراتر آئے - جیسے سورہ بروج میں ہے کہ ان مسلمانوں میں سے ان کا فرول کا انتقام صرف ان کے ایمان کے باعث تھا-حدیث میں ہے کہ ابن جمیل صرف اس بات کا انتقام لیتا ہے کہ وہ فقیرتھا - اللہ نے اسے فن کردیا - پھر فرما تا ہے کہ اگریداب بھی تو بہر کیس تو ان کے حق میں بہتر ہے اورا گروہ اپنے ای طریقد پر کار بندر ہے تو انہیں دنیا میں بھی تخت سزا ہوگی ۔ قتل صدمہ وغم اور دوزخ کے ذلیل و پست کرنے والے تا قابل برداشت مذاب کی سزا بھی - ونیا میں کوئی نہ ہوگا جوان کی طرفداری کرئے ان کی مدد کرئے ان کے کام آئے ان سے برائی ہٹائے یا نہیں نفع پہنچائے بیے بارومددگاررہ جائیں گے-

وَمِنْهُمْ مَّنْ غَهَدَالله لَمِنْ اللهَ لَمِنْ اللهَ لَنَصَدَقَنَّ وَلَنَكُوْنَ مِنَ الطّلِحِيْنَ ۞ فَلَمَّا النّهُ مُ مِنْ فَصَلِهِ بَخِلُوْا بِهُ وَتَوَلَّوُا وَهُمُ مُعُرِضُونَ ۞ فَاعَقْبَهُمْ نِفَاقًا فِي قُلُوْبِهِمُ إِلَى يَوْفِر يَلْقَوْنَ ۞ فَاعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِي قُلُوْبِهِمُ إِلَى يَوْفِر يَلْقَوْنَ ۞ فَاعَقَبَهُمْ اللّهُ اللّهَ عَلَيْهِمُ إِلَى يَوْفِر يَلْقَوْنَ اللهَ

مَا وَعَدُوهُ وَبِمَا كَانُوا يَكُذِبُونَ ﴿ اَلَمْ يَعْلَمُوْا آتَ اللّٰهَ يَعْلَمُوا آتَ اللّٰهَ يَعْلَمُ الْغُيُوبِ ﴿ اللّٰهُ يَعْلَمُ الْغُيُوبِ ﴾ الله يَعْلَمُ الغُيُوبِ ﴾

ان میں وہ بھی ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ اگر ہمیں اپنے فضل سے مال دے گا تو ہم صدقہ خیرات کریں گے اورنیک کاروں میں ہوجا کیں گے ۞ لیکن جب اللہ نے اپنے فضل سے آئییں دیا تو بیاس میں بینی کرنے گے اور ٹال مٹول کر کے منہ موڑلیا ۞ اس کی سزامیں اللہ نے ان کے دلوں میں نفاق ڈال دیا - اللہ سے طفے کے دن تک کیونکہ انہوں نے اللہ سے کئے ہوئے وعدے کا خلاف کیا اور جموٹ بولتے رہے ۞ کیا وہ ٹییں جانے کہ اللہ تعالیٰ کوان کے دل کا جمید اور ان کی

سر کوشی سب معلوم ہے اور اللہ تعالیٰ غیب کی تمام خبروں سے خبر دار ہے 🔾

دعا قبول ہوئی تو اپنا عہد بھول گیا: ﷺ ہلہ ہے (آیت: 20- 20) بیان ہور ہا ہے کہ ان منافقوں میں وہ بھی ہے جس نے عہد کیا کہ اگر مجھے اللہ تعالیٰ مالدارکرد ہے تو میں بڑی سخاوت کروں اور نیک بن جاؤل کیان جب اللہ نے اسے امیر اور خوشحال بنادیا' اس نے وعدہ فکنی کی اور بخیل بن بیٹھا جس کی سزامیں قدرت نے اس کے دل میں ہمیشہ کے لئے نفاق ڈال دیا ۔ بیآیت تغابہ بن عاطب انصاری کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ اس نے حضور سے درخواست کی کہ میرے لئے مالداری کی دعا سجیح ۔ آپ نے فرمایا تھوڑا مال جس کا شکر اور ہواں بہت سے اچھا ہے جواپئی طافت سے زیادہ ہو۔ اس نے پھر دوبارہ بھی درخواست کی دعا گیج سے اپنا اللہ علی اللہ میرا ادادہ کے نبی جیسیا رکھنا پہنٹر ہیں کرتا؟ واللہ اگر میں چاہتا تو پہاڑ سونے چاندی کے بن کر میرے ساتھ چلتے ۔ اس نے کہا حضور واللہ میرا ادادہ ہے کہا گراللہ بھے مالدار کرد ہے تو میں خوب سخاوت کی داد دوں۔ ہرا کیک کو اس کا حق ادا کروں۔ آپ نے اس کے کہا حضور واللہ میر ادادہ کی دعا کی۔ اس کی بکریوں میں اس طرح زیادتی شروع ہوئی جیسے کیڑے بڑھ رہے ہوں یہاں تک کہ مدینہ شریف اس کے جانوروں کی دعا کی۔ اس کی بکریوں میں اس طرح زیادتی شروع ہوئی جیسے کیڑے بڑھ درہے ہوں یہاں تک کہ مدینہ شریف اس کے جانوروں کی دعا کی۔ اس کی بحد کے دن کیا بیان ہوا؟ ایک مرتبہ حضور ہے اس کا حال میں برکت کی میا در در جب ہوئی اسے دوردور جانا پڑا۔ اب سوائے جعد کے دورسب جماعتیں اس سے چھوٹ گئیں۔ مال بڑھتا گیا' ہفتے بعد جعد کے لئے تا ہمی اس نے چھوڑ دیا۔ آپ نے جانے والے قافلوں سے یو چولیا کرتا تھا کہ جعد کے دن کیا بیان ہوا؟ ایک مرتبہ حضور نے اس کا حال

اقعه کههسنایا-

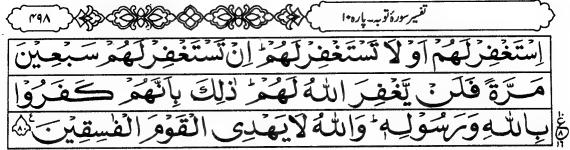
الغرض ہملے تو سخاوت کے وعدے کے تقے اور وہ بھی تشمیں کھا کھا کر۔ پھرا پنے وعدے سے پھر گیا اور سخاوت کے عوض بخیلی کی اور وعدہ شخنی کر لی۔ اس جھوٹ اور عہد شخنی کے بدلے اس کے دل میں نفاق پوست ہو گیا جواس وقت سے اس کی پوری زندگی تک اس کے ساتھ رہا۔ حدیث میں بھی ہے کہ منافق کی تمین علامتیں ہیں۔ جب بات کرے جھوٹ ہوئے جب وعدہ کرے خلاف کرے جب امانت سونی جائے خیا نت کر یے۔ کیون مینہیں جانے کہ اللہ ول کے ظاہر اور پوشیدہ ارادوں اور سینے کے رازوں کا عالم ہے۔ وہ پہلے سے ہی جا نتا تھا کہ یہ فیالی زبانی بکواس ہے کہ مالدار ہوجا کیں تو یوں خیرا تمس کریں۔ یوں شکر گزاری کریں۔ یوں نیکیاں کریں۔ لیکن دلوں پر نظریں رکھنے والا اللہ خوب جانتا ہے کہ یہ مال مست ہوجا کیں گے اور دولت پا کرخر مستیاں ناشکری اور بخل کرنے لگیں گے۔ وہ ہر حاضر غائب کا جانے والا ہے وہ ہر چھے کھلے کا عالم ہے خطا ہر باطن سب اس پر دوشن ہے۔

الله يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الْمُخْدِقُةِ وَالْكِنِينَ لَا يَجِدُونَ الله مِنْهُ وَلَهُ مُ عَذَاجُ الِيُحُوثَ مِنْهُ وَلَهُ مُ عَذَاجُ الِيُحُوثَ مِنْهُ وَلَهُ مُ عَذَاجُ الِيُحُوثَ

جولوگ ان مسلمانوں پرطعنہ زنی کرتے ہیں جودل کھول کرخیرا تیں کرتے ہیں اور ان لوگوں پر بھی جنہیں سوائے اپنی محنت مزدوری کے اور پچے میسر ہی نہیں 'بیان کا نہ ان اڑاتے ہیں اللہ بھی ان ہے سخر کرتا ہے انہی کے لئے دکھ کی مارے O

منافقوں کا مومنوں کی حوصلہ ملی کا ایک انداز: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ٩٤) منافقوں کی ایک بدخصلت بیمی ہے کہ ان کی زبانوں سے کوئی بھی چینیں سکتان پخی نہ بخیل۔ بیعیب جو بد کولوگ بہت برے ہیں اگر کوئی مخص بڑی رقم اللہ کی راہ میں دیتو بیا سے ریا کار کہنے لگتے ہیں اور اگرکوئی مسکین اپنی مالی کمزوری کی بنا پر تھوڑ ابہت دیت تو بیتا کہوں چڑھا کر کہتے ہیں اوان کی اس حقیز چیز کا بھی اللہ بھوکا تھا۔ چنا نچہ جب صدقات دینے کی آیت الرقی ہے وصحابہ اپنے اپنے صدقات دینے کی آیت الرقی ہے وصحابہ اپنے اپنے صدقات کئے ہوئے حاضر ہوتے ہیں۔ ایک صاحب نے دل کھول کر بہت ہوئی ہم دی تقاصد نے اس منافقوں نے ریا کارکا خطاب دیا۔ بچارے ایک صاحب مسکین آدی تھے۔ صرف ایک صاحا اناح لائے تھا نہیں کہا کہ اس کے اس صدقے کی اللہ کو کیا ضرورت پڑی تھی ؟ اس کا بیان اس آیت میں ہے۔ ایک مرتبہ آپ نے بقیع میں فرمایا کہ جوصد قد دے گا میں اس کی بابت قیامت کے دن اللہ کے سام کو ابنی دوں گا۔ اس وقت ایک صحابی نے اپنے عمل سے کچھ دینا چا ہالیکن پھر لیپ لیا۔ استے میں ابنی اس کی بابت اس کے ایک میں نہی ۔ اس کے سام سے بوسیاہ درگاہ اور چھوٹے قد کے تھے ایک اونڈی ہے اس کی باب لیجے میں اور کہا اس سے تو اونڈی ہی اچھی اللہ بیا تھی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ بہت اچھا۔ اس نے کہا۔ لیجے سنجال لیجے۔ اس پر کس نے کہا اس سے تو اونڈی ہی اچھی میں بی اللہ بیا اللہ بیا اللہ بیا اللہ بیا اللہ بیا اللہ بیا تھوں سے دا کہ اس طرح اس طرح کرے اور ہاتھ بھر جمر کر آپ نے اپنے ہاتھوں سے دا کیں ہا کمیں اشارہ کیا۔ لیکے میں فرمایا۔ پھر فرمایا۔ میں فرمایا۔ میں فرمایا۔ میں فرمایا۔ کو کے سے اور اس طرح اس طرح کرے اور ہاتھ بھر جمر کر آپ نے اپنے ہاتھوں سے دا کیں ہا کمیں اشارہ کیا۔ لیکنی دام اللہ میں فرج کر حے۔

پھر فرما یا انہوں نے فلاح یالی جو کم مال والے اور زیادہ عبادت والے ہوں-حضرت عبدالرحمٰن بنعوف ﷺ حالیس او قیہ جا ندی لا ئے اورا کی غریب انساری ایک صاع اناج لائے - منافقوں نے ایک کوریا کاربتایا - دوسرے کےصدیے کو تقیر کہد یا - ایک مرتبہ آپ کے حکم ہے لوگوں نے مال خیرات دینا اور جمع کرنا شروع کیا - ایک صاحب ایک صاع مجوریں لے آئے اور کہنے گئے حضور میرے یاس مجوروں کے دوصاع تھے۔ ایک میں نے اپنے اور اپنے بچوں کے لئے روک لیااور ایک لے آیا۔ آپ نے اسے بھی جمع شدہ مال میں ڈال دینے کو فرایا - اس پرمنافق بکواس کرنے گئے کہ اللہ اور رسول تو اس سے بے نیاز ہے-حضرت عبد الرحمٰن بن عوف ؓ نے کہا میرے پاس ایک سواوقیہ سونا ہے۔ میں بیسب صدقہ کرتا ہوں۔حضرت عمر فرمایا ، ہوش میں بھی ہے؟ آپ نے جواب دیا ، ہاں ہوش میں ہوں ، فرمایا چرکیا کررہا ہے؟ آپ نے فرمایا سنومیرے یاس آٹھ ہزار ہیں جن میں سے جار ہزارتو میں اللہ کو قرض دے رہا ہوں اور جار ہزارا پنے لئے رکھتا ہوں۔ حضورً نے فرمایا' الله تعالیٰ تحقیے برکت دے جوتو نے رکھ لیا ہے اور جوتو نے خرچ کر دیا ہے۔ منافق ان پر باتیں بنانے لگے کہ لوگوں کو اپنی سخاوت وکھانے کے لئے اتنی بڑی رقم دے دی۔ پس اللہ تبارک و تعالیٰ نے بیآ بہت اتار کر بڑی رقم اور چھوٹی رقم والوں کی سیائی اور ان منافقوں کا موذی بین طام کرکردیا- بنومحجلان کے عاصم بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اس وقت بڑی رقم خیرات میں دی تھی جوا یک سووس ا پر شمل تھی - منافقوں نے اے ریا کاری پرمحمول کیا تھا - اپنی محنت مزدوری کی تھوڑی ہی خیرات دینے والے ابو قلیل تھے - یہ بیلہ بنوانیف کے شخص تھے۔ان کے ایک صاع خیرات پرمنافقوں نے ہنی اور ججو کی تھی۔اور روایت میں ہے کہ بید چندہ حضور کے مجاہدین کی ایک جماعت کو جہاد پر روانہ کرنے کے لئے جمع کیا تھا- اس روایت میں ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن ؓ نے دو ہزار دیتے تھے اور دو ہزار رکھے تھے- دوسرے بزرگ نے رات بھر کی محنت میں دوصاع تھجوریں حاصل کر کے ایک صاع رکھ لیں اور ایک صاع دے دیں۔ یہ حضرت ابو قتل رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ رات بھراپنی پیٹیر پر بوجھ ڈھوتے رہے۔ان کا نام حباب تھا۔اور قول ہے کہ عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن ثعلبہ تھا۔ پس منافقوں کےاس تمسخرک سر امیں اللہ نے بھی ان ہے یہی بدلہ لیا-ان منافقوں کے لئے آخرت میں المناک عذاب ہیںاوران کے اعمال کاان عملوں جیسا ہی برابدله ہے-



ان کے لئے تو استغفار کر پانہ کر اگر تو ستر مرتبہ بھی ان کے لئے استغفار کرے تو بھی اللہ انہیں ہر گزنہ بیٹے گا بیاس لئے کہ انہوں نے اللہ سے اور ان کے رسول سے گفر کیا ہے اس کے لیے تو استغفار کر پانہ کہ اللہ استفاد کو کہ اللہ انہیں ویتا O

منافق کے لئے استغفار کرنے کی ممانعت: ﴿ ﴿ آیت: ٨٠) فرما تا ہے کہ بیمنافق اس قابل نہیں کدا ہے نبی تو ان کے لئے اللہ عمراد ہے بخشش طلب کرے- ایک بارنہیں اگر تو ستر مرتبہ بھی بخشش ان کے لئے چاہے تو اللہ انہیں نہیں بخشے گا - یہ جوسر کا ذکر ہے اس سے مراد صرف زیاد تی ہو ہے کہ ہویا بہت زیادہ ہو۔ بعض نے کہا ہے کہ مراداس سے ستر کا ہی عدد ہے - چنانچے حضور کے فرمایا کہ میں تو ان کے لئے ستر بارے بھی زیادہ استغفار کروں گا تا کہ اللہ انہیں بخش دے-

پی اللہ تعالیٰ نے ایک اور آیت میں فرمادیا کہ ان کے لئے تیرااستغفار کرنا نہ کرنے کے برابر ہے۔ عبداللہ بن ابی منافق کا بیٹا حضور کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کرتا ہے کہ میراباپ نزع کی حالت میں ہے۔ میری خواہش ہے کہ آپ اس کے پاس تشریف لے چلیں' اس کے جنازے کی نماز بھی پڑھا کیں۔ آپ نے بوچھا تیرانا م کیا ہے؟ اس نے کہا حباب۔ آپ نے فرمایا تیرانا م عبداللہ ہے کہا بھی گیا نام ہے۔ اب آپ ان کے ساتھ ہوئے ان کے باپ کواپنا کر تدا ہے نہینے والا پہنایا۔ اس کی جنازے کی نماز پڑھائی۔ آپ سے کہا بھی گیا کہ آپ اس کے جنازے پر نماز پڑھ رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ستر مرتبہ کے استغفار سے بھی نہ بخشے کوفر مایا تو میں ستر بار پھر ستر بار پھر ستر بار پھر متب کے استغفار کروں گا۔

فَيَ الْمُكُلُّفُونَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلْفَ رَسُولِ اللهِ وَكَرِهُوْ آنَ يُجَاهِدُوا بِآمُوالِهِمْ وَآنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللهِ وَقَالُوْ الآ تَنْفِرُوا فِي الْحَرِّ قُلُ نَارُجَهَنَّمَ اشَدُّحَرًا لَوْ كَانُوا يَفْقَهُونَ ﴿ فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا وَلْيَبْكُوا كَثِيرًا كَانُوا يَفْقَهُونَ ﴿ فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا وَلْيَبْكُوا كَثِيرًا جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ

یکھےرہ جانے والےلوگ رسول اللہ (عَلِیْ اللہ عَلَیْ اللّٰ اللہ عَلَیْ اللّٰ اللّٰ اللہ عَلَیْ اللّٰ اللّٰ اللہ عَلَیْ اللّٰ الل

جہنم کی آگ کالی ہے: ﷺ (آیت:۸۱-۸۲) جولوگ غزوہ تبوک میں حضوراً کے ساتھ نہیں گئے تھے اور گھروں میں بیٹھنے پراکڑر ہے تھے۔جنہیں راہ اللّٰہ میں مال وجان سے جہاد کرنامشکل معلوم ہوتا تھا' جنہوں نے ایک دوسرے کے کان بھرے تھے کہ اس ًری میں کہاں نکلو

گے؟ ایک طرف پھل کچے ہوئے ہیں سائے بڑھے ہوئے ہیں دوسری جانب لو کے تھیٹر سے چل رہے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ ان سے فرما تا ہے کہ جہنم کی آ گ جس کی طرف تم اس بد کرداری سے جارہے ہوؤہ اس گری سے زیادہ برحمی ہوئی حرارت اینے اندر رکھتی ہے۔ یہآ گ تو اس آ گ کاستروال حصہ ہے جیسے کہ بخاری وسلم کی حدیث میں ہے۔اورروایت میں ہے کہتمباری بیآ گ آتش دوزخ کےستر اجزاء میں سے ایک جز ہے۔ پھر بھی پیسمندر کے پانی میں دود فعہ بچھائی ہوئی ہےورنہتم اس ہے کوئی فائدہ نہ حاصل کر سکتے حضورٌ فرماتے ہیں ایک ہزارسال تک آتش دوزخ دھونکی گئی تو سرخ ہوگئی۔ پھرایک ہزارسال تک جلائی گئی تو سفید ہوگئ – پھرایک ہزارسال تک دھونکی گئی تو سیاہ ہوگئ پس وہ اندهرى رات جيسى تخت سياه ہے- ايك بارآ ب في آيت وَقُودُها النَّاسُ وَالْحِدَارَةُ ي الاوت كي اور فرمايا ايك بزارسال تك جلائے جانے سے وہ سفید پڑگئ کچرایک ہزارسال تک بھڑ کانے سے سرخ ہوگئ - پھرایک ہزارسال دھو نکے جانے سے سیاہ ہوگئ - پس وہ ساہ رات جیسی ہے اس کے شعلوں میں بھی چک نہیں - ایک حدیث میں ہے کہ اگر دوزخ کی آگ کی ایک چنگاری مشرق میں ہوتو اس کی حرارت مغرب تک پہنچ جائے - ابویعلی کی ایک غریب روایت ہے کہ اگر معجد میں ایک لاکھ بلکہ اس سے بھی زیادہ آ دمی ہوں اور کوئی جہنمی یہاں آ کرسانس لے نواس کی گری سے معجد اور منجدوالے سب جل جائیں - اور حدیث میں ہے کہ سب سے ملکے عذاب والا دوزخ میں وہ ہوگاجس کے دونوں یاؤں میں دوجوتیاں آ گ کے تھے سیت ہوں گی جس کی گری سے اس کی کھویٹ ی ابل رہی ہوگی اور وہ مجھر اہوگا کہ سب سے زیادہ عذاب اسی کو مور ہا ہے حالانکہ دراصل سب سے بلکا عذاب اس کا ہوگا۔ قرآن فرما تا ہے وہ آگ الی شعلہ زن ہے جو کھال اتار دیتی ہے۔ اور کئی آیوں میں ہے کہان کے سرول پر کھولتا ہوا پانی بہایا جائے گا جس سے ان کے پیٹ کی تمام چیزیں اور ان کی کھالیں جہاں جا کیں گی- پھرلوہے کے ہتھوڑوں سے ان کے سر کیلے جا کیں گے- وہ جب وہاں سے نکلنا جا ہیں گے اسی میں لوٹا دیتے جا کیں ے-اورکہاجائے گا کہ جلنے کاعذاب چکھو-ایک اور آیت میں ہے کہ جن لوگوں نے ہماری آینوں کا اٹکارکیا انہیں ہم بعزی ہوئی آگ میں ڈال دیں گے۔ ان کی کھالیں جھلتی جائیں گی اور ہم ان کھالوں کے بدلے اور کھالیں بدلتے جائیں گے کہ وہ خوب عذاب چکھیں۔ اس آیت میں بھی فرمایا ہے کہ اگر انہیں سمجھ ہوتی تو بیان لیتے کہ جہنم کی آگ کی گری اور تیزی بہت زیادہ ہے۔ تو یقینا بیر باوجود موسی گری کے رسول الله "كے ساتھ جہاد ميں خوشی خوشی نطلتے اوراپنے جان و مال كوراہ الله ميں فدا كرنے پرتل جاتے -عرب كا شاعر كہتا ہے كہ تونے اپني عمر سردی گرمی سے بیچنے کی کوشش میں گزار دی حالانکہ تجھے لائق تھا کہ اللّٰہ کی نافر مانیوں سے بیتنا کہ جہنم کی آ گ سے نیج جائے –اب اللّٰہ تبارک و تعالیٰ ان بدباطن منافقوں کوڈرار ہاہے کے تھوڑی می زندگی میں یہاں تو جتنا جاہیں بنس لیں۔ سیکن اس آنے والی بڑی زندگی میں ان کے لئے رونا ہی رونا ہے جو بھی ختم نہ ہوگا -حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ لوگوروؤ اوررونا نہ آئے تو زبرد تی روؤ -جبنی روئیں گے یہاں تک کہ ان کے رخساردں پر نہروں جیسے گڑھے پڑجائیں گے آخر آنسوختم ہوجائیں گےاب آنکھیں خون برسانے لگیں گیان کی آنکھوں ہےاس قدر آنسو اورخون بہا ہوگا کہ اگر کوئی اس میں کشتیاں چلائی جا ہے تو چلاسکتا ہے۔

اور حدیث میں ہے کہ جہنمی جہنم میں روئیں گاور خوب روتے ہی رہیں گئ آنوختم ہونے کے بعد پیپ نکلنا شروع ہوگا۔ اس وقت دوزخ کے دارو نے ان سے کہیں گے کہ اے بد بخت رحم کی جگہ تو تم بھی نہ روئے اب یہاں کا رونا دھونا لا حاصل ہے۔ اب بیا او نجی او نجی او نے اس میں او نجی میدان آوازوں سے چلا چلا کر جنتیوں سے فریاد کریں گے کہتم لوگ ہمار ہے ہو۔ رشتے کئے کے ہو۔ سنوہم قبروں سے پیا سے اٹھے تھے۔ چر میدان محشر میں بھی بیاسے ہی رہے کہ یہاں بھی پیاسے ہی ہیں ہم پر رحم کرو کچھ پانی ہمار ہے ماق میں چھوادو یا جوروزی اللہ نے تہمیں دی



ہے اس میں سے ہی تھوڑ ا بہت ہمیں دے دو- چالیس سال تک کوں کی طرح چینے رہیں گے- چالیس سال کے بعد انہیں جواب ملے گا کہ تم یونمی دھتکارے ہوئے بھوکے پیاسے ہی ان سڑیل اوراٹل سخت عذا بوں میں پڑے رہو-اب بیتمام بھلا ئیوں سے مایوس ہوجا کیں گے-

پس اگرانڈ تعالیٰ مجھےان کی کسی جماعت کی طرف کو ٹاکرواپس لے آئے گھریے تھے ہے میدان جنگ میں نگلنے کی اجازت طلب کریں تو تو کہددینا کتم میرے ساتھ ہر گزچل نہیں سکتے اور ندمیرے ساتھ تم دشمنوں سے گڑائی کر سکتے ہوئتم نے کہلی مرتبہ ہی بیٹھ رہنے کو لپند کیا تھا۔ پس تم چیچے رہ جانے والوں میں ہی میٹھے رہو 🔾

مکاروں کی سزا: ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ٨٨) فرمان ہے کہ جب اللہ تعالی تجھے سلامتی کے ساتھ اس غزوے سے والیس مدینے ﴿ ﴿ وَ اوران مِس ہے کوئی جماعت تجھ سے کسی اور غزوے میں تیرے ساتھ چلنے کی درخواست کرے تو بطوران کو سزاویے کے قوصاف کہد دینا کہ نہ تو تم میر ساتھ والوں میں میر ساتھ چل سکتے ہوئے میں جہدی میں جہدی کہ سکتے ہو۔ تم جب موقعہ پر دغاوے گئے اور پہلی مرتبہ ہی بیٹھ رہے تو اب تیاری کے کیامعنی؟ پس بیآ بیت مثل و نُقلِّبُ اَفْنِدَ تَنَهُمُ وَ اَبْصَارَهُمُ کَمَالَمُ يُوَّمِنُوا بِهِ اَوَّلَ مَرَّ وَ الْحُ کَ مِر کا برابزلہ بدی کے بعد ماتا ہے جیسے کہ نیکی کی جزابھی نیکی کے بعد ملتی ہے۔ عمرہ حدیبیے کے وقت قرآن نے فرمایا تھا۔ سَیقُولُ اللہ مَعَالَمُ مَالَمُ مَالِی مَعَالِم اللہ عَلَی جب مُن جب مُن جب مُن جب مُن جب میں اجازت دو۔ ہم بھی تہارے ساتھ ہولیں۔ یہاں فرمایا کہ ان سے کہد ینا کہ بیٹھ رہے والوں میں بی تم بھی رہو۔ جوعورتوں کی طرح گھروں میں گھے۔ ۔ م

وَلَا تُصَلِّعَكَىٰ آحَدِ مِنْهُمُ مِّمَاتَ آبَدًا وَلَا تَقُدُمُ عَلَىٰ قَبْرِهُ ۚ إِنَّهُمُ كَفَرُوا بِاللّهِ وَرَسُولِهِ وَمَا تُوَا وَهُمُ فلسِقُورَ فَي

ان میں ہے کوئی مرجائے تو تو اس کے جنازے کی نماز ہرگز نہ پڑھنا اور نہاس کی قبر پر کھڑا ہوتا۔ بیاللہ اور ان کے رسول کے منکر ہو گئے اور مرتے وم تک بدکار بے اطاعت رہے O

منافقوں کا جنازہ: ﴿ ﴿ آیت: ﴿ ٨٠ اَ مِن ہِ مَا اَ مَن ہُمَ مَا فَقُوں ہے بالکل بِتعلق ہوجاؤ - ان میں ہے کوئی مرجائے تو تم نہ اس کے جنازے کی نماز پڑھونہ اس کی قبر پرجا کراس کے لئے دعائے استغفار کرو- اس لئے کہ یہ کفر وفسق پر زندہ رہے اور ای پرمرے - بہ تھم تو عام ہے گواس کا شان نزول خاص عبداللہ بن الی بن سلول کے بارے میں ہے جومنافقوں کا رئیس اور امام تھا - صحیح بخاری شریف میں ہے کہ اس کے مرنے پراس کے صاحبز اوے حضرت عبداللہ اللہ عظیمہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور درخواست کی کہ میرے باپ کے گفن

کے لئے آپ خاص اپنا پہنا ہوا کرتا عنایت فرما ہے۔ آپ نے دے دیا۔ پھر کہا'آپ خوداس کے جنازے کی نماز پڑھا ہے۔ آپ نے یہ دخواست بھی منظور فرما لی اور نماز پڑھانے کے ارادے سے اٹھے کین حضرت عمر رضی اللہ تعالی عند نے آپ کا دامن تھام لیا اور عرض کی کہ حضوراً پاس کے جنازے کی نماز پڑھا کیں گے حالا نکہ اللہ تعالی نے اس سے منع فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا سنواللہ تعالی نے جھے اختیار دیا ہے کہ تو ان کے لئے ستر مرتبہ بھی استعفار کرے گا تو بھی اللہ تعالی انہیں نہیں بخشے گا۔ تو میں ستر مرتبہ سے بھی زیادہ استعفار کروں گا۔ حضرت عرفر مانے گئیا رسول اللہ بیرمنافق تھا کین تا ہم حضوراً نے اس کے جنازے کی نماز پڑھائی۔ اس پر بیآ یت اتری ۔ ایک اور روایت میں ہے کہ اس نماز میں صحابہ بھی آپ کی اقتدا میں تھے۔

ایک روایت میں ہے حضرت عمر فرماتے ہیں کہ جب آپ اس کی نماز کے لئے کھڑے ہو گئے تو میں صف میں سے نکل کر آپ کے سامنے آ کر کھڑا ہوگیا اور کہا کہ کیا آ باس وشمن رب عبداللہ بن ابی کے جنازے کی نماز پڑھا کیں گے؟ حالا نکہ فلال دن اس نے یول کہا اور فلاں دن یوں کہا۔اس کی وہ تمام ہا تنیں دہرائیں۔حضور مسکراتے ہوئے سب سنتے رہے۔ آخر میں فرمایا عمر مجھے چھوڑ دے-اللہ تعالیٰ نے استغفار کا مجھے اختیار دیا ہے۔ اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ ستر مرتبہ سے زیادہ استغفاران کے گناہ معاف کراسکتا ہے تو میں یقیناً ستر مرتبہ سے زیادہ استغفار کروںگا۔ چنانچہ آ پ نے نماز بھی پڑھائی - جنازے کے ساتھ بھی چلے ۔ وفن کے دفت بھی موجودرہے - اس کے بعد جھے اپنی اس گتاخی پر بہت ہی افسوس ہونے لگا کہ اللہ اور رسول اللہ خوب علم والے ہیں۔ میں نے ایسی اور اس قدر جرات کیوں کی؟ پچھ ہی دیر ہوگی جوید دونوس آیتی نازل ہوئیں-اس کے بعد آخر دم تک ندهفور نے کسی منافق کے جنازے کی نماز پڑھی نداس کی قبر پر آ کردعا کی-اور روایت میں ہے کہاس کے صاحبز ادے عبداللہ ضی اللہ عندنے آپ سے سیمی کہا تھا کہا گرآپ تشریف ندلائے تو ہمیشہ کے لیئے سے بات ہم پررہ جائے گی- جب آپ تشریف لائے تو اسے قبر میں اتار دیا گیا تھا۔ آپ نے فرمایا' اس سے پہلے مجھے کیوں ندلائے؟ چنانچہ وہ قبر سے نکالا گیا - آپ نے اس کے سارےجسم پر تفتکار کردم کیا اوراہے اپنا کرتہ پہنایا - اور روایت میں ہے کہ وہ خود بیوصیت کر کے مراتھا کہ اس بے جناز ہے کی نمازخودرسول الله ملاق پڑھائیں - اس کے لڑ کے نے آ کر حضورگواس کی آرزواوراس کی آخری وصیت کی بھی خبر کی اور مید بھی کہا کہ اس کی وصیت بیکھی ہے کہ اسے آپ کے بیرا بن میں کفنایا جائے۔ آپ اس کے جنازے کی نماز سے فارغ ہوئے ہی تھے کہ حضرت جرئیل یہ آیتی لے کراتر ہے۔ اور روایت میں ہے کہ جرئیل نے آپ کا دامن تان کرنماز کے ارادے کے وقت بی آیت سائی لیمن بیروایت ضعیف ہے۔اورروایت میں ہےاس نے اپنی بیاری کے زمانے میں حضورگو بلایا۔ آپ تشریف لے گئے اور جا کرفر مایا کہ یبود یوں کی محبت نے تخفیے تباہ کر دیا۔اس نے کہا' یا رسول اللہ ' یہ وقت ڈانٹ ڈ بٹ کانہیں بلکہ میری خواہش ہے کہ آپ میرے لئے دعا استغفار کریں۔ میں مرجاؤں تو مجھے اپنے پیر بن میں کفنا کیں۔بعض سلف سے مروی ہے کہ کرتا دینے کی وجہ بیتھی کہ جب حضرت عباسؓ آ ئے تو ان کےجسم پرکسی کا کپڑاٹھیک نہیں آیا۔ آخراس کا کرتالیا۔ وہٹھیک آ گیا۔ یبھی لمباچوڑا'چوڑی چکلی ہڑی کا آ دمی تھا۔ پس اس کے بدلے میں آپ نے اسے اس کے گفن کے لئے اپنا کرتا عطا فرمایا - اس آیت کے اتر نے کے بعد نہ تو کسی منافق کے جنازے کی نماز آ ب نے بڑھی نہی کے لئے استغفار کیا-

منداحدیں ہے کہ جب آپ کو کسی جنازے کی طرف بلایا جاتا تو آپ پوچھ لیتے - اگر لوگوں سے بھلا کیاں معلوم ہوتیں تو آپ جا کراس کے جنازے کی نماز پڑھاتے اورا گرکوئی ایسی ولی بات کان میں پڑتی توصاف انکار کردیتے -حضرت عمرٌ کا طریقہ آپ کے بعدیہ رہا کہ جس کے جنازے کی نماز حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ پڑھے 'اس کے جنازے کی نماز آپ بھی پڑھے - جس کی حضرت حذیفہ "نہ پڑھے آپ بھی نہ پڑھے اس لئے کہ حضرت حذیفہ "کوحضور" نے منافقوں کے نام گوا دیئے تھے اور صرف انہی کو بینام معلوم تھے ای بنا پر انہیں راز دار رسول کہا جاتا تھا - بلکہ ایک مرتبہ ایسا بھی ہوا کہ حضرت عمر ایک خض کے جنازے کی نماز کے لئے کھڑے ہونے گئے تو حضرت حذیفہ "نے چنکی لے کر انہیں روک دیا ۔ جنازے کی نماز اور استغفار ان دونوں چیز وں سے منافقوں کے بارے بیں مسلمانوں کوروک دینا یہ دلیل ہے اس امر کی کہ سلمانوں کے بارے بیں ان دونوں چیز وں کی پوری تاکید ہے ۔ ان بیں مردوں کے لئے بھی پورانفع ہے اور زندوں کے لئے بھی کامل اجروثو اب ہے ۔ چنا نچے حدیث شریف بیں ہے' آپ فرماتے ہیں' جو جنازے بیں جا کے اور نماز پڑھے جانے تک ساتھ رہے' اسے ایک قیراط آتھ ہیں۔ پوچھا گیا کہ قیراط کیا ہے؟ فرمایا سب سے چھوٹا قیراط احد اسے ایک قیراط کیا ہے؟ فرمایا سب سے چھوٹا قیراط احد کی بہاڑ کے برابر ہوتا ہے ۔ ای طرح یہ بھی حضور کی عادت مبارک تھی کہ میت کے فن سے فارغ ہو کرو ہیں اس کی قبر کے پاس تھہر کرھم فرماتے کہ استخفار کرواس کے لئے ثابت قدمی کی دعا کرو۔ اس سے اس وقت سوال وجواب ہور ہا ہے۔

وَلاَ تُعْجِبُكَ آمُوَالُهُمْ وَآوُلَادُهُمْ النّمَا يُرِيدُ اللّهُ النّ يُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ آنَفْسُهُمْ وَهُمْ رَجُهُو إِذَّا أَنْزِلَتَ سُوْرَةُ آنَ الْمِنُوا وَهُمْ رَحُهُوا مَعْ رَسُولِهِ اسْتَأْذَنَكَ أُولُوا الطّولِ الله وَجَاهِدُوا مَعْ رَسُولِهِ اسْتَأْذَنَكَ أُولُوا الطّولِ الله وَجَاهِدُوا مَعْ رَسُولِهِ اسْتَأْذَنَكَ أُولُوا الطّولِ مِنْهُمُ وَقَالُوا دَرْنَا نَكُنُ مُنْكَ الْتُحَوالِفِ وَطُيْعِ عَلَى بِللّهِ وَلَيْ اللّهُ وَلَا يَفْقَهُونَ فَى الْخَوالِفِ وَطُيْعِ عَلَى وَلَا يَفْقَهُونَ فَى وَلَيْ اللّهُ وَلَا يَفْقَهُونَ فَى وَلَا يَفْقَهُونَ فَى وَلَا يَفْقَهُونَ فَى وَلَا يَعْقَهُونَ فَى الْمُولِ وَلَا يَعْقَهُونَ فَى وَلَا يَعْقَهُونَ فَى وَلَا يَعْقَهُونَ فَى وَلَا يَعْقَهُونَ فَى وَلِي اللّهِ وَلَا يَعْقَهُونَ فَى وَلَا يَعْقَهُونَ فَى وَلَا يَعْقَهُونَ فَى وَلَا يَعْقَهُونَ فَا وَلَا عَلَى اللّهُ وَلَا يَعْقَهُونَ فَا فَالْكُوا مَنْ اللّهُ وَالْمُولِ وَلَالِمُ عَلَى اللّهُ وَلِي اللّهُ وَلِهُ اللّهُ اللّهُ وَلَا يَعْقَهُونَ فَى وَلَا لَهُ وَلَا يَعْفَعُونَ وَالْمَاعُ اللّهُ وَلَا يَعْقَهُونَ وَلَا عَلَا الْمُولِ اللّهُ وَلِهُ اللّهُ وَلَا الْوَلَا الْمُولِ اللّهُ اللّهُ وَلَا يَعْقَلُونَ وَلَا اللّهُ وَلِهُ اللّهُ وَلِهُ اللّهُ وَلَا اللّهُ وَلِهُ اللّهُ وَلِهُ اللّهُ وَلِهُ وَلِهُ اللّهُ وَلِهُ وَلَا اللّهُ وَلِهُ وَلَا لَا لَا اللّهُ وَلِهُ وَلَا اللّهُ وَلِهُ اللّهُ وَلِهُ اللّهُ وَلِهُ وَلَا الللّهُ وَلَا اللّهُ وَلِهُ اللّهُ وَلِهُ وَلِهُ وَلِهُ اللّهُ وَلِهُ اللّهُ وَلَا اللّهُ وَلِهُ وَلِهُ الللّهُ وَلِهُ اللّهُ وَلِهُ وَلِهُ وَلِهُ اللّهُ وَلِهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ الللّهُ الللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللللّهُ اللل

ان کے مال واولا دیت تو کچھ بھی تعجب نہ کرتا' اللہ کی چاہت یمی ہے کہ آئیں ان چیز ول سے دینوی سزاد سے اور بیدا پٹی جائیں نگلئے تک کافر ہی رہیں۔ جب کوئی سورت اتاری جاتی ہے کہ اللہ پرائیان لا وُاوراس کے رسول کے ساتھ ل کر جہاد کروتو ان میں سے دولت مندوں کا ایک طبقہ تیر سے پاس آ کر ہیا کہہ کر رخصت لے لیتا ہے کہ ہمیں تو بیٹے رہنے والوں میں ہی چھوڑ و بیجئے ۞ بیتو خانہ نشین عورتوں کا ساتھ دینے پر رسجھ گئے اور ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی۔ اب وہ پچھ بچھے کے اور ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی۔ اب وہ پچھ بچھے کے اور ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی۔ اب وہ پچھ بچھے کے اور ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی۔ اب وہ پچھ بچھے کے اور ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی۔ اب وہ پھس کے بھر بچھ

(آیت: ۸۵) ای مضمون کی آیه کریمه گذر چکی ہے اور وہیں اس کی پوری تغییر بھی بحد اللہ لکھ دی گئی ہے جس کے دہرانے کی وریت نہیں-

آ یت: ۸۱ – ۸۷) ان لوگوں کی برائی بیان ہور ہی ہے جو وسعت طاقت قوت ہونے کے باوجود جہاد کے لئے نہیں نکلتے 'جی چرا جاتے ہیں اور عظم ربانی س کر پھر بھی رسول اللہ علیہ کے پاس آ آ کراپنے رک رہنے کی اجازت جا ہیں۔ ان کی بے میتی تو دیکھو کہ یہ عورتوں جیسے ہو گئے 'شکر چلے گئے' یہ نامر دزنانے عورتوں کی طرح پیچھےرہ گئے۔ بونت جنگ بردل ڈر پوک اور گھروں میں گھسے رہنے والے اور بوقت امن بڑھ بڑھ کر باتیں بنانے والے۔ یہ بھو نکنےوالے کتوں اور گرجنے والے بادلوں کی طرح ڈھول کے پول ہیں۔

چنانچداورجگہ خود قرآن کریم نے بیان فر مایا ہے کہ خوف کے دفت ایک آنکھیں پھیر نے لگتے ہیں جیسے کوئی مرر ہا ہواور جہاں وہ موقع گزرگیا' لگے چرب زبانی کرنے اور لمبے چوڑے دعوے کرنے' با تیں بنانے - امن کے دفت تو مسلمانوں میں فساد پھیلا نے لگتے ہیں اور وہ بلند با نگ بہا دری کے ذھول پیٹے ہیں کہ پچھٹھیک نہیں کیکن لڑائی کے دفت عورتوں کی طرح چوڑیاں پہن کر پردہ نشین بن جاتے ہیں' بل اور سوراخ ڈھونڈ ڈھونڈ کرا ہے تیک چھپاتے پھرتے ہیں۔ ایما ندارتو سورت انز نے اور اللہ کے تھم ہونے کا انتظار کرتے ہیں لیکن بیار دلوں والے منافق جہاں سورت انزی اور جہاد کا تھی سن کرلیں' دیدے پھیر لئے - ان پرافسوس ہے - اور ان کے لئے تابی خیز مصیبت ہے - اگر بیاطاعت گزار ہوتے تو ان کی زبان سے اچھی بات نگلی' ان کے ارادے اچھے رہتے بیاللہ کی باتوں کی تھمدیق کرتے تو بہی چیز ان سے اراد کے اچھے ہے ۔ اب تو ان میں اس بات کی صلاحیت بھی نہیں رہی کہ اپنے نقع کے تاب کی کہا ہے۔ ان کہا تھی ان کے دلوں پر تو ان کی بدا تمالیوں سے مہرلگ بھی ہے۔ اب تو ان میں اس بات کی صلاحیت بھی نہیں رہی کہا ہے نقع میں کہا تھی ہیں۔

لکن خودرسول اوراس کے ساتھ کے ایما ندار اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے رہتے ہیں' یکی لوگ خوبیوں والے ہیں اور یکی لوگ کامیا بی حاصل کرنے والے ہیں کا اللہ نے وہ جنتیں تیار کی ہیں جن ہیں جاری ہیں جن ہیں ہیں ہیں سے ہیشہ رہنے والے ہیں' یکی بہت بڑی کامیا بی ہے۔ بادیہ نشینوں میں سے عذروالے لوگ حاضر ہوئے کہ آئیس رخصت دے دی جائے اور وہ بیٹھر ہے جنہوں نے اللہ سے اوراس کے رسول سے جھوٹی با تھی بنائی تھیں' اب تو ان میں میں سے عذروالے لوگ حاضر ہوئے کہ آئیس رخصت دے دی جائے اور وہ بیٹھر ہے جنہوں نے اللہ سے اوراس کے رسول سے جھوٹی با تھی بنائی تھیں' اب تو ان میں اس کے در ہے گی

منافق کی آخرت خراب: ☆ ☆ (آیت:۸۸-۸۹) منافقوں کی ندمت اوران کی اخروی خشه حالت بیان فر ما کراب مومنوں کی مدحت اوران کی اخروک راحت بیان ہور ہی ہے۔ یہ جہاد کے لئے کمر یا ندھے رہتے ہیں۔ یہ جان و مال راہ حق میں فدا کرتے رہتے ہیں۔ انہی کے جصے میں بھلائیاں اورخو بیاں ہیں یہی فلاح پانے والے لوگ ہیں۔ انہی کے لئے جنت الفردوس ہے اورانہی کے لئے بلند در ہے ہیں۔ یہی مقصد حاصل کرنے والے یہی کامیا بی کو بی جانے والے لوگ ہیں۔

جہاداورمعذورلوگ: 🏠 🏠 (آیت: ۹۰) یہ بیان ان لوگوں کا ہے جو حقیقتا کسی شرعی عذر کے باعث جہاد میں شامل نہ ہو سکتے تھے۔ مدینہ

کاردگرد کے بیلوگ آ آ کراپنی کمزوری وضیفی بے طاقتی بیان کر کے اللہ کے رسول سے اجازت لیتے ہیں کہ اگر حضور انہیں واقعی معذور سمجھیں تواجازت دے دیں۔ بیز غفار کے قبیلے کے لوگ تھے۔ ابن عباس کی قرات میں وَ جَآءَ الْمُعَذِّرُوُنَ ہے بینی اہل عذر لوگ ۔ بینی مطلب زیادہ ظاہر ہے کیونکہ اس جملے کے بعدان لوگوں کا بیان ہے جوجھوٹے تھے۔ بینہ آئے نہ اپنارک جانے کا سبب پیش کیا نہ حضور سے درک رہنے کی اجازت جاہی۔ بعض بزرگ فرماتے ہیں کہ عذر پیش کرنے والے بھی دراصل عذر والے نہ تھے۔ اس لئے ان کے عذر مقبول نہ ہوئے لیکن پہلا تول پہلا ہی ہے۔ وہی زیادہ ظاہر ہے۔ واللہ اعلم اس کی ایک وجہ تو وہی ہے جوہم نے او پر بیان کی ۔ دومری وجہ بے کہ عذاب کا تھم بھی ان کے لئے ہوگا جو بیٹھے ہی رہے۔

لَيْسَ عَلَى الطُّبَعَفَا ۗ وَلاَ عَلَى الْمَرْضَى وَلاَ عَلَى الْكَرْنِينَ لاَ يَجِدُونَ مَا يُنْفِقُونَ حَنَّ الْاَ اَصَحُواْ بِلْهِ وَرَسُولِهُ مَا عَلَى الْمُحْسِنِينَ مِنْ سَبِيلٍ وَاللهُ غَفُورً وَرَسُولِهُ مَا عَلَى الْمُحْسِنِينَ مِنْ سَبِيلٍ وَاللهُ غَفُورً وَرَسُولِهُ مَا عَلَى الَّذِيْنِ إِذَا مِنَ اتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمُ وَيُعْ مَلَى الَّذِيْنِ إِذَا مِنَ اتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمُ وَيُعْ الْذِيْنِ الْمَا السَّالِينَ الْمَا اللهُ عَلَى اللّهِ يَجِدُوا مَن الْمُولِي مَن السَّافِيلُ عَلَى اللّهِ يَجِدُوا مِن السَّامِيلُ عَلَى اللّهِ يَجِدُوا مِن اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّه

ناتواں ضعفوں پراور باروں پراوران پرجن کے پاس خرج کرنے کو پچھ بھی نہیں کوئی حرج نہیں بشر طیکہ وہ اللہ اوران کے رسول کی خیرخواہی کرتے رہیں ایسے نیک کاروں پرالزام کی کوئی راہ نہیں اللہ تعالی بری مغفرت ورصت والا ہے) ہاں ان پہمی کوئی حرج نہیں جو تیرے پاس آتے ہیں کہ تو انہیں سواری مہیا کردے تو تو جواب دیتا ہے کہ بیس تو تہاری سواری کے لئے پچھ بھی نہیں پا تا تو وہ رنے وغم سے اپنی آتھوں سے آنو بہاتے ہوئے لوٹ جاتے ہیں کہ انہیں خرج کرنے کے لئے پچھ بھی میسر نہیں) بیشکہ ان لوگوں پر تو راہ الزام ہے اور انہی پر ہے جو با دجود کید دولت مند ہونے کے تجھ سے اجازت طلب کرتے ہیں 'جو خانہ شین عورتوں کے میسر نہیں) مساتھ دینے برخوش ہیں جن کے دلوں برم رائی لگ بھی ہے۔جس سے دہ محض بے ملم ہوگئے ہیں)

عدم جہاد کے شرعی عذر: ہے ہوئے آیت: ۹۱) اس آیت میں ان شرعی عذروں کا بیان ہور ہا ہے جن کے ہوتے ہوئے اگر کو کی صحف جہاد میں نہ جائے تو اس پر شرعی حرج نہیں۔ پس ان تینوں میں سے ایک قتم تو وہ ہے جولازم ہوتی ہے کسی حالت میں انسان سے الگ نہیں ہوتی جیسے پیدائش کمزوری یا اندھاپن یالنگڑ اپن کوئی لولائنگڑ ایا اپانج 'بیاریا بالک ہی نا طاقت ہو۔ دوسری قتم کے وہ عذر ہوتے ہیں جو بھی ہیں اور کھی نہیں۔ اتفاقیدا سباب ہیں مثلاً کوئی بیار ہوگیا ہے ما بالکل فقیر ہوگیا ہے سامان سفز سامان جہاد مہیانہیں کرسکا وغیرہ پس بیلوگ شرکت جہاد نہیں تو ان پرشر عاکوئی مواخذہ گئاہ یا عار نہیں لیکن انہیں اپنے دل میں صلاحیت اور خلوص رکھنا چاہیے۔ مسلمانوں کے اللہ کے دین کے خبر خواہ بینے رہیں اور وں کو جہاد پر آمادہ کریں۔ بیٹھے بیٹھے جو خدمت مجاہدین کی انجام دے سکتے ہوں ویتے رہیں۔ ایسے نیک کاروں پر کوئی وجہ الزام نہیں۔ اللہ بخشے والامہر بان ہے۔

حواریوں نے عیلی نج اللہ ہے بو چھا کہ ہمیں بتا ہے' اللہ کا خیر خواہ کون ہے؟ آپ فرمایا جواللہ کے حق کولوگوں کے حق پر مقدم کرے اور جب ایک کام دین کا اور ایک دنیا کا آجائے تو دینی کام کی اہمیت کا بورا لحاظ رکھے۔ پھر فارغ ہوکر دنیوی کام کوانجام دے۔ ایک مرتبہ قبط سالی کے موقعہ پرلوگ نماز استہقاء کے لیے میدان میں نکلے۔ ان میں حضرت بلال بن سعد بھی تھے۔ آپ نے کھڑے ہوکراللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء ۔ کی پھر فرمایا اے حاضرین کیا تم ہے مانتے ہوکہ تم سب اللہ کے گئمگار بندے ہو؟ سب نے اقرار کیا۔ پھر آپ نے دعاشروع کی کہ پروردگارہم نے تیرے کلام میں سنا پڑھا ہے کہ نیک بندوں پرکوئی مشکل نہیں۔ ہم اپنی برائیوں کا اقرار کرتے ہیں۔

پس تو ہمیں معاف فرما ہم پر رحم فرما ہم پر اپنی رحمت ہے بارشیں برسا - اب آپ نے ہاتھ اٹھائے اور آپ کے ساتھ ہی اور

سب نے بھی ہاتھ اٹھائے - رحمت الی جوش میں آئی اور اسی وقت جموم جموم کر بدلیاں پر ہے لکیں - حضرت زید بن ثابت رضی الند عند کا

بیان ہے میں حضور کا فشی تھا - سورہ برات جب اثر رہی تھی میں اسے بھی لکھر ہا تھا - میر کان میں قلم اڑا ہوا تھا - جہاد کی آپتی اثر رہی

تھیں ، حضور گفتظر تھے کہ دیکھیں کیا تھم نازل ہوتا ہے؟ اسے میں ایک نابینا محالی آئے اور کہنے گئے حضور میں جہاد کے احکام اس

اندھا ہے میں کیسے بجالا سکتا ہوں؟ اسی وقت یہ آپت اثر کی - پھران کاذکر ہوتا ہے جو جہاد کے لیے تڑ ہے ہیں مگر قدرتی اسباب سے مجبور

ہوکر بادل نخو استدرک جاتے ہیں - جہاد کا تھم ہوا - حضور کا اعلان ہوا ' جاہدین کا لشکر جمع ہونا شروع ہوا تو ایک جماعت آئی جن میں

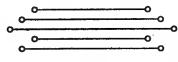
حضرت عبداللہ بن منفل بن مقرن مزنی وغیرہ تھے - انہوں نے کہا 'حضور عمار بے پاس سواریاں نیس - آپ بماری سواریوں کا انظام کر

دیں تا کہ ہم بھی راہ حق میں جہاد کرنے کا اور آپٹی ہم رکائی کا شرف حاصل کریں - آپ نے جواب دیا کہ واللہ میر بے پاس تو ایک بھی سواری نہیں - بینا امید ہوکر دو تے پیٹے 'غم زدہ اور رنجیدہ ہوکر لوئے - ان پر اس سے زیادہ بھاری ہو تھوکئی نہ تھا کہ بیاس خود ہی گی ہوں میں گذار نی پڑے گی - ندان کے پاس خود ہی کھے ہوں اور نہیں سے جھو ہاری سے خور کی - ندان کے پاس خود ہی کھے ہوں اور نہیں سے جھو ہات ہوں ہی کے منان کے پاس خود ہی کھے ہوں اور نہیں سے جھو ہاری سے خور ہو گئے اور عور توں کی طرح آئیس میدت گھروں میں گذار نی پڑے گی - ندان کے پاس خود ہی کچھ ہے اور نہیں سے جھو ہات ہو ۔

پس جناب باری نے ان کو یہ آیت نازل فر ماکران کی تسکین کردی ۔ یہ آیت قبیلہ مزینہ کی شاخ بی مقرن کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ محمد بن کعب کا بیان ہے کہ بیسات آ دمی تھے۔ بنی عمرو کے سالم بن عوف بنی واقف کے حرمی بن عمرو بنی مازن کے عبدالرحمٰن بن کعب بنی معلی کے فضل اللہ بن سلمہ کے عمرو بن عشمہ اور عبداللہ بن عمرومزنی اور بنو حارثہ کے علیہ بن زید ۔ بعض روایتوں میں پھے ناموں میں ہیر کھب ہے۔ انہی نیک نیت بزرگوں کے بارے میں اللہ کے رسول رسولوں کے سرتاج صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ واز واجہ واہل ہیتہ وسلم کا فرمان ہے کہ اے میرے مجاہد ساتھیو تم نے مدینے میں جولوگ اپنے چھپے چھوڑے ہیں ان میں وہ بھی ہیں کہ تم جوٹرج کرتے ہو جس میدان

میں چلتے ہو جو جہاد کرتے ہو سب میں وہ بھی تواب کے شریک ہیں۔ پھر آپ نے ای آیت کی تلاوت فر مائی - اور روایت میں ہے کہ یہ تن کر صحابہ نے کہا کہ وہ باوجود اپنے گھروں میں رہنے کے تواب میں ہمارے شریک ہیں؟ آپ نے فر مایا ہاں ای لیے کہ وہ معذور ہیں۔ عذر کے باعث رکے ہیں۔ ایک اور آیت میں ہے انہیں بیار یوں نے روک لیا ہے۔ پھر ان لوگوں کا بیان فر مایا جنہیں فی الواقع کوئی عذر نہیں۔ مالدار ہے کئے ہیں۔ لیکن پھر بھی سرکار نبوت میں آ کر بہانے تر اش تر اش کر جہاد میں ساتھ نہیں دیتے ۔ عورتوں کی طرح گھر میں بیٹے ہات کہ الدار ہے کئے ہیں۔ فر مایا ان کی بدا تا ایوں کی وجہ سے ان کے دلوں پر اللہ کی مہر لگ چکی ہے۔ اب وہ اپنے بھلے برے کے علم سے بھی کورے ہوگئے ہیں۔







و اعلاق سي حكيم

• تعارف قرآن عکیم



	• فاسق اور چوہے کی مماثلت	

- دیہات صحرااورشر ہرجگدانسانی فطرت مکسان ہے
 - دعاؤل کے طلبگارمتبع میں مبتدع نہیں
 - سابقول كوبشارت
 - تسابل اور سستی سے بچو
 - صدقه مال كانزكيه
 - ایک قصدایک عبرت مسجد قرار
 - مومنین کی صفات
- مشركين كے ليے دعائے مغفرت كى نبي اكرم كوممانعت
 - بتية صحراً شدت كى بياس اور مجابدين بر كرم سفر
 - غر وه تبوك ميں شامل نه ہونے والوں كوتنويب
 - مجاہدین کے اعمال کا بہترین بدلہ قربت الہی
 اسلامی مرکز کا استحکام اولین اصول ہے
 - فرمان اللي مين شك وشبه كفركا مرض ب
 - رَسُولَ الرَّمِ عَلَيْنَةِ اللَّهُ تَعَالَىٰ كَا حَسَانَ عَظَيم مِين
 - عقل زده كأفراوررسول الله علية
 - تخلیق کا سُنات کی قر آن روداد
 - قیامت کاعمل ای تخلیق کااعادہ ہے
- الله عز وجل كي عظمت وقدرت كے ثبوت مظاہر كا ئنات
 - كفاركى بدترين جمتي
 - شرك كة غازى روداد
 - احبان فراموش انسان
 - د نیاراوراس کی حقیقت
 - علِّ سے زندگی بنی ہے جنت بھی جہنم بھی
 - الله کی الوہیت کے منکر
 - مصنوعی معبودول کی حقیقت

_	7,000	001
۵+9	• مشرکین سے اجتناب فرمالیجیّے	۸۵۵
۵۱۰	• الله تعالیٰ ہی مقتدراعلیٰ ہے	٩۵۵
۵1۰	• مٹی ہونے کے بعد جینا کیسا ہے؟	١٢۵
۵۱۳	• خالص کل عالم کل ہے	الاه
ماد	• رسول کریم علی کے منصب عظیم کا تذکرہ	٦٢٥
414	• بغیرشری دلیل کے حلال وحرام کی مذمت	٦٢۵
arr	• الله تعالیٰ سب کچه جانتا اور دیکھتا ہے	nra
۵۲۳	• اولياءالله كا تعارف	۵۲۵
012	• خوابوں کے بارے میں	۵۲۵
orr	• عزت صرف الله اوراس كے رسول عظیفہ كے لئے ہے	۵۲۷
orr	• ساری مخلوق صرف اس کی ملکیت ہے	ک۲۵
٥٣٥	• نوح عليه السلام کی قوم کا کردار	۸۲۵
۵۳۲	• سلسلەرسالىت كا تذكرە	۹۲۵
52	• مویٰ علیهالسلام بمقابله فرعونی ساحرین	اک۵
۵۳۰	• بزدلی ایمان کے درمیان دیوار بن گئی	02r
۵۳۰	• الله پالممل مجروسها بمان کی روح ہے	325
۵۴	• قوم فرعون سے بنی اسرائیل کی نجات	۵۲۳
٥٣	• بنی اسرائیل پراللہ کے انعامات	٥٧٧
۵۳۵	• مھوں دلائل کے باوجودا نکار قابل ندمت ہے	۵۷۸۰
۵۳	• الله كى حكمت كوئى آگاه نبيل	۵۸۰
۵۵۰	• دعوت غور وفكر	۵۸۰
۵۵	• دين حنيف کي وضاحت	۵۸۱
۱۵۵	• نافرمان کااینانقصان سر	

• الله اندهيرول كي جا درول مين موجود بر چيز كود كيسا ب

215

. DAR

تغير مورهٔ توبد ياره ۱۱ يَعْتَذِرُونَ اِلَّيْكُمْ إِذَا رَجَعْتُمْ اللَّهِمْ قُلْ لا تَعْتَذِرُوا لَنَ تُؤْمِنَ لَكُمُ قَدْ نَبَّانَا اللهُ مِنْ آخَبَارِكُمُ وَسَيَرَى اللهُ عَمَلَكُمُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَى عُلِمِ الْغَيْبِ وَالشُّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمُ بِمَا كُنْ تُمْ تَعْمَلُونَ ۞سَيَحْلِفُونَ بِاللهِ لَكُمُ إِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلنَّهِمْ لِتُعْرِضُوا عَنْهُمْ فَاغْرِضُوا عَنْهُمْ لِنَّهُمْ رِجْسٌ وَمَأُولِهُمْ جَهَنَّمُ جَزَاءً بِمَا كَانُوا لْسِبُونَ۞ يَحْلِفُونَ لَكُو لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۚ فَإِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاتِ اللهَ لا يَرْضَى عَنِ الْقَوْمِ الْفَسِقِينَ ۞

جبتم لوث کران کے پاس پہنچو محکومی تعبارے سامنے آ کرعذر معذرت پیش کرنے لگیس کے تو کہددے کہ عذر معذرت کی باتیں نہ بناؤ- ہم تمہاری ان باتوں کا یقین ہرگزنہیں کر سکتے - اللہ تعالی نے تمہارے کچھا حوال ہمیں ہٹلا دیتے ہیں اب تمہارے اسکلے اعمال اللہ آپ دیکھے لے گا اور اس کا رسول بھی - پھرتم اس اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ مے جوغائب حاضرسب کا جاننے والا ہے۔ مجروہ آپ تنہیں تھھارے تمام کرتو توں ہے آگاہ کرے گا 🔿 بیلوگ تو تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھانے لکیں گے- جب کہتم ان کے پاس واپس پہنچو گے اس لئے کہتم ان سے چشم پوٹی کرلؤا چھاتم انہیں مندلگا نا چھوڑ دو- پیبڑے گند بےلوگ ہیں- ان ٹھکا نہ جہنم ب جوبدله ہے ان کاموں کا جوبیر کرتے رہے 🔾 میتمبیں راضی کرنے کے لئے تمہارے سامنے تشمیں کھارہے ہیں۔ تو اگر ان سے راضی ہو بھی جاؤتو اللہ تعالیٰ تو نا فرمان بيحكم لوگول ييم بحي بحي راضي نبيس ہوتا 🔾

فاسق اور چوہے کی مماثلت: 🌣 🌣 (آیت: ۹۲-۹۲) الله تبارک وتعالی فرما تا ہے کہ جبتم میدان جہاد ہے واپس مدینے پہنچو گے توسجی منافق عذر ومعذرت کرنے لگیں گے-تم ان سے صاف کہد ینا کہ ہم تمہاری ان باتوں میں نہیں آئیں گے- اللہ تعالیٰ نے تمہاری نیتوں سے ہمیں خبردار کردیا ہے۔ دنیا میں ہی اللہ تعالی تمہارے کرتوت سبالوگوں کے سامنے کھول کرر کھ دےگا۔ پھر آخرت میں تو تمہیں الله تعالى كے سامنے پیش ہونا ہى ہے۔ وہ ظاہر و باطن كا جائے والا ہے۔ تہارے ايك ايك كام كابدله دے گا۔ خير وشركى جزاسزاسبكو تبعثتني مڑے گی۔

پھرارشاد ہوتا ہے کہ بیلوگ تم کوراضی کرنے کے لئے اپنی معذوری اور مجبوری کو پچ ٹابت کرنے کے لئے قشمیں تک کھا کیں گے۔تم انہیں منہ بھی نہ لگانا - ان کے اعتقاد تجس ہیں- ان کا باطن باطل ہے- آخرت میں ان کا ٹھکا ناجہنم ہے جوان کی خطاؤں اور گناہوں کا بدلہ ہے۔سنو کہان کی خواہش صرف منہیں رضامند کرنا ہےاور بالفرض تم ان سے راضی ہوبھی جاوَ تو بھی اللہ تعالیٰ ان بد کاروں ہے بھی راضی نہیں ہوگا –

بیالله ورسول کی اطاعت سے باہر ہیں-شریعت سے خارج ہیں- چوہا چونکہ بل سے بگاڑ کرنے کے لئے نکاتا ہے اس لئے عرب اسے فویسقه کہتے ہیں- ای طرح خوشے سے جب تری ظاہر ہوتی ہے تو کہتے ہیں فسقت الرطبة پس بے چونکہ اللہ ورسول کی اطاعت سے نکل جاتے ہیں اس لئے انہیں فاس کہتے ہیں۔

اَلْأَعْرَابُ اَشَدُ كُفْنُرًا وَنِفَاقًا وَ اَجْدَرُ اَلَّا يَعْلَمُواْ حُدُودُ مَنَ الْأَعْرَابِ مِنْ الْمُعَرَابِ مِنْ الْمُعْرَابِ مَن يُغْرِمُا وَيَتَرْبَصُ بِكُمُ الدَّوَا بِرُعَلَيْهِمْ دَابِرَةُ السَّوْءُ وَاللهُ سَمِيعٌ عَلِيْمُ وَمِنَ الْاعْرَابِ مَن يُؤْمِنُ اللهُ عَرَابِ مَن يُؤْمِنُ اللهُ عَرَابِ مَن يُؤْمِنُ اللهُ وَصَلَوْتِ وَالْيُومِ اللهِ مِن اللهِ وَصَلَوْتِ وَالْيُومِ اللهِ وَصَلَوْتِ وَالْيُومِ اللهِ مِن اللهِ وَصَلَوْتِ اللهِ وَصَلَوْتِ الرَّسُولِ اللهِ وَمَن الْاَعْرَابِ مَن اللهِ وَصَلَوْتِ اللّهُ وَاللهِ وَصَلَوْتِ اللّهُ وَاللّهُ وَلَا اللهُ فَاوَرُ لَا اللهُ عَفُورٌ لَاحِيمُ اللهُ فِي رَحْمَتِهُ إِللّهِ اللهُ عَفُورٌ لَحِيمُ اللهُ فَي رَحْمَتِهُ إِللّهِ اللهُ عَفُورٌ لَحِيمُ اللهُ اللهُ عَفُورٌ لَحِيمُ اللهُ اللهُ عَفُورٌ لَحِيمُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَفُورٌ لَحِيمُ اللهُ ا

گنوار تخت منکر و منافق ہیں۔ اللہ تعالی نے جواحکام شریعت اپنے رسول پر ناز ل فرمائے ہیں ہیں اسر کے بچھنے کے بالکل ہی اہل نہیں ہیں اللہ بہت دانا اور ہزابا حکمت ہے ان بادہ نشینوں میں ایسے بھی ہیں کہ اللہ کی راہ کے فرخ کو ناحق کا تا وان شار کرتے ہیں اور تم پر معیبتوں کے آنے کے منتظر ہیں۔ برترین مصیبت انہی کے لئے ہے۔ اللہ تعالی خوب سننے جانے والا ہے O ہاں! ان دیباتیوں میں وہ بھی ہیں جو اللہ تعالی پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں اور اپنی فیر فیرات کو اللہ کی نزد کی ہے۔ اللہ افیلی رحمت میں داخل کرے گا۔ یقیبنا اللہ براہی بخشے والا مہر بان ہے O کا اور رسول کی دعاؤں کا ذریعہ بچھ دے ہیں ہاں ہاں بیان کے لئے اللہ کی نزد کی ہے۔ اللہ افیلی رحمت میں داخل کرے گا۔ یقیبنا اللہ براہ بی بخشے والا مہر بان ہوں و حرج انسانی فطرت کیساں ہے : ہم ہم کہ (آیت: 20 – 99) اللہ تعالی خبر دیتا ہے کہ دیبا تیوں اور صحر انشین بدوں میں کفار و مناق بھی ہیں اور مومن مسلمان بھی ہیں۔ لیکن کا فروں اور منافقوں کا کفرونفاق نہا ہیت خت ہے۔ ان میں اس بات کی مطلقا المہیت نہیں کہ وہ اللہ تعالی کی ان صدوں کا علم حاصل کریں جو اس نے اپنے رسول میں گئے پرناز ل فر مائی ہیں چنا نچے ایک اعرابی حضر ت زید بن صوحان نہیں کہ وہ اللہ کا باتھ کو گیا تھا۔ اعرابی بول اٹھا کہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اس وقت یہ اس میں لوگوں کو بچھ بیان فر مار ہے تھے۔ نہا وند والے دن ان کا ہاتھ کٹ گیا تھا۔ اعرابی بول اٹھا کہ آپ کی باتوں سے تو آپ کے لیے محبت میر ہول میں پیدا ہوتی ہو ایک تھے اور بی شبہ میں ڈ ال ہے۔ آپ نے فرمایا کہ کے اور اس سے تو آپ کے لیے محبت میر رے دل میں پیدا ہوتی ہے لیکن تمھا را ایہ کا ہوا ہے تھے۔ قرم میں اس کی اقوں سے تو آپ کے لیے محبت میر رے دل میں پیدا ہوتی ہے لیکن تمھا را ہے کتا ہوا ہوتے ہے۔ آپ ہو کہ بیان فرمایا کی بیات کو معالی کے اور کی بیات کی بیات کے ایکن تمھا را ہے کئا ہوا ہاتھ میں ڈ ال ہے۔ آپ ہے کہ بیان فرمایا کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کے اور کی بیات کے بیات کی بیات کی بیات کی بیات کے بیات کی بیات کی

وجل نے پچ فرمایا کہ اعراب بڑے ہی تخت کفرونفاق والے اور اللہ کی صدود کے بالکل ہی نہ جانے والے ہیں۔
منداحمہ میں ہے جو بادینشین ہوا'اس نے ظلم و جفا کی۔ اور جو شکار کے پیچے پڑ گیا اس نے غفلت کی۔ اور جو بادشاہ کے پاس پہنچا'
وہ فتنے میں پڑا۔ ابوداؤڈٹر نہی اور نسائی میں بھی بیصد بیٹ ہے۔ امام تر نہی اسے حسن غریب کہتے ہیں۔ چونکہ صحرانشینوں میں عومانی ور بد
طفق ہوتی ہے اللہ عزوجل نے ان میں ہے کی کواپئی رسالت کے ساتھ ممتاز نہیں فرمایا بلکہ درسول ہمیشہ شہری لوگ ہوتے رہے۔ جیسے فرمان اللہ علی ہوتی ہے۔ وَ مَاۤ اَر سَلُنَا مِن قَبُلِكَ اِلَّا رِ جَالًا نُو جِی َ اِلَیُہِم مِن اَ اَفُری ہم نے تجھ سے پہلے جتنے بھی رسول بھیج سب انسان مرد
ہے۔ وَ مَاۤ اَر سَلُنَا مِن قَبُلِكَ اِلَّا رِ جَالًا نُو جِی َ اِلَیُہِم مِن اَ اَفُری ہم نے تجھ سے پہلے جتنے بھی رسول بھیج سب انسان مرد
ہے۔ وَ مَاۤ اَر سَلُنَا مِن قَبُلِكَ اِلَّا رِ جَالًا نُو جِی َ اِلْیُہِم مِن اَ اَفُری ہم نے تجھ سے پہلے جتنے بھی رسول بھیج سب انسان مرد
ہے۔ وَ مَاۤ اَر سَلُنَا مِن قَبُلِكَ اِلَّا رِ جَالًا اللہ عَلَی اللہ بھی ہوں کے ایک اعرابی نے رسول اللہ عَبَا ہے کہ مواتے قری کیا ۔ آ پ نے اس کے ہدیہ ہے کی گنازیادہ انعام دیا جب جاکر بمشکل تمام راضی ہوا۔ آ پ نے فرمایا اب سے میں نے قصد کیا ہے کہ سوائے قری کُلُت کے کہ یہ چاروں شہروں کے رہنے والے تھے۔ مکہ طائف میں یہ اور یمن کے لوگ

اس سے جہیں کیا شک ہوا۔ یہ قوبایاں ہاتھ ہے۔ تواعر الی نے کہاواللہ مجھے نہیں معلوم کدوایاں ہاتھ کا شح میں یابایاں؟ انہوں نے فرمایا اللہ عز

تھے۔ پس یہ فطرتاان بادیہ نیشینوں کی نسبت سے زم اخلاق اور دورا ندیش لوگ تھے ان میں اعراب جیسی تختی اور کھر درا پن نہ تھا۔ اللہ خوب جانتا ہے کہ ایمان وعلم عطافر مائے جانے کا اہل کون ہے؟ وہ اپنے بندوں میں ایمان و کفر علم وجہل نفاق واسلام کی تقسیم میں با حکمت ہے۔ اس کے زبر دست علم کی وجہ سے اس کے کاموں کی باز پرس اس سے کوئی نہیں کر سکتا۔ اور اس کی حکمت کی وجہ سے اس کا کوئی کام بے جانہیں ہوتا۔ ان بادیشینوں میں وہ بھی ہیں جو اللہ کی راہ کے خرج کوناخی کا تا وان اور اپنا صرت کو تقصان جانے ہیں اور ہر وقت اس کے منتظر رہتے ہیں کہ مملانوں پر کب بلا ومصیبت آئے۔ کہ من خوادث و آفات میں گھر جاؤ کیکن ان کی سے بدخواہی انہی کے آئے آئے گے۔ انہی پر برائی کا زوال آئے گا۔ اللہ تعالی اپنے بندوں کی دعاؤں کا سختی اور خوب جانتا ہے کہ سختی امداد کون ہے اور ذلت کے لائی کون ہے۔ دعاؤں کے طلب گارتہ ہیں۔ آخرے کو مائی ہور ہا ہے۔ وہ دعاؤں کے طلب گار تب میں مبتد عزیمیں : ہے ہے اعراب کی اس قسم کو بیان فر ماکر اب ان ہیں سے بھلے لوگوں کا حال بیان ہور ہا ہے۔ وہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں۔ آخرے کو مائی ہیں۔ راہ اللہ علی ہیں جو اللہ ہیں خرج کر کے اللہ کی نزد کی تلاش کرتے ہیں۔ ساتھ ہی رسول اللہ علی کی دعائیں لیتے ہیں۔ بیش کا ان کو اللہ کی قربت حاصل ہے۔ اللہ انہیں اپنی رحتیں عطاکر دے گا۔ وہ بڑا ہی غفور ورجیم ہے۔

وَالسَّبِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهْجِرِتِينَ وَالْاَنْصَارِ وَالْآذِنِينَ الْمُهْجِرِتِينَ وَالْآنْصَارِ وَالْآذِنِينَ الْمُهُجِرِتِينَ وَالْآنْصَارِ وَالْآذِنِينَ اللهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَاعَدَلَهُمْ جَنْتِ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَاعَدَلَهُمْ جَنْتِ تَجْرِي تَعْتَهَا الْآنَهُ لُ خِلِدِيْنَ فِيْهَا آبَدًا الْالْكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿ ثَالِمُ اللَّهُ وَالْعَظِيمُ ﴿ ثَالِمُ اللَّهُ وَرُالْعَظِيمُ ﴿ فَيْهَا آبَدًا الْلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿ فَيْهَا آبَدًا اللَّهُ اللَّهُ وَزُالْعَظِيمُ ﴿ فَيْهَا آبَدًا اللَّهُ اللَّهُ وَزُالْعَظِيمُ ﴿ وَاللَّهُ وَلَا اللَّهُ وَالْعَظِيمُ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ اللّهُ اللَّهُ اللَّالَةُ اللَّهُ اللَّاللَّهُ اللَّهُ اللَّا

جولوگ سبقت کرنے والے اول والے ہیں مہاجرین میں سے اور انصار میں سے اور جونیک کاموں میں ان کی پیرو کی کرنے والے ہیں اللہ ان سب سے خوش ہے اور وہ سب اللہ سے راضی ہیں۔ ان کے لئے اس نے وہ چنتیں مہیا کر رکھی ہیں جن کے نیچے نہریں لہریں لے رہی ہیں جہاں وہ بمیشہ رہنے والے ہیں۔ یہ ہے پور ک یور کی کا مہالی ن

تعالى عاميا با عامل كرن والى جاور بى الله كري بنده بن عندهم الله ومِمَّنَ حَوْلَكُمُ مِّنَ الْأَعْرَابِ مُنْفِقُونَ وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِينَةِ تَوَمَّنَ حَوْلَكُمُ مِّنَ الْمُدِينَةِ تَوَمِّنَ اَهْلِ الْمَدِينَةِ تَوَمَّدُ وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِينَةِ تَوَمَّدُ مَرَدُوا عَلَى النِّفَاقِ " لَا تَعْلَمُهُمُّ أَنْ خَرْنَ الْمُلْمُهُمُ مَّا مَنْعَدِّ بُهُمُمُ مَرَدُوا عَلَى النِّفَاقِ " لَا تَعْلَمُهُمُّ أَنْ فَرَدُونَ إلى عَذَابٍ عَظِيْمٍ إِنَّ مَنْ اللهُ عَذَابٍ عَظِيْمٍ إِنَّ مَنْ اللهُ عَذَابٍ عَظِيْمٍ إِنْ اللهُ عَذَابٍ عَظِيْمٍ إِنْ اللهُ عَذَابٍ عَظِيْمٍ أَنْ اللهُ عَذَابٍ عَظِيْمٍ إِنْ اللهُ عَذَابٍ عَظِيْمٍ إِنْ اللهُ عَذَابٍ عَظِيْمٍ إِنْ اللهُ عَذَابٍ عَظِيْمٍ إِنْ اللهُ عَذَابٍ عَظِيْمِ اللهُ عَذَابٍ عَظِيْمٍ اللهُ عَذَابٍ عَظِيْمٍ اللهُ عَذَابٍ عَلْمُهُمْ اللهُ عَذَابٍ عَظِيْمٍ اللهُ عَذَابٍ عَظِيْمٍ إِنْ اللهُ عَذَابٍ عَظِيْمٍ اللهُ عَذَابٍ عَظِيْمِ اللهُ عَذَابٍ عَظِيْمٍ اللهُ عَذَابٍ عَظِيْمٍ اللهُ عَذَابٍ عَظِيْمِ اللهُ عَذَابٍ عَظِيْمٍ اللهُ عَذَابٍ عَظِيْمٍ اللهُ عَذَابٍ عَظِيْمٍ اللهُ عَذَابٍ عَظِيْمٍ اللهُ عَذَابٍ عَظِيْمُ اللهُ عَذَابٍ عَظِيْمٍ اللهُ عَذَابٍ عَظِيْمٍ اللهُ اللهُ عَذَابٍ عَظِيْمٍ اللهُ عَذَابٍ عَلَالْمُ اللهُ عَذَابٍ عَلَامُهُ اللّهُ عَذَابٍ عَلَى النِهُ اللهُ عَذَابِ عَلَى اللّهُ عَذَابِ اللّهُ عَذَابٍ عَلَى اللّهُ عَذَابُ اللّهُ عَذَابِ عَلَى اللّهُ عَذَابِ اللّهُ عَذَابِ اللّهُ عَذَابُ عَلَى اللّهُ عَذَابِ اللّهُ عَذَابُ اللّهُ عَذَابُ اللّهُ عَذَابِ عَلْمُ اللّهُ عَذَابُ اللّهُ عَذَابِ اللّهُ عَذَابِ اللّهُ عَذَابِ اللّهُ عَذَابُ اللّهُ عَذَابِ اللّهُ عَذَابِ اللّهُ عَذَابُ اللّهُ عَذَابِ اللّهُ عَذَابِ اللّهُ عَذَابِ اللّهُ عَذَابُ اللّهُ عَذَابِ اللّهُ عَذَابُ اللّهُ عَذَابِ اللّهُ عَذَابُ اللّهُ عَذَابُ اللّهُ عَذَابُ اللّهُ عَذَابُ اللّهُ عَذَابُ اللّهُ عَالِهُ اللّهُ عَذَابُ اللّهُ عَلَالِهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الل

تمہارے آس پاس کے بادیں نشستوں میں منافق ہیں'اوربعض الل مدید بھی نفاق پراڑے ہوئے ہیں۔انہیں تو نہیں جانتا'ہم انہیں بخو بی جانتے ہیں۔ہم انہیں دو مرتبہ عذاب دیں گے۔ پھر بہت پڑے عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے O

منافقت کے خوگرشہری: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ١٠١) الله تعالی اپنے رسول صلوات الله وسلامه علیه کو بتلا تا ہے کہ ' مدینے کے اردگر در ہنے والے گنواروں میں اور خودائل مدینہ میں بہت سے منافق ہیں جو برابر اپنے نفاق کے خوگر ہو پچکے ہیں۔'' تسر د فلان علی الله اس وقت کہتے ہیں جب کوئی اللہ تعالی کے سامنے سرکشی اور نافر مانی کرے۔

پھر فرما تا ہے کہ'' تم تو انہیں جانے نہیں۔ ہم جانے ہیں۔''اور آیت میں ہے''اگر ہم چاہیں تو ان کو تھے دکھا دیں اور تو ان کی علامات اور چہروں سے انہیں بہچان لے۔ یقینا تو انہیں ان کی با توں کے لب و لیج سے جان لے گا۔ غرض ان دنوں آیتوں میں کوئی فرق نہ سمجھنا چاہئے۔ نشانیوں سے بہچان لیمنا اور بات ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف کا تطعی علم کہ فلاں فلاں منافق ہے' یہ اور چیز ہے۔ پس بعض منافق لوگوں کی منافقت حضرت محمد علیہ پر کھل گئ تھی گر آپ کا تمام منافقوں کو جاننا ممکن نہ تھا۔ آپ تو صرف اتنا جائے تھے کہ مدینے میں بعض منافق ہیں۔ جس منداحمہ کی اس حدیث منافق ہیں۔ جس منداحمہ کی اس حدیث منافق ہیں۔ جس منداحمہ کی اس حدیث سے بھی ہوتی ہے۔ حضرت جبیر بن معظم رضی اللہ عنہ نے ایک مرتب آپ سے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ سے کہا ادا کوئی اجرنہیں۔ آپ نے فہر مایا کہ میرے ان منہاں سے اپنا منہ لگا کر فر مایا کہ میرے ان سے بھی منافق ہیں۔ ساتھیوں میں بھی منافق ہیں۔

پس مطلب بیہ ہوا کہ بعض منافق الٹی سلٹی باتیں بک دیا کرتے ہیں۔ یہ بھی ایس ہی بات ہے۔ آیت وَ هَمُّوُا بِمَا لَمُ یَنَالُوا کی تفیر میں ہم کہ آئے ہیں کہ رسول اللہ عظی نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو بارہ یا پندرہ منافقوں کے نام بتلائے تھے۔ یس اس ہے بھی بیہ ثابت نہیں ہوتا کہ ایک ایک کی کرادیا تھا۔ واللہ اعلم۔ ثابت نہیں ہوتا کہ ایک اللہ تعالیٰ نے آپ کو کم کرادیا تھا۔ واللہ اعلم۔ این عساکر میں ہے کہ حرملہ نامی ایک محض رسول اللہ تعلیہ کے پاس آیا اور کہنے لگا 'ایمان تو یہاں ہے اور اپنی زبان کی طرف اشارہ کیا۔ اور

نفاق یہاں ہے اور ہاتھ سے اپنے دل کی طرف اشارہ کیا اور نہیں ذکر کیا اللہ کا گرتھوڑا ۔ پس رسول اللہ علیہ ہے نے دعا کی'ا ہے اللہ اسے ذکر کرنے والی زبان شکر کرنے والا دل دے اور اسے میری اور بھے سے مجت رکھنے والوں کی مجت عنایت فر مااور اس کے کام کا انجام بخیر کر ۔ اب تو وہ کہنے لگا' یا رسول اللہ علیہ میں اور بھی ہیں جن کا ہیں سروارتھا ۔ وہ سب بھی منافق ہیں ۔ اگر اجازت ہوتو انہیں بھی لے آؤں ۔ آپ نے فر مایا' سنو جو ہمارے پاس آئے گا' ہم اس کے لئے استعفار کریں گے اور جواپنے دین (نفاق) پر اڑار ہے گا'اللہ ہی اس کے ساتھ اولی ہے ۔ تم کسی کی پر دہ دری نہ کرو۔' حضرت قادہ رحمت اللہ علیہ اس آئیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ وہ تکلف سے اوروں کا حال بیان کرنے بیٹھ جاتے ہیں کہ فلال جنتی ہے اور فلال دوز خی ہے ۔ اس سے خود اس کی حالت پوچھوتو ہی کہا گا کہ میں نہیں جانتا ۔ حالا نکہ انسان پی حالت سے بہنست اوروں کی حالت کے زیادہ عالم ہوتا ہے ۔ یہوگ وہ تکلف کرتے ہیں جو تکلف انہیا علیہ مالسلام جانتا ہے ایک خوالے ہے کہ میں نہیں ہے کہا گھڑی ہیں ہیں ہو مگانی کا بھی علیہ مالسلام نے بہا کہ اللہ موالے بی میں ہو مگانی انکا کیا گئے کہ ہو کہا ہوتا ہے ۔ یہوگ وہ تکلف کرتے ہیں جو تکلف انہا عکا گئے ہیں جو مُنا آنا عَلَیْکُ کم بِ حَفِیْظِ ہیں تم پر کوئی نگہ بان نہیں ۔ اللہ تعالی ایے نبی علی کے مورات اسے نبی علیہ کے انگانے کا نگا کہ کے نبی علیہ کے مورات شعیب علیہ السلام دراتے ہیں وَ مَنَ آنَا عَلَیْکُ کم بِ حَفِیْظِ ہیں تم پر کوئی نگہ بان نہیں ۔ اللہ تعالی اسے نبی علیہ کے فرماتا ہے کا تعکی کہا کہ کے نبی کھٹے کے میں جانے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی الله عنهمااس آیت کی تغییر میں فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ جمعہ کے خطبے میں رسول اللہ عظائے نے فرمایا' اے فلاں تو نکل جا- تو منافق ہاورا سے فلال تو بھی یہاں سے چلا جا- تو منافق ہے- پس بہت سے لوگوں کو آپ نے مسجد سے چلے جانے کا تھم فر مایا' ان کا نفاق مسلمانوں پرکھل گیا۔ یہ پورے رسوا ہوئے۔ یہ تو مسجد سے نکل کر جار ہے تھے اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آ رہے تھے۔ آپ ان سے ذرا کتر اگئے میں ہم کھر کہ شاید نماز ہو چکی اور بیلوگ فارغ ہو کر جار ہے ہیں اور میں غیر حاضر رہ گیا۔اور وہ لوگ بھی آپ سے شر مائے یہ بچھ کر کدان پر بھی ہمارا حال کھل گیا ہوگا - اب معجد میں آ کردیکھا کدابھی نما زنو ہوئی نہیں - تو ایک شخص نے آپ گو کہا' لیجیح خوش ہوجا ہے۔ آج اللہ نے منافقوں کوخوب شرمندہ ورسوا کیا۔ بیتو تھا پہلا عذاب جب کہ حضور نے انہیں مسجد سے نکلوا دیا۔اور دوسراعذاب عذاب قبرہے- دومرتبہ کے عذاب سے مجاہر کے نزد یک مراد قل وقید ہے- اور روایت میں بھوک اور قبر کا عذاب ہے- ابن جریج فر ماتے ہیں عذاب د نیااور عذاب قبر مراد ہے۔عبدالرحمٰنُ بن زید فرماتے ہیں دنیا کاعذاب تو مال واولا د ہے۔ جیسے قرآن میں ہے وَ لَا تُعجبُكَ اَمُوالُهُمُ وَاَوُلَادُهُمُ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ اَن يُعَذِّبَهُمُ بِهَا فِي الدُّنْيَالِعِينَ ' تَجْدِان كامال اوران كي اولادي الحجي نكَّني عابئیں-اللّٰد کا ارادہ تو ان کی وجہ ہے انہیں دنیا میں عذاب دینا ہے' کیں مصیبتیں ان کے لئے عذاب میں ہاں مومنوں کے لئے اجروثو اب یں۔اور دوسراعذاب جہنم کا آخرت کے دن ہے۔محمد بن اسحاق فرماتے ہیں'' پہلا عذاب توبیہ کداسلام کے احکام بظاہر مانے پڑے۔اس ے مطابق عمل کرنا پڑا جود کی منشا کےخلاف ہے- دوسراعذاب قبر کا- پھران دونوں کےسوادائمی جہنم کاعذاب-'' قنادہ کہتے ہیں''عذاب دنیا ادرعذاب قبر پرعذاب عظیم کی طرف لوٹا یا جانا ہے-'' نہ کور ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کورسول اللہ عظیمے نے پوشیدہ طور پر ہارہ منافقوں کے نام بتائے تھے۔اور فر مایاتھا کہ ان میں سے چھوکود بیلہ کافی ہوگا جوجہنم کی آ گ کا انگارا ہوگا۔ جوان کے شانے پر ظاہر ہوگا اور سینے تک پہنچ جائے گا-اور چھ بری موت مریں گے- یہی وجد تھی کہ جناب عمر فاروق رضی اللہ عنہ جب دیکھتے کہ کوئی ایسا ویسا داغدار شخص مراہے تو انظار کرتے کہاس کے جنازے کی نماز حضرت مذیفہ رضی اللہ عنہ پڑھتے ہیں پانہیں؟ اگروہ پڑھتے تو آپ بھی پڑھتے ور نہ نہ پڑھتے - مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا میں بھی ان میں ہوں؟ انہوں نے جواب دیا' نبیں آپان منافقوں میں نہیں-اور آپ کے بعد مجھے اس سے کسی پر بےخوفی نہیں-

وَانْحُرُونَ اعْتَرَفُوْ ابِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْ اعْمَلاً صَالِحًا وَانْعَرَسَيْعًا اللهُ عَسَى اللهُ أَنْ يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ إِنَّ اللهَ غَفُورٌ رَّحِيمُ

اور دوسرے وہ ہیں جنہوں نے اپنے گناہوں کا خود اقر ارکرلیا ہے۔ انہوں نے نیک عمل کو دوسرے برعمل سے خلط ملط کر دیا ہے ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی توبہ

قبول کرئے جگ اللہ توں میں بیان فر مایا جواللہ کی راہ کے جہاد سے با یمانی عشے والامہریان ہے کہ اللہ تعلیم کے جہاد سے با یمانی عمل سے اللہ اور ستی سے بچو: ہم ہم (آیت:۱۰۲) منافقوں کا حال او پر کی آیتوں میں بیان فر مایا جواللہ کی راہ کے جہاد سے با یمانی 'شک اور جھٹلانے کے طور پر جی چرائے ہیں اور شامل نہیں ہوئے - اس آیت میں ان کا بیان ہور ہا ہے جو ہیں تو ایمان داراور سچے بچے مسلمان کیک سے ستی اور طلب راحت کی وجہ سے جہاد میں شامل نہ ہوئے - انہیں ایک تو اپنے گنا ہوں کا اقر ارہ ہے اللہ کے سامنے اپنے گنا ہوں کا اعتر اف کرتے ہیں - وسرے یہ کہ ان کی نیکیاں بھی ہیں - لیس بین بینی بدی میں بھی ملوث ہوؤوہ اللہ کے ہیں - بین سے آیت گو معین لوگوں کے بارے میں ہے کہا در وہ اللہ کے ہوئے ہوئی کے ساتھ بدی میں بھی ملوث ہوؤوہ اللہ کے سیر دہے - مجاہد رحمت اللہ علیے فرماتے ہیں کہ حضر سے ابولبا بہرضی اللہ عنہ کے بارے میں بی آیت اتر ی ہے جب کہ انہوں نے بنوقر بیظ سے کہا تھا کہ ذن کے ہوادران کے ساتھ یوں کے بارے میں بی آیت سے کہا نہوں کے بارے میں بی آیت سے حالت کی اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں بی آیت سے کہا کہ دن کے ہوادران کے ساتھیوں کے بارے میں بی آیت سے کہا کہ دن کے اور اسے خال کے اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں بی آیت سے کہا کہ کہا تھی ہے کہا کہ کہا تھیں کے اور دوایت میں ہے کہان کے اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں بی آیت سے کہا کہا تھی کہا کہا کہا تھی کہا تھی کہا تھی کہا کہ کہا تھی کہا تھی کہا کہ کہا تھی ک

اتری ہے۔ بیلوگ غزوہ تبوک سے پیچےرہ گئے تھے۔ حضرت ابولبابہ کے ساتھ اور بھی پانچے یا سات یا نوآ دی تھے۔ جب آنخضرت علیہ واپس تشریف لائے توان بزرگوں نے اپنے آپ کو مجد نبوی کے ستونوں سے باندھ دیا تھا کہ جب تک خودر سول اللہ علیہ اپنے دست مبارک سے نہ کھولیں گئے ہم اس قید سے آزاد نہ ہوں گے۔ جب بی آیت اتری حضور گنے خود آپ ان کے بندھن کھولے اور ان سے درگذر فرمالیا۔ بنادی شریف میں ہے رسول اللہ علیہ فرماتے ہیں میرے یاس آج رات کو دوآنے والے آئے۔ جو مجھے اٹھا کرلے چلے ہم ایک شہر میں بخاری شریف میں ہے رسول اللہ علیہ فرماتے ہیں میرے یاس آج رات کو دوآنے والے آئے۔ جو مجھے اٹھا کرلے چلے ہم ایک شہر میں

پنچ جوسونے چاندی کی اینٹوں سے بناہوا تھا وہاں ہمیں چندایسے لوگ ملے جن کا آ دھادھ ٹو بہت ہی سڈول نہایت خوشنما اورخو بصورت تھا اورآ دھانہایت ہی براا در بدصورت - ان دونوں نے ان سے کہا جاؤ اوراس نہر میں غوط رلگاؤ - وہ گئے اورغوط رلگا کروا پس آئے تو وہ برائی ان سے دورہوگئی تھی اوروہ نہایت خوبصورت اورا چھے ہوگئے تھے - پھران دونوں نے مجھ سے فر مایا کہ یہ جنت عدن ہے - یہی آپ کی معزل ہے - اور جنہیں آپ نے ابھی دیکھا ہے دہ لوگ ہیں جونیکیوں کے ساتھ بدیاں بھی ملائے ہوئے تھے اللہ تعالی نے ان سے درگذر فر مالیا اور انہیں معاف فر مایا - امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے اس آیت کی تغییر میں اس حدیث کواس طرح مختصرا آہی روایت کیا ہے -

نُحُذَمِنَ آمُوالِهِ مُصَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَاوَصَلِّ عَلَيْهِمْ النَّصَلُوتَكَ سَكَنُ لَهُمْ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيْمُ ﴿ اللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيْمُ ﴿ اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ هُوَيَقُبُ لُ التَّوْبَةُ عَنْ عِبَادِهِ وَيَأْخُذُ الصَّدَقَاتِ وَآنَ اللَّهُ هُوَيَقُبُ لُ التَّوْبَ قَعَنْ عِبَادِهِ وَيَأْخُذُ الصَّدَقَاتِ وَآنَ الله هُوَالتَّوَّابُ الرَّحِيمُ

ان کے مال سے صدقہ لے کہاس سے تو انہیں پاک صاف کردےاوران کے لئے دعائے خیر کر تیری دعا ان کے لئے تسکین و آرام ہے اللہ تعالیٰ خوب سنتا جا نتا ہے O کیا پنجیس جانے کہ اللہ تعالیٰ اپنے ہندوں کی تو بیقول فرما تا ہےاوروہی صدقہ لیتا ہےاوراللہ تعالیٰ تو بیقول کرنے والامہر بان ہے O صدقہ مال کا تزکیہ ہے: ﷺ کہ ﴿ آیت: ۱۰۳-۱۰۳) اللہ تعالی اپنے رسول ﷺ کو تھم فرماتا ہے کہ آپ ان کے مالوں کا صدقہ لیا کریں۔ تاکہ اس وجہ سے انہیں پاکی اور سقرائی حاصل ہو۔ اس کی شمیر کا مرجع بعض کے نزدیک وہ مسلمان ہیں جنہوں نے اپنی نیکیوں کے ساتھ کچھ برائیاں بھی کر کی تھیں۔ لیکن تھم اس کا عام ہے۔ عرب کے بعض قبیلوں کو اس سے دھوکا ہوا تھا کہ بیتھ خاص ہے آنخضرت ﷺ کے ساتھ اس وجہ سے انہوں نے فلیفہ برق حضرت ابو بکر صدیق کو (زکو ہ کو فرض مان کر) ذکو ہ دینے سے انکار کیا تھا۔ جس پر آپ نے مع باقی صحابہ کے ان سے لڑائی کی کہ وہ ذکو ہ خلیفہ الرسول کو اس طرح اوا کریں جس طرح رسول اللہ ﷺ کو اوا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ اگر وہ ایک بی بی فردی کے دور ان کے لئے وہ انگی کی ایک رس بھی نہ دیں گے تو بھی ہیں ان سے لڑائی جاری رکھوں گا۔ تھم ہوتا ہے کہ ان سے ذکو ہ لے اور ان کے لئے وہائیں کر۔

چنانچ صحیح مسلم شریف میں ہے کہ جب حضرت عبداللہ بن الی اوئی رضی اللہ عنہ کے والد آپ کے پاس اپنا صدقہ لے کر آئے تو حسب عادت آپ نے دعا کی کدا ساللہ آل الی اوئی پراپی رحمتیں نازل فرما - ای طرح جب آپ کے پاس کی قوم کا صدقہ آتا تو آپ ان کے دعا فرما نے دعا فرمانے صلی اللہ علیك و علی زو جك صَلَوا اَتك کی اور قرات صَلَوا اِتك ہے۔ پہلی قرات مفرد کی ہے دوسری جع کی ہے۔ نفرمایا صلی اللہ علیك و علی زو جك صَلَوا اَتك کی اور قرات صَلَوا اِتك ہے۔ پہلی قرات مفرد کی ہے دوسری جع کی ہے۔ فرمایا صلی اللہ علیك و علی زو جك صَلَوا اَتك کی اور قرات صَلَوا اِتك ہے۔ اللہ تعالی تیری دعاؤں کا سننے والا ہے۔ اور ان کے وقار وعزت کا سبب ہے۔ اللہ تعالی تیری دعاؤں کا سننے والا ہے۔ ورا اسے بھی وہ بخو بی جا تا ہے کہ کون ان دعاؤں کا مستحق ہے اور کون اس کا اہل ہے۔ مندا حمد میں ہے کہ رسول اللہ علی جب کی کے لئے دعا کرتے تو اے اور اس کی اولا دکی اولا ہیں ہیں بندوں کو توب اور صدقے کی طرف بہت زیادہ غبت والی ہے۔ یہ دونوں چیز میں گرانے والا ہے اور وہی ان کے صدق دیے والی آئیس معاف کرانے والی اور ان کو منا دیے والی ہیں۔ توبہ کرنے والوں کی توب اللہ عزوج میں قبول فرما تا ہے۔ اور طال کمائی سے صدقہ دیے والی آئیس معاف کرانے والی اور ان کو منا دیے والی ہیں۔ توبہ کرنے والوں کی توب اللہ عزوج کی ان ہیں معاف کرانے والی اس کے دائیں ہاتھ میں کے کرصد قہ کرنے والوں کی توب اللہ عزوج کی ہاڑے کے لئے اسے پالی ہے۔ یہاں تک کو الیک کھور کو اور عربی ہاڑ کے بہاڑ کے برائر کر دیتا ہے۔

چنانچیز ندی وغیرہ میں ہے رسول اکرم عیک فرماتے ہیں اللہ تعالی ضدقہ قبول فرماتا ہے۔ اپنے دائیں ہاتھ میں اسے لیتا ہے اور جس طرح تم اپنے کو پالتے ہوائی طرح اللہ تعالی اسے بڑھاتا رہتا ہے یہاں تک کہ ایک تھجورا حد پہاڑ کے برابر ہوجاتی ہے۔ اس کی تصدیق اللہ تعالی عزوجل کی کتاب میں بھی موجود ہے۔ پھرائ آیت کا یہی جملہ آپ نے تلاوت فرمایا۔ اور اللہ تعالی کا بیفرمان بھی۔ یَمُحَقُ اللّٰهُ الرّبُوا وَیُرْبِی الصَّدَقْتِ یعنی سودکو اللہ تعالی گھٹاتا ہے اور صدقے کو بڑھاتا ہے۔

ابن مسعود رضی اللّه عند فرماتے ہیں صدقہ الله عزوجل کے ہاتھ میں جاتا ہے اس سے پہلے کہ وہ سائل کے ہاتھ میں جائے۔ پھرآپ نے اس آ بیت کی تلاوت کی۔ ابن عسا کر میں ہے کہ حضرت معاویہ رضی الله عنہ کے زمانے میں سلمانوں نے جہاد کیا جس میں ان پر حضرت عبد الرحمٰن بن خالد امام تھے۔ سلمانوں میں سے ایک شخص نے مال غنیمت میں سے ایک سورومی دینار چرا لئے۔ جب لشکر وہاں سے لوٹ کر واپس آگیاتواسے خت ندامت ہوئی۔ وہ ان دیناروں کو لے کرامام کے پاس آپالیکن انہوں نے ان کے لینے سے انکار کر دیا کہ میں اب لے کر کیا کروں؟ لشکر تو متفرق ہوگیا۔ کیسے بانٹ سکتا ہوں؟ اب تو تواسے اپنے پاس ہی رہنے دے۔ قیامت کے دن الله تعالیٰ کے پاس

ہی لانا-اس نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیم سے بوچھنا شروع کیالیکن ہرا یک یہی جواب دینارہا۔ یہ سکین ان دیناروں کو حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لایا اور ہرچند کہا کہ آپ انہیں لے لیجے لیکن آپ نے بھی نہ لئے-اب تو یہ روتا پیٹتا وہاں سے لکلا-راستے میں اسے حضرت عبداللہ بن شاعر سکسکی رحمتہ اللہ علیہ ملے-یہ شہور دشتی ہیں اور اصل میں حمص کے ہیں-یہ بہت بڑے فقیہ تھے-انہوں نے بوچھا کہ کیوں رور ہے ہو؟ اس محض نے اپناتمام واقعہ بیان کیا-آپ نے فرمایا جو میں کہوں گا'وہ کرو گے بھی؟ اس نے کہا یقینا-آپ نے فرمایا جاؤ اور ٹمس تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو دے آؤ - لیعنی ہیں دینار۔اور باقی کے اسی دینار اللہ کی راہ میں اس پور لے لشکر کی طرف سے خیرات کردو-

الله تعالی ان سب کے نام اور مکان جانتا ہے۔ اور وہ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے۔ اس شخص نے یہی کیا۔ حضرت معاویہ رضی الله عنہ کو جب سینجر پینجی تو آپ نے فرمایا واللہ مجھے اگر بیر مسئلہ سوجھ جاتا اور میں اسے بیفتوی دے دیتا تو مجھے اپنی ساری سلطنت اور ملکیت سے زیادہ مجوب تھا۔ اس نے نہایت اچھافتوی دیا۔

وَقُلِ اعْمَلُواْ فَسَيَرَى اللهُ عَمَلَكُمُ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ وَسَثَرَدُونَ اللهُ عَمَلَكُمُ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ وَسَتَرَدُونَ اللهُ عَلِمِ النَّهُ مَا كُنْتُمُ تَعْمَلُونَ اللهَ اللهُ عَلِمِ النَّهُ مَا كُنْتُمُ تَعْمَلُونَ اللهُ اللهُ عَلَمُ اللهُ عَمَلُونَ اللهُ عَلَمُ عَلَمُ اللهُ عَلَمُ اللهُ عَلَمُ اللّهُ عَلَمُ اللّهُ عَلَمُ اللّهُ عَلَمُ اللّهُ عَلَمُ اللهُ عَلَمُ اللّهُ عَلَمُ اللّهُ عَلَمُ اللّهُ عَلَمُ اللّهُ عَلَمُ اللّهُ عَلَمُ اللّهُ عَلَمُ عَلَمُ عَلَمُ اللّهُ اللّهُ عَلَمُ اللّهُ عَلَمُ اللّهُ عَلَمُ اللّهُ عَلَمُ اللّهُ اللّهُ عَلَمُ اللّهُ عَلَمُ اللّهُ اللّهُ اللهُ عَلَمُ عَلَمُ عَلَمُ عَلّمُ عَلَمُ عَلمُ عَلَمُ عَلّمُ عَلَمُ عَلَمُ عَلَمُ عَلَمُ عَلَمُ عَلَمُ عَلَمُ عَلَمُ عَلّمُ عَلَمُ عَلّمُ عَلَمُ عَلَمُ عَلَمُ عَلَمُ عَلَمُ عَلَمُ

کہددے کہ تم عمل کئے جاؤ۔ تمہارے عمل اللہ آپ دیکھ لے گا اوراس کا رسول اورا بھا ندار بھی کھرتم سب اس کی طرف لوٹائے جاؤ کے جو چھپے کھلے کا جاننے والا ہے۔ وہ تنصیب جمادے گا جو چھوتم کرتے رہے تھے O

اپنے اعمال سے ہوشیاررہو: ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۱۰۵) جولوگ اللہ تعالیٰ کے حکموں کی مخالفت کرتے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ ڈرار ہا ہے کہ ان کے اعمال اللہ کے سامنے ہیں۔ اور اس کے رسول اور تمام مسلمانوں کے سامنے قیامت کے دن تھلنے والے ہیں۔ چھوئے سے چھوٹا اور پھی پوشیدہ علی ہی اس دن سب پر ظاہر ہو جائے گا۔ تمام اسرار کھل جائیں گے۔ دلوں کے بھید ظاہر ہو جائیں گے۔ اور یہ بھی ہوتا ہے کہ بھی اللہ تبارک و تعالیٰ لوگوں پر بھی ان کے اعمال دنیا ہیں ہی ظاہر کردیتا ہے۔ چنانچے منداحمہ میں ہے رسول اللہ عباق فرماتے ہیں کہ اگرتم میں سے کوئی کی شوس پھر میں مسلم کر جس کا نہ دروازہ ہونہ اس میں کوئی سوراخ ہون کوئی عمل کرئے اللہ تعالیٰ اس کے عمل کولوگوں کے سامنے ظاہر کردی گاخواہ کیسا ہی عمل کولوگوں کے سامنے ظاہر کردی گاخواہ کیسا ہی عمل ہو۔

ابوداؤ دطیالسی کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ زندوں کے اعمال ان کے قبیلوں اور برادر یوں پرپیش کے جاتے ہیں۔اگروہ اچھے ہوتے ہیں۔اگروہ اچھے ہیں تو وہ لوگ ہیں تو وہ لوگ ہیں تو جاتے ہیں۔اگروہ ہرے ہوتے ہیں تو وہ لوگ ہیں تو اپنی انہیں تو فیق دے کہ یہ تیرے فرمان پرعال بن جا کیں۔منداحمہ میں بھی یہی فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ تمہارے اعمال تمہارے خویش وا قارب مردوں کے سامنے چش کئے جاتے ہیں۔اگروہ نیک ہوتے ہیں تو وہ خوش ہوجاتے ہیں اوراگر اس کے سواہوتے ہیں تو وہ کہتے ہیں یا اللہ انہیں موت نہ آئے جب تک کہ تو انہیں مدایت دی (لیکن ان روایتوں کی سندیں قابل غور ہیں)۔

سیحیح بخاری شریف میں ہے حضرت عا کشہؓ فرماتی ہیں کہ جب تجھے کسی مخص کے نیک اعمال بہت اچھے لگیں تو تو کہہ دے کہ اچھا ہے۔عمل کئے چلے جاؤ –اللّٰداوراس کا رسول اورموس تمہارے اعمال عنقریب دیکھے لیس گے۔ ایک مرفوع حدیث بھی اسی مضمون کی آئی ہے۔اس میں ہے کسی کے اعمال پرخوش نہ ہوجاؤ جب تک بیندہ کھلوکہ اس کا خاتمہ کس پر ہوتا ہے؟ بسااوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ انسان ایک زمانہ دراز تک نیک عمل کرتار ہتا ہے کہ اگروہ اس وقت مرتا تو قطعا جنتی ہوجا تا ۔لیکن پھراس کی حالت بدل جاتی ہے اور وہ بدا عمالیوں میں پھنس جاتا ہے۔ اور بسااوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ انسان ایک لمبی مدت تک برائیاں کرتار ہتا ہے کہ اگرای حالت میں مرتے جہنم میں بھی جائے لیکن پھراس کا حال بدل جاتا ہے اور نیک عمل شروع کر دیتا ہے۔اللہ تعالی جب کسی بندے کے ساتھ بھلا ارادہ کرتا ہے تو اسے اس کی موت سے پہلے عامل بناویتا ہے۔ لوگوں نے کہا ہم اس کا مطلب نہیں سمجھے آپ نے فرمایا مطلب بیہ کہ اسے تو فیق فیرعطافر ما تا ہے اور اس براہے موت آتی ہے۔

وَانَحُرُونَ مُرْجَوْنَ لِآمَرِ اللهِ إِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَإِمَّا يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ وَاللهُ عَلِيْهُمْ وَاللهُ عَلِيْهُمْ وَاللهُ عَلِيْهُمْ وَاللهُ عَلَيْهُمْ وَاللهُ عَلَيْهُمْ وَاللهُ عَلَيْهُمْ وَاللهُ عَلَيْهُمْ وَاللهُ عَلَيْهُمْ وَاللهُ عَلَيْ اللهُ وَرَسُولَهُ مِنْ قَبُلُ الْمُنْ عَارِبَ الله وَرَسُولَهُ مِنْ قَبُلُ وَلَيْهُمْ لِنَهُ مِنْ قَبُلُ وَلَيْهُمُ لِنَهُ مَا اللهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمُ لَكُذِبُونَ ۞ وَلَيَحْلِفُنَ إِنْ آرَدُنَ اللهُ الْحُسَنَىٰ وَ اللهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمُ لَكُذِبُونَ ۞ وَلَيَحْلِفُنَ إِنَّ آرَدُنَ اللهُ الْحُسَنَىٰ وَ اللهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمُ لَكُذِبُونَ ۞

اور دوسری قتم کے وہ لوگ ہیں کہ ان کا کام ڈھیل میں پڑا ہوا ہے اللہ تعالیٰ کے عکم پر کہ وہ یا تو آئیس عذاب کرے یا آئیس معاف فرما دے اللہ تعالیٰ کامل علم وحکمت والا ہے O جن لوگوں نے مبحد بنائی ہے تکلیف پنچانے اور کفر کرنے اور مسلمانوں میں چھوٹ ڈالوانے اور شروع سے جواللہ اوراس کے رسول سے لڑر ہے ہیں آئیس گھات لگانے کا موقعہ دینے کے لئے' وہ ضرور قسمیں کھائیس کے کہ ہماراارادہ صرف جھائی کا بی تھالیکن اللہ تعالی گواہی دیتا ہے کہ بے شک وہمش جھوٹے ہیں O

(آیت:۱۰۱) اس سے مرادوہ تین بزرگ صحابہ ہیں جن کی توبہ ڈھیل میں پڑگئ تھی۔حضرت مرارہ بن رئیج حضرت کعب بن ما لک حضرت ہلال بن امیہ رضی اللہ تعالی عنہ ہوئے ہیں جوکے میں شریک نہیں ہوئے تھے۔ شک اور نفاق کے طور پرنہیں۔ بلکہ ستی راحت طبی سے پھلول کی پختگی سائے کے حصول وغیرہ کے لئے۔ ان میں سے پھلوگوں نے تو اپنے تئیں معجد کے ستونوں سے باندھ لیا تھا جیسے حضرت ابولہا بہرضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی۔ اور پچھلوگوں نے ایسانہیں کیا تھا ان میں سے تینوں بزرگ تھے۔ پس اوروں کی تو تو بہ قبول ہوئی اور ان تھی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی۔ اور پچھلوگوں نے ایسانہیں کیا تھا ان میں سے تینوں بزرگ تھے۔ پس اوروں کی تو تو بہ قبول ہوئی اور ان تھی حضرت مین کہ کہ آیت لَقَدُ تَّابَ اللّٰہ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عنازل ہوئی جواس کے بعد آر بی ہے۔ اور اس کا پورابیان بھی حضرت کعب بن ما لک کی روایت میں آر ہا ہے۔ یہاں فرما تا ہے کہ وہ اللہ کے اراد سے پر ہیں اگر چا ہے سزاد سے آگر چا ہے معافی وں ہے؟ وہ اسی تو اللہ وہ اللہ کے داس کی رحمت اس کے خضب پر غالب ہے۔ وہ خوب جانتا ہے کہ مزا کے لائق کون ہے۔ اور ستی معافی کون ہے؟ وہ اسی افعال میں تکیم ہے۔ اس کے سوانہ تو کوئی معبود نہ اس کی معبود نہ اس کی معبود نہ اس کی معبود نہ اس کے سوانہ تو کوئی معبود نہ اس کی سوانہ تو کوئی معبود نہ اس کی سوانہ تو کوئی معبود نہ اس کے سوانہ تو کوئی معبود نہ اس کے سوانہ تو کی معبود نہ اس کے سوانہ تو کوئی میں ہے۔ اس کے سوانہ تو کوئی معبود نہ اس کے سوانہ تو کوئی میں ہے۔ اس کے سوانہ تو کوئی معبود نہ اس کی سوانہ تو کوئی معبود نہ اس کے سوانہ تو کوئی سوانہ تو کوئی معبود نہ اس کے سوانہ تو کوئی معبود نہ اس کے سوانہ کے کہ سوانہ کوئی ہوئی کوئی ہوئی کی کوئی ہوئی کے سوانہ کوئی ہوئی کوئی ہوئی کوئی ہوئی کوئی ہوئی کوئی ہوئی کی کوئی ہوئی کوئی ہوئی کوئی ہوئی کی کوئی ہوئی کوئی ہوئی کوئی ہوئیں کوئی ہوئی کی کوئی ہوئی کوئی ہوئی کوئی ہوئی کوئی ہوئی کوئی ہوئی کوئی ہوئی کوئ

ایک قصد ایک عبرت می صرفرار: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۱۰) ان پاک آیوں کا سب نزول سنے ارسول الله علی کے مریف سے ہجرت کر کے مریخ اس سے پہلے مدینے میں ایک فض تھا جس کا نام ابوعا مردا ہب تھا - بینز رق کے قبیلے میں سے تھا - جا ہلیت کے زمانے میں نفرانی بن گیا تھا' اہل کتاب کاعلم بھی پڑھا تھا - عابد بھی تھا - اور قبیلہ فرز رج اس کی بزرگی کا قائل تھا - جب صور علی میں بہال آئے مسلمانوں کا اجتماع آپ کے پاس ہونے لگا' بیقوت پکڑنے گئے یہاں تک کہ بدر کی لڑائی ہوئی اور اس میں بھی اللہ تعالی نے آئیس غالب رکھا تو یہ جل بھن گیا - صلم کھلانخالفت وعداوت کرنے لگا اور یہاں سے بھاگ کر کھار مکہ سے لل گیا - اور آئیس مسلمانوں سے لڑائی کرنے پر آمادہ کرنے

لگا۔ یہ تو عداوت اسلام میں پاگل ہور ہے تھے۔ تیار ہو گئے اور اپنے ساتھ عرب کے اور بھی بہت سے قبائل کو طاکر جنگ کے اراد ہے ہے لکا کھڑ ہے ہوئے اور میدان احد میں جم کر لڑے۔ اس لڑائی میں مسلمانوں کا جو حال ہوا وہ ظاہر ہے۔ ان کا پوراامتحان ہوگیا۔ گوانجام کار مسلمانوں کا ہی بھلا ہو۔ اور عاقبت اللہ سے ڈرنے والوں کے لئے ہی ہے۔ ای فاس نے مسلمانوں اور کا فروں کے درمیان بہت سے گڑھے کھودر کھے تھے جن میں سے ایک میں اللہ کے رسول محر میں گڑھے کر پڑے۔ چہرے پر زخم آئے۔ سامنے سے نیچی کی طرف کے چار دانت ٹوٹ کے سرجھی زخمی ہوا۔ صلوات اللہ وسلام علیہ۔ شروع کڑا ان کے وقت ہی ابو عامر فاسق اپنی قوم کے پاس گیا اور بہت ہی خوشامہ اور چا پلوی کی کہتم میری مد داور موافقت کرو۔ لیکن انہوں نے بالا تفاق جواب دیا کہ اللہ تیری آئے تھیں شنڈی نہ کرے۔ تو نامرا در ہے۔ اب برکارا نے اللہ کے دشمن تو جمیس راہ حق سے بہتا ہوا کہ میری قوم تو میر برکارا نے اللہ کے دشمن تو جمیس راہ حق سے بہتا ہوا کہ میری قوم تو میر بول بعد بہت بی شریر ہوگئی ہے۔ مدینے میں اس نا ہجار کورسول اللہ علیہ نے نہت سمجھایا تھا۔

قرآن پڑھ پڑھ کرنھیں کے لئے بدوعا کی تھی اور اسلام کی رغبت دلائی تھی لیکن اس نے نہ مانا تھا۔ تو حضور عیات نے اس کے لئے بدوعا کی تھی کہ اللہ تعالیٰ اے کہیں وور دراز ذکت و حقارت کے ساتھ موت دے۔ جب اس نے دیکھا کہ احد میں بھی اس کی چا ہت پوری نہ ہوئی اور اسلام کا کلمہ بلندی پر بی ہے تو یہ یہاں سے شاہ روم ہر قل کے پاس بہنچا اور اسے رسول اللہ عیات سے شرائی کے لئے آبادہ کیا۔ اس نے بھی اس سے وہ دورہ کرلیا اور تمنا کیں دلا کیں۔ اس وقت اس نے اپ بہنچا اور اسے رسول اللہ عیات سے شرائی کی سے شریف میں رہتے سہتے تھے اور جن کے دل اب تک شک وشہیں سے کھوں کہ اب میں مسلمانوں کی ہڑیں کا ہے دوں گا۔ میں نے ہر قل کوآبادہ کردیا ہے۔ وہ لئکر جرار لے کر چڑھائی دل اب تک شک وشہیں سے کھوں کہ اس سے تعرف اور جن کے دل اب تک شک وشہیں سے کہوادے گا اور ان کا بی بھی باتی ندر کھے گا۔ تم آیکہ مکان مجد کے نام سے تعیم کروتا کہ میرے قاصد جو آئیں وہ وہ ہیں تھر رہ سے وہ بیں مشور سے ہوادے گا اور ان کا بی بھی باتی ندر کھے گا۔ تم آیکہ مکان مجد کے نام سے تعیم کروتا کہ میرے قاصد جو آئیں وہ وہ ہیں تھر رہ کی کو تا کہ میں ہوں اور ہمارے لئے وہ بناہ کی اور گھات لگانے کی محفوظ جگہ بن جائے۔ انہوں نے مجد قبالیا۔ اور مور میں ایک اور میں کرور ور اوگوں کو دور وہ جائے گئی کہ آپ ہماری مجد میں تشریف لا سے اور نماز اوا سے بیا ہے جت ہو جائے اور نماز اوا سے بی نے فر بایا اس وقت تو سنر در بیش ہو لوگ دور در از کی مجد میں بڑی دفت سے بی بی اس طرح اللہ بتارک و تعالی نے اپ بی میں میں ہوں ان شاء اللہ والی میں ہیں۔ اس لئے ہم نے قریب ہی میں مجد بنائی ہے۔ آپ نے فر بایا اس وقت تو سنر در بیش ہو بیا ہوں ان شاء اللہ والی میں ہیں۔ اس لئے ہم نے قریب ہی میں مجد بنائی ہے۔ آپ نے فر بایا اس وقت تو سنر در بیش ہو سے سے بیالیا۔ جب میدان ہوک سے آپ سرائی اور فینیت کے ساتھ والی لو آ

لاَ تَقَامُ فِيْ اَبَدًا لَمَسْجِدُ السِّسَعَلَى التَّقُوٰى مِنَ اَوَّلِ يَوْمِ اَكَا لَاَ تَقَامُ وَيَهُ السَّفُ اللهُ اَنْ تَقَوُمَ فِيْهِ فِيهِ رِجَالٌ يُتُحِبُّوْنَ اَنْ يَتَطَهَّرُوا وَ اللهُ لَحَقُ اَنْ تَتَطَهَّرُوا وَ الله يُحِبُ الْمُطَّهِرِيْنَ ۞ يُحِبُ الْمُطَّهِرِيْنَ ۞

د کھوتو اس میں بھی کھڑا نہ ہونا' جس مبجد کی بنیا داول دن ہے ہیں پر ہیز گاری پر رکھی گئی ہے وہی زیادہ حقدار ہے کہ تو دہاں کھڑا ہو-اس میں وہ لوگ ہیں جو پا کیزگی کو پند کرتے ہیں اوراللہ تعالیٰ بھی پاک رہنے والوں سے مجت رکھتا ہے O آیت:۱۰۸) ابھی مدینے شریف سے ایک دن یا پھی کم کے فاصلے پرتھے کہ ومی اللہ نازل ہوئی اوراس مجد ضرار کی حقیقت آپ پر ظاہر کردی گئ - اوراس کے بانیوں کی نیت کا بھی علم آپ کو کرادیا گیا - اور دہاں کی نماز سے روک کر مسجد قبامیں جس کی بنیاد خوف الہی پر رکھی گئ تھی نماز پڑھنے کا حکم صادر ہوا۔ پس آپ نے وہیں سے مسلمانوں کو بھیج دیا کہ جاؤمیر سے پہنچنے سے پہلے اس مجد کوتو ڑدو۔

حضرت ابن عبال فرماتے ہیں الدعام خبیب ان انصاریوں سے کہ گیاتھا کتم مبحد کے نام سے تمارت بنالواور جوتم سے ہو سکے
تیاری کررکھو-ہتھیار وغیرہ مہیا کرلو- ہیں شاہ روم قیصر کے پاس جارہا ہوں اور اس سے مدو لے کر محمد اور اس کے ساتھیوں کو یہاں سے نکال
دوں گا- پس بیدلوگ جب بیہ سجد تیار کر بھی خضور سے کہا کہ ہماری چاہت ہے کہ آپ ہماری اس مبحد ہیں تشریف لاویں - وہاں نماز پڑھیں
دوں گا- پس بیدلوگ جب بیہ سجد تیار کر بھی خضور سے کہا کہ ہماری کی اس مبحد ہیں ہرگز کھڑ ہے بھی نہ ہونا - اور روایت ہیں ہے کہ جب
اور ہمارے لئے برکت کی دعا کریں کیس اللہ تعالی نے بیہ آیت اتاری کہ اس مبحد ہیں ہرگز کھڑ ہے بھی نہ ہونا - اور روایت ہیں ہے کہ جب
آپ ذی اوان میں اثر ہے اور مبحد کی اطلاع ملی تو آپ نے مالک بن وخشم رضی اللہ عند اور معن بن عدی رضی اللہ عنہ کو بلایا - ان کے
بھائی عمر بن عدی کو بلوایا اور تھم دیا کہ ان ظالموں کی مبحد میں جاؤ اور اسے گزا دو بلکہ جلا دو- بید دونوں ہزرگ تا ہوتو ڈو جلدی جلدی
جا سے سالم بن عوف کے محلے میں جاکر حضرت مالک نے حضرت معن سے فرمایا آپ بیبیں تھہر یئے - بیدیر سے قبیلے کے لوگوں کے مکان
بیس - بیباں سے آگ لاتا ہوں - چنا نچہ گئے اور ایک مجود کا سلک ہوا تنا لے آپ اور سید ھے اس مبحد ضرار میں پہنچ کراس میں آگ گوادی دی اور ایک کھود کو ال سے اور ای خاری کی اور ان بزرگوں نے اس محد ضرار میں پہنچ کراس میں آگ گور کی اور ایک کھود کو ال کے اور ان بزرگوں نے اس مجد ضرار میں پہنچ کراس میں آگ گور کی اور ایک کھود ڈوالا -

پس اس بارے میں ہے آئی ہیں اور تھیں۔ اس کے بانی بار ہ خف سے - خذام بن خالد بنوعبید بن زید میں ہے جو بی عمر و بن عوف میں ہے جیس بی بی باری کے گریس ہے میں ہے میں ہے کہ جاری نہیں ہے تھا۔ اور تقابہ بن عاطب جو بی عبید میں سے تقااور بنوامیہ کے موالی جوابولب بب عبدالمنذ رک قبیلے میں سے سے حقر آن فرما تا ہے کہ بیلوگ سے ہم نے اسے قبیلے میں سے سے حقر آن فرما تا ہے کہ بیلوگ سے ہم الحالی بنایا ہے۔ لیکن اللہ کی گواہی ہے کہ بیجھوٹے ہیں۔ بلکہ انہوں نے مجد قبا کو ضرر پہنچانے اور اللہ کے ساتھ کے گر کرنے اور مومنوں میں جدائی بنایا ہے۔ لیکن اللہ کی گواہی ہے کہ بیچھوٹے ہیں۔ بلکہ انہوں نے کہ لئے اس بیدائی ہوں۔ اللہ کی جولوگوں میں امہب مشہور ہے۔ اللہ کو اللہ اللہ اللہ ہوں۔ فرمان ہیں آپ کی امت بھی داخل ہے۔ انہیں بھی اس مجد لین اس مجد میں نہ کو ام انہوں کے اتفاق پر اور ان کی خیر خواہی پر بنائی گئی ہے۔ اس مجد میں تبہا دا نماز یں پڑھنا درست اور حق میں نہاز پڑھنی حرام قرار دی گئی۔ پھر رغبت دلائی جائی ہے کہ مجد قبا میں موار اور پیدل اس مجد میں تبہا دا نماز یں پڑھنا درست اور حق بیا نہ بیا بیا ہے کہ جانب ہے۔ چنا نچر تھے اور مدین میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار اور پیدل اس مجد میں آبیا کرتے تھے۔ اور صدیت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار اور پیدل اس مجد میں آبیا کی خود مفرت جریک علیہ جب آبی جہت معین کی تھی۔ واللہ الم نے قبلہ کی جہت معین کی تھی۔ واللہ الم نے قبلہ کی جہت معین کی تھی۔ واللہ الم نے قبلہ کی جہت معین کی تھی۔ واللہ الم مے قبلہ کی جہت معین کی تھی۔ واللہ الم مے قبلہ کی جہت معین کی تھی۔ واللہ الم مے قبلہ کی جہت معین کی تھی۔ واللہ اللہ مے واللہ الم مے قبلہ کی جہت معین کی تھی۔ واللہ الم مے قبلہ کی جہت معین کی تھی۔ واللہ الم مے قبلہ کی جہت معین کی تھی۔ واللہ الم مے قبلہ کی جہت معین کی تھی۔ واللہ الم مے قبلہ کی جہت معین کی تھی۔ واللہ الم مے والم کی خور میں والہ کی میں آبیا کی معرف کی نیور تھی اس والہ کی میں والی کی معرف کی نیور تھی اس والے کی میں والے کی معرف کی نیور تھی اس والے کو میں والے کی میں والے کی میں والی کی میں والے کو میں والی والے کی میں وا

ابوداؤد میں ہے رسول اللہ عظی فرماتے ہیں آیت فیہ رجال معجد قباوالوں کے بارے میں اتری ہے۔وہ پانی سے استخاکیا کرتے تھے۔ بیحد میٹ ضعیف ہے۔امام ترفدی اسے غریب بتلاتے ہیں۔ طبرانی میں ہے اس آیت کے نازل ہونے کے بعد آپ نے عویم بن ساعد اُٹ کے پاس آ دمی بھیج کردیافت فرمایا کہ آخر بیکون می طہارت ہے جس کی ثنا اللہ رب العزت بیان فرمار ہاہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم میں سے جومرد مورت پاضانے سے نکل ہے وہ پانی سے استخاکیا کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا بس بھی وہ طہارت ہے۔منداحمہ میں ہے کہ آنخضرت عظیم ان کے پاس معجد قبامیں تشریف لائے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہاری معجد کے بیان میں تمہاری طہارت کی آج تعریف کی ہے تو بتلاؤ کہ تمہاری وہ طہارت کیسے ہے؟ انہوں نے کہایا رسول اللہ جمیں اور تو کچھ معلوم نہیں - ہاں اتن بات ضرور ہے کہ ہم نے اپنے پڑوی یہودیوں کی نسبت جب سے بیمعلوم کیا کہوہ پا خانے سے نکل کرپانی سے پاکی کرتے ہیں 'ہم نے اس وقت سے اپنایہی وطیرہ کر لیا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ آپ نے بیروال حضرت کو یم بن عدی رضی اللہ عند ہے کیا تھا - حضرت تزید بن ثابت رضی اللہ عند کافر مان

ہے کہ پانی سے طہارت کرنا ہی وہ پاکیز گی تھی جس کی تحریف اللہ عزوجل نے گی - اور روایت میں ان کے جواب میں ہے کہ ہم تو ما قد سے کمی روسے پانی سے النوش جس مجد کا اس آیت میں ذکر ہے وہ مجد قباہے - اس کی تصریح بہت سے سلف صالحین نے کی ہے - کین ایک سے حجے حدیث میں ہی بھی ہے کہ تقوی کی بہنے والی مجر مجد نہوی ہے جو مدیخ شریف کے درمیان ہے - غرض ان دونوں باقوں میں کوئی اختلاف نہیں جب کہ مجر قباش وع دن سے تقوی کی بنیا دول پر ہو تو مجد نہوی اس حقی کی ای اس سے بھی زیادہ متحق ہے - مندا حمد میں ہم کی اس سے بھی زیادہ متحق ہے - اور حدیث میں ہے کہ دو محصول میں اس بارے میں اختلاف ہوا مندا حمد میں ہی ہے کہ دو محصول میں اس بارے میں اختلاف ہوا اور دوسرے کا قول تھا کہ یہ مجر مجد بندی ہے - اور حدیث میں ہے کہ دو محصول میں اس بارے میں اختلاف ہوا اور دوسرے کا قول تھا کہ یہ مجد میں ان فراغ و خیری تھا اور دوسرے کا قول تھا کہ یہ مجد میں ان فراغ و خیرہ میں ہے ان دونوں میں سے ایک کو تول تھا کہ یہ مجد مجد بال و دوسرے کا قول تھا کہ یہ مجد مجد بال و خیرہ میں ہے ان دونوں میں سے ایک کو تول تھا کہ یہ مجد مجد بال و دوسرے کا قول تھا کہ یہ مجد مجد بہ ہی بھی ہے - ان دونوں شخصوں میں سے ایک تو بوضد رہ قبیلے کا تھا اور دوسرا سوعمر و بن عوف میں ہے اس محد رہ بال محد ہوں کہ ہیں ہی بھی ہے - سلو کی ایس میں اور خلف کی ایک کا میں مجد ہے - یہ صدی ہی بنیا دیں شروع ہے بی پر بھر گاری پر بیں - آپ نے بیل کہ وہ مجد ہے - یہ حدیث مجمول کی جماعت ہو جود میں کی مجد و سے بیلی دیں ہو وہ کی بیلی ہیں بھی ہے - سلو کی بیلی دیں بھی ہے - سلو کی جماعت ہو جود میں کے حال کی بیلی دیں ہو وہ اس کی ان کے ساتھ میں بڑھ دیا ہوں ، گار طہارت کے ساتھ در ہنے والے ہوں ' گندگیوں سے دور ہوں' ان کے ساتھ میں بڑھ ھا

مندی حدیث میں ہے کہ ایک دن رسول اللہ علیہ نے صحابہ کوسے کی نماز پڑھائی جس میں سورہ روم پڑھی۔اس میں آپ کو پچھ وہم ما ہو گیا۔ نماز سے فارغ ہوکر آپ نے فرمایا 'قر آن کریم کی قرات میں خلط ملط ہو جانے کا باعث تم میں سے وہ لوگ ہیں جو ہمار سے ساتھ کے نماز بوں کو وضونہا یت عمدہ کرنا چاہئے۔اس ہمار سے ساتھ کے نماز بوں کو وضونہا یت عمدہ کرنا چاہئے۔اس حدیث سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ طہارت کا کمال اللہ کی عبادتوں کے بجالا نے انہیں پوری کرنے اور کامل کرنے اور شرعی حیثیت سے بجالا نے نہیں ہوری کرنے اور کامل کرنے اور شرعی حیثیت سے بجالا نے میں سہولت پیدا کرتا ہے۔ اللہ تعالی پاک رہنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔ حضرت ابوالعالیہ فرماتے ہیں کہ پانی سے استخبا کرنا ہوں سے بختا پوری کے شک طہارت ہے۔ لیکن اعلی طہارت گنا ہوں سے بختا ہے۔ حضرت اعمش فرماتے ہیں 'گنا ہوں سے تو ہرکنا اور شرک سے بختا پوری پاکیز گی ہے۔او پرحدیث گزر چکی کہ جب اہل قباسے ان کی اس اللہ کی پہند بیدہ طہارت کی نسبت رسول اللہ علیہ نے دریا فت فرمایا تو انہوں نے جواب میں پانی سے استخبا کرنا بیان کیا۔ پس بیر آ یت ان کے تی میں اتری ہے۔ برنا دمیں ہے کہ انہوں نے کہا ہم بھروں سے صفائی کر ایس سے سے استخبا کرنا بیان کیا۔ پس بیر آ یت ان کے تی میں اتری ہے۔ برنا دمیں ہے کہ انہوں نے کہا ہم بھروں سے صفائی کر ایسے جواب میں پانی سے استخبا کرنا بیان کیا۔ پس بیر آ یت ان کے تی میں اتری ہے۔ برنا دمیں ہے کہا نہوں نے کہا 'ہم بھروں سے صفائی کر

تفيرسورهٔ توبه ياره ۱۱

کے پھر یانی سے دھوتے ہیں۔لیکن اس روایت میں محمد بن عبدالعزیز کا زہری سے تفرد ہے اور ان سے بھی ان کے بیٹے کے سوا اور کوئی راوی نہیں۔اس حدیث کوان لفظوں سے میں نے یہاں صرف اس لئے وارد کیا ہے کہ فقہا میں پیمشہور ہے لیکن محدثین کل کے کل اسے معروف نہیں بتاتے -خصوصاً متاخرین لوگ-واللہ اعلم-

آفَمَنَ آسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَى تَقُوٰى مِنَ اللهِ وَرِضُوَانِ خَيْرٌ آمْر مَّنَ آسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَى شَفَا جُرُفٍ هَارِفَانُهَا رَبِّهِ فِي نَارِ جَهَنَّهُ وَاللَّهُ لا يَهْدِي الْقَوْمَ الطَّلِمِينَ ۞لا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِي اللهُ عَلَيْهُ عِنْ قُلُوْبِهِمُ إِلاَّ أَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ وَاللَّهُ عَلِيْهُ حَكِيْمٌ اللَّهِ اللَّهُ عَلِيمُ حَكِيمٌ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ حَكِيمٌ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ حَكِيمٌ اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْكُ عَلَيْهُ عَلِيهُ عَلَيْهُ عَلِيهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلِيهُ عِلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْكُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَ

کیاوہ خض جس نے اپنی عمارت کی بنیاو اللہ تعالی کے ڈر پر رکھی بہتر ہے یاوہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد گریڑنے والی کھائی کے کنارے پر رکھی جواسے جہنم کی آگ میں لے گری-اللہ تعالیٰ ناانصافوں کی رہبری نہیں فر ما تا 🔾 ان کی بنائی ہوئی بیٹھارت تو ہمیشہ کیلیجے ان کے دلوں میں شک وشبہ کا باعث ہی رہے گی ہاں بیداور بات ہے کہ انکے دلوں کے کلز کے کلڑے ہوجا کمیں اللہ خوب جاننے والا اور کامل حکمتوں والا ہے 🔾

(آیت:۱۰۹-۱۱۰) وہ کہجس نے اللہ کے ڈراوراللہ کی رضا کی طلب کے لئے بنیا در تھی اور جس نے مسلمانوں کو ضرر پہنچانے اور کفر کرنے اور پھوٹ ڈلوانے اور مخالفین اللہ ورسول کو بناہ دینے کے لئے بنیاد رکھی' یہ دونوں برابزنہیں ہو سکتے – یہ دوسری قشم کےلوگ تو اپنی بنیاداس خندق کے کنارے پررکھتے ہیں جس میں آ گ بھری ہوئی ہواور ہوبھی وہ بنیادالی کمزور کہ آ گ میں جھک رہی ہو- ظاہر ہے کہ ایک دن وه آگ میں گریڑ ہے گی - ظالموں اور فسادیوں کے کام بھی نیک متیج نہیں ہوتے -

حضرت جابر بن عبداللّٰدرضی الله عنه فرماتے ہیں کہ میں نے رسول الله علی کے زمانے میں مسجد ضرار سے دھوال نکلتے ویکھا-امام ابن جریر رصته الله علیه کا قول ہے کہ ہم ہے ذکر کیا گیا ہے کہ جن لوگوں نے اس مجد کوتو ڑااوراس کی بنیادیں اکھیڑ پھینکیں انہوں نے اس کے ینچے سے دھواں اٹھتا پایا۔ خلف بن بامعین کہتے ہیں میں نے منافقوں کی اس مجد ضرار کوجس کا ذکران آیتوں میں ہے دیکھا ہے کہ اس کے ا یک پھر سے دھواں نکل رہاتھا-اب وہ کوڑا کر کٹ ڈالنے کی جگہ بنی ہوئی ہے-ان کےاس بد کرنوت کی وجہ سےان کے دل میں نفاق جگہ پکڑ گیا ہے جوبھی بھی ٹلنے والانہیں- بیشک وشبہ میں ہی رہیں گے جیسے کہ بنی اسرائیل کے وہ لوگ جنہوں نے بچھڑا بوجا تھا- ان کے دلوں میں بھی اس کی محبت گھر کر گئی تھی۔ ہاں جب ان کے دل یاش یاش ہو جائیں لینی وہ خودمر جائیں۔اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے بندوں کےاعمال سے خبردار ہے-اور خیروشر کابدلہ دینے میں با حکمت ہے-

إِنَّ اللَّهَ اشْتَرِي مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۚ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ ۗ وَعُدًّا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرِبِةِ وَالْإِنْجِيْلِ وَالْقُرَّانِ ۖ وَمَنْ آوْفِي بِعَهْدِهِ مِنَ اللهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِينَ بَايَعْتُمْ بِهُ ۗ وَذَٰلِا

هُ وَالْفُوزُ الْعَظِيمُ ٥

الله تعالی نے ایمان والوں سے ان کی جانیں اوران کے مال خرید لئے ہیں اس قیمت پر کہ ان کے لئے جنت ہے۔ وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں ' پھر مارتے ہیں اور شہید بھی ہوتے ہیں۔ اللہ سے زیادہ وعدے کا پورا کرنے ہیں اور شہید بھی ہوتے ہیں۔ اللہ سے زیادہ وعدے کا پورا کرنے والا اور کون ہوسکتا ہے۔ پس تہمیں اس خریدوفروخت پرخوش ہوجانا چاہیے جوتم نے کی ہے۔ بہی ہے زبردست کامیا بی O

مجامدین کے لیے استھنائی انعامات: 🏗 🌣 (آیت:۱۱۱) اللہ تعالی خبر دیتا ہے کہ مؤن بند۔ جب راہ حق میں اپنے مال اور اپنی جائیں دیں اللہ تعالی اس کے بدلے میں اپنے فضل وکرم اور لطف ورحم ہے آئہیں جنت عطا فرمائے گا- بندوا پی چیز جو در حقیقت اللہ تعالیٰ کی ہی ہے اس کی راہ میں خرچ کرتا ہے تو اس کی اس اطاعت گذاری ہے ما لک الملک خوش ہوکراس پر اپنااورفضل کرتا ہے۔ سجان اللہ کتنی زبر دست اور گرال قیمت چیز پروردگارکیسی حقیر چیز پرویتا ہے- دراصل ہرمسلمان اللہ سے میسودا کر چکا ہے-اسے اختیار ہے کہ وہ اسے پورا کرے یا یونہی ا پن گردن میں لفکائے ہوئے دنیا سے اٹھ جائے۔اس لئے مجاہدین جب جہاد کے لئے جاتے ہیں تو کہا جاتا ہے کہاس نے اللہ تعالیٰ سے بیویار کیا۔ یعنی وہ خرید فروخت جسے وہ پہلے سے کر چکا تھا' اس نے پوری کی- حضرت عبداللہ بن روا حدرضی اللہ عنہ نے لیلتہ العقبہ میں بیعت کرتے ہوئے کہا کہ اے اللہ کے رسول اپنے رب کے لئے اور اپنے لئے جوچا ہیں شرط منوالیں - آپ نے فرمایا میں اپنے رب کے لئے تم سے میشرط قبول کراتا ہوں کہ اس کی عبادت کرنا - اس کے ساتھ کسی اور کوشریک نہ کرنا - اورائے لئے تم سے اس بات کی پابندی کراتا ہوں کہ جس طرح اپنی جان و مال کی حفاظت کرتے ہؤمیری بھی حفاظت کرتا۔ حضرت عبداللہ نے پوچھا جب ہم یو نہی کریں تو ہمیں کیا ملے گا؟ آپ نے فرمایا جنت - پیسنتے ہی خوشی سے کہنے لگئے واللہ اس سودے میں تو ہم بہت ہی نفع میں رہیں گے۔ بس اب پختہ بات ہے نہ ہم اسے توڑیں گے نیتوڑنے کی درخواست کریں گے۔ پس بیآیت نازل ہوئی - بیاللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں نداس کی پرواہ ہوتی ہے کہ ہم مارے جائیں گے نداللہ کے دشمنوں پروار کرنے میں انہیں تامل ہوتا ہے۔ مرتے ہیں اور مارتے ہیں۔ایسوں کے لئے یقیناً جنت واجب ہے۔ بخاری ومسلم کی حدیث میں ہے کہ جو مخص راہ اللہ میں نکل کھڑا ہو جہاد کے لئے 'رسولوں کی سچائی مان کر' اسے یا تو فوت کر کے بہشت بریں میں اللہ تبارک و تعالیٰ لے جاتا ہے یا پورے پورے اجراور بہترین غنیمت کے ساتھ واپس اے لوٹا تا ہے ← اللہ تعالیٰ نے بیہ

بات اپنے ذھے ضروری کر لی ہے اور اپنے رسولوں پر اپنی بہترین کتابوں میں نازل بھی فرمائی ہے۔ حضرت موئی پر اتری ہوئی تو رات میں حضرت عیسی پر اتری ہوئی تو رات میں حضرت عیسی پر اتری ہوئی آن میں اللہ کا یہ وعدہ موجود ہے۔ صلوات اللہ وسلا معلیم میں حضرت عیسی پر اتری ہوئی آن میں اللہ کا یہ وعدہ موجود ہے۔ صلوات اللہ وسلا معلیم المجمعین – اللہ بھی وعدہ خلافی نہیں کرتا – اللہ سے زیادہ وعدول کا پورا کرنے والا اور کوئی نہیں ہوسکتا – نداس سے زیادہ سے اللہ کی باتوں میں ہوتی ہے۔ جس نے اس خرید و فروخت کو پورا کیا' اس کے لئے خوشی ہے اور مبار کباد ہے۔ وہ کا میاب ہے۔ اور جنتوں کی ابدی میتوں کا مالک ہے۔

اَلتَّا يِبُوْنَ الْعَبِدُونَ الْحَمِدُونَ السَّاجِحُونَ الرَّكِعُونَ السَّجِدُونَ السَّجِدُونَ السَّجِدُونَ اللَّمِرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّاهُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحَفِظُونَ لِحُدُودِ اللَّهِ اللَّمِرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّاهُونَ عَنِ الْمُنْكِرِ وَالْحَفِظُونَ لِحُدُودِ اللَّهِ اللَّمِرُونَ بِاللَّمِ وَالنَّاهُ وَالنَّامُ وَاللَّهُ وَمِنِينَ اللَّهُ وَالْحُفُونِ اللَّهُ وَالْمُؤْمِنِينَ اللَّهُ وَالْمُؤْمِنِينَ اللَّهُ اللَّهِ اللَّهُ وَالْمُؤْمِنِينَ اللَّهُ وَالْمُؤْمِنِينَ اللَّهُ وَالْحَمِدُ وَالْمُؤْمِنِينَ اللَّهُ وَالْمُؤْمِنِينَ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللللْهُ اللَّهُ اللللْهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللللْهُ الللَّهُ اللَّهُ الللللْهُ اللللْهُ اللللْهُ اللللْهُ الللللْمُ اللَّهُ اللللْهُ الللللْمُ الللللْمُ اللللْمُ اللللْمُ اللللْمُ اللَّهُ اللللْمُ الللللللْمُ اللللْمُ الللللْمُ الللللْمُ اللللللْمُ اللَّه

یاوگ توبرکنے والےعباوت گر اراللہ کی تعریفیں کرنے والے اللہ کی راہ میں سفر کرنے والے رکوع مجدوں میں مشغول رہنے والے ا بری باتوں سے رو کنے والے اللہ تعالیٰ کی حد بندیوں کی حفاظت کرنے والے ہوتے ہیں تو ان مسلمانوں کو بشار تیں سنادے O

مومنین کی صفات: ہے ہے اور ہیں ہیں ہومنوں کا اوپر ذکر ہوا ہے ان کی پاک اور بہترین صفتیں بیان ہور ہی ہیں کہ وہ تمام گناہوں سے تو بہ کرتے رہے ہیں ہرائیوں کو چھوڑتے جاتے ہیں۔ اپنے رب کی عبادت پر جے رہے ہیں ہر تم کی عبادتوں کی حفاظت کرتے ہیں تو کی عبادتوں کی حفاظت کرتے ہیں تو کی عبادتوں کی حفاظت کرتے ہیں تو کی عبادتوں میں خصوصیت کے ساتھ افضل عبادت روزہ ہے۔ اس لئے وہ اسے بھی اچھائی سے رکھتے ہیں۔ کھائے کو چیا کو ترک کر دیتے ہیں۔ بہی مراد لفظ سائحون سے یہاں ہے۔ بہی وصف آئخضرت الله کی بدیوں کا قرآن کے بیان فر ہایا ہواور یہی لفظ سائحات وہاں بھی ہے۔ رکوع و تجود کرتے رہے ہیں یعنی نماز کے پابند ہیں۔ ان الله کی عبادتوں کے بیان فر ہایا ہے اور یہی لفظ سائحات وہاں بھی ہے۔ رکوع و تجود کرتے رہے ہیں۔ بہی نماز کے پابند ہیں۔ ان الله کی عبادتوں کے بیان فر ہایا ہوائی کی مفاف نہیں۔ الله کی عبادت اور اس کی گفاوت کی کہندائی برائی میں تھوڑ کر کے احکام اللی کی حفاظت کر کے پھراوروں کو بھی اس کی رغبت دیتے ہیں۔ جن تعالی کی عبادت اور اس کی گفاوت کی حفاظت دونوں زیز نظر رہے ہیں۔ یہی با تھی ایمان کی ہیں اور یہی اوصاف مومنوں کے ہیں۔ انہیں خوش خبریاں ہوں۔ حضرت ابن مسعود سیاحت سے مراوروزہ لیتے ہیں۔ اس ملرح ابن عباس بھی بلکہ آپ سے مردی ہے کہر آن کر یم میں جہاں کہیں ہولفظ آیا ہے وہاں یہی سیاحت سے مراوروزہ لیتے ہیں۔ اس مطرح ابن عباس بھی بلکہ آپ سے مردی ہے کہر آن کر یم میں جہاں کہیں ہولفظ آیا ہے وہاں یہی مطلب ہے۔ ضحاک جمال کی ہی بہتے ہیں۔

حضرت عا تشصد بقدرض الله تعالی عنها فرماتی بین کداس است کی سیاحت روزه ہے۔ بجابۂ سعید عطائ عبدالر شن ضحاک سفیان وغیره کمتے بین کدم راد سیآئی شوک کے صدید میں کہی ہے کہ مراد سیآئی شوک کے صدید میں کہی ہے کہ مراد سیآئی شوک کے صدید میں کہی ہے کہ مراد سیآئی شوک کے صدید میں کہی ہے کہ مراد سیآئی شوک کے مراد سیآئی سیال صدید میں مرفوع حدید میں کہی ہے کہ رسول الله تعلیق ہے اس لفظ کا مطلب ہو چھاگیا تو آپ نے بہی فرمایا ۔ تمام اتوال سے زیادہ میں اور دوام کر فول ہے اور ایک دلیلیں بھی بین جن سے جات ہے۔ ایک مرسل صدید میں الله الله الله الله الله بیا تو آپ نے بہی فرمایا ۔ تمام اتوال سے زیادہ میں جاد کہا کہا بیارہ ول الله تعلیق الله بیارہ کو الله بیارہ کی الله بیارہ کی الله بیارہ کو الله بیارہ کی الله بیارہ کو الله بیارہ کی الله بیارہ کو الله بیارہ کی الله بیارہ کر اما عطافر مایا میرک امت کی سیاحت کی راہ میں جہاد کر تا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہا کہا عطافر مایا ہے۔ میں میں ہواد کر تا ہوادہ و ہراوئی کی پراللہ اکر کہا عطافر مایا ہے۔ کی جاس میں ہوادہ کر تا ہوادہ و ہراوئی کی پراللہ اکر کہا عطافر مایا ہے۔ کو میں میں ہوادہ کر تا ہوادہ وادہ ہوائی پراللہ اکر کہا عطافر مایا ہے۔ معلم ہوں۔ عبدالرضن فرماتے بین اللہ کی راہ کے مہاجر بیں۔ بعض لوگ صوفی طبقہ کے جواس سے مراد لیستے بین کر زمان سے بہتر مال بکر بیاں بن جا کیں جن میں ہوا کر تا تا تا کہاڑوں وروں کو کی تشد پرنے کا اندیشہ ہوتو اور بیتے ہودہ کو کہا کہ سب سے بہتر مال بکر بیاں بن جا کیں جن اللہ کے حکم کے بخالاتے والے لیعنی بقول ابن عباس اللہ تعالی کی اطاعت پر قائم رہنے والے دیتوں حسن بھری فرائنس کی پابندی کرنے والے۔ اللہ تعالی کے می کے بحالاتے والے والے والے کے میالاتے والے۔

مَاكَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ امَنُوَّا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلُو كَانُوَّا الْوَلْيَ قُرُولِ لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلُو كَانُوَّا الْوَلْيَ قُرُبِلِ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيِّنَ لَهُ مُ النَّهُ مُ اصْحَبُ الْجَحِيْدِ ۞ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرِهِيْمَ لِأَبِيْهِ اللَّاعَنِ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهًا وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرِهِيْمَ لِأَبِيْهِ اللَّاعَنِ مَّوْعِدَةٍ وَعَدَهًا اِيّاهُ فَلَمَّا تَبَيِّنَ لَهُ انّهُ عَدُو لِيلِهِ تَبَرَّ مِنْهُ إِنَّ اِبْرِهِيْمَ لَا وَاهُ عِلْمُ اللّهِ عَدُولًا لِللّهِ مَنْ اللّهُ عَدُولًا لِللّهِ مِنْ اللّهُ عَدُولًا لِللّهُ عَدُولًا لِللّهُ عَدُولًا اللّهُ عَدُولًا لِللّهُ عَدُولًا لِللّهُ عَدُولًا لِللّهُ مَا لَكُولُولُهُ اللّهُ عَدُولًا لِللّهُ عَدُولًا لِللّهُ عَدُولًا اللّهُ عَدُولًا لِللّهُ اللّهُ عَدُولًا لِلللّهُ اللّهُ عَدُولًا لِلللّهُ اللّهُ اللّهُ عَدُولًا لِلللّهُ اللّهُ عَدُولًا لِلللّهُ اللّهُ عَدُولًا لِللّهُ اللّهُ عَدُولًا لِللّهُ اللّهُ اللّهُ عَدُولًا لِللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَدُولًا لِلللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَدُولًا لِللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَدُولًا لِلللّهُ اللّهُ عَدُولًا اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَدُولًا اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَدُولًا اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ

۔ نبی کواورا بمان داروں کو بیدا کُق بی نہیں کہ شرکوں کے لئے استغفار کریں گووہ قرابت دار بی کیوں نہوں؟اس کے بعد کہان پر بین فاہر ہو چکا ہے کہ وہ دوز ٹی ہیں O ابراہیم کا اپنے والد کے لئے استغفار تو صرف اس وعدے کی وجہ سے تھا جو وہ اس سے کر چکا تھا' پھر جب اس پرکھل گیا کہ وہ دشمن رب ہے تو وہ ای وقت اس سے بیزار ہو گیا ابھیم تو بڑا ہوگیا' ابراہیم تو بڑا ہی نرم دل' بردیار تھا O

مشرکین کے لیے دعائے مغفرت کی نبی اکرم علیہ کوممانعت: ☆☆ (آیت:۱۱۳-۱۱۳) منداحد میں ہے کہ ابوطالب کی موت کے وقت اس کے پاس رسول اللہ علی تشریف لے گئے۔ وہاں اس وقت ابوجہل اور عبدالله بن ابی امیہ بھی تھا۔ آپ ئے فر آمایا ' چیا لا المه الا الله كهدلے-اس كلے كى وجہ سے اللہ عز وجل كے ہال ميں تيرى سفارش تو كرسكوں-يين كران دونوں نے كہا كه اسے ابوطالب كيا تو عبدالمطلب کے دین سے پھر کر جائے گا؟ اس پراس نے کہا کہ میں تو عبدالمطلب کے دین پر ہوں-آ مخضرت علیہ نے فرمایا خیر میں جب تك منع ندكرديا جاؤل تيرے لئے بخشش مانكار مول كا -ليكن آيت ماكان لِلنّبيّ اثرى - يعنى نى كواور مومنول كولائق نبيل كدوه مشركول کے لئے بخشش مانکیں گووہ ان کے قربی رشتہ دار ہی ہوں-ان پرتو پی ظاہر ہو چکا ہے کہ بیمشرک جہنمی ہیں-اس بارے میں آیت اِنَّكَ لَا تَهُدِى الْح بھى اترى ہے۔ يعنى توجى محبت كرئ اسے راہ نہيں وكھا سكتا بلكه الله تعالى جسے جاہے راہ وكھا تا ہے۔ منداحم ميں ہے كه حضرت علی رضی اللہ عندنے ایک مخص کی زبانی اپنے مشرک ماں باپ کے لئے استغفار من کراس سے کہا کہ تو مشرکوں کے لئے استغفار کرتا ہے؟اس نے جواب دیا کہ کیا حضرت ابراہیم نے اپنے باپ کے لئے استغفار نہیں کیا؟ فرماتے ہیں میں نے جاکریہ ذکرنی علی ہے کیا۔ اس پر بیآ یت اتری - کہا جب کہ وہ مرگیا پھر میں نہیں جانتا بیقول مجاہد کا ہے-منداحمد میں ہے ہم تقریباً ایک ہزارآ دمی رسول اللہ عظیفے کے ساتھا کیسفر میں تھے۔ آپ منزل پراتر ہے۔ دور کعت نماز اداکی۔ پھر ہماری طرف منہ کر کے بیٹھے۔اس وقت آپ کی آٹھوں ہے آنسو جاری تھے-حضرت عمر پید مکھ کرتاب ندلا سکے-اٹھ کرعرض کیا کہ میرے مال باپ آپ پر فعدا ہوں کیابات ہے؟ آپ نے فرمایا 'بات بہ ہے کہ میں نے اپنے رب عز وجل سے اپنی والدہ کے لئے استغفار کرنے کی اجازت طلب کی تو مجھے اجازت نہ ملی- اس پرمیری آتکھیں بھر آئیں کہ میری مال ہےاور جہنم کی آگ ہے-اچھااور سنؤمیں نے تمہیں تین چیزوں سے منع کیا تھا-اب وہ ممانعت ہٹ گئ ہے-زیارت قبور سے منع کیا تھا-اب تم کرد کیونکہ اس سے تہمیں بھلائی یاد آئے گی- میں نے تمہیں تین دن سے زیادہ قربانی کے گوشت کورو کئے ہے منع فر ما یا تھا –ابتم کھاؤا درجس طرح جا ہوروک رکھو۔اور میں نے تمہیں بعض خاص برتنوں میں پینے کومنع فر مایا تھالیکن ابتم جس برتن میں عابونی سکتے ہو-لیکن خردار نشے دالی چیز ہر گزنہ بینا-

ابن جریر میں ہے کہ مکہ شریف آتے ہوئے رسول اللہ عظافہ ایک نشان قبر کے پاس بیٹھ گئے اور کچھ دیر خطاب کر کے آپ کھڑے

ہوئے-ہم نے پوچھا کہ یارسول اللہ یہ کیابات تھی؟ آپ نے فرمایا میں نے اپنے پروردگارے اپنی مال کی قبر کے دیکھنے کی اجازت مانگی۔
وہ تو مل گئی کین اس کے لئے استغفار کرنے کی اجازت مانگی تو نہ ملی۔ اب جو آپ نے رونا شروع کیا تو ہم نے تو آپ کو بھی ایسا اور اتناروت نہیں دیکھا۔ بن ابی جا تم میں ہے کہ آپ قبر سے باس بیٹے کر دیر تک مناجات میں مشغول رہے۔ پھر رونے گئے۔ ہم بھی خوب روئے۔ پھر کھڑے ہوئے تو ہم سب بھی کھڑے ہوگئے۔ آپ نے حضرت عمر کو اور ہمیں بلا کرفر مایا کہ تم کیسے روئے ہم نے کہا کہ آپ کو روتا دیکھ کر۔ آپ نے فرمایا۔ یہ قبر میری مال آمنہ کی تھی۔ بیس نے اسے دیکھنے کی اجازت بھی اور آیت ماکان الخ 'ازی پس جو مال کی محبت میں صدمہونا جا ہے ہے۔ بھو میں نے زیارت قبر کی تہمیں ممانعت کی تھی کین اب میں رخصت دیتا ہوں۔ کیونکہ اس سے آخرت یا د آتی ہے۔

چہہے۔ اور میں ابھی آیا۔ وہاں سے اتر کرآ پائی والدہ کی قبر پر گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دیر تک مناجات کرتے رہے۔ پھر پھوٹ پھوٹ کروونا میں ہم عقبہ میں تھروع کیا۔ آپ کے روف ہیں ابھی آیا۔ وہاں سے اتر کرآ پائی والدہ کی قبر پر گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دیر تک مناجات کرتے رہے۔ پھر پھوٹ کووٹ کروونا شروع کیا۔ آپ کی روف نے سے سب لوگ روفے دونے گئے اور دیہ تھے کہ آپ کی امت کے بارے میں کوئی نئی بات پیدا ہوئی جس سے آپ اس قدر روز ہے ہیں۔ انہیں روتا و کھے کر رسول اللہ عظیہ واپس پلٹے اور دریا فت فرمایا کہتم لوگ کیوں روز ہے ہو؟ انہوں نے جواب دیا' آپ کو روتا و کھے کر اور یہ بھی کر کہ شاید آپ کی امت کے بارے میں کوئی ایسا نیا تھم اترا جوطافت سے باہر ہے۔ آپ نے فرمایا' سنو بات یہ ہے کہ یہاں میری ماں کی قبر ہے۔ سب نے اپ پروردگار سے قیا مت کے ون اپنی ماں کی شفاعت کی اجازت طلب کی کین اللہ تعالیٰ نے عطانہیں فرمائی تو میرا دل بھر آیا اور میں رونے لگا۔ چبر کیل آئے اور جھے سے فرمایا' ابراہیم کا استغفار اپنے باپ کے لئے صرف ایک وعد سے سے فافی وہ وہ فورا نے زار ہوگیا۔ پس آپ بھی اپنی ماں سے ای طرح پیزار ہو جبا سے بہر ہے۔ اس پر کھل گیا کہ اس کا باپ اللہ کا دشن ہے تو وہ فورا نے زار ہوگیا۔ پس آپ بھی اپنی ماں سے ای طرح پیزار ہو جبا سے بیزار ہوگئے۔ پس جھے اپنی ماں پر دم اور ترس آیا۔

پھریں نے دعا کی کے میری امت پر سے چار بختیاں دور کردی جا کیں۔اللہ تعالیٰ نے دوتو دور فرمادیں کیان دو کے دور فرمانے سے انکار فرمادیا(۱) آسان سے پھر برساکران کی ہلاکت (۲) زمین میں انہیں دھنساکران کی ہلاکت (۳) ان میں بھوٹ اوراختلاف کا پڑنا (۷) ان میں ایک کوایک سے ایڈا کمیں پہنچنا۔ ان چاروں چیزوں سے بچاؤ کی میری دعاتھی۔ دو پہلی چیزیں تو جھے عنایت ہو گئیں۔میری امت آسانی پھراؤ سے اورز مین میں دھنسا کے جانے سے تو بچادی گئی۔ہاں آپس کا اختلاف آپس کی سرپھٹول نے نہیں اٹھی۔ آپ کی والدہ کی قبرایک میلے سندھی ۔ اس لئے آپ راستے سے گھوم کروہاں گئے تھے۔ پیروایت غریب ہوادرسیات عجب ہے۔لیکن اس سے بھی زیادہ غریب اور منکروہ روایت ہے جوامام خطیب بغدادی نے اپنی کتاب بنام سابق لائق میں ججول سند سے واردی ہے جس میں ہے کہ اللہ تعالیٰ غریب اور منکروہ روایت ہے جوامام خطیب بغدادی نے اپنی کتاب بنام سابق لائق میں ججول سند سے واردی ہے جس میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی والدہ کوزندہ کر دیا۔وہ ایک ان کئی ہیں۔ کھر مرکئی سے ایک ماری کے بیل کی ایک روایت سے جس میں ایک نہیں گئی ایک رادی جبول بیں۔ اس میں ہے کہ آپ کے ماں باپ دونوں دوبارہ زندہ ہوئے۔ پھرایمان لائے۔ابن وجیہ نے ای روایت پرنظریں جا کر کہا ہے کہ بین کی نزدگی اس طرح کی ہے۔ جس طرح مردی ہے کہ ہوری ڈوب جانے کے بعد واپس لوٹا اور حضرت علی نے نماز عصرادا کی طاح وی تو کہ جن بیں کہ مورج والی بیروایت ثابت ہوں آگر جن بیل کی ایک روایت سے بیروایت بین میں نے ساہے کہ آپ کے پچاالو طالب کو بھی اللہ تو بین ان کی دوبارہ کی زندگی شرعاتے ہیں آپ نے زارادہ کیا کہا تی بین میں نے ساہے کہ آپ کے استعفار کریں۔اس

آ بت ہیں الند تعالیٰ نے منع فر بایا - تو آپ نے حضرت ابراہیم کے استعفار کو چیش کیا - اس کا جواب آ بت و مَا کَانَ اسْتِعَفَارُ الَح ' ہیں اللہ کیا ۔ فر ماتے ہیں اس آ بت ہے بہلے مشر کین کے لئے استعفار کیا جا تا تھا - اب ممنوع ہو گیا - باں زندوں کے لئے جائز رہا - لوگوں نے آکر حضور ہے کہا کہ ہمارے بروں میں ایے بھی تھے جو پڑوں کا اگرام کرتے تھے - صلہ رحی کرتے تھے - غلام آزاد کرتے تھے - ذمد داری کا خیال رکھتے تھے - تو کیا ہم ان کے لئے استعفار نہ کریں؟ آپ نے فر مایا 'کیون ہیں' میں بھی اپنے والد کے لئے استعفار کرتا ہوں جیسے کہ حضرت ابراہیم علیہ دالد کے لئے استعفار کرتا ہوں جیسے کہ حضرت ابراہیم علیہ اللہ مالا عذر بیان ہوا اور فر مایا و مَا کَانَ اسْتِعَفَارُ اللّٰہ مُؤلِد ہے کہ نی اللہ علیہ نے فر مایا اللہ تعالیٰ نے جھے چند با تیں وتی کی ہیں جو السلام کا عذر بیان ہوا اور فر مایا و مَا کَانَ اسْتِعْفَارُ اللّٰہ مُؤلِد ہے کہ نی اللہ علیہ ہوگی تو فر مایا اللہ تعالیٰ نے جھے چند با تیں وتی کی ہیں جو میرے کو استعفار نہ کروں جو میرے کو اللہ کہ جس کی ایسے میں اور خوروں کر کھا اس کے لئے برائی ہے - ہاں برا بر مرا برا بر حرا ہوا ور در یہ ہوگی تو فر مائے گئی ہے - ہاں برا بر مرا برا بر حرا ہوا ور درت پرائڈ کے ہاں ملامت نہیں ۔ ابن عباللہ بن عبال گو بیا ہوگی تو فر مائے گئی استعفار نہ روگ ہو رہا ہوا ور بیا ہوگی ہوئی تو فر مائے گئی اسے جناز ہے ہیں جوار ہاں کی حالت بیا تھا ہوگی تو فر مائے گئی اسے جناز ہوا ہوگی ہوڑا ہوئی ہے ہوئی ہوگی تو فر مائے گئی ہوڑا ۔ اس کی کو سے برائی ہے جناز ہے ہیں ہوڑا ۔ اس کی حالت برائیم نے بیطر ایق تیا ہی ہوڑا ۔ اس کی حالت برائیم نے بیطر ایق تیا ہی ہوڑا ۔ اس کی حالت برائیم نے بیا کہ یا رسول اللہ آ ہی ہوڑے ہیں کہ یا رسول اللہ آ ہی ہوڑا ۔ اس کی حالت مردی ہو کہ بیں ہو ہوڑا ۔ اس کی صور سے ہوں منی اللہ عز آ کی کہ جب ابوطالب کا جناز و حضور کے پاس سے گزرا تو آ آ ب مردی ہی کہ جب ابوطالب کا جناز و حضور کے پاس سے گزرا تو آ آ ب کیا کہ میاں کیا کہ سے کہ جب ابوطالب کا جناز وحضور کے پاس سے گزرا تو آ آ ب

حضرت عطا بن البی رباح فر ماتے ہیں میں تو قبلے کی طرف مذہر نے والوں میں سے کسی کے جناز سے کی نماز نہ چھوڑوں گا ۔گودہ کوئی جشن زنا سے حاملہ بی ہو۔اس لئے اللہ تعالی نے مشرکوں پر بہی نماز و دعا حرام کی ہے اور فر مایا ہے مَا کَانَ لِلنَّبِیّ الْخُ ، حضرت ابو ہر یہ وضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے سنا کہ وہ کہتے ہیں اللہ تعالی اس پر رحم فر مائے جوابو ہریہ اوراس کی ماں کے لئے استغفار کرے۔ تو اس نے کہا باپ کے لئے بھی۔ آپ نے فر مایا نہیں اس لئے کہ میرابا پ شرک پر مراہے۔ آبیت میں فر مان البی ہے کہ جب حضرت ابراہیم پر اپنے باپ کارشمن ہونا کھل گیا یعنی وہ گفر ہی پر مرگیا، مروی ہے کہ قیا مت کے دن جب حضرت ابراہیم ہے سے ان کا باپ ملے گا کہ ابراہیم آبی میں تیری نافر مانی نہ کہ دوں گا۔ حضرت ابراہیم جناب باری میں عرض کریں حالت میں چہرہ غبار آلوداور کا الا پڑا ہوا ہوگا، کہا گا کہ ابراہیم آبی میں ہوا ہے۔اور میرابا پ تیری رحمت سے دور ہو کر عذا ابول میں مرشل کریں مورث نے ورکھ تو ایران ہوگی ہوگی اوراس کے یاؤں کی گرکر کھیدٹ کرا سے دوز نے میں قبل کی بہت بڑی رسوائی ہے۔ اس پر فر مایا جائے گا کہ اپنی پیٹھ بیچھے دیکھو۔ ویکھیں گے کہ ایک بجو کچھڑ میں تھرا ابوا کھڑا ہوا کھڑا ہے۔ یعنی آپ کے والد کی صورت شخ ہوگی ہوگی اوراس کے یاؤں کی گرکر کھیدٹ کرا سے دوز نے میں ڈال دیا جائے گا۔

فرما تا ہے کہ ابراجیم بڑا ہی دعا کرنے والا تھا۔حضور ؑ او اہ کا مطلب دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا رونے دھونے والا الله تعالیٰ کے سامنے گریہ وزاری کرنے والا۔ ابن مسعودٌ فرماتے ہیں بہت ہی رحم کرنے والا ۔ مخلوق اللہ کے ساتھ نری اور سلوک اور مہر بانی کرنے والا۔ ابن عباس کا قول ہے بورے یقین والا۔ سیچا بیان والا - توبہ کرنے والا۔ عبثی زبان میں او اہمومن اور موتن یقین وا بیان والے کو کہتے ہیں۔ ذوالنجادین نامی ایک صحابی کو اس بنا پر کہ جب قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا تو وہ اسی وقت دعا کے ساتھ آواز

اضاتے تھے۔رسول اللہ علیہ نے او اہ فر مایا۔ (منداحمہ) اواہ سے مرافیعی پڑھنے والا اُسٹی کی نماز پڑھنے والا اُسٹی کا نماز پڑھنے والا اُسٹی کے دین کی حفاظت کرنے والا اُرب سے ڈرنے والا اُپشیدہ اگر کوئی گناہ ہوجائے تو تو بہرنے والا بھی مروی ہے۔ آ تخضرت علیہ کے سامنے ایک شخص کا ذکر ہوا۔ کہا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بکٹرت یا دکرتا ہے اور اللہ کی تبیع بیان کرتا رہتا ہے۔ آ پ نے فرمایا وہ او ہے۔ (ابن جریم) ای ابن جریم میں ہے کہ حضور نے ایک میت کو فن کر کے فرمایا نقیبنا تو او اہ یعنی بکٹرت تلاوت کلام اللہ شریف کرنے والا تھا۔ اور دوایت میں ہے کہ ایک شخص بیت اللہ شریف کا طواف کرتے ہوئے اپنی دعا میں اوہ اوہ کر رہا تھا۔ اس کے انتقال کے بعد حضور اس کے فن میں شامل تھے چونکہ رات کا وقت تھا۔ اس لئے آ پ کے ساتھ چراغ بھی تھا۔ (ابن جریم) ہے روایت غریب ہے۔ کعب احبار فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابرا بیم کے سامنے جہنم کا ذکر ہوتا تھا تو آ پ اس سے پناہ ماڈگا کرتے تھے۔ ابن عباس فرماتے ہیں او اہ یعنی مناسب بھی بہی ہے کہ وکلہ اسٹی نظام کے کہ سب سے بہتر تو ل ان تمام اقوال میں ہے ہے مراداس لفظ سے بکٹرت دعا کرنے والا ہے۔ الفاظ کے مناسب بھی بہی ہے کہ وکلہ اللہ تھا کی تھے۔ باپ نے آپ کو ایڈادی کا مناسب بھی بہی ہے کوئکہ اللہ تعالی نے بہاں ذکر بیفر مایا ہے کہ حضرت ابرا ہیم علیدالسلام اپنے والد کے لئے استنفار کیا کہ تھے۔ بور اپنی تھے۔ بور ایک کیا اسٹینفار کیا کہ ویوں سے منہ بھی میکن آ پ نے آپ کو ایڈادی کے استنفار کر یار ڈالوں گا۔ وغیرہ گئی تھے۔ بابرائیم او اہ اور میں مینے بھی بھر میں آ پ نے آپ کے استنفار کر می کا وعدہ کر لیا۔ پس اللہ فرمات ہے کہ ابرائیم او اہ اور اور والے میں میں ہو جھر کی آ پ نے آپ کے استنفار کر نے کا وعدہ کر لیا۔ پس اللہ فرمات ہے بابرائیم او اہ اور اور اور اور اور اس کے کے استنفار کر ان کا وعدہ کر لیا ۔ پس اللہ فرمات ہے کا برائیم او اہ اور اور اور اور اور اور اور کیا ہے۔

وَمَا كَانَ اللهُ لِيُضِلَّ قُوْمًا بَعْدَ إِذْ هَدْ لَهُمْ حَتَّى يُبَيِّنَ لَهُمْ مِمَّا يَتَقَوُنَ اللهَ لِيُضِلَّ قُوْمًا بَعْدَ إِنَّ اللهَ لَهُ مُلْكُ السَّمُوتِ يَتَّقُونَ اللهِ مِنْ وَيُمِيْتُ وَمَا لَكُمُ مِّنْ دُونِ اللهِ مِنْ وَلِي وَالْأَرْضِ يُحْمَى وَيُمِيْتُ وَمَا لَكُمُ مِّنْ دُونِ اللهِ مِنْ وَلِي وَالْأَرْضِ يُحْمَى وَيُمِيْتُ وَمَا لَكُمُ مِّنْ دُونِ اللهِ مِنْ وَلِي وَالْأَرْضِ يُحْمَى وَيُمِيْتُ وَمَا لَكُمُ مِّنْ دُونِ اللهِ مِنْ وَلِي اللهِ مِنْ وَلِي وَالْأَرْضِ يُمِنْ وَلِي اللهِ مِنْ وَلِي اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِي اللهِ اللهُ اللهِ ا

جب کہ اللہ تبارک وتعالی کمی قوم کوراہ پر لا چکا تجرابیا نہیں کہ انہیں گراہ کردے جب تک کہ ان کے لئے ان چیز وں کو کھول نہ دے جن ہے انہیں بچنا چاہئے۔ یقینا اللہ تعالیٰ ہر چیز کو پوری طرخ جانبے والا ہے © اللہ بی کے لئے آسان وزیین کی بادشا ہت ہے۔ وہی جلاتا ہے اور مارتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سواتمہارا کوئی حمایتی اور مددگار نہیں ©

معصیت کا تسکسل گرانی کانی ہے: ہے ایک اور ایت: ۱۱۵-۱۱۱) اللہ تعالی خبر دے رہا ہے کہ وہ کریم وعادل اللہ کسی قوم کو ہدایت کرنے کے بعد جبت پوری کے بغیر گراہ نہیں کرتا - بھیے اور ہگد ہے کہ شمود یوں کو ہم نے ہدایت دی لیکن انہوں نے بینائی کے باوجودا ندھے پن کو ترج دی ۔ اوپر کی آیت کی مناسب کی وجہ سے مشرکوں کے لئے استغفار نہ کرنے کے بارے میں خاص طور پر اور اللہ تعالیٰ کی ہر معصیت کے چھوڑ نے اور ہر طاعت کے بجالانے میں عام طور پر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لئے بیان فرما چکا ہے۔ اب جو چاہ کرئے جو چاہ کچھوڑ سے۔ امام این جریز قرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایسانہیں کرتا کہ مومنوں کو مشرک مردوں کے استغفار سے دو کے اس استغفار کی جہوئے اپنے بندوں کے استغفار سے دو سے انہیں استغفار کی وجہ سے گراہی لازم نہیں استغفار کی وجہ سے گراہی لازم نہیں ہو وجہ سے گراہی لازم نہیں ہو اس سے پہلے کے ہوئے کام کی وجہ سے گراہی لازم نہیں ہو جاتی ہوئے کہ طاعت ومعصیت عمر وممانعت کے بعد ہوتی ہے۔ اس سے پہلے مطبع اور عاصی ظاہر نہیں ہوتا۔ پہلے ہی ان چیزوں کو وہ

ظاہر فرما دیتا ہے جس سے بچانا جا ہتا ہے۔ وہ پورا باخبر اورسب سے بروھ کرعلم والا ہے۔ پھر مومنوں کومشرکین سے اور ان کے ذی اختیار بادشاہوں سے جہاد کی رغبت دلاتا ہے۔اور انہیں اپنی مدد پر بھروسہ کرنے کوفر ماتا ہے کہ زمین دآ سان کا مالک میں ہی ہوں۔تم میرے دشمنوں ہے مروب مت ہونا - کون ہے جوان کا حمایتی بن سکے؟ اور کون ہے جوان کی مدد پرمیرے مقابلے میں آ سکے؟ ابن ابی حاتم میں ہے کدرسول الله على الياري اصحاب كم مجمع مين بين موع فرمان الك كياجومين سنتامول تم بهي من رج مو؟ انهول في جواب ديا كه حفرت مارك کان میں تو کوئی آواز نہیں آرہی۔ آپ نے فرمایا میں آسانوں کا چرچراناس رہاموں اور حقیقت میں اس کا چرچرانا ٹھیک بھی ہے۔ ان میں ایک بالشت بحر جگدایی نبین جہاں کوئی نہ کوئی فرشتہ تجدے میں اور قیام میں نہ ہو-کعب احبارٌ فرماتے ہیں ساری زمین میں سوئی کے ناکے برابر کی جگہ بھی الی نہیں جہاں کوئی نہ کوئی فرشتہ مقرر نہ ہو جو یہاں کاعلم اللہ کی طرف نہ پہنچاتا ہو- آسان کے فرشتوں کی گنتی زمین کے عگریزوں ہے بھی زیادہ ہے۔عرش کے اٹھانے والے فرشتوں کے شخنے اور پنڈلی کے درمیان کا فاصلہ ایک سوسال کا ہے۔

لَقَدُ تَابَ اللهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهْجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسُرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوبُ فَرِيْقِ مِنْهُمُ أَنَّ تَابَ عَلَيْهِمُ النَّهُ بِهِمْ رَوُفُّ رَّجِيمُ ١

یقینا الله تعالی اپنی رصت کے ساتھ متوجہ ہوگیا نبی پراور مہاجرین اور انصار پر جومشکل کی گھڑی ہیں نبی کی پیروی ہیں گھورہ اسکے بعد کہ قریب تھا کہ ان کی ایک جماعت کے دل ٹیٹر ھے ہوجا کیں کچر بھی اللہ ان پرمہر بان ہو گیا' بے شک وہ ان کے او پر شفقت ومہر بانی کرنے والا ہے O

تتبتے صحراکی پیاس اور مجاہدین سرگرم سفر: 🌣 🌣 (آیت: ۱۱۷) مجاہدٌ وغیرہ فرماتے ہیں کہ بیآیت جنگ تبوک کے بارے میں اتری ہے-اس جنگ میں جانے کے وقت سال بھی قحط کا تھا، گرمیوں کا موسم تھا، کھانے پینے کی کی تھی راستوں میں یانی ندتھا-شام کے ملک تک کادور دراز کاسفرتھا-سامان رسد کی اتنی کی تھی کہ دود وآ دمیوں میں ایک ایک تھجور بٹتی تھی۔ پھرتو یہ ہو گیا تھا کہ ایک تھجورایک جماعت کولمتی – میہ چوں کراہے ویتا۔ وہ اور کواور ایک ایک چوس کریانی ہی لیتا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت ان پر لا زم کر دی اور انہیں واپس لایا -حضرت عمرٌ ہے جب اس بختی کا سوال ہوا تو آپ نے فر مایا' سخت گرمیوں کے زمانے میں ہم نظنے کو تھے'ایک منزل میں تو بیاس کے مارے ہماری گردنیں ٹو مٹے لکیس یہاں تک کہلوگ اپنے اونٹوں کو ذرج کر کے اس کی اوجھڑی نچوڑ کراس یانی کو پینے اور پھراسے اپنے کلیجے سے لگا لیتے -اس وقت

حضرت صدیق اکبرض الله عندرسول الله عظی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اورعرض کیا کہ الله تعالیٰ نے آپ کی دعاؤں کو ہمیشہ ہی قبول فرمایا ہے۔اب بھی دعا کیجئے کہ اللہ قبول فرمائے۔آپ نے ہاتھ اٹھا کر دعاشروع کی ای وقت آسان پرابر چھا گیا اور برسنے لگا اور خوب برسا جس کے پاس جتنے برتن تھے سب بھر لئے-اور بارش رک گئ اب جوہم دیکھتے ہیں تو ہمار لے شکر کے احاطے سے باہرا کی قطرہ بھی کہیں نہیں برساتھا۔ پس اس جہاد میں جنہوں نے روپے پیسے سے سواری سے خوراک سے سامان رسداور ہتھیار سے پانی وغیرہ سے غرض کی طرح بھی مومنوں کی مدد کی تھی' ان کی فضیلت و برتری بیان ہورہی ہے۔ یہی وہ دفت تھا کہ بعض کے دل پھر جانے کے قریب ہو گئے تھے۔ مشقت' شدت اور بھوک پیاس نے دلوں کو ہلا دیا تھا'مسلمان ججھوڑ دیئے گئے تھے کیکن رب نے انہیں سنجال لیا اوراپی طرف جھکالیا اور ثابت قد می

عطافر ما کرخود بھی ان پرمہر بان ہو گیا اللہ تعالی جیسی رافت ورحت اور کس کی ہے؟ وہ ان پرخوب ہی رحبت و کرم رکھتا ہے-

وَّعَلَى الثَّلَثَةِ الَّذِيْنَ نُحَلِّفُوا ۖ حَتَّى إِذَا ضَاقَتَ عَلِيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَجُبَتُ وَضَاقَتَ عَلِيْهِمُ انْفُسُهُمْ وَظَنُّوٓ آنَ لَا مَلْجَا مِنَ اللهِ إِلَّا اِلَيْهِ * ثُكِّرَتَابَ عَلِيْهِمْ لِيَتُوْبُوا ۚ إِنَّ اللهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ الْهَا يُهَا الَّذِيْنَ ٰامَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوْا مَعَ الصَّدِقِيْنَ ۞

ان تینوں پر بھی جو پیچے رکھ دیئے گئے تھے میہال تک کدبیز مین باوجودا پنی کشادگ کے ان پرتنگ آگئ اورخودوہ اپنی جانوں سے بھی ننگ آگئے اور باور کرلیا کہ اللہ کی گرفت سے بجزای کی طرف رجوع کرنے کے اور کوئی جائے پناہ نہیں۔ پس اللہ نے ان کی طرف مہربانی سے توجہ فرمائی کہ وہ رجوع ہوتے رہیں۔ یقینا الله تعالی توجه فر مانیوالا رحم کرنے کو والا ہے 🔾 اے ایمان والو! الله ہے ڈرتے رہا کرواور پچوں کے ساتھی بن جاؤ 🔾

جنگ تبوک میں عدم شمولیت سے پشیمان : 🏗 🌣 (آیت:۱۱۸-۱۱۹) حضرت کعب بن مالک رضی الله عند کے صاحبز ادے حضرت عبیداللہ جوآپ کے نامینا ہوجائے کے بعد آپ کا ہاتھ تھام کرلے جایا لے آیا کرتے تھے۔ کہتے ہیں کہ جنگ تبوک کے موقع پرمیرے والد کے رہ جانے کا واقعہ خودان کی زبانی ہیہ ہے کہ فرماتے ہیں میں اس کے سواکسی اورغن وے میں پیچھے نہیں رہا۔ ہاں غزوہ بدر کا ذکر نہیں۔اس میں جولوگ شامل نہیں ہوئے تنے ان پر کوئی سرزنش نہیں ہوئی - رسول اللہ علیہ تو قافلے کے ارادے سے چلے تنے کین وہاں اللہ کی مرضی ہے قریش کے جنگی مرکز سے لڑائی تفہر گئی۔تو چونکہ بیلڑائی بےخبری میں ہوئی'اس لئے میں اس میں حاضر نہ ہوسکا'اس کی بجائے الحمد ملته میں لیلتہ العقبه میں رسول الله علی کے ساتھ تھا جب کہ ہم نے اسلام پرموافقت کی تھی۔ اور میرے نزد یک توبید چیز بدر سے بھی زیادہ محبوب ہے۔ گو بدر کی شہرت لوگوں میں بہت زیادہ ہے-اچھااب غزوہ تبوک کی غیر حاضری کا داِقعہ سنئے-اس دفت مجھے جوآسانی اور توت تھی 'وہ اس سے پہلے بھی میسر ندآئی تھی- اس وقت میرے پاس دو دواونٹنیاں تھیں۔حضور جس غزوے میں جاتے تو یہ کرتے بعنی ایسے الفاظ کہتے کہ لوگ صاف مطلب نتہجمیں -لیکن چونکہاس وقت موسم بخت گرم تھا' سفر بہت دور دراز کا تھا' دیمن بڑی تعداد میں تھا' پس آپ نے مسلمانوں کے سامنے اپنا مقصد صاف صاف واضح کردیا کہ وہ پوری بوری تیاری کرلیں۔ آنخضرت ﷺ کے ساتھ اس وقت مسلمانوں کی تعداد بھی اتنی زیادہ تھی کہ رجٹر میں ان کے نام نہ آ سکے-

پس کوئی باز پرس نتھی۔ جوبھی چاہتا کہ میں رک جاؤں' وہ رک سکتا تھا اور آنخضرت کیراس کا رکنافخفی رہ سکتا تھا۔ ہاں اللہ کی وحی آ جائے بیتوبات ہی اور ہے- اس ار انی کے سفر کے وقت پھل کیے ہوئے تھے-سائے بردھے ہوئے تھے-مسلمان صحابہ اور خود حضور تیاریوں میں تھے-میری بیحالت تھی کمنع نکلتا تھا کہ سامان تیار کرلول لیکن ادھرادھر شام ہوجاتی اور میں خالی ہاتھ گھر لوث جاتا - اور کہتا کوئی بات تہیں-روپید ہاتھ تلے ہے-کل خریدلوں گااور تیاری کرلوں گا- یہاں تک کہ یونپی صبح شام شبح شام آج کل آج کل کرتے کوج کا دن آ گیا اور تشکراسلام بجانب تبوک چل پڑا۔ میں نے کہا کوئی بات نہیں ایک دودن میں میں بھی پہنچتا ہوں۔ یونہی یوں آج کا کام کل پرڈالا اور کل کا پرسول پریہال تک ککشکردور جا پہنچا ۔ گرے پڑے لوگ بھی چل دیئے ۔ میں نے کہا خیر دور ہو گئے اور گی دن ہو گئے تو کیا ہوا ۔ میں تیز چل کر جاملول گالیکن افسوس کہ یہ بھی مجھ سے نہ ہوسکا – ارادول ہی ارادول میں رہ گیا – اب تو بیرحالت بھی کہ میں باز ارول میں نکاتا تو مجھے سوائے منافقوں اور بیار کو کے اللہ انگڑے اندھے مریضوں اور معذور لوگوں کے اور کوئی نظر نہ آتا۔

رسول الله علي ني نتوك بين كر مجھے يا دفر مايا كەكەب بن مالك نے كيا كيا؟اس پر بنوسلمہ كے ايك مخص نے كہا اسے تواجھے كپڑوں اورجہم کی راحت رسانی نے روک رکھا ہے۔ بین کرحضرت معاذ بن جبلؓ نے فرمایا 'آپ بیددرست نہیں فرمار ہے۔ یارسول اللہ ہمارا خیال تو کعبؓ کی نسبت بہتر ہی ہے۔حضور ُ خاموش ہور ہے۔ جب مجھے معلوم ہوا کہاب آپ لوٹ رہے ہیں تو میراجی بہت ہی گھبرایا -اور میں حیلے بہانے سوچنے لگا کہ یوں یوں بہانہ بنا کرحضور کے غصے سے نکل جاؤں گا-اپنے والوں سے بھی رائے ملالوں گا-یہاں تک کہ مجھے معلوم ہوا كة حضور كمدين شريف كے قريب آ گئے تو ميرے دل سے باطل اور جھوٹ بالكل الگ ہو گيا- اور ميں نے سمجھ ليا كہ جھوٹے حلے مجھے نجات نہیں دلوا سکے۔ سے ہی کا آخر بول بالارہتا ہے۔ پس میں نے پختہ ارادہ کرلیا کہ جھوٹ بالکل نہیں بولوں گا۔ صاف صاف سے سے بات کہدوں گا- آپ خیر سے تشریف لائے اور حسب عادت پہلے مجد میں آئے- دور کعت نماز اداکی اور وہیں بیٹھے- اس وقت اس جہاد میں شرکت نہ کرنے والے آنے لگے اور عذر معذرت حیلے بہانے کرنے لگے۔ بیلوگ ای (۸۰)سے پچھاوپر ادپر تھے۔ آپ ان کی باتیں سنتے اور اندرونی حالت سپر داللہ کر کے ظاہری باتوں کو قبول فر ما کران کے لئے استغفار کرتے۔ میں بھی حاضر ہوا اور سلام کیا۔ آپ ؓ نے غصے کے ساتھ تبسم فر مایا اور مجھے اپنے پاس بلایا۔ میں قریب آن کر بیٹھ گیا۔ آپؑ نے فر مایا' تم کیے رک گئے؟ تم نے تو سواری بھی خرید لی تھی۔ میں نے کہا-یا رسول اللّٰدُاگر آپ کے سواکسی اور کے پاس میں جیٹا ہوا ہوتا تو بیسیوں با تیں بنالیتا- بولنے میں اور با تیں بنانے میں میں کسی ہے پیچینیں ہوں۔ لیکن میں جانتا ہوں کہ آج آگر جموث کے ملاکر آپ کے غصے سے میں آزاد ہو گیا تو ممکن ہے کل اللہ تعالی آپ کو حقیقت حال سے مطلع فر ماکر پھر مجھ سے ناراض کردے۔ اور آج میرے بچ کی بنا پراگر آپ مجھ سے گڑے تو ہوسکتا ہے کہ میری سچائی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ آپ کو مجھ سے پھرخوش کر دے۔حضور کی توبہ ہے کہ واللہ جمھے کوئی عذر نہ تھا۔ مجھے اس وقت جو آسانی اور فرصت تھی' اتی تو مجھی اس سے پہلے میسر بھی نہیں ہوئی - آپ نے فرمایا' ہے تو بیسچا-اچھاتم جاؤ-اللہ تعالی تمہارے بارے میں جو فیصلہ کرے گا'وہی ہوگا- میں کھڑا ہوگیا۔ بنوسلمہ کے چند شخص بھی میرے ساتھ ہی اٹھے اور ساتھ ہی چلے اور مجھ سے کہنے لگئے اس سے پہلے تو تم سے بھی کوئی اس تسم کی خطا نہیں ہوئی -لیکن تعجب ہے کہتم نے کوئی عذر معذرت پیژنہیں کی جیسے کہاوروں نے کی - پھر آنخضرت عظیمی تمہارے لئے استغفار کرتے تو حمهين توبه كافي نھا-

الغرض کچھاس بے طرح بیاوگ میرے پیچے پڑے کہ جھے خیال آنے لگا کہ پھر واپس جاؤں اور حضور کے سامنے اپنی پہلی بات کو جھٹلا کرکوئی حیلہ فلط سلط میں بھی پیش کردوں۔ پھر میں نے پوچھا کیوں بی 'کوئی اور بھی میر ہے جیسیا اس معالمے میں اور ہے؟ انہوں نے کہا وہ کون کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا 'مرارہ بن رہجے عامری ہاں دوخص اور ہیں اور ہیں بھی وہی جواب ملا ہے جو تہمیں ملا ہے۔ میں نے کہا وہ کون کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا 'مرارہ بن رہجے عامری اور ہیں امید واقف ۔ ان دونوں صالح اور نیک بدری صحابیوں کا نام جب میں نے ساتو بچھے پورا اطمینان ہوگیا اور ہیں گھر چلاگیا۔ آخضرت چھٹے نے ہم تینوں سے کلام کر نے ہے سلمانوں کوروک دیا تھا۔ لوگ ہم سے الگ ہو گئے' کوئی ہم سے بواتا چا اتا نہ تھا یہاں تک کہ جھٹے تو اپنا وطن پردیس معلوم ہونے لگا کہ گویا میں نیہاں کی کی چیز سے واقف ہی نہیں ہوں۔ پچاس را تیں ہم پرای طرح گزرگئیں۔ وہ دونوں بدری بزرگ تو تھک ہارکرا پنے اس می نیوں میں بیٹھر ہے۔ باہراندر آنا جانا پھی انہوں نے چھوڑ دیا۔ میں ذرازیا وہ آنے جانے والا دونوں بدری بزرگ تو تھک ہارکرا پنے اس جوڑ انہ بازاروں میں جانا آنا ترک کیا۔ ہاں مجھ سے کوئی بولٹا نہ تھا۔ نماز کے بعد جب کہ حضور میں جانا گھرور میں جانا ہی جوڑ انہ بازاروں میں جانا آنا ترک کیا۔ ہاں جھ سے کوئی بولٹا نہ تھا۔ نمان کے جواب میں آپ حضور میں جانا کہ میر سے سلام کے جواب میں آپ

کے ہونٹ ملے بھی یانہیں؟ پھرآپ کے قریب ہی کہیں بیٹھ جاتا اور تنکھیوں ہے آپ کودیکھتار ہتا۔ جب میں نماز میں ہوتا تو آپ کی نگاہ مجھ پر پڑتی لیکن جہاں میں آپ کی طرف النفات کرتا' آپ میری طرف سے مند موڑ لیتے - آخراس ترک کلامی کی طویل مدت نے مجھے پریثان کردیا۔

ایک روز میں اپنے پچازاو بھائی ایو قادہ کے باغ کی دیوار ہے کود کران کے پاس گیا۔ جھےان ہے بہت ہی محبت تھی۔ میں نے سلام کیا گئین واللہ انہوں نے جواب ندریا۔ میں نے کہاا بوقادہ تھے اللہ گئی میں خاس نے سر بارہ انہیں قتم دے کر بہی سوال کیا۔ اس نے پخر خاموثی اختیار کی۔ میں نے دوبارہ انہیں قتم دی اور پو چھا۔ وہ پھر بھی خاموش رہے میں نے سہ بارہ انہیں قتم دے کر بہی سوال کیا۔ اس کے جواب میں بھی وہ خاموش رہے اور فر مایا اللہ اور اس کے رسول کوزیادہ علم ہے۔ اب تو میں اپنے دل کو ندردک سکا۔ میری دونوں آتھوں سے آسو بہنے گلے اور بہت ہی محملین ہوکر میں پھرو بوار پر پڑھر کر باہر کھل گیا۔ میں بازار میں جار ہا تھا کہ میں نے نوشام کے ایک قبطی کو جو سے آسو بہنے گلے اور بہت ہی محملی ہوا ہے کہ تمہار کر کے بتادیا وہ مدینے میں غلہ بیچنے آیا تھا کہ میں نے قبطی کو بو میں غلب کے بیاد کہ کا پتہ بتادے۔ لوگوں نے اسے میری طرف اشارہ کر کے بتادیا وہ میرے پاس آیا اور جھے شاہ خسان کا خطویا۔ میں کھا پڑھا تھا ہی سے میں کھا تھا 'ہمیں معلوم ہوا ہے کہ تمہار سے روار نے میر کھا کہا ہے۔ تم کوئی ایسے گرے کرنے آدی نہیں ہو ۔ تم یہاں در بار میں چلے آؤ۔ ہم ہر طرح کی خدمت گر ار بوں کے لئے تیار ہیں۔ میں نے نو جا کہ خور کی نے نے کہا کہ ہی تیوں کے نے تیار ہیں۔ میں نے نو جا کہ کے میں اس رفتے کوجلا دیا۔ چالس راتنی بو جھا بعنی کیا طلاق وے دوں؟ یا کیا کہ اس میں نے نو جا کہ چھی جی سائر وجب تک کہ اللہ تعالی اس اس کے بھی ہوا وادرو ہیں رہو جب تک کہ اللہ تعالی اس اس کیا سائیوں کے باس بھی بی پیغال بین امری کی جو اسٹر کی خدمت کر اور جس تیں کہ اس میں کی خواد کہ کہ ہی نہیں۔ اگر آپ اجازت دیں تو تی اس کا کام کان کردیا کہ کہ کہ میں سے فاوند بہت بوڑ ھے ہیں۔ کمر ور بھی ہیں اور فیل کی میں میں کی خواد کی خور ہو گئی ہیں۔ اگر آپ اجازت دیں تو تیں ان کا کام کان کردیا۔

آپ نے فربایا اس میں کوئی حرج نہیں لیکن وہ تم سے طیس نہیں۔ انہوں نے کہا واللہ ان میں تو حرکت کی قوت ہی نہیں اور جب سے بیات بیدا ہوئی ہے تب سے لے کرآج تک ان کے آن سو تھے ہی نہیں۔ جھ سے بھی میر بیسے بعض دوستوں نے کہا کہ تم بھی اتی اجازت تو حاصل کر لوجتنی حضرت ہلا گئے لئے فی ہے۔ لیکن میں نے جواب میں کیا ارشاد فرما کیس جواب میں کیا ارشاد فرما کیس فاہر ہے کہ وہ پوڑھے آ دی ہیں اور ہیں جوان ہوں۔ وس دن اس بات پر بھی گزر گئے۔ اور ہم سے سلام کلام بند ہونے کو پوری بچاس را تیں گذر جگئے۔ اس بچاس کیا راشاد فرما کیس فلام ہوں ۔ اس بچاسویں رات کو جھی کی نماز میں نے اپنے گھر کی چھیت پرادا کی۔ اور میں دل برداشتہ جران و بریشان ای حالت میں بیٹھا ہوا تھا جس کا نقشہ قر آن کریم نے کھینچا ہے کہا پی جان سے تک تھا۔ زمین باوجودا پی کشاد گی کے جھی پر تک تھی کہ میرے کان میں سلع بہاڑی پر سے کسی کی آ واز آئی کہ دو با آ واز بلند کہد رہا ہے کہ اے کعب بن ما لکٹ خوش ہوجا۔ واللہ میں ای وقت کہ میرے کان میں سلع بہاڑی پر سے کسی کی آ واز آئی کہ دو با آ واز بلند کہد رہا ہے کہ اے کعب بن ما لکٹ خوش ہوجا۔ واللہ میں ای وقت کر میر کیان میں گئی ۔ بات بھی بہی تھی۔ حب کے نماز کے بعد رسول کی میں گر پڑا اور بچھ گیا کہ الذعور وجل کی طرف سے قبولیت تو بھی کوئی خبر آگی۔ بات بھی بہی تھی۔ حب کے کہ بہی خور سے بہی نیاز پر چڑھ کر با آواز بلند کر می جو سے آ رہے تھے کہ میں خبر بہنچا کیں۔ ایک صاحب نے دوڑ کر بہاڑ پر چڑھ کر با آواز بلند کی اس بہنچ تو میں نے اپنے بہنے صاحب تو اپ پہنچ تو میں نے اپ پہنچ تو میں کے اپ پہنچ کی کی کے دور کی کی خبر اس کی کی کی کھی کے دور کی کی کی کو دور کی کی کی کی کو

ہوئے دونوں کپڑے انہیں بطور انعام دیئے۔ واللہ اس دن میرے پاس اور پھی بھی نہ تھا۔ دو کپڑے اور ادھار لے کر میں نے پہنے۔ اور آنخضرت علیہ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے گھر سے نکلا۔ راستے میں جوق در جوق لوگ مجھ سے ملنے لگے اور مجھے میری تو بہ کی بثارت اور مبار کباد دینے لگے۔ کہ کعب اللہ تعالی کا تمہاری تو بہ کو تبول فر مالینا تہمیں مبارک ہو۔ میں جب مبحد میں پہنچا تو رسول اللہ علیہ تشریف فرما تھے اور دیگر صحابہ بھی حاضر حضور تھے۔ مجھے دیکھتے ہی حضرت طلحہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کھڑ ہے ہو گئے اور دوڑتے ہوئے آگے برھر مجھے مبارک باددی۔

مہاجرین میں سے سوائے آپ کے اور کوئی صاحب کھڑ نے بیں ہوئے - حضرت کعب خضرت طلح کی اس مجت کو ہمیشہ ہی اپ دل میں لئے رہے۔ جب میں نے جاکر رسول اللہ علی ہے سلام کیا' اس وقت آپ کے چہرہ مبارک کی رئیس خوثی سے چک رہی تھیں۔ آپ نے فر مایا' کعب ہم پر تہماری پیدائش سے لے کر آج تک آج جیسا خوثی کا دن کوئی نہیں گزرا۔ میں نے کہایارسول اللہ بیخوشجری آپ کی طرف سے مینور علی کو جب کوئی خوثی ہوتی تو آپ کا جہ ہے ہے یا اللہ تعالی عزوج لی جانب ہے؟ آپ نے فر مایا' نہیں نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے صفور علی کو جب کوئی خوثی ہوتی تو آپ کا چہرہ شل چا ند کے گئر ہے کے چیس نے فر مایا کرتا تھا۔ میں نے آپ کے پاس پینے کرعرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے نذر مائی ہے کہ اللہ تعالیٰ میری تو بھول فر مالے تو میر اسب مال اللہ کے نام صدقہ ہے۔ اس کے رسول کے بیر د ہے۔ آپ نے فر مایا تھوڑا بہت مال اپنے پاس رکھ لو۔ یہی تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے کہا اچھا جو حصہ میرا خیبر میں ہے وہ تو میرا رہا ہاتی للہ خیرات نے بیاں رکھ لو۔ یہی تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے کہا اچھا جو حصہ میرا خیبر میں ہے وہ تو کی کوئی کھم ذبان سے نہیں کالوں گا۔ میرا ایمان ہے کہ تی کی وجہ سے جو نعت اللہ تعالیٰ نے جھے عطافر مائی وہ کی صملمان کوئیس فی۔ اس وقت سے لے کر آج تک جو لئد میں نے کہی جھوٹ نہیں بولا۔ اور جو عمر ہاتی ہے اس میں بھی اللہ تعالیٰ سے جھے یہی امید ہے۔

اللہ تعالیٰ کی ہوئی نعمت نے کھی ہے کہ میں نے اس دن رسول اللہ عظافہ کے سامنے کوئی جھوٹ بات نہ کہی جیسے کہ اوروں نے جھوٹی با تیں اللہ تعالیٰ کی ہوئی نعمت سے بھی ہے کہ میں نے اس دن رسول اللہ عظافہ کے سامنے کوئی جھوٹ بات نہ کہی جیسے کہ اوروں نے جھوٹی با تیں بنائیں ورنہ میں بھی ان کی طرح ہلاک ہوجاتا – ان جھوٹے لوگوں کو کلام اللہ شریف میں بہت ہی برا کہا گیا – فرمایا سَیک حلفُوک باللّٰہِ اللّٰہِ مالیٰ کہ الیٰ کہ بعد بیادگ قسمیں کھا کھا کر چا ہے ہیں کہتم ان سے چھم پوٹی کر لو۔ اچھاتم چھم پوٹی کر لوکیکن یاد رہے کہ اللہ کے زدیک بیلوگ گندے اور بلید ہیں ۔ ان کا ٹھکا تا جہم ہے جوان کے کمل کا بدلہ ہوگا – بیت ہیں رضا مند کرنے کے لئے طف الخار ہے ہیں۔ تم گوان سے راضی ہوجاؤ کیکن ایسے فاش لوگوں سے اللہ خوش نہیں۔ تم تینوں کا امر ان لوگوں کے امر سے پیچھے ڈال دیا گیا تھا۔ ان کے عذرتو رسول اللہ عظافہ نے قبول فرما دیا ۔ ان سے دوبارہ بیعت کر کی تھی اوران کے لئے استعفار بھی کیا تھا۔ اور ہما را معاملہ موٹر کردینا ہے۔ پہلی تا تخیر میں پڑگیا تھا جس کا فیصلہ خود اللہ تعالیٰ نے فرما دیا ۔ اس لئے آیت کے الفاظ وَ عَلَی الشَّلْفَةِ الَّذِیْنَ خُلِفُولُ ہیں۔ کہلی اس چھوٹو دیے جانے سے ہما را معاملہ موٹر کردینا ہے۔ سے جھوٹر دیے جانے سے ہما را معاملہ موٹر کردینا ہے۔ سے صورت بیت کی الشَّلْفَةِ اللَّذِیْنَ خُلِفُولُ ہیں۔ کہا تا نہیں بلکہ ان لوگوں کے جھوٹے عذر کے قبول کئے جانے سے ہما را معاملہ موٹر کردینا ہے۔ سے صورت بالکل صحیح ہے۔

بخاری دسلم دونوں میں ہے-الحمدللداس حدیث میں اس آیت کی پوری اور شیح تفسیر موجود ہے- بیتینوں بزرگ انصاری تھے رضی الله تنہم اجمعین -ایک روایت میں مرارہ بن ربیعہ کے بدلے ربیع بن مرارہ آیا ہے-ایک میں ربیع بن مراریا مرار بن ربیع ہے-لیکن صحیح وہی ہے جو صحیحین میں ہے یعنی مرارہ بن ربیع رضی اللہ عنہ- ہاں زہری کی اوپر والی روایت میں جو بیلفظ ہیں کہ وہ دونوں بدری صحافی تھے جو حضرت کعب کی طرح چھوڑ دیئے گئے تھے پیے خطاہے۔ ان متیوں ہزرگوں میں سے ایک بھی بدری نہیں۔ واللہ اعلم۔ چونکہ آیت میں ذکرتھا
کہ کس طرح ان ہزرگوں نے سیح اور سپا واقعہ کہد یا جس سے گو پچھ دنوں تک وہ رخی غم میں رہے لیکن آخر سلامتی اور ابدی راحت ملی۔ اس
کے بعد ہی فرما تا ہے کہ اے مومنو تھے بولا کرواور سپائی کولازم پکڑے رہو۔ پچوں میں ہوجاؤ تا کہ ہلاکت سے نجات پاؤ غم رنج سے چھوٹ
جاؤ - مندا حمد میں ہے 'رسول اللہ میں گائے فرماتے ہیں کہ لوگو سپائی کولازم کر لو۔ بھی بھلائی کی رہبری کرتا ہے اور بھلائی جنت کی رہبری کرتی
ہے۔ انسان برابر بھی بولئے اور بھی پرکار بندر ہے سے اللہ کے ہاں صدیق کھولیا جاتا ہے۔ جھوٹ سے بچو۔ جھوٹ بولتے رہنے سے اللہ کے ہاں صدیق کھولیا جاتا ہے۔ جھوٹ سے بچو۔ جھوٹ بولتے رہنے سے اللہ کے ہاں کولازم کرنے اور کی کہوں باتا ہے۔

یہ صدیث بخاری وسلم میں بھی ہے۔حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ قصد آیا ندا قاکسی حالت میں بھی جموث انسان کے لائق نہیں - کیونکہ اللہ مالک الملک فرما تا ہے ایمان والواللہ سے ڈرواور پچوں کے ساتھی بن جاؤ - پس کیاتم اس میں کے لئے بھی رخصت پاتے ہو؟ بقول حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ پچوں سے مراد آنخضرت عظافہ اور آپ کے اصحابؓ ہیں - ابو بکروعمر اور ان کے ساتھی - رضی اللہ عنہ اجمعین حسن بھری رحمت اللہ علیے فرماتے ہیں اگر پچوں کے ساتھی بنیا چاہتے ہوتو دنیا میں بے رغبت رہواور مسلمانوں کو نہ ستاؤ -

مَاكَانَ لِأَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ قِنَ الْأَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْ الْمَاكُولِ اللهِ وَلا يَرْغَبُوا بِانْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهُ لَالِكَ بَانَهُمُ لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَا وَلا نَصَبُ وَلا مَخْمَصَة وَلَا مَخْمَصَة فَى سَبِيلِ اللهِ وَلا يَطُونَ مَوْطِئًا يَغِيْظُ الْكُفّارَ وَلا يَنَالُونَ مِنْ عَدُو نَّيَلا يَظُونَ مَوْطِئًا يَغِيْظُ الْكُفّارَ وَلا يَنَالُونَ مِنْ عَدُو نَّيَلا يَظُونَ مَوْطِئًا يَغِيْظُ الْكُفّارَ وَلا يَنَالُونَ مِنْ عَدُو نَّيَلا اللهَ وَلا يَخْتِبُ لَهُمْ بِهِ عَمَلُ صَالِحٌ إِنَّ اللهَ لا يُضِيغُ آجَرَ اللهَ اللهُ الْمُحْسِنِيْنَ اللهُ الْمُحْسِنِيْنِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ الْمُحْسِنِيْنِ اللهُ الْمُحْسِنِيْنِ اللهُ اللهُولِيُلْكُولُولُولُولُولُولُولُولُولُ اللهُ اللهُو

مدینے والوں کو اور ان کے آس پاس کے بادینشینوں کو بینہ چاہ میں رسول اللہ کے پیچھےرہ جائیں اور نہ بیر چاہتے کہ اپنی جانوں کواس کی جان سے زیادہ چاہیں 'بیاس لئے کہ ان مجامرین کو جو پیاس اور رخی اور تکلیف اور بھوک اللہ کی راہ میں پیچنی ہے اور جہاں کہیں ایسے مقام پروہ چلتے ہیں جس سے کا فرول کے اور شمنان دین سے جو کچھیے چھین لیتے ہیں' اس سب کے بدلے ان کے لئے نیک عمل کھے لئے جاتے ہیں' اللہ تعالیٰ نیک کام کرنے والوں کے اجر ضائع نہیں کرتا O

غزوہ تبوک میں شامل نہ ہونے والوں کو تنہیہہ: ﴿ ﴿ آیت: ۱۲۰) ان لوگوں کو جوغزوہ تبوک میں حضور کے ساتھ نہیں گئے تھ اللہ تعظم اللہ اللہ تعلیم تعلیم

وَلَا يُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً وَلَا يَقَطَعُوْنَ وَادِيًا اللهُ ا

وہ جو کچھ کم زیادہ خرچ کرتے ہیں اور جس کسی میدان کو مطے کرتے ہیں' وہ بھی ان کے لئے لکھ لیا جاتا ہے تا کہ ان کے اعمال کا بہتر ہے بہتر بدلہ اللہ تعالیٰ ا انہیں عطافہ ایک

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَاقَةٌ ۖ فَلَوْ لَانَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمۡ طَا بِفَهُ ۚ لِيۡتَفَقَّهُوا فِي الدِّيۡنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمۡ اِذَا رَجَعُوْا اِلَيُهِمۡ لَعَلَّهُمۡ يَعَذَرُوۡنَ ۞

مسلمانوں کو بیتو نہ چاہیے کہ وہ سارے بے سارے بی نکل کھڑ ہے ہوں۔ایسا کیون نہیں کرتے کہ ہر جماعت میں سے پچھلوگ جائیں کہ وہ دین کی سجھے بوجھ حاصل کریں اور جب واپس کوٹیس تو اپن کوٹم کوآگاہ کرتے رہیں تا کہ دہ اپنا بچاؤ کرلیں 🔾

آپ کی اجازت سے جائیں - جو ہاتی ہیں وہ ان کے بعد جوقر آن اتر ئے جواحکام بیان ہوں انہیں سیکھیں - جب بیآ جائیں تو انہیں سکھائیں پڑھائیں سکھائیں پڑھائیں۔ ہیں اور اوگ جائیں - بیسلسلہ جاری رہنا چاہئے - مجاہدٌ فرماتے ہیں ئیآ بت ان صحابول کے بارے ہیں اتری ہے جو بادینشینوں میں گئے - وہاں انہیں فوائد بھی پنچے اور نفع کی چیزیں بھی ملیں - اور لوگوں کو انہوں نے ہدایات بھی کیں - لیکن بعض لوگوں نے انہیں طعنہ دیا کہتم لوگ اپنے ساتھوں کے پیچھے رہ جانے والے ہو - وہ میدان جہاد میں گئے اور تم آرام سے یہاں ہم میں ہو - ان کے بھی دل میں بیات ہم میں ہو - ان کے بھی دل میں بیات ہم ایس ہے آئے۔

يَايَهُمَا الَّذِيْنَ المَنُواْقَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْبَكُمُ مِّنَ الْكُفَّارِ وَلِيَجِدُوا فِي الْمُتَّقِينَ ﴿ فِي اللَّهُ مَعَ الْمُتَّقِينَ ﴿ فِي حُمْ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ﴿ فِي حُمْ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ﴾

ا اے ایمان والو! جو کفارتم سے قریب قریب رہے ہیں پہلے ان سے جہاد کرواور جا ہے کہوہ تم ٹس تختی پائیں جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ پر ہیز گاروں کا ساتھی ہے 0

اسلامی مرکز کا استحکام اولین اصول ہے: ﴿ ﴿ آیت:۱۲۳) اسلامی مرکز کے متصل جو کفار ہیں 'پہلے تم مسلمانوں کوان سے نمٹنا چاہے۔ای تھم کے بموجب رسول اللہ علیہ نے پہلے جزیرۃ العرب کوصاف کیا 'یہاں غلبہ پاکر مکن دینہ طاکف' یمن کیامہ جزنیبر حضر موت وغیرہ کل علاقہ فتح کر کے یہاں کے لوگوں کواسلامی جھنڈے تلے کھڑا کر کے غزوہ روم کی تیاری کی۔ جواول تو جزیرۃ العرب سے کمق

عمل کہ نزد یک کے کا فروں سے جہاد کرو-

تھا' دوسرے وہاں کے رہنے والے اہل کتاب تھے۔ تبوک تک پہنچ کر حالات کی ناسازگاری کی وجہ سے آ گے کاعزم ترک کیا۔ بیدواقعہ 9 سے کا ہے- دسویں سال جمتہ الوداع میں مشغول رہے- اور جج کے صرف اکائی (۸۱) دن بعد آپ اللہ کو پیارے ہوئے- آپ کے بعد آپ کے وزیرُ دوست اور خلیفه حضرت صدیق اکبررضی الله عنه آئے۔اس وقت دین اسلام کی بنیا دیں متزلزل ہور ہی تھیں کہ آپ نے انہیں مضبوط کر دیا-اورمسلمانوں کی ابتری کو برتری سے بدل دیا- دین سے بھا گئے والوں کو واپس اسلام میں لے آئے-مرتدوں سے دنیا خالی کی- ان سرکشوں نے جوز کو ق روک لی تھی ان سے وصول کی - جاہلوں پر حق واضح کیا - امانت رسول ادا کی - اور ان ابتدائی ضروری کا موں سے فارغ ہوتے ہی اسلامی لشکروں کوسرز مین روم کی طرف دوڑا دیا کہ صلیب پرستوں کو ہدایت کریں۔ اورایسے ہی جرارلشکر فارس کی طرف جیسجے کہ وہاں کے آتش کدے شندے کریں۔ پس آپ کی سفارت کی برکت سے رب العالمین عالم نے ہرطرف فتح عطافر مائی۔ سریٰ اور قیصر خاک میں مل گئے۔ان کے پرستار بھی غارت و ہر ہا دہوئے ان کے خزانے راہ اللہ میں کام آئے۔اور جوخبر اللہ کے رسول سلام اللہ علیہ دے مکئے تھے' وہ پوری ہوئی۔ جو کسر رہ گئی تھی' وہ آپ کے وصی اور ولی شہیدمحراب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں پوری ہوئی۔ کا فروں اور منافقوں کی رگ جمیشہ کے لئے کچل دی گئی- ان کے زور ڈوھا دیئے گئے۔ اور مشرق ومغرب تک فارو تی سلطنت کھیل گئی۔ قریب وبعید سے بھر پورخزانے دربار فاروق میں آنے لگے-اورشرع طور پرتھم البی کے ماتحت مسلمانوں میں بجاہدین میں تقسیم ہونے لگے-اس پاک نفس پاک روح شہید کی شہادت کے بعدمہا جرین وانعمار کے اجماع سے امر خلافت امیر المومنین شہید الدار حضرت عثان بن عفان رضی الله عند کے سپر دہوا۔اس وقت اسلام اپنی اصلی شان سے ظبور پذیر تھا۔اسلام کے لیے اور زور آور ہاتھوں نے روئے زمین پر قبضه جمالیا تھا-بندوں کی گردنیں اللہ کے سامنے خم ہو چکی تھیں- جمت اللہ ظاہر تھی کلمہ اللہ عالب تھا۔ شان عثال اپنا کام کرتی جاتی تھی۔ آج اس کو حلقہ بگوش کیا تو کل اس کو- لیکے بعد دیگر ہے مما لک مسلما نوں کے ہاتھوں زیر تکمیں خلافت ہوئے۔ یہی تھا اس آیت کے پہلے جملے پر

پھر فرما تا ہے کہ اڑائی میں انہیں تمہاراز درباز دمعلوم ہوجائے- کامل مون وہ ہے جوابیے مومن بھائی سے تو نرمی برتے لیکن اپنے ویمن کافر پر سخت ہو- جیسے فرمان ہے فَسَوُ فَ یَالَتِی اللّٰهُ بِقَوْمٍ یُجِبُّهُمُ وَیُجِبُّونَهٌ اَلْحَیْتِی اللّٰہ ایکے لوگوں کولائے گا جواس کے محبوب ہوں اور وہ بھی اس سے محبت رکھتے ہوں۔مومنوں کے سامنے تو نرم ہوں اور کا فروں پرذی عزت ہوں۔ای طرح اور آیت میں ہے كم محدرسول الله عظامة اوران كرساته والي آپس من زم دل بين-كافرون يرسخت بين ارشاد بي يايها النبي حاهد الكفار وَ الْمُنْفِقِينَ وَاغْلُظُ عَلَيْهِمُ يَعِي الْمُنْ وَلَ اور منافَقُول سے جہاد کرواوران رکِتی کرو- حدیث میں سے کہ میں ضحوك ہوں لین اینول میں نرمی کرنے والا اور قتال ہول لینی دشمنان اللہ سے جہاد کرنے والا-

پھر فرما تا ہے کہ جان رکھو کہ اللہ تعالی پر ہیز گاروں کے ساتھ ہے۔ یعنی کا فروں سے لژو 'مجروسہ اللہ پر رکھو'اوریقین مانو کہ جب تم اس ہے ڈرتے رہو گئے اس کی فرماں برادری کرتے رہو گے تو اس کی مددونصرت بھی تمہارے ساتھ رہے گی- دیکھ لوخیر کے متنوں ز مانوں تک مسلمانوں کی یہی حالت رہی- دشمن تباہ حال اورمغلوب رہے-لیکن جب ان میں ثقوی اور طاعت کم ہوگئ فتنے فساد پڑ گئے اختلاف اور خواہش پسندی شروع ہو گئ تو دہ بات ندر ہی دشمنوں کی للچائی ہوئی نظریں ان کی طرف اٹھیں۔ وہ اپنی اپنی کمین گاہوں ہے نکل کھڑے ہوئے ' ادھرکا رخ کیالیکن پھربھی مسلمان سلاطین آپس میں الجھے رہے-وہ ادھرادھر سے نوالے لینے لگے- آخر دشمن اور بڑھے سلطنتیں کچلنی شروع کیں۔ ملک فتح کرنے شروع کئے۔ آہ!اکثر حصہ اسلامی مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل گیا۔اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا بہی عظم اس سے پہلے تھا اوراس کے بعد بھی ہے۔ تاہم جو بادشاہ جس قدراللہ ترس ہوا' اس قدر اللہ کی مدونے اس کا ساتھ دیا۔اب بھی اللہ سے امید ہے اور عاہے کہ وہ پھر سے مسلمانوں کوغلبہ دیاور کا فروں کی چوٹیاں ان کے ہاتھ میں دے دے۔ دنیا جہاں میں ان کا بول بالا ہو۔اور پھر سے مشرق سے لے کر مخرب تک برچم اسلام لہرانے گئے۔وہ اللہ کر میم وجواد ہے۔

وَإِذَا مَا النَّزِلَتَ سُورَةً فَمِنْهُمُ مِّنَ يَعْوَلُ اَيُكُمُ زَادَتُهُ هٰذِهَ النَّمَانًا فَأَمَّنَا النَّذِيْنَ المَنُولَ فَزَادَتُهُمُ اِيْمَانًا وَهُمُ مَيْسَتَبْشِرُونَ ﴿ اِيْمَانًا وَهُمُ مَيْسَتَبْشِرُونَ ﴿ وَلَمَا اللَّذِيْنَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ فَزَادَتُهُمُ رِجْسًا إِلَى رِجْسِهِمْ وَمَا تُولًا وَلَمَّا اللَّذِيْنَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ فَزَادَتُهُمُ رِجْسًا إِلَى رِجْسِهِمْ وَمَا تُولًا وَلَمَا اللَّذِيْنَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ فَزَادَتُهُمُ رِجْسًا إِلَى رِجْسِهِمْ وَمَا تُولًا وَلَهُ اللَّهُ فَي وَلَهُمْ كَلُورُونَ ﴿ وَلَا اللَّذِيْنَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرضٌ فَزَادَتُهُمْ وَلِي اللَّهُ وَلَهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللللْمُ اللَّهُ الللْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللْمُ الللَّهُ الل

جب بھی کوئی سورت اتاری گئی تو بعض منافق کہتے ہیں کہتم میں سے کسے اس نے ایمان میں بڑھادیا؟ بات بیہ ہے کہ ایما نداروں کوتو وہ ایمان میں بڑھادیتی ہے اور وہ شاداں وفرھاں ہوجاتے ہیں 🔾 ہاں جن کے دلول میں بیاری ہے ان کی تو گندگی پر بندگی بڑھادیتی ہے۔وہ تو مرتے دم تک کا فرہی رہے ہیں 🔾

فرمان الہی میں شک وشبہ کفر کا مرض ہے: ہے ہیٰ ہیٰ (آیت:۱۲۳-۱۲۵) قرآن کی کوئی سورت اتری اور منافقوں نے آپس میں کانا پھوی شروع کی کہ بتا و اس سورت نے کس کا ایمان زیادہ کردیا؟ اللہ تعالی فرما تا ہے کہ ایما نداروں کے ایمان تو اللہ کی آیتیں بڑھادیتی ہیں۔
پیر توں شروع کی کہ بتا و اس سورت نے کس کا ایمان گفتا بڑھتار ہتا ہے۔ اکثر انکہ اور علما کا یمی ند بہب ہے سلف کا بھی اور خلف کا بھی۔ بلکہ بہت سے بر تو کو لیے اس پر کہ ایمان گفتا بڑھتار ہتا ہے۔ اکثر انکہ اور علما کا یمی ند بہب ہے سلف کا بھی اور خلف کا بھی۔ بلکہ بہت سے بر تو کو لیے اس پر اجماع نقل کیا ہے۔ ہم اس مسئلے کو خوب تفصیل سے شرح بخاری کے شروع میں بیان کر آئے ہیں۔ ہاں جن کے دل پہلے ہی سے شک وشبہ کی بیان کر آئے ہیں۔ ہاں کی خرابی اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ قرآن مومنوں کے لئے شفاء اور رحمت ہے لیکن کا فرتو اس سے اور بھی اپنا نوس کے تو کا نوں میں ہو جھ ہے۔ ان کی آئکھوں پر اندھا پا نوس کہ نو کا نوں میں ہو جھ ہے۔ ان کی آئکھوں پر اندھا پا عث ہے۔ وہ تو بہت ہی فاصلے سے بچارے جارہے ہیں۔ یہ بھی کئتی بڑی برخی بہنچتی ہے کہ دلوں کی ہدایت کی چیز بھی ان کی ضلالت و ہلا کت کا باعث بنتی ہے۔ اس کی مثال ایس ہی ہے جیسے عمد عذا بھی برمزاج کو موافق ٹنہیں آئی۔

اَوَلاَ يَرُونَ اللَّهُمُ يُفْتَنُونَ فِي كُلِّ عَامِرَةً أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوْبُونَ وَلاَهُمُ يَذَكُرُونَ ﴿ وَإِذَا مَا أُنْزِلَتَ سُورَةٌ نَظَرَ بَعْضُهُمْ اللّه وَلاَهُمْ يَذَكُرُونَ ﴿ وَإِذَا مَا أُنْزِلَتَ سُورَةٌ نَظَرَ بَعْضُهُمْ اللّه عَلْمُ مَلْ يَلِكُمُ مِّنَ أَحَدِثُمَّ الضَّرُولُ مِّنَ الله قُلُوبَهُمْ بِانَّهُمْ قَوْمٌ لِلّا يَفْقَهُونَ ﴿ لَا يَفْقَهُونَ ﴿ لَا تَعْرَفَى اللّهُ قَلُوبُهُمْ وَاللّهُ وَلَا يَفْسُكُمُ عَزِيْنٌ وَوَفَى عَلَيْهُمْ إِلَيْمُ وَمِنِينَ رَءُوفَى عَلَيْهُمْ وَالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفَى عَلَيْهُمْ وَالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفَى عَلَيْهُمْ وَالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفَى وَلَيْهُمْ وَالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفَى عَلَيْهُمْ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُمْ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُمْ وَاللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُمْ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُمُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهُمْ وَاللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ مَا عَنِيْمُ مَا عَنِقُولُ وَلَا لَمُؤْمِنِينَ رَاهُولُ مِنْ اللّهُ عَلَيْهُ فَاللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ الللللّهُ الللللّهُ الللّهُ الللللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ الللللّهُ اللّهُ

کیا وہ لوگ بینہیں دیکھتے کہ ہرسال دواکی مرتبہ وہ بلاؤں میں ڈالے جاتے ہیں کین باو جوداس کے نہ تو بہ کرتے ہیں اور نہ ھیجت وعبرت حاصل کرتے ہیں O جہاں کوئی می سورت نازل کی گئی اور ایک نے دوسرے کی طرف دیکھا' کہ کیا شمعیں کوئی دیکھ رہا ہے گھر چیکے سے سرک گئے' اللہ تعالیٰ نے ان کے دل بھی پھیردیئے ہیں اس لئے کہ بیلوگ بجھ یو جھ سے بالکل ہی خالی ہیں O لوگو تبہارے پاس تم ہیں سے ہی اللہ کے رسول آگئے ہیں جن پر تمہاری تکلیف بہت ہی دشوارگزرتی ہے جو تبہاری بھلائی کے خواہاں ہیں - جو سلمانوں پر بڑے ہی شفیق اور مہریان ہیں O

حضور علی ہے۔ اس کے کہ اللہ تعالی نے آبی جنت سے قریب کرنے والی اور جہنم سے دور کرنے والی تمام چیزیں میں تم سے بیان کر چکا ہوں۔ آپ کا فرمان ہے کہ اللہ تعالی نے آبی ہو جھے حرام کیا ہے وہ عقریب آبی پر ظاہر کر دینے والا ہے اور اس کی باز پر س قطعا ہونے والی ہے۔ جس طرح پنگے اور پروانے آگ پر گرتے ہیں اس طرح تم بھی گررہے ہواور میں تمہاری کولیاں بھر بھر کر تہمیں اس سے روک رہا ہوں۔ حضور ہوئے ہوئے ہیں جود وفر شتے آتے ہیں۔ ایک پاؤٹ کی طرف میٹھتا ہے۔ ایک سر ہانے۔ پھر پاؤٹ والاسر ہانے والے سے کہتا ہے اس کی اور اس کی اور اس کی اور اس کی مثال بیان کرو۔ اس نے فرمایا 'میر مثال تک ہو جاتا کی مثال بیان کرو۔ اس نے فرمایا 'میر مثال تھو کہ ایک قوم سفر میں ہے' ایک چیٹیل میدان میں 'پنچی ہے جہاں ان کا سامان خور اک ختم ہوجاتا ہے۔ اب ہو تھے لباس والا ان کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے کہ میں ہے۔ اب نے تو آگے بڑھے نے گؤت 'نہ چھے ہٹنے کی سکت۔ ایسے وقت ایک بھلا آ دمی اچھے لباس والا ان کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے کہ میں سمجیس اس بیابان سے چھٹکاراد لاکر اسی جگہ پہنچا سکتا ہوں جہاں تہمیں تقریب ہوئے کیا نہوں کے اس انہوں کو مایا بیا اور خوب پھلے بھو لے۔ اب اس نے کہا' دیکھو میں نے تہمیں اس بھوک بیاس سے نجات دلائی اور یہاں امن چین میں ایا۔ اب نے کھایا بیا اور خوب پھلے بھو لے۔ اب اس نے کہا' دیکھو میں نے تہمیں اس بھوک بیاس سے نجات دلائی اور یہاں امن چین میں ایا۔ اب

ایک اور بات تم ہے کہتا ہوں ، وہ بھی ابو اس ہے آگاں ہے بھی بہتر جگہہ ہے۔ وہاں کے دوخ ، وہاں کے میوے وہاں کے کھیت اس ہے بہت ہی اعلی ہیں۔ ایک جماعت نے تو اسے سچا مانا اور ہاں کر لی۔ لیکن دوسرے گروہ نے ای پر بس کرلیا اور اسکی تا بعداری ہے ہٹ گئے۔ (منداحمہ) اللہ تعالی اپنے نبی پر درود وسلام بیجے ۔ آؤایک واقعہ آپ کی کمال شفقت کا سنو! ایک اعرابی رسول اللہ علی کے مندمت میں حاضر ہوا اور خون بہا اوا کرنے کے لئے آپ سے امداد طلب کی۔ آپ نے اسے بہت پچھ دیا۔ پھر بوچھا۔ کیوں صاحب میں نے تم سے سلوک کیا؟ اس نے کہا کچھ بھی نہیں۔ اس سے کیا ہوگا؟ ۔ جبحابہ بہت بگرے۔ قریب تھا کہ اسے لیٹ جا کیں کہ اتنا لینے پر بھی بینا شکری کرتا ہے؟ اور حضور کے سوال کا ایسا غلط اور گئتا خانہ جو اب دیتا ہے۔ لیکن آپ نے آئیں روک دیا۔ گھر پر تشریف لے گے۔ وہیں اسے بلوا لیا۔ سارا واقعہ کہد سنایا۔ پھر اسے اور بھی بہت بھر دیا۔ پھر بوچھا کہؤا ب تو خوش ہو؟ اس نے کہا ہاں اب دل سے راضی ہوں۔ اللہ تعالی آپ کو آپ کے اہل وعیال میں ہم سب کی طرف سے نیک بدلہ دے۔ آپ نے فرمایا' سنوتم آئے' تم نے جھے سا نگا' میں نے دیا' پھر میں نے تم نے وہی کہ کہتا ہوں نے بھر ہو جو تاسے خان کا میں نے دیا کہ کہا ہوں بالے بھر اسے کہا ہوں دیا ہوں کہا ہوں بالے بھر اسے بھی ای طرح اپنی رضا مندی طا ہر کرنا جسے ابتم نے میر سے سامنے کی ہے تا کہ ان کا رہ نج بھی دور ہو جائے۔ اس نے کہا بہ بہت اپھا۔

چنانچہ جب وہ صحابہ ہے جمع میں آپ کے پاس آیا آپ نے فرایا ؛ دیکھو شخص آیا تھا اس نے جھے ہے ما نگا تھا ہیں نے اسے دیا تھا اور نے اور ایس اور نے اور باور دیا دہ دیا ۔ تو ہوش ہوگیا۔
کور بھی اعرائی بھی بات ہے؟ اس نے کہا ہاں یارسول اللہ اللہ تا اللہ کو جہارے اہل وعیال اور قبیلے کی طرف سے بہترین بدلہ عنایت نے میں بات ہے؟ اس نے کہا ہاں یارسول اللہ اللہ اس وقت آپ نے فرایا ہمیری اور اس اعرائی کی مثال سنوجھے وہ خض جس کی اور ٹنی بھا گئی لوگ اس کے پکڑنے کو دوڑئے وہ ان سے بدک کر اور بھا گئے گئی۔ آخر اور ٹنی والے نے کہا کو گئی اور کہا کہ کو دوڑئے وہ ان سے بدک کر اور بھا گئے گئی۔ آخر اور ٹنی والے نے کہا کو گئی اس نوجھے وہ خض جس جو جھے اور میری اور ٹنی کو چھوڑ دو۔ اس کی خوفصلت سے میں واقف ہوں اور سیمیری ہی ہے۔ چنانچہ اس نے نرمی سے اسے بلانا شروع کیا۔ زمین سے کھاس پھونس تو ڈکرا پی مخی میں لے کراسے دکھایا اور اپنی طرف بلایا۔ وہ آگئی۔ اس نے اس کی کئیل تھام کی اور پالان و کجاوہ ڈال دیا سنو اس کے بہلی دفعہ کی جہ سے اس کی سند معیف اس کے بہلی دفعہ کی گڑنے نے راگر میں بھی تہا راساتھ دیتا تو بیشنی بن جاتا۔ ابر اہیم بن تھم بن ابان کے ضعف کی وجہ سے اس کی سند ضعیف ہوں۔ تو بھیشر مان ہے کہا ن کریں تو کہہ دو کہ میں تبہا رے انمال سے بری ہوں۔ آئی بھر وساللہ عزیز درجیم برد کھ۔

فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلُ حَسِمِي اللهُ ﴿ لَا اللهَ اللهُ هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاللهُ اللهُ الله

تواس رہمی اگریہ پھر جائیں تو اعلان کردے کہ جھے اللہ کا فی ہے۔اس کے سواکوئی معبود ٹیس میر ابھروسہ ای پر ہےاورو ہی عرش عظیم کا مالک ہے 🔾

منحرفین شریعت سے آپ بے نیاز ہوجا کمیں: ﴿ ﴿ آیت:۱۲۹) یہاں بھی فرماتا ہے اگریدلوگ تیری شریعت سے منہ پھیرلیں تو تو کہدد ہے کہ جھے اللہ کافی ہے اس کے سواکوئی معبود نہیں میراتو کل اس کی پاک ذات پر ہے۔ ' جیسے فرمان ہے مشرق ومغرب کا مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اس کے سواکوئی بھی لائق عبادت نہیں۔ تو اس کواپنا کارساز تھہرا۔ وہ رب عرش عظیم ہے۔ یعنی ہر چیز کا مالک وخالق وہی ہے۔

is S عرش عظیم تمام گلوقات کی جھت ہے۔ آسان وزمین اورکل کا نتات بقدرت رب عرش سلے ہے۔ اس اللہ کاعلم ہر چیز پرشامل ہے اور ہر چیز کو اپنا اصلے میں کئے ہوئے ہے۔ اس کی قدرت ہر چیز پرحاوی ہے۔ وہ ہرایک کا کارساز ہے۔ حضرت ابی بن کعب فرماتے ہیں 'سب سے آخری آیت قرآن کریم کی بھی ہے مروی ہے۔ کہ جب خلافت صدیقی میں قرآن کو جمع کیا تو کا تبول کو حضرت ابی بن کعب تکھواتے ہے۔ جب اس سے پہلے کی آیت لا یفقہون تک پنچے تو کہنے گئے کہ بھی آخری آیت ہے۔ آپ نے فرمایا 'نہیں' اس کے بعد رسول جب اس سے پہلے کی آیت ہے۔ آپ نے فرمایا 'نہیں' اس کے بعد رسول اللہ علیقہ نے مجھے دوآیتیں اور پڑھوائی ہیں۔ پھر آپ نے ان دونوں آیتوں کی تلاوت فرمائی اور فرمایا کرقر آن کی آخری آئی ہیں۔ پس بس سے حتم بھی ای پرہواجس پرشروع ہوا تھا یعنی لا الم الله اللہ پر۔ بھی وتی تمام نہیوں پر آتی رہی ہے کہ میرے سواکوئی عبادت کے لائق نہیں۔ تم سب میری ہی عبادت کرو۔ یہ دوایت بھی خریب ہے۔

مندا تهرین ہے کہ حضرت حارث بن تزیمہ رضی اللہ عندان دونوں آیوں کو لے کر آئے - حضرت عمر بن خطاب نے ان سے گواہ طلب کیا انہوں نے کہا گواہ کا تو بچھے خبر نہیں ہاں سورہ برات کی بیدد و آخری آیتیں بچھے خود رسول بھائے نے پڑھائی ہیں۔ اور جھے خوب انچھی طرح حفظ ہیں۔ اس پر حضرت عرقے نے گواہی دی کہ میں نے بھی انہیں رسول اللہ علیہ سے سنا ہے۔ یہ گواہی س کر آپ نے فر مایا اگر ان کے ساتھ تیسری آیت بھی بوتی تو ہیں اسے علیمہ سورت بنالیتا - تم انہیں قرآن کی کی سورت کے ساتھ کی لیو ۔ چنا نچہ سورہ براق کے آخر میں یہ کھی کہ کئیں۔ پہلے بیہ بات بھی بیان بوچھی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عند نے ہی قرآن کے جھے کرنے کا مشورہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عند نے ہی قرآن کے جھے کہ عاصت میں حضرت نیوفر ماتے ہیں سورہ برات کا آخری حصہ میں نے خزیمہ بن خابت یا ابوخزیمہ کی باس پایا ۔ یہ بھی ہم کھو آئے ہیں صوریث میں ہیں باید جھی ہم کھو آئے ہیں مورہ برات کا آخری حصہ میں نے خزیمہ بن خابت یا ابوخزیمہ کی باس پایا ۔ یہ بھی ہم کھو آئے ہیں اللہ عندائی بات بہی تھی ۔ دو سرے شام سببی اللہ لا اللہ الا ہو علیہ ابتدائی بات بہی تھی ۔ واللہ اعلم ۔ حضرت ابوالدرواء رضی اللہ عند سے مروی ہے کہ جو شخص صبح شام سببی اللہ لا اللہ الا ہو علیہ تو کلت و ھو رب العوش العظیم کوسات سات مرتبہ پڑھ لے اللہ تو اللہ اس کی تمام پریشانیوں سے نجات دے گا ۔ ایک می تمام ہو یا تو بیات می ای قتم کی ہے گئی ہو تھر روایت بھی ای قتم کی ہے گئی وہ بہت میں روایت ہیں ای قتم کی ہے گئی وہ بہت میں روایت ہیں ای قتم کی ہے گئی وہ بہت میں روایت ہیں ای قتم کی ہے گئی دہ ہوتی ۔

تفسير سورة يونس

(تفییرسورہ یونس) سورہ بقرہ کے شروع میں حروف مقطعات کی بحث گذر چکی ہے۔ ابن عباسؓ ہے اس کے معنی میں مردی ہے کہ میں ہوں اللّٰد دیکھنے والانگہبان-ضحاک وغیرہ یکی کہتے ہیں۔ بیآیتی مضبوط اور روش قرآن کی ہیں۔ عجاہدؓ کہتے ہیں 'حسن رحمہ اللّٰہ کہتے ہیں تو رات اور زبور-قمادہؓ کہتے ہیں قرآن سے پہلے کی کتابیں۔لیکن مجھے تو نہاس قول کی کوئی تو جیہ معلوم ہوتی ہے نہ مطلب۔

بِنْ الْهِ الْحَالَةُ الْحَالَ الْمَالِكُمُ الْحَالَ الْمَالِكُ الْحَالِقَ الْمَالِكُ الْمَالِكُ الْمَالِكُ الْمَالِكُ الْمَالُولُ اللّهِ اللّهُ الللّهُ اللللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ الل

لَهُمْ قَدَمَ صِدْقِ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۖ قَالَ الْكَفِرُونَ إِنَّ هٰذَا لَهُمْ قَدَمَ صِدْقِ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۖ قَالَ الْكَفِرُونَ إِنَّ هٰذَا لَهُمْ قَالَ الْكَفِرُونَ إِنَّ هٰذَا

الله تعالى رحمن ورحيم كے نام سے

یہ آ بیتی ہیں عکمتوں بھری کتاب کی ⊙ کیالوگوں کو میہ بات انو تھی معلوم ہوئی کہ ہم نے ان میں سے ایک انسان کی طرف پی دی بھیجی کہ تو لوگوں کو آگاہ کر دے اور ایمانداروں کوخوشخبری سنادے کہان کاسچا اور مضبوط پاہیہ ہے۔ ان کے پالنے والے کے ہال کیکن کا فرکہنے لگے کہ ہونہ ہو بیتو صرح کے جاد ڈگر ہے ⊙

عقل زدہ کا فراوررسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۲۱) کافروں کواس پر بڑا تعجب ہوتا تھا کہ ایک انسان اللہ کا رسول بن ایک ہے کہ جائے ۔ کہتے تھے کہ کیا بشر ہمارا ہادی ہوگا؟ حضرت ہوڈ اور حضرت صالح نے اپنی قوم سے فرمایا تھا کہ کیا تہم ہیں یہ کوئی انوکلی بات ہے کہ تم میں سے ہی ایک شخص پر تہمارے رب کی وحی تازل ہوئی - کفار قریش نے بھی کہا تھا کہ کیا اس نے استے سارے معبودوں کی بجائے ایک ہی اللہ مقرر کردیا؟ پی تو ہوے ہی تعجب کی بات ہے - حضور کی رسالت سے بھی انہوں نے صاف انکار کردیا اور انکار کی وجہ بہی پیش کی کہ می تھے اللہ مقرر کردیا؟ پیتو ہوے ہی تعجب کی بات ہے - حضور گئی کی میں ہے - سے پائے سے مراد سعادت اور نیکی کا ذکر ہے - بھلا نیوں کا ایک انسان پر اللہ کی وجی کا آتا ہم نہیں مان سکتے - اس کا ذکر اس آیت میں ہے - سے پائے سے مراد سعادت اور نیکی کا ذکر ہے - بھلا نیوں کا ایم ہیں ۔ مثلاً نماز'روزہ' صدقہ' تنبیج - اور ان کے لئے حضور عظی کے شفاعت - الغرض ان کی سے ان کی کھوت اللہ کو نئی جے ۔ جو چکا ہے - ان کے نیک اعمال وہاں جمع ہیں - پیسابق لوگ ہیں - عرب کے شعروں میں بھی قدم کا لفظ ان معنوں میں بولا گیا ہے - جو رسول ان میں ہے قدم کا لفظ ان معنوں میں بولا گیا ہے - جو رسول ان میں ہے وہ بشر بھی ہے' نذریکھی ہے لیکن کا فروں نے اسے جادوگر کہ کرا ہے جموٹ پر مہر لگادی -

ات رَبِّكُمُ اللهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمُوتِ وَالْأَرْضَ فِيْ سِتَّةِ السَّمُوتِ وَالْأَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اللهَ وَتُكَمِّرُ اللهَمْرُ مَا مِنْ شَفِيْعٍ الآ اللهُ وَتُكُمُّ فَاعْبُدُوهُ اَفَلَا تَذَكَّرُونَ فِي مِنْ بَعْدِ اِذْنِهُ ذَٰلِكُمُ اللهُ رَبِّكُمُ فَاعْبُدُوهُ اَفَلَا تَذَكَّرُونَ فِي مِنْ بَعْدِ اِذْنِهُ ذَٰلِكُمُ اللهُ رَبِّكُمُ فَاعْبُدُوهُ اَفَلَا تَذَكَّرُونَ فِي

تم سب کا پروردگار وہ اللہ ہے جس نے آسانوں اور زمین کوصرف چھون میں پیدا کر دیا ہے۔ پھرعرش پر قائم ہوا ہے ہر امر کا وہی انتظام کر رہا ہے 'کوئی کسی کا سفارشی بن نہیں سکتا گراس کی اجازت کے بعد' یہی اللہ تم سب کا پالنہار ہے۔ پس تم اس کی عبادت کرو' کیا پھر بھی تم نصیحت حاصل نہیں کرتے 🔾

تخلیق کا ئنات کی قرآنی روداد: ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ﴿ ﴾ آیام عالم کارب وہی ہے۔ آسان وزین کواس نے صرف چھون میں پیدا کیا ہے۔ یا توالیے ہی معمولی دن۔ یا ہردن بہال کی گفتی ہے ایک ہزار دن کے برابر کا ۔ پھرعش پروہ مستوی ہوگیا۔ جوسب سے بڑی گلوق ہے۔ یا توالیے ہی معمولی دن۔ یا ہردن بہال کی گفتی ہے ایک ہزار دن کے برابر کا ۔ پھرعش پروہ مستوی ہوگیا۔ جوسب سے بڑی گلوق ہے۔ اور ساری گلوق کی حجوس نے بھوت کا ہے۔ جونور سے پیداشدہ ہے۔ یہ قول غریب ہے۔ وہی تمام گلوق کا انظام کرتا ہے۔ اس سے کوئی ذرہ پوشیدہ نہیں۔ اسے کوئی ذرہ پوشیدہ نہیں۔ اسے کوئی کام مشغول نہیں کر لیتا۔ وہ سوالات سے اکتا نہیں سکتا۔ مانگنے والوں کی پکاراسے جران نہیں کر سے سے ۔ ہرچھوٹے بڑے کا ہم ہر ہا ہر باہرکا 'پہاڑوں میں 'سمندروں میں 'آبادیوں میں 'ویرانوں میں 'وہی بندوبست کر رہا ہے۔ ہر جاندار کاروزی رساں وہی ہے۔ ہر پے کے چھڑنے کا اسے ملم ہے۔ زمین کے اندھیروں کے دانوں کی اس کو خبر ہے۔ ہر و دشک چیز کھلی کتاب میں موجود ہے۔

کہتے ہیں کہ اس آیت کے نزول کے وقت کشکر کالشکر مشل عربوں کے جاتا دیکھا گیا۔ان سے پوچھا گیا کہتم کون ہو؟ انہوں نے
کہا 'ہم جنات ہیں۔ہمیں مدینے سے ان آیتوں نے نکالا ہے۔کوئی نہیں جواس کی اجازت بغیر سفارش کر سکے۔ آسان کے فرشتے بھی اس
کی اجازت کے بغیر زبان نہیں کھولتے۔اس کوشفاعت نفع دیت ہے جس کے لئے اجازت ہو۔ یہی اللہ تم سب مخلوق کا پالنہار ہے۔تم اسی کی
عبادت میں لگےرہو۔اسے واحداور لاشریک مانو۔مشرکواتن موٹی بات بھی تم نہیں سمجھ سکتے۔؟ جواس کے ماتھ دوسروں کو پو جتے ہو حالا نکہ
جانتے ہو کہ خالق و ما لک وہی اکیلا ہے۔اس کے وہ خود قائل ہے۔زمین وآسان اور عرش عظیم کارب اس کو مانتے تھے۔

الَيْهِ مَرْجِعُكُمُ جَمِيعًا وَعُدَاللهِ حَقًّا النَّهُ يَبُدُ وُاللَّهَ لَوَ الْهُوَ اللهِ عَلَوُا السلط اللهِ عَلَوُا الْعَلَوُ الْهُوَ وَالْدَبُنَ كَفَرُوا يُعِيدُهُ لِيَجْرِي اللَّهُ وَالَّذِيْنَ الْمَنُوا وَعِلُوا السلط الحَّالِ الْقَصْرَ وَالْقِيسُولُ وَالْدَبُ وَالْدَبُ وَالْدَبُ وَالْدَبُ وَالْدَبُ وَالْدَا يَعْفَرُونَ اللهُ وَالْذِي جَعَلَ الشَّمْسَ ضِياءً وَالْقَصَرَ نُورًا وَقَدَّرَهُ مَنَا وَلَ لِتَعْلَمُوا هُوَالَّذِي جَعَلَ الشَّمْسَ ضِياءً وَالْقَصَرَ نُورًا وَقَدَّرَهُ مَنَا وَلَ لِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّيْنَ وَالْحِسَابُ مَا حَلَقَ اللهُ وَلِلتَ اللهُ وَالنَّهَا وَمَا حَلَقَ اللهُ وَالنَّهَا وَالنَّهَا وَمَا حَلَقَ اللهُ وَالنَّهَا وَالنَّهَا وَمَا حَلَقَ اللهُ وَاللَّهُ فِي الْحَقِ اللهُ فِي الْحَلِقُ الْمُؤْنَ هُ اللهُ وَاللَّهُ فِي السَّمُونِ وَالْاَرْضِ لَلْاليَّ لِللَّهُ وَمِ مَا حَلَقَ اللهُ وَاللَّهُ فِي السَّمُونِ وَالْاَرْضِ لَلْاليَّ لِقَوْمِ مَا خَلَقَ اللهُ وَاللَّهُ فِي السَّمُونِ وَالْاَرْضِ لَلْاليَّ لِقَوْمِ مَا خَلَقَ اللهُ وَاللَّهُ فِي السَّمُونِ وَالْاللهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَلَا السَّمُونِ وَالْاَرْضِ لَلْاليَ لِقَوْمِ مَا خَلَقَ اللهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَلَى السَّمُونِ وَالْالَةُ فِي السَّمُونِ وَالْاللهُ وَاللهُ وَاللَّهُ وَلَا السَّمُونِ وَالْاللَهُ وَلَا اللهُ وَاللَّهُ وَلَا اللهُ وَاللَّهُ وَلَا اللهُ وَلَا اللهُ وَلَا اللهُ وَلَا اللهُ وَلَا اللهُ وَلَا اللهُ وَاللَّوْلُولُ اللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا اللهُ وَلَاللّهُ وَلَا الللهُ وَلَا اللهُ وَالْمُولِقُ وَالْمُولِقُ وَالْمُولِي وَالْمُولِقُ وَالْمُولِي اللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا الللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا الللهُ وَلَا اللّهُ وَلَا اللّهُ وَاللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا الللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا الللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا اللّهُ وَاللّهُ وَلَا اللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ اللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا اللّهُ وَلِي اللّهُ وَلَا اللّهُ وَاللّهُ اللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَالْمُولِقُولُولُولُولُولُولُ اللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُو

تم سب کا لوٹنا ای کی طرف ہے اللہ کا بیسچا وعدہ ہے وہ اول بار پیدائش کرتا ہے۔ چمر دوبارہ اسے لوٹائے گا کہ ایمان لانے والوں اور نیک عمل کرنے والوں کو اس کے اللہ ہوگی اس کے ساتھ بدلہ عطافر مائے اور جولوگ کا فرہو گئے ہیں ان کے لئے سخت گرم پائی کا بیٹا ہے اور دکھ دینے والی مار ہے جوان کے تفرکا بدلہ ہوگی اس کے اللہ ہوگی کا بیٹا ہے وہ وہ ہو جایا کرئے اللہ نے انہیں جی سے بی سے میں کہ میں ہو جایا کرئے اللہ نے انہیں جی سے بیسے میں اور آ سان وز مین کی مخلوقات رہ میں ان لوگوں کے لئے پیدا کیا ہے وہ وہ اپنی آ بیتیں جانے والوں کے لئے تفسیل واربیان فرماد بتا ہے © دن راہ کے ہیر پھیر میں اور آ سان وز مین کی مخلوقات رہ میں ان لوگوں کے لئے شانیاں ہیں جو پر ہیز گار ہیں ©

قیامت کا ممل اس تخلیق کا اعادہ ہے: ہی ہی (آیت: ۴) قیامت کے دن ایک بھی نہ بچ گا-سب اپناللہ کے پاس حاضر کئے جائیں کے جیسے اس نے شروع میں پیدا کیا تھا- ایسے ہی دوبارہ اعادہ کرے گا اور بیاس پر بہت ہی آسان ہوگا- اس کے وعدے اٹل ہیں- عدل کے ساتھ وہ اپنے نیک بندوں کو اجرد کے گا اور پورا پورا بدا ہونایت فرمائے گا- کا فروں کو بھی ان کے تفر کا بدلہ ملے گا- طرح کی سزا کیں ہوں گی-گرم پانی 'گرمی گرم' لوان کے جصے میں آ کیں گے-اور بھی قتم تتم کے عذاب ہوتے رہیں گے-وہ جہتم جے یہ جھٹلا رہے تھا ان کا اوڑ ھنا بچھونا ہوگی-اس کے اور گرم پچھلے ہوئے تا نبے جیسے پانی کے درمیان یہ جیران و پریشان ہوں گے-

الله عزوجل کی عظمت وقدرت کے ثبوت مظاہر کا نئات: ﴿ ﴿ آیت:۵-۱) اس کی کمال قدرت اس کی عظیم سلطنت کی نشانی بیہ چکیلا آفتاب ہے اور بیادور نی کمال ہے۔ اس بین اس بین اس بین اور اور بین اس کی شعاعیں جگمگا و میں اور اس کی شعاعیں جگمگا ہے۔ ان کی مزلیں اس نے مقرر دیں اور اس کی شعاعیں خود منور رہیں۔ بن کو آفتاب کی سلطنت رہتی ہے رات کو ماہتاب کی جگمگا ہے۔ ان کی مزلیں اس نے مقرر

کرر کھی ہیں۔ چاند شروع میں چھوٹا ہوتا ہے۔ چیک کم ہوتی ہے۔ رفتہ رفتہ بڑھتا ہے اور روثن بھی ہوتا ہے پھراپنے کمال کو پنچ کر گھٹنا شروع ہوتا ہے اور ای اگلی حالت پر آجا تا ہے۔ ہر مہینے میں اس کا بیا یک دورختم ہوتا ہے۔ نہ سورج چاند کو کیڑ لے نہ چاند سورج کی راہ رو کے نہ دن رات پر سبقت کر بے نہ رات دن سے آگے بڑھے۔ ہرایک اپن اپنی جگہ پابندی ہے چل پھر رہا ہے۔ دورہ ختم کر رہا ہے۔ دنوں کی گنتی سورج کی چالی پر اور مہینوں کی گنتی چائی تھر ہے۔ پڑلوق عبث نہیں بلکہ تھکمت ہے۔

ز مین و آسان اوران کے درمیان کی چزیں باطل پیداشدہ نہیں۔ یہ خیال تو کا فروں کا ہے جن کا ٹھکا نا دوز نے ہے۔ تم یہ نہ بھنا کہ جم نے تہ ہیں ہوئی پیدا کرویا ہے اوراب تم ہمارے قبضے ہے باہر ہو۔ یا در کھو ہیں اللہ ہوں۔ میں ما لک ہوں۔ میں حق ہوں۔ میرے ہوا کی جھے جاتی نہیں۔ عوش کر یم بھی مجملہ مخلوق کے میری اونی مخلوق ہے۔ جہتیں اور دلیلیں ہم کھول کھول کھول کر بیان فر مار ہے ہیں کہ اہل علم لوگ سمجھ لیس – رات دن کے ردو بدل میں ان کے برابر جانے آنے میں رات پردن کا آتا 'دن پررات کا چھا جانا' ایک دوسرے کے برابر پیچھے لگا تار آنا جانا اور زمین و آسان کا پیدا ہونا اور ان کی اور مخلوق کا رچا یا جانا' بیسب عظمت اللہ کی بولتی ہوئی نشانیاں ہیں۔ ان سے منہ پھیر لینا کو کی عظمندی کی دلیل نہیں۔ یہ نشانیاں ہیں۔ ان سے منہ پھیر لینا کو کی عظمندی کی دلیل نہیں۔ یہ نشانیاں ہیں۔ کہ وہ سوچ سمجھ کر اللہ کے عذا بوں سے نجائیں اور اس کی رحمت حاصل رسیس ۔ دکھ سکتے ہو۔ مظمندوں کے لئے یہ بردی بوی نشانیاں ہیں۔ کہ وہ سوچ سمجھ کر اللہ کے عذا بوں سے نجائیں اور اس کی رحمت حاصل رسیس۔

إِنَّ الْذِيْنَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا وَرَضُواْ بِالْحَيْوِةِ الدُّنْيَا وَاطْمَانُواْ بِهَا وَالْذِيْنَ هُمْ عَنَ الْيَنَا عَفِلُوْرِنَ فَهُ الْلِيْكَ مَا وَلَهُمُ النَّالُ بِمَا كَانُواْ يَكْمِدُ النَّالُ نِمَا اللَّهُ مَا اللَّهُ وَعَمِلُوا الصَّلِحْتِ يَهْ دِيْهِمَ كَانُوْا يَكْمِدُ بِأَيْمَا نِهِمَ عَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْآنَهُ لُ فِي جَنْتِ النَّحِيْدِ فَى رَبُّهُمْ بِإِيمَانِهِمْ فِيهَا سَبْحَنَكَ اللَّهُ مَّ وَ يَجَيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَمٌ وَ الْحِرُ دَعُولِهُمْ فِيهَا سَلَمٌ وَ الْحِرُ دَعُولِهُمْ فِيهَا سَلَمٌ وَ الْحِرُ الْحَمْدُ لِلهِ رَبِ الْعَلَمِينَ فَي اللَّهُ وَ الْحِرُ الْحَمْدُ لِلهِ رَبِ الْعَلَمِينَ فَي

جولوگ ہم سے ملنے کے منکر ہیں اور دنیا کی زندگی پر پیچھے ہوئے ہیں ای پر مطمئن ہو بیٹھے ہیں اور جو ہماری نشانیوں سے عافل ہیں 〇 ان کا ٹھکا نہ جہنم ہے ان کے اعمال کے بدلے ۞ یقینا جولوگ ایمان لائے ہیں اور جنہوں نے عمل بھی اچھے کئے ہیں ان کا رب ان کے ایمان کی وجہ سے راہ دے گا ان کے نیچے نہریں بہدر ہی ہوگی نعتوں اور جنوں الی جنتوں والی جنتوں میں ۞ جہاں ان کی پکار سبحانگ الله مہوگی اور جہاں ان کی دعائے خیر السلام علیم ہوگی ان کی آخری پکار یہی ہوگی کہ تمام ہوگی اور جہاں ان کی دعائے خیر السلام علیم ہوگی ان کی آخری پکار یہی ہوگی کہ تمام ہوگی کی جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے ○

نادان ومحروم لوگ: ﴿ ﴿ آیت: ۷-۸) جولوگ قیامت کے منکر بین جواللہ کی ملاقات کے امیدوار نبیس - جواس دنیا پرخوش ہوگئ بین اسی پردل لگالیا ہے نداس زندگی سے فائدہ اٹھاتے بین نداس زندگی کوسود مند بناتے بیں اور اس پر مطمئن بیں - اللہ کی پیدا کردہ نشانیوں سے عافل بین اللہ کی نازل کردہ آیتوں میں غور وفکر نبیس کرتے ان کی آخری جگہ جہم ہے جوان کی خطاؤں اور گنا ہوں کا بدلہ ہے جوان کے کفروشرک کی جزا ہے -

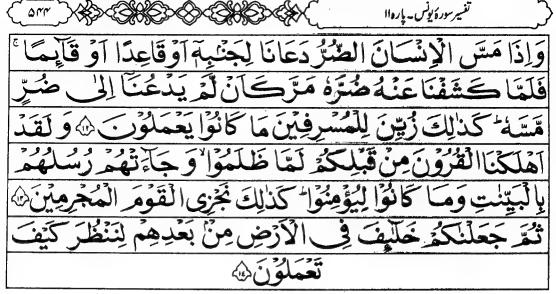
الح الح

اول وآخر حمد وتعریف کے سزاوار ہے۔ ای لئے اس نے اپنی حمد بیان فر مائی ۔ مخلوق کی پیدائش کے شروع میں اس کی بقا میں اپنی حمد بیان فر مائی ۔ مخلوق کی پیدائش کے شروع میں اس کی بقا میں اپنی حمد کہ لڈ للہ کتاب کے شروع میں اور اس کے نازل فر مانے کے شروع میں۔ اس قسم کی آبتیں قر آن کر یم میں ایک نہیں گئی ایک ہیں جیسے آلحد کہ لڈ کی آئز کَ عَلٰی عَبُدِهِ الْکِتْبَ الْحُ وغیرہ۔ وہی اول آخر دنیا عقبے میں لائق حمد وثنا ہے۔ ہر حال میں اس کی حمد ہے۔ حدیث شریف اللّٰذِی آئز کَ عَلٰی عَبُدِهِ الْکِتْبَ الْحُورُ وَالْ ہُورُ اللّٰ بروحتا ہوا میں کے کہ اللّٰ جنت سے تبیع وحمد اس طرح اوا ہوگی جیسے سائس چانا رہتا ہے سید اس لئے کہ ہروقت نعمتیں راحتیں آرام اور آسائش بروحتا ہوا ویکی معبود نہیں شاس کے سواکوئی یا لنہار ہے۔

وَلَوْ يُعَمِّلُ اللهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّاسَتِعُجَالَهُمْ بِالْخَيْرِلَقُضِي اللهُمْ اَجَلُهُمْ فَنَذَرُ الْكَذِيْنَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ۞

اگراللہ تعالیٰ لوگوں کو برائی پہنچانے میں جلدی کرے جیسی جلدی وہ بھلائی حاصل کرنے میں کرتے ہیں تو اب تک ان کی اجل بھی آ چکی ہوتی 'جنہیں ہماری ملاقات کی امید تک نہیں'ہم بھی آئیس ان کئی سرکشی میں ہی بھٹکتا ہوا چھوڑ دیتے ہیں O

اللہ تعالیٰ اپنے احسانات کا تذکرہ فرماتے ہیں: ﴿ ﴿ آیت: ۱۱) فرمان ہے کہ میر الطاف اور میری مہر بانیوں کو دیکھو کہ بند کے کہمی بھی بھی تنگ آکر گھراکر اپنے الل بچوں کے لئے اپنے مال کے لئے 'بد دعا کیں کر ہیٹھتے ہیں لیکن میں انہیں قبول کرنے میں جلدی نہیں کرتا – ور نہ دہ کی گھر کے نہ رہیں جیسے کہ میں انہی چیزوں کی برکت کی دعا کیں قبول فرمالیا کرتا ہوں – ور نہ بیتاہ ہوجاتے – پس بندوں کو ایسی بددعاؤں سے پر ہیز چاہئے – چنانچے مند ہزار کی حدیث میں ہے رسول اللہ تعلیق فرماتے ہیں – اپنی جان و مال پر بددعا نہ کرو۔ ایسانہ ہوکہ کی قبولیت کی ساعت موافقت کرجائے اور وہ بددعا قبول ہوجائے – ای مضمون کا بیان آیت و یک نے الا انسان مالئی اللہ تا کی اللہ اللہ عارت کرے وغیرہ – اگر نیک دعاؤں کی طرح میں ہے جو لیسی بیت ہے کہ انسان کا کسی وقت اپنی اولا د مال وغیرہ کے لئے بددعا کرنا کہ اللہ اسے عارت کرے وغیرہ – اگر نیک دعاؤں کی طرح تولیت میں بی آجایا کرے تولوگ پر باد ہوجائے۔



انسان کو جب کوئی برائی پنچتی ہے تو لیٹے چیٹے اور کھڑے ہم سے خوب دعائیں کرنے لگتا ہے۔ لیکن جہاں ہم نے اس سے اس برائی کو دفع کر ددیا پھر تو اس بے برواہی ہے جاتے ہیں ۞ تم سے بھتا ہے کہ گویا کسی مصیبت کے وقت اس نے ہمیں پکاراہی نہ تھا' عد ہے گزرجانے والوں کے لئے ای طرح ان کے اعمال مزین کردیئے جاتے ہیں ۞ تم سے پہلے کی بہتی والوں نے بھی جب کلم پر کمر کس کی ہم نے آئیس تہد و بالا کر دیا۔ ان کے پاس بھی ان کے رسولوں نے دلیلیں پہنچا دی تھیں لیکن وہ ایسے نہ تھے کہ مان کیس کہتم ان کا جانشین بنایا ہے کہ ہم دیکے لیس کہتم کی کیس کے جھٹل کرتے ہو ۞ کیس کی ہم کے کہ سے پھٹل کرتے ہو ۞

تفير سورهٔ يونس _ پاره ۱۱

کواس کی ضرورت ہی نہیں۔ آپ نے جب مجھے ڈانٹ دیا پھراب کیوں پوچھتے ہیں؟ آپؓ نے فرمایا اس وقت تو تم خلیفیة الرسولؓ کوان کی موت کی خبر دے رہے تھے-اب بیان کرو-انہوں نے بیان کیا-تو آپ نے فرمایا 'لوگوں کامنبر کی طرف تین ذراع نا پنایے تھا کہ ایک تو خلیفہ

برحق تھا- دوسرا خلیفہ اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے بالکل بے پرواہ تھا- تیسرا خلیفہ شہید ہے-التد تعالی فرما تا ہے' چرہم نے تہمیں خلیفہ بنایا کہ ہم تمہار ےاعمال دیکھیں-اےعمر کی ماں کےلز کے تو خلیفہ بناہواہے' خوب دکھیے بھال لے کہ کیا کیاعمل کر

ر ہاہے؟ آپ کا فرمان کہ'' میں اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی پرواہ نہیں کرتا'' سے مرادان چیزوں میں ہے جواللہ جاہے-

شہید ہونے سے مرادیہ ہے کہ جب حضرت عمر رضی القدعند کی شہادت ہوئی'اس وقت مسلمان آپ کے مطبع وفر مانبر دار تھے۔ وَإِذَا تُتُلَّى عَلَيْهِمْ الْيَاتُنَا بَيِّنْتِ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا ائْتِ بِقُـُرُانِ غَيْرِهِ ذَا أَوْ بَدِّلُهُ ۖ قُلْ مَا يَكُونُ لِيَّ أَنْ أَبَدِلَهُ مِنْ تِلْقَانِيْ نَفْسِيْ إِنْ اَتَّبِعُ لِلْاَمَا يُوْتِي إِلَى ۚ إِنِّ آخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِينَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۞ قُلُ لُوْ شَاءَ اللهُ مَا تَكُونُهُ عَلَيْكُمْ وَلا آدُرْبِكُمْ بِهِ فَقَدْ لَهِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهُ أَفَلا

جب انکے سامنے ہماری روثن '' یتوں کی تلاوت کی حاتی ہے تو ہماری ملاقات کے منکر کہتے ہیں کہ ہمارے پاس تو اسکے سواکوئی اورقر آن ادیا اس کو بدل ان تو جواب

دے کہ یہ مجھ سے تونسیس ہو سکنے کا کہ اے میں اپنی طرف سے بدل دوں' میں تو صرف اس وی کا تابعدار ہوں جومیری طرف بھیجی جائے' مجھے اپنے رب کی نافر ہانی کرتے ہوئے بڑے دن کے مذاب کا ڈرنگا ہواے 🔾 تو کہد ہے کہ اً سراللہ جا ہتا تو میں اے تمہارے سامنے نہ پڑھتا ندہ ہ خود تمہیں اس ہے خبر دار کرتا – دیکھونا میں اس سے پہلے جی تم میں اپنی برئ عراز ارچ کا بول کیا پھر بھی تم نہیں کھتے 🔾

كفاركي بدترين جتين: ١٨ ١٥ يت: ١٥-١١) علم يح كافاركا بغض ديكھ على ان س كر كہنے لكے اسے توبدل لا- بلكه كوئي اور بى لا-توجواب دے کہ بیمبرے بس کی بات نہیں - میں تواللہ کاغلام ہوں - اس کا رسول ہوں - اس کا کہا کہتا ہوں - اگر میں ایسا کروں تو قیامت کے عذاب کا مجھے ڈر ہے۔ دیکھواس بات کی دلیل بیکیا کم ہے کہ میں ایک بے پڑھالکھا شخص ہوں۔تم لوگ استاد کلام ہوئیکن پھر بھی اس کا معارضہ اور مقابلہ نہیں کریکتے - میری صداقت وامانت کے تم خود قائل ہو- میری دشمنی کے باوجودتم آج تک مجھ پرانگی نگانہیں سکتے -اس سے پہلے میں تم میں اپنی عمر کا بروا حصہ گزار چکا ہوں۔ کیا پھر بھی عقل سے کا منہیں لیتے ؟ شاہ روم ہرقل نے ابوسفیان اوران کے ساتھیوں ہے آنخضرت علیقہ کی صفتیں دریا فت کرتے ہوئے پوچھا کہ کیا دعویٰ نبوت سے پہلے بھی تم نے اسے جھوٹ کی تہمت لگائی ہے؟ تو اسے

باوجود دشمن اور کا فرہونے کے کہنا پڑا کہ ہیں' یہ ہے آپ کی صداقت جو دشمنوں کی زبان سے بھی بےساختہ ظاہر ہوتی تھی۔ ہرقل نے نتیجہ بان کرتے ہوئے کہاتھا کہ میں کسے مان لوں کہلوگوں کے معاملات میں تو جھوٹ نہ بو لےاوراللہ پرجھوٹ بہتان باندھ لے-حضرت جعفر بن ابو طالبؓ نے در بارنجاشی میں شاہ جبش ہے فر مایا تھا' ہم میں اللّٰہ تعالیٰ نے جس رسول ؓ کو بھیجا ہے' ہم اس کی صداقت' امانت' نب وغیرہ سب کچھ جانتے ہیں' وہ نبوت ہے پہلے ہم میں جالیس سال گزار چکے ہیں۔سعید بن میتب سے تینتالیس سال مروی ہیں لیکن

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللهِ كَذِبًا أَوْكَذَّبَ بِالنِيهُ انَّهُ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ۞

اس سے برد ھ کر طالم کون ہے جواللہ پر جھوٹ افتر اپاندھ لے یااس کی آیتوں کو جھٹلائے 'بیشک کنہگار کامیاب نہیں ہوتے 🔾

مجرم اور ظالمول كاسرغنه: ☆ ☆ (آیت: ۱۷) اس سے زیادہ ظالم'اس سے زیادہ مجرم'اس سے زیادہ سرکش اورکون ہوگا؟ جواللہ پرجھوٹ باندھےاوراس کی طرف نسبت کر کے وہ کہے جواس نے نہ فر مایا ہو- رسالت کا دعوی کر دے حالانکہ اللہ نے اسے نہ بھیجا ہو-ایسے جھوٹے لوگ تو عامیوں کے سامنے بھی حیوب نہیں سکتے چہ جائیکہ عاقلوں کے سامنے-اس گناہ کا کبیرترین ہونا تو کسی سے فی نہیں- پھر کیسے ہوسکتا ہے کہ نبی اس سے غافل رہیں- یا در کھوجو بھی منصب نبوت کا دعویٰ کرتا ہے اور اس کی صدافت یا جھوٹ اس پرایسے ولائل قائم کردیتی ہے کہ اس کامعاملہ بالکل ہی کھل جاتا ہے-ایک طرف حضرت محدرسول الله عَلَيْظَة کو کیجئے اور دوسری جانب مسلمہ کذاب کور کھیئے تو اتنا ہی فرق معلوم ہوگا جتنا آوهی رات اور دوپہر کے وقت میں۔ دونوں کے اخلاق عادات ٔ حالات کامعا ئندکرنے والا ٔ حضور ؑ کی سچائی اوراس کی غلط گوئی میں کوئی شک نہیں کرسکتا -اس طرح سجاح اور اسودمنسی کا دعوی ہے کہ نظر ڈالنے کے بعد کسی کوان کے جھوٹ میں شک نہیں رہتا -

حضرت عبدالله بن سلام رضی الله عند فر ماتے ہیں ، جب رسول الله علیہ مدینے میں آئے تو لوگ آپ کے د کیھنے کے لئے گئے۔ میں بھی گیا-آپ کے چبرے پرنظریں پڑتے ہی میں نے سمجھ لیا کہ یہ چبرہ کسی جھوٹے آدی کا نہیں- یاس گیا تو سب سے پہلے آپ کی ز بان مبارک سے پیکلام سنا کہلوگوسلام پھیلاؤ - کھانا کھلاتے رہا کرو-صلد حمی قائم رکھو- را تو ں کولوگوں کی نیند کےوقت تہجد کی نماز پڑھا کرونو سلامتی کے ساتھ جنت میں جاؤ گے۔ای طرح جب سعد بن بکر کے قبیلے کے وفد میں صام بن نغلبہ رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو بوچھا کہاس آسان کا بلند کرنے والا کون ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ-اس نے بوچھاان پہاڑوں کا گاڑنے والا کون ہے؟ آپ نے فر مایا اللہ - اس نے بوچھااس زمین کا پھیلانے والا کون ہے؟ آپ نے فر مایا اللہ - تو اس نے کہا میں آپ کواس اللہ کی قتم ویتا ہوں جس نے ان آ سانوں کو بلند کیا' ان بہاڑوں کو گاڑ دیا۔اس زمین کو پھیلا دیا کہ کیا واقعی اللہ تعالیٰ ہی نے آپ کواپنارسول بنا کر ہاری طرف بھیجا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں اس الله کی فتم ہاں۔ اس طرح نماز زکو ہ جج اور روزے کی بابت بھی اس نے ایسی ہی تا کیدی فتم دلا كرسوال كيااورآپ نے بھى قىم كھاكر جواب ديا-تباس نے كہاآپ سے بيں-اس كى قىم جس نے آپ كون كے ساتھ بھيجا ہے كەنە میں اس پر بڑھاؤں گااور نہ کم کروں گا۔ پس اس مخص نے صرف ای پر کفایت کر لی۔ اور جود لائل آپ کی صداقت کے اس کے سامنے تھے' ان پراسے اعتبارا گیا-حضرت حسال نے آپ کی تعریف میں کتنا اچھا شعر کہا ہے ۔

لو لم تكن فيه ايات مبينته كانت بديهته تاتيك بالخير

لینی حضور میں اگر ظاہراور کھلی نشانیاں نہ بھی ہوتیں تو صرف یہی ایک بات کافی تھی کہ چبرہ دیکھتے ہی بھلائی اورخو بی تیری طرف لیتی ہے- فصلوات الله و سلامه علیه- برخلاف آپ کے كذاب مسلم كه جس نے اسے بيك نگاه و كيوليا اس كاجھوٹ اس يركل گیا۔خصوصاً جس نے اس کے فضول اقوال اور بدترین افعال دیکھ لئے۔اسے اس کے جھوٹ میں ذراسا شائبہ بھی ندریا۔ جسے وہ اللّٰہ کا کلام کہدرہاتھا'اس کی بدمزگی'اس کی بے کاری تو اتنی طاہر ہے کہ اللہ کے کلام کے سامنے پیش کئے جانے کے بھی قابل نہیں۔لوابتم ہی انصاف

کرو-آیت الکری کے مقابلے میں اس ملعون نے بیآیت بنائی تھی۔ باضفد ع بنت صفدعین نقی کم تنقین لا للماء تکدرین و لا الشارب تمنعین لیعنی اے مینڈکوں کے بیچ مینڈک توٹرا تارہ - نی تو پائی خراب کر سکے نہ پینے والوں کوروک سکے۔ ای طرح اس کے ناپاک کلام کے نمونے میں اس کی بنائی ہوئی ایک آیت ہے۔ کہ لقد انعم الله علی الحبلی اذا حرج منها نسمته تسعی من بین صفاق و حشی اللہ نے حالمہ پر برای مجر پائی فر مائی کہ اس کے پیٹ سے چلتی پھرتی جان برآ مدی جملی اور آنتوں کے درمیان سے۔

سورة الفيل كے مقالبے ميں وہ پا جی کہتا ہے الفيل و ما ادرك مالفيل له خرطوم طويل لیعنی ہاتھی اور کیا جائے تو کیا ہے ہاتھی؟ اس کی بڑی کمبی سونڈ ہوتی ہے- والنازعات کا معارضہ کرتے ہوئے ریم کمپینہ کہتا ہے و العاجنات عہذا و البحاہز ات حبز ا واللاقمات لقما اهالته و سمعان ان قريشا قوم يعتدون ليخيّ آثا گوندھنے والياں اورروٹي پکانے والياں اور لقمے بنانے والیاں سالن اور تھی ہے۔قریش لوگ بہت آ کے نکل گئے۔اب آپ ہی انصاف کیجئے کہ یہ بچوں کا تھیل ہے مانہیں؟ شریف انسان تو سوائے نداق کے الیمی بات منہ ہے بھی نہیں نکال سکتا - پھراس کا انجام دیکھتے -لڑائی میں مارا گیا - اس کا گروہ مث گیا - اس کے ساتھیوں پرلعنت بری -حضرت صدیق اکبڑے پاس خائب و خاسر ہوکرمنہ پرمٹی مل کرپیش ہوئے اور رودھوکر' توبہکر کے جوں توں کر کے جان بچائی - پھر تو اللہ کے سیے دین کی چاشنی سے ہونٹ چو سنے لگے-ایک روز ان سے خلیفتہ المسلمین امیر المونین حضرت ابو بمرصدیق رضی الله عندنے کہا کہ مسلمہ کا قرآن تو سناؤ تو وہ بہت سٹ پٹائے۔ بے حد شرمائے اور کہنے لگے۔حضرت جمیں اس نایاک کلام کے زبان سے نکالنے پرمجبور نہ سیجئے -ہمیں تو اس سے شرم معلوم ہوتی ہے- آپ نے فرمایانہیں -تم ضرور سناؤ تا کہ ہمارے مسلمان بھائیوں کو بھی اس کی ر کا کت اور بے ہودگی معلوم ہو جائے - آخر مجبور ہو کرانہوں نے نہایت ہی شر ماتے وہ کچھ پڑھاجس کانموندا دیرگز را کہ کہیں مینڈک کا ذکر ہے کہیں ہاتھی کا' کہیں روٹی کا' کہیں حمل کا – اور وہ سارے ہی ذکر بے سود بے مزہ اور بے کار – حضرت ابو بکڑنے آخر میں فر مایا' بیتو بتاؤ تہماری عقلیں کہاں ماری گئیں تھیں؟ واللہ اسے تو کوئی بیوتو ف بھی ایک لمحہ کے لئے کلام اللہ نہیں کہ سکتا - ذرکور ہے کہ عمر و بن العاص اپنے کفر کے زمانے میں مسلمہ کے پاس پہنچا۔ یہ دونو ابجیبین کے دوست تھے۔اس نے بوچھا، کہوعمر وتمہارے ہاں کے نبی پرآج کل جودمی اترى ہواس میں سے کچھ سنا سکتے ہو؟ اس نے کہا ہاں ان کے اصحاب ایک مختصری سورت پڑھتے تھے جومیری زبان پر بھی چڑھ گئی لیکن بھائی ا پیمضمون کے لحاظ سے وہ سورت بہت بڑی اور بہت ہی اعلی ہے اورلفظوں کے اعتبار سے بہت ہی مختصر اور بڑی جامع ہے۔ پھراس نے سورہ والعصر پڑھ سنائی -مسلمہ چیکا ہوگیا - بہت دیر کے بعد کہنے لگا ،مجھ پراسی جیسی سورت اثری ہے- اس نے کہا ہاں تو بھی سنادے تواس نے پڑھایا و بریا و برانما انت اذنان و صدرو سائرك حقر لغر يعي اے وبرجانور تيرے توبس دوكان بي اورسينہ ب اور باقی جسم تو تیرا بالکل حقیرا ورعیب دار ہے۔ بیسنا کرعمرو سے بوچھتا ہے کہودوست کیسی کہی؟ اس نے کہا دوست اپنے جھوٹ پرمہر لگادی۔ اوركيسي كبي ؟ پس جب كهايك مشرك پربھي سيچ جھوٹے كى تميز مشكل نہ ہوئى توايك صاحب عقل ميز دار باايمان پر كيے يہ بات جھپ سكتي **ے؟اس كابيان آيت وَمَنُ اَظُلَمُ مِمَّنِ افْتَرْى عَلَى اللهِ كَذِبًا اَوْقَالَ أُوْحِىَ اِلَىَّ وَلَمُ يُوْحَ اِلَيْهِ شَيْءٌ الْخَيْسِ بِيعِي اللهِ** پرجھوٹ افتر اکرنے والے یااس کی طرف وی نہ آنے کے باوجودوی آنے کا دعوی کرنے والے سے بڑھ کرظالم کوئی نہیں - ای طرح جو کہے کہ میں بھی اللہ کی طرح کا کلام اتار سکتا ہوں' مندرجہ بالا آیت میں بھی یہی فرمان ہے' پس وہ بڑا ہی ظالم ہے جواللہ پرجھوٹ باندھےوہ بڑا

ہی ظالم ہے جواللہ کی آیتوں کو جھٹلائے۔ ججت ظاہر ہوجانے پر بھی نہ مانے - حدیث میں ہے 'سب سے بڑاسرکش اور بدنھیب وہ ہے جو کس نی کوتل کرے مانی اسے قبل کرے۔

وَيَعَبُدُونَ مِنَ دُونِ اللهِ مَا لاَ يَضُرُّهُمْ وَلاَ يَنْفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ فَكُمُ اللهَ بِمَا لاَ يَعْلَمُ هَوَ لَا يَعْلَمُ هَوَ لَا يَعْلَمُ اللهَ بِمَا لاَ يَعْلَمُ هَوْلاً فَي اللهَ بِمَا لاَ يَعْلَمُ فَي السَّمُوتِ وَلا فِي الْأَرْضِ سُبِعْنَهُ وَتَعْلَى عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿ وَمَا فِي السَّمُوتِ وَلا فِي الْأَرْضِ سُبِعْنَهُ وَتَعْلَى عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿ وَمَا فِي السَّمُوتِ وَلا النَّاسُ إلاَّ الْمَنَةُ وَاحِدَةً فَانْحَتَلَفُوا ولولا كَلِمَةً شَبَقَتْ مِنَ كَانَ النَّاسُ إلاَّ الْمَنَةُ وَاحِدَةً فَانْحَتَلَفُوا ولولا كَلِمَةً شَبَقَتْ مِنَ كَانَ النَّاسُ إلاَّ المَّة وَاحِدَةً فَانْحَتَلَفُوا ولولا كَلِمَةً شَبَقَتْ مِنَ وَلَا اللهَ اللهُ وَلَولا كَلُولُونَ اللهُ وَلَولا كَلَمُ اللهُ وَلَولا كَلْمُ اللهُ وَلَولا كَلْمُ وَلَا اللهُ اللهُ اللهُ وَلَولا كَاللهُ وَلَولا اللهُ الل

اللہ کے سوان کی عباوت کرتے ہیں جونہ انہیں ضرر پہنچا سکیس نہ نفع دے سیس – کہتے ہیں کہ بیاللہ کے ہاں ہمارے سفارشی ہیں ان سے پوچھٹو کیاتم اللہ تعالیٰ کو وہ نہر دے رہے ہوجو وہ نہ تو آسانوں میں جانتا ہے نہ زمین میں وہ پاک اور بلند ہے ہراس چیز سے جے میشر کیکٹھ ہرار ہے ہیں O سب کے سب انسان ایک ہی گروہ سے تھے۔ پھراختلاف میں پڑ گئے اگر پہلے ہی سے تیرے رب کا کلمہ نہ گزر چکا ہوتا تو ان سب کے درمیان ہراس چیز کا فیصلہ کردیا جاتا جس میں وہ مختلف ہیں O

شرک کے آغاز کی روداد: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۱۹-۱۹) مشرکوں کا خیال تھا کہ جن کوہم پو جتے ہیں بیاللہ کے ہاں ہمار سے سفارشی ہوں گے۔

اس غلاعقید نے کی قرآن کریم تردید فرما تا ہے کہ وہ کی نفع نقصان کا اختیار نہیں رکھتے ۔ ان کی شفاعت تمہیں پھی کام نہ آئے گے۔ تم تو اللہ کو بھی سکھا ناچا ہتے ہو گویا جو چیز زمین آسان میں وہ نہیں جانیا ۔ تم اس کی خبرا سے دینا چا ہتے ہو ۔ یعنی بی خیال غلط ہے ۔ اللہ تعالی شرک و کفر سے بھی سکھا ناچا ہتے ہو گویا جو چیز زمین آسان میں وہ نہیں جانیا ۔ تم اس کی خبرا سے دینا چا ہتے ہو ۔ یعنی بی خیال غلط ہے ۔ اللہ تعالی شرک و کفر سے پاک ہے۔ وہ برتر و بری ہے ۔ سنو پہلے سب ہی سب اسلام پر تھے ۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت نوح علیہ السلام تک دس صدیاں وہ سب لوگ مسلمان تھے ۔ پھر اختلاف رونما ہوا اور لوگوں نے تیری میری پرسٹش شروع کر دی ۔ اللہ تعالی نے رسولوں کے سلسلوں کو جاری کیا تا کہ ثبوت ووئیل کے بعد جس کا جی چا ہے زندہ رہے ، جس کا جی چا ہم جائے ۔ چونکہ اللہ کی طرف سے فیصلے کا دن مقرر ہے ۔ جبت مرجائے ۔ چونکہ اللہ کی طرف سے فیصلے کا دن مقرر ہے ۔ جبت مراح نے ۔ چونکہ اللہ کی طرف سے فیصلے کا دن مقرر ہے ۔ جبت میں میں جائے ۔ چونکہ اللہ کی طرف سے فیصلے کا دن مقرر ہے۔ جبت میں میں جائے ۔ چونکہ اللہ کی طرف سے فیصلے کا دن مقرر ہے۔ ورندا بھی ہی صاب چکا دیا تا ۔ مون کا میاب رہتے اور کا فرنا کا م۔

وَيَقُولُونَ لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللهُ مِنْ رَبِهُ فَقُلُ اِنَّمَا الْغَيْبُ لِلهِ وَيَقُولُونَ لَوْكُمْ الْمُنْتَظِرُنِينَ ٥٠ فَانْتَظِرُونَ أَنْ مَعَكُمُ مِنَ الْمُنْتَظِرِنِينَ ٥٠ فَانْتَظِرُونَ مَعَكُمُ مِنَ الْمُنْتَظِرِنِينَ ٥٠

کتے ہیں کہاس پرکوئی نشان اس کے رب کی جانب سے کیوں نہیں اتارا گیا؟ تو کہددے کہ غیب کا حال تو اللہ ہی کومعلوم ہے-اچھاتم منتظر ہوئیں بھی تمہارے ساتھ ہی منتظر ہوں O

ثبوت صداقت مانگنے والے: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ٢٠) کہتے ہیں کہ اگریہ پانی ہوتو جیسے حضرت صالح علیہ السلام کو اونٹنی ملی تھی انہیں ایسا کوئی نشان کیوں نہیں ملا؟ چاہئے تھا کہ بیصفا پہاڑ کوسونا بنا دیتا یا کھے کے پہاڑوں کو ہٹا کریہاں تھیتیاں باغ اور نہریں بنا دیتا۔ گواللہ کی قدرت اس سے عاجز نہیں لیکن اس کی حکمت کا تقاضاوہ ہی جانتا ہے۔ اگروہ چاہتو اپنے نبی کے لئے باغات اور نہریں بناد لے لیکن یہ پھر بھی قیامت کے منکر ہیں رہیں گے۔ اور آخر جہنم میں جا کیں گے۔ اگلوں نے بھی ایسے مجز ے طلب کئے۔ جب دکھائے گئے بھر بھی جھنا یا تو عذاب الٰہی آگے۔ آنخضرت علیہ ہے۔ بھی بہی فر مایا گیا تھا کہ اگرتم چا ہوتو میں ان کے مندما نگے مجز ہے دکھا دوں لیکن پھر بھی ہیں فر رہتو عالم عارت کردی جا کیں گارت ہیں افقیار کی۔ یہاں تھم ہوتا ہے کہ غیب کا علم عارت کردی جا کیں گاروں کا انجام وہی جانتا ہے۔ تم ایمان نہیں لاتے تو نتیج کے منظر رہو۔ دیکھو میرا کیا ہوتا ہے اور تمہارا کیا ہوتا ہے؟ آہ کیسے بدنصیب سے جو ما نگتے ہے۔ اس سے بدر جہا بردھ کرد کو کی چے تھے اور سب مجز وں کوجانے دو۔ چا ندکوا کیا اشار سے دو کرد ہی کردیا انکیا مجز وں کوجانے دو۔ چا ندکوا کیا اشار سے دو کرد ناز ایک ہیں اور کی مجز وں کوجانے دو۔ چا ندکوا کیا انسان سے بور جہا بردھ کرد کی چے تھے اور سب مجز وں کوجانے دو۔ چا ندکوا کیا انسان کے دو کو کہ سال کے انسان کا بیموال گھن کفر کے بیاء پر تھا ورند یہ بھی اللہ دکھا دیتا ۔ جن پر عذا ہ عملاً آ جاتا ہے وہ چا ہو دنیا بھر کے ججز دد کھے لیں انہیں ایمان نصیب نہیں ہوتا ۔ اگر ان کی بیاء پر فرشتے از تے اگر ان سے مرد بیا تیس کرتے اگر برا کی چیز ان کے سامنے کردی جاتی کی جھر بھی انہیں ایمان نصیب نہیں ہوتا ۔ اگر ان کی سامنے والی گئر کے دکھانے بھر کے جوز در دکھانے ہو گیا کیا ان نصیب نہیں ہوتا ۔ اگر کا کہ بیاء پر فرف خوانہ کا کہ انہوں نے تو کو کو کو کھی نے میں دو ہیں۔ اس لئے کہ انہوں نے تو کھر کر دکھانے بھی جود ہیں۔ اس لئے کہ انہوں نے تو کھر پر گراہ دکالی ہو ہے۔ اس لئے فرما دیا کہ آگر گیا گینا کیا ہوتا ہے۔

وَإِذَا ازَقْنَا النَّاسُ رَحْمَةً مِّنَ بَعْدِ ضَرَّا مَسَّتُهُمْ إِذَا لَهُمْ وَإِذَا ازَقْنَا النَّاسُ رَحْمَةً مِّنَ بَعْدِ ضَرَّا مَسَّتُهُمْ إِذَا لَهُمْ مَكُرُ فَيَ النَّا يَكْتُبُوْنَ مَكُرُ فَيَ النَّهِ اللَّهُ اَسْرَحُ مَكْرًا إِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُ وَنَ هُوَ النَّهُ اللَّهُ اللَّهُ مَكُولُ اللَّهُ الْبَرِ وَالْبَحْرِ حَيِّى اللَّهُ وَجَرَيْنَ بِهِمْ بِرِيْحَ طَيِّبَةٍ وَفَرِحُوا بِهَا إِذَا كُنْتُمْ فِي الْفَالَكِ وَجَرَيْنَ بِهِمْ بِرِيْحَ طَيِّبَةٍ وَفَرِحُوا بِهَا إِذَا كُنْتُمْ فِي الْفَالْكِ وَجَرَيْنَ بِهِمْ بِرِيْحَ طَيِّبَةٍ وَفَرِحُوا بِهَا إِذَا كُنْتُمْ الْمُوحُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَظَنُّوا اللهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ لَهُ لَيْنَ الْجُيْتَنَا مَنْ هُذِهِ لَنَكُونَ فَى الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ لِيَانَ اللَّالُ اللَّهُ الْخَلُومُ النَّاسُ النَّاسُ النَّاسُ النَّاسُ النَّالَ اللَّهُ الْخَيْكُمُ اللَّهُ الْخَيْوَ اللهُ مَنْ كُلُ الْفَالُونَ فَى الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ لِيَانَا مَرْجِعُكُمُ فَنُنَتِكُمُ الْمُعْرَى فَى الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ لَا يَانَامُ رَجِعُكُمُ فَنُنَتِكُمُ الْمُعْلَى الْفَاسُ النَّاسُ النَّاسُ النَّاسُ النَّاسُ النَّاسُ الْفَاسُ الْمُنَا الْفَاسُ الْمُولِكُونَ فَى الْمُنَا الْفَاسُ الْفَاسُ الْمُعْلَى الْمُنْ الْمُنْ الْمُنَا النَّاسُ النَّاسُ النَّاسُ الْمُنَاتِ فَلَى الْمُولِي الْمُنْ الْم

لوگوں کو دکھ وینچنے کے بعد جب ہم سکھ کا مزہ چکھاتے ہیں تو ای وقت ہماری قد رتوں میں حیلے بنانے لگتے ہیں تو کہددے کہ اللہ تعالی تو بہت جلد حیلہ بناسکتا ہے۔ ہمارے جمیعے ہوئے فرشتے تمہاری حیلہ بازیاں لکھ رہے ہیں 0 اللہ ہی ہے جو تمہیں ختکی تری کے سفر کرا تا ہے کیمال تک کہ جب تم شتیوں میں ہوتے ہو اور باو موافق انہیں بہالے چلتی ہے اور اہل کشتی ہشاش بشاش ہوتے ہیں کہنا گاہ تیز و تندنا موافق ہوا کیں چلنگتی ہیں اور ہر طرف سے موجیس ان کے پاس آنے گئی ہیں اور وہ سمجھ لیتے ہیں کہ وہ گھیر لئے گئے ای وقت خالص اللہ کی عبادت کرتے ہوئے اس سے دعا کیس کرنے لگتے ہیں کہا گر تو نے ہمیں اس سے بچالیا تو یقینا ہم شکر گز اروں میں ہوجا کیں گے O پھر جہال اللہ تعالیٰ نے انہیں خلاصی دی کہ بید ملک میں ناحق فساد پر پاکرنے گئے لوگو! تمہاری سرکتیوں کا وبال خودتم پر ہی ہے۔ اچھا جیتے جی برت او - پھرسب کا لوٹنا تو ہماری ہی طرف ہے۔ پس ہم آپ تمہیں تمہارے کرتوت پر خبر دار کریں گے O

احسان فراموش انسان: ہے ہے ہے (آیت:۲۱-۲۳) انسانی ناشکری کابیان ہور ہاہے کہ اسے ختی کے بعد کی آسانی نشک سالی کے بعد کی ترسالی قط کے بعد کی بارش اور بھی ناشکر اکردیتی ہے۔ بیہ ہاری آ یتوں سے فداق اڑا نے لگتا ہے۔ کیاتو اس وقت ہماری طرف ان کا جھکنا اور کیا اس وقت ان کا اکر نانہیں دیکھا۔ رات کو بارش ہوئی ۔ جسم کو حضور نے نماز پڑھائی۔ پھر پوچھا' جانے بھی ہورات کو باری تعالیٰ نے کیا فرمایا ہے؟ صحابہ نے کہا ہمیں کیا خبر؟ آپ نے فرمایا' اللہ کا ارشاد ہوا ہے کہ جسم کو میرے بہت سے بندے ایما ندار ہوجا کیں گے اور بہت سے کا فرہ جھ ہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے فصل و کرم اور اس کے لطف ورحم سے بارش ہوئی' وہ جھ پر ایمان رکھنے والے بن جا کیں گے اور ستاروں کی ایسی تا شیروں کے مشکر ہوجا کیں گے۔ اور کی گھریں گے کہ فلال فلال پختر کی وجہ سے بارش برسائی گئی۔ وہ جھ سے کا فرہوجا کیں گے اور ستاروں پر ایمان رکھنے والے بن جا کیں گے۔

یہاں فرما تا ہے کہ جیسے یہ چالبازی ان کی طرف سے ہے میں بھی اس کے جواب سے عافل نہیں ہوں۔ انہیں ڈھیل دیتا ہوں۔ یہا سے خفلت بیجھتے ہیں۔ پھر جب پکڑآ جاتی ہے تو جہران وسششدررہ جاتے ہیں۔ میں عافل نہیں۔ میں نے تو اپنے امین فرشتے چھوڑر کھے ہیں جوان کے کرتوت برابر لکھتے جارہے ہیں۔ پھر میر سامنے پیش کریں گے۔ میں خوددانا 'بینا ہوں کیکن تا ہم وہ سبتحریر میر سامنے ہوگی جس میں ان کے چھوٹے بڑئے 'برے بھلے سب اعمال ہوں گے۔ ای اللہ کی حفاظت میں تہمار نے خشی اور تری کے سنر ہوتے ہیں۔ تم کشتیوں میں سوار ہو موافق ہوا نہیں چل رہی ہیں 'کشتیاں تیر کی طرح منزل مقصود کو جارہی ہیں۔ تم خوشیاں منارہ ہو سنر ہوتے ہیں۔ تم کشتیوں میں سوار ہو موافق ہوا نہیں چل رہی ہیں 'کشتیاں تیر کی طرح موجیس اٹھ کھڑی ہوئیں۔ سمندر میں خلاطم شروع ہوگیا۔ کشی شکے کہ کہ یک بادخالف چلی اور تبہارے کیا ہے ہم طرح موجیس اٹھ کھڑی ہوئیں۔ سمندر میں خلاطم شروع ہوگیا۔ کشی شکے کہ طرح جھکو لے کھانے گلی اور تبہارے کیا ہوئی گئے۔ ہم طرف سے موت نظر آنے گئی۔ اس وقت سارے بنے بنائے معبودا پنی جگہ طرح جھکو لے کھانے گلی اور تبہارے کے معرف محمدے دعا ئیں مانگی جائیلئیں۔ وعدے کئے جانے گلے کہ اب کے اس مصیبت سے دھرے رہ گئے اور نہا بیت خشوع وخضوع سے صرف مجھ سے دعا ئیں مانگی جائیلئیں۔ وعدے کئے جانے گلے کہ اب کے اس مصیبت سے خوات مل جانے کے بعد شکر گزار دیں گے۔ تو حید میں گئے رہیں گے۔ کسی کو اللہ کا شرکے نہیں بنا نمیں گئے۔ آج سے خالص تو یہ ہے۔

لیکن ادھر نجات کی کنارے پراتر کے خشکی میں چلے پھرے کہ اس مصیبت کے وقت کو اس خالص دعا کو پھر اقر ارشکر وتو حید کو یکسر مجلول گئے ادرا لیے ہوگئے گیا ہمیں بھی پکارائی نہ تھا۔ ہم ہے بھی محاملہ پڑائی نہ تھا۔ ناحق اکر فوں کرنے گئے مستی میں آگئے۔ لوگو تہماری اس سرشی کا وبال تم پڑئی ہے۔ تم اس سے دوسروں کا نہیں بلکہ اپنائی نقصان کر رہے ہو۔ رسول اللہ عظی فی ماتے ہیں وہ گناہ جس پر مہاری اللہ علی فی مار نہیں۔ تم اس دنیائے فانی کے مہال بھی اللہ کی پکڑنازل ہواور آخرت میں بھی بدترین عذاب ہو فساد وسرشی اورقطع حمی سے بڑھ کرکوئی نہیں۔ تم اس دنیائے فانی کے تھوڑے سے معمولی برائے نام فاکد ہے تو چا ہے اٹھالولیکن آخرانجام تو میری طرف ہی ہے۔ میرے سامنے آؤگئی رہماراشکر کرواور برائی اس وقت ہم آپ تہمیں تہماری بدا عمالیوں پر متنب کریں گے۔ ہرایک کو اس کے کئے اعمال کا بدلد دیں گے لہذا اچھائی پا کر ہماراشکر کرواور برائی در کھرکرا سے سواکسی اور کو طامت اور الزام نہ دو۔

دنیا کی زندگی کی مثال تو بالکل بارش جیسی ہے جے ہم آسان سے برساتے ہیں۔ پھراس سے زمین کا سبزہ اور روئید گی طی سرکرہ وچیزیں آتی ہیں جوانسان بھی کھاتے ہیں اور چو پائے بھی بیاں تک کہ جب زمین سر سبز ہوکر آ راستہ پراستہ ہوگئی اور وہاں کے رہنے والوں نے اندازہ دگالیا کہ اب ہم اس سے نفع پانے پر قادر ہو گئے کہ ناگہاں امرالی اس پررات کو یا دن کو آپنچا اور ہم نے اسے بڑے اکھٹر بھی بھا اس طرح کے گویا کل تبھی بھی نشانیاں بیان فرمادیتے ہیں کا اللہ تعالی سلائی تے گھر کی طرف بلار ہائے اور جے جا بتا ہے داہ داست پر الکھڑ آ کرویتا ہے ن

دنیا اور اس کی حقیقت: ہے ہے ہے (آیت: ۲۲-۲۵) دنیا کی ٹیپ ٹاپ اور اس کی دوگھڑی کی سہانی رونق کی ہراس کی ہربادی اور بے رونق کی مثال زمین کے سبزے سے دی جارہی ہے کہ بادل سے پانی برسا – زمین لہلہا اٹھی – طرح طرح کی سبزیاں ، چارے ، پھل پھول ، کھیت ، باغات ، پیدا ہو گئے – انسانوں کے کھانے کی چیزیں جانوروں کے چنے کے چیزیں چاروں طرف پھیل پڑیں ، زمین سرسبز ہو گئے ۔ انسانوں کے کھانے کی چیزیں جانوروں کے چنے کے چیزیں چاروں طرف ہریالی ، ہی ہریالی نظر آنے گئی کھیتی والے خوش ہو گئے – باغات والے پھو لے نہیں ساتے کہ اب کے پھل اور انا جی بھڑت ہے ۔ ناگہاں آندھیوں کے بھکڑ چلئے گئے برف باری ہوئی اولے گرئے پالہ پڑا ، پھل چھوڑ ، پتے بھی جل گئے – درخت جڑوں سے اکھڑ گئے تازگی خشکی سے بدل گئ ، پھل ٹھٹو گئے ، جل گئے کھیت و باغات ایسے ہو گئے کہ گویا تھے ، بی نہیں – اور جو چیز کل تھی بھی آتی نہیں تو گویا کل بھی نہتی –

حدیث میں ہے بڑے دنیادار کروڑ پی کوجو ہمیشان دونعت میں ہی رہاتھا' لا کرجہنم میں ایک غوط دے کر پھراس ہے بوچھا جائے گا
کہ ہوتمہاری زندگی کیسی گزری؟ وہ جواب دے گا کہ میں نے تو بھی کوئی راحت نہیں دیکھی۔ بھی آ رام کا نام بھی نہیں سا۔ ای طرح دنیا کی
زندگی میں ایک گھڑی بھی جس پر آ رام کی نہیں گزری تھی' اے لایا جائے گا۔ جنت میں ایک غوط دلا کر بوچھا جائے گا کہ ہودنیا میں کیسے رہے؟
جواب دے گا کہ بوری عمر بھی رنے وغم کا نام بھی نہیں سا۔ بھی تکلیف اور دکھ دیکھا بھی نہیں۔ اللہ تعالی ای طرح تھمندوں کے لئے واقعات
واضح کرتا ہے تا کہ وہ عبرت حاصل کرلیں۔ ایسانہ ہواس فانی چندروزہ دینا کے ظاہری چکر میں پھٹس جا کیں اور اس ڈھل جانے والے سائے
کواصلی اور پاکدار سجھ لیں۔ اس کی رونق دوروزہ ہے۔ بیوہ چیز ہے جو اپنے چاہئے والوں سے بھاگتی ہے۔ اور نفرت کرنے والوں سے لیٹتی
ہے۔ دنیا کی زندگی کی مثال اسی طرح ہے۔ اور بھی بہت تی آ بیوں میں بیان ہوئی ہے مثلا سوہ کہف کی آ بت وَ اصُرِ بُ لَهُ مُ مَّنَلَ الْحَدُوةِ

الدُّنيَا الحُ ميں اور سورہ زمر اور سورہ حديد ميں - خليفه مراون بن حکم نے ممبر پر وَظَنَّ اَهُلُهَاۤ اَنَّهُمُ قَدِرُوُنَ عَلَيُهَا و ما كان الله ليها كهم الا بذنوب اهلها الخ 'پڑھ كرفر مايا' ميں نے تواى طرح پڑھى ہے كيكن قرآن ميں بيكھى ہوئى نہيں - حضرت ابن عباسٌ ك صاحبزاد بي نے فر مايا' مير بي والد بھى اى طرح پڑھتے تھے - ابن عباسٌ ك پاس جب آدمى بھيجا گيا تو آپ نے فر مايا' ابى بن كعب كى قر اُت بھى يونہى ہے - كين يقر ات غريب ہے - اورگويا بي جملة فير بيہ بے - واللہ اعلم -

اللہ تعالیٰ سلامتی کے گھر کی طرف اپنے بندوں کو بلاتا ہے جودنیا کی طرح فانی نہیں بلکہ باتی ہے۔ ونیا کی طرح دودن کے لئے زینت دارنہیں بلکہ بمیشہ کی نعتوں اور ابدی راحتوں والی ہے۔ حضور قرماتے ہیں۔ جھ سے کہا گیا تیری آئیسیں سوجا ئیں۔ تیرا دل جا گا رہے اور تیرے کان سنتے رہیں چنانچے الیابی ہوا۔ پھر فرمایا گیا' کیک سردار نے ایک گھر بنایا۔ وہاں دعوت کا انتظام کیا۔ ایک بلانے والے کو بھیجا۔ پس جس نے اس کی دعوت قبول کی۔ گھر میں داخل ہوا اور دستر خوان سے کھانا کھایا۔ جس نے ند قبول کی نداسے اپنے گھر میں آٹا ملانہ دعوت کا کھانا میسر ہوانہ سردار اس سے خوش ہوا۔ پس اللہ سردار ہے اور گھر اسلام ہے اور دستر خوان بخت ہے اور بلانے والے حضرت جمر عظایہ علی ہیں۔ بیروایت مرسل ہے۔ دوسری مصل بھی ہے۔ اس میں ہے کہا کیک دن ہمارے مجمع میں آگر رسول اللہ علیہ نے ذر مایا 'خواب میں میرے پاس جبر تیل و میکا تیل آئے۔ جبر تیل سر ہانے اور میکا تیل پیروں کی طرف کھڑے ہوگے۔ ایک نے دوسرے سے کہا' اس کی مثال میں حربے پاس جبر تیل و میکا تیل آئے۔ جبر تیل سرج کو حق اس کی مواور جواسلام لایا' وہ جنت میں پہنچا اور وہاں کھایا پیا۔ ایک صدیث میں ہے ہردن سورج کے لوع ہونے کے وقت اس کے دونوں جانب دوفر شتے ہوتے ہیں جو با آواز بلندا نسانوں اور جنوں کو لوگانہ تید میں جنوزیادہ ہواور مافل کر دے۔ قر آن فرما تا ہے' لوگواللہ تعالیٰ تمہیں دارالسلام کی طرف آؤ ۔ جو کم ہویا کافی ہو وہ کہتر ہے اس سے جوزیادہ ہواور مافل کر دے۔ قر آن فرما تا ہے' لوگواللہ تعالیٰ تمہیں دارالسلام کی طرف بلاتا ہے (ابن انی جاتم اور ابن جریر)

لِلْدَنِينَ آخْسَنُوا الْحُسَنُ وَزِيادَةٌ وَلاَ يَرْهَقُ وَجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَلاَ يَرْهَقُ وَجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَلاَ يَرْهَقُ وَلاَ يَرْهَقُ وَلاَ يَرْهَقُ وَلاَ يَكُونُ وَلاَ يَكُونُ وَلاَ يَنَ كَسَبُوا السَّيِّاتِ جَزَاءٍ سَيِّعَةٍ بِمِثْلِهَا وَتَرْهَقُهُمْ وَالْذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاتِ جَزَاءٍ سَيِّعَةٍ بِمِثْلِهَا وَتَرْهَقُهُمُ وَالْذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاتِ جَزَاءٍ سَيِّعَةٍ بِمِثْلِهَا وَتَرْهَقُهُمُ وَالْذِيْنَ كَاللَّهُ مَالَهُمُ مِن عَاصِمٍ كَانَّهُمَا أَعْشِيَتَ وَجُوهُهُمُ وَلِلَّهُ مَا لَهُمْ مِن اللَّهُ مِنْ عَاصِمٍ كَانَّهُمَا أَعْشِيتَ وَجُوهُهُمْ وَلِللَّهُ مَا لَهُمْ مِن اللَّهُ مِنْ عَاصِمٍ كَانَّهُمَا أَعْشِيتَ وَجُوهُهُمْ وَطَعًا مِن النَّالِ هُمُ فَلِلمًا الْوَلْلِكَ آصَحٰتُ النَّارِ هُمُ مِنْ عَالِمًا الْوَلْلِكَ آصَحٰتُ النَّارِ هُمُ مِنْ عَالِمًا وَلَيْكَ آصَحٰتُ النَّارِ هُمُمْ فِيْهَا فَلَامًا الْوَلْلِكَ آصَحٰتُ النَّارِ هُمُ مِنْ عَالِمًا الْوَلْلِكَ آصَحٰتُ النَّارِ هُمُمْ فِيْهَا فَلِكُ أَلْكُونَ هُمُ النَّارِ هُمُمْ فِيْهَا عَلِي اللَّهُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُا وَلَهُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُا وَلَا عَلَى اللَّهُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ اللَّهُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ اللَّهُ الْمُؤْلِقُ اللَّهُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ اللْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ اللْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ اللْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ اللْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ اللْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ

نکیاں کرنے والوں کے لئے بھلائی بھی ہےاورزیادتی بھی نہتوان کے چیروں پرسیابی ہوگی اور نہ ذلت نیرتو جنتی لوگ ہیں جووہاں بمیشہ بمیش رہیں گے 〇 جنہوں نے برائی کی ہے آئیس انٹرے بچانے والاکوئی نہ ہوگا، گویا کہ ان کے چیرے رات کے سیاہ کے برائی کی ہے آئیس انٹرے بچانے والاکوئی نہ ہوگا، گویا کہ ان کے چیرے رات کے سیاہ کے بیرائی کی ہے نہیں انٹرے بیائی کی ہے کا میں بمیشہ میں گے ن

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی: ☆ ☆ (آیت:۲۷) یہاں جس نے نیک اعمال کے اور باایمان رہا' وہاں اسے بھلائیاں اور نیک بدلےملیں گے-احسان کابدلداحسان ہے-ایک ایک 'کی بڑھا چڑھا کرزیادہ ملے گی-ایک کے بدلے سات سات سوتک-جنت' حور نصور وغیرہ وغیرہ آنھوں کی طرح طرح کی شخنگ دل کی لذت اور ساتھ ہی اللہ عزوجل کے چہرے کی زیارت - بیسب اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم اور اس کا لطف ورحم ہے۔ بہت سے سلف خلف صحابہ وغیرہ سے مروی ہے کہ زیادہ سے مراد اللہ عزوجل کا دیدار ہے۔ حضور آنے اس آیت کی تلاوت کی اور فرما یا جب جنتی جنت میں اور جہنم جنبی جلے جا تھیں گے اور اس وقت ایک منادی کرنے والا ندا کرے گا کہ اے جنتی تم سے اللہ کا ایک وعدہ ہوا تھا - اب وہ بھی پورا ہونے کو ہے ۔ یہ ہیں گے المحمد للہ کا رسے میز ان بھاری ہو گئے ہمار سے چہر نے ورانی ہو گئے ہم جہنم سے دور ہو گئے - اب کیا چیز باتی ہے؟ اس وقت جاب ہٹ جائے گا اور بیا ہے پاک پروردگار کا دیدار کریں گے۔ جنت میں آئیس وہ لذت وسر ور نہ حاصل ہوا ہوگا جو دیدار اللہ میں ہوگا ۔ (مسلم وغیرہ) اور حدیث میں ہے کہ منادی کہے گا 'حشٰی سے مراد دیدار اللہ تھا - ایک حدیث میں بی فرمان رسول سے بھی مردی ہے ۔ میدان محشر میں ان کے چہروں پر بید دونوں چیزیں ہوں گی ۔ غرض خا ہری اور باطنی اہا نت سے وہ دور ہوں گے۔ بہرے پرنور دل راحتوں سے مرود – اللہ ہمیں بھی انہی میں کر ہے۔ آئیں۔

ایک تقابلی جائزہ: ﷺ بی جائزہ: ﷺ آئے ہی کا حال بیان فرما کراب بدوں کا حال بیان ہور ہا ہے۔ ان کی نیکیاں بڑھا کران کی برائیاں برابر بی رکھی جائیں گی ذات و پستی ہے ان کے منہ کالے پڑجائیں برجا ہیں رکھی جائیں گی ذات و پستی ہے ان کے منہ کالے پڑجائیں گے۔ بیاب بن کر چڑھ جائیں گی ذات و پستی ہے ان کے منہ کالے پڑجائیں گے۔ بیاب مظالم سے اللہ کو بے جبر ہے جائیں گئ شکلیں بگڑ جائیں گی۔ گئے۔ بیاب مظالم سے اللہ کو بے جبر ہے کوئی ندہوگا جو کام آئے اور عذاب سے بچائے۔ کوئی بھاگئے کی جگہ نہ نظر آئے گی۔ اللہ کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ کافروں کے چہرے ان کے کفر کی وجہ سے سیاہ ہوں گئے اب کفر کا مزہ اٹھاؤ۔ مومنوں کے منہ ٹورانی اور چیکیلئے گورے اور صاف ہوں گئے کافروں کے چہرے ذکیل اور بست ہوں گے۔

وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ مَجَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِيْنَ اَشَرَكُوْ اَمْكَانَكُمْ اَنْتُمْ وَقَالَ شُرَكَا وُهُمْ مِّاكُنْتُمْ اَنْتُمْ وَقَالَ شُرَكَا وُهُمْ مِّاكُنْتُمْ النَّهُ وَقَالَ شُرَكَا وُهُمْ مِّاكُنْتُمْ النَّا اللهِ شَهْيَدًا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ النَّ اللهِ شَهْيَدًا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ النَّ اللهِ مَوْلَهُ هُ اللهِ شَهْيَدًا بَيْنَا وَبَيْنَكُمْ النَّ اللهِ مَوْلِهُ هُ الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُ اللهِ مَوْلِهُ هُ الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوا لَيُ اللهِ مَوْلِهُ هُ الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوا لَيُ اللهِ مَوْلِهُ هُ الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوا لَيُ اللهِ مَوْلِهُ هُ الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوا لَيُ اللهِ مَوْلِهُ هُ الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوا لَيُ اللهِ مَوْلِهُ هُ الْحَقِ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوا لَيْ اللهِ مَوْلِهُ هُ الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوا لَيْ اللهِ مَوْلِهُ هُ الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوا لَيْ اللهِ مَوْلِهُ هُ الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوا لَيْ اللهُ وَمُولِمُ وَنَ وَنَ مَا كَانُوا لَيْ اللهِ اللهِ مَوْلِهُ هُ الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا لَيْ اللهُ عَلَيْ وَلَى اللهُ اللهُ عَلَيْهُمْ وَاللّهُ مَوْلُولُهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ

اس دن سے ڈروجس دن ہم تمام مخلوق کا حشر کریں گے۔ پھر شرکوں سے فر ما ئیں گے کہتم اور تمہارے شریک اپنی جگہ تھہرے رہو' پھر ہم ان میں تفرقہ ذال دیں گے اور ان کے شریک کہیں گے کہتم ہرگز ہماری عبادت نہیں کرتے تھے O ہم میں اور تم میں اللہ تعالی پورا شاہد ہے۔ ہم تو تمہاری عبادت سے بالکل ہی غافل تھ O وہاں جانچ کے گاہر کوئی جوآ گے بھیجا اور سب کے سب اینے سچے اور حقیقی مالک کی طرف رجوع ہوں گے اور جو پچھ جھوٹ باندھ لیا کرتے تھے' وہ سب پچھ ان سے گم ہوجا نے گاہر کوئی جوآ گے بھیجا اور سب کے سب اینے سچے اور حقیقی مالک کی طرف رجوع ہوں گے اور جو پچھ جھوٹ باندھ لیا کرتے تھے' وہ سب پچھ

میدان حشر میں مجھی موجود ہول گے: ﷺ (آیت: ۲۸-۳۰) مومن کافر'نیک'بد'جن اورانیان سب میدان قیامت میں اللہ ک

سامنے جمع ہوں گے۔سب کاحشر ہوگا۔ایک بھی ماتی نہ رہےگا۔ پھرمشرکوں کواوران کےشریکوں کوالگ کھڑا کر دیا جائے گا۔ان مجرموں کی جماعت مومنوں سے الگ ہو جائے گی-سب جدا جدا گروہ میں بٹ جائمیں گے- ایک سے ایک الگ ہو جائے گا- اللہ تبارک وتعالی خود فیصلوں کے لئے تشریف لائے گا-مومن سفارش کر کے اللہ کولائیں گے کہ وہ فیصلے فرمادے۔ یہ امت ایک او نیچے ٹیلے پر ہوگ-مشرکین کے شرکا ہے عابدوں سے بےزاری ظاہر کریں گے۔اس طرح خود شرکین بھی ان سے انجان ہو جائیں گے۔سب ایک دوسرے سے انجان بن جائیں گے۔اب بتلاؤان مشرکوں ہے بھی زیادہ کوئی بہکا ہوا ہے کہ انہیں پکارتے رہے جوآج تک ان کی پکار ہے بھی غافل رہے اور آج ان کے دشمن بن کرمقابلے پرآ گئے-صاف کہا کہتم نے ہماری عبادت نہیں گی۔ ہمیں کچھ خبرنہیں ہم تمہاری عبادتوں سے بالکل غافل رہے۔ اے اللہ خوب جانتا ہے نہ ہم نے اپنی عبادت کوتم ہے کہا تھا نہ ہم اس ہے بھی خوش رہے۔ تم اندھی نہ سنتی' بے کارچیز وں کو پوجتے رہے جوخود ہی بے خبر تھے نہوہ اس سے خوش ندان کا بیچکم - بلکہ تمہاری پوری حاجت مندی کے وقت تمہارے شرک کے منکر تمہاری عبادتوں کے منکر بلکہ تمہار ہے پیمن-اس حی وقیوم' سمیع وبصیر' قادرو ما لک' وحدہ لاشر یک کوتم نے چھوڑ دیا جس کے سواکوئی عبادت کے لائق نہ تھا-جس نے رسول بھیج کرتمہیں تو حید سکھائی اور سنائی تھی۔ سب رسولوں کی زبانی کہلوایا تھا کہ میں ہی معبود ہوں۔ میری ہی عبادت واطاعت کرو-سوائے میرے کوئی پوجا کے لائق نہیں۔ ہرتتم کے شرک سے بچو- بھی کسی طرح بھی مشرک نہ بنو- وہاں ہر مخص اینے اعمال دیکیے لے گا- اپنی بھلائی برائی معلوم کر لے گا- نیک و بدسامنے آ جائے گا- اسرار بے نقاب ہوں گے- کھل پڑیں گے- اگلے پچھلے جھوٹے بڑے کام سامنے ہوں گے- نامہ اہمال کھے ہوئے ہوں گئر از وچڑھی ہوئی ہوگی -آپ اپنا حساب کرلے گا- تَبْلُوْا کی دوسری قراَت تَتْلُوْا بھی ہے-اپنے اینے کرتوت کے پیچیے مرحض ہوگا۔ حدیث میں ہے ہرامت کو حکم ہوگا کہا پنے اپنے معبودوں کے پیچیے چل کھڑی ہوجائے۔سورج پرست سب سورج کے پیچھے ہوں گئے چاند پرست چاند کے پیچھے' بت پرست بنوں کے پیچھے-سارے کے سارے حق تعالیٰ مولائے برحق کی طرف اوٹائے جائیں گے-تمام کاموں کے فیلے اس کے ہاتھ ہوں گے-اپے فضل سے نیکوں کو جنت میں اوراپنے عدل سے بدول کوجہنم میں لے

یو چھتو کہتم سب کوآسان وزمین سے روزیاں کون پہنچارہاہے؟ اور کون ہے جو کا نوں اور آنکھوں کا مالک ہے؟ اور کون ہے جو زندے کو مردے سے اور مردے کو زندے سے زکالآئے اور کون ہے جو تمام کاموں کا انتظام کرتا ہے اس کا جواب ان کے پاس یکی ہے کہ صرف اللہ ہی ٹو کہدوے کہ کیا پھرتم بچے تہیں ہو؟ ○ یکی ہے اللہ تم سب کا پالنے والاسچا' پس حق کے بعد گمراہی کے سوااور ہے ہی کیا؟ پس تم کہاں پھرے جاتے ہو؟ ○ اس طرح تیرے رب کی بات نافر مانوں پر ٹابت ہو

چی ہے کہ وہ ایمان لائیں گے ہی نہیں 🔾

قَلْ هَلَ مِنْ شُرَكَا بِكُمُ مِّنَ يَبُدَوُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ قَلِ اللهُ يَبْدَوُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ فَآيِ تُوْفَكُونَ ﴿ فَكُونَ لَا لَكُونَ قَلِ اللهُ يَهْدِي لِلْحَقِ الْمَنَّ يَهْدِي لِلْحَقِ الْحَقِ الْحَقِ الْحَقِ الْمَقْ وَكُونَ اللهُ يَهْدِي الْحَقِ الْحَقِ الْحَقِ اللهُ يَعْدِي اللهُ يَهْدِي الْحَقِ الْحَقِ الْحَقِ الْمَقْ لَا يَعْدِي اللهُ وَمَا يَتَبِعُ اللهُ اللهُ عَلِيمٌ إِمَا يَفْعَلُونَ ﴿ وَمَا يَتَبِعُ اللهُ عَلِيمٌ إِمَا يَفْعَلُونَ ﴿ وَمَا يَتَبِعُ اللهُ عَلِيمٌ إِمَا يَفْعَلُونَ ﴿ وَمَا يَتَبِعُ اللهُ عَلِيمٌ إِمَا يَفْعَلُونَ ﴾ الله عَلِيمٌ إِمَا يَفْعَلُونَ ﴿ وَمَا يَقْعَلُونَ ﴾

کہ کیا تمہارے شریکوں میں سے کوئی ایسا ہے جوابتدا مخلوق کو پیدا کرے۔ پھر دوبارہ اسے لوٹا دے؟ کہددے کہ اللہ بی مخلوق کو ابتدا میں پیدا کرتا ہے اور وہی پھر اس کا اعادہ کرتا ہے' سوتم کہاں سے الٹے پھرے جاتے ہو؟ O پوچھ کہ کیا تمہارے شریکوں میں سے کوئی ایسا بھی ہے جودین حق کی راہ دکھا سکے؟ کہددے کہ اللہ ہی دین حق کی رہبری کرتا ہے۔ پس جوحق کی راہ دکھائے۔ وہ پیروی کئے جانے کے زیادہ لائق ہے یاوہ جوخو د ہی بغیر راہ دکھائے راہ نہ پاسکے تنہیں کیا ہو گیا' کیسا انصاف کرتے ہو؟ O ان میں کے اکثر تو صرف انگل پر ہی چلتے ہیں' ظاہر ہے کہ انگل اور گمان معرفت حق میں پچھ بھی کامنہیں دیتے' جو کام پیکرتے ہیں سب

ے اللہ تعالی باخبرے 0

وَمَاكَانَ هَذَا الْقُرُانُ اَنْ يُكُفَتَرى مِنْ دُونِ اللهِ وَلَكِنَ تَصَدِيْقِ اللهِ وَلَكِنَ يَمَنَ يُدَيهِ وَتَفْصِيلَ الْكِتْبِ لَا رَبِّ فِيهِ تَصَدِيْقِ اللهِ يَكَنِ يَدَيهِ وَتَفْصِيلَ الْكِتْبِ لَا رَبِّ فِيهِ مَنْ رَبِّ الْعَلَمِينَ ﴿ آمْرِيقُولُونَ افْتَرْبُهُ قُلْ فَاتُّوا بِسُورَةٍ مِّنْلِهِ مِنْ رَبِّ اللهِ إِنْ كُنْ تُمُ صَدِقِيْنَ ﴿ وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُونِ اللهِ إِنْ كُنْ تُمُ صَدِقِيْنَ ﴿ وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُونِ اللهِ إِنْ كُنْ تُمُ صَدِقِيْنَ ﴿ وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُونِ اللهِ إِنْ كُنْ تُمُ صَدِقِيْنَ ﴿ وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُونِ اللهِ إِنْ كُنْ تُمُ صَدِقِيْنَ ﴿ وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُونِ اللهِ إِنْ كُنْ تُمُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ المَالمِ الل

افعال بِمثل جس كاكلام اس سے عالى اور بلند كەڭلوق كاكلام اس كے مشابہ بوسكے - بدكلام تو رب الغلمين كا بى كلام ب ندكوئى اور اسے بنا سکے نہ یکسی اور کا بنایا ہوا۔ بیتو سابقہ کتابوں کی تصدیق کرتا ہے ان پرنگہبانی کرتا ہے ان کا اظہار کرتا ہے ان میں جوتحریف تبدیل تاویل

ہوئی ہے اسے بے جاب کرتا ہے حلال حرام جائز ناجائز غرض کل امورشرع کاشافی اور پورابیان فرماتا ہے۔ پس اس کے کلام اللہ ہونے میں کوئی شک وشبہیں- حضرت علیٰ سے مروی ہے اس میں اگلی خبریں ہیں اس میں آنے والی پیش گوئیاں ہیں اور آنے والی خبریں ہیں-سب جھڑوں کے فیصلے ہیں-سباحکام کے تکم ہیں-اگر تہہیں اس کے کلام اللہ ہونے میں شک ہے، تم اسے گھڑ اہوا سجھتے ہواور کہتے ہو کہ مجمد علیقہ

نے اپنی طرف سے کہدلیا ہے تو جاؤتم سب مل کرایک ہی سورۃ اس جیسی بنالاؤ اورکل انسانوں اور جنوں سے مدد بھی لے لو- یہ تیسر امقام ہے

جہال کفارکومقابلے پر بلاکرعاجز کیا گیا ہے کہ اگروہ اپنے دعوے میں سیچے ہوں تو اس کے مقابلے میں ای جیسا کلام پیش کریں - لیکن یہ ہے ناممکن- پیخبربھی ساتھ ہی دے دی تھی کہانسان و جنات سب جمع ہوجا کیں'ایک دوسرے کا ساتھ دیں لیکن اس قر آن جیسا بنا کرپیش نہیں کر

سکتے -اس پورے قرآن کے مقابلہ سے جب وہ عاجز ولا چار ثابت ہو چکے تو ان سے مطالبہ ہوا کہ اس جیسی صرف دس سورتیں ہی بنا کر لاؤ -سورہ ہود کے شروع کی آیت قُلُ فَاتُو بِعَشُر سُور مِتْلِهِ الخمیں یہی فرمان ہے۔ جب یہ بھی ان سے نہ ہوسکا تواور آسانی کردی گئی اور

سورہ بقرۃ میں جومدنی ہے فرمایا کہ اچھا ایک ہی سورت اس جیسی بنا کرپیش کرو-وہاں بھی ساتھ ہی فرمایا کہ نہ بیتمہارے بس کی بات نہ ساری مخلوق کے بس کی بات- پس اس الہامی کتاب کو جھٹلا کڑ عذاب الہی مول نہ لو-اس وفت کلام کی فصاحت و بلاغت پر پوراز ورتھا عرب اپنے

مقالبے میں سارے جہال کوعجم یعنی گونگا کہا کرتے تھے۔اپنی زبان پر بڑا گھمنڈ تھا'اس لئے اللہ تعالیٰ نے وہ قر آن ا تارا کہ سب ہے پہلے انہی شاعروں اور زبان دانوں اور عالموں کی گردنیں اس کے سامنے م ہوئیں جیسے سب سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اس مجز ہے نے کہ

مردول کو بھکم الٰہی جلا دینا – ما درزا دا ندھوں اور کوڑھیوں کو بھکم اللّٰد شفا دے دینا' دنیا کے سب سے پہلے معالجوں اوراطباء کوراہ اللّٰہ پر لا کھڑا کر

دیا- کیونکدانہوں نے دیکھ لیا کہ بیکام دوا کانہیں اللہ کا ہے- جادوگروں نے سانپ کو جوحضرت موٹی کی لکڑی تھی دیکھتے ہی آپ کی نبوت کا یقین کرلیااورعاجز و در ماندہ ہو گئے۔ای طرح اس قرآن نے قصیح وبلیغ لوگوں کی زبانیں بند کر دیں۔ان کے دلوں میں یقین آ گیا کہ بے

شک پیکلام انسان کا کلام نہیں۔ حضور ً فر ماتے ہیں نبیوں کواپیے معجز ے دیئے گئے کہان کی دجہ سے لوگ ان پر ایمان لائے - میرااییامعجز ہ

بَلْ كَذَّبُوا بِمَالَمْ يُحِيطُوا بِعِلْمِهِ وَلَمَّا يَاتِهِمْ تَأُولُكُ كَذَٰ لِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَانْظُرْكَيْفَكَانَ عَاقِبَةً الطّلِمِينَ ۞ وَمِنْهُمْ مَّنْ يُؤْمِنُ بِهِ وَمِنْهُمْ مَّنْ لاَ يُؤْمِنُ بِهِ وَرَتُكِ اعْلَمُ بِالْمُفْسِدِيْنَ ٥

بلکہ بیتواہے جھٹلانے لگے جس کے علم کونہیں پہنچےاور نہاب تک اس کی حقیقت ان کے پاس پیچی ہے ان سے پہلے کے لوگوں نے بھی ای طرح جھٹلایا تھا- کپس تو آپ و کھے لے کدان ظالموں کا انجام کیسا پچھ ہوا؟ 🔾 ان میں ہے بعض تو اس پرائیان لاتے ہیں اور بعض نہیں لاتے تیرار ب نسادیوں اوخوب جاتنا ہے 🔾

⁽آیت ۳۹-۴) پس مجھے امید ہے کہ میرے تابعدار برنبت ان کے بہت ہی زیادہ ہوں گے۔ید (کافر) لوگ بغیر سو بے

سمجے بغیرعلم حاصل کے اسے جھٹلانے گئے۔ اب تک تو اس کے مصداق اور حقیقت تک بھی ینہیں پنچے۔ اپنی جہالت وسفاہت کی وجہ سے اس کی ہدایت اس کے علم سے محروم رہ گئے اور چلانا شروع کر دیا کہ ہم اسے نہیں مانے۔ ان سے پہلے کی امتوں نے بھی اللہ کے کلام کوائی طرح جھٹلا دیا تھا جس بنا پروہ ہلاک کر دیئے گئے۔ تو آپ نے دکھ لیا کہ ان کا کیسا براانجام ہوا۔ کس طرح ان کے پر نچے اڑے؟ ہمارے رسولوں کو ستانے ان کے نہ مانے کا بھی انجام ام پھانہیں ہوتا۔ تہمیں ڈرنا چاہے کہیں انہی آفتوں کا نشانہ تم بھی نہ بنو۔ تیری امت کے بھی بعض لوگ تو اس پر ایمان لائے ہیں 'مجھے رسول برحق مانا ہے۔ تیری باتوں سے نفع اٹھار ہے ہیں۔ اور بعض ایمان سے رہ گئے ہیں۔ خیر سے خالی ہو گئے ہیں۔ تیرارب مفسدوں کو بخو بی جانتا ہے۔ گمراہ اور نیک راہ اس پر ظاہر ہیں۔ ہدایت اور ضلالت کے ستحق اس کے سامنے ہیں۔ وہ عادل ہے 'ظالم نہیں۔ ہرا یک کواس کا حصد دیتا ہے۔ وہ برکت اور بلندی والا پاک اور انتہائی حسن والا ہے۔ اس کے سواکوئی معبوذ نہیں۔ ہوائی معبوذ نہیں۔

وَإِنْ كَذَّ بُولِكَ فَقُلْ لِي عَمَلِى وَلَكُمْ عَمَلُكُو الْتُعُرِينَ فَنَ اللّهَ الْمُعُونَ اللّهَ الْمُعَلَّمُ اللّهَ الْمُعَلِّمُ اللّهَ لَا يَعْقِلُونَ ﴿ وَمِنْهُمْ مَّنَ يَسْتَمِعُونَ اللّهَ الْمُعَلِّمُ اللّهُ لَا يَعْقِلُونَ ﴿ وَمِنْهُمُ مَّنَ يَسْتَمِعُونَ اللّهُ لَا يَعْقِلُونَ ﴿ وَمِنْهُمُ مَّنَ يَسْفَلُ لَا يَنْظُرُ اللّهُ لَا يَضْلُمُ وَنَ ﴿ اللّهُ لَا يَظْلِمُ وَنَ ﴿ النّاسَ اللّهُ لَا يَظْلِمُ وَنَ النّاسَ اللّهُ لَا يَظْلِمُ وَالْحَالَ النّاسَ اللّهُ لَا يَظْلِمُ وَالْحَالَ النّاسَ اللّهُ لَا يَظْلِمُ وَالْحَالَ اللّهُ النّاسَ اللّهُ الللّهُ الللّهُ الللللّهُ الللّهُ الللّهُ الللللّهُ اللللّهُ اللّهُ الللللّهُ الللللّهُ اللللللّهُ الللّهُ الللللّهُ

اگر بیلوگ بختے جیٹلائیں تو تو کہدد ہے کہ میرے لئے میرا کام ہے اور تہارے لئے تہارا کام ہے۔تم اس سے بری ہو جو میں کرتا ہوں اور میں اس کا ذیے دار نہیں جوتم کررہے ہو ۞ ان میں ایسے بھی ہیں جو نیری طرف کان لگاتے ہیں' تو کیا تو بہروں کوسنائے گا اگر چدو ،عقل بھی ندر کھتے ہوں؟ ۞ اوران میں سے بعض تیری طرف دیکھنے لگتے ہیں' تو کیاا تدھوں کوراہ دکھلائے گا گووہ دیکھتے بھی ندہوں ۞ بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں پر بالکل ظلم نہیں کرتا' لیکن لوگ اپنی جانوں برآ ہے بی ظلم کرتے ہیں ۞

بس اپنے اند ھے بن کی وجہ سے راہ مدایت، زکیزہیں سکتے - اس میں بھی اللہ کی حکمت کا دخل ہے کدایک تو دیکھے اور سنے اور نفع

پائے وہ سرادیکھے سنے اور نفع سے محروم رہے۔ اسے اللہ کاظلم نے مجھو۔ وہ تو سرا سرعدل کرنے والا ہے کئی پر بھی کوئی ظلم وہ روانہیں رکھتا۔ لوگ خودا پنا برا آپ ہی کر لیتے ہیں۔ اللہ عزوجل اپنے نبی علیہ کی زبانی فرما تا ہے کہ اپ میرے بندو میں نے اپ او پرظلم کو حرام کر لیا ہے اور تم پر بھی اسے حرام کر دیا ہے۔ خبر دار ایک دوسرے پرظلم ہرگز نہ کرنا۔ اس کے آخر میں ہے۔ اے میرے بندو! بیتو تمہارے اپنے جنہیں میں جمع کر رہا ہوں۔ پھر تمہیں ان کا بدلہ دوں گا۔ پس جو شخص بھلائی پائے وہ اللہ کاشکر بجالائے اور جواس کے سوا پچھا در پائے وہ صرف اپنے نفس کو ہی ملامت کرے (مسلم)

وَيَوْمَرَكُمْ مُكَانَ لَمْ يَلْبَنُوْ الْآسَاعَةُ مِّنَ النَّهَارِيَتَعَارَفُونَ بَيْنَهُمْ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَدْبُوا بِلِقَا إِللهِ وَمَا كَانُوا بَيْنَهُمْ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَدْبُوا بِلِقَا إِللهِ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِيْنَ هُ وَإِمّا نُرِينَكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَقَّيَنَكَ مُهُتَدِيْنَ هُ وَإِمّا نُرِينَكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَقَيْنَكَ فَالَدُنَ مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ اللهُ شَهِيدٌ عَلَى مَا يَفْعَلُونِ فَ وَ قَالَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ اللهُ شَهِيدٌ عَلَى مَا يَفْعَلُونِ فَ وَ اللهُ سَهِيدٌ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ وَاللهُ اللهُ اللهُ

جس دن الله أنبيں جمع كرے گا كويا كہ بيدن كى ايك ساعت ہى رہے تھے۔ آپيں ميں ايك دوسرے كو پېچان ليں سے 'ب شك وہ برباد ہوئے جواللہ سے طنے كو مجتلاتے رہے اور راہ يافتہ نہ ہوئے 0 اگر ہم تحقیے اپنا كوئى وعدہ دكھاديں جوہم ان سے كرتے ہيں يا ہم تحقیے فوت كرليں بہر صورت ان كالوثما ہمارى ہى طرف ہے۔ پھر اللہ ہى النظاف كے ساتھ فيصلہ كرديا گيا اور وہ ظلم نہيں كئے جاتے ۞

جب سب اپنی قبر سے اٹھیں گے: ہلا ہلا (آیت: ۴۵) بیان ہور ہا ہے کہ وہ وقت بھی آ رہا ہے جب قیامت قائم ہوگی اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ ان کی قبروں سے اٹھا کرمیدان قیامت میں جمع کرے گا۔ اس وقت انہیں ایسامعلوم ہوگا کہ گویا گھڑی بجردن ہی ہم رہے ہے' شبح یا شام ہی تک ہمارار ہنا ہوا تھا۔ کہیں گے کہ دس روز دنیا میں گزار ہوں گے۔ تو ہوے وفیے والے کہیں گئ کہاں کے دس دن تم تو ایک ہی دن درہے۔ قیامت کے دن یہ تسمیں کھا کھا کہ کہیں گے کہ ایک ساعت ہی رہے۔ وفیرہ ایک آیتیں قرآن کریم میں بہت ہی ہیں۔ مقصود یہ ہے کہ دنیا کی زندگی آج بہت تھوڑی معلوم ہوگی۔ سوال ہوگا کہ کتنے سال دنیا میں گزار نے جواب دیں گئے ایک دن بلداس سے محصود یہ ہے کہ دنیا کی زندگی آج بہت تھوڑی معلوم ہوگی۔ سوال ہوگا کہ کتنے سال دنیا میں گزار نے جواب دیں گئے ایک دن بلداس سے بھی کم ۔ شار والوں سے بو چھلو۔ جواب مطبط کی جواب کی زندگی بہت ہی کم ہے اور فی الحقیقت وہاں کی زندگی بہت ہی تھوڑی تھی کہا ہوگا۔ جیسے دنیا میں ہے و یہ ہوں ہوگا۔ جیسے دنیا میں ہے و یہ ہوں ہی ہوں گے۔ رشت نے مقال کو گا۔ جواس دن کو جھٹلاتے رہو وہوں کے۔ رشتے نکی کو باپ بیٹوں کو الگ الگ پنجان لیں گے۔ لیکن ہرایک نفسانقسی میں مشخول ہوگا۔ جیسے فر مان الہی ہے کہ صور کے بھو نتے ہی حسب ونسب سب فنا ہو جا نمیں گے۔ کوئی ووست اپنے کی دوست سے کھی سوال تک نہر کے گا۔ جواس دن کو جھٹلاتے رہو وہوں کی ہو کہا کہا کہا کہا کہا کہ دوسرے سے دوالوں کو بھی برباد کیا۔ اس سے بڑھ کر خسارہ اور کیا ہو گا کہ ایک دوسرے سے دور ہے دوستوں کے درمیان تفریق ہے خصرت وندامت کا دن ہے۔

الله تعالی ہی مقتدراعلیٰ ہے: 🏠 🏠 (آیت:۳۷-۷۷) فرمان ہے کہ اگر تیری زندگی میں ہم ان کفار پرکوئی عذاب اتاریں یا تجھے ان

عذابوں کے اتار نے سے پہلے ہی اپنے پاس بلالیں-بہرصورت ہے توبیرسب ہمارے قبضے ہیں ہی اور ٹھکا ٹا ان کا ہمارے ہاں ہی ہے-اور ہم یران کا کوئی عمل پوشیدہ نہیں۔طبرانی کی حدیث میں ہے کہ ایک مرتبہ حضور نے فرمایا "گذشتہ رات اس حجرے کے یاس میرے سامنے میری

سارى امت پیش كی گئى -كسى نے بوچھا كه اچھاموجودلوگ تو خيركيكن جوابھى تك پيدائېيں ہوئے وہ كيے پیش كئے گئے؟ آپ نے فر ماياان كى

مٹی کےجسم پیش کئے گئے جیسےتم اپنے کسی ساتھی کو پیچانے ہوا ہیے ہی میں نے انہیں پیچان لیا۔ ہرامت کے رسول ہیں۔ جب کی امت کے پاس رسول پہنچ گیا، پھر جمت پوری ہوگئ -اب قیامت کے دن ان کے درمیان عدل وانصاف کے ساتھ بغیر کسی ظلم کے حساب چکا دیا جائے

گا- جیسے وَ اَشُرَ قَتِ الْاَرُ صُ الْخُوالِي آيت ميں ہے- ہرامت الله كےسامنے ہوگی رسول موجود ہوگا' نامه اعمال ساتھ ہوگا' گواہ فرشتے

عاضر ہوں گے'ایک کے بعد دوسری امت آ سے گی-اس شریف امت کا فیصلہ سے پہلے ہوگا' گودنیا میں بیسب سے آخر میں آئی ہے-

ہارے فیصلے سب سے اول ہول گے۔ اپنے نبی کی فضیلت وشرف کی وجدسے بیامت بھی اللہ کے ہاں شریف وافضل ہے۔

وَيَقُوْلُوْنَ مَتَّى هٰذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَدِقِيْنَ۞ قُلْ لاَّ آمْلِكُ لِنَفْسِي ضَرًّا وَلَا نَفْعًا إِلَّا مَاشَآةِ اللَّهُ ۖ لِكُلِّ أُمَّةٍ آجَلُّ إِذَاجَآءٍ أَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ﴿ قُلْ أَرَا يُتُمْ اِنْ التكم عَذَابُه بَيَاتًا أَوْنَهَا رًا مَّا ذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُونَ ٥ آثُمَّ إِذَا مَا وَقُعَ الْمَنْ تُكُمُّ بِهِ ۚ ٱلْكُنِّ وَقَدْ كُنْـٰ تُكُمْ بِهِ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۗ ثُمَّ قِيْلَ لِلَّذِبْنَ ظُلَّمُواْ دُوْقُواْ عَدَابَ الْخُلْدِٰهَلَ تُجْزَوْنَ الْآ بِمَا كُنْتُمُ تَكُسِبُوْنَ ۞

کہتے ہیں کہ وہ وعدہ کب ہے اگر تم سیچے ہو 🔾 تو کہہ دے کہ میں تو اپنی جان کے نقصان نفع کا اختیار نہیں رکھتا گر جواللہ حاہے 'ہرایک امت کا ایک وقت مقرر ہے' جب ان کا دنت آجا ہے کا تو ندا کیے ساعت کی در کر مکیں گے اور نہ جلدی کر مکیں گے 🔾 کہتم بتاؤ تو سہی اگرتمہارے پاس اس کاعذاب رات کوآجائے یا دن کو-مبر حال کیا چیز ہے جس کی جلدی سے تنہ گار مجارہ جیں؟ 🔾 کیا مجرجس وقت وہ آ جائے گا تبتم اس پر ایمان لاؤ گے کیا اب؟ حالانکه تم تو اس کی جدری مجارے تے 🔾 گھراتہ ظالموں ہے گہاجائے گا کہ بیشگی کاعذاب چکھو۔ تمہیں بدلہ نہ دیاجائے گا مگرای کا جوتم کرتے رہے 🔾

بعنى سوال كرنے والوں كوجواب: ١٠٠ ١٠٠ (آيت: ٥١- ٥١) ان كاب فائده سوال ديكھو- وعده كادن كب آئ كا؟ يه يوچھتے بيل اور پھروہ بھی نہ مانے اورا نکار کے بعد بطور بیجلدی مجارہ ہیں اور مومن خوف زوہ ہور ہے ہیں کیونکہ وہ اسے حق جانتے ہیں - وقت نہ معلوم ہونہ ہی جانتے ہیں کہ بات بچی ہے-ایک دن آئے گاضرور-ہایات دی جاتی ہیں کہ انہیں جواب دے کہ میرے اختیار میں تو کوئی بات نہیں۔ جو بات مجھے بتلا دی جائے میں تو وہی جانتا ہوں۔ کسی چیز کی مجھ میں قدرت نہیں یہاں تک کہ خودا پنے نفع نقصان کا بھی میں مالک تہیں۔ میں تواللہ کاغلام ہوں اوراس کارسول ہوں۔اس نے مجھے سے فرمایا میں نےتم سے کہا کہ قیامت آئے گی ضرور- نداس نے مجھے اس کا

فاص وقت بتایانہ میں تمہیں بتا سکوں - ہاں ہرز مانے کی ایک میعاد معین ہے جہاں اجل آئی - پھر ندایک ساعت پیچے ندآ گے - اجل آنے بعر نہیں رکتی - پھر فر مایا کہ وہ تو اچا تک آنے والی ہے - ممکن ہے رات کوآ جائے - دن کوآ جائے - اس کے عذاب میں دیر کیا ہے؟ پھراس شور بچانے سے اور وقت کا تعین بوچے سے کیا حاصل؟ - کیا جب قیا مت آجائے عذاب دیکھ لوتب ایمان لاؤ گے؟ وہ محض بے سود ہے - اس وقت تو یہ سب کہیں گے کہ ہم نے دیکھ من لیا ۔ کہیں گئے ہم اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور دوسروں سے کفر کرتے ہیں - لیکن ہمارے عذاب کو دیت تو یہ سب کہیں گے کہ ہم نے دیکھ من لیا ۔ کہیں گئے ہم اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور دوسروں سے کفر کرتے ہیں - لیکن ہمارے عذاب کو دیکھ نے بندوں میں یہی رہا ہے - وہاں تو کا فروں کو نقصان ہی رہے گا - اس دن تو ان سے صاف دیکھ نے بعد ایمان بر بخو کے ساتھ کہا ہے تھا کہ دیا جائے گا اور بہت ڈانٹ ڈیٹ کے ساتھ کہا ہے تو دائی عذاب چھو ہمیشہ کی مصیبت اٹھاؤ - انہیں دھکے دے دے کرجہنم میں جھونک دیا جائے گا کہ یہ ہے جہتم نہیں مائے تھے - اب بتاؤ کہ یہ جادو ہے یا تم اند ھے ہو؟ جاؤ اب اس میں چلے جاؤ - اب تو صبر کرنا نہ کرنا برابر دیا جائے گا کہ یہ جہتے ہے ہیں میں ہے جہتم نہیں مائے تھے - اب بتاؤ کہ یہ جادو ہے یا تم اند ھے ہو؟ جاؤ اب اس میں چلے جاؤ - اب تو صبر کرنا نہ کرنا برابر

دياجائ كاكريب يح يحتم نهي مائة تق-اب بتاذكريد جادد به ياتم اندهج بو؟ جاذاب ال مين علي جاذ-اب و مبركرنا ندكرنا برابر -- النجا المال كابد له ضرور باذك -وكيستكنا بي في فاكت المحق هو موسط فعل إلى و رَبِّي إِنَّهُ لَحَقَّ عَ وَمَا اَنْتُمْ

ريستوب عن من الته الحق و وما الته يمع وفي الته يمع وفي الته يمع وفي أن يمع وفي المن وفي ومع الله وفي الأرض لافت و المن والسر والنقد الما لمن المناز والفذاب و قضى بنه و المنظر و هم لا يُظلَمون الآ التي الله من والارض الآ القراب وعد الله حق والكرن المن المنافي المنافوت والارض الآ القراب وعد الله حق والمنه والمنافوت والارض الآ القراب وعد الله عق والمنه والمنه

تھے۔دریافت کرتے ہیں کہ کیابیت ہے ہوئے کہددے کہ تم ہے میرے پروردگار کی نیہ بالکل حق ہے اورتم عاجز کرنے والے نہیں ہو 🔾 اگر ہڑظم کرنے والے انسان کے لئے وہ ہو جوروئے زمین پر ہے تو وہ سب اپنے فدیئے میں دید میں دل ہیں دل میں پشیمان ہوں گے جب کہ عذاب کو اپنی آتھوں ہے دکیے لیس علیٰ عدل کے ساتھ ان میں فیصلہ کر دیا جائے گا اور وہ ظلم ند کئے جائیں گے 🔾 خبر دار رہوا آسانوں میں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ ہی کا ہے نہر وار رہو یقینا اللہ کا وعدہ سچا ہے لیکن ان میں ہے اکثر بے علم ہیں 🔾 وہی جلاتا اور مارتا ہے اور اس کی طرف تم سب لوٹائے جاؤگے 🔾

خالق کل عالم کل ہے: ۞ ۞ (آیت:۵۵-۵۲) مالک آسان وزمین مخارکل کا نئات اللہ تعالیٰ ہی ہے-اللہ کے وعدے سچے ہیں وہ پورے ہوکر ہی رہیں گے- بیاور بات ہے کہا کٹر لوگ علم نہیں رکھتے -جلانے مارنے والا وہی ہے ٔسب باتوں پروہ قادر ہے-جسم سے علیحدہ

لوگو! تہبارے رب کی طرف نے نصیحت آپھی اور وہ شفاء ہے ان علتوں کی جوسینوں میں ہیں اور ہدایت اور رحمت ہے مسلمانوں کے واسطے 🔾 اور کہددے کہ اللہ کا فضل اور اس کی رحمت ہی ایسی چیز ہے جس پرشاد مانی منانی چاہئے 'بیاس سے بہت بہتر ہے جے وہ جمع کر رہے ہیں 🔾 کہد کہ بھلا دیکھوتو سہی 'جوروزی اللہ تعالیٰ نے تہارے لئے اتاری' تم نے اس میں ہے کچھو حرام کرلی اور کچھ حلال 'پوچھ کہ کیا اللہ نے تہمیں عظم دیا تھایاتم اللہ پر بہتان باندھ لیتے ہو؟ 🔾

رسول کریم علی کے منصب عظیم کا تذکرہ: ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۵۵ – ۵۵) این رسول کریم پرقر آن عظیم نازل فرمانے کے احسان کواللہ رب العزت بیان فرمارہ ہیں کہ اللہ کا وعظ تمہارے پاس آ چکا جو تمہیں بدیوں سے دوک رہا ہے جو دلوں کے شک شکوک دور کرنے والا ہے جس سے ہدایت حاصل ہوتی ہے جس سے اللہ کی رحمت ملتی ہے ۔ جواس بچائی کی تقعد بی کرین اسے مانین اس پر یقین رکھیں اس پر ایمان لائیں وہ اس سے نفع حاصل کرتے ہیں۔ یہ ہمارا نازل کردہ قر آن مومنوں کے لئے شفا اور رحمت ہے فالم تو اپنے نقصان میں ہی بڑھتے ہیں۔ اور آ بت میں ہے کہ کہد دے کہ یہ تو ایما نداروں کے لئے ہدایت اور شفا ہے ۔ اللہ کے فضل ورحمت یعنی اس قران کے ساتھ خوش ہونا چاہئے ۔ این الی جاتم اور طرانی میں ہوجانے سے تو اس دولت کو حاصل کرنے اور اس ابدی خوشی اور دائی مسرت کو پالید سے بہت خوش ہونا چاہئے ۔ این الی جاتم اور طرانی میں ہے کہ جب عراق فتح ہوگیا اور وہاں سے خراج در بار فران کی سرت کو پالید سے بہت خوش ہونا چاہئے ۔ این الی جاتم اور طرانی میں ہے کہ جب عراق فتح ہوگیا اور وہاں سے خراج در بار فاروق میں ہینچا تو آپٹ نے اور نوگ میں ہینچا تو آپٹ نے اور نوگ میں گئی کرنا چاہی کیکن وہ بے شار ہے ۔ حضرت بھڑے نا اللہ تعالی کا شکریدا داکر کے اس آتی ہیں تو اللہ کافضل ورحمت ہی ہے۔ آپ نے فرمایا 'تم نے غلط کہا' بیتو ہمارے حاصل کردہ ہیں' جس فضل ورحمت کی کا بیان اس آ بت میں ہے وہ وہ نیس ہے وہ وہ نے سے وہ وہ نے نیس ہے وہ وہ نے میں۔ آپ سے خور مایا 'تم نے غلط کہا' بیتو ہمارے حاصل کردہ ہیں' جس فضل ورحمت کی کا بیان اس آ بت میں ہے وہ وہ نے میں۔

لیتا ہے۔ کسی کی کھال کاٹ کرحزام نام رکھ لیتا ہے۔ پھرا سے اپنے او پراورا پنے والوں پرحزام مجھ لیتا ہے؟ میں نے کہا ہاں یہ بھی ٹھیک ہے۔ آپ نے فر مایا' سن اللہ نے تجھے جودیا ہے'وہ حلال ہے۔ اللہ تعالیٰ کاباز وتیر ہے باز وسے قوی ہے اور اللہ تعالیٰ کی چھری تیری چھری ہے بہت زیادہ تیز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ان لوگوں کے فعل کی پوری فدمت بیان فر مائی ہے جواپئی طرف سے بغیر شری دلیل کے کسی حرام کو حلال باکسی حلال کوحرام تھہرا لیتے ہیں۔

وَ مَا ظَنُّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللهِ الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيمَةِ الْكَالِيَّةِ اللهُ لَذُو فَضْلِ عَلَى النَّاسِ وَلَاكِنَّ اَكْثَرَهُمُ اللهُ لَذُو فَضْلِ عَلَى النَّاسِ وَلَاكِنَّ اَكْثَرَهُمُ اللهُ لَذُو فَضْلِ عَلَى النَّاسِ وَلَاكِنَّ اللهُ لَذُو فَضْلِ عَلَى النَّاسِ وَلَاكِنَ اللهُ لَذُو فَضْلِ عَلَى النَّاسِ وَلَاكِنَ اللهُ لَذُو فَضْلِ عَلَى النَّاسِ وَلَاكِنَ اللهُ اللهُولِي اللهُ ال

جولوگ اللہ پرجموٹ باندھتے ہیں' ان کا قیامت کے دن کی بابت کیا خیال ہے؟ یقینا اللہ تعالی لوگوں پر بڑے ہی فضل واحسان والا ہے کیکن اکثر لوگ نا شکری کرتے ہیں O

(آیت: ۲۰) انہیں اللہ نے قیامت کے عذاب سے دھمکایا ہے اور فرمایا ہے کہ ان کا کیا خیال ہے؟ ہیک ہوا میں ہیں۔ کیا سے نہیں جانے کہ یہ بہل ہوکر قیامت کے دن ہمارے سامنے عاضر کئے جا کیں گے۔ اللہ تعالیٰ تو لوگوں پر اپنافضل و کرم ہی کرتا ہے۔ وہ دنیا میں بہت ی نفع کی چیزیں لوگوں کے لئے حلال کر دی ہیں۔ صرف انہی میں سزاد یے میں جلدی نہیں کرتا۔ اس کافضل ہے کہ اس نے دنیا میں بہت ی نفع کی چیزیں لوگوں کے لئے حلال کر دی ہیں۔ صرف انہی چیز وں کو حرام فرمایا ہے جو بندوں کو فقصان پہنچانے والی اور ان کے حق میں مضر ہیں۔ دنیوی طور پر یا اخروی طور پر۔ لیکن اکثر لوگ ناشکری کر کے اللہ کی نعمتوں سے محروم ہوجاتے ہیں۔ اپنی جانوں کو خود تھی میں ڈالتے ہیں۔ مشرک لوگ اس طرح از خود احکام گھڑ لیا کرتے تھے اور انہیں شریعت سمجھ بیٹھتے تھے۔ اہل کتاب نے بھی اپنے دین میں ایسی ہی بدعتیں ایجاد کر لی تھیں۔ تفییر ابن ابی حاتم میں ہے قیامت کے دن اولیاء اللہ کی تین قسمیں کر کے انہیں جناب باری کے سامنے لایا جائے گا۔ پہلی قتم والوں میں سے ایک سے سوال ہوگا کہتم لوگوں نے بینیکیاں کور کیسی وہ جواب دیں گئے کہ پروردگار تونے جنت بنائی اس میں درخت نگائے ان درختوں میں پھل پیدا کے وہاں نہریں جاری کین حوریں پیدا کیں اور اور فعتیں تیار کیں پر اس میں جنت کے شوق میں ہم را توں کو بیدار رہے اور دنوں کو بھوک بیاس اٹھائی۔

اللہ تعالیٰ فرمائے گا'اچھاتو تہارے اعمال جنت کے حاصل کرنے کے لئے تھے۔ میں تہہیں جنت میں جانے کی اجازت ویتا ہوں اور یہ یہ میرافضل ہی ہے کہ میں تہہیں جنت میں پہنچا تا ہوں۔ پس یہ اوراس کے سب ساتھی بہشت بریں میں داخل ہوجا کیں گے۔ پھر دوسری قتم کے لوگوں میں سے ایک سے پوچھا جائے گا کہ تم نے بینکیاں کیسے کیں؟ وہ کہ کا'پروردگارتو نے جہنم کو پیدا کیا۔ اپنے وشمنوں اور نافر مانوں کے لیے وہاں طوق وزنجیر' حرارت' آگ' گرم پانی اور گرم ہوا کا عذاب رکھا۔ وہاں طرح طرح کے روح فرسا دکھ' دینے والے عذاب تیار کئے۔ پس میں راتوں کو جاگتا رہا' دنوں کو چھوکا بیاسارہا' صرف اس جہنم سے ڈرکر۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ میں نے تھے اس جہنم سے آزاد کیا اور تھے پر میرا بی خاص فضل ہے کہ تھے اپنی جنت میں لے جاتا ہوں۔ پس یہ یہ اور اس کے ساتھی سب جنت میں چلے جا کیں گے۔ پھر تیسری قتم کے لوگوں میں سے ایک کو لا یا جائے گا' اللہ تعالیٰ اس سے دریا فت فرمائے گا کہتم نے نیکیاں کیوں کیں؟ وہ جواب دے گا کے صرف تیری محبت میں اور تیرے شوق میں۔ تیری عزت کی قتم' میں راتوں کو

عبادت میں جاگار ہااور دنوں کوروزے رکھ کر بھوک پیاس سہتار ہا' یہ سب صرف تیرے شوق اور تیری محبت کے لیے تھا - اللہ تعالیٰ فرمائے گا'
تو نے بیا عمال صرف میری محبت اور میرے اشتیاق میں ہی کئے ہیں - لے اب میرا دیدار کر لے - اس وقت اللہ تعالیٰ جل جلالہ اسے اور اس
کے ساتھیوں کو اپنا دیدار کرائے گا' فرمائے گا' دیکھ لے' یہ ہوں میں - پھر فرمائے گا' یہ میرا خاص فضل ہے کہ میں تجھے جہنم سے بچا تا ہوں اور
جنت میں پہنچا تا ہوں - میرے فرشتے تیرے پاس پہنچتے رہیں گے اور میں خود بھی تجھ پرسلام کہا کروں گا' پس وہ مع اپنے ساتھیوں کے جنت
میں ملاحائے گا۔

وَمَا تَكُونُ فِي شَانِ وَمَا تَتَلُوا مِنْهُ مِنْ قُرْانِ وَلاَ تَعْمَلُونَ فِيهِ وَمَا مِنْ عَمَلِ الآكَ عَلَيْكُمْ شُهُودًا إِذْ تُفِيضُونَ فِيهِ وَمَا يَعْرَبُ عَنْ رَبِيكَ مِنْ مِثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلاَ فِي السَّمَا إِلَا اَصْغَرَمِنْ ذَالِكَ وَلاَ آكَ اَكَ اَكْ اَلْكَ وَلاَ آكَ اَلْكَ وَلاَ آكَ اَكَ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ وَلاَ اللَّهُ اللَّهُ وَلاَ اللَّهُ وَلاَ اللَّهُ وَلاَ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللْمُلْمُ اللَّهُ اللْمُلْأَلُولُ اللْمُلْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللْمُلْمُ ال

توجس کی مشظے میں ہواوراللہ کی طرف سے آئے ہوئے آئ ن کی جو کچھ تلاوت کر رہا ہواور جو کچھ بھی کا متم کرتے ہو ہم برابرتم پر مطلع رہتے ہیں جب بھی تم اس کام کوشروع کرتے ہو تیرے رب سے ذرمے برابر کی کوئی چیز بھی پوشیدہ نہیں رہتی 'ندز مین میں نہ آسان میں اس سے بھی کوئی چھوٹی اور بڑی سے بڑی چیز ایک نہیں جوروشن اور کھلی کتاب میں نہ ہو ن

الله تعالی سب پچھ جانتا اور و کھتا ہے: ہل ہل (آیت: ۱۱) الله تعالی عزوجل اپنے ہی علی کے خور آپ کے اور آپ کی تمام
امت کے تمام اعوال ہروقت الله تعالی جانتہ ہے۔ ساری مخلوق گے کی کام اس کے علم میں ہیں۔ اس کے علم سے اور اس کی نگاہ ہے آسان و
زمین کا کوئی ذرہ بھی پوشیدہ ہیں۔ سب چھوٹی ہوئی چیزیں ظاہر کتاب میں کھی ہوئی ہیں۔ جیسے فرمان ہے و عِندَهُ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ الْخُ
غیب کی تخیال ای کے پاس ہیں جنہیں اس کے سواکوئی نہیں جانتا۔ وہ خشکی تری کی ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔ ہر پتے کے چھڑ نے کی اسے فہر
غیب کی تخیال ای کے پاس ہیں جودان یہ و جود و خشکی تری کی ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔ ہر پتے کے چھڑ نے کی اسے فہر
ہونا 'جانداروں کا حرکت کرنا 'کوئی چیز روئے زمین کی اور تمام آسانوں کی الی نہیں جس سے علیم و خبیر اللہ بے اور خران ہے و مَنا
ہون کہ آبّة فی الکر رُضِ وَ لَا طَبِر یَّطِیرُ بِحَنا حَیْهِ ایک اور آیت میں ہے کہ زمین کے ہر جاندار کا روز کی رسال اللہ تعالی ہے۔ جب
کے درختوں ذروں جانوروں اور تمام تر وختک چیزوں کے حال سے اللہ عزوجی واقف ہے۔ بھلا یہ کیے ممکن ہے کہ بندوں کے اعمال سے وہ وہ ہو جہر ہوجنہیں عبادت اللہ کی بجا آوری کا حمل ہو اللہ علیہ اللہ علیہ اللہ ہو ہو تھے بھیاتہ کی عزت اور بڑے ہو کرم والے اللہ پر قوم و تھے ہو ہے اسے کہ کے میں بیان یہاں ہے کہ میں اسے کہ میں اس میں جی کے اس کے کہ میں ہی ان تو آپ نے بہی بیان یہاں ہے کہ میں ہی اللہ کی عباد و حضرت جر بیل علیہ السلام نے جب حضور علی ہے سے احسان کی بابت سوال کیا تو آپ نے بہی فرمایا

اَلاَ اِنَّ اَوْلِيَا اللهِ لاَ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُوْنَ فَيُ الْكَيْوِةِ اللهِ لاَ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُوْنَ فَي الْحَيْوةِ الَّذِيْنَ امْنُواْ وَكَانُواْ يَتَّقُونَ فَي لَهُمُ الْبُشْرِي فِي الْحَيْوةِ

لدُّنْيَا وَ فِي الْآخِرَةِ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمْتِ اللَّهِ ذَلِكَ هُوَ الْفَوْرُ

خبر دار رہو کہ جولوگ اللہ کے دوست ہیں'ان پر کی قتم کا خوف و ہرائ نہیں نہ و منگلین ہو نگے O جوایمان لائے اور پر ہیز گاری کرتے رہے O ان کے لئے دنیا میں بھی بشارتیں ہیں اور آخرت میں بھی کلام الی کے لئے کوئی تبدیلی نہیں توزیروست کامیابی اورمقصدوری ہے O

اولياء الله كا تعارف: ١٥ ١٦ - ١٢ - ١٢) اوليا الله وه بين جن ك دلول من ايمان ويقين مؤجن كا ظاهر تقوى اور برميز كارى میں ڈوبا ہوا ہو' جتنا تقویٰ ہوگا' اتنی ہی ولایت ہوگی۔ ایسے لوگ محض نڈراور بےخوف ہیں۔ قیامت کے دن کی وحشت ان سے دور ہے' نہ وہ بھی غم ورنج ہے آشنا ہوں گے۔ دنیا میں جوچھوٹ جائے'اس پر آنہیں حسرت وافسوس نہیں ہوتا -حضرت عبداللہ بن مسعودُ حضرت عبدالله بن عباس رضی الله عنهما اور بھی بہت ہے سلف صالحین فرماتے ہیں کہ اولیا اللہ وہ ہیں جن کا چہرہ و کیھنے سے اللہ یا و آ جائے - ہزار کی مرفوع حدیث میں بھی بیآیا ہے۔وہ حدیث مرسلا بھی مروی ہے۔ابن جریر میں ہے حضور گرماتے ہیں اللہ کے بعض بندے ایسے بھی ہیں جن پر انبیا اورشہدا مجھی رشک کریں گے-لوگوں نے یو جھا-حضور وہ کون ہیں؟ ہمیں بتائے تا کہ ہم بھی ان سے محبت والفت رکھیں-آپ نے فرمایا'' بیلوگ میں جوصرف الله کی وجہ سے آپس میں محبت رکھتے مین - مالی فائدے کی وجہ سے نہیں' رشتے داری اورنسب کی بنا پڑئیں -صرف اللّٰد کے دین کی وجہ سےان کے چہر نے ورانی ہوں گئے بینور کے منبروں پر ہوں گے-سب کوڈ رخوف ہوگالیکن یہ بالکل بےخوف اور محض نڈر ہوں کے جب لوگ غمز دہ ہوں گے یہ بے غم ہوں گے'' - پھر آپ نے یہی آیت تلاوت فرمائی - یہی روایت منقطع سند سے ابوداؤ دہیں بھی ہے۔ والتداعلم-

منداحمہ کی ایک مطول حدیث میں ہے کہ دور دراز کے رہنے والے خاندانوں اور برا دریوں سے الگ شدہ لوگ جن میں کوئی رشتہ' کنبہ' قوم' برادری نہیں' وہ محض تو حیدوسنت کی وجہ سے اللہ کی رضا مِندی حاصل کرنے کے لئے آپس میں ایک ہو گئے ہول مگے اور آپس میں میل ملاپ' محبت' مودت' دوستی اور بھائی جارہ رکھتے ہوں گے' دین میںسب ایک ہوں گے- ان کے لئے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نورانی منبر بچیاد ہے گاجن پر وہ عزت ہے تشریف رکھیں گے۔لوگ پریشان ہوں گے کیکن پیر باطمینان ہوں گے۔ یہی ہیں وہ اللہ کے اولیا جن برکوئی خوف عمنہیں-

خوابوں کے بارے میں: 🌣 🖈 منداحدیں ہے کہ رسول اللہ اللہ نے بثارتوں کی تفسیر بیان فرماتے ہوئے فرمایا کہ بین نیک خواب ہیں جنہیں مسلمان دیکھے یااس کے لئے دکھائے جائیں-حضرت ابوالدردا سے جب اس کا سوال ہوا تو آ ب نے فر مایا'تم نے آج مجھ ہے وہ بات بوچھی جوتم سے پہلے کسی نے نہیں پوچھی سوائے اس مخص کے جس نے یہی سوال حضور سے کیااور آپ نے وہ جواب دیا (جواد پر ذکور ہوا) اور روایت میں ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت ؓ نے بیسوال آپ سے کیا تھااور آپ نے اس جواب کے دینے سے پہلے انہیں فرمایا تھا کہ تھے سے پہلے میرے کسی امتی نے مجھ سے میسوال نہیں کیا -خودا نہی صحابیؓ سے جب سائل نے اس آیت کی تفسر پوچھی تو آ پ نے بھی پیفر ماکر پھرتفسیر مرفوع حدیث ہے بیان فر مائی ⊦ورروایت میں ہے' حضرت عبادہؓ نے سوال کیا کہ آخرت کی بشارت تو جنت ہے' دنیا کی بثارت کیا ہے۔ فرمایا' نیک خواب جسے بندہ دیکھے یااس کے لئے اوروں کودکھائے جائیں۔ پیٹبوت کا چوالیسواں یاسترواں جزمیں-مصرت ابوذرٌ نے آ ب سے یو چھا کہ یارسول اللہ انسان نیکیاں کرتا ہے؛ پھرلوگوں میں اس کی تعریف ہوتی ہے؟ آ ب نے فرمایا یہی دنیوی بشارت

ہے۔ (مسلم) فرماتے ہیں کددنیا کی بشارت نیک خواب ہیں جن ہے مومن کوخوشخری سنائی جاتی ہے۔ یہ بوت کا انچا سوال حصہ ہے۔ اس کے دیکھنے والے کواسے بیان کرنا چاہئے اور جواس کے سوادیکھئے وہ شیطانی خواب ہیں تا کہ اسے غم زدہ کر دے۔ چاہئے کہ ایسے موقعہ پر تین دفعہ بائیں جانب تشکار دے۔ اللہ کی بڑائی بیان کرے اور کسی سے اس خواب کو بیان نہ کرے۔ (منداحمہ) اور روایت میں ہے کہ نیک خواب نبوت کا چھیا لیسوال حصہ ہے۔ اور حدیث میں ہے دنیوی بشارت 'نیک خواب اور اخروی بشارت جنت۔

ابن جریرٌ میں ہے حضور قرماتے ہیں نبوت جاتی رہی خوشخریاں رہ گئیں۔بشریٰ کی بہی تفسیر ابن مسعود ابو ہریرہ ابن عباس بہاہر عروہ ابن زبیر کی کی بہی تفسیر ابن مسعود ابو ہریہ ابن عباس بہاہر عروہ ابن زبیر کی بی بیان البی کثیر ابراہیم نحفی عطابی ابی رہاح وغیرہ سلف صالحین سے مروی ہے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ مراداس سے وہ خوشخری سے جوموں کواس کی موت کے وقت فرشتے دیتے ہیں جس کا ذکر آیت اِلَّ الَّذِینَ قَالُو کَ بُنَا اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ علی موت کے وقت فرشتے دیتے ہیں جس کا ذکر آست باللَّه اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ علی موت کے بیاس فرشتے آتے ہیں اور کہتے ہیں کہتم خوف نہ کرو ہم غم نہ کرو تمہیں ہم اس جنت کی خوشخری سناتے ہیں جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا رہا۔ ہم دنیا وآخرت میں تمہار سے کارساز وولی ہیں۔سنوتم جو چاہو گئے جنت میں پاؤ گئے جو ما گلو گئے ملے گا ۔ تم تو غفور ورجیم اللہ کے خاص مہمان بنو گے۔''

حضرت براءرضی اللہ عنہ کی مطول حدیث میں ہے کہ مومن کی موت کے وقت نورانی 'سفید چہرے والے' پاک صاف' اجائا سفید کپڑوں والے فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے پاک روح چل' کشادگی' راحت' تر وتازگی' خوشبوا ور بھلائی کی طرف چل – تیرے اس پالنہار کی طرف چو ہے بھی خفانہیں ہونے کا – پس اس کی روح اس بشارت کوئ کر اس کے منہ ہے اتن آسانی اور شوق سے نگلتی ہے جیسے مشک کے منہ سے پانی کا کوئی قطرہ چھوجائے – اور آخرت کی بشارت کا ذکر آیت لایک نورُنہ ہُ الفَزَعُ الْاکْبَرُ الْحُ مِیں ہے یعنی انہیں اس دن کی زبردست پریشانی بالکل ہی نہ گھرائے گی – ادھرادھر سے ان کے پاس فرشتے آئے ہوں گے اور کہتے ہوں گے میں ہے یوئی الکہ و مینی نور کی المور مین کردوں کورتوں کود کھے گا کہ ان کہاؤں دائی دن کا تم ہے وعدہ کیا جا تار ہا تھا ۔ ایک آیت میں ہے یوئی مؤخری من لوک آج ہم تہمیں وہ جنتیں ملیں گی جن کے پیچنہ ہیں اہریں لے رہی کا نوران کے آگے آگے اور دا کیں طرف چل رہا ہوگا – لوتم خوشخری من لوک آج ہم تہمیں وہ جنتیں ملیں گی جن کے پیچنہ ہیں اہریں لے رہی بیں۔ جہاں کی رہائش ہمیشہ کی ہوگ – یہی زبردست کا میا بی ہے – اللہ کا وعدہ غلط نہیں ہوتا – وہ وعدہ خلافی نہیں کرتا – اس نے جوفر مادیا' بیں جہاں کی رہائش ہمیشہ کی ہوگ – یہی زبردست کا میا بی ہے – اللہ کا وعدہ غلط نہیں ہوتا – وہ وعدہ خلافی نہیں کرتا – اس نے جوفر مادیا' بی ہے ہوئی اور میں ہے ۔ یہ بیا کی میائی نہیں ہوتا – اس نے جوفر مادیا' بی ہے ہوئی اور کی مقدر آور کی نہیں تردست کا میا بی نہ ہے مراد کا ملنا اور یہ ہوگود کا بحرا ۔

وَلاَ يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمُ اِنَ الْحِزَّةَ لِلْهِ جَمِيْعًا هُوَالسَّمِيْعُ الْعَلِيْهُ فَ الآ اِنَ لِلهِ مَنْ فِي السَّمَاوِتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَتَبِعُ الذِيْنَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللهِ شُرَكًا عُلَا أِنْ يَتَلَيْعُونَ اللَّالظَنَّ وَإِنْ الذِيْنَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللهِ شُرَكًا عُلَا أِنْ يَتَلَيْعُونَ اللَّالظَنَّ وَإِنْ هُمُ اللّا يَخْرُصُونَ ﴿ هُو اللّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِتَسْتَكُنُوا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُنْصِرًا إِنَّ فِي ذَلِكَ لَا يَتِ لِقَوْمٍ يَسْمَعُونَ ﴿

ان کی باتوں سے تو ہرگز زنجیدہ نہ ہونا' عزت تو سب کی سب اللہ ہی کی ہے۔ وہ ہے ہی سنتا جانتا O سن رکھو' آسانوں میں اور زمین میں جو ہے سب اللہ کا ہے اللہ کے سوااور شریکوں کو جو پکارتے ہیں' وہ پیروی نہیں کرتے' وہ تو صرف وہم کی بیروی کرتے ہیں اور وہش انکل باندھتے ہیں O وہ اللہ ہے جس نے تہبارے آرام

کے لئے رات بنادی ہےاوردن کوروش دکھانے والا بنایا ہے جولوگ سنتے ہیں' ان کے لئے تو اس میں بڑی بڑی شانیاں ہیں 🔾

جھوٹ اورافتر ا ہے۔حرکت ٔ رنج وتعب تکلیف اور کام کاج سے راحت وآ رام ٔ سکون واطمینان حاصل کرنے کے لئے اللہ نے رات بنا

دی ہے۔ دن کواس نے روش اورا جا لیے والا بنادیا ہے تا کہتم اس میں کام کاج کروٴ معاش اور روزی کی فکر سفر' تجارت' کارو ہار کرسکو۔ ان

دلیلوں میں بہت کچھ عبرت ہے کیکن اس سے فائدہ وہی اٹھاتے ہیں جوان آیتوں کودیکھ کران کے خالق کی عظمت و جبروت کا تصور باندھتے

قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَـدًا سُبْحْنَهُ ۖ هُوَ الْغَنِيُّ لَهُ مَا فِي

السَّمُوبِ وَمَا فِي الْأَرْضِ إِنْ عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطِن بِهٰذَا

ٱتَقُوْلُوۡنَ عَلَى اللهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۞قَالَ إِنَّ الْآذِيْنَ يَفْتَرُونَ عَلَى

اللهِ الْكَذِبُ لَا يُفْلِحُونَ أَنْ مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ الْيَنَا مُرْجِعُهُ

ثُمَّ نُذِيْقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيْدَ بِمَاكَانُوْا يَكُفُرُوْنَ ۞

کتے ہیں کہاللہ کی بھی اولاد ہے۔وہ یاک ہے وہ بے نیاز ہے آ سانوں میں زمین میں جو بھی ہے اس کا ہے تمہارے یاس اس کی کوئی بھی دلیل نہیں اللہ پر کیوں وہ

کتے ہوجونہیں جاننے 🔾 کہددے کہ اللہ پرجموٹ افتر اجو باندھتے ہیں وہ چھٹکارے سے محروم رہ جاتے ہیں 🔾 دنیا ہیں تو یونمی سافا کدہ اور بات ہے۔ پھران سب کالوٹناتو ہماری طرف ہی ہے چرتو ہم بھی آئیں ان کے تفر کے بدیے تحت عذاب چکھا کیں مے 🔾

ساری مخلوق صرف اس کی ملکیت ہے: 🌣 🌣 (آیت: ۱۸ - ۷۰) جولوگ الله کی اولاد مانتے تھے ان کے عقیدے کا بطلان بیان ہور ہا

ہے کہ اللہاس سے پاک ہے'وہ سب سے بے نیاز ہے' سب اس کے تتاج میں' زمین وآسان کی ساری مخلوق اس کی ملکیت ہے'اس کی غلام

ہے۔ پھران میں سے کوئی اس کی اولا دکیسے ہوجائے؟ تمہارے اس جھوٹ اور بہتان کی خودتمہارے یاس بھی کوئی دلیل نہیں -تم تو اللہ یر بھی

ا بنی جہالت سے با تیں بنانے لگے۔تمہارےاس کلمے ہے توممکن ہے کہ آسان پھٹ جائیں' زمین شق ہوجائے' یہاڑٹوٹ جائیں کہتم اللہ

ایک تنہا تنہااس کے سامنے پیش ہونے والا ہے۔ یہافتر ایرداز گروہ ہرکامیا بی سےمحروم ہے۔ دنیا میں انہیں کچھل جائے تو وہ عذاب کا پیش

خیمہاورسزاوُں کی زیادتی کا باعث ہے- آخرا کیک وقت آ ئے گاجب عذاب میں گرفتار ہوجا ^نمیں گے-سب کالوٹنااورسب کااصلی ٹھکا نا تو

ہارے ہاں ہے- یہ کہتے تھےاللّٰہ کا بیٹا ہے-ان کےاس کفر کا ہم اس وقت ان کو بدلہ چکھا ئیں گے جونہا یت بخت اور بہت بدترین ہوگا-

ز مین وآ سان کی ہر چیزاس کی غلامی میں حاضر ہونے والی ہے-سب اس کے شارمیں ہیں-سب کی گنتی اس کے پاس ہے-ہر

رتمان کی اولا د ثابت کرنے بیٹھے ہو؟ بھلااس کی اولا د کسے ہوگی؟ اسے تو سدائق نہیں۔

ہیں-اس خالق و مالک کی قدر دعزت کرتے ہیں-

عزت صرف اللّٰداوراس کے رسول ﷺ کے لیے ہے: 🌣 🌣 (آیت: ٦٥ - ٦٧) ان مشرکوں کی باتوں کا کوئی رخج وغم نہ کر-اللّٰد

تعالیٰ ہےان پر مدد طلب کر-اس پر بھروسہ رکھ ساری عز تیں اس کے ہاتھ ہیں' وہ اپنے رسول کواور مومنوں کوعزت دے گا-وہ بندوں کی

باتوں کوخوب سنتا ہے۔وہ ان کی حالتوں سے پوراخبر دار ہے۔ آ سان وز مین کاوہی ما لک ہے۔اس کےسواجن جن کوتم یو جتے ہو'ان میں سے کوئی کسی چیز کا کچھ بھی اختیار نہیں رکھتا - کوئی نفع نقصان ان کے بس کا نہیں - پھر ان کی عبادت بھی محض بے دلیل ہے-صرف گمان انکل'

وَاتُلُ عَلَيْهِمْ نَبَا نُوْجُ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ لِقَوْمِ اِنْ كَانَ كَابُرَ عَلَيْكُمُ مَّقَامِی وَ تَذْكِيْرِی بِالِیتِ اللهِ فَعَلَی اللهِ تَوَكَّلْتُ فَاجْمِعُوْ اللهِ فَعَلَی اللهِ تَوَكَّلْتُ فَاجْمِعُوْ اللهِ فَعَلَیْ فَاجْمِعُوْ اللهِ فَعَلَیْ فَا اللهِ قَوْلَاتُ فَا اللهِ قَامِرُکُمْ عَلَیْ فَمَا سَالْتُکُمُ اقْضُنُوْ اللهِ وَالْمِرْتُ اللهِ فَالِمِنْ فَعَا اللهِ وَالْمِرْتُ اَنْ اَحْوَى اللهِ فَاللهِ وَالْمِرْتُ اَنْ اَحْوَى مِن اللهِ وَالْمِرْتُ اَنْ اَحْوَى مِن اللهِ وَالْمِرْتُ اَنْ اَحْوَى اللهِ اللهِ وَالْمِرْتُ اَنْ اَحْوَى مِن اللهِ وَالْمِرْتُ اللهِ وَالْمِرْتُ اَنْ اَحْوَى مِن اللهِ وَالْمِرْتُ اَنْ اَحْوَى مِن اللهِ وَالْمِرْتُ اَنْ اَحْوَى اللهِ اللهِ وَالْمِرْتُ اَنْ اَحْوَى اللهِ اللهِ اللهِ وَالْمِرْتُ اَنْ اَحْوَى مِن اللهِ اللهِ اللهِ وَالْمِرْتُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ الل

انہیں نوح کا احوال بھی سناجب کماس نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم کے لوگو!اگرتم پر میرار بہنا سہنا اور اللہ کی باتوں سے بھیجت کرنا گررتا ہوتو سنو – میرا مجروساتو اللہ کی ذات پر ہے - تم سب ل کراپنے شریکوں کو بھی لے کراپنا مضبوط ارادہ مقرر کرلواور دیکھوتہارے کام میں کوئی کسریاتی ندرہ جائے ۔ پھر میر ساتھ جو کرنا ہے کرگز رواور مجھے مطلقاً مہلت ندو © اگرتم نے منہ پھیرلیا تو میں کی بدلے کا تو تم سے خواہاں نہیں ہوں میرا اجرتو میرے اللہ پر ہے ۔ جھے بہی فر مایا گیا ہے کہیں مسلمانوں میں رہوں ©

تو ح علیہ السلام کی قوم کا کردار: ﷺ ﴿ آیت: الے ۲۲) اے رسول ﷺ تو انہیں حفرت نوح علیہ السلام کے واقعہ کی خبر دے کہ ان کا دران کی قوم کا کیا حشر ہوا؟ جس طرح کفار مکہ تجھے جھلاتے اور ستاتے ہیں تو م نوح نے بھی یہی وطیر واختیار کرر کھا تھا۔ بالاخر سب کے سب خرق کردیے گئے سارے کا فر دریا پر دہو گئے۔ لیس انہیں بھی خبر دار رہنا چاہئے اور میری پکڑے بے بخوف نہ ہونا چاہئے۔ اس کے ہاں دیر ہے اندھی نہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام نے ایک مرتبدان سے صاف فر ما دیا کہ اگرتم پر بیگراں گزرتا ہے کہ میں تم میں رہتا ہوں اور تہمیں اللہ کی باتھ ہوں کہ میں تم سے نڈر اور تہمیں اللہ کی باتیں سنار ہا ہوں کہ اس سے چڑتے ہواور جھے نقصان پہنچانے کے در بے ہوتو سنو میں صاف کہتا ہوں کہ میں تم سے نڈر ہوں۔ جو ہو سکے کر کو میں باور کہ میں تم سے مطلقاً نہیں ڈرتا ۔ تم سے جو ہو سکے کر کو میں اجو بگاڑ سکو بگاڑ لو ۔ تم اس جو بھی اس میں کوئی پر انہیں اللہ کو بالا اور دل جل کر مشور ہے کر کے بات کھول کر پوری تو سے ساتھ بھی پر تملہ کر دہ تم سے جو ہو سکے کر کوئی ہون تو سے ساتھ بھی پر تملہ کر دہ تہمیں وہمی ہوں اس میں کوئی کر اور ان سے بالکل مہلت نہ دو اچا تک گھیر لو میں باطل بے خوف ہوں اس کے کہ تہماری دوش کو میں باطل جانتا ہوں۔ میں حق پر ہوں حق کا ساتھی اللہ ہوتا ہے میں انجو دوسان کی عظیم الثان ذات پر ہے بی جھوا کی قدرت کی برائی معلوم ہے۔ یہی حضرت ہوڈ نے فر مایا تھا کہ اللہ کے سواجس جی بھی تہیں ما نگا۔ میر انجو در سال کر میر ہے خلاف کوشش کر کوئیں تو تم سے مہلت بھی تہیں ما نگا۔ میر انجو در سال کر میر ہے خلاف کوشش کر کوئیں تو تم سے مہلت بھی تہیں ما نگا۔ میر انجو در سال کی میں تر تم سے مہلت بھی تہیں ما نگا۔ میر انجو در سال کی میں تر تم سے مہلت بھی تہیں ما نگا۔ میر انجو در سال کر میر ہے خلاف کوشش کر کوئیں تو تم سے مہلت بھی تہیں ما نگا۔ میر انجو در سال کر میر ہے خلاف کوشش کر کوئیں تو تم سے مہلت بھی تہیں ما نگا۔ میر انجو در سال کی میں ہوں تم سے تھی تہیں مار تی ہوں۔

حضرت نوح علیہ السلام فرماتے ہیں'اگرتم اب بھی جھے جھٹلاؤ'میری اطاعت سے منہ پھیرلوتو میر ااجر ضالکو نہیں جائے گا۔ کیونکہ میر ااجرد بنے والامیر امر بی ہے' جھے تم سے پچھنیں لیٹا۔میری خیرخواہی'میری تبلیغ کی معاوضے کی بناپڑنیں' جھے توجواللہ کا تھم ہے' میں اس کی بجاآ وری میں لگا ہوا ہوں' جھے اسکی طرف سے مسلمان ہونے کا تھم دیا گیا ہے سوالحمد للہ میں مسلمان ہوں۔اللہ کا پورافر ماں بردار ہوں۔تمام نبیوں کا دین اول سے آخر تک صرف اسلام ہی رہا ہے۔گوا دکام میں قدرے اختلاف رہا ہو۔

فَكَذَّبُوهُ فَنَجَيْنَهُ وَمَنْ مَعَهُ فِي الْفُلْكِ وَجَعَلَنْهُمْ خَلَافَ وَاغْرَقْنَا الْذِيْنَ كَذَّبُوا بِالنِينَا فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَهُ الْمُنْذُرِيْنَ ﴿ اللَّذِيْنَ كَذَبُوا بِالنِينَا فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَهُ الْمُنْذُرِيْنَ ﴿ اللَّهِ وَمِهِمُ فَجَاءُ وَهُمْ بِالْبَيِّنْتِ فَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا بِمَا كَذَّبُوا بِهِ مِنْ قَبُلُ كَذَٰلِكَ نَظَبَعُ فَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا بِمَا كَذَّبُوا بِهِ مِنْ قَبُلُ كَذَٰلِكَ نَظَبَعُ فَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا بِمَا كَذَّبُوا بِهِ مِنْ قَبُلُ كَذَٰلِكَ نَظْبَعُ فَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا بِمَا كَذَّبُوا بِهِ مِنْ قَبُلُ كَذَٰلِكَ نَظْبَعُ عَلَى قَلُولِ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿

کین پھر بھی انہوں نے اسے جمٹلا یا - آخرش ہم نے اسے اور اس کے ساتھیوں کو کشتی میں بٹھا کرنجات دیدی اور ہم نے انہیں جانشین کردیا اور ان سب کوڈ بودیا جو ہماری آیتوں کو جمٹلا رہے تھے تو آپ دیکھ لے کہ جنہیں ڈرایا گیا تھا' ان کا انجام کیسا کچھ ہوا؟ O نوحؒ کے بعد بھی ہم نے تیفیبروں کوان کی قوموں کی طرف بھیجا - وہ ان کے پاس دلیلیں لے کر پہنچ گرجس چیز کو وہ پہلے سے جمٹلا بچکے تھے' اس پرائمان لانے کے لئے وہ تیار نہ ہوئے' حد سے نکل جانے والوں پر ہم اسی طرح مو کہ دیے ہیں O

(آیت: ۲۳) پھرفرما تاہے تو منوح نے نوح نئی کونہ مانا بلکہ انہیں جھوٹا کہا - آخر ہم نے انہیں غرق کردیا - نوح نی علیہ السلام کومع ایما نداروں کے اس بدترین عذاب سے ہم نے صاف بچالیا - کشتی میں سوار کر کے انہیں طوفان ہے محفوظ رکھ لیا - وہی وہ زمین پر باتی رہے کہاری اس قدرت کود کھے لے کہ س طرح فالموں کا نام ونشان مٹادیا اور کس طرح مومنوں کو بچالیا -

سلسله رسالت کا تذکرہ: ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ آیت : ۴۷ مرت نوح علیہ السلام کے بعد بھی رسولوں کا سلسلہ جاری رہا۔ ہررسول اپنی قوم کی طرف اللہ کا پیغام اور اپنی سچائی کی دلیلیں لے کرآتا رہا۔ لیکن عموماً ان سب کے ساتھ بھی لوگوں کی وہی پرانی روش رہی۔ یعنی ان کی سچائی کو کشلیم نہ کیا جیسے آیت و نُقَلِّبُ اَفْفِدَ تَهُمُ الْخِیم ہے۔ پس جس طرح ان کے حدے بڑھ جانے کی وجہ سے دلوں پر مہرلگ گئ ای طرح ان جیسے تمام لوگوں کے دل مہر زدہ ہوجاتے ہیں اور عذاب دکھے لینے سے پہلے انہیں ایمان نصیب نہیں ہوتا۔ یعنی نہیوں اور ان کے تا بعد اروں

کو بچالینا اور خالفین کو ہلاک کرنا - حضرت نوح نبی علیہ السلام کے بعد سے برابر یہی ہوتا رہا - حضرت آوم علیہ السلام کے زمانے میں بھی انسان زمین پر آباد تھے۔ جب ان میں بیب پرتی شروع ہوگئ تو اللہ تعالی نے اپنے بیخبر حضرت نوح علیہ السلام کوان میں بیبجا۔ یہی وجہ ہے کہ جب قیا مت کے دن لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس سفارش کی درخواست کے کرجا میں گے تو کہیں گے کہ آپ پہلے رسول ہیں جنہیں اللہ تعالی نے زمین والوں کی طرف مبعوث فر مایا - حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عند فر ماتے ہیں کہ حضرت آوم علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کے درمیان دس زمانے گزرے اور وہ سب اسلام میں بی گزرے ہیں ای لئے فر مان الہی ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کے بعد کے آنے والے ہم نے ان کی بدکر دار یوں کے باعث ہلاک کر دیا - مقصود یہ کہ ان با توں کوئ کرمشر کین عرب ہوشیار ہوجا کیں کیونکہ وہ سب سابقہ لوگوں پر کے قضل واعلی نبی کو جمثلا رہے ہیں۔ پس جب کہ ان سے کم مرتبہ نبیوں اور رسولوں کے جمثلا نے پر ایسے دہشت افز اعذاب سابقہ لوگوں پر نازل ہو بھے ہیں تو اس سید الرسلین امام الا نبیاء عقب کے حجمثلا نے پر ان سے بھی بدترین عذاب ان پر نازل ہوں گے۔

ان کے بعد ہم نے مویٰ اور ہارون کوفر مون اور اس کی قوم کی طرف اپنی نشانیاں دے کر بھیجا۔ پس انہوں نے تکبر کیا۔ وہ سب سے بن گئبگارلوگ ۞ ان کے پاس جب ہماری طرف ہے حق آئبنچا تو کہنے گئے کہ بیتو صریح جادو ہے ۞ مویٰ نے کہا اس تی بات کو جب کہ وہ تمہارے پاس آ چکی نم یوں کہدرہ ہم وہ کیا بیجادو ہے؟ سنو جادو گرکامیا بنہیں ہوتے ۞ وہ کہنے گئے کہ کیا تو ہمارے پاس اس لئے آیا ہے کہ ہمیں اس دین سے پھیرد ہے۔ جس پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا ہے؟ سنو جادوگرکامیا بنہیں ہوتے ۞ وہ کہنے گئے کہ کیا تو ہمارے پاس اس لئے آیا ہے کہ ہمیں اس دین سے پھیرد ہے۔ جس پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا ہے؟ ہم تو تمہاری مان کردیئے کئیں ۞

(آیت: 24-24) ان بیوں کے بعدہم نے موگا ور ہارون کوفر کون اور اس کی قوم کے پاس بھیجا۔ اپنی دلیلیں اور تجتیں عطافر ما کر بھیجا۔ لیکن آل فرعون نے بھی ابتاع حق سے تکبر کیا اور تھے بھی بلے بحرم اور قسمیں کھا کر کہا کہ بیقو صریح جادو ہے۔ حالانکہ دل قائل تھے کہ بیتی صرف اپنی بردھی پڑھی خود رائی اور ظلم کی عادت ہے بجبور تھے۔ اس پرموک علیہ السلام نے سمجھایا کہ اللہ کے بچو ین کوجادو کہہ کر کیوں اپنی ہلاکت کو بلار ہے ہو؟ کہیں جادوگر بھی کامیاب ہوتے ہیں؟ ان پر اس فیصوت نے بھی الٹا اثر کیا اور دواعتر اض اور بڑو دیئے کہ تم تو ہمیں اپنے باپ دادا کی روش سے ہٹا رہے ہواور اس سے نیت تہماری یہی ہے کہ اس ملک کے مالک بن جاؤ۔ سو بلتے رہو۔ ہم تو تہماری مانے کہ بی جیب وغریب قصہ ہے۔ فرعون موئی سے بہت ڈرتا پختار ہا۔ مانے کہ بیٹے جو ایک ایسا کے کہ بیٹے بیٹ وغریب قصہ ہے۔ فرعون موئی سے بہت ڈرتا پختار ہا۔ لیکن قدرت نے حضرت موٹی کو اس کے ہاں پلوایا اور شنم اودوں کی طرح عزت کے گہوارے میں جھلایا۔ جب جوانی کی عمر کو پنچ تو ایک ایسا سب کھڑ اکر دیا کہ یہاں سے آپ چلے گئے۔ پھر جنا باری نے ان سے خود کلام کیا۔ نبوت ورسالت دی اور اس کے ہاں پلوایا اور شیم بھر بھیجا۔ فقط

ایک ہارون علیہ السلام کوساتھ دے کر آپ نے یہاں آ کے اس عظیم الشان سلطان کے رعب ددید بے کی کوئی پرواہ نہ کر کے اسے دین حق کی دعوت دی ۔ اس سرکش نے اس پر بہت برا منایا اور کمیینہ پن پراتر آیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے دونوں رسولوں کی خودہی حفاظت کی ۔ وہ وہ معجزات اپنے نبی کے ہاتھوں ظاہر کئے کہ ان کے دل ان کی نبوت مان گئے۔ لیکن تا ہم ان کانفس ایمان پر آمادہ نہ ہوا اور یہ اپنے کفر سے ذرا بھی ادھرادھر نہ ہوئے۔ آخر عذاب اللہ آئی گیا۔ اور ان کی جڑیں کاٹ دی گئیں۔ فالحمد مللہ۔

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُونِي بِكُلِّ سَجِرِعَلِيهِ ﴿ فَلَمَّا جَاءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُوسَى الْفُولَ مَا انْتُمْ مُلْقُونَ ﴿ فَلَمَّا الْفَوْا قَالَ مُوسَى الْفُولِ مَا انْتُمْ مُلْقُونَ ﴿ فَلَمَّا الْفَوْا قَالَ مُوسَى مَاجِئْتُمْ بِهِ السِّهُ اللهَ لا يُصلِحُ مَاجِئْتُمْ بِهِ السِّهُ الدّي الله لا يُصلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿ وَيُحِقُ اللهُ الْحَقِّ بِكَلِمْتِهِ وَلَوْكِرِهِ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿ وَيُحِقُ اللهُ الْحَقِّ بِكَلِمْتِهِ وَلَوْكِرِهِ اللهُ الْحَقِّ بِكَلِمْتِهِ وَلَوْكِرِهُ اللهُ الْمُؤْنَ ﴿ فَاللهُ الْمُؤْنَ اللهُ الْمُؤْنَ اللهُ الْمُؤْنَ اللهُ الْمُؤْنَ اللهُ اللهُ الْمُؤْنَ اللهُ الْمُؤْنَ اللهُ الْمُؤْنَ اللهُ الْمُؤْنَ اللهُ الْمُؤْنَ اللهُ الْمُؤْنِ اللهُ الْمُؤْنِ اللهُ الْمُؤْنِ اللهُ اللهُ اللهُ الْمُؤْنِ اللهُ الْمُؤْنِ اللهُ الْمُؤْنِ اللهُ اللهُ الْمُؤْنِ اللهُ الْمُؤْنِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ الْمُؤْنِ اللهُ اللهُ الْمُؤْنِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ الْمُؤْنِ اللهُ الْمُؤْنَا اللهُ اللهِ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ الل

فڑون کینے نگا کہ میرے پاس ہرایک دانا جادوگرکو لے آؤ ک جب جادوگر جمع ہوگئے تو مویٰ نے کہا کہ تہمیں جو پچھٹے النا ہے ڈال دو 🔾 جب انہوں نے ڈال دیا تو مویٰ نے کہا' یہ جو پچھٹم لائے ہوئی تو جاد د ہے'اسے تو اللہ تعالیٰ ابھی درہم برہم کرد ہےگا۔ ایسے مفسدوں کا کام اللہ تعالیٰ سنوار تانہیں 🔾 وہ تو حق کواپنے فرمان سے فابت کرد کھائے گا گوکٹہ گاراہے ناپیند کرتے ہیں 🔾

موی علیہ السلام بمقابلہ فرعو فی ساحرین: ہے ہی (آیت: ۵۲ مید) سورہ اعراف سورہ طرسورہ شعرااوراس سورت میں بھی فرعون علیہ السلام بعد مقابلہ بیان فر مایا گیا ہے۔ ہم نے اس پورے واقعہ کی تفصیل سورہ اعراف کی تغییر میں لکھدی ہے۔ فرعون نے جاد دگروں اور شعبرہ بازوں سے حضرت موی علیہ السلام کے مجرے کا مقابلہ کرنے کی خیان کی۔ اس کے لئے انظابات کئے۔ فرعون نے جاد دگروں اور شعبرہ بازوں سے حضرت موی علیہ السلام کے مجرے دہ مجدے میں گرکراند پراوراس کے دوئوں نہوں پروہیں الدان ان اس کے این السان کا غیر مشتبرالفاظ میں سب کے سامنے فرعون کی موجود کی میں اعلان کردیا۔ اس وقت فرعون کا مند کالا ہو گیا اوراللہ الیان لاے اوراسے ایمان کا غیر مشتبرالفاظ میں سب کے سامنے فرعون کی موجود کی میں اعلان کردیا۔ اس وقت فرعون کا مند کالا ہو گیا اوراللہ کو گیا اور اللہ کو گیا کہ بولوا ب ہم پہلے اپنا کرتب دکھا کیں یا تھ کو کون نے ان کی کم کو بہتر سمجھا کہ ان کے دول کی جو اس پہلے نکل جائے۔ اوگ ان کے تمان کے دیا ہوگیا کہ بولوا بہ ہم پہلے اپنا کرتب دکھا کی بی کہ کہ ہو تھی ہوت کی کو تھا ہے۔ اوگ ان کے تمان کے دولا کی بہتر دو کہ کہ کو تھا ہوگیا۔ اور باطل کے بھی خطرہ پیدا ہوگیا۔ فور آناللہ کی طرف سے مفاف کر دے گی سے دولو کی کو تران کے دولوں کے اعمال دی پا ہوئی تہیں سے دولو کے کمل کی گئے میں اللہ کے جو ایک بین میں اللہ کے بین میں اس کے دول سے بیان کے جو دی کھی اللہ کے بین میں بی کے کہ ان آئیس کی درہ میں برہم کردے گائے مقادیوں کے اعمال دیر پا ہوئی تہیں سے حضرت موٹ طیف کو دی گیا اللہ تھائی آئیس کے کہ ان آئیس کی درہ می برہم کردے گائے میں دوکی شفا ہو کہ کہ ان کے کہ ان آئیس کے کہ ان آئیس کی درہ می برہم کردے گائے میں کہ خوادی کے میاں دیر پا ہوئی تہیں سے جو دوکی شفاد ہول کے اعمال دیر پا ہوئی تہیں سے تی ہوئی سے کہ دوکی شفاد ہول کے برٹن میں پائی کے کراس پر ہیا تھیں تیں ہوئی کے کراس پر ہیا تھیں تیں کہ کے کہ ان کیک کے کہ ان کیک کے کہ ان کے کہ ان کیک کے کہ کو کہ کو



پڑھ کردم کردی جائیں اور جس پر جادو کردیا گیا ہوا سے سرپروہ پانی بہادیا جائے فَلَمَّاۤ اَلْقَوُا سے کَرِهَ الْمُحُرِمُونَ تَك بِهِ آیتیں اور آیت فَوَقَعَ الْحُقُ وَبَطَلَ مَا كَانُوا يَعُمَلُونَ سے چارآ یول تک اور آیت اِنَّمَا صَنَعُوا كَیْدُ سُحِرٍ وَلَا یُفْلِحُ السَّاحِرُ حَیْثُ اَتْنِی (این الی حاتم)-

فَمَا امَنَ لِمُوْسَى إِلاَّ ذُرِّتَاتُ مِّنْ قَوْمِهِ عَلَى حَوْفِ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَاٰ بِهِمْ اَنْ يَفْتِنَهُمْ وَإِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالِ فِي الْأَرْضِ وَإِنَّهُ لَبِنَ الْمُسْرِفِيْنَ۞

پس فرعون کی قوم کی پکھاولا د کے سواموی پرکوئی بھی ایمان نہ لایا - فرعون اورا پٹی قوم کے ڈر کی وجہ کہیں وہ آئیس تکلیف نہ پہنچائے' اس ملک میں فرعون تھا بھی سرکش' اور تھا بھی وہ افساف کی صدیعے کر رجانے والوں میں 🔾

بز دلی ایمان کے درمیان دیوار بن کئی: 🌣 🌣 (آیت: ۸۳) ان زبر دست روش دلیلوں اور معجز وں کے باو جود حضرت موکی علیه السلام یر بہت کم فرعونی ایمان لا سکے۔ کیونکدان کے دل میں فرعون کی دھاک بیٹھی ہوئی تھی۔ پیضبیث رعب دبدیے والابھی تھا اورتر تی پر بھی تھا -حق ظ ہر ہوگیا تھالیکن کسی کواس کی مخالفت کی جراُت نہیں تھی۔ ہرایک کوخوف تھا کہا گرآج میں ایمان لے آیا تو کل اس کی سخت سزاؤں سے مجبور ہوکر دین حق چھوڑ نا پڑے گا۔ پس بہت کم ایسے جانباز موحد نگلے جنہوں نے اس کی سلطنت اور سزا کی کوئی برواہ نہ کی اور حق کے سامنے سرجھ کا و یا - ان میں خصوصیت سے قابل ذکر فرعون کی ہوئ تھی - اس کی آل کا ایک اور مخص تھا ایک جوفرعون کا خزا نجی تھا - اس کی ہوئ تھی وغیرہ رضی الله عنبم اجمعین - بیمعی کہا گیا ہے کہ مراداس سے حضرت موئ پر بنی اسرائیل کی تھوڑی می تعداد کا ایمان لا تا ہے - بیمی مروی ہے کہ ذریت سے مرادفلیل ہے یعنی بہت کم لوگ-اور رہمجی کہا گیا ہے کہاولا دبھی مراد ہے۔ لیعنی جب حضرت موسیّ نبی بن کرآ ئے'اس وقت جولوگ تھےان کی موت کے بعدان کی اولا دمیں سے کچھلوگ ایمان لائے-امام ابن جریزٌ تو قول مجاہدٌ کو پیند فرماتے ہیں کہ قَوْمِ ہمیں منسمبر کا مرجع حضرت موٹ ہیں کیونکہ یہی نام اس سے قریب ہے۔لیکن میکل نظر ہے کیونکہ ذریت کے لفظ کا تقاضا جوان اور کم عمرلوگ ہیں اور بنواسرائیل تو سب کے سب موٹن تھے جیسا کہ شہور ہے۔ یہ تو حضرت موگ کے آنے کی خوشیاں منار ہے تھے۔ ان کی کتابوں میں تو موجود تھا کہ اس طرح نبی اللہ آئیں گے اور ان کے ہاتھوں انہیں فرعون کی غلامی کی ذلت سے نجات ملے گی- ان کی کتابوں کی یہی بات تو فرعون کے ہوش وحواس گم کے ہوئی تھی جس کی وجہ سے اس نے حضرت موی کی دشمنی پر کمر کس لی تھی اور آپ کی نبوت کے ظاہر ہونے سے پہلے اور آپ کے آنے سے پہلے اور آپ کے آ جانے کے بعد ہم تواس کے ہاتھوں بہت ہی تنگ کئے گئے ہیں۔ آپ نے انہیں تسلی دی کہ جلدی نہ کرو-اللہ تمہارے دشمن کا ناس کرے گا۔ تمہیں ملک کا مالک بنائے گا۔ چرد کیھے گا کہتم کیا کرتے ہو؟ پس بیتو سمجھ میں نہیں آتا کہ اس آ بیت ہے مرادقوم موسیٰ کی نٹیسل ہو-اور بیر کہ بنواسرائیل میں سےسوائے قارون کےاورکوئی دین کا حچھوڑ نے والا ایسا نہ تھا جس کے فقنے میں پڑ جانے کا خوف ہو-قارون گوقوم موی میں سے تھالیکن وہ باغی تھا -فرعون کا دوست تھا-اس کے حاشیہ نشینوں میں تھا اس سے گہر تے حلق رکھتا تھا- جولوگ کہتے ہیں کہ ملهم میں ضمیر فرعون کی طرف عائد ہے اور بطور اس کی تابعداری کرنے والوں کی زیادتی کے ضمیر جمع کی لائی گئی ہے۔ یا بیک فرعون سے پہلے لفظ ال جومضاف تھا محدوف کردیا گیا ہے۔ اورمضاف الیہ اس کے قائم مقام رکھدیا ہے۔ انکا قول بھی بہت دور کا ہے۔ گوامام ابن



جریرؒ نے بعض نحو یوں سے بھی ان دونوں اقوال کی حکایت کی ہے اور اس سے اگلی آیت جو آرہی ہے وہ بھی دلالت کرتی ہے کہ بنی اسرائیل سے مومن تھے۔

وَقَالَ مُوسَى يُقَوْمِ إِنْ كُنْتُمُ الْمَنْتُمُ اللهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوا اِنْ كُنْتُمُ اللهِ تَوَكَّلُنا وَبَنَا لاَ تَجْعَلْنا فِتْنَةً كُنْ تُمُ مُسَلِمِينَ ﴿ فَقَالُوا عَلَى اللهِ تَوَكَّلْنا وَبَنَا لاَ تَجْعَلْنا فِتْنَةً لِللّهِ وَكُلْنا وَبَنَا لاَ تَجْعَلْنا فِتْنَةً لِللّهَ وَمِ الْكَوْرِيْنَ ﴿ لِلْقَوْمِ الْكَوْرِيْنَ ﴾ لِلْقَوْمِ الْكَوْرِيْنَ ﴾ لِلْقَوْمِ الْكُورِيْنَ ﴾

مویٰ نے کہا'میری قوم کے لوگو اگر تمہارااللہ پر ایمان ہے اورتم سے تھم بردار ہوتو تم ای پر پورا بھروسہ بھی کرو 🔾 انہوں نے جواب دیا کہ ہمارا مجروسہ اللہ ہی پر ہے'اے ہمارے پروردگارتو مجمیس ظالم لوگوں کے لئے فتنہ نہ بنا 🔾 اور ہمیں اپنی رحمت سے اس کا فرقوم سے نجات مطافر ہا 🔾

وَاوَحَيْنًا إِلَى مُوسَى وَانِحِيْهِ آنِ تَبَوَّا لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَاجْعَلُوا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَاقِيْمُوا الصَّلُوةُ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۞

ہم نے موی اوراس کے بھائی کودی کی کہاپی قوم کے لئے مصر کے گھروں میں جگہ کرواور اپنے گھر قبلہ بنالواور نماز کوقائم رکھواورتو ایما نداروں کو بثارت سنادے 0

قوم فرعون سے بنی اسرائیل کی نجات: ﴿ ﴿ آیت: ۸۷) بنی اسرائیل کا فرعون اور فرعون کی قوم سے نجات پانا اس کی کیفیت بیان ہورہی ہے- دونوں نبیوں کو اللہ کی دحی ہوئی کہ ' اپنی قوم کے لئے مصر میں گھر بنالو-اور اپ گھر دل کومبچریں مقرر کرلو-اور خوف کے وقت گھروں میں ہی نماز ادا کرلیا کرو'' - چنانچہ فرعون کی تختی بہت بڑھ گئ تھی-اس لئے انہیں کثر ت سے نماز ادا کرنے کا تھم ہوا۔ بہت تکم اس امت کو ہے کہ ایمان دارومبر اور نماز سے مدد چاہو-حضور ﷺ کی عادت مبارک بھی بہی تھی کہ جب کوئی گھراہت ہوتی نور انماز کے لئے کھڑے ہوجاتے۔ یہاں بھی تھم ہوتا ہے کہ اپنے گھروں کو قبلہ بنالؤائے نبی عظیہ ان مومنوں کوتم بشارت دو اُنہیں دار آخرت میں ثواب ملے گاور دنیا میں ان کی تائید ونصرت ہوگی۔اسرائیلیوں نے اپنے نبی سے کہاتھا کہ فرعونیوں کے سامنے ہم اپنی نماز اعلان سے نہیں پڑھ سکتے تو اللہ نے انہیں تھم دیا کہ اپنے گھر قبلہ روہوکرو ہیں نماز ادا کر سکتے ہو۔اپنے گھر آسنے سامنے بنانے کا تھم ہوگیا۔

وَقَالَ مُوْسَى رَبَّنَا إِنَّكَ اتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاهُ زِنِيَةً وَ آمُوالاً فِي الْحَيْوةِ الدُّنْيَا رَبَّنَا لِيُضِلُوا عَنْ سَبِيلِكَ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلَىٰ فَالْحَيْوةِ الدُّنْيَا رَبَّنَا لِيُضِلُوا عَنْ سَبِيلِكَ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلَىٰ الْمُوالِهِمْ وَاشْدُدُ عَلَى قُلُوبِهِمْ فَلا يُؤْمِنُوا حَتَّى يَرَوُا الْعَذَابَ الْمُوالِهِمْ وَاشْدُدُ عَلَى قُلُوبِهِمْ فَلا يُؤْمِنُوا حَتَّى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ هِ قَالَ قَدْ أَجِيْبَتَ دَّعُوتُكُمْ افَالْتَقِيْمَا وَلا تَتَبِعْنِ الْاَلِيْمَ هَا الْذِيْنَ لا يَعْلَمُونَ هَ سَبِيلَ الْذِيْنَ لا يَعْلَمُونَ هَ

مویٰ نے دعا کی کہاہے ہمارے پروردگار تو نے فرعون کوادراس کے سرداروں کو دنیا کی زندگی کی آ رائش ادر مال دے رکھا ہے۔ اے ہمارے رب بیاس لئے کہ وہ تیری راہ سے بہکاتے پھریں اب پروردگارتوان کے مالوں کوئیست و ناپود کردے اوران کے دلوں کواور سخت کردے کہ وہ جب تک درد تاک عذاب ندد کھیلیں ایمان ندلائیں ۞ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہتم دونوں کی دعا قبول کرلی گئی۔ ابتم استقلال رکھواور بے علموں کی راہ کے چیچے ہرگز ندلگو ۞

فرعون كالتكبر اورموسى علىيه السلام كي بدوعا: ١٠٠٠ ١٠٠ (آيت: ٨٥-٨٩) جب فرعون ادر فرعونيول كالكبر "تجبر " تعصب برهنا اي كيا -ظلم وستم بے رحی اور جفا کاری انتہا کو پہنچے گئی تو اللہ کے صابر نبیوں نے ان کے لئے بددعا کی کہ یا اللہ تو نے انہیں اور دنیا کی زینت مال خوب خوب دیا اورتو بخو بی جانتا ہے کہ وہ تیرے تھم کے مطابق مال خرچ نہیں کرتے مصرف تیری طرف سے انہیں ڈھیل اور مہلت ہے۔ یہ مطلب تو ہے جب لِبَضِلُوا يرُ هاجائي جوابك قرات ہےاور جب لِيُضِلُّو ايرُهيں تو مطلب بدہے كہ بداس لئے كہوہ اوروں كوگمراہ كريں جن كى گمراہى تېرى عامت میں ہے-ان کے دل میں بی خیال ہیدا ہوگا کہ یہی لوگ اللہ کے مجبوب ہیں ورندا تنی دولت مندی اوراس قدرعیش وعشرت انہیں کیوں نصیب ہوتا؟ اب ہماری دعاہے کہ ان کے بیر مال تو غارت اور تباہ کر دے۔ چنانچہ ان کے تمام مال اسی طرح پھر بن گئے۔ سونا جاندی ہی نہیں بلك تحييال تك چقرى موكئيں-حضرت محمد بن كعب اس سوره يونس كى تلاوت امير المونين حضرت عمر بن عبدالعزيز رحمته الله عليه كے سامنے كرر ب تھے-جباس آیٹ تک پہنچ تو خلیفت السلمین نے سوال کیا کہ میٹمس کیا چیز ہے؟ آپ نے فر مایا ان کے مال پھر بناد یے گئے تھے-حفرت عمرنے اپناصند دتیے منگوا کراس میں سے سفید چنا نکال کر دکھایا جو پھر بن گیا تھااور دعا کی کہ پرور د گاران کے دل خت کر دے- ان پرمبر لگا دے کہائہیں عذاب دیکھنے تک ایمان لا نا نصیب نہ ہو۔ یہ بدد عاصرف دین حمیت اور دینی دل سوزی کی وجہ سے تھی۔ بیغصہ اللہ اورا سکے دین کی خاطر تھا' جب دیکھ لیااور ماہوی کی حدآ گئی۔حضرت نوح علیہ السلام کی دعاہے کہ الٰہی زمین پرکسی کا فرکوزندہ نہ جھوڑ ور نہ اوروں کو بھی برہا ئیں گے اور جوسل ان کی ہوگئ وہ بھی انہی جیسی ہےایمان بد کار ہوگی – جناب باری نے حضرت موٹیٰ اور حضرت ہارون دونوں بھائیوں کی بیدعا قبول فرمائی -حضرت موی علیدالسلام دعا کرتے جاتے تھے اور حضرت ہارون علیدالسلام آمین کہتے جاتے تھے-ای وقت وحی آئی کہ''تمہاری یدعامقبول ہوگئ" سےدلیل پکڑی گئے ہے کہ مین کا کہنا بمزلد دعا کرئے کے ہے کیونکد دعا کرنے والے صرف حضرت موی تھے۔ آمین کہنے والے حضرت مارون تھے لیکن اللہ نے دعا کی نسبت دونوں کی طرف کی - پس مقتدی کے آمین کہہ لینے سے گویا فاتحہ کا پڑھ لینے والا ہے - پس ابتم دونوں بھائی میرے تھم پرمضبوطی ہے جم جاؤ – جومیں کہوں' بحالا ؤ – اس دعا کے بعد فرعون چاکیس ماہ زندہ ریا – کوئی کہتا ہے جاکیس دن –

وَجُوَزْنَا بِبَنِي ٓ إِسَرَا ۚ يِلَ الْبَحْرَفَا تُبْعَهُمْ فِرْعَوْرِ فِ وَجُنُودُهُ بَغْيًا وَعَدُوا حُتِّكَ إِذًا آذَرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ امَنْتُ آنَّهُ لَآ اِللَّهَ اللَّهِ اللَّهِ الَّذِيَّ الْمَنَتَ بِهُ بَنُوْ السِّرَاءِ يُلُّ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ ٥

ہم نے بن اسرائیل کودریا پار کردیا - فرعون اپنے نشکروں سمیت ظلم وزیادتی ہے ان کے پیچے لگ کمیا تھا۔ یہاں تک کہ جب اے ڈو بنے کی مصیبت نے آ دبو جا تو

کہنے لگا کہ میں ایمان لاتا ہوں کہ کوئی بھی لاکق عبادت نہیں بجواس اللہ ہے جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اور ہیں مسلمانوں میں شامل ہوتا ہوں 🔾 دریائے نیل فرعون اور قوم بنی اسرائیل: 🌣 🌣 (آیت: ۹۰) فرعون اوراس کے فشکریوں کے غرق ہونے کا واقعہ بیان ہور ہاہے- بنی اسرائیل جباپنے نبی کےساتھ چھلا کھ کی تعداد میں جو بال بچوں کےعلاوہ تھی'مصر سے نکل کھڑے ہوئے اور فرعون کو پیز پر پنجی تو اس نے بڑا بی تاؤ کھایا اور زبردست لشکر جمع کر کے اپنے تمام لوگوں کو لے کران کے پیچیے لگا۔اس نے تمام لاؤلشکر کوتمام سرداروں فوجوں رشتے کنبے

کے تمام لوگوں اور کل ارکان سلطنت کواپنے ساتھ لے لیا تھا۔ اپنے پورے ملک میں کسی صاحب حیثیت شخص کو باقی نہیں جھوڑا تھا۔ بنی اسرائیل جس راہ گئے تھے ای راہ یہ بھی نہایت تیزی سے جارہا تھا۔ٹھیک سورج چڑھے اس نے انہیں اور انہوں نے اسے دیکھ لیا۔ بی اسرائیل گھبرا گئے اور حضرت موکیٰ علیہ السلام ہے کہنے لگۂ لواب پکڑ لئے گئے کیونکہ سامنے دریا تھااور چیچے لشکر فرعون - نہ آ گے بڑھ سکتے تھے' نہ پیچھے ہٹ سکتے تھے آ گے بڑھتے تو ڈو ہے ۔ پیچھے ہٹتے تو قتل ہوتے - حضرت مویٰ علیہ السلام نے انہیں تسکین دی اور فرمایا 'میں اللہ کے بتائے ہوئے راہتے سے تہمیں لئے جار ہا ہوں-میرارب میرے ساتھ ہے-وہ مجھے کوئی نہ کوئی نجات کی راہ ہٹلا دیے گا-تم بے فکررہو-وہ ختی

کوآ سانی سے بینگی کوفراخی سے بدلنے پر قادر ہے۔ اس وقت وی ربانی آئی کداپٹی ککڑی دریا پر مارد ہے۔ آپ نے بہی کیا-اس وقت پانی پھٹ گیا' راستے دے دیئے اور پہاڑوں کی طرح پانی کھڑا ہوگیا -ان کے بارہ قبیلے تھے-بارہ راستے دریا میں بن گئے-تیز اورسوکھی ہوائیں چل پڑیں جس نے راستے خشک کردیئے۔ اب نہ تو فرعو نیوں کے ہاتھوں میں گرفتار ہونے کا کھٹکار ہا' نہ پانی میں ڈوب جانے کا -ساتھ ہی قدرت نے پانی کی دیواروں میں طاق اورسوراخ بنادیئے کہ ہرقبیلہ دوسر ہے قبیلہ کوبھی دکھے سکے - تا کہ دل میں پیغدشہ بھی ندر ہے کہ ہیں وہ ڈوب نہ گیا ہو- بنواسرائیل ان راستوں سے جانے گے اور دریا پاراٹر گئے۔ انہیں پار ہوتے ہوئے فرعونی دیکھ رہے تھے۔ جب یہ سب کے

سباس کنارے پہنچ گئے ابلشکر فرعون بڑھااورسب کے سب دریا میں اتر گئے۔ ان کی تعداد کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہان کے پاس ایک لاکھ گھوڑے تو صرف سیاہ رنگ کے تھے۔ جو ہاتی رنگ کے تھے ان کی تعداد کا خیال کر لیجئے - فرعون بڑا کا ئیاں تھا- دل سے حضرت موکیٰ عليه السلام كى صدافت جانتا تھا- اسے بيرنگ د كيھ كريفين ہو چكاتھا كەيەبھى بنى اسرائيل كى غيبى تائىد ہوئى ہے- وہ چاہتا تھا كەيبال سے واپس لوٹ جائے کیکن حضرت موی علیه السلام کی دعا قبول ہو چکی تھی۔ قدرت کا قلم چل چکا تھا۔ای وفت حضرت جبرئیل علیه السلام گھوڑ ہے پر سوارآ گئے۔ ان کے جانور کے بیچیے فرعون کا گھوڑا لگ گیا۔ آپ نے اپنا گھوڑا دریا میں ڈالدیا۔ فرعون کا گھوڑا اسے گھیٹتا ہوا دریا میں اتر گیا-اس نے اپنے ساتھیوں کوآ واز لگائی کہ بن اسرائیل گزر گئے اورتم یہاں تھہر گئے ، چلوان کے پیچھے-اپنے گھوڑے بھی میری طرح دریا میں ڈال دو- اس وقت ساتھیوں نے بھی اپنے گھوڑوں کومہمیز کیا- حضرت میکا ئیل علیہ السلام اس گروہ کے بیچھیے تتھے تا کہان کے جانوروں کو ہنکا کیں غرض بغیرایک کے بھی باقی رہے سب دریا از گئے۔ جب بیسب اندر پہنچ گئے اور ان کاسب سے آگے کا حصد دوسرے کنارے کے

قریب پہنچ چکا'ای وقت جناب باری قادرو قیوم کا دریا کو عکم ہوا کہ اب مل جااوران کوڈ بود ہے۔ پانی کے پیھر ہے ہوئے بہاڑ فورا پالی ہو گئے اورای وقت بیسب غوط کھانے لگے اور فورا ڈوٹ گئے۔ان میں سے ایک بھی باقی ندیجا۔ پانی کی موجول نے انہیں او پر تلے کر کر کے ان کے جوڑ جوڑ الگ الگ کرویئے فرعون جب موجوں میں پھنس گیااور سکرات موت کا اسے مزہ آنے لگا تو کہنے لگا کہ میں لاشریک رب واحد پر ایمان لاتا ہوں۔جس پر بنواسرائیل ایمان لائے ہیں۔

الْنَانَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿ فَالْيَوْمَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿ فَالْيَوْمَ الْنَاكِ بِمَدَ نِلْكَ لِتَكُورُ لَهِ مَنْ الْمِنْ خَلْفَكَ اللّهُ وَالْكَ كَثِيرًا فَنَا لَعْفِلُونَ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ ال

کیا اب؟ حالانکہ تو اس سے پہلے خوب نافر مانیاں کر چکا ہے اور مفسدوں میں رہ چکا ہے O اچھا آج ہم تیرے جم کو بچالیں گے کہ تو اپنے بعد دالوں کے لئے نشان بن جائے 'بے شک اکثر لوگ ہماری آندوں سے البنتہ غافل ہیں O

(آیت: ۹۱ ۹۲۱) فاہر ہے کہ عذاب کے دیکے جانے کے بعد عذاب کے آجانے کے بعد ایمان سود مند نہیں ہوتا - اللہ تعالیٰ اس بات کوفر ما کہا ہے اور سے قاعدہ جاری کر چگا ہے۔ ای لئے فرعون کو جواب ملا گداس وقت بریجتا ہے جالانکہ اب تک شروف ادر پر طار ہا۔ پوری عمر اللہ کی نافر مانیاں کرتا رہا۔ ملک میں فساد عجاتا رہا۔ خود گراوہ ہوکر اور وں کو بھی راہ حق ہے روکتا رہا۔ لوگوں کو جہنم کی طرف بلانے کا امام تھا۔ قیا مت کے دن بے یار وحد گلار ہے گا۔ میں فساد عجاتا رہا۔ خور کی اور حق ہے تھا تھا۔ تیا میں اللہ عنوی کے دن ہے یاں فرمایا۔ حضور ہے گئے فرما اللہ تعالیٰ علام النہ وی ہوئے ہی ہے۔ آئے خصرت ہے گئے ہے بیان فرمایا۔ حضور ہے گئے فرما سے کہ میں اس کے مند میں کمچر کوئی راہ تھا اس فیال سے کہ میں اس کے مند میں کمچر کوئی راہ ہے تا اس وقت ہوئے کہ جس اس کی بات بوری ہوئے بھی ہے فرمایا کہ کا اس وقت ہوئے اور دیکھتے کہ جس اس کی مند میں کمچر فوٹس نے اس خوال سے کہ کہیں اس کی بات بوری ہوئے ایمان کا افر از کرنا شروع کیا جس پر حضرت جر میکل علیہ السلام نے اس کے مند میں کمچر ٹھوٹس رہے جے دائند اعلم۔ کہتے ہیں کہ بعض بی امرائیل کوفرعوں کی موت میں شک بیدا ہوگیا تھا۔ اس کے اللہ تعالیٰ نے دریا کو تھم دیا کہ میں کہی بھوٹس رہے جے دائند اعلم۔ کہتے ہیں کہ بعض بی امرائیل کوفرعوں کی موت میں شک بیدا ہوگیا تھا۔ اس کے اللہ تعالیٰ نے دریا کو تھم دیا کہ ہو کہتی ہوں گئی پر ڈال دیا گیا تا کہ بی امرائیل کومول میا ہو گئے اور ان کمیا خوال کی موت میں شک بیدا ہوگیا تھا۔ اس کے اللہ تعالیٰ نے دریا کو تھم دیا گئی کو کوئی کیز دفتہ نہیں کر تے۔ ان فرعون کی کاروزہ در کھتے ہوئے دیا ہو تھا۔ جن کہتے ہیں۔ کوفیصیت ماصل نہیں کر تے۔ ان فرعون کی کاروزہ دو کہتے ہوئے دائی دن حضرت موکی علیہ السلام کا مع مسلمانوں کے دبیات پائی عاشورے کے دن ہوا تھا۔ جن کہت کھی کاروزہ در کھتے ہوئے دیکھا۔ وہ کہتے تھے کہا ک دن حضرت موکی علیہ السلام فرعوں پر غالب آگے تھے۔ اس کے اس کو اللہ آگی ہوئی کی کاروزہ در کھتے ہوئے دیکھا۔ وہ کہتے تھے کہا ک دن حضرت موکی علیہ السلام فرعوں پر غالب آگے کہتے ہیں کہت کی دن حضرت موکی علیہ السلام کر خوال پر خالی دن کاروزہ دی کھیا۔ کہن کاروزہ دی کھیا۔ کہن کاروزہ دی کھیے السلام کے بذیست کے دن کاروزہ دی کھیا۔ کہن کاروزہ دی کھیے کہ کہن کی دن کاروزہ دی کھیا۔ کہن کاروزہ دی کھیے اس کو کوئی کی

وَلَقَدُ بَوِّ أَنَا بَنِيَ ﴿ اِسْرَاءِ يَلَ مُبُوّاً صِدُقِ وَرَزَفَنَهُمْ مِّرَ الطَّيِّبُتِ ۚ فَمَا انْحَتَلَفُوْا حَقِّى جَاءِهُمُ الْعِلْمُ ۖ إِنَّ رَبِّكَ يَقْضِى بَيْنَهُمْ يَوْمَرُ الْقِلْمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَغْتَلِفُوْنَ ۞

ہم نے بنی اسرائیل کو بہت اچھامقام رہنے کو دیااور سخری نفیس چیزیں کھانے کو دیں کئیں باوجود علم کے آجانے کے انہوں نے آپس میں اختلاف کیا' تیرار بان میں قیامت کے دن ان تمام امور کا فیصلہ کر دیگا جن میں وہ اختلاف کرتے رہے O

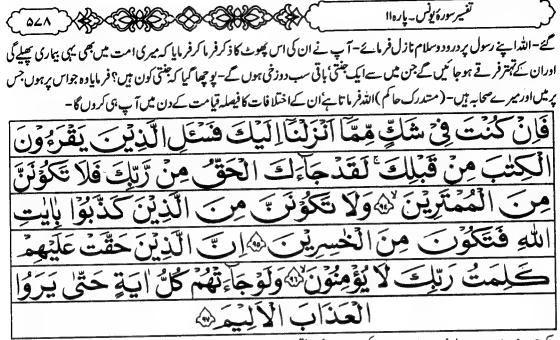
و الم

بنی اسرائیل پراللّٰد کے انعامات: 🏠 🏠 (آیت:۹۳) اللّٰدنے جنعتیں بنی اسرائیل پرانعام فرمائیں'ان کا ذکر مور ہاہے کہ شام اور ملک مصر میں بیت الممقدس کے آس پاس انہیں جگہ دی۔تمام و کمال ملک مصر پران کی حکومت ہوگئ ۔فرعون کی ہلاکت کے بعد دولت موسویہ قائم ہوگئی۔ جیسے قرآن میں بیان ہے کہ ہم نے ان کمزور بنی اسرائیلیوں کومشرق ومغرب کے ملک کا مالک کردیا۔ برکت والی زمین ان کے قبضے میں دیے دی اور ان براپی کچی بات کی سچائی کھول دی - ان کے صبر کا کچل انہیں ال گیا - فرعون فرعونی اور ان کی کاریگریاں سب نیست و نابود ہوکئیں۔اورآیتوں میں ہے کہ ہم نے فرعو نیوں کو ہاغوں ہے معیشموں ہے 'خزانوں ہے' بہتر مین مقامات اور مکانات سے نکال باہر کیا-اور بنی اسرائیل کے قبضے میں بیسب کچھ کردیا-اور آ یتول میں ہے کہ ترکوا من جنات الخ 'باوجوداس کے طیل الرحلٰ ک شہر بیت المقدس کی محبت ان کے دل میں چنکیاں لیتی رہی-وہاں عمالقہ کی قوم کا قبلہ تھا-انہوں نے اپنے پیٹی برعلیہ السلام سے درخواست کی ' انہیں جہاد کا علم ہوا۔ بینا مردی کر گئے جس کے بدلے انہیں جالیس سال تک میدان تیہ میں سرگرداں پھرنا پڑا۔ وہیں حضرت ہارون علیہ السلام كا انتقال ہوا۔ پھرحضرت موى عليه السلام كا- ان كے بعد بيحضرت يوشع بن نون عليه السلام كے ساتھ نكلے- الله تعالى نے ان كے ہاتھوں پر بیت المقدس کو فتح کیا۔ یہاں بخت نصر کے زمانے تک انہی کا قبضہ رہا۔ پھر کچھ مدت کے بعد دو بارہ انہوں نے اسے لے لیا۔ پھر بدنانی بادشاہوں نے وہاں قبضہ کیا-حضرت عیسی علیہ السلام کے زمانے تک وہاں بدنانیوں کا ہی قبضدر ہا-حضرت عیسی علیہ السلام کی ضد میں ان ملعون یہودیوں نے شاہ بوتان سے ساز باز کی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی گرفتاری کے احکام انہیں باغی قرار دے کر نکلوا دیئے۔اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے نبی علیہ السلام کوتوا پی طرف چڑ ھالیا اور آپ کے سی حواری پر آپ کی شباہت ڈالدی-انہوں نے آپ کے دھو کے میں اسے قبل کر دیا اور سولی پراٹکا دیا۔ یفنینا جناب روح اللہ علیہ الصلو ۃ والسلام ان کے ہاتھوں قبل نہیں ہوئے۔ انہیں تو اللہ تعالى نے اپنی طرف بلند كرليا - الله عزيز و كيم ہے-حضرت عيسىٰ عليه السلام كے تقريباتين سوسال بعد مطنطين نامى يونانى بادشاه عيساكى بن میا - وہ برایا جی اور مکارتھا - دین عیسوی میں بدبادشاہ صرف سیاسی منصوبوں کے بوراکر نے اور اپنی سلطنت کومضبوط کرنے اور دین نصار کی کو بدل ڈالنے کے لئے گھساتھا-حیلہ اور مکروفریب اور حیال کے طور پریمسیحی بناتھا کہ سیحیت کی جڑیں کھو کھلی کرد ہے-

کوبدل ڈاکنے کے لئے کھساتھا۔ حیلہ اور طروعی اور جا ان کے طور پریہ ہی بناکھا کہ سیحیت ی جڑیں ہوگی اردے۔

تھرانی علاء اور درویی و کہن کر کے ان سے قوانین شریعت کے جموعے کے نام سے نئ نگار آئی ہوئی با تیں کھوا کران برعوں کو فھرانیوں میں پھیلا دیا اور اصل کتاب وسنت سے آئییں ہٹا دیا۔ اس نے کلیسیاء گرجۂ خالقا ہیں ہمکلیں وغیرہ ہوائیں اور بیبیوں ہم کے بہرے اور نفس کئی کے طریقے اور طرح کی عباد تیں اریافتیں کال کرلوگوں میں اس نے دین کی خوب اشاعت کی اور حکومت کے دور اور زرکے لاچ سے اسے دور تک پہنچا دیا۔ جو بے چارے موحد متبع آئیل اور سیح تابعدار حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اصلی دین پر قائم رہئ انہیں ان ظالموں نے شہر بدر کردیا۔ بیلوگ جنگلوں میں رہنے ہیں گاہ درسیے تابعدار حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اصلی دین پر قائم رہئ انہیں ان ظالموں نے شہر بدر کردیا۔ بیلوگ جنگلوں میں رہنے ہیں اور جوار یوں تھا ان میں میں تبدیلی اور می اور وار یوں تھا انہیں میں تبدیلی اور میت المحدی کے اور بیت المحدی کے اور وار یوں کے شہر سب اس کے ہوئے ہیں۔ بوئی ہوئی شائدار دیر پا اور مضبوط عمارتیں اس نے بنوائیں۔ صلیب کی پرشش مشرق کا قبلہ کنیہ و کی کے مقورییں میں دورکا کھا ناوغیرہ میں سب چیزیں خواریت میں اس نے داخل کیں۔ فرع اصول سب بدل کر دین سی کی والت میٹ کردیا۔ امانت کے ہموں میں دہا بیاں تک کہ صحابہ ٹرسول علیہ نے اسے فیج کیا۔ امیر المونین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خلا فت میں بی مقدس کے ہموں میں دیا بیہاں تک کہ صحابہ ٹرسول علیہ نے اسے فیج کیا۔ امیر المونین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خلال اور طبعاً بھی حمال اور طبعاً بھی مقدس شامی میں دیا جس مت کے قضوی میں آیا۔ امیر المونین حضرت عمر بن خطاب رضی کی جوشر عا بھی حمال اور طبعاً بھی حمال اور طبعاً بھی

طیب-افسوس باوجوداللہ کی کتاب ہاتھ میں ہونے کے انہوں نے اختلاف بازی اور فرقہ بندی شروع کردی-ایک دونہیں بہتر فرقے قائم ہو



جو کچھ ہم نے تیری جانب نازل فرمایا ہے اس میں سے کی بات میں بھی تجھے شک ہوتو ان سے دریافت کرلے جو تجھ سے پہلے کتاب اللہ پڑھتے آئے ہیں بیٹینا تیرے دربافت کرلے جو تجھ سے پہلے کتاب اللہ پڑھتے آئے ہیں ورز تو تیرے درب کی طرف سے تن آچکا ہے۔ تجھے ہر گزشک وشبہ کرنے والوں میں نہ ہونا چاہئے ۞ تو ان میں سے بھی نہ ہوجواللہ تعالیٰ کی آتیوں کو جمٹلاتے ہیں ورز تا تعمل استر آئی ہے وہ تو ایمان لانے کے نہیں ۞ اگر چہان کے پاس سب نشانیاں نقصان اٹھانے والوں میں شامل ہوجائے گا ۞ جس پر تیرے پروردگار کی بات ٹھیک اتر آئی ہے وہ تو ایمان لانے کے نہیں ۞ اگر چہان کے پاس سب نشانیاں تک کے درونا کے غذاب دیکھ لیں ۞

وَالْ بِهُ الْرُوكِ الْ الْحَدِيْ الْمُ الْمُعْمِ الْمُعْمِ الْمُعْمِ الْمُعْمِ الْمُعْمِي الْمُعْمِ الْمُعْمِ الْمُعْمِي الْم

پس کیوں نہ ہوئی ایی بستی جوامیان لاتی اور اسے اس کا ایمان نفع ویتا سوائے یونس کی قوم کے کہ جب وہ ایمان لائی ہم نے ان سے دنیا کی زندگی میں رسوا

کرنے والاعذاب دورکردیااوراورانیس ایک معین وقت تک فائده دیا O

افسوس انسان نے اکثر حق کی مخالفت کی: 🌣 🌣 (آیت: ۹۸) سمی بستی کے تمام باشند کے سی نبی پر جمعی ایمان نہیں لائے - یا تو سب نے ہی کفر کیایا اکثر نے -سورہ یاسین میں فرمایا 'بندول پرافسوس ہے'ان کے پاس جورسول آئے انہوں نے ان کا نداق اڑایا - ایک آیت میں ہان سے پہلے جورسول آئے انہیں اوگوں نے جادوگر یا مجنون کا بی خطاب دیا۔ تھے سے پہلے جیتے رسول آئے سب کوان کی قوم کے سرکشوں ٔ ساہوکاروں نے بہی کہا کہ ہم نے تواپنے بڑوں کوجس لکیر پرپایا' ای کے فقیر بنے رہیں گے۔حضور ﷺ فرماتے ہیں' مجھ پر انبیاء پیش کئے گئے۔ کسی نی کے ساتھ تولوگوں کا ایک گروہ تھا۔ کسی کے ساتھ صرف ایک آ دمی کسی کے ساتھ صرف دو کوئی محض تنہا۔ پھر آپ نے حضرت موی علیه السلام کی امت کی کثرت کابیان کیا- مجراین امت کااس سے بھی زیادہ ہونا' زمین کے مشرق دمغرب کی ست کوڈ ھانپ لینا بیان فرمایا - الغرض تمام انبیاء میں سے کسی کی ساری امت نے انہیں نی نہیں مانا - سوائے الل نینوی کے جو معزت یونس علیہ السلام کی امت كوگ تنے - يہي اس وقت جب ني عليه السلام كى زبان سے عذاب كى خبر معلوم ہوگئ - پھراس كے ابتدائى آ ڈار بھى و كيد لئے - ان ك نی علیہ السلام انہیں چھوڑ کر چلے بھی گئے اس وقت بیرسارے کے سارے اللہ کے سامنے جھک گئے۔اس سے فریا دشروع کی-اس کی جناب میں عاجزی اور گربیدوزاری کرنے لگے۔ اپنی مسکینی ظاہر کرنے لگے۔ اور دامن رحمت سے لیٹ گئے۔ سارے کے سارے میدان میں نکل کھڑے ہوئے۔ اپنی بیویوں بچوں اور جانوروں کوبھی ساتھ اٹھا کرلے گئے۔ اور آنسوؤں کی جھڑیاں لگا کر اللہ تعالیٰ سے فریاد کرنے' دعا کمیں ما تکنے لگے کہ یا رب عذاب ہٹا لے- رحمت رب جوش میں آئی - پروردگار نے ان سے عذاب ہٹالیا اور دنیا کی رسوائی کے عذاب سے انہیں بچالیا - اوران کی عمرتک کی انہیں مہلت دے دی اوراس دنیا کا فائدہ انہیں پہنچایا - یہاں جوفر مایا کردنیا کا عذاب ان سے مثالیا -اس سے بعض نے کہا ہے کماخروی عذاب دور نہیں۔ لیکن میٹھیکٹییں اس لئے کدوسری آیت میں ہے فامنو اف مَتَّعنهُم إلى حِين وہ ایمان لائے اور ہم نے انہیں زندگی کا فائدہ دیا-اس سے ثابت ہوا کہوہ ایمان لائے-اور بیفا ہرہے کہ ایمان آخرت کے عذاب سے نجات دين والا ب-واللداعلم-حضرت قادة فرمات مين آيت كاصطلب بيب كسى بستى الل كفركاعذاب و كيد لين ك بعدايمان لا ناان كيلي نفع بخش ٹا بت نہیں ہوا سوائے قوم یونس علیہ السلام کی قوم کے کہ جب انہیں دیکھا کہ ان کے نبی ان میں سے نکل مجے اور انہوں نے خیال کرلیا کہ اب الله كاعذاب آيا جا بها الله وقت توبه استغفاد كرنے لگے- ثاث يهن كرخشوع وخضوع سے ميلے كچيلے ميدان ميں آ كھڑے ہوئے-بچوں کو ماؤں سے دور کر دیا۔ جانوروں کے تھنوں سے ان کے بچوں کوالگ کر دیا۔ اب جورونا دھونا اور فریاد شروع کی تو جالیس دن رات ای طرح گزاردیئے-اللہ تعالیٰ نے ان کے دل کی نیچائی دیکھ لی-ان کی تو بدوندامت قبول فرمائی اوران سے عذاب دورکر دیا-یہ لوگ موصل کے شہر نینوی کے رہنے والے تھے۔ فَلَوْ لاَ کی فَهَلاً قرات بھی ہے۔ان کے سرول پرعذاب رات کی سیابی کے مکروں کی طرح گھوم رہاتھا۔ان کے علماءنے انہیں مشورہ دیا تھا کہ جنگل میں نکل کھڑے ہواوراللہ سے دعا کروکہ وہم سے اپنے عذاب دورکر دے اور بیر کہو یَاحَیُّ حِیْنَ لَا حَیَّ يَا حَيُّ مُحْسِى الْمَوْتَى يَا حَيُّ لِآ إِلَهُ إِلَّا أَنْتَ قوم يونس كالوراقصة سوره والصافات كي تفير من ان شاء الله العزيز بم بيان كري ك-

وَلَوْشَاءَ رَبُكَ لَامَرِ مَنْ فِي الْأَرْضِ كُلَّهُمْ جَمِيعًا ۖ أَفَانَتَ ثَكُرُهُ النَّاسَ حَتَّى يَكُونُو أَمُؤْمِنِينَ ۞ وَمَا كَانَ لِنَفْسِ آنَ تُؤْمِنَ لَكُرُهُ النَّاسَ حَتَّى يَكُونُو أَمُؤْمِنِينَ ۞ وَمَا كَانَ لِنَفْسِ آنَ تُؤْمِنَ لَكُرُهُ النَّاسَ حَتَّى الدِينَ لَا يَعْقِلُونَ ۞ الرَّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ ۞ ﴿ الرَّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ ۞ ﴿

اگر تیرارب چاہتا تو زمین والےسب کےسب سارے ہی ایمان دار ہوجائے او کیا تولوگوں پر زبر دی کرے گا کہ وہ مومن ہوجائیں؟ 🔿 بغیر اللہ کی مزمی کے کوئی مخض ایمان لا بی نبین سکتا' الله تعالی گندگی کوتو انبین پر دُ البّاہے جوعش بجونبین رکھتے 🔾

الله كى حكمت سے كوئى آگافتبيں: 🖈 🌣 (آيت: ٩٩-١٠٠) الله كى حكمت ہے كدوئى ايمان لائے اوركسى كوايمان نصيب ہى نه ہو-ورنه اگر الله کی مشیت ہوتی تو تمام انسان ایمان دار ہوجاتے - اگروہ چاہتا تو سب کوایک ہی دین پر کار بند کر دیتا - لوگوں میں اختلا ف تو باتی ہی رہے-سوائے ان کے جن پررب کارحم ہوا انہیں ای لئے پیدا کیا ہے تیرے رب کا بیفر مان حق ہے کہ جہنم انسانوں اور جنوں ہے پر ہوگی - کیا ایما ندار ناامید نہیں ہو گئے؟ یہ کہ اللہ اگر چاہتا تو تمام لوگول کو ہدایت کرسکتا تھا۔ یہ تو ناممکن ہے کہ تو ایمان ان کے دلول کے ساتھ چیکا دے یہ تیرے اختیار سے باہر ہے- ہدایت' ضلالت اللہ کے ہاتھ ہے-تو ان پرافسوس اور رنج دعم نہ کر-اگر بیا بمان نہ لا کیس تو تو اپنے آ پکوان کے پیچھے ہلاک کردے گا؟ تو جے جا ہے راہ راست پر انہیں سکتا - بیتو اللہ کے قبضے میں ہے تجھ پرتو صرف پہنچاد نیا ہے-حساب ہم خود لے لیس مے تو تو ۔ تقییحت کردینے والا ہے-ان پر دارونے ٹبیں-ای مضمون کی ان آیتوں کے سوابھی بہت ہی آیتی قر آن کریم میں ہیں جو بتاتی ہیں کہ یہشان اللہ ہی کی ہے کہ جوجا ہے کر گزرئے جسے جا ہے راہ راست دکھائے جسے جاہے گمراہ کردے۔اس کاعلمُ اس کی حکمتُ اس کاعدل اس کے ساتھ ہے۔ اسکی مشیت بغیر کوئی بھی مومن نہیں ہوسکتا۔ وہ ان کوابیان سے خالی ان کے دلوں کونجس اور گندہ کر دیتا ہے جواللہ کی قدرت اللہ کی برھان اللہ کا حکام کی آیتوں میں غور وفکر نہیں کرتے عقل وسمجھ سے کامنہیں لیتے 'وہ عادل ہے' تھیم ہے'اس کا کوئی کام تھمت سے خالی نہیں۔

إقْبُلِ انْظُرُوْامَا ذَا فِي السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ وَمَا تُغْنِي الْآلِيتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قُوْمِ لا يُؤْمِنُونَ ٥ فَهَلْ يَنْتَظِرُونَ إِلَّا مِثْلَ آيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْامِنَ قَبْلِهِمْ ۖ قُلُ فَانْتَظِرُوْٓا إِنَّى مَعَكُمُ نَ الْمُنْتَظِرِنِينَ ۞ ثُكِّر ثُنَجِّنَ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ الْمَنُوا كَذَالِكَ ۚ حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجَ الْمُؤْمِنِيْنِ ﴾

کہددے کہ ذرانظر تو ڈالو کہ آسانوں میں کیا کچھ ہے اور زمین میں کیا کچھ ہے' نہ تو نشانیاں فائدہ دیں نہ ڈراوے انہیں جنہیں ایمان نہیں 🔿 انہیں اور تو کوئی ا تظارنہیں بجز ان لوگوں کے برے دنوں جیسے دنوں کے جوان ہے پہلے گز ریکے ہیں' کہددے کہا چھاا نظار کرتے رہو۔ میں بھی تمہارے ساتھ ہی منتظر ہوں 🔾 آ خرش ہم اپنے نبیوں کواور سچے مسلمانوں کو نجات دیں گے۔ بات ای طرح ہے ہم نے اپنے او پر ضروری کرلیا ہے کہ ہم مومنوں کو نجات دیں 🔾

دعوتغور دفکر : 🖈 🌣 (آیت:۱۰۱–۱۰۳) الله تعالی کی نعتوں میں اس کی قدرتوں میں اس کی پیدا کردہ نشانیوں میں غور وفکر کرو۔ آ سان و ز مین اوران کے اندر کی نشانیاں بے شار ہیں-آ سانوں میں چلتے پھرتے اور کھہرے ہوئے 'کم زیادہ روشنی والے ستار ہے سورج' جانذرات دن اوران کا اختلاف 'مجھی دن کی کمی' مجھی را توں کا چھوٹا ہو جانا' آسانوں کی بلندی' ان کی چوڑ ائی' ان کاحسن وزینت' اس سے بارش برسنا' اس بارش سے زمین کا ہرا بھرا ہو جانا' اس میں طرح طرح کے پھل بھول کا پیدا ہونا' اناج اور کھیتی کا اگنا'مختلف قتم کے جانوروں کا اس میں پھیلا ہوا ہونا جن کی شکلیں جدا گانہ جن کے نفع الگ الگ جن کے رنگ علیحدہ پلیرز مین پر پہاڑوں جنگلوں میدانوں ٹیلوں آبادیوں ، غيرآ بادکلزوں کا ہوتا'اس پرسمندروں' دریاؤں کا بہنا'ان دریاؤں ہیں عجائبات کا پایا جانا'ان ہیں طرح طرح کی ہزار ہافتھ کی مخلوق کا ہونا'ان

میں چھوٹی بڑی کشتیوں کا چلنا' یہ اس رب قد بر کی قد رتوں کے نشان' کیا تمہاری رہبری اس کی توحیدُ اس کی جلالت' اس کی عظمت' اس کی یگا نگت' اس کی وحدت' اس کی عبادت' اس کی اطاعت' اس کی ملکیت کی طرف نہیں کرتے ؟ یقین مانو نداس کے سواکوئی پروردگار' نداس کے سوا کوئی لائق عبادت' درحقیقت بے ایمانوں کے لئے اس سے زیادہ نشانات بھی بے سود ہیں۔

آسان ان کے سر پر' زمین ان کے قدموں میں' رسول عظی ان کے سامنے دلیل وسندان کے آگے کی سے ہیں کہ ش سے مسنہیں ہوتے - ان پر کلمۃ عذاب صادق آچکا ہے - بیتو عذاب کے آجانے سے پہلے موئن نہیں ہوں گے - فلا ہر ہے کہ بیلوگ ای عذاب کے اورانہی کھن دنوں کے منظر ہیں جوان سے پہلے کے لوگوں پر ان کی بدا محالیوں کی وجہ سے گزر پھے ہیں - اچھا انہیں انتظار کرنے دے اور تو بھی انہیں اعلان کر کے منتظر رہ - انہیں ابھی معلوم ہو جائے گا - یدد کھے لیس کے کہ ہم اپنے رسولوں اوراپنے سے غلاموں کو نجات دیں گے ۔ یہ ہم نے خود اپنی نس کر کے پر واجب کرلیا ہے - جیسے اور آیت میں ہے کہ تبہارے پر وردگار نے اپنی نس پر دھت لکھ لی ہے - بخاری وسلم کی حدیث میں ہے کہ اللہ تعالی نے ایک کتاب کھی ہے جواس کے پاس عرش کے اوپر ہے کہ میری رحمت میر یے فضب پر غالب آچکی ہے -

اعلان کردے کہ اے لوگؤاگر تہمیں میرے دین میں شک ہے تو میں تو ان کی عبادت کرنے کا ٹمیس جن کی عبادت تم اللہ کو چھوڑ کر کررہے ہو بلکہ میں تو ای اپنے اللہ کی عبادت کر تارہوں گا جو تہمیں دفات دیتا ہے۔ جھے بہی تھم دیا گیا ہے کہ میں باایمان ہی رہوں ۞ اور بید کہ اپنا مندای دین کی طرف سیدھار کھے تخلص ہو کر' اور ہرگز مشرکوں کے گروہ میں سے نہ ہونا ۞ اللہ کے سواکسی اور سے دعانہ کر جو نہ تجھے نفع دے سکے نہ نقصان پہنچا سکے اگر تو نے ایسا کیا تو پھر تو تو یقینیا ظالموں میں سے ہی ہو جائے گا – اگر اللہ ہی تجھے کوئی تکلیف پہنچانا جا ہے تو اسے اس کے سواکوئی بھی دور کرنے والانہیں' اور اگروہ تیرے ساتھ بھلائی کا ارادہ کر لے تو اس کے فضل کا ٹالئے والا بھی کوئی تیمن وہ اپنے ہندوں میں سے جے جا ہے اپنافضل پہنچا دے وہ بڑاہی بخشے والا اور بہت ہی مہر بان ہے ۞

دین حنیف کی وضاحت: ☆ ☆ (آیت:۱۰۴-۱۰۷) کیسوئی والاسچا دین جومیں اپنے الله کی طرف سے لے کرآیا ہوں'اس میں اے لوگوا گرتہمیں کوئی شک وشبہ ہے تو ہوئی تو ناممکن ہے کہ تمہاری طرح میں بھی مشرک ہو جاؤں اور الله کے سوادوسروں کی پرستش کرنے لگوں۔ میں تو صرف اسی اللہ کا بندہ ہوں اور اس کی بندگی میں لگارہوں گا جوتمہاری موت پر بھی ویسا ہی قادر ہے جیسا تمہاری پیدائش پر قادر ہے۔تم سب اس کی طرف لوٹے والے اور اس کے سامنے جمع ہونے والے ہو۔ اچھاا گرتمہارے یہ معبود کچھ طاقت وقدرت رکھتے ہیں تو ان سے کہو کہ جوان کے بس میں ہو مجھے سزادیں - حق توبیہ ہے کہ نہ کوئی سزاان کے قبضے میں نہ جزا۔ پیمٹن بیس ہیں بیفع ونقصان ہیں۔ بھلائی برائی سب میرے اللہ کے قبضے میں ہوں۔ یہ میں مومن رہوں۔ یہ بھی جھے حکم مل چکا ہے کہ میں مومن رہوں۔ یہ بھی جھے حکم مل چکا ہے کہ میں صرف ای کی عبادت کروں۔ فیروشر نفع وضرر اللہ بی کے ہاتھ صرف ای کی عبادت کروں۔ فیروشر نفع وضرر اللہ بی کے ہاتھ ہے۔ کسی اور کوکسی امریکس کے جو کسی اور کی کسی طرح کی عبادت بھی لائق نہیں۔

ایک صدیث میں ہے کہ اپنی پوری عمر اللہ تعالی سے بھلائی طلب کرتے رہو-رب کی رحمتوں کے موقعہ کی تلاش میں رہو-ان موقعوں پر اللہ پاک جسے چاہے اپنی بھر پورٹرتیں عطافر ما دیتا ہے-اس سے اپنے عیبوں کی پردہ پوٹی اور اپنے خوف ڈر کا امن طلب کیا کرو- پھر فر ما تا ہے کہ جس گناہ سے جو مختص جب بھی تو بہ کرئے اللہ اسے بخشنے والا اور اس پر مہر بانی کرنے والا ہے-

قُلْ يَايَنُهَا النَّاسُ قَدْجَاءَ كُمُ الْحَقُ مِنْ رَبِّكُمُ فَمَنِ اهْتَدَى فَانِّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهُ وَمَنْ ضَلَّ فَاتِمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا وَمَنَ اَنَا عَلَيْكُمُ بِوَكِيلٍ هُ وَاتَّبِعُ مَا يُوْحِي اللَّهُ وَاصْبِرْحَتَّى يَحَكُواللَّهُ اللَّا عَلَيْكُمُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللللْمُ اللَّهُ الللللْمُ الللللْمُ اللللْمُ الللْمُ الللْمُ اللللْمُ الللللْمُ اللللْمُ الللللْمُ اللللْمُ اللللْمُ الللْمُ اللللْمُ الللْمُ الللْمُ الللْمُ الللْمُ الللْمُ الللْمُ الللْمُ الللْمُ الللْمُ اللْمُ الللْمُ الللْمُ الللْمُ الللْمُ الللْمُ اللللْ

کہد ہے کہ اے لوگوتہ بارے پاس تہارے پروردگاری طرف سے تن آ چکا ہے جوراہ پالے وہ اپنے بی نفع کے لئے راہ یافتہ ہوگا' اور جوراہ مم کردی' اس کا و بال بھی اس پر ہوگا' میں پھیتم پردارو فرنیس ہوں 〇 اپ نی تو اس کی پیردی کرتارہ جو تیری طرف دتی کیا جائے اور صبر دسپار کریہاں تک کہ اللہ خود فیصلہ کردی وہی سب اس کی جو تا ہے کہ اللہ خود فیصلہ کرنے والا ہے 〇

نافر مان کا اپنا نقصان ہے: ﴿ ﴿ ﴿ آ یت: ۱۰۸۔ ۱۰۹) الله تبارک و تعالی اپنے صبیب حضرت محمد رسول الله علی ہے ہوئی و کوآپ خبر دار کردیں کہ جو میں لایا ہوں وہ اللہ کی طرف سے ہے۔ بلاشک وشبرہ ہزاحق ہے۔ جواس کی اتباع کرے گا وہ اپنے نفع کو جمع کرے گا اور جواس سے بحثک جائے گا وہ اپنا ہی نقصان کرے گا۔ میں تم پروکیل نہیں ہوں کہ تہمیں ایمان پر مجبور کردوں۔ میں تو کہنے سننے والا ہوں۔ ہادی صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو خود بھی میرے احکام اور وحی کا تابعد اردہ اور اس پر مضبوطی سے جمارہ - لوگوں کی مخالفت کی کوئی پرواہ نہ کر۔ ان کی ایڈ اوک پر صبر وحل سے کام لے۔ یہاں تک کہ خود اللہ تجھ میں اور ان میں فیصلہ کردے۔ وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے جس کا کوئی فیصلہ عدل و حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔

ابویعلی میں ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے رسول اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ آپ بوڑھے کیے ہو گھے؟ فرمایا بجھے سورہ ہود سورہ واقعہ سورہ کم الرسلات سورہ النباء بجھے سورہ ہود سورہ واقعہ سورہ کا اس حدیث میں سورہ ہود سورہ کا الرسلات سورہ النباء اور سورہ اذافتہ سورہ کا ذکر ہے۔ ایک روایت میں ہے جھے سورہ ہود اور اس جیسی اور سورتوں نے جھے بوڑھا کر دیا ۔ طبر انی میں ہے جھے سورہ ہود نے اور اس جیسی سورتوں مثلا واقعہ الحاقہ افاقہ افاقہ اور سورتوں کا دیا ہے۔ ایک روایت میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کے اس سوال کے جواب میں آپ کا صرف دوسورتوں کا ذکر کرنا ہی مروی ہے۔ سورہ ہوداور سورہ واقعہ۔

تفسير سوره هود

بِلِلِلَّ كِتْبُ الْحُكِمَتُ النَّهُ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ آلِالَّ كِتْبُ الْحُكِمَةِ النَّهُ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ آلِاللَّهُ النَّهِ النَّفِ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَبَشِيْرٌ آلِ وَانَ اللَّهُ اللَّهُ النَّهِ اللَّهُ ا

اَخَافُ عَلَيْكُمُ عَذَابَ يَوْمِ كَبِيْرِ ﴿ إِلَى اللهِ مَرْجِعُكُمُ وَهُوَ عَلَى اللهِ مَرْجِعُكُمُ وَهُوَ عَلَى كُلُ شَيْءً قَدِيْرُ ﴾

الله تعالی مهر بان رحمت والے کے نام ہے-

یہ کتاب جس کی آیتیں تھم والی ہیں اور پھرواضح کردہ ہیں' جودرست کارخبر داراللہ کی طرف سے ہیں ○ میرکتم اللہ کے سواکسی کی عبادت نہ کرؤ ہیں تہمیں اس ایک طرف سے ڈرانے اور بشارت سنانے والا ہوں ○ اورتم اپنے پروردگار سے استنفار کرواوراسی کی طرف رجوع رہو کہ وہ تہمیں معیاد معلوم تک اچھافا کدہ پہنچائے اور ہر بزرگ والے کواس کی جزاد ہے۔اس پر بھی اگرتم روگروانی کروتو جھےتو تم بہت بڑے دن کے عذاب کا خوف ہے ۞ تم سب کالوشا اللہ ہی کی طرف ہے وہ ہر ہر چیز

رِقادرہے O

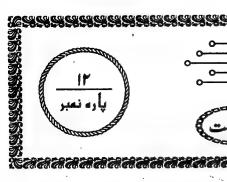
کیس گے۔ صحیح حدیث میں بھی ہے مضور علیہ نے حضرت سعدرضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اللہ کی رضا مندی کی تلاش میں تو جو کہے بھی خرج کرےگا اس کا اجراللہ تعالیٰ سے پائے گا یہاں تک کہ جولقہ تو اپنی بیوی کے منہ میں دے اس کا بھی - فضل والوں کو اللہ تعالیٰ فضل دے گا ۔ لینی گان اور اللہ تعالیٰ میں ہوگئ تو نیکیاں جوں کی توں باتی رہیں - اور اگر یہاں اس کی سزان ملی تو زیادہ سے زیادہ ایک نیکی اس کے مقابل جا کر بھی نو نیکیاں ہی رہیں - پھر جس کی اکا ئیاں دھائیوں پر غالب آجا ئیں وہ تو واقعی خود ہی سزان ملی تو زیادہ سے زیادہ ایک نیکی اس کے مقابل جا کر بھی نو نیکیاں ہی رہیں - پھر جس کی اکا ئیاں دھائیوں پر غالب آجا ئیں وہ تو واقعی خود ہی بداور براہے - پھر انہیں دھم کا یا جا تا ہے جو اللہ کے احکام سے روگر دانی کر لیس اور رسولوں کی نہ ما نیس کہ ایسے دوستوں سے احسان سخت عذاب ہوگا - تم سب کولوٹ کر مالک ہی کے پاس جانا ہے اس کے سامنے جمع ہونا ہے - وہ ہر چیز پر قادر ہے اپنے دوستوں سے احسان اپنے دشمنوں سے انتقام مخلوق کی نئی پیدائش سب اس کے قبضے میں ہے - پس پہلے رغبت دلائی اور اب ڈرایا -

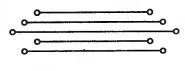
الآ اِنْهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ الآحِيْنَ يَسْتَغَشُوْنَ وَمَا يُعْلِنُونَ الْآهُ عَلِيْمُ بِذَاتِ ثِيَابَهُمْ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ النَّهُ عَلِيْمُ بِذَاتِ الصَّدُورِ ۞ الصَّدُورِ ۞

دیکھوتو بیلوگ اپنے سینے موڑتے ہیں کہاس اللہ سے چھپ جائیں' بیاس وقت جب کہ اپنے کپڑے لپیٹ لیتے ہیں۔ وہ بخو بی جانتا ہے جے چھپاتے ہیں اور جے کھولتے ہیں۔ وہ سینوں کی ہاتوں کا جائے والا ہے O

الله اندهیروں کی چا دروں میں موجود ہر چیز کو دیکھتا ہے: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۵﴾ آسان کی طرف اپٹی شرمگاہ کارخ کرنا وہ کمروہ جانے سے اور بجامعت کے وقت اور تنہائی میں وہ عریانی ہے جاب کرتے سے اور بجامعت کے وقت اور تنہائی میں وہ عریانی ہے جاب کرتے سے کہ پا خانہ کے وقت آسان سلے نظے ہوں یا مجامعت اس حالت میں کریں۔ وہ اپنے سروں کو ڈھانپ لیتے۔ اور یہ بھی مراد ہے کہ وہ اللہ کے بارے میں شک کرتے سے اور کام برائی کے کرتے سے۔ کہتے ہیں کہ برے کام یا برے کمل کے وقت ُوہ جھک جھک کرا پنے سینے دو ہر کے کہار اللہ تعالی فرما تا ہے کہ راتوں کو کپڑے اور ہے ہوئے بھی جوتم کرڈ التے گویا کہ وہ اللہ سے بھی اللہ تو خبر دار ہے۔ جو چھپاؤ جو دلوں میں اور سینوں میں رکھؤ وہ سب کو جانتا ہے۔ دل کے جمید سینے کے راز اور کرایک پوشیدگی اس بر ظاہر ہے۔

نہ ہر بن ابوسلمہ اپ مشہور معلقہ میں کہتا ہے کہ تمہارے دلوں کی کوئی بات اللہ تعالیٰ پر چھپی ہوئی نہیں ہم گوکی خیال میں ہولیکن یاد
رکھوکہ اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ حمکن ہے کہ تمہارے بدخیالات پر وہ تمہیں پہلی سزاکرے اور ہوسکتا ہے کہ وہ نامہ اعمال میں لکھ لئے جا کیں اور
قیامت کے دن چیش کئے جا کیں۔ یہ جاہلیت کا شاعر ہے۔ اسے اللہ کا اس کے کامل علم کا نیا مت کا اور اس دن کی جز اس اکا اعمال نا سے کا اور قیامت کے دن اس کے چیش ہونے کا اقرار ہے۔ اس آئے مطلب یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ بیلوگ جب رسول مقبول علی ہے ۔
اور قیامت کے دن اس کے چیش ہونے کا اقرار ہے۔ اس آئے میں لیک سُت خُفُو ا مِنْهُ ہے اس سے مراد بیہ ہے کہ اللہ سے چھپنا چاہتے ہیں۔
پاس سے گزرتے تو سینہ موڑ لیتے اور سرڈ ھانپ لیتے۔ آئیت میں لیک سُت خُفُو ا مِنْهُ ہے اس سے مراد بیہ ہے کہ اللہ سے چھپنا چاہتے ہیں۔
یہی اولی ہے کیونکہ اس کے بعد ہے کہ جب بیلوگ سوتے وقت کپڑے اور ھیلتے ہیں اس وقت بھی اللہ انہم تَنْنُونِیْ صدور ھم ہے۔
جھپ کرکریں اور جوظا ہرکریں علم ہوتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کی قرائت میں الا انہم تَنْنُونِیْ صدور ھم ہے۔
اس قرات کے بھی معنی تقریباً کیاں ہیں۔ المحمد للہ تغیر محمد کیا گیار ہواں یارہ ختم ہوا۔









Ċ	è	ì	á	â	2	3	E	8	à	Č	à	a	d	16	8	E	d	d	8	à	k	Š	d	8	d	k	á	à	8	ć	Ì	8	a	8	d	Ċ	8	è	Ã	Ö	à	3	8	à	Ä.	è	è	8	à	C	8	Ĉ	6	8	Ž

477	• انبیاء کے فرمال برداراور جنت	۲۸۵	• برخلوق کاروزی رسال الله
477	• مشرکوں کا حشر	۲۸۵	• تخلیق کا ئنات کا تذکرہ
456	• استقامت کی ہدایت	۵۸۸	• انسانِ کانفساتی تجزیه
444	• اوقات نماز کی نشاند ہی	۵9٠	• ریام نیکی کے لیے زہرہے
712	 نیکی کی دعوت دینے والے چندلوگ 	۵91	• مومن کون ہیں؟
414	• ذکر ماضی تنهارے لیے سا مان سکون	۵۹۳	• عقل وہوش اورایمان والےلوگ
444	• تعارف قرآن بزبان الله الرحمان	۵۹۵	• آ دم عليه السلام كے بعد ب سيبلاني؟
411	 بهترین قصه حضرت بوسف علیه السلام 	294	• وعوت حق سب کے لیے مکساں ہے
427	• يعقوبعليه السلام كي تعبيرا وربدايات	094	• میرا پیغیام الله وحده لاشر یک کی عبادت ہے
422	• بشارت اور نصیحت بھی	091	• توم نوح کاما نگا ہوا عذاب اسے ملاِ
488	• بوسف عليدالسلام كے خاندان كا تعارف	4+14	• نو ح کی ایپے بیٹے کے لیے نجات کی دعااور جواب
450	• بڑے بھائی کی رائے پرا تفاق	4+0	• طوفان ِنوح کا آخری منظر
400	• بھائی اپنے منصوبہ میں کامیاب ہو گئے	Y+Y	• بیتاری مخیاضی وجی کے ذریعہ بیان کی کئی
42	• كنوس بإزارمصرتك	Y+Y	• قوم مودّى تاريخ
429	• بازارمصرے شاہی محل تک	Y+4	• قوم ہوڈ کے مطالبات
4M+	• زلیخا کی بدنیتی ہےالزام تک	Y+ Y	• ہودعلیہالسلام کا قوم کو جواب راب
۱۳۰	• بوسف عليه السلام كے تفذى كاسب	4+4	• صالح عليه السلام إوران كي قوم مين مكالمات
yer	• الزام کی مدافعت اور بیچ کی گواہی	41+	• ابراجیم علیه السلام کو بشارت اولا داور فرشتوں ہے گفتگو
464	• داستان عشق اور حسینان مصر	411	• حضرت ابراميم كى برد باري اور سفارش
707	 جيل غاندادر يوسف عليه السلام 	411	• حضرت لوط علیبه السلام کے کھر فرشتوں کا نزول
707	• جیل خانہ میں باوشاہ کے باور چی اور ساقی سے ملاقات	AIL	• لوط عليه السِلام کی قوم پرعذاب ناز لِ ہوتا ہے
402	• جيل غانه مين خوايون کي تعبير کاسلسله اور تبييغ توحيد	AIA	• الل مدين كي جانب حضرت شعيبً كي آمه
414	• خواب اوراس کی تعبیر	YIZ	• پرانے معبودوں سے دستبرداری سے انکار
40+	• تعبیر بتا کر بادشاه وقت کواپنی یاد د ہانی کی تا کید	419	• قوم مدين کا جواب اورالله کاعتاب
ئی ۲۵۰	• شاه مصر كاخواب اور تلاش تعبير مين حفزت يوسف تك رسا	414	• فبطى توم كاسرٍ دار فرعون اور موى عليه السلام
	• تعبير كى صدافت اورشاه معر كاحضرت يوسف كووزارت سون	477	• عذاب یا فنة لوگوں کی چینیں
•			•

وَمَا مِنْ دَابَةٍ فِي الْأَرْضِ الْآعَلَى اللهِ رِزْقَهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتُودَعَهَا كُلُّ فِي كِتْبِ مِّبِينِ۞ وَهُو الْدِي خَلَقَ السَّمُوتِ وَالْآرْضَ فِي سِتَّةِ اَتَيَّامٍ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى السَّمُوتِ وَالْآرْضَ فِي سِتَّةِ اَتَيَّامٍ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى السَّمُوتِ وَالْآرْضَ فِي سِتَّةِ اَتَيَّامٍ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَا إِلَيْبَاوُكُمُ التَّكُمُ التَّكُمُ التَّكُمُ التَّكُمُ التَّكُمُ التَّكُمُ التَّكُمُ التَّكُمُ اللَّهُ وَلَهُ اللَّهُ اللللْمُولِقُ اللَّهُ الللللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّ

زمین پر چلنے پھرنے والے جتنے جاندار ہیں سب کی روزیاں اللہ تعالی پر ہیں۔ وہی ان کے رہنے سبنے کی جگہ کو جانتا ہے اور ان کے سونے جانے کی جگہ کو بھی سب کچھواضح کتاب میں موجود ہے 🔾 اللہ ہی وہ ہے جس نے چھودن میں آسان وزمین کو پیدا کیا اور اس کاعرش پانی پرتھا تا کہ وہ تہمیں آز مائے کہتم میں سے اجتھے عمل والاکون ہے؟ اگر تو ان سے کہے کہتم لوگ مرنے کے بعدا تھا کھڑے کئے جاؤ کے تو کا فراوگ بلٹ کر جواب دیں مے کہ ریتو نراصاف صاف جادوہی ہے 0

مرخلوق کاروزی رسال اللہ: ہے ہے اور است: ۲) ہرا یک چھوٹی بری خشکی تری کی خلوق کاروزی رسال ایک اللہ تعالی ہی ہے۔ وہی ان

اس آیت کی تغییر میں مفسرین کرام کے بہت سے اقوال ذکر کئے ہیں۔ فاللہ اعلم - بیتمام با تیں اللہ کے پاس کی واضح کتاب میں کمی ہوئی

اس آیت کی تغییر میں مفسرین کرام کے بہت سے اقوال ذکر کئے ہیں۔ فاللہ اعلم - بیتمام با تیں اللہ کے پاس کی واضح کتاب میں کمی ہوئی

ہیں۔ جیسے فرمان ہے وَمَا مِنُ دَابَّةٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا طَیْرٍ یَّطِینُ بِحَنَاحَیْهِ اِلَّا اُمْمٌ اَمُثَالُکُمُ الْحُ بِعِن زمین پر چلنے والے جانور
اور اپنے پروں پراڑنے والے پرندسب کے سبتم جیسی ہی امتیں ہیں ہم نے کتاب میں کوئی چیز نہیں چھوڑئ پھرسب کے سب اپنے

پروردگار کی طرف جمع کئے جا کیں گے۔ اور فرمان ہے وَعِندَهُ مَفَاتِحُ الْعَیْبِ اللّٰ ایعنی فیل کوئی جاند میں کے اندھروں میں اور

کوئی ترونشک چیز ایک نہیں جوواضح کتاب میں نہ ہو۔

کوئی ترونشک چیز ایک نہیں جوواضح کتاب میں نہ ہو۔

تخلیق کا تنات کا تذکرہ: ہم می (آیت: ٤) اللہ تعالی بیان فرما تا ہے کہ اسے ہر چیز پر قدرت ہے۔ آسان دز مین کواس نے صرف چھ
دن میں پیدا کیا ہے۔ اس سے پہلے اس کا عرش کر یم پانی کے او پر تھا۔ مندا حمد میں ہے رسول اللہ عظیۃ نے فرمایا 'اے بنوتمیم تم خوشخری قبول
کرو۔ انہوں نے کہا 'خوشخریاں تو آپ نے سناویں۔ اب پھے دلوائے۔ آپ نے فرمایا اے اہل یمن تم قبول کرو۔ انہوں نے کہا 'ہاں ہمیں
قبول ہے۔ مخلوق کی ابتدا تو ہمیں سنا یے کہ س طرح ہوئی ؟ آپ نے فرمایا 'سب سے پہلے اللہ تھا۔ اس کا عرش پانی کے او پر تھا۔ اس نے لوح
محفوظ میں ہر چیز کا تذکرہ لکھا۔

رادی حدیث حضرت عمر ان کہتے ہیں حضور کے اتنائی فرمایا تھا جو کسی نے آن کر مجھے خبر دی کہ تیری اونٹی زانو تھلوا کر بھا گئی میں اے ڈھونڈ نے چلا گیا۔ پھر مجھے نہیں معلوم کہ کیابات ہوئی؟ یہ حدیث بخاری وسلم میں بھی ہے۔ ایک روایت میں ہے اللہ تھا اور اس سے پہلے کچھ نہ تھا۔ ایک روایت میں ہے اس کے ساتھ کچھ نہ تھا۔ اس کاعرش پانی پر تھا۔ اس نے ہر چیز کا تذکرہ لکھا۔ پھر آسان وزمین کو پیدا

1.75.95

کیا۔ سلم کی مدیث میں ہے نرمین وآ سان کی پیدائش سے بچاس ہزار سال پہلے اللہ تعالی نے گلوقات کی تقدید کھی۔ اس کاعش پائی پرتھا۔
سے بخاری میں اس آیت کی تغییر کے موقعہ پر ایک قدی صدیث لائے ہیں کہ اے انسان تو میری راہ میں خرچ کر میں کتھے دوں گا اور فر ما یا
"اللہ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے۔" دن رات کا خرچ اس میں کوئی کی ٹیس لا تا - خیال تو کرو کہ آسان وز مین کی پیدائش سے اب تک کتنا بھرخرچ کیا ہو
گالیکن تا ہم اس کے داہنے ہاتھ میں جوتھا ، وہ کم ٹیس ہوتا۔ اس کا عرش پائی پرتھا۔ اس کے ہاتھ میں میزان ہے۔ جھکا تا ہے اور او نچا کرتا
ہے۔ مند میں ہے ابورزین لقیط بن عامر بن شفق عقبل نے حضور سے سوال کیا کہ گلوق کی پیدائش کرنے سے پہلے ہمارا پروردگار کہاں تھا؟
آپ نے فرمایا ، عما میں بنچ بھی ہوا اور او پر بھی ہوا۔ پھر عرش کواس کے بعد پیدا کیا۔ یہ روایت تر ذی کتاب النفیر ہیں بھی ہے۔ سنن ابن ماجہ

میں بھی ہے۔ امام ترفدنگا سے حسن کہتے ہیں۔ مجاہد کا قول ہے کہ کسی چیز کو پیدا کرنے سے پہلے عرش اللی پانی پر تھا۔ وہ مب نصدرہ 'قادہ' این جریر وغیرہ بھی بہی کہتے ہیں۔ قادہؓ کہتے ہیں' اللہ تعالی بتا تا ہے کہ آسان وزمین کی پیدائش سے پہلے ابتداء پخلوت کس طرح ہوئی! رہیجے بن انس کہتے ہیں اس کا عرش پانی پر تھا جب آسان وزمین کو پیدا کیا' تو اس پانی کے دو حصے کر دیئے۔ نصف عرش کے بیچے یہی بحرمبحود ہے۔ ابن عباس ا

فرات بین بیجه بلندی کے عرش کوعرش کہا جاتا ہے۔ سعد طائی فرماتے بین کہ عرش سرخ یا توت کا ہے۔ محد بن اسحاق فرماتے بین الله ای طرح تھا جس طرح اس نے اسپے نفس کریم کا وصف کیا۔ اس لئے کہ پچھ نہ تھا' پائی تھا' اس پرعرش تھا۔ عرش پر ذو الحدال و الا کرام دو العزت و السلطان دو الملك و القدرہ دو العلم و الرحمة و النعمه تھا جو جو جائے کر گزرنے والا ہے۔ ابن عباس سے اس آیت کے بارے میں سوال ہوا کہ یائی کس چیز پر تھا؟ آپٹے نے فرمایا ہواکی پیٹھ پر۔

پرفرماتا ہے۔ آسان وز مین کی پیدائش تہار نفع کے لئے ہاورتم اس لئے ہوکہ اس ایک خالق کی عبادت کرواس کے ساتھ کی کوشریک نہ کرو۔ یا درکھوتم ہے کار پیدائیس کئے گئے۔ آسان وز مین اوران کے درمیان کی چیزیں باطل پیدائیس کیں۔ یہ گمان تو کافروں کا ہوارکافروں کے لئے آگ کا عذاب ہے۔ اور آیت میں ہے افکہ حسینتُ مُن آنَما حَلَفَنگُم عَبَدًا الْح 'کیاتم اور یہ بھے بیٹے ہوکہ ہم نے تہیں عبث پیدا کیا ہے اور تم ہماری طرف لوٹائے نہ جاؤگ اللہ جو وی تن ہے اس کے سواکوئی معبود ٹیس وہ عرش کریم کا رب ہے۔ اور آیت میں ہے انسانوں اور جنوں کو میں نے صرف اپنی عبادت کے لئے ہی پیدا کیا ہے۔ وہ تہمیں آزمار ہاہے کہ تم میں سے اجھے ٹل دالے کون ہیں؟ اس لئے کہ مل حسن وہ ہوتا ہے جس میں خلوص ہواور شریعت مجمد میر کی تابعداری ہو۔ اللہ کون ہیں؟ بیٹ میں جائوں ہیں۔ کی مرف کے ان دونوں ہاتوں میں سے آگرا کی منہوتو وہ عمل بے کاراور غارت ہے۔ پھر فرماتا ہے کہ اے نئی اگر آپ آئیس کہیں کہ تم مرف کے کار دونوں ہاتوں میں سے آگرا کی جس کی میں کہ تم مرف کے کار دونوں ہاتوں میں سے آگرا کی میں کہ تم مرف کے کار دونوں ہاتوں میں سے آگرا کی خور کی منہوتو وہ عمل بے کاراور غارت ہے۔ پھر فرماتا ہے کہ اے نئی آگر آپ آئیس کہیں کہ تم مرف کے کار دونوں ہاتوں میں سے آگرا کی جس کے کہ کار دونوں باتوں میں سے آگرا کی جس کے کہ کی نہ دوتو وہ عمل بے کاراور غارت ہے۔ پھر فرماتا ہے کہ اے نئی آگر آپ آئیس کی تم مرف کے کار کی دونوں باتوں میں سے آگرا کی کہ میں کہ تم مرف کے کار کونوں باتوں میں سے آگرا کی جس کی میں کہ تم میں کی کار کیا کہ کونوں باتوں میں سے آگرا کی جائیں کہ تو کی کی کے کار کونوں کی کونوں کی کونوں کی کونوں کو کی کونوں کی کونوں کی کونوں کی کونوں کو کی کونوں کی کونوں کی کونوں کے کی کی کونوں کونوں کونوں کی کونوں کی کونوں کونوں کونوں کی کونوں کونوں کی کونوں کونوں کی کونوں کونوں کونوں کونوں کونوں کونوں کونوں کونوں کی کونوں کونوں کونوں کونوں کی کونوں ک

بعد زندہ کئے جاؤ کے جس اللہ نے تہمیں پہلی بار پیدا کیا ہے وہ دوبارہ بھی پیدا کرے گاتو صاف کہدویں کے کہ ہم اسے نہیں مانے - مالائکہ قائل بھی ہیں کہ زمین وآسان کا پیدا کرنے والا اللہ تعالی ہی ہے - ظاہر ہے کہ شروع جس پر گراں نہ گزرا - اس پر دوبارہ کی پیدائش کیے گراں گزرے گی ، بیتو بہنست اول مرتبہ کے بہت ہی آسان ہے - فیم کے گراں گزرے گی بیتو بیٹ بیت اول مرتبہ کے بہت ہی آسان ہے - فیم کی بیدائش شروع میں کی - وہی دوبارہ فرمان اللی ہے - وَهُوَ الَّذِی یَبُدُو اللَّهِ اللّٰهِ الللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهِ الللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ الللّٰهِ الللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ الللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ الللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ الللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ الللّٰهِ الللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ الللّٰهِ الللّٰهِ الللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ الللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ الللّٰهِ الللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ الللّٰهِ الللّٰهِ الللّٰهِ اللّٰهِ الللّٰهِ الللّٰهِ الللّٰهِ ا

پیدائش کرے گااور بیتواس پرنہایت ہی آ سان ہے-اور آیت میں ہے کہتم سب کا بنانا اور مار کر زندہ کرنا جمھ پراییا ہی ہے جیساا یک کا لیکن بیلوگ اسٹہیں مانتے تھے اور اسے کھلے جادو سے تعبیر کرتے تھے۔ کفروعنا دسے اس قول کو جادو کا اثر خیال کرتے۔

وَ لَمِنَ اَنْخَرْنَا عَنْهُمُ الْعَدَّابَ إِلَى اُمَّةٍ مِّعَدُودَةٍ لِيَقُولُنَّ مَا يَخْدِسُهُ الْعَدَّابَ اللهُ الْمَّةِ مِّعَدُودَةٍ لِيَقُولُنَّ مَا يَخْدِسُهُ اللهَ يَوْمَ لَيْسَهُمُ لَيْسَ مَصْرُوفًا عَنْهُمُ وَحَاقَ بِهِمْ مِّا كَانُوا يَخْدِسُهُ اللهَ يَوْمَ لَيْسَةُ فِرُوفًا عَنْهُمُ وَحَاقَ بِهِمْ مِّا كَانُوا لِهِ يَسْتَهْ فِرُوفًا عَنْهُمُ وَحَاقَ بِهِمْ مِّا كَانُوا لِهِ يَسْتَهْ فِرُوفًا عَنْهُمُ وَحَاقَ بِهِمْ مِنْ اللهُ ا

اوراگر ہم ان سے عذاب کوئی چنی مرت تک کے لئے پیچھے ڈال دیں تو بیضرور پکاراٹھیں گے کہ عذاب کوکون کی چیز رد کے ہوئے ہے! سنوجس دن وہ ان کے پاس آئے گا' پھران سے شلنے والانہیں پھرتو جس کی ہنمی اڑار ہے تھے' وہ انہیں پرالٹ پڑے گا O

(آیت: ۸) پھر فرما تا ہے کہ اگر ہم عذاب و پکڑکوان سے پچھ مقر رمدت تک کے لئے موخر کردیں توبیاس کونہ آن والا جان
کر جلدی کا مطالبہ کرنے لگتے ہیں کہ عذاب ہم سے موخر کیوں ہو گئے؟ ان کے دل میں کفر و شرک اس طرح بیٹھ گیا ہے کہ اس سے
چھٹکا رائی نہیں ماتا – امت کا لفظ قر آن و حدیث میں گی ایک معنی میں مستعمل ہے – اس سے مراو مدت بھی ہے – اس آیت میں اور
آیت وَادَّ کَرَ بَعُدَ اُمَّةٍ جوسورہ یوسف میں ہے کہی معنی ہیں – امام و مقتدی کے معنی میں بھی پہلفظ آتا ہے – جیسے حضرت ابراہیم کے بارے
میں اُمَّةً قَانِتًا الْحُ آیا ہے – طمت اور دین کے بارے میں بھی پہلفظ آتا ہے – جیسے مشرکوں کا قول اِنَّا وَ جَدُنَا آبَاءَ مَاعَلَى اُمَّةٍ ہواور
میں اُمَّةً قانِتًا الْحُ آیا ہے – طمت اور دین کے بارے میں بھی پہلفظ آتا ہے – جیسے مشرکوں کا قول اِنَّا وَ جَدُنَا آبَاءَ مَاعَلَى اُمَّةٍ ہواور
میں اُمَّةً مَانِتًا اللہ آیا ہوں میں امت مراد کا فرنمون سب امتی ہیں ۔ جیسے مسلم کی حدیث میں ہے اس کو تم جس کے ہاتھ میں میری
جان ہے جو بیودی نفر انی اس امت کا میرانام سے اور بھی پرائیان نہ لائے وہ جہنی ہے – ہاں تا بعد ارامت وہ ہے جو رسولوں کو مانے جیسے جان تا بعد ارامت وہ ہے جو رسولوں کو مانے جیسے گئٹٹ مُ خَیْرَ اُمَّةٍ والی آیت میں –

صیح حدیث میں ہے میں کہوں گا'امتی امتی'ای طرح امت کالفظ فرقے اور گروہ کے لئے بھی مستعمل ہوتا ہے جیسے آیت وَمِنُ قَوُم مُوسْنَى أُمَّةٌ الخ اور جیسے آیت مِنُ اَهُلِ الْکِتلْبِ أُمَّةٌ قَائِمَةٌ الابیاس-

وَلَيِنَ اذَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنَهَا مِنْهُ إِنَّهُ لَيُوْسُ كَفُورُ ۞ وَلَيِنَ اذَقْنَهُ نَعْمَاءُ بَعْدَ ضَرَّاءُ مَسَّنَهُ لَيَقُولَنَ ذَهَبَ السَّيِّاتُ عَنِي ۖ إِنَّهُ لَفَرِحٌ فَخُورُ ۞ إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَلِوا الصَّلِحْتِ اولَإِكَ لَهُمْ مِّغْفِرَةٌ وَ اَجْرُكِمِيْرُ ۞

اگر ہم انسان کوا پی کسی نعت کا ذاکقہ چکھا کر پھراسے اس سے لیس نو وہ بہت ہی ٹامیداور بڑا ہی ٹاشکرا ہن جا تا ہے O اوراگر ہم اے کوئی رحمت پہنچا کیں اس سختی کے بعد جواسے پہنچ چکی تھی تو وہ کہنے لگتا ہے کہ بس برائیاں جھے سے جاتی رہیں یقنیا وہ بڑا ہی خوش ہو کرفخر کرنے لگتا ہے O سوائے ان کے جوصبر کرتے ہیں اور نیک کاموں میں گئے دہتے ہیں انہی لوگوں کے لئے بخشش بھی ہے اور بہت بڑا نیک بدلہ بھی O

انسان کا نفسیاتی تجوید: 🌣 🌣 (آیت:۹-۱۱) سوائے کامل ایمان والوں کے عموماًلوگوں میں جو برائیاں ہیں ان کا بیان ہور ہا ہے کہ راحت کے بعد کی تنی پر مایوس اور محض ناامید ہوجاتے ہیں-اللہ سے بد گمانی کرکے آئندہ کے لئے بھلائی کو بھول بیٹھتے ہیں گویا کہ نہ بھی اس

سے پہلے کوئی آ رام اٹھایا تھانداس کے بعد کسی راحت کی تو قع ہے۔

یمی حال اس کے برخلاف بھی ہے۔اگر بختی کے بعد آسانی ہوگئ تو کہنے لگتے ہیں کہ بس اب براوقت ٹل گیا۔ اپنی راحت 'اپنی تن آ سانیوں پرمست و بے فکر ہوجاتے ہیں۔ دوسروں کا استہزا کرنے لگتے ہیں۔اکڑفوں میں پڑجاتے ہیں اور آئندہ کی بخی کو بالکل فراموش کر دیتے ہیں-ہاں ایمان داراس بری خصلت سے محفوظ رہتے ہیں-وہ د کھ درد میں صبر واستقامت سے کام لیتے ہیں-راحت وآ رام میں اللہ کی فرمال برداری کرتے ہیں۔ بیصبر پرمغفرت اور نیکی پر تواب پاتے ہیں۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔اس کی متم جس کے ہاتھ میں میری

جان ہے کہ مومن کوکوئی تخی 'کوئی مصیبت' کوئی دکھ کوئی تم ایسانہیں پنچتا جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کی خطا تیں معاف ندفر ما تا ہو یہاں تک

صحیحین کی ایک اور حدیث میں ہے مومن کے لئے اللہ تعالیٰ کا ہر فیصلہ سراسر بہتر ہی بہتر ہوتا ہے۔ بیدراحت یا کرشکر کرتا ہے اور بھلائی سمیٹا ہے۔ تکلیف اٹھا کرصبر کرتا ہے' نیکی پاتا ہے۔ایسا حال مومن کے سوااور کسی کانہیں ہوتا۔ اس کا بیان سورہ والعصر میں ہے۔ یعنی عصر کے وقت کی قتم'تمام انسان نقصان میں ہیں سوائے ان کے جوابیان لائیں اور ساتھ ہی نیکیاں بھی کریں اور ایک دوسرے کو دین حق ک اور صبر کی ہدایت کرتے رہیں۔ یہی بیان آیت إنَّ الْإِنْسَانَ خُولِقَ هَلُوُعًا الْحُ مِن ہے۔

فَلَعَلَكَ تَارِكُ بَعْضَ مَا يُوْتَحَى إِلَيْكَ وَضَآبِقٌ بِهِ صَدْرُكَ نَ يَتَقُولُوا لَوْ لَا ٱلْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزُ ٱوْجَآءَ مَعَهُ مَلَكُ ۖ إِنَّمَا آنْتَ نَذِيْرٌ ۖ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْ ۚ وَكِيْلُ ۚ أَمْ يَقُولُونَ افْتَرْبُهُ ۗ قُلْ فَأَتُوا بِعَشْرِسُورِ مِّثْلِهِ مُفَتَرَلِتٍ وَادْعُوا مَن اسْتَطَعْتُمْ مِنْ دُوْنِ اللهِ إِنْ كُنْتُمُ صَدِقِيْنَ ﴿ فَالَّمْ يَسْتَجِيْبُوا لَكُمْ فَاعْلَمُوٓا اَنَّمَا اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللَّهِ وَآنَ لَآ اِلَّاهُوَ ۚ فَهَلَ

پس شاید که تواس وی کے کسی جھے کوچھوڑ دینے والا ہے جو تیری طرف ٹازل کی جاتی ہے اور اس سے تیرا دل تنگ ہونے والا ہے صرف ان کی اس بات پر کہ اں پر کوئی خزاند کیوں نہیں اترا؟ یااس کے ساتھ کوئی فرشتہ ہی آتا' س تو تو صرف ڈرانے والا ہی ہے ہر چیز کا ذمد داراللہ تعالیٰ ہی ہے 🔾 کیا ہے کہتے ہیں کہ اں قرآن کوای نے گھڑلیا ہے؟ تو جواب دے کہ پھرتم بھی ای کے شل دی سورتیں گھڑی ہوئی لے آؤاوراللہ کے سواجھے چاہوا پ ساتھ ملا بھی لواگرتم سچے ہو 🔾 پھراگروہ تمہاری اس بات کو تبول نہ کریں تو تم یقین ہے جان لو کہ بیقر آن اللہ کے علم کے ساتھ اتارا گیا ہے اور دراصل اس اللہ کے سواکوئی معبود نہیں' پس کیاتم مسلمان ہوتے ہو؟ 🔾

كافرول كى تنقيد كى پرواه نه كريں: ﴿ ﴿ آيت:١٢-١٣) كافرول كى زبان پرجوآتا وى طعنه بازى رسول الله ﷺ پركرتے -اس لیے اللہ تعالیٰ اپنے سیچے پیغمبر کو دلا سہ اورتسلی دیتا ہے کہ آپ نہاس سے کام میں ستی کریں' نہ تنگ دل ہوں۔ یہ تو ان کا شیوہ ہے۔ بھی وہ کہتے' اگریدرسول ہے تو کھانے پینے کامختاج کیوں ہے؟ بازاروں میں کیوں آتا جاتا ہے؟ اس کی ہم نوائی میں کوئی فرشتہ کیوں نہیں اترا؟ اے کوئی خزانہ کیوں نہیں دیا گیا؟ اس کے کھانے کوکوئی خاص باغ کیوں نہیں بنایا گیا؟ مسلمانوں کو طعند دیتے کہتم تو اس کے چیچے جل رہے ہوجس پر

خزانہ یوں ہیں دیا گیا؟ اس کے معاملے کولوی حاس باح کیوں ہیں بنایا گیا؟ حسمانوں کوطعنددیے کہم کواں کے پینچے ہی رہے ہو کی کیار جادوکر دیا گیا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ فرما تاہے کہا ہے پیغبر آپ ملول خاطر نہ ہوں آزردہ دل نہ ہوں اپنے کام سے ندر کئے انہیں حق کی لکار سنانے میں کوتا ہی نہ کیجے 'دن رات اللہ کی طرف بلاتے رہے۔ ہمیں معلوم ہے کہان کی دکھ دہ باتیں آپ کو ہری گئی ہیں۔ آپ توجہ بھی نہ

سانے میں کوتا ہی نہ کیجیے' دن رات اللہ کی طرف بلاتے رہے۔ ہمیں معلوم ہے کہ ان کی دکھ دہ باتیں آپ کو ہری لگتی ہیں۔ آپ توجہ بھی نہ سیجیے - ایسا نہ ہو آپ مایوں ہو جا نمیں یا تنگ دل ہو کر پیٹھ جا نمیں کہ بیآ واز ہے کہتے' پھبتیاں اڑاتے ہیں- اپنے سے پہلے کے رسولوں کو د کیمئے۔ سب جمٹلائے گئے' ستائے گئے اور صابر و ثابت قدم رہے۔ یہاں تک کہ اللہ کی مدد آپنچی-

پرقرآن کامعجزہ بیان فرمایا کداس جیسا قرآن لانا تو کہاں؟ اس جیسی دس سورتیں بلکہ ایک سورت بھی ساری دنیا مل کر بناکر نہیں لاسکتی اس کے کہ بیان فرمایا کداس جے جیسی اس کی ذات مثال سے پاک ویسے ہی اس کی صفتیں بھی بے مثال - اس کے کلام جیسا محلوق کا کلام ہوئی بینائمکن ہے - اللہ کی ذات اس سے بلند و بالا پاک اور منفر د ہے - معبود اور رب صرف وہی ہے - جبتم سے بینیس ہو سکا تو یعین کراو کہتم اس کے بنانے سے عاجز ہوا ور دراصل بیاللہ کا کلام ہے اور اس کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ اس کا علم اس کے تھم احکام اس کی روک ٹوک اس کلام میں بیں اور ساتھ ہی مان لوکہ معبود برحق صرف وہی ہے ۔ بس آؤاسلام کے اس کا علم اس کے تھم احکام اس کی روک ٹوک اس کلام میں بیں اور ساتھ ہی مان لوکہ معبود برحق صرف وہی ہے۔ بس آؤاسلام کے

مِنْ عَانَ يُرِيْدُ الْحَيْوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اللَّهِمْ أَعَالَهُمْ فِيهَا مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيْوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اللَّهِمْ أَعَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُبُنِّحُسُونَ ﴿ أُولَاكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاحِرَةِ الْآالْتَ ارْ وَحَبِطُ مَاصَنَعُوا فِيْهَا وَلِطِلَ مَّا كَانُوْ ايَعْمَلُونَ ﴿ الْآالْتَ ارْ وَحَبِطُ مَا صَنعُوا فِيْهَا وَلِطِلَ مَّا كَانُوْ ايَعْمَلُونَ ﴾

جو مختص دنیا کی زندگی اوراس کی زینت پر دیجها ہوا ہو' ہم بھی ایبوں کوان کے کل اعمال بیبی بعر پور پانچا دیتے ہیں اور یہاں انہیں کوئی کی نہیں کی جاتی 0 بال میکی وہ لوگ ہیں جن کے لئے آخرت ہیں سوائے آگ کے اور پھوٹیس اور جو پچھاٹھوں نے کیا تھا' وہاں سب باطل ہے اور جو پچھان کے اعمال تے'

ى*پ بر*ياد ہوئے O

دیا ہر نیکی کے لیے زہر ہے: ہی ہی (آیت:۱۵-۱۱) این عباس فرماتے ہیں دیا کاروں کی نیکیوں کا بدلہ سب کھھائی دنیا میں ال جاتا ہے۔ ذرائ بھی کی نہیں ہوتی ۔ پس جو تفصل دنیا میں دکھاوے کے لئے نماز پڑھے روزے رکھے یا تبجد گزاری کرئے اس کا جرا سے دنیا میں ہی کی نہیں ہوتی ۔ پس جو تفصل دنیا میں ہی کی کر بہتا ہے۔ آخرت میں وو خالی ہاتھ اور محض بے کمل اٹھتا ہے۔ حضرت انس فیے رہ کا بیان ہے کہ بیر آیت یہودونصاری کے تق میں اتری ہے۔ الغرض جس کا جو قصد ہوائی کے مطابق اس سے معاملہ ہوتا ہے۔ دنیا طلبی کے لئے جو اعمال ہوں وہ آخرت میں کار آ مرنہیں ہو سکتے ۔ مومن کی نیت اور مقصد چونکہ آخرت طلبی ہی ہوتا ہے اللہ اسے آخرت میں اس کے اعمال کا

بہترین بدلہ عطافر ما تا ہےاورد نیا میں بھی اس کی نیکیاں کام آتی ہیں۔ایک مرفوع حدیث میں بھی یہی مضمون آیا ہے۔ قرآن کریم کی آیت مَنُ کَانَ یُرِیْدُ الْعَاجِلَةَ النج میں بھی اس کا تفصیلی بیان ہے کہ دنیا طلب لوگوں میں سے جسے ہم جس قدر

مران رہے وہ یہ من کال یہ العاجملہ الع من قال کا میں ہوتا ہے۔ ہاں جس کی طلب آخرت ہواور بالک ای کے این جس کی طلب آخرت ہواور بالک ای کے وہا ہیں دے دیتے ہیں۔ پھر اس کا محکانا جہنم ہوتا ہے جہاں وہ ذکیل وخوار ہو کر داخل ہوتا ہے۔ ہان جس کی طلب آخرت ہواور بالکل ای کے

مطابق اس کاعمل بھی ہواور وہ ایمان دار بھی تو ایسے لوگوں کی کوشش کی قدر دانی کی جاتی ہے۔ انہیں ہرایک کوہم تیرے رب کی عطا سے
بڑھاتے رہتے ہیں۔ تیرے پروردگار کا انعام کی سے رکا ہوائییں۔ تو خود دیکھ لے کہ کس طرح ہم نے ایک کوایک پرفضیات بخشی ہے۔
آخرت کیا باعتبار درجوں کے اور کیا باعتبار فضیات کے بہت ہی بڑی اور زبردست چیز ہے۔ اور آیت میں ارشاد ہے مَنُ کَانَ مُرِیدُدُ
حَرُثَ اللَّا خِرَةِ نَزِدُلَهُ فِی حَرُثِهِ الْحُ جس کا ارادہ آخرت کی گئیتی کا ہو ہم خوداس میں اس کے لئے برکت عطافر ماتے ہیں۔ اور جس کا ارادہ دنیا کی گئیتی کا ہو ہم گواسے ہے۔

اَفُمَنَ كَانَ عَلَى بَيِنَةٍ مِّنَ رَّيْهِ وَيَتْلُؤُهُ شَاهِدُ مِنْهُ وَمِنْ قَبْلِهِ كِتْبُ مُوسَى إِمَامًا وَرَجْعَةُ الْوَلَيْكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ وَمَنْ يَكُفُرُ بِهِ مِنَ الْأَخْزَابِ فَالنَّارُمَوْعِدُهُ فَلَا تَكَ فِي مِرْيَةٍ مِنْهُ النَّهُ الْحَقُ الْاَتَكُ فِي مِرْيَةٍ مِنْهُ النَّهُ الْحَقُ الْاَتَكُ فِي مِرْيَةٍ مِنْهُ النَّهُ الْحَقُ الْاَتَكُ فِي مِرْيَةٍ مِنْهُ النَّهُ الْحَقُ مِنْ اللَّالِ فَالنَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ هُ مِنْ رَبِّكِ وَلَكِنَ آكَ أَلَى النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ هُ مِنْ رَبِّكَ وَلَكِنَ آكَ أَلَى النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ هُ مِنْ رَبِّكَ وَلَكِنَ آكَ أَلَى النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ هُ

کیادہ مخص جوابے رب کے پاس کی دلیل پر ہواوراس کے متصل ہی اللہ کی طرف کا گواہ ہواوراس سے پہلے تتاب جومویٰ کی چیوااوررست ' بہی لوگ ہیں جواس پرایمان رکھتے ہیں 'تمام فرقوں میں سے جوبھی اس کا منکر ہواس کے آخری وعدے کی جگہ جہنم ہے۔ پس تو اس میں کسی قسم کے شبہ میں ندرہ ۔ یقینا یہ تیرے رب کی جاری ایمان والے نہیں ہوتے 🔾 جانب سے سراسر برح ہے۔ بیقوبات ہی اور ہے کہا کھڑ لوگ ایمان والے نہیں ہوتے 🔾

مومن کون ہیں؟ ہلہ ہل (آیت: ۱) ان مومنوں کا وصف بیان ہور ہا ہے جونطرت پر قائم ہیں جواللہ کی وحداثیت کودل سے مانتے ہیں۔
جیسے کھم اللہ ہے کہ فاَقِیمُ وَ جُھاکَ لِللّذِینِ حَنِیفًا الله الله علیفًا الله علیف پر قائم کردے اللہ کی فطرت ہیں اللہ علیف فطرت ہیں ہیں ہے۔
جاری وسلم میں ہے رسول اللہ علیف فر ماتے ہیں ہر پچ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھراس کے ماں باپ اسے یہودی یا نصر انی یا جوی بنا
لیتے ہیں جیسے کہ جانوروں کے بچے تھے سالم پیدا ہوتے ہیں۔ پھر لوگ ان کے کان کاٹ ڈالتے ہیں۔ سلم شریف کی حدیث قدی میں ہے اسے میں نے اس کے مدین کے حدیث قدی میں ہے میں نے اس کے مدید کیا ہے گئی میں ان پر حرام کر میں ان پر حرام کر میں ہے اس کے مدید کیا ہے گئی میں ہے کہ ہر بچای ملت پر میں ان اس کے دین سے بہادیتا ہے کہ ہر بچای ملت پر بیدا ہوتا ہے اور انہیں کہتا ہے کہ ہر بچای ملت پر بیدا ہوتا ہے اور انہیں کہتا ہے کہ ہر بچای ملت پر بیدا ہوتا ہے یہاں تک کہاس کی زبان کھلے الح

پی مون فطرت اللہ پر ہی باقی رہتا ہے۔ پس ایک تو فطرت اس کی سیحے سالم ہوتی ہے۔ پھر اس کے پاس اللہ کا شاہد آتا ہے لینی اللہ کی شریعت پینی ہوئی۔ پس شاہد سے مراد حضرت جمر سیالیہ السلام کی شریعت کے ساتھ ختم ہوئی۔ پس شاہد سے مراد حضرت جمر سیالیہ السلام ہیں۔ حضرت جمر سیالیہ فرماتے ہیں اللہ کی رسالت اولاً حضرت جمر سیالیہ السلام لائے اور آپ کے واسطے سے حضرت جمر سیالیہ اللہ کی وی میں کہا گیا ہے کہ وہ علی ہیں لیکن وہ قول ضعیف ہے۔ اس کا کوئی قائل ثابت ہی نہیں۔ حق بات پہلی ہی ہے۔ پس مومن کی فطرت اللہ کی وی میں کہا گیا ہے کہ وہ علی ہیں لیکن وہ قول ضعیف ہے۔ اس کا کوئی قائل ثابت ہی نہیں۔ حق بات پہلی ہی ہے۔ اس کی فطرت ایک ایک مسئلے کی سے مل جاتی ہے۔ اس کی فطرت ایک ایک مسئلے کی تصدیق کرتی جاتی ہے۔ اس کی فطرت ایک ایک مسئلے کی تصدیق کرتی جاتی ہے۔ پس فطرت سیم اس کے ساتھ قر آن کی تعلیم 'جے حضرت جر سیال نے اللہ کے نوائل کے قابل بنا کر جبھی تھی اس سے پہلے کی ایک اور تا نمیر بھی موجود وہ کتاب موئی لیمن تو رات جے اللہ نے اس ذیا مت کے لئے پیشوائی کے قابل بنا کر جبھی تھی اور جواللہ کی طرف سے رحمت تھی اس پرجن کا پورا ایمان ہے وہ وہ لامحالہ اس نبی اور اس کتاب پر بھی ایمان لاتے ہیں۔ کوئکہ اس کتاب نے اس اور جواللہ کی طرف سے رحمت تھی اس پرجن کا پورا ایمان ہے وہ وہ لامالہ اس نبی اور اس کتاب پر بھی ایمان لاتے ہیں۔ کوئکہ اس کتاب نے اس

كاب يرايمان لانے كى رہنمائى كى ہے- يس يوگ اس كتاب يرجى ايمان لاتے ہيں-

پھر پورے قر آن کو یااس کے کسی حصے کو نہ ماننے والوں کی سزا کا بیان فر مایا کہ دنیا والوں میں سے جوگروہ ، جوفر قدامے نہ مانے خواہ یہودی ہوٴ خواہ نصرانی' کہیں کا ہو' کوئی ہو' کسی رنگت اورشکل وصورت کا ہوٴ قر آن پہنچا اور نہ مانا' و جہنمی ہے۔ جیسے رب العالمین نے اپنے نِي كَى زبانى اى قرآن كريم مِن فرمايا ہے- لِاُنْذِرَكُمُ بِهِ وَمَنُ بَلَغَ كه مِن اسے تبہيں بھى آگاہ كرر ماہوں اور انہيں بھی جنہيں بير بھنج جائے-اور آیت میں ہے قُلُ یَا یُھا النَّاسُ إِنِّی رَسُولُ اللَّهِ اِلْیَكُمُ جَمِیْعَا لُوكوں میں اعلان کردو کداے انسانو میں تم سب کی طرف الله كا پنجبر ہوں میج مسلم میں ہے رسول الله علی فرماتے ہیں اس كاتم جس كے ہاتھ ميں ميرى جان ہے كداس امت ميں سے جو بھی مجھے من کے اور پھر مجھ پرایمان ندلائے وہ جہنمی ہے۔حضرت سعید بن جیر فرماتے ہیں میں جو بھی عدیث سنتا ہوں اس کی تصدیق کتاب الله مين ضروريا تا مول-مندرجه بالاحديث سرمين اس تلاش مين لكاكه اس كي تصديق قرآن كي س آيت سے موتى ہے تو مجھے بيآيت ملى-پس تمام دین والے اس سے مراد ہیں۔ پھر جناب باری ارشاد فرما تا ہے کہ اس قر آن کے اللہ کی طرف سے سراسرتن ہونے میں تجھے کوئی شک شبدند کرنا جاہے جیسے ارشاد ہے کداس کتاب کے رب العالمین کی طرف سے نازل شدہ ہونے میں کوئی شک وشبہیں - اور جگہ ہے ذلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ اس كَتَابِ مِن كُولَى مُكْتَبِين-

پھرارشاد ہے کہ اکٹرلوگ ایمان سے کورے ہوتے ہیں جیسے فرمان ہے وَمَاۤ اَکُثَرُ النَّاسِ وَلَوُ حَرَصُتَ بِمُؤْمِنِيْنَ لِيخَنَّ كُو تیری جا ہت ہولیکن یقین کرلے کہ اکثر لوگ مومن ٹہیں ہوں گے-اور آیت میں ہے وَ اِنْ تُطِعُ اَکْتَرَ مَنُ فِی الْاَرْضِ يُضِلُّوكَ عَنُ سَبيلُ اللهِ اگرتو دنیا والوں کی اکثریت کی بیروی کرے گا تو وہ تو تھے راہ اللہ سے بھٹکا دیں گے-اور آیت میں ہے وَلَقَدُ صَدَّقَ عَلَيْهِمُ إِبُلِيْسُ طَنَّهُ فَاتَّبَعُوهُ إِلَّا فَرِيُقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ لِين ان يرابليس في المان يح كردكها يا اورسوات مومنول كى الك مختصرى جماعت کے یاتی سب ای کے پیچھے لگ گئے۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَارِي عَلَى اللهِ كَذِبًا الْوَلَيْكَ يُعْرَضُونَ عَلَى رَتِهِمْ وَيَقُولُ الْأَشْهَادُ لَهُؤُلَّا الَّذِينَ كَذَبُوْ آعَلَى رَبِّهِمْ ۚ ٱلا لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الظَّلِمِينَ ٥

اس سے بڑھ کرخالم کون ہوگا جواللہ پرجموٹ با ندھ لے بیلوگ اپنے پروردگار کے سامنے پیش کئے جائیں گے ادرسارے گواہ کہیں کے کدیدہ الوگ ہیں جنھوں نے ا پنے پروردگار پرجموث باندھا -خبردار جو کداللہ کی احت ہے ظالموں پر 🔾

الله جل شانه يه بهتان باند صنے والے : ١٨ ١٨ (آيت: ١٨) جولوگ الله كے ذھے بہتان باندھ لين ان كا انجام اور قيامت كون كى ساری مخلوق کے سامنے کی ان کی رسوائی کا بیان ہور ہاہے-منداحمہ میں صفوان بن محزر کہتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر کا ہاتھ تھا ہے ہوئے تھا کہ ایک مخص آپ کے پاس آیااور پوچھنے لگا کہ آپ نے رسول الله صلی الله علیہ وسلم سے قیامت کے دن کی سرگوشی کے بارے میں کیا ساہے؟ آپ نے فرمایا میں نے حضور سے ساہے کہ اللہ عز وجل مومن کواینے سے قریب کرے گایہاں تک کہ اپنا باز واس پرر کھ دے گا اور ا سے لوگوں کی نگاہوں سے چھپالے گا اورا ہے اس کے گناہوں کا اقر ارکرائے گا کہ کیا تخصے اپنافلاں گناہ یاد ہے؟ اور فلا ان بھی؟ اور فلا ان بھی؟ یہ! قرار کرتا جائے گا یہاں تک کشمجھ لے گا کہ بس اب ہلاک ہوا-اس وفت ارحم الراحمین فرمائے گا کہ میرے بندے دنیا میں ان پر پردہ ڈالٹا

ر ہا۔ س آج بھی میں انہیں بخشا ہوں۔ پھراس کی نیکیوں کاعمل نامداہے دے دیا جائے گا۔ اور کفار اور منافقین پرنو گواہ پیش ہوں گے جو کہیں گے کہ یہی وہ ہیں جواللہ پرجھوٹ بولتے تھے۔ یا درہے کہ ان ظالموں پراللہ کی لعنت ہے الخ بیر حدیث بخاری وسلم میں بھی ہے۔

عديه الدين يَصُدُونَ عَنْ سَبِيلِ اللهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا وَهُمْ بِالْآخِرَةِ اللَّهِ مَنْ عَبِيلِ اللهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ رَكُونُونَ هَا وُلَيْكَ لَمْ يَكُونُونَا مُعْجِزِيْنَ فِي الْآرْضِ وَمَا كَانَ لَهُمُ رَكُونُ اللّهِ مِنْ آوْلِيَاءً يُصَلّعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ مَا كَانُوا لَهُمُ الْعَذَابُ مَا كَانُوا يَسْتَطِيعُونَ السَّمْعُ وَمَا كَانُوا يُبْصِرُونَ هِ اولالِكَ اللّذِيْنَ السَّمْعُ وَمَا كَانُوا يُبْصِرُونَ هِ الْآخِرَةِ هُمُ الْآخَمَرُونَ هَا لَاحْمَرُونَ هُ الْآخِرَةِ هُمُ الْآخَمَرُونَ هُ الْآخَمَرُونَ هُ الْآخَمَرُونَ هُ الْآخَمَرُونَ هُ الْآخَمَرُونَ هُ الْآخِرَةِ هُمُ الْآخَمَارُونَ هُ إِلَاحِرَةِ هُمُ الْآخَمَرُونَ هُ الْآخِرَةِ هُمُ الْآخَمَارُونَ هُ الْآخِرَةِ هُمُ الْآخَمَارُونَ هُ الْآخَمَارُونَ هُ الْآخَمَارُونَ هُ الْآخِرَةِ هُمُ الْآخَمَارُونَ هُ الْآخِرُةُ وَالْمُ الْآخَمَارُونَ هُ الْآخَمَارُونَ هُ الْآخَمَارُونَ هُ الْآخَمَارُونَ هُ الْآخَلُولُ الْمُعْمَرُونَ هُ الْآخَمَارُونَ هُ الْحَارِقُ الْمُعْتَالِهُ عُلَالْمُ الْحَارِقُ الْمُؤْمِنَ هُ الْمُعْتَالِهُ الْمُعْتَالِهُ الْمُؤْمِنَ الْمُؤْمِنَ الْمُؤْمِنَ الْمُؤْمِنَ الْمُؤْمِنُ الْمُؤْمِنَ الْمُؤْمِنَ الْمُؤْمِنَ الْمُؤْمِنُ الْمُؤْمِنُ الْمُؤْمِنَ الْمُؤْمِنُ الْمُؤْمِنُ اللّهُ الْمُؤْمِنُ الْمُؤْمِنُ الْمُؤْمِنُ الْمُؤْمِنُ الْمُؤْمِنُ اللّهُ الْمُؤْمِنُ الْمُؤْمِنُ الْمُؤْمِنُ الْمُؤْمِنُ الْمُؤْمِنُ الْمُؤْمِلُونُ اللّهُ الْمُؤْمِنُ الْمُؤْمِنُ اللّهُ الْمُؤْمِنُ الْم

جواللہ کی راہ سے روکتے ہیں اوراس میں بھی تلاش کر لیتے ہیں' یہی ہیں آخرت کے مشر ک نہ بیلوگ و نیا میں اللہ کو ہرا سکے نہ ان کا کوئی حمایتی اللہ کے سوا ہوا' ان کے عذاب دگنا کیا جائے گا' نہ بیہ سننے کی طاقت رکھتے تھے اور نہ بیدد کھتے ہی تھے ۞ یہی ہیں جنھوں نے اپنا نقصان آپ کر لیا اور جن سے اپنا با ندھا ہوا افتر اگم کے عذاب دگنا کیا جائے گا' نہ بیہ سننے کی طاقت رکھتے تھے اور نہ بیدد کھتے ہی تھے کہی لوگ آخرت میں زیاں کار ہوں گے ۞

(آیت: 19-۲۲) بیلوگ اتباع حق برایت اور جنت سے اوروں کورو کتے رہے اور اپنا طریقہ ٹیڑھا تر چھا ہی تلاش کرتے رہے۔ ساتھ ہی قیامت اور آخرت کے دن کے بھی منکر ہی رہے۔ اسے مانا ہی نہیں۔ یا درہے کہ بیاللہ کے ماتحت ہیں۔ وہ ان سے ہر وقت انتقام لینے پر قادر ہے۔ اگر چاہے تو آخرت سے پہلے دنیا ہیں ہی پکڑ لے لیکن اس کی طرف سے تھوڑی ہی ڈھیل انہیں مل گئی ہے۔ بخاری وسلم میں ہے اللہ تعالیٰ ظالموں کو مہلت دیتا ہے بالاخر جب پکڑتا ہے تب چھوڑتا ہی نہیں۔ ان کی سزا کیں بڑھت ہی چلی جا کیں گی۔ اس لئے کہ اللہ کی دی ہوئی قو توں سے انہوں نے کام نہایا۔ حق سننے سے کا نوں کو بہرہ رکھا۔ حق کی تا بعداری سے آتکھوں کو اندھا رکھا۔ جہنم میں جاتے وقت خود ہی کہیں گے کہ لَوُ کُنّا نَسُمَعُ اَوُ نَعُقِلُ مَا کُنّا فِی اَصُحٰ اِللّٰهِ زِدُنْهُمُ عَذَابًا فَوُقَ الْعَذَابِ الْحُ رَحِيَة ہوتے تو آج دوز تی نہیں گے کہ لَوُ کُنّا نَسُمَعُ اَوُ نَعُقِلُ مَا کُنّا فِی اَصُحٰ لِ اللّٰهِ زِدُنْهُمُ عَذَابًا فَوُقَ الْعَذَابِ الْحُ مِی ہوتے تو آج دوز تی نہیں گے کہ لَوُ کُنّا نَسُمَعُ اَوُ نَعُقِلُ مَا کُنّا فِی سَبِیلِ اللّٰهِ زِدُنْهُمُ عَذَابًا فَوُقَ الْعَذَابِ الْحُ مِی ہوتے تو آج دوز تی نہیں گے کہ راہ ہے دو کے والوں کے لیے عذا ب پرعذا ب بڑھتا چلا جائے گا۔ ہرا کی تھم عدولی پڑ ہرا کی میں ہے کہ کا فروں کے لیے راہ اللہ کی راہ سے روکے والوں کے لیے عذا ب پرعذا ب بڑھتا چلا جائے گا۔ ہرا کی تھم عدولی پڑ ہرا کی برائی کام پڑ سے ای کام پڑ سے ای کام پڑ سے ای کام پڑ سے ایک گا۔ ہرا کی تھی کے۔

پر سیحی قول یہی ہے کہ آخرت کی نسبت کے اعتبار سے کفار بھی فروع شرع کے مکلف ہیں۔ یہی ہیں وہ جنہوں نے اپنے آپ کو
نقصان پہنچایا اورخودا پنے شین جہنمی بنایا - جہال کاعذاب ذراسی دریکھی ہلکانہیں ہوگا - آگ کے شعلے کم ہونے تو کہاں اور تر تیز ہوتے جا ئیں
گے جنہیں انہوں نے گھڑ لیا تھا لیعنی بت اور اللہ کے شریک وغیرہ آج وہ ان کے سی کام نہ آئیں گے بلکہ نظر بھی نہ پڑیں گے بلکہ اور نقصان
پہنچا ئیں گے - وہ تو ان کے دشمن ہوجا ئیں گے اور ان کے شرک سے صاف کر جا ئیں گے ۔ گویہ انہیں باعث عزت ہجھتے ہیں کین در حقیقت وہ
ان کے لئے باعث ذلت ہیں - کھلے طور پر اس بات کا قیامت کے دن انکار کر دیں گے کہ ان شرکوں نے انہیں پوجا - یہی ارشاد خلیل الرحمان کا پنی قوم سے تھا کہ ان بتوں سے گوتم دنیوی تعلقات وابستہ رکھولیکن قیامت کے دن ایک دوسرے کا انکار کر دیں گے اور ایک دوسرے پر

لعنت كرنے لكيس كے-اورتم سب كاشھكا ناجہتم ہوگا-اوركوئي كسى كوكوئي مدونہ بنچائے گا-

يم مضمون آيت إذ تَبَرًا الَّذِينَ اتِبَعُوا الخ مي بيعى اس وقت پيشوالوگ اي مريدول سے دست بردار بوجائيل گ-عذاب اللی آئکھوں ہے دیکھ لیں گے اور باہمی تعلقات سب منقطع ہو جائیں گے۔ اس فتم کی اور بھی بہت ی آیتیں ہیں۔ وہ بھی ان کی ہلاکت اور نقصان کی خبر دیتی ہیں۔ یقینا یہی لوگ قیامت کے دن سب سے زیادہ نقصان اٹھائیں گے۔ جنت کے درجوں کے بدلے انہوں نے جہنم کے گڑھے لئے - اللہ کی نعمتوں کے بدلے جہنم کی آ گ قبول کی - میٹھے ٹھنڈے نوشگوار جنتی پانی کے بدلے جہنم کا آ گ جیسا کھولتا ہوا گرم پانی انہیں ملا-حورعین کے بدلے لہؤ پیپ اور بلندو بالامحلات کے بدلے دوزخ کے تنگ مقامات انہوں نے لئے ٔ رب رحمان کی نز دیکی اوردیدار کے بدلےاس کاغضب اور سزاانہیں ملی - بے شک یہاں میخت گھائے میں رہے-

إِنَّ الَّذِيْنَ الْمَنُولُ وَعَمِلُوا الصَّلِحْتِ وَ أَخْبَتُوۤ اللَّهِ رَبِّهِمُ الْوَلَيْكَ أَصْحُبُ الْجَكَةِ هُمْ فِيهَا خُلِدُونَ ﴿مَثَالُ الْفَرِيقَايِنِ كالأغلى والأصّبِ والبَصِيْرِ وَالسَّمِيْعِ هَلْ يَسْتَوِيْنِ مَثَلًا " أَفَلَا تَذَكُّرُونَ ١٠٠٠

یقینا جولوگ ایمان لائے اور انہوں نے کام بھی نیک کئے اور اپنے پالنے والے کی طرف جھکتے رہے وہی جنت میں جانے والے ہیں جہال وہ ہمیشہ ہی رہے والے ہیں 🔾 ان دونوں فرقوں کی مثال اندھے بہرے اور دیکھتے شتے جیسی ہے 'کیابید دنوں مثال میں برابر ہیں؟ کیا پھربھی تم نھیحت حاصل نہیں کرتے؟ 🔾

عقل وہوش اور ایمان والے لوگ: 🌣 🌣 (آیت:۲۳-۲۳) بروں کے ذکر کے بعدا چھے لوگوں کا بیان ہور ہا ہے جن کے دل ایمان والے جن کے جسمانی اعضافر ماں برداری کرنے والے تھے قول وقعل سے فرمان رب بجالانے والے اور رب کی نافر مانی سے بیخے والے تھے۔ بیلوگ جنت کے دارث ہوں گے۔ بلند و بالا بالا خانے ' بچھے بچھائے تخت' جھکے ہوئے خوشوں ادرمیووں کے درخت' ابھرے ابھرے فرش خوبصورت بیویاں فتم تم کے خوش ذا نقد پھل چاہت کے لذیذ کھانے پینے اور سب سے بڑھ کردیدارالہی - پنعتیں ہوں گی جوان کے لئے ہمیشکی لئے ہوئے ہوں گی- ندانہیں موت آئے نہ بڑھا یا نہ بیاری نیخفلت نہ یا خانہ پیٹا ب نیٹھوک نہ ناک مشک بووالا پسینہ آیا اورغذا ہضم - پہلے بیان کردہ کا فرشکی لوگ اور بیمومن متقی لوگ بالکل وہی نسبت رکھتے ہیں جوا ندھے' بہرے اور بینا اور سنتے میں ہے - کا فرونیا میں حق کود کیمنے میں اندھے تھے اور آخرت کے دن بھی بھلائی کی راہ نہیں یا ئیں گے نداہے دیکھیں گے۔ وہ حقانیت کی دلیلوں کے سننے سے بہرے تھے نفع دینے والی بات سنتے ہی نہ تھے اگران میں کوئی بھلائی ہوتی تو اللہ تعالی انہیں ضرور سنا تا-اس کے برخلاف مومن سمجھ دار' ذكى عاقل عالم ويكمتا ' بھالتا ' سوچتا ' سجھتا ' حق و باطل ميں تميز كرتا - بھلائى لے ليتا ' برائى چھوڑ ديتا ' دليل اور شبه ميں فرق كر ليتا اور باطل سے بچتا' حن کو مانتا- بتلا یئے بیدونوں کیسے برابر ہو سکتے ہیں؟ تعجب ہے کہ پھر بھی تم ایسے دومختلف شخصوں میں فرق نہیں سبجھتے -ارشاد ہے لَا يَسُتَوِى أَصُحْبُ النَّارِ وَأَصُحْبُ الْحَنَّةِ الْحُ دوزخی اورجنتی ایک نہیں ہوتے –جنتی تو بالکل کامیاب ہیں- اورآ یت میں ہے' ا ندھااور دیکھنےوالا برابزنہیں' اندھیرااورا جالا برابزنہیں' سابیاور دھوپ برابزنہیں' زندہ اورمردہ برابزنہیں – اللہ تو جسے جا ہے سنا سکتا ہے تو قبر

والول كوسنانبين سكتا - تو توصرف آگاه كردين والا ہے - ہم نے تجھے حق كے ساتھ خوشخرى دينے والا اور ڈرانے والا بناكر بھيجا بے ہر ہرامت

میں ڈرانے والا ہو چکا ہے-

وَلَقَدُ اَرْسَلْنَا نُوْحًا إِلَى قَوْمِهُ ۚ إِنِّى لَكُمُ نَذِيْرٌ مُّبِينٌ ﴿ اللهَ اللهُ الل

یقینا ہم نے نوح علیہ السلام کواس کی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا کہ میں تہمیں صاف صاف ہوشیار کر دینے والا ہوں ۞ کہتم صرف اللہ ہی کی عبادت کرو مجھے تو تم پر در دناک دن کے عذاب کا خوف ہے ۞ اس کی قوم کے کا فروں کے سرداروں نے جواب دیا کہ ہم تو تحجے اپنے جیساانسان ہی دیکھتے ہیں اور تیرے تابعداروں کو بھی ہم دیکھتے ہیں کہ سوائے کمین موٹی مجھوالوں کے اورکوئی نہیں ۔ ہم تیری کی قتم کی برتری اپنے اور پنہیں دیکھر ہے بلکہ ہم تو تہمیں ٹجھونا سمجھر ہے ہیں ۞

آ دم علیہ السلام کے بعدسب سے پہلا نبی؟ ﷺ (آیت: ۲۵-۲۵) سب سے پہلے کافروں کی طرف رسول بنا کربت پرتی سے روکنے کے لئے زمین پرحفرت نوح علیہ السلام ہی بیعیج گئے تھے۔ آپ نے اپنی قوم سے فرمایا کہ بین تہمیں اللہ کے عذاب سے ڈرانے آیا ہوں۔ اگرتم غیر اللہ کی عبادت نہ چھوڑ و گئے تو عذابوں میں پھنو گے۔ دیکھوتم صرف ایک اللہ ہی کی عبادت کرتے رہو۔ اگرتم نے خلاف ورزی کی تو قیامت کے دن کے درد ناک سخت عذابوں میں جھے تہمارے لینے کاخوف ہے۔ اس پرقو می کافروں کے رؤساء اورامراء بول اٹھے کہ آپ کوئی فرشتہ تو ہیں نہیں۔ ہم جیسے ہی انسان ہیں۔ پھر کیسے ممکن ہے کہ ہم سب کو چھوڑ کرتم ایک ہی کے پاس وی اورامراء بول اٹھے کہ آپ کوئی فرشتہ تو ہیں نہیں۔ ہم جیسے ہی انسان ہیں۔ پھر کیسے ممکن ہے کہ ہم سب کو چھوڑ کرتم ایک ہی کے پاس وی آئے۔ اور ہم اپنی آئی آئی تھول سے دیکھر ہے ہیں کہ ایسے رؤیل لوگ آپ کے حلقے میں شامل ہو گئے ہیں۔ کوئی شریف اور رئیس آپ کا فرمان پر دارنہیں ہوا اور بیلوگ بیسے دین کہ اس بینے بین کہ اس بینے جین کہ اس بین کہ اس بین کہ بین کہ بین بینیا یا کتم خوش حال ہو گئے ہوئتہاری روزیاں بردھ گئی ہوں یا خالق و کھر ہم دیکھتے ہیں کہ اس بین کہ اس بین کہ بین بینیا یا کتم خوش حال ہو گئے ہوئتہاری روزیاں بردھ گئی ہوں یا خالق و

پھر ہم دیکھتے ہیں اداس سے دین ہے ہیں ہوں قائدہ ہی ہیں پہچایا کہ م حوص حال ہو سے ہو ہمہاری روزیاں بڑھی ہوں یا سی و خلق میں تہمیں کوئی برتری ہم پر حاصل ہوگئ ہو- بلکہ ہمارے خیال سے تو تم سب جھوٹے ہو- نیکی اور صلاحیت اور عبادت پر جو وعدے تم ہمیں آخرت کے ملک کی دیے رہے ہو ہمارے نزدیک توبیسب بھی جھوٹی باتیں ہیں۔ ان کفار کی بے عقلی تو دیکھئے۔ اگر حق کے قبول کرنے والے نچلے طبقہ کے لوگ ہوئے تو کیا اس سے حق کی شان گھٹ گئ ؟ حق حق ہی ہے خواہ اس کے مانے والے بڑے لوگ ہوں خواہ چھوٹے لوگ ہوں۔ خواہ اس کے مانے والے بڑے لوگ ہوں خواہ چھوٹے لوگ ہوں۔ چاہے وہ سکین مفلس ہی ہوں اور حق سے روگر دانی کرنے والے بی شریف لوگ ہیں۔ چاہے وہ سکین مفلس ہی ہوں اور حق سے روگر دانی کرنے والے بی ذیل اور رذیل ہیں گووہ غنی مالداراورا میر امراء ہوں۔ ہاں بیوا قعہ ہے کہ بچائی کی آ واز کو پہلے پہل غریب سکین لوگ بی تہول کرتے ہیں اور امیر کیبرلوگ ناک بھوں چڑھانے تیں۔

فرمان قرآن ہے کہ تجھ سے پہلے جس جس بہتی میں ہمارے انبیاءً آئے وہاں کے بڑے لوگوں نے یہی کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادوں کوجس دین پر پایا ہے ہم تو انہی کی خوشہ چینی کرتے رہیں گے۔ شاہ روم ہرقل نے جو ابوسفیان سے پوچھاتھا کہ شریف لوگوں نے اس کی تابعداری کی ہے یاضعیف لوگوں نے ؟ تو اس نے یہی جواب دیا تھا کہ ضعیفوں نے۔جس پر ہرقل نے کہا تھا کہ رسولوں کے تابعداریہی لوگ ہوتے ہیں جن کی فوری قبولیت بھی کوئی عیب کی بات نہیں 'حق کی وضاحت کے بعدرائے فکر کی ضرورت ہی کیا بلکہ ہر عقل مند کا کام یہی ہے کہ حق کے ماننے میں سبقت اور جلدی کرے-اس میں تامل کرنا جہالت اور کند وہنی ہے-اللہ کے تمام پیٹیبر بہت واضح اور صاف اور کھلی ہوئی دلیلیں لے کرآتے ہیں-

حدیث شریف میں ہے کہ میں نے جے بھی اسلام کی طرف بلایا'اس میں پچھ نہ پچھ جھکے ضرور پائی سوائے ابو بکڑ کے کہانہوں نے
کوئی تر ددوتامل نہ کیا' واضح چیز کو دیکھتے ہی فوراً ہے جھکے قبول کرلیا - ان کا تیسرا اعتراض کہ ہم کوئی برتری تم میں نہیں دیکھتے' یہ بھی ان کے
اندھے پن کی وجہ سے ہے - اپنی ان کی آئیس اور کان نہ ہوں اور ایک موجود چیز کا انکار کریں تونی الواقع اس کا نہ ہونا ٹا برت نہیں ہوسکتا - یہ
تو نہ تن کو دیکھیں نہ تن کو شیل بلکہ اپنے شک میں غوطے لگاتے رہتے ہیں - اپنی جہالت میں ڈ بکیاں مارتے رہتے ہیں - جمو نے مفتری خالی
ہاتھ رذیل اور نقصانوں والے ہیں -

قَالَ لِقَوْمِ اَرَائِيتُمُ إِنْ كُنْتُ عَلَى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَبِّيْ وَاتنْمِي رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهِ فَعُجِيتُ عَلَيْكُمُ اللَّازِمُكُمُوهَا وَانْتُمْ لَهَا كُرِهُوْنَ۞ مِّنْ عِنْدِهِ فَعُجِيتُ عَلَيْكُمُ اللَّازِمُكُمُوهَا وَانْتُمْ لَهَا كُرِهُوْنَ۞

نوح نے کہا میری قوم والؤ مجھے بتلاؤ تو آگر میں اپنے رب کی طرف ہے کسی دلیل پر ہوا اور مجھے اس نے اپنے پاس کی کوئی نعت عطاکی ہوئی ہوتی 'پھر وہ تہباری نگاہوں میں نہ آئی تو کیاز بردئی میں اسے تہارے گلے سے منڈ ھدوں؟ حالانکہ تم اس سے بیز ارہو 🔿

بلا اجرت خیرخواہ سے نارواسلوک؟ ہی ہی (آیت: ۲۸) حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو جواب دیا کہ بچی نبوت یقین اورواضح چیز میرے پاس قومیرے دب کی طرف سے آپھی – بہت بڑی رحت ونعت اللہ تعالی نے مجھے عطافر مائی اوروہ تم سے پوشیدہ رہی تم اسے نہ دیکھ سکے نہ تم نے اس کی قدروانی کی نداسے پیچانا بلکہ بے سوچے سمجھے تم نے اسے دھکے دے دیے اور اسے جھٹلانے لگ گئے – اب ہتلاؤ کہ تمہاری اس نالیندیدگی کی حالت میں میں کسے سے کرسکتا ہوں کہ تہمیں اس کا ماتحت بنادوں؟ –

ويقَوْمِ لِآ اَسْتَلَكُمْ عَلَيْهِ مَالًا اِنْ اَجْرِي اِللَّعَلَى اللهِ وَمَا اَنَا يَطَارِدِ الَّذِيْنَ امَنُوا اِنْهُمْ مُلْقُوا رَبِّهِمْ وَلَكِنِّ اَلْكُمْ قَوْمًا يَظُارِدِ الَّذِيْنَ امَنُوا اِنْهُمْ مُلْقُوا رَبِّهِمْ وَلَكِنِّ اللهِ اِنَ طَرَدُتُهُمُ أَفَلا تَجْهَلُوْنَ ﴿ وَلِاَ اَقُولُ لَكُمْ عِنَ اللهِ اِنَ طَرَدُتُهُمُ أَفَلا تَذَكَرُونَ ﴿ وَلاَ اعْوَلُ لَكُمْ عِنَدِي حَزَائِنُ اللهِ وَلاَ اعْلَا اللهُ اَعْدُ لَنَ عَزَدِي اللهِ وَلاَ اعْدُ لَنَ اللهِ وَلاَ اللهُ اَعْدُ لَنَ اللهِ اللهُ عَيْرًا اللهُ اَعْدُ لِهَا فِنَ انْفُسِهِمَ اللهُ عَيْرًا اللهُ اَعْدُ لِهَا فِي انْفُسِهِمَ اللهُ عَيْرًا اللهُ اَعْدُ لَا اللهُ اَعْدُ لَكُ اللهِ اللهُ عَيْرًا اللهُ اَعْدُ لَهُ إِمَا فِي انْفُسِهِمَ اللهُ عَيْرًا اللهُ اَعْدُ لَا اللهُ اَعْدُ لَا اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اَعْدُ لَا اللهُ ال

میری قوم دالومیں تم سے اس پرکوئی مال نہیں مانگنا میرا او اب قوصرف اللہ تعالی کے ہاں ہے۔ نہیں ایمان داروں کواپنے پاس سے نکال سکتا ہوں أخيس اپنے رب

ہے ملنا ہے لیکن میں دیکھنا ہوں کرتم لوگ جہالت کررہے ہو 🔿 میری قوم کے لوگؤا گر میں ان مومنوں کواپنے پاس سے نکال دوں تو اللہ کے مقابلہ میں میری مددکون کرسکا ہے؟ کیاتم کچریھی غور وفکرنیں کرتے؟ 🔾 میں تم ہے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے ٹزانے ہیں۔سنو میں غیب کاعلم بھی نہیں رکھتا' نہ میں یہ کہتا ہوں کہ میں کوئی فرشتہ ہوں' ندمیرا بیقول ہے کہجن پرتمہاری نگامیں ذلت سے پڑ رہی میں اٹھیں اللہ تعالیٰ کوئی نعمت دےگا ہی ٹہیں ان کے دل میں جو ہے اسے اللہ ہی خوب جانتا ہے اگر میں ایس باتیں کہوں تو یقینا میراشار طالموں میں ہوجائے 🔾

دعوت حق سب کے لیے بکساں ہے: 🌣 🖈 (آیت:۲۹-۳۰) آیا بی توم نے فرماتے ہیں کہ میں جو کچھ نفیعت مہیں کررہا ہوں' جتنی خیرخوابی تمباری کرتا ہوں اس کی کوئی اجرت تو تم سے نہیں ما نگٹا میری اجرت تو اللہ تعالی کے ذہے ہے۔ تم جو مجھ سے کہتے ہو کہ ان غریب مسکین ایمان والوں کومیں دھکے دیدوں جھے سے تو ہے بھی نہیں ہونے کا۔ یہی طلب آنخضرت سے بھی کی گئی تھی جس کے جواب میں سے آ يت اترى لَا تَطُرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُونَ رَبَّهُمُ بِالْغَدُوةِ وَالْعَشِيّ الْخُ 'يعِيْنَ مَ شَام اليّ رب ك يكار ف والول كوا پي مجلس سے نہ ثكال-اورآيت مي ب و كذليك فَتَنَّا بَعُضُهُم بِبَعُضِ الْخ 'اسلاح بم في الكيكودوسر عدة زماليا وروه كمي الكي كركيابي وه لوگ میں جن پر ہم سب کو چھوڑ کر اللہ کافضل نازل ہوا؟ کیا اللہ تعالی شکر گزاروں کوئییں جانتا؟ -

میرا پیغام الله وحده لاشریک کی عبادت ہے: 🌣 🖈 (آیت:۳۱) آپٹر ماتے ہیں کہ میں صرف رسول اللہ ہول الله وحده لاشریک له ک عبادت اور تو حید کی طرف اس کے فرمان کے مطابق تم سب کو بلاتا ہوں۔اس سے میری مرادتم سے مال سمیٹنانہیں۔ ہر بڑے چھوٹے کے لئے میری دعوت عام ہے۔ جوقبول کرےگا 'نجات یائے گا-اللہ کےخزانوں کے ہیر پھیر کی مجھے میں قدرت نہیں- میں غیب نہیں جانتا-ہاں جو بات الله مجھے معلوم کراد ے معلوم ہوجاتی ہے۔ میں فرشتہ ہونے کا دعوے دار نہیں ہوں۔ بلکہ ایک انسان ہوں جس کی تا سیداللہ کی طرف سے معجزوں سے بوربی ہے جنہیں تم رؤیل اور ذلیل مجھ رہ میں تواس کا قائل نہیں کو انہیں اللہ کے ہاں ان کی نیکیوں کا بدلہ نہیں ملے گا-ان ے باطن کا حال بھی مجھے معلوم نہیں - اللہ ہی کواس کاعلم ہے - اگر ظاہر کی طرح باطن میں بھی ایما ندار ہیں تو آئیس اللہ کے ہاں ضرور نیکیاں ملیس گی جوان کےانجام کی برائی کو کیے اس نے کلم کیااور جہالت کی بات کہی-

قَالُوَّا لِنُوْحُ قَدْ جِدَلْتَنَا فَأَكْثَرُتَ جِدَالْنَا فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَّا إِنْ كُنْتَ مِنَ الطَّدِقِيْنَ۞قَالَ إِنَّمَا يَأْتِنَكُمُ بِهِ اللَّهُ إِنْ شَاءَ وَمَا آنْتُمُ بِمُعْجِزِيْنِ ۞ وَلَا يَنْفَعُكُمْ نَصْحِبْ إِنْ آرَدْتُ آنْ ٱنْصَحَ لَكُمْ اللَّهُ كُرِيْدُ آنَ يُغُويَكُمُ مُوَرَبِّكُمُ ۗ وَإِلَيْهِ ثُرْجَعُوْنَ ١﴾ آمريَقُوْلُوْنَ افْتَرْبِهُ ۚ قُلْ إِنِ افْتَرَبْتُهُ ۚ فَعَلَى إِجْرَامِي وَإِنَابِرِي مُ مِمَّا تَجُرُمُونَ ١٠

کنے لگے کہانے و ح تو ہم سے جھڑ ااور خوب ہی جھڑ چکا اب تو تو جس چیز ہے ہمیں دھمکار ہاہے وہی ہمارے پاس لے آ اگر تو چوں میں ہے ب O جواب دیا کہ ا ہے بھی اللہ ہی لائے گا اگر وہ چاہے ہاں تم اے دہرانے والے نہیں ہو 🔿 تمہیں میری خیرخواہی کچھ بھی نفع نہیں دے سکتی گویٹس کتنی ہی تمہاری خیرخواہی کیوں نہ عا ہوں بشرطیکہ اللہ کا ارادہ تہمیں گمراہ کرنے کا ہو وہ تم سب کا پروردگار ہے اورای کی طرف تم سب لوٹائے جاؤگے 🔿 کیا ہے کہتے ہیں؟ کہ اسے خودای نے کھڑلیا

ہے؟ تو جواب دے کداگر میں نے گھڑ لیا ہوتو میر اگناہ مجھ پر ہے اور میں ان گنا ہوں سے تو ہری ہوں جوتم کر رہے ہو 🔾

قوم نوع کی عجلت بیندی کی حمافت: ﴿ ﴿ آیت:٣٢-٣٣) قوم نوع کی عجلت بیان ہور ہی ہے کہ عذاب ما نگ بیٹھے کہنے لگے۔ بس جمیں تو ہم نے بہت ی س لیں - آخری فیصلہ ہمارا یہ ہے کہ ہم تو تیری تابعداری نہیں کرنے کے اب اگر تو سچا ہے تو دعا کر کے ہم پر عذاب لاؤ-آپ نے جواب دیا کہ یہ بھی میرے بس کی بات نہیں اللہ کے ہاتھ ہے-اے کوئی عاجز کرنے والانہیں-اگراللہ کا ارادہ ہی تمہاری گمراہی اور بربادی کا ہےتو پھر واقعی میری نصیحت بے سود ہے سب کا مالک اللہ ہی ہے تمام کاموں کی پخیل اس کے ہاتھ ہے۔ متصرف ٔ حاکم عادل غیرظالم فیصلوں کے امر کا مالک ابتداء پیدا کرنے والا کھرلوٹانے والا دنیا آخرت کا تنہا مالک وہی ہے۔ساری مخلوق کو اس کی طرف لوٹنا ہے۔

کفار کا الزام اوررسول الله صلی الله علیه وسلم کا جواب: ۱۵ ایت: ۳۵) بیدرمیانی کلام اسے قصے کی چیمیں اس کی تائیداورتقریر کے لئے ہے-اللہ تعالیٰ اپنے آخری رسول علیہ سے فرما تا ہے کہ یہ کفارتھ پراس قرآن کے ازخود گھڑ لینے کا الزام لگارہے ہیں توجواب دے کہ اگراپیا ہے تو میرا گناہ مجھ پر ہے میں جانتا ہوں کہ اللہ کےعذاب کیسے کچھ ہیں؟ پھر کیسے ممکن ہے کہ میں اللہ پرجھوٹ افتر ا گھڑلوں؟ ہاں اسے گناہول کے ذھے دارتم آپ ہو-

وَالْحِيَ إِلَى نُوْجِ آنَّهُ لَنْ يُؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ إِلَّا مَنْ قَدْ الَمَنَ فَلاَ تَبْتَبِسُ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۖ وَاصْنَعَ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَخِينَا وَلَا تَخَاطِبْنِي فِي الَّذِيْنِ ظَلَمُوا ۚ اِنَّهُمْ مُغْرَقُونَ ۞ وَيَضْنَعُ الْفُلْكُ وَكُلَّمَا مَرَّعَلَيْهِ مَلاَّ مِنْ قُوْمِه سَخِرُوا مِنْهُ قَالَ إِنْ تَسْخَرُوا مِنَّا فَإِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كُمَّا تَسْخَرُونَ ۖ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَنْ يَأْتِيهِ عَذَابٌ يَخْزِيهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُقِيْمٌ ۞

نوح کی طرف وتی بھیجی گئی کہ تیری قوم میں سے جوابیان لا بچکےان کے سوااورکوئی ایمان لائے گاہی نہیں تو ان کے کاموں پڑٹمکین نہ ہو 🔾 اورا یک مشتی ہماری آ تھموں کے سامنے اور ہماری وقی سے تیار کر اور فلا کموں کے بار نے بیس ہم ہے کوئی بات چیت نہ کروہ پانی میں ڈ بود یے جانے والے ہیں 🔿 نوح علیہ السلام کی شتی کی تیاری کی حالت میں اس کی قوم کی جو جماعت اس کے پاس سے گزرتی 'وہ اس کا نداق اڑاتی اس نے کہا کہ اگرتم ہمارا نداق اڑاتے ہوتو ہم بھی تم پر ایک دن ہنسیں کے جیسے تم منخراین کررہے ہو 🔾 متہیں بہت جلد معلوم ہوجائے گا کہ کس پرعذاب آنائے جواسے دسوا کرے اوراس پر بیکٹی کی سز ااتر آئے 🔾

قوم نوم کا ما نگا ہوا عذاب اسے ملا : ١٠٠ ١٠ 🖈 ١٠٠٠ آيت: ٣٩-٣٩) قوم نوح نے جب عذابوں كى ما تك جلدى ي كى تو آپ نے اللہ سے دعا کی کداللی یا زمین پرکسی کا فرکور ہتا بستا نہ چھوڑ - پروردگار پس عاجز آ گیا ہوں تو میری مددکر اس وقت وی آئی - کہ جوایمان لا پیکے ہیں ان کے سوااور کوئی اب ایمان ندلائے گا-توان پرافسوس نہ کرندان کا کوئی ایسا خاص خیال کر- ہمارے دیکھتے ہی ہماری تعلیم کے مطابق ایک تشتی

تیار کراوراب ظالموں کے بارے میں ہم ہے کوئی بات چیت نہ کر ہم ان کا ڈیودینا مقرر کر چکے۔بعض سلف کہتے ہیں ' حکم ہوا کہ کٹڑیاں کاٹ کر سکھا کر تنختے بنالو-اس میں ایک سوسال گزر گئے 'چرکمل تیاری میں سوسال اورنگل گئے-ایک قول ہے' چیالیس سال گئے واللہ اعلم-امام محمد

بن اسحاق تورا ۃ سے نقل کرتے ہیں کہ ساگ کی لکڑی کی بیشتی تیار ہوئی -اس کا طول اسی ہاتھ تھا اور عرض بچاس ہاتھ کا تھا -اندر باہر سے روغن کیا گیا تھا- یانی کا نے کے ر برز ے بھی تھے- قادہ کا قول ہے کہ اب کی تین سو ہاتھ کی تھی-ا بن عباسؓ کا فرمان ہے کہ طول بارہ سو ہاتھ کا تھا اور چوڑ ائی چھ سو ہاتھ کی تھی۔ کہا گیا ہے کہ طول دو ہزار ہاتھ اور چوڑ ائی ایک سو ہاتھ کی تھی۔ واللّٰداعلم-اس کی اندرونی اونچائی تنس ہاتھ کی تھی-اس میں تین درجے تھے-ہر درجہ دس ہاتھ اونچا تھا-سب سے نیچے کے جھے میں چو پائے اور جنگلی جانور تھے۔ درمیان کے حصے میں انسان تھے۔ او پر کے حصے میں پرندے تھے۔ ان میں چوڑ اورواز ہ تھا' او پر سے بالکل

بندتھی-ابن جریرؓ نے ایک غریب اثر عبداللہ بن عباسؓ سے ذکر کیا ہے کہ حوار یوں نے حضرت عیسیؓ بن مریم سے درخواست کی کہا گر آ پ بھکم الہی کسی ایسے مردہ کوجلاتے جس نے کشتی نوح دیکھی ہوتو ہمیں اس ہے معلومات حاصل ہوتیں- آپ انہیں لے کر چلے- ایک ٹیلے پر پہنچ کر وہاں کی مٹی اٹھائی اور فرمایا جانے ہو بیکون ہے؟ انہوں نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول کو ہی علم ہے۔ آپ نے فرمایا کیے پیڈلی ہے حام بن نوح کی- پھرآ پ نے اپنی ککڑی اس ٹیلے پر مار کر فر مایا اللہ کے حکم سے اٹھ کھڑ اہواس وقت ایک بڈھاسا آ دمی اپنے سرے ٹی جھاڑتا ہوااٹھ کھڑا ہوا- آپ نے اس سے بوچھا کیا تو بڑھا ہے میں مراتھا؟ اس نے کہانہیں مراتو تھاجوانی میں کیکن اب دل پر دہشت بیٹھی کہ قیامت قائم ہوگئ -اس دہشت نے بوڑ ھاکر دیا - آپ نے فر مایا' اچھا حضرت نوح کی کشتی کی بابت اپنی معلومات بیان کرو-اس نے کہا'وہ بارہ سو ہاتھ کمبی اور چیسو ہاتھ چوڑی تھی' تین درجوں کی تھی-ایک میں جانوراور چویائے تھے' دوسرے میں انسان' تیسرے میں پرند- جب جانوروں کا گو بر پھیل گیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کی طرف وح جیجی کہ ہاتھی کی دم ہلاؤ۔ آپ کے ہلاتے ہی اس سے خزیر یز مادہ نکل آئے اوروہ میلا کھانے لگے۔ چوہوں نے جب اس کے تختے کتر نے شروع کئے تو تھم ہوا کہ شیر کی پیشانی پر انگلی لگا- اس سے بلی کا جوڑا لکلا اور

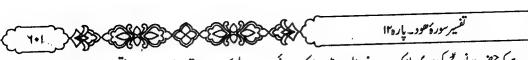
حضرت عیسیٰ علیدالسلام نے سوال کیا کہ حضرت نوح علیدالسلام کوشہروں کے خرقاب ہونے کاعلم کیسے ہوگیا؟ اس نے کہا کہ نو گنے کوے کو خبر لینے کے لئے بھیجالیکن وہ ایک لاش پر پیٹھ گیا' ویرتک وہ واپس آیا تو آپ نے اس کے لئے بمیشہ ڈرتے رہنے کی بدوعا کی-اس لئے وہ گھروں سے مانوس نہیں ہوتا - پھرآپ نے کبوتر کو بھیجا' وہ اپنی چو پنج میں زیتون کے درخت کا پیتذ لے کرآ یا اور اپنے بنجوں میں ختک مٹی لا یا -اس سے معلوم ہوگیا کہ شہر ڈوب چکے ہیں-آپ نے اس کی گردن میں خصرہ کا طوق ڈالدیا اوراس کے لئے امن وانس کی دعا کی - پس وہ گھروں میں رہتا سہتا ہے۔حواریوں نے کہا کہا ہے رسول اللہ آپ نہیں ہمارے ہاں لے چلئے کہ ہم میں بیٹھ کراور بھی باتیں ہمیں سنائیں۔ آپ نے فرمایا' یہتمہار سے ساتھ کیسے آ سکتا ہے جب کہ اس کی روزی نہیں۔ پھر فرمایا' اللہ کے تھم سے جیسا تھاوییا ہی ہوجا' وہ اس وقت مٹی ہو گیا-نوح علیہالسلام تو کشتی بنانے میں لگےاور کافروں کوا کیک نداق ہاتھ لگ گیا- وہ چلتے پھرتے انہیں چھیڑتے اور باتیں بناتے اور طعنہ دیتے کیونکہ انہیں جھوٹا جانتے تھے اور عذاب کے وعدے پر انہیں یقین نہ تھا۔اس کے جواب میں حضرت نوح علیہ السلام فرماتے' اچھا دل خوش کرلو- وقت آ رہا ہے کہاس کا پورا بدلہ لے لیا جائے- ابھی جان لو کے کہون اللہ کے عذاب سے دنیا میں رسوا ہوتا ہے اور کس پراخر دی عذاب آج شتاہ جو مھی ٹا لےند للے۔

حَتِّى إِذَا جَاءَ آمُرُنَا وَفَارَ التَّنُّوُرُ الْفَانَ احْمِلَ فِيهَا مِنَ كُلِّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَآهُلَكَ إِلاَّ مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ امْنَ وَمَا امْنَ مَعَةَ إِلاَّ قَلِيْلُ ۞

یمبال تک کہ جب ہماراتھم آئی بچااور تنورا لینے لگاہم نے فرمادیا کہ اس کشتی میں ہرقتم کے جوڑے دو ہرے سوار کرالے اور اپنے گھر کے لوگوں کو بھی سوائے ان کے جن پر پہلے ہے بات پڑچکل ہےاورسب ایمان والوں کو بھی 'اس کے ساتھ ایمان لانے والے بہت ہی کم تھے 🔾

قوم نوع پر عذاب البی کا نزول: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ﴿ ﴾ صب فرمان رقی آسان سے موسلا دھار لگا تاربارش بر سے لگی اور زمین سے

بھی پانی الجنے لگا اور ساری زمین پانی ہے بھر گل اور جہاں تک منظور رہ تھا' پانی بحر گیا اور حضرت نوح کورب العالمین نے اپنی نگا ہوں کے
سامنے چلنے والی سنتی پر سوار کر دیا ۔ اور کا فروں کو ان کے کیفر کر دار کو پہنچا دیا ۔ تنور کے ایلئے سے بقول ابن عباس پر مطلب ہے کہ روئے
مزمین سے جشے پھوٹ پڑے یہاں تک کہ آگی گھی تنور میں سے بھی پانی اہل پڑا۔ یہ قول جہور سلف و خلف کا ہے۔ حضرت علی سے سروی
ہے کہ تنور سن کے کا کلنا اور فجر کا روش ہونا ہے لین تن کی روشنی اور فجر کی چک لیکن زیادہ غالب پہلا قول ہے۔ بجاہد اور شعبی کہتے ہیں بیتنور کو فیلی سے ہوت کی اور فیلی سے بین میں ایک نہر ہے جے عین الور دہ کہتے ہیں لیکن بیسب اقوال
میں تھا۔ ابن عباس سے مروی ہے ہند میں ایک نہر ہے۔ قادہ کہتے ہیں' جزیرہ میں ایک نہر ہے جے عین الوردہ کہتے ہیں لیکن بیسب اقوال
غریب ہیں۔ الفرض ان علامتوں کے فاہر ہوتے ہی نوح علیہ السلام کو اللّذ کا تھم ہوا کہا ہے ساتھ شتی میں جاندار تھیں سے ہوت مکا ایک
ایک جوڑا نز مادہ سوار کر الو۔ کہا گیا ہے کہ غیر جاندار کے لئے بھی یہی تھم تھا۔ جیسے نبا تا ت۔ کہا گیا ہے کہ پرندوں میں سب سے پہلے درہ شی ایا درسب ہے آخر میں گدھا سوار ہونے الی اس کے اور اس نے اور سے تھے۔ یہ بیتر الے ہا تو انہ اس کے اور اس نے نہیں گئے وارس نے میں گئے اور اس نے نہیں گئے اور کا گھا یا وار سے تھے۔ یہ بیتر الے ہا تو ایم آگے اور اس نے نہیں سکتے تھے۔ آخر آپ کے اور فرایا آج تیر سے ساتھ البیں بھی ہو آیا۔ تب وہ چڑھ گیا اور ابلیس بھی اس کے ساتھ ہی آئی ا



۔ خل ہر بیہ ہے کہ حضرت نوٹ کی بیوی ہلاک ہونے والوں میں ہلاک ہوئی -اس لئے کہ وہ اپنی قوم کے دین پر ہی تھی تو جس طرح لوط علیہ السلام کی بیوی قوم کے ساتھ ہلاک ہوئی' اس طرح یہ بھی - واللہ اعلم واتھم-

عَيْنَهُ الْمُعَامِّدُهُ اللهِ مَجْرَبُهَا وَمُرْسُهَا اللهِ مَجْرَبُهَا وَمُرْسُهَا اللهِ وَعَالَى اللهِ مَجْرَبُهَا وَمُرْسُهَا اللهِ وَعَالَى اللهِ عَالَى اللهِ عَجْرَبُهَا وَمُرْسُهَا اللهِ وَعَالَى اللهِ عَالَى اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ

نوح علیه اسلام نے کہا'اس مشتی میں بیٹھ جاؤ - اللہ ہی کے نام ہے اس کا چلنا اور تضم رنا ہے بیٹیٹی میر اپالنے والا بدی بخشش اور بزے رحم والا ہے 🔾

کشی نوح پرکون کون سوار ہوا؟: ہے ہے اور آیت: ۲۱) حضرت نوع جنہیں اپ ساتھ لے جاتا چاہتے سے ان سے فربایا کہ آؤاس میں سوار ہو جاؤ - اس کا پانی پر چلنا اللہ کے نام کی برکت سے ہا درای طرح اس کا آخری طبراؤ بھی ای پاک نام سے ہے - ایک قرات میں محرها و مرسها بھی ہے ۔ یہی اللہ کا آپ کو حکم تھا کہ جبتم اور تمہارے ساتھی ٹھیک طرح بیٹھ جاؤ تو کہنا الکہ مُدُلِلهِ اللّذِی نَحْنَا مِن الْفَوْمِ الظّلِمِینُ آن اور یہ بھی دھا کہ و ب کہ تمام کا موں مِن الْفَوْمِ الظّلِمِینُ آن الله بھی ہے کہ تمام کا موں کے شروع میں بھی اللہ پر حول ہا ہو خواہ حتی پر سوار ہونا ہو خواہ جائور پر سوار ہونا ہو - جسے فرمان باری ہے کہ ای اللہ نام اللہ بھی ہے جائے ہیں اور کشتیاں اور چو پائے تمہاری سواری کے لئے بیدا کے ہیں اور کیٹیاں اور چو پائے تمہاری سواری کے لئے بیدا کے ہیں کہ تم ان کی پیٹھ پر سواری کروائے حدیث میں بھی اس کی جوڑے کہ لیل میسے مضور عباقہ فرماتے ہیں میری امت کے لئے ورک آ بت تا کیداور خبت آئی ہوئوں میں ہے کہ سوارہ و تے ہوئے کہ لیل بسسم اللہ الملك و مَا قَدَرُ و اللّٰه حَقَّ قَدُمُ و ل کی سراک لیم میری اس کو ل سے کہ سوار ہوتے ہوئے کہ لیل بسسم اللہ الملك و مَا قَدَرُ و اللّٰه حَقَّ قَدُمُ و ل کی سراک منا ہوں جیسے فرمان ہے تیرار ب جلد سراکر نے والا اور ساتھ ہی غفور ورجم بھی ہے - اور آ بت میں مقالے میں مومنوں پر رحت و شفقت کا ظہار ہو - جیسے فرمان ہے تیرار ب جلد سراکر نے والا اور ساتھ ہی غفور ورجم بھی ہے - اور آ بت میں مقالے میں اور وہ خت سرا دینے والا بھی ہے - اور آ بیت میں تیں بین میں رحت وانقام کا بیان ما جا ہے -

وَهِي بَهُرِي بِهِمْ فِي مَوْجِ كَالْجِبَالِ وَنَادَى نُوْحُ الْبَنَهُ وَكَانَ وَهِي بَهُرِي بِهِمْ فِي مَوْجِ كَالْجِبَالِ وَنَادَى نُوْحُ الْبَنَةُ وَكَانَ فِي مَعْزِلَ لِيُبُنِّ ازْكَبَ مَّعَنَا وَ لَا تَكُنُ مُعَ الْحَيْدِينَ فَي مَعْزِلَ لِيُبُنِّ ازْكَبَ مَّعَنَا وَ لَا تَكُنُ مُعَ الْحَيْدِينَ فَي مَعْزِلَ لِيبُنَي ازْكَبَ مَعْنَا وَ لَا تَكُنُ مَعْ الْحَيْدِينَ فَي الْمَاءُ قَالَ لَا عَاصِمَ قَالَ سَاوِي إِلَّا مَنْ رَحِمَ وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ الْيَوْمَ مِنْ الْمُعْرَقِينَ فَي مَا الْمُعْرَقِينَ فَي مَا الْمُعْرَقِينَ فَي مَا الْمُعْرَقِينَ فَي الْمُعْرَقِينَ فَي الْمُعْرَقِينَ فَي مُعْرِقِينَ فَي الْمُعْرَقِينَ فَي مَا الْمُعْرَقِينَ فَي مُعْرَقِينَ فَي مُعْرِقِينَ فَي مُعْرَقِينَ فَي مُعْرَ

وہ کتی بھیں لے کرموجوں میں پہاڑی طرح جاربی تھی۔نوح نے اپنے لڑکے کوجوا یک کنارے تھا' پکار کرکہا کہ بیارے بچے ہمارے ساتھ سوار ہوجااور کا فروں میں شامل ندرہ نے اس نے جواب دیا کہ میں تو کسی بیٹ کے بھاڑی طرف پناہ میں آجاؤں گاجو جھے پانی سے بچالے گا'نوح نے کہا' آج اللہ کے امرہ بچانے والا کوئی شام نہیں صرف وہ بچیں گے جن پر اللہ کارتم ہوا'ای وقت ان دونوں کے درمیان موج حاکل ہوگئی اور وہ ڈو بنے والوں میں سے ہوگیا ن

(آیت: ۲۲-۲۳) پانی روسے زمین پر پھر گیا ہے کی او نچے ہے او نچے پہاڑی بلند سے بلند چوٹی بھی دکھائی نہیں وہی بلکہ پہاڑوں سے بھی اوپر پندرہ ہاتھ اور بقو لے ای میل اوپر کوہو گیا ہے باوجوداس کے شق نوح بھکم اللہ برابر سیجے طور پر جارہی ہے خوداللہ اس کا فاظ ہے۔ اوروہ خاص اس کی عنایت و مہر ہے جیسے فرمان ہے آیا گھا الممآء حکہ کنگ می الکہ برابر سیجے طور پر جارہی ہے خوداللہ اس کا فاظ ہے۔ اوروہ خاص اس کی عنایت و مہر ہے جیسے فرمان ہے آیا گھا الممآء حکہ کنگ می الکہ بین ان کی طغیا فی کے وقت ہم نے آپ شہمیں اس تختوں والی شق پر سوار کر ایا اور اپنی تھا تھت بیس پارا تا را اور کا فروں کوان کے فرکا انجام دکھا دیا اور اسے ایک نشان بنا دیا۔ کہ ہم نے تہمیں اس تختوں والی شق پر سوار کر ایا اور اپنی فرق ہے۔ اس کا نام میں ہو بھی کوئی ہے جو عبر سے حاصل کرے؟ اس وقت حضر ہوئے نے صاحبز اور کے وبلایا۔ بیہ آپ کے چوشے لڑکے تھے۔ اس کا نام حام تھا۔ یہا فرق ہا۔ یہا ٹر پڑھ کو کو فان بار ال سے بی جا کہ میں سوار ہونے کے وقت ایمان کی اور اپنے ساتھ بیٹھ جانے کی ہمایت کی تا کہ ڈو بنے سے اور کا فروں کے عقد اب سے بی جو عبر سے کہ اس نے شعشے کی گئیں گھی۔ واللہ اعلی صورت نہیں۔ بی بہاڑ پر چڑھ کر طوفان بار اس سے بی جا کہ بیطوفان بہاڑ وں کی گئیں بہاڑ و سے پائی میر اکیا بگاڑ ہے گا؟ اس پر حضرت نوح علیہ السلام نے جواب دیا کہ آج عذاب الہی کے ویوں تک نہیں بی جو بی بی جو بی بی جو بی بی میں اور کا کی کموے معنی میں بیا تھیں موری ہیں جواب دیا کہ آئی اور پر ٹروح کو لے ڈو بی۔ سے بہا بیس بی اور بی میں جو ایک مورح آئی اور پر ٹروح کو لے ڈو بی۔

وَقِيْلَ يَارُضُ ابْلَعِيْ مَا إِكِ وَلِيَهَ الْمَالِمِ وَفِينَا الْمَالِهِ وَقِيْلَ الْمُدَّا الْمَالِهِ وَقَضِي الْأَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَقِيْلَ الْجُدَّا لِلْقَوْمِ الْطَلِمِيْنَ ﴿ الطَّلِمِيْنَ ﴿

۔ فرمادیا گیا کہاے زمین اپنے پانی کونگل جااوراے آسان بس کر تھم جا-ای وقت پانی سکھادیا گیا اور کام پوراہو گیا اورکشتی جودی نا می پہاڑ پر جا لگی اور فرمادیا گیا کہ ناانصافی کرنے والے لوگوں پرلھنت نازل ہوجیو 🔿

طوفان نوح علیہ السلام کی روداد: ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ٣٣) روئے زمین کے سب لوگ اس طوفان میں جودر حقیقت غضب اللی اور مظلوم پیغیم کی بددعا کاعذاب تھا غرق ہوگئے۔ اس وقت اللہ تعالی عزوج ل نے زمین کو اس پانی کے نگل لینے کا تھم دیا جو اس کا اگلا ہوا اور آسان کا برسایا ہوا تھا۔ ساتھ ہی آسان کو بھی پانی پرسانے ہے دک جانے کا تھم ہوگیا۔ پانی گھٹے لگا اور کام پورا ہوگیا، یعنی تمام کا فر تا بود ہو گئے صرف کشتی والے مومن ہی بچے۔ کشتی بحکم رفی جودی پرری۔ مجاہد کہتے ہیں نیے جزیرہ میں ایک پہاڑ ہے۔ سب پہاڑ ڈبود یے گئے تھے اور یہ پہاڑ بوجات کی عاجزی اور تواضع کے غرق ہونے سے فی کہ ہا تھا۔ سبیل کشتی نوح لئگر انداز ہوئی۔ حضرت قادہ فرماتے ہیں مہینے بھر تک یہ بیل گلی رہی اور سب ابر گئے اور کشتی لوگوں کی عبرت کے لئے بہیں ثابت وسالم رکھی رہی کہاں تک کہ اس امت کے اول لوگوں نے بھی اے دکھ لیا۔ عال نکہ اس کے بعد کی بہترین اور مضبوط سیکٹروں کشتیاں بنیں بھڑ یں بلکہ دا کھ اور خاک ہوگئیں۔ ضحاک فرماتے ہیں جودی نام کا پہاڑ موصل علی ہو ہو کہ کہا کہ وہ ہو کے ذاویہ میں نماز میں ہوئے دکھر کو بین سالم نے پوچھا کہ آپ جو جمعہ کے دن برابر یہاں اکثر نماز پڑھا کرتے ہیں اس کی کیا وہ ہو آپ

نے جواب دیا کہ شتی نوح یہیں لگی تھی۔

ابن عباس کا تول ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کے ساتھ کشتی ہیں بال بچوں سمیت کل ای آدی تھی۔ ایک سو پچاس دن تک بیت اللہ شریف کا طواف کرتی رہی۔ پھر سب کشتی ہیں ہیں رہے۔ اللہ تعالیٰ نے کشتی کا منہ مکہ شریف کی طرف کردیا۔ یہاں وہ چاہیہ السلام نے کوے کو بھیجا 'کہ وہ خشکی کی خبر لائے۔ وہ ایک مردار کے کھانے ہیں لگ گیا اور دیر لگادی آپ نے ایک کیوتر کو بھیجا۔ وہ اپٹی چونچ ہیں زیجون کے درخت کا پیتہ اور پنجوں میں مٹی لے کرواپس مردار کے کھانے ہیں لگ گیا اور دیر لگادی آپ نے ایک کیوتر کو بھیجا۔ وہ اپٹی چونچ ہیں زیجون کے درخت کا پیتہ اور پنجوں میں مٹی لے کرواپس آیا 'اس سے حضرت نوح علیہ السلام نے بچھ لیا کہ پانی سوکھ گیا ہے اور زمین ظاہر ہوگئی ہے۔ پس آپ جودی کے پنچا تر ساور وہیں ایک لیتی کہا ڈول دی جسے تم بناڈال دی جسے تم نئین کہتے ہیں۔ ایک دوسرے کا کلام بچھنا محال ہوگیا۔ نوح علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے سب زبا نمیں معلوم کر او ہیں۔ سب سے اعلی اور بہتر عربی کر بی نئی سے دوسرے کا کلام بچھنا محال ہوگیا۔ نوح علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے سب زبا نمیں معلوم کر او ہیں۔ آپ ان سب کے درمیان چل پھر جودی پڑھم گئی۔ حضرت قادہ وغیرہ فرماتے ہیں رجب کی دسویں تاریخ مسلمان اس میں سوار ہوئے تھے۔ کے درمیان چل پھر رہی تھے۔ ایک کا مطلب دوسرے کو سجھا دیتے تھے۔ حضرت کعب احبار فرماتے ہیں کہ کشتی نوح مشرق مغرب کے درمیان چل پھر رہی تھی۔ انہ ہوں کے مشرف کی دوسر ساس میں سے انرے کے ماہ کہ اس کے مرفوع حدیث بھی ابن جریر میں ہوئی جودی پر مہینے جرکی درمیان دوسرے کو دن وہ سب اس میں سے انرے کی ماہ کی ایک مرفوع حدیث بھی ابن جریر میں ہے انہوں نے اس دن روز وہ بھی رکھا۔ واللہ اعلیٰ۔

منداحمد میں ہے کہ نی عظیمی نے چند یہودیوں کوعاشورے کے دن روزہ رکھتے ہوئے دیکھ کران سے اس کا سبب دریافت فرہایا تو انہوں نے کہا'ای دن اللہ تعالیٰ نے حضرت موکی علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو دریا سے پارا تارا تھا اورفرعون اوراس کی قوم کوڈبودیا تھا۔ اورای دن شتی نوح جودی پر گئی تھی۔ پس ان دونوں پیغیروں نے شکر الی کاروزہ اس دن رکھا تھا۔ آپ نے بیس کرفرہایا' پھرموی علیہ السلام کا سب سے نیادہ حق دارمیں ہوں اوراس دن کے روزے کا میس زیادہ ستی ہوں۔ پس آپ نے اس دن کاروزہ رکھا اورا سے اصحاب سے فرہایا کہتم میں سے جو آج روزے سے ہو دہ تو اپناروزہ پورا کرے اور جونا شتہ کرچکا ہو وہ بھی باقی دن چھے نہ کھا ہے۔ یہ روایت اس سند سے تو غریب ہے لیکن اس کے بعض حصے کے شاہد سے میں بھی موجود ہیں۔

ہو ارشاد ہوتا ہے کہ ظالموں کو خسارہ ہلاکت اور حمت جن سے دوری ہوئی ۔ وہ سب ہلاک ہوئے۔ ان میں سے ایک بھی ہاتی نہ پہا۔ تغییر ابن جریرا درتفسیر ابن ابی حاتم میں ہے کہ حضور علظہ نے فر مایا اگر اللہ تعالی قو م نوح میں سے کسی پھی رہم کرنے والا ہوتا تو اس نہ پہا ۔ تغییر ابن جریرا درتفسیر ابن ابی حاتم میں ہے کہ حضور علظہ نے فر مایا اگر اللہ تعالی قو م نیں سے کسی پھی رہم کرنے والا ہوتا تو اس بنے کی مال پر رحم کرتا - حضرت نوح اپنی قوم میں ساڑھے نوسوسال تک تھم ہے۔ آپ نے ایک ورخت بویا تھا جو سوسال تک بڑھتا اور بڑا ہوتا رہا۔ پھراسے کاٹ کر شختی بنائی شروع کی۔ کافر لوگ فداق اڑاتے کہ یہ اس خطی میں کشتی کسے چلائیں گئی گئی ہوا۔ دیتے تھے کہ عنقر یب اپنی آتھوں سے دیکھوں ہے دیتے اگر پہاڑ کی طرف چلی گئی اور راستے پائی سے ڈو بے گئی تو اس بنے کی مال جے اپنی اس بنے سے غایت در ہے کی محبت تھی 'وہ وہ سے لیکر پہاڑ کی طرف چلی گئی اور مطلا کی جلدی اس پر چڑھنا تو اس بنے کی مال جے اپنی جہائی تو اس نے حدیث اس بنے سے مالے کہ دونوں غرق ہو گئے۔ جب آگروں گئی کو ہاں بھی پہنچا تو اور او پر کو چڑھی۔ دوتم ہی بنچا تو اس نے چوئی پر جا کردم لیا لیکن پائی وہاں بھی پہنچا تو اور اور پر کو چڑھی۔ دوتم کئی جب پائی وہاں بھی پہنچا تو اس نے چوئی پر جا کردم لیا لیکن پائی وہاں بھی پہنچا گئی۔ جب گردن گردن پائی چڑھی اس نے کو کو سے دوتوں ہاتھوں میں لے کراونچا اٹھا لیا لیکن پائی وہاں بھی پہنچا اور ماں بچہدونوں غرق ہو گئے۔ پس اگر اس دن کوئی کا فر بھی بہنچا دوالا ہوتا تو اللہ تعالی اس بنچ کی ماں پررتم کرتا – یہ حدیث اس سند سے غریب ہے کہ کعب احبار اور ابن جبیر سے بھی اس بنچا اور اس

کی ماں کا یہی قصہ مروی ہے-

وَنَادَى نَوْحٌ رَبُّهُ فَقَالَ رَبِّ إِنَّ ابْنِي مِنَ آهَلِي وَإِنَّ وَعَدَكَ الْحَقِّ وَآنْتَ آخَكُمُ الْحَكِمِينَ ﴿ قَالَ لِنُوْحُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنَ آهَلِكَ الْحَقِّ وَآنْتَ آخَكُمُ الْحَكِمِينَ ﴿ قَالَ لِنُوْحُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنَ آهَلِكَ النَّهُ عَمَلُ غَيْرُ صَالِح ﴿ فَلا تَسْعَلِنَ مَا لَيْسَ لِلْ الْمُعْلِينَ ﴿ قَالَ النِّيلَ لِهُ عَلَمُ لَ النِّيلَ لِهِ عِلْمُ وَاللَّا لَكُونَ مِنَ الْجُهِلِينَ ﴿ قَالَ النَّكُ لَكُ مَا لَيْسَ لِنَ يَهُ عِلْمُ وَاللَّا لَكُونَ مِنَ الْجُهِلِينَ ﴿ قَالَ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَمُ اللَّهُ عَلَمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَمُ اللَّهُ عَلَمُ اللَّهُ عَلَمُ اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ الللْلِي اللَّهُ اللللْلِلْمُ الللْمُلْمُ اللْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ الللْمُ الللْمُ الللْمُ الللْمُ الللْمُلْمُ اللْمُ الللْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللْمُ اللِمُ الللْمُ الللْمُ الللْمُ الللْمُلِ

نوح نے اپنے پروردگارکو پکارا اور کہنے لگا کہ میرے رب میرا بیٹا تو میرے گھر والوں میں سے ہے یقینا تیرا وعدہ بالکل سی ہے۔ اور تو تمام حاکموں سے بہتر حاکم ہے نہتر کا اسٹنے نے رایا اے نوح یقینا وہ تیرے گھرانے کے لوگوں میں ٹیس ہے اس کے کام بالکل ہی ناشائت ہیں تھے ہرگز اس چیز کو نہ ما تکنا چاہئے جس کا تھے مطلقا علم نہ ہو میں کتھ تھے جس کا تابع اس کے کام بالکل ہی ناشائر میں تیری ہی بناہ چاہتا ہوں کہ تھے سے وہ ما گول جس کا علم نہ ہو میں ہیں ہے۔ اگر تو جھے نہ دی تھے گا اور تو جھے بردم نے فرمائے گا تو میں تو خرائی والوں میں ہوجا وس گا آ

نوح علیہ السلام کی اپنے بیٹے کے لیے نہات کی دعا اور جواب: ہنہ ہنہ (آیت: ۲۵ – ۲۵) یا در ہے کہ بید دعا حضرت نوح علیہ السلام کی محض اس غرض سے تھی کہ آپ کو محے طور پراپنے ڈو ہے ہوئے لڑے کا حال معلوم ہوجائے – کہتے ہیں کہ پروردگاریہ بھی ظاہر ہے کہ میرالڑکا میں سے تھا – اور میری اہل کو بچانے کا تیرا وعدہ تھا اور یہ بھی ناممان کہ تیرا وعدہ غلط ہو – پھر بیر میری بالی کو بجائے کا تیرا وعدہ تھا ان ہیں تیرا دیدہ غلط ہو – پھر بیری برا پچہ کفار کے ساتھ کسے غرق کردیا گیا? جواب ملاکہ تیری جس اہل کو نجات کا تھا – ہیں کہ پوا علی میں ہی جواب ملاکہ تیری جس اہل کو نجات کا تھا – ہیں کہ بدیک تھا کہ و اَھُلُلُكَ اِلَّا مَنُ سَبَقَ عَلَيْهِ الْفَوُلُ بِعِنَ تیری اہل کو بھی تو کشتی ہیں چڑھالے گرجس پرمیری بات بڑھ بھی ہے ۔ یہ بوجہ اپنے کفر کا نہی ہیں سے تھا جو میر سے سابق علم میں کفروالے اور ڈو بنے والے مقرر ہو بچکے تھے – یہ بھی یا در ہے کہ جن بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ دراصل حضرت نوح علیہ السلام کا لڑکا تھا بی نہیں کی وک کہ آپ کے لیمن سے نہا ور بہت سے سلف سے دراصل حضرت نوح علیہ السلام کا لڑکا تھا بی نہیت سے بڑرگوں نے صاف لفظوں میں اسے غلط کہا ہے بلکہ ابن عباس اور بہت سے سلف سے منقول ہے کہ کی بوی کی بیوی نے بھی زنا کاری نہیں گ

پس یہاں اس فرمان سے کہ وہ تیری اہل میں سے نہیں کہی مطلب ہے کہ تیری جس اہل کی نجات کا میر اوعدہ ہے نہاں میں سے نہیں کہی مطلب ہے کہ تیری جس اہل کی نجات کا میر اوعدہ ہے نہاں میں سے نہیں ۔ بہی بات کی ہے اور خلا ہے ۔ اللہ تعالیٰ کی غیرت اس بات کو قبول نہیں رکتی کہ اپنے کسی نہیں کرکتی کہ اپنے کسی نبی کے گھر میں ذائیہ عورت دے - خیال فرمائیے کہ حضرت عائشہ ضی اللہ عنہا کی نسبت جنہوں نے بہتان بازی کی تھی ان پر اللہ تعالی کسی قد رغضبنا کے ہوا؟ اس اور کے کے اہل میں سے نکل جانے کی وجہ خود قرآن نے بیان فرمادی ہے کہ اس کے مل نیک نہ تھے۔ عرمہ فرماتے ہیں ایک قرات اِنَّه عَمِلَ عَمَلًا غَیْرَ صَالِح ہے۔ مندکی حدیث میں ہے حضرت اساء بنت یزید فرماتی ہیں میں نے

رسول الله عَلَيْهُ كُو إِنَّه عَمَلٌ غَيَرُ صَالِح بِرُحة سَا إور يَاعِبَادِى الَّذِيْنَ أَمْرَفُوْا عَلَى أَنْفُسِهِمْ الْخ بِرُحة سَا ب-حفرت ابن عباسٌ عالى والله عَلَى أَنْفُسِهِمْ الْخ بِرُحة سَا ب-حفرت ابن عباسٌ عالى واله واكه فَحَانَتُهُمَا كاكيامطلب ع؟

آپ نے فرمایا اس سے مرادز نائیس بلکہ حضرت نوح کی بیوی کی خیانت تو بیٹی کہلوگوں سے کہتی تھی ہیمنون ہے۔ اور حضرت لوظ کی بیوی کی خیانت تو بیٹی کہلوگوں سے کہتی تھی ہیمنون ہے۔ اور حضرت کی بیوی کی خیانت بیٹی کہ جومہمان آپ کے ہاں آئے 'اپنی قوم کو فیر کردیت ۔ پھر آپ نے آب ہت اِنَّه عَیدل غَیْرُ صَالِح براحی حضرت اور کالاکا فرمادیا سعید بن جیر سے جب حضرت نوح کے بارے میں سوال ہوا تو آپ نے فرمایا اللہ جا ہے اس نے اسے حضرت نوح کالاکا فرمادیا ہے۔ پس وہ یقینا حضرت نوح کا ثابت النسب لڑکا بی تھا۔ دیکھواللہ فرما تا ہے و نَا دی نُو تُح اِئِنَهُ اور بیمی یا در ہے کہ بعض علام کا تول ہے کہی نی کی بیوی نے بھی زتاکاری نہیں کی۔ ایسانی حضرت مجاہد سے مروی ہے۔ اور یہی این جری کیا پہند بیرہ ہے۔ اور فی الواقع ٹھیک اور سیمی این جری کیا پہند بیرہ ہے۔ اور فی الواقع ٹھیک اور سیمی کہی ہے۔

قِيْلَ لِنُوْحُ الْهِبِطْ بِسَلْمٍ مِّنَّا وَبَرَكْتِ عَلَيْكَ وَعَلَى أُمَمِ مِّنَّنَ مُعَكَ وَيُلَ لِنُوْحُ الْهِبِطُ بِسَلَمٍ مِّنَا عَذَابُ الِيُمْ

فرمادیا گلیا کدانے و جاری طرف کی سلامتی اور برکتوں کے ساتھ اثر جو تجھ پر ہیں اور تیرے ساتھ کی بہت می جماعتوں پڑاور بہت می وہ امتیں ہوگئی جنعیں ہم فائدہ تو ضرور پنچا کیں گے کیکن پھرانھیں جاری طرف سے دردناک مذاب پنچے گا O

طوفان نوٹ کا آخری منظر : ہے ہے (آیت: ۴۸) کشی تھری اور اللہ کا سلام آپ پر اور آپ کے تمام مومن ساتھیوں پر اور ان کی اولاد شرسے قیامت تک جوایما ندار آنے والے ہیں سب پر نازل ہوا ۔ ساتھی کا فروں کے دنیوی فاکد ہے ۔ سمتنی ہونے اور پھر عذا ب میں گرفتار ہونے کا بھی اعلان ہوا ۔ ہی ہی آیت قیامت تک کے موموں کی سلامتی اور ہر کت اور کا فروں کی سزا پر بنی ہے ۔ امام ابن اسحان کا بیان ہے کہ جب جناب باری جل شانہ نے طوفان بند کرنے کا ارادہ فر مالیا تو روئے زمین پر ایک ہوا بھیج دی جس نے پانی کوساکن کر دیا اور اس کا اہلنا بند ہوگیا ۔ ساتھ ہی آسان کے درواز ہے تھی جواب تک پانی برسار ہے تھے بند کر دیئے گئے ۔ زمین کو پانی کے جذب کر لینے کا تھم ہو ایس کا اہلنا بند ہوگیا ۔ ساتھ ہی آسان کے درواز ہے تھی جواب تک پانی برسار ہے تھے بند کر دیئے گئے ۔ زمین کو پائی کے جذب کر لینے کا تھم ہو تیا ای کی مونا شروع ہوگیا اور بقول اہل تو را ۃ کے ساتو میں مہینے کی سے ہو میں تاریخ کشتی نوح جودی پر گی ۔ درویی مہینے کی پہلی تاریخ کو پہاڑ وں کی چوٹیاں کھل گئیں۔ اس کے چالیس دن کے بعد کشتی کے روزن پائی کے اوپر دکھائی دیئے گئے۔ پھر آپ نے کو کو پائی کر اسے اندر کے لیا ۔ پھرسات دن کے بعد بھیجا۔ اب کی مرتبہ وہ نہونا تو آپ نے بھولیا کہ زمین کے بعد اسے دوبارہ بھیجا۔ شام کو وہ واپس آیا بی چوٹی میں زیتون کا پیند کئے ہوئے تھی اس سے اللہ کر بھیم کر لیا کہ پائی زمین سے پچھ تی او نچارہ گیا ہے۔ پھرسات دن کے بعد بھیجا۔ اب کی مرتبہ وہ ناوٹا تو آپ نے بھیم کی ایک خشک ہو چی ۔

الغرض پورےا یک سال کے بعد حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی کا سر پوش اٹھا یا اور آ واز آئی کہ اے نوح ہماری نازل کر دہ سلامتی کے ساتھ اب اتر آؤ - الخ -

تِلْكَ مِنْ آثْبَا إِلْغَيْبِ ثُوْجِيهًا اِلَيْكَ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَا آنْتَ وَلا ا قُومُكَ مِنْ قَبْلِ لِمِذَا * فَاصْبِرْ * إِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِبْنَ ﴿ وَإِلَّى عَادِ آنِعَاهُمْ هُودًا عَالَ يُقَوْمِ اعْبُدُوا اللهَ مَالَكُمْ مِنْ اللهِ غَيْرُهُ ان أَنْتُمُ إِلَّا مُفْتَرُونَ ۞ يُقَوْمِ لِا ٱسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ آجُرًا * إِنْ أَجْرِي إِلَّا عَلَى الَّذِي فَطَرَنِي أَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۞ وَلِقَوْمِ السَّنَغْفِرُوْ ا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُؤْبُوٓا إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَا ۚ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُم قُوَّةً إِلَى قُورَتِكُمْ وَلَا تُتَوَلُّوا مُجْرِمِينَ۞

ی خبری غیب کی خروں میں ہیں جن کی وی ہم تیری طرف کرتے ہیں انھیں اس سے پہلے ناتو تو جانا تھا نہ تیری قوم پس تو صبر کرتارہ ' یقین مان کہ انجام کار پر ہیز گاروں کے لئے ہی ہے 🔾 عادیوں کی طرف ان کے بھائی ہودکوہم نے بھیجا اس نے کہامیری قوم والؤاللہ ہی کی عبادت کیا کرو-اسکے سواتہ ہارا کوئی معبوز نہیں تم تو صرف بہتان ہازی کررہے ہو 🔿 میرے تو می بھائیؤ میں تم ہے اس کی کوئی اجرت نہیں جا بتا' میراا جراس کے ذمے ہے جس نے مجھے پیدا کیا ہے ہو تھی کیا پھر بھی تم عقل ے کامنہیں لینے کے 🔾 اے میری قوم کے لوگوئتم اپنے یا لئے والے ہے اپنی تقصیروں کی معافی طلب کر داوراس کی جناب میں تو بہ کر دتا کہ دہ ہر سنے دالے بادل تم یر بھیج دےاور تہباری طاقت پر اور طاقت توت ہڑھادے۔تم باد جود گنہگار ہونے کے روگر دانی نہ کرو O

یہ تاریخ ماضی وحی کے ذریعہ بیان کی گئی: 🌣 🌣 (آیت:۴۹) قصہ نوح اورای قتم کے گذشتہ واقعات وہ ہیں جو تیرے سامنے نہیں ہوئے کیکن بذریعہ وحی کے ہم مجھے ان کی خبر کرر ہے ہیں اور تو لوگوں کے سامنے ان کی حقیقت اس طرح کھول رہا ہے کہ گویا ان کے ہونے کے وقت تو وہیں موجود تھا۔اس سے پہلے نہ تو تھے ہی ان کی کوئی خرتھی نہ تیری قوم میں سے کوئی اوران کاعلم رکھتا تھا کہ کسی کوئی گمان ہو کہ شاید تونے اس سے سیم لئے ہوں۔ پس صاف بات ہے کہ بیاللہ کی وی سے تھے معلوم ہوئے۔ اور تھیک اس طرح جس طرح اللی کتابوں میں مونجود ہیں۔ پس اب مجھے ان کے ستانے جھٹلانے پرصبر و برواشت کرنا جا ہے۔ ہم تیری مدد پر ہیں۔ تجھے اور تیرے تابعداروں کوان پرغلبہ ویں گئے انجام کے لحاظ ہے تم ہی غالب رہو گے۔ یہی طریقہ اور پیغیبروں کا بھی رہا۔

' قوم ہود کی تاریخ : 🛠 🛠 (آیت: ۵۰-۵۲) الله تعالی نے حضرت ہودعلیدالسلام کوان کی قوم کی طرف اپنارسول بنا کر بھیجا'انہوں نے قوم کواللہ کی تو حید کی دعوت دی- اور اس سے سوااوروں کی بوجایا ف سے روکا - اور بتلایا کہ جن کوتم بوجتے ہوان کی بوجا خودتم نے گھڑ لی ہے-بلکہان کے نام اور وجودتمہار ہے خیائی ڈھکو سلے ہیں۔ان ہے کہا کہ میں اپنی اس نصیحت کا کوئی بدلہاورمعاوضہتم ہے نہیں جا ہتا۔میرا ثواب میرارب مجھے دیے گاجس نے مجھے پیدا کیا ہے۔ کیاتم بیموٹی سی بات بھی عقل میں نہیں لاتے؟ کہ بیدونیا آخرت کی بھلائی کی مہیں راہ وکھانے والا ہےاورتم ہےکوئی اجرت طلب کرنے والانہیں-تم استغفار میں لگ جاؤ 'گذشتہ گناہوں کی معافی اللہ تعالی سے طلب کرو-اور توبر کرو-آئندہ کے لئے گناہوں ہے رک جاؤ۔ یہ دونوں باتیں جس میں ہوں اللہ تعالیٰ اس کی روزی اس پرآسان کرتا ہے-اس کا کام اس ریبل کرتا ہے۔اس کی نشانی کی حفاظت کرتا ہے۔سنواییا کرنے ہے تم پر باشیں برابرعمدہ اور زیادہ بسین گی اور تمہاری قوت وطاقت میں دن



دونی رات چوگی بکتیں ہوں گی- حدیث شریف میں ہے جو مخص استغفار کولازم پکڑ لے اللہ تعالیٰ اسے ہرمشکل سے نجات دیتا ہے۔ ہترگی سے کشار کی عطافی اتلے میں مذک ہتر اس من کا سے منسلتا ہے جہند ماں کھی خور ہذا ہو بھی میں۔

كُادگُولا نَهُ وَدُمَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَمَا نَحُنُ بِتَارِكِنَّ الْهَتِنَا عَنَ قُولِكَ وَمَا خُنُ بِتَارِكِنَّ الْهَتِنَا عَنَ قُولِكَ وَمَا خُنُ لِتَارِكِنَّ الْهَتِنَا عَنَ قُولِكَ وَمَا خُنُ لِكَ بِمُؤْمِنِينَ ﴿ إِنَّ نَقُولُ اللهَ اعْتَرْبِكَ بَعْضُ الْهَتِنَا وَمَا خُنُ لَكَ بِمُؤْمِنِينَ ﴿ إِنَ نَقُولُ اللهَ اعْتَرْبِكَ بَعْضُ الْهَتِنَا فَلَ اللهَ يَمُؤُمِنِينَ ﴾ إِنْ نَقُولُ الله وَالله وَرِيْ وَالله وَرَيْكُمُ مَا مِنْ دَاتِهِ وَالله وَالله وَالله وَالله وَالله وَرِيْكُمُ مِنْ وَوَلِه وَلِي الله وَرَيْكُمُ مَا مِنْ دَاتِهِ وَالله مُوالِدُ فَوَالله وَالله وَالله وَالله وَالله وَالله وَالله وَالله وَالله وَرِيْكُمُ مُنْ وَالله وَالله وَالله وَالله وَالله وَالله وَرَيْكُمُ مَا مِنْ دَاتِهِ وَلِكُمُ الله وَالله وَالله وَالله وَالله وَرَيْكُمُ مُنْ مَا مِنْ دَاتِهِ وَلِكُمُ الله وَالله وَاله وَالله وَله وَالله وَالله

دہ کئے لگے اے ہودتو ہمارے پاس کوئی دلیل تو لا یانہیں اور ہم صرف تیرے کہنے ہے اپنے معبود دں کوچھوڑنے والے نہیں اور نہ ہم تجھے پر ایمان لانے والے ہیں O بلکہ ہم تو یہی کہتے ہیں کہ ہمارے کس معبود کے برے جھپٹے میں آگیا ہے۔اس نے جواب دیا کہ میں اللہ کوگواہ کرتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو کہ میں تو اللہ کے سواان سب سے بیزار ہوں جنھیں تم شریک رب بنارہے ہو O اچھاتم سب ل کرمیرے تق میں بدی کرلواور مجھے بالکل ہی مہلت ندو O میرا بھروسہ صرف اللہ تعالیٰ پر ہی ہے جومیر ااور تم سب کا پروردگارہے بطقے بھی پاؤں دھرنے والے ہیں سب کی چوٹیاں وہی تھا ہے ہوئے ہے بیشینا میرارب بالکل سے راہ ہے O

عبادت تظہرا- اور جن کی عبادت تم اس کے سوا کررہے ہو وہ سب باطل تظہر ہے- اللہ ان سے پاک ہے ملک تصرف قبضہ اختیارای کا ہے-

سباس کی ماتحتی میں ہیں-اس کے سواکوئی معبور نہیں-

فَانَ تُولُوا فَقَدُ آبَلَغَتُكُمُ مَّا أَرْسِلْتُ بِهَ الْنَكُمُ وَيَنْتَخُلِفُ رَبِّي قَلِمُ الْنَكُمُ وَلَا تَطُرُونَهُ شَيْئًا اللَّ رَبِّي عَلَى كُلِ شَيْ حَفِيظُ ﴿ وَلَمّنَا جَاءٍ آمُرُنَا نَجَيْنَا هُوَدًا وَالْذِيْنَ امْنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ وَلَمّنَا جَاءٍ آمُرُنَا نَجَيْنَا هُوَدًا وَالْذِيْنَ امْنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِنْ عَذَابِ غَلِيْظٍ ﴿ وَتِلْكَ عَادُ الْجَحُدُوا مِنَا وَنَجَيْنُهُمْ مِّنْ عَذَابِ غَلِيْظٍ ﴿ وَتِلْكَ عَادُ الْجَحُدُوا بِاللّهِ مِنْ عَذَابِ غَلِيْظٍ ﴿ وَتِلْكَ عَادُ الْجَحُدُوا بِاللّهِ مَا اللّهُ وَاللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ ا

پس اگرتم روگر دانی کرلوتو کرلو۔ بیس تو تنہیں وہ پیغا چا جو دیکر مجھے تہاری طرف بھیجا گیا تھا۔ میرارب تہہارے قائم مقام اورلوگوں کوکردے گا'اورتم اس کا پچھے بھی بگاڑنہ تسکو کے بقتینا میر اپر ورد گار ہر چیز پرنگہہان ہے © جب ہماراتھم پہنچا'ہم نے ہوڈکواوراس کے مسلمان ساتھیوں کوا پٹی خاص رحمت سے نجات عطافر مائی' اور ہم نے ان سب کو خت عذاب سے بال بال بچالیا © بیر تھے عادی جنھوں نے اپنے رب کی آینوں کا اٹکار کردیا اوراس کے رسولوں کی نافر مانی کی اور ہرا کیسسرش مخالف کے تھم کی تابعداری کی © دئیا ہیں بھی ان کے چیچے لعت دگادی گئی اور قیامت کے دن بھی ۔ دکیے لوقوم عادنے اپنے رب سے تفرکیا' ہود کی قوم کے عادیوں پ

جود علیہ السلام کا قوم کو جواب: ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۵۷-۲۰) حضرت ہود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اپنا کام تو میں پورا کرچکا اللہ کی رسالت تہمیں ﴾ پنچاچکا اب آگرتم منہ موڑ لواور نہ مانو تو تمہارا و بال تم پر ہی ہے نہ کہ جھے پر-اللہ کوقد رت ہے کہ وہ تمہاری جگہ آئیس دے جواس کی تو حید کو مانیں اور صرف اس کی عبادت کریں-اسے تمہاری کوئی پرواہ نہیں-تمہارا کفراسے کوئی نقصان نہیں دینے کا - بلکہ اس کا و بال تم پر ہی ہے - میرا رب بندوں پر شاہد ہے - ان کے اقوال وافعال اس کی نگاہ میں ہیں - آخران پر اللہ تعالی کاعذاب آگیا - خیر و برکت سے خالی عذاب وسز اسے کھری ہوئی آئیدیںاں ان پر چلنے گئیں -

اس وقت حفزت ہودعلیہ السلام اور آپ کی جماعت مسلمین اللہ کے فضل وکرم اور اس کے لطف ورخم ہے بات پا گئے۔ سراؤں ہے پا گئے۔ سراؤں ہے با گئے۔ سنے عادی جنہوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا اللہ کے پیغیبروں کی مان کر نددی۔ یہ یادر ہے کہا یک بی کا نافر مان کل نبیوں کا نافر مان کل بندول کی لعنت ان پر برس کے اللہ کی اور اس کے مومن بندول کی لعنت ان پر برس پری اس دنیا میں بھی ان کاذکر لعنت ہوئے۔ اور پکارویا جو ان کی دن بھی میدان محشر میں سب کے سامنے ان پر اللہ کی لعنت ہوگی۔ اور پکارویا جائے گا کہ عادی اللہ کے مشر میں۔ حضرت سدی کا قول ہے کہ ان کے بعد جنٹے نبی آئے سب ان پر لعنت ہی کرتے آئے۔ ان کی زبانی اللہ کی لعنت سے مورت سدی کا قول ہے کہ ان کے بعد جنٹے نبی آئے سب ان پر لعنت ہی کرتے آئے۔ ان کی زبانی اللہ کی لعنت سے مورت سدی کا قول ہے کہ ان کے بعد جنٹے نبی آئے سب ان پر لعنت ہی کرتے آئے۔ ان کی زبانی اللہ کی لعنت سے مورت سری مورت کی دیں۔

صالح علیہ السلام اور ان کی قوم میں مکالمات: ﴿ ﴿ آیت: ۲۱) حضرت صالح علیہ السلام شودیوں کی طرف اللہ کے رسول بناکر بھیج گئے تھے۔ قوم کوآپ نے اللہ کی عبادت کرنے کی اور اس کے سوادوسروں کی عبادت سے باز آنے کی نصیحت کی - بتلایا کہ انسان کی ابتدائی پیدائش اللہ تعالی نے مٹی سے شروع کی ہے۔ تم سب کے باپ باوا آدم علیہ السلام ای مٹی سے پیدا ہوئے تھے۔ اس نے اپنے نضل سے شہیں زمین پر بسایا ہے کہ تم اس میں گزران کررہے ہو۔ تمہیں اللہ سے استغفار کرنا چاہئے۔ اس کی طرف جھے رہنا چاہئے۔ وہ بہت ہی قریب ہے۔ اور قبول فرمانے والا ہے۔

باپ دادا کے معبود ہی ہم کو پیارے ہیں : ﴿ ﴿ آیت: ۱۲-۱۲) حضرت صالح علیہ السلام اور آپ کی قوم کے درمیان جو بات چیت ہوئی اس کابیان ہور ہاہے۔ وہ کہتے ہیں کہ توبیہ بات زبان ہے نکال۔ اس سے پہلے تو ہماری بہت پچھامید ہیں تجھ سے وابسة تھیں لیکن تو نے ان سب پر پانی پھیردیا۔ ہمیں پر انی روش اور باپ دادا کے طریقے اور پوجاپاٹ سے ہٹانے لگا۔ ہمیں تو تیری اس نی رہبری میں بہت براشک شبہ ہے۔ آپ نے فر مایا 'سنو میں اعلی دلیل پر ہوں۔ میرے پاس میر سارب کی نشانی ہے ' جھے اپنی سچائی پر دلی اطمینان ہے۔ میرے پاس اللہ کی رسالبت کی رحمت ہے۔ اب آگر میں تہمیں اس کی دعوت ندوں اور اللہ کی نافر مانی کروں اور اس کی عبادت کی طرف تہمیں نہ بلاوک تو کون ہے جو میری مدد کر سکے؟ اور اللہ کے عذاب سے جھے بچا سکے؟ میرا ایمان ہے کہ مخلوق میرے کا منہیں آ سکی تم میرے لئے محض بے سود ہو۔ سوائے نقصان کے تم جھے اور کیاد ہے سے ہو۔

وَلِقَوْمٍ هٰذِهِ نَاقَةُ اللَّهِ لَكُمُ ايَةً فَذَرُوْهَا تَأْكُلُ فِي ٓ اَرْضِ اللَّهِ وَلا تَمَسُّوْهَا بِسُوْءٍ فَيَانُحُذَكُمُ عَذَابٌ قَرِيْبٌ ۞ فَحَقَرُوهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِي دَارِكُمُ ثَلْثَةَ آيَّامِ إِذَٰ لِكَ وَعُدَّغَيْرُ مَكْذُوبٍ ۞ فَلَمَّا جَآءَ آمُرُنَا نَجَيْنَا صَلِحًا وَّ الَّذِيْنَ الْمَنُوا مَحَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَ مِنْ خِزْيِ يَوْمِهِذٍ ۚ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ۞ وَ اَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ لِجَيْنَ ١٠٠ كَأَنَّ الْمُ يَغْنُوا فِيهَا ۚ الآانَ ثُمُودَا كَفَرُوا رَبُّهُمْ الْابُعُدَا لِتَمُودَ ١٥٠٠ اللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّالَّالَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّالَّالِمُ اللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَالَّالَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّالَّةُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللّالِمُ اللَّهُ وَاللَّهُ وَالَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّا لَالَّالِمُ اللَّلَّالِمُ اللَّالِمُ لَا اللَّاللَّالَّالَّ اللَّالَّاللَّ اللَّهُ ال وَلَقَدْ جَآءَتُ رُسُلُنَّا إِبْرَهِيْمَ بِالْبُشْرِي قَالُوْ إِسَلَّمًا ۖ قَالَ سَلَّمُ فَمَا لَبِثَ آنِ جَآءَ بِعِجْلِ حَنِيْدٍ ١٠

میری قوم والو یہ ہےاںند کی بھیجی ہوئی اونٹنی جوتمہارے لئے ایک معجزہ ہے۔ ابتم اے اللہ کی زمین میں کھاتی ہوئی حھوز دواورا سے کسی طرح کی ایذ انہ پہنچاؤ ور نہ فوری عذا بے تہمیں پکڑیے گا 🔾 پھر بھی ان لوگوں نے اس اونٹنی کے یاؤں کاٹ کراہے مارڈ الا' اس پرصالح نے کہا کہا جھاا ہتم اپنے گھروں میں تین دن تک تو رہ سہدلو۔ یہ وعدہ جھوٹانہیں ہے 🔾 پھر جب ہمارا فر مان آ پہنچا ،ہم نے صالح کواوران پر ایمان لانے والوں کواپیے فضل ہے اس ہے بھی بیجالیا اور اس دن کی رسوائی ہے بھی' یقیناً تیرا پرورد گار ہی نہایت توا تا اور غالب ہے 🔿 ظالموں کو بڑے زور کی کڑک نے آ د بوجا۔ پھر تو وہ اپنے گھروں میں زانوں کے بل مردہ پڑے ہوئے رہ گئے 🔾 ایسے کہ گویادہ وہاں بھی آباد ہی نہ تھئے آگاہ رہوکہ ثمودیوں نے اپنے رب سے کفر کیا' س لوان ثمودیوں پر پھٹکا رے 🔾 ہمارے بھیجے ہوئے ابراہیم کے پاس خوش خبری لے کر پہنچے اور سلام کہا۔ اس نے بھی جواب سلام دیا اور بغیر کسی دیر کے گائے کے بیچے کا بھنا ہوا

(آیت ۲۸ – ۲۸) ان تمام آیتوں کی پوری تفسیر اور ثمود یوں کی ہلاکت کے اور اونٹنی کے مفصل واقعات سورہ اعراف میں بیان ہو ھے ہیں- یہاں وہرانے کی ضرورت نہیں-

ا براجيم عليه السلام كو بشارت اولا داور فرشتول ہے گفتگو: 🏠 🏠 (آیت: ٦٩) حضرت ابراہیم علیه السلام کے پاس وہ فرشتے بطور مبمان بشکل انسان آتے ہیں جوقوم لوط کی ہلاکت کی خوشخری اور حضرت ابراہیم کے ہاں فرزند ہونے کی بشارت لے کراللہ کی طرف ہے آئے ہیں۔وہ آ کرسلام کرتے ہیں۔ آپ ان کے جواب میں سلام کہتے ہیں۔اس لفظ کو پیش سے کہنے میں علم بیان کے مطابق ثبوت و دوام یا یا جاتا ہے۔سلام کے بعد ہی حضرت ابراہیم علیہالسلام ان کے سامنے مہمان داری چیش کرتے ہیں۔ بچھڑے کا گوشت جسے گرم پتھروں پر سینک لیا گیا تھا' لاتے ہیں۔ جب دیکھا کہان نو واردمہما نوں کے ہاتھ کھانے کی طرف بڑھتے ہی نہیں'اس وقت ان سے بچھ بدگمان سے ہو گئے اور کچھ دل میں خوف کھانے لگے۔

فَلَمَّا رَآ اَيْدِيهُمْ لَا تَصِلُ اللهِ نَكِرَهُمْ وَ اَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً وَالْمُرَاتُهُ قَالِمَةً قَالُولُ الاَ تَخَفُ اِنَّا الرِّسِلْنَا اللَّ قَوْمِ لُوْطٍ ﴿ وَامْرَاتُهُ قَالِمَةٌ فَالْوُالاَ تَخَفُ اِنَّا الرِّسِلْنَا اللَّ قَوْمِ لُوْطٍ ﴿ وَامْرَاتُهُ قَالِمَةٌ فَالْمُوالِمِ فَعَلَى مِنْ قَرَاءِ السَّحَقَ يَعْفُونِ فَوْ فَصَالَحُونَ وَمِنْ قَرَاءِ السَّحَقَ يَعْفُونِ فَوْ فَالَّهُ وَالنَّا عَجُوزٌ وَهُذَا بَعْلِي شَيْحًا لَى اللَّهُ وَلَيْكُمْ اللهُ وَلَا اللهِ وَبَرَكْتُهُ عَلَيْكُمْ آهُ لَ الْبَيْتِ لِاللّٰهِ وَبَرَكْتُهُ عَلَيْكُمْ آهُ لَ الْبَيْتِ اللّٰهِ وَبَرَكْتُهُ عَلَيْكُمْ آهُ لَ الْبَيْتِ اللّٰهُ وَبَرَكْتُهُ عَلَيْكُمْ آهُ لَ الْبَيْتِ اللّٰهُ وَبَرَكْتُهُ عَلَيْكُمْ آهُ لَ الْبَيْتِ اللّٰهِ وَبَرَكْتُهُ عَلَيْكُمْ آهُ لَ الْبَيْتِ اللّٰهِ وَبَرَكْتُهُ عَلَيْكُمْ آهُ لَ الْبَيْتِ اللّٰهُ وَبَرَكْتُهُ عَلَيْكُمْ آهُ لَ الْبَيْتِ اللّٰهِ وَبَرَكْتُهُ عَلَيْكُمْ آهُ لَ الْبَيْتِ اللّٰهُ وَبَرَكُتُهُ عَلَيْكُمْ آهُ لَا اللّٰهُ وَبَرَكُ اللّٰهُ وَبُولُولُ الْمُؤْلِقُولُ الْعَلَى الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُولُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْعُلُهُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُولُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ عَلَى اللّٰهُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِلُهُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِلُهُ اللّٰهِ عَلَيْكُمُ اللّٰهُ اللّٰهُ الْمُؤْلِلُهُ اللّٰهُ الْمُؤْلِلُهُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلِقُولُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِ الْمُؤْلُ الْمُؤْلِلُ الْمُؤْلِلْهُ الْمُؤْلِلُهُ الْمُؤْلِقُولُ الْمُؤْلِقُولُ الْمُولُ الْمُؤْلِقُولُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُولُ الْمُؤْلِقُولُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلِقُولُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلِقُولُ الْعُرْلِي الْمُؤْلِقُولُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُو

(آیت: ۲۱ ـ ۲۱۰ عضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھر پر اترے ہیں کہ ہلاکت تو م لوط کے لئے جوفر شتے بھیج گئے وہ بھورت نوجوان انسان زمین پر کھے کر بڑی تکریم کی جلدی جلدی جلدی اپنا پھھڑا لے کراس کوگرم پھروں پر سینک کرلا حاضر کیا اورخود بھی ان کے ساتھ دستر خوان پر بیٹھ گئے۔ آپ کی بیوی صاحبہ حضرت سارہ گھلانے پلانے کے کام کاج میں لگ گئیں۔ ملا ہر ہے کہ فرشتے کھانا نہیں کھاتے ۔ وہ کھانے سے رکے اور کہنے گئے ابراہیم ہم جب تلک کسی کھانے کی قیمت ندوے دیں کھایا نہیں کرتے آپ نے فر مایا ہاں قیمت دے دیو بی کھایا نہیں کرتے آپ نے فر مایا ہاں قیمت دے دیو بیخے ۔ انہوں نے پوچھا۔ کیا قیمت ہے آپ نے فر مایا لیسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کرنا اور کھانا کھا کر المحمد للہ کہنا۔ یہی آپ کی طرف دیکھا اور اپنے دل میں کہا کہ فی الواقع بیاس قابل ہیں کہنا۔ یہی آپ کی طرف دیکھا اور اپنے دل میں کہا کہ فی الواقع بیاس قابل ہیں کہنا۔ یہی آپ کی طرف دیکھا اور اپنے دل میں کہا کہ فی الواقع بیاس قابل ہیں کہنا۔ یہی اللہ تعلیل بیا سے کھانے تو ان کے کھانے دیکھا کہ دود حضرت ابراہیم ان کے اکرام میں لینی ان کے کھانے کی خدمت میں ہیں تا ہم وہ کھانا نہیں کھاتے تو ان میں اس مجیب حالت پر آہیں میساختہ نمی آگئ ۔ حضرت ابراہیم کوخوف زدہ کھی کرفر شتوں نے کہا! آپٹوف ف نہ کیجے ۔ اب دہشت دور کرنے کے لئے اصلی واقعہ کھول دیا کہ ہم کوئی انسان نہیں فرشتے ہیں۔ قوم کوط کی طرف جھیج گئے ہیں کہ نہیں ہالک کریں۔ دور کرنے کے لئے اصلی واقعہ کھول دیا کہ ہم کوئی انسان نہیں فرشتے ہیں۔ قوم کوط کی طرف جھیج گئے ہیں کہ نہیں ہالک کریں۔

حضرت سارہ کوقوم لوط کی ہلاکت کی خبر نے خوش کر دیا۔ اسی وقت انہیں ایک دوسری خوشخبری بھی ملی کہ اس ناامیدی کی عمر میں تمہارے ہاں بچہ بوگا۔ انہیں ہی تنجب تھا کہ جس قوم پر اللہ کا عذاب اتر رہائے وہ پوری غفلت میں ہے۔ الغرض فرشتوں نے آپ کو اسحاق نامی بچہ پیدا ہونے کی بھی ساتھ ہی خوش خبری سنائی۔ اس آیت سے اس اسحاق نامی بچہ پیدا ہونے کی بھی ساتھ ہی خوش خبری سنائی۔ اس آیت سے اس بات پر استدلال کیا گیا ہے کہ ذیخ اللہ حضرت اساعیل علیہ السلام تھے۔ کیونکہ حضرت اسحاق علیہ السلام کی تو بشارت دی گئی تھی اور ساتھ ہی ان کے ہاں بھی اولا دہونے کی بشارت دی گئی تھی۔ بین کر حضرت سارہ علیہ السلام نے عورتوں کی عام عادت کے مطابق اس پر تعجب ظاہر کیا کہ میاں بیوی دونوں کے اس بڑھے ہوئے بڑھا ہے میں اولا دکھیں؟ بیتو سخت حیرت کی بات ہے۔ فرشتوں نے کہا' امر اللہ میں کیا

حیریت؟ تم دونوں کواس عمر میں ہی اللہ بیٹادے گا گوتم ہے آج تک کوئی اولا دنہیں ہوئی اور تبہارے میاں کی عمر بھی ڈھل چکی ہے کین اللہ کی قدرت میں کی نہیں ۔ وہ جو چاہے ہوکر رہتا ہے اے نبی کے اللہ کا اللہ کی تیس اور اس کی کبیش میں متہمیں اس کی قدرت میں تعجب نہ کر نا چاہیے۔ اللہ تعالی تعریفوں والا اور بزرگ ہے۔

فَلَمَّاذَهَبَ عَنَ اِبْرَهِيْمَ الرَّفَعُ وَجَاءَتُهُ الْبُشْرِي يُجَادِلْنَا فِي قَوْمِ لُوْطٍ ﴿ اِنَّ اِبْرِهِيْمَ لَحَلِيمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ ﴿ يَابُرهِيْمُ الْعَيْمُ مَرْدُودٍ ﴿ عَنَابٌ عَيْرُ مَرْدُودٍ ﴾ عَذَابٌ عَيْرُ مَرْدُودٍ ﴾

جب ابراہیم کا ڈرخوف جاتا رہا اورا سے بشارت بھی پہنچ چکی تو ہم سے قوم لوط کے بارے میں کہنے سننے لگ گیا O یقینا ابراہیم بہت تحل والا 'زم دل اور اللہ کی جانب بھکنے والا تھا O اے ابراہیم اس خیال کوچھوڑ دے' تیرے رب کا حکم آ پہنچاہے' ان پر نہلوٹا یا جانے والا عذاب ضرور آنے والا ہے O

حضرت ابرا بیم کی برد باری اور سفارش: ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۲۵ ـ ۲۵) مهمانوں کے کھانا نہ کھانے کی وجہ سے حضرت ابرا بیم کے دل میں جو دہشت سائی تھی' ان کا حال کھل جانے پروہ دور ہوگئ ۔ پھر آپ نے اپ ہاں لڑکا ہونے کی خوش خبری بھی من لی ۔ اور یہ بھی معلوم ہوگیا کہ یہ فرشت تو م لوط کی ہلاکت کے لئے بھیجے گئے ہیں تو آپ فرمانے لگے کہ اگر کی بستی میں تین سومومن ہوں' کیا پھر بھی وہ لیستی ہلاک کی جائے گئ ؟ حضرت جبر ئیل علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں نے جواب دیا کنہیں۔ پھر پوچھا کہ اگر چپالیس ہوں؟ جواب ملا پھر بھی نہیں۔ دریا فت کیا اگر تیس ہوں؟ کہا گیا پھر بھی نہیں۔ یہاں تک کہ تعداد گھٹاتے گھٹاتے پانچ کی بابت پوچھا' فرشتوں نے بہی جواب ملا تو آپ نے فرمایا' پھر اس بستی کو حضرت لوط علیہ السلام کی موجود گی میں تم کیسے جواب دیا ۔ پھرائیک ہی کی نبیت سوال کیا اور یہی جواب ملا تو آپ نے فرمایا' پھر اس بستی کو حضرت لوط علیہ السلام کی موجود گی میں تم کیسے ہلاک کرو گے؟ فرشتوں نے کہا' ہمیں وہاں حضرت لوظ کی موجود گی کا علم ہے۔ اسے اور اس کے المال خانہ کوسواتے اس کی بیوی کے ہم بچالیں گئے۔ اب آپ کواظمینان ہوا اور خاموش ہو گئے۔ حضرت ابراہیم کی اس گفتگواور سفارش کے جواب میں فرمان ہاری ہوا کہ اب آپ کے اس تی تغیر کی بہترین مفتیں بیان فرمائی ہیں۔ حضرت ابراہیم کی اس گفتگواور سفارش کے جواب میں فرمان ہاری ہوا کہ اب آپ سے شی میش ویش کیجئے۔ قضاء حق نافذ و جاری ہوگئی۔ اب عذاب آپ گااور دولا یا بینہ جائے گا۔

وَلَمَّا جَاءَتُ رُسُلُنَا لُوْطًا سِنَ عِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرُعًا وَ قَالَ هَذَا يَوْمُ عَصِيْبُ ﴿ وَجَاءَ هُ قَوْمُهُ يُهْرَعُونَ النّيةِ وَمِنْ قَبْلُ هُذَا يَوْمُ وَعَلِيهِ مَا وَلَا يَعْوَمِ هَوْلاً بَنَاتِي هُنَ كُمُ كَانُوا يَعْمَلُونَ السَّيّاتِ قَالَ يَقَوْمِ هَوُلاً بَنَاتِي هُنَ السَّيّاتِ قَالَ يَقَوْمِ هَوُلاً بَنَاتِي هُنَ السَّيّاتِ هُنَ اللّهُ وَلا تُخْزُونِ فِي ضَيْفِي اليسَ مِنْكُمُ اطْهَرُلَكُمْ فَاتَّقُوا الله وَلا تُخْزُونِ فِي ضَيْفِي اليسَ مِنْكُمُ رَجُل رَشِيدً هُقَالُوا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِي بَنْتِكَ مِن حَقَّ رَجُل رَشِيدً هُقَالُوا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِي بَنْتِكَ مِن حَقَّ وَاللّهُ وَلا تُعْلَمُ مَا نُرِيدُ ﴿

حضرت لوط علیہ السلام کے گھر فرشتوں کا نزول: ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۷۵۔ ۵۷) حضرت ابراہیم کو یہ فرشتے اپنا ہمید بتا کر وہاں ہے چل دیے اور حضرت لوط علیہ السلام کے پاس ان کی زمین میں یاان کے مکان میں پہنچ – امر دخوبصورت لڑکوں کی شکل میں سخت تا کہ قوم لوط کی پوری آنہ ماکش ہوجائے ، حضرت لوط ان مہمانوں کو دکھیر کو می کی حالت سامنے رکھ کر شیٹا گئے دل ہی میں دل میں بیخ و تا ب کھانے گئے کہ اگر انہیں مہمان بنا تا ہوں تو ممکن ہے خبر پاکرلوگ چڑھ دوڑیں اور اگر مہمان نہیں رکھتا توبیا نہی کے ہاتھ پڑجا کیں گئے زبان ہے بھی نکل گیا کہ آئر آئے کا دن بڑا ہمیت ناک دن ہے ۔ قوم والے اپنی شرارت سے بازنہیں آئیں گے۔ مجھ میں ان کے مقابلہ کی طاقت نہیں ۔ کیا ہوگا؟ قادہ فراتے ہیں۔ حضرت لوظ پی زمین میں سخے کہ یہ فرشتے بصورت انسان آئے اور ان کے مہمان ہے ۔ شر ماشری انکارتو نہ کر سے اور انہیں فرماتے ہیں۔ حضرت لوظ پی زمین میں سخے کہ یہ فرشتے بصورت انسان آئے اور ان کے مہمان ہے ۔ شر ماشری انکارتو نہ کر سے اور انہیں لے کر گھر چائے دائے میں صرف اس نیت سے کہ یہا ۔ غرض گھر چہنچے تک چار بار پہی کہا ۔ فرشتوں کو اللّٰہ کا تھم بھی بہی تھا کہ جب تک ان کا نبی ان کر برائی نہ بیان کر کے انہیں ہلاک نہ کرنا۔

سدی فراتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس سے چل کر دو پہرکو یہ فرشتے نہر سدوم پنجے - وہاں حضرت اوط کی صاحبز ادی جو پائی لیئے گئے جس البہ ساہ مہیں خریر سکتے ہیں ؟اس نے کہا ۔ آپ پہیں دیے - بیں والپس آگر جواب دوں گی ۔ انہیں ڈرگا کہ اگر قوم والوں کے ہاتھ بیلگ گئے تو ان کی بوی ہو تی ہوگی ۔ پہاں آکر والدصا حب سے ذکر کیا کہ شہر کے درواز سے پر چند پردی کی توگر کو ایس میں بیل گئے تو ان کی بوی ہو تا ہوگا و درق تو موالے انہیں ستا کیں بیل گئے تو ان کی بوی ہو تا ہوگا و درق قوم والے انہیں ستا کیں گے۔ اس بستی کہوگوں نے حضرت لوط سے کہر دکھا تھا کہ دیکھو کی ہا ہروالے لوئم اپنے والی شہر ایا نہرو - ہم آپ سب پھر کر لیا کر یں گے۔ آپ نے جب بیا مات کی تو جو موالے انہیں اپنے گھر لے آئے ۔ کس کو کا نوں کان خبر نہ ہونے دی ۔ گرآ پ کی بیوی جو قوم سے لی ہوئی تھی ای سے بولا تو کئی ہوئی تھی اس بوضلت ہوگی تھی اس بوضلت کو چوڑو و ۔ اپنی خواہشیں اس بوضلت کو چوڑو و ۔ اپنی خواہشیں اس بولان کر کے باتھ کہا تھا ۔ اس وقت اللہ کے نی آئیس تھیدے کرنے کے کہم آپ کی بیا ہوگی تھی کہا ہوئی تھی اور دیا عورتوں سے پوری کرو۔ بناتی لیعنی میری لڑکیاں۔ اس وقت اللہ کے نی آئیس تھیدے کرنے بال نظم ہوا کہو واہشی پوری کرا تابی با ہوتا ہے۔ آئیس تھیا کیا اور دیا ہیں۔ اس مورت کی بی ہوری کرا ہی با ہوتا ہے۔ آئیس تھیا کیا اور دیا ہیں۔ اس میں بی ہوری کرا آپ کی بوری کرا تابی با کی کہم کی کو اپنے بال نظم ہوائی کوری کرا تابی با کی کوری کرا تابی با کرا کی کام میں مولب آپ بی کہورت کی کی کی سے میں انٹلہ سے ڈرؤ میرا کہا مانو عورتوں کی طرف رغبت کروان سے نوال کرو۔ میں مطلب آپ کا ان سے نکا کر کر کے خال کرو۔ کیا تم میل کوران سے نکا کر کے حاجت روائی کرو۔ میں کی طرف اس رغبت سے نم کا تھا کرو میں جو کیا کہ کر کے حاجت روائی کرو۔ کوری کی طرف اس رغبت سے خورت سے خورتوں کی طرف رغبت کروان سے نکا کر کرے حاجت روائی کرو۔ کوری کی خورت سے برائی کورون کی خورت کو خیال کرو۔ کیا تم میں کوری کورٹ کا خیال کرو۔ کیا تم میں کوری کورٹ کا خیال کرو کیا تم میں کی کورٹ کیا خوال کرو۔ کیا تم میں کورٹ کا خیال کرو۔ کیا تم میل

ایک بھی سمجھدار'نیک'راہ یافتہ' بھلا آ دی نہیں۔اس کے جواب میں ان سرکشوں نے کہا کہ ہمیں عورتوں سے کوئی سر دکار ہی نہیں۔ یہاں بھی بناتك بعنی تیری لڑکیاں کے لفظ سے مرادقوم کی عورتیں ہیں۔اور تجھے معلوم ہے کہ ہماراارادہ کیا ہے؟ یعنی ہماراارادہ ان لڑکوں سے ملنے کا نے بھر جھگڑ ااور نصیحت بے سود ہے۔

قَالُ لَوْ آَنَ لِي بِكُمْ قُوَّةً آو اوت إلى زُكْن شَدِيدِ هَالُوَا لِيكُولُ اللَّهُ وَكُن شَدِيدِ هَالُوَا لِيكُولُ اللَّهُ وَكُلُ لِيَاكُ فَأَسْرِ بِآهَ لِكَ قَالُوا لِيكُ فَأَسْرِ بِآهَ لِكَ اللَّهُ وَلا يَلْتَفِتُ مِنْكُمْ آحَدُ اللَّا الْمُرَاتَكُ التَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُرَاتَكُ التَّهُ اللَّهُ الللللْمُ الللللْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللللْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللللْمُ اللَّهُ الللللْمُ الللللْمُ الللللْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللللْمُ اللَّهُ اللللْمُ الللللْمُ الللللْمُ اللللْمُ الللْمُ الللْمُ الللْمُ الللْمُ اللللْمُ الللْمُ الللْمُ اللللْمُ الللْمُ اللْمُ الللْمُ اللللْمُ اللللْمُ اللللْمُ ال

لوظ نے کہا' کاش کہ جھے میں تم سے مقابلہ کرنے کی قوت ہوتی یا میں کی مضبوط آسرے کی پناہ میں ہوتا ۞ اب فرشتوں نے کہا'ا سے لوط ہم تیرے پر در دگار کے بیسے ہوئے ہیں۔ ناممکن کہ یہ تھے تک پہنچ جا کیں۔ پس تو اپنے والوں کو لے کر پچھے رات رہے نکل کھڑا ہوئم میں سے کسی کومڑ کر بھی نددیکھنا چاہئے بجز تیری ہوی کے'اسے بھی وہی پہنچے والا ہے جوان سب کو پہنچے گا'یقینا ان کے دعدے کا وقت شبح کا ہے' کیا صبح بالکل فردیک ہیں؟ ۞

لوط عليہ السلام کی قوم پرعذاب نازل ہوتا ہے: ہے ہے ہے (آیت: ۱۰ ۱۸) حضرت لوط عليہ السلام نے جب ديكھا كہ ميرى نفيحت ان پراثر نہيں كرتى تو انہيں دھركايا كہا گرجھ ميں قوت طاقت ہوتى يا ميرا كئيہ فيلہ زور دار ہوتا تو ميں تمہارى اس شرارت كا مرہ چھاديتا - رسول اللہ عليہ في نے ايک حديث ميں فرمايا ہے كہ اللہ كى رحمت ہولوط عليہ السلام پر كہ وہ زور آورقوم كى پناہ ليمنا چا ہے تھے مراداس سے ذات اللہ تعالى عزوج ل ہے ۔ آپ كے بعد چرجو پنجبر بھيجا گيا وہ اپن آبى وطن ميں بى بھيجا گيا - ان كى اس افسر دگى كامل ملال اور تحت تنگ د كى كوفت فرشتوں نے اپنے آپ كوفتا ہر كرديا كہ ہم اللہ كے بھيج ہوئے ہيں - بيلوگ ہم تك يا آپ تك چہنے بى نہيں سكتے ۔ آپ رات كے آخرى ھے ميں اپنے اہل وعيال كو لے كر يہاں سے نكل جائے - خودان سب كے پيچھ رہئے - اور سيد ھا پئى راہ چلے جائے - قوم والوں كى آخرى ھے ميں اپنے اہل وعيال كو لے كر يہاں سے نكل جائے - خودان سب كے پيچھ رہئے - اور سيد ھا پئى راہ چلے جائے - قوم والوں كى آ وو بكا پران كے چيخے والے نے پہنچ بھراس اثبات سے حضرت لوط كى بيوى كا استثنا كرليا كہ وہ اس تھم ہلاك ہونا طے ہو كر يہاں ہے والے بن كرم واكر كھے گی - اس لئے كہ رحمانی قضا ميں اس كا بھى ان كے ساتھ ہلاك ہونا طے ہو چكا ہے - ايک قرات ميں الا امر اتك تے كی چيش ہے - جن لوگوں كے زديك چيش اور زبر دونوں جائز ہيں - ان كا بيان ہے كہ يوى بھى يہاں سے نكلے ميرى قوم - اى وقت آسان سے ايک پيشراس پر بھى آيا اور وہ ؤ ھر ہوگئ - اور زبان سے نكل گيا كہ ہائے ميرى توم - اى وقت آسان سے ايک پھراس پر بھى آيا اور وہ ؤ ھر ہوگئ - اور زبان سے نكل گيا كہ ہائے ميرى توم - اى وقت آسان سے ايک پھراس پر بھى آيا اور وہ ؤ ھر ہوگئ -

حضرت لوطً کی مزیر شف کے لئے فرشتوں نے اس خبیث توم کی ہلاکت کا وقت بھی بیان کردیا کہ یہ ہوتے ہی تباہ ہوجائے گ۔
اور ضبح اب بالکل قریب ہے۔ یہ کور باطن آپ کا گھر گھیرے ہوئے تھے اور ہر طرف سے لیکتے ہوئے آپنچے تھے۔ حضرت لوط علیہ السلام دروازے پر کھڑے ہوئے ان لوطیوں کوروک رہے تھے جب کسی طرح وہ نہ مانے اور چھٹرت لوط علیہ السلام آزردہ خاطر ہوکر تنگ آگئ اس وقت جرئیل علیہ السلام گھر میں سے نکلے اور ان کے منہ پر اپنا پر ماراجس سے ان کی آ سمیس اندھی ہو آئیں۔ حضرت من لیفہ بن ممان رضی اللہ

عند کا بیان ہے کہ خود حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی ان لوگوں کے پاس آتے ' انہیں سمجھاتے کہ دیکھواللہ کا عذاب نہ خرید دیگر انہوں نے خلیل الرحمان كى بھى نه مانى - يهال تك كەعذاب كرآنے كا قدرتى وقت آپنچا - فرشتے حضرت لوط عليه السلام كے ياس آئے - آپاس وقت اپنے کھیت میں کام کرر ہے تھے۔انہوں نے کہا کہ آج کی رات ہم آٹ کے مہمان ہیں۔حضرت جبرئیل کوفر مان رب ہو چکا تھا کہ جب تک حضرت لوط علیه السلام تین مرتبه ان کی بدچلنی کی شهادت نه دیلین ان پرعذاب نه کیا جائے - آپ جب انہیں لے کر چلے تو چلنے کی خبر دی کہ بیبال کےلوگ بڑے بدہیں-یہ بیرائی ان میں تھی ہوئی ہے- کچھ دوراور جانے کے بعد دوبارہ کہا کہ کیا تنہیں اس بتی کےلوگوں کی برائی کی خبر نہیں؟ میرے علم میں توروئے زبین پران سے زیادہ برے لوگ نہیں' آ ہیں تہمیں کہاں لے جاؤں؟ میری قوم تو تمام مخلوق ہے بد تر ہے۔اس وفت حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرشتوں ہے کہا' دیکھود ومرتبہ ہیے کہہ چکے۔ جب انہیں لے کر آپ اپنے گھر کے درواز ہے پر پنچاتورنج وافسوس سے رود یے اور کہنے گئے میری قوم تمام مخلوق سے بدتر ہے۔ تہمیں کیا معلوم نہیں کہ یکس بدی میں مبتلا ہیں؟ روئے زمین پرکوئی بہتی اس بہتی سے بری نہیں۔اس وفت حضرت جبرئیل علیہ السلام نے پھر فرشتوں سے فرمایا ' دیکھو تین مرتبہ بیاین قوم کی بدچلنی کی شہادت دے چکے۔ یا در کھنااب عذاب ثابت ہو چکا۔ گھر میں گئے اور یہاں ہے آپ کی بڑھیا بیوی او ٹچی جگد پر چڑھ کر کپڑ اہلانے لگی جے د مکھتے ہی بستی کے بدکار دوڑ پڑے - پوچھا کیابات ہے-اس نے کہا اوط کے ہال مہمان آئے ہیں میں نے توان سے زیادہ خوبصورت اوران سے زیادہ خوشبو والے لوگ بھی دیکھیے ہی نہیں – اب کیا تھا – بیخوثی خوثی مٹھیان بند کئے دوڑتے بھا گئے حضرت لوظ کے گھر گئے – جاروں طرف ہے آپ کے گھر کو گھیرلیا۔ آپ نے انہیں قشمیں دیں تھیجتیں کیں۔فرمایا کہ عورتیں بہت ہیں۔لیکن وہ اپنی شرارت اوراپنے بد ارادے سے باز نہ آئے۔اس وقت حضرت جرئیل علیہ السلام نے اللہ تعالی سے ان کے عذاب کی اجازت جا ہی-اللہ کی جانب سے اجازت ال الى -آبانى اصلى صورت مين ظامر مو كئ -آب كدوير مين -جن يرموتيون كاجرا وكب-آب كدانت صاف حيكت موع ہیں-آ پ کی پیشانی او نجی اور بڑی ہے-مرجان کی طرح کے دانے ہیں-لولو ہیں اور آپ کے یاؤں سبزی کی طرح ہیں-

حضرت لوط علیہ السلام ہے آپ نے فرمادیا کہ ہم تو تیرے پروردگاری طرف سے بھیجے ہوئے ہیں یہ لوگ تجھ تک پہنچ نہیں سکتے ہے۔ آپ اس درواز سے سے نکل جائیے۔ یہ کہہ کران کے منہ پراپنا پر مارا۔ جس سے وہ اند ھے ہو گئے۔ راستوں تک کونہیں پہچان سکتے تھے۔ حضرت لوط علیہ السلام اپنی اہل کو لیے کررا توں رات چل دیئے۔ یہی اللہ کا تھم بھی تھا۔ محمد بن کعب قیا دہ سدی وغیرہ کا یہی بیان ہے۔

فَلَمَّا جَاءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطُرُنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنَ سِجِيْلِ مُنْصُودٍ ﴿ مُسَوَمَ الْعَالِيهِ السَافِلَهَا وَاَمْطُرُنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِنَ سِجِيْدٍ فَ مَنْصُودٍ إِنْ مُسَوِّمَ الطَّلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ فَهُ

پھر جب ہمارا تھم آپنچا'ہم نے اس بستی کوزیروز برکر دیا - او پر کا حصہ نیچے کر دیا اور اس پر کنگر سلے پھر برسائے جو تہد بہتہ تھے - نشان دار تھے - تیرے رب کی طزف سے اوروہ ان ظالمول سے کچھ بھی دور نہ تھے O

آج کے ایٹم بم اس وقت کے پیخروں کی بارش: ﴿ ﴿ آیت: ۸۳ ملا صورج کے نگلنے کے وقت اللہ کاعذاب ان پرآگیا۔ ان کی بتی سدوم نامی تہدو بالا ہوگئ۔ عذاب نے اوپر سلے سے ڈھا کک لیا۔ آسان سے پکی مٹی کے پیخران پر برسنے لگے جو تخت وزنی اور بہت

× وا بڑے بڑے ہے۔ سے مختی بخاری شریف میں ہے سیجین سِجین اِ دونوں ایک ہی ہیں۔ منضو د سے مراد ہے بہ ہے تہہ بہ تہا یک کے بعد ایک کے ہیں۔ ان پھروں پرقدرتی طور سے ان لوگوں کے نام کھے ہوئے تھے۔ جس کے نام کا پھرتھا'ای پرگرتا تھا۔ وہ شل طوق کے تھے جو سرخی میں ڈو بے ہوئے تھے۔ بیان تیم لول پر بھی بر سے اور یہاں کے جولوگ اور گاؤں گوٹھ میں تھے'ان پر بھی وہیں گرے۔ ان میں سے جو جہاں تھا' وہیں پھر سے ہلاک کیا گیا۔ کوئی کھڑا ہوا کی جگہ کی سے با تیس کر دہا ہے' وہیں پھر آ سان سے آیا اور اسے ہلاک کر گیا۔ غرض ان میں سے ایک بھی نہ بچا۔ حضرت بجائر فرماتے ہیں' حضرت جرئیل علیہ السلام نے ان سب کوجھ کر کے ان کے مکان اور مویشیوں سمیت اونچا اٹھا لیا یہاں تک کہ ان کے کو ل کے بھو گئے گئے آ وازیں آ سان کے فرشتوں نے سن لیں۔ آپ اپنے داہنے پر کے کنار سے پر ان کی لیک کہ بھی تھے۔ پھر انہیں زمین پر الٹ دیا۔ ایک کو دوسر سے شکرادیا اور سب ایک ساتھ غارت ہوگئے۔ اے د کے جورہ گئے سن کی ان کے بھیج آ سانی پھروں نے تھے۔ پھر انہیں زمین پر الٹ دیا۔ ایک کو دوسر سے شکرادیا اور سب ایک ساتھ غارت ہوگئے۔ اس کی چار بہتیاں تھیں۔ ہر بہتی میں ایک سے خوان کے جورہ گئے انہ کو دوسر نے سے کی کو ان کے جورہ گئے۔ انہ کو رہے کہ ان کی چار بہتیاں تھیں۔ ہر بہتی میں ایک کو عظرت اور کو سے گئے ان کو دوسر سے کی کو اگر ہم کی کا نام سدوم تھا۔ یہاں بھی بھی طل اللہ کو حضرت ابراہیم علیہ اللہ مورٹ کی وعظر وقعیوت فرما جایا کرتے تھے۔ پھر فرما تا ہے بیہ چیزیں پھوان سے دور منتھیں۔ سنن کی حدیث میں ہے کی کو اگر تم لواطت کرتا ہوایا کو تو اور پروالے نیچو والے دونوں کو تی کردوں کو تل کردوں کو تل کو دونوں کو تل کردوں کو تل کردوں کو تو کو ان کو دونوں کو تل کردوں کو تل کو دونوں کو تل کردوں کو تل کی دونوں کو تل کردوں کو تل کردوں کو تل کی دونوں کو تل کردوں کو تل کی دونوں کو تل کردوں کردوں کردوں کردوں کردوں کردوں کو تل کردوں ک

وَإِلَى مَذَيَنَ آَخَاهُمْ شُعَيْبًا قَالَ يَقَوْمِ اغْبُدُوا اللهَ مَا لَكُمُ مِنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ وَلاَ تَنْقَصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ إِنِّ آرْلَكُمْ فِي إِلَّهِ غَيْرُهُ وَلاَ تَنْقَصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ إِنِّ آخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُخْيِطٍ فَوَلَقَوْمِ آوْفُوا الْمَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلاَ تَبْخَسُوا النَّاسَ اشْيَاءَهُمْ وَلاَ الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلاَ تَبْخَسُوا النَّاسَ اشْيَاءَهُمْ وَلاَ تَعْتَوُا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ فَي بَقِيَّتُ اللهِ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ تَعْتَوُا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ فَي بَقِيَّتُ اللهِ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ لَكُمْ إِنْ كَانَا عَلَيْكُمْ جِعَفِيظٍ فَ كَنْ تُمْ قُومِنِيْنَ وَمَا آنَا عَلَيْكُمْ جِعَفِيظٍ فَ

اہل مدین کی جانب حضرت شعیب کی آمد: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۸۴ عرب کا ایک قبیلہ جوجاز وشام کے درمیان معان کے قریب رہتا تھا ا ان کے شہروں کا نام اور خودان کا نام بھی مدین تھا۔ ان کی جانب اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت شعیب علیہ السلام بھیجے گئے۔ آپ ان میں شریف النسب اوراعلی خاندان کے تقے اور انہی میں سے تھے۔ اس لئے احاهم کے لفظ سے بیان کیا یعنی ان کے بھائی۔ آپ نے بھی انبیاء کی عادت اور سنت اور اللہ تعالیٰ کے پہلے اور تاکیدی تھم کے مطابق اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ وصدہ لاشریک کی عبادت کرنے کا تھم دیا۔ ساتھ ہی ناپ تول کی کی ہے روکا کہ سی کاحق نہ مارو-اوراللہ کا بیاحسان یا دولا یا کہ اس نے تمہیں فارغ البال اور آسودہ حال کررکھا ہے-اورا پناڈ رظا ہر کیا کہا پی مشر کا نہ روش اور ظالمان نیز کت ہے اگر بازنہ آؤ گے تو تمہاری بیاچھی حالت بدحالی ہے بدل جائے گی-

ناپ تول میں انصاف کرو: ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۸۵-۸۹) پہلے تواپی قوم کوناپ تول کی کی ہے روکا - اب لین دین کے دونوں وقت عدل و
انصاف کے ساتھ پورے پورے ناپ تول کا تھم دیتے ہیں اور زمین میں فساد اور تباہ کاری کرنے کوئع کرتے ہیں - ان میں رہزنی اور ڈاک
مارنے کی بدخصلت بھی تھی - لوگوں کے حق مار کر نفع اٹھانے ہے اللہ کا دیا ہوا نفع بہت بہتر ہے - اللہ کی بیوصیت تمہارے لئے خیریت لئے
ہوئے ہے - عذاب سے جیسے ہلاکت ہوتی ہے اس کے مقابلے میں رحمت سے برکت ہوتی ہے - ٹھیک تول کر پورا ناپ کر طال سے جونفع
مائے اس میں برکت ہوتی ہے - خبیث وطیب میں کیا مساوات ؟ دیکھو میں تمہیں ہروقت و کیٹیس رہا - تمہیں برائیوں کا ترک اور نیکیوں کا نعل
اللہ ہی کے لئے کرنا چاہئے نہ کہ و نیاد کھاوے کے لئے -

قَالُوَا يَشُعَيْبُ اَصَلُوتُكَ تَامُرُكَ اَنَ نَتُرُكَ مَا يَعَبُدُ ابَا وَنَ آوَ اَنَ نَفَعَلَ فِي آمُوالِنَا مَا نَشَوُا النَّلِ الْلَكَ لَانْتَ الْحَلِيْمُ الرَّشِيدُ ﴿ قَالَ يَقُومِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلَى بَيِّنَةٍ مِّنَ رَبِّنَ وَرَزَقَيْ فَالَ يَقُومِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلَى بَيِّنَةٍ مِّنَ رَبِّ فَوَرَوَقَيْ قَالَ يَقُومِ اَرَوَيْتُمُ اِنْ كُنْتُ عَلَى بَيِّنَةٍ مِّنَ رَبِّ فَي وَرَزَقَيْ فَي اللهِ عَلَيْهُ مِنْ اللهِ عَلَيْهُ اللهِ عَلَيْهِ إِنْ اللهِ عَلَيْهِ اللهِ اللهِ اللهِ عَلَيْهِ اللهِ عَلَيْهِ اللهِ اللهِ عَلَيْهِ اللهِ اللهِ عَلَيْهِ اللهِ اللهِ عَلَيْهِ اللهِ اللهِ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ عَلَيْهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهَا اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ الله

انھوں نے جواب دیا کہ اے شبیب کیا تیری تلاوت تھے یہی تھم دیق ہے کہ ہم اپنے باپ دادوں کے معبودوں کو چھوڑ دیں اورہم اپنے مالوں میں جو کچھے چاہیں'اس کا کرنا بھی چھوڑ دیں اس کا کرنا بھی چھوڑ دیں اور اس کے طرف ہوئیں اور اس کے جو کہ ہوئیں ایس سے تہمیں ہوئے ہوں اور اس نے جھے اپنی جا ہوں جس سے تہمیں روک دہا ہوں' میر اارادہ تو اپنی طافت بھر اصلاح کرنے کا بی ہے میری تو فیق اللہ بی کی مدد سے ہے' اس پر میر امجروسہ ہےاور اس کی طرف میں رجوع ہوں ن

پرانے معبودوں سے دستبرداری سے انکار: ﴿ ﴿ آیت: ۸۸ اُست معنودوں سے دستبر مسلوٰ قصر مرادیهاں قرات ہے۔ وہ لوگ ازراہ نداق کہتے ہیں کدواہ آپ ایسے در ہے کہ آپ کو آپ کی قرات نے تھم دیا کہ ہم باپ دادوں کی روش کو چھوڑ کراپنے پرانے معبودوں کی عبادت سے دست بردار ہو جائیں۔ یہ اور بھی لطف ہے کہ ہم اپنے مال کے بھی مالک ندر ہیں کہ جس طرح جو چاہیں' اس میں تصرف کریں۔ کسی کوناپ تول میں کم نددیں۔ حضرت حسن قرماتے ہیں واللہ واقعہ یہی ہے کہ حضرت شعیب علیہ السلام کی نماز کا تھم یہی تھا کہ آپ انہیں غیراللہ کی عبادت اور مخلوق کے مقوق کے خصب سے روکیں۔ ٹوری فرماتے ہیں کہ ان کے اس قول کا مطلب کہ جو ہم چاہیں' اپنے مالوں میں کریں' بیہے کہ ذکو ق کیوں دیں؟ نبی اللہ کوان کا حلیم ورشید کہنا ازراہ نداق و تقارت تھا۔

قوم کو تبلغ : 🌣 🖈 (آیت: ۸۸) آپًا پی قوم سے فرماتے ہیں کردیکھو میں اپنے رب کی طرف سے کسی دلیل و حجت اور بصیرت پر قائم

ہوں اور اس کی طرف تنہیں بلار ماہوں۔اس نے اپنی مہر بانی سے مجھے بہترین روزی دے رکھی ہے یعنی نبوت یارز ق حلال - یا دونوں - میری روشتم بینہ یاؤ کے کہ مہیں تو بھلی بات کا تھم کروں اورخودتم سے جیپ کراس کے برعکس کروں۔میری مرادتو اپنی طاقت کےمطابق اصلاح کرنی ہے- ہاں میرے ارادہ کی کامیا بی اللہ کے ہاتھ ہے-ای پرمیرا بھروسہ اورتو کل ہے اورای کی جانب رجوع' توجہ اور جھکنا ہے-مند ا مام احديس بي حكيم بن معاويداين باپ سے روايت كرتے ہيں كداس كے بھائى مالك نے كہا كدا ب معاويدر سول الله علي نے مير ب یروسیوں کو گرفتار کررکھا ہے۔ تم آپ کے پاس جاؤ۔ آپ سے تمہاری بات چیت بھی ہوچکی ہے اور تمہیں آپ بچانتے بھی ہیں۔ پس میں اس کے ساتھ چلا - اس نے کہا کہ میرے پڑوسیول کوآپ ًر ہا کردیجئے - وہ مسلمان ہو چکے تھے- آپ نے اس سے منہ پھیرلیا- وہ غضب ناک ہوکراٹھ کھڑا ہوااور کہنے لگا' واللہ اگر آپ ایباجواب دیں گے تولوگ کہیں گے کہ آپ ہمیں تو پڑ دسیوں کے بارے میں اور حکم دیتے ہیں اور آپ خوداس کا خلاف کرتے ہیں۔اس پر آپ نے فرمایا' کیالوگوں نے الی بات زبان سے نکالی ہے؟ اگر میں ایسا کروں تو اس کا وبال مجھ پر ہی ہے۔ان پرتو کوئی نہیں۔ جاؤاس کے پڑوسیوں کوچھوڑ دو-اورروایت میں ہے کہاس کی قوم کے چندلوگ کسی شبہ میں گرفتار تھے۔اس پر توم کا ایک آ دمی حاضر حضور ہوا - اس وقت رسول اللہ علی خطبہ فرمار ہے تھے- اس نے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ آ پ کسی چیز سے دوسرول کوروکتے ہیں اورخودا سے کرتے ہیں۔ آپ نے سمجھانہیں۔اس لئے یو چھا کہ لوگ کیا کہتے ہیں۔حضرت بہزبن حکیم کے دادا کہتے ہیں'میں نے پچ میں بولنا شروع کر دیا کہ اچھا ہے' آپ کے کان میں بیالفاظ نہ پڑیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ کے منہ سے میری قوم کے لئے کوئی بد دعا نکل جائے کہ پھر انہیں فلاح نہ ملے لیکن رسول الله علی برابرای کوشش میں رہے یہاں تک کرآ گ نے اس کی بات سمجھ لی اور فرمانے لگئ کیا انہوں نے ایس بات زبان سے تکالی؟ یاان میں ہے کوئی اس کا قائل ہے؟ والله اگر میں ایسا کروں تو اس کا بوجھ بارمیرے ذے ہے۔ ان پر کچھنہیں۔ اس کے پڑوسیوں کوچھوڑ دو- اس قبیل سے وہ حدیث بھی ہے جے منداحمدلائے ہیں کہ آ پ نے فرمایا جبتم میری جانب ہے کوئی الی حدیث سنو کہتمہارے دل اس کا اٹکار کریں اور تمہارے بدن اور بال اس سے علیحد گی کریں یعنی متاثر نہ ہوں اور تم سمجھ لوکہ وہ تم ہے بہت دور ہے تو میں اس ہے بھی زیادہ دور ہوں - اس کی اسناد سیح ہے-

حضرت مسروق کہتے ہیں کہ ایک عورت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور کہنے گئی کیا آپ بالوں میں جوڑ
لگانے کومنع کرتے ہیں؟ آپ نے فر مایا ہاں۔ اس نے کہا آپ کے گھر کی بعض عورتیں تو ایسا کرتی ہیں۔ آپ نے فر مایا اگر ایسا ہوتو میں نے
اللہ سے نیک بند ہے کی وصیت کی حفاظت نہیں گی۔ میرا ارادہ نہیں کہ جس چیز سے تہمیں روکوں اس کے برعکس خود کروں۔ حضرت ابوسلیمان
ضمی کہتے ہیں کہ ہمارے پاس امیر المومنین حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے رسالے آتے تھے جن میں اوامر ونوا ہی لکھے ہوئے
ہوتے تھے اور آخر میں یہ کھا ہوتا تھا کہ میں بھی اس میں وہی ہوں جو اللہ کے نیک بندے نے فر مایا کہ میری تو فیتی اللہ ہی کے فضل سے ہے۔
اس برمیر اتو کل ہے اور اس کی طرف میں رجوع کرتا ہوں۔

وَيقُومِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِيْ آنَ يُصِيبَكُمُ مِّثُلُ مَّا آصَابَ قَوْمَ نُوْجٍ آوَ قُوْمَ هُوْدٍ آوَ قَوْمَ طَلِحٍ * وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِنْكُمْ بِبَعِيدٍ ۞ وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمُ ثُمَّ تُوْبُوْآ اللّهِ * النَّ رَبِّيْ رَحِيمٌ وَدُودٌ ۞ میری قوم کے لوگو کہیں ایسانہ ہوکہ تم میری مخالفت میں آ کران عذابوں کے لئے آ مادہ ہوجاؤ جوتو م نوح علیدالسلام اورقوم ہوداور تو مصالح کو پہنچے ہیں اور قوم لوط تو تم سے کچھ بھی دوزنہیں 🔾 تم اپنے رب سے استعفار کر داوراس کی طرف جھک جاؤ میقین مانو کہ میرارب بڑی مہر بانی دالا اور بہت محبت کرنے والا ہے 🔾

میری عداوت میں اپنی بر دیا دی مت مول لو : 🖈 🖈 (آیت:۸۹-۹۰) فرماتے ہیں کہمیری عداوت اور بغض میں آ کرتم اپنے کفر ادرا پنے گناہوں پر جم نہ جاؤ ورنہ تہمیں وہ عذاب پنچے گا جوتم سے پہلے ایسے کاموں کا ارتکاب کرنے والوں کو پہنچا ہے-خصوصا قوم کوط جوتم سے قریب زمانے میں ہی گذری ہے اور قریب جگدمیں ہے۔تم اپنے گذشتہ گناہوں کی معافی مانگو- آئندہ کے لئے گناہوں سے توبر كراو-ايسا کرنے والوں پرمیرارب بہت ہی مہر بان ہوجا تا ہے اوران کواپنا پیارا بنالیتا ہے۔ آبولیلی کندی کہتے ہیں کہ میں اپنے مالک کا جانور تھا ہے کھڑا تھا-لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر کو گھیرے ہوئے تھے- آپؓ نے او پر سے سر بلند کیا اور یہی آیت تلاوت فرمائی - اور فرمایا'

میری قوم کے لوگو <u>مجھ ق</u>ل نہ کرو-تم اس طرح تھے۔ پھرآ پؓ نے اپنے دونوں ہاتھوں کی اٹکٹیاں ایک دوسر**ی میں ڈ**ال کر دکھا کیں۔ قَالُوْ الشُّعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيرًا مِمَّاتَقُوْلُ وَإِنَّا لَنَزْبِكَ فِيْنَا ضَعِيفًا ۚ وَلَوْلَا رَهُطُكَ لَرَجَمُنْكَ ۗ وَمَّا ٱنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيْزِ ۞ قَالَ لِقَوْمِ ِ اَرَهُطِيَّ اَعَزُّعَلَيْكُمْ مِّنَ اللَّهِ ۗ وَاتَّخَذْتُمُوهُ وَرَاءَكُمُ ظِهْرِيًّا ۚ إِنَّ رَبِّي بِمَا تَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ۞ وَلِقَوْمِ اعْمَلُواْ عَلَى مَكَانَتِكُمُ ْ عَامِلُ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ مَنْ يَاتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَمَنْ هُوَكَاذِبٌ وَارْتَقِبُوٓ الِّنِ مَعَكُمُ رَقِيبٌ ۞

انہوں نے کہا شعیب تیری اکثر باتیں تو ہماری سمجھ میں بی نہیں آتیں اور ہم تو تیجے اپنے اندر بہت کمزوری کی حالت میں پاتے ہیں اگر تیرے قبیلے کا خیال نہ ہوتا تو ہم تخصنگ اركردية - به تو تخص كوئى حيثيت والى بتى نبيل كنة 🔾 اس نے جواب ديا كدا مير في قو مي لوگؤ كيا تمهار يز ديك مير عقبيلد كے لوگ الله ي بھى زیادہ ذی عزت ہیں کہتم نے اسے پس پشت ڈال رکھا ہے؟ یقینا میرا پروردگار جو پھھتم کررہے ہوئسب کو گھیرے ہوئے ہے 🔾 ایقومی بھائیو! اہتم اپنی جگہ مل کئے جاؤ - میں بھی عمل کرر ہا ہوں متہبیں عنقریب معلوم ہوجائے گا کہ کس کے پاس وہ عذاب آتا ہے جواسے رسوا کرے اور کون ہے جوجھوٹا ہے؟ تم انتظار کرو۔ میں

بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں O

قوم مدین کا جواب اور الله کاعماب : ١٠ ١٥ [تيت: ٩١- ٩٢) قوم مدين نے كہا كدا سفيب آپ كى اكثر باتي مارى تجويس تو آتى نہیں-اورخور آپ بھی ہم میں بے انتہا کمزور ہیں-سعیدوغیرہ کا قول ہے کہ آپ کی نگاہ کم تھی- تھے آپ بہت ہی صاف کو یہاں تک کہ آپ ' کوخطیب الانبیاء کالقب حاصل تھا-سدیؒ کہتے ہیں'اس وجہ سے کمزور کہا گیا ہے کہ آپؓ اکیلے تھے-مراداس سے آپؑ کی حقارت تھی-اس لئے کہ آ پ کے کنبے والے بھی آ پ کے دین پر نہ تھے۔ کہتے ہیں کہ اگر تیری برادری کا لحاظ نہ ہوتا تو ہم تو پھر مار مار کر تیرا قصہ ہی ختم کر دیتے - ما میر کہ تجھے دل کھول کر برا کہتے - ہم میں تیری کوئی قدر دمنزلت ٔ رفعت وعزت نہیں - بین کر آپٹے نے فرمایا ' بھائیوتم مجھے میری قرابت داری کی وجہ سے چھوڑتے ہو-اللہ کی وجہ سے نہیں چھوڑتے تو گویا تمہارے نزدیک قبیلے والے اللہ سے بھی بڑھ کر ہیں-اللہ کے نبی کو برائی پہنچاتے ہوئے اللہ کا خوف نہیں کرتے؟ افسوس تم نے کتاب اللہ کو پیٹے پیچیے ڈال دیا۔ اس کی کوئی عظمت واطاعت تم میں ندر ہی۔ خیراللہ تعالیٰ

تمبارے تمام حال احوال جانتا ہے۔ وہمبیں پورابدلہ دے گا۔

جب ہماراعذاب آپنچا ہم نے شعیب کواوران کے ساتھ تمام مسلمانوں کواپئی خاص رحمت سے نجات بخشی اور ظالموں کو آواز خت کے عذاب نے دھر دیو چا جس
سے وہ اپنے گھروں میں ہی ازئر ھے پڑے ہوئے مردے ہوگئے O گویا کہ وہ ان گھروں میں کبھی بسے ہی نہ تھے آگاہ رہومہ بن کے لئے بھی و یسی ہی دوری ہوئی و میں ہی دوری شمود کو ہوئی O یقینا ہم نے ہی موک کو اپنے نشانوں اور روش دلیلوں کے ساتھ بھیجا تھا O فرعون اور اس کی جماعت کی طرف پھر بھی ان لوگوں نے فرعون کے ادام می پیروی کی اور فرعون کا کوئی تھم ٹھیک اور درست تھا ہی نہیں O وہ تو قیامت کے دن اپنی قوم کا پیش روہ کو کران سب کو دوزخ میں جا کھڑا کر ہے گا۔
وہ بہت ہی برا گھا ہے جس پر لاکھڑے کئے کے O ان پر قواس دنیا ہیں بھی لعنت چیکا دی گئی اور قیامت کے دن بھی براانعام سے جو دیا گیا O

قبطی قوم کا سردار فرعون اور موسی علیه السلام: ﴿ ﴿ آیت: ۹۹-۹۹) فرعون سردار قوم قبط اوراس کی جماعت کی طرف الله تعالی نے ایسی درسول حضرت موسی علیه السلام کواپی آیوں اور ظاہر باہر دلیلوں کے ساتھ بھیجا لیکن انہوں نے فرعون کی اطاعت نہ چھوڑی - اس کی گراہ دوش پراس کے بیچھے لگے دہے - جس طرح یہاں انہوں نے اس کی فرماں برداری ترک نہ کی اور اسے اپنا سردار مانتے رہے اس طرح قیامت کے دن اس کے بیچھے یہ ہوں گے اور وہ اپنی پیشوائی میں انہیں سب کو اپنے ساتھ ہی جہنم میں لے جائے گا اور خود دگنا عذاب برداشت کرے گا ۔ بہی حال بروں کی تابعداری کرنے والوں کا ہوتا ہے - وہ کہیں گے بھی کہ الی انہی لوگوں نے ہمیں بہکایا - تو انہیں دوگنا عذاب

دے-مندمیں ہےرسول اللہ عظیمی فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن جاہلیت کے شاعروں کا جھنڈ اامرا دَالقیس کے ہاتھ میں ہوگا اوروہ انہیں لے اسرائی ہوگا اور وہ انہیں کے عذاب پریہ اور زیادتی ہے کہ یہاں اور وہاں دونوں جگہ بیلوگ ابدی لعنت میں پڑے-

عبرت كد بے پچھ آباد ہيں پچھ ويران: ﴿ ﴿ آيت: ١٠٠-١٠١) نبيوں اوران كى امتوں كے واقعات بيان فر ماكر ارشاد بارى ہوتا ہے كہ بيان بستيوں والوں كے واقعات ہيں - جنہيں ہم تير بسامنے بيان فر مار ہے ہيں - ان بيں بي بعض بستياں تو اب تك آباد ہيں اور بعض مث چكى ہيں - ہم نے انہيں ظلم سے ہلاك نہيں كيا بلكہ خود انہوں نے ہى اپنے كفر وتكذيب كى وجہ سے اپنے او پر اپنے ہاتھوں ہلاكت بعض مث چكى ہيں - ہم نے انہيں ظلم سے ہلاك نہيں كيا بلكہ خود انہيں پھے كام نہ آسكے بلكہ ان كى بوجا پاٹ نے انہيں اور غارت كر ديا - مسلط كر كى - اور جن معبود ان باطل كے انہيں سہارے تھے وہ بروقت انہيں پھے كام نہ آسكے بلكہ ان كى بوجا پاٹ نے انہيں اور غارت كر ديا - دونوں جہاں كا و بال ان پر آپڑا -

(آیت:۱۰۲) جس طرح ان ظالموں کی ہلا کت ہوئی'ان جیسا جوبھی ہوگا'اس بیتیج کو وہ بھی دیکھیےگا – اللہ تعالیٰ کی پکڑ المناک اور بہت خی والی ہوتی ہے – بخاری وسلم کی حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ ظالموں کو ڈھیل دے کر پھر پکڑیں گے۔ وقت نا گہاں و بالیتا ہے۔ پھر مہلت نہیں ملتی – پھرآپ نے اس آیت کی تلاوت کی –

ہلاکت اور نجات کھوں دلائل: ﷺ ﴿ آیت:۳۰-۱۰۵) کافروں کی اس ہلاکت اور مومنوں کی نجات میں صاف دلیل ہے ہمارے ان وعدوں کی سچائی پر جو ہم نے قیامت کے بارے میں کئے ہیں جس دن تمام اول وآخر کے لوگ جمع کئے جائیں گے۔ ایک بھی باقی نہ چھوٹے گااور وہ بڑا بھاری دن ہوگا۔تمام فرشتے 'تمام رسول'تمام مخلوق حاضر ہوگی۔ حاکم حقیقی عادل کافی انصاف کرےگا۔ قیامت کے قائم ہونے میں دیر کی وجہ بیہ ہے کہ رب بیہ بات پہلے ہی مقرر کر چکا ہے کہ اتن مدت تک دنیا بنی آ دم سے آبادر ہے گا۔ اتن مدت خاموثی پر گزرے گا۔ پھر فلاں وقت قیامت قائم ہوگا۔ جس دن قیامت آ جائے گی 'کوئی نہ ہوگا جواللہ کی اجازت کے بغیر لب بھی کھول سکے۔ مگر جُن جے اجازت و ہے اور وہ بات بھی ٹھیک ہولے۔ تمام آوازیں رب خُن کے سامنے پست ہوں گا۔

بخاری وسلم کی حدیث شفاعت میں ہے اس دن صرف رسول ہی بولیں گے اور ان کا کلام بھی صرف بہی ہوگا کہ یا اللہ سلامت رکھ۔ یا اللہ سلامتی دے۔ جمع محشر میں بہت سے تو ہر ہے ہوں گے اور بہت سے نیک-اس آیت کے اتر نے پر حضرت عمر پوچھتے ہیں کہ پھر یا رسول اللہ ہمارے اعمال اس بنا پر ہیں جس سے پہلے ہی فراغت کرلی گئے ہے یاکسی نئی بنا پر؟ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ اس حساب پر جو پہلے سے ختم ہو چکا ہے جوقلم چلاچکا ہے لیکن ہرا یک کے لئے وہی آسان ہوگا جس کے لئے اس کی پیدائش کی گئی ہے۔ (مندابویعلی)

وَمَا نُؤَخِرُهُ إِلاَ لِإَجَلِ مَعْدُودٍ ﴿ يَوْمَرِ يَأْتِ لَا تَكُلَّهُ نَفْسُ إِلاَ الْإِنْهُ أَشْقِي النَّارِ لَهُمُ الْإِذْنِهُ فَمِنْهُ أَشْقِي النَّارِ لَهُ أَمَّا الْآذِيْنَ شَقُوا فَفِي النَّارِ لَهُمُ فَيْهَا وَالْمَارِفِي السَّمُونُ وَ الْآرْضُ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمُونُ وَ الْآرْضُ الْاَمْنَ وَلَيْهَا مَا دَامَتِ السَّمُونُ وَ الْآرْضُ اللَّهُ الْمَا يُرِدُدُ ۞ الْآرَضُ اللَّهُ مَا شَاءً رَبُّكُ أَنَّ رَبَّلِكُ فَعَالٌ لِمَا يُرِدُدُ ۞

اے ہم جود برکرتے ہیں وہ صرف ایک معین مدت تک ہے ۞ جس دن وہ آجائے گی مجال نہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ کی اجازت بغیر کوئی بات بھی کر لئے سوان میں کوئی تو بد بخت ہوگا اور کوئی نیک بخت ۞ لیکن جو بد بخت ہوئے وہ دوزخ میں ہوں گے۔ وہاں ان کی باریک اور موٹی گدھے جسی آواز ہوگی ۞ وہ وہیں ہمیشہ رہنے والے ہیں بقتر مدت بقائے آسان وزمین کے۔سوائے اس وقت کے جواللہ کا چاہوا ہے بقیمینا تیرارب کرگز رتا ہے جو کچھ چاہے ۞

عذاب یا فتہ لوگوں کی چینیں: ہے ہے اور است ۱۰ ۱۰ ۱۰ ۱۰ ۱۰ است اللہ علیہ جینے میں جیسے زیرو بم ہوتا ہے ایک ہی ان کی چینیں ہوں گ۔

یہ یادر ہے کہ طرب کے عاوروں کے مطابق قرآن کر یم نازل ہوا ہے۔ وہ بیشگی کے عاور ہے کا حرب تک دن رات کا چکر بندھا ہوا ہے۔ پس ان جب تک آسان وزمین کو قیام ہے۔ یہ بھی ان کے عاور ہے میں ہے کہ یہ باقی رہے گا جب تک دن رات کا چکر بندھا ہوا ہے۔ پس ان الفاظ سے بیشگی مراد ہے نہ کہ قید۔ اس کے علاوہ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس زمین و آسان کے بعد دار آخرت میں ان کے سوااور آسان و زمین ہو پس یہاں مراد جب نہ کہ قید۔ اس کے علاوہ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس زمین و آسان و زمین ہے۔ اس کے بعد اللہ کی منشا کا ذکر ہے جیسے آسان اللہ کہ خول ہیں جہ بیس ابن جب سے قول ہیں جہ بیس ابن جونی نے زادا کہ سیر میں قبل کیا ہے۔ ابن جریر نے خالد بن معدان مناک کا دور این سنان کے اس قول کو پیند فر مایا ہے کہ موحد گناہ گاروں کی طرف استثناء عاکد ہے۔ بعض سلف سے اس کی تفیر میں بڑے ہی غریب اقوال وارد ہوئے ہیں۔ قادہ فر ماتے ہیں اللہ ہی کو اس کا یوراعلم ہے۔

وَامَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوا فَفِي الْجَنَّةِ خُلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمَوْتُ وَالْأَرْضُ اللَّا مَاشَاءً رَبُّلِكُ عَطَاءً عَيْرَ مَجْدُونِ

لکن جونیک بخت کئے گئے وہ جنت میں ہو نگے جہاں ہمیشہ رہیں گے جب تک آسان وزمین باقی رہے مگر جوچا ہے تیرام وردگار بخشش ہے بے انتہا 🔾

انبیاء کے فرمال برداراور جنت: ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۱۰۸) رسولوں کے تابعدار جنت میں رہیں گے۔ جہاں ہے بھی نکلنا نہ ہوگا۔ زمین و
آسان کی بقا تک ان کی بھی جنت میں بقار ہے گی مگر جواللہ چاہے بعنی یہ بات بذاتہ واجب نہیں بلکہ اللہ کی مشیت اوراس کے اراد ہے ہے۔
بقول ضحاک وحسن یہ بھی موحد گنہ گاروں کے حق میں ہے۔ وہ پھھ مدت جہنم میں گزار کراس کے بعد وہاں سے نکالے جائیں گے۔ یہ عطیہ ربانی
ہے جو جنم نہ ہوگا۔ نہ گھٹے گا۔ یہ اس لئے فرمایا کہ کہیں ذکر مشیت سے یہ کھٹانے گزرے کہ بھٹی نہیں۔ جیسے کہ دوز خیوں کے دوام کے بعد بھی
اپی مشیت اوراراد سے کی طرف رجوع کیا۔ سب اس کی حکمت وعدل ہے۔ وہ ہراس کام کوکر گزرتا ہے جس کا ارادہ کرے۔ بخاری وسلم میں
ہے موت کو جت کبرے مینڈ سے کی صورت میں لایا جائے گا اوراسے ذریح کر دیا جائے گا۔ پھر فرمادیا جائے گا کہ اہل جنت تم ہمیشہ رہوگا ور

فَلَا تَكُ فِنَ مِرْيَةً مِّمَّا يَعْبُدُ لَهُولِاً مَا يَعْبُدُونَ إِلَا كَمَا يَعْبُدُ الْمُولَةُ مَا يَعْبُدُ وَنَ إِلَا كَمَا يَعْبُدُ الْمُولَةُ مُنْ وَلَهُ مِنْ فَوْصٍ هُولَقَدُ الْمُولِقُولُهُ مِنْ فَوْصٍ هُولَقَدُ اللهُ وَلَوْلَا كَلَمْ الْكِتْبَ فَالْحَتُلِفَ فِيْهِ وَلَوْلَا كَلِمَةُ سَبَقَتْ مِنَ الْتَيْنَا مُوسَى الْكِتْبَ فَالْحَتُلِفَ فِيْهِ وَلَوْلَا كَلِمَةُ سَبَقَتْ مِنَ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ

سوتوان چیزوں سے شک شبہ میں ندرہ جنس پیلوگ ہوج رہے ہیں-ان کی ہوجاتوای طرح ہے جس طرح ان کے باپ دادوں کی اس سے پہلے تھی ہم ان سب کوان کا پورا پورا حصہ بغیر کی کے دینے والے ہی ہیں O یقینا ہم نے موئی علیه السلام کو کتاب دی - پھراس میں اختلاف ڈال دیا گیا'اگر پہلے ہی تیرے رہ کی بات صادر ندہوگی ہوتی ہوتی تو یقینا ان میں فیصلہ کر دیا جاتا' انھیں تو اس میں شبہ ساہی ہے O بیتو قلق میں ہیں۔ یقینا ان میں سے ہرا یک جب اسکے رو ہر و جائے گا' تیرار ب

ا اسکے اعمال کا پورا پورا بدلدد ہے گا جوجوہ کررہے ہیں اسے سب خبرہے 🔾

مشرکول کا حشر: ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۱۰ الله) مشرکول کے باطل ہونے میں ہرگزشبتک نہ کرنا - ان کے پاس سوائے باپ دادا کی بھونڈی تقلید کے اور دلیل ہی کیا ہے؟ ان کی نیکیاں انہیں دنیا میں ہی الل جا کیں گی - آخرت میں عذاب ہی عذاب ہوگا - جو خیر و شرکے بھونڈی تقلید کے اور دلیل ہی کیا ہے؟ ان کی نیکیاں انہیں دنیا میں ہی الل جا کیں گی - آخرت میں عذاب ہی عذاب ہوگا - جو خیر و شرک وعدے ہیں مسب پورے ہونے دالے ہیں - ان کے عذاب کا مقررہ حصد انہیں ضرور پنچ گا - موکی علیہ السلام کوہم نے کتاب دی لیکن لوگوں نے تفرقہ ڈالا - کسی نے اقرار کیا تو کسی نے انکار کردیا - پس انمی نہیوں جیسا حال آپ کا بھی ہے - کوئی مانے گا' کوئی ٹا لےگا - چونکہ ہم وقت مقرر کر چکے ہیں 'چونکہ ہم بغیر جمت پوری کئے عذاب نہیں کیا کرتے اس لئے بیتا خیر ہے درندا بھی انہیں ان کے گنا ہوں کا مزہ یا دآ جا تا - کا فروں کو اللہ اللہ دی کو اقدان کے کئے کا فروں کو اللہ اللہ دی کا سب کو اللہ جمع کر کے گا اور ان کے کئے ہوئے اٹمال کا بدلہ دے گا - اس قرآ ۃ کا بھی معنی اس ہمارے ذکر کردہ معنی کی طرف ہی لوٹنا ہے -

فَاسْتَقِمْ كُمَّا أَمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلاَ تَطْخُوا الله بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيْرُ فَوَلاَ تَرْكَنُو آلِ الّذِيْنَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمُ مِّنَ دُونِ اللهِ مِنْ آوْلِيَاءَ ثُمَّ لاَ تُنْصَرُونِ فَنَ وَاللهِ مِنْ آوْلِيَاءَ ثُمَّ لاَ تُنْصَرُونِ فَنَ وَاللهِ مِنْ آوْلِيَاءَ ثُمَّ لاَ تُنْصَرُونِ فَنَ وَاللهِ مِنْ آوْلِيَاءَ ثُمَّ لاَ تُنْصَرُونِ فَنَ اللهِ مِنْ آوْلِيَاءَ ثُمَّ لاَ تُنْصَرُونِ فَنَ وَاللهِ مِنْ آوْلِيَاءً ثُمَّ لاَ تُنْصَرُونِ فَنَ اللهَ لاَ وَوَلَا اللهَ لاَ اللهِ مِنَ اللهِ مِنَ اللهِ مِنَ اللهُ لاَ اللهُ اللهِ مِنَ اللهُ اللهِ مِنَ اللهُ اللهِ مِنَ اللهُ اللهِ مِنَ اللهُ الله

پس تو جمارہ جیسا کہ تجھے تھم دیا گیا ہے اوروہ لوگ بھی جو تیرے ساتھ تو بہ کر بچے ہیں خبر دارتم حد سے نہ بر صنا - اللہ تمہارے تمام اعمال کا دیکھنے والا ہے ۞ دیکوں فلاموں کی طرف ہرگز نہ جھکنا ورنہ تمہیں بھی آگ کالولگ جائے گا اور اللہ کے سوا اور تمہارا مدو گار نہ کھڑا ہو سکے گا اور نہتم مدد دیئے جاؤ گے ۞ دن کے دونوں سروں میں نماز پر پار کھاور رات کی گئی ساعتوں میں بھی بھینیا تیکیاں برائیوں کو دور کر دیا کرتی ہیں نہیے جیسے سے جسے سیحت بھڑنے والوں کے لئے ۞ تو صبر کرتارہ - بھینا میں بھی اللہ تعالیٰ نیکی والوں کا جرضا کئی نہیں کرتا ۞

استفقامت کی ہدایت: پہنے ہمئة (آیت:۱۱۲-۱۱۳) استفامت اور سیدھی راہ پردوام بیشگی اور ثابت قدمی کی ہدایت اللہ تعالی اپنے نمی اور تمام سلمانوں کو کررہا ہے۔ یہی سب سے بوی چیز ہے۔ ساتھ ہی سرکٹی سے رو کتا ہے کیونکہ یہی تباہ کرنے والی چیز ہے گوکسی مشرک ہی پر ک گئی ہو- پروردگار بندوں کے کمل سے آگاہ ہے۔ مداہنت اور دین کے کاموں میں سستی نہ کرو۔ شرک کی طرف نہ جھکو۔ مشرکین کے اعمال پر رضا مندی کا اظہار نہ کرو۔ ظالموں کی طرف نہ جھکو۔ ورنہ آگٹ ہمیں پکڑ لے گی۔ ظالموں کی طرفداری ان کے ظلم پر مدد ہے۔ یہ ہرگز نہ کرو۔ اگراپیا کیا تو کون ہے جوتم سے عذاب الہی ہٹائے؟ اور کون ہے جوتہ ہیں اس سے بچائے۔

اوقات نماز کی نشاندہی : ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۱۱۳ -۱۱۵) ابن عباس وغیرہ کہتے ہیں دن کے دونوں سرے سے مرادشج کی اور مغرب کی نماز سے اوقات نماز کی نشاندہ بی : ﴿ ﴿ آیت: ۱۱۳ -۱۱۵) ابن عباس وغیرہ کہتے ہیں دن کے دونوں سرے سے مرادشج کی اور مغرب کی نماز اور دوسرے سے مرادشلم اور عصر کی نماز اور بقول مجابد وغیرہ مغرب وعشا کی - نیکیوں کا کرنا گناموں کا کفارہ ہوجاتا ہے - سنن میں ہے آنخضرت عقاق فرماتے ہیں جس مسلمان سے کوئی گناہ ہوجائے پھر وہ دِضوکر کے دور کھت نماز پڑھ لے تو اللہ اس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے - ایک مرتبہ حضرت عثان رضی اللہ عند نے دِضوکیا ۔ پھر فرمایا 'اسی طرح میں نے رسول اللہ عقاق کو وضوکرتے دیکھا ہے اور آپ نے فرمایا ہے جو میرے اس وضوجیسا وضو کرے پھر دور کھت نماز اداکرے جس میں اسینے دل سے باتیں نہ کرے - تو اس کے تمام الگا گناہ معاف کرد یجے جاتے ہیں -

مندمیں ہے کہ آپ نے پائی منگوایا وضوکیا کھر فرمایا میرے اس وضوکی طرح رسول اللہ علیہ وضوکیا کرتے تھے۔ پھر حضور علیہ فی نے فرمایا جومیرے اس وضوحیہ اوضوکی مناز ہو ہے اور کھڑا ہو کر ظہری نماز اداکرے اس کے منج سے لے کراب تک کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں ۔ پھر عمر کی نماز اداکرے تو عصر سے لے کرمغرب تک کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ پھر میر سے عمر تک کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ پھر یہ وہا ہے۔ لوٹ پوٹ ہوتا ہے۔ پھر می فی کم از بھر میر اس کے مناز بھر میر ہوجاتے ہیں۔ پھر یہ وہ بھلا کیاں جو برائیوں کو دور کر کہ مناز فجر بڑھ لینے سے عشاسے لے کرمین کی قمار تک کے سب گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ یہی ہیں وہ بھلا کیاں جو برائیوں کو دور کر

تى ہیں۔

صیح حدیث میں ہے'رسول اللہ علی فرماتے ہیں' بتلاؤ تو اگرتم میں سے کسی کے مکان کے درواز سے پر ہی نہر جاری ہواوروہ اس میں ہردن پانچ مرتبہ میں کرتا ہوتو کیااس کے جمع پر ذراسا بھی میل باتی رہ جائے گا-لوگوں نے کہا ہرگر نہیں۔ آپ نے فرمایا''بس بہی مثال ہے باخچ نمازوں کی کہان کی وجہ سے اللہ تعالی خطا کیں اور گناہ معاف فرمادیتا ہے'' صیح مسلم شریف میں ہے رسول اللہ علی فرماتے ہیں '' پنچوں نمازیں اور جمعہ جمعہ تک اور رمضان تک کا کفارہ ہے جب تک کہ کیسرہ گناہوں سے پر ہیز کیا جائے'' مسنداحہ میں ہے'' ہر نمین نمازا پنے سے کیلے کی خطاؤں کو مناوی ہے۔' بخاری میں ہے کہ کسی خص نے ایک فورت کا پوسہ لے لیا۔ پھر حضرت علی ہے اس گناہ میری ساری کی ندامت ظاہر کی۔ اس پر بیہ آب ہے کہا' کیا میرے لئے ہی سے خصوص ہے؟ آپ نے جواب دیا ''نہیں بلکہ میری ساری کی ندامت ظاہر کی۔ اس پر بیہ آب ہے کہا' کیا میرے لئے ہی سے خصوص ہے؟ آپ نے جواب دیا ''نہیں بلکہ میری ساری میں صاضر ہوں۔ جو سزامیر سے لئے آپ تجو یز فرما کیں' میں ہرواشت کرلوں گا'' - حضرت علی نے اس کوئی جواب ندویا ۔وہ چلا گیا۔ حضرت علی ہوں اللہ نے اس کی پردہ پوٹی کھی ۔ اگر یہ بھی اسے نفس کی پردہ پوٹی کرتا۔ آئے خضرت علی ہرابرای شخص کی طرف د یکھتے رہے۔ پھر فرمایا' اللہ نے اس کی پردہ پوٹی کھی ۔ اگر یہ بھی اسے نفس کی پردہ پوٹی کرتا۔ آئے خضرت علی ہرابرای شخص کی طرف د یکھتے رہے۔ پھر فرمایا' اللہ نے اس کی لاکو ۔ جب وہ آگیا تو آپ نے اس آبیت کی تلاوت فرمائی ۔ اس پر حضرت معالی نے دریافت کیا کہ کیا ہیا تی کے لئے ہو ۔ اس نے فرمایا' دونہ بیں بلاکو ۔ جب وہ آگیا تو آپ نے نائی آبیت کی تلاوت فرمائی ۔ اس پر حضرت معالی نے دریافت کیا کہ کیا ہیا تی ہے۔''

منداجہ میں ہے رسول اللہ علی فی ماتے ہیں ' اللہ تعالی نے جس طرح تم ہیں روزیاں تشیم فرمائی ہیں اضلاق بھی تشیم فرمائے ہیں' اللہ تعالی دنیا تو اسے بھی دیتا ہے جس سے خوش ہواورا سے بھی جس سے خوش ہواورا سے بھی جس سے خوش ہواورا سے بھی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ بندہ مسلمان نہیں ہوتا جب تک کہ اس کے حد دین بل جائے بقینا اللہ تعالی اس سے محبت رکھتا ہے۔ اس کی تم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ بندہ مسلمان نہیں ہوتا جب تک کہ اس کے پڑوی اس کی ایذاؤں سے بفکر دنہ ہوجا ہیں۔ اس کا دل اوراس کی زبان مسلمان نہیں ہوتا جب تک کہ اس کے پڑوی اس کی ایذاؤں سے بفکر دنہ ہوجا ہیں۔ اوگوں نے پوچھا' ایذا کی کیا گیا؟ فرمایا دھو کہ اور ظلم سنو جو تھی مال جرام کم این مجروم رکھتا ہے۔ اگروہ اس میں سے خرچ کر ہے' اللہ اسے برکت سے محروم رکھتا ہے۔ اگروہ اس میں سے صدقہ کر سے تو تول نہیں ہوتا۔ اور جاتا کہ کھوا ہے بعد باتی چھوڑ مرے وہ سب اس کے لئے آگ دوزخ کا توشہ بنا اس میں سے محدوث کر ہائی کو برائی سے بہر موالہ رہیں ہوتا۔ اور جاتا کہ کہ مانا تراحہ میں ہے کہ ایک شخص حضرت محروم کا توشہ بنا اللہ عند کے پاس آیا اور کہا کہ ایک عورت مودا لینے کے لئے آتی تھی۔ افسوس کہ میں اسے کو تھڑی میں بے کہ ایک شخص حضرت محرب میں ہو کہ باس کی اس تھیں۔ اس کے بات تھی ہی سے الکہ کو حضرت علی ہو جو حضرت میں اسے کو تھڑی میں ہے کہ ایک تو حضرت عربی ہو کہ ہو کہ کہ کہ میں اسے کو تھڑی میں ہو کہ ہوں کہ اس کی خور میں ہو کہ ہوں کی جاتا ہیں کہ ہو حضرت عربی کی مورف تیری بی کی موال کیا۔ پس کر مورف تیری بی کی تو اس کے سے تو کہ ایا نظام کہ ہو تھیں۔ اس کو کو می کے نو معرف تیری بی کی تو کو اس کے لئے عام ہے'' و تھرت عربی کر رسول اللہ علی تھے کہ کہ مورف تیری بی تی تکھیں شوئی تہیں ہو کہتیں بھی میں بی کہ ہو اس کے اس کے عام ہے''۔ بین کر رسول اللہ علی تھے کہ کو فرمایا نہ میں ہو تھیں۔ ان کو اس کے لئے عام ہے''۔ بین کر رسول اللہ علی تھے تو جو بیں۔ میں کہ میں۔ اس کو حور عرف تیری بی تک تکھیں شوئی کہیں ہو کہ بیت کی ہوں۔ ان کی میں ہو تو تھر بی جو جو نہ ہو ہوں۔ ان کو کی بی تو میں ہو کہ کہ کے بی ہو ہوں کے لئے تو میں ہو کہ کی ہوں کی کہ کے بی ہو کہ کی ہوں کی کہ کی ہوں کی کہ کی ہوں کو کھر کے بی کو کھر کی ہو کہ کی ہو کہ کی کو کھر کی کو کہ کی کو کی کو کھر کے کہ کو کھر کی کو کھر کی کی کو کھر کی کو کھر کی کو کی کے کھر کے

ابن جریرٌ میں ہے کہ وہ عورت جھے سے ایک درہم کی تھجوری خریدنے آئی تھی تو میں نے اسے کہا کہ اندر کو تعرف میں اس سے بہت اچھی تھجوریں ہیں۔وہ اندرگئ میں نے بھی اندر جاکراہے چوم لیا۔ پھروہ حضرت عمرؓ کے پاس گیا تو آپؓ نے فرمایا اللہ سے ڈراورا پے نفس پر

یردہ ڈالےرہ-لیکن ابوالیسر رشی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھ سے صبر نہ ہوسکا۔ میں نے جا کرحضور ﷺ سے واقعہ بیان کیا' آپ نے فر مایا' افسوں تو نے ایک غازی مردکی اس کی غیر حاضری میں الی خیانت کی - میں نے توبین کرایئے آپ کوجہنم سجھ لیا اور میرے دل میں خیال آ نے لگا کہ کاش کہ میرااسلام اس کے بعد کا ہوتا؟ حضور ﷺ نے ذراسی دیراپنی گردن جھکا لی- اسی وقت حضرت جبرئیل پیآیت لے کراتر ہے- ابن جریرٌ میں ہے کہا یک مخص نے آ کر حضور عظی ہے درخواست کی کہاللہ کی مقرر کردہ حد مجھ پر جاری کیجئے - ایک دود فعداس نے بیکہالیکن آپ ً نے اس کی طرف سے مندموڑ لیا۔ پھر جب نماز کھڑی ہوئی اور آپ مناز سے فارغ ہوئے تو دریافت فرمایا کہو ہخض کہاں ہے؟ اس نے کہا حضور عليه مين حاضر موں-آپ نے فرمايا تونے اچھي طرح وضوكيا؟ اور جارے ساتھ نماز پرھى؟اس نے كہاجي ہاں-آپ نے فرمايا بس تو تواہیا ہی ہے جیسے اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا -خبر دارا اب کوئی ایسی حرکت نہ کرنا - اور اللہ تعالیٰ نے بہآیت اتاری - حضرت ابوعثان کا بیان ہے کہ میں حضرت سلمانؓ کے ساتھ تھا۔انہوں نے ایک درخت کی خٹک شاخ پکڑ کے اسے جبنجوڑ اتو تمام خشک ہے جبھر گئے۔ پھر فرمایا''ابوعثانتم یو چھتے نہیں ہو کہ میں نے یہ کیوں کیا؟ میں نے کہاہاں جناب ارشاد ہو-فرمایا - اس طرح میر ہے ساتھ رسول الله ﷺ نے کیا- پھرفر مایا'' جب بندہ مسلمان اچھی طرح وضو کر کے یانچوں نمازیں ادا کرتا ہے تواس کے گناہ ایسے ہی جھڑ جاتے ہیں جیسے اس خشک شاخ ك ية جمر كئے-'' پر آ ي نے اى آيت كى تلاوت فرمائى - منديس بئرسول الله عظف فرماتے بيں برائى اگركوئى بوجائے تواس كے پیچیے ہی نیکی کرلوکہ اے مٹادے- اورلوگوں سے خوش اخلاقی سے ملاکرو- اور حدیث میں ہے'' جب تجھ سے کوئی گناہ ہو جائے تو اس کے افضل نیکی ہے- ابویعلی میں ہے ون رات کے جس وقت میں کوئی لا اله الا الله يرصے اس كے نامداعمال ميں سے برائيال مث جاتى ميں یہاں تک کہان کی جگہ و لی ہی نیکیاں ہو جاتی ہیں''-اس کے راوی عثان ضعف ہے- ہزار میں ہے ایک شخص نے رسول اللہ عظی ہے ہے جما کہ حضور ﷺ میں نے کوئی خواہش ایی نہیں چھوڑی جسے پوری نہ کی ہو-آپ نے فرمایا 'کیا تو اللہ کے ایک ہونے کی اور میری رسالت کی گواہی دیتاہے؟ اس نے کہاہاں تو آپ نے فرمایا بس بیان سب پرغالب رہے گی-

فَكُولاً كَانَ مِنَ الْقُرُونِ مِنْ قَبْلِكُمُ الْوَلُوا بَقِيَةٍ يَنْهُونَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْاَرْضِ اللَّا قَلِيلًا مِّمَّنَ الْجُينَا مِنْهُمُ عَ وَاثْبَعُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا مِنَ الْتَرِفُولَ فِيهِ وَكَانُوا مُجْرِمِيْنَ ﴿ وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهُلِكَ الْقُرَى بِظُلْمٍ وَّاهْلُهَا مُصْلِحُونَ ﴿ وَلَو شَاءَ رَبُّكَ لَيُهُلِكَ النَّاسَ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلا يَزَالُونَ مُنْحَتَلِفِيْنَ ﴿ اللَّاكَ لَجَعَلَ النَّاسَ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلا يَزَالُونَ مُنْحَتَلِفِيْنَ ﴿ اللَّهُ مَنْ تَرْجِمَ رَبُكُ وَلِذَلِكَ حَلَقَهُمْ وَتَمْتَ كُلِمَةُ رَبِّكَ لَامُلُنَ تَجَهُنَّمَ مِنَ الْجِنَةِ وَالنَّاسِ الْجَعَيْنَ ﴿ الْمَانَ تَجَهُنَ مَمِنَ الْجِنَةِ وَالنَّاسِ الْجَعِيْنَ ﴿

پس کیوں نہ ہوئے تم سے اسکے زمانے کے لوگوں میں سے ایسے باہوش ذی اٹر لوگ جوز مین میں فساد پھیلانے سے روکتے بجزان چند کے جنسی ہم نے ان میں سے نبات دی تھی ' فلا لم لوگ تو اس چیز کے چیچے پڑ گئے جس میں انھیں آ سودگی دی گئی تھی۔وہ تھے ہی گئیگار O تیرارب ایسانہیں کہ کی بستی کوظم سے ہلاک کر سے اور ہوں دیاں کے لوگ نیک کار O اگر تیرا پر وردگار جا ہتا تو سب لوگوں کوایک ہی راہ پر ایک گروہ کر دیتا وہ تو برابر اختلاف کرنے والے ہی رہیں گے O بجزان کے جن بر

تیرارب رحم فر مائے اُنھیں تو ای لئے پیدا کیا ہے تیرے دب کی بیہ بات پوری ہے کہ میں جہنم کوجنوں اور انسانوں سے پرکرول گا 🔿

نیکی کی دعوت دینے والے چندلوگ: 🌣 🖈 (آیت:۱۱۷–۱۱۷) یعنی سوائے چندلوگوں کے ہم گذشتہ زمانے کے لوگوں میں ایسے کیوں نہیں پاتے جوشریروں اورمنکروں کو برائیوں سے رو کتے رہیں۔ یہی وہ ہیں جنہیں ہم اپنے عذاب سے بچالیا کرتے ہیں-اس لئے اللہ تارك وتعالى نے اس امت میں ایس جماعت كى موجودگى كاقطعى اور فرضى حكم ديا - فرمايا وَ لُتَكُنُ مِّنُكُمُ أُمَّةٌ يَّدُعُونَ إِلَى الْحَيْرِ الْخُ بھلائی اور نیکی کی دعوت دینے والی ایک جماعت تم میں ہروقت موجود رینی چاہیے۔ الخ ' ظالموں کا شیوہ یہی ہے کہ وہ اپنی بدعادتوں سے باز نہیں آتے - نیک علاء کے فرمان کی طرف توج بھی نہیں کرتے یہاں تک کہ اللہ کے عذاب ان کی بے خبری میں ان پر مسلط ہوجاتے ہیں بھلی بستیوں پراللّٰہ کی طرف سے ازراہ ظلم عذاب بھی آتے ہی نہیں۔ ہمظلم سے پاک ہیں کیکن خود ہی وہ اپنی جانوں پرمظالم کرنے لکتے ہیں۔ جس پراللہ تعالیٰ کا کرم ہو: 🖈 🏠 (آیت: ۱۱۸–۱۱۹) اللہ کی قدرت کس کام ہے عاجز نہیں۔وہ چاہےتو سب کوہی اسلام یا کفر پرجمع کر د ہے۔ کیکن اس کی حکمت ہے جوانسانی رائے'ان کے دین و مذاجب جدا جدا' برابر جاری دساری ہیں۔طریقے مختلف' مالی حالات جدا گا نسایک ا یک کے ماتحت یہاں مراددین و مذہب کا اختلاف ہے۔جن پرالٹد کارحم ہوجائے ٗ وہ رسولوں کی تابعدار کی رب تعالٰی کی حکم برداری میں برابر لگےرہتے ہیں-ابوہ نبی آخرالز ماں ﷺ کے مطیع ہیں-اور یہی نجات پانے والے ہیں- چنانچے مسندوسنن میں حدیث ہے'جس کی ہرسند دوسری سند کوتفویت پہنچا رہی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہودیوں کےا کہتر گروہ ہوئے – نصاری بہتر فرقوں میں تقسیم ہو گئے' اس امت کے تہتر فرقے ہوجا ئیں گے-سب جہنمی ہیں' سوائے ایک جماعت کے-صحابہ ْ نے یو چھا''' یارسول اللہ وہ کون لوگ ہیں' 'آپ ّ نے جواب دیا' وہ جواس پر ہوں جس پر میں ہوں اور میرے اصحابؓ (متدرک حاکم) بقول عطا مُنُحتَلِفِیُنَ سے مرادیہودی' نصرانی' مجوی ہیں اوراللہ کے رحم والی جماعت ہے مراد یک طرفہ دین اسلام کے مطیع لوگ ہیں۔

قما دُہُ کہتے ہیں کہ یہی جماعت ہے گوان کے وطن اور بدن جداہوں- اوراہل معصیت فرقت واختلا ف والے ہیں گوان کے وطن اور بدن ایک ہی جاجع ہوں - قدرتی طور پران کی پیدائش ہی اس لئے ہے۔شقی وسعید کی از لی تقسیم ہے - پیھی مطلب ہے کہ رحمت حاصل کرنے والی بیہ جماعت بالخصوص اسی لئے ہے۔ حضرت طاؤسؓ کے پاس دوشخص اپنا جھگڑا لے کرآئے اور آپس کے اختلاف میں بہت بڑھ مھے تو آ ی نے فرمایا کہتم نے جھڑ ااور اختلاف کیا-اس پر ایک شخص نے کہا'اس لئے ہم پیدا کئے گئے ہیں-آپ نے فرمایا' غلط ہے-اس نے ا پیے ثبوت میں اس آیت کی تلاوت کی تو آپ نے فرمایا' اس لئے نہیں پیدا کیا کہ آپس میں اختلاف کریں' بلکہ پیدائش توجع کے لئے اور رصت حاصل کرنے کے لئے ہوئی ہے جیسے کداہن عباس سے مردی ہے کدرمت کے لئے پیدا کیا ہے نہ کدعذاب کے لئے -اور آیت میں ب وَمَا خَلَقُتُ الْحِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعُبُدُون مِين في جنون ورانسانون كومرف إين عباوت كے لئے بى پيداكيا ب-تيسراقول بيد بھی ہے کہ رحمت اور اختلاف کے لئے پیدا کیا ہے۔ چنانچہ مالک اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ایک فرقہ جنتی اور ایک جہنمی - انہیں رحمت حاصل کرنے اور انہیں اختلاف میں مصروف رہنے کے لئے پیدا کیا ہے۔ تیرے رب کا یہ فیصلہ ناطق ہے کہ اس کی مخلوق میں ان دونوں اقسام کےلوگ ہوں گے- اوران دونوں سے جنت دوزخ پر کئے جائمیں گے-اس کی کامل حکمتوں کو ہی جانتا ہے-

بخاری ومسلم میں ہے ٔرسول اللہ علیے فرماتے ہیں کہ جنت دوزخ دونوں میں آپس میں گفتگو ہوئی۔ جنت نے کہا' مجھ میں تو صرف ضعیف اور کمز ورلوگ ہی داخل ہوتے ہیں- اورجہنم نے کہا' میں تکبر اورظلم کرنے والوں کے ساتھ مخصوص کی گئی ہوں-اس پر القد تعالیٰ عز وجل نے جنت سے فرمایا تو میری رحمت ہے جے میں چاہوں اسے تھے سے نوازوں گا- اور جہنم سے فرمایا تو میرا عذاب ہے جس سے میں چاہوں - تیر سے مناز کے اسے کے اسے علی کے اسے کا اور جہنم کے اسے کے اسے کے اس کے لئے اللہ تعالیٰ ایک ٹی گاوں ہے انتقام اول گا-تم دونوں پر ہوجاؤگی - جنت میں تو برابرزیادتی در ہے گی یہاں تک کہاس پر اللہ رب العزت اللہ تعالیٰ ایک ٹی کا اور اسے اس میں بسائے گا اور جہنم بھی برابرزیادتی طلب کرتی رہے گی یہاں تک کہاس پر اللہ رب العزت العزت الماقدم رکھدے گا تب وہ کے گی تیری عزت کی قشم اب بس ہے۔ بس ہے۔

وَكُلَّ نَقْضُ عَلَيْكَ مِنَ اَنْبَا الرَّسُلِ مَا نُشَبِّتُ بِهِ فُوَاذَكَ وَجَاءَكَ فِي هَدِهِ الْحَقِّ وَمَوْعِظَةٌ وَذِكْرَى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿ وَجَاءَكَ فِي هَذِهِ الْحَقِّ وَمَوْعِظَةٌ وَذِكْرَى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿ وَقَالَ لِللَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُونَ اعْمَلُوا عَلَى مَكَانَتِكُمْ لِكَ لِي وَقَالَ لِللَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُونَ اعْمَلُولَ اعْمَلُونَ ﴿ وَقَالَ لِللَّهُ وَالْمَالُ كُلّهُ فَاعْبُدُهُ وَتُوكَ لَيْهِ فَيْبُ السَّمَا وَلِي وَمَا وَالْاَرْضِ وَالِيَهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلّهُ فَاعْبُدُهُ وَتُوكَ لَ عَيْبُ السَّمَا وَمَا وَالْاَرْضِ وَالَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلّهُ فَاعْبُدُهُ وَتُوكَ لَ عَلَيْهِ وَمَا وَالْاَرْضِ وَالْيَهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلّهُ فَاعْبُدُهُ وَتُوكَ لَيْ عَلَيْهِ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلِ عَمَا تَعْمَلُونَ مَنْ ﴿ وَلَا لَا مَا لَا لَكُولُ اللّهُ الْمُعْلِي الْمَالُ كُلّهُ فَاعْبُدُهُ وَتُوكَ لَيْ الْمَالُ كُلّهُ وَالْمَالُولُ عَلَيْهِ وَمَا وَلَالْمُولِ الْمَالُولُ عَلَيْهِ فَاعْبُدُهُ وَتُوكَ لَيْ فَا عَبُدُهُ وَتُوكَ لَا عَلَيْهِ وَمَا وَالْارْضِ وَالْيَهِ يُرْجَعُ الْالْمَارُ كُلّهُ فَاعْبُدُهُ وَتُوكَ لَا عَلَيْهِ وَمَا وَلَا لَا مَنْ عَمَالُونَ وَلَى الْمُعْمِلُونَ الْمُولِي عَمَا تَعْمَلُونَ وَلَى الْمُعْمِلُونَ وَلَا لَا اللّهُ وَلَا لَهُ وَلَا لَا عَلَيْهِ الْمُعْمِلُونَ وَلَا لَا مُنْ عَلَا لَا عَمَا لَا عَمَالُولُ اللّهُ الْمُعْمِلُولُ اللّهُ وَلَا لَا مُنْ الْمُعْمِلُولُ اللْهُ اللّهُ الْمُعْمِلُولُ اللّهُ اللّهُ اللْعُولُ الْمُعْمِلُولُ السَالُولُ اللّهُ اللّهُ الْمُنْ وَالْمُ اللّهُ اللْمُعْمِلُولُ اللّهُ اللّهُ وَلَا لَا عَلَيْهِ اللْمُعْمِلُولُ اللّهُ اللْمُؤْلِقُ اللْمُعْمِلُولُ اللّهُ اللْمُعْمِلُولُ اللّهُ اللْمُعْلِي الْمُعْمِلُولُ اللْمُؤْلِقُ اللْمُؤْمِلُ الْمُؤْمِلُ وَالْمُؤْمِ اللْمُؤْمِلُ اللّهُ الْمُؤْمِلُ وَاللّهُ الْمُؤْمِ اللْمُعْمِلُولُ اللّهُ اللْمُؤْمِلُ الللّهُ اللْمُؤْمِلُ اللْمُؤْمِنُ اللْمُولُ اللْمُؤْمِلُ الْمُؤْمِلُ اللْمُؤْمِلُولُ اللّهُ اللّهُ الْمُولِ اللْمُؤْمِلُ اللّهُ اللْمُؤْمِلُ اللّهُ اللْمُؤْمِلُ اللْمُؤْمِلُ الْمُؤْمِلُ اللّهُ الْمُؤْمِلُولُ اللللْمُؤْمِلُ الْمُؤْمِلُولُ اللّهُ اللْمُؤْمِلُ اللّهُ اللْمُؤْمِلُ الْمُؤْمِلُولُ اللّ

ر سولوں کے سب احوال ہم تیرے سامنے دل کی تسکین کے لئے بیان فر ما رہے ہیں۔ تیرے پاس اس صورت میں بھی حق پہنچ چکا جونفیحت و وعظ ہے مومنوں کے لئے کا بیان نہ لانے والوں سے کہدوے کہ تم ایخ طور پرعمل کئے جاؤ۔ ہم بھی عمل میں مشغول ہیں 🔾 اور تم بھی انتظار کرو۔ہم بھی منتظر میں مشغول ہیں کا اور تم بھی انتظار کرو۔ہم بھی منتظر ہیں کے اور اس کے جاؤب ہے۔پس تختیے اس کی عبادت کرنی جا ہے اور اس پر بھروسد رکھنا ہیں کا دیمینوں اور آسانوں کا علم غیب اللہ تعالی بی کو ہے۔ تمام کا مول کا رجوع بھی اس کی جانب ہے۔پس تختیے اس کی عبادت کرنی جا ہے اور اس پر بھروسد رکھنا ہے۔پس کتھے اس کی عبادت کرنی جا ہے اور اس پر بھروسد رکھنا ہے۔

ذکر ماضی تمہارے لیے سامان سکون: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۱۲۰) میہلی امتوں کا اپنے نبیوں کو جھٹلانا 'نبیوں کا ان کی ایڈ اوَں پرصبر کرنا' آخراللہ کے عذاب کا آنا' کا فروں کا برباد ہونا'نبیوں رسولوں اور مومنوں کا نجات پانا' بیسب واقعات ہم تجھے سنارہ ہیں۔ تا کہ تیرے ول کوہم اور مضبوط کردیں اور تجھے کامل سکون حاصل ہوجائے۔ اس سورت میں بھی حق تجھے پرواضح ہو چکا۔ کہ اس دنیا میں بھی تیرے سامنے سے واقعات بیان ہو چکا۔ کہ اس دنیا میں بھی تیرے سامنے سے واقعات بیان ہو چکا۔ کہ اس دنیا میں بھی تیرے سامنے سے واقعات بیان ہو چکے۔ بی بیرت ہے کفار کے لئے اور نصیحت ہے مومنوں کے لئے کہ وہ اس سے نفع حاصل کریں۔

(آیت: ۱۲۱-۱۲۱) بطور دھمکانے ڈرانے اور ہوشیار کرنے کے ان کافروں سے کہدو کہ اچھاتم اپنے طریقے سے نہیں ہے تو نہ ہو۔ ہم بھی اپنے طریقے پر کاربند ہیں۔ تم منتظر رہو کہ آخر انجام کیا ہوتا ہے۔ ہم بھی ای انجام کی راہ دیکھتے ہیں۔ فالحمد للہ دنیان نے ان کافروں کا انجام دیکھ لیا اور ان مسلمانوں کا بھی جواللہ کے فضل وکرم سے دنیا پر چھاگئے۔ مخالفین پر کا میا بی کے ساتھ غلبہ عاصل کرلیا۔ دنیا کو مٹھی میں لے لیا۔ فللہ الحمد۔

(آیت: ۱۲۳) آسان وزمین کے ہرغیب کو جانے والا صرف اللہ تعالی عزوجل ہی ہے۔ اس کی سب کوعبادت کرنی چاہئے۔ اور اس کر پھروسہ کرنا چاہئے۔ جو بھی اس پر بھروسہ رکھے وہ اس کے لئے کافی ہے۔ حضرت کعب رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تورات کا خاتمہ بھی انہی آیتوں پر ہے۔ اللہ تعالی مخلوق میں ہے کسی کے کسی عمل سے بے خبر نہیں۔ الحمد ملہ سورہ ہود کی تفییر ختم ہوئی۔ الحمد ملہ سورہ ہود کی تفییر ختم ہوئی۔

تفسير سوره يوسف

اس سورت کی فضیلت میں ایک حدیث وارد ہوئی ہے کہ اپنے ماتخوں کوسورہ یوسف سکھاؤ۔ جومسلمان اسے پڑھے یا اسے اپنے گھر والوں کوسکھائے یا اپنے ماتخت لوگوں کوسکھائے اس پر اللہ تعالی سکرات موت آسان کرتا ہے اور اسے اتنی قوت بخشا ہے کہ وہ کسی مسلمان سے حد نہ کر ہے۔ لیکن اس کی بھی تمام سندیں منکر ہیں۔ امام پہنی رحمتہ صد نہ کر ہے۔ لیکن اس کی بھی تمام سندیں منکر ہیں۔ امام پہنی رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب ولاکل اللہ وہ میں ہے کہ جب یہودیوں نے بیسورت نی تو وہ مسلمان ہوگئے۔ کیونکہ ان کے ہاں بھی بیدواقعہ اس طرح بیان تھا۔ بیروایت کلبی کی ابوصالے سے اور ان کی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہا ہے۔

يِنْ الْهِ الْمُؤْلِقَ الْمُ الْمُؤْلِقَ الْمُؤْلِقِينَ اللّهُ الْمُؤْلِقِينَ اللّهُ الْمُؤْلِقِقِينَ الْمُؤْلِقِينَ الْمُؤْلِقِينَ الْمُؤْلِقِينَ اللّهُ الْمُؤْلِقِينَ اللّهُ اللّهُ الْمُؤْلِقِينَ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ الللّهُ الللّهُ اللللّهُ اللّهُ اللّهُلّهُ اللّهُ اللّهُ اللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ ال

یہ ہیں روثن کتاب کی آیتیں ○ یقیناً ہم نے آپ اس عربی قر آن کو نازل فرمایا ہے کہتم سمجھ سکو ○ ہم آپ تیرے سامنے بہترین بیان پیش کرتے ہیں۔ تیری جانب اس قر آن کواپئی وی کے ساتھ نازل فرمانے ہے۔ یقینا تو اس سے پہلے بے خبروں میں تعا ○

پس قصے کے ارادے پر بہترین قصہ اور بات کے ارادے پر بہترین بات نازل ہوئی - اس جگہ جہاں کہ قر آن کریم کی تعریف ہو رہی ہے اور یہ بیان ہے کہ بیقر آن اور سب کتابوں سے بے نیاز کردینے والا ہے-مناسب ہے کہ ہم منداحمہ کی اس حدیث کوبھی بیان کر دی جس میں ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی القد عنہ کو کی اہل کتاب سے ایک کتاب ہاتھ لگ گئی تھی۔ اسے لے کر آپ عاضر حضور ہوئے اور آپ کے سامنے اسے سانے لگے۔ آپ تخت غضب ناک ہو گئے اور فر مانے لگئا نے خطاب کے لڑکے کیا تم اس میں مشغول ہو کر بہک جانا جا ہے ہو؟ اس کی قتم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میں اس کو نہایت روشن اور واضح طور پر لے کر آیا ہوں۔ تم ان اہل کتاب سے کوئی بات نہ پوچھو۔ ممکن ہے کہ وہ صحیح جواب دیں اور تم اسے جھٹلا دواور ہوسکتا ہے کہ وہ غلط جواب دیں اور تم اسے جا تمجھلو۔ سنواس اللہ کی قتم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر آج خود حضرت موئی علیہ السلام بھی زندہ ہوتے تو آئیں بھی سوائے میری تابعداری کے کوئی چارہ نہ تھا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے آپ سے کہا کہ بنو قریضہ قبیلہ کے میرے ایک دوست نے تو رات میں سے چند جامع با تیں مجھے کلے دی ہیں۔ تو کیا میں انہیں آپ گوناؤں؟ آپ کا چہرہ شخیر ہوگیا۔

حضرت عبداللہ بن ثابت نے کہا کہ اے عمر کیا تم حضور علیہ کے چہرے کوئیس دیکھ رہے؟ اب حضرت عمر کی نگاہ پڑی تو آپ کہنے لگئے ہم اللہ کے رب ہونے پر اسلام کے دین ہونے پڑاور محمد علیہ کے رسول ہونے پردل سے رضامند ہیں۔ تب آپ کے چہرہ سے غصہ دور ہوا اور فرمایا' اس ذات پاک کی قتم جس کے ہاتھ میں مجمد علیہ کی جان ہے کہ اگرتم میں خود حضرت موسیٰ ہوتے' پھرتم مجھے چھوڑ کر ان کی اتباع میں لگ جاتے تو تم سب مگراہ ہوجاتے۔امتوں میں سے میر احصہ تم ہوا در مبیوں میں سے تمہار احصہ میں ہوں۔

ابویعلی میں ہے کہوں کارہنے والاقبیار عبدالقیس کا ایک تخص جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ آپ نے اس سے بوجھا كەتىرانام فلال فلال ہے؟ اس نے كہا- ہال بوجھاتوسوس ميں قيم ہے؟ اس نے كہا ہال تو آپ كے ہاتھ ميں جوخوشة تھا'اسے مارا-اس نے کہا امیر المومنین میرا کیا قصور ہے؟ آپؓ نے فرمایا' بیٹھ جا- میں بتا تا ہوں۔ پھر بسم الله الرحمٰن الرحيم پڑھ کراسی سورت کی آيتيں لَمِنَ الْعَفِلِيْنَ تَكَ پرُهيں-تين مرتبان آيول كى تلاوت كى اورتين مرتباسے مارا-اس نے پھر يوچھا كەامىرالمومنين ميراقصور كياہے؟ آپ نے فر مایا تونے دانیال کی کتاب کسی ہے۔اس نے کہا' پھر جو آپ فر مائیں۔ میں کرنے کو تیار ہوں' آپ نے فر مایا جااور گرم پانی اور سفیدروئی سے اسے بالکل مٹادے۔خبر دار آج کے بعد سے ندا سے خود پڑھنا نہ کی اور کو پڑھانا - اب اگر میں نے اس کے خلاف سنا کہ تونے خو دا سے پڑھایا کسی کو پڑھایا تو الی سخت سزا کروں گا کہ عبرت ہے - پھر فرمایا 'بیٹھ جاایک بات سنتا جا - میں نے جاکر اہل کتاب کی ایک کتاب کسی -پھراسے چڑے میں لئے ہوئے حضور علیہ السلام کے پاس آیا۔ آپ نے مجھ سے بوچھا، تیرے ہاتھ میں یہ کیا ہے؟ میں نے کہا ایک کتاب ہے کہ ہم علم میں بڑھ جائیں۔اس پر آپ اس قدر ناراض ہوئے کہ غصے کی وجہ ہے آپ کے رخسار پر سرخی نمودار ہوگئ ۔ پھر منادی کی گئی کہ نماز جمع کرنے والی ہے۔ اس وقت انصار نے ہتھیا رسنجال لئے کہ کسی نے حضور ﷺ کونا راض کر دیا ہے اور منبر نبوی کے جاروں طرف وہ لوگ ہتھیار بند بیٹھ گئے۔اب آپ نے فرمایا'لوگومیں جامع کلمات دیا گیا ہوں اور کلمات کے خاتم دیا گیا ہوں اور پھرمیرے لئے بہت ہی اختصار کیا گیا ہے میں اللہ کے دین کی باتیں بہت سفید اور نمایاں لایا ہوں۔خبر دارتم بہک نہ جانا۔ گہرائی میں اتر نے والے کہیں تمہیں بہکانہ دیں۔ یہ من کر حضرت عمرؓ کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے میں تو یا رسول اللہٰ اللہ کے رب ہونے پرُ اسلام کے دین ہونے پر آپ کے رسول ﷺ ہونے پر دل سے راضی ہوں- اب حضور ﷺ منبر سے اتر ہے- اس کے ایک راوی عبدالرحمٰن بن اسحاق کومحد ثین ضعیف کہتے ہیں-امام بخاریؓ ان کی حدیث کومیچے نہیں لکھتے - میں کہتا ہوں اس کا ایک شاہد اور سند سے حافظ ابو بکر احمد بن ابراہیم اساعیلی لائے ہیں کہ خلافت فارو تی کے زمانے میں آپ نے تھسن کے چند آ دمی بلائے-ان میں دو چنص وہ تھے جنہوں نے یہودیوں سے چند ہا تیں منتخب کر کے لکھ لی تھیں۔وہ اس مجموعے کوبھی اپنے ساتھ لائے تا کہ حضرت عمرؓ سے دریا فت کرلیں۔اگر آپ نے اجازت دی تو ہم اس میں اس جیسی اور

باتیں بھی بڑھالیں گے ورندا ہے بھی چینک ویں گے۔ یہاں آگرانہوں نے کہا کہ 'امیر الموشین یہود یوں ہے ہم بعض ایک باتیں سنتے ہیں کہ جن سے ہمارے رو نگئے گھڑے ہو جاتے ہیں تو کیاوہ باتیں ان سے لیس یا بالکل ہی نہ لیس؟'' آپ نے فر بایا' شایدتم نے ان کی پچھ باتیں لکھر کھی ہیں؟ سنو میں اس میں فیصلہ کن واقعہ سناؤں۔ میں حضور علیہ کے کے زمانے میں خیبر گیا۔ وہاں کے ایک یہودی کی باتیں جمعے بہت پیندا آئیں۔ میں نے واپس آکر حضور علیہ سے نہ کر کیا۔ آپ نے فر مایا۔ ہو است کی اور اس نے وہ باتیں جمعے لکھود یں۔ میں نے واپس آکر حضور علیہ ہے نہ کر کیا۔ آپ نے فر مایا۔ جاؤوہ لے کر آؤ کہ میں فوقی خوقی چلا کہ شاید حضور علیہ تو تھی کہ میرا ہے کام پیندا آگیا۔ لاکر میں نے اس کا پڑھنا شروع کیا۔ اب جو ذرای در کیا۔ اب جو ذرای در کے بعد میں نے نظر اٹھائی تو دیکھا کہ حضور علیہ تو تو تو تاراض ہیں۔ میری ذبان سے تو ایک حرف بھی نہ نگا اور مارے خوف کے میرا دران روان روان کھڑا ہوگیا۔ میری یہ حالت و کھی کر اب آپ نے ان تحریر کی روان کو اٹھائی اور دروں کو کھی جہارت ہیں۔ چنا نچہ ارشاد فرماتے جاتے تھے کہ دیکھو خبر داران کی نہ مانتا۔ یہ تو گراہی کے گڑھے میں جاپڑے ہیں اور یہ تو دوسروں کو بھی بہکار ہے ہیں۔ چنا نچہ ارشی واٹھائی میں ان کی باتھی ہوئی ہوتی تو گئی ہوتی تو میں ہوئی ہوتی تو میں ہیں دروں کہ بھی اور یہ تو دوسروں کی ہوتی تو میں ہوئی ہوتی تو گراہوں نے اپنی اور یہ تو دوسروں کو بھی ہوئی ہوتی تو میں تھی دیکھیں گراہوں نے اپنی وہ تحقیل گڑھا کہ میں گیا ہوئی کے وہ میں ہوئی دی تو ایک ہوئی تیں گڑھا میں ہوئی ہوتی تو کرانہوں نے اپنی وہ تحقیل گڑھا کہ کوئی کروئی کردیں۔ مرائیل ابی داؤو میں بھی حضرت عمر سے اگر کی کہ کوئی کی تو ایک ہوئی کروئی کردیں۔ مرائیل ابی داؤو میں بھی حضرت عمر سے انہ کی تو اندام کے۔ والندام کے۔

اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِآبِيْهِ آلِبَتْ اِنِّ رَائِتُ آحَدَ عَشَرَ كُوْكَبًا وَالْقَمْرَ رَائِتُهُمْ لِي الْجِدِيْنَ۞

جب کہ یوسف نے اپنے باپ سے ذکر کیا کہ ابا تی میں نے گیارہ ستاروں کواورسورج چاند کود یکھا اور دیکھا کہ وہ سب جھے بحدہ کررہے ہیں 🔾

ہوجائے گا؟ اس نے اقرار کیا تو آپ نے فرمایا 'سنوان کے نام یہ ہیں۔ جریان۔ طارق۔ ذیال۔ ذوالکھین ۔ قابل۔ و ثاب۔ عودان۔ فلیق مصبح ۔ فروح ۔ فروخ ۔ یبودی نے کہا' ہاں ہاں اللہ کی تئم ان ستاروں کے یہی نام ہیں۔ (ابن جریر) بیروایت دلائل بیبی میں اور ابو یعلی بن اراور ابن ابی حاتم میں بھی ہے۔ ابو یعلی میں یہ بھی ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے جب بیخواب اپنے والدصاحب سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا۔ 'نہیں خواب اپنے والدصاحب سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا۔ 'نہیں اور چا ندسے مراد مال ہیں۔ لیکن اس روایت کی سند میں محم بن ظہیر فزاری منفر دہیں جنہیں بعض اماموں نے ضعیف کہا ہے اور اکثر نے انہیں متروک کررکھا ہے۔ یہی حسن یوسف کی روایت کے راوی ہیں۔ انہیں چاروں ہی ضعیف کہتے ہیں۔

قَالَ لِبُنَى لَا تَقْصُصُ رُوْيَا لَكَ عَلَى اِنْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْ الْكَ كَيْدًا الْكَالِمُ الْكَالِمُ الْكَ اِنَّ الشَّيْطُنَ لِلْإِنْسَانِ عَـُدُوَّ مُّبِيْدِكَ ۞

یعقو بنے کہا بیارے بچاس خواب کا ذکراپنے بھائیوں سے نہ کرنا-ایبانہ ہو کہ وہ تیرے ساتھ کوئی فریب کاری کریں شیطان توانسان کا صرح کوشن ہے O

یعقوبعلیہ السلام کی تعبیر اور ہدایات: ہے ہے ہے آر آیت: ۵) حضرت یوسفٹ کا پیٹواب من کراس کی تعبیر کوسا سنے رکھ کرحضرت یعقوب علیہ السلام نے تاکید کردی کہ اسے بھا کیوں کے سامنے ندہ ہرانا کیونکہ اس خواب کی تعبیر یہ ہے کہ اور بھائی آپ کے سامنے پہت ہوں گے یہاں تک کہ وہ آپ کی عزت و تعظیم کے لئے آپ کے سامنے اپنی بہت ہی لا چاری اور عاجزی ظاہر کریں۔ اس لیے بہت ممکن ہے کہ اس خواب کوس کراس کی تعبیر کوسامنے رکھ کرشیطان کے بہکاوے میں آکر ابھی سے وہ تمہاری دھنی میں لگ جا کیں۔ اور حمدی وجہ سے کوئی نا حقول طریق کار کرنے گیس اور کسی حیلے سے تھے پہت کرنے کی فکر میں لگ جا کیں۔ چنا نچر رسول اللہ عقیقہ کی تعلیم بھی بہی ہی ہی ہے۔ فرماتے ہیں تم لوگ کوئی اچھا خواب دیکھو تو جس کروٹ پر ہو وہ کروٹ بر بران دے اور باکیل طرف تین مرتبہ تفکار دے اور اس کی برائی سے اللہ کی پناہ طلب کرے اور کسی سے اس کا ذکر نہ کرے۔ اس صورت میں اسے وہ خواب کوئی نقصان نہ دے گا مسئدا حمد وغیرہ کی صدیث میں ہے 'رسول اللہ عقیقہ فرماتے ہیں' خواب کی تعبیر جب تک نہ کی جائے وہ گویا پرند کے پاؤں پر ہے۔ ہاں جب اس جب اس جب اس جب اس جب اس جب اس کی تعبیر بیان ہوگئ کی وہ ہوجاتا ہے۔ اس سے سرے موروت کے پورا کرنے پران کے چھپانے سے بھی مد دلیا کرو حاصل نہ ہوجا ہے اور ظاہر نہ ہوجا تا ہے۔ اس سے سے می دریوں کے پورا کرنے پران کے چھپانے سے بھی مد دلیا کرو

وَكَذَلِكَ يَخْتَدِينَكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَأْوِيْلِ الْأَحَادِيْثِ
وَيُتِمِّ نِخْمَتَهُ عَلَيْكَ وَعَلَى اللِ يَعْقُوْبَ كَمَا اَتَمَّهَا عَلَىٰ
اَبُويْكَ مِنْ قَبْلُ إِبْرِهِيْمَ وَإِسْلَحَقَ إِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴾
اَبُويْكَ مِنْ قَبْلُ إِبْرِهِيْمَ وَإِسْلَحَقَ اللَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴾
القَدْ كَانَ فِنْ يُوسُفَ وَإِنْحُوتِهَ اللَّ لِلسَّالِلِيْنَ ﴿ إِذْ قَالُوا لَيُوسُفُ وَإِنْحُوتِهُ اللَّ لِلسَّالِلِيْنَ ﴿ إِذْ قَالُوا لَيُوسُفُ وَانْحُونُ عُصْبَةً اللَّ اللَّيْ الْمِينَا مِنَا وَنَحْنُ عُصْبَةً اللَّ اللَّيْ الْمِينَا مِنَا وَنَحْنُ عُصْبَةً اللَّ اللَّيْ الْمِينَا مِنَا وَنَحْنُ عُصْبَةً اللَّا اللَّيْ الْمِينَا مِنَا وَنَحْنُ عُصْبَةً اللَّا اللَّيْ الْمَانَا

لَفِي ضَللِ مُبِينٍ إِنْ

اورای طرح برگزیدہ کرے گا تھے تیرا پروردگاراور تھے باتوں کی کل بھانی بھی سکھائے گا اور اپن نعمت تھے بھر پورعطا فرمائے گا اور یعقوب کے کھر والوں کو بھی جسے کہ اس سے پہلے تیرے دو وادوں یعنی ابراہیم واسحال کو بھی بھر پورا پی نعمت دی نقیعیا تیرارب بہت بڑے ملم والا اور زبردست حکتوں والا ہے 🔾 یقیعیا یوسف اوراس کے بھائیوں میں وریافت کرنے والوں کے لئے بڑے بڑے نشان ہیں 🔾 جب کہ انھوں نے کہا کہ پوسف اوراس کا بھائی بذہبت ہمارے باپ کو پوسف اوراس کے بھائیوں ہیں وریافت ورجماعت ہیں کوئی شک نہیں کہ ہمارے اباصری خلطی میں ہیں 🔾

بشارت اورنفیجت بھی: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ٢) حضرت یعقوب علیه السلام اپنے گخت جگر حضرت یوسف علیه السلام کوانہیں ملنے والے مرتبوں کی خبر دیتے ہیں کہ جس طرح خواب میں اس نے تنہیں یہ نفسیلت دکھائی اس طرح وہ تنہیں بائند مرتبہ نبوت کا بھی عطافر مائے گا-اور تنہیں خواب کی تعبیر سکھادے گا-اور تنہیں اپنی بھر پورنعت دے گا یعنی نبوت- جیسے کہ اس سے پہلے وہ ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کواور حضرت اسحاق علیہ السلام کو بھی عطافر ما چکا ہے جو تنہار سے دادااور پر دادا تھے-اللہ تعالی اس سے خوب واقف ہے کہ نبوت کے لائق کون ہے؟

پوسف علیہ السلام کے خاندان کا تعارف: ﴿ ﴿ آیت: ٤ – ٨) فی الواقع حضرت یوسف اوران کے بھائیوں کے واقعات اس قائل بین کہ ان کا دریافت کرنے والا ان سے بہت ی عبر تیں حاصل کر سکے اور شیختیں لے سکے - حضرت یوسف کے ایک بی ماں سے دوسر بھائی بین سے باتی دوسر کے بھائی دوسری ماں سے سے بیس سب ہوں کہ اللہ اباجان ہم سے زیادہ ان دونوں کو چاہتے ہیں ۔ تبجب ہے ہم پر جو جماعت ہیں ان کو ترجیح دیتے ہیں جو صرف دو ہیں ۔ یقیناً بیتو والد صاحب کی صرت غلطی ہے ۔ یہ یا در ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کی نبوت پر دراصل کوئی دلیل نہیں ۔ اور اس آیت کا طرز بیان تو بالکل اس کے خلاف پر ہے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ اس واقعہ کے بھائیوں کی نبوت پر دراصل کوئی دلیل نہیں ۔ اور اس آیت کی طرز بیان تو بالکل اس کے خلاف پر ہے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ اس واقعہ کے بعد انہیں نبوت ملی گئی ہوئی دلیل ہوئی آئیں اس کے اجمالاً ذکر کیا گیا کہ یہ بہت سے لیکن ہر سبط زیادہ وقت انہیں کو اللہ تعالی کے اسباط پر وی الی نازل ہوئی آئیں اس کے اجمالاً ذکر کیا گیا کہ یہ بہت سے لیکن ہر سبط ہرادران یوسف میں سے ایک کی نسل تھی ۔ پس اس کی کوئی دلیل نہیں کہ خاص ان بھائیوں کو اللہ تعالی نے خلعت نبوت سے نواز افعا واللہ اعلی ۔ برادران یوسف میں سے ایک کی نسل تھی ۔ پس اس کی کوئی دلیل نہیں کہ دخاص ان بھائیوں کو اللہ تعالی نے خلعت نبوت سے نواز افعا واللہ اعلی ۔ برادران یوسف میں سے ایک کی نسل تھی ۔ پس اس کی کوئی دلیل نہیں کہ دخاص ان بھائیوں کو اللہ تعالی نے خلعت نبوت سے نواز افعا واللہ اعلی ۔

اقْتُلُواْ يُوسُفَ آوِطْرَحُوهُ اَرْضًا يَّخُلُ لَكُمْ وَجَهُ آبِنَكُمُ وَتَكُونُواْ مِنْ بَعْدِهٖ قَوْمًا طَلِحِيْنَ ۞ قَالَ قَابِلٌ مِّنْهُمُ وَتَكُونُواْ مِنْ بَعْدِهٖ قَوْمًا طَلِحِيْنَ ۞ قَالَ قَابِلٌ مِّنْهُمُ لَا تَقْتُلُواْ يُوسُفَ وَالْقُوهُ فِي غَيْبَتِ الْجُتِ يَلْتَقِطُهُ لَا تَقْتُلُواْ يُوسُفَ وَالْقُوهُ فِي غَيْبَتِ الْجُتِ يَلْتَقِطُهُ بَعْضُ السَّيَارَةِ إِنْ كَنْتُمُ فَعِلِيْنَ ۞ بَعْضُ السَّيَارَةِ إِنْ كَنْتُمُ فَعِلِيْنَ ۞

یوسف کوتو مار ہی ڈالویا اسے کسی نامعلوم جگہ پنچاد و کہ تمہارے والد کارخ صرف تمہاری طرف ہی ہوجائے اس کے بعدتم صلاحیت والے ہوجانا ○ ان میں ہے ایک نے کہا پوسف فول تو ندکر و بلکہ اسے کسی گمنام کویں کی تہدیس ڈال آؤ کہ اسے کوئی راہ قافلہ اٹھالے جائے آگر تمہیس کرنا ہی ہے تو یوں کرو ○

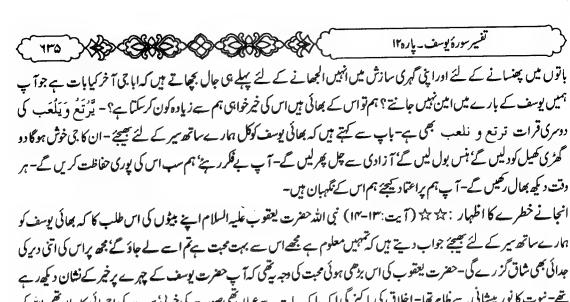
(آیت: ۹-۱) پھرآپی میں کہتے ہیں ایک کام کروندرہے بانس ندہ بجے بانسری پوسف کا پتاہی کا ٹو-ندیہ ہونہ ہماری راہ کا کا نٹاہنے - ہم ہی ہم نظر آ کیں اور ابا کی محبت صرف ہمارے ہی ساتھ رہے۔ اب انے باپ سے ہٹانے کی دوصور تیں ہیں یا تواسے مار بی ڈالو- یا کہیں ایسی دور دراز جگہ پھینک آ و کہ ایک کی دوسرے کوخبر ہی نہ ہو- اور بیدوار دات کر کے پھر نیک بن جانا تو بہ کر لینا اللہ معاف کرنے والا ہے-

یں کرایک نے مشورہ دیا جوسب سے بڑا تھا اور اس کا نام رو تکل تھا۔ کوئی کہتا ہے یہودا تھا کوئی کہتا ہے شمعون تھا۔ اس نے کہا بھی ہے اانسانی ہے بے وجہ بے تصور صرف عداوت بیس آ کرخون ناحق گردن پر لینا تو ٹھیٹ نیس ہے تھی کچھالندی تھلت تھی رب کومنظور ہی نہ تھا ان بیل آتی تو تا انسانی ہے تھی کہتے الندی تھلت تھی رب کومنظور ہی نہ تھا ان بیل تو اور انہیں عاجزی کے ساتھ اس کے ساسے نہ تھا ان بیل ان کے دل رو تیل کی رائے سے نرم ہو گئے اور طے ہوا کہ اسے کی غیر آ باد کویں کی تدبیس پھینک دیں تمارہ کہا ہیں ہے کہ اور انہیں کا کواں تھا آئیں یہ خیال ہوا کہ تمکن ہے مسافر وہاں سے گزریں اور وہ اسے اپنے تافی میں لے جا کیس پھر کہاں یہ اور کہاں ہوتا ہے تو کیوں ہاتھ خون آ لود کروان کے گناہ کا تصور تو کرو بیر شتے ہم؟ جب گڑ دیے کا م کلتا ہوتو زہر کیوں دو؟ بغیر تل کے مقصود حاصل ہوتا ہے تو کیوں ہاتھ خون آ لود کروان کے گناہ کا تصور تو کرو بیر شتے داری کے تو ڑ نے باپ کی نافر مائی کرنے ، چھوٹے پرظم کرنے ، بے گناہ کو تقسان پہنچانے ، بڑے یوڑھے کوستانے اور حقدار کاحق کا شے کہ حرمت و فضیلت کا خلاف کرنے ، بزرگی کوٹا لیے اور اپنے باپ کودکھ پہنچانے ، اور اسے اس کے بطبح کی خونڈک اور آ تھوں کے سکھ سے ہمیشہ میریان باپ کی بیار بھر کی نگا ہوں سے بمیشہ او جسل کرنے کے در بے بیں۔ اللہ کے دوئیوں کودکھ دینا چاہتے بین مجبوب و حب میں تا قابل برداشت صدمہ پہنچانے اور اس بے بھو جس میں تو تھ بین سے بھی کو جانوں کودکھ دینا چاہتے بین مجبوب و حب میں تو تھ بین سے لگ کرتے ہیں۔ اللہ ان ایا جاتے بین ، کھی کی جانوں کودکھ میں ڈالنا چاہتے ہیں۔ کھول سے نازک بے زبان نے کھواس کے شفق میر بان بوڑ ھے باپ کی زم وگرم گود کو اس کے شفق میر بان بوڑ ھے باپ کی زم وگرم گود کی سے الگ کرتے ہیں۔ اللہ ان بور تھے باپ کی زم وگرم گود کی سے الگ کرتے ہیں۔ اللہ انہیں بخش آ ہو شیطان نے کیوں اسے نازک بے زبان نے کھوں کے شفق میر بان بور تھے باپ کی زم وگرم گود کی سے الگ کرتے ہیں۔ انہوں نے بھی کیمی بدی پر کم بانوں بور تھے ہوں کے دور کرتے ہوں کے معرف کو سے بی ان کو کھی بانوں کودکھ بین بور بھی کا کھوں کے دور کرتے ہوں کے دور کر بائی ہوں ہے۔

قَالُوَّا يَابَانَا مَالَكَ لَا تَامَنَّا عَلَى يُوسُفَ وَإِنَّا لَهُ لَنْصِحُونَ ۞ اَرْسِلْهُ مَعَنَا عَدًا يَرْتَعُ وَيَلْعَبْ وَإِنَّا لَهُ لَحْفِظُونَ ۞ قَالَ إِنِّى اَرْسِلْهُ مَعَنَا عَدًا يَرْتَعُ وَيَلْعَبْ وَإِنَّا لَهُ لَحْفِظُونَ ۞ قَالُ إِنِّ عَلَمُ الذِّنْبُ وَانْتُمْ عَنْهُ عَلْمُ الذِّنْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةً إِنَّا إِذَا عَظِمُونَ ۞ قَالُوُ البِنَ اَكُلَهُ الذِّنْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةً إِنَّا إِذَا لَخْسِرُونَ ۞ عَالُوُ البِنَ اَكُلَهُ الذِّنْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةً إِنَّا إِذَا لَيْسُرُونَ ۞

کینے لگے کہ ابا آخرآ پ پوسٹ کے بارے میں ہم پراعتبار کیوں ٹییں کرتے؟ ہم تو اس کے خیرخواہ ہیں O کل آپ اسے ضرور ہمارے ساتھ بھیج و بیجے کہ خوب کھائے سے اور کھیلے کو دے اس کی حفاظت کے ہم ذمے دار ہیں O کہاا ہے تمہارالے جانا جھے تو شخت صدمہ دے گا اور جھے یہ بھی کھٹا لگار ہے گا کہ کہ سیسی تمہاری غفلت میں اسے جھیڑیا کھا جائے O انھوں نے جواب دیا کہ ہم جیسی زور آور جماعت کی موجود گی میں بھی اگر اسے جھیڑیا کھا جائے تو تو ہم بالکل عاجز بی ہوئے O
بالکل عاجز بی ہوئے O

بڑے بھائی کی رائے پراتفاق: ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ آیت:۱۱-۱۲) بڑے بھائی روئیل کے سمجھانے پرسب بھائیوں نے اس رائے پراتفاق کرلیا کہ پوسف کو لے جائیں اور کی غیر آباد کئویں میں ڈال آئیں-اس کے طے کرنے کے بعد باپ کودھو کہ دینے اور بھائی کو پھسلا کرلے جانے اوراس پرآفت ڈھانے کے لئے سب مل کرباپ کے پاس آئے-باوجود یکہ تقے بداندیش بدخواہ برا چاہنے والے لیکن باپ کواپی



تھے۔ نبوت کا نور پیشانی سے ظاہرتھا۔ اخلاق کی پا کیزگی ایک ایک بات سے عیاں تھی صورت کی خوبی سیرت کی اچھائی کا بیان تھی اللہ کی

طرف سے دونوں باپ بیٹوں پرصلوۃ وسلام ہو- دوسری وجہ بیٹھی ہے کہمکن ہےتم اپنی بکریوں کے چرانے چگانے اور دوسرے کاموں میں مشغول رہوا دراللہ نہ کرے کوئی بھیٹریا آ کراس کا کام تمام کر جائے۔اور تمہیں پہتا بھی نہ چلے۔ آ ہ حضرت یعقوب علیہ السلام کی اس بات کو انہوں نے لےلیا اور د ماغ میں بسالیا کہ بہی ٹھیک عذر ہے یوسف کوالگ کر کے اہا کے سامنے یہی گھڑنت گھڑ دیں گے۔ای وقت بات بنائی

اور جواب دیا کدابا آپ نے کیا خوب سوچا ہماری جماعت کی جماعت قوی اور طاقتور موجود ہواور ہمارے بھائی کو بھیٹریا کھا جائے؟ بالکل ناممکن-اگراییاہوجائے تو پھرتو ہم سب بے کارنکھ عاجز نقصان والے ہی ہوئے۔

فَلَمَّا ذَهَبُوا بِهِ وَإَجْمَعُوْ آنَ يَجْعَلُوهُ فِي غَيْبَتِ الْجُنَبِ وَأَوْحَيْنَا اليَّهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِأَمْرِهِمْ لَهٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ

۔ پھر جب اے لے چلے اور سب نے مل کر ٹھان لیا کہ اسے غیر آباد گھرے کویں کی تہد میں پھینک دیں ہم نے پوسف کی طرف وحی کی کہ یقینا وقت آرہا ہے كة أنعين اس ماجر كى خبراس حال مين ديركده حائة بى ند بون 🔾 بھائی اینے منصوبہ میں کامیاب ہو گئے: 🌣 🌣 (آیت: ۱۵) سمجھا بجھا کر بھائیوں نے باپ کوراضی کر ہی لیا-اور حضرت یوسف کو لے

کر چلے جنگل میں جا کرسب نے اس بات پراتفاق کیا کہ پوسف علیہ السلام کوئسی غیر آ با دکنویں کی تہ میں ڈال دیں۔ حالانکہ باپ سے بیہ کہہہ كركے گئے تھے كداس كا جى بہلے گا جم اسے عزت كے ساتھ لے جائيں گے۔ ہرطرت خوش ركھيں گے۔ اس كا جی بہل جائے گا اور بدراضي خوثی رہے گا- یہاں آتے ہی غداری شروع کر دی اور لطف یہ ہے کہ سب نے ایک ساتھ دل سخت کر لیا- باپ نے ان کی باتوں میں آ کر ا پے لخت جگر کوان کے سپر دکر دیا جاتے ہوئے سینے سے لگا کر پیار پچکار کر دعائیں دے کر رخصت کیا- باپ کی آ تکھوں سے منتے ہی ان سب نے بھائی کوایذا کیں دین شروع کردیں برا بھلا کہنے لگےاور چا ٹنا چٹول ہے بھی باز ندر ہے۔ مارتے پیٹتے 'برا بھلا کہتے'اس کنویں کے پاس پنچ اور ہاتھ یاؤں ری سے جکڑ کر کنویں میں گرانا چاہا- آپ ایک ایک کے دامن سے چیٹتے ہیں اور ایک ایک سے رحم کی درخواست

کرتے ہیں کیکن ہرایک جھڑک دیتا ہے اور دھکا دے کر مارپیٹ کر ہٹا دیتا ہے مایوس ہو گئے سب نے مل کرمضبوط باندھااور کنویں میں ایکا دیا آپ نے کنویں کا کنارہ ہاتھ سے تھام لیالیکن بھائیوں نے انگلیوں پر مار مارکراہے بھی ہاتھ سے چھڑالیا آ دھی دورآ پ پہنچے ہوں گے کہ انہوں نے ری کاٹ دی آ پٹ ہیں جاگرے کویں کے درمیان میں ایک پھر تھا جس پرآ پاآ کر کھڑے ہوگئے۔ عین اس مصیبت کے وقت عین اس کتی اور تنگی کے وقت اللہ تعالی نے آپ کی جانب وی کی کہ آپ کا دل مطمئن ہوجائے آپ مبرو برداشت سے کام لیں اور انجام کا آپ کو علم ہوجائے۔ وحی میں فر مایا گیا کہ ملکین نہ ہویہ تہ تھے کہ یہ مصیبت دور نہ ہوگی۔ من اللہ تعالی تجھے اس تحق کے بعد آسانی دے گا۔ اس تعلی میں فر مایا گیا کہ ملکین نہ ہو ہے تھے غلہ دے گا ہے گئے پست کرنا چاہتے ہیں کین اللہ کی چاہت ہے کہ وہ تجھے بلند کرے میں جو کچھ آج ہوئے ہوں میں وقت آئے گا کہ تو انہیں ان کے اس کرتوت کویا دولائے گا اور بیندامت سے سر جھکائے ہوئے ہوں گا ہے تھے ورس رہوں گے اور انہیں یہ معلوم نہ ہوگا کہ تو تو ہے۔

چنانچ دھزت ابن عباس سے مروی ہے کہ جب بردران یوسف حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچ تو آپ نے تو آئیں بہچان لیا کین بینہ بہچان سکے۔ اس وقت آپ نے ایک بیالہ منگوایا اپنے ہاتھ پرر کھ کراسے انگل سے ٹھونکا۔ آوازنگنی ہی تھی اس وقت آپ نے فرمایا لویہ جام تو چھ کہدرہا ہے اور تبہار ہے تعلق بی چھ فجر دے رہا ہے یہ کہدرہا ہے کہ تبہارا ایک یوسف نامی سوتیلا بھائی تھا۔ تم اس باپ کے پاس سے لے گئے اور اسے کنویں میں پھینک دیا۔ پھراسے انگلی ماری اور ذراسی دیرکان لگا کرفر مایالویہ کہدرہا ہے کہ پھرتم اس کے کرتے پر جھوٹا خون لگا کر باپ کے پاس گئے اور وہاں جاکران سے کہددیا کہ تیر سے لاکے کہ بھیڑ نے نے کھالیا۔ اب تو یہ جران ہو گئے اور آپ میں میں کہنے میں وی ہوئی کہ ان کے گئے ہائے برا ہوا بھانڈ اپھوٹ گیا اس جام نے تو تمام کی تی با تیں با دشاہ سے کہددیں۔ پس یہی ہے جو آپ کو کنویں میں وی ہوئی کہ ان کے اس کرتوت کو تو آئیں ان کی بے شعوری میں جنائے گا۔

وَجَانُوْ اَبَاهُمْ عِشَاءٌ يَّبَكُوْنَ هُقَالُوْا يَابَانَا اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقَ وَتَرَكُنَا يُوسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاكَلَهُ الدِّنْبُ وَمَّا اَنْتَ بِمُؤْمِن لَنَا وَلَوْكُنَا يُوسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاكَلَهُ الدِّنْبُ وَمَّا اَنْتَ بِمُؤْمِن لَنَا وَلَوْكُنَّا طَدِقِيْنَ هُ وَجَاءُ وَعَلَى قَمِيصِهُ بِدَمِ كَذِبُ قَالَ بَلَ وَلَوْكُنَا طُدُولُ اللهُ الْمُسْتَعَانُ سَوَلَتْ لَكُمُ الْمُسْتَعَانُ اللهُ اللهُ الْمُسْتَعَانُ اللهُ الْمُسْتَعَانُ اللهُ اللّهُ ا

رات کے اندھیرے میں اپنے باپ کے پاس روتے ہوئے بننچ O اور کہنے نگے اباقی ہم تو آگیں میں شرطید دوڑ میں لگ گئے یوسف کوہم نے اپنے اسباب کے پاس چھوڑا تھا جواسے بھیٹر یا کھا گیا' آپ تو ہماری بات باور کرنے کے نہیں گوہم بالکل سچے ہی ہوں O یوسف کے کرتے کو جھوٹ موٹ کے خون سے خون آلود بھی کرلائے تھے باپ نے کہایوں نہیں بلکہ تم نے اپنے دل سے ہی ایک بات بنالی ہے کیں صبر ہی بہتر ہے تمہاری بنائی ہوئی باتوں پر اللہ ہی سے مدد کی طلب ہے O

بھائیوں کی والیسی اور معذرت: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ١٦-١١) چپ چاپ نضے بھیا پڑاللہ کے معصوم نبی پڑباپ کی آئھ کے تارا پرظلم وسم کے پہاڑتو رُکررات ہوئے باپ کے پاس سرخ روہونے اوراپنی ہمدردی ظاہر کرنے کے لئے غزدہ ہوکرروتے ہوئے بنچے۔ اوراپنے ملال کا پوسف کے نہ ہونے کا سبب یہ بیان کیا کہ ہم نے تیرا ندازی اور دور ٹشروع کی - چھوٹے بھائی کو اسباب کے پاس چھوڑ اا تفاق کی بات ہے ای وقت بھیڑیا آ گیا اور بھائی کا لقمہ بنالیا 'چر چھاڑ کر کھا گیا۔ پھر باپ کو پنی بات سے طور پر جی نے اور ٹھیک باور کرانے کے لئے پانی سے پہلے وقت بھیڑیا آ گیا اور بھائی کا لقمہ بنالیا 'چر چھاڑ کر کھا گیا۔ پھر باپ کو پنی بات ہمیں سے مائے بیں کہ ہم اگر آپ کے زویک سے ہی ہوتے تب بھی یہ واقعہ ایسا ہے کہ آپ ہمیں سے مائے بیں تامل کرتے۔ پھر جب کہ پہلے ہی بند باندھتے ہیں کہ ہم اگر آپ کے زویک سے بھر جب کہ پہلے ہی

ے آپ نے اپناایک کھٹکا ظاہر کیا ہواورخلاف ظاہر واقعہ میں ہی اتفا قاابیا ہی ہوبھی جائے تو ظاہر ہے کہ آپ اس وقت تو ہمیں سچا مان ہی نہیں سکتے - ہیں تو ہم سیچ ہی لیکن آپ بھی ہم پراعتبار نہ کرنے میں ایک صد تک حق بجانب ہیں-

کیونکہ بیدواقعہ ہی ایباانو کھا ہے ہم خود جران ہیں کہ بیہ وکیا گیا؟ ۔ بیتو تھا زبانی کھیل ایک کام بھی ای کے ساتھ کرلائے تھے لینی کہ کری کے ایک سنچ کو ذک کر کے اس کے خون سے حضرت یوسف کا بیرا ہمن واغدار کردیا کہ بطور شہاوت کے ابا کے ساسے پیش کریں گے کہ دیکھو بید ہیں یوسف بھائی کے خون کے دھے ان کے کرتے ہو لیکن اللہ کی شان چور کے یاؤں کہاں؟ سب پچھو کیا گیا کہ ابا ہی کو ہماری گئے ۔ اس لئے باپ پرسب مرکھل گیا ۔ لیکن اللہ کے نبی نے ضبط کیا اور صاف لفظوں میں گونہ کہا تا ہم بیٹوں کو بھی پید چل گیا کہ ابا ہی کو ہماری بات بیٹی نہیں فر مایا کہ تہمارے دل نے بیتو ایک بات بنادی ہے ۔ فیر میں تو تہماری اس نہ یوٹی حرکت پر جبحے بھین دلار ہے ہواں تک کہ اللہ تعالی اسٹری فر مایا کہ تہمارے دل نے بیتو ایک جموٹی بات بھی کہ وہ کہ اس نہ ہو کر حرکت پر جبحے بھین دلار ہے ہواس پر میں اللہ اس نہ مہر وکرم سے اس دکھکوٹال دے ۔ تم جوایک جموٹی بات بھی سے بیان کررہے ہواور ایک مال چیز پر جبحے بھین دلار ہے ہواس پر میں اللہ اس کے مدولا ہے کہ کہ تا ویکھرا ہے کہ کہ تا ویکھا گیا اس کا بیر ان خون آلود ہوا گر کہیں سے ذرا بھی نہ پھٹا ۔ فیر میں مبر کرون گا 'جس میں کو گ شکایت نہ ہو نہ کو گی گھرا ہے ہو کہتے ہیں کہ تین چیزوں کا نام صبر ہے اپنی مصیبت کی سے ذکر نہ کرنا - اسپ دل کا دکھڑا کی کے ساسے نہ شکایت نہ ہو نہ کوئی گھرا ہے جس میں آپ پر تہمت اللہ علیہ نے اس موقعہ پر حضرت عاکش صد دیتے دل کا دکھڑا کی کے ساسے نہ دونا – اور ساتھ بی ایپ کی کی ہے جس میں آپ پر تہمت اللہ علیہ نے اس موقعہ پر حضرت عاکش صد دیتے ہی کہ نہوں نے فر مایا ہوں کی اللہ ہوں کیا ہی ہی ہی ہوں کہ ہوں کے میں کہ ہم سے اس کہ کہ ہوں کے کہ کہ انہوں نے فر مایا ہے واللہ میں کہ ہم سے کہ انہوں نے فر مایا تھا اب میں ہم ہم ہم کہ کہ وارتہاری ان باتوں پر اللہ دی سے دویا ہی گئی ہے ۔

وَجَاءَتُ سَيًارَةٌ فَارْسَاوُا وَارِدَهُمْ فَادُلْ دَلْوَهُ قَالَ اللهُ عَلِيمٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ۞ لِبُشْرِي هٰذَا غُلُمٌ وَاسَرُوهُ بِضَاعَةٌ وَاللهُ عَلِيمٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ۞ وَشَرَوْهُ بِثَمَنِ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُودَةٌ وَكَانُوا فِيْهِمِنَ وَشَرَوْهُ بِثَمَنِ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُودَةٌ وَكَانُوا فِيْهِمِنَ وَشَرَوْهُ بِثَمَنِ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُودَةٌ وَكَانُوا فِيْهِمِنَ الزَّاهِدِيْنَ۞

ایک قافلہ آیا انھوں نے اپنے پانی لانے والے کو بھیجاس نے اپناڈول لٹکا دیا' کہنے لگاواہ واہ خوشی کی بات ہے بیتو نوجوان بچہ ہے انھوں نے اسے مال تجارت قرار وے کرچھپادیا' اللہ باخبر تھااس سے جودہ کررہے تھے O بھائیوں نے اسے بہت ہی ہلکی قیت پر گنتی کے چند درہموں پر ہی ﷺ ڈالا' وہ تو یوسف کے بارے میں بہت

کنویں سے بازار مصرتک: ﷺ ﴿ (آیت: ۱۹-۲۰) بھائی تو حضرت یوسف کو کنویں میں ڈال کرچل دیے۔ یہاں تین دن آپ کوای
اندھیرے کنویں میں! کیلے گزر گئے۔ محمد بن اسحاق کا بیان ہے کہاس کنویں میں گرا کر بھائی تماشاد کیھنے کے لئے اس کے آس پاس ہی دن بھر
پھرتے رہے کہ دیکھیں وہ کیا کرتا ہے اور اس کے ساتھ کیا کیا جاتا ہے؟ قدرت اللہ کی ایک قافلہ وہیں سے گزرا - انہوں نے اپنے سے کو پانی
کے لئے بھیجا - اس نے اس کو نے میں ڈول ڈالا حضرت یوسف علیہ السلام نے اس کی ری کومضبوط تھام لیا اور یجائے پانی کے آپ باہر نکاے۔
وہ آپ کود کھر کر باغ باغ ہو گربارہ نہ سکا با آواز بلند کہا تھا کہ لوسجان اللہ بیتو نوجوان بچی آپیا - دوسری قرات اس کی یا بیشر ای بھی ہے۔

سدى كہتے ہیں بشریٰ مے معینے والے كانام بھی تھااس نے اس كانام لے كر پكار كر خبر دى كدميرے ڈول ميں توايك بچير آيا ہے-کیکن سدی کا بیقول غریب ہے۔ اس طرح کی قرات پر بھی وہی معنی ہو سکتے ہیں اس کی اضافت اپنے نفس کی طرف ہے اوریائے اضافت ساقط ہے- ای کی تائید قرات پہشرای سے ہوتی ہے جیے عرب کہتے ہیں یَانَفُسُ اِصُبِرِی اور یَا غُلَامُ اَقْبِلُ اضافت کے حرف کو ساقط کر کے۔اس وقت کسرہ وینا بھی جائز ہے اور رفع وینا بھی پس بیاسی قبیل سے ہے اور دوسری قرات اس کی تفسیر ہے واللہ اعلم - ان لوگوں نے آپ کو بحثیت پونجی کے **چمپالیا قافلے** کے اورلوگوں پراس را زکوظا ہر نہ کیا بلکہ کہددیا کہ ہم نے کنویں کے پاس کےلوگوں سے اسے خریدا ہے انہوں نے ہمیں اسے دے دیا ہے تا کہ وہ بھی اپنا حصد نہ ملائیں - ایک قول بیجی ہے کہ اس سے مراد بیجی ہے کہ برادران یوسف نے شناخت چھپائی -اور حضرت یوسف نے بھی اپنے تئین ظاہر ندکیا کداییا ندہویدلوگ کہیں مجھے قتل ہی کردیں-اس لئے حیب حاب بھائیوں کے ہاتھوں آپ بک گئے۔ میں سے انہوں نے کہااس نے آواز دے کر بلالیا انہوں نے اونے بونے بوسف علیہ السلام کوان کے ہاتھ بچ ڈالا – اللہ پچھان کی اس حرکت سے بےخبر نہ تھا وہ خوب دیکھ بھال رہا تھا گووہ قا درتھا کہ اس وقت اس بھید کو ظاہر کر دیے لیکن اس كى حكمتيں اس كے ساتھ ہيں اس كى تقدير نونى جارى ہوئى تقى خلق و امر اس كا ہے وہ رب العالمين بركتوں والا ہے- اس ميں آ تخضرت ﷺ کوبھی ایک طرح ہے تسکین دی گئی ہے کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ قوم آپ کود کھ دے رہی ہے میں قا در ہوں کہ آپ کوان سے چیٹرا دوں انہیں غارت کر دوں لیکن میرے کام حکمت کے ساتھ ہیں دریے ہاندھے نہیں بےفکر رہوعنقریب غالب کروں گا اور رفتہ رفتہ ان کو پست کر دوں گا۔ جیسے کہ پوسف اوران کے بھائیوں کے درمیان میری حکمت کا ہاتھ کا م کرتا رہا۔ یہاں تک کہ آخرانجام حفزت یوسف کے سامنے انہیں جھکنا پڑا اور ان کے مرتبے کا اقر ارکرنا پڑا۔ بہت تھوڑے مول پر بھائیوں نے انہیں بچے دیا۔ ناقص چیز کے بد لے بھائی جیسا بھائی دے دیا۔ اوراس کی بھی انہیں کوئی پرواہ نہتھی بلکہ اگران سے بالکل بلا قیمت ما نگا جاتا تو بھی دے دیے۔ یہجی کہا گیا ہے کہ مطلب بیہ ہے کہ قافلے والوں نے اسے بہت کم قیمت برخریدا -لیکن بیہ کچھ زیادہ درست نہیں اس لئے کہانہوں نے تو اسے د كيه كرخوشيال منائي تحى اوربطور يو فجى است يوشيده كرديا تها-

پی اگرائیس اس کی بے بیتی ہوتی تو وہ ایسا کیوں کرتے؟ پس ترجیح ای بات کو ہے کہ یہاں مراد بھا ئیوں کا حضرت یوسف کو گرے ہوئے نرخ پر بی ڈالنا ہے۔ بخس سے مراد حرام اور طلم بھی ہے۔ لیکن یہاں وہ مراد نہیں کی گئی۔ کیونکہ اس قیمت کی حرمت کا علم تو ہر ایک کو ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نبی بن نبی بن فی بن فیلی الرحمن علیہ السلام تھا پس آپ کوتو کر یم بن اور وہ بھی کوڑ یوں سے مول ۔ چند در ہموں کے بدلے بیں یا بیس یا چالیس در ہم کے بدلے۔ یدام لے کرآپی میں بانٹ لئے - اور اس کی انہیں کوئی پر واہ نہ تھی انہیں نہیں معلوم تھا کہ اللہ کے ہاں ان کی کیا قدر ہے؟ وہ کیا جانے تھے کہ یہ اللہ کے نبی بننے والے ہیں۔ حضرت بجا ہد رحمت اللہ علیہ بنا کہ علیہ کہتے ہیں کہ اتنا سب کچھ کرنے پر بھی صبر نہ ہوا تا فلے کے پیچھے ہو لئے اور ان سے کہنے لگے دیکھواس غلام میں بھاگ نگلنے کی عادت ہے اسے مضبوط با ندھ دو و کہیں تہارے ہاتھوں سے بھی بھاگ نہ جائے - اس طرح با ندھ مصر تک پنچے اور وہاں آپ کو بازار میں لے جاکر بیچنے لگے - اس وقت حضرت یوسف علیہ السلام نے فر مایا جمھے جو لے گا وہ خوش ہوجائے گا - پس شاہ مصر نے آپ کو بازار میں لے جاکر بیچنے لگے - اس وقت حضرت یوسف علیہ السلام نے فر مایا جمھے جو لے گا وہ خوش ہوجائے گا - پس شاہ مصر نے آپ

وقال الذي اشتراك مِن قِصَر لِإِمْرَاتِهُ أَكْرِمِي مَثُولَةُ عَلَى النِّي الْفُوسُفَ فِي النِّي الْفُوسُفَ فِي الْأَرْضِ وَلِنَّا الْمُوسُفَ فِي الْأَرْضِ وَلِنُعَلِّمَهُ مِنْ تَاوِيلِ الْمُحَادِنِيْ وَاللهُ غَالِبٌ عَلَى آمْرِمِ الْأَرْضِ وَلِنَّا بَلْعَ آشُدَهُ اللهُ عَلَى آمْرِم وَلَكَ اللهُ عَالَى الْمُحَادِنِيْ وَاللهُ عَالِبٌ عَلَى آمْرِم وَلَكَ اللهُ عَالَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ وَلِي اللهُ وَلِي اللهُ وَكَاللهُ وَكُولُونُ الْمُحْسِنِينَ اللهُ وَكَاللهُ وَلِهُ وَكَاللهُ وَكَاللهُ وَلِهُ وَكَاللّهُ وَلَا لِهُ وَكُولُونُ اللّهُ وَلَهُ وَلِهُ وَلِهُ وَلَا لِلهُ وَلَا لَهُ وَلَا لِهُ وَلِهُ وَلِهُ وَلِهُ وَلَهُ وَلَا لَهُ وَاللّهُ وَلَا لِهُ وَلِهُ وَلِهُ وَلِهُ وَلِهُ وَلِهُ وَاللّهُ وَلَهُ وَاللّهُ وَلَهُ وَلَهُ وَلِهُ وَاللّهُ وَلَهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَلِهُ وَلِهُ وَاللّهُ وَلِهُ وَالْمُؤْلِقُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَالْمُؤْلِقُ وَاللّهُ وَاللّهُ

معروالوں میں سے جس نے اسے خریدا تھااس نے یوی سے کہا کہ اسے بہت عزت واحترام کے ساتھ رکھو بہت ممکن ہے کہ یہ بمیں فائد سے بہنچائے یا اسے ہم اپنانی بنالیں ہوں ہمرک سرز مین میں یوسف کا قدم جمادیا کہ ہم اسے خواب کی تعبیر کا بچھ کم سکھادیں اللہ اپنے اراد سے پر غالب ہے کیکن اکثر لوگ بے علم ہوت بنالیں ہوں کہ جب یوسف پوری طاقت کی محرکو بہنچ گیا ہم نے اسے دانائی اور علم دیا ہم نیک کاروں کوائی طرح بدلد دیا کرتے ہیں ©

بازار مصر سے شاہی کی تک : ہے ہے (آیت: ۲۱-۲۲) رب کا لطف بیان ہور ہا ہے کہ جس نے آپ کومصر میں خریدا اللہ نے اس کے دل میں آپ کی عزت و و قعت ڈال دی - اس نے آپ کے نورانی چر ہے کو دیکھتے ہی سجھ لیا کہ اس میں فیر و صلاح ہے۔ یہ صرکا و زیر تھا۔

اس کا نام قطفیر تھا - کوئی کہتا ہے اس کے باپ کا نام دو حیب تھا 'یہ مصر کے ٹرزانوں کا داروغہ تھا - مصر کی سلطنت اس وقت ریان بن ولید کے ہاتھ میں تھی - یہ کمالیت میں سے ایک فض تھا - عزیز مصر کی بیوی صاحبہ کا نام راعیل تھا - کوئی کہتا ہے زلیخا تھا - یہ رعا بیل کی بیٹی تھیں - ابن عباس کا بیان ہی رہا ہیں گا ۔ واللہ اعلم - ابن عباس کا بیان ہی دور بین اور دور رس اور انجام پرنظریں رکھنے والے اور تھا ندی محضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عند فرماتے ہیں سب سے زیادہ دور بین اور دور رس اور انجام پرنظریں رکھنے والے اور تھا ندی سے تاڑ نے والے تین شخص گزرے ہیں - ایک تو یہی عزیز مصرکہ بیک نگاہ حضرت یوسف کو تاڑگیا اور جاتے ہی ہیوی سے کہا کہ اسے انجھی طرح آ رام سے رکھو - دوسرے وہ بی جس نے دھزت موئی علیہ السلام کو بیک نگاہ جان لیا اور جا کہ رہا ہے کہا کہ آگر آپ کو آدی کی ضرور ت ہے تو ان سے معاملہ کر لیجئے بیتو وی اور با امانت شخص ہے - تیسرے حضرت صدیت آگر آپ نے دنیا سے رخصت صدیت آئی تو ان سے معاملہ کر لیجئے بیتو وی اور با امانت شخص ہے - تیسرے حضرت صدیت آگر آپ نے دنیا سے رخصت کہ آگا ہو ان کیا اللہ عنہ کہ آگر آپ نے دنیا سے رخصت

ہوتے ہوئے خلافت حضرت عرفیصیے تحف کوسونی۔
یہاں اللہ تعالی اپنا ایک اوراحسان بیان فرمار ہا ہے کہ بھائیوں کے بصند ہے۔ ہم نے چھڑا یا پھر ہم نے مصر میں لاکر یہاں کی سرز مین پران کا قدم جمادیا۔ کیونکہ اب ہمارایہ ارادہ پوراہونا تھا کہ ہم اسے تبییر خواب کا پچھلم عطافر مائیں۔ اللہ کے ارادہ کوکون ٹال سکتا ہے؟ کون روک سکتا ہے؟ کون خلاف کر سکتا ہے؟ وہ سب پر غالب ہے سب اس کے سامنے عاجز ہیں جووہ چاہتا ہے ہوکر ہی رہتا ہے جو ارادہ کرتا ہے کر چکتا ہے۔ لیکن آکٹر لوگ علم سے خالی ہوتے ہیں نہ اس کی حکمت کو مانتے ہیں نہ اس کی حکمت کو جانتے ہیں نہ اس کی ارادہ کرتا ہے کر چکتا ہے۔ لیکن آکٹر لوگ علم سے خالی ہوتے ہیں نہ اس کی حکمت کو مانتے ہیں نہ اس کی حکمت کو جانتے ہیں نہ اس کی ارادہ کرتا ہے کہ خوان کی انہ ہوتی ہے نہ دہ اس کی حکمت کو بات ہیں ہم نیک کاروں کوائی جب ہما پی نشونما تمام کر چکا تو اللہ تعالی نے آپ کو نبوت عطافر مائی اور اس سے آپ کو مخصوص کیا۔ یہ کوئی ٹی بات نہیں ہم نیک کاروں کوائی طرح جملا بدلہ دیتے ہیں اس

سے مراد تینتیں ۱۳۳ برس کی عمر ہے- یاتمیں سے پچھاو پر کی یا ہیس کی یا چلیس کی یا تھیں کی یااٹھارہ کی- یا مراد جوانی کو پنچنا ہے اور

اس کے سواا دراقوال بھی ہیں واللہ اعلم-

وَرَاوَدَتُهُ الْآَيِّ هُوَ فِي بَيْتِهَا عَنُ نَّفْسِهُ وَغَلَّقَتِ الْآبُوابِ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكُ قَالَ مَعَاذَ اللهِ إِنَّهُ رَبِّي آخْسَنَ مَثُواى إِنَّهُ لاَ يُفْلِحُ الظّلِمُورِ ﴾ يُفْلِحُ الظّلِمُورِ ﴾

اس عورت نے جس کے گھر میں پوسف تھا پوسف کو بہلا ناشروع کیا کہوہ اپنے نفس کی تکہانی چھوڑ دے دروازے بند کرے کہنے لگی اور آ جاؤ ایوسف نے کہااللہ ک

ہے-اس پرجھی شہادت میں شعر پیش کیا جاتا ہے-

وَلَقَدْهُمَّتُ بِهِ وَهَمَّ بِهَا لَوْلاً آنَ رَّا بُرْهَانَ رَبِّهِ كَذَلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْءَ وَالْفَحْشَاءِ النَّا الْمُخْلَصِيْنَ ﴿ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْءَ وَالْفَحْشَاءِ النَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ﴿ لِنَصْرِفَ عَنْهُ اللَّهُ فَلَصِيْنَ ﴿ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْءَ وَالْفَحْشَاءِ النَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ﴿

اس مورت نے بوسف کی طرف کا قصد کیااور پوسف نے اس کا اگر نہ ہوتی ہیہ بات کرد مکھ لے وہ اپنے پروردگار کی دلیل 'یونہی ہوااس واسطے کہ ہم اس سے برائی اور بے حیائی دورکریں' بے شک وہ ہمارے پنے ہوئے بندول میں سے تھا O جریز و غیرہ لائے ہیں۔ اور کہا گیا ہے کہ یوسف علیہ السلام کا قصدا س عورت کے ساتھ صرف نفس کا کھٹکا تھا۔ بغوی کی حدیث میں ہے رسول الشہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی نیکی کھی اور جب اس نیکی کو کر دے تو اس جدی و اس جدیے کے لئے کھی کھی اس نے میری وجہ سے اس برائی کو چھوڑ اہے۔ اوراگر اس برائی کو کر ہی گزرے تو اس کے برابراہ کھی او اس صدیث کے الفاظ اور بھی گئی ایک ہیں اصل بخاری مسلم میں بھی ہے۔ ایک قول ہے کہ جسے اس برائی کو کر ہی گزرے تو اس مارنے کا قصد کیا تھا۔ ایک قول ہے کہ اسے بیوی بنانے کی تمنا کی تھی۔ ایک تو ل ہے کہ آ پ قصد کرتے اگر دلیل ندو کی تھے لیکن چونکہ دلیل دکھی اقدال ملاحظہ ہے کہ آ پ قصد کرتے اگر دلیل ندو کی تھے لیکن چونکہ دلیل دکھی اس کے متعلق بھی اتو ال ملاحظہ امام ابن جریر وغیرہ نے بیان فرمایا ہے۔ بیتو تھے اقوال قصد یوسف کے متعلق۔ وہ دلیل جوآ پ نے دیکھی اس کے متعلق بھی اتو ال ملاحظہ فرمائے۔ کہتے ہیں اپنے والد حضرت یعقو بی کور کھی کہ گویا وہ اپنی انگلی منہ میں ڈالے کھڑے ہیں۔

اور حضرت یوسف کے سینے پر آپ نے ہاتھ مارا کہتے ہیں اپنے سرداری خیالی تصویر سامنے آگئی کہتے ہیں آپ کی نظر چہت کی طرف اٹھ گئی و کھتے ہیں کہ اس پر بیر آ بیت کھی ہوئی ہے لا تقُر بُو الزِّنی اِنَّهٔ کَانَ فَاحِشَةٌ و مقتا وَ سَاءَ سَبِیُلا خبر دارز نا کے قریب بھی پی پیکٹنا بری بے حیائی اور اللہ کے فض کا کام ہے اور وہ بڑا ہی براراستہ ہے۔ کہتے ہیں تین آ بیت کھی ہوئی تھیں۔ ایک تو اِنَّ عَلَیٰ کُمُ اَلٰ خَفِی سَنَانَ تَم بِسَ ہُمِ اللہ ہِمُونُ مِیں۔ دوسری وَ مَا تَکُونُ فِی شَنَانَ تَم جس حال میں ہواللہ تمہار ساتھ ہے۔ تیسری آ بیت اَفَحَنُ هُو فَا اِنْہُم الْحُ اللہ ہِمُونُ کے ہم بھی ہوئی پاکس ہوا للہ تمہار ساتھ ہے۔ تیسری آ بیت اَفَحَنُ هُو کَا اِنْہُم ہوئی پاکس بین وہی جواویر ہیں اور ایک جرمت زنا کی جواس سے بہتے ہیں کہ چار آ بیتی کھی ہوئی پائی۔ کہتے ہیں ایک نشان تھا جو آپ کے اراد سے آپ کو کہ بہتے ہیں کہوئی ایک صاف رک ہو اور کہا تھا۔ کہ بولوئی ایک صاف دلیل نہیں کہ کی خاص ایک چیز کے فیصلے پر ہم بہتے کہ بہتے ہیں بہت ٹھیک راہ ہمارے لئے یہی ہے کہ اے یونمی مطلق چھوڑ دیا جائے جسے کہ اللہ کا فرمان میں بھی اطلاق ہے۔ (ای طرح قصد کو بھی) پھر فرما تا ہے ہم نے جس طرح اس وقت اسے ایک دلیل وکھا کر برائی سے بچالیا ای فرمان میں بھی امراس کی مدد کرتے دے اور اسے برائیوں اور بے حیا ئیوں سے حفوظ رکھتے رہے۔ وہ تھا بھی ہم اس کی مدد کرتے دے اور اس ہوت اسے ایک ویک سے حفوظ رکھتے رہے۔ وہ تھا بھی ہم اس کی مدد کرتے دے اور اس ہوت اسے ایک ویکن سے حفوظ رکھتے رہے۔ وہ تھا بھی ہم ارابر گڑ یدہ پہتریں اور مخلص بندہ۔ اللہ تعالی کی طرف سے آپ یور دور دسم کا زل ہوں۔

وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتَ قَمِيْكُ مِنْ دُبُرِ وَالْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ قَالَتَ مَاجَزَا مَنَ ارَادَ بِاهْلِكَ سُوَا إِلاَّ الْ يُسُجَنَ اوْعَذَابُ الِيْمُ فَقَالَ هِي رَاوَدَتْنِ عَنْ نَّفْسِي وَشَهِدَ شَاهِدً مِنْ اهْلِهَا وَلَى كَانَ قَمِيْكُ قُدَ مِنْ قَبُلِ فَصَدَقَتَ وَهُو مِنَ الْكَذِبِينَ ﴿ وَإِنْ كَانَ قَمِيْكُ قُدُ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتُ وَهُوَ مِنَ الْطِّدِقِيْنَ ﴿ وَلِنَ كَانَ قَمِيْكُ قُدُ مِنْ دُبُرٍ قَالَ إِنَّهُ مِنْ الْكَذِبِيْنَ ﴿ وَإِنْ كَانَ قَمِيْكُ وَيُولَ وَكَذَبَتُ وَهُو مِنَ الْطِيدِقِيْنَ ﴿ وَلَنْ كَانَ قَمِيْكُ وَيُولُ وَكَذَبِيْنَ وَهُو مِنَ الْطِيدِقِيْنَ ﴿ وَلَيْ كَانَ قَمِيْكُ وَيُولُ وَكُذَبِينَ وَهُو مِنَ الْطِيدِقِيْنَ ﴿ وَلَى الْقَمِيْكُ وَيُولُ وَلَى الْتَلْاقِمِيْكُ وَيُولُونُ وَكُذَبِينَ وَالْكُولِيْنَ عَظِيمًا وَلَا اللَّهُ وَمُنْ الْمُلْكِونِيْنَ عَظِيمًا وَالْتَهُ مِنْ الْمُلْكِونِيْنَ وَلَمُ وَانَ كَانَ قَمِيْكُ وَمُولَا فَعَلَى الْمُلْكُولُونَ وَالْكُولُونَ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَلَا اللَّهُ وَلَا اللَّهُ وَاللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ وَاللَّهُ اللَّهُ وَاللَّهُ الْمَالُولُونَ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُلِلَّ وَاللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُؤْمِلُ وَاللَّهُ وَلَهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّالَ اللَّهُ اللَّهُ وَاللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّ

هذا واستغفرت لِذَنْبِكُ إِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخَطِينَ ٥

دونوں دروازے اوراس عورت نے یوسف کا کرتا پیچیے کی طرف سے پھینج میاڑ ڈالا- دروازے کے پاس ہی عورت کا شوہر دونوں کول عمیا تو سمبنے کی جوخض تیری یوی کے ساتھ براارادہ کرےبس اس کی سزایہی ہے کہاہے قید کر دیا جائے یا اور کوئی دردنا ک سزا دی جائے 🔿 بیسف نے کہا بیٹورت ہی جمجھے بہلا پھسلا کر میر نے نس کی حفاظت سے مجھے عافل کرانا جا ہتی تھی عورت کے قبیلے ہی کے ایک شخص نے کواہی دی کداگراس کا کرتا آ گے سے پیٹا ہوا ہے تو توعورت کی ہے اور پوسف جموٹ بولنے والوں میں ہے 〇 اوراگراس کا پیرائن پیچھے کی جانب سے بھاڑا گیا ہے تو عورت جموٹی ہے اور پوسف بچوں میں سے ہے 〇 خاوند نے جود مکھا کہ پیرا ہن چیھے کی جانب سے بھاڑا گیا ہے توعورت جھوٹی ہے اور پوسف چول میں سے ہے 🔾 خاوند نے دیکھا کہ پیرا ہن پوسف پیٹھ کی جانب سے عاک کیا گیا ہے تو صاف کہد یا کہ بیتو عورتوں کے چیند ہیں' بے شک ہتھ کنڈے بھاری ہیں O پوسف اب اس بات کوآتی جاتی کرواوراے عورت تو اپنے گناو سے توبہ کرئے شک تو گنہگاروں میں ہے 0

الزام كى مدافعت اور بيچ كى گواهى : 🌣 🌣 (آيت: ٢٥-٢٩) حضرت يوسفّا پيختين بچانيك لئے دہاں سے دروازے كى طرف دوڑے اور بیورت آپ کو پکڑنے کے ارادے ہے آپ کے پیچیے بھاگی- پیچیے سے کرتا اس کے ہاتھ میں آگیا-زورے اپنی طرف کھیٹا-جس سے حضرت یوسف پیچھے کی طرف گر جانے کے قریب ہو گئے کیکن آپٹے نجمی آ کے کوزور لگا کر دوڑ جاری رکھی اس میں کرتا پیچھے سے بالكل بےطرح مجھٹ كيا اور دونوں دروازے پر پہنچ گئے د كھتے ہيں كہورت كا خاوندموجود ہےاسے د كھتے ہى اس نے حال جلى اورفورا ہى ساراالزام بوسف کے سرتھونپ دیا اور آپ اپنی یاک دامنی بلکہ عصمت اور مظلومیت جتانے گئی -سوکھاسا منہ بنا کراپنے خاوند سے اپنی بپتا اور پھر پا کیزگی بیان کرتے ہوئے کہتی ہے فر مایئے حضور آپ کی ہوی ہے جو بدکاری کاارادہ رکھے اس کی کیاسزا ہونی چاہئے؟ قید بخت یابری مار ے کم تو ہرگز کوئی سزااس جرم کی نہیں ہوسکتی - اب جب کہ حضرت پوسٹ نے اپنی آ بروکوخطرے میں دیکھا اور خیانت کی بدترین تہت گتی دیلھی تواپنے او پر سے الزام ہٹانے اور صاف اور سچی حقیقت کے ظاہر کردینے کے لئے فرمایا کہ حقیقت یہ ہے کہ یہی میرے پیچھے پڑی تھیں' میرے بھا گئے پر مجھے پکڑرہی تھیں یہال تک کہ میرا کرتا بھی مجھاڑ دیا۔اس عورت کے قبیلے سے ایک گواہ نے گواہی دی-اورمع ثبوت ودلیل ان سے کہا کہ چھٹے ہوئے پیرہن کود کیولواگروہ سامنے کے رخ سے پھٹا ہوا ہے تو ظاہر ہے کہ عورت کی ہے اور بیجھوٹا ہے اس نے اسے اپنی طرف لا ناچا ہااس نے اسے دھکے دیے۔ روکامنع کیا ہٹایا اس میں سامنے سے کرتا بھٹ گیا تو واقعی قصور وارمرد ہے اورعورت جواپی بے گناہی بیان کرتی ہے وہ تچی ہے فی الواقع اس صورت میں وہ تچی ہے۔ اوراگراس کا کرتا چیچے سے پیٹا ہوایا وَ توعورت کے جموف اور مرد کے تج ہونے میں شبہیں - ظاہر ہے کھورت اس پر مائل تھی بیاس ہے بھا گاوہ دوڑی کیڑا 'کرتا ہاتھ میں آ میااس نے اپن طرف کھسیٹااس نے ا پی جانب کھینچاوہ چیچے کی طرف سے بھٹ گیا۔ کہتے ہیں بیگواہ بڑا آ دی تھاجس کے مند پرداڑھی تھی بیئز یزمصر کا خاص آ دمی تھااور پوری عمر کا مرد تھا - اور زلیخا کے چچا کالڑ کا تھازلیخا باوشاہ وفت ریان بن ولید کی بھائجی تھی پس ایک قول تو اس گواہ کے متعلق یہ ہے - دوسرا قول یہ ہے كربيايك جهونا سادودھ بيتا كهوارے ميں جمواتا بجي تعا-

ابن جريريس ہے كہ چارچھوٹے بچول نے مخصطين ميں بى كلام كيا ہے اس پورى حديث ميں اس بي كا بھى ذكر ہے جس نے حضرت بوسف صدیق کی پاک دامنی کی شہادت دی تھی-ابن عباس فرماتے ہیں چار بچوں نے کلام کیا ہے فرعون کی لڑکی کی مشاطہ کے لڑکے نے-مفرت یوسف کے گواہ نے- جرتج کےصاحب نے اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے-مجاہد نے تو ایک بالکل ہی غریب بات کہی ہے کہتے ہیں وہ صرف اللہ کا تھم تھا کوئی انسان تھا ہی نہیں۔اس تجویز کے مطابق جب زلیخا کے شوہر نے دیکھا تو حضرت یوسف کے پیرا بمن کو

پیچے کی جانب سے بھٹا ہوا دیکھا۔ اس کے نزدیک ثابت ہوگیا کہ یوسٹ سے اوراس کی بیوی جموثی ہے وہ یوسف صدیق پر تہمت لگارہی ہو۔
ہوتو بے ساختہ اس کے منہ سے نکل گیا کہ بیتو تم عورتوں کا فریب ہے۔ اس نوجوان پرتم تہمت با ندھ رہی ہوا در جموٹا الزام رکھ رہی ہو۔
تہمارے تریاج ترتو ہیں ہی چکر میں ڈال دینے والے۔ پھر حضرت یوسف سے کہتا ہے کہ آ ہاس واقعہ کو بھول جائے جانے دیجئے اس نامراو واقعہ کا پھر سے ذکر ہی نہ کیجئے۔ پھراپی بیوی سے کہتا ہے کہتم اپنے گناہ سے استغفار کرونرم آ دمی تھا نرم اخلاق تھے۔ یایوں جمھے لیجئے کہ وہ جان رہا تھا کہ عورت معذور سمجھے جانے کے لائق ہے اس نے وہ دیکھا ہے جس پر صبر کرنا بہت مشکل ہے۔ اس لئے اسے ہوایت کردی کہ اپنے برے ارادے سے تو بہر سرامر تو ہی خطاوار ہے۔ کیا خوداور الزام دوسروں کے سردکھا۔

وَقَالَ نِسُوَةٌ فِي الْمَدِينَةِ الْمَرَاتُ الْعَزِيْزِ ثُرَاوِدُ فَتُهَاعَنُ الْعَزِيْزِ ثُرَاوِدُ فَتُهَاعَنُ ثَفْسِهُ قَدْ شَعَفَهَا حُبَّا إِنَّا لَنَارِهَا فِي ضَلَلِ مُبِيْنِ ﴿ ثَفْسِهُ قَدْ شَعَفَهَا حُبَّا إِنَّا لَنَارِهَا فِي ضَلَلِ مُبِيْنِ ﴾

شہری عورتوں میں یہ چہ جا ہونے لگا کہ عزیز کی بیوی اپنے جوان غلام کواپنا مطلب نکالنے کے لئے بہلانے پھسلانے میں گلی رہتی ہے۔اس کے تو دل میں پوسٹ کی محبت بیٹھ گئی ہے جارے خیال میں تو وہ صرت علطی میں پڑرہی ہے O

داستال عشق اور حسینان مصر : این این داری اس داستان محبت کی خبر شهر میں ہوگئ چر ہے ہونے گئے۔ چند شریف زاد یوں نے نہایت تعجب و حقارت سے اس قصے کو دو ہرایا کہ دیکھووزیر کی ہیوی ہے اورا یک غلام پر جان دے رہی ہے اس کی محبت کو اپنے دل میں جمائے ہوئے ہے۔ شغف کہتے ہیں صد سے گزری ہوئی قاتل محبت کو اور شغف اس سے کم درجے کی ہوتی ہے دک کے پردوں کو عورتیں شغاف کہتے ہیں کہتی ہیں کہتی ہیں کہتی ہیں کہتی ہیں ہی کہوئی ہے۔ ان غیبتوں کا پیتے عزیز کی ہیوی کو بھی چل گیا۔ یہاں لفظ کمراس لئے بولا گیا ہے کہ بھول بعض خودان عورتوں کا بینی الواقع ایک محلا مرتف انہیں تو دراصل حن یوسف کے دیدار کی تمناتھی بیتو صرف ایک حیلہ بنایا تھا۔

فَلَمَّا سَمِعَتُ بِمَكْرِهِنَ ارْسَلَتُ النَّهِنَ وَاعْتَدَتَ لَهُنَّ مُتَّكُمُ وَاتَتُ كُنَ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَ سِحِينًا وَقَالَتِ الحَرْجُ عَلَيْهِنَ فَلَمَّا رَايْنَ آكُبُرْنَهُ وَقَطَّعْنَ آيْدِيَهُنَ وَقَلْنَ عَاشَ عَلَيْهِنَ فَلَمَّا رَايْنَ آكُبُرْنَهُ وَقَطَّعْنَ آيْدِيَهُنَ وَقَلْنَ عَاشَ عَلَيْهِنَ فَلَمَا وَقَلْنَ عَاشَ اللَّهِ مَا هُذَا ابَشَرًا إِنْ هُذَا اللَّهُ مَلَكُ كَرِيْمُ ﴿ قَالَتَ فَذَلِكُنَ اللّهِ مَا هُذَا ابْشَرَا أَنِ هُذَا اللّهُ مَلَكُ كَرِيْمُ ﴿ قَالَتَ فَذَلِكُنَ اللّهِ مَا هُذَا اللّهُ مَا اللّهُ عَنْ ثَفْسِهِ فَاسْتَعْصَمَ اللّهُ وَلَهُ مَا الْمُرُهُ لَيُسْجَنَتَ وَلَيَكُونًا مِنَ اللّهُ مِنْ اللّهُ وَلَيْكُونًا مِنَ اللّهُ عَنْ لَيْسُجَنَتَ وَلَيَكُونًا مِنَ الصَّغِرِيْنَ ﴿ وَلَهُ لَا الْمُرُهُ لَيُسْجَنَتَ وَلَيَكُونًا مِنَ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الل

اس نے جب ان کی اس برفریب فیبت کا حال سنا تو آتھیں بلوا بھیجااوران کے لئے ایک مجلس مرتب کی اوران میں سے ہرایک کوچھری دی اور کہا اے یوسف ان کے سامنے چلے جاؤ ان عورتوں نے جب اے دیکھا تو ہم ترخمیں میتویقینا کوئی بہت ہی ہرائے جاؤ ان عورتوں نے جب اے دیکھی کی بہت ہی ہر گئے طعنے وے دی تھی میں نتھے طعنے وے دی تھی میں نتھے طعنے وے دی تھی میں نے ہر چندا سے اپنا مطلب حاصل کرنا چا ہا کین ہر رگ فرشتہ ہے کا اس وقت عزیز مصرکی ہوی نے کہا یہی ہے جس کے بارے میں میں تھے طعنے وے دی تی تھی میں نے ہر چندا سے اپنا مطلب حاصل کرنا چا ہا کین

یہ بال بال بچار ہا' واللہ جو کچھ میں اے کہدرہی ہوں اگر بیند کرے گاتو یقینا بیقید کردیا جائے گا اور بے شک بیر بہت ہی ہے عزت ہوگا 🔾

آ یت: ۳۲-۳۱) عزیز کی بیوی بھی ان کی جال سمجھ ٹی اور پھراس میں اس نے اپنی معذوری کی مصلحت بھی دیکھی توان کے پاس اسلاوا بھیج داک فلالد موقت تیں کی میں براز روز میں سے ان اس مجلس محفل دیں میشت میں کی ایس میں مجال میں میں میں

کے بعد ہم بھی تنہیں ملامت نہ کریں گی- ان عورتوں نے حضرت پوسٹ جیسا تو کہاں ان کے قریب ان کے مشابہ بھی کوئی شخص نہیں دیکھا

تفا۔ آپ کو آ دھا حسن قدرت نے عطافر مار کھا تھا۔

چنا نچر معراج کی حدیث میں ہے کہ تغیرے آسان میں رسول اللہ عظیقہ کی طاقات حضرت یوسف علیہ السلام ہے ہوئی جنہیں آ دھا حسن دیا گیا تھا۔ اور روایت میں ہے کہ حضرت یوسف اور آپ کی والدہ صلابہ کو آ دھا حسن قدرت کی فیاضیوں نے عنایت فر مایا تھا۔ اور روایت میں تبائی حسن یوسف کو اور آپ کی والدہ کو دیا گیا تھا۔ آپ کا چہرہ بجلی کی طرح روثن تھا جب بھی کوئی عورت آپ کے پاس کس کا م کے لئے آتی تو آپ اپنامند ڈھک کراس ہے بات کرتے کہ کیس وہ فتتے میں نہ پڑجائے۔ اور روایت میں ہے کہ حسن سے تین جھے کئے گئے کے لئے آتی تو آپ اپناں ان ماں بیئے کو ملیں اور ایک تہائی تھا کو کو لئے کے اور ایک حصر صرف آپ کو اور آپ کی مال کو دیا گیا۔ یا جن کی دو تبائیاں ان ماں بیئے کو ملیں اور ایک تبائی میں دنیا کے تمام لوگوں کو اور روایت میں ہے کہ حسن کے دوجھے کئے گئے ایک جھے میں حضرت یوسف اور آپ کی والدہ حضرت مارہ اور ایک تبائی صدنیا کے تمام لوگوں کو اور روایت میں ہے کہ حسن کے لئے کو حصرت آپ کیا تھا اللہ تعالی نے حضرت آ وم علیہ السلام کو اپنی تھا۔ اور حضرت یوسف کو ان کا آ دھا حسن دیا گیا تھا اللہ تعالی اور حسن کے اپنی تھا۔ اور حضرت یوسف کو ان کا آ دھا حسن دیا گیا تھا اللہ تعالی اور حضرت یوسف کو ان کا آ دھا حسن دیا گیا تھا اللہ تعالی اور حضرت کے جہاں اس کی بیوں کے کہا جلاک اس تھیں تھیں تھیں آپ اس کا جمال کیا ایا ایم بیس کے بہترین کے داشت چھین لے؟ میں نے اسے ہر چندا پی طرف ماکل کرنا چا ہا لیکن سے میرے قبلے میں نہیں آ یا۔ اب بحولو کہ جہاں اس میں ہے بہترین طرف خاری خوبی ہے دہاں عصمت دعفت کی یہ باطفی خوبی بھی ہے بظر حسم کا کہا گی کہ اگر میری بات ہے نہ مانے گا تو اسے تید خانہ جگتری خوبی ہے دہاں عصمت دعفت کی یہ باطفی خوبی بھی ہے نظر میں خوبی ہے دہاں عصمت دعفت کی یہ باطفی خوبی بھی ہے نظر کو ان کی کہ اگر میری بات ہے نہ مانے گا تو اسے تید خانہ جگتری خانہ جگتری خوبی ہی ہور دھمکا نے گل کہ اگر میری بات ہے نہ مانے گا تو اسے تید خانہ جگتری خانہ جگتری خوبی ہے دہاں عمل کیا اس میں بھر میں خوبی ہے خوبی ہور خوبی ہے دہاں علی میں میں خوبی ہے کہ ہور خوبی کے دوبی ہور کے کو تو اسے تید خوبی کو تو اسے تید خوبی کے ان کی کو خوبی کے دوبی کے کہ خوبی کے دوبی کے دوبی کے کو کو کے دوبی کی کو کو کو کے کو کو کی کو کو کے دوبی کے کو کو کو کی کو کو کو

یڑےگا-اور میں اس کو بہت ذلیل کروں گی-

قَالَ رَبِّ السِّجْنُ آحَبُ إِلَى مِمَّا يَدُعُونَنَيْ اِلنَهِ وَ اِللَّا تَصْرِفُ عَنِيْ النِّهِ وَ اللَّا تَصْرِفُ عَنِيْ كَيْدَهُنَّ آصَبُ النِّهِ فَ وَآكُنُ مِّنَ الْجُهِلِيْنَ هَوَ الشَّجَابَ لَهُ رَبُّهُ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ اِنَّهُ هُوَ النَّجْهِلِيْنَ هُوَ النَّهْ الْعَلِيْمُ هُو النَّمْ اللَّهُ الْعَلِيْمُ هُو النَّهُ الْعَلِيْمُ الْعَلِيْمُ هُو النَّهُ الْعَلِيْمُ هُو الْعَلَيْمُ هُو النَّهُ الْعَلِيْمُ هُو الْعَلِيمُ هُو اللَّهُ الْعَلِيْمُ هُو الْعَلَيْمُ هُو اللَّهُ الْعَلِيمُ الْعَلِيْمُ الْعَلِيمُ فَالْعُلِيمُ الْعَلِيمُ الْعُلِيمُ الْعَلِيمُ الْعُلِيمُ الْعَلِيمُ الْعَلِيمُ الْعِلْمُ الْعُلِيمُ الْعَلِيمُ الْعَلِيمُ الْعَلِيمُ الْعَلِيمُ الْعَلِيمُ الْعَلِيمُ الْعُلِيمُ الْعُلِيمُ الْعُلِيمُ الْعَلِيمُ الْعُلِيمُ الْعِلِيمُ الْعِلِيمُ الْعُلِيمُ الْعُلِيمُ الْعِلِيمُ الْعُلِيمُ الْعِلْمُ الْعُلِيمُ الْعُم

یوسف نے دعا کی اے میرے پروردگار جس بات کی طرف بیٹورنٹی مجھے بلار ہی ہیں اس سے تو بچھے جیل خانہ بہت پسند نے اگر تو نے ان کافن فریب مجھ سے دور نہ کیا تو میں ان کی طرف ماکل ہوجاؤں گا اور بالکل میں جاہلوں سے جاملوں گا ۞ اس کے رب نے اس کی دعا قبول کر لی اور ان عورتوں کے داؤ پیچ اس سے پھیر دئے' یقینا وہ سننے جانئے والا ہے ۞

(آیت: ۳۳ سال اس وقت حضرت یوسف علیه السلام نے ان کے اس ڈھونگ سے اللہ کی باہ طلب کی اور دعا کی کہ یا اللہ بھے جیا لینو بھے جیا نے جانا پہند ہے گرتو بھے ان کے بدارادوں سے حفوظ رکھا ایسا نہ ہو کہ بیس کی برائی میں پیشن جاؤں – اے اللہ تو اگر بھے بچا لیتو میں فئے سکا ہوں ورنہ بھے میں اتی توت نہیں – جھے اپنے کی نفع نقصان کا کوئی اختیا رئیس تیری مدداور تیرے وجم وکرم بغیر نہ میں کی گناہ سے رکسکوں نہ کی کوکرسکوں میں اے باری تعالیٰ تھے سے مد وطلب کرتا ہوں بھی بر بھروسہ دکھتا ہوں تو جھے میر نے نفس کے حوالے نہ کرد ہے کہ میں ان مورتوں کی طرف جے میا اور جا ہوں میں سے ہوجاؤں – اللہ تعالیٰ کریم و قادر نے آپ کی دعا تجول فر مالی اور آپ کو بال بال بچا لیا عصمت وعفت عطافر مائی آپئی حفاظت میں رکھا اور برائی ہے آپ بیچ ہی رہے – باوجود بحر پورجوائی کے باوجود با نداز حسن وخو بی ک باوجود ہر طرح کے کمال کئی جو آپ میں تھا آپ پائی خواہش نفس کی بے جا تھیل سے بچتے رہے – اور اس عورت کی طرف رخ بھی نہ کیا جو رئیس زادی ہے رئیس کی بیوی ہے ان کی مالکہ ہے بھر بہت ہی خوبصورت ہے جمال کے ساتھ ہی مال بھی ہے ریاست بھی ہے – وہ ان پی بات کے مانے پر انعام واکرام کا اور نہ مانے پر جیل کا اور بخت سن اکا تھم سنارہ ہے ہے دل میں خوف اللہ کا سمندرموج زن ہے آپ کے مانے پر انعام واکرام کا اور نہ مانے پر جیل کا اور خت سن اکا تھم سنارہ ہے ہے لیکن آپ کے دل میں خوف اللہ کا سمندرموج زن ہے آپ بیل اور آخرے میں اور قید و بند کو اس پر ترجے و بیتے ہیں کہ اللہ کے عذا ہوں سے فی حکور اس پر ترجے و بیتے ہیں کہ اللہ کے عذا ہوں سے فی کہ اس خیر بی کہ اللہ کے مذا ہوں ہی تا میں ور تھوں تا رہ کو تھیں تو اب کیس جا کیں اور آخرے میں اور قید و بند کو اس پر ترجے و بیس کہ اللہ کے عذا ہوں سے کو اس میں اور ترت میں تو اب کیں جانے کی اس کی میں تو کیل کیا ہور کیا کہ ان کی ہو کہ بیاں کرتے ہیں اور قید و بند کو اس پر ترجے و بیں کہ اللہ کے عذا ہوں سے کو کی میں تو اس کیوں کی کیا گئی ہو کہ سے کو اس کی کو کی کو ترب کی کی کہ اللہ کے کہ کی کو کی کو کی کورٹ کی کورٹ کی کی کورٹ کی کی کی کورٹ کی کورٹ کی کورٹ کی کورٹ کی کی کی کورٹ کی کی کورٹ کی کورٹ کی کورٹ کی کورٹ کی کورٹ کی کورٹ کی کی کورٹ کی کورٹ کی کورٹ کی کی کورٹ کی کور

بخاری مسلم میں ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں سات قتم کے لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالی عزوجل اپنے سائے تلے سایہ دے گا جس دن کوئی سایہ سواس کے سائے کے نہ ہوگا۔(۱) مسلمان عادل بادشاہ۔(۲) وہ جوان مردوعورت جس نے اپنی جوانی اللہ کی عبادت میں گزاری۔(۳) وہ خض جس کا دل محبر میں اٹکا ہوا ہو جب مسجد سے تکلامسجد کی دھن میں رہے یہاں تک کہ پھروہاں جائے۔(۴) وہ دوخض جوآبیں میں محض اللہ کے لئے محبت رکھتے ہیں ای پرجمج ہوتے ہیں اور ای پرجدا ہوتے ہیں۔(۵) وہ خض جوصد قد دیتا ہے لیکن اس پوشید گی ہوا کی ہاہ ومنصب والی جمال وصورت والی عورت اپنی طرف بلائے اور وہ کہد دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔(۷) وہ خض جس نے تنہائی میں اللہ تعالی کویا دکیا پھراس کی دونوں آس تکھیں ہوگیں۔

اللهُمْ مِنْ بَعْدِ مَا رَآوُا الْالْتِ لَيَسْجُنُنَّهُ حَتَّى حِيْنِ اللهِ اللهُمْ مِنْ بَعْدِ مَا رَآوُا الْالْتِ لَيَسْجُنُنَّهُ حَتَّى حِيْنِ اللهِ

ان تمام نشاندوں کے دیکھ لینے کے بعد بھی انہیں مصلحت معلوم ہوئی کہ یوسف کو کھھدت کے لئے قید فانے میں رکھیں 🔾

جيل خانه اوريوسف عليه السلام: ١٠ ١٠ (آيت:٣٥) حفرت يوسف عليه السلام كي پاك دامني كارازسب بركهل كيا-ليكن تاجم ان لوگول نے مصلحت ای میں دیکھی کہ چھھدت تک حضرت بوسف علیہ السلام کوجیل خاند میں بی رکھیں - بہت ممکن ہے کہ اس میں ان سب نے سیمصلحت سوچی ہوکہ لوگوں میں بات بھیل گئی ہے کہ عزیز کی بیوی اس کی جا ہت میں مبتلا ہے۔ جب ہم پوسٹ کو قید کر دیں گے تو لوگ سمجھ لیں مے کہ قصورای کا تھاای نے کوئی ایسی نگاہ کی ہوگ - یہی وجھی کہ جب شاہ مصرنے آپ کوقید خانے سے آزاد کرنے کے لئے اپنے یاس بلوایا تو آ ب نے وہیں سے فرمایا کہ میں نہ نکلوں گا جب تک میری برات اور میری یا کدامنی صاف طور پر ظاہر نہ ہوجائے اور آ پ " حضرات اس کی بوری تحقیق نہ کر لیں جب تک بادشاہ نے ہر طرح کے گواہ سے بلکہ خود عزیز کی بیوی سے بوری تحقیق نہ کر لی اور آپ کا ب تصور ہونا'ساری دنیا پر کھل ند گیا آ پ جیل خانے سے باہرند نگلے- پھر آ پ باہر آئے جب کدایک دل بھی ایسا ندتھا جس میں صدیق اکبرہ نمی الله یا کدامن اورمعصوم رسول الله حضرت بوسف علیه الصلو والسلام کی طرف سے ذرابھی بدگمانی ہو- قید کرنے کی بڑی وجہ یہی تھی کہ عزیز کی بیوی کی رسوائی شہو-

وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَايِن ۚ قَالَ آحَدُهُمَّا إِنِّكَ آرِينَي آعْصِرُ خَمْرًا وَقَالَ الْاَخَرُ إِذِّتْ آرْمِنِي آخْمِلُ فَوْقَ رَأْسِي نُحَبْرًا تَأْكُلُ الطَّلْيُرُ مِنْهُ نَبِّنُنَا بِتَأْوِيلِهِ ۚ إِنَّا نَزِيكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ۞

اس کے ساتھ ہی دواور جوان بھی جیل خانے میں داخل ہوئے ان میں سے ایک نے تو کہا کہ میں نے خواب میں اپنے تئیں شراب نچوڑتے دیکھا ہے اور دوسرے نے کہا میں نے اپنے تیس دیکھا ہے کہ میں اپنے سر پرروٹی اٹھائے ہوئے ہوں جے پرندے کھارہے ہیں جمیں آپ اس کی تعبیر بتا ہے جمیس و آپ خوبیوں والے فخص د کھائی دیے ہیں 0

جیل خانہ میں بادشاہ کے باور چی اور ساقی سے ملاقات : 🌣 🌣 (آیت:۳۷) اتفاق ہے جس روز حضرت بوسف علیہ السلام کو جیل خانے جانا پڑااس دن بادشاہ کا ساتی اور نان بائی بھی کسی جرم میں جیل خانے جیجا گیا-ساتی کا نام بندار تھااور باور چی کا نام بحلث تھا-ان پرالزام بیتھا کہانہوں نے کھانے پینے میں بادشاہ کوز ہردینے کی سازش کی تقیہ خانے میں بھی نبی اللہ حضرت یوسف علیہ السلام کی نیکیول کی کافی شهرت تھی-سچائی' امانت داری' سخاوت' خوش خلقی' کثرت عبادت' الله ترسی' علم وعمل تعبیر خواب' احسان وسلوک وغیره میں آ پٹمشہور ہو گئے تھے جیل خانے کے قیدیوں کی بھلائی ان کی خیرخوا ہی ان سے مروت وسلوک ان کے ساتھ بھلائی اوراحسان ان کی د کجوئی اور دلداری ان کے بیاروں کی تیار داری خدمت اور دوا دار دبھی آپ کا تشخص تھا۔ یہ دونوں شاہی ملازم حضرت یوسف علیہ السلام سے بہت ہی محبت کرنے لگے۔ ایک دن کہنے لگے کہ حضرت ہمیں آ پ سے بہت ہی محبت ہوگئ ہے آ پ نے فرمایا الله تمهیں برکت دے-بات سے ہے کہ جھے تو جس نے جا ہا کوئی نہ کوئی آ فت ہی جھ پر لایا - پھوپھی کی محبت' باپ کا پیار' عزیز کی بیوی کی جا ہت سب مجھے یا د ہے-اوراس کا نتیجہ میری ہی نہیں بلکہ تمہاری بھی آئکھوں کے سامنے ہے-اب دونوں نے ایک مرتبہ خواب دیکھا ساقی نے تو

دیکھا کہوہ انگور کا شیرہ نچوڑ رہاہے۔

تعبيرطلب كتقي-

ا بن مسعودٌ کی قرات میں خمرا کے بدلےلفظ عدبا ہے۔ اہل عمان انگور کوخمر کہتے ہی ہیں۔ اس نے دیکھا تھا کہ گویا اس نے انگور کی بیل بوئی ہے اس میں خوشے لگے ہیں اس نے تو ڑے ہیں ' پھران کا شیرہ نچوڑ رہا ہے کہ بادشاہ کو پلائے۔ یہ خواب بیان کر کے آرزو کی کہ آپ ہمیں اس کی تعبیر بتلائے۔ اللہ کے پیغیبڑنے فرمایا اس کی تعبیر میہ ہے کہ تہمیں تین دن کے بعد جیل خانے سے آزاد کر دیا جائے گا اورتم اپنے کام پر لیحنی با دشاہ کی ساقی گری پرلگ جاؤ گے- دوسرے نے کہا جناب میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں سرپررونی اٹھائے

ہوئے ہوں اور پرندآ آ کراس میں سے کھارہے ہیں- اکثر مفسرین کے نزدیک مشہور بات تو یہی ہے کہ واقعی ان دونوں نے یہی خواب د کھے تھے۔ اور ان کی سیح تعبیر حضرت یوسف علیہ السلام سے دریافت کی تھی۔ لیکن حضرت عبدالله بن مسعود رضی الله تعالی عنه سے مروی ہے کہ در حقیقت انہوں نے کوئی خواب تو نہیں و مکھا تھا۔ لیکن حضرت یوسف علیہ السلام کی آ زمائش کے لئے جھوٹے خواب بیان کر کے

قَالَ لَا يَأْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقْنِهَ إِلَّا نَبَّأَتُكُمَا بِتَأْوِيْلِهِ قَبْلَ آن يَاتِيَكُمَا ۚ ذَٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَ فِي رَبِّتُ إِنِّ تَرَكْتُ مِلَّةً قَوْمِ لِلَّا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كَفِرُونَ۞وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ 'ابَا إِنَّ ابْرَهِيْهَ وَاسْحُقَ وَيَعْقُونِهَ مَا كَانَ لَنَّا انْ شُرِكَ بِاللَّهِ مِنْ شَيْءٌ ذَٰلِكَ مِنْ فَصَلِ اللَّهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ٥

یوسف نے کہا تہمیں جو کھانا دیا جاتا ہے اس کے تہرارے پاس پہنچنے سے پہلے ہی میں تہمیں اس کی تعبیر بتلا دوں گائیسب اس علم کی بدولت ہے جو مجھے میرے رب نے سکھایا ہے میں نے ان لوگوں کا فدجب چھوڑ دیا ہے جواللہ پرایمان نہیں رکھتے اور آخرت کے بھی منکر ہیں 🔾 میں اپنے باپ دادوں کے دین کا پابند ہوں یعنی ابراہیم داسحاق اور بیقوب کے دین کا' جمیں ہرگزیہنر اوارنہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کےساتھ کی کوچمی شریک کریں'ہم پراورتمام اورلوگوں پراللہ تعالیٰ کا بیرفاص فضل ہے نکین اکثر لوگ ناشکری کرتے ہیں 🔾

جیل خانه میں خوابوں کی تعبیر کا سلسله اور تبکیغ تو حید: 🌣 🖈 (آیت:۳۷-۳۸) حضرت یوسف علیه السلام اپنے دونوں قیدی ساتھیوں کو سکین دیتے ہیں کہ میں تبہارے خواب کی تیجے تعبیر جانتا ہوں اور اس کے بتانے میں مجھے کوئی بخل نہیں - اس کی تعبیر کے واقع ہونے سے پہلے ہی میں تمہیں وہ بتا دوں گا۔حضرت بوسف کے اس فر مان اور اس وعدے سے توبیہ ظاہراییا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت بوسف متنہائی کی تید میں تھے کھانے کے دفت کھول دیا جاتا تھا اور ایک دوسرے سے ال سکتے تھاس لئے آپ نے ان سے بیوعدہ کیا اور ممکن ہے کہ اللہ ک طرف سے تھوڑی تھوڑی کر کے دونو ن خواب کی پوری تعبیر بتلائی گئ ہو- اہن عباس سے بیاثر مردی ہے کو بہت غریب ہے- پھر فرماتے ہیں مجھے بیکم الله تعالیٰ کی طرف سے عطافر مایا گیا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ میں نے ان کافروں کا فد ہب چھوڑ رکھا ہے جون اللہ کو مانیں ندآ خرت کو برحق جانیں۔ میں نے اللہ کے پیغبروں کے سیچ دین کو مان رکھا ہے اور اس کی تابعد اری کرتا ہوں خودمیرے باپ داوااللہ کے رسول تھے ابراہیم

'اسحاق' یعقوب علیہم الصلوٰ ۃ والسلام- فی الواقع جو بھی راہ راست پراستقامت سے چلے ہدایت کا پیرور ہے-اللہ کے رسولوں کی اتباع کولازم پکڑ لے' گمراہوں کی راہ سے منہ پھیر لے-

اللہ تبارک تعالیٰ اس کے دل کو پر نور اور اس کے سینے کو معمور کردیتا ہے۔ اسے علم وعرفان کی دولت سے مالا مال کردیتا ہے۔ اسے بھم افرائی میں لوگوں کا پیشوا کر دیتا ہے کہ اور دنیا کوہ نیکی کی طرف بلاتا رہتا ہے۔ ہم جب کہ راہ راست دکھا دیئے گئے تو حید کی مجھد ہے دیے گئے شرک کی برائی بتا دیئے گئے۔ پھر ہمیں کیے یہ بات زیب دیتی ہے؟ کہ ہم اللہ کے ساتھ اور کی کو بھی شریک کرلیں۔ یہ تو حید اور یہ بیادی اور تیاللہ کی وحد انہت کی گوائی پی خاص اللہ کافضل ہے جس میں ہم تنہا نہیں بلکہ اللہ کی اور تخلوق بھی شائل ہے۔ ہاں ہمیں یہ برتری ہے کہ ہماری جانب یہ براہ راست اللہ کی وی آئی۔ اور لوگوں کو ہم نے یہ وی پہنچائی۔ لیکن اکثر لوگ ناشکری کرتے ہیں۔ اللہ کی اس زبر دست نعمت کی جو جانب یہ براہ راست اللہ کی وی آئی۔ افراک کو بہت ہیں اور اسے مان کر نہیں رہتے۔ بلکہ رب کی نعمت کے بدلے کفر کرتے ہیں اور فرمات خود مع اپنے ساتھیوں کے ہلاکت کے گھر میں اپنی جگہ بنا لیتے ہیں۔ حضرت ابن عباس دادا دادی کا ذکر نہیں کیا دیکھو حضرت یوسفٹ کے بارے میں فرمایا جو چاہے میں حطیم میں اس سے مبللہ کرنے کو تیار ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے دادا دادی کا ذکر نہیں کیا دیکھو حضرت یوسفٹ کے بارے میں فرمایا میں نے اپنے باپ ابر اجیم اسحاق اور یعقوب کے دین کی چیروی کے۔

الصَاحِبَ السِّجْنِ ، آزبابٌ مُنَفَرِقُوْنَ خَيْرٌ آمِراللهُ الْوَاحِدُ الْقَهَارُ هُمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهَ اللَّا اَسْمَاءُ سَمَّيْتُمُوْهَ آنَ ثُمُ الْقَهَارُ هُمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهَ اللَّا السَّمَاءُ سَمَّيْتُمُوْهَ آنَ الْمُحَدُدُ اللَّا لِلهِ وَالْبَاوَلَى اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهُ الللِّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّ

اے میرے قید خانے کے ساتھیو! کیامتفرق کی ایک پروردگار بہتر ہیں؟ یا ایک اللہ زبردست طاقتور؟ ۞ اس کے سواتم جن کی پوجاپاٹ کررہے ہووہ سب نام ہی نام ہیں جوتم نے اور تمہارے باپ دادوں نے خود ہی گھڑ لئے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کی کوئی دلیل ناز ل نہیں فر مائی - فر ماں روائی صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ہے اس کا فر مان ہے کہتم سب سوائے اس کے کسی اور کی عماوت نہ کرو بھی دین درست ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانے ۞

شاہی باور چی اور ساقی کے خواب کی تعبیر اور پیغام تو حید: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۳۹-۴) یوسف علیه السلام ہے وہ اپ خواب کی تعبیر اور پیغام تو حید : ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۳۹-۴) یوسف علیه السلام ہے وہ اپ خواب کی تعبیر کو چھنے آئے ہیں آپ نے انہیں تعبیر خواب بتا دینے کا اقر ارکر لیا ہے۔ لیکن اس سے پہلے انہیں تو حید کا وعظ سنار ہے ہیں۔ اور شرک سے اور تا کا دینے وہ خواب کی معام مخلوق پست و عاجز کا خواب کی سامنے تمام مخلوق پست و عاجز کی تعلمت و سلطنت چے چے اور ذرے ذرے پر ہے وہی ایک بہتر؟ یا تمہارے یہ خیالی کمز ور اور تا کا رہے بہت ہے معبود بہتر؟۔

کھر فرمایا کہتم جن جن کی پوجاپاٹ کررہے ہو بے سند ہیں۔ بینام اور ان کے لئے عبادت بیتہماری اپنی گھڑت ہے۔ زیادہ سے زیادہ تم بیکہہ سکتے ہوکہ تمہارے باپ دادے بھی اس مرض کے مریض تھے۔ لیکن کوئی دلیل اس کی تم لائہیں سکتے بلکہ اس کی کوئی عقانی فلی دلیل تغیرسورہ ہوسف ہوں اللہ استان کی تعیر سے معارف ہوں ہوں کا کا کا اللہ تعالی کی ہے۔ اس نے اپ بندوں کو اپنی عبادت کا اورا پے سوا کی اور کی عبادت ہو۔ اور کی عبادت کرنے سے باز آنے کا تطعی اور حتی تھم دے رکھا ہے۔ دین متفقیم بھی ہے کہ اللہ کا تو حید ہواس کے لئے ہی عمل وعبادت ہو۔ ای اللہ کا تھم اس پر بے شار دلیلیں موجود۔ لیکن اکثر لوگ ان باتوں سے ناواقف ہیں۔ نادان ہیں تو حید وشرک کا فرق نہیں جانے ۔ ای لئہ کا تھم اس پر بے شار دلیلیں موجود۔ لیکن اکثر لوگ ان باتوں سے ناواقف ہیں۔ نادان ہیں ہوتا۔ خواب کی تغییر سے پہلے اس بحث لئے اکثر شرک کی دلدل میں دھنے دہتے ہیں۔ بیاں اس بحث کے چیئر نے کی ایک خاص مصلحت یہ بھی تھی کہ ان میں سے ایک کے لئے تعییر نہایت پری تھی تو آپ نے چاہا کہ بیاں ہو صوف ایسے موقعہ پر جب کہ اللہ کے پیغیر دینے کا وعدہ کر پچے ہیں۔ یہاں تو صرف ہے۔ لیکن اس تے جہار کی طرف توجہ دلائی ۔ اور دین اسلام ان کے سامنے مع دلائی چیئر فر بایا۔ کیونکہ آپ نے دیکھا تھا کہ ان میں ہملائی کے قبول کرنے کا دورہ جب آپ اپنا فرض ادا کر پچے۔ ادکام اللہ کی تبینے کر پچے۔ تو اب بغیر اس کے جوب آپ اپنا فرض ادا کر پچے۔ ادکام اللہ کی تبینے کر پچے۔ تو اب بغیر اس کے کہ وہ دوبارہ پوچیس آپ نے ان کا جواب شروع کیا۔

الصَاحِبَي السِّجْنِ المَّالَحَدُكُمَا فَيَسْقِي رَبَّهُ خَمْرًا وَآمَّا الْاحَرُ فَيُصُلِّبُ فَتَاكُ الطَّلِيرُ مِنْ رَّأْسِهُ قَضِيَ الْأَمْرُ الَّذِي فِيهِ تَسْتَفْتِينِ ﴿ وَقَالَ لِلَّذِي ظُنِ آنَّهُ نَاجٍ مِنْهُمَا اذْكُرُ فِي عِنْدَ رَبِّكَ فَانْلُهُ الشَّيْطُنُ ذِكْرَرَبِهِ فَلِيثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِينَ ﴿ وَاللَّهُ الشَّيْطُنُ وَكُرَرَبِهِ فَلِيثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِينَ ﴿ وَاللَّهُ الشَّيْطُنُ وَكُرَرَبِهِ فَلِيثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِينَ ﴿ وَاللَّهُ السَّالِينَ اللَّهُ السَّيْدِينَ اللَّهُ اللَّهُ السَّيْدِينَ اللَّهُ السَّالِينَ اللَّهُ السَّالِ اللَّهُ اللَّهُ السَّالُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ السَّالِينَ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ السَّالُ اللَّهُ السَّهُ اللَّهُ الللللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللْهُ اللَّهُ الللللْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللْمُ اللَّهُ اللَّهُ الللْمُ اللَّهُ اللَّهُ الللْمُ اللَّهُ اللللْمُ اللللْمُ اللْمُلْمِ اللللْمُ اللَّهُ الللْمُ اللللْمُ اللَّهُ الللْمُ اللللْمُ الللْمُ اللَّهُ اللْمُعَلِّ الْمُلْمُ ال

اے میرے قید خانے کے رفیقو! تم دونوں میں ہے ایک تو اپنے بادشاہ کوشراب پلانے پرمقرر ہو جائے گا' لیکن دوسراسولی دیا جائےگا اور پرندے اس کا سرنو ج نوچ کھا کیں گئے تم دونوں جس کے بارے میں تحقیق کررہے تھے دہ کام فیصل کردیا گیا O جس کی نسبت پوسف کا گمان تھا کہ ان دونوں میں سے بیچھوٹ جائے گا اس سے کہا کہ اپنے بادشاہ سے میراذ کر بھی کردینا' کچراہے شیطان نے اپنے بادشاہ سے ذکر کرنا بھلادیا اور پوسف نے کئی سال قیدخانے میں ہی کائے O

اں سے ہا کہ اپنے بادساہ سے سے اور کوی کردیا گراہے شیطان کے اپنے بادشاہ سے قرکرنا بھلادیا اور کوسٹ کے میں ان فیدھانے میں ہی گائے ک خواب اور اس کی تعبیر: ہمینہ ہمینہ (آیت: ۴۱) اب اللہ کے برگزیدہ پیغمبران کے خواب کی تعبیر بتلارہے ہیں لیکن پینیں فرماتے کہ تیرے خواب کی بیدجیرہے اور تیرے خواب کی بیدجیرہے تا کہ ایک رنجیدہ نہ وجائے اور موت سے پہلے اس پر موت کا بوجھ نہ پڑجائے - بلکہ مہم کر

وب ن ہے۔ بیرے اور بیرے واب ن ہے۔ بیرے مالتی بین جائے گاید دراصل بیاس کے خواب کی تعبیر ہے جس نے شیرہ انگور تیار کرتے اپنے کے فرماتے ہیں تم دو میں سے ایک تو اپنے بادشاہ کا ساق بن جائے گاید دراصل بیاس کے خواب کی تعبیر ہیدی کہ اسے سولی دی جائے گی اور پرندے اس کا مغز منین دیکھا تھا۔ اور دوسرا جس نے اپنے سر پر روٹیاں دیکھی تھیں اس کے خواب کی تعبیر بیدی کہ اسے سولی دی جائے گی اور پرندے اس کا مغز کھا کیں گے بھر ساتھ ہی فرماتھ ہی فرمایا کہ بیاب ہوکر ہی رہے گا۔ اس لئے کہ جب تک خواب کی تعبیر بیان نہ کی جائے وہ معلق رہتا ہے اور جب تعبیر

کھا کی کے چرسا کھ بی فر مایا کہ بیاب ہو کر بنی رہے گا۔اس کئے کہ جب تک حواب کی تعبیر بیان نہ کی جائے وہ مسی رہتا ہے اور جب بعبیر ہوچکی وہ طاہر ہوجا تا ہے۔ کہتے ہیں کہ تعبیر سننے کے بعدان دونوں نے کہا کہ ہم نے تو دراصل کوئی خواب دیکھا بی نہیں۔ آپ نے نے فر مایا اب تو تمہارے سوال کے مطابق طاہر ہو کر بنی رہے گا۔ اس سے ظاہر ہے کہ جو مختص خواہ مخواہ کا خواب گھڑ لے اور پھراس کی تعبیر بھی دے دی جائے تو وہ لازم ہوجاتی ہے واللہ اعلم - منداحمہ میں ہے رسول اللہ عظیمہ فرماتے ہیں خواب کو یا پرندے کے پاؤں

پھراس کی تعبیر بھی دے دی جائے تو وہ لازم ہوجاتی ہے واللہ اعلم-منداحمہ میں ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں خواب کو یا پرندے کے پاؤں پر ہے جب تک اس کی تعبیر ضدے دی جائے جب تعبیر دے دی گئ پھروہ واقع ہوجا تا ہے مندا بویعلی میں مرفوعاً مروی ہے کہ خواب کی تعبیر

سبسے پہلےجس نے دی اس کے لئے ہے۔

تعبیر بتاکر بادشاہ وقت کواپٹی یا دو ہائی کی تاکید: ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ آ یت: ٣٣) جَے حضرت یوسفٹ نے اس کے خواب کی تعبیر کے مطابق اپنے خیال میں جیل خانہ ہے آزاد ہونے والا مجھا تھا اس سے در پر دہ علیحد گی میں کہ وہ دو مرابعی باور پی نہ نے فرہایا کہ بادشاہ کے سامنے ذرا میرا ذکر بھی کر دینا ۔ لیکن بیاس بات کو بالکل ہی بھول میا ۔ پہلی ایک شیطانی چال ہی تھی جس ہے ہی اللہ علیہ السام کی سال تک قید خانے میں ہی رہے ۔ لیواید بھی کہا گیا ہے کہ میں مسلم حضرت یوسف کی میں ہے۔ گویا یہ بھی کہا گیا ہے کہ سے میں حضرت یوسف کی طرف پھرتی ہے۔ ابن عماس سے مرفوعا مروی ہے کہ ٹی اللہ علیہ نے فرہایا اگر یوسف مید کلمہ نہ کہتے تو جیل خانے میں اتنی کہی مدت نہ گرانی ہے۔ انہوں نے اللہ تعالی کے سوااور سے کشادگی چاہی بیروایت بہت ہی ضعیف ہے اس لئے کہ سفیان بن دکیج اور ابرا ہیم بن پزید دونوں رادی ضعیف ہیں۔ حسن اور تی رویا ہی ہو مقامات پر ایک دونوں رادی ضعیف ہیں۔ حسن اور تی دونوں میں سات سال تک جسام مقامات پر ایک مرسل دو ایش میں ہوگئی ہیں۔ وانٹداعلی۔ بضعی لفظ تمن سے نو تک کے لئے آتا ہے۔ حضرت و مہب بن مدہ کا بیان ہے کہ حضرت ایوب بیاری میں سات سال تک وجی اور اور حضرت یوسف قید خانے میں سات سال تک رہے۔ اور نجت تھر کا عذا ہے ہی سات سال تک رہا ابن عہاس کے دونوں دو ایک کہتے ہیں چودہ برس آپ نے قید خانے میں گر ادے۔ اور نہت بھر کا عذا ہے ہی سات سال تک رہا ہی کہ سات سال تک رہا ابن عہاس کے دیا تی اور نہیں است سال تک رہا ہی کو دونوں سات سال تک رہا ہی ہی کہ دونوں سے تی دونوں سات سال تک رہا ہی تی دونوں سے کی کہتے ہیں چودہ برس آپ نے قید خانے میں گر ادر ہے۔

وَقَالَ الْمَلِكَ إِنِّ آرَى سَبْعَ بَقَرْتِ سِمَانِ يَا كُلُهُنَّ سَبْعُ عَافُ وَسَبْعَ سُنْبُلَتٍ مُضْرِ وَانْحَرَ لِيسِتِ آيَايُهَا الْمَلَا اَفْتُونِي عِافُ وَسَبْعَ سُنْبُلَتٍ مُضْرِ وَانْحَرَ لِيسِتِ آيَايُهَا الْمَلَا اَفْتُونِي فِي رَفِيايَ اِنْ كُنْتُمُ لِلرَّوْيَ الْعَبْرُونِ هَ وَقَالُ الْدِي خَامِنَهُمَا وَمَا نَحْنُ بِتَاوِيْلِ الْاَصْلَامِ لِعِلِمِينَ هُ وَقَالَ الَّذِي خَامِنَهُمَا وَمَا نَحْنُ بِتَاوِيْلِ الْاَصْلَامِ لِعِلْمِينَ هُ وَقَالَ الَّذِي خَامِنَهُمَا وَمَا نَحْنُ بِتَاوِيْلِ وَلَا الْاَحْلَامِ لِعِلْمِينَ هُ وَقَالَ الَّذِي خَامِنَهُمَا وَمَا نَحْنُ بَتَاوِيْلِ وَلَا الْاَحْلَامِ لِعِلْمِينَ هُ وَقَالَ الَّذِي خَامِنَهُمَا وَمَا نَحْنُ بَتَاوِيْلِ وَلَا الْمَاكِنِ فَا اللّهِ الْمُعَلِّمُ لِمَا وَيُلِم فَارْسِلُونِ هُ وَاذَى وَالْمُعْلَى الْمُعَلِمُ اللّهُ الْمُعَلِمُ اللّهُ الْمَعْلَى الْمُعْلِمُ اللّهُ اللّهُ الْمُعَلِّمُ وَقَالَ الْدِي خَامِنُهُمَا وَاللّهُ الْمُعَلّمُ وَقَالَ اللّهِ مَا اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الْمُعَلّمُ اللّهُ وَقَالَ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ

بادشاہ نے کہا میں نے جواب میں ویکھا ہے کہ سات موٹی تازی فربرگا کیں ہیں جن کوسات لاغر دیلی تپلی گا کیں کھاری ہے اور سات بالیں ہیں ہری ہری اور سات اور ہیں بالکل خشک اے دربار پومیرے اس خواب کی تعبیر ہتلا وُ اگرتم خواب کی تعبیر دے سکتے ہو ۞ انھوں نے جواب دیا کہ بیرق اڑتے پریشان خواب ہیں اور السین شوریدہ پریشان خوابوں کی تعبیر جاننے والے ہم میں ۞ ان دوقید یوں میں سے جو چھوٹا تھا اے مدت کے بعد یاد آ گیا اور کہنے لگا میں تہمیں اس کی تعبیر ہتلا دوں

الم مجمع جائے کی اجازت دیجے 🔾

شاہ مصرکا خواب اور تلاش تعبیر میں یوسف علیہ السلام تک رسائی: ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۴٣ ﴾ ﴿ ﴿ وَیت: ۴٣ ﴾ ﴾ فدرت اللہ نے یہ مقرر رکھا تھا کہ حضرت یوسف علیہ السلام قید خانے سے بعزت واکرام پاکیزگی برات اور عصمت کے ساتھ لکیں – اس کے لئے قدرت نے بیسب بنایا کہ شاہ مصر نے ایک خواب دیکھا جس سے وہ بھونچکا ساہو گیا – در بار منعقد کیا اور تمام امراء روئسا 'کا ہن منجم علاء اور خواب کی تعبیر بیان کرنے دالوں کو جمع کیا – اور اپنا خواب بیان کر کے ان سب سے تعبیر دریافت کی ۔ لیکن کسی کی تجھیل کچھیل کچھیش اور نسول تو ہات کا خاکہ ہے اس کی تعبیر ہم کے میڈو ایک نام میں ان کو کافی مہارت کہ بیر جانے – اس وقت شاہی ساتی کو حضرت یوسف علیہ السلام یاد آ گئے کہ وہ تعبیر خواب کے پورے ماہر ہیں۔ اس علم میں ان کو کافی مہارت نہیں جانے – اس وقت شاہی ساتی کو حضرت یوسف علیہ السلام یاد آگئے کہ وہ تعبیر خواب کے پورے ماہر ہیں۔ اس علم میں ان کو کافی مہارت

ہے بدو ہی خف ہے جو حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ جیل خانہ بھگت رہا تھا بیجی اور اس کا ایک اور ساتھی بھی -ای سے حضرت یوسف علیہ السلام نے کہاتھا کہ باوشاہ کے پاس میراذ کربھی کرنا-لیکن اسے شیطان نے تھلاد یاتھا- آج مدت مدید کے بعداسے یادآ میااوراس نے

سب کے سامنے کہا کہ اگر آپ کواس کی تعبیر سننے کا شوق ہے اور وہ بھی سی تعبیر او مجھے اجازت دو- پوسف صدیق علیہ السلام جوقیہ خانے میں

ہیںان کے پاس جاؤں اوران سے دریافت کرآؤں ۔ سب نے اسے منظور کیا اوراسے اللہ کے محرّم نبی علیہ السلام کے پاس بھیجا - اُمّتهِ کی

دوسرى قرات أمّته مجى ہے-اس كمعنى محول كے ہيں- يعنى محول جانے كے بعدا عصصرت يوسف عليه السلام كافرمان يادآيا-

أيُوسُفُ أَيُّهَا الصِّدِيقُ آفَتِنَا فِي سَبْعٌ بَقَارِتٍ سِمَانِ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ اللَّهِ سَمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ ا عِجَافٌ وَسَبْعِ سُنْبُلْتِ نُحَمِّرٍ وَالْحَرَلِيلِيتِ لَعَلِّيْ ٱرْجِعُ إِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمُ يَعْلَمُونَ ﴿ قَالَ تَزْرَعُونَ سَنِّعَ سِنِينَ دَابًا فَمَا حَصَدَتُهُمْ فَذَرُوهُ فِي سُنْبُلِهَ إِلَّا قِلْيِلًا مِّمَّا تَأْكُلُونَ۞ثُمَّ يَ إِنَّ مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَاكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّا تَخْصِنُونَ ﴿ ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ عَامُّ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ يَعْضِرُ وَنَ ٥

اے پوسف اے بہت بڑے سیجے پوسف آ پہمیں اس خواب کی تعبیر ہتلاہیئے کہ سات موٹی تازی کا ئیں جیسے سات دیلی تبلی کا ئیں کھار ہی جیں اور سات بالکل سبزخوشے ہیں اورسات ہی اور بھی ہیں بالکل خشک تا کہ میں واپس جا کران لوگوں ہے کہوں کہ دہ سب جان لیں 🔿 بوسف علیہ السلام نے جواب دیا کہتم سات سال تک بے دریے نگا تارحسب عادت برابرغلہ ہو یا کرنا' اورفعل کاٹ کراہے بالوں سمیت ہی رہنے دینا بجزایئے کھانے کی تعوزی ہی مقدار کے لئے 🔾 اس کے بعد سات سال نہایت سخت قحط کے آئیں گے وہ اس غلے کو کھا جائیں گے جوتم نے ان کے لئے ذخیرہ رکھ چھوڑ اتھا، بحز اس تھوڑے سے کے جوتم روک رکھو 🔾 اس کے بعد جوسال آئے گااس میں لوگوں پرخوب بارش برسائی جائے گی اور اس میں شیر ہ انگور بھی خوب نچوڑیں کے 🔾

(آیت:۳۹-۳۹) دربارے اجازت لے کریہ چلا-قیدخانے پیٹی کراللہ کے نبی ابن نبی ابن نبی ابن نبی علیہم السلام ہے کہا کہ اے نرے سیج بوسف علیہالسلام بادشاہ نے اس طرح کا ایک خواب دیکھا ہے۔ اسے تعبیر کا اثتیاق ہے۔ تمام دربار مجرا ہوا ہے۔ سب کی نگاہیں آئیں ہوئیں۔ آ پٹے مجھے تعبیر بتلا دیں تو میں جا کرانہیں سناؤں اور سب معلوم کرلیں۔ آ پٹے نے نہ تو اسے کوئی ملامت کی کہ تو اب تک مجھے بھولے رہا-باوجود میرے کہنے کے تونے آج تک بادشاہ سے میراذ کربھی نہ کیا- نہاس امر کی درخواست کی کہ مجھے جیل خانے ہے آزاد کیاجائے بلکہ بغیر کسی تمنا کے اظہار کے بغیر کسی الزام دینے کےخواب کی پوری تعبیر سنادی-اور ساتھ ہی تدبیر بھی بتادی-

فرمایا کہ سات فربہ گایوں سے مرادیہ ہے کہ سات سال تک برابر حاجت کے مطابق ہارش برسی رہے گی۔خوب تر سانی ہوگی-غلے کھیت باغات خوب چھلیں گے۔ یہی مرادسات ہری بالیوں سے ہے۔ گائیں بیل ہی ہلوں میں جتتے ہیں آن سے زمین رکھیتی کی جاتی ہے اب ترکیب بھی ہٹلا دی کہان سات برسوں میں جواناج غلہ نگلے-اسے بطور ذخیرے کے جمع کرلینا-اور رکھنا بھی بالوں اورخوشوں سمیت تا کہ سڑے گلے نہیں خراب نہ ہو۔ ہاں اپنی کھانے کی ضرورت کے مطابق اس میں سے لے لین ۔ لیکن خیال رہے کہ ذرا سابھی زیادہ نہ لیا جائے صرف حاجت کے مطابق ہی نکالا جائے ۔ ان سات برسول کے گزرتے ہی اب جو قط سالیاں شروع ہوں گی وہ برابر سات سال تک متوا تر رہیں گی ۔ نہ بارش برسے گی نہ پیداوار ہوگ ۔ یہی مراد ہے سات دبلی گایوں اور سات خشک خوشوں سے ہے کہ ان سات برسوں میں وہ جمع شدہ ذخیرہ تم کھاتے بیتے رہو گے۔ یا در کھنا ان میں کوئی غلہ کھنتی نہ ہوگی ۔ وہ جمع کردہ ذخیرہ ہی کام آئے گا ۔ تم دانے بوؤ گے لیکن پیداوار پیمان میں ہوگی۔ آپٹ نے خواب کی پوری تعبیر دے کر ساتھ ہی یہ خوشجری بھی سنادی کہ ان سات خشک سالیوں کے بعد جو سال آئے گاوہ بڑی برکتوں والا ہوگا ۔ خوب بارشیں برسیں گی خوب غلے اور کھیتیاں ہوں گی۔ ریل پیل ہوجائے گی۔ اور تنگی دور ہوجائے گی۔ اور اوگ حسب عادت انگور کا شیرہ نچوڑیں گے۔ اور جانوروں کے تھن دودھ سے لبرین ہوجائیں گوب دودھ تے لبرین ہوجائیں ۔ اور حدودہ تکالیں اور پیکس۔

وَقَالَ الْمَلِكُ الْمُوْلِيْ بِهُ فَلَمَّا جَاءُهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعُ الْكِنْ وَلِقَالَ ارْجِعُ الْكِنْ وَلِفَ وَلَيْ وَلَا يَعْ فَطَعْنَ ايْدِيَهُ وَ الْقِ وَطَعْنَ ايْدِيَهُ وَ الْكِنْ وَلَمُنَ وَلَيْ وَلَمُنَ وَلَيْ وَلَمُنَا وَلَيْ وَلَمُنَا وَلَيْ وَلَمُنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْءً قَالَتِ عَنْ ثَفْسِهُ قَالْمِنَ حَصْحَصَ الْحَقُ انَا رَاوَدُ ثُلُهُ عَنْ ثَفْسِهِ الْمُوَاتُ الْعَرِيْزِ النَّنَ حَصْحَصَ الْحَقِ انَا رَاوَدُ ثُلُهُ عَنْ ثَفْسِهِ الْمَرَاتُ الْعَرِيْزِ النَّنَ حَصْحَصَ الْحَقِ انَا رَاوَدُ ثُلُهُ عَنْ ثَفْسِهِ وَانَّ الله لا يَهْدِي كَيْدَ الْمَا بِنِيْنَ فَي وَانَ الله لا يَهْدِي كَيْدَ الْمَا بِنِيْنِ فَي كَيْدَ الْمَا بِنِيْنَ فَي وَانَ الله لا يَهْدِي كَيْدَ الْمَا بِنِيْنِ فَي وَانَ الله لا يَهْدِي كَيْدَ الْمَا بِنِيْنِ فَى كَيْدَ الْمَا بِنِيْنِ فَى الله وَلَا لَهُ الْمَا الْمُولِي الْمَالِقُونَ الله وَلَا لَهُ الْمَا الْمُولِي الْمَالِقُونَ الله وَلَا لَهُ الْمَا الْمُولِي الْمُولِي فَا لَالْمَا الله وَلَا يَهْ لِهُ عَلَى الْمُولِي الْمُولِي لَنْ الله وَلَا لَهُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ لَا مُعْلِقُ وَلَالْمَا الْمُؤْلِقُ لَا الله وَلَا يَهْ مُؤْلِقُ وَالْمَالِقُولُ وَالْمَا الْمُؤْلِقُ وَلِي لَا عَلَيْدُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ وَلِي الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ وَلِي الْمُؤْلِقُ اللّهُ وَلَيْدُ الْمَالِقُولُ وَالْمُؤْلِقُ اللّهُ الْمُؤْلِقُ وَلَا لَا اللّهُ الْمُؤْلِقُ اللّهُ الْمُؤْلِقُ وَالْمُؤْلِقُ اللّهُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ وَلِي الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ وَالْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُلْمُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُولُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ ا

بادشاہ کہنے گا پوسف کو میرے پاس لا وُ 'جب قاصد پوسف کے پاس پہنچا تو اس نے کہا اپنے بادشاہ کے پاس واپس جا اور اس سے پوچھ کہ ان عور توں کا حقیقی واقد کیا ہے؟ جنھوں نے اپنے ہاتھ آپ کاٹ لئے تھے ان کے حلیکو تھے طور پر جانے والا میر اپرور دگاری ہے ۞ بادشاہ نے پوچھا کہ اے عور تو! اس وقت کا صحح واقد کیا ہے جب تم واؤ گھات کر کے پوسف میں کوئی برائی نہیں پائی 'پھر تو عزیز کی جب تم واؤ گھات کر کے پوسف میں کوئی برائی نہیں پائی 'پھر تو عزیز کی بھر تو عزیز کی بھر تو عزیز کی بھر تو عزیز کی بھر تھی اور کوئی شک نہیں واقعی پوسف ہو جائے کہ بیں اے اس کے نفس کی حفاظت کی جانب سے ورغلاری تھی اور کوئی شک نہیں واقعی پوسف ہو جائے کہ بیں نے اس کی پیٹھ چیچھے اس کی کوئی خیانت نہیں کی تھی اور یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ وغاباز وں کے جشکن شرے جائے کہ بیں دیتا ۞

تعبیری صدافت اور شاہ مصرکا یوسف علیہ السلام کو وزارت سونینا: ﴿ ﴿ آیت: ۵۰-۵۲) خواب کی تعبیر معلوم کر کے جب قاصد
پاٹا اور اس نے بادشاہ کو تمام حقیقت ہے مطلع کیا۔ تو بادشاہ کو اپنے خواب کی تعبیر پریفین آگیا۔ ساتھ ہی اسے بھی معلوم ہوگیا کہ حضرت

یوسف علیہ السلام بڑے ہی عالم فاضل محض ہیں۔ خواب کی تعبیر میں تو آپ کو کمال حاصل ہے۔ ساتھ ہی اعلی اخلاق والے حسن تدبیر والے
اور خلق اللّٰہ کا نفع چاہنے والے اور محض ہے طبع محض ہیں۔ اب اسے شوق ہوا کہ خود آپ سے ملاقات کرے۔ ای وقت تھم دیا کہ جاؤ حضرت

یوسف علیہ السلام کو جیل خانے سے آزاد کر کے میرے پاس لے آؤ۔ دوبارہ قاصد آپ کے پاس آیا اور بادشاہ کا پیغام پہنچایا تو آپ نے

فرمایا میں یہاں سے ندنکلوں گا جب تک کہ شاہ معراوراس کے درباری اور اہل معربین معلوم کرلیں کہ میر اقصور کیا تھا؟ عزیز کی بیوی کی نبت جو بات مجھ سے منسوب کی گئی ہے اس میں بچ کہاں تک ہے؟ اب تک میر اقید خانہ بھگتنا واقعی کی حقیقت کی بنا پر تھا؟ یا صرف ظلم وزیادتی کی بنا پر جماعت کی بنا پر تھا؟ یا صرف ظلم وزیادتی کی بنا پر؟تم اپنیا وشاہ کے پاس والیس جا کرمیر ایر پیغام پہنچا دوں کہ وہ اس واقعہ کی پوری تحقیق کریں۔ حدیث شریف میں بھی حضرت یوسف علیہ

السلام کے اس مبری اور آپ گی اس شرافت و نصیلت کی تعریف آئی ہے۔
صحیمین وغیرہ میں ہے رسول اللہ عظیم فرماتے ہیں کہ شک کے حقد ارہم بہ نسبت حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بہت زیادہ ہیں
جب کہ انہوں نے فرمایا تھا میرے رب مجھے اپنا مردوں کا زندہ کرنا مع کیفیت دکھا۔ (یعنی جب ہم اللہ کی اس قدرت میں شک نہیں کرتے تو
حضرت ابراہیم علیہ السلام جیسے جلیل القدر پیفیم کیے شک کرسکتے تھے؟ پس آپ کی بیطلب ازروئے مزید اطمینان کے تھی نہ کہ ازروئے شک۔

بعب منہ ہوں سے رہای عدیر سے رہے ہوں قاریدہ مرہ کی سیست دھا۔ رہی جب ہم العدی العدوں میں میں دے ہو حضرت ابراہیم علیه السلام جیسے جلیل القدر پیغیبر کیے شک کر سکتے تھے؟ پس آپ کی پیطلب ازروئے مزیدا طمینان کے تھی نہ کہ ازروئے شک -چنانچہ خود قرآن میں ہے کہ آپ نے فرمایا بیمیرے اطمینان دل کے لئے ہے) - اللہ حضرت لوط علیہ السلام پررحم کرے وہ کسی زور آور جماعت یا مضبوط قلعہ کی پناہ میں آنا چاہنے گئے۔ اور سنواگر میں پوسف علیہ السلام کے برابر جیل خانہ جھگتے ہوئے ہوتا اور پھر قاصد میری رہائی

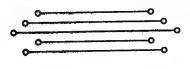
کاپیغام لاتا تو میں تواسی وقت جیل خانے ہے آزادی منظور کرلیتا۔
منداحمد میں اس آیت فاضلہ کی تغییر میں منقول ہے کہ رسول اللہ عظیظے نے فرمایا اگر میں ہوتا تواسی وقت قاصد کی بات مان لیتا اور
کوئی عذر تلاش نہ کرتا - مندعبدالرزاق میں ہے آپ فرماتے ہیں واللہ مجھے حضرت یوسف علیہ السلام کے صبر وکرم پر ورو رو کر تبجب آتا ہے اللہ
اسے بخشے - دیکھوتو سہی بادشاہ نے خواب دیکھا ہے وہ تعبیر کے کے مضطرب ہے قاصد آ کر آپ ہے تعبیر پوچھتا ہے آپ فی لفور بغیر کسی شرط
کے بتا دیتے ہیں - اگر میں ہوتا تو جب تک جیل خانے ہے اپنی رہائی نہ کرالیتا ہر گزنہ بتلاتا - مجھے حضرت یوسف علیہ السلام کے صبر وکرم پر
تجب معلوم ہور ہا ہے اللہ انہیں بخشے کہ جب ان کے پاس قاصدان کی رہائی کا پیغام لے کر پہنچتا ہے تو آپ فرماتے ہیں ابھی نہیں جب تک کہ
میری پاکیزگی پاک دامنی اور بے تصوری سب پر تحقیق سے کھل نہ جائے - اگر میں ان کی جگہ ہوتا تو میں تو دوڑ کر درواز سے پر پہنچتا ہے روایت
میری پاکیزگی پاک دامنی اور بے تصوری سب پر تحقیق سے کھل نہ جائے - اگر میں ان کی جگہ ہوتا تو میں تو دوڑ کر درواز سے پر پہنچتا ہے روایت

مرسل ہے۔

اب بادشاہ نے تحقیق کرنی شروع کی ان عورتوں کو جنہیں عزیز کی ہیوی نے اپنے ہاں دعوت پر جمع کیا تھا اورخودا ہے بھی دربار میں بلوایا ۔ پھر ان تمام عورتوں سے بوچھا کہ ضیافت والے دن کیا گزری تھی؟ سب بیان کرو - انہوں نے جواب دیا کہ ماشا اللہ بوسف پر کوئی الزام نہیں اس پر ہے سرویا تبہت ہے - واللہ ہم خوب جانتی ہیں کہ یوسف ہیں کوئی بدی نہیں - اس وقت عزیز کی بیوی خود بھی بول اٹھی کہ اب حق ظاہر ہمو گیا واقعہ کل گیا ۔ حقیقت نگھرآئی جھے خودا بس امر کا اقرار ہے کہ واقعی ہیں نے بی اسے پھنسانا چاہا تھا - اس نے جو بروقت کہا تھا کہ بیگورت جھے پھسلار ہی تھی اس میں وہ بالکل سچا ہے - میں اس کا اقرار کرتی ہوں اور اپنا قصور آپ بیان کرتی ہوں تا کہ میر سے خاوند ہو بات کہ جو بات کوئی شراور برائی جھے سے ظہور میں نہیں آئی - بھی جان لیس کہ میں نے اس کی کوئی خیانت دراصل نہیں کی ۔ یوسف کی پاکدامنی کی وجہ سے کوئی شراور برائی جھے سے ظہور میں نہیں آئی - بھی جان لیس کہ میں نے اس کی کوئی خیانت دراصل نہیں کی ۔ یوسف کی پاکدامنی کی وجہ سے کوئی شراور برائی جھے بچائے رکھا - میر سے اس اقرار سے آورواقعہ کے کھل جانے سے صاف ظاہر ہے اور میر سے خاوند جان سے تیں برائی میں مبتلانہیں ہوئی - یہ بالکل بچے ہے کہ خیانت کرنے والوں کی مکاریوں کو اللہ تعالی فروغ نہیں دیتا - ان کی دغا بازی کوئی پھل کہ میں برائی میں مبتلانہیں ہوئی - یہ بالکل بچے ہے کہ خیانت کرنے والوں کی مکاریوں کو اللہ تعالی فروغ نہیں دیتا - ان کی دغا بازی کوئی پھل

الحمد للداللد تعالى كے فضل وكرم اوراس كے لطف ورحم سے بار ہويں پارے كى تغيير ختم ہوئى اللہ تعالى قبول فرمائے - آمين -

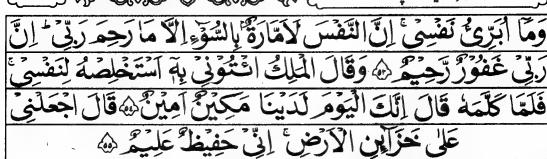
اللہ تعالی کا شکر ہے کہ اس مہر بان مالک نے آج اس مبارک تغییر کے اٹھا کیس پاروں کے ترجے سے اور ان کے چھپوانے سے مجھے فارغ کیا۔ ان رحیم وکر یم سے امید ہے کہ باتی کے ان دونوں پاروں کے ترجہ کی ہے امید ہے کہ باتی کے ان دونوں پاروں کے ترجہ کی بھی تو فیق عنایت فرمائے اور انہیں بھی آسانی سے پورے کردے۔ اے کرم ورحم والے رب العالمین ہمیں اپنے پاک کلام کی سمجھ اور اس پڑمل عطافر ما۔ اور قیا مت کے دن آسے سامنے اپنے مہر بانی بحرے کلام سے نواز - آبین - الراقم المرح ماجز ابوعبد اللہ محمد بن ابر اہیم (میمن متوطن ریاست جونا گڑھ کا ٹھیا واڑ مدرس مدرسہ محمد بیدوا ٹی بیٹر اخبار محمدی باڑہ ہندوراؤ دہاں۔ بتاریخ می مرصفان المبارک ۸۴۲) ء





મ કિલ્લાના ના ના સ્થાપના	ૺૡૹઌ૽ઌ૽ઌ૽ઌ૽ઌ૽ઌ૽ઌ૽ઌ૽ઌઌઌઌઌઌઌઌઌઌઌઌઌઌઌઌઌઌઌ
	materials and the second secon

Eada	amaaaaaaaaaaaaaaaaaaaaaaaaaaaaaaaaaa	
۷•۲	۲۷۸ • كافرموت مآليس مح	• دعوت وحدانيت
L•L	۲۷۸ • شادال وفرحال لوگ	 رسول اور نبی صرف مرد بی ہوئے ہیں
۷•۸	۹۷۹ • ہرکام کاونت مقرر ہے	• جب مخالفت عروج پر ہو
. 41 •	١٨١ • آپ الله كانقال كربعد	• عبرت ونفيحت
411 .	۱۸۴ • کافروں کےشرمناک کارنامے	• عالم سفلی کے انواع واقسام
411	۲۸۵ • رسالت کے منگر	• عقل کے اندھے ضدی لوگ
۷۱۳ ۱۳	۹۸۵ • ہرقوم کی اپنی زبان میں رسول	• منكرين قيامت
∠1 0	۲۸۲ • اولادكا قائل	• اعتراض برائے اعتراض
414	۲۸۲ • كفاراورانبياء يس مكالمات	• علم البي
Δ1 Λ	۸۸۷ • آل لوط	• سب په محیط علم کان ط
4 7•	• ۲۹۰ • یےسوداعمال	• مجل کی کرج
271	. ۲۹۲ • حیات ثانیه	• رغوت حق منا
411	۱۹۲ • چنٹیل میدان اور مخلوقات	• عظمت وسطوت الأي ث
22	۱۹۳ • طوطا ^{حیث} م دشمن شیطان	• اندهیرااورروشنی طلب ه
200	۲۹۴ • لاالدالدالشكي شهادت	• باطل بے ثبات ہے د مات نہ
444	۱۹۵ • قبرکاعذاب	• ذوالقرنين
400	۲۹۷ • منافقین قریش	• ایک موازنه میرونت ریز تر
2 mm	۲۹۲ • احسان اوراحسن سلوک	• منافق كانفساتى تجزيه
200	۱۹۷ • سب کچھتمہارامطیع ہے	• بروج وبالاخانے مندی
224	۲۹۸ • حرمت وعظمت کاما لک شهر	• موننین کی صفات
222	۲۹۹ • دوسری دعا	• مئلەرزق مۇكىرىن مەرەرە
254	۲۹۹ • مناجاتِ	• مشرکین کے اعتراض ایرین میالانوں
2 mg	۲۰۷ • عذابِ دیھنے کے بعد	• رسول الله عليه كل حوصله افزائي
۷4.	۰ انبیاءگی مدد	• قرآن تحکیم کی صفات جلیله
28°	۴۰۷ • جگڑے ہوئے مفیدانیان	• سيالُ کامُداق اڑا نا آج بھی جاری ہے • المُخبہ ش
2 Mm.	۵۰۵ • تمام انسان اور جن پابنداطاعت ہیں	• عالم خيروشر



میں آپ نفس کی پاکیزگی بیان نبیں کرتی' بے شک نفس تو برائی پر ابھارنے والا ہے ہی مگریہ کہ میرا پر وردگار ہی اپنارتم کرئے بقینا میرا پالنے والا بری پخشش کرنے والا اور بہت مہر پانی فریانے والا ہے O بادشاہ نے کہا' اسے میرے پاس لاؤ کہ میں اسے اپنے خاص ذاتی کا موں کے لئے مقرر کرلوں' پھر جب اس ہے بات چیت کی تو کہنے لگا کہتو تو ہمارے ہاں آج ہے ذی عزت اور ایا نتدار ہے O یوسف نے کہا' آپ مجھے ملک کے فزانوں پرمقرر کرد ہیجئ' میں حفاظت

(آیت: ۵۳) عزیز مصری ہیوی کہدرہی ہے کہ میں اپنی پاکیزگی ہیان نہیں کر رہی اُسپے آپ کوئیس سراہتی ۔نفس انسانی تمناؤں اور بری باتوں کا مخزن ہے۔ اس میں ایسے جذبات اور شوق اچھلتے رہتے ہیں۔ وہ برائیوں پر ابھار تا رہتا ہے اس کے پھندے میں پھنس کر میں نے معفرت یوسف علیہ السلام کواپی طرف ماکل کرنا چاہا۔ مگر جے اللہ چاہے نفس کی برائی سے محفوظ رکھ لیتا ہے۔ اس لئے کہ اللہ بڑا مخفور ورجیم ہے۔ بخشش کرنا معافی دینا اس کی ابدی اور لازی صفت ہے۔ یہ قول عزیز مصری عورت کا ہی ہے۔ یہی بات زیادہ مشہور ہے اور زیادہ لائق ہے اور واقعہ کے بیان سے بھی زیادہ مناسب ہے۔ اور کلام کے معنی کے ساتھ بھی زیادہ موافق ہے۔ امام ماور دی وستہ اللہ علیہ نے اپنی تفییر میں اسے وارد کیا ہے۔ اور علامہ ابوالعباس حضرت امام ابن تیمیہ رحمتہ اللہ علیہ نے تو اسے ایک مستقل تصنیف میں بیان فرمایا ہے اور اس کی پوری تا سے وارد کیا ہے۔ اور علامہ ابوالعباس حضرت امام ہوسف علیہ السلام کا ہے۔ لیعلم سے اس دوسری آیت کے ختم تک انہی کا فرمان ہے۔ تا سکدی ہے کہ یہ می کہا گیا ہے کہ یہ قول حضرت امام بوسف علیہ السلام کا ہے۔ لیعلم سے اس دوسری آیت کے ختم تک انہی کا فرمان ہے۔

تائیدگی ہے نہ بھی کہا گیا ہے کہ بیتو ل حضرت امام یوسف علیہ السلام کا ہے۔ لیعلم ہے اس دوسری آیت کے تم تک انہی کافرمان ہے۔

ابن جریراورابن ابی جاتم نے تو صرف یہی ایک تو ل نقل کیا ہے۔ چنا نچرابن جریر پیس ابن عباس رضی اللہ عنہ ہے مروی ہے کہ بادشاہ

نے عورتوں کو جع کر کے جب ان سے پوچھا کہ کیا تم نے حضرت یوسف علیہ السلام کو بہلا یا بھسلایا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ حاشاللہ اللہ ہم نے اس میں کوئی برائی نہیں دیکھی۔ اس وقت عزیز مصری ہیوی نے اقر ارکیا کہ واقعی حق تو یہی ہے۔ تو حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا ،

ہم نے اس میں کوئی برائی نہیں دیکھی۔ اس وقت عزیز مصری ہیوی نے اقر ارکیا کہ واقعی حق تو یہی ہے۔ تو حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا ، وہ دن بھی یا دہ کہ آپ نے پچھا میں اپنے تھا کہ میری امانت داری کا یقین ہوجائے۔ حضرت جرئیل علیہ السلام نے آپ سے فرمایا ، وہ دن بھی یا دہ کہ آپ نے پچھا مدان کی امانت داری کا یقین ہوجائے۔ حضرت جرئیل علیہ السلام ہونا ، می زیادہ قوی اور زیادہ فلام ہونا ، می زیادہ قوی اور زیادہ فلام ہونا ، می زیادہ قوی اور زیادہ فلام ہونا می کا کلام محضرت یوسف علیہ السلام کا ہے۔ ایکن پہلاقول یعنی اس کام عور دگی میں ہور ہاتھا۔ اس وقت تو حضرت یوسف علیہ السلام وہاں موجود ہی میں ہور ہاتھا۔ اس وقت تو حضرت یوسف علیہ السلام وہاں موجود ہی نے دیا ہے۔ اس کے کہ

(آیت: ۵۳-۵۵) جب بادشاہ کے سامنے حضرت یوسف علیہ السلام کی ہے گناہی کھل گئی تو خوش ہوکر کہا کہ انہیں میرے پاس بلا لاؤ کہ میں انہیں ہے خاص مشیروں میں کرلوں - چنانچہ آپ تشریف لائے - جب وہ آپ سے ملا' آپ کی صورت دیکھی' آپ کی باتیں سنین' آپ کے اخلاق دیکھے تو دل سے گرویدہ ہوگیا اور بے ساختہ اس کی زبان سے نکل گیا کہ آج سے آپ ہمارے ہاں معزز اور معتبر ہیں - اس وقت آپ نے ایک خدمت اپنے لئے پندفر مائی اور اس کی اہلیت ظاہر کی - انسان کو سے جائز بھی ہے کہ جب وہ انجان لوگوں میں ہو تو اپنی

تھے-اس تمام تصے کمل جانے کے بعد بادشاہ نے آپ کو بلوایا-

قابلیت بوقت ضرورت بیان کردے۔اس خواب کی بناء پرجس کی تعبیر آپ نے دی تھی' آپ نے یہی آرزو کی کے زمین کی پیداوار غلمہ وغیرہ جو جمع کیا جاتا ہے' اس پر مجھے مقرر کیا جائے تا کہ میں محافظت کروں نیز اپنے علم کے مطابق عمل کرسکوں تا کہ رعایا کو قحط سالی کی مصیبت کے وقت

جمع کیاجاتا ہے اس پر بچھے مقرر کیاجائے تا کہ میں محافظت کروں نیز اپنے علم کے مطابق ممل کرسکوں تا کہ رعایا کو قط سالی کی مصیبت کے وقت قدرے عافیت مل سکے- باوشاہ کے دل پر تو آپ کی امانت داری سچائی سلیقہ مندی اور کامل علم کا سکہ بیٹھ چکا تھا-اس وقت اس نے اس

رفات كوظور كرايا-وكذاك مَكَنّا لِيُوسُف فِي الأرْضِ يَتَبَوّا مِنْهَا حَيْثُ يَشَاءِ الْمُحْسِنِينَ ﴿ وَلَا نُضِيعُ الْجُرَ الْمُحْسِنِينَ ﴿ وَلَا نُضِيعُ الْجُرَا لَمُحْسِنِينَ ﴿ وَلَا نُضِيعُ الْجُرَا لَمُحْسِنِينَ ﴿ وَلَا نُضِيعُ الْجُرَا لَمُحْسِنِينَ ﴿ وَلَا نُضِيعُ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهُ وَلَا اللَّهُ وَاللَّهُ وَلَا لَهُ وَاللَّهُ وَاللَّا لَهُ وَاللَّهُ وَاللَّالِمُ اللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّالِمُ اللَّهُ وَاللَّالِ اللَّالِ الللَّلْمُ اللَّهُ وَاللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللّهُ وَ

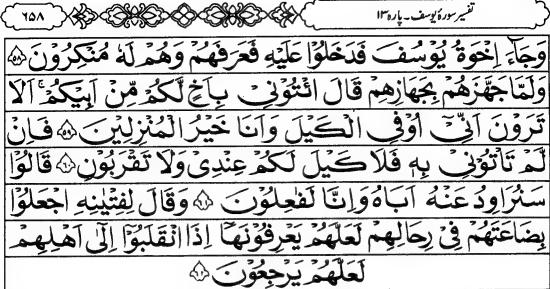
اں طرح ہم نے پوسف کو ملک کا قبضہ دے دیا کہ وہ جہاں کہیں چاہ رہے سے ہم جے چاہیں اپنی رحمت پہنچادیے ہیں۔ ہم نیک کاروں کا اُو اب صالع نہیں کرتے ۞ یقیناائیا نداروں اور پرہیز گاروں کا اخروی اجربہت ہی بہتر ہے ۞

(آیت: ۵۱ - ۵۷) زمین مصرمیں یوں حضرت یوسف علیہ السلام کی ترقی ہوئی - اب ان کے اختیار میں تھا کہ جس طرح چاہیں تفرف کریں - جہاں چاہیں مکانات تغیر کریں - یااس تنہائی اور قید کود کیھئے یا اب اس اختیار اور آزادی کود کیھئے - بچے ہے ہے اپنی احمت کا جتنا حصہ چاہد ہے - صابروں کا صبر پھل لا کرہی رہتا ہے - بھائیوں کا دکھ سہا اللّٰد کی نافر مائی سے بچنے کے لئے عزیز مصر کی عورت رحمت کا جتنا حصہ چاہد نے کی صیبتیں برداشت کیں - پس رحمت اللّٰہی کا ہاتھ بڑھا اور صبر کا اجر ملا - نیک کا روں کی نیکیاں بھی ضائع نہیں جاتیں - پھرا سے باایمان تقوی والے آخرت میں بڑے در ہے اور اعلیٰ تو اب پاتے ہیں - یہاں بیدا - وہاں کے ملنے کی تو بچھنے ہو ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے بارے میں بھی قرآن میں آیا ہے کہ بید نیا کی دولت وسلطنت ہم نے تجھے اپنے احسان سے دی ہے حضرت سلیمان علیہ السلام کے بارے میں بھی قرآن میں آیا ہے کہ بید نیا کی دولت وسلطنت ہم نے تجھے اپنے احسان سے دی ہے

پھرا سے باایمان تقوی والے آخرت میں ہوئے در ہے اور اعلی ثواب پاتے ہیں۔ یہاں بیطا-وہاں کے ملنے کی تو پچھنہ پوچھئے۔
حضرت سلیمان علیہ السلام کے بارے میں بھی قرآن میں آیا ہے کہ بید ذیا کی دولت و سلطنت ہم نے تجھے اپنا حسان سے دی ہے اور قیامت کے دن بھی تیرے لئے ہمارے ہاں اچھی مہمانی ہے۔ الغرض شاہ مصرریان بن ولید نے سلطنت مصر کی وزارت آپ کو دی پہلے اس عورت کا خاوند تھا جس نے آپ کو اپنی طرف مائل کرنا چاہا تھا۔ اس نے آپ کو ٹریدلیا تھا۔ آخر شاہ مصر آپ کے ہاتھ پر ایمان لایا۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ آپ کے ٹرید نے والے کا نام اطغر تھا۔ بیا نہی دنوں میں انتقال کر گیا۔ اس کے بعد بادشاہ نے اس کی زوجہ راعیل سے حضرت یوسف علیہ السلام کا نکاح کر دیا۔ جب آپ ان سے مطح تو فر مایا 'کہوکیا یہاس تمہارے ارادے سے بہتر نہیں انہوں فر مایا 'کہوکیا یہاس تمہارے ارادے سے بہتر نہیں جانہوں

نے جواب دیا کہا ہے صدیق مجھے ملامت نہ سیجئے۔ آپ کومعلوم ہے کہ ہیں حسن وخوبصورتی والی دھن دولت والی عورت تھی میرے خاوند مردی سے محروم تھے۔وہ مجھے سے ل،ی نہیں سکتے تھے۔ادھرآپ کوقدرت نے جس فیاضی سے دولت حسن کے ساتھ مالا مال کیا ہے وہ بھی ظاہر ہے۔ پس مجھے اب ملامت نہ سیجئے۔ کہتے ہیں کہ واقعی حضرت یوسٹ نے انہیں کنواری پایا۔

پھران کیطن ہے آپ کودولڑ کے ہوئے - افراثیم اور میثا - افراثیم کے ہاں نون پیدا ہوئے جو حضرت یوشا کے والد ہیں اور رحت نامی صاحبز ادی ہوئی جو حضرت ایوب علیہ السلام کی بیوی ہیں - حضرت فضیل بن عیاض رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عزیز کی بیوی راستے میں کھڑی تھیں جو حضرت یوسٹ کی سواری نکلی تو بے ساختہ ان کے منہ سے نکل کل گیا کہ الحمد للہ اللہ کی شان کے قربان جس نے اپنی فرما نبر داری کی وجہ سے غلاموں کو بادشا ہی پر پہنچایا اور اپنی نافرمانی کی وجہ سے بادشا ہوں کو غلامی پر لا اتارا -



یوسف ملیہ السلام کے بھائی آئے اور یوسف کے پاس مجھے تو اس نے آتھیں پہچان لیا اور انھوں نے اے نہ بہچانا 🔿 جب آتھیں ان کا اسباب مہیا کر دیا تو کہا کہ تم ميرے پاس اپنا اس بھائى كو بھى لانا جوتمبارے باپ سے بے كياتم نے ديكھائيس كه ميں نے ناپ بھى پوراديا اور ميں مول بھى بہترين ميز بانى كرنے والوں میں 🔾 پس اگرتم اے لے کرمیرے پاس ندآئے تو میری طرف ہے تہمیں کوئی ناپ ندیلے گا بلکتم میرے قریب بھی ند پیمنگنا 🔾 انھوں نے کہا'اچھا ہم اس کے باب سے اس کی بابت بات چیت کر کے کوشش پوری کریں گے 🔾 اپنے خدمتگاروں ہے کہا کدان کی پونجیاں آٹھی کی بور یوں میں رکھ دو کہ میہ جب لوث کراپنے اہل وعيال ميس جائيں اور پونجو ل كو پچان ليس تو بہت مكن ہے كه يہ پھرلوث كرآ كيں 🔾

(آیت:۵۸-۲۲) کہتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے وزیر مصر بن کرسات سال تک غلے اور اناج کو بہترین طور پرجمع کیا-اس کے بعد جب عام قحط سالی شروع ہوئی اور لوگ ایک ایک دانے کوڑ نے لگے تو آپ نے مختاجوں کودینا شروع کیا' یہ قحط علاقہ مصر سے نکل کر کنعان وغیرہ شہروں کو بھی شامل تھا - آ پ ہر بیرو ٹی خنص کواونٹ بھر کرغلہ عطا فر ما یا کر تے تھے-اورخود آ پ کالشکر بلکہ خود بادشاہ بھی دن بھر میں صرف ایک ہی مرتبد دو پہر کے وقت ایک آ دھانوالہ کھا لیتے تھے اور اہل مصر کو پیٹ بھر کر کھلاتے تھے۔ پس اس زمانے میں بیہ بات ایک رحمت رہتھی سیجھی مروی ہے کہ آپ نے پہلے سال مال کے بدلے غلہ بیجا - دوسرے سال سامان اسباب کے بدلے تیسرے سال بھی اور چوتھے سال بھی۔ پھرخودلوگوں کی جان اوران کی اولا د کے بدلے۔ پس خودلوگ ان کے بیچے اوران کی کل ملکیت اور مال کے آپ مالک بن گئے۔ کیکن اس کے بعد آپ نے سب کوآ زاد کردیا اوران کے مال بھی ان کے حوالے کردیئے۔

بدروایت بنواسرائیل کی ہے جسے ہم سیج جموث نہیں کہد سکتے - بہاں یہ بیان ہور ہا ہے کدان آنے والوں میں برادران بوسف بھی تھے جو باپ کے تھم ہے آئے تھے۔ انہیں معلوم ہوا تھا کہ عزیز مصر مال ومتاع کے بدلے غلہ دیتے ہیں تو آپ نے اپنے دس بیٹوں کو یہاں بھیجااور حفرت یوسف علیہ السلام کے سکے بھائی بنیا مین کو جوآ پ کے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام کے نز دیک بہت ہی پیارے تھے اپنے پاس روک لیا- جب بیقا فلہ اللہ کے نبی علیہ السلام کے پاس پہنچا تو آپ نے توبہ یک نگاہ سب کو پہچان لیالیکن ان میں سے ایک بھی آپ کونہ بیجان سکا-اس لئے کہ آپان ہے بچپن میں ہی جدا ہو گئے تھے۔ بھائیوں نے آپ کوسودا گروں کے ہاتھ ن کی ڈالاتھا-انہیں کیا خبرتھی کہ پھر کیا ہوا-اوریاتو ذہن میں بھی نہ آسکتا تھا کہ وہ بچہ جے بحثیت غلام بیچا تھا' آج وہی عزیز مصر بن کر بیٹھا ہے-ادھر حضرت یوسف علیہ السلام نے طرز اُنتَّه جن ایدا نتیاریا کانبیں وہم بھی نہ ہو-ان سے بوچھا کہتم لوگ میرے ملک میں کیے آگئے؟ انہوں نے کہا کیون کر کہ آپ غلہ عطا فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا' مجھے تو شک ہوتا ہے کہ کہیں تم جاسوں نہ ہو؟ انہوں نے کہامعاذ اللہ ہم جاسوں نہیں۔ فرمایا تم رہنے والے کہاں کے ہو؟ کہاں کے ہو؟ کہا کتعان کے اور ہمارے والدصاحب کانام یعقوب نبی اللہ ہے۔ آپ نے بوچھا تمہارے سواان کے اور لڑے بھی ہیں؟

انہوں نے کہاہاں ہم بارہ بھائی تھے۔ ہم میں جوسب ہے چھوٹا تھااور ہمارے باپ کی آتھموں کا تارا تھا' وہ تو ہلاک ہوگیا۔اس کا ایک بھائی اور ہے۔اسے باپ نے ہمارے ساتھ نہیں بھیجا بلکہ اپنے پاس ہی روک لیا ہے کہاس سے ذرا آپ کواطمینان اور تسلی رہے۔

فَلَمَّا رَجَعُوۤ إِلَىٰ آبِيهِمْ قَالُوۡ آيَابَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ فَارْسِلْ مَعَنَّا اَحَانَا نَصُتَلُ وَإِنَّا لَهُ لَحْفِظُوۡنَ۞قَالَ هَلَ امَنُكُمْ عَلَيْهِ الْعَانَا نَصُتَلُ وَإِنَّا لَهُ لَحْفِظُوۡنَ۞قَالَ هَلَ امَنُكُمْ عَلَيْهِ إِلَّا كَمَّا آمِنْتُكُمْ عَلَىٰ اَخِيهِ مِنْ قَبْلُ فَاللهُ خَيْرُ حَافِظًا وَهُوَ الْآلِحِمِيْنَ ۞ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ ۞

جب بدلوگ لوٹ کراپنے والد کے پاس گئے تو کہنے لگے ابا جی ہم سے قو غلہ کا پیا ندروک لیا گیا۔ اب آپ ہمارے ساتھ ہمارے بھائی کو پیسیجئے کہ ہم پیانہ بھر کرلائیں۔ ہم اس کی تکمہبانی کے ذمہ دار ہیں O کہا کہ جھے تو اس کی بابت بھی تہمارا بس ویبا ہی اعتبار ہے جیسا اس سے پہلے اس کے بھائی کے بارے میں تھا' پس اللہ ہی بہترین حافظ ہے اور ہے بھی وہ سب مہریا نول سے بڑا مہریان O

آیت: ۲۳- ۱۳) بیان ہور ہا ہے کہ باپ کے پاس بھنج کرانہوں نے کہا کہ اب ہمیں تو غلمانہیں سکتا تا وفقتیکہ آپ ہمارے ساتھ مارے بھائی کو نہجیجیں - اگرانہیں ساتھ کردیں تو البتہ ل سکتا ہے - آپ بے فکرر ہے - ہم آپ اس کی نگہبانی کرلیں گے نگتلْ کی دوسر ن قرات یکٹنل بھی ہے۔حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا کہ بس وہی تم ان کے ساتھ کرو گے جواس سے پہلے ان کے بھائی حضرت

یوسٹ کے ساتھ کر چکے ہو کہ یہاں سے لے گئے اور یہاں پہنچ کرکوئی بات بنادی۔ حافیظاً کی دوسری قرات حفظاً بھی ہے آپ

فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی ہی بہترین محافظ اور نگہبان ہے اور ہے بھی وہ ار حم الراحمین میرے بوھا پے پڑمیری کمزوری پروہ رحم فرمائے
گا اور جوغم ورخ جھے اپنے بچے کا ہے۔ وہ دور کردے گا۔ جھے اس کی پاک ذات سے امید ہے کہ وہ میرے یوسف کو جھے سے پھر ملادے گا اور جوغم ورز کردے گا۔ اس پرکوئی کام مشکل نہیں۔ وہ اپنے بندوں سے اپنے رحم وکرم کوئیس روکتا۔

وَلَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتَ النِهِمْ قَالُوْا يَابَانَامَا نَبُغِيْ هٰذِه بِضَاعَتُنَا رُدَّتَ النِنَا وَنَمِيْرَاهْلَنَا وَخَفَظُ اَخَانَا وَنَزْدَادُكِيْلَ بَعِيْرٍ ذَٰلِكَ كَيْلٌ يَسِيْرُ هُقَالَ لَنَ اَرْسِلَهُ مَعَكُمُ حَتِّلَ تُؤْتُونُ مَوْثِقًا مِنَ اللهِ لَتَاتُنَتِيْ بِهَ الآ اَرْسِلَهُ مَعَكُمُ حَتِّلِ تُؤْتُونُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ الله عَلَى بِهَ الآ اَنْ يَخْاطُ بِكُمْ فَلَمَّا اتّوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ الله عَلَى مَا نَقُولُ وَكِيْلُ هَ

جب انھوں نے اپنا اسباب کھولاتو انھوں نے اپناسر مامیہ موجود پایا جوان کی جانب لوٹا دیا گیا تھا' کہنے گئے اے ہمارے باپ ہمیں اور کیا چاہئے و کے بھٹے تو یہ ہمارا سرمایہ بھی ہمیں واپس لوٹا دیا گیا ہے۔ ہم اپنے خاندان کورسدلا دیں گے اور اپنے بھائی کی تگرانی رکھیں گے اور ایک اونٹ کا پیاند زیادہ لا کیں گے۔ یہ ناپ تو بہت آسان ہے 0 یعقوب علیہ السلام نے کہا' میں تو اسے ہرگز ہرگز تمہارے ساتھ نہ بھیجوں گا جب تک کہتم اللہ کو بچھیں رکھ کر جھے تول وقر ار نیرو کہتم اسے میرے پاس پہنچا دو گے بچڑاس ایک صورت کے کہتم سب گرفتار کر لیے جاؤ۔ جب انھوں نے پکا قول وقر اردے دیا تو اس نے کہا ہم جو کچھے کہتے ہیں' اللہ اس پر تمہبان ہے 0

(آیت: ۲۹-۲۹) میں پہلے بیان ہو چکا ہے کہ بھائیوں کی واپسی کے وقت اللہ کے نبی نے ان کا مال ومتاع 'ان کے اسباب کے ساتھ پوشیدہ طور پر واپس کر دیا تھا۔ یہاں گھر پی کئی کر جب انہوں نے کواد سے کھولے اور اسباب علیحدہ علیحدہ کیا تو اپنی سب چیزیں جوں کی توں واپس شدہ پائیس ڈو الد سے کہنے گئی لیجے اب آپ کواور کیا چاہے ۔ اصل تک تو عزیز مصر نے ہمیں واپس کر دی ہے اور بدلے کا غلہ پورا پوراد سے دیا ہے۔ اب تو آپ بھائی صاحب کو ضرور ہمارے ساتھ کر دیجئے تو ہم اپنے خاندان کے لئے غلہ بھی لائیس گے اور بھائی کی وجہ سے ایک اونٹ کا بوجھ ہی دیتے ہیں۔ اور آپ کوانیس ہمارے ساتھ کرنے وجہ سے ایک اونٹ کا بوجھ ہی دیتے ہیں۔ اور آپ کوانیس ہمارے ساتھ کرنے کہ مال کوار کیا گاہ کہ ہمال کوار کیا گوا پی اس کی دیکھ بھال اور گلہداشت پوری طرح کریں گے۔ بینا پ بہت ہی آسان ہے۔ یہ تھا کلام کا تتہ اور کلام کواچھا کرنا -حضرت یعقو ب علیہ السلام ان تمام ہاتوں کے جواب میں فرماتے ہیں کہ جب تک تم طفیہ اقرار نہ کرو کہ اپنے اس بھائی کوا ہے ہمراہ جم تک مطفیہ اقرار نہ کرو کہ اپنے اس بھائی کوا ہے ہمراہ بینوں نے اللہ کو بھی میں رکھ کر مضبوط عہد و پیان کیا۔ اب حضرت یعقوب علیہ السلام نے بینرماکہ کہ ہماری اس گفتگو کا اللہ وکیل ہے 'اپنے بینوں نے اللہ کو بی کھی میں رکھ کر مضبوط عہد و پیان کیا۔ اب حضرت یعقوب علیہ السلام نے بینرماکہ کہ ہماری اس گفتگو کا اللہ وکیل ہوں بیارے نہ بیتھی اور اخیر بھیج جارہ و نہ نہ تھا۔

وَقَالَ لِبَنِيَ لاَ تَدْخُلُواْ مِنْ بَابِ وَاحِدْ وَادْخُلُواْ مِنْ اَبُوابِ
مُتَفَرِقَةٍ وَمَا اعْنِي عَنْكُمْ مِّنَ اللهِ مِنْ شَيْ اِن الْحُكْمُ
اللّالِلهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكِّلِ الْمَتَوَكِّلُونَ ﴿ وَلَمَّا دَخَلُوا مِنَ اللهِ مِنْ اللهِ مُنْ اللهِ مِنْ اللهِ مِنْ اللهِ مُنْ اللهِ مِنْ اللهِ مِنْ اللهِ مِنْ اللهِ مِنْ اللهِ مُنْ اللهِ مِنْ اللهِ مُنْ اللهِ مُنْ اللهِ مِنْ اللهِ مِنْ اللهِ مُنْ اللهُ مُنْ اللهِ مُنْ اللهِ مُنْ اللهُ مُنْ اللهِ مُنْ اللهِ مُنْ اللهِ مُنْ

اور کہنے لگا اے میرے پیخ تم سب ایک درواز سے نہ جانا بلک ٹی ایک درواز وں میں سے جدا جدا طور پر داخل ہونا' میں اللہ کی طرف سے آنے والی کی چیز کوتم سے
ٹالٹہیں سکتا - تھم صرف اللہ بی کا چیٹا ہے' میرا کامل مجروسہ ای پر ہے اور ہرایک مجروسہ کرنے والے کوائی پر مجروسہ کرنا چاہیے ۞ جب وہ آخی راستوں میں ہے جن
کا تھم ان کے والد نے انھیں دیا تھا' مجے کچھ نہ تھا کہ اللہ نے جو بات مقرر کردی ہے' وہ اس سے انھیں ذرائبی بچائے ہاں پیقو ب نے اپنے تھی میر کے ایک خطرے کو
سرانجام دے لیا' وہ ہمارے سکھلائے ہوئے ملم کا عالم تھالیکن اکثر لوگ جانے نہیں ۞ بیسب جب یوسف کے پاس پی محمد قو اس نے اپنے بھائی کواپنے پاس بھا
لیا اور کہا کہ میں تیرا بھائی (یوسف) ہوں۔ لیس بیرجو کچھ کرتے رہے' اس کا کچھ درنج نہ کر ۞

(آیت: ۲۷-۲۷) چونکہ نبی خدا حضرت یعقوب علیہ السلام کو اپنے بچوں پرنظر لگ جانے کا کھنکا تھا کیونکہ وہ سب ایسی خوبصورت تومند' طاقتور مضبوط' دیدہ رونو جوان تھے۔ اس لئے بوقت رخصت ان سے فرماتے ہیں کہ بیارے بچؤتم سب شہر کے ایک ہی درواز ہے۔ چر درواز وں سے ایک ایک دو دو کر کے جانا - نظر کا لگ جانا حق ہے۔ گھوڑ سوار کو بیگرا دیتی ہے۔ پھر ماتھ ہی فرماتے ہیں کہ بیش نہ جانا بلکہ مختلف درواز وں سے ایک ایک دو دو کر کے جانا - نظر کا لگ جانا حق ہے۔ گھوڑ سوار کو بیگرا دیتی ہے۔ پھر ساتھ ہی فرماتے ہیں کہ بیش جانا ہموں اور میراایمان ہے کہ بیت بیر انجیری نہیں کرسکتی - اللہ کی قضا کو کو کی مختص کی تدبیر سے برائیس سکتا - اللہ کا جا ہا پورا ہو کر بی رہتا ہے۔ تھم اس کا چاتا ہے۔ کون ہے جواس اراد ہے کو بدل سے ؟ اس کے فرمان کو نال سے ؟ اس کی برنا کہروسدای پر ہے اور مجھ پر بی کیا موقوف ہے - ہرایک تو کل کرنے والے کو ای پرتو کل کرنا جا ہے - چنا نچہ بیٹوں نے باپ کی فرمان پر داری کی اوراسی طرح کی ایک درواز وں میں بٹ گئے اور شہر میں پہنچ - اس طرح وہ اللہ کی قضا کو لوٹا تو نہیں سکتے تھے ہاں حضرت یعقوب علیہ السلام نے ایک ظاہری تدبیر پوری کی کہ اس سے وہ نظر بدسے ہی جا کیں - وہ ذی علم تھے - الہا می علم ان کے پاس تھا - حضرت یعقوب علیہ السلام نے ایک ظاہری تدبیر پوری کی کہ اس سے وہ نظر بدسے ہی جا کیں - وہ ذی علم سے - الہا می علم ان کے پاس تھا - البا کی ایک ان باتوں کو نہیں جائے -

(آیت: ۲۹) بنیا مین جوحضرت یوسف علیدالسلام کے سکے بھائی شخ انہیں لے کرآپ کے اور بھائی جب معر پنچ آپ نے اپنے مرکاری مہمان خانے میں تظہرایا 'بڑی عزت و تکریم کی اور صلہ اور انعام واکرام دیا 'اپنے بھائی سے تنہائی میں فرمایا کہ میں تیرا بھائی یوسف ہوں اللہ تعالیٰ نے جھے پر بیانعام واکرام فرمایا ہے' ابتمہیں چاہئے کہ بھائیوں نے جوسلوک میرے ساتھ کیا ہے' اس کا رنح نہ کرواور اس حقیقت کو

بھی ان پرنہ کھولو- میں کوش میں ہول کہ کسی خرح تنہیں اپنے پاس روک لوں-

پھر جب اٹھیں ان کا سامان اسباب ٹھیک ٹھاک کرے دیا تو اپنے بھائی کے اسباب میں پانی پینے کا پیالہ رکھ دیا 'پھرایک آواز دینے والے نے پکار کر کہا کہ اے قافے والوقم لوگ تو چور ہو ۞ انھوں نے ان کی طرف مند پھیر کر کہا کہ تبہاری کیا چیز کھوئی گئی ہے؟ ۞ جواب دیا کہ شابی جام گم ہے 'جواسے لے آئے' اے ایک اونٹ کے بوجہ کا غلہ ملے گا' اس وعدہ کا میں ضامن ہوں ۞ انھوں نے کہا اللہ کی قتم تم کوخوب علم ہے کہ ہم ملک میں فساد پھیلا نے کے لئے نہیں آئے اور نہ ہم چور ہیں ۞ انھوں نے کہا اللہ کی قتم تم کو خوب علم ہے کہ جس کے اسباب میں سے پایا جائے' وہی اس کا بدلہ ہے' ہم تو ایس انھوں نے کہا اچھا چور کی کیا سزا ہے۔ اگر تم جھوٹے ہو ۞ جواب دیا کہ اس کی سزا دیا کہ جس کے اسباب میں سے پایا جائے' وہی اس کا بدلہ ہے' ہم تو ایس کا خوب کی سزا دیا کہ تے ہیں ۞

(آیت: ۵ - ۲ - ۲) جب آپ اپ بھائیوں کے حسب عادت ایک اونٹ غلی کا دینے گے اوران کا اسباب لدنے لگاتو اپنے جالاک ملازموں سے چپکے سے اشارہ کر دیا کہ جائی کا شاہی کو را بنیا بین کے اسباب بیں چپکے سے رکھ دیں۔ بعض نے کہا ہے ئید کو را سونے کا تھا - اس میں پانی پیا جا تا تھا اوراس سے غلہ بھر کے دیا جا تا تھا بلکہ و بیا ہی پیالہ دھزت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھی تھا ۔ پس آپ کے ملاز مین نے ہوشیاری سے وہ پیالہ آپ کے بھائی حضرت بنیا مین کی خور جی میں رکھ دیا - جب بیہ چلنے لگے تو ساکہ بھی تھا ۔ پس آپ کے ملاز مین نے ہوشیاری سے وہ پیالہ آپ کے بھائی حضرت بنیا مین کی خور جی میں رکھ دیا - جب بیہ چلنے لگے تو ساکہ پیچھے سے منادی ندا کرتا آر ہا ہے کہ اے قافے والوتم چور ہو ۔ ان کے کان کھڑ ہے ہوئے رک گئے ۔ اوھر متوجہ ہوئے اور پوچھا کہ آپ کیا چیز کھوئی گئی ہے؟ ۔ جواب ملا کہ شاہی پیانہ جس سے اٹاج ٹا چا تا تھا' سنوشاہی اعلان ہے کہ اس کے ڈھونڈ لانے والے کوا یک ہو جھا اونٹ غلہ ملے گا - اور بیل خودضا من ہوں ۔

(آیت: ۲۵-۵۷) اپنے اوپر چوری کی تہمت من کر برادران یوسف کے کان کھڑے ہوئے اور کہنے لگے تم ہمیں جان چکے ہو۔
ہمارے عادات و خصائل سے واقف ہو چکے ہو ہم ایسے نہیں کہ کوئی فساداٹھا کیں ہم ایسے نہیں ہیں کہ چوریاں کرتے پھریں۔ شاہی ملازموں
نے کہا 'اچھا اگر جام و پیانے کا چورتم میں سے ہی کوئی ہواور تم جھوٹے پڑوتو اس کی سزاکیا ہوئی چاہئے؟۔ جواب دیا کہ دین ابرا ہمی کے مطابق اس کی سزاکیا ہوئی جاہدی شریعت کا یہی فیصلہ ہے۔ اب حضرت یوسف مطابق اس کی سزامی مطابق اس کی سزامی فیصلہ ہے۔ اب حضرت یوسف علیہ السلام کا مطلب پورا ہوگیا۔ آپ نے حکم دیا کہ ان کی تلاثی لی جائے۔ '

فَبَدَا بِأَوْعِيتِهِمْ قَبْلُ وِعَا إِنْجِيهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنَ وِعَا إِنْجِيهِ فَكُمْ الْكَانَ لِيَاخُذَ اَحَاهُ فِي دِيْنِ الْمَلِكِ الآكَ كَذَا لِيُوسُفُ مَا كَانَ لِيَاخُذَ اَحَاهُ فِي دِيْنِ الْمَلِكِ الآكَ الْكَانَ اللهُ نَرْفَعُ دَرَجْتِ مَّنَ لَشَاءً وَفُوقَ كُلِّ ذِي عِلْمِ عَلِيْمُ اللهُ اللهُ نَرْفَعُ اللهُ اللهُ عَلَيْ مِنَ قَبْلُ فَاسَرَّهَا وَلُوسُفُ فِي نَفْسِهُ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ قَالَ انْتُمْ شَرَّ مَّكُانًا يُوسُفُ فِي نَفْسِهُ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ قَالَ انْتُمْ شَرَّ مَّكُانًا يَوسُفُونَ هُ وَاللهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُونَ هُ وَاللهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُونَ هُ

پس پوسف نے ان کی خرجیوں کی تلاش شروع کی اپنے بھائی کی خرجی کی تلاش سے پہلے۔ پھراس جام کو اپنے بھائی کے شلیعۃ سے نکالا ،ہم نے پوسف کے لئے ای طرح میں تدبیر کی اس باوشاہ کے انصاف کی روسے میاپنے بھائی کونہ لے سکتا تھا گریہ کرمنظور اللہ ہو ہم جے چاہیں درج بلند کردیں ہر ذی علم سے فوقیت رکھنے والا دوسرا ذی علم موجود ہے 🔿 کہنے گئے کہ اگر اس نے چوری کی تو اس کا بھائی بھی پہلے چوری کر چکا ہے۔ پوسف نے اس بات کو اپنے دل ہیں رکھ لیا اور ان کے سامنے بالکل ظاہر نہ کیا' کہا کہتم گھٹیا درجے کے ہوا ورجوتم بیان کرتے ہوا سے اللہ بی خوب جانتا ہے 🔾

(آیت: ۲۱) پنانچہ پہلے بھائیوں کے اسباب کی تلاثی کی جالا تکہ معلوم تھا کہ ان کی خور جیاں خالی جیں کین حرف اس لئے کہ انہیں اور دوسر بے لوگوں کو کئی شہنہ ہو۔ آپ نے بیکام کیا۔ جب بھائیوں کی تلاثی ہو پھی اور جام نہ ملاتو اب بنیا مین کے اسباب کی تلاثی شروع ہوئی۔ چونکہ ان کے اسباب میں رکھوایا تھا اس لئے اس میں سے نگلنا ہی تھا تھا تھے تھی ہوگی۔ پھی وہ ترکیب جو جناب باری نے اپنی حکمت اور حضرت یوسف کی اور بنیا مین وغیرہ کی مصلحت کے لئے حضرت یوسف صدیتی علیہ السلام کوسکھائی تھی۔ کیونکہ شاہ مصر کے قانون کے مطابق تو باوجود چور ہونے کے بنیا مین کو حضرت یوسف علیہ السلام اپنے پاسٹہیں رکھ سکتے تھے لیکن چونکہ بھائی خود یہی فیصلہ کر کے قانون کے مطابق تو باوجود چور ہونے کے بنیا مین کو حضرت یوسف علیہ السلام اپنے پاسٹہیں رکھ سکتے تھے لیکن چونکہ بھائی خود یہی فیصلہ کر گئے تھے اس لئے یہی فیصلہ حضرت یوسف علیہ السلام نے جاری کر دیا۔ آپ کومعلوم تھا کہ شرع ابرا ہیں کا فیصلہ چور کی بابت کیا ہے۔ اس لئے بھائیوں سے پہلے ہی منوالیا تھا۔ جس کے در ہے اللہ بڑھانا چا ہے بڑھادیتا ہے۔ جیسے فرمان ہے تم میں سے ایما نداروں کے در جے اللہ بڑھانا چا ہے بڑھادیتا ہے۔ جیسے فرمان ہے تم میں سے ایما نداروں کی طرف علم کی انتہا بلندر میں اللہ تعالی عنہ کی قرات میں فوق گی کی قالیم ہے۔ اس سے علم کی ابتدا ہے اور اس کی طرف علم کی انتہا ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ کی قرات میں فوق گی کی قالیم علیہ تھے۔

(آیت: 22) بھائی کے شلیتے میں ہے جام کا نکلنا دیکھ کربات بنادی کہ دیکھواس نے چوری کی تھی اور بھی کیااس کے بھائی یوسف نے بھی مروی ہے نائک کابت چیکے سے اٹھالائے تھے اورا سے وڑو دیا تھا۔ یہ بھی مروی ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کی ایک بڑی بہن تھیں جن کے پاس اپنے والد حضرت اسحاق علیہ السلام کا ایک کمر پٹہ تھا جو خاندان کے بڑے اگر حضرت یعقوب علیہ السلام کی ایک بڑی بہن تھیں جن کے پاس اپنی ان پھوپھی صاحبہ کی پرورش میں تھے۔ آئیس حضرت یوسف علیہ السلام سے کمال درج کی مجبت تھی۔ جب آپ کھے بڑے ہوگئ تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے آپ کو لے جانا چاہا۔ بہن صاحبہ سے درخواست کی۔ لیکن بہن نے جدائی کونا قابل برداشت بیان کر کے انکار کردیا۔

ادهرآپ کے والدصاحب حضرت یعقوب علیه السلام کے شوق کی بھی انتہانہ تھی۔ سرہو گئے۔ آخر بہن صاحب نے فرمایا 'اچھا کچھ

دنوں رہنے دو۔ پھر لے جانا - اس اثنا میں ایک دن انہوں نے وہی کمریٹہ حضرت یوسف علیہ السلام کے کپڑوں کے بینچے چھیا دیا۔ پھر تلاش شروع کی۔گھر بھر چھان مارا نہ ملا۔شور مجا- آخر میٹھبری کہ گھر میں جو ہیں ان کی تلاشیاں لی جائیں۔ تلاشیاں لی گئیں۔ کسی کے پاس ہوتو

نکاے آخر حضرت بوسف علیہ السلام کی تلاشی لی گئی۔ ان کے پاس سے برآ مدہوا۔حضرت یعقوب علیہ السلام کوخبر دی گئی۔ اورملت ابراہیمی

کے قانون کے مطابق آیا بی چھوپھی کی تحویل میں کر دیئے گئے۔ اور پھوپھی نے اس طرح اپنے شوق کو پورا کیا۔ انقال کے وقت تک حضرت یوسف علیہ السلام کونہ چھوڑا-ای بات کا طعنہ آج بھائی دے رہے ہیں-جس کے جواب میں حضرت یوسف علیہ السلام نے چیکے

سے اپنے ول میں کہا کہ تم بوے خاند خراب لوگ ہو۔ اس کے بھائی کی چوری کا حال اللہ خوب جانتا ہے۔

قَالُواْ يَايِّهَا الْعَزِيْرُ إِنَّ لَهُ آبًا شَيْخًا كَبِيرًا فَخُذْ آحَدُنَا مَكَانَهُ ۚ إِنَّا نَالِكَ مِنَ الْمُحْسِنِينِ ۞ قَالَ مَعَاذَ اللهِ آنَ تَّاْخُذَ إِلَّا مَنْ قَجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهَ لِكَّا إِذَا لِتَظْلِمُونِ ۖ ۞ ﴿ فَلَمَّا اسْتَيْنَسُوْ مِنْهُ خَلَصُوْ إِنْجِيًّا * قَالَ كَبِيْرُهُمُ ٱلْمُرْتَعْلَمُوْ إِ أَنَّ آبَاكُمْ قَدْ اَنَحَذَ عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللهِ وَمِنْ قَبُلُ مَا فَتَرْطِتُكُمْ فِي يُوسُفَ ۚ فَكُنَّ ٱبْرَحَ الْأَرْضَ حَتَّى يَأْذَنَ لِنَّ ٱلِإِنَّ آفِيَخُكُمُ اللهُ لِي وَهُوَ خَيْرُ الْكَكِمِيْنَ ۞

کنے گلے کہ اے عزیز مصراس کے والد بہت بڑی عمر کے بالکل بوڑ مع محف ہیں۔ آپ اس کے بدلے ہم میں سے کسی کو لے لیجے 'ہم دیکھتے ہیں کہ آپ بڑے محس محض ہیں O پوسف نے کہا کہ ہم نے جس کے پاس اپنی چیزیائی ہے'اس کے سواد دسرے کی گرفتاری کرنے سے اللہ کی پناہ حیاہتے ہیں'ایسا کرنے سے تویقینا ہم نا انصاف ہوجائیں مے 🔿 جب بیاس سے مایوں ہو گئے تو تنہائی میں بیٹھ کرمشورہ کرنے لگئے ان میں سے جوسب سے بڑا تھا' اس نے کہائمہیں معلوم نہیں کہ تمہارے والد نےتم سے اللہ کو چ میں رکھ کر پختہ تول وقر ارالیا ہے اور اس سے پہلے یوسف کے بارے میں تم زبردست قصور کر چکے ہؤپس میں تو اس سرز مین سے نہ ٹلوں گا جب تک کدوالدصاحب خود مجھے اجازت نیدیں یا اللہ تعالی میر امیمعالمہ قیصل کردے وہی بہترین حاکم ہے O

(آیت:۷۸-۷۹)جب بنیامین کے پاس سے شاہی مال برآ مرہوااوران کے اپنے اقر ار کے مطابق وہ شاہی قیدی تھمبر چکے تو اب انہیں رنج ہونے لگا-عزیزمصرکو ہر جانے لگے اوراہے رخم دلانے کے لئے کہا کہان کے والدان کے بڑے ہی دلدادہ ہیں-ضعیف اور بوڑ ھے محض ہیں-ان کا ایک سگا بھائی پہلے ہی کم ہو چکا ہے-جس کےصدے سے وہ پہلے ہی سے چور ہیں-اب جویہ نیل گے تو ڈر ہے کہ زندہ نہ چسکیں۔ آپ ہم میں ہے کسی کوان کے قائم مقام اپنے پاس رکھ لیں اور اسے چھوڑ دیں آپ بڑے محن ہیں۔ اتن عرض ہماری قبول فر مالیں-حضرت بوسف علیه السلام نے جواب دیا کہ بھلا بیٹنگدلی اورظلم کیسے ہوسکتا ہے کہ کرے کوئی ' بھرے کوئی - چورکورو کا جائے گا نہ کہ شاہ کو- ٹا کر دہ گناہ کومرا دینا اور گئېگار کوچھوڑ دینا' پیتو صرح ٹاانصافی اور بدسلو کی ہے-

(آیت: ۸۰) جب برادران پوسف اپنے بھائی کے چھٹکارے سے مایوں ہو گئے انہیں اس بات نے شش و پنج میں ڈال دیا کہ ہم والد سے تخت عہدو پیان کر کے آئے ہیں کہ بنیا مین کوآپ کی حضور میں پہنچادیں گے۔ اب یہاں سے میکسی طرح چھوٹ نہیں سکتے - الزام

ثابت ہو چکا- ہماری اپنی قرار داد کےمطابق وہ شاہی قیدی گھہر چکے- اب ہتاؤ کیا کیا جائے؟ اس آپس کےمشورے میں بڑے بھائی نے اپنا خیال ان لفظوں میں ظاہر کیا کہ مہیں معلوم ہے کہ اس زبردست تھوس وعدے کے بعد جوہم ابا جان سے کر کے آئے ہیں اب انہیں مند دکھانے کے قابل تونہیں رہے۔ نہ یہ ہمارے بس کی بات ہے کہ کسی طرح بنیا مین کوشاہی قیدے آزاد کرالیں۔ پھراس وقت ہمیں اپنا پبلا قصوراور نادم کرر ہاہے جو یوسف (علیہ السلام) کے بارے میں ہم ہے اس سے پہلے سرز دہو چکا ہے پس اب میں تو تیہیں رک جاتا ہوں-یہاں تک کہ یا تو والدصاحب میر اقصور معاف فر ما کر مجھے اپنے پاس حاضر ہونے کی اجازت دیں یا اللہ تعالی مجھے کوئی فیصلہ بھا دے کہ میں یا تو لڑ بھڑ کرا پینے بھائی کو لے کر جاؤں اللہ تعالی کوئی اورصورت بناد ہے۔ کہا گیا ہے کہان کا نام روئیل تھایا یہودا تھا' یہی تھے کہ حضرت یوسف عليه السلام كوجب اور بھائيوں نے قتل كرنا جا ہاتھا' انہوں نے روكا تھا-

إرْجِعُوٓا إِلَىٰ أَبِنَكُمُ فَقُوْلُوۡا يَاۤ بَا نَّا إِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ ۚ وَمَا شَهِدُنَا إِلَّا بِمَا عَلِمُنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ لِحَفِظِيْنَ ﴿ وَسَاكِ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنَا الْعَيْبِ لَحَفِظِيْنَ ﴿ وَسَالٍ الْقَرْيَةَ الَّتِي كُنَّا فِيْهَا وَالْحِيْرَ الَّذِيِّ ٱقْبَلْنَا فِيْهَا ۗ وَإِنَّا لَصْدِقُونَ ﴿ قَالَ بَلْ سَوَّلَتَ لَكُمْ انْفُسُكُمُ آمْرًا فَصَابِرُ جَمِيلٌ الْمُدَّا فَصَابِرُ جَمِيلٌ ا عَسَى اللهُ أَنْ يَأْتِينِي بِهِمْ جَمِيْعًا ۖ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ٥ وَتُولِّيٰ عَنْهُمُ وَقَالَ يَاسَفَى عَلَى يُوسُفَ وَابْيَضَّتَ عَيْـنُهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَكَظِيْمُ ٥

تم سب والدصاحب کی خدمت میں واپس جاؤ اور کہو کہ اہاجی آپ کے صاحبز ادے نے چوری کی اور ہم نے وہی گواہی دی تھی جوہم آپ جانتے تھے۔ ہم پچھ غیب ک حفاظت کرنے والے تو ندیعے 🔿 آپ اس شہر کے لوگوں سے دریافت فر مالیں جہاں ہم تھے اور اس قافلہ سے بھی پوچھلیں جس کے ساتھ ہم آئے ہیں۔ واللہ ہم بالکل سچے ہیں 🔾 کہاریتونٹیس بلکتم نے اپنی طرف ہے بات بنالی ہے کپس اب صبر ہی بہتر ہے کیا عجب کہاللہ تعالی ان سب کومیرے پاس ہی پہنچا دے وہی علم و حكمت والا ب 🔾 پھران سے منہ پھیرلیا اور كہنے لگا آ ويوسف!اس كى آئىسىن بوجەرنى فىم كے سفيد ہوچكى تھیں اور وہم كے مارے كھٹا جار ہاتھا 🔾

(آیت:۸۱-۸۲) اب بداین اور بھائیوں کومشورہ دیتے ہیں کتم اہا جی کے پاس جاؤ -انہیں حقیقت حال سے مطلع کرو-ان سے کہوکہ ہمیں کیا خرتھی کدیہ چوری کرلیں گےاور چوری کا مال ان کے پاس موجود ہے ہم سے تو مسکلے کی صورت پوچھی گئی۔ ہم نے بیان کردی۔ آپ کو ہماری بات کا یقین نہ ہوتو اہل مصر سے دریا فت فرما کیجئے -جس قافلے کے ساتھ ہم آئے ہیں اس سے پوچھ کیجئے - کہ ہم نے صدافت ' امانت عفاظت میں کوئی کس نہیں اٹھار تھی -اور ہم جو پچھ عرض کررہے ہیں وہ بالکل راستی پروٹی ہے-

(آیت:۸۳-۸۳) بھائیوں کی زبانی بی خبرس كرحضرت يعقوب عليه السلام نے وہى فرمايا جواس سے پہلے اس وقت فرمايا تھاجب انہوں نے پیرابن یوسف خون آلود پیش کر کے اپنی گھڑی ہوئی کہانی سنائی تھی کہ مبر ہی بہتر ہے۔ آپ سیجھے کہ اس کی طرح یہ بات بھی ان کی ا پی بنائی ہوئی ہے۔ بیٹوں سے بیفر ما کراب اپنی امید ظاہر کی جواللہ سے تھی کہ بہت ممکن ہے کہ بہت جلداللہ تعالی میرے تینوں بچوں کو مجھ ے ملاد ے یعنی حضرت یوسف علیه السلام کو بنیا مین کواور آپ کے بڑے صاحبز ادے روبیل کو جومعر میں تھہر گئے تھے اس امید پر کما گرموقعہ

لگ جائے تو بنیا مین کو خفیہ طور پر تکال لے جا کیں یامکن ہے کہ اللہ تعالی خود محکم دے اور بیاس کی رضا مندی کے ساتھ واپس لوٹیس – فر ماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ علیم ہے۔ میری حالت کوخوب جان رہا ہے۔ حکیم ہے۔ اس کی قضا وقد راور اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔ اب آپ کے اس نے رخ نے پر انا رخ بھی تازہ کر دیا اور حضرت یوسف کی یادول میں چنکیاں لینے گئی۔ حضرت سعید بن جبیر رحمته اللہ علیہ فر ماتے ہیں۔ انا للّٰہ النے پڑے میں کے کوم تھیں۔ دیکھئے حضرت ہیں۔ ان میں مع اپنے نبیوں کے محروم تھیں۔ دیکھئے حضرت پر بیا اسفی علی یوسف کہتے ہیں۔ آپ کی آئکھیں جاتی رہی تھیں غم نے آپ کونا بینا کر دیا تھا اور یعقوب علیہ السلام بھی ایسے موقعہ پر یا اسفی علی یوسف کہتے ہیں۔ آپ کی آئکھیں جاتی رہی تھیں غم نے آپ کونا بینا کر دیا تھا اور نبیان خاموث تھی۔ مخلوق میں سے کی سے شکایت وشکو خیس کرتے تھے۔ مگلین اور اندوہ گین رہا کرتے تھے۔

ابن ابی حاتم میں ہے کہ حضرت داؤرعلیہ السلام نے جناب باری میں عوض کی کہ لوگ تھے سے کہ کرد عاما تھتے ہیں کہ اے ابراہیم اور اسحاق اور پیتقوب کے اللہ استار کہ ان تین ناموں میں چوتھا نام میر ابھی شامل ہوجائے۔ جواب ملا کہ اے داؤر حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ میں ڈالے گئے اور صبر کیا۔ تیری آزبائش ابھی الی نہیں ہوئی۔ اسحاق علیہ السلام نے خودا پی قربانی منظور کرلی اور اپنا گلا کو ان علیہ سے بیٹھ گئے۔ تھے پریہ بات بھی مبرکیا۔ تیری آزبائش ابھی الی نہیں ہوئی۔ اس کے خت جگر کوالگ کردیا۔ اس نے بھی صبر کیا۔ تیرے ساتھ بیواقعہ بھی نہیں ہوا کہ دوایت مرسل ہے اور اس میں نکارت بھی ہے۔ اس میں بیان ہوا ہے کہ ذیج اللہ حضرت اسحاق علیہ السلام شے کیاں کردیا کرتے ہیں۔ واللہ ہے کہ حضرت اساعیل علیہ السلام شے۔ اس روایت کے داوی علی بن زید بن جدعان اکثر مکر اور غریب روایت تیں اور ایک کی اسرائیل کی ہوجیسے کعب و ہب وغیرہ و واللہ اعلم۔ بن اسرائیل کی موجیسے کعب و جب وغیرہ و واللہ اعلم۔ بن اسرائیل کی دوایت میں بیٹی ہے کہ حضرت ایوسف میں جنا ہوں۔ کیاں موقعہ پر جب کہ بنیا مین قید میں سے ایک خطاکھا تھا جس میں انہیں رحم دلانے کے لئے لکھا تھا کہ ہم مصیبت زدہ لوگ ہیں۔ میرے داد حضرت ابرا ہیم آگ میں ڈالے گئے۔ میرے والد حضرت اسحاق انہیں رحم دلانے کے میں خور فراق ہوسف میں جنا ہوں۔ لیکن بیروایت بھی سندا ثابت نہیں۔

قَالُوُا تَالِلُهِ تَفْتَوُا تَذَكُرُ يُولُسُفَ حَتِّي تَكُوْنَ حَرَضًا أَوْ تَكُونَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ﴿قَالَ إِنْمَا آشَكُوْا بَثِي وَكُوْنِيْ إِلَى اللهِ وَاعْلَمُ مِنَ اللهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۞

بیٹوں نے کہا' واللہ تم تو ہمیشہ یوسف کی یاد ہی میں گئےرہو گے یہاں تک کہ کمل جاؤیا ختم ہوجاؤ ۞ اس نے کہا کہ میں تو اپنی پریشانی اوررنج کی فریا واللہ ہی ہے کررہا ہوں۔ جھے اللہ کی طرف کی وہ باتنی معلوم ہیں جن ہے تم سارسر بے خبر ہو ۞

آیت: ۸۵-۸۵) بچوں نے باپ کا بیرحال دیکھ کرانہیں سمجھانا شروع کیا کہ اباجی آپ تو ای کی یاد میں اپنے تمین گھلا دیں گے بلکہ ممیں تو ڈر ہے کہ اگر آپ کا یہی حال کچھ دنوں اور رہا تو کہیں زندگی سے ہاتھ نددھو بیٹھیں - حضرت یعقو ب علیہ السلام نے انہیں جواب دیا کہ میں تم سے تو کچھ نہیں کہ رہا۔ میں تو اپنے رب کے پاس اپنا دکھرور ہا ہوں۔ اور اس کی ذات سے بہت امیدر کھتا ہوں۔ وہ بھلا ئیوں والا ہے۔ بچھے یوسف کا خواب یا د ہے جس کی تعبیر ظاہر ہوکرر ہے گی۔

ابن ابی حاتم میں ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے ایک مخلص دوست نے آیک مرتبہ آپ سے بوچھا کہ آپ کی بینائی کیے جاتی رہی؟ اور آپ کی کمرکیے کمڑی ہوگئ؟ آپ نے فرمایا' یوسف کوروروکر آئکھیں کھو جیٹھا اور بنیا مین کے صدمے نے کمرتوڑ دی۔ اس وقت

حفرت جرئیل علیه السلام آئے اور فرمایا اللہ تعالی آپ کوسلام کے بعد کہتا ہے کہ میری شکایتیں دوسروں کے سامنے کرنے ہے آپ شرماتے نہیں؟ حفرت بھوب علیہ السلام نے ای وقت فرمایا کہ میری پریشانی اور غم کی شکایت اللہ ہی کے سامنے ہے۔حضرت جرئیل علیہ السلام نے فرمایا 'آپ کی شکایت کا اللہ کوخوب علم ہے۔ بیعدیث بھی غریب ہے اور اس میں مجھی نکارت ہے۔

البَنِيُ اذْهَبُوا فَتَحَسَّسُوا مِنْ يُؤسُفَ وَآخِيهِ وَلاَ تَايْسُوا مِنَ الْحُورُونَ اللهِ اللهِ اللهُ الْقُومُ الْكَفِرُونَ ﴿ وَلَى اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ الْقُومُ الْكَفِرُونَ ﴿ فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيْهِ قَالُوا آيَاتُهُا الْعَزِيْزُ مَسَنَا وَاهْلَنَا الصِّرُ فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيْهِ قَالُوا آيَاتُهُا الْعَزِيْزُ مَسَنَا وَاهْلَنَا الصَّرُ وَ فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيْهِ قَالُوا آيَاتُهُا الْعَزِيْزُ مَسَنَا وَاهْلَنَا الصَّرُقُ وَحَمَدَ قَ وَجِئْنَا بِبِضَاعَتَ قِي مُزْجِيةٍ فَاوْفِ لَنَا الْحَيْنَ وَتَصَدّق وَجِئْنَا بِبِضَاعِيَةً مُزْجِيةٍ فَاوْفِ لَنَا الْحَيْنِ وَتَصَدّق عَلَيْنَ اللهُ يَجْزِى الْمُتَصَدِّقِيْنَ ﴿ عَلَيْنَا اللهِ يَجْزِى الْمُتَصَدِّقِيْنَ ﴿ عَلَيْنَا اللهِ يَجْزِى الْمُتَصَدِّقِيْنَ ﴿ عَلَيْنَا اللهِ يَجْزِى الْمُتَصَدِّقِيْنَ ﴿ عَلَيْنَا اللّٰهُ يَجْزِى الْمُتَصَدِّقِيْنَ ﴾

میرے پیارے بچوتم جا دُاور یوسف کی اوراس کے بھائی کی پوری طرح تلاش کرواوراللہ کی رحمت سے نامید نہ ہوئیقینا رحمت رب سے نامید وہی ہوتے ہیں جو کا فر ہوتے ہیں O مچر جب لوگ یوسف علیہ السلام کے پاس پینچیق کہنے گئے کہ اے عزیز 'ہم اور ہمارا خاندان بوی تکلیف میں ہے۔ ہم حقیر پوٹی لے کرآئے ہیں۔ پس آپ ہمیں پورا پیانید بیجئے اور ہم پر خیرات کیجئے اللہ تعالیٰ خیرات کرنے والے کو بدلید دیتا ہے O

(آیت: ۸۸-۸۸) حضرت یعقوب علیه السلام اپنے بیٹوں کو حکم فرمار ہے ہیں کہتم ادھرادھر جاؤ اور حضرت یوسف اور بنیا بین کی اللّٰ کرو۔ عربی میں تَحَسُّ کالفظ بھلائی کی جبتو کے لئے بولا جاتا ہے اور برائی کی شؤل کے لئے تَحَسَّسُ کالفظ بولا جاتا ہے۔ ساتھ میں فرماتے ہیں کہ اللّٰہ کی ذات ہے مایوں نہ ہونا چاہے۔ اس کی رحمت ہے مایوں وہی ہوتے ہیں جن کے دلوں میں کفر ہوتا ہے۔ ہم تلاش بند نہ کرو۔ اللّٰہ سے نیک امیدر کھواور اپنی کوشش جاری رکھو۔ چنا نچہ بیلوگ چلے۔ پھر معربہ بیچے۔ حضرت یوسف کے دربار میں حاضر ہوئے۔ وہاں اپنی خشتہ حالی طاہر کی کہ قط سالی نے ہمارے خاندان کوستار کھا ہے۔ ہمارے پاس پھر نیس رہا جس سے فلہ خریدتے۔ اب ردی وائی ناقص کی خشتہ حالی طاہر کی کہ قط سالی نے ہمارے خاندان کوستار کھا ہے۔ ہمارے پاس پھر نیس ہماری خواہش ہماری کھر یونہی ہی رکھی رکھائی چیزیں لے کر آپ کے پاس آئے ہیں۔ گویہ بدلیٹیس کہا جا سکتا نہ قیت بنتی ہے لیکن تا ہم ہماری خواہش ہم کہ آپ ہمیں دیجے جو بچی میچے اور پوری قیمت پردیا کرتے ہیں۔ ہمارے بو جو بھر دیجے ۔ ہماری خور جیاں پر کر دیجے ابن مسعود کی قرائت میں فاو ف لنا الکیل کے بدلے فافو قرر کا بنا ہے بعنی ہمارے اونٹ غلے سے لادر تیجے ۔ اور ہم پر صدقہ سے کہ اسے کہ بین فلز ہمیں ہمارے اس مال کے بدلے نہیں بکہ بطور خرات و بیخے ۔ اور ہم پر صدقہ سے کہ اس کے بین میں کہ بین کی کہ کے دیے فلؤ ہمیں ہمارے اس مال کے بدلے نہیں بلکہ بطور خرات و بیخے ۔ این مسلور کی رائے و بین کی کر اس میں کہ بین کہ کہ کے دین فلز ہمیں ہمارے اس مال کے بدلے نہیں بلکہ بطور خرات و بیخے ۔ این مطلب ہے کہ بین فلز ہمیں ہمارے اس مال کے بدلے نہیں بلکہ بلغور خرات و بیخے ۔ این مطلب ہے کہ بین فلز ہمیں ہمارے اس مال کے بدلے نہیں بلکہ بلغور خرات و بیخے ۔ این مطلب ہے کہ بین فلز ہمیں ہمارے اس میں بلکہ بلغور خرات و بیخے ۔ این مطلب ہے کہ بین فلز ہمیں ہمارے اس مال کے بدلے نہیں بلکہ بلغور خرات و بیخے ۔

حفرت سفیان بن عینیه رحمته الله علیه سے سوال ہوتا ہے کہ ہمارے ٹی ﷺ سے پہلے بھی کسی ٹی پرصدقہ حرام ہوا ہے؟ تو آپ نے یکی آیت پڑھ کراستدلال کیا کہ نہیں ہوا - حضرت مجاہد رحمته الله علیہ سے سوال ہوا کہ کیا کی شخص کا اپنی دعامیں یہ کہنا کر وہ ہے کہ یا اللہ مجھ پر صدقہ کر - فرمایا ہاں اس لئے کہ صدقہ وہ کرتا ہے جو طالب ثواب ہو۔

قَالَ هَلْ عَلِمْتُهُ مِنَافَعَلْتُهُ بِيُوسُفَ وَآخِيهِ إِذْ آنَ تُهُ اللَّهُ اللّ

وَهٰذًا آخِيُ قَدْ مَنَ اللهُ عَلَيْنَا ﴿ إِنَّهُ مَنْ يَتَّقِ وَيَصْبِرُ فَانَ اللهَ لاَ يُضِيْعُ آجُرَ الْمُحْسِنِينَ ﴿ قَالُو اللهُ لَقَدْ الثَرَاتَ اللهُ عَلَيْنَا وَإِنْ كُنَّا لَخْطِينَ ﴿ قَالَ لاَ تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيُومَ اللهُ عَلَيْنَا وَإِنْ كُنَّا لَخْطِينَ ﴿ قَالَ لاَ تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيُومَ اللهُ عَلَيْنَا وَإِنْ كُنَّا لَخُو مُو الرّحَمُ الرّحِمِيْنَ ﴿ يَغْفِرُ اللهُ لَكُمُ وَهُو الرّحَمُ الرّحِمِيْنَ ﴿

یوسف نے کہا' جانتے بھی ہوکہ تم نے یوسف اوراس کے بھائی کے ساتھ اپنی جہالت میں کیا کیا گیا؟ ۞ انھوں نے پو چھا' شایدتو ہی یوسف ہے' جواب دیا کہ ہال میں یوسف ہوں اور بدیمر ابھائی ہے۔ اللہ تعالی نے ہم فیضل وکرم کیا۔ بات بہے کہ جو بھی پر پیزگاری اور صبر کرنے آللہ اللہ تعالی کسی نیک کار کا اجر ضائع نہیں کرتا کا اللہ کو ہم اللہ تعالی ہے ہم پر برتری دی ہے اور یہ بھی بالکل تج ہے کہ ہم خطا کار تنے ۞ جواب دیا کہ آج تم پر کوئی خطگی جر الزام نہیں ہے۔ اللہ انہوں نے کہا' اللہ کی ہم اللہ تعالی نے تعجبی بخشے۔ وہ سب مہر یا نوں سے بردام ہم یان ہے ۞

(آیت: ۸۹-۹۹) جب بھائی حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس اس عاجزی اور بے بی کی حالت میں پنچ اپ تمام دکھرونے گئے اپنے مام دکھرونے لگئا ہے والدی اور اپنے گھر والوں کی مصبتیں بیان کیس قو حضرت یوسف علیہ السلام کا دل بحرآیا - ندر ہا گیا - اپنے سرے تاج اتارہ یا اور بھائیوں ہے کہا ' کچھا پنے کرتوت یا دبھی ہیں کہتم نے یوسف کے ساتھ کیا کیا؟ اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا کیا؟ وہ زی جہالت کا کرشمہ تھا اس لئے بعض سلف فرماتے ہیں کہ اللہ کا ہر گنہ گار جائل ہے - قرآن فرماتا ہے ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِیْنَ عَمِلُو السُّوْءَ بِحَهَالَةٍ بظاہر بیمعلوم ہوتا ہے کہ پہلی وود فعد کی ایا تا ہے میں حضرت یوسف علیہ السلام کو اپنے آپ کو ظاہر کرنے کا تھم اللی ندتھا - اب کی مرتبہ تھم ہوگیا - آپ نے معاملہ صاف کردیا - جب تکلیف بڑھ گئی تو اللہ تعالیٰ نے راحت دے دی اور کشادگی عطافر مادی -

عیار شاد ہے کئی کے ساتھ آ سانی ہے۔ بیٹینا تخی کے ساتھ آ سانی ہے۔ اب بھائی چونک پڑے کی گھاس وجہ سے کہ تا تا رنے کے بعد پیٹائی کی نشانی و کیے لیا اور کھواس قئم کے سوالات کی کھا گلے واقعات سب سائے آگئے۔ تا ہم اپنا شک دور کرنے کے بعد پیٹائی کی نشانی و کیے لیا آپ ہی پوسف ہیں؟ آپ نے اس سوال کے جواب میں صاف کہد دیا کہ ہاں میں خود پوسف ہوں اور بد میرا سگا بھائی ہے اللہ تعالیٰ نے ہم پر نفضل و کرم کیا۔ پھڑنے کے بعد طادیا تفرقہ کے بعد اجتماع کردیا تقوی اور صبر رائیگاں نہیں جاتے۔ نیک کاری بے پھل لائے نہیں وہتی۔ اب تو بھائیوں نے حضوت پوسف علیے السلام کی فضیلت اور ہزیگی کا اقر ارکر لیا کہ واقعی صورت سیرت دونوں اعتبار سے بھی اللہ نے آپ کو ہم پر فوقیت رکھتے ہیں۔ ملک و مال کے اعتبار سے بھی اللہ نے آپ کو ہم پر فوقیت دیکھی ہے۔ ای طرح بعض کے زدیک نبوت کے اعتبار سے بھی کیونکہ حضرت پوسف علیہ سے بھی کیونکہ حضرت پوسف کی نہ تھے۔ اس اقر ارکے بعدا پی خطا کاری کا بھی اقر ارکیا۔ اس وقت حضرت پوسف علیہ السلام نے فرمایا 'میں آجی کے دون کے بھڑ ہیں تمہاری یہ خطایا دمی نہ دولا وُں گا 'میں ہمیں کوئی ڈانٹ ڈیٹ کرنائیس چاہتا نہ تم پر النام رکھتا ہوں نہ تھا ہار نشان کی دولا وہ کی نہ دلا وُں گا 'میں ہمیں کوئی ڈانٹ ڈیٹ کرنائیس چاہتا نہ تم پر النام رکھتا ہوں الے اللہ میں کہوں کے دوار تم الراحمین ہے۔ بھائیوں نے عذر پیش کیا 'آپ نے قبول فرما ہے۔ وہ ارتم الراحمین ہے۔ بھائیوں نے عذر پیش کیا 'آپ نے قبول فرما ہے۔ وہ ارتم الراحمین ہے۔ بھائیوں نے عذر پیش کیا 'آپ نے خول فرما ہے۔ اس الراحمین ہے۔ بھائیوں نے عذر پیش کیا 'آپ ہوں کیا ہے' اسے بخش دے۔

اِذْهَبُوْ اِقَمِيْصِي هٰذَافَا لَقُوْهُ عَلَى وَجُهِ آبِي يَاتِ بَصِيرًا وَ اتُونِيَ الْهُمُولِ وَالْعَوْدُ فَا الْمِيرُ قَالَ اَبُوْهُمُ اِنْ لَاجِدُ فَصَلَتِ الْعِيرُ قَالَ اَبُوْهُمُ اِنْ لَاجِدُ

رِنْجَ يُوسُفَ لَوْلَا آنَ ثُفَيِّدُونِ ﴿ قَالُواْ تَاللَّهِ إِنَّكَ لَفِي ضَلِّلِكَ الْمَالِكَ لَغِي ضَلِّلِكَ الْقَدِيْمِ ﴿

میرا پیکر تہ تم لے جاؤ اور اسے میرے والد کے منہ پرڈ ال دو کہ وہ و کیمنے لگیں اور آ جا کیں 'اور اپنے تمام خاندان کومیرے پاس لے آؤ و جب بیر قافلہ جدا ہوا تو ان کے والدنے کہا کہ مجھے تو خوشبو آرہی ہے'اگر تم مجھے معقل نہ بناؤ ⊙ وہ کہنے لگے کہ واللہ آپ تو اپنی ای پرانی غلطی پر قائم ہیں ⊙

(آیت ۹۳ – ۹۵) چونکہ اللہ کے رسول حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے رائج وغم میں روتے روتے نابینا ہو گئے سے اس لئے حضرت یوسف علیہ السلام اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں کہ میرا ہیرکر نہ لے کرتم ابا کے پاس جاؤ – اسے ان کے مند پر ڈالتے ہی ان شاء اللہ ان کا دوشن ہوجائے گی – پھر انہیں اور اپنے گھر انے کے تمام اور لوگوں کو پہیں میرے پاس لے آؤ – ادھر بیقا فلہ محمرے لکلا ادھر اللہ تعالیٰ نے حضرت یعقوب کو حضرت یوسف کی خوشبو پہنچا دی تو آپ نے اپنی سے دور تھا کہہ کر میری اس بات کو باور نہیں کرنے کے ۔ ابھی قافلہ کنعان سے آئے می دن کے یوسف کی خوشبو پہنچا دی ۔ اس وقت حضرت یوسف علیہ السلام کی گمشدگی فاصلے پر تھا جو بھی اور قافلہ ای فریخ آپ سے دور تھا ۔ لیکن بھائیوں نے کہا آپ تو یوسف کی عبت میں غلطی میں پڑے ہوئے کی مدت اس سال کی گزر چی تھی اور قافلہ ای فریخ آپ سے دور تھا ۔ لیکن بھائیوں نے کہا آپ تو یوسف کی عبت میں غلطی میں پڑے ہوئے ہیں دئے میا سے دور ہونہ آپ کو تیل ہو ۔ ان کا پی کلمہ بڑا سخت تھا ۔ کس لائق اولا دکو لائق نہیں کہ اپنے باپ سے یہ کہے نہ کسی امتی کو لائق ہو کہا ہے نہ سے یہ کہے نہ کسی امتی کو لائق سے کہا ہے کہ دارجو نہ ہے ہے نہ کسی امتی کو کہا ہے نہ سے یہ ہے۔

فَلَمَّا أَنْ جَآءُ الْبَشِيْرُ الْقَلْهُ عَلَى وَجِهِ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلُ لِآكُمُ الْبِيْنِ اَعْلَمُ مِنَ اللهِ مَا لاَ تَعْلَمُونَ ۞ قَالُوا آلِمَ اَقُلُ لِآكُمُ الْبِيْنِ اللهِ مَا لاَ تَعْلَمُونَ ۞ قَالُوا آلِابَانَا السَّنَغْفِرُلَنَا دُنُوْبَنَا إِنَّا كُنَّا خُطِيْنَ ۞ قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ آلِابَانَا السَّنَغْفِرُلَنَا دُنُوْبَنَا إِنَّا كُنَّا خُطِيْنَ ۞ قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ النَّاهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيْمُ ۞

جب خوشخری دینے والے نے پہنچ کراس کے مند پروہ کرنند ڈالا' ای وقت وہ پھرسے بینا ہوگیا' کہنے لگا کیا میں تم سے ندکہا کرتا تھا کہ میں اللہ کی طرف کی وہ با تمیں جانتا ہوں جوتم نہیں جاننے ۞ وہ کہنے گئے ابا بی آپ ہمارے گئے ہمارے گنا ہوں کی بخشش طلب سیجئے - بے شک ہم قصور وار ہیں ۞ کہاا چھامیں تمہارے لئے اپنے پروردگارہے بخشش مانگوں گا'وہ بہت بڑا بخشے والا اور نہایت مہریانی کرنے والا ہے ۞

(آیت: ۹۸-۹۱) کہتے ہیں کہ پیرائمن یوسف علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام کے بڑے صاحبزادے یہودالائے تھے۔ اس لئے کہ انہوں نے ہی پہلے جموث موٹ وہ کرتا پیش کیا تھا۔ جسے خون آلود کر کے لائے تھے اور باپ کو سیجھایا تھا کہ یہ یوسف کا خون ہے۔ اب بدلے کے لئے یہ کرتہ بھی بھی لائے کہ برائی کے بدلے بھلائی ہو جائے۔ بری خبر کے بدلے خوشخری ہو جائے۔ آتے ہی باپ کے منہ پر فرالا۔ اسی وقت حضرت یعقوب علیہ السلام کی آئے میں کھل گئیں اور بچوں سے کہنے لگے دیکھو میں تو ہمیشتم سے کہا کرتا تھا کہ اللہ کی بعض وہ باتیں میں جانتا ہوں جن سے محض بے خبر ہو۔ میں تم سے کہا کرتا تھا کہ اللہ تعالی میرے یوسف کو ضرور مجھ سے ملائے گا۔ ابھی تھوڑ ۔ دنوں باتیں میں جانتا ہوں جی سے کہا تھا کہ اللہ تعالی میرے یوسف کو ضرور مجھ سے ملائے گا۔ ابھی تھوڑ ۔ دنوں کا ذکر ہے کہ میں نے تم سے کہا تھا کہ وسف کی خوشبو آر بھی ہے۔ بیٹے کہنے لگے ابا ہی! آپ ہمارے گئے ہمارے گنا ہوں کی

بخشش طلب کیجے - باپ جواب میں فرماتے ہیں کہ جھے اس سے انکارٹیں اور جھے اپنے رب سے یہ بھی امید ہے کہ وہ تہاری خطا کیں معاف فرما و سے گا اس لئے کہ وہ بخششوں اور مہر ہانیوں والا ہے - تو بہ کرنے والوں کی تو بہول فرمالیا کرتا ہے - میں صبح محری کے وقت تہمارے لئے استغفار کروں گا - ابن جریر میں ہے کہ حضرت محرضی اللہ عنہ سجد میں آتے تو سنتے کہ کوئی کہدر ہا ہے کہ الہی تو نے پکارا میں نے مان لیا تو نے تھم دیا میں بجالا یا - یہ محرکا وقت ہے ۔ لیاتو مجھے بخش د سے آپ نے کان لگا کرخور کیا تو معلوم ہوا کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود میں اللہ تعالی عنہ کے گھر سے یہ آ واز آر بھی ہے ۔ آپ نے ان سے بوچھا انہوں نے کہا کہی وہ وقت ہے جس کے لئے حضرت یعقو ب علیہ اللہ م نے اس کے بیٹوں سے کہا تھا کہ میں تبہار ہے لئے تھوڑی دیر بعد استغفار کروں گا - حدیث میں ہے کہ بیرات جمعہ کی رات آجا نے لیکن یہ حدیث غریب ہے - بلکہ اس کے مرفوع ہونے میں ہے حضور علیہ فرماتے ہیں کہ مراداس سے یہ ہم کہ جب جمعہ کی رات آجائے ۔ لیکن یہ حدیث غریب ہے - بلکہ اس کے مرفوع ہونے میں بھی کلام ہے واللہ اعلم -

فَلَمَّادَخُلُوْاعَلَى يُوسُفُ اوْى النّهِ ابَوَنِهِ وَقَالَ ادْخُلُوْامِصْرَ اِنْ شَاءِ اللهُ امِنِيْنَ ﴿ وَوَقَعُ ابْوَنِهِ عَلَى الْعَرْشِ وَحَرُوا لَهُ سُجَّدًا وقال آیابتِ هذا تاویل رُهٔ یای مِنْ قَبُلٌ قَدْ جَعَلَها رَیِّ حَقّا وقد آخسَ بِی اِنْ آخرَجَنِی مِنَ السِّجْنِ وَجَاءِ بِکُمُ مِنَ البَدُو مِنْ بَعْدِ أَنْ ثَنَعُ الشَّيْطِلُ بَيْنِي وَبَيْنَ اِخُوتِيْ اِنَ رَیِّ کَفْلُهُ الْعَلَيْمُ لِمَا يَشَاءِ اِنَّهُ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿

جب بیسارا گھرانہ پوسف کے پاس پنٹی عمیا تو پوسف نے اپنے ہاں باپ کواپنے پاس جگہ دی اور کہا کہ التدکو منظور ہے تو آ پ سب اس وا مان کے ساتھ مصر میں آؤک اپنے تخت پہلینے ماں باپ کواو نچا بھایا اور سب اس کے ساتھ محر بیس آؤک ہیں ہے۔ تب کہا بابی ۔ یہ ہمیرے پہلے کے خواب کی تعبیر میرے دب نے اس سپاکر دکھایا اس نے میرے پہلے کے خواب کی تعبیر میرے دب نے اس سپاک دکھایا اس نے میرے ساتھ بڑا احسان کیا جب کہ بھے جیل خانے سے نکالا اور تہمیں صحابے لئے آیا۔ اس اختلاف کے بعد جو شیطان نے بھی میں اور میرے بھائیوں میں ڈال دیا تھا میرادب جو چا ہے اس کے لئے بہترین تدبیر کرنے والا ہے اور ہے بھی وہ بہت علم و حکمت والا آ

(آیت: ۹۹-۱۰) بھائیوں پرحفرت ہوسف علیہ السلام نے اپنے تین ظاہر کر کے فرمایا تھا کہ اباجی کو اور لھر کے سب لوگوں کو یہیں کے آؤ – بھائیوں نے بہی کیا – اس بزرگ قافلے نے کتعان سے کوج کیا – جب مصر کے قریب پنچ تو نبی اللہ حضرت ہوسف علیہ السلام اپنے والد نبی اللہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے استقبال کے لئے چلے اور حکم شاہی سے شہر کے تمام امیر امر ااور ارکان دولت بھی آپ کے ساتھ سے سے سیمی مروی ہے کہ خود شاہ مصر بھی استقبال کے لئے شہر سے باہر آیا تھا – اس کے بعد جو جگہ دینے وغیرہ کا ذکر ہے اس کی بابت بعض مفسرین کا قول ہے کہ اس کی عبارت میں تقذیم و تا خیر ہے یعنی آپ نے ان سے فرمایا تم مصر میں چلوان شاء اللہ پر امن اور بے خطر رہوگے مفسرین کا قول ہے کہ اس کی عبارت میں تقذیم و تا خیر ہے یعنی آپ نے ان سے فرمایا تم مصر میں چلوان شاء اللہ پر امن اور بے خطر رہوگے اب شہر میں داخلے کے بعد آپ نے والدین کو اپنے پاس جگہ دی اور انہیں او نچ تخت پر بٹھایا – لیکن امام ابن جریر دحت اللہ علیہ خول بالکل ٹھیک ہے – جب پہلی ہی ملا قات ہوئی تو آپ نے انہیں اپنی پاس کر کی تر دید کی ہے اور فرمایا اب اطمینان کے ساتھ یہاں چلئے – لیکن اس میں بھی ایک بات رہ گئی ہے۔ ایو الصل میں منزل میں جگہ لیا اور جب شہرکا دروازہ آیا تو فرمایا اب اطمینان کے ساتھ یہاں چلئے – لیکن اس میں بھی ایک بات رہ گئی ہے۔ ایو الصل میں منزل میں جگہ لیا اور جب شہرکا دروازہ آیا تو فرمایا اب اطمینان کے ساتھ یہاں چلئے – لیکن اس میں بھی ایک بات رہ گئی ہے۔ ایو الصل میں منزل میں جگہ

دیے کو کتے ہیں جیسے اوی الیہ احاہ میں ہے۔ اور حدیث میں بھی ہے من اوی محد ڈاپس کو کی وجنہیں کہ ہم اس کا مطلب یہ بیان نہ کسی کہ ان کے آجانے کے بعد انہیں جگہ دیے کے بعد آپ نے ان سے فرمایا کہ آمن کے ساتھ معر میں داخل ہولینی بیماں قطو وغیرہ کی مصیبتوں سے محفوظ ہو کر با آرام رہو ہو۔ مشہور ہے کہ اور جو قط سالی کے سال باتی تھے۔ وہ حضرت یعقو بعلیہ السلام کی تشریف آوری کی وجہ سالی سے تعلق نے دور کردیے۔ جیسے کہ اہل مکہ کی قط سالی سے تک آ کر ابوسفیان نے آپ سے شکایت کی اور بہت روئے بیٹے اور سفار ش سے اللہ تعالی نے دور کردیے۔ جیسے کہ اہل مکہ کی قط سالی سے تک آ کر ابوسفیان نے آپ سے شکایت کی اور بہت روئے بیٹے اور سفار ش چاہی ۔ عبر الرحمٰ کے جار المحاصب کے ہمراہ چاہی ۔ عبر الرحمٰ کہ تبین کہ دعمراہ آپ کی خالہ میں اللہ اسلام کی والدہ کا تو پہلے بی انتقال ہو چکا تھا۔ اس وفت آپ کے والد صاحب کے ہمراہ آپ کی خالم میں اس کی جہر سے اس کی موجہ درخمی ہوجہ درخمیں۔ ان کی موجہ کی خالم میں اسلام تھی ہو کہ تا ہے کہ آپ کی والدہ ہوائی کل کے کل آپ کے ساتھ تجدے میں ہو تو بیٹ سے آپ نے والد ین کوا پئے ساتھ تحت شاہی پر بھا ایا۔ اس وقت ماں با پھی اور گیارہ بھائی کل کے کل آپ کے سامنے بحدے میں گر پڑے۔ آپ نے فرمایا آبا بھی لیجنوں میں اللہ بارک وقع الی نے کسی اور کے لئے سواتے آپی ذات پاک کے بحدے کو مطلقا حرام کر دیا۔ اور بیس سانی بی رہی کی نہیں گیارہ سے ان کی شرع ہو سے کہ میں سے بینے میں اللہ بارک وقع الی نے کسی اور کے لئے سواتے آپی ذات پاک کے بحدے کو مطلقا حرام کر دیا۔ اور بیس سانی بی نے اپ نے بی مخصوص کر لیا۔ حضرت قادہ وحت اللہ علیہ وغیرہ کے قول کا ماحسل مضمون بی ہے۔

پھر فرماتے ہیں'اس کے بعد کہ شیطان نے ہم میں پھوٹ ڈلوادی تھی'اللہ تعالیٰ جس کام کاارادہ کرتا ہے اس کے ویسے ہی اسباب مہیا کر دیتا ہے اوراسے آسان اور مہل کر دیتا ہے۔ وہ اپنے بندوں کی مصلحق ں کوخوب جانتا ہے۔ اپنے افعال اقوال قضا وقدر' مختار ومراد میں دہ باحکمت ہے۔ سلیمان کا قول ہے کہ خواب کے دیکھنے اوراس کی تاویل کے ظاہر ہونے میں چالیس سال کا وقفہ تھا۔عبداللہ بن شداوفر ہاتے ہیں' خواب کی تعبیر کے واقع ہونے میں اس سے زیادہ زمانہ لگتا بھی نہیں۔ یہ آخری مدت ہے۔ حضرت من رحمة الله عليه سے روایت ہے کہ باپ بیٹے ای برس کے بعد ملے ہم خیال تو کرو کہ زبین پر حضرت یعقوب علیہ السلام سے زیادہ اللہ کاکوئی محبوب بندہ نہ تھا۔ پھر بھی اتن مدت آئیس فراق پوسف میں گزری ہر وقت آئھوں سے آنسوجاری رہتے اور دل میں غم کی موجیس اٹھیں ۔ اور روایت میں ہے کہ بید مدت تر ای سال کی تھی۔ فرماتے ہیں جب حضرت پوسف علیہ السلام کنویں میں ڈالے گئے اس وقت آپ کی عمر ستر ہ سال کی تھی۔ ای برس تک آپ باپ کی نظروں سے اوجھل رہے۔ پھر طاقات کے بعد تھیں برس زندہ رہے اور ایک سو میں برس زندہ رہے اور ایک سو میں برس کی عمر میں انتقال کیا۔ بقول قادہ رحمت اللہ علیہ تربین برس کے بعد باپ بیٹا ملے۔ ایک قول ہے کہ اٹھارہ سیال ایک دوسرے سے دور رہے اور ایک قول ہے کہ اٹھارہ سیال ایک دوسرے سے دور رہے اور ایک قول ہے کہ چالیس سال کی جدائی رہی اور پھر معر میں باپ سے ملنے کے بعد ستر ہ سال زندہ رہے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عن مرد واس کے بین اس وقت ان کی تعداد ایک الکوست ہزار کی تھی۔ مسروق کہتے ہیں آئے نے کے وقت یہ مع مردو ورت تین سونو سے تھے۔ عبد اللہ بن شداد کا قول ہے کہ جب بیلوگ آسے کا کھیا تھے بعنی مردو ورت اور شربے بیاں سے نگلے ہیں اس وقت ان کی گئی چھلا کھے سے او پراو پڑھی۔

رَبِ قَدْ اتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِي مِنْ تَأْوِيْلِ الْأَحَادِيْثِ فَاطِرَ السَّمُوْتِ وَالْأَرْضِ آنْتَ وَلِيّ فِي الدُّنْيَا وَالْأَخِرَةِ عُوفَّنِ فَاللَّهُ مَا اللَّهُ مَا وَالْإَخِرَةِ عُوفَى فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ عُوفَى فِي السَّلِحِينَ اللَّهُ مَسْلِمًا وَآلِحِقْنِ فِي السَّلِحِينَ السَّلِحِينَ السَّلِمَ اللَّهُ اللَّ

اے میرے پروردگارتو نے جھے ملک عطافر مایااورتو نے مجھے خواب کی تعبیر سکھائی'اے آسان وزمین کے پیدا کرنے والے تو ہی دنیااور آخرت میں میراوالی اور کار سازے تو مجھے سلمان ماراور نیکوں میں ملاوے O

(آیت: ۱۰۱) نبوت ال چک بادشاہت عطا ہوگئ دھ کہ گئے ماں باپ اور بھائی سب سے ملاقات ہوگئ تو اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں کہ جیسے ید نیوی نعتیں تو نے بچھ پر پوری کی ہیں ان نعتوں کو آخرت میں پوری فرما 'جب بھی موت آئے تو اسلام پر اور تیری فرما نبرداری پر آئے اور میں نیک لوگوں میں ملا دیا جاؤں اور نبیوں اور رسولوں میں صَلواتُ اللّٰهِ وَ سَلَامُهُ عَلَيْهِمُ اَجُمَعِيْنَ بہت ممكن ہے کہ حضرت پوسف عليه السلام کی بدوعا بوت وفات ہو۔ جیسے کھی چین میں حضرت عائش صحد یقدرضی اللہ عنہا سے ثابت ہے کہ انتقال کے وقت مول اللہ علیہ السلام کی بدوعا بوت وفات ہو۔ جیسے کہ چین میں ملا دے۔ تین موت آپ بردعا کی دعا کی اس دعا کا مقصود یہ ہے کہ جب بھی وفات آئے اسلام پر آئے اور نیکوں میں لی جاؤں ۔ بہیں کہ ای وقت آپ حضرت پوسف علیہ السلام کی اس دعا کا مقصود یہ ہے کہ جب بھی وفات آئے اسلام پر آئے اور نیکوں میں لی جاؤں ۔ بہیں کہ ای وقت آپ خیر دعا ابن موت کے لئے کہ ہو۔ اس کی بالکل وہ بی مثال ہے جو کوئی کی کو دعا دیتے ہوئے کہتا ہے کہ اللہ تجھے اسلام پر موت دے۔ اس ہے برادور نیک کاروں میں ملا – اور اگر بی مراوہ ہو کہ واقعی آپ نے ای وقت موت آگی تو ممکن ہے کہ بیا جائی ہیں موت آئے یا ہماری بی دعا کہ اللہ موت آئے یا ہماری بی دعا کہ ہو۔ اس کی بالکل وہ بی مراوہ ہو کہ واقعی آپ نے ای وقت موت آگی تو ممکن ہے کہ بیا جائے۔ یا ہماری میں موت آئے وار نیک کاروں میں ملا – اور اگر بی مراوہ ہو کہ واقعی آپ نے ای وقت موت آگی تو ممکن ہے کہ بیا جائے۔ اس شریعت میں جنبی کی اشتریق پر ابوا۔ ابن عباس رضی اللہ تعالی عند فر ماتے ہیں کی صب سے پہلے اس دعا کی حضرت یوسف علیہ السلام کے آپ سے پہلے موت طلب نہیں گی۔ ابن عباس رضی اللہ تعالی عند فر ماتے ہیں کی بیا سے بہلے اس میں کہا کہ دوا کے بین میں میں جنبی کی دوا کے بین کی میں اللہ تعالی عند فر ماتے ہیں کی موت کی دعا کے سب اس کی کو دوا کے ہیں کیکن ہو نے بین کی میں کہا کہ دوا کے سب کی کہا اس دعا کی دعا کے سب کی کہا کہ دوا کے بین میں میں کے دوا کے ہیں میں کی ان کی ان کی ان کی دوا کے بین میں میں کہا کی دوا کے سب سے کہلے اس کی دوا کے بین میں میں کی کو دوا کے سب سے کہلے اس کی دوا کے بین میں میں کی کی دعا کے سب سے کہلے اس کی کی دعا کے سب سے کہلے اس کی کو کی دعا کے سب سے کہلے اس کی کو کو کو کو کی دوا کے سب کی کو کی دعا کے

ے پہلے مانگنےوالے آپ ہی تھے۔ جیسے کہ بیدعا رب اغفرلی و لوالدی سب سے پہلے حضرت نوح علیه السلام نے مانگی تھی۔ باوجود اس رے بھی اگریبی کہا جائے کہ حفزت یوسف علیہ السلام نے موت کی ہی دعا کی تھی تو ہم کہتے ہیں ، ہوسکتا ہے کہ ان کے دین میں جائز ہو-

ہارے ہاں تو سخت ممنوع ہے-مسند میں ہےرسول الله عظیہ فرماتے ہیں تم میں سے کوئی کسی تخی اور ضرر سے گھبرا کرموت کی آرزونہ کرے اگراہےایی ہی تمنا کرنی ضروری ہےتو یوں کیجا ہےاللہ جب تک میری حیات تیرےعلم میں میرے لئے بہتر ہے مجھے زندہ رکھاور جب تیر علم میں میری موت میرے لئے بہتر ہو مجھے موت دے دے۔ بخاری وسلم کی اسی حدیث میں ہے کہتم میں ہے کوئی کسی تخت کے نازل

ہونے کی وجہ ہےموت کی تمنا ہرگز نہ کرے-اگروہ نیک ہےتواس کی زندگی اس کی نیکیاں بڑھائے گی اوراگروہ بدہےتو بہت ممکن ہے کہ زندگی میں کسی وقت تو بہ کی تو فیق ہوجائے بلکہ بول کہا ہاللہ جب تک میرے لئے حیات بہتر ہے تو مجھے زندہ رکھ-

منداحد میں ہے ہم ایک مرتبہ حضور علیقہ کی مجلس میں بیٹے ہوئے تھے۔ آپ نے ہمیں وعظ ونصیحت کی اور ہمارے ول گر مادے-اس وقت ہم سب سے زیادہ رونے والے حضرت سعد بن ابی و قاص رضی الله عند تھے روتے ہی روتے ان کی زبان سے نکل گیا کہ کاش کہ میں مرجاتا'آپ نے فرمایا -سعدمیرے سامنے موت کی تمناکرتے ہو؟ تین مرتبہ یہی الفاظ دہرائے - پھر فرمایا' اے سعدا گر توجنت کے لئے پیدا کیا گیا ہے توجس قدر عمر بوسے گی اور نیکیاں زیادہ ہوں گی تیرے تن میں بہتر ہے۔ مندمیں ہے آپ فرماتے ہیں تم میں سے کوئی برگز برگز موت کی تمنا نہ کر بے نداس کی دعا کر ہے اس سے پہلے کہ وہ آئے - ہاں اگر کوئی ایسا ہو کہ اسے اپنے اعمال کا وثو ق اور ان پریقین ہو-سنوتم میں سے جومرتا ہے اس کے اعمال منقطع ہوجاتے ہیں۔مومن کے اعمال اس کی نیکیاں ہی بڑھاتے ہیں۔ یہ یا در ہے کہ پیتھم اس مصیبت میں ہے جود نیوی ہواوراس کی ذات کے متعلق ہو-لیکن اگر فتنہ ذہبی ہو' مصیبت دینی ہوتو موت کا سوال جائز ہے- جیسے کہ فرخون کے جادوگروں نے اس وقت دعا کی تھی جب کے فرعون انہیں قتل کی دھمکیاں و سے رہا تھا ۔ کہا تھا کہ اللی ہم کومبرعطا کر اور ہمیں اسلام کی حالت میں موت دے-ای طرح حضرت مریم علیماالسلام جب درد زہ ہے گھرا کر محجور وں کے تئے تلے گئیں تو بے ساخت مند سے نکل گیا کہ کاش میں اس سے سلے ہی مرگئ ہوتی اور آج تو لوگوں کی زبان سے بھلا دی گئ ہوتی - یہ آپ نے اس وقت فرمایا جب معلوم ہوا کہلوگ انہیں زنا کی تہت لگا

رہے ہیں اس لئے کہ آپ خاوندوالی نتھیں اور حمل مطبر گیا تھا۔ پھر بچہ پیدا ہوا تھا اور دنیا نے شور مچایا تھا کہ مرتم بڑی بدعورت ہے۔ نہ مال بری نہ باپ بدکار- پس اللہ تعالیٰ نے آپ کی مخلصی بیان کر دی اور اپنے بندے حضرت عیسی علیہ السلام کو گہوارے میں زبان دی اور مخلوق کو زبردست معجزه اورظا برنثان دكهاو بإصلوات الله وسلامه عليها-ایک حدیث میں ایک لمبی دعا کا ذکر ہے جس میں یہ جملہ بھی ہے کہ اللی جب تو کسی قوم کے ساتھ فتنہ کا ارادہ کرے تو مجھے اس فتنے میں مبتلا کرنے سے پہلے ہی دنیا ہے اٹھالے۔حضور ﷺ فرماتے ہیں' دو چیزوں کوانسان اینے حق میں بری جانتا ہے' موت کوبری جانتا ہے اورموت مومن کے لئے فتنے سے بہتر ہے۔ مال کی کمی کوانسان اپنے لئے برائی خیال کرتا ہے حالاتکہ مال کی کمی حساب کی کمی ہے الغرض دین فتنوں کے وقت طلب موت جائز ہے۔ چنانچے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے آخری زیانے میں جب دیکھا کہ لوگوں کی شرارتیں کسی طرح ختم نہیں ہوتیں ادرکسی طرح اتفاق نصیب نہیں ہوتا تو دعا کی کہ المہ العالمین مجھے اب تو اپنی طرف قبض کرلے۔ بیلوگ مجھ سے اور

میں ان سے تنگ آ چکا ہوں-حضرت امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ پر بھی جب فتنوں کی زیاد تی ہوئی اور دین کا سنجالنا مشکل ہو پڑا اور امیر خراسان کے ساتھ بڑے معرکے پیش آئے تو آپ نے جناب باری ہے دعا کی کہ البی اب مجھے اپنے یا س بلا ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ

فتنوں کے زمانوں میں انسان قبر کود کھے کر کہے گا' کاش کہ میں اس جگہ ہوتا کیونکہ فتنوں 'بلاؤں' زلزلوں اور پختیوں نے ہرا یک مفتون کو فقتے میں

ڈال رکھا ہوگا۔

ابن جربر میں ہے کہ جب حضرت بعقوب علیہ السلام نے اپنے ان بیٹوں کے لئے جن سے بہت سے قصور سرز دہو چکے تھے استغفار کیا تواللہ نے ان کا استغفار قبول کیا اور انہیں بخش دیا -حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سارا خاندان مصر میں جمع ہوگیا تو برادران یوسفٹ نے ایک روز آپس میں کہا کہ ہم نے ابا جی کو جتنا ستایا ہے طاہر ہے۔ ہم نے بھائی یوسف پر جوظلم تو ڑے ہیں طاہر ہیں۔ اب گویہ وونوں بزرگ جمیں پچھ نہ کہیں اور جاری خطا ہے درگز رفر ماجا کیں۔لیکن پچھ خیال بھی ہے کہ اللہ کے ہاں جاری کیسی درگت ہے گی؟ آخر بیہ تھہری کہ آؤاباجی کے پاس چلیں اوران سے التجائیں کریں۔ چنانچے سب ال کر آپ کے پاس آئے۔اس وقت حضرت یوسف علیہ السلام بھی باب کے پاس بیٹے ہوئے تھے۔آتے ہی انہوں نے بیک زبان کہا کہ حضورہم آپ کے پاس ایک ایسے اہم امر کے لئے آج آئے ہیں کہ اس سے پہلے بھی ایسے اہم کام کے لئے آپ کے پاس نہیں آئے تھے ابا جی اورا سے بھائی صاحب ہم اس وقت الی مصیبت میں مبتلا ہیں اور ہارے ول اس قدر کیکیار ہے ہیں کہ آج سے پہلے ہاری ایس حالت بھی نہیں ہوئی - الغرض کچھاس طرح نرمی اور لجاجت کی کہ دونوں بزرگوں کا دل بھرآیا' ظاہر ہے کہ انبیا کے دلوں میں تمام مخلوق ہے زیادہ رحم اور نرمی ہوتی ہے۔ یو حیصا کہ آخرتم کیا تکہتے ہواورالی تم پر کیا بیتا پڑی ہے؟ سب نے کہا اُ آپ کوخوب معلوم ہے کہم نے آپ کوس قدرستایا ،ہم نے بھائی پر کیسے ظلم وستم ڈھائے؟ دونوں نے کہاہال معلوم ہے پھر؟ کہا' کیابیدورست ہے کہ آپ دونوں نے ہماری تقصیر معاف فرمادی؟ کہا ہاں بالکل درست ہے۔ ہم ول سے معاف کر چکے۔ تب لڑکوں نے کہا' آپ کا معاف کر دینا بھی بےسود ہے جب تک کہاللہ تعالیٰ ہمیں معاف نہ کر دے۔ بوجیمااحیما پھر مجھ سے کیا جا ہے ہو؟ جواب دیا یمی کهآپ ہمارے لئے اللہ ہے جشش طلب فرمائیں یہاں تک کہ بذریعہ وی آپ کومعلوم ہوجائے کہاللہ نے ہمیں بخش دیا تو البتہ ہماری آ تکھوں میں نوراور دل میں سرور آسکتا ہے ورنہ ہم تو دونوں جہاں ہے گئے گز رے۔اس دفت آپ کھڑے ہو گئے۔ قبلے کی طرف متوجہ ہوئے' حضرت بوسف علیہ السلام آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے' بڑے ہی خشوع وخضوع سے جناب باری میں گڑ گڑ اگر گڑ ا کر دعا نمیں شروع کیں-حضرت یعقوب علیهالسلام د عاکرتے تھے' حضرت پوسٹ آمین کہتے تھے کہتے تیں کہ ہیں سال تک د عامقبول نہ ہو گی -

آ خربیں سال تک جب کہ بھائیوں کا خون خوف خداوندی سے خٹک ہونے لگا تب وحی آئی اور قبولیت دعا اور بخشش فرزندان کی بشارت سنائی گئی بلکہ یہ بھی فرمایا گیا کہ اللہ کا وعدہ ہے کہ تیرے بعد نبوت بھی انہیں ملے گا۔ یہ قول حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ کا ہے اور اس میں دور اوی ضعیف ہیں۔ یزیدر قاشی صالح می - سدی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنی موت کے وقت حضرت یوسف علیہ السلام کو وصیت کی کہ مجھے ابر اہیم واسحاق کی جگہ میں فن کرنا - چنانچہ بعد از انتقال آپ نے یہ وصیت پوری کی اور ملک شام کی زمین میں آپ کے باپ دادا کے یاس دفن کیا - علیهم الصلوات و السلام -

ذَالِكَ مِنْ اَنْبُكَا الْغَيْبِ نُوْجِيْهِ اللَّكَ وَمَاكُنْتَ لَدَيْهِمْ الْذَاجْمَعُوْ الْمَاسِ وَلَوْحَرَضَتَ الْذَاجْمَعُوْ الْمَاسِ وَلَوْحَرَضَتَ الْذَاجْمَعُوْ الْمَاسِ وَلَوْحَرَضَتَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿ وَمَا تَسْتَلْهُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرِرُ النَّ هُو اللَّا بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿ وَمَا تَسْتَلْهُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرِرُ النَّ هُو اللَّا يَمُؤْمِنِيْنَ ﴾ وما تَسْتَلْهُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرِرُ النَّ هُو اللَّا يَمُونِيْنَ ﴾

یغیب کنجروں میں سے ہے جس کی ہم تیری طرف وحی کررہے ہیں' تو تو ان کے پاس نہ تھا جب کہ انھوں نے اپنی بات ٹھان کی تھی اور وہ فریب کرنے گئے تھے ○ گوتو لاکھ جیا ہے کیکن اکثر لوگ ایما ندار نہ ہوں گے ○ تو ان سے اس پرکوئی اجرت طلب نہیں کرر ہا' بیتو تمام دنیا کے لئے نری نفیحت ہے ○

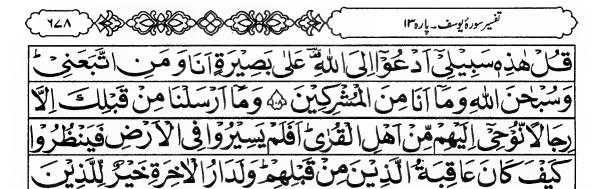
لئے ہے۔ یو تام جہان کے لئے مرامر ذکر ہے کہ وہ راہ راست پائی نفیعت ماس کریں عبرت پکڑیں ہمات وہا کہ وکا آیت فی السّم لوت والا رض یکڑوں علیہا وہم عنہا مُعرضون کی وہا گاؤمن آگٹر کھٹم باللہ اللہ اللہ وہ مُشرکون کا افاکم مُوّا اَن تَاتِیهُ مُ غَاشِیة مِن عَذاب الله او تَاتِیهُ مُ السّاعة اَفاکم مُوّا اَن تَاتِیهُ مُ السّاعة اَفَامِنُوْ اَن تَاتِیهُ مُ السّاعة اَفْکم مُوْرِن کِ

آ سانوں اور زمین میں بہت ی نشانیاں میں جن سے سے مند موڑ گر رجاتے ہیں O ان میں سے اکثر لوگ باوجود اللہ پر ایمان رکھنے کے بھی مشرک بی ہیں O کیاوہ اس بات سے بینوف ہو گئے ہیں کہ ان کے پاس اللہ کے عذابوں میں سے کوئی عام عذاب آ جائے یاان پر اچا تک قیامت ٹوٹ پڑے اور وہ تحض بے خبر بی

⁽آیت:۱۰۵-۱۰۷) بیان ہور ہا ہے قدرت کی بہت سے نشانیاں وصدانیت کی بہت کی گواہیاں دن رات ان کے سامنے ہیں۔ پھر بھی اکثر لوگ نہایت بے پرواہی ادر سبک سری سے ان میں بھی غور وفکرنہیں کرتے - کیا بیا تناوسیج آسان کیا بیاس قدر پھیلی ہوئی زمین کیا بیروثن ستارے بی

گردش والاسورج چاند' بیدرخت اور بیر پہاڑ ہے تھیتیاں اور سبز یال' میہ تلاطم بر یا کرنے والے سمندر' بیر بزور چلنے والی ہوا کیں' میرمختلف قسم کے رنگارنگ میوے ٔ بیا لگ الگ غلے اور قدرت کی بے ثارنشانیاں ایک عقل مند کے اس قدر بھی کا منہیں آسکتیں کہ وہ ان سے اپنے القد کی جواحد ہے صد ہے ُ واحد بُ لاشر یک ہے قادروقیوم ہے باتی اور کافی ہے اس ذات کو پیچان لیں اور اس کے ناموں اور صفتوں کے قائل ہوجا کیں؟ بلکہ ان میں ہے اکثریت کی ذہنیت تو یہاں تک بگڑچکی ہے کہ اللہ پرایمان ہے۔ پھرشرک ہے دست برداری نہیں-آسان وزمین پہاڑ اور درخت انسان اورجن کا خالق اللّٰہ مانتے ہیں۔کیکن پھربھی اس کے سوا دوسروں کواس کے ساتھ اس کا شریک ٹھہراتے ہیں۔ بیمشر کین حج کوآتے ہیں-احرام ہاند ھاکر لبیک پکارتے ہوئے کہتے ہیں کہ یاالٰہی تیراکوئی شریک نہیں۔ جو بھی شریک ہیں ان کاخود کا مالک بھی تو ہے اور ان کی ملکیت کا مالک بھی تو ہی ہے۔ صحیح مسلم شریف میں ہے کہ جب وہ اتنا کہتے ہیں کہ ہم حاضر ہیں الٰہی تیرا کوئی شریک نہیں تو آنخضرت ﷺ فرماتے' بس بس یعنی اب آ کے پچھند کہو- فی الواقع شرک ظلم عظیم ہے کہاللہ کے ساتھ دوسرے کی بھی عبادت کی جائے -صحیحیین میں ہے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسالت پناہ ﷺ سے سوال کیا کہ سب سے بڑا گناہ کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ تیزااللہ کے ساتھ شریک مخمرانا حالانکہ اس اسلیے نے تختجے پیدا کیا ہے-ای طرح اس آیت کے تحت میں منافقین بھی واخل ہیں-ان کے عمل اخلاص والے نہیں ہوتے بلکہ وہ ریا کارہوتے ہیں اور رياكارى بھى شرك ہے-قرآن كافرمان ہے ان المنافقين حادعون الله و هو حادعهم الخ منافق الله كودهوكا دينا جاہتے ہيں حالانکہ اللہ کی طرف سےخود دھوکے میں ہیں' یہ نماز کو بڑے ہی ست ہو کر کھڑے ہوتے ہیں' صرف لوگوں کو دکھانا مقصود ہوتا ہے ذکر اللہ تو برائے نام ہوتا ہے- یہ بھی یا در ہے کہ بعض شرک بہت ملکے اور پوشیدہ ہوتے ہیں-خود کرنے والے کو بھی پیتنہیں چاتا- چنانچے حضرت حذیفہ رضی اللّٰدعنها یک بیمارے پاس گئے۔اس کے بازو پرائیب دھا گا بندھا ہوا دکھے کرآپ نے اے توڑ دیا اور یہی آیت پڑھی کہ ایما ندار ہوت ہوتے بھی مشرک بنتے ہو؟ حدیث شریف میں ہے تو اللہ کے سوا دوسرے کے نام کی جس نے قتم کھائی وہ مشرک ہو گیا- ملاحظہ ہوتر مذی شریف حضور علی کافر مان ہے کہ جھاڑ پھونک ڈورے دھائے اور جھوٹے تعویذ شرک ہیں-اللہ تعالی اپنے بندوں کوتو کل کے باعث سب تختیوں سے دور کردیتا ہے۔(ابوداؤ دوغیرہ) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی صاحبہ فریاتی ہیں کہ حضرت عبداللہ کی عادت تھی جب بھی باہر سے آتے' زور سے کھنکھارتے' تھو کتے کہ گھر والے بمجھ جائیں اور آپ انہیں کسی ایس حالت میں نہ دیکھ یائیں کہ برا لگے۔ ایک دن ای طرح آپ آئے۔اس وقت میرے پاس ایک بر صیاتھی جو بوجہ بیاری کے مجھ پر دم جھاڑ اکرنے کو آئی تھی۔ میں نے آپ کی کھنکھار کی آ واز سنتے ہی اسے چار پائی تلے چھپادیا' آ پ آ ئے۔میرے پاس میری چار پائی پربیٹھ گئے اورمیرے گلے میں دھا گاد کیوکر پوچھا کہ ریکیا ہے؟ میں نے کہااں میں دم کرا کے میں نے باندھ لیا ہے- آپ نے اسے پکڑ کرتوڑ دیا اور فرمایا عبداللہ کا گھرشرک ہے بے نیاز ہے۔خود میں نے رسول اللہ عظیفی سے سنا ہے کہ جھاڑ پھونک تعویذ ات اور ڈورے دھا گے شرک ہیں۔ میں نے کہا'یہ آپ کیے فرماتے ہیں۔ میری آئکھ دکھ رہی تھی۔ میں فلاں یہودی کے پاس جایا کرتی تھی۔وہ دم جھاڑا کر دیتا تھا تو سکون ہوجاتا تھا۔ آپ نے فرمایا تیری آئکھ میں شیطان چوکا مارا کرتا تھااوراس کی پھونک ہےوہ رک جاتا تھا' کتھے بیکا فی تھا کہوہ کہتی جورسول اللہ عظیمۃ نے سکھایا ہے اَذُھب الْبَاُس رَبَّ النَّاس وَاشُف أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَآءَ إلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءٌ لَّايُغَادِرُ سَقَمًا-

منداحمد کی اورحدیث میں عیسیٰ بن عبدالرحمٰن ہے روایت ہے کہ عبداللہ بن حکیم بیار پڑے۔ ہم ان کی عیادت کے لئے گئے۔ان ہے کہا گیا کہآ پ کوئی ڈورادھا گالٹکالیں تواچھا ہو آپ نے فرمایا میں ڈورادھا گالٹکا وَں؟ حالانکہ یول اللہ عیک کے لٹکائے وہ اس کے حوالہ کر دیا جاتا ہے۔مندمیں ہے جو شخص کوئی ڈورادھا گالٹکائے اس نے شرک کیا۔ایک روایت میں ہے جو شخص ایسی کوئی چیز لٹکائے اللہ اس کا کام پورانہ کرے اور جو مخص اسے لٹکائے اللہ اسے لٹکا ہوا ہی رکھے۔ ایک مدیث قدی میں ہے اللہ تعالی فرما تا ہے میں تمام شریکوں سے زیادہ بے نیاز اور بے پرواہ ہوں۔ جو تحص اپنے کسی کام میں میرا کوئی شریک تھہرائے میں اسے اور اس کے شریک کوچھوڑ دیتا ہوں-(مسلم) مندمیں ہے قیامت کے دن جب کداول وآ خرسب جمع ہوں گے اللہ کی طرف سے ایک منادی ندا کرے گا کہ جس نے ا پے عمل میں شرک کیا ہے وہ اس کا ثواب اپنے شریک سے طلب کر لے اللہ تعالیٰ تمام شرکاء سے بڑھ کرشرک سے بے نیاز ہے۔ مند میں ہے آپ فرماتے ہیں مجھےتم پرسب سے زیادہ ڈرچھوٹے شرک کا ہے لوگوں نے بوچھادہ کیا ہے؟ فرمایاریا کاری- قیامت کے دن لوگوں کو جزائے اعمال دی جائے گی-اس وفت اللہ تبارک وتعالی فرمائے گا کہاے ریا کاروتم جاؤ اور جن کے دکھانے سنانے کے لئے تم نے عمل کئے تھے انہیں سے اپناا جرطلب کرواور دیکھو کہوہ دیتے ہیں یانہیں؟مندمیں ہے آپ فرماتے ہیں جو مخص کوئی بدشکونی لے کراپنے کام سے لوٹ جائے وہ مشرک ہوگیا۔صحابہرضوان اللہ میسم نے دریافت کیا' حضور ﷺ پھراس کا کفارہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ کہنااَللّٰ ہُمَّ لَا حَبُرَ اِلَّا خَيْرُكَ وَلاَ طَيْرَ إِلَّا طَيْرُكَ وَلاَ إِلهَ غَيْرُكُ يعِي الاستراب بهلائيان سب نيك شكون تير، عي ماته مين بين-تير بسواكوني بھلا ئیوں اور نیک شگو نیوں والانہیں۔منداحمد میں ہے کہ حضرت ابوموی اشعری دنی اللہ عنہ نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا کہ لوگوشرک سے بچو- وہ تو چیونی کی جال سے زیادہ پوشیدہ چیز ہے اس پر حضرت عبداللہ بن حرب اور حضرت قیس بن مصارب کھڑ ہے ہو گئے اور کہا' یا تو آپ اس کی دلیل پیش سیجئے یا ہم جائیں اور حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ ہے آپ کی شکایت کریں۔ آپ نے فرمایا' لو دلیل لو- ہمیں آنخضرت ﷺ نے ایک دن خطبہ سنایا اور فر مایا'لو گوٹٹرک ہے بچو-وہ تو چیونٹی کی چال ہے بھی زیادہ پوشیدہ ہے۔ پس کسی نے آپ سے پوچھا كه پهراس سے بچاؤكيے ہوسكتا ہے؟ فرمايا يدوعا پڑھاكرواللَّهُمَّ إنَّا نَعُودُ بِكَ اَنَّ نُشُرِكَ بِكَ شَيْعًا نَعُلَمُهُ وَ نَسُتَغُفِرُكَ مِمَّا لَا نَعُلَمُ ایک اور روایت میں ہے کہ بیسوال کرنے والے حضرت ابو بکرصدیق رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ نے بوجھاتھا کہ پارسول اللہ شرک تو بہی ہے کہ اللہ کے ساتھ دوسرے کو پکارا جائے۔



تو کہ میری راہ یمی ہاللہ کی طرف- میں اور میر نے فرمانبرار بلارہ ہیں پورے یقین اوراعتاد کے ساتھ اللہ پاک ہاور میں مشرکوں میں نہیں ۞ تجھ سے پہلے ہم نے جینے رسول بھیج ہیں سب شہری مردہ ی تیے جن کی طرف ہم وی نازل فرماتے گئے کیاز مین میں چل پھر کرانھوں نے دیکھانہیں کہ ان سے پہلے کے لوگوں کا کیسا کچھانجام ہوا؟ یقیناً آخرت کا گھریر ہیزگاروں کے لئے بہت ہی بہتر ہے کیا پھر بھی تمنیس بجھتے ؟ ۞

اتُّقُوا الْ أَفَلَاتَعْقِلُونَ ٥٠

دعوت وحدانیت ہی ہی ہی (آیت: ۱۰۸) اللہ تعالی اپنے رسول کو جنہیں تمام جن واٹس کی طرف بھیجا ہے تھم دیتا ہے کہ لوگوں کو جرکردو کہ میرا مسلک میرا طریق میری سنت میر ہے۔ اللہ کی وحدانیت کی دعوت عام کر دوں۔ پورے یقین و دلیل اور بصیرت کے ساتھ میں اس طرف مسب کو بلا دہا ہوں۔ میرے بین اس کھرف دعوت ویت ہیں۔ جب اللہ کی پاکیز گی بیان کرتے ہیں اس کی تقطیم تقلی ہی تہیں ہیں۔ ہی است شریک ہے 'نظیر ہے عدیل ہے وزیرے مشیر ہیں۔ ہم اللہ کی پاکیز گی بیان کرتے ہیں اس کی تقطیم تقلی ہی تہیں ہیں ہیں اس جس اللہ کی پاکیز گی بیان کرتے ہیں اس کی تقطیم تقلی ہی تہیں ہیں ہیں ہیں اس جس میں اس میں اس کی اور کر دری ہے پاک مانے ہیں 'نداس کی اور اور مانی نہ بیوئ نہ ساتھی 'ندہم جس – وہ ان تمام بری باتوں ہے پاک اور بلندو بالا ہے۔ آسان وزیمن اور ان کی ساری گلوق اس کی جمہ و تبیج کر رہی ہے لیکن لوگ ان کی تبیع بھیے نہیں اللہ بڑائی جلیم اور خفور ہے۔ سول اور نبی صرف مرد ہی ہوئے ہیں ہی ہی ہی ہی تہیں ان ہر بڑائی جس جمہورا اللہ اسلام کا بہی قول ہے کہ نبوت عورتوں کو بھی نہیں بلی۔ اس آئی جا اسلام کا بہی قول ہے کہ نبوت عورتوں کو بھی نہیں بلی۔ اس آئی جا اسلام کی والدہ مربی مجنی نہیں ہوئی۔ مربی کو حضرت عیسی کی بشارت فرشتے نے اسلام کی بیوی حضرت سارہ موئی علیہ السلام کی والدہ اور بی کھی اسی پر دلالت کرتا ہے۔ لین بعض کا قول ہے کہ خیل اللہ علیہ اسلام کی بیوی حضرت عیسی کی بشارت دی۔ موئی کی ماں کی طرف آئیس دودھ پلانے کی وئی موئی۔ مربی کو حضرت عیسیٰ کی بشارت فرشتے نے دی موئی۔ سے کہا کہ اور برگذیدہ کرلیا ہے تمام جہان کی عورتوں پر۔ اسم بم این تو ہی بہان کی وقو ہی ہوئی۔ اسے دیل نہیں۔ برداری کرقی رہ اس کے لئے تور سے برائی ہوں۔ میں اسی وقی۔ صرف انافر مان یا تی بشارت ہی اسے حکم کی نبوت کے لئے دلیل نہیں۔

الل سنت والجماعت كااورسب كاند بب بيہ كرورتوں ميں ہے كوئى نبوت والى نہيں - ہاں ان ميں صديقات ہيں جيسے كرسب سے اشرف اور افضل عورت حضرت مريم كى نسبت قرآن نے فرمايا ہے وَاُمُّةٌ صِدِّيقَةٌ پس اگروہ نبى ہوتيں تواس مقام ميں وہى مرتبہ بيان كيا جاتا - آيت كا مطلب بيہ كرز مين كر ہے والے انسان ہى نبى ہوتے رہے ندكة سان ہے كوئى فرشته اثر تا ہو چنا نچه اور آيت ميں ہوتے رہے ندكة سان ہے كوئى فرشته اثر تا ہو چنا نچه اور آيت ميں ہوئے رہا الطَّعَامَ وَيَمُشُونَ فِي الْاسُو اَقِ يَعْن تجھے ہے ليے جتنے رول ہم نے وَمَ آرُسُلُنَا قَبُلُكَ مِنَ الْمُرُسَلِيُنَ إِلَّا إِنَّهُمُ لَيَا كُلُونَ الطَّعَامَ وَيَمُشُونَ فِي الْاسُو اَقِ يَعْن تجھے ہے ليے جتنے رول ہم نے بيے وہ سب كھانا بھى كھاتے تھے اور بازاروں ميں آمدورفت بھى ركھتے تھے - وہ اليے نہ تھے كہ كھانا كھانے سے پاک ہول نہ ايسے تھے كہ بھى

مرنے والے ہی نہوں ہم نے ان سے اپنے وعدے پورے کئے انہیں اور ان کے ساتھ جنہیں ہم نے چاہا ' نجات دی اور مسرف لوگوں کو ہلاک کردیا۔ ای طرح اور آیت میں ہے قُلُ مَا کُنتُ بِدُعًا مِن الرُّسُلِ الخ ' بیغی میں کوئی پہلارسول تو نہیں؟ الخ ہاؤو ہے کہ اہل قرئ سلاک کردیا۔ ای طرح اور نشین۔ وہ تو ہر ہے کہ شہری زم طبع اور پنوش خات ہوتے ہیں۔ مشہور ومعروف ہے کہ شہری زم طبع اور پنوش خات ہوتے ہیں۔ ای طرح بستیوں سے دوروالے پر لے کنارے دہنوالے بھی عموماً ایسے ہی ٹیڑھے تو چھے ہوتے ہیں۔ قرآن فرمات ہیں کوئکہ شہر یوں میں ملک کُفُرًا وَ نِفَاقًا الْح ' جنگلوں کے رہنے والے بدو کفرونفاق میں بہت خت ہیں۔ قادہ بھی یہ مطلب بیان فرماتے ہیں کیونکہ شہر یوں میں علم وحاکم زیادہ ہوتا ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ بادیہ نین اعراب میں سے کی نے آنخضرت عظیۃ کی خدمت میں ہدیہ پیش کیا۔ آپ نے اسے بدلہ دیا کین اسے اس نے بہت کہ مجھا' آپ نے اور دیا یہاں تک کداسے نوش کردیا۔ پھر فر مایا میرا ہی چا بتا ہے کہ وائے قرید ان اور انصاری اور تنقی اور دوی لوگوں کے اور وں کا تخذ قبول ہی نہ کروں۔ ایک حدیث میں صفور تناہیۃ کا فر مان ہے کہ وہ مومن جولوگوں سے ملے جلے اور ان کی ایڈ اور پر مبر کرے۔ یہ جنلا نے والے کیا ملک میں چلتے کی ایڈ اور پر مبر کرے۔ یہ جنلا نے والوں کی حالتوں کو دیکھیں اور ان کے انجام پر غور کریں؟ جیسے فر مان ہے اَفکہ میسیر رُوا فی پھر تے نہیں کہ اپنے کے جنلا نے والوں کی حالتوں کو دیکھیں اور ان کے انجام پر غور کریں؟ جیسے فر مان ہے اَفکہ میسیر رُوا فی اُلارُ صُور فَقکوُ کَ لَهُم قُلُوبٌ یَعْقِلُوکَ بِھَا آلِی بیت کی بانہوں نے زمین کی سیرٹیس کی کہ ان کے دل بچھدار ہوتے۔ ان کے کان من لیت ان کی آئمیس و کیلیش کہ ان چوا تھا ہوں کا کیا حشر ہوتا رہا ہے؟ وہ نجات سے محروم رہتے ہیں۔ عالم آخرت ان کے لئے بہت ہی بہتر ہے۔ وعدہ اللی سے اِناکننگ سُر رُسکنا ہم این درولوں کی اور ان پر ایمان لانے والوں کی اس دنیا میں بھی عالم آخرت ان کے لئے بہت ہی بہتر ہے۔ وعدہ اللی ہے إناکنگ سُر رُسُلنا ہم این درولوں کی اور ان پر ایمان لانے والوں کی اس دنیا میں بھی مدفر ماتے ہیں اور قیامت کے دن بھی ان کی الماد کریں گئاس دن گواہ کھڑے ہوں گئالموں کے عذر بے سودر ہیں گئان پر لعنت میں بھی اور قام اول اور بارحة اللوگ اور ہو جیا می اور مام اول اور بارحة اللوگ اور ہو میں میں ایسی ہی سے گا اور ان کے گئی برا میں جس سے بیاضافت ہم شرے آئی اور میں جس سے سال کی بی اصافات ہے۔ عربی شعروں میں بھی بیاضافت بھڑ تیں اور میام اول اور بارحة اللوگ اور ہو ہوں۔

حَقِّلَ إِذَا اسْتَيْسَ الرُّسُلُ وَظَنْوْ الْهَالَمُ فَا حَايَهُمْ فَدَ كَذِبُوا جَآءَهُمْ لَصَّرُوا فَالْحَرِمِينَ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ الْمُعْرِمِينَ الْمُعْمِينَ الْمُعْرِمِينَ الْمُعْرِمِينَ الْمُعْرِمِي مِنْ الْمُعْرِمِينَ الْمُعْرِمِينَ ال

یہاں تک کہ جب رسول ناامید ہونے گے اور بیخیال کرنے گئے کہ انہیں جموث کہا گیا مورانی ہماری مددان کے پاس آپنچی - جے ہم نے چاہا سے نجات دی گئی، بات بیہ ہے کہ ہماراعذاب کنہ گاروں سے دالپس نہیں کیا جا تا O

جب خالفت عروح پر ہو: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۱۱) الله تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اس کی مدداس کے رسولوں پر بروقت اتر تی ہے۔ دنیا کے جھکے جب زوروں پر ہوتے ہیں 'خالفت جب بن جاتی جاتی ہے' اختلاف جب بڑھ جاتا ہے' دشنی جب پوری ہو جاتی ہے' انبیاء اللہ کو جب چاروں بطرف سے گھرلیا جاتا ہے' معااللہ کی مدد آ پہنچی ہے۔ کُذِبُو ااور کُذَّبُو اُدونوں قراتیں ہیں' حضرت عائشہ سے پوچھا کہ یہ لفظ کُذِبُو ایا کُذِبُو ایا کُذِبُو ایک معارت عائشہ کی قرائت وال کی تشدید سے ۔ چنانچہ بخاری شریف میں ہے کہ حضرت عودہ بن زہیر شنے حضرت عائشہ سے کوچھا کہ یہ لفظ کُذِبُو اسے۔ انہوں نے کہا پھر تو یہ معنی ہوئے کہ رسولوں نے گمان کیا کہ پوچھا کہ یہ لفظ کُذِبُو اسے یا کُذِبُو اسے؟ حضرت عائشہ نے قرامایا کُذِبُو اسے۔ انہوں نے کہا پھر تو یہ معنی ہوئے کہ رسولوں نے گمان کیا کہ

وہ جھلائے گئے تو یہ مان کی کون ی بات تھی۔ یہ تو یقینی بات تھی کہ وہ جھلائے جاتے تھے۔ آپ نے فرمایا بےشک یہ یقینی بات تھی کہ وہ کھار کی مدو میں تا فیر ہوئی طرف ہے جھٹلائے جاتے تھے لیکن وہ وقت بھی آئے کہ ایمان دارائتی بھی ایے زلز لے میں ڈالے گئے اوراس طرح ان کی مدو میں تا فیر ہوئی کہ رسولوں کے دل میں آئی کہ عالبًا اب تو ہماری جماعت بھی ہمیں جھٹلانے گئی ہوگی۔ اب مددرب آئی۔ اور انہیں غلبہ ہوا۔ تم اتنا تو خیال کرو کہ گذبو اکسے تھیکہ ہوسکتا ہے؟ معاذ اللہ کیا افہ بیا علیم السلام اللہ کی نسبت بید بدگمانی کر سکتے ہیں کہ انہیں رب کی طرف سے جھٹلایا گیا؟ ابن عباس کی قر اُت میں کُذِبُو ا ہے۔ آپ اس کی دلیل میں آ بت حتی یقول الرسول الخ 'پڑھ دیتے تھے یعنی یہاں تک کہ انہیاءاور ایمانی کی ڈرائٹ میں کُذِبُو ا ہے۔ آپ اس کی دلیل میں آ بت حتی یقو کہ الرسول الخ 'پڑھ دیتے تھے یعنی یہاں تک کہ انہیاءاور ایمانی کہ دانہ کہ در کہاں ہے۔ یادر کھو مدور ب بالکل قریب ہے۔ حضرت عاکثہ رضی اللہ عنہا اس کا تختی سے آنکار کرتی تھیں اور فرمایا کرتی تھیں اور قرم اللہ تھی اور تی ہیں اور سب لیوں میں کہ جناب رسول اللہ آئے تھونہ باللہ آپ کے دل میں بیو ہم ہی پیدائیں ہوا کہ کوئی وعدہ دبانی غلط خاب ہوگا۔ یا مکن ہے کہ کہیں ہیر ہے اللہ تھی السلام پر برابر بلا تھیں اور آنی آئی رہیں کہاں تک کہاں کے دل میں بیہ خطرہ پیدا ہونے لگا کہ کہیں میر سے مانے والے بھی مجھے ہے اللہ تکیں اور آنی آئی رہیں کہاں تک کہاں کے دل میں بیہ خطرہ پیدا ہونے الگا کہ کہیں میر سے مانے والے بھی مجھے بھالانہ و کر مجھے جھٹلانہ در ہے ہوں۔

ایک محف قاسم بن جمد کے پاس آ کر کہتا ہے کہ جمد بن کعب قرظی محد کہو اپر سے جیں تو آپ نے فر مایا کہ ان سے کہدوو۔ میں نے رسول الند علیہ کی زوجہ صدیقہ عاکثر سے سنا ہوہ گذبو اپر حق تھیں لین ان کے مانے والوں نے انہیں جھٹلایا۔ پس ایک قرات تو تشدید کے ساتھ ہے۔ دوسری تخفیف کے ساتھ ہے۔ کھراس کی تقییر میں ابن عباس سے مردی ہے جواو پر گزر چکا - ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے مردی ہے کہ آپ نے بہت اس طرح پڑھر کرفر مایا بہی وہ ہے جوتو پر اجانتا ہے۔ بیروایت اس روایت کے خلاف ہے جے ان دونوں برگوں سے اوروں نے روایت کیا ہے اس میں ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے فر مایا جب رسول نا امید ہو گئے کہ ان کی قوم ان کی اور قوم نے یہ جھولیا کہ نبیوں نے ان سے جھوٹ کہا اس وقت اللہ کی عدد آ پہنچی اور جے اللہ نے چاہا نجات بخش - اس طرح کی تغییر اوروں سے بھی مردی ہے۔ ایک فوجوان قریش نے دھٹرت سعید بن جررحمت اللہ علیہ سے کہا کہ حضرت بمیں بتا ہے اس لفظ کو کیا پڑھیں؟ بھی سے تو اس لفظ کی قرات کی وجہ سے ممکن ہے کہ اس سورت کا پڑھن ان کی چھوٹ جائے - آپ نے فر مایا سنواس کا مطلب سے ہے کہ انہیا اس سے اوروں کے کہ ان کی قوم ان کی بات مانے گی اورقوم والے سمجھ پیٹھے کہ نبیوں نے غلط کہا ہے بین کر حضرت ضحاک بن مزائم بہت ہی خوش موسے اور فر مایا کہ اس جیس جی تحقیف کہ نبیوں نے غلط کہا ہے بیس بیس جونے کہ جو اب کو منتا تو میں اسے بھی بہت میں موسے اورونر مایا کہ اس جیس جو اب کو منتا تو میں اسے بھی بہت آ سان حانا۔

مسلم بن بیار رحمت الله علیہ نے ہیں آپ کا بیجواب س کراٹھ کرآپ سے معافقہ کیا اور کہا الله تعالیٰ آپ کی پریٹانیوں کو بھی ای طرح دور کرد ہے جس طرح آپ نے ہماری پریٹانی دور فرمائی - بہت سے اور مفسرین نے بھی یہی مطلب بیان کیا ہے بلکہ بجاہد رحمته الله علیہ کی قرائت تو ذال کے زبر سے ہے بیٹن ٹُکذَبُو اہل بعض مفسرین وَ ظَنُّواْ کا فاعل مومنوں کو بتاتے ہیں اور بعض کا فروں کو بعنی کا فروں نے یا کہ بعض مومنوں نے بیگران کی وہ جھو اور نے ماللہ عنہ تو فرماتے ہیں کہ بعض مومنوں نے بیگران کی قوم کے ایمان سے جو وعدہ مدد کا تھا' اس میں وہ جھو نے ثابت ہوئے - عبدالله بن مسعود رضی الله عنہ تو فرماتے ہیں 'رمول ناامید ہو گئے بعنی اپنی تو م کے ایمان سے اور نصر ت ربانی میں دیر دیکھ کران کی قوم گمان کرنے گئی کہ وہ جھوٹا وعدہ دیے گئے تھے۔ پس بید دونوں روایتیں تو ان دونوں بزرگ صحابیوں سے مروی ہیں اور حضر سے عائشہ رضی اللہ عنہا اس کا صاف اٹکار کرتی ہیں - ابن جریر حمتہ اللہ علیہ بھی تول صدیقہ "کی طرفداری کرتے اور دوسر بے قول کی تر دید کرتے ہیں اور اسے ناپند کر کے درکر دیتے ہیں' واللہ اعلم -



ان کے قصوں میں عقل والوں کے لئے یقینا نصحیت اور عبرت ہے 'یے قر آن جھوٹ بنائی ہوئی بات نہیں بلکہ بینقعدیق ہے ان کتابوں کی جواس سے پہلے کی ہیں ادر کو سے سے کھول کھول کو بیان کرنے والی ہے ہر چیز کی اور ہدایت درجمت ہے ایمان داراد کو ل کے لئے O

تفسير سورة رعد

القرات المن الكان والذي أنزل الذي من ربي الحق الحق ولكن المن المن الكان الكان المن الكان الكان

الله رحمان ورحیم کے نام ہے O

یہ ہیں قر آن کی آیتیں اور جو کچھ تیری طرف تیرے دب کی جانب سے اتا راجا تا ہے 'سب حق ہے کین اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے O اللہ وہ ہے جس نے آسانوں کو بغیر ستونوں کے بلند کر رکھا ہے کہتم اسے دیکھ رہے ہو۔ چھر وہ عرش پرقر ار پکڑے ہوئے ہے اس نے سورج چاندکو ماتحتی میں لگار کھا ہے 'ہرایک میعاد معین پرگشت کر رہا تغیر سورهٔ دعد _ پاره ۱۳ ا ے وہ کام کی تدبیر کرتا ہے۔ وہی اپنے نشانات کھول کھول کر بیان کر دہاہے کہتم اپنے رب کی ملاقات کا یقین کرلو 🔾

(آیت: ۱) سورتوں کے شروع میں جوحروف مقطعات آتے ہیں' ان کی پوری تشریح سورہ بقرہ کی تفسیر کے شروع میں لکھ آئے

ہیں-اور ریبھی ہم کہ آئے ہیں کہ جس سورت کے اول میں بیر حروف آئے ہیں' وہاں عموماً یہی بیان ہوتا ہے کہ قر آن کلام اللہ ہے-اس میں کوئی شک وشبہبیں - چنانچہ یہاں بھی ان حروف کے بعد فر مایا' یہ کتاب کی یعنی قر آن کی آیتیں ہیں۔بعض نے کہا مراد کتاب سے تو را ۃ و انجیل ہے لیکن میٹھیک نہیں۔ پھراس پرعطف ڈال کراور صفتیں اس پاک کتاب کی بیان فر مائیں کہ بیسراسرحق ہےاوراللہ کی طرف ہے تجھ پر اتارا گیا ہے-الْحَقُّ خبرہے-اس کامتبدا پہلے بیان ہواہے-یعن الَّذِی اُنْزِلَ اِلْیَكَ لیکن ابن جربررحمتدالله علیه کا پندیدہ قول سے بہداؤ زائدہ ہے یا عاطفہ ہےاورصفت کاصفت پرعطف ہے جیسے ہم نے پہلے کہاہے۔ پھراس کی شہادت میں شاعر کا قول لائے ہیں۔ پھرفر مایا کہ باوجود حق ہونے کے پھر بھی اکثر لوگ ایمان ہے محروم ہیں جیسے پہلے گزراہے کہ گونو حرص کر لیکن اکثر لوگ ایمان قبول کرنے والے نہیں۔ لینی اس کی حقانیت واضح ہے کیکن ان کی ضد میٹ دھرمی اور سرکشی انہیں ایمان کی طرف متوجہ نہ ہونے دے گی۔

(آیت:۲) کمال قدرت اورعظمت سلطنت ربانی دیکھو کہ بغیرستونوں کے آسانوں کواس نے بلند وبالا اور قائم کر رکھا ہے۔ زمین ہے آسان کواللہ نے کیسااونچا کیااور صرف اپنے تھم ہےا ہے تھہرایا - جس کی انتہا کوئی نہیں یا تا - آسان دنیا ساری زمین کواور جواس کے ارد گرد ہے' یانی ہواوغیرہ سب کواحاطہ کئے ہوئے ہے اور ہرطرف سے برابراونچاہے۔ زمین سے یانچ سوسال کی راہ پر ہے' ہر جگہ ہے اتناہی اونیجا ہے۔ پھراس کی اپنی موٹائی اور دل بھی پانچ سوسال کے فاصلے کا ہے پھر دوسرا آ سان اس آ سان کوبھی گھیرے ہوئے ہے اور پہلے سے دوسرے تک کا فاصلہ وہی یانج سوسال کا ہے۔ اس طرح تیسرا ، پھر چوتھا ، پھر یانچواں ، پھر چھٹا ، پھرسا تواں جیسے فرمان الہی ہے اللّٰهُ الَّذِي حَلَقَ سَبُعَ سَمُونٍ وهمِنَ الْأَرُضِ مِثْلَهُنَّ الْخُ التِي الله في سات آسان پيدا كئ بين اوراى كَ شل زمين - حديث شريف مين ہے ساتوں آسان اوران میں اوران کے درمیان میں جو کچھ ہے وہ کری کے مقابلے میں ایسا ہے جیسے کہ پٹیل میدان میں کوئی حلقہ ہواور کری عرش کے مقابلے پر بھی ایسی ہی ہے -عرش کی فقد رالبّہ عز وجل کے سواکسی کومعلوم نہیں -

بعض سلف کا بیان ہے کہ عرش سے زمین تک کا فاصلہ بچاس ہزارسال کا ہے۔عرش سرخ یا تو ت کا ہے۔ بعض مفسر کہتے ہیں آ سان کے ستون تو ہیں لیکن دیکھے نہیں جاتے - لیکن ایاس بن معاویہ فرماتے ہیں آسان زمین پرمثل قصبے کے ہے یعنی بغیرستون کے ہے - قرآن كے طرز عبارت كے لائق بھى بيبات ہے اورآ يت وَيُمُسِكُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ سِيجى يَبى ظاہر ہے- پس تَرَوُنَهَا اس نفی کی تاکید ہوگی لینی آسان بلاستون اس قدر بلند ہے اورتم آپ دیکھ رہے ہوئیہ ہے کمال قدرت - امیہ بن ابو الصلت کے اشعار میں ہے ' جس کے اشعار کی بابت حدیث میں ہے کہ اس کے اشعار ایمان لائے ہیں اور اس کا دل کفر کرتا ہے اور یہ بھی روایت ہے کہ بیا شعار حضرت زید بن عمرو بن ففیل رضی اللہ تعالی عنہ کے ہیں جن میں ہے ۔

> بَعَثُتَ اللي مُوسِي رَسُولًا مِّنَادِيًا اِلَى اللَّهِ فُرعَوُنَ الَّذِي كَانَ طَاغِيَا بلًا وَتَدِ حَتَّى اسْتَقَلَتُ كَمَا هيا بلاً عَمَدِا أَوُ فَوُق ذلك بَانِيَا

وَٱنْتَ الَّذِي مِنْ فَصُلِ مَنَّ وَّرَحُمَةِ فَقُلُتَ لَهُ فَاذُهَبُ وَهَارُوُنَ فَادُعُوا وَقُوُلَا لَهُ هَلُ اَنْتَ سَوَّيْتَ هَذِهِ وَقُولًا لَهُ اَنْتَ رَفَعُتَ هَذِهِ وَقُولًا لَهُ هَلُ آنْتَ سَوَّيُتَ وَسُطَهَا مُنِيرًا إِذَا مَا جَنَّكَ الَّيلُ هَادِيَا وَقُولًا لَنَا مَنُ آنَبَتَ الْحَبَّ فِي التَّرِي فَيَصُبَحُ مِنْهُ الْعَشُبُ يَهُتَرُّ رَابِيَا وَقُولُهُ مَنُ يُرْسِلُ الشَّمُسَ غُدُوهً فَيَصُبَحُ مَا مَسَّتُ مِنَ الْاَرْضِ ضَاحِيَا وَقُولُهُ مَنُ يُرْسِلُ الشَّمُسَ غُدُوهً فَيَصُبَحُ مَا مَسَّتُ مِنَ الْاَرْضِ ضَاحِيَا وَيَحَالُ وَاعِيَا وَيَحَالُ وَاعِيَا وَيَحَالُ وَاعِيَا

یعی تو وہ اللہ ہے جس نے اپنے قضل وکرم سے اپنے بی موئی علیہ السلام کو مع ہارون علیہ السلام کے فرعون کی طرف رسول بنا کر بھیجا اور ان سے فرمادیا کہ اس سرکش کو قائل کرنے کے لئے اس سے کہیں کہ اس بلند و بالا بے ستون آ سان کو کیا تو نے بنایا ہے؟ اور اس میں سورج چا ندستار ہے تو نے بیں؟ اور مٹی سے دا نوں کو اگانے والا کیا تو ہے؟ کیا قدرت کی بیدا کئے ہیں؟ اور مٹی گر سے انسان کے لئے اللہ کی بستی کی دلیل نہیں ہیں۔ پھر اللہ تعالی عرش پر مستوی ہوا۔ اس کی تقییر سورہ اعراف میں گزر چی ہے۔ اور بی بھی بیان کر دیا گیا ہے کہ بیہ جس طرح ہا تی طرح چھوڑ دی جائے ۔ کیفیت تشییر ہوا۔ اس کی تقییر سورہ اعراف میں گزر چی ہے۔ اور بی بھی بیان کر دیا گیا ہے کہ بیہ جس طرح ہا تی طرح چھوڑ دی جائے ۔ کیفیت تشید تعلیل ممثیل سے اللہ کی ذات پاک ہے اور بر تر و بلند و بالا ہے۔ سورج چا نداس کے تھم کے مطابق گروش میں جیں اور وقت موز وں لیمن قیامت تک برابرای طرح گئے رہیں گے۔ جیافر مان ہے کہ سورج اپنی جگہ برابر چل رہا ہے۔ اس کی جگہ سے مرادع شرش کے بیچ ہے جو نیمن میں کے بیٹ ہوں دور ہوجاتے ہیں کیونکہ سے جو بی بیت کہ درس کی طرح وہ مجھ نہیں اس لئے کہ اس کے پائے ہیں اور اس کے اتھانے والے ہیں اور بیہ بات آ سان متدریکھو ہے ہوئے آ سان میں تصور میں نہیں آ سی ۔ جو بھی غور کرے گا اسے تھی مانے گا۔ آیات والے ہیں اور بیہ بات آ سان متدریکھو ہے ہوئے آ سان میں تصور میں نہیں آ سی ۔ جو بھی غور کرے گا اسے تھی مانے گا۔ آیات والے بیں اور بیہ بات آ سان متدریکھو ہے ہوئے آ سان میں تصور میں نہیں آ سی ۔ جو بھی غور کرے گا اسے تھی ان گا۔ آیات والہ میں نتیجی پر ہنچھ گا۔ وَلِلُهِ الْحَدُ الْمِ الْمِ الْمُ اللّٰ کہ مُدُو اَلُو اللّٰہ کیا ہے۔

صرف سورج چا ندکا ہی ذکر یہاں اس لئے ہے کہ ساتوں سیاروں میں بڑے ادر روش یہی دو ہیں۔ پس جب کہ یہ دونوں مخر ہیں تو اور تو بطور اولاً منخر ہوئے۔ جیسے کہ سورج چا ندکو بجدہ نہ کرو سے مراد اور ستاروں کو بھی بجدہ نہ کرتا ہے۔ پھر اور آیت میں تصریح بھی موجود ہے فرمان ہے وَّ الشَّمْسَ وَ الْفَصَرَ وَ النَّحُومُ مُسَحَّراتِ بِأَمُرِهِ الْخَابِينِ سورج کوا پی وحدانیت کی دلیلوں کو بالنفصیل بیان فرمار ہاہے کہ تم اس کی تو حید کے قائل ہوجا وَ اور اسے مان لوکودہ تہیں فناکر کے پھر زندہ کردےگا۔

وَهُوَالَّذِى مَدَ الْأَرْضَ وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ وَانَهْرًا وَمِنَ كُلِّ الثَّمَرِتِ جَعَلَ فِيهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِى الْيُلَ النَّهَارُ انَّ كُلِّ الثَّمَرِتِ جَعَلَ فِيهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِى الْيُلَ النَّهَارُ انَّ فَا لَارْضِ قِطَعَ فِي الْالْرَضِ قِطَعَ الْمُنْ اللَّهُ اللِهُ اللِهُ اللَّهُ الْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللْهُ اللَّهُ اللْمُنْ اللَّهُ اللَّ

ای نے زمین کو پھیلا کر بچھادیا ہے اوراس میں پہاڑ اور نہریں پیدا کردی ہیں اوراس میں ہرتم کے پچلوں کے جوڑے دوہرے دوہرے پیدا کردیئے ہیں رات کودن

ے چھپا دیتا ہے بیقینا غوروفکر کرنے والوں کے لئے اس میں بہت ی نشانیاں ہیں ۞ اورز مین میں مختلف ککڑے ایک دوسرے سے لگتے لگاتے ہیں اور باغات ہیں-انگوروں کے اور کھیت ہیں اور محجوروں کے درخت ہیں شاخ دار اور پھض ایسے ہیں جو دوشا نے نہیں-سب ایک ہی پانی پلائے جاتے ہیں- پھر بھی ہم ایک کو ایک بر مجلوں میں برتر ی دیتے ہیں اس میں تظمیدوں کے لئے بہت بین ایں ہیں ۞

عالم سقلی کے انوع واقسام : 🌣 🌣 (آیت:۲-۳) اوپر کی آیت میں عالم علوی کابیان تھا'یہاں عالم سفلی کا ذکر ہور ہا ہے' زمین کوطول وعرض میں پھیلا کراللہ ہی نے بچھایا ہے۔اس میں مضبوط پہاڑ بھی اس کے گاڑے ہوئے ہیں اس میں دریاؤں اور چشموں کو بھی اس نے جاری کیا ہے تا کہ مختلف شکل وصورت مختلف رنگ مختلف ذا اُنقوں کے پھل بھول کے درخت اس سے سیراب ہوں۔ جوڑا جوڑا میو ہے اس نے پیدا كے كھٹے منصے وغيرہ - رات دن ايك دوسرے كے يدري برابرآتے جاتے رہتے ہيں ايك كا آنا دوسرے كا جانا ہے - پس مكان اور زمان سب میں تصرف ای قادر مطلق کا ہے۔ اللہ کی ان نشانیوں عکمتوں اور دلائل کو جوغور سے دیکھیئے وہ ہدایت یا فتہ ہوسکتا ہے۔ زمین کے نکڑے ملے جلے ہوئے ہیں چھر قدرت کود کیھنے کہ ایک گلڑے سے تو پیداوار ہواور دوسرے سے پچھ ندہو-ایک کی مٹی سرخ ، دوسرے کی مٹی سفید زردوہ سیاہ' یہ پھریلی' وہ نرم' میسٹھی' وہشور' ایک ریٹیلی' ایک صاف' غزس پھی خالق کی قدرت کی نشانی ہےاور بتاتی ہے کہ فاعل' خودمختار' ما لک الملک' لاشريك ايك وبى الله خالق كل ب- نداس كسواكوتى معبود نديا لنه والا - زَرُعْ وَنَحِيلٌ كواكر جَنَّاتٌ برعطف واليس توبيش مرفوع پڑھنا ﷺ اور اَعُنَاب پرعطف ڈالیس تو زیر سے مضاف الیہ مان کرمجرور پڑھنا چاہئے۔ ائمکہ کی جماعت کی دونوں قراتیں ہیں۔ صِنُواڭ کہتے ہیں ایک درخت جو کئی تنوں اور شاخوں والا ہوجیسے اناراورا نجیراور بعض تھجوریاں۔غَیرُ صنو ان جواس طرح نہ ہو-ایک ہی تناہوجیسے اور درخت ہوتے ہیں۔ اس سے انسان کے بچاکو صنو الاب کہتے ہیں۔ حدیث میں بھی ہیآیا ہے کہ حضور علی نے حضرت عمر ضی الله تعالی عند ے فرمایا' کیامتہیں معلوم نہیں کہ انسان کا چیامثل باپ کے ہوتا ہے۔ برارضی اللہ عند فرماتے ہیں' ایک جڑ یعنی ایک تنے میں کی ایک شاخدار درخت تھجور ہوتے ہیں اورا یک تنے پرایک ہی ہوتا ہے۔ یہی صنوان اور غیرصنوان ہے۔ یہی قول اور بزرگوں کا بھی ہے-سب کے لئے یانی ایک ہی ہے بعنی بارش کالیکن ہرمزےاور پھل میں کمی بیشی میں بےانتہا فرق ہے۔کوئی میٹھا ہے' کوئی کھٹا ہے' حدیث میں بھی تیفیہ ہے ملاحظہ ہوتر ندی شریف - الغرض قسموں اور جنسوں کا اختلاف شکل صورت کا اختلاف 'رنگ کا اختلاف' بو کا اختلاف ' مزے کا اختلاف' پتوں کا اختلاف' تروتازگی کا اختلاف' ایک بہت ہی میٹھا' ایک سخت کڑوا' ایک نہایت خوش ذا نقهٔ ایک بے صد بدمزہ' رنگ کسی کا زرد کسی کا سرخ 'کسی کاسفید' کسی کاسیاہ-ای طرح تازگی اور پھل میں بھی اختلاف حالا نکہ غذا کے اعتبار سے سب یکساں ہیں- بیقدرت کی نیرنگیاں ا یک ہوشیار مخص کے لئے عبرت ہیں-اور فاعل مخاراللہ کی قدرت کا بڑاز بردست پیۃ دیتی ہیں کہ جووہ جا ہتا ہے' ہوتا ہے-عقل مندوں کے لئے بية يتن اور بينشانياں كافي وافي بين-

وَإِنْ تَغْجَبُ فَعَجَبُ قَوْلُهُمْ ءَإِذَا كُنّا ثُرَابًا ءَاِنَّا لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ أُولِلِكَ الْأَغْلَلُ فِي آغْنَاقِهِمْ وَاوْلِلِكَ الْأَغْلَلُ فِي آغْنَاقِهِمْ وَاوْلِلِكَ الْأَغْلُلُ فِي آغْنَاقِهِمْ وَاوْلِلِكَ الْأَغْلَلُ فِي آغْنَاقِهِمْ وَاوْلِلِكَ الْأَغْلَلُ فِي آغْنَاقِهِمْ وَاوْلِلِكَ الْأَغْلُلُ وَلَيْ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خُلِدُونَ ۞

اگر تختے تعجب ہوتو واقعی ان کا بیر کہنا بھی عجیب ہے کہ کیا جب ہم ٹی ہوجا کیں عجو کیا ہم ٹی پیدائش میں ہوں گئے ہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے پروردگارے كفر کیا' بہی ہیں جن کی گردنوں میں طوق ہوں گے اور یہی ہیں جوجہنم كے رہنے والے ہیں' جواس میں ہمیشہ رہیں گے 🔿 عقل کے اند ھے ضدی لوگ: 🌣 🌣 (آیت: ۵) اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے نبی ﷺ ہے فرما تا ہے کہ آپ ان کے جمثلانے کا کوئی تعجب نہ کریں - یہ ہیں ہی ایسے - اس قد رنشانیاں و کھتے ہوئے اللہ کی قدرت کا ہمیشہ مطالعہ کرتے ہوئے اسے مانتے ہوئے کہ سب کا خالق اللہ

تفييرسورة رعدبه يأره ١٣

ہی ہے' پھر بھی قیامت کے منکر ہوتے ہیں حالانکہ اس سے بڑھ کرروز مرہ مشاہدہ کرتے رہتے ہیں کہ پچھنہیں ہوتا اوراللہ تعالیٰ سب پچھ کر

دیتا ہے۔ ہرعاقل جان سکتا ہے کہ زمین وآسان کی پیدائش انسان کی پیدائش سے بہت بڑی ہے اور دوبارہ پیدا کرنا بہنبت اول بارپیدا كرنے كے بهت آسان ہے- جيے فرمان رباني ہے اَوَلَمُ يَرَوُا اَدَّ اللهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمْوٰتِ وَالْارْضَ وَلَمُ يَعُي بَحَلْقِهِنَّ

بِقَدِرِ عَلَى أَنُ يُحْيِ الْمَوْتَى بَلَى إِنَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيُرٌ - يَعَنْ جَسَ نِيٓ مان وزمين بغير مخطك بيدا كرديا كماوه مردول كو جلانے پر قادر نہیں؟ بے شک ہے بلکہ ہر چیز اس کی قدرت میں ہے۔ پس یہاں فرما تا ہے کہ دراصل بیر کفار ہیں ان کی گر دنوں میں قیامت

كدن طوق بول كاورجهني بي جو بميشجهم ميں رہيں گے-

وكينتعجاؤنك بالسبتاء قبل المحسنة وقذ خلت من قبلهم الْمَثْلَاتُ وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُوْمَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلَى ظُلْمِهِمْ وَإِر رَبُّكَ لَشَدِيدُ الْحِقَابِ

یہ تھے سے سزا کی طبلی میں جلدی کررہے ہیں' راحت ہے پہلے ہی-یقینااُن ہے پہلے سزا کی طبلی میں البوشک تیرار بالبتہ بخشش والا ہے-اوگوں کی

بے جاحر کتوں پہی اور میتھی بیٹن بات ہے کہ تیرارب بڑی سزادیے والا بھی ہے 🔾

منكرين قيامت: ١٠ ١٠ إيمكرين قيامت كتب بين كداكر سيح بهوتو بهم پرالله كاعذاب جلدى كيون نبيس لات؟ كتب تف كه ا ے اپنے آپ پراللہ کی وحی نازل ہونے کا دعویٰ کرنے والے ہمارے نزویک تو تو پاگل ہے۔ اگر بالفرض سچا ہے تو عذاب کے فرشتوں کو کیوں نہیں لاتا؟ اس کے جواب میں ان سے کہا گیا کے فرشتے حق کے اور فیصلے کے ساتھ ہی آیا کرتے ہیں۔ جب وہ وقت آئے گا'اس وقت ایمان لانے یا توبہ کرنے یا نیک عمل کرنے کی فرصت ومہلت نہیں ملے گی-ای طرح اور آیت میں ہے وَیَسُتَعُحمُلُو نَكَ دوآ يتول تک اور جگہ ہے سَالَ سَائِلٌ الخ -اورآیت میں ہے کہ بے ایمان اس کی جلدی مجارہے ہیں اور ایمانداراس سے خوف کھار ہے ہیں اور اسے برحق جان رہے ہیں-ای طرح اور آیت میں فرمان ہے کہوہ کہتے تھے کداے الله اگریہ تیری طرف ہے حق ہے تو ہم پر آسان سے پھر برسایا کوئی اورالمناك عذاب نازل فرما-مطلب يد ہے كدا يخ كفروا نكار كى وجد سے الله كے عذاب كا آنامحال جان كراس قدر مذراور بے خوف ہو گئے تھے کہ عذاب کے اترنے کی آرز واور طلب کیا کرتے تھے۔ یہاں فر مایا کہ ان سے پہلے کے ایسے لوگوں کی مثالیں ان کے سامنے ہیں کہ س

طرح وہ عذاب کی پکڑ میں آ گئے۔ کہدو کہ بیتو اللہ تعالی کاحلم وکرم ہے کہ گناہ دیکھتا ہے اور فورا نہیں پکڑتا ور نہ روئے زمین پرکسی کو چلتا پھرتا نہ چپوڑے- دن رات خطائیں دیکھاہے اور درگز رفر ماتا ہے لیکن اس سے بیرنہ مجھ لیا جائے کہ وہ عذاب پر قدرت نہیں رکھتا-اس کے عذاب بھی

برے خطرناک نہایت خت دردد کھ دینے والے ہیں- چنانچفر مان بے فَاِنُ كَذَّبُوكَ فَقُلُ رَّبُكُمُ ذُورَ حُمَةٍ و اسِعَةٍ الْخ الريد تجھے حمثلا نمیں تو تو کہددے کہ تمہارارب وسیع رحمتوں والا ہے لیکن اس کے آئے ہوئے عذاب گنہگاروں پر سے نہیں ہٹائے جاسکتے -اور فرمان ہے کہ تیرا پروردگار جلد عذاب کرنے ولا' بخشے والا اور مہر بانی کرنے والا ہے۔ اور آیت میں سے نَبِیُّ

عِبَادِی ٓ الخ 'میرے بندول کوخبر کردے کہ میں غفور ورحیم ہوں اور میرے عذاب بھی بڑے در دناک ہیں۔ای قتم کی اور بھی بہت ہے آپتیں

ہیں جن میں امید وہیم' خوف ولا کچ کا ایک ساتھ بیان ہوا ہے- ابن ابی حاتم میں ہے- اس آیت کے اتر نے پررسول اللہ ﷺ نے فر مایا' اگر الله تعالیٰ کا معاف فرمانا نه ہوتا تو کسی کی زندگی کا لطف باقی نه رہتا اوراگراس کا دھمکانا ڈرانا اورسزا کرنا نه ہوتا تو ہوخض بے برواہی سے ظلم وزیاد تی میںمشغول ہو جاتا – این عسا کر میں ہے کہ حسن بن عثان ابوحسان راوی رحمتہ اللّٰدعلیہ نے خواب میں اللّٰدعز وجل کا دیدار کیا – دیکھا كة تخضرت علي الله كرا من كور اين ايك امتى كى شفاعت كرر ب مين جس رفر مان بارى مواكد كما تخفي اتنا كانى نهيس كديس ف سوره رعد مين تحمد برآيت وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغُفِرَةٍ لِلنَّاسِ عَلَى ظُلُمِهِمُ نازل فرمانى ج- ابوحسان رحمت الله علي فرمات بين اس ك بعدميري أنكه كل كي-

وَيَقُولُ الَّذِيْنَ كَفَرُوا لَوْلاَ أَنْزِلَ عَلَيْهِ الْيَةُ مِّنْ رَبِّهُ ۚ اِنَّمَا آنْتَ عُ امُنْذِرٌ وَلِكُلِّ أَنْقُ وَمُ هَادِ كَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أَنْثَى وَمَا تَغِيضُ الأرْحَامُ وَمَا تَذْدَادُ وَكُلُّ شَيْعٌ عِنْدَهُ بِمِقْدَارِ ۞ عَلِمُ الْغَيْبِ وَالشُّهَادَةِ الْكَبْيُرُ الْمُتَعَالِ ۞

کافر کہتے ہیں کہاس پراس کے رب کی طرف سے کوئی نشان کیوں نہیں اتارا گیا'بات بدہے کہ تو تو صرف آگاہ کرنے والا ہے اور ہرقوم کے لئے ہادی ہے 🔾 مادہ ا بین شکم میں جو پچور کھتی ہے اے اللہ بخو لی جانا ہے اور پیٹ کا محمنا برھنا ہمی 🔿 مرچیز اس کے پاس اندازے سے ہے۔ چھے کھلے کا وہ عالم ہے۔ سب سے بڑا اور

اعتراض برائے اعتراض: 🏗 🌣 (آیت: ۷) کافرلوگ از روئے اعتراض کہا کرتے تھے کہ جس طرح انگلے پیٹیبرمعجز ے لے کرآئے 'یہ پغیبر کیون نہیں لائے؟ مثلاً صفایہاڑ سونے کا بنادیتے یا مثلاً عرب کے پہاڑیہاں سے ہٹ جاتے اور یہاں سنرہ اور نہریں ہوجاتیں۔ پس ان کے جواب میں اور جگہ ہے کہ ہم میم جمز ہے بھی دکھادیتے مگر اگلوں کی طرح ان کے جبٹلا نے پر پھراگلوں جیسے ہی عذاب ان پر آ جاتے - تو ان کی باتوں معموم و تفکرنہ ہو جایا کر تیرے دیے تو صرف تبلغ ہی ہے۔ تو بادی ہے ان کے نہ مانے سے تیری پکرنہ ہوگی - ہدایت الله ك باتھ ہے يہ تير بس كى بات نبيس- مرقوم كے لئے رہراور داعى ہے- يا بيمطلب ہے كه بادى ميں مول-تو تو درانے والا ہے- اور آیت میں وَإِذَ مِّنُ أُمَّةٍ إِلَا خَلَافِيهَا نَذِيرٌ مِرامت میں ڈرانے والاگزرا ہےاورمراد یہاں بادی سے پیمبر ہے- پس پیشوا رہر مرگروہ میں ہوتا ہے جس کے علم ومل ہے دوسرے راہ پاسکیس اس امت کے پیشوا آنخضرت محمد رسول اللہ عظی ہیں۔ ایک نہایت ہی منکر واہی روایت میں ہے کہاس آیت کے اتر نے کے وقت آپ نے اپنے سینہ پر ہاتھ رکھ کر فر مایا منذر تو میں ہوں اور حضرت علی رضی اللہ عند کے کندھے ک طرف اشارہ کر کے فرمایا' اے علیٰ تو ہادی ہے' میرے بعد مدایات یانے والے تجھ سے ہدایت یا کیں گے-حضرت علی تنی القد تعالیٰ عندے منقول ہے کہاس جگہ ہادی ہے مراد قریش کا ایک محض ہے۔ جنید کہتے ہیں وہ حضرت علی شی اللہ تعالی عند خود ہیں۔ ابن جریر رحمه اللہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہادی ہونے کی روایت کی ہے کیکن اس میں سخت نکارت ہے۔

علم اللی : 🌣 🌣 (آیت: ۸-۹) الله کے علم ہے کوئی چیز پوشیدہ نہیں-تمام جاندار مادہ حیوان ہوں یا انسان ان کے پیٹ کے بچول کا 'ان کے حمل کا'اللہ کوعلم ہے کہ پیٹ میں کیا ہے؟ اسے اللہ بخو بی جانتا ہے یعنی مرد ہے یا عورت؟ اچھا ہے یا برا؟ نیک ہے یا بد؟ عمر والا ہے یا ہے عمر

کا؟ چنا نچار شاد ہے ہُواَ عُلَمُ بِکُمُ الْخُوہ بِخُوبی جانتا ہے جب کہ جہیں زمین سے پیدا کرتا ہے اور جب کہ ہم ال کے پیٹ میں چھے ہوئے ہوتے ہو۔ اللّٰ اور فرمان ہے یک کُلُف کُمُ فِی بُطُون اُمَّ ہِتِکُمُ اللّٰ وہ ہم ہمیں تمہاری مال کے پیٹ میں پیدا کرتا ہے۔ ایک کے بعد دوسری پیدائش میں تین تین اندھریوں میں۔ ارشاد ہے وَلَقَدُ حَلَقُنَا الْإِنْسَانَ مِنُ سُللَّةِ اللّٰہِ ہم نے انسان کوئی سے پیدا کیا 'پر نطفے سے نطفے کو خون بستہ کیا خون بستہ کولو محرا اگوشت کا کیا۔ لو محرا ہے کو ہڈی کی شکل میں کر دیا۔ پھر ہڈی کو گوشت پڑھایا۔ پھر آخری اور پیدائش میں کیا۔ پس بہترین خالق بابرکت ہے۔ بخاری وسلم کی حدیث میں فرمان رسول ﷺ ہے کہ تم میں سے ہرا کیک کی پیدائش چالیس دن تک اس کی پیٹ میں جم ایک کی پیدائش چالیس دن تک اس کی پیٹ میں جمع ہوتا ہے۔ پھر استے ہی دنوں تک وہ گوشت کا لو تھڑ ارہتا کی مال کے پیٹ میں جمع ہوتا ہے۔ اس کا رزق عمر عمل اور نیک بدہونا کھولیتا

ہے-اور حدیث میں ہے وہ یو چھتا ہے کہا ہے اللہ مر دہوگا یا عورت؟ شقی ہوگا یا سعید؟ روزی کیا ہے؟ عمر کتنی ہے؟ اللہ تعالیٰ ہملا تا ہے اور وہ لکھ

لیتا ہے۔حضور ﷺ فرماتے ہیں غیب کی تنجیاں پانچ ہیں جنہیں بجز الله تعالیٰ علیم وخبیر کے اور کوئی نہیں جانتا کل کی بات الله کے سوا اور کوئی نہیں جانتا' کون شخص کہاں مرے گا-ایے بھی اس کے سوا کوئی نہیں جانتا- قیامت کب قائم ہوگ-اس کاعلم بھی اللہ ہی کو ہے-پیٹ میں کیا گھٹتا ہے'اس سے مرادحمل کا ساقط ہوجانا ہے اور رحم میں کیا بڑھ رہاہے کیسے پورا ہور ہا ہے بیکی اللہ کو بخو بی علم رہتا ہے۔ د کیدلوکوئی عورت دس مہینے لیتی ہے کوئی نو کسی کاحمل گھٹتا ہے کسی کا بڑھتا ہے۔نو ماہ سے گھٹنا' نو سے بڑھ جانا' اللہ کے علم میں ہے۔حضرت ضحاک کا بیان ہے کہ میں دوسال ماں کے پیپ میں رہاجب پیدا ہوا تو میرے اگلے دو دانت نکل آئے تھے-حضرت عائشہرضی اللہ عنہا کا فرمان ہے کے ممل کی انتہائی مت دوسال کی ہوتی ہے۔ کمی سے مراد بعض کے زد دیک ایام حمل میں خون کا آنا ورزیادتی سے مراد نو ماہ سے زیادہ حمل کاتھہرار ہناہے-مجاہدر حمتہ اللّہ علیہ فرماتے ہیں' نوسے پہلے جبعورت خون کودیکھے تو نو سے زیادہ ہوجاتے ہیں شل ایا م حیض کے-خون كرنے سے بچاچھا ہوجاتا ہے اور ندگر بے تو بچہ پورایا تھا اور برا ہوتا ہے-حضرت كمحول رحمة الله عليه فرماتے ہيں بچاپی مال كے پيك ميں بالكل بغُم' بے كھنگے اور با آ رام ہوتا ہے-اس كى مال كے بيض كاخون اس كى غذا ہوتا ہے جو بےطلب با آ رام اسے پہنچتار ہتا ہے- يہى وجہ ہے کہ مال کوان دنو ل چیف نہیں آتا - پھر جب بچہ پیدا ہوتا ہے ذمین پرآتے ہی روتا چلاتا ہے اس انجان جگہ ہے اسے وحشت ہوتی ہے جب اس کی نال کٹ جاتی ہےتو اللہ تعالیٰ اس کی روزی ماں کے سینے میں پہنچا دیتا ہے اور اب بھی بےطلب' بےجتجو' بے رنج وغم' بےفکری کے ساتھ اسے روزی ملتی رہتی ہے۔ پھر ذرا ہڑا ہوتا ہے ٔ اپنے ہاتھوں کھانے پینے لگتا ہے کیکن بالغ ہوتے ہی روزی کے لئے ہائے ہائے کرنے لگتاہے-موت اور قلّ تک سے روزی حاصل ہونے کا امکان ہوتو پس و پیش نہیں کرتا - افسوس اے ابن آ دم تھھ پر حیرت ہے جس نے تجھے تیری مال کے پیٹ میں روزی دی جس نے مختبے تیری مال کی گود میں روزری دی جس نے مختبے بیچے سے بالغ بنانے تک روزی دی اب تو بالغ ادر عقل مند ہوکریہ کہنے لگا کہ ہائے کہاں سے کھاؤں گا؟ موت ہویا قتل ہو؟ پھر آپ نے یہی آیت پڑھی-ہر چیزاس کے پاس اندازے کے ساتھ موجود ہے-رزق اجل سب مقرر شدہ ہے-

حضور ﷺ کی ایک صاحبز دی صاحبہ نے آپ کے پاس آ دمی بھیجا کہ میرا پچہ آخری حالت میں ہے' آپ کا تشریف لا نامیرے لئے خوشی کا باعث ہے۔ آپ نے فرمایا' جاؤان سے کہدو کہ جواللہ لے لئے وہ اس کا ہے' جود بےرکھی وہ بھی اس کا ہے۔ ہر چیز کا صحیح انداز ہاس کے پاس ہے۔ ان سے کہدو کہ صبر کریں اور اللہ سے تو اب کی امیدر تھیں۔اللہ تعالیٰ ہر اس چیز کو بھی جانتا ہے جو بندوں سے پوشیدہ ہے اور اسے بھی جو بندوں پر ظاہر ہے' اس سے پھے بھی مخفی نہیں۔وہ سب سے بڑا۔وہ ہرا یک سے بلند ہے۔ ہر چیز اس کے ملم میں ہے۔ ساری مخلوق اس كے سامنے عاجز ہے تمام سراس كے سامنے بھكے ہوئے ہيں۔ تمام بندے اس كے سامنے عاجز 'لا جاراورمحض ہے بس ہيں۔

سَوَآهِ مِنْكُوْمَنَ اَسَرَّا لَقُولَ وَمَنْ جَهَرَبِهِ وَمَنْ هُو مُسْتَخَفَّ سَوَآهِ مِنْكُوْمَنَ هُو مُسْتَخَفًّ بِالْکَیْلِ وَسَارِبُ بِالنَّهَارِ لَهُ لَهُ مُعَقِّبِكُ مِّنْ بَیْنِ یَدَیهِ وَمِنْ خَلْفِهُ یَخْفَظُوْنَهُ مِنْ آمْرِاللهِ اِنَّ الله لا یُخیِرُ مَا بِقَوْمِ حَتَّیٰ یُخیِرُوا مَا بِانْفُسِهِمْ وَإِذَا اَرَادَ الله بِقَوْمٍ سُوّءًا فَلا مَرَدَّ لَهُ اِنَعْیِرُ وَا مَا بِانْفُسِهِمْ وَإِذَا اَرَادَ الله بِقَوْمٍ سُوّءًا فَلا مَرَدً لَهُ الله وَإِنَّا اَرَادَ الله وَإِنَّا اَرَادَ الله وَالِهُ مِنْ قَوْمِ سُوّءًا فَلا مَرَدً لَهُ اللهُ مِنْ وَإِنَّهُ مِنْ وَإِنَّا الله مَرَدَّ لَهُ اللهِ مِنْ قَالِ هَ

تم میں سے کسی کا پی بات کو چھپا کر کہنا اور با آ واز بلندا سے کہنا اور جورات کو چھپا ہوا ہوا ور جودن میں چل رہا ہوئسب اللہ پر برابراور یکساں ہیں O اس کے پہرے دارانسان کے آ گے پیچھپے مقرر ہیں جو بحکم اللہ اس کی نگہبانی کرتے رہتے ہیں کسی قوم کی حالت اللہ تعالیٰ نہیں بدلتا جب تک کہ وہ خودا سے نہ بدلیں جوان کے دلول

میں ہے اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کا سرا کا ارادہ کرلیت ہے قوہ بدانہیں کر تا اور بجزاس کے کوئی بھی ان کا کارساز نہیں ہوتا ○ سب پیر محیط علم : ☆ ☆ ﴿ آیت: ۱۰-۱۱) اللہ کاعلم تمام مخلوق کو گھیر ہے ہوئے ہے۔ کوئی چیز اس کے عمل سے باہر نہیں-پست اور بلند ہرآ واز وہ سنتا ہے چھیا کھلا سب جانتا ہے۔ تم چھیاؤیا کھولؤاس سے خفی نہیں-حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں' وہ اللہ پاک ہے جس کے سننے

نے تمام آواز وں کو گھیرا ہوا ہے۔ فتم اللہ کی اپنے خاوند کی شکایت لے کرآنے والی عورت نے رسول اللہ علیقہ سے اس طرح کا نا پھوی کی کہ میں پاس ہی گھر میں بیٹی ہوئی شی کیکن میں بیس ہی ہی ہوئی شی کیکن میں ہوئی شی کی کی اس عورت کی سیر میں ہوئی شی کیکن میں ہوئی شی کی کی اس عورت کی سیر میں گوشی اللہ تعالی میں رہا تھا۔ وہ سمیج وبھیر ہے جواثے گھر کے تہدخانے میں راتوں کے اندھیر سے میں چھیا ہوا ہو۔ وہ اور جودن کے وقت معلم کھلا آبا دراستوں میں چلا جار ہا ہو وہ کا الی میں برابر میں۔ جیسے آیت اَلَا حِینَ یَسْتَغُشُونَ ثِیّا بَهُمُ الْحُ مِینِ فرمایا ہے۔

معم طلاا بادراسوں میں چا جار ہاہووہ مم اہی میں برابر ہیں۔ بیسے ایت الا حین یستعشو کے بیابہ ماں یں را ما ہے۔

اور آیت و مَا تَکُولُ فِی شَان میں ارشاد ہوا ہے کہ تہمارے کی کام کے وقت ہم ادھرادھ نہیں ہوتے کوئی ذرہ ہماری معلومات ہیں جیسے کہ اعمال پر ٹلہبان فرشتوں کی اور جماعت ہے جو باری باری ہے در پے آتے جاتے رہتے ہیں رات کے الگ دن کے الگ اور جماعت ہے جو باری باری پے در پے آتے جاتے رہتے ہیں رات کے الگ دن کے الگ اور جماعت ہے جو باری باری ہے در پے آتے جاتے رہتے ہیں رات کے الگ دن کے الگ اور جماعت ہے جو باری باری ہے در پے آتے جاتے رہتے ہیں رات کے الگ دن کے الگ داور جماعت ہے۔ ای طرح دو جو اس کے میں جو اس کی محفاظت وحراست کرتے رہتے ہیں۔ پس ہرانسان ہروقت چارفرشتوں میں رہتا ہے وو کا تب اعمال دا کیں با کیں دو تکہ بانی کرنے والے آگے چیچے بھر رات کے الگ دن کے الگ دن کے الگ دن کے الگ جینا پچھر میں ہوتا ہے در پے آتے جات پر چڑھ جاتے ہیں۔ باوجود کم جاتے ہیں۔ باوجود کم جاتے ہیں۔ باوجود کم جاتے ہیں در ہم کے تو آئیس نماز میں پا کو محال دیتے ہیں رات کے اور دن کے ان کا میل صبح اور عمر کی نماز میں چھوڑا؟ وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم کے تو آئیس نماز میں پا اور آتے تو نماز میں چھوڑا؟ وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم کے تو آئیس نماز میں باور تو نمی نماز میں باور تو تو نماز میں جوسوا پا خانے اور جماع کے وقت کم سے تاہدہ و نہیں ہوتا۔ کہ سے تاہد و نہیں بان کا لئو خان کی شرم ان کا اگرام اور ان کی عرب کرنی چاہئے۔

۔ پس جباللّٰد کوکوئی نقصان بندے کو پہنچا نامنظور ہوتا ہے۔ بقول ابن عباس محافظ فرشتے اس کام کو ہوجانے دیتے ہیں-مجاہد کہتے ہیں' ہر بندے کے ساتھ اللہ کی طرف سے موکل ہے جواسے سوتے جاگتے جنات سے انسان سے زہر ملیے جانوروں اور تمام آفتوں سے بچاتار ہتا ہے-ہرچیز کوروک دیتا ہے مگروہ جسے اللہ پہنچا نا چاہے-ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنه فرماتے ہیں 'بید نیاکے بادشاہوں امیروں دغیرہ کا ذکر ہے

ا کی غریب روایت میں تفسیر ابن جرمیمیں وارد ہواہے کہ حضرت عثان رضی اللہ تعالی عنہ حضور ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے

ممکن ہے غرض اس قول سے بیہو کہ جیسے بادشاہوں امیروں کی چوکیداری سیاہی کرتے ہیں اسی طرح بندے کے چوکیدار اللہ کی طرف سے

دریافت کیا کفر مایئے بندے کے ساتھ کتنے فرشتے ہوتے ہیں؟ آپ نے فرمایا ایک تودائیں جانب نیکیوں کا الکھنے والا جوبائیں جانب

والے پرامیر ہے جب تو کوئی نیکی کرتا ہے وہ ایک کی بجائے دس لکھ لی جاتی ہیں۔ جب تو کوئی برائی کریتو بائیں والا دائیں والے سے اس

کے لکھنے کی اجازت طلب کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے ذرائھ ہر جاؤ۔ شایدیہ تو بدواستغفار کر لے۔ تین مقیدہ ہازت ما نگتا ہے۔ تب تک بھی اگر اہس

نے تو بہ نہ کی تو یہ نیکی کا فرشتہ اس سے کہتا ہے اب لکھ لے اللہ ہمیں اس سے بچائے بیتو بڑا براسائقی ہے۔اسے اللہ کا لخانہیں 'یہاس سے نہیں

شر ما تا - الله كا فر مان ب كدانسان جو بات زبان پر لا تا ب اس پرتكهبان متعین اور مها بین - اور دوفر شته تیرے آ مے پیچیے بین - فر مان اللی

ہے لَهٔ مُعَقِّبَاتٌ الخ اورا يكفرشته تيرے ماتھے كے بال تفاعے ہوئے ہے جب تو الله كے لئے تواضع اور فروتى كرتا ہے-وہ تجھے يست اور

عاجز کردیتا ہےاور دوفر شتے تیرے ہونٹوں پر ہیں' جو درو دتو مجھ پر پڑھتا ہے'اس کی وہ حفاظت کرتے ہیں-ایک فرشتہ تیرے منہ پر کھڑا ہے

كەكوئى سانپ دغير ەجىسى چىز تىر يے حلق ميں نەچلى جائے اور دوفر شتے تىرى آئىھوں پر بىن پس بيدس فرشتے ہر بنى آ دم كے ساتھ بيں - پھر

دن کے الگ ہیں اور رات کے الگ ہیں۔ یوں ہر مخص کے ساتھ ہیں فرشتے منجانب الله موکل ہیں۔ ادھر بہکانے کے لئے دن مجر تو ابلیس کی

ڈیوٹی رہتی ہےاوررات کواس کی اولا دی-منداحد میں ہے تم میں سے ہرایک کے ساتھ جن ساتھی ہےاور فرشتہ ساتھی ہے لوگول نے کہا،

آپ کے ساتھ بھی؟ فرمایا ہال کیکن اللہ نے اس پرمیری مدد کی ہے وہ مجھے بھلائی کے سوا کچھنبیں کہتا (مسلم) بیفرشتے بھکم رب اس کی تکہبانی

رکھتے ہیں۔بعض قراتوں میں مِنُ اَمُرِ اللّٰہِ کے بدلے باَمُرِ اللّٰہِ ہے۔کعب کہتے ہیں اگر ابن آ دم کے لئے ہرزم و بخت کھل جائے توالبتہ

ہر چیز اسے خودنظر آنے گئے۔ اور اگر اللہ کی طرف سے بیما فظ فرشتے مقرر نہ ہوں جو کھانے پینے اور شرمگا ہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں تو

واللدتم توا کیک لئے جاؤ - ابوا مامفر ماتے ہیں ہرآ دی کے ساتھ محافظ فرشتہ ہے جوتقدیری امور کے سوااور تمام بلاؤل کواس سے دفعہ کرتار ہتا

ہے-ایک مخص قبیلہ مراد کا حضرت علی ضی اللہ تعالی عنہ کے پاس آیا-انہیں نماز میں مشغول دیکھا تو کہا کہ قبیلہ مراد کے آ دمی آپ کے لّل کا

ارادہ کر چکے ہیں۔ آپ پہرہ چوکی مقرر کر لیجے۔ آپ نے فر مایا۔ ہر مخص کے ساتھ دوفر شنتے اس کے محافظ مقرر ہیں بغیر تقدیر کے لکھے کے کسی

برائی کوانسان تک چینچنے نہیں دیتے 'سنوا جل ایک مضبوط قلعہ ہے اور عمرہ ڈھال ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ اللہ کے حکم سے اس کی حفاظت کرتے

رہتے ہیں- جیسے حدیث شریف میں ہے لوگوں نے حضور علیہ سے دریافت کیا کہ بیجھاڑ پھونک جوہم کرتے ہیں کیاس سے اللہ کی مقرر کی

جس گھروالے اللہ کی اطاعت گذاری کرتے کرتے اللہ کی معصیت کرنے لگتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی راحت کی چیزوں کوان ہے دور کرکے

انہیں وہ چیزیں پنجاتا ہے جو انہیں تکلیف دینے والی مول-اس کی تصدیق قرآن کی آیت إِنَّ اللَّهَ لَا يُغيَّرُ الْح سے بھی موتی ہے-امام

ابن ابی حاتم میں ہے کہ بنی اسرائیل کے نبیوں میں سے ایک کی طرف وحی الٰبی ہوئی کدا پِی قوم سے کہد دے کہ جس بستی والے اور

ہوئی تقدیمیں جاتی ہے؟ آپ نے فرمایا وہ خوداللہ کی مقرر کردہ ہے۔

جو پہرے چوکی میں رہتے ہیں۔ضحاک فرماتے ہیں کہ سلطان اللہ کی جہانی میں ہوتا ہے امراللہ سے یعنی مشرکین اور ظاہرین ہے۔واللہ اعلم۔

مقررشدہ فرشتے ہوتے ہیں۔

ابن ابی شیبہ کی کتاب صفتہ العرش میں بیروایت مرفوعاً بھی آئی ہے۔عمیر بن عبدالملک کہتے ہیں کہ کوفے کے منبر پرحضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ سنایا جس میں فرمایا کہ اگر میں چپ رہتا تو حضور علیہ بات شروع کرتے اور جب میں پوچھتا تو آپ مجھے جواب دیتے - ایک دن آ پ["] نے مجھ سے فر مایا' اللہ تعالیٰ فر ما تا ہے' مجھے تتم ہےا پی عزت وجلال کی' اپنی بلندی کی جوعرش پر ہے کہ جس بستی کے جس گھر کے لوگ میری نافر مانیوں میں مبتلا ہوں' پھرانہیں چھوڑ کرمیری فر مانبرداری میں لگ جا کیں تو میں بھی اپنے عذاب اور د کھان سے ہٹا کراپنی رحمت اور سکھانہیں عطافر ماتا ہوں-بیرحدیث غریب ہے اور اس کی سندمیں ایک راوی غیر معروف ہے-

هُوَ الَّذِي يُرِنِيكُهُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَطَمَعًا وَيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ١٠٠٥ وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلَإِكَةُ مِنْ خِيفَتِهُ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَاءُ وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي اللهُ وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ ١٠٠

و ہی اللہ ہے جو تمہیں بکلی کی چک ڈرانے اورامید دلانے کے لئے دکھا تا ہے اور پوجھل بادلوں کو پیدا کرتا ہے O گرج اس کی شبیع وتعریف کرتی ہے اور فرشتے بھی اس کے خوف سے وہی آسان سے بعلیاں گراتا ہے اور جس پر جا ہتا ہے اس پرڈال دیتا ہے کفار انٹد کی بابت اُڑ جھکڑر ہے ہیں اُنڈ بخت قوت والا ہے 🔾

بجلی کی گرج: 🌣 🖈 (آیت:۱۲-۱۳) بجلی بھی اس کے حکم میں ہے-ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک سائل کے جواب میں کہا تھا کہ برق یانی ہے-مسافراہے دیکھ کراپنی ایڈ ااور مشقت کے خوف سے گھبرا تا ہے اور مقیم برکت ونفع کی امید پررزق کی زیادتی کالا کچ کرتا ہے وہی بوجھل بادلوں کو پیدا کرتا ہے جو بوجہ پانی کے بوجھ کے زمین کے قریب آجاتے ہیں۔ پس ان میں بوجھ پانی کا ہوتا ہے۔ پھر فرمایا کہ کڑک بھی اس کی تبیج وتعریف کرتی ہے- ایک اور جگہ ہے کہ ہر چیز اللہ کی تبیج وحمد کرتی ہے- ایک حدیث میں ہے کہ اللہ تعالی بادل پیدا کرتا ہے جواچھی طرح بولتے ہیں اور مبنتے ہیں۔ممکن ہے بولنے سے مرادگر جنااور مبننے سے مراد بجلی کا ظاہر ہونا ہو-سعد بن ابراہیم کہتے ہیں'اللہ تعالیٰ بارش بھیجنا ہے۔اس سے اچھی بولی اور اس سے اچھی ہنسی والا کوئی اور نہیں۔اس کی ہنسی بجل ہے اور اس کی گفتگو کرج ہے۔مجمہ بن مسلم کہتے ہیں کہ ممیں سے بات پہنچی ہے کہ برق ایک فرشتہ ہے جس کے چارمنہ ہیں-ایک انسان جیسا'ایک بیل جیساایک گدھ جیسا'ایک شرجيها'وه جب وم بلاتا ہے تو بجلی ظاہر ہوتی ہے۔ آنخضرت ﷺ گرج کڑک من کر بدوعا پڑھتے اَللّٰهُمَّ لَا تَقُتُلُنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهُلِكُنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبُلَ ذَالِكَ (ترمْرى) اورروايت مِن بيدعا جسبُحَانَ مَنُ يُسَبِّحُ الرَّعُدُ بَحُمِدِهِ حفرت عَنْ كُرج من كر برصة سبحان من سبحت له ابن الى ذكر يا فرمات بين جوفض كرج كرك من كركم سُبُحَانَ اللهِ وَبحَمُدَهِ اس يربحل نبيل گرے گی -عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ گرج کڑک کی آواز سن کر باتیں چھوڑ دیتے اور فرماتے سُبُحَانَ اللهِ الَّذِي يُسَبِّحُ الرَّعُدُ بحُمُدَه وَالمُمَلَاثِكَةُ مِنُ خِيفَتِهِ اورفرمات كماس آيت ش اوراس آوازش زمين والول كے لئے بہت تزر وعبرت ب منداحمد میں ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ تہمارا رب العزت فرما تا ہے اگر میرے بندے میری یوری اطاعت کرتے تو را تو ں کو پارشیں برساستا اوردن كوسورج يرها تااورانبيس كرج كي آوازتك ندساتا-

طبرانی میں ہے آپ فرمائے ہیں گرج س کراللہ کا ذکر کرو۔ کیونکہ ذکر کرنے والوں پر کڑا کانہیں گرتا۔وہ بجلی بھیجا ہے جس پر

چاہے اس پر گراتا ہے۔ ای لئے آخرز مانے میں بکثرت بحلیاں گریں گا-

مندی مدیث میں ہے کہ قیامت کے قریب بحل بکٹرت کرے گی یہاں تک کہایک مخض اپنی قوم ہے آ کر پوچھے گا کہ مجسم س پر بجل گری؟ وہ کہیں کے فلال فلال پر- ابویعلی راوی ہیں کہ آنخضرت ﷺ نے ایک خض کوایک مغرور سردار کے بلانے کو بھیجا'اس نے کہا کون رسول الله؟ اوركون الله؟ الله سون كاب ياجا عدى كا؟ يا بيتل كا؟ قاصدوالهن آيا اورحضور علي الله عيد كركيا كدد يكه ميس في و آب س پہلے ہی کہا تھا کہوہ متنکبر'مغرور شخص ہے۔ آپ اے نہ بلوائیں۔ آپ نے فرمایا' دوبارہ جاؤ اوراس سے یہی کہؤاس نے جاکر پھر بلایالیکن اس ملعون نے یہی جواب اس مرتبہ بھی دیا۔ قاصد نے والی آ کر پھر حضور سے عرض کیا' آپ نے تیسی موتیہ بھیجا' اب کی مرتبہ بھی اس نے پیغام س کروہی جواب دیناشروع کیا کہ ایک بادل اس مے سر پرآ گیا -کڑکا اور اس میں سے بحلی گری اور اس کے سرے کھویڈی اڑالی گئ-اس کے بعد بہآ یت اتری-

ایک روایت میں ہے کہ ایک یہودی حضرت عظی کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ تا نبے کا ہے یا موتی کا یا یا توت کا ابھی اس کا سوال پورانه ہوا تھا جو بحلی گری اور وہ تباہ ہو گیا اور بیآ یت اتری - قمادہ کہتے ہیں مذکور ہے کہ ایک مختص نے قرآن کو جھٹلایا اور آنخضرت علیہ کی نبوت سے اٹکارکیا - اس وقت آسان ہے بجلی گری اور وہ ہلاک ہوگیا اور بیآیت اتری - اس آیت کے شان نزول میں عامر بن طفیل اور اربد بن ربعید کا قصہ بھی بیان ہوتا ہے۔ بیدونوں سرداران عرب مدینے میں حضور ﷺ کے پاس آئے اور کہا کہ ہم آپ کو مان کیس کے لیکن اس شرط پر کہ آپ جمیں آ دھوں آ دھ کاشریک کرلیں - آپ نے فر مایا تو جھوٹا ہے اللہ تجھے بیدونت ہی نہیں دے گا بھرید دونوں مدینے میں تلم ہرے رہے کہ موقعہ پاکر حضور عظی کے کو ففلت میں قتل کردیں چنانچہ ایک دن انہیں موقعہ ل گیا۔ ایک نے تو آپ کو سامنے سے باتوں میں لگالیا۔ دوسراتلوارتو لے پیچیے سے آگیالیکن اس حافظ حقیق نے آپ کوان کی شرارت سے بچالیا-اب یہاں سے نامراد ہوکر چلے اور اپنے جلے دل کے پھپھولے پھوڑنے کے لئے عرب کوآپ کے خلاف ابھارنے لگے-ای حال میں اربد پرآسان سے بجل گری اور اس کا کام تو تمام ہوگیا' عامرطاعون کی گلٹی سے پکڑا گیا اوراس میں بلک بلک کرجان دی اوراسی جیسوں کے بارے میں بیآ یت اتری کماللڈ تعالیٰ جس پرچاہے بجلی مراتا ہے-اربدك بھائى لبيدنے اپنے بھائى كاس واقعرواشعار ميں خوب بيان كيا ہے-اورروايت ميں ہے كہ عامرنے كہا كه اگر ميں مسلمان ہوجاؤں تو مجھے کیا ملے گا؟ آپ نے فرمایا' جوسب مسلمانوں کا حال وہی تیرا حال- اس نے کہا' پھرتو میں مسلمان نہیں ہوتا - اگر آ پ کے بعداس امر کا والی میں بنوں تو میں دین قبول کرتا ہوں- آ پ نے فرمایا' بیدامرخلافت ند تیرے لئے ہے نہ تیری قوم کے لیے ہاں ہمارالشکر تیری مدد پرہوگا-اس نے کہااس کی مجھے ضرورت نہیں-اب بھی نجدی نشکر میری پشت پناہی پر ہے مجھے تو کیچے کیا مالک کردیں تو[.] میں دین اسلام قبول کرلوں - آپ نے فرمایا نہیں - بیدونوں آپ کے پاس سے چلے گئے - عامر کہنے لگا' واللہ میں مدینے کو چاروں طرف سے فشکروں سے محصور کرلوں گا-

حضور علی کے فرمایا' اللہ تیرا بیارادہ پورانہیں ہونے دے گا-اب ان دونوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ ایک تو حضرت علیہ کو باتوں میں لگائے ورسراتکوارہے آپ کا کام تمام کردے۔ پھران میں سے الاے گاکون؟ زیادہ سے زیادہ دیت دے کر پیچیاحیٹ جائے گا-اب بددونوں پھرآ پ کے پاس آئے عامر نے کہا ورا آپ اٹھ کر یہاں آ ہے۔ یس آپ سے پھھ باتیں کرنا جا ہتا ہوں۔ آپ اٹھ اس کے ساتھ چلے ایک دیوار تلے دو باتیں کرنے لگا-حضور ﷺ بھی کھڑے ہوئے من رہے تھے اربدنے موقعہ پا کرتلوار پر ہاتھ رکھا-اے میان سے باہرنکالنا چاہالیکن اللہ تعالیٰ نے اس کا ہاتھ شل کر دیا اس سے تلوارنکلی ہی نہیں۔ جب وی دیریک گئی اور اپ کے حضور عظیہ کی نظر

پشت کی جانب پڑی تو آپ نے بید حالت دیکھی اور وہاں سے لوٹ کر چلے آئے۔ اب بید دونوں مدینے سے چلئے حرہ راتم میں آ کر تھہر سے لیکن حضرت سعد بن معاذ اور اسید بن حفیررض اللہ تعالی عند وہاں پنچے اور آئیس وہاں سے نکالاً راقم میں پنچے ہی تھے جوار بد پر بکی گری - اس کا تو وہیں ڈھیر ہوگیا - عامر یہاں سے بھا گم بھا گ چلا کین جرح میں پنچا تھا جوا سے طاعون کی گلٹی تھی بنو سلول قبیلے کی ایک عورت کے ہاں بیسے تھر ہا - وہ بھی بھی اپنی گردن کی گلٹی کو دبا تا اور تعجب سے کہتا 'بیتو الی ہے جیسے اونٹ کی گلٹی ہوتی ہے افسوں میں سلولیہ تو گھر ہوتا ۔ آخر اس سے ندر ہا گیا 'گوڑ امنگوایا' سوار ہوا اور چل دیا لیکن راستے ہی میں ہلاک ہوگیا پس ان کے گھر ہوتا ۔ آخر اس سے ندر ہا گیا 'گوڑ امنگوایا' سوار ہوا اور چل دیا لیکن راستے ہی میں ہلاک ہوگیا پس ان کے بارے میں بیا گھر آئی گھر آئی ہوتی ہے ۔ پھر ارب بر بربکل گرنے کا بارے میں بیا گھر ہوتا ۔ آخر اس سے ندر ہا گیا 'گھڑ سے میٹ و آل تک نازل ہوئیں - ان میں حضرت تیک کی کھا ظت کا ذکر بھی ہے ۔ پھر ارب بربکل گرنے کا فول اور مشکر وں کو ذکر ہا اور فر مایا ہے کہ بیاللہ تعالی اپنے مخالفوں اور مشکر وں کو خوا من کو را مگر گو او مگر گو ان مگر گو گو کہ کو ان میں معلوم نہ ہو سے اب تو خود دیکھ لے کہ ان کے مرکا انجام کیا ہوا؟ ہم نے آئیں معلوم نہ ہو سے اب تو خود دیکھ لے کہ ان کے مرکا انجام کیا ہوا؟ ہم نے آئیں اور ان کی تو موانت والا ہے ۔ بہت تو می ہے گوری تو ت وطانت والا ہے ۔

لَهُ دَغُوةُ الْحَقِّ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمُ اللهُ وَعَاهُو بِبَالِخِهُ اللهُ كَبَاسِطِ كَفَيْتِهِ إِلَى الْمَا إِلْيَبْكُ فَاهُ وَمَاهُو بِبَالِخِهُ اللهُ فَي اللهُ عَامُ اللهُ عَامُ الْكُلُورِيْنَ اللهِ فَي ضَلِل ١٠ وَمَادُعَا إِللهُ الْكُلُورِيْنَ اللهِ فَي ضَلَالِ ١٠ وَمَادُعَا إِللهُ الْكُلُورِيْنَ اللهُ فِي ضَلَالِ ١٠٠٠

ای کو پکارناحق ہے' جولوگ اس کے سوااوروں کو پکارتے ہیں' وہ ان کے کسی کام پڑنیں جینچتے گرجیسے کہ کو کی مختص اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف پھیلائے ہوئے ہوکہان کے منہ میں پڑجائے تو وہ پانی اس کے منہ میں پہنچنے والانہیں' ان منکروں کی جنتی پکار ہے' مب گمراہی میں ہے 🔾

دعوت تن : الله الاالله ہے۔ پھر مشرکوں کا فروں کی مثال بیان ہوئی کہ جیسے کوئی شخص پانی کی طرف ہاتھ پھیلائے ہوئے ہو کہ بن منکدر کہتے ہیں مراد لا الله الاالله ہے۔ پھر مشرکوں کا فروں کی مثال بیان ہوئی کہ جیسے کوئی شخص پانی کی طرف ہاتھ پھیلائے ہوئے ہو کہ اس کے مند میں خود بخود پہنے جائے تو ایسانہیں ہونے کا -ای طرح یہ کفار جنہیں پکارتے ہیں اور جن سے امید میں رکھتے ہیں وہ ان کی امید میں بوری نہیں کرنے کے -اور یہ مطلب بھی ہے کہ جیسے کوئی اپٹی مشیوں میں پانی بند کر لے تو وہ رہنے کا نہیں ۔ پس باسط قابض کے معنی میس ہے۔ عربی فران میں ماء آیا ہے لیس جیسے پانی مشی میں روکنے والا اور جیسے پانی کی طرف ہاتھ پھیلانے والا پانی سے محروم ہے ایسے ہی میں مرک اللہ کے سواد وسروں کو لکا رہیں تاہم کی کیار بے سود ہے۔ یہ مشرک اللہ کے سواد وسروں کو لکا رہیں کی سے مربی کی دور نیا کا کوئی فائدہ انہیں نہ پہنچے گا - ان کی پکار بے سود ہے۔

وَيِلْهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمَٰوْتِ وَالْأَرْضِ طُوْعًا وَكُرُهًا وَظِللهُمُ

اللہ ہی کے لئے زمین کی سب کلوق خوثی اور ناخوثی ہے بجدہ کرتی رہتی ہے اور ان کے سائے بھی صبح وشام O

عظمت وسطوت اللی: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۱۵) الله تعالیٰ اپنی عظمت وسلطنت کو بیان فر مار ہا ہے کہ ہر چیز اس کے سامنے پست ہے اور ہر ایک اس کی سرکار میں اپنی عاجزی کا اظہار کرتی ہے۔مومن خوثی ہے اور کا فریز ور اس کے سامنے بحدہ میں ہے۔ان کی پر چھا کیں صبح وشام ان كے سامنے جمكتى رہتى ہے- اصال جمع ہے اصلى كى- اور آيت ميں بھى اس كابيان ہوا ہے- فرمان ہے اَوَ لَـمُ يَرَوُ ا إلى مَا حَلَقَ اللّٰهُ مِنُ شَىءٍ يَّتَفَيَّوُ اظِللُهُ اللّٰ يَعِيٰ كيا انہوں نے نہيں ديكھا كه تمام مخلوق الله كے سامنے دائيں بائيں جمك كرالله كو تجده كرتے ہيں اور اپنى عاجزى كا اظہار كرتے ہیں-

قُلْ مَنْ رَبُ السَّمُوْتِ وَالْأَرْضِ قُلِ اللهُ قُلُ آفَاتَّخَذْتُمْ مِّنَ دُوْنِهَ آوْلِيَاءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِأَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَلَا ضَرًّا قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الْأَعْلَى وَالْبَصِيْرُ وَالنَّوْرُ أَمْرِ جَعَلُوْ اللهِ شُرَكَاءَ خَلَقُوْ النَّا مَا لِللهِ شَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ قُلِ اللهُ خَالِقُ كُلِّ شَى الْوَاحِدُ الْقَهَارُ ٥

پوچه که آسانوں اور زمین کا پرورد گارکون ہے'؟ کہددے اللہ- کہد ہے کہ کیاتم بھی اس کے سوااوروں کوجمایتی بنار ہے ہو؟ جوخودا پی جان کے بھی جھلے برے کا افتیارٹیس رکھتے' کہددے کیا اندھا اور دیکھتا برابر ہوسکتا ہے' یا کیا اندھیریاں اور روشنی برابر ہوسکتی ہے۔ کیا جنہیں بیشریک اللہ تھبرار ہے ہیں' انھوں نے بھی اللہ کی طرح مخلوق پیدا کی ہے کہ ان کی نظر میں مخلوق مشتبہ ہوگئی ہو' کہدے کہ صرف اللہ بی تمام چیز وں کا خالق ہے۔ وہ اکیلا ہے اور زبر دست خالب ہے O

اندھیرا اورروشی : ہم ہم ان کا اللہ تعالی کے سواکوئی معبود پر حق نہیں۔ یہ شکرین بھی اس کے قائل ہیں کہ ذیان وہ سان کا رب اور
مہ براللہ تی ہے۔ اس کے باوجود دوسرے اولیاء کی عبادت کرتے ہیں حالا تکہ وہ سب عاجز بندے ہیں۔ ان کے تو کیا خودا ہے بھی نفع نقصان
مہ براللہ تی ہے۔ اس کے باوجود دوسرے اولیاء کی عبادت کرتے ہیں حالا تکہ وہ سب عاجز بند کے رب نور ہیں ہے۔ بعتنا فرق اندھے اور
کا آئیں کوئی اختیار نہیں 'پس یہ اور اللہ کے عابد یکسال نہیں ہو سکتے ۔ یہ تو اندھیروں ہیں ہیں اور بندہ رب نور ہیں ہے۔ بعتنا فرق اندھے والے ہیں ہے بعتنا فرق اندھے والے ہیں ہے۔ پھر فرما تا ہے کہ کیا ان مشر کین کے مقرر کر دہ
د کھنے والے ہیں ہے بعتنا فرق اندھیروں اور دوشی ہیں ہے انتا ہی فرق ان دونوں ہیں ہے۔ پھر فرما تا ہے کہ کیا ان مشرکین کے مقرر کر دہ
شریک اللہ ان کے زود کیک چیز کے خالق ہیں؟ کہ ان پر تمیز مشکل ہوگئ کہ کس چیز کا خالق اللہ ہے؟ اور کس چیز کے خالق ان کے معبود ہیں
مالا تکہ ایسانہیں۔ اللہ کے مشابہ اس جیسا 'اس کے برابر کا اور اس کی شمل کو گئی نہیں۔ وہ وزیر سے شریک ہے اور کس چیز کے خالق اس کی مملوک ہے جو سے سب سے اس کی ذات بلند و بالا ہے۔ بیتو مشرکین کی پوری ہے وقوئی ہے کہ اپنے جھوٹے معبودوں کو اللہ کا بیوا کیا ہوا اس کی مملوک ہے جسے
موز کی جو بھی ان کی پوجا پاٹ میں گئے ہوئے ہیں۔ لیک پھر کھی ان کی یا اللہ ہم صاضر ہوئے۔ تیرا کوئی شریک نہیں مگر وہ
مریک کہ وہ منا کہ بیا ہوا ہا سے بیان کہ ہوئے اور کی جو ان کی عبادت صورف اس لی کی ہیں کرتے ہیں کہ یہ میں ان اللہ وزگفی لیسی میں اور ہی ہیں کہ بیاس کوئی بھی اس کی اجازت کے بغیر لب نہیں بلاسکا ۔ آسانوں
میں میں اندی کی اجازت بغیر کر ہی نہیں میں اور ہرا کی بنہ اس کی بیان دھی اس کی تام مخلوق اللہ کے سامنے خلال ہے۔
کور شتے بھی شفاعت اس کی اجازت بغیر کر ہی نہیں اور ہرا کیک بھی تھی فر مایا 'دھین و آسان کی تام مخلوق اللہ کے سامنے خلال ہے۔
کور شتے بھی شفاعت اس کی اجازت بغیر کر ہی نہیں میں اور ہرا کیک بھی بھی فر مایا 'دھین و آسان کی تم مخلوق اللہ کے سامنے خلال ہے۔
کور شتے بھی شفاعت اس کی اعباد ت بغیر کر ہی نہیں اور ہرا کیک بھی میں فرمایا 'دھین و آسان کی تم مخلوق اللہ کے۔

پی جب کسب بندے اور غلام ہونے کی حیثیت میں بکسال ہیں 'پھرایک کا دوسرے کی عبادت کرنا بری حماقت اور کھلی بے انصافی نہیں تو اور کیا ہے؟ پھراس نے رسولوں کا سلسلہ شروع دنیا سے جاری رکھا - ہرایک نے لوگوں کو پہلاسبق بیردیا کہ اللہ ایک ہی عبادت کے لائق ہے۔اس کے سواکوئی اورعبادت کے لائق نہیں لیکن انہوں نے ندا پنے اقر ارکا پاس کیا ندر سولوں کی متفقہ تعلیم کا لحاظ کیا' بلکہ مخالفت کی'رسولوں کوجھٹلا یا تو کلمہ عذاب ان برصادق آگیا۔ بیرب کاظلم نہیں۔

آمر هَ لَ تَسْتَوى الطَّلَمُ الْمَا اللهَ الْمَا اللهَ اللهُ ا

ای نے آسان سے پانی برسایا۔ پھراپی اُپی سائی کے مطابق تالے بہد نگلے۔ پھر پانی کے دیلے نے اوپر پڑھے جماگ کو اٹھا لیا' اور اس چیز ہیں بھی جس کو آگ میں ڈال کر تیاتے ہیں زیوریا سازوسا مان کیلئے ای طرح کے جماگ ہیں' ای طرح اللہ تعالیٰ حق وباطل کی مثال بیان فرما تا ہے۔ اب جماگ تو ناکارہ ہوکر چلاجا تا ہے کیکن جولوگوں کونفع دینے والی چیز ہے وہ زمین میں تھنجری رہتی ہے اللہ تعالیٰ اسی طرح مثالیس بیان فرما تاہے O

باطل بے شبات ہے: ﷺ ﴿ آیت: ۱۷) حق وباطل کے فرق حق کی پائیداری اور باطل کی بے ثباتی کی بیدومثالیں بیان فرمائیں۔ ارشاد ہوا کہ اللہ تعالی بادلوں سے مینہ برسا تا ہے چشمول دریاؤں نالوں وغیرہ کے ذریعے برسات کا پانی بہنے لگتا ہے۔ کسی میں کم ممن کسی میں زیادہ کوئی چھوٹی کوئی بڑی - بیدلوں کی مثال ہے اوران کے تفاوت کی - کوئی آسانی علم بہت زیادہ حاصل کرتا ہے کوئی کم - پھریانی کی اس رو پرجھاگ تیرنے لگتا ہے- ایک مثال توبیہوئی - دوسری مثال سونے ٔ چاندی لوہے ٔ تانبے کی ہے کداسے آگ میں تپایا جاتا ہے-سونے چاندی زیور کے لئے' لوہا تا نبابرتن بھانڈے وغیرہ کے لئے ان میں بھی جھاگ ہوتے ہیں تو جیسے ان دونوں چیزوں کے جھاگ مٹ جاتے ہیں'ای طرح باطل جو بھی حق پر چھاجاتا ہے' آخر حجث جاتا ہے اور حق نقر آتا ہے جیسے یانی نقر کرصاف ہو کررہ جاتا ہے اور جیسے جاندی سونا وغیرہ تپا کر کھوٹ سے الگ کر لئے جاتے ہیں- اب سونے چاندی پانی وغیرہ سے تو دنیا نفع اٹھائی رہتی ہے اور ان پر جو کھوٹ اور جھاگ آ حمياتها اس كانام ونثان بهي نهيس رہتا - الله تعالى لوگوں كے مجمانے كے لئے كتنى صاف مثاليس بيان فرمار ہاہے كہ سوچيس مجميس -جیے فرمایا ہے کہ ہم بیمثالیں لوگوں کے سامنے بیان فرماتے ہیں لیکن اسے علاء خوب سجھتے ہیں۔بعض سلف کی سمجھ میں جوکوئی مثال نہیں آتی تھی تو وہ رونے لگتے تھے کیونکہ انہیں نہ مجھناعلم ہے خالی لوگوں کا وصف ہے۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فر ماتے ہیں' پہلی مثال میں بیان ہے ان او کوں کا جن کے دل یقین کے ساتھ علم الی کے حامل ہوتے ہیں اور بعض دل وہ بھی ہیں جن میں شک باقی رہ جاتا ہے پس شک کے ساتھ کاعلم بے سود ہوتا ہے۔ یقین پورا فائدہ دیتا ہے۔ زبر سے مرادشک ہے جو کمتر چیز ہے یقین کارآ مدچیز ہے جو باقی رہے والی ہے۔ جیسے زیورجوآ گ میں تیایا جاتا ہے تو کھوٹ جل جاتا ہے اور کھری چیزرہ جاتی ہے اس طرح اللہ کے ہاں یقین مقبول - شک مردود ہے ۔ پس جس طرح پانی رہ گیا اور پینے وغیرہ کے کام آیا اور جس طرح سونا جاندی اصلی رہ گیا اور اس کے ساز وسامان بے اس طرح نیک اور خالص اعمال عامل کونفع دیتے ہیں اور باتی رہتے ہیں-ہدایت وحق پر جوعامل رہے وہ نفع یا تا ہے جیسے لو ہے کی چھری تلوار بغیر تیائے بن نہیں عتی -اس طرح باطل شک اورریا کاری والے اعمال اللہ کے ہاں کارآ مزمیں ہو سکتے - قیامت کے دن باطل ضائع ہوجائے گا-اوراہل حق کوحق نفع دے گا-

سورہ بقرہ کے شروع میں منافقوں کی دومثالیں اللہ رب العرّت نے بیان فرمائیں۔ ایک پانی کا ایک آگ آگ کی۔ سورہ نور میں کا فروں کی دو مثل بیان بیان کے اللہ بیان بیان کے اللہ بیان بیان کے اللہ بیان بیان بیان کے اللہ بیان بیان کے اللہ بیان بیان بیان معلوم ہوتا ہے۔ چنا نچہ بخاری وسلم کی حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن بہود یوں ہے بو چھاجائے گا کہ تم کیا ما گلتے ہو؟ کہیں ہے جو بیان بیانی معلوم ہوتا ہے۔ چنا نچہ بخاری وسلم کی حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن بہود یوں ہے بو چھاجائے گا کہ تم کیا ما گلتے ہو؟ کہیں ہے کہ بیا ہے ہور ہے ہیں باتی نظر آئے گا کہ تم کیا باقتے ہوگئیں ہو؟ چنا نچہ بہم آئیں الی نظر آئے گا کہ تم کیا ما گئے ہوگئی ہوگئی ہوگئی ہوگئی ہوگئی ہے کہ جس ہوا ہے گا کہ تم کیا ہا آئی ہی ہوگئی ہے کہ جس ہوا ہے گا کہ تم کیا ہا آئی ہی مناز ہوگئی ہے کہ جس ہوا ہے گا کہ تم کیا ہوئی ہوگئی ہے کہ جس ہوا ہے گا کہ تم کی مناز ہوگئی ہوگئی ہوگئی ہے کہ جس ہوا ہوگئی ہو

لِلَّذِيْنَ اسْتَعَانُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسِّنَى وَالَّذِیْنَ لَمْ يَسْتَجْفِبُوْا لَهْ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَنَا فِي الْأَرْضِ جَمِیْعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لافْتَدُوْا بِهِ اوللاک لَهُمْ مِنَا فِي الْأَرْضِ جَمِیْعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لافْتَدُوْا بِهِ اوللاک لَهُمْ سُوْدُ الْحِسَابِ وَمَاوْلَهُمْ جَهَنْهُ وَبِشْ الْمِهَا دُلْهَ اَفْصَلْ يَعْلَمُ اللهِ اللهُ الْمَالِمِهَا دُلْهُ اَفْصَلْ يَعْلَمُ اللهُ الْمَالِمُ اللهُ الْمَالِمُ اللهُ الْمَالِمُ اللهُ اللهُ

ذوالقرنين: ﴿ ﴿ ﴿ آيت: ١٨) نيكول بدول كا انجام بيان بور ہا ہے - الله رسول كو مانے والے احكام كے پابند خروں پريقين ركھنے والے تنك بدلد پائيں گے - ذوالقرنين رحمته الله عليه نے فرمايا تھا كظم كرنے والے وہم بھى سزاديں گے اور الله كے ہاں بھى سخت عذاب ديا جائے گا - اورا يما ندار اور نيك اعمال لوگ بہترين بدله پائيں گے اور ہم بھى ان سے زى كى باتيں كريں گے - اور آيت ميں فرمان ربى ہے ديا جائے گا - اورا يما ندار اور نيك اعمال لوگ بہترين بدله پائيں گے اور ہم بھى ان سے زى كى باتيں كريں گے - اور آيت ميں فرمان ربى ہے

نیکوں کے لئے نیک بدلہ ہےاورزیادتی بھی۔ پھر فرما تا ہے جولوگ اللہ کی باتیں نہیں مانے 'یہ قیامت کے دن ایسے عذابوں کو دیکھیں گے کہ اگران کے پاس ساری زمین بھرسونا ہوتو وہ اپنے فدیے میں دینے کے لئے تیار ہوجا کیں بلکہ اس بھنااور بھی۔ گرقیامت کے روز نہ فدیہ ہوگا ' نہ بدلہ' نہ عوض' نہ معاوضہ – ان سے بخت باز پرس ہوگی' ایک ایک چھکے اور ایک ایک دانے کا حساب لیا جائے گا – حساب میں پورے نہ اتریں گے تو عذاب ہوگا ۔ جہنم ان کا ٹھکا نہ ہوگا جو بدترین جگہ ہوگی –

ایک موازنہ: ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ١٩) ارشاد موتا ہے کہ ایک وہ خص جواللہ کے کلام کو جو آپ کی جانب اتر اسراس من مانتا ہوئسب پر ایمان رکھتا ہوئا ہے کو دوسر سے کی تقعد بی کرنے والا اور موافقت کرنے والا جانتا ہوئسب خبر ول کو چھ جانتا ہوئسب محکموں کو مانتا ہوئسب برائیوں کو بد جانتا ہوئا ہے کہ چائی کا قائل ہو۔ اور دوسر اوہ خض جونا بیٹا ہوئا محکمتا ہی نہیں اور اگر سمجھ بھی لے تو مانتا نہ ہوئد سچا جانتا ہوئید دونوں بر ابرنہیں ہو سکتے ۔ جینے فر مان ہے کہ دوز نی اور جنتی بر ابرنہیں ۔ جنتی خوش نصیب ہیں کہی فر مان یہاں ہے کہ بید دونوں بر ابرنہیں۔ بات بدہ کہ بھل سمجھ ہم داروں کی ہی ہوتی ہے۔

الَّذِيْنَ يُوفُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَ لَا يَنْقَضُونَ الْمِيْثَاقَ ﴿ وَ الْكِذِيْنَ اللَّهُ لِهُ آنِ يُوْصَلَ وَ يَخْشُونَ رَبَّهُمُ اللَّهُ لِهُ آنِ يُوْصَلَ وَ يَخْشُونَ رَبَّهُمُ وَ يَخِشُونَ مَا آمَرَ اللهُ لِهُ آنِ يُوْصَلَ وَ يَخْشُونَ رَبَّهُمُ وَ يَخْشُونَ سُوْءَ الْحِسَابِ ﴿ وَ اللَّذِيْنَ صَبَرُوا الْبَيْغَاءُ وَجُهِ رَبِّهِمُ وَ اللَّذِيْنَ صَبَرُوا الْبَيْغَاءُ وَجُهِ رَبِّهِمُ وَ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ

جواللہ کے عہد و پیان کو پورا کرتے ہیں اور تول وقر ار کوٹو ژتے نہیں O اللہ نے جن چیز ول کے جوڑنے کا تھم دیا ہے وہ اسے جوڑتے ہیں اپنے پرورد گارسے ڈرتے ہیں اور حساب کی تختی کا کھٹکار رکھتے ہیں O اپنے رب کی رضامندی کی طلب کی وجہ سے صبر کرتے رہتے ہیں اور نماز وں کو برابر قائم رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے آخیس دے رکھا ہے اسے چھپے کھلے ترجے ہیں اور برائی کو بھی بھلائی سے تالیے رہتے ہیں 0

منافق کا نفسیاتی تجزید: ہے ہے ہے اور یہاں بھی جونیک انجام ہیں۔ وہ منافقوں کی طرح نہیں ہوتے کہ عہد شخنی غداری اور بے وفائی آخرت میں جنت کے مالک بنیں گے اور یہاں بھی جونیک انجام ہیں۔ وہ منافقوں کی طرح نہیں ہوتے کہ عہد شخنی غداری اور بے وفائی کریں۔ بیمنافق کی خصلت ہے کہ وعدہ کر کے تو ڑدیں۔ جھڑوں میں گالیاں بھی باتوں میں جموٹ بولیں امانت میں خیانت کریں۔ صلہ رحی کا درشتہ داروں سے سلوک کرنے کا فقیر مختاج کو دینے کا بھی باتوں کے نباہے کا بوقع اللی ہے بیاس کے عامل ہیں۔ رب کا خوف دل میں درکھتے ہوئے فرمان اللی بھی کرنیکیاں کرتے ہیں بدیاں چھوڑتے ہیں۔ آخرت کے حساب سے ڈرتے ہیں اسی لئے برائیوں سے بچت ہیں نکیوں کی رغبت کرتے ہیں۔ اعتدال کا راستہ نہیں چھوڑتے۔ ہر حال میں فرمان اللی کا لحاظ رکھتے ہیں۔ گونس حرام کا موں اور اللہ ک بافرمانیوں کی رغبت کرتے ہیں۔ اعتدال کا راستہ نہیں چھوڑتے۔ ہر حال میں فرمان اللی کا لحاظ رکھتے ہیں۔ گونس حرام کا موں اور اللہ ک بافرمانیوں کی طرف جانا چا ہے لیکن بیا سے دوک لیتے ہیں اور ثو اب آخرت یا ددلا کر مرضی مولاً رضائے رب کے طالب ہو کرنا فرمانیوں سے باز رہتے ہیں۔ نماز کی پوری تفاظت کرتے ہیں۔ رکوع 'میرہ فرع خضوع شرع طور پر بجالاتے ہیں' جنہیں دینا اللہ نے فرمایا ہو اللہ کی دی ہوئی چیزیں دیتے ہیں۔ فقیر محت کہ ما کین اپنے ہوں یاغیر ہوں ان کی پر کتوں سے محروم نہیں رہتے ہیں۔ فقیر محت کے ساک کین اپنے ہوں یاغیر ہوں ان کی پر کتوں سے محروم نہیں رہتے ہوں کا غیر ہوں ان کی پر کتوں سے محروم نہیں رہتے ہیں۔ فقیر محت کر سے بیں۔ فقیر محت کے ساک کین اپنے ہوں یاغیر ہوں ان کی پر کتوں سے محروم نہیں رہتے ہوں کیا خور پر بحول ان کی پر کتوں سے محروم نہیں رہتے ہوں کیا خور پر بحول کی پر کتوں سے میں میں کھوڑتے۔ جھے کھاؤ دن

رات وقت بوقت برابرراہ للہ خرچ کرتے رہتے ہیں۔ قباحت کواحسان سے برائی کو بھلائی سے دشمنی کو دوی سے ٹال دیتے ہیں۔ دوسرا سرکٹی کرئے بیزری کرتے ہیں۔ دوسراسرچڑ سے بیسر جھکا دیتے ہیں۔ دوسروں کےظلم سے لیتے ہیں اورخود نیک سلوک کرتے ہیں۔ تعلیم قرآن ہے اِدُفَعُ بِالَّتِیُ هِیَ اَحُسَنُ الْخِیہت المجھے طریقے سے ٹال دوتو دشمن بھی گاڑھا دوست بن جائے گا۔ صبر کرنے والے صاحب نصیت ہی اس مرتبے کو پاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے اچھا انجام ہے۔

جَنْكُ عَدَّنِ يَّذُ خُلُونَهَ اَوَمَنَ صَلِحَ مِنَ ابَابِهِمْ وَازْوَاجِهِمْ وَدُرِيْتِهِمْ وَالْمُلَاكِةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِ بَابٍ ١٠٥ سَلَمُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبِي الدَّارِ ٢٥٠ سَلَمُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبِي الدَّارِ ٢٥٠

ان ای کے لئے عاقبت کا گھرہے۔ ہمیشدر ہنے کے باعات جہال بیخود جائیں گے اور ان کے باپ داداؤں اور بیو یوں اور اولا دوں میں سے بھی جو نیک کار ہوں ان کے کئے مرک ان کے پاس فرشتے ہر ہردروازے سے آئیں گے O کہیں گے کہتم پرسلائتی ہوتی رہے۔ مبر کے بدلے کیابی اچھابدانہ ہے اس کھر کا O

بروج وبالاخانے: 🌣 🌣 (آیت:۲۳-۲۴) وہ اچھا انجام اور بہترین گھر جنت ہے جوجیتی والا اور پائیدار ہے-حضرت عبدالله بن عمر ضی اللد تعالی عند فرماتے ہیں' جنت کے ایک محل کا نام عدن ہے جس میں ہروج اور بالا خانے ہیں جس کے پانچے ہزار دروازے ہیں' ہر دروازے ہر پانچ ہزار فرشتے ہیں و محل مخصوص ہے نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں کے لئے۔ضحاک رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں ہیہ جنت کا شہر ہے جس میں انبیاء ہوں گے۔ شہداء ہوں گے اور ہدایت کے ائمہ ہوں گے۔ ان کے آس یاس اورلوگ ہوں گے اوران کے اردگر داور جنتی ہیں۔ وہاں پہ اپنے اور چہیتوں کو بھی اپنے ساتھ دیکھیں گے-ان کے بڑے باپ دادے ان کے چھوٹے بیٹے پوتے ان کے جوڑے جو بھی ایما ندار اور نیکو کار تھے ان کے پاس ہوں گے اور راحتوں میں مرور ہوں گے جس سے ان کی آ تکھیں شنڈی رہیں گی- یہاں تک کہ اگر کسی کے عامل اس درجہ بلند تک چینچنے کے قابل نہ بھی ہوں گے تو اللہ تعالی ان کے درجے بردھا دے گا اور اعلیٰ منزل تک پہنچا دے گا جیسے وَ الَّذِيْنَ الْمَنُوُّ ا وَ اتَّبَعَتُهُم ذُرِّيَّتُهُم بِإِيْمَان ٱلْحَقْنَابِهِمُ ذُرِّيَّتَهُمُ الْخ 'جنايما عدارول كى اولادان كى پيروى ايمان مس كرتى بين بم انبيس بعى ان ك ساتھ ملادیتے ہیں-ان کے پاس مبارک باداور سلام کے لئے ہر ہردروازے سے ہروقت فرشتے آتے رہے ہیں کہ کی اللہ کا انعام ہے تاکہ يه بروقت خوش ربيل اور بشارتيل سنته ربيل-نبيول صديقول شهيدول كاپروس فرشتول كے سلام اور جنت الفردوس مقام-مندكي حديث میں ہے جانتے بھی ہو کہ سب سے پہلے جنت میں کون جائیں ہے؟ لوگوں نے کہا' الله کوعلم ہے اور اس کے رپول عظیہ کو فر مایا' سب سے بہلے جنتی مساکین مہاجرین ہیں جو دنیا کی لذتوں سے دور نظے جوتکلیفوں میں جتلا سے جن کی امتکیں دلوں میں ہی رہ کئیں اور قضا آعمیٰ۔ رحت کے فرشتوں کو تھم الہی ہوگا کہ جاؤ انہیں مبارک باددو فرشتے کہیں سے الہی ہم تیرے آسانوں کے رہنے والے تیری بہترین مخلوق ہیں۔ کیا تو جمیں تھم دیتا ہے کہ ہم جا کرانہیں سلام کریں اور انہیں مبارک باد پیش کریں؟ جناب باری جواب دے گائیمیرے وہ بندے ہیں جنہوں نے صرف میری عبادت کی میرے ساتھ کی کوشر یک نہ کیا و نیوی راحتوں سے محروم رہے مصیبتوں میں جتلارہے کوئی مراد پوری ہونے نہ پائی اور بیصابروشا کررہے-اب تو فرشتے جلدی جلدی بھد شوق ان کی طرف دوڑیں گئے ادھرادھر کے ہر ہر دروازے سے تھیں گے اور سلام کر کے مبارک بادبیش کریں گے-طبرانی میں ہے کہ سب سے پہلے جنت میں جانے والے تین قتم کے لوگ ہیں۔ فقراء مہاجرین جومصیتوں میں مبتلا رہے جب انہیں جو حکم ملا 'بجالاتے رہے۔ انہیں ضرور تیں بادشاہوں ایسی ہوتی تھیں لیکن مرتے دم تک پوری نہ ہو کیں۔ جنت کو بروز

قیامت اللہ تعالیٰ اپنے سامنے بلائے گا ۔ وہ بی سنوری اپنی تمام نعتوں اور تازیوں کے ساتھ صاضر ہوگی ۔ اس وقت ندا ہوگی کہ میرے وہ بند ہو جو میری راہ میں جہاد کرتے سے میری راہ میں جہاد کرتے سے میری راہ میں جہاد کرتے سے میری راہ میں ستائے جاتے سے میری راہ میں لڑتے بھڑتے سے وہ کہاں ہیں آؤ بغیر حساب اور عذاب کے جنت میں چلے جاؤ ۔ اس وقت فرشتے اللہ کے سامنے بحد ہیں گر پڑیں گے اور عرض کریں گے کہ پروردگار ہم تو صبح شام تیری سبجہ وققد لیں میں گھر ہے۔ یہ کون ہیں ہم پرجمی تو نے فضیلت عطافر مائی ؟ اللہ رب العزت فرمائے گائی میری راہ میں تکیفی پرواشت کیں ۔ اب تو فرشتے جلدی کرکے ان کے پاس ہم ہر دروازے ہوئی گے سلام کریں گے کہ میں ہم برار سے کہ کہ میں ہم ہم دروازے ہوئی کے سلام کریں گے درم بارک ہادی کرتے اور مارک ہادی کی ہوں گی جو دروازے والے خادم سے فرشتہ اجازت پر با آ رام نہا بیت شان سے تکید لگائے بیٹھا ہوا ہوگا 'خادموں کی قطاری اور اور اگر کی ہوں گی جو دروازے والے خادم سے فرشتہ اجازت و کے گا کہ اسے میں ایک کہموئن سے پوچھا جائے گا ۔ موئن اجازت و کے گا کہ اسے آئے وہ دو سرے خادم سے کہ گا' وہ کے بعد دیگر ہے ہو تھے گا یہاں تک کہموئن سے پوچھا جائے گا ۔ موئن اجازت و کے گا کہ اسے اور چلا جائے گا ۔ ایک دوسرے کو بیغام ہے گا' وہ کے بعد دیگر ہے گر چانوزت دے گا اور درواز وہ کول دے گا۔ وہ آئے گا اور می خرج ہے گا کہ اس کی سند کھی کہیں)
اور چلا جائے گا ۔ ایک دوسرے کو بیغام بھی میں انگر نیم میں انگر نہم (اس کی سند کھی کہیں)

وَالَّذِيْنَ يَنْقُصُنُونَ عَهْدَ اللهِ مِنْ بَعْدِ مِيْنَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا آمَرَ اللهُ بِهَ آنَ يُؤْصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ الْوَلَيْكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمُ سُوْءِ الدَّارِ اللهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنَ يَشَادُ وَيَقْدِرُ وَفَرِحُوا بِالْحَيْوةِ الدُّنْيَا وَمَا الْحَيُوةُ الدُّنْيَا فِي الْاَحْدُو الدُّنْيَا فِي اللَّانِيَا فِي اللَّانِيَا فِي اللَّهُ الدُّنْيَا فِي اللَّهُ مِنَاعُ اللَّهُ الدُّنْيَا فِي اللَّهُ الْحُولُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ الللْهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللللْهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللْهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللْمُ اللَّهُ الللْمُ اللَّهُ الْمُلْعُلُولُولِلْمُ اللَّهُ

جولوگ اللہ کے عبد کواس کی مضبوطی کے بعد تو ٹرویتے ہیں اور جن چیز وں کے جوڑنے کا حکم اللہ ہے اُنھیں تو ڑتے رہتے ہیں اور ملک میں فساد پھیلاتے رہتے ہیں اُن پر تعنین ہیں اور ان کے لئے برا گھر ہے ۞ اللہ تعالیٰ جس کی روزی چاہتا ہے بردھا تا ہے اور گھٹا تا ہے۔ یہ تو دنیا کی زندگی میں مست ہو گئے حالا انکہ دنیا آخرت کے مقالم میں نہایت حقیر یوٹجی ہے ۞

موسنین کی صفات: ﷺ ﷺ ﴿ ﴿ آیت: ۲۵) مومنوں کی صفتیں اوپر بیان ہوئیں کہ وہ وعدے کے پورے رشتوں ناتوں کے ملانے والے ہوتے ہیں۔ پھران کا اجربیان ہوا کہ وہ جنتوں کے مالک بنیں گے۔اب یہاں ان بدنصیبوں کا ذکر ہور ہا ہے جوان کے خلاف خصائل رکھتے تھے۔ لینتی گروہ ہے اور برے انجام والا ہے۔ حدیث تھے نہ خدا کے وعدوں کا کھاظ کرتے تھے نہ صلد حمی اوراحکا نم اللہ کی پابندی کا خیال رکھتے تھے۔ لینتی گروہ ہے اور برے انجام والا ہے۔ حدیث میں ہے 'منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ باتوں میں جھوٹ بولنا 'وعدوں کا خلاف کرنا 'امانت میں خیانت کرنا۔ ایک حدیث میں ہے' جھڑوں میں گالیاں بکنا 'اس شان کے لوگ رحمت اللی سے دور ہیں۔ ان کا انجام برا ہے۔ جہنی گروہ ہے۔ یہ چھالیوں ہوئیں جو منافقین سے اپنے علم کی چیزوں کو فید ملانا '
ملک میں فیاد بھی لانا۔اور یہ دے ہوئے ہوئے ہوئے ہیں تب بھی جھوٹ وعدہ خلافی اور خیانت کرتے ہیں۔

مسكدرزق 🖈 🖈 🖒 يت:٢٦) الله جس كى روزى مين كشادگى دينا چا ہے قادر ہے جسے تنگ روزى دينا چا ہے قادر ہے بيرسب پھي خلمت و عدل سے ہور ہاہے- کافروں کو دنیا پر بی سہارا ہو گیا- بیآخرت سے عاقل ہو گئے-شجھنے لگے کہ یہاں رزق کی فراوانی حقیق اور بھلی چیز ہے عالانکہ دراصل میمہلت ہے اور آ ہت پکڑی شروع ہے لیکن انہیں کوئی تمیز نہیں۔مومنوں کو جو آخرت ملنے والی ہے اس کے مقابل تو یہ کوئی قابل ذکر چیز نہیں' بینہایت ناپائدار اور حقیر چیز ہے۔ آخرت بہت بری اور بہتر چیز الیکن عموماً لوگ دنیا کو آخرت پرتر جع دیتے ہیں۔ آ مخضرت علي نا علمه كى انكل سے اشاره كر كفر مايا كدا سے كوئى سمندر مين ديو لے اور ديھے كداس ميں كتنا يانى آتا ہے؟ جتنابي يانى سمندر کے مقابلے پر ہے اتن ہی ونیا آخرت کے مقابلے میں ہے (مسلم) ایک چھوٹے چھوٹے کانوں والے بکری کے مرے ہوئے بچے کو راستے میں پڑا ہوا دیکھ کرآ مخضرت علی نے فرمایا جیسا بیان لوگوں کے نزدیک ہے جن کا بیتھا' اس سے بھی زیادہ بے کاراور نا چیز اللہ کے

وَيَقُولُ الَّذِيْنَ كَفَرُوا لَوْلاً انْزِلَ عَلَيْهِ اللَّهِ مِنْ رَّبِّهُ قُلْ إِنَّ اللَّهَ يُضِكُ مَنْ يَتَنَاءُ وَيَهْدِئَ إِلَيْهِ مَنْ آنَابَ اللَّهُ الَّذِينَ المَنُوا وَتَظْمَيِنُ قَلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللهِ اللهِ اللهِ يَظْمَيِنُ الْقُلُونِ اللَّهِ اللَّذِينَ الْمَنُوا وَعَلِمُوا الصَّالِحْتِ طُولِي لَهُمْ وَحُسَنَ

کا فرکتے ہیں کداس پرکوئی نشان کیوں نازل نہیں کیا گیا؟ توجواب دے کہ جے اللہ کمراہ کرنا جا ہے اور جواس کی طرف جھے اے راستہ دکھا دیتا ہے 🔿 جو لوگ ایمان لائے ان کے دل اللہ کے ذکرے اطمینان حاصل کرتے ہیں یا در کھواللہ کے ذکر ہے ہی دلوں کوسل حاصل ہوتی ہے- جولوگ ایمان لائے اور جمعوں نے نیک کام بھی کئے ان کے لئے خوش حالی ہے اور بہترین محکاناہے 0

مشکین کے اعتراض : ١٥ الله ١٥ الله ١٥٠) مشركين كا ايك اعتراض بيان بور باہے كدا گلے نبيوں كى طرح يهميں بهارا كها بواكوكى معجزہ کیوں نہیں دکھا تا؟اس کی بوری بحث کی بارگز رچک کہ اللہ کوقدرت تو ہے لیکن اگر پھر بھی بیٹس ہے مس نہ ہوئے تو انہیں نیست ونا بود کر دیا جائے گا- حدیث میں ہے کہ خدا کی طرف سے نبی عظافہ پر وحی آئی کہ ان کی جا ہت کے مطابق میں صفا پہاڑکو سونے کا کر دیتا ہوں' زمین عرب میں میٹھے دریاؤں کی ریل کیل کردیتا ہوں' پہاڑی زمین کوزراعتی زمین سے بدل دتیا ہوں لیکن پھر بھی اگریہا بیان نہ لائے تو انہیں وہ سزادوں گا جو کسی کونہ ہوتی ہو-اگر چا ہول تو بیرکردوں اور اگر چا ہوں تو ان کے لئے تو بداور رحمت کا درواز ہ کھلار ہے دوس تو آپ نے دوسری مورت پسند فرمائی - کچ ہے ہدایت و صلالت اللہ کے ہاتھ ہے- وہ کسی معجزے کے دیکھنے پر موقوف نہیں' بے ایمانوں کے لئے نشانات اور ڈراوے سب بے سود ہیں۔ جن پر کلمہ عذاب صادق ہو چکا ہے وہ تمام تر نشانات دیکھ کر بھی مان کرنہ دیں گے ہاں عذابوں کود کھ کے کرتو پورے ایماندار بن جائیں گےلیکن وہ محض بے کارچیز ہے۔ فرماتا ہے وَ لَوُ أَنَّنَا الْحُ الحِيني اگر ہم ان پر فرشتے اتارتے اوران سے مروے باتیں

کرتے اور ہرچیسی چیزان کے سامنے طاہر کردیتے جب بھی انہیں ایمان نصیب نہ ہوتا۔ ہاں اگر اللہ جا ہے تو اور بات ہے لیکن ان میں کے اکثر جالل ہیں۔جواللہ کی طرف جھے اس سے مدد جا ہے اس کی طرف عاجزی کرئے وہ راہ یافتہ ہوجاتا ہے۔جن کے دلوں میں ایمان جم گیا

ہے جن کے دل اللہ کی طرف جھکتے ہیں اس کے ذکر سے اطمینان حاصل کرتے ہیں راضی خوشی ہوجاتے ہیں اور فی الواقع ذکر اللہ اطمینان ول کی چیز بھی ہے۔ایمانداروںاورنیک کاروں کے لئے خوشیٰ نیک فالی اور آئکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ان کا انجام اچھاہے مستحق مبارک باد ہیں' يبهلائي كوميشے والے بي ان كالوشا بہتر بان كامال نيك ہے-

مروی ہے کہ طوبی سے مراد ملک جبش ہے اور نام ہے جنت کا اوراس سے مراد جنت ہے- ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عند فرماتے ہیں' جنت کی جب پیدائش ہو چک اس وقت جناب باری نے یہی فر مایا تھا- کہتے ہیں کہ جنت میں ایک درخت کا نام بھی طوبی ہے کہ ساری جنت میں اس کی شاخیں پھیلی ہوئی ہیں۔ ہر گھر میں اس کی شاخ موجود ہے۔اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے ہاتھ سے بویا ہے لولو کے دانے سے پیدا کیا ہے اور بحکم الٰہی یہ بڑھااور پھیلا ہے۔اس کی جڑوں سے جنتی شہد شراب پانی اور دودھ کی نہریں جاری ہوتی ہیں۔ایک مرفوع حدیث میں ہے

طوبی نامی جنت کا ایک درخت ہے۔ سوسال کے راستے کا ای کے خوشوں سے جنتیوں کے لباس نکلتے ہیں۔منداحمد میں ہے کہ ایک محف نے كها يا رول الله علية جس نے آپ كود كيوليا اور آپ پرايمان لايا اے مبارك ہو- آپ نے فرمايا بال اسے بھى مبارك ہوا دراسے ڈبل مبارک ہوجس نے مجھے ندد یکھااور مجھ پرایمان لایا-ایک مخص نے پوچھاطوبی کیاہے؟ آپ نے فرمایا مجنتی درخت ہے جوسوسال کی راہ

تک پھیلا ہوا ہے۔ جنتیوں کے لباس اس کی شاخوں سے نکلتے ہیں۔ بخاری وسلم میں ہے حضور مالے فرماتے ہیں جنت میں ایک درخت ہے کہ سوارا یک سوسال تک اس کے سائے میں چاتا رہے گالیکن وہ ختم نہ ہوگا –اور روایت میں ہے کہ حیال بھی تیز اور سواری بھی تیز چلنے والی سیج

بخارى شريف ميس آيت وَّظِلَ مَّمُدُودٍ كَتَغير مِي بَعِي بِهِ عِلْ مِن عِيْ سِمُ سَرِسال-ياسوسال اس كانام شجرة الخلد بـ مدرة النتنی کے ذکر میں آپ نے فر مایا ہے اس کی ایک شاخ کے سائے تلے ایک سوسال تک سوار چاتا رہے گا اور سوسواراس کی ایک ایک شاخ تلے ٹھیر سکتے ہیں-اس میں سونے کی ٹڈیاں ہیں-اس کے پھل بڑے بڑے مٹکوں کے برابر ہیں (تر مذی) آپ قرماتے ہیں ہرجنتی کو طو بیٰ کے پاس لے جائیں مے اوراسے اختیار دیا جائے گا کہ جس شاخ کوچاہے پیند کرئے سفید ٔ سرخ 'زردٔ سیاہ جونہایت خوبصورت نرم اور

اچھی ہوں گی -حضرت ابو ہررہ وضی اللہ تعالی عنه فرماتے ہیں طونی کو تھم ہوگا کہ میرے بندوں کے لئے بہترین چیزیں ٹیکا - تواس میں ہے گھوڑ ہے اور اونٹ بر سے لکیں مے۔ سج بجائے اورزین لگام وغیرہ کے کسائے اور عمدہ بہترین لباس وغیرہ-ابن جربررحت الله عليد نے اس جگدايك عجيب وغريب اثر واردكيا ہے- رجب رحت الله عليد كھتے ہيں كد جنت ميں ايك درخت ب

جس کا نام طو بیٰ ہے جس کے سائے تلے سوار سوسال تک چاتار ہے گالیکن راستہ ختم نہ ہوگا۔اس کی تروتاز کی تھلے ہوئے چن کی طرح ہے اس کے بیترین اورعدہ بیں اس کے خوشے عزریں ہیں اس کے کنگریا قوت ہیں اس کی مٹی کا فور ہے اس کا گارا مشک ہے اس کی جڑے شراب کی دودھ کی اور شہد کی نہریں بہتی ہیں اس کے نیچے جنتیوں کی مجلسیں ہوں گئے بیشے ہوئے ہوں گے جوان کے پاس فرشتے اونٹنیاں لے کر آئیں مے جن کی زنچیریں سونے کی ہوں گی۔جن پر یا قوت کے پالان ہوں مے بجن پر سونا جڑاؤ ہور ہاہوگا۔جن پر ایٹمی جھولیں ہول گی-وہ اونٹنیاں ان کےسامنے پیش کریں گےاور کہیں گے کہ بیسواریاں تہہیں بھجوائی گئی ہیں اور دربارالٰہی میں تہبارا بلاوا ہے بیان پرسوار ہوں گے۔ وہ پرندوں کی پرواز سے بھی تیز رفار ہوں گی۔جنتی ایک دوسرے سے اس کر چلیں گے اونٹیوں کے کان سے کان بھی نہلیں گے پوری فرما نبر داری کے ساتھ چلیں گی- راہتے میں جو درخت آئیں گئے وہ خود بخو دہٹ جائیں گے کہ کسی کواپنے ساتھی ہےالگ نہ ہونا پڑے یونمی تڑن ورجیم اللہ کے یاس پنجیں گے اللہ تعالی اپنے چہرے سے پردے ہٹا دے گابیا پنے رب کے منہ کو دیکھیں گے اور کہیں کے اَللّٰہُمَّ آنُتَ السَّلَامُ وَ اِلْيَكَ السَّلَامُ وَ حَقٌّ لَّكَ الْحَلَالُ وَ الْإِكْرَامُ ان كِجوابٍ مِسَ الله تعالى رب العزت فرمائكًا آنَا السَّلَامُ

تغييرسورهٔ رعدبه پاره۱۳

سامنے تحدہ کریں-اللہ فرمائے گا- میرمنت کی جگنہیں نہ عبادت کی میر تو نعمتوں راحتوں اور مالا مال ہونے کی جگہہے-عبادتوں کی تکلیف جاتی

ربی-مزے لوٹنے کے دن آ گئے-جو جا ہو مانگو- یاؤ گے-تم میں سے جو فض جو مانگئے میں اسے دوں گا- پس سے مانگیں گئے کم سے کم سوال

والا کہے گا کہ البی تونے و نیامیں جو پیدا کیا تھا جس میں تیرے بندے ہائے وائے کرر ہے تھے۔ میں چاہتا ہوں کہ شروع و نیا ہے ختم د نیا تک

د نیا میں جتنا کچھ تھا' مجھے عطا فر ما' اللہ تعالیٰ فر مائے گا تو نے تو پچھ نہ ما نگا۔ اپنے مرتبے سے بہت کم چیز ما نگی۔ اچھاہم نے دی۔ میری بخشش

اوردین میں کیا کی ہے؟ پھرفر مائے گا جن چیز ول تک میرےان بندوں کے خیالات کی رسائی بھی نہیں'و وانہیں دو' چنانچے دی جا کیں گی یہاں

تک کہان کی خواہشیں پوری ہوجا کیں گی ان چیزوں میں جوانہیں یہاںملیں گی' تیز روگھوڑ ہے ہوں گئے ہر جار پریا قوتی تخت ہوگا' ہرتخت پر

سونے کا ایک ڈیرا ہوگا۔ ہرڈیرے میں جنتی فرش ہوگا جن پر بری بردی ہوگ تھوں والی دودوحوریں ہوں گی جودود و حلے پہنے ہوئے ہوں گی جن

میں جنت کے تمام رنگ ہوں گے اور تمام خوشبو کیں - ان خیموں کے باہر سے ان کے چہرے ایسے جیکتے ہوں گے کویادہ باہر بیٹی ہیں - ان کی

پنڈلی کے اندر کا گودابا ہر سے نظر آ رہا ہوگا جیسے سرخ یا توت میں ڈورا پر دیا ہوا ہواوروہ او پر سے نظر آ رہا ہو- ہرایک دوسری پراپی فضیلت الی

جانتی ہوگی جیسی فضیلت سورج کی پھر پر'اس طرح جنتی کی تگاہ میں بھی دونوں ایس ہی ہوں گی-بیان کے پاس جائے گا اوران سے بوس و

کنار میں مشغول ہوجائے گا۔ وہ دونوں اسے دیکھ کرکہیں گی۔ واللہ ہمارے تو خیال میں بھی نہ تھا کہ اللہ تم جیسا خاوند ہمیں دے گا۔ اب بحکم

الٰبی ای طرح صف بندی کے ساتھ سوار یوں پر بیدواپس ہوں گے اورا پنی منزلوں میں پینچیں گے۔ دیکھوتو سہی کہ اللہ نے انہیں کیا کیانعتیں

عطا فرمار کھی ہیں؟ وہاں بلند درجہ لوگوں میں اونیجے اونیجے بالاخانوں میں جوزے موتی کے بینے ہوئے ہوں گئے جن کے دروازے سونے

کے ہول گئ جن کے منبرنور کے ہول گے۔جن کی چک سورج کی چک سے بالاتر ہوگ -اعلیٰ علیین میں ان کے کل ہوں کے یا توت کے

ہے ہوئے'نورانی'جن کے نورے آنکھول کی روشنی جاتی رہے لیکن اللہ تعالی ان کی آنکھیں ایسی نہ کردےگا۔ جومحلات یا قوت سرخ کے

ہوں سے ان میں سبزریشی فرش ہوں کے اور جوز مرد ما قوت کے ہوں کے ان کے فرش سرخ مخمل کے ہوں سے جوز مرداورسونے کے جزاؤ

کے ہوں گئان بختوں کے پائے جواہر کے ہوں گئان پرچھتیں لولو کی ہوں گئ ان کے برج مرجان کے ہوں می ان کے پہنچنے سے پہلے ہی

اللي تحفه وہاں پہنچ مجلے ہوں گئے سفیدیا قوتی گھوڑ ہے ملان لئے کھڑے ہوں گے جن کا سامان جا ندی کا جڑاؤ ہوگا-ان کے تخت پراعلی ریثمی

زم دد بیز فرش بچھے ہوئے ہول گے- بیان سوار یوں پر سوار ہوکر بے تکلف جنت میں جائیں گے- دیکھیں گے کہ ان کے گھروں کے پاس

نورانی منبروں پر فرشتے ان کے استقبال کے لئے بیٹے ہوئے ہیں وہ ان کا شائدارا ستقبال کریں گے مبارک باددیں مے مصافحہ کریں ہے۔

پھر بیا بے گھروں میں داخل ہوں گے انعامات خدا وہاں موجود یا کیں گے اپنے محلات کے پاس وہ جنتیں ہری بعری پاکیں گے آور دو پھلی

پھولی جن میں دوچشے پوری روانی سے جاری ہول گے اور ہرقتم کے جوڑ دارمیوے ہول گے اور خیموں میں پاکدامن بھولی بھالی پردہ نشین

حوریں ہول گی-جب یہ یہال پہنچ کرراحت و آ رام میں ہول گئے اس وقت الله رب العزت فرمائے گا میرے پیارے بندوئتم نے میرے

دعدے سے پائے؟ کیاتم میرے اُوابول سے خوش ہو گئے؟ وہ کہیں گے الٰہی ہم خوب خوش ہو گئے؟ بہت بی راضی رضامند ہیں ول سے راضی

ہیں' کل کل تھی ہوئی ہے تو بھی ہم سےخوش رہ اللہ تعالی فرمائے گا اگر میری رضا مندی نہ ہوتی تو میں اپنے اس مہمان خانے میں تنہیں کیے

داخل ہونے دیتا؟ اپنادیدار کیے کراتا؟ میرے فرشتے تم سے مصافحہ کیوں کرتے؟ تم خوش رہو- با آ رام رہو- تنہیں مبارک ہوئتم مجلو پھولواور

و منی السَّلَام تم پرمیری رحمت ثابت ہو چکی اور محبت بھی - میرے ان بندوں کومر حبا ہو جو بن دیکھے مجھ سے ڈرتے رہے - میری فرمال برداری کرتے رہے جنتی کہیں گے باری تعالی - ندتو ہم سے تیری عبادت کاحق ادا ہوا نہ تیری پوری قدر ہوئی -ہمیں اجازت دے کہ تیرے

سکھ چین اٹھاؤ' میرے بیانعامات کھنے اورختم ہونے والے نہیں-اس وقت وہ کہیں گے اللہ بی کی ذات سز اوارتعریف ہے جس نے ہم ہے ثم ورنج كودوركرديااورايسےمقام برينجايا كرجهال بميس كوئى تكليف كوئى مشقت نبيل بياى كافضل ہےوہ برواہى بخشفے والا اور قدروال ہے-

یر بیات غریب ہےاور بیاثر عجیب ہے۔ ہاں اس کے بعض شواہر بھی موجود ہیں۔ چنا نچے سیحین میں ہے کہ اللہ تعالی اس بندے ہے جو سب سے اخیر میں جنت میں جائے گا فرمائے گا کہ ما نگ وہ مانگا جائے گا اور الله کریم دیتا جائے گا یہاں تک کداس کا سوال پورا ہوجائے گا-اب اس كے سامنے كوئى خواہش باقى نہيں رہے گى تواب الله تعالى خوداسے يادولائے كاكريد مانك بيد مانك بيد مانكے كا اور پائے كا - مجرالله تعالی فر مائے گا' بیسب میں نے تخفے دیا اورا تناہی اور بھی دس مرتبہ عطا فرمایا صحیح مسلم شریف کی قدسی حدیث میں ہے کہ اے میرے بندو!

تمہارےا گلے پچھلےانسان جنات سب ایک میدان میں کھڑے ہوجائیں اور مجھ سے دعائیں کریں اور مانگیں۔ میں ہرایک کے تمام سوالات بورے کروں گالیکن میرے ملک میں اتن بھی کی نہ آئے گی جتنی کسی سوئی کوسمندر میں ڈبونے سے سمندر کے بانی میں آئے الخ-خالد بن معدان کہتے ہیں جنت کے ایک درخت کا نام طولی ہے۔اس میں تھن ہیں جن سے جنتیوں کے بچے دودھ پیتے ہیں کچے گرے ہوئے بچ

جنت کی نہروں میں ہیں- قیامت کے قائم ہونے تک- پھرچالیس سال کے بن کراپنے ماں باپ کے ساتھ جنت میں رہیں گے-كذلك آرْسَلْنَكَ فِي الْمَنَّةِ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَا الْمَمُّ لِتَتَلُوّا عَلَيْهِمُ الَّذِيّ آوْحَيْنًا الَّيْكَ وَ هُمْ يَكُفُرُونَ لرَّخْمِنْ قُلُ هُوَ رَبِّيْ لاَّ اللَّهَ الْآهُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَالَيْهِ مَتَابٍ ۞

ای طرح ہم نے تھے اس امت میں جمیع ہے جس سے پہلے بہت ی اشیں گزر چکی ہیں کہ تو آخیں ہماری طرف سے جو دی تھے پراترے پڑھ سنائے بیاللہ رحمان کے محكرين توكهدد كديرابالنووبي ب-اس كسوادر حقيقت كوئي بحى لائق عبادت نبيس-اى كاد پرميرا بحروسه بادراى كى جانب ميرارجوع ب O

رسول الله علينة كى حوصلدافز اكى: ١٠٠ ١٠ (آيت: ٣٠) ارشاد موتاب كه جيداس امت كى طرف جم نے تحقير جيجا كو انہيں كلام الله براه کرسنائے اس طرح تجھ سے پہلے اور رسولوں کوان اگلی امتوں کی طرف جھیجا تھا۔ انہوں نے بھی پیغام الٰہی اپنی امتوں کو پہنچا یا مگرانہوں نے جھٹا یا - اس طرح تو بھی جھٹا یا گیا تو مخصے تک دل نہ ہونا چاہئے - ہاں ان جھٹلانے والوں کوان کا انجام دیکھنا جا ہے جوان سے پہلے تھے کہ عذاب الٰبی نے انہیں ٹکڑے ٹکڑے کردیا۔ پس تیری تکذیب توان کی تکذیب ہے بھی ہمارے نز دیک زیادہ ناپسند ہےاب بیدد کھی لیں کہ ان پرکیے عذاب بست ہیں؟ یہی فرمان آیت تاللهِ لَقَدُ اُرُسَلُنَا الْخُ میں اور آیت وَلَقَدُ کُذِّبَتُ رُسُلٌ میں ہے کہ و کھے لے ہم نے ا پے والوں کی کس طرح امداد فرمائی؟ اور انہیں کیسے غالب کیا؟ تیری قوم کود کھے کدر حمٰن سے کفر کررہی ہے۔ وہ اللہ کے اس وصف اور تام کو مانتی بى نيس-مديبيكا صلح نامد لكصة وفت اس برار كئ كهم بِسُم الله الرَّحُمن الرَّحِيم لكصفينيس وي ك- بمنيس جانة كرون اورديم كيامې؟ بورى حديث بخارى ميں موجود ہے۔قرآن ميں ہے قُلِ ادْعُوا اللَّهَ أَوِ دُعُوا الرَّحِمْنَ الْخُ 'الله كهدكراسے يكارويار حمٰن كهدكر جس نام سے پکارؤوہ تمام بہترین ناموں والا ہے-حضور عظی فرماتے ہیں اللہ کے نزد کے عبداللہ اور عبدالرحلٰ نہایت پیارے نام ہیں-جس سے تم کفر کررہے ہومیں تواہے مانتا ہوں وہی میرا پروردگارہے میرے بھروہے اس کے ساتھ ہیں'اس کی جانب میری تمام تر توجہ اور رجون

ادردل کامیل ہے اس کے سواکوئی ان بانوں کامستحق نہیں۔

وَلَوْ آتَ قُرُانًا سُيِّرَت بِهِ الْجِبَالُ آوْ قُطِّعَت بِهِ الْأَرْضُ أَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتِي ۚ بَلْ يَلْهِ الْأَمْرُ جَمِيْعًا ۗ أَفَلَمْ يَانِشَ الَّذِيْنَ الْمُنُوَّا آنِ لُوْ يَشَاءِ اللهُ لَهَدَى النَّاسَ جَيْبَةً وَ لَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوا تُصِّينُهُمْ بِمَا صَنَعُوا قَارِعَهُ ۖ أَوْ تَحُلُّ قَرِيْبًامِّنْ دَارِهِ مُحَتَّى يَأْتِي وَعُدَاللهِ إِنَّ اللهَ لا يُخْلِفُ الْمِيْعَادُ فَ وَعُدَاللهِ إِنَّ اللهُ لا يُخْلِفُ الْمِيْعَادُ فَ

اگر بالفرض قرآن كے ساتھ پہاڑ چلا ديئے جاتے ياز بين كلزے كردى جاتى يامردوں سے باتيں كرادى جاتيں كارى كاتھيں ايمان ندآتا 'بات يہ ہے كەسب کام اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ تو کیا ایمان والول کواس بات پر دلجمعی نہیں کہ اگر اللہ جا ہے تو تمام لوگوں کو ہدایت وے دے کفار کوتو ان کے تفر کے بدیے ہمیشہ ہی کوئی نہ کوئی شخت سز انکینچی رہے گی یاان کے مکانوں کے اردگر دمگوتی رہے گی تاوقتیکہ دعدہ الٰہی آپنچی اللہ تعالی وعدہ خلافی نہیں کرتا 🔾

قرآن حكيم كي صفات جليله: ١٠ ١٠ (آيت: ٣١) الله تعالى اس ياك كتاب قرآن كريم كي تعريفين بيان فرمار ما بي كه اگر سابقه كتابون میں سے کسی کتاب کے ساتھ پہاڑا پی جگدے ٹل جانے والے اور زمین پھٹ جانے والی اور مرد ، جی اٹھنے والے ہوتے تو بیقر آن جو تمام الکلی کتابوں سے بڑھ پڑھ کر ہے ان سب سے زیادہ اس بات کا اہل تھا۔اس میں تو وہ مجز بیانی ہے کہ سار ہے جنات وانسان ٹل کر بھی اس جیسی ایک سورت نه بنا کرلاسکے-پیمشرکین اس کے بھی مظر ہیں تو معاملہ سپر د الله کرو وہ مالک کل ہے-تمام کا موں کا مرجع وہ ی ہے- وہ جو چا بتا ہے ہوجاتا ہے جونبیں چا بتا ' ہر نہیں ہوتا -اس کے بھٹکائے ہوئے کی رہبری اوراس کے راہ دکھائے ہوئے کی گراہی کسی کے بس میں نہیں- یہ یا در ہے کہ قرآن کا اطلاق اگلی الہامی کتابوں پر بھی ہوتا ہے اس لئے کہ وہ سب ہے شتق ہے۔

مندمیں ہے حضرت داؤد برقر آن اس قدر آسان کردیا گیا تھا کہان کے تھم سے سواری کسی جاتی 'اس کے تیار ہونے سے پہلے ہی وہ قرآن کوختم کر لیت سواا بے ہاتھ کی کمائی کے وہ اور پھھ نہ کھاتے تھے۔ کی مرادیہاں قرآن سے زبور ہے۔ کیا ایمانداراب تک اس سے مالیس نہیں ہوئے کہ تمام مخلوق ایمان نہیں لائے گی-کیاوہ مشیت اللی کے خلاف کچھ کر سکتے ہیں-رب کی بینشا بی نہیں-اگر ہوتی توروئے ز مین کے لوگ مسلمان ہوجاتے - بھلااس قرآن کے بعد کس معجز ہے کی ضرورت دنیا کورو گئی؟ اس سے بہتر اس سے واضح 'اس سے صاف ' اس سے زیادہ دلوں میں گھر کرنے والا اور کون سا کلام ہوگا؟ اسے تو اگر بڑے سے بڑے یہاڑ پرا تارا جاتا تو وہ بھی خثیت الی سے مجکنا چور ہوجاتا -حضور ﷺ فرماتے ہیں- ہرنی کوایس چیز ملی کہلوگ اس پرایمان لائیں-میری ایس چیز اللہ کی بیروجی ہے- پس مجھے امید ہے کہ سب نبیوں سے زیادہ تابعداروں والا میں ہوجاؤں گا مطلب میہ ہے کہ انبیاء علیم السلام کے معجز ہان کے ساتھ ہی چلے گئے اور میرا میں جمیز و جیتا جا گلار ہتی دنیا تک رہے گا-نداس کے عجائبات ختم ہوں ندیہ کشرت تلاوت سے پرانا ہوگا نداس سے علماء کا پیٹی بھرجائے- فیضل ہے دل آگی نہیں - جوسر کش اسے چھوڑ دے گا'اللہ اسے تو ڑ دے گا'جواس کے سوااور میں بدایت تلاش کرے گا'ایسے اللہ محمراہ کردے گا-

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنه فرماتے میں کہ کافروں نے آنخضرت محمہ عظی ہے کہا اگر آپ بیباں کے پہاڑ بیباں ہے ہٹوادیں اور یہال کی زمین زراعت کے قابل ہوجائے اورجس طرح سلیمان علیہ السلام زمین کی کھدائی ہواہے کراتے تھے آپ بھی کراد بجئے یاجس طرح دھزت عینی علیدالسلام مردول کوز مرہ کردیے تھے آپ بھی کر دیجے اس پریہ آیت اتری - قادہ رحمت الشعلیہ فرماتے ہیں مطلب سے

ہے کہ اگر کی قرآن کے ساتھ یہ امور فاہر ہوتے تو اس تہارے قرآن کے ساتھ بھی ہوتے - سب پھے اللہ کے افقیار میں ہے کین وہ ایسا

نہیں کرتا تا کہ تم سب کو آزما لے اپنے افقیارے ایمان لا کیا نہ لا و کیا ایمان والے نیس باتے بیاینس کے بدلے دوسری جگہ بتبیت بھی

ہے - ایمان داران کی ہدایت سے مایوس ہو چکے تھے - ہال اللہ کے افقیارات میں کی کا بس تہیں - وہ اگر چا ہے تمام تلوق کو ہدایت پر کھڑا کر

ہے - ایمان داران کی ہدایت سے مایوس ہو چکے تھے - ہال اللہ کے افقیارات میں کی کا بس تہیں - وہ اگر چا ہے تمام تلوق کو ہدایت پر کھڑا کر

دے - یہ فار برابر و کھور ہے ہیں کہ ان کے قبلانے کی وجہ سے اللہ کے مذاب برابران پر برست دہتے ہیں یاان کے آس پاس آ جاتے ہیں
پر بھی یہ بھی جو سے ماس ٹہیں کر تے ؟ جیسے فرمان ہے و لَقَدُ اَهَلَکُنَا مَا حُولُکُمُ مِّنَ الْقُری الٰخ ہرفر ما ٹین کو لوگ برائیوں سے بازر ہیں
میں بستیوں کو ان کی برکروار بوں کی وجہ سے فار در بیاد کردیا اور طرح طرح سے اپنی نظام فرما ٹین کو گوٹا تے چا آر ہیں ۔

ہر کیا اب بھی اپنا ہی غلبہ مانے جا جا کیں گے؟ تکٹ گو کہ کا فاعل قارِ عَد ہے - بہی فاہراور مطابی روانی عبار موقی عبار کو اس تھا ہے کہ اس کی عبار و مور و المی کی عبار سے مراد قع میں ہوگی ہے اور آس بیاس اور میں مراد قع میں مراد قتی میں انہیں اور ان کے تابعداروں کو شرور بلندی تھی۔ ہوگی ۔ جیسے فرمان ہے فکلا تک سیب کا قول ہے کہ یہاں وعدہ ریانی سے مراد ق کھیے میں اللہ مُحلِف و عُدِن وُ رُسُلَمُ اِنَّ اللّٰہُ مُحلِف وَ عُدِن وُ رُسُلُمُ اِنَّ اللّٰہُ عَلٰ یَک سیب اور المیانی و مُعرف کو اللّٰہُ عَلٰ کے سیب اور آس کے تابعداروں کو شرور بلندی تھی۔ ہوگی ۔ جیسے فرمان ہے فکلا تک سیب گا قول ہے کہ یہاں وعدہ ریانی سیم واد ق میں اللّٰہ مُحلِف وَ عُدِن وُ رُسُلُمُ اِنَّ اللّٰہُ مُحلِف وَ عُدِن وَ مُعرف اللّٰہُ مَائِلُمُ مُحلِف وَ عُدِن وُ رُسُلُمُ اِنَّ اللّٰہُ مَائِلُمُ مُولِف کی اُمائی میں اس کے دور اس کے فرمان سے دور اس کے فرمان سے وادر اللّٰہُ عَائِلُمُ مُریَا ہے۔ اللّٰہُ مُولِف کی اللّٰہُ عَائِلُم مُرید کو اللّٰہُ عَائِلُم کو مُرید کی اللّٰہ عَائِلُم کو می اللّٰہ کو اللّٰہ عَائِلُم کو اللّٰہ عَائِلُم کو اللّٰہ عَائِلُم

وَلَقَدْ الْسَهُونِيَ بِرُسُلِ مِّنَ قَبُلِكَ فَامُلَيْتُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا ثُمَّ الْمَدْتُهُمُ فَكَيْ كَانَ عِقَابِ اللهِ الْمَرَى هُوَقَابِمُ عَلَى كُلِّ لَعْسِ بِمَا كَسَبَتُ وَجَعَلُوا لِلهِ شُرَكًا وَ قَلْ سَمُّوْهُمْ أَمْ لَعْسِ بِمَا كَسَبَتُ وَجَعَلُوا لِلهِ شُرَكًا وَ قَلْ سَمُّوْهُمْ أَمْ لَعْسَ بِمَا كَسَبَتُ وَجَعَلُوا لِلهِ شُرَكًا وَ قَلْ سَمُّوْهُمْ أَمْ لِنَا لَقُولُ بَلَ ثَنْ اللهِ فَمَا لَهُ مِنْ السَّيِيلِ وَمَنْ اللهِ يَلُ وَمَنْ اللهِ يَنْ اللهِ يَلُ وَمَنْ اللهِ فَمَا لَهُ مِنْ هَا دِنَ السَّيِيلِ وَمَنْ الله فَمَا لَهُ مِنْ هَا دِنَ السَّيِيلِ وَمَنْ الله فَمَا لَهُ مِنْ هَا دِنَ السَّيِيلِ وَمَنْ الله فَمَا لَهُ مِنْ هَا دِنَ

سے پہلے کے پیغبروں کے ساتھ بھی مخراین کیا گیاتھا اور میں نے بھی کا فروں کو ڈھیل دی تھی۔ پھر انھیں پکڑ لیا تھا۔ پس میرے عذاب کی کہی بچھ
تکلیف ہوئی؟ آیا وہ اللہ کہ جو فہر لینے والا ہے مجڑھ کی اس کے کئے ہوئے اعمال پڑان لوگوں نے اللہ کے شریک تغمبرائے ہیں کہ ذراان کے نام تو لؤ کیاتم اللہ
کو وہ با تیں بتاتے ہوجودہ زمین میں جانیا بی نہیں یا صرف او پری او پری با تیں بنار ہے ہوئیات اصل بیہے کہ تفرکر نے والوں کوان کے مکر بھلے بچھائے گئے ہیں اوروہ
صیحی راہ سے درک دیے مجے ہیں جس کو اللہ میں اس کا راہ دکھانے والاکوئی نہیں ن

سچائی کا خدات اڑانا آج بھی جاری ہے: 🌣 🌣 (آیت:۳۲) اللہ تعالی اپنے رسول ﷺ کوسلی دیتا ہے کہ آپ پٹی قوم کے غلط رویہ ہے

رنج و فکرنہ کریں۔ آپ سے پہلے کے پنجبروں کا بھی یو نہی مذاق اڑا یا گیا تھا۔ میں نے ان کافروں کو بھی کچھ دریو و دھیل دی تھی۔ آخرش ہری طرح پکڑلیا تھا اور نام ونشان تک مٹادیا تھا۔ تجھے معلوم ہے کہ کس کیفیت سے میر سے مذاب ان پر آئے؟ اوران کا انجام کیسا پچھ ہوا؟ جیسے فرمان ہے۔ بہت میں ستیاں ہیں جو باوجودظلم کے بہت دنوں دنیا میں مہلت لئے رہیں لیکن آخرش اپنی بدا عمالیوں کی پاداش میں عذا بوں کا شکار ہوئیں۔ بخاری و مسلم میں ہے رسول اللہ علی نے فرمایا ہے اللہ تعالی طالم کو دھیل دیتا ہے بھر جب بکڑتا ہے تو وہ حیران رہ جاتا ہے۔

مرآب ني تسور كذلك أحدد ربتك الخ كالاوت ك-عالم خیروش: 🌣 🖈 (آیت: ۳۳) الله تعالی برانسان کے اعمال کامحافظ ہے۔ برایک کے اعمال کوجانتا ہے برنفس پرجمہبان ہے برعامل کے خیروشر کے عمل سے باخبر ہے۔ کوئی چیز اس سے پیشیدہ نہیں 'کوئی کام اس کی بے خبری میں نہیں ہوتا۔ ہر حالت کا اسے علم ہے ہمل پر دہموجود ے بریتے کے جعر نے کا سے کلم ہے برجاندار کی روزی اللہ کے ذھے ہے برایک کے ٹھکانے کا اسے علم ہے ہربات اس کی کتاب میں لکھی ہوئی ہے ظاہر و باطن ہر بات کووہ جانتا ہے تم جہال ہؤ وہاں الله تمہارے ساتھ ہے تمہارے اعمال دیکھ رہا ہے ان صفتوں والا الله کیا تمہارےان جموٹے خداؤں جبیا ہے جونہ نیں نہ دیکھیں نہایئے لئے کسی چیز کے مالک نہ کسی اور کے نفع نقصان کا انہیں اختیار-اس جواب كوحذف كرديا كيونكه ولالت كلام موجود ب-اوروه فرمان اللي وَجَعَلُو الله شُرَكَآءَ بِأنهول في الله كساته اورول كوشر يك تفهرايا اوران کی عبادت کرنے گئے۔تم ذراان کے نام تو بتاؤ - ان کے حالات تو بیان کروتا کرد نیاجان لے کرو محض بے حقیقت ہیں - کیاتم زمین ک ان چیزوں کی خبراللہ کودے رہے ہوجنہیں وہ نہیں جانتا یعنی جن کا وجود ہی نہیں۔اس لئے کہا گروجود ہوتا توعلم الہی سے باہر نہ ہوتا کیونکہ اس پر کوئی تخفی سے تخفی چیز بھی حقیقتا مخفی نہیں یا صرف اٹکل بچو باتیں بنارہے ہو؟ فضول کپ ماررہے ہوئتم نے آپ ان کے نام گھڑ لئے'تم نے ہی انہیں نفع ونقصان کا ما لک قرار دیا اورتم نے ہی ان کی پوجا پاٹ شروع کردی۔ یہی تمہارے بڑے کرتے رہے نہ تو تمہارے ہاتھ میں کوئی البی دلیل ہے نداورکوئی مخوس دلیل - بیتو صرف وہم پرتی اورخواہش پروری ہے - ہدایت اللہ کی طرف سے نازل ہو پیکی ہے - کفار کا مرانہیں بھلے رنگ میں دکھائی دے رہاہے۔وہ اپنے کفریراور اپنے شرک پر ہی ناز کررہے ہیں دن رات اس میں مشغول ہیں اور اس کی طرف اوروں کو بلارہے ہیں جیسے فرمایاوَ قَیَّصُنا لَهُمُ قُرَنآءَ الحُ 'ان کے شیطانوں نے ان کی بے ڈھنکیاں ان کے سامنے دکتش بنادی ہیں بیراہ الہی سے طریقہ ہدی نے روک دیئے گئے ہیں- ایک قرائت اس کی صَدُّوا بھی ہے یعنی انہوں نے اسے اچھا جان کر پھراوروں کواس میں پھانستا شروع كرديا اورراه رسول علوكون كوروك كل رب ح ممراه كئي موئ لوكون راه دكھا سكى جيسے فرماياو مَن يُردِ الله فِتنتَة فَلَنُ

تَمُلِكَ لَهٌ مِنَ اللهِ شَيئًا جَالله فَتْ مِن والناحِ بِقواس ك لئى مجال مداخلت نہيں ركھتا - اور آيت ميں ہے كوتوان كى مدايت كا

لا کچی ہولیکن اللہ ان گمراہوں کوراہ دکھا نائبیں جا ہتا۔ پھرکون ہے جوان کی مدد کرے۔

ان کے لئے دنیا کی زندگی میں بھی عذاب ہےاور آخرت کاعذاب تو بہت ہی زیادہ بخت ہے انھیں غضب اللہ سے بچانے والا کوئی بھی نہیں 🔿 اس جنت کی صفت جس کا وعدہ پر ہیز گاروں کودیا گیا ہے۔ یہ ہے کہاس کے پنچے ہے نہریں اہریں لے رہی ہیں اس کے میوے بیشکی والے ہیں اوراس کے سائے بھی ' یہ ہے انجام کار یر میز گاروں کا اور کا فروں کا انجام دوز نے ہے 0

کا فرموت مانگیں گے: ☆ ☆ (آیت:۳۴–۳۵) کفار کی سز ااور نیکو کار کی جزا کا ذکر ہور ہاہے- کا فروں کا کفرو شرک بیان فر ماکران کی سزابیان فر مائی کہوہ مومنوں کے ہاتھوں قبل وغارت ہوں گے اس کے ساتھ ہی آخرت کے سخت تر عذابوں میں گرفتار ہوں گے-جواس دنیا کی سزا سے بدر جہابدتر ہیں طاعنہ کرنے والے میاں ہوی ہے رسول اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ دنیا کاعذاب آخرت کے عذاب سے بہت ہی ہلکا ہے۔ یہاں کا عذاب فانی 'وہاں کا باتی اوراس آ گ کا عذاب جو یہاں کی آ گ سے ستر حصے زیادہ تیز ہے۔ پھر قیدوہ جوتصور میں بھی نہ آ سکے جیسے فرمان ہے فَیَوُ مَیْدِ لّا یُعُذِّبُ عَذَابَةً اَحَدٌ الْخُ "آج اس عذاب جیسے نہ کمی کے عذاب نداس جیسی کسی کی قیدو بند-فرمان ہے وَاَعْتَدُ نَالِمَنُ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيْرًا الْحُ ، قيامت كِ مكرول كے لئے ہم نے آ گ كاعذاب تيار كرركھا ہے وور سے ہى أنہيں د کیھتے ہی شور وغل شروع کر دے گی' وہاں کے تنگ و تاریک مکانات میں۔ جب پیجکڑے ہوئے ڈالے جائیں گے تو ہائے وائے کرتے ہوئے موت ما تکنے لکیں گے- ایک ہی موت کیا ما تکتے ہو- بہت سی موتیں مانگو- اب بتلاؤ کہ پیٹھیک ہے یا جنت خلد ٹھیک ہے جس کا وعدہ پر ہیز گاروں سے کیا گیا ہے کہ وہ ان کا بدلہ ہے اور ان کا ہمیشہ رہنے کا ٹھکا تا- چھر نیکوں کا انجام بیان فر ما تا ہے کہ ان سے جن جنتوں کا وعدہ ہے اس کی ایک صفت تو یہ ہے کہ اس سے چاروں طرف نہریں جاری ہیں۔ جہاں چاہیں پانی لے جا کیں۔ پانی بھی نہ گڑنے والا - پھر دودھ کی نہریں ہیں اور دو دھ بھی ایساجس کا مزہ بھی نہ بگڑے اور شراب کی نہریں ہیں جس میں صرف لذت ہی لذت ہے بدمزگی نہ ہے جود ہ نشہ اور صاف شہد کی نہریں ہیں اور ہرفتم کے پھل ہیں اور ساتھ ہی رب کی رحمت کا لک کی معرفت -اس کے پھل ہیشکی والے اس کی کھانے پینے کی چیزیں بھی فناہونے والی نہیں۔

جب آنخضرت علي في ناوف كي نماز يرهي تقي تو صحابرضي الله تعالى عنه نے يو چھا كه حضور علي بم نے آپ كوديكھا كه آپ نے کسی چیز کے گویا لینے کا ارادہ کیا تھا۔ پھر ہم نے دیکھا کہ آپ چھیلے یاؤں پیھیے کو ٹنے لگئے آپ نے فرمایا ہاں میں نے جنت کو دیکھا تھا اور چاہا تھا کہ ایک خوشہ تو ڑلوں۔ اگر لے لیتا تو رہتی دنیا تک وہ رہتا اورتم کھاتے رہتے۔ ابو یعلی میں ہے کہ ایک دن ظہر کی نماز میں ہم آ تخضرت ﷺ كساتھ تھے كمآپ ناگاہ آ كے بڑھے اور ہم بھى بڑھے۔ پھر ہم نے ديكھا كمآپ نے كويا كوئى چيز لينے كاارادہ كيا- پھر آ ی چیے ہٹ آئے-نماز کے خاتمہ کے بعد حضرت الى بن كعب رضى الله تعالى عند نے دريا فت كيا كه يارسول الله علي آج تو ہم نے آپ کوالیا کام کرتے ہوئے دیکھا کہ آج سے پہلے بھی نہیں دیکھا تھا۔ آپ نے فرمایا ہاں میرے سامنے جنت پیش کی گئی جوتر و تازگی ہے مہک ر بی تھی۔ میں نے چاہا کہ اس میں سے ایک خوشہ انگور کا تو ڑلاؤں لیکن میرے اور اس کے درمیان آ ٹر کر دی گئی۔ اگر میں اسے تو ڑلا تا تو تمام دنیارہتی دنیا تک اسے کھاتی رہتی اور پھر بھی ذراسا بھی کم نہوتا۔ایک دیہاتی نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ کیا جنت میں انگورہوں گے؟ آپً نے فرمایا' ہاں اس نے کہا کتنے بڑے خوشے ہوں گے؟ فرمایا استے بڑے کدا گرکوئی کالاکوامہینہ بھراڑ تار ہے تو بھی اس خوشے ہے آ کے نہ نکل سکے- اور صدیث میں ہے کہ جنتی جب کوئی پھل توڑیں گے'اسی ونت اس کی جگد دوسل لگ جائے گا-حضور عظی فرماتے ہیں' جنتی خوب کھائیں پئیں کے لیکن نہ تھوک آئے گی نہ ناک آئے گی نہ پیٹاب نہ یا خانہ مشک جیسی خوشبو والا پسینہ آئے گا اور اس سے کھا نا ہضم ہو جائے

گا جیسے سانس بے تکلف چلٹا ہے اس طرح تشییح وتقدیس الہام کی جائے گی (مسلم وغیرہ)

ایک اہل کتاب نے حضور عظیم ہے کہا کہ آپ فرماتے ہیں جنتی کھا کیں پیکں گی؟ آپ نے فرمایا ہاں ہاں ہاں کا ہم جس کے ہاتھ میں مجمد علیمی ہونے کی جنتی یہاں سوآ دمیوں کوہل کر ہو۔ اس نے کہا اس می مجمد علیمی ہونے کی جنتی یہاں سوآ دمیوں کوہل کر ہو۔ اس نے کہا اس می اور جماع اور جماع اور شہوت کی اتنی قوت دی جائے گی جتنی یہاں سوآ دمیوں کوہل کر ہو۔ اس نے کہا اس می اور جو کھائے گا ہے بیشاب پا خان کی بھی حاجت کی گئی کہ جس پرندے کی طرف کھانے کے ارادے ہے جنتی نظر ڈالے گا سب ہضم ہوجائے گا اور وہ پسینہ مشک بو ہوگا۔ (مندونسائی) فرماتے ہیں کہ جس پرندے کی طرف کھانے کے ارادے ہے جنتی نظر ڈالے گا وہ ای وقت بھنا بھنایا اس کے سامنے گر پڑے گا۔ بعض روایتوں میں ہے کہ پھروہ اس طرح بھم الی زندہ ہوکر اڑ جائے گا۔ قرآن میں ہے وہاں بگرت میوے ہوں گئی ہوں گئیں نہ ٹوٹیں نہ ٹم ہوں نہ گھیں سایے جھکے ہوئے شاخیس نچی سائے بھی دائی ہوں گے جیئے فرمان ہے وہاں بھر کہ کہ یہ یہ کہ اور بہترین لیے چوڑے سائے۔ ایماندار نیک کردار بہترین لیے چوڑے سائے۔ حضور عظیمی فرماتے ہیں جیلے اور بھر بھی اس کا سائے ہی تھر دوڑ تا ہوا جائے گیا وہ بہترین کھر بھی اس کا سائے ہی تھر دوڑ تا ہوا جائے گیا وہ بہترین کھر بھی اس کا سائے ہی تھر دوڑ تا ہوا جائے گئی ہوئے وہ ہوئے۔

عمواً قرآن کریم میں جنت اور دوزخ کا ذکر ایک ساتھ آتا ہے تا کہ لوگوں کو جنت کا شوق ہواور دوزخ سے ڈر گئے۔ یہاں بھی جنت کا اور وہاں کی چند نعتوں کا ذکر فر ما کر فر ما یا کہ یہ ہے انجام پر ہیز گاراور تقوی شعار لوگوں کا اور کا فروں کا انجام جہنم ہے۔ جیسے فر مان ہے کہ جہنی اور جنتی برا برنہیں 'جنتی بامراد ہیں۔خطیب دمشق حضرت بلال بن سعدر حمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اے اللہ کے بندو 'کیا تمہار کے کی گل کہ قبور اور تم اللہ کے بیل کی قبولیت کا یا کسی گناہ کی معافی کا کوئی پروانہ تم میں ہے کسی کو طلا؟ کیا تم نے یہ گمان کرلیا ہے کہ تم ہے کار پیدا کئے گئے ہو؟ اور تم اللہ کے بس میں آنے والے نہیں ہو؟ واللہ اگر اطاعت اللی کا بدلہ دنیا میں ملہ اور جس کے سائے ہمیشہ رہنے والے ہیں (ابن الی حاتم)
پچھے مرمو گے؟ کیا تمہیں جنت کی رغبت نہیں جس کے پھل اور جس کے سائے ہمیشہ رہنے والے ہیں (ابن الی حاتم)

جنسی ہم نے کتاب، ی ہے وہ تو جو کچھ تجھ پر اتاراجا تا ہے اس سے خوش ہوتے ہیں اور دوسر نے قرقے اس کی بعض باتوں کے منکر ہیں 'تو اعلان کردے کہ بجھے تو صرف یہی تھم دیا گیا ہے کہ میں اللہ ہی کی عبادت کروں اور اس کے ساتھ شریک نہ کروں میں اس کی ظرف بلا رہا ہوں اور اس کی عبادت کروں اور اس کے ساتھ شریک نہ کروں میں اس کی ظرف بلا رہا ہوں اور اس کی عبادت کروں کہ اس کے متابوں اس کے اس قر آن کوعم بی زبان کا فرمان اتارائے اگر تو نے ان کی خواہشوں کی بیروی کرلی اس کے بعد کہ تیرے پاس علم آپ کا ہے تو نہ تو اللہ کے عذابوں اور اس کے بعد کہ تیرے پاس علم آپ کا ہے تو نہ تو اللہ کے عذابوں اور اس کے بعد کہ تیرے پاس علم آپ کا ہے تو نہ تو اللہ کے عذابوں اور نہ بیات کی خواہشوں کی بیروی کرلی اس کے بعد کہ تیرے پاس علم آپ کا ہے تو نہ تو اللہ کے عذابوں کی بیروی کر کی اس کے بعد کہ تیرے پاس علم آپ کا ہے تو نہ تو اللہ کے عذابوں کا میں میں کا میں میں کہ تو نہ تو اللہ کی خواہشوں کی بیروی کرلی اس کے بعد کہ تیرے پاس علم آپ کیا ہے تو نہ تو اللہ کے عذابوں کی میروں کی بیروں کرلی کی بیروں کی بیروں کی بیروں کی بیروں کی بیروں کی بیروں کر بیروں کی بیروں کی بیروں کی بیروں کر بیروں کی بیروں کر بیروں کی بیروں کر بیروں کی بیروں کی بیروں کر بیروں کر بیروں کی بیروں کر بیروں کی بیرو

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَدُرِيَّ عُلَا وَلَقَدُ اللَّهِ الْكُلِّ اَجَلِ وَمَا كَانَ لِرَسُولِ اَنْ يَأْتِي بِايَةٍ إِلاَّ بِاذْنِ اللهِ لِكُلِّ اَجَلِ وَمَا كَانَ لِرَسُولِ اَنْ يَأْتِي بِايَةٍ إِلاَّ بِاذْنِ اللهِ لِكُلِّ اَجَلِ كَتَابُ هِ يَعَابُ هُ يَعَابُ هُ يَعَابُ هُ يَعَابُ هُ وَيُثْبِثُ * وَعِنْدَةَ أَمُّ الْكِتٰبِ هُ وَعَنْدَةَ أَمُّ الْكِتٰبِ هُ عَالَا اللهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِثُ * وَعِنْدَةَ أَمُّ الْكِتٰبِ هُ

ہم تھھ سے پہلے بھی بہت سے رسول بھیج بچے ہیں اور ہم نے ان سب کو بیوی بچوں والا بنایا تھا، کسی رسول سے نہیں ہوسکٹا کہ کوئی نشانی بغیر اللہ کی اجازت کے لئے آئے ہم مقررہ وعدے کی ایک کھست ہے O اللہ جو چاہے تا اود کردے اور جو چاہے ثابت رکھے کو ح محفوظ اس کے پاس ہے O

جرکام کا وقت مقرر ہے۔ ہلا ہم (آیت: ۳۹-۳۹) ارشاد ہے کہ جیسے آپ باوجود انسان ہونے کے رسول اللہ بین ایسے ہی آپ ہے کہ اے پہلے کے تمام رسول بھی انسان ہی سے کھانا کھاتے سے بازاروں میں چلتے پھرتے سے بیوی بچوں والے سے - اور آیت میں ہے کہ اے اشرف الرسل آپ لوگوں سے کہ دیجے کہ اِنَّم آ اَنَا بَشَرَّ مِّنْلُکُمُ یُو خَی اِلَیَّ میں بھی تم جیسا ہی ایک انسان ہوں میری طرف وی ربانی کی جاتی ہے بغاری و مسلم کی حدیث میں ہے مضور اللہ بین کہ میں نظلی روز سے رکھتا بھی ہوں اور نہیں بھی رکھتا 'راتوں کو تجد بھی کی جاتی ہوں اور نہیں بھی رکھتا 'راتوں کو تجد بھی بین کہ میں نظلی روز سے رکھتا بھی ہوں اور نہیں بھی رکھتا 'راتوں کو تجد بھی ماتا ہوں اور عور آوں سے بھی ماتا ہوں - جو شخص میر سے طریقے سے منہ موڑ لے وہ میر انہیں - مند احمد میں آپ کا فرمان ہے کہ چار چیزیں تمام انہیا ء کا طریقہ رہیں خوشہولگانا ' نکاح کرنا 'مواک کرنا اور مہندی - پھر فرما تا ہے کہ ججز سے ظاہر کرنا کی بات نہیں - بیا للہ عزوجل کے قبضے کی چیز ہے - وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے جوارادہ کرتا ہے محم و بتا ہے - ہرایک بات

تغير سوره زعد _ پاره ۱۳ ا

مقررہ وقت اورمعلوم مدت کتاب میں اکھی ہوئی ہے- ہرشے کی ایک مقدار معین ہے- کیا تہمیں معلوم نہیں کرزمین وآسان کی تمام چیزوں کا الله کوعلم ہے؟ سب کچھ کتاب میں لکھاموجود ہے۔ بیتواللہ پر بہت ہی آسان ہے۔ ہر کتاب کی جوآسان سے اتری ہے اس کی ایک اجل ہے اورایک مدت مقرر ہےان میں سے جمعے چاہتا ہے منسوخ کردیتا ہے جمعے چاہتا ہے باتی رکھتا ہے۔ پس اس قرآن سے جواس نے اپنے رسول صلوات الله وسلامه عليه برنازل فرمايا بئ تمام الكي كتابيس منسوخ بوكئيس-الله تعالى جوجا بمثائ جوجا ب باقى ر كه-سال بعرك امورمقرر کردیے کیکن اختیار سے با ہزئیں - جوچا ہاباتی رکھا - جوچا ہابدل دیا - سوائے شقاوت سعادت عیات وممات کے کدان سے فراغت حاصل کر لی گئی ہےان میں تغیر نہیں ہوتا - منصور کہتے ہیں میں نے حضرت مجاہدر حستداللہ علیہ سے بوجھا کہ ہم میں سے کسی کا بید عاکرنا کیا ہے کہ الہی اگر میرانام نیکوں میں ہے تو باتی رکھ اور اگر بدوں میں ہے تو اسے ہٹا دے اور نیکوں میں کردے۔ آپ نے فرمایا بیتو اچھی دعاہے ، سال بھر کے بعد پھر ملاقات ہوئی یا کچھ زیادہ عرصہ گزرگیا تھا تو میں نے پھران سے یہی بات دریافت کی آپ نے إِنَّا أَنْزَلْنَا فِي لَيلَةِ مُّبَارَ كَةٍ ہے دوآ بیوں کی تلاوت کی اور فر مایالیلتہ القدر میں سال بھر کی روزیاں 'تکلیفیں مقرر ہوجاتی ہیں۔ پھر جواللہ چاہے مقدم ومؤخر کرتا ہے- ہاں سعادت شقاوت کی کتاب نہیں بدتی -حضرت شفق بن سلمہ اکثرید دعا کیا کرتے تھے اے اللہ اگرتونے ہمیں بدبختوں میں لکھا ہے تو اسے منادے اور ہماری گنتی نیکوں میں لکھ لے اور اگر تونے ہمیں نیک لوگوں میں لکھا ہے تو اسے باقی رکھ تو جو جا ہے منادے اور جو جا ہے باقی رکھے اصل کتاب تیرے ہی پاس ہے۔حضرت عمر بن خطاب ضی اللہ تعالی عنہ بیت اللہ شریف کا طواف کرتے ہوئے روتے روتے بید عا پڑھا کرتے تھے اے اللہ!اگر تونے مجھ پر برائی اور گناہ لکھ رکھے ہیں تو انہیں مٹادے۔ توجے جا ہے مٹاتا ہے اور باتی رکھتا ہے۔ ام الکتاب تیرے پاس ہی ہے۔ تواسے سعادت اور رحت کردے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بھی یہی دعا کیا کرتے تھے۔ کعب رحمت اللہ علیہ نے امیر المومنین حضرت عمرض الله تعالی عند سے کہا کہ اگر ایک آیت کتاب الله میں نہوتی تو میں قیامت تک جوامور ہونے والے ہیں سب آپ کو بتا دیتا - پوچھا کہ وہ کون می آیت ہے - آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی - ان تمام اقوال کا مطلب یہ ہے کہ تقدیر کی الث ملیث الله كافتيار كى چيز ہے- چنانچ منداحركى ايك حديث ميں ہے كم بعض كناموں كى وجد سے انسان اپنى روزى سے محروم كرديا جاتا ہے اور تقدر کودعا کے سواکوئی چیز بدل نہیں سکتی اور عمر کی زیادتی کرنے والی بجونیکی کے کوئی چیز نہیں - نسائی اور ابن ماجہ میں بھی بیرحدیث ہے - اور سیح حدیث میں ہے کے صلد رحی عمر برد ھاتی ہے۔ اور حدیث میں ہے کہ دعا اور قضا دونوں کی ٹم بھیڑ آسان وزمین کے درمیان ہوتی ہے۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنه فرماتے ہیں کہ اللہ عز وجل کے پاس لوح محفوظ ہے جو پانچے سوسال کے راہتے کی چیز ہے سفید موتی کی ہے یا قوت کے دو پھوں کے درمیان-تریسٹھ باراللہ تعالی اس پرتوجہ فرماتا ہے-جو جا بتا ہے مناتا ہے جو جا بتا ہے برقر ارر کھتا ہے ام الکتاب اس کے پاس ہے-حضور علی کارشاد ہے کدرات کی تین ساعتیں باقی رہنے پر دفتر کھولا جاتا ہے بہلی ساعت میں اس دفتر پر نظر ڈالی جاتی ہے جیےاس کے سواکوئی اورنہیں دیکھتا۔ پس جوچا ہتا ہے مٹاتا ہے جوچا ہتا ہے برقرار رکھتا ہے۔ کلبی فرماتے ہیں ٔ روزی کو بڑھانا ' گھٹانا' عمر کو بڑھانا 'اس سے مراد ہے-ان سے پوچھا گیا کہآپ سے میہ بات کس نے بیان کی؟ فرمایا ابوصالح نے ان سے حضرت جاہر بن عبداللہ بن رباب نے ان سے نبی ﷺ نے۔ پھران سےاس آیت کی ہابت سوال ہوا تو جواب دیا کہ جعرات کے دن سب ہانٹیں کٹھی جاتی ہیں-ان میں سے جو ہائٹیں جزاو سزا سے خالی ہوں کال دی جاتی ہیں جیسے تیرایةول کہ میں نے کھایا میں نے پیامیں آیا میں کیا وغیرہ جو کی باتیں ہیں اور ثواب وعذاب کی چیزین نیس اور باتی جوثواب وعذاب کی چیزیل ہیں وہ رکھ لی جاتی ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی الله تعالی عنه کا قول ہے کہ دو کتابیں ہیں۔ ایک میں کمی زیادتی ہوتی ہے اور اللہ کے پاس ہے۔ اصل کتاب

وہی ہے۔ فرماتے ہیں' مراداس سے وہ خفس ہے جوایک زمانے تک تو اللہ کی اطاعت میں لگار ہتا ہے' پھرمعصیت میں لگ جاتا ہے اوراسی پر مرتاہے۔ پس اس کی نیکی محوہوجاتی ہے اور جس کے لئے ٹابت رہتی ہے۔ بیدہ ہے جواس وقت تو نافر مانیوں میں مشغول ہے لیکن خدا کی طرف ے اس کے لئے فرما نبرادری پہلے سے مقرر ہو چک ہے اس آخری وقت وہ خیر پرلگ جاتا ہے اور طاعت خدا میں مرتا ہے۔ یہ ہے جس کے لئے ثابت رہتی ہے۔ سعید بن جبیر رحمته الله علیه فرماتے ہیں مطلب سے کہ جے چاہے بخشے۔ جے چاہے نہ بخشے ابن عباسٌ کا قول ہے جو چاہتا ے منسوخ كرتا ہے جو جا بتا ہے تبديل نيس كرتا على كا اختياراس كے پاس سے اور اول بدل بھى - بقول قاده ، يرة يت مثل آيت ماننسخ الخ'كے ہے يعنى جو چاہے منسوخ كروئ جو چاہے باقى اور جارى ركھے- بجاہدر حمت الله عليه فرماتے ہيں جب اس سے پہلے كآيت اترى كه کوئی رسول بغیراللد کے فرمان کے کوئی معجز و نہیں دکھا سکتا تو قریش کے کافروں نے کہا' پھرتو محمدﷺ بالکل بےبس ہیں- کام سے تو فراغت حاصل ہو چکی ہے۔ پس انہیں ڈرانے کے لئے یہ آیت اتری کہ ہم جو چاہیں تجدید کردیں۔ ہررمضان میں تجدید ہو تی ہے۔ پھراللہ جو چاہتا ہے، مٹادیتاہے جوچا ہتاہے ثابت رکھتاہے روزی تھی' تکلیف بھی' دیتاہے اورتقسیم بھی۔حسن بصری فرماتے ہیں' جس کی اجل آ جائے' چل بستاہے' ندآئی ہؤرہ جاتاہے پہال تک کدایے دن پورے کرلے-

ابن جربر رحمته الله علیه اس قول کو پیند فرماتے ہیں-حلال وحرام اس کے پاس ہے- کتاب کا خلاصہ اور جڑاس کے ہاتھ ہے- کتاب خودرب العلمين كے پاس بى ہے-ابن عباس رضى الله تعالى عندنے كعب سےام الكتاب كى بابت دريافت كيا تو آپ نے جواب ديا كمالله نے مخلوق کواور مخلوق کے اعمال کو جان لیا۔ پھر کہا کہ کتاب کی صورت میں ہو جائے 'ہو گیا۔ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنه فر ماتے ہیں'ام الکتاب

وَإِنْ مَّا ثُرِينَّكَ بَغْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ آوْنَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَكْعُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ﴿ أَوَلَمْ يَرَوُا آنَّا نَأَتِي الْأَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا وَاللَّهُ يَحْكُمُ لِا مُعَقِّبَ لِكَكْمِه وَهُوَ سَرِيْعُ

ان سے کئے ہوئے وعدول میں سے کوئی اگر ہم مجھے دکھادیں یا مجھے ہم فوت کرلیں تو تھھ پرتو صرف پنجادیا ہی ہے-حساب تو ہمارے ذمہ ہی ہے 🔿 کیادہ نہیں و کھتے کہ ہم زمین کواس کے کناروں سے گھٹاتے چلے آ رہے ہیں الذبھم کرتاہے 'کوئی اس کے احکام چیچے ڈالنے والانہیں' و وجلد حساب لینے والا ہے 🔾

آ پ صلی الله علیه وسلم کے کی وفات کے بعد: 🌣 🌣 (آیت: ۴۰۰ – ۳۱) تیرے دشمنوں پر جو ہمارے عذاب آنے والے ہیں وہ ہم تیری زندگی میں لائیں تو اور تیرے انتقال کے بعد لائیں تو تجھے کیا؟ تیرا کا م تو صرف ہمارے پیغام پہنچا دینا ہے۔ وہ تو کرچکا۔ ان کا حساب ان کا بدلہ ہمارے ہاتھ ہے۔ تو صرف انہیں تھیجت کردے۔ تو ان پرکوئی داروغہ اور ٹکہبان نہیں 'جومنہ پھیرے گا اور کفر کرے گا' ا سے اللہ ہی بڑی سزاؤں میں داخل کردے گا'ان کالوٹنا تو ہماری طرف ہی ہے اوران کا حساب بھی ہمارے ذہے ہے۔ کیاوہ نہیں دیکھتے كه بم زمين كوتير بي قبض مين دية آرم بين؟ كياده نبيل ديكھتے كه آباداور عالى شان كل كھنڈراورويرانے بينة جارہے بين؟ كياوه نہیں دیکھتے کہ سلمان کا فروں کو د ہاتے چلے آ رہے ہیں؟ کیا وہ نہیں دیکھتے کہ برکتیں اٹھتی جارہی ہیں' خرابیاں آتی جارہی ہیں؟ لوگ

بربادی ہے۔عرب شاعر کہتاہے۔

تفير موره زعد _ پاره ۱۳ م مرتے جارہے ہیں' زمین اجڑتی جارہی ہے۔خودز مین ہی اگر تنگ ہوتی جاتی تو تو انسان کو چھپٹرڈ النابھی محال ہو جاتا' مقصدا نسان کا اور درختوں کا کم ہوتے رہنا ہے۔ مراداس سے زمین کی تنگی نہیں بلکہ لوگوں کی موت ہے علماء وفقہا اور بھلے لوگوں کی موت بھی زمین کی

> الارض تحيا اذا ما عاش عالمها متى يمت عالم منها يمت طرف كالارض تحيا اذا ما الغيث حل بها و ان ابی عارفی اکنا فها التلف

لینی جہال کہیں جو عالم وین ہے وہاں کی زمین کی زندگی اس سے ہے۔اس کی موت اس زمین کی ویرانی اور خرابی ہے۔ جیسے کہ بارش جس زمین پر برے الہلہانے لگتی ہے اور اگر نہ بر سے تو سو کھنے اور بنجر ہونے لگتی ہے۔ پس آیت میں مراد اسلام کا شرک پر غالب آنا ہے ایک کے بعد ایک بستی کوتا ہع کرتا ہے جیسے فرمایا وَلَقَدُ اَهُلَکُنَا مَاحَوُلَکُمُ مِّنَ الْقُرْی الْخ ' بہی قول امام ابن جربر رحمته الله علیه کا

وَقَدْ مَٰكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَيِلَّهِ الْمَكْرُجَمِيعًا لَيْعَلَّمُ مَاتَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ وَسَيَعْلَمُ الْكُفَّارُ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿

ان سے پہلے لوگوں نے بھی اپنی مکاری مین کی نہ کی تھی لیکن تمام تدبیریں اللہ ہی کی ہیں جو تحض جو پھر کررہا ہے اللہ کے علم میں ہے کافروں کو امھی معلوم ہو جائے گا کاس جان کی جزائس کے لئے ہے؟ ٥

کا فرول کے شمرناک کارنا ہے: 🖈 🖈 (آیت: ۳۲) اگلے کا فروں نے بھی اپنے نبیوں کے ساتھ مکر کیا' آئیں نکا لنا جا ہا' اللہ نے ان کے کمر کا بدلہ لیا۔انجام کاریر ہیز گاروں کا ہی بھلا ہوا۔اس سے پہلے آپ کے زمانے کے کا فروں کی کارستانی بیان ہو چکی ہے کہوہ آپ کوقید کرنے یافتل کرنے یا دلیں نکالا دینے کامشورہ کرر ہے تھے۔ وہ گھات میں تھے اور اللہ ان کی گھات میں تھا۔ بھلا اللہ سے زیادہ اچھی پوشیدہ تدبیرس کی ہوسکتی ہے؟ ان کے مر پرہم نے بھی یہی کیا اور یہ بے خبرر ہے۔ و کھے لے کدان کے مرکا انجام کیا ہوا؟ یہی کہم نے انہیں غارت کردیا اوران کی ساری قوم کو برباد کردیا' ان کے ظلم کی شہادت دینے والے' ان کی غیر آباد بستیوں کے کھنڈرات ابھی موجود ہیں- ہرایک کے ہرا کی عمل سے اللہ تعالی باخبر ہے پوشیدہ عمل ول کے خوف اس پر ظاہر ہیں - ہرعامل کو اس کے اعمال کا بدلہ دے گا - الکفار کی دوسری قرات الكافر بھى ہے-ان كافروں كوابھى معلوم ہوجائے گاكدانجام كارك كا اچھار بتا ہے-ان كا يامسلمانوں كا-الحمد بلد الله تعالى في ہمیشہ جن والوں کو ہی غالب رکھا ہے' انجام کے اعتبار سے یہی اچھے رہتے ہیں' دنیاو آخرت انہی کی سنورتی ہے۔

وَ يَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَسْتَ مُرْسَلًا قُلْ كَفَى بِاللهِ شَهِيدًا بيني وبينكم ومن عنده علم الكتاب

یکا فرکھتے ہیں کو اللہ کارسول نہیں تو جواب دے کہ مجھ میں اورتم میں اللہ کوائی دینے والا بس ہے اور د ہس کے پاس کتاب کاعلم ہے 🔾

رسالت کے منکر: 🌣 🌣 (آیت: ۴۳) کا فرنتھے جھٹلارہے ہیں۔ تیری رسالت کے منکر ہیں۔ توغم ندکر۔ کہددیا کر کدانند کی شہادت کا فی ہے تیری نبوت کا وہ خود گواہ ہے میری تبلیغ ' پرتمہاری تکذیب پروہ شاہد ہے میری سچائی تمہاری تکذیب کووہ د کھیر ہاہے۔ علم کتاب جس کے

ایک بہت ہی غریب صدیث میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے علائے بہود ہے کہا کہ میرا ارادہ ہے کہ اپنے ابراہیم واساعیل کی مبحد میں جا کرعید منا کیں کے پنچ ۔ آئخضرت علیہ بہیں تھے۔ یہ لوگ جب ج سے لوٹ آپ سے ملاقات ہوئی ۔ اس وقت آپ ایک جس میں تشریف فرما تھے اور لوگ بھی آپ کے پاس تھے۔ یہ بھی مع اپنے ساتھیوں کے کھڑے ہوگئے آپ علیہ ان کی طرف د کھے کر پوچھا کہ آپ ہی عبداللہ بن سلام ہیں کہا ہاں فرمایا قریب ۔ آؤ جب قریب گئے تو آپ نے فرمایا کیا تم میراذ کر تو رات میں نہیں پاتے ؟ انہوں نے کہا آپ اللہ تعالیٰ کے اوصاف میر سے سامنے بیان فرمائیے۔ ای وقت حضرت جرئیل علیہ السلام آئے۔ آپ کے سامنے کھڑے واپس طح آئے اور تھی اللہ احد آپ نے پوری سورت پڑھ سائی ابن سلام نے اس وقت آپ کھورک آپ کے سامنے کھڑے واپس طح آئے کیکن اپنے اسلام کو چھپا کے رہے جب صفور علیہ جبرت کر کے مدینے پنچ اس وقت آپ کھورک ایک درخت پر چڑھے ہوئے کو جوریں اتارہ ہے۔ جو آپ کو فربر پنچئی ای وقت درخت سے کو د پڑے ماں کہنے کیس کہا کر حضرت موئی علیہ السلام بھی آ جاتے تو تم درخت سے نوو تر نے ماں کہنے کیس کہا کر حضرت موئی علیہ السلام بھی آ جاتے تو تم درخت سے نوو ت ۔ کیا بات ہے۔ الجمد للہ سورہ ورک کے الماں جی حضرت موئی علیہ السلام کی نبوت سے بھی زیادہ فوثی مجھے خم الرسلین علیہ کی بہاں تشریف آوری سے ہوئی ہے۔ الجمد للہ سورہ ورک کے نہائے کی بہاں تشریف آپ کی بہاں تشریف آوری سے ہوئی ہے۔ الجمد للہ سورہ ورک کے نہیں کہاں گئے میں انہوں کے بہاں تشریف آوری سے ہوئی ہے۔ الجمد للہ سورہ ورک کے نہیں کہ السلام کی نبوت سے بھی زیادہ فوثی میں موئی۔

تفسير سورة ابراهيم

بِرِ اللَّهُ كِتُ النَّلُهُ النَّكُ النَّاسَ مِنَ الطَّلْمُتِ إِلَى النَّلُورِ كِتُ النَّاسَ مِنَ الطَّلْمُتِ إِلَى النَّوْرِ النَّوْرِ الْحَمِيدِ الْمُحَمِيدِ اللَّهِ الَّذِي النَّوْرِ الْحَمِيدِ اللَّهِ الَّذِي النَّمُ وَوَ اللَّهِ الْمُرْفِي وَمَا فِي الْأَرْضِ وَوَيْلُ لِلْكُفِرِيْنَ مِنْ عَذَابِ لَهُ مَا فِي النَّمُ وَتَ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَوَيْلُ لِلْكُفِرِيْنَ مِنْ عَذَابِ

شَدِيْدِ إِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيُوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاِحِرَةِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللهِ وَيَبْخُونَهَا عِوَجًا الْوَلَإِكَ فِي صَالِي بَعِيْدٍ ۞

الله مبريان رحم كرنے والے كنام سے Q

یے عالی شان کتاب ہم نے تیری طرف اتاری ہے کہ تو لوگوں کو اندھیروں سے اجالے کی طرف کے آئے۔ ان کے میرود گار کے تکم سے ذبر دست اور تعریفوں والے اللہ کی راہ کی طرف O جس اللہ کا ہے جو کچھ آسانوں اور زمین میں ہے منکروں کیلئے تو سخت عذاب کی ٹرائی ہے O جو آخرت کے مقابلے میں دنیوی زندگی کو پہند رکھتے ہیں اور راہ اللہ سے روکتے رہتے ہیں اور اس میں ٹیڑھ پن پیدا کرنا چاہتے ہیں کی لوگ پر لے در ہے کی گمرا بی میں ہیں ©

وَمَّا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولِ اِلْآ بِلِسَانِ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ فَيُضِلُّ اللهُ مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿ وَلَقَدُ اللهُ مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿ وَلَقَدُ اللهُ مَنْ الطَّلُمُ اللهُ وَلَقَدُ اللّهُ اللّهُ وَلَا اللّهُ اللّهُ وَلَا اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللللللّهُ اللّهُ ال

ہم نے ہر ہر نبی کواس کی قومی زبان میں ہیں بھیجا ہے تا کہ ان کے سامنے وضاحت سے بیان کردئے اللہ جے چاہے گراہ کردے اور جے چاہے راہ د کھا دے وہ غلبہ والا اور حکمت والا ہے 〇 یا د کر جب کہ ہم نے موئ کواپٹی نشانیال دے کر بھیجا کہ تواپٹی قوم کوائد جیر یوں سے روثنی میں نکال اور آئیں اللہ کے احسانات یا دولا' اس میں نشانیال ہیں ہرا کہے میرشکر کرنے والے کے لئے ۞ ہرقوم کی اپنی زبان میں رسول: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ٢٠) یہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کی انتہائی درجے کی مہربانی ہے کہ ہرنی کواس کی قومی زبان میں ہی بھیجا تا کہ بھینے سمجھانے کی آسانی رہے۔ مند میں ہے رپول اللہ علیہ فرماتے ہیں ہرنی رسول کواللہ تعالیٰ نے اس کی امت کی زبان میں ہی بھیجا ہے جن ان پر کھل تو جاتا ہی ہے پھر ہدایت و صلالت اللہ کی طرف سے ہے۔ اس کے چاہئے کے بغیر کوئی کا منہیں ہوتا - وہ غالب ہے۔ اس کا ہر کا م حکمت سے ہے۔ گراہ وہ ہی ہوتے ہیں جواس کے شخق ہول اور ہدایت پر وہی آتے ہیں جواس کے شخق ہول - چونکہ ہرنی صرف اپنی اپنی قوم ہی کی طرف بھی جاجا تار ہا اس لئے اسے اس کی قومی زبان میں ہی کتاب اللہ اللہ تی تھی اور اس کی اپنی زبان بھی وہی ہوتی تھی۔ اپنی اپنی قوم ہی کی طرف بھی جاجا تار ہا اس لئے اسے اس کی قومی زبان میں میں کتاب اللہ اللہ تاتی اور اس کی اپنی زبان بھی وہی ہوتی تھی۔

آ مخضرت محد بن عبداللہ علیہ صلوات اللہ کی رسالت عام تھی۔ ساری دنیا کی سب قوموں کی طرف آپ رسول اللہ ہتے جیسے خود حضور علیہ کا فرمان ہے کہ مجھے پانچ چیزیں خصوصیت سے دی گئی ہیں جو کسی نبی کوعطانہیں ہوئیں۔ میسے بھرکی راہ کی دوری پرصرف رعب کے ساتھ میری مددکی گئی ہے میرے لئے ساری زمین مجداور پاکیزہ قراردی گئی ہے بچھ پر مال غنیمت حلال کئے گئے ہیں جو جھھ سے پہلے کسی پر حلال نہیں منے مجھے شفاعت سو نبی گئی ہے ہر نبی صرف اپنی قوم ہی کی طرف آتا تھا اور میں تمام عام لوگوں کی طرف رسول اللہ بنایا گیا ہوں۔ قرآن یہی فرما تا ہے کہ اے نبی اعلان کردو کہ میں تم سب کی جانب اللہ کا رسول ہوں صلی اللہ علیہ وسلم۔

نو (۹) نشانیان: ہمہ ہمہ (آیت: ۵) جیسے ہم نے تخبے اپنارسول بنا کر بھیجا ہے اور تجھ پراپی کتاب نازل فرمائی ہے کہ تو لوگوں کو تا ریکیوں سے نکال کرنور کی طرف بھیجا تھا۔ بہت ی نشانیاں بھی دی تھیں جن کا بیان آیت و لَقَدُ اتّینَا مُوسْدی بِسُعَ اینتِ الح میں ہے۔ انہیں بھی یہی تھم تھا کہ لوگوں کو نیکیوں کی دعوت دے انہیں اندھیروں ہے نکال کر روشی میں اور جہانت وصلات سے ہٹا کر علم و ہوایت کی طرف لے آ - انہیں اللہ کے اصانات یا دولا - کہ اللہ نے انہیں فرعون جیسے ظالم و جا پر بادشاہ کی غلامی سے آزاد کیا' ان کے لئے دریا کو کھڑا کردیا' ان پر ابر کا سابیکر دیا' ان پر من وسلوی اتارا - اور بھی بہت کی فیشی مطافر ما نمیں ۔ مند کی مرفوع حدیث میں ایام الله کی تغییر اللہ کی فیتوں سے مروی ہے - لیکن ابن جر پر دہشتہ اللہ علیہ میں بیروایت اللی بن خوص کے جب می اللہ کی فیتوں سے مروی ہے - ہم نے اپنے بندوں بی اسرائیل کے ساتھ جواحسان کے' فرعون کے جب رضی اللہ تعالی عنہ ہی ہے موجود حسان کے' فرعون سے جواحت دوانا' اس کے دلیل عذا ہوں سے چھڑ وانا' اس میں ہرصا پر وشا کر کے لئے عبرت ہے - جومصیبت میں صبر کے اور راحت میں شکر کے خوگر ہیں - صفرت تی وہ دوشت اللہ علیہ فرمات ہے جو صوبہ بھی تھی ہی ہو ہوتا ہے اور اگر میں اس کے دی میں بہتر ہوتا ہے اور اگر میں اس کے دی میں بہتر ہوتا ہے اور اگر میں اس کے دی میں بہتر ہوتا ہے اور اگر میں اس کے دی میں بہتر ہوتا ہے اور اگر میں اس کے دی میں بہتر ہوتا ہے اور اگر سے دور اس اسراحت و آر رام مطرف شکر کرتا ہے وہی اس کے دی میں بہتر ہوتا ہے اور اگر اسے دور اس اسے دی میں بہتر ہوتا ہے اور اگر اسے دور اسے دور اس اسے دور میں اس کے دی میں بہتر ہوتا ہے اور اگر ہیں۔ دور اس اسے دور کر اس کے دی میں بہتر ہوتا ہے اور اگر ہیں۔ دور اس اسے دور کر اس کے دور میں اس کے دی میں بہتر ہوتا ہے اور اگر کے لئے بہتر ہوتا ہے اور اگر ہیں۔ دور اس کے دور میں اس کے دی میں بہتر ہوتا ہے اور اگر اسے دور دور آرام میں کر دور کر ہوتا ہے اس کا انجام میں اس کے لئے بہتر ہوتا ہے اس کی دور میں اس کے دی میں بہتر ہوتا ہے اور اگر ہوتا ہے اور اگر ہوں دور کر اسے دور آرام میں کر دور کر اسے دور کر اس کر دور کی اس کر دور کر اس کر دور کر اس کر دور کر اس کر دور کر سے دور کر اس کر دور کر اس کر دور کر کر کر دور کر کر

وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيْعًا 'فَإِنَّ اللهَ لَغَنِيُّ حَمِيْدُ

جس وقت موکی نے اپن قوم سے کہا کہ اللہ کے وہ احسانات یا دکر وجواس نے تم پر کئے ہیں جب کہ اس نے تمہیں فرعو نیوں سے نجات دی جو تہمیں برے دکھ پہنچاتے تھ تہمار سے لڑکوں کو قبل کرتے تھے اور تہماری لڑکیوں کو زندہ چھوڑتے تھے اس میں تمہارے رب کی طرف سے تم پر بہت بوی آزمائش تھی O جب تہمارے پروردگار نے تمہیں آگاہ کردیا کہ کہا گرتم شکر گڑاری کرو گے تو بے شک میں تمہیں زیادہ دوں گا اورا گرتم ناشکری کرو گے تو یقینا میراعذاب بہت خت ہے O موی

نے کہا کہ اگرتم سب اور روئے زمین کے تمام انسان اللہ کی ناشکری کریں تو بھی اللہ بے نیاز اور تعریفوں والا ہے 🔾

معنی بھی ممکن ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے قتم کھائی اپن عزت وجلالت اور کبریائی کی جیسے آیت وَاِذُ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَیَبُعَشَّ الخ' میں۔ پس اللہ کاحتمی وعدہ ہوااوراس کا اعلان بھی کہ شکر گزاروں کی نعتیں اور بڑھ جا کیں گی اور ناشکروں کی نعتوں کے مشکروں اوران کے چھیانے والوں

ک نعتیں اور چھن جا کیں گی اورانہیں سخت سز اہوگی – حدیث میں ہے 'بندہ پیجہ گناہ کے اللہ کی روزی ہے محروم ہوجا تا ہے۔ منداحمد میں ہے' رسول اللہ ﷺ کے باس ہے ایک سائل گزیرا – آ پ نے اسے ایک محصور دی ۔ وہ رہ ایکڑیاوہ کھ

ير عالى كِنزانوں مِن اَنْ مَى كَا مَنْ كَا مِنْ مَنْ مَنْ مَنْ الله عَلَمُ الله عَلَمُ الله عَلَمُ الله عَلَمُ الله عَلَمُ اللَّهِ اللهُ عَلَمُ اللَّهُ اللَّهُ اللّ

بِمَا ارْسِلْتُهُ بِهُ وَإِنَّا لَفِي شَلَّ مِمَّا تَدْعُوْنَنَّا الَّهِ فِي مَا ارْسِلْتُهُ فَوْنَنَّا اللَّهِ

کیا تمہارے پاس تم سے پہلے کے لوگوں کی خبر میں بھیں آئیں؟ یعنی قوم نوح کی اور عادو ٹمود کی اور ان کے بعد والوں کی جنہیں بجز اللہ تعالیٰ کے اور کوئی نہیں جانتا'ان کے پاس ان کے رسول معجز بے لائے کیکن وہ اپنے ہاتھ اپنے منہ میں چھیر لے گئے اور صاف کہددیا کہ جو پچھتمہیں دے کر بھیجا گیا ہے' ہم اس کے منکر ہیں اور جس چیز کی طرف تم ہمیں بلارہے ہو' ہمیں آواس میں بڑا بھاری شہہے۔ ہم اس سے خاطر جھے نہیں O

قَالَتُ رُسُلُهُمُ آفِ اللهِ شَكَّ فَاطِرِ السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ يَدْعُوْكُمْ لِيَغْفِرَلَكُمْ مِّنْ دُنُورِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمُ الْكَ اَجَلَ مُسَمَّى قَالُوْ اِنَ اَنْتُمْ اِلاَ بَشَرٌ مِثْلُنَا تُرُيدُونَ اَنْ تَصُدُونَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ ابَا وَنَا فَاتُونَا بِسُلْطِينِ مِّبِينٍ ٥

ان کے رسولوں نے انہیں کہا کہ کیا حق تعالیٰ کے بارے میں تہمیں شک ہے جو آسان وزمین کا بنانے والا ہے وہ تو تنہیں اس لئے بلا رہا ہے کہ تبہارے تمام گناہ معاف فرمادے اوراکیک مقرروفت تک تنہیں مہلت عطافر مائے۔وہ کہنے گئے تم تو ہم جیسے ہی انسان ہوئتم چاہتے ہو کہ تہمیں ان معبودوں کی عبادت سے روک دوجن تفسيرسورة ابراجيم باروسا

کی عمیادت ہمارے باپ دادے کرتے رہے اچھا تو ہمارے سامنے کوئی تھلی سند پیش کرو 🔾

کفاراورانبیاء میں مکالمات: 🌣 🖈 (آیت: ۱۰) رسولوں کی اوران کی قوم کے کا فروں کی بات چیت بیان ہورہی ہے۔قوم نے الله کی عبادت میں شک وشبہ کا اظہار کیا - اس پر رسولوں نے کہا اللہ کے بارے میں شک؟ بعنی اس کے وجود میں شک کیریا؟ فطرت اس کی شاہدعدل ہےانسان کی بنیاد میں اس کا اقر ارموجود ہے۔عقل سلیم اس کے ماننے پر مجبور ہے۔ اچھااگر دلیل کے بغیر اطمینان نہیں تو د کی لوکہ بیآ سان وزمین کیے پیدا ہو گئے؟ موجود کے لیے موجد کا ہونا ضروری ہے۔ انہیں بغیر نمونہ پیدا کرنے والا وہی وحدہ لاشر یک لہ ہے-اس عالم کی تخلیق تومطیع مخلوق ہونا بالکل ظاہر ہے-اس ہے کیااتنی موٹی بات بھی سمجھ نہیں آتی ؟ کہاس کا صافع اس کا خالق ہےاور

و ہی اللہ تعالیٰ ہے جو ہر چیز کا خالق و ما لک اورمعبود برحق ہے۔ یا کیا تنہیں اس کی الوہیت اور اس کی وحدا نیت میں شک ہے؟ جب تمام

موجودات کا خالق اورموجدوہ کی ہے تو پھرعبادت میں تنہا وہی کیوں نہ ہو؟ چونکہ اکثر امتیں خالق کے وجود کے قائل تھیں' پھراوروں کی عبادت انہیں واسطہاوروسیلہ جان کر'اللہ سے نز دیک کرنے والے اور نفع دینے والے سمجھ کر کرتی تھیں'اس لئے رسول اللہ انہیں ان کی

عبادتوں سے سیمجھا کرروکتے ہیں-اللہ تعالیٰ تنہیں اپنی طرف بلار ہاہے کہ آخرت میں تمہارے گناہ معاف فرمادے اور جووتت مقدر ہے' اس تک تنہیں اچھائی سے پہنچاد ہے- ہرایک فضیلت والے کووہ اس کی فضیلت عنایت فرمائے گا-اب امتوں نے پہلے مقام کوتسلیم کرنے کے

بعد جواب دیا کہ تمہاری رسالت ہم کیے مان لیں'' تم میں انسانیت تو ہم جیسی ہی ہے۔ اچھااگر سے ہوتو زبر دست معجز و پیش کروجوانسانی

قَالَتَ لَهُمْ رُسُلُهُمُ إِن نَحْنُ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَمُنُّ عَلَى مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَمَا كَانَ لَنَّا آَنَ تَأْتِيكُمُ

بِسُلْطِنِ إِلاَّ بِاِذْنِ اللَّهِ وَعَلَى اللَّهِ فَلَيْتَوَكُّلِ الْمُؤْمِنُونَ ۞ وَ مَا لِنَّا آلاً نَتَوَكَّلَ عَلَى اللهِ وَقَدْ هَدْ مَا سُبُلَنَا وَلَنَصْبِرَنَّ عَلَى مَا

اذَ يْتُمُونَا ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ ۞ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا ﴿ إِ لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ آرْضِتَ آوْ لَتَعُوْدُنَّ فِي مِلْتِينَا

فَأُوْلَحْي اللَّهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهُلِكُنَّ الظَّلِمِينَ ١ ان کے پغیروں نے ان سے کہا' یہ تو بچے ہے کہ ہم تم جیسے ہی انسان ہیں لیکن اللہ تعالی اپنے بندوں میں سے جس پر جا ہتا ہے' اپنافعنل کرتا ہے' بے تھم اللہ ہماری مجال

نہیں کہ ہم کوئی معجز متہمیں لا دکھا ئیں ایمان داروں کو صرف اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چائے۔ آخر کیا وجہ کہ ہم اللہ پر بھروسہ نہ رکھیں 🔾 اس نے ہمیں ہماری را بیں سمجھائی میں واللہ جوایذا ئیںتم ہمیں دو گئے ہم ان پرصبر ہی کریں گئے تو کل کرنے والوں کو یہی لائق ہے کہاللہ ہی پرتو کل کریں 🔾 کا فروں نے اپنے رسولوں ہے کہا کہ ہم متہیں دیس بدر کردیں گے یاتم پھرسے ہمارے ندہب میں لوٹ آؤ ' تو ان کے پروردگارنے ان کی طرف دحی بھیجی کہ ہم ان طالموں کو ہی غارت کر دیں گے 🔾

(آیت:۱۱-۱۲) اس کے جواب میں پنج بران رب نے فرمایا کہ بیتو بالکل مسلم ہے کہ ہمتم جیسے ہی انسان میں الیکن پر بطالت ونبوت الله كاعطيه ہے-وہ جسے جاہدے-انسانيت رسالت كے منافى نہيں-اور جو چيزتم ہمارے ہاتھوں سے ديكھنا جاہتے ہواس كى سبت بھى بن لوکدوہ ہمارے بس کی بات نہیں ہاں ہم اللہ سے طلب کریں گے۔ اگر ہماری دعام تبول ہوئی تو بے شک ہم دکھا کیں گے۔ مومنوں کوتو ہرکام
میں اللہ ہی پرتو کل ہے اور خصوصیت کے ساتھ ہمیں اس پر نیا دہ تو کل اور بجر دسہ ہے اس لئے بھی کہ اس نے تمام را ہوں میں ہے۔ بہترین راہ
دکھائی ۔ تم جنتا چا ہود کھ دولیکن ان شاء اللہ دامن تو کل ہمارے ہاتھ سے چھوٹے کا نہیں۔ متوکلین کے گروہ کے لئے اللہ کا تو کل کانی وائی ہے۔
آل لوط: ہم ہمین اپنے نہی اور مومنوں سے بہی کہاتھا کہ ہم تہمیں اپنی ہی ہی کہاتھا کہ قدر ہی تو نہیں کو دھر کانے گا دار دیس نکا لے سے ڈرانے گا۔ تو مشرکین قریش نے بھی اپنی کہاتھا کہ ہم تہمیں اپنی ہی ہی کہاتھا کہ قدر کو تو تھا کہ دیا کہ دولی کے اور وس نکال دو۔ وہ اگر چہر کر کرتے تھے لیکن نکال دو۔ مشرکین قریش نے بھی کہی کہاتھا کہ آپ ہم تھی ہی تھا کہ قدر کو تو تا کہ کہ دولی کو انصار و مددگار بنا دیا وہ آپ کے تشکر میں شامل اللہ بھی ان کے داؤ میں تھا ۔ ان کی امریوں پر اوس پر گئی۔ ان کی آروز تیں یہاں تک کہ بالآخر آپ نے مکہ بھی فتح کر لیا اب تو دشمان دیں کے معرف کے خوال کے دائر کا امریوں کے دلوں کی اور کو تو کیا اب تو کہ دولی کے دائر کو اس کے دادھر کفار نے نہوں کو دشمان دیں کے موجوز کے دائر کوال کے دائر کوال کے دول میں منصوبے خاک میں مل گے۔ ان کی امریوں پر اوس پر گئی۔ ان کی آروز کیں پایال ہوگئی۔ اللہ کا دین لوگوں کے دلوں میں مصوبے خاک میں میں گئی۔ ان کی آروز کیں پایال ہوگئی۔ اللہ کا دین لوگوں کے دلوں میں مصوبے خاک میں میں مشرق سے مخرب تک اشاعت اسلام ہوگئی فالحمد للہ۔ یہاں فرمان ہے کہ ادھر کفار نے نہیں میں منسی کے دادھر کفار نے نہیں ہلاک ہوں گے۔

وَلَمُسَكِنَكُهُ الْأَرْضَ مِنْ بَعْدِهِمْ لَالْكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِي وَخَافَ وَغَابَ كُلُّ جَبَّارِ عَنِيدٍ فَ وَخَافَ وَخَابَ كُلُّ جَبَّارِ عَنِيدٍ فَى وَخَافَ وَخَابَ كُلُّ جَبَّارِ عَنِيدٍ فَى مِنْ وَخَابَ كُلُّ جَبَّارِ عَنِيدٍ فَى مِنْ وَلَا يَكُو وَلَيْ مَنْ وَلَا يَكُو وَلَيْ مَنْ وَلَا يَكُو وَلِهُ مِنْ كُلِ مَكُونِ وَمَا هُو وَلَا يَعْدِيهُ وَيَأْتِيهِ وَمِنْ وَرَآيِهِ عَذَابُ عَذَابُ عَلَيْظُ وَهُ وَمِنْ وَرَآيِهِ عَذَابُ عَذَابُ عَلَيْظُ وَهُو اللّهُ وَيُولِي اللّهُ وَالْمُولِي وَمِنْ وَرَآيِهِ عَذَابُ عَذَابُ عَلَيْظُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَالْمُولِ وَمِنْ وَرَآيِهِ عَذَابُ عَذَابُ عَلَيْظُ وَاللّهُ وَالْهُ وَاللّهُ وَالْمُوالِقُولُو وَاللّهُ وَاللّ

اوران کے بعد ہم خود جمہیں اس زمین میں بسائیں گئے بیہ ہان کے لئے جومیرے سامنے کھڑے ہونے کا ڈررکھیں اور میرے وعدے سے خوفز دہ رہیں 🔾 آخر فیصلے کوطلب کرنے گئے تو سرکش ضدی لوگ نا مراد ہوگئے 🔾 اس کے سامنے دوز خ ہے جہاں وہ پیپ کا پانی پلایا جائے گا جے بشکل گھونٹ گھونٹ ہے گا 🔾 پھر بھی اسے گلے سے اتارنہ سکے گا۔ برچگہ ہے ہوت آتی دکھائی دے گی کیکن وہ مرنے والانہیں پھراس کے پیچھے بھی بخت عذاب ہے 🔾

اور پھر فرمایا کہ: ہے ہی اللہ ہوں گے اور ہمارالشکری غالب ہوئے۔ جیسے فرمان ہے کہ ہماراکلمہ ہمارے رسولوں کے بارے ہیں سبقت کر چکاہے کہ وہی کامیاب ہوں گے اور ہمارالشکری غالب رہےگا۔ اور آیت میں ہے کتب الله لا عُلِبَنَّ آنا وَرُسُلِی الْحُ الله لا عُلِبَنَّ آنا وَرُسُلِی الْحُ الله لا عُلِبَ کہ میں اور میر ہے تغیبری غالب آئیں گئاللہ قوت والاعزت والا ہے۔ اور آیت میں ارشاد ہے کہ ذکر کے بعد زبور میں بھی بہی تحریب حضرت موی ہے نہیں ارشاد ہے کہ ذکر کے بعد زبور میں بھی بہی تحریب حضرت موی ہے نہیں اور میں ایش ہی کی ہے۔ اپنے بندوں میں سے جے حضرت موی ہے وارث بنائے انجام کار پر بیز گاروں کا ہی ہے۔ اور جگہ ارشاد ہے وَ اَور رُثُنَا الْقَوْمَ الَّذِینَ کَانُوا ایسُتَضُعَفُولُ دَ الْحُ مُعف اور کم رور لوگوں کو ہم نے زمین کی مشرق ومغرب کا وارث بنا دیا جہاں ہماری پر کمیں تھیں۔ بنی امرائیل کے میرکی وجہ سے ہمارا ان سے جو ہمترین وعدہ تھا ویوراہوگیا' ان کے دیمن فرعون اور فرعونی اور ان کی تمام تیاریاں سب یکھوت خاک میں اللہ کئیں۔ نبیوں سے فرما دیا گیا کہ بیدز مین تہمارے قبضے میں لوراہوگیا' ان کے دیمن فرعون اور فرعونی اور ان کی تمام تیاریاں سب یکھوت خاک میں اللہ کئیں۔ نبیوں سے فرما دیا گیا کہ بیدز میں تہمارے قبضے میں لوراہوگیا' ان کے دیمن فرعون اور فرعونی اور ان کی تمام تیاریاں سب یکھوت خاک میں اللہ کین سے فرماد یا گیا کہ بیدز میں تہمارے قبضے میں

آئے گی یہ دعد ان کے لئے ہیں جو قیامت کے دن میر سے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتے رہیں اور میر سے ڈراو سے اور مذاب سے خوف
کھاتے رہیں۔ جیسے فرمان باری ہے فاُمَّا مَنُ طَعٰی الخی یعنی جس نے سرکشی کی اور د نیوی زندگی کور جج دی اس کا ٹھکا نا جہنم ہے۔ اور آیت
میں ہے اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے کا خوف جس نے کیا اسے دوہری چنتیں ہیں۔ رسولوں نے اپنے رب سے مدد وقتح اور فیصلہ طلب کیا یا
یہ کہ ان کی قوم نے اسے طلب کیا جیسے قریش مکہ نے کہا تھا کہ اللی اگریہ فتی ہم پر آسان سے پھر برسایا اور کوئی در دناک عذاب ہمیں کر۔ اور یہ
بھی ہوسکتا ہے کہ ادھرسے کفار کا مطالبہ ہوا ادھرسے درسولوں نے بھی اللہ سے دعا کی جیسے بدروا لے دن ہوا تھا کہ ایک طرف رسول اللہ ہوائی ہے
ما نگ رہے تھے دوسری جانب سرواران کفر بھی کہ رہے تھے کہ اللی آج سے کچو عالب کڑ بہی ہوا بھی۔ مشرکین سے کلام اللہ میں اور جگہ فرمایا گیا ہے
کہ تھے گئے ہوں حق سے عنا در کھتے ہوں تو قیامت کے دو فرمان ہوگا کہ ہرایک کا فراسرکش اور بھلائی سے روکنے والے کو جہنم واطل کرو جواللہ
کے ساتھ دوسروں کی ہوجا کرتا تھا اُ سے شخت عذاب میں لے جاؤ۔

حدیث شریف میں ہے کہ قیامت کے دن جہنم کولایا جائے گا- وہ تمام مخلوق کوندا کر کے کہا گی کہ میں ہرایک سرکش ضدی کے لئے مقرر کی گئی ہوں- الخ 'اس وقت ان بدلوگوں کا کیا ہی براحال ہوگا جب کدانمیا تک اللہ کے سامنے گر گر ارہے ہوں گے-وراء یہاں پرمعنی "امام" سائے کے ہیں جیسے آیت و کان ور آقه مُمَّلِكٌ میں ہابن عباسٌ کی قرائت ہی و کان ور آقهُ مُمَّلِكٌ ہخرض سامنے سے جہنم اس کی تاک میں ہوگئ جس میں جا کر پھر نکلنا ناممکن ہوگا قیامت کے دن تک توضیح شام وہ پیش ہوتی رہی –اب وہ ٹھکا نابن گئی۔ پھروہاں اس کے لئے پانی کے بدلے آ گ جیسا پیپ ہےاور حدے زیادہ مھنٹرااور بدبوداروہ پانی ہے جوجہنمیوں کے زخموں سے رستا ہے- جیسے فرمایا هذَا فَلْيَذُو قُوهُ حَمِيمٌ وَعَسَّاقٌ الْحُ ، پس ايك رمى من حدي كزرا موا ايك مردى من حديد كررا موا- صَدِيدٍ كمت مي پيپ اورخون کوجودوز خیول کے گوشت سےاوران کی کھالوں سے بہاہواہوگا-ای کو طینة النحبال بھی کہاجاتا ہے-منداحم میں ہے کہ جب اس کے پاس لایا جائے گا تو اسے بخت تکلیف ہوگی منہ کے پاس پینچتے ہی سارے چېرے کی کھال جھلس کراس میں گریڑے گی-ایک گھونٹ لیتے ہی پیٹ کی آنتیں پاخانے کے راہتے باہرنکل پڑیں گی-اللہ کا فرمان ہے کہ وہ کھولتا ہواگرم یانی پلائے جائیں گے جوان کی آنتیں کاٹ دے اور فرمان ہے فریاد کرنے پران کی فریادری بھلے ہوئے تا نے جیسے گرم پانی سے کی جائے گی جوچر چھلساد ئے الخ - جرأ گھونٹ گھونٹ كركا تارك كا فرشت لوب كرز مار ماركر بلائيس كئ بدمز كى بدبؤ حرارت كرمى كى تيزى ياسردى كى تيزى كى وجد سے كلے ساتر تا محال ہوگا۔ بدن میں اعضاء میں' جوڑ جوڑ میں وہ در داور تکلیف ہوگی کہ موت کا مز ہ آئے کیکن موت آنے کی نہیں۔ رگ رگ پر عذاب ہے لیکن جان نہیں نکلتی - ایک ایک روال نا قابل برواشت مصیبت میں جکڑا ہوا ہے کیکن روح بدن سے جدانہیں ہو عمق - آ گے چیچے دائیں بائیں ے موت آ رہی ہے کیکن آتی نہیں -طرح طرح کے عذاب دوزخ کی آگ گھیرے ہوئے ہے گرموت بلائے ہے بھی نہیں آتی - نہموت آئے نہ عذاب جائے- ہر سزاایی ہے کہ موت کے لئے کافی سے زیادہ ہے لیکن وہاں تو موت کو موت آگئی ہے تا کہ سزا دوام والی ہوتی رہے-ان تمام ہاتوں کے ساتھ پھر سخت تر'مصیبت ناک'الم افز اعذاب اور ہیں- جیسے ذقوم کے درخت کے بارے میں فر مایا کہ وہ جہنم کی جڑ سے نکاتا ہے جس کے شکو فے شیطانوں کے سرول جیسے ہیں-وہ اسے کھائیں گے اور پیٹ بھر کے کھائیں گے۔ پھر کھولتا ہوا تیز گرم پانی پیٹ میں جا کراس سے ملےگا- پھران کالوٹنا جہنم کی جانب ہے-الغرض بھی زقوم کھانے کا-بھی تمیم پینے کا بھی آگ میں جلنے کا بھی صدید يني كاعذاب البيس موتار بي كا-الله كى بناه-

فرمان رب عالیشان ہے ہذہ جھنٹم الّتی یُکڈِب بِھا الْمُحُرِمُونَ الّخ بہی وہ جہنم ہے جے کافر جھٹلاتے رہے۔ آئ جہنم

کا بلتے ہوئے تیز ًرم پانی کے درمیان وہ چکر کھاتے پھریں گے۔ اور آیت میں ہے کہ زقوم کا درخت گنہگاروں کی غذاہے جو پچھلے ہوئے

تا بنے جیسا ہوگا ، پیٹ میں جاکرا بلے گا اور ایسے جوش مارے گا جیسے گرم پانی کھول رہا ہو۔ اسے پکڑواور اسے نیچ جہنم میں ڈال دو۔ پھر اس کے

مر پرگرم پانی کے تریزے کا عذاب بہاؤ منرہ چھے۔ تو اپنے خیال میں بڑا عزیز تھا اور اکرام والا تھا ' یہی ہے جس سے تم ہمیشہ شک وشبہ کرتے

رہے۔ سورہ واقعہ میں فرمایا کہ وہ لوگ جن کے بائیں ہاتھ میں نامہ اعمال دیئے جائیں گئید بائیں ہاتھ والے کیے بدلوگ ہیں 'گرم ہوا اور

گرم پانی میں پڑے ہوئے ہوں گے اور دھوئیں کے سائے میں جونہ شونڈ انہ باعزت - دوسری آئیت میں ہے سرکشوں کے لئے جہنم کا براٹھ کانا

ہے جس میں وہ داخل ہوں گے اور وہ رہائش کی بدترین جگہ ہے۔ اس مصیبت کے ساتھ تیزگرم پانی اور پیپ 'اہواور اس کے ہم شکل اور بھی قسم کے عذاب ہوں گے وووز خیوں کو بھگلنے پڑیں گے جنہیں اللہ کے سواکو کی نہیں جانب ایسان کا بدلہ ہوگانہ کہ اللہ کاظم۔

مَثَلُ الْدِيْنَ كَفَرُوْ إِبْرَبِّهِمْ اعْمَالُهُمْ كَرَمَاْدِ اشْتَدَّتَ بِهِ الرِّيْحُ فِي يَوْمِ عَاصِفٍ لَا يَقْدِرُوْنَ مِمَا كَسَبُوْ أَعَلَى شَى الْمُولِيَّ فَكُو الْإِلَى هُوَ الْصَلَلُ الْبَعِيدُ فَ الْدُرِ تَرَ آنَ اللهَ خَلَقَ السَّمُوْتِ وَ الْأَرْضَ اللهَ خَلَقَ السَّمُوْتِ وَ الْأَرْضَ اللهَ خَلَقَ السَّمُوْتِ وَ الْأَرْضَ اللهَ خَلْقَ السَّمُوْتِ وَ الْأَرْضَ اللهَ خَلْقَ السَّمُوتِ وَ الْأَرْضَ اللهُ عَلَى اللهِ اللهُ الله

ان لوگوں کی مثال جنہوں نے اپنے پالنے والے سے تفرکیا'ان کے اعمال مثل اس را کھ کے ہیں جس پر تیز ہوا آندهی والے دن چلے جو بھی انہوں نے کیا'اس میں سے کسی چیز پر قادر نہ ہوں گئے بیمی دور کی گمراہی ہے۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے آسانوں کو اور زمین کو بہترین تدبیر کے ساتھ بیدا کیا ہے'اگروہ جا ہے تو تم سب کونا کردے اور ڈی گلوق لائے ۞ اللہ کر بیکا م کچھ بھی مشکل نہیں ۞

 کی رہبری نہیں فرما تا - اس آیت میں ارشاد ہوا کہ بیدور کی گمراہی ہے - ان کی کوشش ان کے کام بے پاپیاور بے ثبات ہیں سخت حاجت مندی کے وقت تُواب کم پاکیں گے - یہی انتہائی بدشمتی ہے -

حیات ثانید: ہے ہی آر آیت: ۱۹-۲۰) اللہ تعالیٰ بیان فرما تا ہے کہ قیامت کے دن کی دوبارہ پیدائش پر میں قادر ہوں۔ جب میں نے آسان وزمین کی پیدائش کردی تو انسان کی پیدائش بھے پر کیامشکل ہے۔ آسان کی اونچائی 'شادگی برائی پھراس میں تھہر ہے ہوئے اور چلتے پھرتے ستارے اور بیدائش کردی تو انسان کی پیدائش سے عاجر نہ آیا وہ کیامردوں ستارے اور بیدائش سے عاجر نہ آیا وہ کیامردوں ستارے اور بیدائش سے عاجر نہ آیا وہ کیامردوں کے دوبارہ زندہ کرنے پر قادر نہیں؟ بیشک قادر ہے۔ سورہ یاسین میں فر مایا کہ کیاانسان نے نہیں دیکھا کہ ہم نے اسے نظفے سے پیدا کیا۔ کیووہ بھڑ الوین بیشا۔ ہمارے سامنے مثالیس بیان کرنے لگا۔ اپنی پیدائش بھول گیا اور کہنے لگا ان بوسیدہ ہڈ بول کوکون زندہ کرے گا؟ کہہ وے کہ وہ کا اللہ جس نے انہیں اول بار پیدا کیا وہ ہم چنے کی پیدائش بھول گیا اور کہنے لگا ان بوسیدہ ہڈ بول کوکون زندہ کرے گا؟ کہہ می اللہ جس نے انہیں اول بار پیدا کیا وہ ہم چنے کی پیدائش بھول گیا اور کہنے لگا ان بوسیدہ ہڈ بول کوکون زندہ کرے گا؟ کہم تم اسے جلاتے ہو۔ کیا آسان وزمین کا خالق ان جیسوں کی پیدائش پر قادر نہیں؟ بے شک ہے وہ کی بڑا خالق اور بہت بڑا عالم ہے اس کے اور جس کی طرف تمہار سے باتھ میں ہر چنے کی بادشاہت ہے اور جس کی طرف تمہار اسب کا لوٹنا ہے۔ اس کے تبضے میں ہوگا جیسے فرمایا 'اگرتم منہ موڑ لوگے وہ وہ تبارے بد لے اور تو میں ہوگا جو تمہار کے بدلے اور تو میں ہوگا جو تمہار کی ہوگا۔ اور آسے عیت رکھنے والی ہوگی۔ اور جگہ ہے آگروہ چاہے تمہیں پر باد کردے اور دوسرے لاے گا جو اس کی پند بیرہ ہوگی اور اس سے مجبت رکھنے والی ہوگی۔ اور جگہ ہے آگروہ چاہے تمہیں پر باد کردے اور دوسرے لاے۔ اس بر قادر ہے۔

وَ بَرَزُوْا بِلهِ جَمِيْعًا فَقَالَ الضِّعَفَّوُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكَبُرُوْا اِنَّا كُنَّا لَكُ مَنْ اللهُ مَنْ فَوْلَ انْتُمْ مُغُولُ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللهِ مِنْ شَيْءً قَالُوا لَوْهَدُنَا اللهُ لَهَدَيْنَكُمُ مُواَهُ عَلَيْنَا اَجُزِعْنَا آمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّجِيْصٍ ٥

سب کے سب اللہ کے سامنے رو برو کھڑے ہوں گے-اس دقت کمزورلوگ بڑائی والوں سے کہیں گے کہ ہم تو تبہار نے ٹابعدار تھو کیاتم اللہ کے عذابوں میں سے کچھ عذاب ہم سے دور کر سکنے والے ہو؟ وہ جواب دیں گے کہ اگر اللہ ہمیں ہدایت دیتا تو ہم بھی ضرور تمہاری رہنمائی کرتے! اب تو ہم پر بے قراری کرنا اورصبر کرنا دونوں ہی برابر ہے ہمارے لئے کوئی چھڑکار آئییں O

چیٹیل میدان اور مخلوقات: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ٢١) صاف چیٹیل میدان میں ساری مخلوقات نیک و بداللہ کے سامنے موجود ہوگی - اس وقت جو
لوگ ماتحت سے ان سے کہیں گے جو سردار اور بڑے سے اور جوانہیں اللہ کی عبادت اور رسول کی اطاعت سے روکتے سے کہ ہم تمہارے تا ہع
فر مان سے 'جو حکم تم دیتے سے' ہم بجالاتے سے جوتم فر ماتے سے' ہم مانتے سے ۔ پس جیسے کہتم ہم سے وعدے کرتے سے اور ہمیں تمنائیں
دلاتے سے' کیا آج اللہ کے عذا بول کو ہم سے ہٹاؤ گے؟ اس وقت یہ پیشوا اور سردار کہیں گے کہ ہم تو خود راہ راست پر نہ سے ۔ تہماری رہبری کیسے
کرتے؟ ہم پر اللہ کا کلمہ سبقت کر گیا' عذاب کے مستق ہم سب ہو گے۔ اب نہ ہائے وائے اور نہ بے قراری نقع دے اور نہ صبر و برداشت۔

3

عذاب کے بچاؤ کی تمام صورتیں نا پید ہیں-حضرت عبدالرحمٰن بن زید فرماتے ہیں کہ دوزخی لوگ کہیں گے کہ دیکھو بیمسلمان اللہ کے سامنے روتے دھوتے تھے۔اس دجہ سے وہ جنت میں پنیخ آ ؤ ہم بھی اللہ کے سامنے رو ئیں گڑ گڑا کیں۔خوب رو کیں پیٹیں گئے چلا کیں گے لیکن بے سود رہے گاتو کہیں گے؛ جنتیوں کے جنت میں جانے گی ایک وجہ مبر کرناتھی۔ آؤہم بھی خاموثی اور مبراختیار کریں اب ایسامبر کریں گے کہ ایسامبر مجھی دیکھانہیں گیالیکن یہ بھی لا حاصل رہے گا-اس وقت کہیں گے ہائے صبر بھی بےسوداور بے قراری بھی بےنفع- ظاہرتو یہ ہے کہ پیشواؤں اورتابعداروں کی میہ بات چیت جہنم میں جانے کے بعد ہوگی جیسے آیت وَ إِذْ يَتَحَا بُحُونَ فِي النَّارِ الْخ ، جب كروه جہنم ميں جمَّر يں ك اس وقت ضعیف لوگ تکبر والوں ہے کہیں گے کہ ہم تمہارے ماتحت تنصفو کیا آگ کے کسی حصہ ہے تم ہمیں نجات دلاسکو محے ؟ وہ مشکبرلوگ كهيس سئ بهم توسب جنم مين موجود بين - الله ك فيل بندول مين مو يك بين - اورآيت من ب قالَ ادْ حُلُوا في أُمَم الخ وفرمات كا کہ جاوُ ان لوگوں میں شامل ہو جاوَ جوانسان جنات تم ہے پہلے جہنم میں پہنچ چکے ہیں۔ جوگروہ جائے گا' وہ دوسر ہے کولعنت کرتاً جائے گا۔ جب سب کے سب جمع ہوجائیں سے تو پچھلے پہلوں کی نسبت جناب باری میں عرض کریں گے کہ پروردگاران لوگوں نے ہمیں تو بہکا دیا۔ انہیں دو ہراعذاب کر- جواب ملے گا کہ ہرایک کودو ہرا ہے لیکن تم نہیں جانے - اورا گلے بچھلوں سے کہیں گے کہیں ہم پرکوئی نضیلت نہیں تھی-ا بے کتے ہوئے کامول کے بدلے کا عذاب چکھو- اور آیت میں ہے کہ وہ کہیں گے رَبَّنَاۤ إِنَّاۤ اَطَعُنَا سَادَتَنَا وَ كُبَرَآءَ نَاالْحُ 'اے ہارے پرور دگار ہم نے اپنے پیشواؤں اور بروں کی اطاعت کی جنہوں نے ہمیں راستے سے بھٹکا دیا' اے ہارے پالنہار! تو انہیں دہرا عذاب كراور برى لعنت كريد لوك محشريس بهى جھڑي سے -فرمان ہے إذا الظّلِمُونَ مَوْقُوفُونَ عِنْدَرَبِّهِمُ الْخ كاش كه و كها جب كه ظالم لوگ الله كے سامنے كھڑے ہوئے ايك دوسرے سے لڑ جھكڑ رہے ہوں كے تابعدار لوگ اينے بروں سے كہتے ہوں كے كمہ کیا ہدایت آ جانے کے بعد ہم نے تہیں اس سے روک دیا ؟ نہیں بلکتم تو آپ گنہگار بدکار تھے۔ یہ کمزورلوگ پھران زورآ وروں سے کہیں گے کہ تبہار بے رات دن کے داؤ گھات اور ہمیں بیتھم دینا کہ ہم اللہ سے گفر کریں'اس کے شریک تفہرا کیں'اب سب لوگ پوشیدہ طور پرایٹی اپنی جگہ نادم ہو جائیں گے جب کہ عذابوں کوسا ہنے دیکھ لیں گے۔ ہم کا فروں کی گردنوں میں طوق ڈال دیں گے انہیں ان کے اعمال کا بدلہ ضرور ملے گا-

وَقَالَ الشَّيْطِنُ لَمَّا قَضِيَ الْأَمْرُ إِنَّ اللهَ وَعَدَكُو وَعَدَّ اللهَ وَعَدَكُو وَعَدَ الْحَقِّ وَوَعَدَ تَكُو فَا خَلَفْتُكُمُ وَمَا كَانَ لِي عَلَيْكُمُ مِّنَ سُلَطْنِ الْحَقِّ وَوَعَدَ قَاضَكُمُ فَاضَا كَانَ لِي عَلَيْكُمُ مِّنَ سُلَطْنِ اللَّا الْنَ دَعَوْتُكُو فَاسْتَجَبْتُمْ لِنَ فَلا تَلُومُونِي وَلُومُونَ الْفَلْ وَلَوْمُونَ الْفَلْ الْنَاكُمُ بِمُصْرِحِيَ لَلْ إِنِّ الظّلِمِينَ لَهُمْ كَفَرْتُ بِمَا الشَّرَكُ تُمُونِ مِنْ قَبْلُ إِنَّ الظّلِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ النِّيْمُ فَا اللَّهُ فَي اللَّهُ فَي الْمَنْ الْمُنْ اللَّهُ الْمَنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمَنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمَنْ الْمُنْ اللهُ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُؤْمُ الْمُنْ اللهُ الْمُنْ الْم

جب كدكام كافيصله كرديا جائے گا توشيطان كيے گا كداللہ نے توجمیس چاوعدہ دیا تھا اور ميں نے تم سے جووعدے كئے تھے ان كاخلاف كيا ميراتم بركوئي دباؤتھا بى نہیں ہاں میں نے تہمیں پکارااورتم نے میری مان کی' پس تم جھے الزام ندگاؤ بلکہ خودا پے تئیں ملامت کروئنہ میں تمہارافریاورس اور ندتم میری فریا دکو کی تیجے والے میں تو سرے سے مانتا بی نہیں کہتم مجھاس سے پہلے شریک اللہ مانے رہے تقیینا ظالموں کے لئے درد ناک عذاب ہے ؟ جولوگ ایمان لائے اور نیک عمل کے وہ ان

جنتوں میں داخل کئے جائیں مے جن کے نیچ چشمے جاری ہیں جہاں انہیں بیکٹی ہوگی اپنے رب کے تھم ہے جہاں ان کا تخد سلام ہی سلام ہوگا 🔾 طوطا چیثم وتثمن شیطان: 🌣 🌣 (آیت:۲۲-۲۳)الله تعالی جب بندوں کی قضا سے فارغ ہوگا'مومن جنت میں اور کافر دوزخ میں پہنچ جائیں گئے اس وفت ابلیس ملعون جہنم میں کھڑا ہوکران ہے کہے گا کہاللہ کے وعدے سیچے اور برحق تنفے رسولوں کی تابعداری میں ہی نجات اورسلامتی تھی'میرے وعدے تو دھوکے تھے۔ میں تو تمہیں غلط راہ پر ڈالنے کے لئے سبر باغ دکھایا کرتا تھا'میری با تیں بے دلیل تھیں'میرا کلام بے جحت تھا۔میرا کوئی زورغلبتم پرنہ تھا۔تم تو خواہ مخواہ میری ایک آ واز پردوڑ پڑے۔میں نے کہا'تم نے مان لیا' رولوں کے سیچے وعدے'ان کی بادلیل آ واز'ان کی کامل حجت والی دلیلین تم نے ترک کردیں۔ان کی مخالفت اور میری موافقت کی۔جس کا نتیجہ آج اپنی آنکھیوں سے تم نے دیکھ لیا۔ بیتمبارےا پنے کرتو تو کا بدلہ ہے۔ مجھے ملامت نہ کرنا بلکہا پنے نفس کو ہی الزام دینا ' گناہ تمباراا پنا ہے۔تم نے دلیلیں چھوڑیں' تم نے میری بات مانی "آج میں تمہارے کچھ کام نہ آؤں گانٹمہیں بچاسکوں نہ نفع پہنچا سکوں۔ میں تو تمہارے شرک کے باعث تمہارام تکر موں- میں صاف كہتا ہوں كديس شريك النہيں- جيے فرمان الهى ہے وَمَنُ اَضّلُ مِمَّنُ يَّدُعُوا مِنُ دُون اللَّهِ مَنُ لَآ يَسُتَحِيبُ لَةٌ الخ اس سے برھ كر كمراه كون ہے جواللہ كے سوااورول كو پكارے جو قيامت تك اس كى پكاركو قبول ندكر سكيس بلك اس كے پكار نے سے محض عافل موں اور محشر کے دن ان کے دشمن اور ان کی عبادت کے معربن جائیں - اور آیت میں ہے کلا سَیکُفُرُونَ بِعِبَادَتِهِمُ الْخ ' يقينا وہ لوگ ان کی عبادتوں سے منکر ہوجائیں گے اوران کے دشمن بن جائیں گئے پیرفالم لوگ ہیں اس لئے کہت سے منہ چھرکیا' باطل کے پیروکار بن مکے ایسے ظالموں کے لئے السناک عذاب ہیں۔ پس ظاہر ہے کہ اہلیس کا پیکلام دوز خیوں سے دوزخ میں داخل ہونے کے بعد ہوگا - تا کہ حسرت وافسوس میں اور بڑھ جا کیں۔ کیکن ابن ابی حاتم کی ایک حدیث میں ہے حضور ﷺ فرماتے ہیں جب اگلوں پچھلوں کواللہ تعالیٰ جمع کرےگا'اوران میں نیصلے کردےگا' فیصلوں کے وقت عام محبراہث ہوگی-مومن کہیں گے' ہم میں فیصلے ہور ہے ہیں' اب ہماری سفارش کے لئے کون کھڑا ہوگا؟ پس حفزت و م'حضرت نوح' حضرت ابراہیم' حضرت موک' حضرت عیسیٰعلیہم السلام کے پاس جا نمیں گے-حضرت عسیٰ فرمائیں گے نبی امی عظیمہ کے پاس پنجو چنانچہ وہ میرے پاس آئیں گے۔ مجھے کھڑا ہونے کی اللہ تبارک وتعالیٰ اجازت دےگا'اس وقت میری مجلس سے پاکیزہ تیز اور عمدہ خوشبو تھیلے گی کہ اس ہے بہتر اور عمدہ خوشبو مجھی کسی نے نہ سوٹکھی ہوگی - میں چل کررب العالمین کے

یاس آؤں گامیرے سرکے بالوں سے لے کرمیرے پیرے انگو ٹھے تک نورانی ہوجائے گا- اب میں سفارش کروں گااور جناب حق تبارک و تعالی قبول فرمائے گا۔ بید کیچے کر کا فرلوگ کہیں گے کہ چلو بھتی ہم بھی کسی کوسفار شی بنا کر لیے چلیں اوراس کے لئے ہمارے پاس سوائے اہلیس کے اور کون ہے؟ اسی نے ہم کو بہکا یا تھا- چلواس ہے عرض معروض کریں- آئیں گے اہلیس ہے کہیں گے کہ مومنوں نے توشفیع پالیا-اب تو

کہ اس سے پہلے کسی تاک میں ایسی بد بونہ پنچی ہو۔ پھروہ کہے گا جس کا بیان اس آیت میں ہے۔ محمد بن کعب قرظی رحمته الله علیه فرماتے ہیں کہ جب جہنمی اپناصبر اور بےصبری کیساں بتلا کمیں گے' اس وقت اہلیس ان سے میہ

ہاری طرف سے شفیع بن جا-اس لئے کہ میں گراہ بھی تونے ہی کیا ہے-یین کر پیلعون کھڑا ہوگا-اس کی مجلس سے ایسی گندی بدبو پھیلے گی

کے گا'اس وقت وہ اپنی جانوں سے بھی بےزار ہو جا کیں گے'ندا آئے گی کہتمہاری اس وقت کی اس بےزاری سے بھی زیادہ بےزاری

الله کی تم ہے اس وقت تھی جب کہ تہمیں ایمان کی طرف بلایا جاتا تھا اور تم کفر کرتے تھے۔ عامر شعبی رحمتہ الله علیہ فرماتے ہیں' تمام لوگوں کے سامنے اس دن دو شخص خطبہ و بینے کے کھڑے ہوں گے۔ حضرت عینی بن مریم علیہ السلام سے اللہ تعالی فرمائے گا کہ کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ تم اللہ کے سوا مجھے اور میری ماں کو معبود بنالینا۔ اور آیتیں هذا یو مُ یَنفُعُ الصَّدِقِینُ الْحُ ' تک اس بیان میں بیں اور ابلیس کھڑا ہو کر کہے گا۔ مَا کَانَ لِی عَلَیْکُمُ مِّنُ سُلُطنٍ الْحُ ۔ بر بے لوگوں کے انجام کا اور ان کے دردوغ اور ابلیس کے جوا بی ایک میں کے جوا بیان ہور ہا ہے کہ ایمان دارنیک اعمال لوگ جنتوں میں جا کیں گئیں گئیں ہیں جا کیں آ کیں آگیں گھریں' کھا کیں ہیں ہمیش کے لئے وہیں رہیں۔

یہاں نہ آزردہ ہوں نہ دل بھرے نہ طبیعت بھرے نہ مارے جائیں نہ نکالے جائیں نہ نعتیں کم ہوں - وہاں ان کا تخد سلام ہی سلام ہوگا جینے فرمان ہے حَتیٰی اِذَا جَاءً هَا فُتِحَتُ اَبُوَ اَبُهَا الْخ ' یعنی جب جنتی جنت میں جائیں گے اور اس کے دروازے ان کے لئے کھولے جائیں گے اور دوبال کے دارو نہ انہیں سلام علیک کہیں گئ النے اور آیت میں ہے ہر دروازے سے ان کے پاس فر شتے آئیں گے اور سلام علیک کہیں گے اور سلام ہی سنائے جائیں گے - اور اللہ تعالی ایک اور جگہ ارشاد فرماتے ہیں دَعُواهُ مُ فِیْهَا سُلُمُ اَن کی پِکاروہاں اللہ کی پاکیزگی کا بیان ہوگا اور ان کا تخد وہاں سلام ہوگا - اور ان کی آخر آواز اللہ رب العالمین کی حمد ہوگی -

المُوتَرَكِيْفَ ضَرَبَ اللهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةً طَيِّبَةٍ اصْلُهَا ثَابِثُ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَا فِي تُوْتِيَ الْكُلَهَا كُلَّ حِيْنِ بِإِذِينَ رَبِّهَا وَيَضْرِبُ اللهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمُ يَتَذَكَّرُونَ ﴿ وَمَثُلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةٍ إِجْتُثَتَ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ﴿

کیا تونہیں دیکھنا کہ اللہ تعالی نے پاکیزہ بات کی مثال کس طرح بیان فرمائی مشل ایک پاکیزہ درخت کے جس کی جڑمفبوط ہےاور جس کی مثبنیاں آسان میں ہیں O جوابے رب کے عظم سے ہرونت اپنے کچل لا تار ہتا ہے۔اللہ تعالی لوگوں کے سامنے مثالیس بیان فرمار ہاہے تا کہ و نصحیت حاصل کریں O اور نا پاک بات کی مثال گندے درخت جیسی ہے جوز مین کے کچھ ہی او پر سے اکھاڑلیا گیا' اسے کچھ مضبوطی تو ہے بی نہیں O

لا الہ الا اللہ کی شہادت: ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۲۲-۲۷) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ کلمہ طیبہ سے مراد لَا الله الآ الله کی شہادت ہے۔ پاکیزہ درخت کی طرح کا مومن ہے۔ اس کی جڑمضبوط ہے۔ یعنی مومن کے دل میں لَا اِلله اِللّه اِللّه اِللّه جماہوا ہے اس کی جڑمضبوط ہے۔ یعنی مومن کے دل میں لَا اِلله اِللّه الله جماہوا ہے اس کی شاخ آسان میں ہے۔ یعنی اس کی توحید کے کلمہ کی وجہ سے اس کے اعمال آسان کی طرف اٹھائے جاتے ہیں۔ اور بھی بہت مفسرین سے یہی مروی ہے کہ مراداس سے مومن کی اعمال ہیں اور اس کے پاک اقوال اور نیک کام-مومن شل مجود کے درخت کے ہے۔ ہروقت ہر شبح ہر شام اس کے اعمال آسان پر چڑھتے رہتے ہیں۔ رسول اللہ اللہ اللہ کے پاس مجود کا ایک خوشہ لایا گیا۔ تو آپ نے ای آیت کا پہلا حصہ تلاوت فر مایا اور فر مایا کہ یاک درخت سے مراد مجود کا درخت ہے۔

تصحیح بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے منقول ہے کہ ہم آنحضور علیہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ جو آ پ نے فرمایا' مجھے بتلاؤوہ کون سا درخت ہے جومسلمان کے مشابہ ہے۔جس کے بیے نہیں جھڑتے نہ جاڑوں میں نہ گرمیوں میں-جواپنا پھل ہرموسم میں لا تاربتا ہے۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں میرے دل میں آیا کہ کہدوں وہ درخت تھجور کا ہے۔ کیکن میں نے دیکھا کمجلس میں حضرت ابو بکڑ میں' حضرت عمرٌ میں اوروہ خاموش میں تو میں بھی چیکا ہور ہا۔ آنخضرت عظیہ نے فرمایا' وہ درخت تھجور کا ہے۔ جب یہاں سے اٹھ کر چلے تو میں نے اپنے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بیدذ کر کیا۔ تو آپ نے فر مایا' بیارے بچے اگرتم ہیہ جواب دے دیتے تو مجھے تو تمام چیزوں کے ال جانے سے بھی زیادہ محبوب تھا-حضرت مجاہدر متداللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں مدیند شریف تک حضرت ابن عمر رضی الله تعالی عنہ کے ساتھ رہالیکن سوائے ایک حدیث کے اور کوئی روایت انہیں رسول اللہ علی ہے کرتے ہوئے نہیں سا-اس میں ہے کہ بیسوال آپ نے اس وقت کیا جب آپ کے سامنے مجبور کے درخت کے جام کا گودالا یا گیا تھا۔ میں اس لیے خاموش رہا کہ میں اسمجلس میںسب سے کم عمرتھا- اور روایت میں ہے کہ جواب دینے والوں کا خیال اس وفت جنگلی درختوں کی طرف چلا گیا-ابن الی حاتم میں ہے کہ کسی نے رسول اللہ علی ہے عرض کیا کہ حضور علیہ الدارلوگ درجات میں بہت بڑھ گئے۔ آپ نے فرمایا کہ یا در کھؤاگرتمام دنیا کی چیزیں لے کرانبار لگا دوتو بھی وہ آ سان تک نہیں پہنچ سکتے ہیں۔ تخجے ایباعمل بتلا وَں جس کی جڑمضبوط اور جس کی شاخیں آ سان میں ہیں' اس نے يو جِعاوه كيا؟ فرماياكا إله إلا الله والله أكبر وسبحان الله والحمد لله برفرض نمازك بعدوس باركه لياكروجس كاصل مضبوط اورجس کی فرع آسان میں ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ فریاتے ہیں وہ یا کیزہ درخت جنت میں ہے۔ ہروفت اپنا پھل لائے لیمن من شام یا ہر ماہ میں یا ہروو ماہ میں یاششماہی میں یا ہرسانویں مہینے یا ہرسال-کیکن الفاظ کا ظاہری مطلب تو بیہ ہے کےمومن کی مثال اس درخت جیسی ہے جس کے پھل ہرونت ٔ جاڑے گرمی میں ون رات میں اترتے رہتے ہیں۔ای طرح مومن کے نیک اعمال دن رات کے ہرونت چڑھتے رہتے ہیں-اس کےرب کے حکم سے لعنیٰ کامل اچھے بہت اورعمدہ-

الله تعالی لوگوں کی عبرت ان کی سوچ سمجھاوران کی تھیجت کے لئے مثال واضح فرما تا ہے۔ پھر برے کلمہ کی یعنی کا فرکی مثال بیان فرمائی ۔ جس کی کوئی اصل نہیں ، جومضوط نہیں اس کی مثال اندرائن کے درخت سے دی - جسے خطل اور شریان کہتے ہیں۔ ایک موقوف روایت مرفوع کھی آئی ہے۔ اس درخت کی جڑز مین کی تہد میں نہیں ہوتی - جھٹکا مارااورا کھڑ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی آیا ہے اور بیروایت مرفوع بھی آئی ہے۔ اس درخت کی جڑز مین کی تہد میں نہیں ہوتی - جھٹکا مارااورا کھڑ آیا۔ اس طرح سے کفر بے جڑاور بے شاخ ہے کا فرکا نہ کوئی نیک عمل چڑ سے نہ مقبول ہو۔

يُثَيِّتُ اللهُ الَّذِيْنَ المَنُولَ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيُوقِ الدُّنْيَا وَيُفَوِّلُ الثَّابِتُ وَيَفْعَلُ اللهُ مَا يَشَابِنُ وَيَفْعَلُ اللهُ مَا يَشَابِنُ وَيَفْعَلُ اللهُ مَا يَشَابِنُ وَيَفْعَلُ اللهُ مَا يَشَابِنُ

ایمان دالوں کواللہ تعالیٰ کی بات کے ساتھ مضبوط رکھتا ہے دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی - ہاں ٹاانصاف لوگوں کواللہ بہکا دیتا ہے - اللہ جو جا ہے کرگز رے O

ایمان والوں کے لئے اللہ کی مدد: ﴿ ﴿ آیت: ٢٤) می بخاری شریف میں ہے رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ سلمان سے جباس کی قبر میں سوال ہوتا ہے تو وہ گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سواکوئی معبود نہیں اور محمد رسول اللہ ہیں۔ یہی مراداس آیت کی ہے۔ مند میں ہے کہ ایک انساری کے جناز سے میں ہم آنخضرت ﷺ کے ساتھ ہے۔ قبرستان پنچے۔ ابھی تک قبر تیار نہ تھی۔ آپ بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ کے آس

پاس ایسے پیٹھ گئے گویا ہمارے سروں پر پرند ہیں۔ آپ کے ہاتھ میں جو تکا تھا'اس ہے آپ زمین پر کیسرین نکال رہے تھے جوہرا تھا کر دو تین مرتبہ فرمایا کہ عذاب قبر سے اللہ کی پناہ جا ہؤ بندہ جب دنیا کی آخری اور آخرت کی پہلی گھڑی میں ہوتا ہے تو اس کے پاس آسان سے نورانی چہرے والے فرشتے آتے ہیں گویا کہ ان کے چہرے سورج جیسے ہیں'ان کے ساتھ جنتی گفن اور جنتی خوشبوہ وتی ہے۔ اس کے پاس جہاں تک اس کی نگاہ کام کرے وہاں تک بیٹھ جاتے ہیں' چھر ملک الموت آکراس کے سرھانے بیٹھ جاتے ہیں اور فرماتے ہیں'ا ہے پاک روح اللہ تعالی کی مغفرت اس کی رضامندی کی طرف چل وہ اس آسانی سے نگل آتی ہے جیسے کی مشک سے پائی کا قطرہ شہر آیا ہو۔ ایک آکھ جھپنے کے کہ مشک سے پائی کا قطرہ شہر آیا ہو۔ ایک آکھ جھپنے کے برا برکی دریہ بی میں وہ فرشتے اسے ان کے ہاتھ میں نہیں رہنے دیتے فوراً لے لیتے ہیں اور جنتی گفن اور جنتی خوشبو میں رکھ لیتے ہیں۔ خود اس برا برکی دریہ بی مشک سے بھی مشک سے بھی عمرہ خوشبو نگل ہے کہ دروئے ذمین پر ایس عمرہ خوشبو نہر تھی گئی ہو۔ وہ اسے لے کر آسانوں کی طرف چڑھتے ہیں کہ ہے پاک دروئے میں کہ جو بہترین نام دنیا میں مشہورتھا' ہیں۔ خورشتوں کی جس جماعت کے پاس سے گزرتے ہیں' وہ پوچھتے ہیں کہ ہے پاک درواز و کھل جاتا ہے اور وہ اس کو فرشتے وہ بیا کہ دوسرے آسان دنیا تک بھٹی کو درواز سے کھلواتے ہیں۔ آسان کا درواز و کھل جاتا ہے اور وہ اس کو فرشے اسے دوسر سے آسان کا درواز و کھل جاتا ہے اور وہ اس کو فرشے اسے دوسر سے آسان تک اور دوسرے آسان دنیا تک بھٹی کے درواز سے کھلواتے ہیں۔ آسان کا درواز و کھل جاتا ہے اور وہ اس کو فرشے سے دوسر سے آسان تک اور دوسرے آسان دنیا تک بی تھیں۔ آسان کا درواز و کھل جاتا ہے اور وہ اس کو فرشوں کو سے سے درسرے آسان کا درواز و کھل جاتا ہے اور وہ اس کو فرشوں کے اس کو درسرے آسان کا درواز و کھلوں کے ہو سے اس کا درواز و کھل جاتا ہے اور وہ اس کے درسے آسان کا درواز و کھل جاتا ہے اور وہ اس کے اس کے اس کی دوسرے آسان کیا تھور کے اس کی درواز سے کھلوں کے ہو جس کے کہ میں کی کے دروئی کی سے کر اس کے کہ کو کر کو کر کیا گئی کی کے دروئی کی کے کہ کی کے کہ کو کر کے کر کے کہ کی کو کر کو کر کو کر کو کر کو کر کی کے کر کے کر کے کر کور کو کر کی کے کر کے کر کو کر کی کر کر کو کر کو کر کیا کی کر کر کور کر کر کر کو کر کر کر کر کر کی کر کر کر کر کر کر کر کو کر کر کر

ای طرح ساقرین آسان پروہ پنچنا ہے۔اللہ عزوج باللہ عزوج باللہ علی اس کی روح اس کے جسم میں لوط اور اسے زمین کی طرف اوٹا دو۔
مین نے اس سے اسے پیدا کیا ہے اور اس سے دوبارہ نکالوں گا۔ پس اس کی روح اس کے جسم میں لوٹا دی جاتی ہے۔ پھر پوچھتے ہیں کہ تیرا
دین کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے کہ اسلام۔ پھر سوال کرتا ہے کہ وہ خص کون ہے جوتم میں بھیجا گیا تھا؟ پہتا ہے وہ رسول اللہ تتھے۔فرشتے پوچھتے
میں کچھے کیے معلوم ہوا؟ وہ کہتا ہے میں نے کتاب اللہ پڑھی۔ اس پر ایمان لایا 'اسے سچا گیا تھا؟ سے اس سان سے ایک منادی ندادیتا ہے کہ
میرا بندہ سچا ہے۔ اس کے لیے ختی فرش بچھا دواور ختی لباس پہنا دواور جنت کی طرف کا دروازہ کھول دو۔ پس جنت کی روح پر ورخوشبووار
ہواؤں کی لیٹیں اسے آنے گئی ہیں۔ اس کی قبر بقدر درازگی نظر کے وسیع کردی جاتی ہے۔ اس کے پاس ایک شخص خوبصور سے نورانی چہر سے والا عمرہ کہتا ہے اور اس سے کہتا ہے آ ہے خوش ہوجا ہے۔ اس کہ پاس ایک شخص خوبصور سے دیتا ہے کہ ہیں تیرا نیک عمل ہوں۔ اس وقت مسلمان ہے کہ آپ کون ہیں؟ آپ کے چہرے سے بھلائی نظر آتی ہے۔ وہ جواب دیتا ہے کہ ہیں تیرا نیک عمل ہوں۔ اس وقت مسلمان آرز وکرتا ہے کہ یا اللہ قیا مت جلد قائم ہوجا ہے تو میں اپنے اعمل وعیال اور ملک و مال کی طرف لوٹ جاؤں۔

اور کافر بندہ جب دنیا کی آخری ساعت اور آخرت کی اول ساعت میں ہوتا ہے اس کے پاسیاہ چہرے کے آسانی فرشتے آتے ہیں اور ان کے ساتھ جہنی ٹاٹ ہوتا ہے جہاں تک نگاہ پنچے وہاں تک وہ بیٹھ جاتے ہیں۔ پھر حضرت ملک الموت علیہ السلام آکراس کے سر ہانے بیٹھ کرفر ماتے ہیں۔ اے ضبیث روح اللہ تعالی کے خضب وقہر کی طرف چل۔ اس کی روح جسم میں چھتی پھر تی ہے جہے بہت تخی کے ساتھ نکالا جاتا ہے۔ اس وقت ایک آئے جھی چھتی در میں اسے فرشتے ان کے ہاتھوں سے لے لیتے ہیں اور اس جہنی بورے میں لیب کے ساتھ نکالا جاتا ہے۔ اس وقت ایک آئے جھی چھتی در میں اسے فرشتے ان کے ہاتھوں سے لے لیتے ہیں اور اس جہنی بورے میں لیب لیتے ہیں۔ اس میں سے ایک بد بونکتی ہے کہ روئے زمین پر اس سے زیادہ بد پونہیں پائی گئی۔ اب بیا سے لکر اوپر کوچڑھتے ہیں 'می خبیبیٹ روح کس کی ہے؟ وہ اس کا بدترین نام جود نیا میں تھا' ہتلاتے ہیں اور اس کی جس جماعت کے پاس سے گزرتے ہیں' وہ پوچھتے ہیں' سے خبیبیٹ روح کس کی ہے؟ وہ اس کا بدترین نام جود نیا میں تھا' ہتلاتے ہیں اور اس کے باپ کا نام بھی۔ آسان دنیا تک پہنچ کر درواز و کھلوانا چاہتے ہیں لیکن کھولائیں جاتا۔ پھر رسول اللہ بھی نے آسان دنیا تک پہنچ کر درواز و کھلوانا چاہتے ہیں لیکن کھولائیں جاتا۔ پھر رسول اللہ بھی نے آسان دنیا تک کی جو کہ نیاں سے کے درواز سے کھلیں نہ وہ جنت میں جاسکیں یہاں تک کے مول کے ناکے میں اُبور اُس السّدَ اُس کے کر صور کی اس کے درواز سے کھلیں نہ وہ جنت میں جاسکیں یہاں تک کے میں کے کا کے میں

سے اونٹ گزرجائے - اللہ تعالیٰ عم فرما تا ہے کہ اس کو کہ آب تجین میں لکھ لوجوسب سے نیچے کی زمین میں ہے - پس اس کی روح وہیں پھینک دی جاتی ہے - پھر آپ نے آئیٹ کے ساتھ جوشرک دی جاتی ہے - پھر آپ نے آئیٹ کے باللّٰہِ فَکَانَّمَا حَرَّمِنَ السَّمَآءِ الْحُ کی طاوت فرمائی لیمیٰ اللہ کے ساتھ جوشرک کرے گویا کہ وہ آسان سے گر پڑا - یا تواسے پرغدا پھل لیے بائی میں گھینک مارے گی - پھر اس کی روح آئی جسم میں لوٹائی جاتی ہے - اس کے پاس دوفرشتے پہنچتے ہیں جواسے اٹھا بٹھاتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ تیرارب کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے کہ ہائے ہائے جھے اس کا بھی علم ہیں - پھر پوچھتے ہیں 'وہ کو ن میں بھیجا گیا تھا؟ وہ کہتا ہے - ہائے ہائے جھے معلوم نہیں - اس وقت آسان سے ایک منادی کی ندا آتی ہے کہ میرابندہ جموٹا ہے اس کے بیا وہ کو تا ہے اس کے ایک فروازہ کھول دو وہیں سے اسے دوز خی ہوا اور دوز خی کا جھوؤ کا پہنچتا رہتا ہے اور اس کی قبر اس کی پہلیاں ایک دوسرے میں گھس جاتی ہیں ۔ بڑی بری اور ڈراؤنی صورت والا ایک خیص اس کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے اس کی بیا جاتے ہائے کہ بیا جاتا تھا ۔ یہ پوچھتا ہے کہ کر اب کون ہے جہنے کہ باللہ قیا مت قائم نہ ہو جاتا ہی کہتا ہے کہ کہتا ہی تیں ہے ۔ وہ کہتا ہے میں تیرے بدا تمال کا مجمہ ہوں - تو یہ دعا کرتا ہے کہ یا اللہ قیا مت قائم نہ ہو۔ کون ہے تیرے چیرے سے برائی برتی ہے - وہ کہتا ہے میں تیرے بدا تمال کا مجمہ ہوں - تو یہ دعا کرتا ہے کہ یا اللہ قیا مت قائم نہ ہو۔ کون ہے تیرے چیرے سے برائی برتی ہے - وہ کہتا ہے میں تیرے بدا تمال کا مجمہ ہوں - تو یہ دعا کرتا ہے کہ یا اللہ قیا مت قائم نہ ہو۔ کون ہے تیرے چیرے سے برائی برتی ہے ۔ وہ کہتا ہے میں تیرے بدا تمال کا مجمہ ہوں - تو یہ دعا کرتا ہے کہ یا اللہ قیا مت قائم نہ ہو۔ کون ہے تیرے چیرے سے برائی برتی ہے ۔ وہ کہتا ہے میں تیرے بدا تمال کا محمہ ہوں - تو یہ دعا کرتا ہے کہ یا اللہ قیا مت قائم نہ ہو۔ کون ہے تیں برے تیں برائی برتی ہے ۔ وہ کہتا ہے میں تیرے برائی اس کی برائی کون کی براؤور کراؤن کی برائی کی برائی کی کون ہے تو کراؤن کی برائی کی کون ہے تو کرون کی برائی کی کون ہے تو کرون کی برائی کرون کرون کراؤن کی برائی کی کون ہے کہ برائی کی کون ہے تو کرون کی کون ہے تو کرون کی کون ہے کرون کی کون ہے تو کرون کی کون ہے تو کرون کی کون ہے تو کرون کی کون ہے کی کون ہے کون ہے تو کرون کی کون ہے کی

مند میں ہے کہ نیک بندے کی روح نکلنے کے وقت آسان وز مین کے درمیان کے فرشتے اور آسان کے فرشتے سب اس پر رحمت سیجے ہیں اور آسانوں کے دروازے اس کے پاک اور نیک روح ان سیجے ہیں اور آسانوں کی دعا ہوتی ہے کہ اس کی پاک اور نیک روح ان کے دروازے سے چڑھائی جائے الخ 'اور ہر مخص کے بارے میں اس میں ہے کہ اس کی قبر میں ایک اندھا بہرا گونگا فرشتہ مقرر ہوتا ہے جس کے ہاتھ میں ایک گرز ہوتا ہے کہ اس کی قبر میں ایک گرز ہوتا ہے کہ اگر دو کس بڑے پہاڑ پر ماردیا جائے وہ مٹی بن جائے ۔اس سے وہ اسے مارتا ہے ۔ یہٹی ہوجاتا ہے اس کے ہاتھ میں ایک گرز ہوتا ہے کہ اس کی چڑ کو سوائے انسانوں اور جن کے ہرکوئی سنتا ہے۔

منداحم کی روایت میں ہے کہ فرشتہ جو آتا ہے اس کے ہاتھ میں او ہے کا ہتھوڑا ہوتا ہے موسن اللہ کی معبودیت اور توحید کی

اور جمد علی کے عبدیت اور رسالت کی گواہی ویتا ہے۔ اس میں بیجی ہے کہ اپنا جنت کا مکان ویکھ کراس میں جانا چاہتا ہے۔ لیکن اسے کہا جاتا ہے ابھی یہیں آ رام کرو۔ اس کے آخر میں ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہ نے کہا' یا رسول اللہ جب ایک فرشتے کو ہاتھ میں گرز لئے دیکھیں گوت حواس کیسے قائم رہیں گے؟ تو آپ نے یہی آیت پڑھی۔ لیعنی اللہ کی طرف سے آئییں ٹابت قدمی ملتی ہے۔ اور حدیث میں ہے' روح نکلنے کے وقت مومن سے کہا جاتا ہے کہ اے اطمینان والی روح جو پاکہ جسم میں تھی' نکل تعریفوں والی ہوکر اور خوش ہوجا۔ راحت و آ رام اور پھل پھول اور جیم وکر یم اللہ کی رحمت کے ساتھ۔ اس میں ہے کہ آسمان کے فرشتے اس روح کومر حبا کہتے ہیں اور یہی خوشخبری ساتے ہیں۔ اس میں ہے کہ اس میں کہ برے انسان کی روح کو کہا جاتا ہے کہ اے خوبیث روح جو خبیث جسم میں تھی' نکل بری بن کر اور تیار ہوجا آگ جیسا پائی پینے کے لئے اور لیو پیپ کھانے کے لئے اور اس میں ہے کہ آسمان کے فرشتے اس کے لئے درواز و نہیں کھو لتے اور لیے ہیں بری ہو کر مذمت کے ساتھ لوٹ جا۔ تیرے لئے درواز نہیں کھلیں گے۔

اورروایت میں ہے کہ آسانی فرشتے نیک روح کے لئے کہتے ہیں اللہ تھے پر رحمت کر ہے اوراس جم پر بھی جس میں تو تھی۔ یہاں

تک کہا سے اللہ عزوج ل کے پاس پنجا تے ہیں۔ وہاں سے ارشاد ہوتا ہے کہا ہے آخری مدت تک کے لئے لے جاؤ - اس میں ہے کہ کافری

روح کی بد ہو کا بیان کرتے ہوئے رسول اللہ تھا تھے نے اپنی چا در مبارک اپنی تاک پر رکھی لی - اورروایت میں ہے کہ رحمت کے فرشتے مومن کی

روح کے لئے جنتی سفیدریشم لے کر ازتے ہیں۔ ایک ایک کے ہاتھ سے اس روح کو لینا چاہتا ہے۔ جب یہ پہلے کے مومنوں کی ارواح سے

ملتی ہے تو جسے کوئی نیا آدمی سفر ہے آئے اور اس کے گھروالے خوش ہوتے ہیں اس سے زیادہ بیروجیں اس روح سے لل کر راضی ہوتی ہیں۔

پھر پوچھتی ہیں کہ فلاں کا کیا حال ہے؟ لیکن ان میں سے بعض کہتے ہیں کہ بھی سوال جواب نہ کرو۔ ذرا آرام تو کر لینے دو۔ یہ تو غم سے ابھی

ہی چھوٹی ہے۔ لیکن وہ جواب دیتی ہے کہ وہ تو مرکیا۔ کیا تمہارے پاس نہیں پہنچا؟ وہ کہتے ہیں تچھوڑ و۔ اس کے ذکر کو۔ وہ اپنی امال ہاویہ میں

سیا ۔ اورروایت میں ہے کہ کافر کی روح کو جب زمین کے دروازے کے پاس لاتے ہیں تو وہاں کے داروغہ فرشتے اس کی بد ہوسے گھراتے

ہی سے اخرا سے سب سے نیے کی زمین میں پہنچاتے ہیں۔

عضرت عبداللہ بن عمرورضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ مومنوں کی روعیں جائین میں اور کافروں کی روعیں برھوت نامی حضرت موت کے قید میں جمع رہتی ہیں۔ اس کی قبر بہت تک ہو جاتی ہے۔ ترفدی میں ہے کہ میت کے قبر میں رکھے جانے کے بعداس کے پاس دوسیاہ فام کیری آتھوں والے فرشتے آتے ہیں۔ ایک منکر دوسرائکیر۔ اس کے جواب کوس کروہ کہتے ہیں کہ میں علم تھا کہتم ایسے ہی جواب دوگے۔
کیری آتھوں والے فرشتے آتے ہیں۔ ایک منکر دوسرائکیر۔ اس کے جواب کوس کروہ کہتے ہیں کہ میں علم تھا کہتم ایسے ہی جواب دوگے۔
کیری آتھوں والے فرشتے آتے ہیں۔ ایک منکر دوسرائکیر۔ اس کے جواب کوس کروہ کہتے ہیں کہ میں تواپ گھر والوں سے کہوں گا۔ کیکن وہ کورس کہتے ہیں کہ دابوں کی نیندسوجا۔ جے اس کے اہل میں سے وہی جگا تا ہے جواسے سب سے زیادہ پیارا ہو۔ یہاں تک کہ اللہ خودا سے اس خواب گاہ سے جگائے۔ منافق جواب میں کہتا ہے کہ کہتا رہا گین جا نتائہیں۔ وہ کہتے ہیں 'ہم تو جائے ہی شعر کہتا رہا گیاں وہ اس کی پہلیاں ادھرادھ کھس جاتھ ہیں۔ کھرا سے عذاب ہوتار ہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالی قیامت قائم کرے اور اسے اس کی قبر سے اٹھائے۔

اور حدیث میں ہے کہ مومن کے جواب پر کہا جاتا ہے کہ ای پر تو جیا-ای پر تیری موت ہوئی اور ای پر تو اٹھایا جائے گا-ابن جریر میں فرمان رسول کریم میں ہے۔اس کی تم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میت تمہاری جو تیوں کی آ ہٹ سنتی ہے جب کہ تم اے دفنا کر واپس لوشتے ہو-اگروہ ایمان پر مراہے تو نماز اس کے سر ہانے ہوتی ہے ڈکو ۃ واکیں جانب ہوتی ہے ٔ روزہ ہاکیں طرف ہوتا ہے-نیمیاں مثلاً، صدقہ خیرات صدر کی بھلائی کو ل سے احسان وغیرہ اس کے پیروں کی طرف ہوتے ہیں۔ جب اس کے مرکی طرف سے کوئی آتا ہے قونماز
کہتی ہے یہاں سے جانے کی جگہ نہیں۔ وائیں طرف سے زکوۃ روتی ہے۔ بائیں طرف سے روزہ پیروں کی طرف سے اور نیکیاں پس اس
سے کہا جاتا ہے بیٹھ جاؤ۔ وہ بیٹھ جا تا ہے اور اسے ایسا معلوم دیتا ہے کہ گویا سورج ڈو بنے کے قریب ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ دیکھ وجوہم پوچھیں ،
اس کا جواب دو۔ وہ کہتا ہے تم چھوڑ و پہلے میں نماز ادا کرلوں۔ وہ کہتے ہیں وہ تو تو کرے گائی۔ ابھی تو ہمیں ہمار سے سوالوں کا جواب دے۔ وہ کہتا ہے اچھاتم کیا لوچھتے ہو؟ وہ کہتے ہیں اس شخص کے بارے میں تو کیا کہتا ہے اور کیا شہادت ویتا ہے۔ وہ لوچھتا ہے کیا حضرت محمد ہیں تھاتے کے بارے میں تو کیا کہتا ہے کہ میری گوائی ہے کہ آپ رسول اللہ ہیں آپ اللہ کے پاس سے کہ بارے میں اللہ جی آپ اللہ کے پاس سے کہا ۔

ے بارے یں بجواب ملما ہے کہ ہاں ا پہنی کے بارے میں بیر ابتا ہے کہ میری لواہی ہے کہ آپ رسول اللہ ہیں آپ اللہ کے پاس سے ہمارے پاس خالات پاس دلیاں لیاں اور اس کے ہم نے آپ کو سچا مانا - پھر اس سے کہا جاتا ہے کہ تو اس پر زندہ رکھا گیا اور اس پر مرا اور ان شاء اللہ ای پر دوبارہ اٹھایا جائے گا - پھر اس کی قبر سر ہاتھ پھیلا دی جاتی ہے اور نورانی کردی جاتی ہے اور جنت کی طرف ایک وروازہ کھول دیا جاتا ہے - اور کہا جاتا ہے ور کھے یہ ہے تیرااصلی ٹھکانا - اب تو اسے خوشی اور راحت ہی راحت ہوتی ہے - پھر اس کی روح پاک روحوں ہیں سبز پرندوں کے مالب میں جنتی درختوں میں رہتی ہے اور اس کا جم جس سے اس کی ابتدا کی گئی تھی اس کا جم جس سے اس کی ابتدا کی گئی تھی اس کی جس سے اس کی ابتدا کی گئی تھی اس کی طرف لوٹا

دیاجاتا ہے بعنی می کی طرف۔ یہی اس آیت کا مطلب ہے۔ اورروایت میں ہے کہ موت کے وقت کی راحت ونورکود کی کرمومن اسے روح سے تکل جانے کی تمنا کرتا ہے اور اللہ تعالی کو بھی اس

کی ملا قات مجبوب ہوتی ہے۔ جب اس کی روح آسان پر پڑھ جاتی ہے تواس کے پاس مومنوں کی اور روھیں آتی ہیں اور اپنی جان پہچان کے لوگوں کی بابت اس سے سوالات کرتی ہیں۔ اگر یہ کہتا ہے کہ فلال تو مرچکا ہے تو یہ ناراض ہوکر کہتے ہیں یہاں ٹیمیں لا یا گیا۔ مومن کواس کی قبر میں بیٹھا دیا جاتا ہے۔ پھر اس سے پوچھا جاتا ہے 'تیرا نبی کون ہے؟ یہ کہتا ہے میرے نبی محمد مطابقے ہیں۔ فرشتہ کہتا ہے کہ تیرا دین کیا ہے؟ یہ جواب دیتا ہے 'میرادین اسلام ہے۔ اس میں ہے کہ اللہ کے دشمن کو جب موجہ آئے گئی ہے اور یہ اللہ کی ناراضکی کے اسباب دیکھ لیتا ہے تو

میں بیٹھا دیا جاتا ہے۔ پھراس سے پوچھا جاتا ہے' تیرا نی کون ہے؟ بیر کہتا ہے' میر سے نی محر مقافظہ بیں۔ فرشتہ کہتا ہے کہ تیرا دین کیا ہے؟ بیہ جواب دیتا ہے' میرا دین اسلام ہے۔ ای میں ہے کہ اللہ کے دشن کو جب موسق آئے گئی ہے اور یہ اللہ کی نارافسکی کے اسباب دیکھ لیتا ہے تو نہیں چاہتا کہ اس کی روح نظے۔ اللہ بھی اس کی ملا قات سے ناخوش ہوتا ہے۔ اس میں ہے کہ اسے سوال وجواب اور مار پیٹ کے بعد کہا جاتا ہے ایسا سوچھے سانپ کٹا ہوا۔ اور روایت میں ہے کہ جب پی حضور عقطے کی رسالت کی گوائی دیتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے کہ بختے کیے معلوم ہوگیا' کیا تو نے آپ کے زمانہ کو پایا ہے؟ اس میں ہے کہ کافر کی قبر میں ایسا بہرا فرشتہ عذاب کرنے والا ہوتا ہے کہ جونہ بھی سے نہ رحم کر ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ موت کے وقت مون کے پاس فرشتہ آ کر سلام کرتے ہیں' جنت کی بھارت دیتے ہیں' اس کے جناز سے کہا تا ہے۔ ان طرح فالموں کو اللہ گراہ کر دیتا ہے۔ ان کے چیروں پران کی کمر پر مار مارتے ہیں۔ اس کی قبر میں جو اب بھلادیا جاتا ہے۔ ای طرح فالموں کو اللہ گراہ کر دیتا ہے۔

حضرت ابوقادہ انصاری رضی اللہ تعالی عنہ ہے بھی ایسا ہی قول مروی ہے۔ اس میں ہے کہ مومن کہتا ہے کہ میرے نی حضرت محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ واللہ وہ اس میں ہوا ہے۔ اس جہنم کا ٹھکا نا و کھا کر کہاجا تا ہے کہ اگر ٹیٹر ھا چاتا تو تیری ہے جگہ تھی اللہ علیہ وہ اس ہے۔ اور جنت کا ٹھکا نا دکھا کر کہا جا تا ہے کہ تو ہی وجہ سے بیٹھکا نا ہے۔ حضرت طاؤس رحمتہ اللہ علیہ فریاتے ہیں وین میں ثابت تیری ہے جگہ تھی ۔ اور جنت کا ٹھکا نا دکھا کر کہا جا تا ہے کہ تو ہی وجہ سے بیٹھکا نا ہے۔ حضرت طاؤس رحمتہ اللہ علیہ فریاتے ہیں وہ میں ثابت تعدمی مشرکھیر کے جواب کی ہے۔ قادہ فریاتے ہیں کہ تا عت کے پاس آ کر حضور تھا تھی میں اور قبر میں بھی ۔ ابوعبداللہ علیم تر فری این کتاب نوادرالاصول میں لائے ہیں کہ صحابہ کی جماعت کے پاس آ کر حضور تھا تھے۔

ے مدینہ کی مجدیں فرمایا کہ گذشتہ رات میں نے عجیب باتیں دیکھیں۔ ویکھا کہ میرے ایک امتی کوعذاب قبرنے گھیرر کھا ہے۔ آخراس کے

اور جگدفر مان ہے کہ اگروہ مقربین میں سے ہے تو اس کے لئے آرام وآسائش ہے۔ یعنی موت آرام کی اور آسائش کی ملنے والی اور د نیا کے بدلے کی جنت ہے- ملک الموت کے روح کوقیف کرتے ہی روح جسم ہے کہتی ہے کہ اللہ تعالی عز وجل تھیے جزائے خیر دے- تو اللہ کی اطاعت کی طرف جلدی کرنے والا اور اللہ کی معصیت ہے دیر کرنے والا تھا۔ تونے آپ بھی نجات پائی اور جھے بھی نجات دلوائی -جسم بھی روح کواپیا ہی جواب دیتا ہے۔ زمین کے وہ تمام حصے جن پر بیرعبادت الٰہی کرتا تھا'اس کے مرنے سے چالیس دن تک روتے ہیں۔ای طرح آ سان کے وہ کل دروازے جن سے اس کے نیک اعمال چڑھتے تھے اور جن سے اس کی روزیاں اترتی تھیں اس پرروتے ہیں۔اس وقت وہ پانچ سوفر شتے اس جسم کے اردگر دکھڑ ہے ہوجاتے ہیں اور اس کے نہلانے میں شامل رہتے ہیں انسان اس کی کروٹ بدلے اس سے پہلے خود

فرشتے بدل دیتے ہیں اور اسے نہلا کر انسانی کفن سے پہلے اپنا ساتھ لا یا ہوا کفن پہنا دیتے ہیں۔ان کی خوشبو سے پہلے اپنی خوشبولگا دیتے ہیں اوراس کے گھر کے دروازے سے لے کراس کی قبرتک دوطرفہ فیس باندھ کر کھڑے ہوجاتے ہیں اوراس کے لئے استغفار کرنے لگتے ہیں-

اس وقت شیطان اس زور سے رنج کے ساتھ چیختا ہے کہ اس کے جسم کی بڈیاں ٹوٹ جائیں اور کہتا ہے میر بے لشکر یوتم برباد ہوجاؤ ہائے یہ تمہارے ہاتھوں سے کیسے نگی میا؟ وہ جواب دیتے ہیں کہ بیتو معصوم تھا- جب اس کی روح کو لے کر ملک الموت چڑھتے ہیں تو حضرت جرئيل عليه السلام ستر ہزار فرشتوں كو لے كراس كا استقبال كرتے ہيں - ہرا يك اسے جدا گاند بشارت اللي سناتا ہے يہاں تك كماس كى روح عرش اللی کے پاس پہنچی ہے۔ وہاں جاتے ہی محدے میں گر پر تی ہے۔

اسی وقت جناب باری کاارشاد ہوتا ہے کہ میرے بندے کی روح کو بغیر کا نٹوں کی بیریوں میں اور تہد بہتر کیلوں کے درختوں میں اور لم لمبسايوں ميں اور بتنے پاندوں ميں جگه دو- پھر جب اسے قبر ميں ركھا جاتا ہے تو دائيں طرف نماز كھڑى ہو جاتى ہے بائيں جانب روز ہ کھڑا ہوجا تا ہے ٔ سرکی طرف قر آن آ جا تا ہے ُ نمازوں کوچل کر جانا پیروں کی طرف ہوتا ہے ٔ ایک کنارے صبر کھڑا ہوجا تا ہے۔ عذاب کی ا یک گردن کیتی آتی ہے لیکن دائیں جانب سے نماز اسے روک دیتی ہے کہ یہ ہمیشہ چوکنار ہا۔ اب اس قبر میں آ کر ذرار احت پائی ہے۔ وہ بائیں طرف سے آتی ہے۔ یہاں سے روزہ یہی کہ کراہے آئے بیں دیتا' سر بانے ہے آتی ہے' یہاں سے قر آن اور ذکریمی کہ کرآڑے آتے ہیں۔وہ پائٹنوں سے آتی ہے۔ یہاںاسےاس کا نمازوں کے لئے چل کر جانا اے روک دیتا ہے۔غرض چاروں طرف سےاللہ کے محبوب کے لئے روک ہوجاتی ہےاورعذاب کو کہیں ہے راہ نہیں ملتی - وہ واپس چلا جاتا ہے- اس وقت صبر کہتا ہے کہ میں دیکھ رہاتھا کہ اگرتم سے ہی بیعذاب دفع ہوجائے تو مجھے بولنے کی کیاضرورت؟ ورنہ میں بھی اس کی حمایت کرتا۔اب میں بل صراط پراور میزان کے وقت اس

کے کام آؤں گا-اب دوفر شنتے بھیجے جاتے ہیں-ایک کوئلیر کہا جاتا ہے دوسرے کومنکر-یدا چک لے جانے والی بحل جیسے ہوتے ہیں ان کے دانت سیر جیے ہوتے ہیں-ان کے سانس سے شعلے نکلتے ہیں-ان کے بال پیروں تلے لٹکتے ہوتے ہیں-ان کے دو کندھوں کے درمیان اتنی اتن مسافت ہوتی ہے-ان کے دل زی اور رحت سے بالکل خالی ہوتے ہیں-ان میں سے ہرایک کے ہاتھ میں ہتھوڑے ہوتے ہیں کہ اگر

قبیلہ رہیداور قبیلہ مصر جمع ہوکراسے اٹھانا چاہیں تو ناممکن-وہ آتے ہی اسے کہتے ہیں اٹھ کربیٹ**ہ**- بیاٹھ کرسید <u>ھے</u>طرح بیٹھ جاتا ہے-اس کا کفناس کے پہلو پر آجاتا ہے۔وہاس سے پوچھتے ہیں' تیرارب کون ہے؟ تیرادین کیا ہے؟ تیرانی کون ہے؟ محابہ سے ندر ہا گیا-انہوں نے کہارسول الله النے ڈراؤنے فرشتوں کوکون جواب دے سکے گا؟ آپ نے ای آیت یثبت الله الح کی تلاوت فرمائی اور فرمایا وہ ب جھک جواب دیتا ہے کہ میرارب اللہ وحدہ لاشریک لہ ہے اور میرادین اسلام ہے جوفرشتوں کا بھی دین ہے اور میرے نبی محمر میں جوخاتم الانبیاء تھے(ﷺ)وہ کہتے ہیں' آپ نے سیحے جواب دیا-اب تو دہ اس کے لئے اس کی قبرکواس کے آگے ہے'اس کے دائیں ہے'اس کے تفسيرسورة ابراجيم _ پاره٣١

بائیں ہے'اس کے پیچھے سے'اس کے سر کی طرف ہے'اس کے یاؤں کی طرف سے جالیس جالیس ہاتھ کشادہ کر دیتے ہیں۔ وہ سو ہاتھ کی وسعت کردیتے ہیں اور چالیس ہاتھ کا احاطہ کردیتے ہیں اوراس سے فرماتے ہیں' اپنے او پرنظریں اٹھا' بید کیکھتا ہے کہ جنت کا درواز ہ کھلا ہوا

ہے۔وہ کہتے ہیں'اےاللہ کے دوست چونکہ تونے اللہ کی بات مان کی تیری منزل سے۔

حضور سلط فرماتے ہیں اس اللہ کی قسم جس کے ہاتھ میں محر کی جان ہے اس وقت جوسرور و راحت اس کے دل کو ہوتی ہے وہ لاز وال ہوتی ہے۔ پھراس سے کہاجا تا ہے اب اپنے نیچے کی طرف دیکھے۔ بید یکھاہے کہ جہنم کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ فرشتے کہتے ہیں۔ دیکھاس ے اللہ نے تخفیے ہمیشہ کے لئے نجات بخش - مجرتو اس کا دل اتنا خوش ہوتا ہے کہ بیخوشی ابدالا باد تک بنتی نہیں - حضرت عا کشد ضی اللہ عنہا

فرماتی ہیں کہاس کے لئے ستر درواز ہے جنت کے کھل جاتے ہیں جہاں ہے بادصبا کی کپٹیں خوشبوادر مختذک کے ساتھ آتی رہتی ہیں یہال تک کہا ہے اللہ عزوجل اس کی اس خواب گاہ سے قیامت کے قائم ہوجانے پراٹھائے۔ اس اسناد سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ برے بندے

کے لئے ملک الموت سے فرما تا ہے جااوراس میرے دشمن کو لے آ -اسے میں نے زندگی میں برکت دے رکھی تھی-اپنی نعتیں عطافر مارکھی

تھیں لیکن پھر بھی بیریری نافر مانیوں سے نہ بچا' اسے لے آتا کہ میں اس سے انتقام لوں' اس وقت حضرت ملک الموت علیہ السلام اس کے

سامنے انتہائی بداور ڈراؤنی صورت میں آتے ہیں ایس کہ کس نے اتنی بھیا تک اور گھناؤنی صورت نددیکھی ہو-بارہ آ تکھیں ہوتی ہے جہم کا خار دارلباس ساتھ ہوتا ہے یا نچ سوفر شتے جوجہنی آگ کے انگارے اور آگ کے کوڑے اپنے ساتھ لئے ہوئے ہوتے ہیں'ان کے ساتھ

ہوتے ہیں- ملک الموت وہ خاردار کھال جوجہنم کی آ گ کی ہے اس کےجسم پر مارتے ہیں روئیں میں آ گ کے کا نے تھس جاتے ہیں ' پھر اس طرح تھماتے ہیں کہاس کا جوڑ جوڑ ڈھیلا پڑ جاتا ہے۔ پھر اس کی روح اس کے یاؤں کے انگوٹھوں سے تھینچتے ہیں اور اس کے تھٹنوں پر

وال دیتے ہیں اس وقت اللہ کا دشمن بے ہوش ہو جاتا ہے۔ بس ملک الموت اے اٹھا لیتے ہیں۔ فرشتے اپنے جہنمی کوڑے اس کے چہرے پر اور پیٹر پر مارتے ہیں۔ پھر ملک الموت اسے دبو چتے ہیں اور اس کی روح اس کی ایڑیوں کی طرف سے تھینچتے ہیں اور اس کے گھٹوں پر ڈال

دیتے ہیں پھراسے تہہ بند باندھنے کی جگہ پرڈال دیتے ہیں- بیوٹمن رباس دفت پھر بے تاب ہوجا تا ہے-فرشتہ موت پھراس بے ہوٹی کو ا ٹھالیتا ہے اور فرشتے جہنمی انگاروں کواس کی ٹھوڑی کے بنچے رکھ دیتے ہیں اور ملک الموت علیه السلام فرماتے ہیں' الے بین وملحون روح چل

سینک میں اور جھلتے پانی اور کالے سیاہ دھویں کے غمار میں جس میں نہ تو خنگی ہے نہ اچھی جگہ- جب بدروح قبض ہوجاتی ہے تو اپنے جسم سے كہتى ہے اللہ تجھ سے سمجھے تو مجھے اللہ كى نافر مانيوں كى طرف ہوگائے لئے جار ہاتھا۔خود بھى ہلاك ہوااور مجھے بھى بربادكيا۔جسم بھى روح سے يمى كہتا ہے- زمين كے وہ تمام حصے جہال بيالله كى معصيت كرتا تھا اس پرلعنت كرنے كلتے ہيں -

شیطانی لشکر دوڑتا ہواشیطان کے پاس پہنچتا ہے اور کہتا ہے کہ ہم نے آج ایک کوجہنم میں پہنچا دیا۔اس کی قبراس قدر تنگ ہوجاتی ہے کہ اس کی دائیں پسلیاں بائیں میں اور بائیں پسلیاں دائیں تھس جاتی ہیں- کالے ناگ بختی اونٹوں کے برابراس کی قبر میں جھیجے جاتے میں جواس کے کانوں اور اس کے پاؤں کے انگوٹھوں ہے اسے ڈسٹاشروع کرتے ہیں اور اوپر چڑھتے آتے ہیں یہاں تک کہ وسط جسم میں ل جاتے ہیں- دوفر شتے بھیجے جاتے ہیں جن کی آ تکھیں تیز بجلی جیسی جن کی آ واز گرج جیسی جن کے دانت درندے جیئے جن کے سانس آگ

کے شعلے جیئے جن کے بال پیروں کے نیچے تک جن کے دومونڈھول کے درمیان اتنی اتنی مسافت ہے جن کے دل میں رحمت ورحم کا نام ونثان بھی نہیں۔جن کا نام ہی مشرکلیر ہے جن کے ہاتھ میں او ہے کے استے بڑے ہتھوڑے ہیں جنہیں ربیعہ اور مضرمل کر بھی نہیں اٹھا سکتے - وہ اسے کہتے ہیں اٹھ بیٹھ یہسیدها بیٹھ جاتا ہے اور تہد باند صنے کی جگداس کا گفن أبرتا ہے۔ وہ اس سے بوچھتے ہیں تیرارب كون ہے؟ تيرادين كيا

ہے؟ تیرا نی کون ہے؟ بیکہتا ہے جھےتو کچھ نبز نہیں' وہ کہتے ہیں ہاں نہ تو نے معلوم کیا نہ تو نے پڑھا۔ پھراس زورے اے ہتھوڑا مارتے ہیں کہاس کےشرارے اس کی قبر کو پر کردیتے ہیں۔ پھرلوٹ کراس ہے کہتے ہیں' اپنے او پر کود کھے۔ بیا کیکھلا ہوا دروازہ دیکھتا ہے۔ وہ کہتے ہیں واللّٰدا گرتو اللّٰد کا فرما نبر دارر ہتا تو تیری بیجگتھی۔

حضور علی فرماتے ہیں اب تو اے وہ حسرت ہوتی ہے جو بھی اس کے دل ہے جدائیں ہونے کی۔ پھر وہ کہتے ہیں اب پے نیچ دکی وہ و کھتا ہے کہ ایک دروازہ جہنم کا کھلا ہوا ہے فرشتے کہتے ہیں اے دشمن رب چونکہ تونے اللہ کی مرض کے خلاف کام کے ہیں اب ہیری جگہ ہے وہ داللہ اس وقت اس کا دل ربخ اورافسوں سے بیٹے جاتا ہے۔ جو صدمہ اسے بھی بھولنے کائیں اس کے لئے ستمتر دروائی جہنم سے کھلہ ہے وہ اللہ اس کے الئے ستمتر دروائی ہے ہیں کہ ہاں تک کہا سے اللہ تعالی اٹھا بھائے۔ بیعد یہ بہت فریب ہے کھل جاتے ہیں جہاں سے گرم ہوااور بھاپ اسے ہمیشہ بی آیا کرتی ہے بہاں تک کہا سے اللہ تعالی اٹھا بھائے۔ بیعد یہ بہت فریب ہو ادر بیس اس کے مورت انس کی فرائب و مشکر اس بہت ہیں اس کے خرائب و مشکر اس بہت ہیں کہ جب رسول اللہ علی کی خص اور ایک ہوتے تو وہاں تھی ہرے واللہ علم - ابوداؤد میں ہے معنی کے فرن سے فارغ ہوتے تو وہاں تھی ہرے جاتے اور فرمات اپنے بھائی کے لئے استعفار کرواور اس کے لئے فاہت قدمی طلب کرواس وقت اس سے سوال ہور ہا ہے ۔ حافظ ابن مردویہ نے فرمان باری وَ لَوُ تَرَی اِذِا الظّٰلِمُونَ فی عَمَراتِ الْمَوْتِ الْحَٰ کَائِس میں ایک بہت اسے سوال ہور ہا ہے ۔ بھی غرائب سے یہ ہے۔

کیا تو نے ان کی طرف نظرنہیں ڈالی جنہوں نے اللہ کی نمت کے بدلے ناشکری کی اورا پٹی قوم کو ہلاکت کے گھر میں لا اتارا O بعنی دوز ن ہے جس میں پیسب جائیں گئے جو بدترین ٹھکانہ ہے O انہوں نے اللہ کے ہم سر بنا لئے کہ لوگوں کوراہ اللہ سے بہکائیں' تو کہہ دے کہ خیر مزے کر لو-تمہاری بازگشت تو آخر جہنم ہی ہے O

منافقین قریش: ﷺ ﷺ ﴿ آیت: ۲۸-۳۰) سیح بخاری میں ہے الم تر معنی میں الم تعلم کے ہے یعنی کیا تو نہیں جاما- ہو ار کے معنی اللہ تعلم کے ہے یعنی کیا تو نہیں جاما- ہو ار کے معنی اللہ تعلی عنہ کفارا الل کمہ ہیں۔ اللہ تعلی عنہ کفارا اللی کمہ ہیں۔ اور تول ہے کہ مراداس سے جلہ بن ابہ اور اس کی اطاعت کرنے والے وہ عرب ہیں جورومیوں سے ل کئے تھے لیکن مشہور اور میح قول ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کا اول ہی ہے۔ گوالفاظ اپنے عموم کے اعتبار سے تمام کفار مرشمتل ہیں۔ اللہ تعالی نے اپنے نمی حضرت میں میں میں موافقت میں مروی ہے اور جس نے عالم کے لئے رحمت بنا کر اور کل لوگوں کے لئے نعمت بنا کر اور کل لوگوں کے لئے نعمت بنا کر بھیجا ہے۔ جس نے اس رحمت و نعمت کی قدروانی کی وہ بنتی ہے اور جس نے ناقدری کی وہ جہنمی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ ہے۔ بھی ایک تول حضرت ابن عباس کے پہلے تول کی موافقت میں مروی ہے' ابن کوا کے جواب میں آیے نے بہی فرمایا تھا کہ یہ بدر کے دن کے کفار قریش ہیں۔

اورروایت میں ہے کدایک مخص کے سوال پرآپ نے فرمایا اس سے منافقین قریش ہیں۔ اور روایت میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ

تعالیٰ عندنے ایک مرتبه فرمایا که کیا مجھے سے قرآن کی بابت کوئی پھے بات دریافت نہیں کرتا؟ واللہ میرے علم میں اگرآج کوئی مجھ سے زیادہ

قرآن کا عالم ہوتا تو جا ہے وہ سمندروں پار ہوتالیکن میں ضروراس کے پاس پہنچا۔ یہن کرعبداللہ بن کوا کھڑا ہوگیا اور کہا یہ کون لوگ ہیں جن کے بارے میں فرمان البی ہے کہ انہوں نے اللہ کی نعمت کو کفر سے بدلا اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گڑھے میں ڈال دیا۔ آپ نے فرمایا' یہ

. مشرکین قریش میں -ان کے پاس اللہ کی نعمت ایمان پینچی کیکن اس نعت کوانہوں نے کفر سے بدل دیا -اورروایت میں آپ سے مروی ہے کہ اس سے مراد قریش کے دوفاجر ہیں بنوامیہ اور بنومغیرہ - بنومغیرہ نے اپنی قوم کو بدر میں لا کھڑا کیا اور انہیں ہلاکت میں ڈالا اور بنوامیہ نے احد

، ب سے طور رئیں مصادر ما ہو ہیں ہو ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں ہو ہور میں اور ہیں ہوں سے ہیں دراہ اور دواسیہ سے د والے دن اپنے والوں کو غارت کیا- بدر میں ابوجہل تھا اور احد میں ابوسفیان اور ہلاکت کے گھرے مراد جہنم ہے- اور روایت میں ہے کہ بنو مغیرہ تو بدر میں ہلاک ہوئے اور بنوامیہ کو کچورٹوں کا فائد وال گیا-حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے بھی اس آیت کی تفسیر میں یہی مروی ہے-

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عند نے جب آپ سے سوال کیا تو آپ نے فر مایا 'ید دونوں قریش کے بدکار ہیں۔ میرے ماموں اور تیرے پچپا 'میری ممیال والے تو بدر کے دن ناپید ہو گئے اور تیرے پچپا والوں کو اللہ نے مہلت دے رکھی ہے۔ یہ جہنم میں جا کیں گے جو بری جگہ ہے۔ انہوں نے خود شرک کیا 'دوسروں کوشرک کی طرف بلایا۔ اے نبی ﷺ تم ان سے کہدد کد زیامیں پچھکھا ٹی لؤ پہن اوڑ ھاؤ آ خر ٹھکا نہ تو تمہارا جہنم ہے۔ جیسے فرمان ہے ہم انہیں یو نبی سا آ رام دے دیں گے۔ پھر شخت عذا یوں کی طرف بے بس کر دیں گے۔ دنیاوی نفع اگر چہ ہو

میرے ایمان دار بندوں سے کہدوے کہ نمازوں کو قائم رکھیں اور جو پکھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے۔ اس میں سے پکھے نہ پکھ پوشیدہ اور طاہر خرج بھی کرتے رہیں۔ اس سے پہلے کہ وہ دن آ جائے جس میں نہ خریدو فروخت ہوگی نہدوتی اور عبت O

نهُونَى كَى كَا مُدَرَسَكَا - فرمان سِيئاتُهَا الَّذِينَ امَنُوا النَّفِقُوا مِمَّا رَزَقُنْكُمْ مِّنُ قَبُلِ اَنُ يَالَتِى يَوُمَّ لَا بَيْعٌ فِيهِ وَ لَا خُلَّةً وَلا شَفَاعَةً وَ الْكَفِرُونَ هُمُ الظَّلِمُونَ ايمان دارد! جوہم نِيمِين دے رکھا ہے تم اس میں نے ہماری راہ میں خرج کرؤ اس سے پہلے کہ مدون آتے بچر میں نہ مورد اس میں نہوں دورہ میں نہذاہ میں اس میں نہوں کا فرق میں اسل ناالم میں ۔۔۔

اللہ وہ ہے جس نے آسانوں اور زیمن کو پیدا کیا ہے اور آسان سے ہارش برسا کراس کے ذریعے سے تبہاری روزی کے لئے پھل نکالے ہیں اور کشتیاں تبہارے بس میں کردی ہیں کہ دریا دَل میں اس کے تھم سے چلیں پھریں اس نے ندیاں اور نہریں تبہار سے اختیار میں کردی ہیں اس نے تبہارے لئے سورج ہا ندگر تم اللہ کے ہے کہ برابری چل رہے ہیں اور رات دن کو بھی تبہارے کام میں لگار کھا ہے اگر تم اللہ کے نظیمیا انسان اور تاشکراہے اس اس کی تبہارے کے اس کے انسان بدائی ہے انسان اور باشکراہے اس اس کی تبہاری ہے انسان اور باشکراہے اس اس کی تبہارے کو بھی تبہارے کے بھی تبہارے کے اس کے انسان برائی ہے انسان اور باشکراہے ک

نعتیں ہوں گی-اللہ تعالیٰ اپنی نعتوں میں سے سب سے چھوٹی نعت سے فرمائے گا کہ اٹھ اور اپنا معاوضہ اس کے نیک اعمال سے لے لئ

وَإِذْ قَالَ إِبْرَهِيْمُ رَبِّ الْجَعَلَ هٰذَا الْبَلَدَ امِنَا وَالْجُنُبُنِيُ وَبَخِتَ آنَ لَعْبُدَ الْأَصْنَامَ ﴿ رَبِ إِنْهَنَ اَضَلَلْنَ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِي فَانَ لُهِ مِنِي وَمَنْ عَصَانِي فَانَّكَ غَفُورً رَّحِيْمُ ﴿

ابراہیم کی بیدد عامجی یاد ہے کدا ہے میرے پروردگار! اس شہرکوائن والا بناد ہے اور جھے اور میری اولا وکو بت پرتی سے پناہ دے O میرے پالنے والے اللہ انہوں نے بہت سے لوگوں کوراہ سے بعث کا رکھا ہے میری تابعداری کرنے والامیر اہے اور جومیری نافر مانی کریے تو تو بہت ہی معافی اور کرم کرنے والاہے O

حرمت وعظمت کا ما لک شہر: ہما ہما (آیت: ٣٦-٣٥) اللہ تعالی بیان فرما تا ہے کہ حرمت والا شہر مکہ ابتداء میں تو حید پر ہی بنایا اس کے اول بائی طلیل اللہ علیہ السلام اللہ کے سوااوروں کی عبادت کرنے والوں سے بری سے - انہی نے اس اللہ کی شہر کے با امن ہونے کیدعا کی تھی - جواللہ تعالی نے قبول فرمائی - سب سے پہلا بابرکت اور با ہدایت خانہ خدا کے شریف کا ہی ہے جس میں بہت می واضح نشانیوں کے علاوہ مقام ابرا ہیم بھی ہے - اس شہر میں جو بھی گیا' امن وامان میں آگیا - اس شہر کو بنا کے بعد خلیل اللہ نے دعا کی کہ اللی اس شہر کو بہا میں بنا - اس کے فرمایا کہ اللہ کا شکر ہے جس نے جس نے بی اساعیل واسحاق بھیے بی عظا ور معانی بنا - اس کے فرمایا کہ اللہ کا شکر ہے جس نے بیجے بڑھا ہے میں اساعیل واسحاق بھیے بی عظا فرمائی وروو دور پیٹاس کی والدہ کے کے ساتھ کے کر یہاں آئے تھے جب بھی آپ نے اس شہر کے با امن ہونے فرمائی کی وہ الدہ کے کہ مائی ہی اس دعا میں بَلَدٌ پرلام نہیں ہے اس لئے کہ بیدعا شہر کی دعا کی تھی اس بوئے اس اس وقت کے الفاظ یہ تھے رقب الحکم معرف بلا م لائے - سورہ بقرہ میں بَلَدٌ پرلام نہیں ہے اس لئے کہ بیدعا شہر کی کہا ہا تھا باللہ کہ اللہ کہ اللہ کہ اللہ کہ کہا ہما ہمائی ہم

علم ہوا کہ جاؤادر کہدو کہ آپ کو ہم آپ کی امت کے بارے میں خوش کردیں گے۔ ناراض نہ کریں گے۔

رَبِّنَا اِنِّنَ اَسْكَانَتُ مِنَ دُرِّيَةِ فِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَنِعَ عِنْدَ اللَّهِ اللَّهِ الْمُحَرِّمِ لِرَبِّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلُوةَ فَاجْعَلُ اَفَيْدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهُو مَ اللَّهُ مُ وَارْزُقَهُمْ مِنَ الشَّمَارِتِ لَعَلَهُمْ النَّاسِ تَهُو مَ اللَّهُ مُ وَارْزُقَهُمْ مِنَ الشَّمَارِتِ لَعَلَهُمْ النَّاسِ تَهُو مَ اللَّهُ مَ وَارْزُقَهُمْ مِنَ الشَّمَارِتِ لَعَلَهُمْ النَّاسِ تَهُو مَ اللَّهُ مَ وَارْزُقُهُمْ مِنَ الشَّمَارِتِ لَعَلَهُمْ اللَّهُ اللَّهُ مَا اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللْلَّهُ اللَّهُ اللللْلُلْفُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ الللللْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللللَّهُ اللَّهُ الللْمُوالِلْمُ الللْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللللْمُ اللَّهُ اللللْمُ اللَّهُ اللللْمُ اللللْمُ اللَّهُ اللللْمُ الللْمُ الللَّهُ الللْمُ اللللْمُ الللْمُ اللللللْمُ اللللْ

اے ہمارے پروردگار میں نے اپنی کچھاولا داس برکھیتی کے جنگل میں تیرے حرمت والے گھرکے پاس بسائی ہے۔ اے ہمارے پروردگاریا آپ کے کہ وہ نماز قائم رکھیں۔ پس تو کچھلوگوں کے دلوں کوان کی طرف مائل کردے اورانہیں کھلوں کی روزیاں عنایت فرما تا کہ پیشکر کڑ اری کریں 🔾

رَبِّنَا اللهِ مِنْ شَيْء فِي الْأَرْضِ وَلا فِي السَّمَا ﴿ هَا لَحَمْدُ لِلهِ اللهِ مِنْ شَيْء فِي الْأَرْضِ وَلا فِي السَّمَا ﴿ هَا لَحَمْدُ لِلهِ اللّهِ مِنْ شَيْء فِي الْأَرْضِ وَلا فِي السَّمَا ﴿ هَا لَحَمْدُ لِلهِ اللّهِ مِنْ شَيْء فِي الْأَرْضِ وَلا فِي السَّمَا ﴿ هَا لَكُمْ لِللّهُ وَلَيْ السَّمِيعُ اللّهُ عَا ﴿ هَرَبِ اجْعَلْنِي مُقِيْمَ الصَّلُوةِ وَمِنْ دُرِيَّتِي فَى لَسَمِيعُ الدُّعَا ﴿ هُرَبِ اجْعَلْنِي مُقِيْمَ الصَّلُوةِ وَمِنْ دُرِيَّةِ فَي لَيْ مُقِيْمَ الصَّلُوةِ وَمِنْ دُرِيَّةِ فَي لَيْ مُقِيْمَ السَّمِيعُ الدُّعَا ﴿ هُرَبِنَا اغْفِرْ لِي وَلُو الدِي وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ الْحِسَابُ ﴿ هُ الْحِسَابُ ﴾ يَقُومُ الْحِسَابُ ﴿ هَا لَهُ اللّهِ اللّهُ اللّهِ اللّهُ اللّهِ اللّهُ اللّهِ اللّهُ اللّهِ اللّهُ اللّهُ الْحَسَابُ ﴾

ا ہے ہمارے پروردگارتو تو خوب جانتا ہے جوہم چھیا نمیں اور جوہم ظاہر کریں زمین وآسان کی کوئی چیز القدیر بوشید ونہیں 🔿 اللہ کاشکر ہے جس نے مجھے اس

4

بڑھاپے میں اساعیل واسحاق عطافر مائے' کچھ شک نہیں کہ میرا پالنہار اللہ دعاؤں کا سننے والا ہے 0 اے میرے پالنے والے مجھے نماز کا پابندر کھاور میری اولا دیے بھی اے ہمارے رب میری دعاقبول فرما 0 اے ہمارے پروردگار جھے بخش دے۔ میرے ماں باپ کو بھی بخش اور دیگر مومنوں کو بھی بخش جس دن حمال ہوئے گئے 0

منا جات: ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ٣٨ - ٣٨) فلیل فداعلیه السلام اپنی مناجات میں فرماتے ہیں کہ اللی تو میر بے اراد بے اور میر بے مقصود کو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ میری چاہت ہے کہ یہاں کے رہنے والے تیری رضا کے طالب اور فقط تیری طرف راغب رہیں۔ ظاہر و باطن تجھ پر دوثن ہے زمین و آسمان کی ہر چیز کا حل تجھ پر کھلا ہے۔ تیرااحسان ہے کہ اس پورے ہو ھاپے میں تو نے میر ہے ہاں اولا دعطافر مائی اور ایک پر ایک بچہ دیا۔ اساعیل بھی آخق علیہ السلام بھی۔ تو دعاؤں کا سننے والا اور قبول کرنے والا ہے میں نے مانگا، تو نے دیا۔ پس تیراشکر ہے۔ الہی مجھے نماز وں کا پابند بنا اور میری اولا و میں بھی بیسلم تھا کم رکھ میری تمام دعا میں قبول فرما۔ وَلِوَ الِدَیّ کی قر اُت بعض نے وَلُو الِدِی بھی کی خوالا ہے۔ جب سے بھی یا در ہے کہ بید عااس سے پہلے کی ہے کہ آپ کو اللہ کی طرف سے معلوم ہوجائے کہ آپ کا والد خدا کی دشنی پر ہی مراہے۔ جب بی ظاہر ہو گیا تو آپ اپنے والد ہے جازار ہو گئے۔ پس یہاں آپ اپنے ماں باپ کی اور تمام مومنوں کی خطاؤں کی معافی اللہ سے چاہیے ہیں کیا کہ کے دا ممال کے حیاب اور یہ لے کے دن قصور معاف ہوں۔

وَلاَتَحْسَبَنَ اللهَ غَافِلاَعَمَّا يَعْمَلُ الظّلِمُوْنَ ۚ إِنَّمَا يُوَخِّرُهُ مُ لَا لِكَالِمُونَ ۚ إِنَّمَا يُوَخِّرُهُ مُ لَلْكِمُ لَا يَنْ خَصُ فِيهِ الْأَبْصَارُ ﴿ مُهْطِعِيْنَ مُفْنِعِ فَ رُوسِهِمَ لِيَوْمِ تَشْخَصُ فِيهِ الْأَبْصَارُ ﴿ مُهْطِعِيْنَ مُفْنِعِ فَ رُوسِهِمَ لَا يَرْتَ دُ اللّهِ مَرْطُرُ فَهُ مُؤْوَا فَإِدَتُهُ مُ هَوَ الْحِلْ

ہولناک منظر ہوگا: ہے ہے ہے (آیت: ۴۳ سے) کوئی یہ نہ سمجھے کہ برائی کرنے والوں کی برائی کا اللہ کوئلم ہی نہیں اس لئے بید نیا میں پھل پھول رہے ہیں نہیں اللہ ایک ایک گیری ہوئی ہے کہ یا تو اس میں واپس ہوجائے یا پھر گناہوں میں بڑھ جائے یہاں تک کہ قیامت کا دن آجائے جس دن کی ہولنا کیاں آئھیں پھرادیں گن دید سے میں واپس ہوجائے یا پھر گناہوں میں بڑھ جائے یہاں تک کہ قیامت کا دن آجائے جس دن کی ہولنا کیاں آئھیں پھرادیں گئ دید سے چڑھادیں گئ سراٹھائے پھار نے والے گی آوازی طرف دوڑے چلے جائیں گئ کہیں ادھرادھر نہ ہوں گئے سب کے سب پور اطاعت گزار بن جائیں گئ دوڑ سے بھا گے حضور کی حاضری کے لئے بے تاباند آئیں گئ آئھیں نے کونہ جھکیں گی۔ گھبراہ ناورفکر کے مارے بھک نہ جھکیگی گے۔ دلوں کا میصال ہوگا کہ گویا اڑے جاتے ہیں خالی پڑے ہیں خوف کے سواکوئی چیز نہیں۔ وہ حلقوم تک پہنچ ہوئے ہیں' اپنی جگہ سے ہے ہوئے ہیں' دہشت سے خراب ہورہے ہیں۔

وَآنَ ذِيِ النَّاسَ يَوْمَ يَاتِيهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُولُ الَّذِينَ ظَلَمُوْ ارَبَّنَ آجِرْنَا إِلَى آجَلِ قَرِيبٍ لْجُبُ دَعُوتَكَ وَنَتَبِعِ الرُّسُلُ أُولَمْ تَكُونُو الشَّمْتُمْ مِّنْ قَبِلُ مَالَكُمْ مِّنْ زَوَالِ ٥٠

لوگوں کواس دن سے ہوشیار کردے جب کہان کے پاس عذاب آ جائے گا اور ظالم کینے لکیں گے کہاہے ہمارے رب ہمیں بہت تھوڑ بے قریب کے وقت تک

کی ہی مہلت دے کہ ہم تیری تبلیغ مان لیں اور تیرے پیفیبروں کی تابعداری میں لگ جائیں۔ کیاتم اس سے پہلے بھی قشمیں نہیں کھار ہے تھے کہ تمہارے لئے زوال ہی نہیں O

عذاب و کیھنے کے بعد: ہے ہے اور اتب ، ۱۳ میں اور ناانصاف لوگ اللہ کا عذاب و کیے کر تمنا کیں کرتے ہیں اور دعا کیں ما تکتے ہیں کہ ہمیں ذیاسی مہلت مل جائے کہ ہم فرماں برداری کرلیں اور پنج ہوں کی اطاعت بھی کرلیں۔ اور آیت میں ہے موت کود کیے کر کہتے ہیں رَبِّ ہمیں ذیاسی مہلت مل جائے کہ ہم فرماں برداری کرلیں اور پنج ہوں کی اطاعت بھی کرلیں۔ اور آیت میں ہے لین اے سلمانو ہم ہیں اور کی اللے کہ اُمُو اُلگہ ہم اُکُو اُلگہ اُلگہ ہم اُلگہ ہم ہمیں آیے اللہ کا اللہ کہ ہمیں ہیں۔ ہمارادیا ہوا ہماری راہ میں دیتے رہو ایسا نہ ہوکہ موت کے دفت آرز وکرنے لگو کہ جھے ذراسی دیری مہلت مل جائے تو میں خیرات ہی کرلوں اور نیک لوگوں میں مل جاؤں۔ یا در کھوا جل ہو کہ موت کے دفت آرز وکرنے لگو کہ جھے ذراسی دیری مہلت مل جائے تو میں خیرات ہی کرلوں اور نیک لوگوں میں مل جاؤں۔ یا در کھوا جل آنے کے بعد کی کومہلت نہیں ملتی اور اللہ تمہارے تمام اعمال سے باخر ہے۔ محشر میں بھی ان کا بھی حال ہوگا چنا نچہ سورہ بحدہ کی آیت وَلُو تَرِی اِذِا الْمُحْرِمُونَ دَالَحْ میں ہے کہ کاش کہ تم گئی اور اللہ تمہارے تو ہمیں ایک بارونیا میں گھر بھیج دے کہ جم یقین والے ہوکر نیک اعمال کرلیس بھی بیان آیت وَلُو تَرِی اِذُو اِنْ قِفُوا عَلَی النّٰ اِلَا اللہ اللہ اور اللہ ای اور اللہ ہوگا ہے کہ موروں کو تھی ہوں گئی ہیں ہم نے دیے ہوں اس اس کا مرہ چھو۔ یہ ہارے تھے کہ مردوں کوانٹد دوبارہ زیموں نی ہیں اس اس کا مرہ چھو۔ یہ ہارے تھے اور شوئی میں ہی ہے۔ یہاں انہیں جواب ماتا ہے کہ تم تو اس سے بہات میں موروں کو تھو۔ یہ ہارکہ تے تھے کہ مردوں کوانٹد دوبارہ زیموں نوٹوں وارد تھے کہ مردوں کوانٹد دوبارہ زیموں نوٹوں ہو تھے کہ مردوں کوانٹد دوبارہ زیموں نوٹوں ہو تھے کہ مردوں کوانٹد دوبارہ زیموں نوٹوں ہو تھے کہ اس اس کا مردہ چھو۔ یہ ہارکہ تے تھے کہ ہماری خوروں کو بھی میں دوبارہ نوٹوں ہو نوٹوں کو نوٹوں ہو تھی ہو گا۔

وَسَكَنْتُهُ فِي مَسْكِنِ اللَّذِيْنَ ظَلَمُوْا الْفُسَهُمْ وَ تَبَيَّنَ لَكُمُ الْمَثَالَ ﴿ وَقَدْ مَكُرُوْا كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْأَمْثَالَ ﴿ وَقَدْ مَكُرُوْا مَكْرُهُمْ وَإِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مَكْرُهُمْ وَإِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مَنْهُ الْجِبَالُ ﴿ وَإِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مِنْهُ الْجِبَالُ ﴾

اور کیاتم ان لوگوں کے گھروں میں رہتے سہتے نہ تھے جوا پی جانوں پر ہی ظلم کرتے تھے اور کیاتم پر وہ معالمہ کھلانہیں کہ ہم نے ان کے ساتھ کیسا کچھ کیا۔ ہم نے تمہارے سمجھانے کو بہت می مثالیں بیان کر دی تھیں 🔾 بیا پی چالیں چل ہی رہے ہیں اور اللہ کوان کی تمام چالوں کاعلم ہے بیتو ناممکن ہے کہان کی چالیں ایس ہوں کہان سے پہاڑا پی جگہ ہے گل جا کیم

(آیت: ۲۵-۳۷) پھر فرماتا ہے کہ تم دیھے بیٹ سے کہ تم سے پہلے کئم جیسوں کے ساتھ ہم نے کیا کیا؟ ان کی مثالیں ہم تم
سے بیان بھی کر چکے کہ ہمارے عذابوں نے کیے انہیں غارت کر دیا۔ باوجوداس کے تم ان سے عبرت حاصل نہیں کرتے اور چوکنا نہیں
ہوتے - یہ گوکتنے ہی چالاک ہوں لیکن ظاہر ہے کہ اللہ کے سامنے کی کی چالا کی نہیں چلتی - حضرت ابراہیم علیہ السلام ہے جس نے جھگڑا کیا
تھا۔ اس نے دو بچ گدھ کے پالے۔ جب وہ بڑے ہوگئ جوانی کو پہنچ طاقت وقوت والے ہو گئے تو ایک چھوٹی می چوکی کے ایک پائے
سے ایک کو باندھ دیا۔ دوسرے سے دوسرے کو باندھ دیا 'انہیں کھانے کو پچھند دیا۔ خودا پنے ایک ساتھی سمیت اس چوکی پر بیٹھ گیا اورا یک کلڑی
سے ایک کو باندھ دیا۔ دوسرے کو باندھ دیا 'انہیں کھانے کو پچھند دیا۔ خودا پنے ایک ساتھی سمیت اس چوکی پر بیٹھ گیا اورا یک کلڑی
سے ایک کو باندھ کرا سے او پرکوا ٹھایا۔ بھو کے گدھ کھانے کے لئے او پرکواڑے اورا پنے زور سے چوکی کو بھی لے اڑے اب جب کہ
بیا تی بلندی پر پہنچ گئے کہ ہر چیز انہیں کھی کی طرح کی نظر آنے لگی تو اس نے لکڑی جھکا دی۔ اب گوشت نیچے دکھائی دینے لگا۔ اس لئے

جانوروں نے پرسمیٹ کر گوشت لینے کے لئے ینچے اتر ناشروع کیا اور تخت بھی نیچا ہونے لگا یہاں تک کہ زمین تک پہنچ گیا پس یہ ہیں وہ مکاریاں جن سے یہاڑوں کازوال بھی ممکن ساہوجائے۔

عبداللہ کی قرائت میں کا دَمَکُرُھُم ہے۔ حضرت علی مصرت ابی بن کعب فین اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فین اللہ تعالیٰ عنہ کر قرائت بھی یہی ہے۔ یہ قصہ نمرود کا ہے جو کنعان کا باوشاہ تھا۔ اس نے اس جیلے ہے آسان کا قبضہ چاہا تھا۔ اس کے بعد قبطیوں کے بادشاہ خون کو بھی یہی خبط عایا تھا ، بڑا بلند ممنارہ تغیر کرایا تھا کیکن دونوں کی نا تو انی مضیفی اور عاجزی خاہر ہوگی ۔ اور ذات وخواری پہتی و تنزل کے ساتھ حقیر و ذکیل ہوئے۔ کہتے ہیں کہ جب بخت نصر اس حیلہ ہے اپنے تخت کو بہت او نچا لے گیا یہاں تک کہ زبین اور زبین والے اس کی مناح اس کی خطروں ہے نائب ہو گئے تو اسے ایک قدرتی آواز آئی کہ اے سرش طاغی کیا ارادہ ہے؟ پیڈرگیا۔ ذراسی دیر بعد پھراسے یہی غیبی ندا عائی نظروں سے غائب ہو گئے تو اسے ایک قدرتی آواز آئی کہ اے سرش طاغی کیا ارادہ ہے؟ پیڈرگیا۔ ذراسی دیر بعد پھراسے یہی غیبی ندا عائی میں اینڈو کو آئے اس کا پیزو گئے اور جانس کا بین نہوگی اور جلدی سے نیزہ جھا کر دیا۔ حضرت مجاہدر حمت اللہ علیہ اور کہ ہے۔ بدلے میں گئروں کو آئی نہیں کر سے ۔ حسن بھری بھی بھی کہتے ہیں۔ میں لینڈو کو آئے این عباس رضی اللہ تعالی عنہ ان کو نافہ مانتے ہیں کہنا ان کا شرک و کفر پہاڑوں وغیرہ کو ہٹانہیں سکتا 'کوئی ضررد نے ہیں کہنا مرف اس کا و بال انہی کی جانوں پر ہے۔ میں کہنا ہوں 'اس کے مشابہ بی فریان الہی بھی ہو کا کا تَمشر فی الارض می کہنا ہوں کو سے نہ چل شاتو تو زبین کو چرسکتا ہے نہ پہاڑوں کی بلندی کو گئی سکتا ہے نہ پہاڑوں کو زبائل کرد سے والا ہے۔ جسے کہا یہ اور جگہ اللہ تعالی اور جگہ اللہ تو تیں تکا کہ السہ مؤر کہا تو اس سے تو آسانوں کا تھرک کہنا کہن کو جو سکتا ہے نہ پہاڑوں کو بھی کہنا تھی کہ اس میں تو آسانوں کا تھرک میں دوسرا قول ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کا دیہ ہو آئی کہ کہ اس سے تو آسانوں کو بھی میں کہنا ہوں کو درسرا قول ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کا سے تو آب کی کو درسرا قول ایک کو کھر سکتا ہوں کہ کو جو سکتا ہے نہ پہاڑوں کو اس کے نہ کی کو درسرا قول ابن کی کہا کہ کو کھر سکتا ہوں کہ کہا کہ کو کھر سکتا ہوں کہ تو کہ کہا کہ کو کھر سکتا ہوں کہ کو کہ کو کہ کو کہ کو کھر کو کھر کھر کی کو کھر کی کھر کے دی کو کھر کے کہ کی کو کھر کو کھر کی کو کھر کو کو کھر کو کھر کھر

فَلاَ تَخْسَبَنَ اللهَ مُخَلِفَ وَعَدِهِ رُسُلَهُ الْآرَضِ اللهَ عَزِيْنَ اللهَ عَزِيْنَ اللهَ عَزِيْنَ الْآرضِ وَالسَّمَوْتُ دُو انْتِقَامِ ﴿ يَوْمَ ثُبَدُلُ الْآرْضُ عَيْرَ الْآرْضِ وَالسَّمَوْتُ وَانْتِقَامِ ﴿ وَالسَّمَوْتُ الْآرْضِ وَالسَّمَوْتُ وَانْتِقَامِ ﴿ وَالسَّمَوْتُ اللَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿ وَالسَّمَوْتُ اللَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿

تو ہر گزریہ خیال بھی ندکرنا کہ اللہ اپنے نبیوں سے دعدہ خلافی کرئے ابتد بڑاہی غالب اور بدلہ لینے والا ہے 〇 جس دن زمین اس زمین کے سوااور ہی بدل دی جائے گی اور آسمان بھی اور سب کے سب اللہ واحد غلیے والے کے رو ہروہوں گے 〇

انبیاء کی مدد: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۲۵ - ۴۸ ﴾ الله تعالی اپ وعدے کومقرر اور مؤکد کرر ما ہے کہ دنیا و آخرت میں جواس نے اپ رسولوں کی مدد کا وعدہ کیا ہے وہ میں جواس نے اپ رسولوں کی مدد کا وعدہ کیا ہے وہ کی اس کے خلاف کرنے والانہیں - اس پر کوئی اور غالب نہیں - وہ سب پر غالب ہے - اس کے اراد سے سے مراد جدانہیں اس کا چاہا ہو کربی رہتا ہے - وہ کا فروں سے ان کے کفر کا بدلہ ضرور لے گا - قیامت کے دن ان پر صرت و ما یوی طاری ہوگی - اس دن زمین میں ہے رسول الله علی فرماتے ہیں الی سفید صاف مولی کی سفید صاف زمین پر حشر کتے جائیں گے جسے میدے کی سفید کیا ہوجس پر کوئی نشان اور او نجی نہ ہوگی -

منداحمد میں ہے ٔ حضرت عائشہ صدیقدرضی القد تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں سب سے پہلے میں نے ہی اس آیت کے بارے میں رسول اللہ علیہ سے سوال کیا تھا کہ اس وقت لوگ کہاں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا بل صراط پر ⊣ورروایت میں ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ تم نے وہ بات پوچھی کہ میری امت میں سے کسی اور نے یہ بات مجھ سے نہیں پوچھی ۔اورروایت میں ہے کہ یہی سوال مائی صاحبہ رضی اللہ عنہا کا آیت

ابن جریرطبری میں ہے کہ یہودی عالم کے پہلے سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا'اس وقت مخلوق اللہ کی مہمانی میں ہوگی ہی اس کے پاس کی چیز ان سے عاجز نہ ہوگ - عمرو بن میمون رحمت اللہ علیہ کہتے ہیں' بیز مین بدل دی جائے گی اور زمین سفید مید ہے کہ کمیا جیسی ہوگ جس میں نہ کوئی خون بہا ہوگا جس پر نہ کوئی خطا ہوئی ہوگی' آئے تھیں تیز ہوں گی' داعی کی آ واز کا نوں میں ہوگی' سب نظے پاؤں نظے بدن کھڑے ہوئے جو کے بہوں گے یہاں تک کہ پسینہ شل لگام کے ہوجائے گا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہے بھی ای طرح مروی ہے۔ ایک مرفوع روایت میں ہے کہ ضیر رنگ کی وہ زمین ہوگی جس پر نہ خون کا قطرہ گرا ہوگا نہ اس پر کسی گناہ کا عمل ہوا ہوگا۔ اے مرفوع کرنے والا ایک ہی راوی ہے یعنی جریر بن ابوب اور وہ قوئی نہیں۔ ابن جریر میں ہے کہ حضور ﷺ نے یہود یوں کے پاس اپنا آ دمی بھیجا 'پھر صحابہ رضوان اللہ علیہ ہم اجمعین سے بوچھا 'جانے ہو میں نے آ دمی کیوں بھیجا ہے؟ انہوں نے کہا 'اللہ ہی کو علم ہے اور اس کے رسول کو آ پ نے فر مایا آیت یو م تُبکد آ الاکر صُ النے کے بارے میں یا در کھو۔ وہ اس دن چا ندمی کی طرح سفید ہوگی جیسے میدہ۔ اور بھی سلف سے مروی ہے کہ چا ندمی کی ذمین ہوگ ۔ جب وہ لوگ آ ئے آ پ نے ان سے بوچھا 'انہوں نے کہا کہ سفید ہوگی جیسے میدہ۔ اور بھی سلف سے مروی ہے کہ چا ندی کی ذمین ہوگ ۔ جس کہ وہ کے جب وہ لوگ آ ئے آ پ نے ان سے بوچھا 'انہوں نے کہا کہ وگا ۔ ابی فرماتے ہیں' وہ باغات بنا ہوا ہوگا۔ میں کہتے ہیں' زمین روئی بن جائے گی کہ مومن اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں۔ آیا مت کے دن ساری زمین آ گ بن جائے گی۔ اس کے پیچھے جنت ہوگی جس کی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں۔ قیا مت کے دن ساری زمین آ گ بن جائے گی۔ اس کے پیچھے جنت ہوگی جس کی نعمیں باہر سے ہی نظر آ رہی ہوں گے۔ لوگ ایے پسینوں میں ڈو بے ہوئے ہوں گے۔ ابھی حساب کتاب شروع نہ ہوا ہوگا۔ انسان کا نعمین باہر سے ہی نظر آ رہی ہوں گے۔ لوگ ایے پسینوں میں ڈو بے ہوئے ہوں گے۔ ابھی حساب کتاب شروع نہ ہوا ہوگا۔ انسان کا نعمین

پینہ پہلے تو قدموں میں ہی ہوگا۔ پھر بڑھ کرناک تک پہنچ جائے گا بوجہ اس بخق اور گھبراہٹ اور خوفناک منظر کے جواس کی نگا ہوں کے سامنے ہے۔ کعب رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں آسان باغات بن جائیں گئے سمندر آگ ہوجائیں گئے زمین بدل دی جائے گی۔ ابوداؤد کی صدیث میں ہے 'سمندر کاسفر صرف غازی یا حاجی یا عمرہ کرنے والے ہی کریں۔ کیونکہ سمندر کے پنچ آگ ہے یا آگ کے پنچ سمندر ہے۔ سور کی مشہور صدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ زمین کو بسیط کر کے عکاظی چڑے کی طرح تھنچ گا۔ اس میں کوئی او پنچ نیج نظر نہ آئے۔ پھرا کی حالے کی اور کے ساتھ تمام مخلوق اس بنگ زمین پر پھیل جائے گی۔ پھرار شاو ہے کہ تمام مخلوق اپنی قبروں سے نکل کر اللہ تعالیٰ واحد وقہار کے سامنے رو بروہو جائے گی۔ وہ اللہ جواکیلا ہے اور جو ہر چیز پر غالب ہے 'سب کی گردنیں اس کے سامنے ٹم ہیں اور سب اس کے تابع فرمان ہیں۔

وَ تَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَ إِ مُقَرِّنِيْنَ فِي الْأَصْفَادِ ﴿ سَرَابِيْلُهُمْ مِّنَ قَطِرَا إِنَّ وَ تَغْشَلَى وُ جُوْهَهُمُ النَّارُ ﴾ لِيَجْزِي اللهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ إِنَّ اللهَ سَرِيْعُ لِيَجْزِي اللهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿ الْحِسَابِ ﴿

تو اس دن گنبگار وں کودیکھے گا کہ زنجیروں میں ملے جلے ایک جگہ جکڑے ہوئے ہوں گے 🔿 ان کےلباس گندھک کے ہو نکئے اور آگ ان کے چہروں پر مجھ چڑھی ہوئی ہوگی 💍 بیاس لئے کہاللہ تعالی ہڑخض کواس کے کئے ہوئے اعمال کا بدلہ دے بے شک اللہ تعالیٰ کوحیاب لیتے پچھ در نہیں لگنے کی 🔾

جکڑے ہوئے مفدانسان: ہڑ ہڑ اُ آیت: ۲۹ ما ۵۰ والے من وا سان بدلے ہوئے ہیں۔ کلوق الی کے سامنے کھڑی ہے اس دن اے بی سل اللہ علیہ والی کے سامنے کھڑی ہے اس دن اے بی سل جائو الی الدعلیہ والی کے اس من کار وسروں الی کی مان ہے اُحشرُوا الَّذِینَ ظَلَمُوا وَاَزُوَا جَھُہُ فَالْمُول کواوران کی جوڑے ہوں گے۔ ہر ہرتم کے گنگار دوسروں ہونے جا ہوں ہوئے ہوں گے۔ ہر ہرتم کے گنگار دوسروں اور آیت میں ہو وَاِ اللّٰهُوُسُ رُوّ جَتُ جب کُوْسُ کے جوڑے مالا دیے جا ہیں۔ جیسے کہ ایک اور جگہ اللہ تعالی ارشاد فرماتے ہیں اور آیت میں ہو وَاِ اللّٰهُوُسُ رُوّ جَتُ جب کُوْسُ کے جوڑے مالا دیے جا ہیں۔ جیسے کہ ایک اور جگہ اللہ تعالی ارشاد فرماتے ہیں وَاِ اَلٰهُو اُ اللّٰهُ وَاللّٰ مُنَالَّ اللّٰهُ وَاللّٰ فَیْکُورُ اللّٰ فَیْکُورُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ وَاللّٰ مُنَالِقً اللّٰهُ وَاللّٰهُ وَاللّٰهُ

بدلدد ہے گا- بروں کی برائیاں سامنے آ جائیں گی- اللہ تعالی بہت ہی جلد ساری مخلوق کے حساب سے فارغ ہو جائے گا-ممکن ہے نیہ آئیس میں مثل آیت بھی مثل آیت بھی مثل آیت افترک لِلنَّاسِ جِسَائِهُمُ وَهُمُ فِی غَفُلَةٍ مُّعُرِضُونَ کے ہویعنی لوگوں کے حساب کا وقت قریب آگیا لیکن پھر بھی وہ عفلت کے ساتھ منہ پھیرے ہوئے ہی ہیں- اور ممکن ہے کہ یہ بند ہے کے حساب کے وقت کا بیان ہو- یعنی بہت جلد حساب سے فارغ ہوجائے گا- کیونکہ وہ تمام ہاتوں کا جانے والا ہے- اس پرایک بات بھی پوشیدہ نہیں- جیسے ایک و پہے ہی ساری مخلوق - جیسے فر مان ہے

دونون معن مراد بول يعن وقت حباب بھى قريب اور اللهُ كوحباب مين دريجى نين - ادهر شروع بوا-ادهر فتم بواوالله اللم هذا بلع جُلِلتَ اسِ وَلِيكُ نَذَرُوا بِ وَلِيعَ لَمُوَّا التَّهَ وَلِيعَ لَمُوَّا التَّهَ الْعُوَا الْكَابِ الْمُ وَالْحَدُقُ لِيكُ كُو الْمُؤَالْالْبَابِ اللهُ وَالْمُؤَالْالْبَابِ اللهُ وَالْمُؤَالْالْبَابِ اللهُ وَالْمُؤَالْالْبَابِ اللهُ اللهُ وَالْمُؤَالْالْبَابِ اللهُ اللهُ وَالْمُؤَالْلُهُ اللهُ الل

بیقر آن تمام لوگوں کے لئے اطلاع نامہ ہے کہاس کے ذریعہ ہے وہ ہوشیار کردیئے جائیں اور بخو بی معلوم کرلیں کہ اللہ ایک ہی معبود ہے اور تا کے عقلند مال سیسر الب

لوگ سوچ سمجھ لیس 🔾

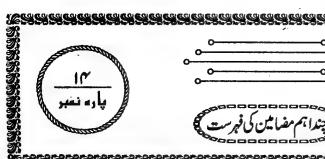
تمام انسان اورجن پابنداطاعت ہیں: ﷺ (آیت:۵۲) ارشاد ہے کہ یقر آن دنیا کی طرف اللہ کا کھلا پیغام ہے جے اورآیت میں
نی عظیم کی زبانی کہلوایا گیاہے کہ لِا نُذِرَ کُمُ بِهِ وَمَنُ بَلَغَ لِین تاکہ میں اس قر آن سے تہیں بھی ہوشیار کردوں اور جے جے یہ بہنچ یعنی
کل انسان اور تمام جنات - جیسے اس سورت کے شروع میں فرمایا ہے کہ اس کتاب کوہم نے بی تیری طرف نازل فرمایا ہے کہ تو لوگوں کو
اندھیروں سے نکال کرنور کی طرف لائے الخ - اس قر آن کریم کی غرض بیہ ہے کہلوگ ہوشیار کردیئے جا کیں - ڈرا دیئے جا کیں - اور
اس کی دلیلیں 'جمیں و کیوس کر' پڑھ پڑھا کر تھی تے معلوم کرلیں کہ اللہ تعالی اکیلا بی ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور تھاندلوگ تھیجت و
عبرت وعظ و پند حاصل کرلیں - سوچ سمجھ لیں -

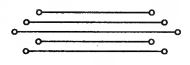
تفسير سورة الحجر

معبودمہر بان رحم والے کے نام سے شروع یہ ہیں کتاب الٰہی کی آیتیں اور کھلا اور روشن قر آن O

تفسیر سورۃ الحجر(آیت:۱) سورتوں کے اول جوحروف مقطعہ آئے ہیں-ان کابیان پہلے گزر چکاہے-آیت میں قرآن کی آیوں کے داضح اور برخض کی سمجھ میں آنے کے قابل ہونے کابیان فرمایاہے-

ادر ہر کن جھے ک اسے سے ای بن ہونے کا بیان حرمایا۔ اللہ تعالی کاشکر ہے کہ پارہ نمبر۱۱۳ کی تفسیر مکمل ہوئی۔









W.	
िक्षा के कि 	100

۸۱ ک	• الله عزوجل كاغضب	282	• سرَشْ ومَتَكبر ہلاك ہوں گے
ZAr	• عرش نے فرش تک	409	• ستارےاورشیاطین
21	• ہر چیز کا واحد مالک وہی ہے	۷۵۰	 التدتعالي كے خزائے
۷۸۳	• بازیرس لازی ہوگی • بازیرس لازی ہوگی	20r	• ابلیس تعین کاانکار
۷۸۵	 وەبندول كومېلت ديتاہے 	10°	 جنت میں کوئی بغض و کمینه شدر ہے گا
۲۸۲	• شیطان کے دوست	40A	• قوم لوط کی خرمستیاں
۷ ٨٩	• بهترین دعا	۷۵۸	• آل ہود کا عبرتنا ک انجام
49	 مشركين كى جہالت كاايك انداز 	409	• اصحاب يبدكا الهناك انجام
∠9+	• پندوب پرالله تعالی کااحسان	409	• آل شمود کی تباهیاں
491	• توحيد کی تا کيد	۷۲۰	• بي أرم على كوسليان
∠9r	• مومن اور کا فرمین فرق	44.	 قرآ ن عظیم سع مثانی اورایک لاز وال دولت
494	• ہرامت کا گواہ اس کا نبی	447	• انبیاء کی تکذیب عذاب الہی کا سبب ہے
∠9A	• كتاب مبين	245	 روز قیامت ایک ایک چیز کا سوال ہوگا
^**	• عهدو بيان کی حفاظت	475	• رسول الله علي كي كالفين كاعبرتناك انجام
A+r	• كتاب وسنت كے فر مال بردار	44 °	• يقين كامفهوم
۸•۳	• آغوذ کا مقصد	ZÄA	• وحي كيا ہے؟
۸•۳	 سب سے زیادہ منزلت ورفعت · : 	247	• چوپائے اور انسان میں
۸•۸	• صبرواستقامت		• تقویٰ بہترین ِ زادراہ ہے
A+9	• الله کی عظیم نعمت بعثت نبوی ہے		• سورج جا ندکی گردش میں پوشیدہ فوائد
Λi+	• حلال وحرام صرف الله كي طرف سے بي		• الله خالق كل
ΔII			• قرآن عليم كارشادات كودىرينه كهنا كفركى علامت ب
ΔH	• جدالانبياء حضرت ابراجيم عليه الصلوة والسلام مدايت كامام		• نمرود کا تذکرهٔ
۸I۳	• حكمت مرادكماب الله اور حديث رسول الله ب		• مشر کین کی جان کنی کاعالم
Afm	• قصاص ادر حصول قصاص		• الله بر چيز پر قاور ہے
۸I۵	• ملائيكه اورمجامدين		• دین کی پاسبانی میں ہجرت :
		۷۸٠	 انسان اورمنصب رسالت براختلاف

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِيْنَ ۞ ذَرْهُمُ الْأَمَا يُودُ الَّذِيْنَ ۞ ذَرْهُمُ الْأَمَالُ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۞ يَا حُلُوا وَ يُلْهِمُ الْآمَالُ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۞ وَمَا الْفَلَدِ عَنَا مِنْ قَرْبَ إِلَا وَ لَهَا حِتَابٌ مَعْلُوُمٌ ۞ مَا اللّهِ عَنَا اللّهِ وَلَهَا وَمَا يَسْتَا عِرُونَ ۞ مَا تَسْبِقُ مِنْ امْتَةٍ اجْلَهَا وَمَا يَسْتَا عِرُونَ ۞ مَا تَسْبِقُ مِنْ امْتَةٍ اجْلَهَا وَمَا يَسْتَا عِرُونَ ۞

وہ بھی وقت ہوگا کہ کا فراپے مسلمان ہونے کی آرزوکریں گے O تو آئیں کھا تا نفع اٹھا تا اورامیدوں میں مشغول ہوتا تچھوڑ دے۔ بیخود ابھی جان لیس گے O کسی بستی کوہم نے ہلاک نہیں کیا گر کہ اس کے لئے مقررہ نوشتہ تھا O کوئی گروہ اپنی موت سے نیآ گے بڑھتا ہے نہ چیچھے رہتاہے O

بعدا زمرگ پشیمانی: 🌣 🖈 (آیت:۲-۵) کا فرایئے کفر پرعنقریب نادم و پشیمان ہوں گےاورمسلمان بن کرزندگی گزارنے کی تمثا کریں گے۔ یہ بھی مروی ہے کہ کفار بدر جب جہنم کے سامنے پیش کئے جائیں گے۔ آرز وکریں گے کہ کاش کہوہ دنیا میں موثن ہوتے۔ یہ بھی ہے کہ ہرکافراین موت کو و کھے کرا پیے مسلمان ہونے کی تمنا کرتا ہے۔ای طرح قیامت کے دن بھی ہرکافر کی یہی تمنا ہوگی جہنم کے یاس کھڑے ہوکرکہیں گے کہ کاش کہ اب ہم واپس دنیا میں بھیج دیتے جا کمیں تو نہ تو اللہ کی آیتوں کو جھٹلا کمیں نہ ترک ایمان کریں۔ جہنمی لوگ اوروں کوجہنم سے نکلتے دیکھ کربھی اینے مسلمان ہونے کی تمنا کریں گے۔ ابن عباس اورانس بن ما لک رضی اللہ تعالی عنبما فر ماتے ہیں کہ گنہگارمسلمانوں کوجہنم میں مشرکوں کے ساتحہ اللہ تعالی روک لے گا تو مشرک ان مسلمانوں ہے کہیں گے کہ جس اللہ کی تم دنیا میں عبادت کرتے رہے'اس نے تنہیں آج کیا فائدہ دیا؟ اس پراللہ تعالیٰ کی رحت کو جوش آئے گااوران مسلمانوں کوجہنم سے نکال لےگا-اس وقت کا فرتمنا کریں گے کہ کاش کہوہ بھی دنیا میں مسلمان ہوتے - ایک روایت میں ہے کہ شرکوں کے اس طعنے پر اللہ تعالیٰ تھم دے گا کہ جس کے دل میں ایک ذرے کے برابر بھی ایمان ہوا اسے جہنم سے آزاد کردو-الخ -طبرانی میں ہے رپول اللہ عظافہ فرماتے ہیں کا اُنہ الا اللہ کے کہنے والوں میں ہے بعض لوگ بہسب اپنے گناہوں کے جہنم میں جائیں گے پس لات وعزی کے پجاری ان سے کہیں گے کہ تمہارے لاالہ اللد كئے في ميس كيا نفع ديا؟ تم تو مارے ساتھ بى جہنم بيس جل رہے ہو-اس پر اللد تعالى كى رحت كو جوش آئے كا'الله ان سب کووہاں سے نکال لےگا-اور نہر حیات میں غوطرد کے کرانہیں ایسا کرد ہے گاجیے جا ندگہن سے نکلا ہو- پھریہ سب جنت میں جائیں گے-و ہاں انہیں جہنی کہا جائے گا- حضرت انس رضی الله تعالی عنہ سے بیحدیث من کرکسی نے کہا کیا آپ نے اسے رسول الله عظاف کی زبانی سنا ہے؟ آپ نے فرمایا' سنومیں نے رسول الله عظالة سے سنا ہے کہ مجھ پرقصدا جھوٹ بولنے والا اپنی جگہ جہنم میں بنا لے- باوجوداس کے میں کہتا ہوں کہ میں نے بیرحدیث خودرسول کریم ﷺ کی زبانی سی ہے-اورروایت میں ہے کہ شرک لوگ اہل قبلہ سے کہیں گے کہتم تو مسلمان تھے۔ پھرتمہیں اسلام نے کیا نفع دیا؟ تم تو ہمار ہے ساتھ جہنم میں جل رہے ہو کو ہ جواب دیں گے کہ ہاں ہمارے گناہ تھے جن کی یا داش میں ہم کپڑے گئے الخ اس میں پیجھی ہے کہان کے چھٹکارے کے وقت کفار کہیں گے کہ کاش کہ ہم مسلمان ہوتے اوران ک طرح جہم سے چھٹکارایاتے۔

پھر حضور عَلَيْ فَ فَاعُو ذَ بالله من الشيطان الرجيم پڑھ کرشروع سورت سے مُسُلِمِیُنَ تک تلاوت فرمائی - يہي روايت اورسند سے سے اس میں اَعُو ذُ کے بدلے بسم الله الرحمٰن الرحمٰ کا پڑھنا ہے۔ اور روایت میں ہے کہ ان مسلمان گنبگاروں سے مشرکین

کہیں گے کہ تم تو دنیا میں بید خیال کرتے تھے کہ تم اولیاء اللہ ہو۔ پھر ہمار ہماتھ یہاں کیے؟ بین کراللہ تعالی ان کی شفاعت کی ہجازت دے گا۔ پس فرشتے اور نی اور مومن شفاعت کریں گے اور اللہ انہیں جہتم سے چھوڑ تا جائے گا۔ اس وقت مشرک لوگ کہیں گے کہ کاش کہ وہ بھی مسلمان ہوتے تو شفاعت سے محروم خدر ہے اور ان کے ساتھ جہنم سے چھوٹ جاتے ۔ بہی معنی اس آیت کے ہیں۔ بیلوگ جب جنت میں جائیں ہوگا اور وہ بات ہوگا۔ پس جائیں ہوگا وار وہ ہوگا۔ اور ان کے جبروں پر قدر سے بیانی ہوگی اس وجہ سے انہیں جہنی کہا جاتا ہوگا۔ پھر بید واکر یں گے کہ المہی بیس جنروں اللہ علی اور بعض کو گھر ان کے جبروں پر قدر رہے بیانی ہوگی اس وجہ سے انہیں جہنی کہا جاتا ہوگا۔ پس سے کہ اور بعض کو گھر وہ تا م بھی ان سے دور کر دیا جائے گا۔ ابن ابی حاتم میں ہے رسول اللہ علی فر ماتے ہیں' بعض لوگوں کو آ۔ گ ان کے گھٹنوں تک پکڑ لے گی اور بعض کو ز انوں تک اور بعض کو گر دیک میں ہیں ہوئی اور وہ ہوگا جو جہنم میں اتنی میں ہوئی اور وہ ہوگا جو جہنم میں اتنی میں ہوئی اور وہ ہوگا جو جہنم میں گئر نے گا اور جیسے جن کے اعمال بعض ایک جبنے کی سز ا بھگت کر نکل آئیں گے۔ سب سے کہی سز اوالا وہ ہوگا جو جہنم میں گئا اس وقت یہود و نصاری اور دوسرے دین والے جبنی ان انالی تو حید ہے کہیں گے کہتم اللہ پڑاس کی کتابوں پڑاس کے رسولوں پر ایمان گا اس وقت یہود و نصاری اور دوسرے دین والے جبنی ان انالی تو حید ہے کہیں گے کہتم اللہ پڑاس کی کتابوں پڑاس کے در اور کی ہوئی آئی تیما ور تم جبنم میں کیاں لا یا جائے گا۔ یہ ہوئی ان ڈبنم ہے۔ تم کھائی لؤ تہا را مجرم ہونا فابت ہو چکا ہے۔ انہیں ان کی دور کھو اور میں کے در آئی کی دور کی خوان ڈبنم ہے۔ تم کھائی لؤ تہا را مجرم ہونا فابت ہو چکا ہے۔ انہیں ان کی دور در ان کی خوان مور کی کرنے میں ان کی کھو کی ہوئی گا۔ جبنم ہے۔ تم کھائی ہو تہیں گا۔ حبت کا فران کی دور کی خوان کو تھی ان کی کھو کی ہوئی ہونا فابت ہو چکا ہے۔ انہیں ان کی دور در ان کی خوان کو تھی تا مور کی کو در ان کی خوان کو تھی تا کو تھی گا۔ ان کی دور کو ان کی خوان کو تھی تا کہ کھو کی ہوئی گا۔ جبنہ کی دور کی خوان کو تھی تا کو کھور کی ہوئی گا۔ جبنہ کی دور کی دور کی دور کی سے تو کو کو کھور کی کے تو کو کھور کی کے تائیل کی دور کی تو کو کھور کو کی کو کھور کی کے تائی کی کو کھور کو کو کو کھور کو کھور کی کو کھور کو کی کو کھور

ائمام حجت کے بعد: ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ مِهُ مِهُ مِهُ مِهُ مِهُ مِهِ مِلِيلِي بَهُ فِي اَوران كامقرره وقت خم ہونے سے پہلے ہلاك نبيس كرتے - ہاں جب وقت مقرره آ جاتا ہے ؛ پھر نقديم و تاخير ناممكن ہے- اس ميں اہل مكه كوتنيهد ہے كه وہ شرك سے الحاد سے ، پغيمبررب صلى الله عليه وسلم كى مخالفت سے باز آ جائيں ورئستى ہلاك ہوجائيں گے اوراپنے وقت پرتباہ ہوجائيں گے -

وَقَالُوۡ آیَایُهُا الَّذِی نُزِلَ عَلَیْهِ الذِکْرُ اِنَّکَ لَمَجْنُونَ مُنَ الْوَمَا تَاتِیْنَا بِالْمَلْبِکَةِ اِنْ گُنْتَ مِنَ الطّدِقِیْنَ۞ مَا لَوْمَا تَاتِیْنَا بِالْمَلْبِکَةِ اِنْ گُنْتَ مِنَ الطّدِقِیْنَ۞ اِنَّانَحْنُ الْمُلْبِکَةَ اِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوْ اِذَا مُنْظِرِیْنَ۞ اِنَّانَحْنُ

كَمْ اللهُ وَلَكُونَ وَمَا هُ لُوا الدَّامِنَظِينَ اللهُ الْحَدِّقِ الْعَالَمُ الْعَالَمُ الْعَلَمُ الْعَلَمُ ال

کینے گئے کہاے وہ شخص جس پرقر آن اتارا گیا ہے یقینا تو تو کوئی دیوانہ ہے O اگر تو سچاہی ہے تو ہمارے پاس فرشتوں کو کیون نیس 10 ہم فرشتوں کو حق کے ساتھ ہیں اتارہ نے ہیں اور اس دقت وہ مہلت دیے گئے نہیں ہو سکتے O ہم نے ہی اس قر آن کوناز ل فر مایا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں O

سرکش و متکبر ہلاک ہوں گے: ﷺ ﴿ آیت: ٢-٩) کا فروں کا کفران کی سرکش کتبراور ضد کا بیان ہور ہا ہے کہ وہ بطور نداق اور
ہنمی کے رسول اللہ سلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے تھے کہ اے وہ شخص جواس بات کا مدعی ہے کہ تھے پرقر آن اللہ کا کلام اتر رہا ہے ہم تو ویجھے ہیں کہ تو سراسر پاگل ہے کہ اپنی تا بعداری کی طرف ہمیں بلار ہا ہے اور ہم سے کہدر ہاہے کہ ہم اپنے باپ دادوں کے دین کوچھوڑ دیں۔
اگر تو سچا ہے تو ہمارے پاس فرشتوں کو کیوں نہیں لاتا جو تیری سچائی ہم سے بیان کریں۔فرعون نے بھی کہی کہا تھا کہ فَلُو ٰ لَا اُلْقِی عَلَیٰہُ اَسُورَةٌ مِنْ ذَهِبِ الْحَ اس پرسونے کے کنگن کیوں نہیں ڈالے گئے؟ اس کے ساتھ ل کر فرشتے کیوں نہیں آئے؟ رب کی ملاقات

ے منکر وں نے آ وازا ٹھائی کہ ہم پرفر شتے کیوں نازل نہیں کئے جاتے؟ یا یہی ہوتا کہ ہم خودا پنے پرورد گارکود کیھ لیتے - دراصل بیہ گھند میں آگئے اور بہت ہی سرکش ہو گئے - فرشتوں کود کیھے لینے کا دن جب آ جائے گا'اس دن ان گنهگاروں کوکوئی خوثی نہ ہوگی یہاں بھی فرمان ہے کہ ہم فرشتوں کوفق کے ساتھ ہی اتارتے ہیں لینی رسالت یاعذاب کے ساتھ - اس وقت پھر کا فروں کومہلت نہیں ملے گی -

اس ذکر یعنی قرآن کوہم نے بی اتارا ہے اوراس کی حفاظت کے ذمے دار بھی ہم ہی ہیں 'ہمیشہ تغیروتبدل سے بچار ہے گا بعض کہتے ہیں کہ لہ کی ضمیر کا مرجع نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں یعنی قرآن اللہ ہی کا نازل کیا ہوا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حافظ وہی ہے جیسے فرمان ہے وَاللّٰهُ یَعُصِمُ کَ مِنُ النَّاسِ مَجْھِ لوگوں کی ایذ ارسانی سے اللہ محفوظ رکھے گا -لیکن پہلامعنی اولی ہے اور عبارت کی ظاہر

روانی بھی اس کوتر جھے دیتی ہے۔

وَلَقَدُ اَرْسَلْنَا مِنَ قَبُلِكَ فِي شِيعَ الْأَوَّلِيْنَ ﴿ وَمَا يَاتِيهِمَ مِنْ رَسُولِ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِ وَنَ ﴿ كَذَٰلِكَ سَنَكُ وَيَ وَنَ ﴿ كَذَٰلِكَ سَنَكُ وَيَ وَلَوْ فَكُونِ الْمُجْرِمِينَ ﴿ لَا يُؤْمِنُونَ بِهِ وَقَدُ خَلَتَ سُنَةُ الْمُؤْلِفِ الْمُجْرِمِينَ ﴿ لَا يُؤْمِنُونَ بِهِ وَقَدُ خَلَتَ سُنَةُ الْمُؤَلِّفِ الْمُخْرِمِينَ ﴿ لَا يُؤْمِنُونَ بِهِ وَقَدُ خَلَتُ سُنَةً وَلَا السَّمَاءِ فَظَلُوا فِيهِ الْمَكْوَرُونَ ﴿ وَلَقَدُ جَعَلْنَا فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَزَيَبُهَا مِنْ مُؤْرُونَ ﴾ وَلَقَدُ جَعَلْنَا فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَزَيَبُهَا فَيْ السَّمَاءِ بُرُوجًا وَزَيَبُهَا مِنْ السَّمَاءِ بُرُوجًا وَزَيَبُهَا اللّهُ وَلَقَدُ جَعَلْنَا فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَزَيَبُهَا مِنْ السَّمَاءِ بُرُوجًا وَزَيَبُهَا اللّهُ الْمُنْ الْمُؤْرُونَ ﴾ وَلَقَدُ جَعَلْنَا فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَزَيَبُهَا وَلَيْنَا لَهُ فَا السَّمَاءِ بُرُوجًا وَزَيَبُهَا اللّهُ الْمُنْ السَّمَاءِ بُرُوجًا وَزَيَبُهَا اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ السَّمَاءِ بُرُوجًا وَزَيَبُهَا اللّهُ اللّهُ اللّهُ فَلَى السَّمَاءِ اللّهُ اللّهُ وَلَوْلَ الْمُ وَلَقَدُ جَعَلْنَا فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَزَيَبُهَا اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ وَلَا الْمُنْ الْمُنْ اللّهُ الْمُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُو

والا کیاہے 0

(آیت: ۱۰-۱۳) اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تسکین دیتا ہے کہ جس طرح لوگ آپ کو جھٹلار ہے ہیں' اسی طرح آپ ہے پہلے کے نبیوں کو بھی وہ جھٹلا پچے ہیں۔ ہرامت کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب ہوئی ہے اور اسے نداق میں اڑا یا گیا ہے۔ ضدی اور متنکبر گروہ کے دلوں میں بہ سبب ان کے حد سے بڑھے ہوئے گنا ہوں کے تکذیب رسول محمودی جاتی ہے' یہاں مجرموں سے مراد مشرکیوں ہیں۔ وہ جن کو قبول کرتے ہی نہیں' نہ کریں' اگلوں کی عادت ان کے سامنے ہے۔ جس طرح وہ ہلاک اور برباد ہوئے اور ان کے انبیاء نجات پا گئے۔ اور ایمان دارعا فیت حاصل کر گئے۔ وہی نتیجہ یہ بھی یا در کھیں' و نیاو آخرت کی جھلائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت میں اور دونوں جہان کی رسوائی نبی کی مخالفت میں ہے۔

بہیں و یو ہی ہیں ہیں۔ ﴿ ﴿ اَیت: ۱۸ اے ۱۵) ان کی سرکٹی ضد مٹ دھرمی خود بنی اور باطل پرسی کی تو یہ کیفیت ہے کہ بالفرض اگر ان کے لئے آسان کا درواز ہ کھول دیا جائے اور انہیں وہاں چڑھا دیا جائے تو بھی بیتن کوش کہدکر نیدیں گے بلکداس وقت بھی ہا تک لگا میں گے کہ ہماری نظر بندی کر دی گئے ہے۔ آئھیں بہکا دی گئی ہیں 'جاد وکر دیا گیا ہے 'نگاہ چھین کی گئی ہے' دھوکہ ور ہاہے' ہوتو ف بنایا جار ہا ہے۔
ستارے اور شیاطین: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ١٦) اس بلندآ سان کا جو تھر سر ہندوالے اور چلنے پھر نے والے ستار ول سے زینت دار ہے' پیدا
کرنے والا اللہ ہی ہے۔ جو بھی اسے غور وفکر ہے دیکھے' وہ مجائبات قدرت اور نشانات عبرت اپنے لئے بہت سے پاسکتا ہے۔ بروج سے مراد
یہاں پرستارے ہیں۔ جیسے اور آیت میں ہے تَبْرُ كَ الَّذِی جَعَلَ فِی السَّمَآءِ بُرُو جَعَا اللَّٰ بعض كا قول ہے كہ مراد سورج چاندكی
منزلیس ہیں۔ عطیہ كہتے ہیں' وہ جگہیں جہاں چوكی پہرے ہیں۔

وَحَفِظُنْهَا مِنْ كُلِّ شَيْطُ نِ رَجِيْمِ ﴿ اللَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاتْبَعَ فَ شَيْطُ نَ رَجِيْمِ ﴿ وَالْأَرْضَ مَدَدُنْهَا السَّمْعَ فَاتْبَعَ فَ شِهَاجٌ مُبِيْرِثُ ﴿ وَالْأَرْضَ مَدَدُنْهَا وَالْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِي وَانْبُتُنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ شَيْعً مَوْرُون ﴿ وَالْقَيْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ شَيْعً مَوْرُون ﴿ وَالْقَيْنَا فِيْهَا مَعَايِشَ وَمَنْ لَسَنْهُ لَهُ بِرْزِقِيْنَ ﴾ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ وَمَنْ لَسَنْهُ لَهُ بِرْزِقِيْنَ ﴾

(آیت: ۱۵-۲۰) اور جہاں سے سرکش شیطانوں پر مار پڑتی ہے کہ وہ بلند و بالا فرشتوں کی گفتگو نہ تن سکیں۔ جوآ کے بردھتا ہے شعلماس کے جلانے کولیکتا ہے۔ بھی اور ہے کان میں بات ڈالنے سے پہلے ہی اس کا کام ختم ہوجاتا ہے بھی اس کے برخلاف بھی ہوتا ہے جیسے کہ تھے ہوئی کی مدیث میں صراحانا مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ آ سان میں کس امر کی بابت فیصلہ کرتا ہے تو فرضتے عاجن ک کے ساتھ اپنے پر جھکا لیتے ہیں جیسے نجیر پھر پر۔ پھر جب ان کے دل مطمئن ہوجاتے ہیں تو دریافت کرتے ہیں کہ تہمار سرب کا کیاارشاد ہوا؟ وہ کہتے ہیں جوبھی فرمایا حق ہوا ور وہ بات براہے۔ فرشتوں کی باتوں کو چوری چوری ہوری سننے کے لئے جنات او پر کی طرف ہوا؟ وہ کہتے ہیں اور اس طرح آیک پرایک ہوتا ہے۔ راوی حدیث حضرت صفوان نے اپنے ہاتھ کے اشار سے ساسطرح بتایا کہ داہنے کہتے ہیں اور اس طرح آیک کوایک پر رکھ کی۔ شعلہ اس سننے والے کا کام بھی تو اس سے پہلے ہی ختم کر دیتا ہے کہ وہ اپنے ساتھ کان میس کہد دے اس وقت وہ جل جاتا ہے اور بھی ایسا ہی ہوتا ہے کہ بیا سے اشاہ وہ عن میس سے پہلے وہ تو وہ اس کے ساتھ سوجھوٹ ملاکر کے کان میس کی ہوتا ہے کہ بیا اس کی وہ ایک بات جوآ سان سے اس کی وہ ایک ہوتا ہو گئی تھی شیخے تکتی ہوتو وہ اس کے ساتھ سوجھوٹ ملاکر کور سیس پھیلا دیتا ہے۔ جب اس کی وہ ایک بات جوآ سان سے اس اتنا قابینج گئی تھی شیخے تکتی ہوتو لوگوں میں اس کی وہ انشدی کے لئوں میں پھیلا دیتا ہے۔ جب اس کی وہ ایک بات جوآ سان سے اسے اتنا قابینج گئی تھی شیخے تکتی ہوتو لوگوں میں اس کی وہ انشدی کے لئوں میں پھیلا دیتا ہے۔ جب اس کی وہ ایک بات جوآ سان سے اسے اتنا قابینج گئی تھی شیخے تکتی ہوتو لوگوں میں اس کی وہ انشد میں کیا دیتا ہے۔ جب اس کی وہ ایک بی تو ایک بی تھی تو ہوگی ہوتوں میں اس کی وہ انگوں کیا ہوتوں میں اس کی وہ ایک بی تو ان اور وہ بات دیں ہوتوں ہوتوں ہوتوں ہوتوں ہوتا ہوتوں ہوتوں

پھرالقد تعالیٰ زمین کا ذکرفر ما تا ہے کہ ای نے آسے پیدا کیا' پھیلایا' اس میں پہاڑ بنائے' جنگل اور میدان قائم کے' کھیت اور باغات اور تمام چیزیں انداز نے مناسبت اور موزونیت کے ساتھ ہرا کیے در مین ہرا کیے ذمین ہرا کیے ملک کے لحاظ سے بالکل ٹھیک پیدا کیں جو بازار کی زینت تمام چیزیں انداز نے مناسبت اور موزونی سال تم نہیں ہو۔ لینی چو یا کے اور لوگوں کے لیے خوشگوار ہیں۔ زمین میں قتم تم کی معیشت اس نے پیدا کردی اور آئیس بھی پیدا کیا جن کے روزی رسال تم نہیں ہو۔ لینی چو یا کے اور جانو رلونڈی غلام وغیرہ - لین قتم تم کی چیزیں' قتم قتم کے اسباب' قتم قتم کی راحت 'ہر طرح کے آرام' اس نے تمہارے لئے مہیا کرد ئے۔ کیل کے طریقے تمہیں سکھائے - جانوروں کو تمہارے زیر دست کردیا تا کہ کھاؤ بھی سواریاں بھی کرد' لونڈی غلام دیکے کر راحت و آرام حاصل



کرو-انکی روزیاں بھی کچھتمہارے ذمنہیں بلکدان کارزاق بھی رب عالم پروردگارکل ہے-نفع تم اٹھاؤ-روزی وہ پہنچائے-فسیحا نداعظم شاند-

جتنی بھی چزیں ہیں سب کے خزانے ہمارے پاس ہیں ہم ہر چزکواس کے مقررہ انداز سے اتار تے ہیں ۞ ہم پوٹجل کرنے والی ہوائیں چلا کر پھر آسان سے پائی برسا کر تنہیں وہ پلاتے ہیں ہم پچھاس کے ذخیرہ کرنے والے نہیں ہو ۞ ہم ہی جلاتے اور مارتے ہیں اور ہم ہی بلاآ خروارث ہیں۔تم میں آگے بزھنے والے اور پیچھے بٹنے والے بھی ہمارے علم میں ہیں ۞ تیرار بنب لوگوں کو جمع کرے گائیقیٹا وہ بڑی تھمتوں والا بڑے علم والا ہے ۞

اللہ تعالیٰ کے فرزانے: ہی ہی ہی ور دوں اس میں اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ ہرکام اس پر آسان ہے۔ ہرہم کی چیزوں کے خزانے اس کے پاس موجود ہیں۔ جتنا جب اور جہاں چا ہتا ہے ٹازل فرما تا ہے۔ اپنی حکمتوں کا عالم وہی ہے۔ بندوں کی مصلحوں ہے جی واقف وہی ہے۔ بیمضاس کی مہر بائی ہور نہ کون ہے جواس پر جر کر سکے۔ حضر ہے عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ہر سال بارش برابر ہی برتی ہے۔ بیمضاس کی مہر بائی ہے ور نہ کون ہے جواس پر جر کر سکے۔ حضر ہے عمل اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ہر اس کے باتھ ہے۔ پھر آپ ہو آپ نے بیسی آ ہے تا کو ساتھ اس قدر فرشتے اتر تے ہیں بجن کی گئی کل انسانوں اور جنات سے ذیا وہ ہوتی ہے۔ ایک ایک قطرے کا خیال رکھتے ہیں کہ بارش کے ساتھ اس قدر فرشتے اتر تے ہیں بجن کی گئی کل انسانوں اور جنات سے ذیا وہ ہوتی ہے۔ ایک ایک قطرے کا خیال رکھتے ہیں کہ و کہیں برسا اور اس سے کیاا گا۔ برار ہیں ہے کہ اللہ کے پاس کے خزانے کیا ہیں؟ صرف کلام ہے۔ جب کہا ہو جوا ہو گئی۔ اس کا ایک رادی کو تی ہیں کہ تو کہیں ہوا کیسی چل کر درختوں کو باردار کرد یتی ہیں کہ کہیں ہوا کیسی چل کردرختوں کو باردار کرد یتی ہیں سے اور کوئیلیں پھوٹے گئی ہیں اس وصف کو بھی خیال میں رکھئے کہ یہاں جس کا صیفہ لائے ہیں اور درج عقید میں وصف وصد سے مورد کیں ہوا ہوتی ہوا ہوتی ہے جو بادوں کو اور هراد ہر ہو بادوں کو اور هراد ہر ہو اس بیداوار کی تو سے بیدا کرتی ہوا ہوتی ہے جو بادوں کو ادر هر ادار کی ہوا ہوتی ہے جو بادوں کو اور هراد ہوتی ہوا ہوتی ہے جو انہیں جس کے درختوں کو پیل دار ہونے کے قابل کردی ہے۔ بی ہوا ہوتی ہے جو انہیں جس کے کہیاں کردی ہے۔ بی ہوا ہوتی ہے جو انہیں کہتا کہ کہوا ہوتی ہے جو انہیں کہتا کہ کہوا ہوتی ہے جو انہیں کو حق کے کہا کی کردی ہوتی ہو گئی کردی ہی ہوا ہوتی ہے جو انہیں کو انہوتی ہو کہا کی درختوں کو کھل کردی ہو ہے گئی کی ہوا ہوتی ہے جو انہیں کردی ہے۔ ایک ہوا ہوتی ہے جو انہیں کو کہوں کو درختوں کو کھل دار ہونے کے قابل کردی ہے۔

ابن جریر میں بہ سند ضعیف ایک حدیث مردی ہے کہ جنو بی ہواجنتی ہے اس میں لوگوں کے منافع ہیں اوراس کا ذکر کتاب اللہ میں لئے مہیا کر دیئے۔ کمائی کے طریقے تنہیں سکھائے۔ جانوروں کو تمہارے زیر دست کر دیا تا کہ کھاؤ بھی سواریاں بھی کرو راحت و آرام حاصل کرو۔ ان کی روزیاں بھی کچھ تمہارے ذمہ نہیں بلکہ ان کا رزاق بھی رب عالم پروردگارکل ہے۔ نفع تم اٹھاؤ۔ روزی دہ

پنچائے-فسحانه اعظم شانه-

ا بن جریر میں ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ ہے مروی ہے کہا یک بہت ہی خوش شکل عورت نماز میں آیا کرتی تھی تو بعض مسلمان اس خیال ہے کہاس پرنگاہ نہ پڑے آ گے بڑھ جاتے تھے اور بعض ان کے خلاف اور پیچھے ہٹ آتے تھے اور بجدے کی حالت میں اپنے ہاتھوں -تلے سے دیکھتے تھے۔ پس بیآیت اتری کیکن اس روایت میں بخت نکارت ہے۔عبدالرزاق میں ابوالجوزا کا قول اس آیت کے بارے میں مروی ہے کہ نماز کی صفوں میں آ گے بڑھنے والے اور پیچھے ہٹنے والے۔ بیصرف ان کا قول ہے۔ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کا اس میں ذکر نہیں-امام ترفدی رحت الله علیه فرماتے ہیں بہی زیادہ مشابہ ہے-والله اعلم-محرین کعب کے سامنے ون بن عبدالله جب بد كتے ہيں تو آپ فر ماتے ہیں' بیمطلب نہیں بلکہا گلوں سے مراد وہ ہیں جومر چکے اور پچھلوں سے مراداب پیداشدہ اور پیدا ہونے والے ہیں- تیرارب سب کو جمع كرے گا- وه حكمت وعلم والا ہے- يين كرحضرت عون رحمت الله عليه في مايا الله آپ كوتو فيق اور جزائے خيرد ي-

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالِ مِّنْ حَمَا مُسَنُونِ ﴿ وَلَقَدْ خَمَا مُسْنُونِ ﴿ وَ وَالْجَانِ خَلَقْنَاهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ تَارِ السَّمُوْمِ ﴿

یقینا ہم نے انسان کوخٹک ٹی سے جو کیمڑے ہوئے گارے کی تھی 🔾 پیدا فرمایا ہے۔ اوراس سے پہلے جنات کوہم نے لووالی آگ سے پیدا کیا 🔾

خشكمتى: 🌣 🌣 (آيت:٢٦-٢٧) صلصال ب مراد فشك ملى ب- اى جيسى آيت حَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالِ كَالْفَحَّارِ وَ حَلَقَ الْجَآنَّ مِنُ مَّارِج مِّنُ نَّارِ بِ يَبِهِى مروى ب كه بودارش كوم كت بي چكنى مى كومسنون كت بي - ابن عباس رضى الله تعالى عنہ کہتے ہیں ترمٹی-اوروں سے مروی ہے بودار مٹی اور گندھی ہوئی مٹی-انسان سے پہلے ہم نے جنات کوجلا دینے والی آ گ سے بنایا ہے-سموم کہتے ہیں آ گ کی گرمی کواور حرور کہتے ہیں دن کی گرمی کو- ریبھی کہا گیا ہے کہاس گرمی کی لوئیں اس گرمی کا ستر ہواں حصہ ہیں۔جس سے جن پیدا کئے گئے ہیں-ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ جن آ گ کے شعلے ہے بنائے گئے ہیں یعنی آ گ ہے بہت بہتر' عمرو کہتے ہیں سورج کی آ گ ہے۔ سیجے میں وارد ہے کہفر شتے نور سے پیدا کئے گئے اور جن شعلے والی آ گ ہے اور آ دم علیہالسلام اس سے جوتمہارے سامنے بیان کر دیا گیا ہے-اس آیت سے مراد حضرت آدم علیہ السلام کی فضیلت وشرافت اوران کے عضر کی پاکیزگی اور طہارت کا بیان ہے-

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلِّيكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَا مَّسَنُونِ ﴿ فَاذَا سَوَّنْتُهُ وَ نَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي فَقَعُوا لَهُ سُجِدِيْنَ ۞ فَسَجَدَ الْمَلْيِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُونَ ۞ إِلَّا الْمِلِيْسَ ۚ أَبِي أَنْ يَتَكُونِ مَعَ السَّجِدِيْنَ ۞ قَالَ يَآبَلِيْسُ مَا لَكَ آلاً تَكُونَ مَعَ السَّجِدِيْنَ ٥ قَالَ لَمْ أَكُنُ لِلْسَجُدَ لِبَشَرِ خَلَقْتَهُ مِنْ صَلْصَالِ مِنْ حَمَا مِسْنُونِ ٥

جب كه تيرے يردردگارنے فرشتوں سے فرمايا كه ميں ايك انسان كونميركى موئى مخكمتاتى موئى مٹى سے پيدا كرنے والا موں 🔾 تو جب كه ميں اسے يورا بنا چكوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم سب اس کے لئے تجدے میں گر پڑنا 🔾 چنانچیتمام فرشتوں نے سب کے سب نے تجدہ کرلیا 🔿 مگر اہلیس کہ اس نے تجدہ کرنے والوں میں شمولیت کرنے سے صاف افکار کردیا نے فرمایا اے البیس کچھے کیا ہوا کہ تو تحدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا؟ نوہ بولا کہ میں ایسانہیں کہ اس انسان کو تجدہ کروں جستونے کالی اور سری ہوئی تھنگھناتی ہوئی مٹی سے پیدا کیا ہے ن

البلیس تعین کا افکار: ۱۶۰ ۱۶۰ آیت: ۲۸ -۳۳) الله تعالی بیان فر مار ہا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے ان کی پیدائش کا ذکر اس نے فرشتوں میں کیا اور پیدائش کے بعد مجدہ کرایا - اس تھم کوسب نے تو مان لیا لیکن البلیس تعین نے افکار کردیا اور کفر وحسد' افکار و تکبر' فخر و غرور کیا - صاف کہا کہ میں آگ کا بنایا ہوا' پیرفاک کا بنایا ہوا - میں جواس سے بہتر ہوں' اس کے سامنے کیوں جھوں؟ آگر چیتو نے اسے بھی پر رگی دی لیکن میں انہیں کمراہ کر کے چھوڑوں گا - ابن جریر نے یہاں پر ایک عجیب وغریب اثر وار دکیا ہے - کہ ابن عباس رضی الله تعالی عند فرماتے ہیں کہ جب الله تعالیٰ نے فرشتوں کو پیدا کیا' ان سے فرمایا کہ میں مٹی سے انسان بنانے والا ہوں - تم اسے بحدہ کرنا - انہوں نے کہا' ہم ایسانہ کریں گے - چنا نچاسی وقت ان کو آگر نے جلادیا - پھراور فرشتے پیدا کئے گئے - ان سے بھی بہی کہا گیا - انہوں نے جواب دیا کہ مہم ایسانہ کریں گے ۔ چنا نچاسی موقا ہر معلوم ہوتا ہے کہ یہ خور اس کی بیا گیا وقت ان کو آپہلے کے مشکروں میں سے تھا' اپنے انکار پر جمار بالیکن اس کا ثبوت ان سے نہیں پی ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ یہ اسرائیلی روایت ہے - والقداعلم-

قَالَ فَاخْرُجُ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيْكُ ﴿ وَإِنَّ عَلَيْكَ اللَّغْنَةَ إِلَى يَوْمِ اللَّخِنَةَ إِلَى يَوْمِ اللَّخِنَةُ اللَّغْنَةَ إِلَى يَوْمِ لِيُخْتُونُ ۞ قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ اللَّذِينِ ۞ قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ اللَّهِ عَنُونِ ۞ الْمُنْظِرِيْنَ ۞ إلى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ۞ الْمُنْظِرِيْنَ ۞ إلى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ۞

فر مایا اب تو بہشت سے نکل جا کیونکہ تو را ندہ درگا ہے) اور تجھ پرمیری پیٹکار ہے قیامت کے دن تک ⊖ کہنے لگا کہ اے میرے رب مجھےاس دن تک کی ڈھیل دے کہلوگ دوبارہ اٹھا کھڑے کئے جاویں ⊖ فر مایا کہا چھاتو ان میں ہے جنہیں مہلت ملی ہے ⊖ روزمقرر کے وقت تک کی ⊖

ابدی لعنت: ۱۰ این ۱۳۰۱ (آیت:۳۸ - ۳۸) پر الله تعالی نے اپنی حکومت کا ارادہ کیا جونہ ٹلے نہ ٹالا جاسکے کہ تو اس بہترین اوراعلی جماعت سے دور ہموجا - تو پینکا راہوا ہے - قیامت تک تھے پر ابدی اور دوا می لعنت برسا کرے گی - کہتے ہیں کہ ای وقت اس کی صورت بدل کی اور اس نے نو حد خوانی شروع کی' ونیا میں تمام نو ہے اس ابتدا ہے ہیں - مردود ومطرود ہوکر پھر آتش حسد سے جاتا ہوا آرز وکرتا ہے کہ قیامت تک کی اسے ڈھیل دئی جائے - اس کو یوم البعث کہا گیا ہے - پس اس کی بیدرخواست منظور کی گئی اور مہلت مل گئی -

قَالَ رَبِّ بِمَّا أَغُونِيْتَى لَا لَرَبِّانَ لَهُمْ فِنَ الْأَرْضِ وَلَا غُويَنَّهُمُ الْمُخَلِّمِيْنَ ﴿ وَلَا عُويَنَّهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿ وَالْاَحْدَاصِرَاطُ عَلَيْ مُسْتَقِيْدُ ﴿ لِلَا مَنِ عَبَادِى لَيْسَ لِكَ عَلَيْهِمْ سُلْطُنُ عَلَيْ مُسْتَقِيْدُ ﴿ لِللَّا مَنِ النَّهُ عِبَادِى لَيْسَ لِكَ عَلَيْهِمْ سُلْطُنُ عَلَيْ مُسْتَقِيْدُ ﴿ لَكُ عَلَيْهِمْ سُلْطُنُ الْعُولِيْنَ ﴾ وقال الله مَن النَّهُ عِلَيْ مَن الْعُولِيْنَ ﴿ وَاللَّهُ مِن الْعُولِيْنَ ﴾

کنے لگا کہ اے میرے رب چونکہ تونے مجھے گمراہ کیا ہے؛ مجھے بھی قتم ہے کہ میں بھی زمین میں ان کے لئے مزین کروں گا اور ان سب کو بھی بہکا وُں گا ۞ بجز تیرے ان بندوں کے جونتخب کر لئے گئے ہیں ۞ ارشاد ہوا کہ ہاں بھی جھھ تک پینچنے کی سیدھی راہ ہے ۞ میرے بندوں پر تبخیے کوئی غلبنہیں نیکن ہاں جو گمراہ لوگ تیری پیروی کریں ۞ تفييرسورة الحجربه پإره١٩

البلیس کے سیاہ کارنا ہے: 🌣 🌣 (آیت: ۳۹-۴۲) البلیس کی سرکشی بیان ہورہی ہے کہ اس نے اللہ کے گمراہ کرنے کی قتم کھا کر کہااور یہ بھی موسکتا ہے کہاس نے کہا کہ چونکہ تو نے مجھے گمراہ کیا میں بھی اولاد آ دم کے لئے زمین میں تیری نافر مانیوں کوخوب زینت دار کر کے دکھاؤں گا-

اورانہیں رغبت دلا دلا کرنا فرمانیوں میں مبتلا کروں گا- جہاں تک ہو سکے گا' کوشش کروں گا کہ سب کوئی بہکا دوں۔ لیکن ہاں تیرے خالص

بندے میرے ہاتھ نہیں آ سکتے - ایک اور آیت میں بھی ہے کہ گوتو نے اسے مجھ پر برتری دی ہے لیکن اب میں بھی اس کی اولا د کے پیچھے پڑ جاؤں گا جاہے کچھتھوڑے سے چھوٹ جائیں' باتی سب کوہی لے ڈوبوں گا-اس پر جواب ملاکتم سب کالوشا تو میری ہی طرف ہے-اعمال کا

بدلہ میں ضرور دوں گا' نیک کوئیک بدکو بد- جیسے فرمان ہے کہ تیرار ب تاک میں ہے۔غرض لوٹنا اور لوٹنے کا راستہ اللہ ہی کی طرف ہے۔علیٰ کی ا كي قرات على بھى ہے- جے آيت وَإِنَّهُ فِي أُمِّ الْكِتنبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ مِيں ہے يعنى بلندليكن پہلى قرأت مشہور ہے-

جن بندوں کومیں نے ہدایت پرلگادیا ہےان پر تیرا کوئی زورنہیں ہاں تیراز ورتیرے تابعداروں پر ہے۔ بیاشٹناء منقطع ہے-ابن جرير ميں ہے كه بستيوں سے باہر نبيوں كى مسجديں ہوتى تھيں- جب وہ اپنے رب سے كوئى خاص بات معلوم كرنا چاہتے تو وہاں جاكر جونماز مقدر میں ہوتی 'اداکر کے سوال کرتے۔ ایک دن ایک نبی کے اور اس کے قبلے کے درمیان شیطان بیٹھ گیا۔ اس نبی نے تین بار کہااعو ذ

بالله من الشيطان الرحيم - شيطان ن كها ال نهي الله آخرة ب مير داؤل سے كين كي جاتے ہيں؟ نبى نے كها تو بتا كرتو بني آ دم یرکس داؤے نالب آجاتا ہے؟ آخرمعاہدہ ہوا کہ ہرا کی صحیح چیز دوسرے کو بتا دیتو نبی اللہ نے کہا-س اللہ کا فرمان ہے کہ میرے خاص بندوں پر تیراکوئی اثر نہیں -صرف ان پر جوخود گمراہ ہوں اور تیری انتخی کریں -اس دشمن رب نے کہاری آپ نے کیا فرمایا -اسے تو میں آپ کی پیدائش سے بھی پہلے سے جانتا ہوں- نبی نے کہا اور سن اللہ کا فرمان ہے کہ جب شیطانی حرکت ہوتو اللہ سے بناہ طلب کر-وہ سننے جانے والا

ہے-واللہ تیری آ جث پاتے ہی میں اللہ سے پناہ جاہ لیتا ہوں-اس نے کہا بچ ہے-ای سے آپ میرے پھندے میں نہیں سے نے اللہ علیہ السلام نے فرمایا' اب تو بتا کہ تو ابن آ دم پر کیسے عالب آ جا تا ہے؟ اس نے کہا کہ میں اسے غصے اورخواہش کے وقت د بوج لیتا ہوں۔ پھر

﴿ ما یا ہے کہ جوکوئی بھی اہلیس کی پیروی کر ہے۔ وہ جہنمی ہے۔ یہی فر مان قرآن سے کفر کرنے والوں کی نسبت ہے۔

اَجْمَعِيْنَ ١٠ لَهَا سَبْعَهُ ٱبْوَ

یقیناان سب کے وعدے کی جگہ جہنم ہے 〇 جس کے سات دروازے ہیں ہر دروازے کے لئے ان کا ایک حصد بنا ہواہے 〇

(آیت: ۲۳ - ۲۳) پھرارشاد ہوا کہ جہنم کے گئی ایک دروازے ہیں۔ ہر دروازے سے جانے والا ابلیسی گروہ مقرر ہے۔ اپنے اپنے اعمال کےمطابق ان کے لئے درواز تے تقسیم شدہ ہیں-حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک خطبے میں فرمایا ، حہنم کے درواز ےاس طرح ہیں لیعنی ایک پرایک-اوروہ سات ہیں-ایک کے بعد ایک کر کے سانوں دروازے پر ہوجا کیں گے-عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنه فر ماتے ہیں' سات طبقے ہیں-ابن جربرسات درواز وں کے بینام ہتلاتے ہیں:-جہنم'نطی' حلمہ'سعیر'سقز' جحیم' ھاویہ-ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے بھی ای طرح مردی ہے۔ قنادہ رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں' یہ باعتبارا عمال ان کی منزلیں ہیں۔ ضحاک کہتے ہیں مثلاً ایک درواز ہ یہود کا 'ایک نصاریٰ کا 'ایک صابیوں کا' ایک مجوسیوں کا 'ایک مشرکوں کا فروں کا' ایک منافقوں کا' ایک اہل تو حید کا لیکن تو حید والوں کو چھٹکارے کی امید ہے باقی سب ناامید ہو گئے ہیں-ترندی میں ہے-رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں' جہنم کےسات درواز ہے ہیں- جن

میں سے ایک ان کے لئے ہے جومیری امت پرتکوارا ٹھائے۔ ابن ابی حاتم میں ہے کہ حضور ﷺ اس آیت کی تغییر میں فر ماتے ہیں کہ بعض دوز خیوں کے ٹخنوں تک آگ ہوگی۔بعض کی کمر تک بعض کی گر دنوں تک غرض گنا ہوں کی مقدار کے حساب ہے۔

إِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِي جَنَّتٍ وَّعُيُونَ ٥ أَدْخُلُوْهَا بِسَلْمِ امِنِيْنَ ۞

پر ہیز گارلوگ جنتی باغوں میں اور چشموں میں ہوں کے 🔾 سلامتی اور امن کے ساتھ یہاں آ جاؤ 🔾

جنت میں کوئی بغض وکیندندر ہے گا: ﴿ ﴿ آیت: ٣٥- ٣٦) دوز خیوں کا ذکر کر کے اب جنتیوں کا ذکر ہور ہاہے کہ وہ باغات نہروں اور چشموں میں ہوں گے۔ ان کو بشارت سنائی جائے گی کہ اب تم ہرآ فت سے آج گئے ہرڈر 'خوف ادر گھبرا ہٹ سے مطمئن ہو گئے۔ نہ فعتوں کے زوال کا ڈر'نہ یہاں سے نکا لے جانے کا خطرہ 'نہ فنا نہ کی۔ اہل جنت کے دلوں میں گود نیوی دمجشیں باتی رہ گئی ہوں گر جنت میں جاتے ہی ایک دوسر سے سے ل کرتمام گلے شکو خیتم ہوجا کیں گے۔

وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُورِهِمْ مِّنْ غِلِّ اِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقْلِلِيْنَ ﴿ لَا يَمْسُهُمْ فِيْهَا نَصَبُ وَمَا هُمَ قِبْهَا بِمُخْرَجِيْنَ ﴿ نَبِّى عَبَادِی آیِنَ آنَا الْخَفُورُ الرَّحِیْمُ ﴿ وَآرَ عَذَابِی هُوَ

الْعَذَابُ الْآلِيهُ ٥

ان کے دلوں میں جو کچھ رخجش و کینے تھا' ہم سب کچھ نکال دیں گے۔ بھائی بھائی ہنے ہوئے ایک دوسرے کے آ منے سامنے شاہی تختوں پر بیٹھے ہوں گے 🔾 نہ وہ وہاں انہیں کوئی تکلیف چھوسکتی ہے اور نہ وہ وہاں سے بھی نکال دیئے جا ئیں گے 🔾 میرے بندوں کو خبر کردے کہ میں بہت ہی بخشنے والا اور بڑا ہی مہر ہان مرحد کہ اور ساتھ ہی میرے عذاب بھی نہایت دردد کھوالے ہیں 🔾

(آیت: ۲۲-۵۰) حضرت ابوا ما مدفر ماتے ہیں 'جنت میں داخل ہونے سے پہلے ہی سینے بے کینہ ہوجا کیں گے۔ چنا نچہ مرفوع صدیث میں بھی ہے' رسول اللہ علی فر ماتے ہیں کہ مومن جہنم سے نجات پاکر جنت دوزخ کے درمیان کے بل پر روک لئے جا کیں گے۔ جونا چا قیال اورظلم آپس میں شخ ان کا ادلہ بدلہ ہوجائے گا اور پاک دل صاف سینہ ہوکر جنت میں جا کیں گے۔ "اشر نے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس جانے کی اجازت ما گئی اس وقت آپ کے پاس حضرت طلحہ کے صاحبز ادب ہیٹھے تھے تو آپ نے بچھ دیر کے بعد اسے اندر بلایا۔ اس نے کہا کہ شایدان کی وجہ سے جھے آپ نے دیر میں اجازت دی؟ آپ نے فر مایا بچ ہے۔ کہا پھر تو اگر آپ کے پاس حضرت عثان رضی اللہ تعالی عنہ کے صاحبز ادب ہوں تو بھی آپ جھے ای طرح روک دیں؟ آپ نے فر مایا' بے شک جھے تو اللہ سے امید حضرت عثان رضی اللہ تعالی عنہ کے مان لوگوں میں ہے ہوں گے جن کی شان میں ہیہ ہے کہ ان کے دلوں میں جو پھے فظی تھی ہم نے دور کردی' میں اور عثمان رضی اللہ تعالی عنہ ان انہیں مرحبا کہا اور فر مایا کہ میں امید رکھتا ہوں کہ میں اور تنہا رے والد ان میں سے ہیں جن کے دلوں میں خوب ہو کہ تو اللہ عنہ کے باس آئے۔ آپ نے انہیں مرحبا کہا اور فر مایا کہ میں امید رکھتا ہوں کہ میں اور تنہا رے والد ان میں سے ہیں جن کے دلوں کے غصے اللہ دور کرکے بھائی بھائی

ایک اور روایت بیر ہے کہ بین کرفرش کے کونے پر بیٹھے ہوئے دو شخصوں نے کہا'اللہ کا عدل اس سے بہت بڑھا ہوا ہے کہ جنہیں

آپ قبل کریں' ان کے بھائی بن جائیں؟ آپ نے غصے سے فر مایا' اگراس آیت سے مراد میر بے اور طلحہ چیسے لوگ نہیں تو اور کون ہوں گے؟
اور روایت میں ہے کہ قبیلہ ہمدان کے ایک شخص نے بیکہا تھا اور حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے اس جمکی اور بلند آواز سے بیہ جواب دیا تھا کہ
محل ہل گیا۔ اور روایت میں ہے کہ کہنے والے کا نام حارث اعور تھا اور اس کی اس بات پر آپ نے غصے ہو کر جو چیز آپ کے ہاتھ میں تھی' وہ
اس کے سر پر مار کریے فر مایا تھا۔ ابن جر موز جو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا قاتل تھا' جب در بارعلی رضی اللہ تعالی عنہ میں آپ تے ہوئی دیر فر مایا تو آپ نے بوٹ کی دیر
بعد اسے دافطے کی اجازت وی۔ اس نے آکر حضرت زبیر رضی اللہ تعالی عنہ اور ان کے ساتھیوں کو بلوائی کہہ کر برائی سے یا دکیا تو آپ نے
فر مایا' تیرے منہ میں مئی۔ میں اور طلحہ اور زبیر رضی اللہ تعالی عنہ تو ان شاء اللہ ان لوگوں میں ہیں جن کی بابت اللہ کا بی فر مان ہے۔ حضرت علی
رضی اللہ تعالی عند تم کھا کر فر ماتے ہیں کہ ہم بدریوں کی بابت ہے آیت نازل ہوئی ہے۔

کثیر کہتے ہیں میں ابوجعفر محد بن علی کے پاس گیا اور کہا کہ میر بے دوست آپ کے دوست ہیں اور جھے سے مصالحت رکھنے والے ہیں۔ واللہ آپ سے مصالحت رکھنے والے ہیں۔ واللہ آپ سے مصالحت رکھنے والے ہیں میر بے دشمن آپ کے دشمن ہیں اور جھے سے لڑائی رکھنے والے ہیں۔ واللہ میں ابو بکر اور عمر سے بری ہوں۔ اس وقت حضر سے ابوجعفر نے فر مایا 'اگر میں ایسا کروں تو یقینا جھے سے بڑھ کر گراہ کوئی نہیں ناممکن کہ میں اس وقت ہدایت پر قائم رہ سکوں۔ ان دونوں بزرگوں لیعنی حضر سے ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ اور حضر سے عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے تو الے کثیر محبت رکھ۔ اگر اس میں تجھے بچھ گناہ ہوتو میری گردن پر۔ پھر آپ نے اسی آبیت کے آخری حصہ کی تلاوت فر مائی۔ اور فر مایا کہ بیان دس مخصوں کے بارے میں ہے۔ ابو بکر 'عر' عثان' علی' طلحہ زیبر' عبدالرحمٰن بن عوف 'سعد بن ابی وقاص' سعد بن زیدا درعبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم الجعین۔ یہ آسے سے آسے منہ ہوں گے تا کہ کسی کی طرف کسی کی پیٹھ نہ رہے۔ حضور سے ایک مشعت تکلیف اور ایڈ انہ ہوگی۔

تلاوت فر ماکر فر مایا' بیا بیک دوسر سے کود کھور ہے ہوں گے۔ وہاں انہیں کوئی مشعت تکلیف اور ایڈ انہ ہوگی۔

صحیحین میں ہے مضور علیہ فرماتے ہیں 'جھے اللہ کا تھم ہوا ہے کہ میں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا کو جنت کے سونے کے کل کی خوشخبری سنادوں جس میں نہ شوروغل ہے نہ تکلیف ومصیبت سیجنتی جنت ہے بھی نکالے نہ جا کیں گے۔ حدیث میں ہے' ان سے فرما یا جائے گا کہ اے جنتیوتم ہمیشہ تندرست رہو گے۔ بھی بیار نہ پڑو گے اور ہمیشہ زندہ رہو گے۔ بھی پوڑھے نہ بنو گے۔ اور ہمیشہ بیبیں رہو گے ' بھی نکا کہ اے جنتیوتم ہمیشہ تندرست رہو گے۔ بھی بیار نہ پڑو گے اور ہمیشہ زندہ رہو گے۔ بھی پوڑھے نہ بنو گے۔ اور ہمیشہ بیبیں رہو گے ' بھی نکا کے نہ جاؤگے۔ اور آیت میں ہے وہ تبدیلی مکان کی خواہش ہی نہ کریں گے نہ ان کی جگہ ان سے چھنے گی۔ اے نبی علیہ آپ سے مرادیہ بندوں سے کہدو ہجے کہ میں اور بھی گر رچکی ہے۔ اس سے مرادیہ ہے کہ مون کو ام یہ کے کہ مون کو ام یہ کہ کو تھی کہ ایک ہے۔

حضور علی است میں است میں اللہ علیم اجھین کے پاس آتے ہیں اور انہیں ہنتا ہوا دیکھ کرفر ماتے ہیں 'جنت دوزخ کی یا د

کرو-اس وقت سے آپتی اتریں سیمرسل صدیث ابن ابی حاتم میں ہے آپ بنوشیبہ کے دروازے سے حابہ کے پاس آکر کہتے

ہیں – میں تو تنہیں ہنتے ہوئے دیکھ رہا ہوں – ہے کہہ کروالی مڑ گئے اور حطیم کے پاس سے ہی الٹے پاؤں پھر ہمارے پاس آئے اور

فر ما یا کہ ابھی میں جا ہی رہا تھا جو حضرت جرئیل علیہ السلام آئے اور فر ما یا کہ جناب باری ارشاد فر ما تا ہے کہ تو میرے بندوں کو تا

امید کر رہا ہے ؟ انہیں میرے غفور ورجیم ہونے کی اور میرے عذا بول کے المناک ہونے کی خبر وے دے – اور حدیث میں ہے کہ

آپ نے فر مایا 'اگر بندے اللہ تعالیٰ کی معافی کو معلوم کرلیں تو حرام سے بچنا چھوڑ ویں اور اگر اللہ کے عذاب کو معلوم کرلیں تو اپ

وَنَتِئَهُمُ عَنْ ضَيْفِ إِبْرَهِيْمَ ﴿ اَذَ ذَخَلُوْ اَعَلَيْهِ فَقَالُوْ اسَلَمًا وَالْمِنْهُمُ وَعِلُوْنَ ۞ قَالُوْ الْا تَوْجَلَ إِنَّا نُبَشِّرُكَ وَالْمَا اللَّهُ وَعِلُونَ ۞ قَالُوْ الْا تَوْجَلَ إِنَّا نُبَشِّرُكَ وَعِمَ يَخُلِم عَلِيْمٍ ۞ قَالَ آبَشُرَ ثَمُوْنِ عَلَى آنَ مَّسَنِى الْكِبَرُ فَبِمَ يَخُلِم عَلِيهِ وَقَالُ آبَا اللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ وَاللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ وَاللَّهُ اللَّهُ وَاللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ وَاللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ وَا اللَّهُ وَاللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ وَاللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ وَاللَّهُ اللَّهُ ا

انہیں ابراہیم کے مہمانوں کا بھی حال سنادے کہ جب انھوں نے اس کے پاس آ کرسلام کہا' تو اس نے کہا ہم کوتم سے ڈرلگتا ہے کہ انہوں نے کہا' ڈرنہیں۔ ہم تجھے ایک ہوشیار وانا فرزند کی بشارت دیتے ہیں کہا' کیا اس بڑھا پے کے دبوج لینے کے بعدتم جھے خوشخبری دیتے ہو؟ ک ہیخشخبری تم کیے دے رہے ہو؟ انھوں نے کہا' بالکل کچی' تجھے لائق نہیں کہ ناامیدلوگوں میں شامل ہوجا کہا' اپنے رب کی رحمت سے ناامیدتو صرف گراہ اور بہتے ہوئے لوگ ہی ہوتے ہیں کی چھا کہ اے اللہ کے بھیجے ہوئے فرشتو' تمہار االیا کیا اہم کام ہے؟ کی انھوں نے جواب دیا کہ ہم گنہگا رلوگوں کی طرف بھوئے لوگ ہی ہوتے ہیں کی چھا کہ اے اللہ کے بھیجے ہوئے فرشتو' تمہار االیا کیا اہم کام ہے؟ کی انھوں نے جواب دیا کہ ہم گنہگا رلوگوں کی طرف

فرشتے بصورت انسان: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۵۱ – ۵۱) لفظ ضیف واحداور جمع دونوں پر بولا جاتا ہے۔ جیسے زوراور سفر - بیفر شتے سے جو
بصورت انسان سلام کر کے حضرت فلیل اللہ علیہ السلام کے پاس آئے تھے۔ آپ نے چھڑا کاٹ کراس کا گوشت بھون کران مہمانوں کے
سامنے لارکھا۔ جب دیکھا کہ وہ ہاتھ نہیں ڈالتے تو ڈرگئے اور کہا کہ ہمیں تو آپ سے ڈرگئے لگا۔ فرشتوں نے اطمینان ولایا کہ ڈرونہیں۔
پھر حضرت اسحاق علیہ السلام کے ہونے کی بشارت سائی۔ جیسے کہ سورہ ہود میں ہے۔ تو آپ نے اور اپنی بیوی صاحبہ کے بڑھا ہے کو
سامنے رکھ کرا پنا تعجب دور کرنے اور وعدے کو شابت کرنے کے لئے بوچھا کہ کیا اس حالت میں ہمارے ہاں بچہ ہوگا؟۔ فرشتوں نے
دوبارہ زور دار الفاظ میں وعدے کو دہرایا اور ناامیدی سے دور رہے کی تعلیم کی تو آپ نے اپنے عقیدے کا اظہار کردیا کہ میں ما بوس نہیں
ہوں۔ ایمان رکھتا ہوں کہ میر ارب اس سے بھی بڑی ہاتوں پرقد رہ کا ملہ دکھتا ہے۔

(آیت:۵۵-۵۸) حفرت ابراہیم علیہ السلام کا جب ڈرخوف جاتار ہا بلکہ بشارت بھی مل گئی تو اب فرشتوں سے ان کے آنے کی وجدوریا فت کی -

الآ ال لُوْطِ اِنَّا لَمُنَجُوْهُمْ أَجْمَعِيْنَ ١٤ اَمْرَاتَهُ قَدَّرُنَا الْهِ الْمَرَاتَهُ قَدَّرُنَا الْهَا ﴿ لَمِنَ الْعَبِرِيْنَ ١٤ فَلَمَّا جَاءَ الْ لُوْطِ الْمُرْسَلُونَ ١٤ قَالَ اِنْكُمُ قَالَ اِنْكُمُ فَكُمْ الْفُولِ الْمُرْسَلُونَ ١٤ قَوْمُ مُنْكَرُونَ ١٤ قَوْمُ مُنْكَرُونَ ١٤ قَوْمَ مُنْكُرُونَ ١٤ قَوْمَ مُنْكُونَ ١٤ قَوْمَ اللّهُ الْمُلِكَ بِقَطْع مِن وَاتَيْنَاكَ بِالْمُلِكَ بِقِطْع مِن

الْيَلِ وَاتَّبِعُ آَدْبَارَهُمُ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمُ آَحَدُ وَّامُضُوَاحَيْثُ الْيَلِ وَاتَّبِعُ آَحَدُ وَامْضُواحَيْثُ الْأَمْرَ آَتَ دَابِرَ هَؤُلاً ﴿ الْأَمْرَ آَتَ دَابِرَ هَؤُلاً ﴿ الْوَمْرُونَ ۞ مَقْطُوعٌ مُصْبِحِيْنَ۞

وَجَاءَ آهُلُ الْمَدِيْنَةِ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿ قَالَ إِنَّ هَوُلاً إِضَيْفِي فَلاَ اللّهِ وَلا يَخْزُونِ ﴿ قَالُوا اللّهِ اللّهِ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ الللّهُ

مِّنْ سِجِيْلِ۞اِتَ فِي ذَلِكَ لَالِيتٍ لِلْمُتَوسِّمِيْنَ۞وَانَّهَا لَبِسَبِيْلِ مُُقِيْمٍ۞ اِتَ فِي ذَلِكَ لَايَةً لِلْمُؤْمِنِيْنَ۞

شمری لوگ خوشیاں مناتے ہوئے آئے ۞ لوط نے کہا: بیلوگ میرے مہمان ہیں، تم جھے رسوانہ کرو۞ اللہ ہے ڈرواور میری آبروریزی نہ کرو۞ وہ بولے:
کیا ہم نے تجھے و نیا کے اجنبی لوگوں کی حمایت ہے منع نہیں کر رکھا؟ ۞ لوط نے کہا' اگر تہمیں کرنا ہی ہے تو بیمیری پچیاں موجود ہیں ۞ تیری عرکی قتم وہ تو اپنی بد ستی
میں سرگرداں تھے ۞ پس سورج نکلتے نکلتے نکلتے نبیں آیک بڑے زور کی آواز نے پکڑ لیا ۞ بلاآخر ہم نے اس شہر کواو پر تلے کر دیا اور ان لوگوں پر کنگر والے پھر
برسائے ۞ ہرا کیک عبرت حاصل کرنے والے کے لئے تو اس میں بہت ہی نشانیاں ہیں ۞ بیستی ایسی راہ پر ہے جو برابر چلتی رہتی ہے ۞ اور اس میں ایما نداروں
کے لئے بری نشانی ہے ۞

قوم لوظ كى خرمستيال: 🌣 🌣 (آيت: ١٧- ٢٢) توم لوظ كو جب معلوم هوا كه حضرت لوط عليه السلام كے كھر نو جوان خوبصورت مهمان آئے ہیں تو وہ اپنے بدارادے سے خوشیال مناتے ہوئے چڑھ دوڑے - پیغبررب علیہ السلام نے انہیں سمجھا ناشروع کیا کہ اللہ سے ڈرو-میرےمہمانوں میں مجھے رسوانہ کرو-اس وقت خود حضرت لوط علیہ السلام کو بیہ معلوم ندتھا کہ پیفر شتے ہیں- جیسے کہ سورہ عود میں ہے- یہاں کو اس کا ذکر بعد میں ہےاور فرشتوں کا ظاہر ہو جانا پہلے ذکر ہوا ہے لیکن اس سے ترتیب مقصود نہیں واؤ ترتیب کے لئے ہوتا بھی نہیں اور خصوصا الی جگہ جہاں اس کے خلاف دلیل موجود ہو- آپ ان سے کہتے ہیں کہ میری آبروریزی کے دریے نہ ہوجاؤ - لیکن وہ جواب دیتے ہیں کہ جب آپ کو بی خیال تھا تو انہیں آپ نے اپنامہمان کیوں بنایا؟ ہم تو آپ کواس سے منع کر چکے ہیں۔ تب آپ نے انہیں مزید مجھاتے ہوئے فرمایا کہ تہماری عورتیں جومیری لڑکیاں ہیں وہ خواہش پوری کرنے کی چیزیں ہیں نہ کہ یہ-اس کا پورابیان نہایت وضاحت کے ساتھ ہم پہلے کر چکے ہیں-اس لئے دہرانے کی ضرورت نہیں- چونکہ یہ بدلوگ اپنی خرمتی میں تھے اور جو قضا اور عذاب ان کے سروں پرجھوم رہا تھا'اس ے غافل تھے اس لئے خدائے تعالی اپنے نبی ﷺ کی عمر کی تتم کھا کران کی بیرحالت بیان فرمار ہاہے اس میں آنخضرت عظیہ کی بہت تکریم اورتعظیم ہے-ابن عباس رضی الله عنها فرماتے ہیں الله تعالی نے اپنی جتنی مخلوق پیدا کی ہے-ان میں حضور عظی سے زیادہ بزرگ کوئی نہیں الله نے آپ کی حیات کے سواکسی کی حیات کی قتم نہیں کھائی -سَکُر قے مراد ضلالت وگراہی ہے اس میں وہ کھیل رہے تھے اور تر دومیں تھے-آل مود كاعبرتناك انجام: ١٠٠٠ (آيت:٤٧-٧٤) سورج نكلنے كے وقت آسان سے ايك دل د ملانے والى اور جگرياش ياش كر دینے والی چنگھاڑ کی آ واز آئی - اورساتھ ہی ان کی بستیاں او پر کواٹھیں - آسان کے قریب پہنچے تئیں اور وہاں سے الث دی تئیں او پر کا حصہ ینچاور پنچکاا د پرہوگیا-ساتھ ہی ان پرآ سان سے پھر برےا ہے جیسے کچی ٹی کے کنگرآ لود پھر ہوں سورہ ہود میں اس کامفصل بیان ہو چکا ہے- جو بھی بھیرت وبصارت سے کام لے دیکھے سے سوچ سمجے اس کے لئے تو ان بستیوں کی بربادی میں بری بری نشانیاں موجود ہیں-ا لیے پا کہازلوگ ذرا ذرای چیزوں ہے بھی عبرت ونصیحت حاصل کرتے ہیں ٹید پکڑتے ہیں اورغور سے ان واقعات کو دیکھتے ہیں اور لم تک يني جاتے ہيں- تامل اور غور وخوش كر كائي حالت سنوار ليتے ہيں- ترندى وغيره ميں حديث بئ رسول الله علي فرماتے ہيں مؤن كى عقلمندی اور دور بنی کالحاظ دکھو-وہ اللہ کے نور کے ساتھ دیکھتا ہے- پھر آپ نے یہی آیت تلاوت فرمائی - اور حدیث میں ہے کہ وہ اللہ کے نور اور الله کی توفیل سے دیکھتا ہے۔ اور حدیث میں ہے کہ اللہ کے بندے لوگوں کو ان کے نشانات سے پیچان کیلتے ہیں۔ یہتی شارع عام پر موجود ہے جس پر ظاہری اور باطنی عذاب آیا' الٹ گئ پھر کھائے' عذاب کا نشانہ بن- اب ایک گندے اور بدمزہ کھائی کی جھیل ہی بنی ہوئی

ہے۔تم رات دن وہاں سے آتے جاتے ہو-تعجب ہے کہ پھر بھی عقلندی سے کام نہیں لیتے -غرض صاف واضح اور آمدورفت کے راستے پر بید الٹی ہوئی بستی موجود ہے- یہ بھی معنی کئے ہیں کہ وہ کتاب میین میں ہے لیکن مید منٹی کچھ زیادہ بنڈ نہیں بیٹھتے واللہ اعلم- اللہ ربول پر ایمان لانے والوں کے لئے یہ ایک کھلی دلیل اور جاری نشانی ہے کہ س طرح اللہ اپنے والوں کو نجات دیتا ہے اور اپنے دشمنوں کوغارت کرتا ہے-

وَإِنْ كَانَ آصَحْ الْآيَكَةِ لَظْلِمِيْنَ ﴿ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ وَإِنَّهُمَا لِإِنْهُمَا لِإِنْهُمَا لِإِنْهُمَا لِإِنْهُمَا لِإِنْهُمَا لَلِيهِمْ وَلَقَدْ كَذَّبَ آصَحْ الْحِجْرِ الْفُرْسِلِيْنَ ﴿ وَلَقَدْ كَذَّبَ آصَحْ الْحِجْرِ الْفُرْسِلِيْنَ ﴿ وَاتَيْنَهُمُ الْقَيْمَةُ مُصْبِحِيْنَ ﴿ وَاتَيْنَهُمُ الْقَيْمَةُ مُصْبِحِيْنَ ﴾ وَاتَيْنَهُ فَا الْمَنْ الْجِبَالِ بُيُونًا الْمِنِيْنَ ﴿ فَا نَصَدَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِيْنَ ﴾ وَاتَمَدَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِيْنَ ﴿ مِنَ الْجِبَالِ بُيُونًا الْمِنِيْنَ ﴿ فَا نَصَدَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِيْنَ ﴾ وَاللّهُ الْمُنْ الْمِنْ الْمُنْ الْمُنْ

ا یکہتی کے رہنے والے بھی بڑے ظالم ننے ○ جن ہے ہم نے آخرانقام لے ہی لیا۔ ید دونوں شہر کھلے عام راسے پر ہیں ○ جمر والوں نے بھی رسولوں کو جمٹلایا ○ جنہیں ہم نے اپنی نشانیاں بھی عطافر مائی تھیں لیکن تا ہم وہ ان ہے گردن موڑنے والے ہی رہے ○ بیلوگ اپنے مکان پہاڑوں میں خاطر جمعی ہے تر اش لیا کرتے نئے ○ آخرائیں بھی صح ہوتے آواز شکرنے آوبو چا ○ پس کس تدبیر کسب نے انہیں کوئی فائدہ نددیا ○

اصحاب ایکہ کا المناک انجام: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۸۷-۷۹) اصحاب ایکہ سے مراد قوم شعیب ہے۔ ایکہ کہتے ہیں درختوں کے جھنڈ کو۔ ان کاظلم علاوہ شرک و کفر کے غار نگری اور ناپ تول کی بھی تھی۔ ان کی بہتی لوطیوں کے قریب تھی اور ان کا زمانہ بھی ان سے بہت قریب تھا۔ ان پر بھی ان کی پیہم شرار توں کی وجہ سے عذاب الہی آیا۔ یہ دونوں بستیاں برسر شارع عام تھیں۔ حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم کو ڈراتے ہوئے فرمایا تھا کہ لوط کی قوم تم سے پچھدور نہیں۔

آل شمود کی تباہیاں: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ٨٠ - ٨٨) جَروالوں سے مراد شمود کی ہیں جنہوں نے اپنے نبی حضرت صالح علیہ السلام کو جھٹلا یا تھا۔
اور یہ ظاہر ہے کہ ایک نبی کا جھٹلا نے والا گویا سب نبیوں کا اٹکار کرنے والا ہے۔ اس لئے فرمایا گیا کہ انہوں نے نبیوں کو جھٹلا یا اس کے پاس الیے بچڑ ہے پہنچ جن سے حضرت صالح علیہ السلام کی بچائی ان پڑھل گی جیسے کہ ایک بخت پھر کی چٹان سے اوٹی کا لگانا جوان کے شہروں میں چی تی جھٹی تھی اور ایک دن وہ پانی پیتی تھی۔ ایک دن شہریوں کے جانور مگر بھی ہی لوگ گردن کش بی رہے بلکہ اس اوٹئی کو مار ڈالا۔ اس وقت حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا کی راب تین دن کے اندر اندر تم پر تھر الٰی بازل ہوگا۔ یہ بالکل بچا وعدہ ہے اور اٹل عذاب ہے۔ ان لوگوں نے اللہ کی بتلائی ہوئی راہ پھی اپنی اندر کی بھائے ہوگ کو مار ڈالا۔ اس المحمد کے داسے تکہو کو کو سے اللہ کی بی تھی۔ جب رسول کریم بھائے ہوگ ان کی واسطے تکہو تحدیر کے مکانوں سے گر در اگر دونا نہ آئے تھے۔ کی خوف کے باعث یا ضرورتا یہ چیز نہتی ۔ جب رسول کریم بھائے ہوگ ان کی اس کے مکانوں سے گر در ہوگا ہوں بی مکان تر اشتے تھے۔ کی خوف کے باعث یا صورت بیا کہ والے اللہ اور سواری کو تیز چلا یا اور اسپے ساتھیوں سے فرمایا کہ جن پر عذا ب الہی اتر اسے ان کی سیوں سے گر در فراگر دونا نہ آئے تو رونی صورت بنا کر چلوکہ ایسا نہ ہوکہ انہی عذا بوں کا شکارتم بھی بن جاؤ ۔ آخران پڑھیک بستیوں سے در تے ہوئے آئر دونا کہ اسے آئر کی صورت بنا کر چلوکہ ایسا نہ ہوکہ انہی عذا بوں کا شکارتم بھی بن جاؤ ۔ آخران پڑھیک بین جاؤ ۔ آخران پڑھیک ہون کی صبح عذاب اللہی بصورت چٹھا ڈا آیا۔ اس وقت ان کی کھاکہ نہ آئر سے جورتا جو تا اور امر درب اپنا کام کر گیا۔

تفير سورة المجر_ بإره ١٣ م

وَمَا خَلَقُنَا السَّمُوتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَّا إِلَّا بِالْحَقِّ وَ إِنَّ السَّاعَةَ لَاتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ ﴿ إِنَّ رَبُّكَ هُوَ الْنَحَلُّقُ

ہم نے آسانوں اورزمین کو اور ان کے درمیان کی سب چیزوں کوئٹ کے ساتھ ہی پیدافر مایا ہے اور قیامت ضرور مقرف و الی ہے لی تو وضع داری اور اچھائی ے درگز رکر لے 🔾 یقیناً تیرار وردگار بی پیدا کرنے والا اور جانے والا ہے 🔾

نبی ا کرم ﷺ کوتسلیاں: 🌣 🌣 (آیت:۸۵-۸۹) اللہ نے تمام مخلوق عدل کے ساتھ بنائی ہے قیامت آ نے والی ہے بروں کو برے بدلے نیکوں کوئیک بدلے ملنے والے ہیں۔مخلوق باطل سے پیدائہیں کی گئی۔ ایسا گمان کا فروں کا ہوتا ہے اور کا فروں کے لئے ویل دوزخ باورآيت ميں بے كياتم سجھتے ہوكہ بم نے تهبيں بےكار پيداكيا ہے؟ اورتم ہمارى طرف لوث كرنيس آؤ كے؟ بلندى والا ہے الله مالك حق جس کے سواکوئی قابل پیشش نہیں' عرش کریم کا مالک وہی ہے۔ پھرا پنے نبی کوتھم دیتا ہے کہ شرکوں سے چٹم پوٹی کیجئے - ان کی ایڈ ااور جھٹلا نااور برا کہنا برداشت کر لیجئے - جیسے اور آیت میں ہے ان ہے چٹم پوٹی کیجئے - اور سلام کہدد یجئے - انہیں ابھی معلوم ہوجائے گا - بینکم جہاد کے تکم سے پہلےتھا۔ بیآیت مکیہ ہےاور جہاد بعداز ہجرت مقرراورشروع ہوا ہے۔ تیرارب خالق ہےاور خالق مارڈ النے کے بعد بھی پیدائش پر قادر ہے-اے کسی چیز کی بار بار کی پیدائش عاجز نہیں کر عتی -ریزوں کو جب بھر جائیں وہ جمع کر کے جان ڈال سکتا ہے- جیسے فرمان ہے اَوَ لَیْسَ الَّذِي حَلَقَ السَّمُوٰتِ وَالْأَرُضَ بِقَدِرِ الْحُوالِ " سان وزمين كاخالق كيا ان جيسول كي پيدائش كي قدرت نهين ركهتا؟ بشك وه پيدا کرنے والا علم والا ہے۔ وہ جب کسی بات کا ارادہ کرتا ہے تو اسے ہوجانے کوفر مادیتا ہے بس وہ ہوجاتی ہے۔ یاک ذات ہے اس اللہ کی جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی ملکیت ہے اور اس کی طرف تم سب لوٹائے جاؤ گے۔

وَ لَقَدُ اتَّيْنَكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِينَ وَ الْقُرْانَ الْعَظِيْمَ ﴿ لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اللِّي مَا مَتَّعْنَا بِهَ آزُوَاجًا مِّنْهُمْ وَلا تَحْزَرِنَ عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۞

یقینا ہم نے بچے سات آیتیں دے رکھی ہیں کد ہرائی جاتی ہیں اور کچے بزرگ قر آن بھی دے رکھاہے 🔾 تو ہرگز اپنی نظریں اس چیزی طرف ندووڑ اجس ہے ہم نے ان میں سے کی قتم کے اوگوں کو بہرہ مند کرر کھا بے شاؤان پرافسوس کرادر مومنوں کے لئے اپنا باز و جمکائے رو 🔾

قرآ ت عظیم منع مثانی اورایک لازوال دولت: ١٥٥ ١٥٥ [تيت: ٨٥-٨٨] اے نبي علق بم نے جب قرآ ن عظیم جيسي لازوال دولت تخےعنایت فر مارکھی ہے۔ تو تخفیے نہ چاہئے کہ کا فرول کے د نیوی مال ومتاع اور تھا تھ باٹھ کو للجائی ہوئی نظروں سے دیکھئے بیتو سب فانی ہے اور صرف ان کی آن انش کے لئے چندروزہ انہیں عطا ہوا ہے-ساتھ ہی تخفیے ان کے ایمان ندلا نے پرصد ہے اور افسوس کی بھی چندال ضرورت نہیں-ہاں تھے جا ہے کہزی خوش خلقی تواضع اور ملنساری کے ساتھ مومنوں سے پیش آتار ہے- جیسے ارشاد ہے لَقَدُ جَاءَ کُمُ رَسُولٌ مِّنُ أَنْفُسِكُمُ لُوگُو! تمہارے یاستم میں ہے ہی ایک رسول آ گئے ہیں جن پرتمہاری تکلیف شاق گزرتی ہے جوتمہاری بہبودی کا دل ہے خواہاں ہے جومسلمانوں پر پر لے درجے کاشفیق ومہر بان ہے۔ سیع مثانی کی نسبت ایک قول تو یہ ہے کہ اس سے مراد قرآن کریم کی ابتدا کی

سات لمی سورتی ہیں۔ سورہ بقرہ آل عمران نساء مائدہ انعام اعراف اور پوٹس۔ اس لئے کہ ان سورتوں میں فرائض کا حدود کا قعبول کا اور کام کا خاص طریق پر بیان ہے۔ ای طرح مثالیں خبریں اور عبر تیں بھی زیادہ ہیں۔ بعضوں نے سورہ اعراف تک کی چیسور تیں گزا کر اساتویں سورت انفال اور برا آ کو ہتلایا ہے۔ ان کے نزدیک بید دونوں سورتیں مل کرایک ہی سورت ہے۔ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کا قول ہے کہ صرف حضرت مولی علیہ السلام کو چھولی تھیں لیکن جب آپ نے تختیاں گرا دیں تو دواٹھ کئیں اور چار در تھیں۔ ایک قول ہے قرآن عظیم سے مراد بھی یہی ہیں۔ زیاد کہتے ہیں میں نے تھے سات جز دیے ہیں۔ تھی منع بشارت ڈراور مثالی منعتوں کا شاراور قرآنی خبریں۔ دور اور سات آپین بیم اللہ الرحن الرحیم سمیت ہیں۔ ان کے ساتھ اللہ قول یہ ہے کہ مراد بھی مثانی ہے۔ یہ تاب کا شروع ہیں۔ اور ہرد کھت میں و ہرائی جاتی ہیں۔ خواہ فرض نماز ہو خواہ لفل نماز ہو وا مام ابن جریر وحت اللہ علیہ اس قول کو لیند فرماتے ہیں اور اس بارے میں جو حدیثیں مروی ہیں۔ ان سے اس پر استدلال کرتے ہیں ہم نے وہ تمام احاریث فضائل سورہ فاتحہ کے بیان میں اپنی اس تغیر کے اول میں کھدی ہیں فالحمد للہ۔

پس تجھے ان کی ظاہری ٹیپٹاپ سے بے نیاز رہنا چاہے۔ ای فرمان کی بنا پرام ابن عینیدر ممۃ اللہ علیہ نے ایک سی حدیث جس میں ہے کہ حضور علیہ نے فرمایا 'ہم میں ہے وہ نہیں جوقر آن کے ساتھ تغنی نہ کرے کی تغییر لیکھی ہے کہ قرآن کو لے کراس کے ماسوا ہے دست بردار اور بے پرواہ نہ ہوجائے وہ مسلمان نہیں۔ گویت نیسر بالکل صبح ہے لیکن اس حدیث سے میں مقصود نہیں۔ حدیث کا صبح مقصدا س ہماری تغییر کے شروع میں ہم نے بیان کر دیا ہے۔ ابن ابی حاتم میں ہے مضور ساتھ کے ہاں ایک مرتبہ مہمان آئے آپ کے گھر میں پھے فرقا۔ آپ نے ایک بہودی سے رجب کے وعد سے پرآٹا واور میں اس نے کہا بغیر کسی چرکور حن رکھ میں نہیں دوں گا۔ اس وقت حضور میں آئے نے فرمایا ' ایک بہودی سے رجب کے وعد سے پرآٹا واوں میں بھی اگر میہ جھے او حارو یتا یا میر سے ہاتھ فروخت کر دیتا تو میں اسے صرور اوا کرتا پس واللہ میں آسان والوں میں امین ہوں اور زمین والوں میں بھی اگر میہ جھے او حارو یتا یا میر سے ہاتھ فروخت کر دیتا تو میں اسے صرور اوا کرتا پس آسان والوں میں امین اور گویا آپ کی دل جوئی کی گئے۔ ابن عباس رضی اللہ عنے فرماتے ہیں انسان کو ممنوع ہے کہ کس کے مال و متاع کو

لليائي موئى نگامول سے تا كے - ياجوفر مايا كمان كى جماعتوں كوجوفائدہ بم نے دے ركھا ہے اس سے مراد كفار كے مالدارلوگ بيں -

وَ قُلْ اِلِّنِ آَنَا النَّذِيْرُ الْمُبِيْنُ ﴿ كُمَّا آَنْزَلْنَا عَلَى الْمُعْيِنِ ﴾ كَمَّا آَنْزَلْنَا عَلَى الْمُعْيِنَ ﴾ وَقُلْ الْخُوا الْقُلُوا لَقُلُوا نَعْمَلُوْنَ ﴿ وَقُرَبِيكَ لَكُنَا عَلَى الْمُعْيِنَ ﴾ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُوْنَ ﴾ لَشَعَلَنَّهُمُ آجْمَعِيْنَ ﴾ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُوْنَ ﴾

کہددے کہ میں تو تھلے طور پر ڈرائے والا ہوں 〇 جیسے کہ ہم نے ان قسمیں کھانے والوں پر اتارا جنموں نے اس کتاب البی کے تکڑے کردیئے۔ قسم ہے تیرے پالنے والے کی ہم ان سب سے ضرور باز پرس کریں گے 〇 ہراس چیز کی جودہ کرتے رہے 〇

انبیاء کی تکذیب عذاب الی کا سب ہے: ہے ہے ہے اور ۱۳۵۰ میں ہوتا ہے کہ اسے پنجبر الیے آپ اعلان کر دیجے کہ میں تمام لوگوں کوعذاب الی سے صاف صاف ڈرادیے والا ہوں۔ یادر کھو میر ہے جٹلانے والے بھی اسکے نبیوں کے جٹلانے والوں کی طرح عذاب الی کے شکار ہوں گے۔ مقتسمین سے مراد تشمیں کھانے والے ہیں جو انبیاء علیا اسلام کی تکذیب اور ان کی مخالفت اور ایذاد ہی پر آپی میں قسمانشی کر لیتے تھے جیسے کرقوم صالح کا بیان قرآن کیم میں ہے کہ ان لوگوں نے اللہ کی قسمیں کھا کر عہد کیا کہ راتوں رات صالح اور ان کے گھر انے کو ہم موت کے گھاٹ اتارویں گے۔ ای طرح قرآن میں ہے کہ وہ قسمیں کھا کھا کر کہتے تھے کہ مرد ہے پھر جینے کے بیس الح ۔ اور جگہ ان کا اس بات پر قسمیں کھائے کا ذکر ہے کہ مسلمانوں کو بھی کوئی رحمت نہیں مل سکتی۔ الغرض جس چیز کونہ مانے 'اس پر قسمیں کھائی ہے۔

نہیں۔ کہااچھا پھر جادوگر کہیں؟ کہااہے جادو ہے مس بھی نہیں اس نے کہاسنؤ واللہ اس کے قول میں عجب مٹھاس ہے ان باتوں میں ہے تم جو کہو گئ د نیاسمجھ لے گی کمجھن غلطاورسفید جھوٹ ہے۔ گوکوئی بات نہیں بنتی لیکن پچھ کہنا ضرور ہے۔اچھا بھائی سباسے جاد دگر ہٹلا کمیں۔اس امر پر

مجمع برخاست ہوا-اورای کاذکران آیوں میں ہے-

روز قیامت ایک ایک چیز کاسوال ہوگا: 🌣 🌣 ان کے اعمال کاسوال ان سے ان کارب ضرور کرے گایعن کلمہ لا الدالا اللہ ہے- ابن مسعود رضی الله تعالی عندفر ماتے ہیں اس الله کی شم جس کے سواکوئی معبود نہیں کتم میں سے ہرایک محفص قیامت کے دن تنها تنها الله کے سامنے پیش ہوگا جیسے ہرایک شخص چود ہویں رات کے جاند کوا کیلاا کیلا دیکھتا ہے-اللہ فر مآئے گا'اےانسان تو مجھے مفرور کیوں ہوگیا؟ تونے اپنے علم پرکہال تک عمل کیا؟ تو نے میرے رسولوں کو کیا جواب دیا؟ - ابوالعالیہ فرماتے ہیں دو چیز کا سوال ہرایک سے ہوگا-معبود کے بنار کھا تھا؟ اوررسول کی مانی یانہیں؟ ابن عینیدر حمته الله علیه فرماتے ہیں عمل اور مال کا سوال ہوگا -حضرت معاذر منی الله تعالی عنه سے حضور علیه السلام نے

فر مایا اے معاذ!انسان سے قیامت کے دن ہر ہر کمل کا سوال ہوگا- یہاں تک کماس کے آئھے کے سرے اور اس کے ہاتھ کی گندھی ہوئی مٹی کے بارے میں بھی اس سے سوال ہوگا' دیکھ معاذ ایسانہ ہو کہ قیامت کے دن اللہ کی نعمتوں کے بارے میں تو کمی والا رہ جائے۔اس آیت میں تو ہے كه جرايك ساس كَمْل كى بابت وال موكا - اور موره رُن كى آيت ميس بكه فَيَوْمَعِدِ لَّا يُسْعَلُ عَنُ ذَنبِهَ إِنسٌ وَّ لَا جَآتٌ كماس

دن کسی انسان یا جن سے اس کے گناہوں کا سوال نہ ہوگا - ان دونوں آیتوں میں بقول حضرت ابن عباس منی اللہ عنہم اتطبیق یہ ہے کہ یہ سوال نہ ہو كاكتون يمل كيا؟ بلكه يبوال موكاكه كيول كيا؟ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَآغِرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿ إِنَّا كَفَيْنَكَ الْمُشْتَهْزِءِ نِنَ لَا الَّذِيْنَ يَجْعَلُوْنَ مَعْ اللَّهِ إِلَّهًا 'انْحَرَ

فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿ وَلَقَدْ نَعْلَمُ آنَّكَ يَضِيقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقْوُلُوْنَ ﴿ فَسَيِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكِ وَكُنْ مِينَ السَّجِدِيْنَ ﴿ وَاعْبُدُ رَبَّكَ حَتَّىٰ يَأْتِيكَ الْيَقِينُ ١٠٠٠

پس تواس علم کوجو تختے کیا جارہا ہے کھول کر سنادے اور شرکول سے منہ پھیر لے 🔾 تھے ہے جولوگ مخراین کرتے ہیں ان کی سزا کے لئے ہم کافی ہیں 🔾 جو کہ اللہ کے ساتھ دوسرے معبود مقرر کرتے ہیں اُٹھیں عنقریب معلوم ہوجائے گا 🔾 ہمیں خوب علم ہے کدان کی باتوں سے تو تنگ دل ہوتا ہے 🔾 تو اپنے پرورد گار کی تنج اور حمد بیان کرتارہ اور مجدے کرنے والوں میں رہ 🔾 اور اپنے رب کی عبادت کرتارہ بہاں تک کہ مختبے یقین آجائے 🔾

رسول الله علية كخالفين كاعبرتناك انجام: ١٠٠ ١٥٠ (آيت:٩٩-٩٩) حكم مور ما ہے كدائے پغيررب علية آپ خداكى باتيں لوگوں کوصاف صاف بے جھجک پہنچادیں نہ کسی کی رور عایت کیجئے نہ کسی کا ڈرخوف کیجئے -مشرکوں کے سامنے تو حید کھلم کھلا بیان کر دیجئے -خود ممل کر کے دوسروں تک بھی پہنچاہیے-نماز میں قرآن کی باآ واز بلند تلاوت کیجئے اس آیت کے اتر نے سے پہلے تک حضور عظیہ پوشیدہ تبلیغ فرماتے تھے لیکن اس کے بعد آپ اور آپ کے اصحاب ؓ نے کھلے طور پرا شاعت دین شروع کر دی – ان نداق اڑانے والوں کوہم پر چھوڑ دیے ' ہم آپ ان سے نمٹ لیس کے تواپی تبلیغ کے فریضے میں کو تا ہی نہ کر۔ یہ قو چاہتے ہیں کہ ذرای ستی آپ کی طرف ہے دیکھیں تو خود بھی دست بردار ہوجا کیں۔توان سےمطلقا خوف نہ کڑاللہ تعالی تیرا حافظ و ناصر ہے۔وہ تجھے ان کےشرسے بچالےگا۔ جیسے اور آیت میں ہے کہا ہے

رسول علی ہے جہ تیری جانب اتارا گیا ہے تواسے پہنچاد ہے۔ اگر تو نے ایسانہ کیا تو تو نے اپنے رب کی رسالت نہیں پہنچائی۔

اللہ تعالی خودی لوگوں کی برائی ہے تھے محفوظ رکھ لےگا۔ چنا نچ ایک دن حضور علی واست ہے جارہ ہے کہ بعض مشرکوں نے آپ کو چھیڑا۔ ای وقت حضرت جرئیل علیہ السلام آئے اور انہیں نشتر مارا جس ہے ان کے جسموں میں ایسا ہو گیا جیسے نیز ہے کے زخم ہوں۔

ای میں وہ مر کے اور بیاوگ مشرکین کے بوے بوے رو ساتھے۔ بری عمر کے تھے اور نہایت شریف کئے جاتے ہے۔ بنواسد کے قبیلے میں سے تو اسود بن عبد المطلب ابوز مدے بعضور علیہ کا بڑا ہی وشن تھا۔ ایڈ اکمی دیا کرتا تھا اور نہا تھا۔ آپ نے تنگ آگراس کے لئے بدوعا بھی کی تھی کہا اسلام اندھا کر دے۔ باولا وکر دے۔ بی زبرہ میں ہے اسود قا اور بی تھی اور کوگوں کوآپ کے خلاف سے عاص بن واکل تھا اور خز اعد میں سے حارث تھا۔ بی لوگ برابر حضور علیہ کو ایڈ ارسانی کے در پے گئے رہے تھے اور کوگوں کوآپ کے خلاف سے عاص بن واکل تھا اور خز اعد میں ہوئی آپ کو پہنچایا کرت جب بدا ہے مظالم میں حدے گزر گے اور بات بات میں صفور علیہ کا کہ ای ان از ان نے گئے تو اللہ تعالی نے فاصلہ عسے یعلموں تک کی آئیتیں نازل فرما کیں۔ کہتے ہیں کہ حضور علیہ طواف کر رہے تھے جو حضرت جرکیل علیہ السلام آئے۔ بیت اللہ شریف میں آپ کے پاس کوٹ سے کہ کہ آئیتیں نازل فرما کیں۔ کہتے ہیں کہ حضور علیہ طواف کر واید بن مغیرہ گڑیا اوراس کی ایڈ بی ایک خزا تی خض ہے۔ بیت اللہ شریف میں آپ کے پاس کے پیٹ کی بیاری ہوگئے اور بات کی جو صفرت کے بیٹ کی بیاری ہوگئے اور اس کی اور اس کی اور اس کی اور اس کی اس کے بیٹ کی بیاری ہوگئے اور اس کی طرف اشارہ کیا ورات میں میں اس کو میں کہ گوروں بعد یہ طاف ف جائے کے لئے اپنے گدھے پر سوار چلاتو راستے میں گر پڑا اور تو صفرت ہیں کی گئی جس نے اس کی عمرت اس کی معرف اشارہ کیا ورات کی میان کی اس کے بچھ دو تھی کر پڑا اور تو سے میں کی گئی تھی ہوں گئی جس نے اس کی عوان کی حارث اشارہ کیا اور اس کی باور اس کی معرف اشارہ کیا ورات میں کی طرف اشارہ کیا۔ اس کی طرف اشارہ کیا ورات میں کی طرف اشارہ کیا ورات میں کی طرف اشارہ کیا ورات میں کی گئی جس نے اس کی عوان کی حارث کیا ورات میں کی طرف اشارہ کی جو نو کی طرف اشارہ کیا ہو کہ کیا ہو گئی ہوں گئی جس نے اس کی عوان کیا ہو کی طرف اشارہ کی کیا ہو کیا گئی ہو گئی ہوں گئی جس نے اس کی عوان کیا ہو کیا

تفسير سورة النحل

بنالغالغ

اتَى آمْرُ اللهِ فَكَلَّ تَسْتَعْجِلُونُ مُسْبَحْنَهُ وَ تَعْلَى عَمَّا يُشْرِكُونَ ٥

شروع الله ك نام سے جو برامهر باك نهايت رحم كرنے والا ہے 0

الله كاتهم آئينيا اب اس كى جلدى ندى و كات مام ياكى اس كے لئے ہو و برتر ہے۔ ان سب مے جنہيں بيشر يك الله بتلات بيس ٥

عذاب کا شوق جلد پوراہوگا: ہے ہے اوگوں کا حساب قریب آچکا۔ پھر بھی وہ غفلت کے ساتھ منہ موڑے ہوئی ۔ اور آیت بل کے ماضی کے لفظ سے بیان فرما تا ہے بھیے فرمان ہے لوگوں کا حساب قریب آچکا۔ پھر بھی وہ غفلت کے ساتھ منہ موڑے ہوئے ہیں۔ اور آیت بل ہے تیا مت قریب آچکا۔ پھر بھی وہ غفلت کے ساتھ منہ موڑے ہوئے ہیں۔ اور آیت بل ہے تیا مت قریب آچکا۔ پھر بھی اور قریب ہونے کی تمنا کمیں شہر کا مرجع یا تو لفظ اللہ ہے لیکن اللہ سے جلدی نہ چاہو یا عذا بوں کی جلدی نہ پوائی جادر آریب ہونے کی تمنا کمیں شہر کا مرجع یا تو لفظ اللہ ہے لوگ عذا بوں کی جلدی نہ پار کی جلدی نہا ہوں کی جلدی بیان کی جلدی بھر ہماری طرف سے اس کا وقت مقرر نہ ہوتا تو بے شک ان پر عذاب آ جاتے لیکن عذاب ان پر آھے گا ضروراوروہ بھی نا گہاں ان کی غفلت میں۔ بیعذابوں کی جلدی کرتے ہیں اور جہنم ان سب کا فروں کو گھیر ہوئے ہے۔ شحاک رم ساللہ علیہ ضروراوروہ بھی نا گہاں ان کی غفلت میں۔ بیعذابوں کی جلدی کہا ہے بیٹ کہ مراد ہے ہے کہ اللہ کے فرائعن اور صدور نازل ہو بھے۔ امام ابن جریز نے اس آیت کا ایک مجیب مطلب بیان کیا ہے ہے تھی تو ہوں نے جہا اس کی جلدی ہے کہ اللہ کے فرائعن اور صدور نازل ہو بھے۔ امام ابن جریز نے اس آیت کا ایک جیب مطلب بیان کیا حادت تھی کیونکہ وہ آئیں نہ تھے۔ جو جو د سے پہلے آسے ما تھے میں عبر کی ہو۔ مراداس سے عذابوں کی جلدی ہے دو کو دری گراہی میں جارہ تے ہیں۔ مراداس سے عذابوں کی جلدی ہے دو کو دری گراہی میں جارہ تے ہیں۔ مراداس سے کہ عذاب آئی میں شک کرنے والے دوری گراہی میں جارہ تے ہیں۔

ابن ابی حاتم میں ہے حضور ﷺ فرماتے ہیں قیامت کے قریب مغرب کی جانب سے ڈھال کی طرح کا سیاہ ابرنمودار ہو گا اور وہ بہت جلد آسان پر چڑھے گا۔ پھر اس میں سے ایک منادی ندا کرے گا۔ لوگ تعجب سے ایک دوسرے سے کہیں گے میاں پچھسنا بھی؟ بعض ہاں کہیں گے اور بعض بات کو اڑا دیں گے۔ وہ مجردوبارہ ندا کرے گا اور کیے گا اے لوگو! اب توسب کہیں گے کہ ہاں صاحب آ واز تو آئی۔ چروہ تیسری دفعہ منادی کرے گا اور کیے گا اے لوگو! امر خداوندی آپنجا - اب جلدی نہ کرو-الله کی قتم دو مخص جو کسی کیڑے کو پھیلائے ہوئے ہوں کے سینے بھی نہ یا کیں گے جو قیامت قائم ہو جائے گی۔ کوئی اپنے حوض کوٹھیک کرر ماہوگا۔ ابھی یانی بھی پلانہ پایا ہوگا جو قیامت آئے گی- دود هدو صنے والے بی بھی نہ کیس کے کہ قیامت آ جائے گی ہرا کیٹ نفسانفسی میں لگ جائے گا- پھر اللہ تعالیٰ اپنے نفس کریم سے شرک اورعبادت غیرے یا کیزگی بیان فرما تا ہے۔ فی الواقع وہ ان تمام باتوں سے پاک بہت دوراور بہت بلند ہے۔ یہی مشرک ہیں جومنكر قيامت مجمی ہیں-الله سجانہ وتعالی ان کے شرک سے یاک ہے-

يُنَرِّلُ الْمُلَيِّكَةَ بِالرُّوْجِ مِنْ آمْرِم عَلَى مَنْ يَشَاهِ مِنْ عِبَادِمَ أَنْ آنَٰذِرُوۡۤ الَّهُ لاَّ اللَّهُ الَّا آنَا فَاتَّقَوُنِ۞

وی فرشتوں کواپی وی وے کراپی محم سے اپنے بندول میں سے جس پر چاہتا ہے اتارتا ہے کہتم لوگوں کوآگاہ کردو کہ میرے سوااور کوئی معبورنہیں۔ توتم مجھ سے

وى كياهي : ١٠ ١٠ (آيت: ٢) روح سيمراديها لوى بي بيسة يت و كذلك أو حَيْنَا إلَيْكَ رُوحًا مِّنُ أَمُرِنَا الخ مهم فاسى طرح تیری طرف این محم سے دحی نازل فر مائی حالا نکہ تخصے تو بی بھی پید نہ تھا کہ کتاب کیا ہوتی ہے اور ایمان کی ماہیت کیا ہے؟ ہاں ہم نے اسے نور بنا کر جسے بندوں میں سے راستہ دکھادیا۔ یہاں فر مان ہے کہ ہم اپنے جن بندوں کو جا ہیں' پیغبری عطا فر ماتے ہیں' ہمیں ہی اس کا پوراعکم ہے کہ اس کے لائق کون ہے؟ ہم ہی فرهتوں میں ہے بھی اس اعلی منصب کے فرشتے جھانٹ لیتے ہیں اورانسانوں میں سے بھی-اللّٰدا بنی وحی ا پیچ تھم ہےا ہیۓ ہندوں میں ہے جس پر جا ہتا ہے اتارتا ہے تا کہ وہ ملاقات کے دن سے ہوشیار کر دیں جس دن سب کے سب اللہ کے سامنے ہوں گے- کوئی چیز اس سے تخلی نہ ہوگی-اس دن ملک س کا ہوگا؟ صرف اللہ واحد وقبہار کا – یہاس لئے کہ دہ لوگوں میں وحدا نیت اللہٰ کا اعلان کر دیں۔ اور پارسائی ہے دورمشرکوں کوڈرائیں اورلوگوں کو مجھاویں کہوہ مجھ ہے ڈرتے رہا کریں۔ عالم علوی اور سفلی کا خالق التد کریم ہی ہے۔ بلندآ سان اور پھیلی ہوئی زمین مع تمام مخلوق کے اس کی پیدا کی ہوئی ہے اور بیسب بطور حق ہے نہ بطور عبث - نیکوں کو جز ااور بدوں کوسز اہوگی - وہ

تمام اورمعبودوں اورمشرکوں سے بری اور بے زار ہے۔واحد ہے لاشریک ہے اکیلائی خالق کل ہے۔ای لئے اکیلائی سز اوارعبادت ہے۔

خَلَقَ السَّمُوتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقُّ تُعَلَّى عَمَّا يُشْرِكُونَ ٥٠ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ تُنْظَفَةٍ فَاذَا هُوَ خَصِيْكُ هُبِينٌ ۞ وَالْأَنْعَامَ نَمَلَقَهَا ۚ لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَا فِي ۗ وَمِنْهَا تَاكُلُوْنَ ۗ وَ لَكُمُ فِيهَا جَمَالٌ حِينَ تُرِيْكُونَ وَحِيْنَ تَسْرَكُوْنَ ۗ وَتَحْمِلُ ٱثْقَالَكُمْ إِلَى بَلَدٍ لَّهُ تَكُونُوْا لِلِغِيْهِ إِلَّا بِشِقِّ الْآنْفُسُ إِنَّ رَبَّكُمُ لَرَءُوفَ رَّحِيْكُمْ لِ

ای نے جو پائے پیدا کئے جن میں تمہارے لئے گرمی کے لباس ہیں۔اور بھی بہت سے نفع ہیں اور بعض تمہارے کھانے کے کام آتے ہیں) اور ان میں تمہاری رونق بھی ہے۔ جب چرا کرلاؤ تب بھی اور جب چرانے لے جاؤ تب بھی () اور دہ تمہارے بوجھان شہروں تک اٹھالے جاتے ہیں جہاں تم بغیر آ دھی جان کے بکتی ہی نہیں سکتے تھے۔یقینا تمہارارب بڑاہی شفیق اور نہایت مہر بان ہے ()

انسان حقیر و ذکیل کیکن خالق کا انتہائی نافر مان ہے: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ٣٠ ﴾ ﴾ اس نے انسان کا سلسہ نطفے ہے جاری رکھا ہے جوایک پانی ہے۔ حقیر و ذکیل کیے درولوں کی خالفت پر آل جا تا ہے۔

بندہ تھا 'چا ہے تو تھا کہ بندگی میں لگار ہتا لیکن بیو زندگی کرنے لگا۔ اور آیت میں ہے اللہ نے انسان کو پانی سے بنایا۔ اس کا نسب اور سرال

قائم کیا اللہ قادر ہے۔ رب کے سوایدان کی پوچا کرنے گئے ہیں جو بے نفع اور بے ضرر ہیں' کافر کچھ اللہ ہے پوشیدہ نہیں۔ سورہ لیسین میں فرمایا'

کیا انسان نہیں و یکھا کہ ہم نے اسے نطفے سے پیدا کیا گھروہ تو بڑاہی جھڑا الولكا۔ ہم پر بھی با تیں بنانے لگا اور اپنی پیدائش بھول گیا۔ کہنے گئا کہ ہم نے اسے نطفے سے پیدا کیا گھروہ تو بڑا ہی جھڑا الولكا۔ ہم پر بھی با تیں بنانے لگا اور اپنی پیدائش بھول گیا۔ کہنے گئا کہ ہم نے انسان نو بھی کوئون زندہ کر ہے گا؟ اے نبی چھڑا تی ہے دو کہ آئیں وہ خالق اگر پر پیدا کر ہے گئی پر تھوک کرفر مایا کہ جناب وہ قو تر بطرح کی مخلوق کی ہرطرح کی پیدائش کا پوراعالم ہے۔ مندا تحداور ابن ماجہ میں جیز سے پیدا کیا ہے۔ جب تو زندگی پاگیا' تومند ہوگیا'

باری فرما تا ہے کہ اے انسان تو مجھے کیا عاجز کرسک ہے۔ میں نے تو تیجے اس تھوک جیسی چیز سے پیدا کیا ہے۔ جب تو زندگی پاگیا' تومند ہوگیا' لباس مکان لل گیا تو تو گئے کیا وہ تا ہوں۔ راہ اللہ دیتا ہوں۔ کس اس مدھے خیرات کا وقت نکل گیا۔

چو پائے اورانسان: ﷺ ﴿ ﴿ آیت:۵-۷) جو چو پائے اللہ تعالیٰ نے پیدا کے ہیں اورانسان ان سے مختلف فائد ہا تھارہا ہے اس لیست کورب العالمین بیان فرمارہا ہے جیسے اونٹ گائے 'کری-جس کا مفصل بیان سورہ انعام کی آیت میں آٹھ قسموں ہے کیا ہے۔ ان کے بال اون صوف وغیرہ کا گرم لباس اور جڑاول بنتی ہے۔ دودھ پیتے ہیں 'گوشت کھاتے ہیں۔ شام کو جب وہ ج پھک کروالیس آتے ہیں 'جری ہوئی کو کھوں والے 'جرے ہوئے تھنوں والے اور نجی کو کو مانوں والے کتنے بھلے معلوم ہوتے ہیں؟ اور جب جراگاہ کی طرف جاتے ہیں۔ کیسے کو کھوں والے 'جرے ہوئے تھنوں والے اور نجی کو کو مانوں والے کتنے بھلے معلوم ہوتے ہیں؟ اور جب جراگاہ کی طرف جاتے ہیں۔ کیسے پیارے معلوم ہوتے ہیں۔ پھر تہرار اور اس پنچنا بغیر پیارے معلوم ہوتے ہیں۔ تہرار اور ہو تے ہیں کہ تہرار اور ہی تہرار کے جاتے ہیں۔ تہرار کے بیٹ آ دھی جان کے مشکل تھا۔ ج کئے عربے کئے جادت کے اورا لیے بی اور سفر آئیس پر ہوتے ہیں تہریس لے جاتے ہیں۔ تہرار ان کے بیٹ بوجھ ڈھوتے ہیں۔ جیسے آیت و آی آگئے فی الکون مانوں کے گھوٹ کھی تھی تم کھاتے ہو۔ ان پرسواریاں بھی کرتے ہو۔ سے ہم تہریں دودھ پلاتے ہیں اور ان سے بہت سے فائد سے بہنچاتے ہیں۔ ان کا گوشت بھی تم کھاتے ہو۔ ان پرسواریاں بھی کرتے ہو۔

ے ہم ہیں دودوھ پواسے ہیں اوران سے بہت سے الدر ہیں۔ اور آیت میں ہے الله الّذِی حَعَلَ لَکُمُ الْاَنْعَامَ الْحُ الله تعالیٰ نے سمندری سواری کے لئے کشتیاں ہم نے بنا دی ہیں۔ اور آیت میں ہے الله الّذِی حَعَلَ لَکُمُ الْاَنْعَامَ الْحُ الله تعالیٰ نے تمہارے لئے چو پائے پیدا کئے ہیں کتم ان پرسواری کرو۔ انہیں کھاؤ' نفع اٹھاؤ' دلی حاجتیں پوری کرواور تمہیں کشتیوں پر بھی سوار کرایا۔ اور بہت کی شانیاں دکھا کیں۔ پس تم ہمارے کس کس نشان کا اٹکار کرو گے؟ یہاں بھی اپنی یہ نعمیں جتا کرفر مایا کہ تمہارا وہ رب جس نے ان جانوروں کو تمہارا مطبع بنادیا ہے وہ تم پر بہت ہی شفقت ورحت والا ہے۔ جسے سورہ پئین میں فرمایا' کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم نے ان کے لئے جانوروں کو تمہارا مطبع بنادیا کہ بھض کو کھا کیں۔ بعض پر سوار ہوں۔ اور آیت میں ہو کہ حکم آن پر سوار ہوں۔ اور آیت میں ہو کہ حکم آن پر سوار ہوں۔ اور آیت میں ہو کہ حکم آن پر سوار ہوکہ وہ بی کے کتم ان پر سوار ہوکہ وہ بی کہ ہم ای کی جانب ایٹ دربا کافضل وشکر کرداور کہووہ پاک ہے جس نے انہیں ہمارا ماتحت کردیا حالا تک ہم میں بیطافت نتھی۔ ہم مانتے ہیں کہ ہم ای کی جانب

لومیں سے -دِ ف کے معنی کیڑ ااور منافع سے مراد کھا نا بینا انسل حاصل کرنا 'سواری کرنا 'محوشت کھانا' دودھ بینا ہے-

وَّالْنَحَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَ زِيْنَ مَالاً تَعْلَمُونَ۞

محورٌ وں کو مخبروں کو اس نے پیدا کیا کہتم ان کی سواری لواوروہ باعث زینت بھی ہیں۔ اور بھی وہ الی بہت چیزیں پیدا کرتا ہے جن کا تہمیں علم بھی نہیں 🔾

سواری کے جانورول کی حرمت: ١٢ ١٥ اين اين ايك اورنعت بيان فرمار بائے كرزينت كے لئے اورسوارى كے لئے اس نے محمور نے مچرادر گدھے پیدا کئے ہیں- ہوا مقصدان جالوروں کی پیدائش سے انسان کا ہی فائدہ ہے- چونکہ انہیں اور چویایوں پر فضیلت دی اور علیحدہ ذکر کیا' اس وجہ سے بعض علماء نے محوڑے کے گوشت کی حرمت کی دلیل اس آیت سے لی ہے جیسے امام ابوحنیفہ اور ان کی موافقت کرنے والے نقبها کہتے ہیں کہ فچراور **گدھے کے ساتھ گھوڑے ک**ا ذکر ہےاور پہلے کے دونوں جانو رحرام ہیں اس لئے یہ بھی حرام ہوا چنانچہ خچر اورگدھے کی حرمت مدیثوں میں آئی ہےاورا کشرعلاء کاندہب بھی ہے۔

ابن عباس رضی الله تعالی عنها سے ان تینوں کی حرمت آئی ہے۔وہ فرماتے میں کداس آیت سے پہلے کی آیت میں چو پایوں کا ذکر کر ے اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ انہیں تو کھاتے ہولیں بیتو ہوئے کھانے کے جانوراوران تیوں کابیان کرے فرمایا ہے کہ ان برتم سواری کرتے ہو پس میہ ہوئے سوار**ی کے جانور-** مند کی حدیث میں ہے کہ حضور علیقہ نے گھوڑ وں کے نیچروں کے اور گدھوں کے گوشت کومنع فر مایا ہے لیکناس کےراویوں میں ایک راوی صالح بن یکی مقدام ہیں جن میں کلام ہے۔

مندكی اور صدید میں مقدام بن معدى كرب سے منقول ہے كہم حضرت خالد بن وليدرضي الله تعالى عنه كے ساتھ صاكقه كى جنگ میں تنے میرے یاس میر سام تی گوشت لائے بھے سے ایک پھر مانگامیں نے دیا- انہوں نے اس میں اسے باندھا' میں نے کہا ك يظهرو- مي حضرت فالدرض الله تعالى عند سے دريافت كرآؤك- انہوں نے فرمايا ہم رسول الله عظافة كے ساتھ غزوہ خيبريس تنظ لوگول نے میبود بول کے محیتوں پرجلدی کردی مضور عظی نے مجھے تھم دیا کہ لوگوں میں ندا کردوں کہ نماز کے لئے آ جا کیں اور مسلما نول ك سواكونى شآئة ك كرفر مايا كدا ك لوكوتم في يهود يول ك باغات بش تحيف كى جلدى كى -سنومعابده كامال بغير حق ك حلال نهيس اور بالتو مر موں کے اور محور وں مک اور خجروں کے کوشت اور ہرایک کچلیوں والا درندہ اور ہرایک پنجے سے شکار کھیلنے والا پرندہ حرام ہے۔حضور عظیما کی ممانعت میرود کے باغات سے شاہداس وقت تھی جب ان سے معاہدہ ہوگیا۔ پس اگر بیرمدیث سیح ہوتی تو بے شک گھوڑے کی حرمت کے بارے میں تو نص تھی لیکن اس میں معیمین کی مدیث کے مقابلے کی توت نہیں جس میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عند سے منقول ہے کہ رسول الله علي في التو كدموں كے كوشت كونع فرماديا اور كھوڑوں كے كوشت كى اجازت دى- اور حديث ميں ہے كہ ہم نے خيبروالے دان محمور عاور فجراور گدھے ذی کئے تو ہمیں حضور عظی نے نچراور گدھے کے گوشت سے تومنع کر دیالیکن گھوڑے کے گوشت سے نہیں روکا-صحیح مسلم شریف میں حضرت اساء بن ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہ ہے مروی ہے کہ ہم نے مدینے میں حضرت عظیقہ کی موجودگی میں گھوڑ ا ذ كك كيا اوراس كا كوشت كھايا- پس بيسب سے بوى سب سے قوى اورسب سے زيادہ شبوت والى حديث ہے اور يهى ند جب جمهور علماء كا

ہے- مالک شافعی احمدُ ان کے سب ساتھی اور اکثر سلف وخلف یہی کہتے ہیں واللہ اعلم- ابن عباس رضی اللہ تعالی عند کابیان ہے کہ پہلے گھوڑ وں میں وحشت اور جنگلی پن تھا-اللہ تعالی نے حضرت اساعیل علیہ السلام کے لئے اسے مطیع کر دیا- وہب نے اسرائیلی روایتوں میں

بیان کیا ہے کہ جنوبی ہواسے گھوڑ ہے پیدا ہوتے ہیں واللہ اعلم ان تینوں جانوروں پرسواری لینے کا جوازتو قر آن کے نظوں سے ثابت ہے۔
حضور علیے کو ایک نچر مدیے میں دیا گیا تھا جس پر آپ سواری کرتے تھے۔ ہاں یہ آپ نے منع فر مایا ہے کہ گھوڑ وں کو گدھیوں سے
ملایا جائے۔ یہ ممانعت اس لئے ہے کہ ل منقطع نہ ہو جائے۔ حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ نے حضو مقابقہ سے دریا فت کیا کہ اگر آپ اجازت
دیں تو ہم گھوڑ سے اور گدھی کے ملاپ سے نچر لیں اور آپ اس پرسوار ہوں۔ آپ نے فر مایا ' بیکام وہ کرتے ہیں جو علم سے کور سے ہیں۔

در میانی راہ اللہ کی طرف پنچے والی ہے اور ٹیڑھی راہیں ہیں اگر وہ جاہتا تو تم سب کوراہ پر لگا دیتا کا وہی تہمارے فائدے کے لئے آسان سے پانی برساتا ہے جسے تم پیتے بھی ہواوراس سے اگے ہوئے درختوں کوتم اپنے جانوروں کو چراتے ہو) اس سے وہ تہمارے لئے بیتی اور زیتون اور بھجوراور انگوراور ہرتم کے پھل اگا تا ہے وحیان دھرنے والے اور کے اس کے اس کے اس کے اس کی سے اور کی اس کی بھائی نشان ہے ن

تقوی کی بہترین زادراہ ہے: ہی ہی (آیت: ۹) دنیوی راہیں طے کرنے کے اسباب بیان فرما کراب دیجی راہ چلنے کے اسباب بیان فرما کا ہے۔ محسوسات سے معنویات کی طرف رجوع کرتا ہے۔ قرآن ہیں اکثر بیانات اس ہم کے موجود ہیں۔ سفر تج کے تو شہ کا ذکر کرکے تقوی کی گئے تو شہ کا جو آخرت میں کام دے بیان ہوا ہے۔ فاہری لباس کا ذکر فرما کر لباس تقوی کی اچھائی بیان کی ہے۔ اس طرح یہاں حوانات سے دنیا کے تھن راہیں بیان فرما کی ایچھائی بیان کی ہے۔ اس طرح یہاں ملانے والا ہے در برب کی سیدھی راہ وہی ہے۔ اس پر چلو۔ دوسرے راستوں پر نہ چلو ور نہ بہک جاد کے اور سیدھی راہ ہے الگ ہوجاد گے۔ فرمایا! میری طرف چہنچنے کی سیدھی راہ وہی ہے۔ اس پر چلو۔ دوسرے راستوں پر نہ چلو ور نہ بہک جاد کے اور سیدھی راہ ہے الگ ہوجاد گے۔ فرمایا! میری طرف چہنچنے کی سیدھی راہ دبی ہے جو میں نے بتائی ہے۔ طریق حق جو اللہ سے ملانے والا ہے اللہ نے فالا ہر کر دیا ہے اور وہ دین اسلام ہے جے اللہ نے والا ہے اللہ نے فالا ہر کر دیا ہے اور وہ دین اللہ اور راہیں غلط راہیں بھی بیان فرما دی ہے۔ اس بچا راستہ ایک بی ہے جو کہا باللہ اور راہیں غلط راہیں جی کہم ابی بھی بیان فرما دی ہے۔ اس بچا راستہ ایک بی ہودیت کی ایش ایجاد ہیں جیسے یہودیت کی سیدت درسول اللہ علی ایجاد ہیں جا تی اور راہیں غلط راہیں جی کی بیان فرما دی ہے۔ اس بچا راستہ ایک بی بیودیت وغیرہ ۔ پھر فرما تا ہے کہ ہدایت رب کے قبضی چیز ہے۔ اگر چا ہے تو روے زمین کے اور کو کو کئی راہی کی کو کرنی سے انگ تصلک ہیں کو گوں کو نیک راہی کی رائی کی دین کے عامل ہوجا کی کی جہنم بین انسان و جنات سے بھر جائے۔

تمہارے فائدوں کے سامان: ہیں ہیں (آیت:۱۰-۱۱) چوپائے اور دوسرے جانوروں کی پیدائش کا احسان بیان فرما کر مزید احسانوں کا ذکر فرما تا ہے کہ اوپر سے پانی وہی برسا تا ہے جس ہے تم فائدہ اٹھاتے ہواور تمہارے فائدے کے جانور بھی اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ میٹھا صاف شفاف ْخوش گوارا اچھے ذائعے کا پانی تمہارے پینے کے کام آتا ہے۔اس کا احسان نہ ہوتو وہ کھاری اورکڑ وابنا دے۔ ای آب باراں سے درخت اگتے ہیں اور وہ درخت تمہارے جانوروں کا چارہ بنتے ہیں۔ سوم کے معنی جرنے کے ہیں ای دجہ
سے اہل سائمہ چرنے والے اونوں کو کہتے ہیں۔ ابن ماجہ کی حدیث ہیں ہے کہ حضور ﷺ نے سورج نگلنے سے پہلے چرانے کومنع فر مایا۔
پھراس کی قدرت دیکھو کہ ایک ہی پانی سے مختلف مزے کے مختلف شکل وصورت کے مختلف خوشبو کے طرح طرح کے پھل پھول وہ
تہمارے لئے پیدا کرتا ہے پس بیسب نشانیاں ایک شخص کو اللہ کی وحدانیت جانے کے لئے کافی ہیں۔ اس کا بیان اور آیوں میں اس طرح
ہوا ہے کہ آسان وز مین کا خالق بادلوں سے پانی برسانے والا ان سے ہرے بھرے باغات پیدا کرنے والا جن کے پیدا کرنے سے تم عاجز
شے اللہ ہی ہے۔ اس کے ساتھ اور کوئی معبود نہیں۔ پھر بھی کوگری سے ادھرادھر ہور ہے ہیں۔

وَسَخَرَلَكُمُ الْيَلَ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرُ وَالنَّهُوْمُ الْسَكُورِ لَكُمُ الْيَكَ وَالنَّهُ وَلَا اللَّهُ الللْمُعُلِّ اللْمُعُلِمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللللْمُ اللللْمُ اللَ

اس نے رات دن اور سورج چا ندکوتم ہارے کام میں لگا رکھا ہے اور ستارے بھی اس کے عکم کے ماتحت ہیں۔ یقینا اس میں عقلندلوگوں کے لئے گئی ایک نشانیاں موجود میں 🔾 اور بھی بہت سی چیزیں طرح طرح کے رنگ روپ کی اس نے تمہارے لئے زمین میں پیدا کر رکھی ہیں تھیحت قبول کرنے والوں کے لئے تو اس میں بری جماری نشانی ہے 🔾

سورج چاندگی گردش میں پوشیدہ فوائد: ہن ہن ہن (آیت:۱۲-۱۳) اللہ تعالی اپی اور نعتیں یادولاتا ہے کہ دن رات برابرتہارے فائدے کے لئے آتے جاتے ہیں۔ سورج چاندگردش میں ہیں ستارے چک چک کرتہہیں روشی پہنچارہے ہیں ہرایک کا ایک ایسا صحح اندازہ اللہ نے مقرر کررکھا ہے جس سے وہ ندادھرادھر ہوں نہ تہمیں کوئی نقصان ہؤ ہرایک رب کی قدرت میں اور اس کے غلبے تلے ہے۔ اس نے چودن میں آسمان زمین پیدا کیا۔ پھرعش پرمستوی ہوا۔ دن رات برابر پدر پے آتے رہتے ہیں سورج چاندستارے اس کے تھم سے کام میں لگے ہوئے ہیں۔ خلق وامر کا مالک وہی ہے۔ وہ رب العالمین بڑی برکوں والا ہے۔ جوسوج سمجھر کھتا ہؤ اس کے لئے تو اس میں قدرت وسلطنت اللی کی بڑی نشانیاں ہیں۔ ان آسانی چیزوں کے بعدا ہے میں کی بڑی سے دیکھوکہ حیوان کان نباتات ، جمادات وغیرہ مختلف رنگ روپ کی چیزیں بیا تات ، جمادات وغیرہ مختلف رنگ روپ کی چیزیں بیا جولوگ اللہ کی نعتوں کوسوچیں اور قدر کریں ان کے لئے تو ہے ذیر دست نشان ہے۔

وَهُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَا كُلُو امِنْهُ لَحْمًا طَرِيًا وَ تَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيهِ وَلِتَبْتَعُوْا مِنْ فَضَلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿ وَالْفَلِ فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَ انْهَارًا وَ سُبُلًا

لَّعَلَّكُمُ تَهْتَدُوْنَ ﴿ وَعَلَمْتِ وَ بِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿ الْكَجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿ وَالْكَ اَفْمَنْ يَخْلُقُ كُمَنْ لَا يَخْلُقُ ۖ أَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿ وَإِنْ تَعُدُّوْ انِعْمَةَ اللهِ لَا يَخْصُوْهَا اللهِ لَا تَخْصُوْهَا اللهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْهُ ﴿

دریا بھی ای نے تمہار ہے بس میں کردیے ہیں کتم اس میں سے نکا ہوا تازہ گوشت کھا کا اوراس میں سے اپنے پہننے کے زیورات نکال سکواٹو آپ دیکھے گا کہ شتیاں اس میں پانی چیرتی ہوئی ہیں اوراس لئے بھی کہتم اس کافضل تلاش کرواور ہوسکتا ہے کہتم شکر گزاری بھی کروں ای نے زمین میں پہاڑ گاڑو ہے ہیں تا کہ تہمیں ہلاندو سے اور نہریں اور راہیں بنادیں تا کہتم منزل مقصود کو پہنچوں اور بھی بہت ی نشانیاں مقروفر مائیں ستاروں سے بھی لوگ راہ حاصل کرتے ہیں 0 تو کیاوہ جو پیدا کرنے اس جیسا ہے جو پیدائیں کرسکتا ؟ کیاتم بالکل نہیں سوچتے ؟ 0 اگرتم اللہ کی فعتوں کی گنتی کرنا چا ہوتو تم اسے بھی پورائیس کر سکتے 'بے شک اللہ بخشے والامہریان ہے 0

اللہ کے انعامات: ہے ہے ہے ہو (آیت: ۱۳ ملہ ۱۳ اللہ تعالی اپی اور مہر بانی جتاتا ہے کہ مندر پر دریا پر بھی اس نے تہمیں قابض کردیا ، باوجودا پی موجوں کے وہ تہارا تا ہے ہے تہاری کشتیاں اس میں چلتی ہیں۔ ای طرح اس میں ہے محیلیاں نکال کران کے تروتازہ گوشت تم کھاتے ہو۔ چھلی صلت کی حالت میں احرام کی حالت میں زندہ ہو یا مردہ ہو اللہ کی طرف سے حال ہے۔ لولو اور جواہر اس نے تہاری کوشت تم کھاتے ہو۔ چھلی صلت کی حالت میں احرام کی حالت میں زندہ ہو یا مردہ ہو اللہ کی طرف سے حال ہے۔ لولو اور جواہر اس نے تہار سے تہار کے بیں جنہیں تم سہولت سے نکال لیتے ہوا وربطور زبور کے اپنے کام میں لیتے ہو۔ پھر اس میں کشتیاں ہواؤں کو ہماتی ، پائی کو چیرتی اپنے سینوں کے بل تیر تی چی جائی ہیں۔ سب سے پہلے حضرت نوح علیہ السلام شتی میں سوار ہو ہے۔ انہی کوشتی بنا نارب عالم نے سطحایا 'پھر لوگ برابر بناتے چلے آئے اور ان پر دریا کے لیے لیے سفر طے ہونے گئے اس پار کی چیزیں اس پار اور اس پار کی اس بار کو اس بی میں سوار ہو ہے کہ تم اللہ کا فیا نے جانے گئیں۔ اس کا بیان اس میں ہے کہ تم اللہ کا فیا نے دور کی ہی کہ اللہ تو الی نے مغربی دریا ہے کہا کہ میں اپنے باتھ میں سوار کرنے والا ہوں 'تو ان کے ساتھ کیا کر میں اللہ تاس سے کہا 'فرودوں گا'فر مایا' تیری تیز می تیرے کناروں پر ہے اور انہیں میں اپنے ہاتھ میں لیے چھوں گا۔ کیا میں نے زبوراور شرکار سے محروم کیا۔

پھرمشرقی سمندر سے بہی بات ہی اس نے کہا میں اپنے ہاتھوں پر انہیں اٹھاؤں گا اور جس طرح ماں اپنے نیچے کی خبر گیری کرتی ہے میں ان کی کرتا رہوں گا - پس اے اللہ تعالی نے زیور بھی دیئے اور شکار بھی - اس حدیث کا راوی صرف عبدالرحمٰن بن عبداللہ ہے اور وہ منکر الحدیث ہے - عبداللہ بن عمر و سے بھی بیر دایت موقو فا مروی ہے - اس کے بعد زمین کا ذکر ہور ہا ہے کہ اس کے تشہرانے اور ہلنے جلئے نے بچانے کے لئے اس پر مضبوط اور وزنی پہاڑ جماد یئے کہ اس کے ہلنے کی وجہ سے اس پر رہنے والوں کی زندگی دشوار نہ ہو جائے - جیسے فرمان ہے بچانے کے لئے اس پر مضبوط اور وزنی پہاڑ جماد یئے کہ اس کے ہلنے کی وجہ سے اس پر رہنے والوں کی زندگی دشوار نہ ہو جائے - جیسے فرمان ہے والہ جبال آس پر والہ جبال آس پر والہ جبال آس پر میں میں میں میں میں میں میں میں گاڑ دیئے گئے ہیں اور اس کا ہلنا موقوف ہوگیا - پس فرشتوں کو یہ بھی نہ معلوم ہو سکا کہ بہاڑ کس چیز سے بیدا کئے گئے ۔ بیں اور اس کا ہلنا موقوف ہوگیا ۔ پس فرشتوں کو یہ بھی نہ معلوم ہو سکا کہ بہاڑ کی بیار کو بہا تا ہے جو میری بیٹھ پر گناہ کر ہیں گے اور خباشت بھیلا کیں گے - وہ کا پہنے گئی -

پس الله تعالی نے پہاڑکواس پر جمادیا جنہیں تم دیکھ رہے ہوا در بعض کودیکھتے ہی نہیں ہو۔ یہ بھی اس کا کرم ہے کہاس نے نہریں ، چشمے

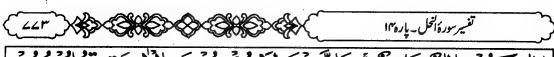
اوردریا چاروں طرف بہاویے کوئی جیز ہے کوئی مندا کوئی آسبا ہے کوئی مخفر بھی کم پائی ہے بھی زیادہ بھی بالکل سوکھا پڑا ہے۔ پہاڑوں پڑ جنگلوں میں رہے ہے ہیں۔ پیسب اس کافضل و کرم الطف و رحم ہے۔ نہاس کے سواکوئی پروردگار نہاس کے سواکوئی التی عبادت وہی مجود ہے اس نے راستے بنادیے ہیں 'خشکی میں 'تری میں 'پہاڑ میں 'جشکل میں 'سبتی میں اجاڑ میں 'برجگہ اس کے فضل و کرم ہے راستے موجود ہیں کہ اوھر سے اوھر لوگ جا آسکیس کوئی جنگ راستہ ہے کوئی وسیع 'جنگل میں 'بہتی میں اجاڑ میں 'برجگہ اس کے فضل و کرم ہے راستے موجود ہیں کہ اوھر سے اوھر لوگ جا آسکیس کوئی جن راستہ ہے کوئی وسیع کوئی آسان کوئی ہونہ ہو تھی ہوئے ہیں اس نے مقر رکر دیں جیسے پہاڑ ہیں 'شیلے ہیں وغیرہ وغیرہ ۔ جن سے تری خشکی کے دہر دسافر راہ معلوم کوئی آسان کوئی ہوتھے ہوئے سید ھے رہتے گگ جاتے ہیں۔ ستار ہے بھی وہنمائی کے لئے ہیں۔ رات کے اندھر سے میں انہی سے راستہ اور سست معلوم ہو تی ہے۔ مالک سے مروی ہے کہ نجوم سے مراد پہاڑ ہیں۔ پھر اپنی عظمت و کبریائی کا بیان کرتا ہے اور فرما تا ہے کہ لائق عبادت اس کے سوااور کوئی نہیں ۔ اللہ کے سواجن جن کی افرائی عبادت کرتے ہیں وہ محض بے بس ہیں۔ کسی چیز کے پیدا کرنے کی انہیں طافت نہیں اور اللہ تعالی سب کا خالق ہے ۔ خالم رہ جہ کہ خالق اور غیر خالق کیساں ٹہیں۔ پھر دونوں کی عبادت کرنا کس قدر ستم ہے؟ اتنا بھی بے ہوش ہو جانا

پھراپی نعمتوں کی فرادانی اور کثرت بیان فرما تا ہے کہ تمہاری گنتی میں بھی نہیں آسکتیں اتن نعمتیں میں نے تمہیں دے رکھی ہیں 'یہ بھی تمہاری طاقت سے باہر ہے کہ میری نعمتوں کی گنتی کرسکو-اللہ تعالی تمہاری خطاؤں سے درگز رفرما تار ہتا ہے-اگراپی تمام ترنعتوں کا شکر بھی تم سے طلب کرے تو تمہارے ہی انہیں-اگران نعمتوں کے بدلے تم سے چاہے تو تمہاری طاقت سے خارج ہے-سنواگر وہ تم سب کو عذاب کرے تو بھی وہ ظالم نہیں لیکن وہ غفور ورجیم اللہ تمہاری برائیوں کو معاف فرما دیتا ہے تمہاری تقصیروں سے تجاوز کر لیتا ہے-تو بہ رجوع کو اطاعت اور طلب رضامندی کے ساتھ جوگناہ ہوجا کیں ان سے چٹم پوٹی کر لیتا ہے-بردائی جم ہے تو بہ کے بعد عذاب نہیں کرتا۔

وَ اللهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَ مَا تُعُلِنُوْنَ ۞ وَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْرِنِ اللهِ لاَ يَخْلُقُوْنَ شَنِيًّا وَّ هُمْ يُخْلَقُوْنَ وَ هُوَ مَنْ دُوْرِنِ اللهِ لاَ يَخْلُقُوْنَ شَنِيًّا وَ هُمْ يُخْلُقُوْنَ وَ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ الله اَمْوَاتُ غَيْرُ اَحْيَاءٍ * وَمَا يَشْعُرُوْنَ * اَيَّانَ يُبْعَثُونَ فَى اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ الله

جو پھیاؤ اور جو ظاہر کر و اللہ سب کھے جانتا ہے ۞ جن جن کو بیلوگ اللہ کے سواپکارتے ہیں وہ کسی چیز کو پیدائیس کر سکتے بلکہ وہ خود پیدا کئے ہوئے ہیں ۞ مردے ہیں۔ زندہ ٹیس اٹھیں توبیعی شعورٹیس کہ کب اٹھائے جائیں گے ۞

الله خال کل: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۱۹- ۲۱) چھپا کھلاسب کھاللہ جاتا ہے دونوں اس پریکاں۔ ہرعال کواس کے مل کابدلہ قیامت کے دن دے گا۔ نیکوں کو جزائبدوں کو مزائبدوں کو مناز ہونے کہ خلیل الرحمٰن حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا تھا کہ اَنْعُبدُون مَا تَنْجِدُون وَاللّٰهُ خَلَقَکُم وَمَا تَعُملُونَ مَا اَنْبی پوجت موجنیں خود ہناتے ہو۔ در حقیقت تمہار الورتمہارے کا موں کا خالق صرف اللہ سجانہ وتعالی ہے۔ بلکہ تمہار معبود جو اللہ کے سواجما دات ' بے روح چیزین شخص کے امیدا در ثواب کی تو تع کیے دوح چیزین شخص کے امیدا در ثواب کی تو تع کیے دوج ہو چیزی کا عالم اور تمام کا ننات کا خالق ہے۔



اله كُمْ الله وَاحِدُ فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْاحِرَةِ قَلُوْبُهُمْ مَّا لَكُونَ وَاللهِ مَا مُنْكِرَةً وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ ﴿ لَا يَحِبُ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ ﴿ وَ إِذَا قِيلَ لَي يُعِبُ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ ﴿ وَ إِذَا قِيلَ لَي يُعِبُ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ ﴿ وَ إِذَا قِيلَ لَهُ مُ مِنَا ذَا الْمُولِيْنَ اللَّوْلِيْنَ ﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُ مُ مَا أَنْ ذَلَ رَبِّكُمْ فَالْوَ السَاطِيْرُ الْأَوْلِيْنَ ﴾ وَإِذَا قِيلَ اللَّهُ اللَّوْلِيْنَ ﴾ وَمِنْ آوزارِ الَّذِيْنَ يُضِلُونَهُمْ اوْزَارِ الَّذِيْنَ يُضِلُونَهُمْ اوْزَارِ الَّذِيْنَ يُضِلُونَهُمْ الْمُؤْمِدُ مَا يَزِرُونَ ﴾ ومِنْ آوزارِ الَّذِيْنَ يُضِلُونَهُمْ الْمُؤْمِدُ وَمِنْ آوزارِ الَّذِيْنَ يُضِلُونَهُمْ الْمُؤْمِدُ وَمِنْ آوزارِ الَّذِيْنَ يُضِلُونَهُمْ الْمُؤْمِدُ وَمِنْ آوزارِ الَّذِيْنَ يُضِلُونَهُمْ الْمُؤْمِدُ الْمُؤْمِدُ اللّهُ مَا يَزِرُونَ ﴾

تم سب کامعبود صرف اللہ اکیلا ہے' آخرت پر ایمان ندر کھنے والوں کے دل مشکر ہیں اور وہ خود تکبر سے بھر ہے ہوئے ہیں ○ بے شک وشبہ اللہ تعالی ہراس چیز کو جے چھپا کمیں اور جنے ظاہر کریں' بخو بی جانا ہے' وہ غرور کرنے والوں کو پہند نہیں فرماتا ۞ ان ہے جب دریافت کیا جائے کہ تمہارے پر وردگارنے کیا نازل فرمایا ہے تو جب میں اور جنے ظاہر کریں' بخو بی جانا ہوں کا نتیجہ ہوگا کہ قیامت کے دن بیلوگ اپنے پورے بوجھ کے ساتھ بی ان کے بوجھ کے بھی حصد دار ہوں میں جنسیں جواب دیتے ہیں۔انگلوں کی کہانیاں ہیں ۞ اس کا نتیجہ ہوگا کہ قیامت کے دن بیلوگ اپنے بورے بیں ؟ ۞

(آیت: ۲۲ – ۲۳) الله بی معبود برحق ہے اس کے سواکوئی لائق عبادت نہیں وہ واحد ہے احد ہے فرد ہے صد ہے - کافرول کے ول بھلی بات سے اٹکارکرتے ہیں۔ وہ اس حق کلے کوئ کر سخت حیرت ز دہ ہوجاتے ہیں۔اللہ داحد کا ذکرین کران کے دل مرجھا جاتے ہیں۔ ہاں اوروں کا ذکر ہوتو کھل جاتے ہیں۔ بداللہ کی عبادت سے مغرور ہیں۔ ندان کے دل میں ایمان ندعبادت کے عادی-ایسے لوگ ذلت کے ساتھ جہنم میں داخل ہوں گے- یقیناً خدائے تعالی ہر چھے کھلے کا عالم ہے ہر مل پر جز ااور سرادے گا-وہ مغرورلوگوں سے بذار ہے-قر آن حکیم کے ارشادات کو دیرینه کہنا کفر کی علامت ہے: 🌣 🌣 (آیت:۲۴-۲۵)ان محرین قرآن سے جب سوال کیا جائے کہ كلام الله مين كيانازل بواتواصل جواب سے بث كربك ديت بين كسوائے كزرے بوئ افسانوں كے كيار كھاہے؟ وہى لكھ لئے بين اور منح شام دہرار ہے ہیں۔ پس رسول عظائمہ پرافتر ابا ندھتے ہیں۔ بھی کچھ کہتے ہیں۔ بھی اس کےخلاف اور کچھ کہنے لگتے ہیں۔ دراصل کسی بات یر جم ہی نہیں سکتے اور یہ بہت بری دلیل ہے ان کے تمام اقوال کے باطل ہونے کی- ہرایک جوحق سے ہٹ جائے وہ یونمی مارا مارا بہکا بہکا پھرتا ہے۔ مجھی حضور ﷺ کو جادوگر کہتے' مجھی شاعز' مجھی کاھن' مجھی مجنوں۔ پھران کے بڑھے گرو ولید بن مغیرہ مخزومی نے انہیں برے غور وخوض کے بعد کہا کہ سب مل کراس کلام کوموثر جادو کہا کرو-ان کے اس قول کا نتیجہ بد ہوگا اور ہم نے انہیں اس راہ پراس لئے لگا دیا ہے کہ بیا ہے بورے گناہوں کے ساتھان کے بھی کچھ گناہ اپنے او پرلا دیں جوان کے مقلد ہیں اوران کے پیچھے چل رہے ہیں-حدیث شریف میں ہے ہدایت کی دعوت دینے والے کواپنے اجر کے ساتھ اپنے تتبع لوگوں کا اجر بھی ملتا ہے کیکن ان کے اجر کم نہیں ہوتے اور برائی کی طرف بلانے والوں کوان کی مانے والوں کے گناہ بھی مطنع ہیں لیکن مانے والوں کے گناہ کم ہو کرنہیں - قرآن کریم کی اورآیت میں ہو لَيَحْمِلُنَّ أَثْقَالَهُمْ وَأَثْقَالًا مَّعَ أَثْقَالِهِمُ الْخِيابِيُّ كَنابول كى بوجھ كے ساتھ اور بوجھ بھى اٹھا كيں كے ادران كے افترا کاسوال ان سے قیامت کے دن ہونا ضروری ہے۔ پس مانے والوں کے بوجھ گوان کی گردنوں پر ہیں کیکن وہ بھی ملکے نہیں ہوں گے۔



قُدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِنَ قَبْلِهِمْ فَأَنَّ اللهُ بُنْيَانَهُمْ مِّنَ اللهُ بُنْيَانَهُمْ مِّنَ اللهُ بُنْيَانَهُمُ مِّنَ اللهُ بُنْيَانَهُمُ الْعَدَابُ مِنَ الْقَوَاعِدِ فَحَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَاللهُمُ الْعَدَابُ مِنَ كَيْفُولُ آيْنَ كَيْفُ لَا يَشْعُرُونَ ۞ ثُمَّ يَوْمَ الْقِلْمَةِ يُخْزِيْهِمْ وَيَقُولُ آيْنَ صَيْفَةً قَالَ الَّذِيْنَ كَانَتُمُ تُشَاقِّونَ فِيهِمْ قَالَ الَّذِيْنَ كَانَتُمُ تُشَاقِّونَ فِيهِمْ قَالَ الَّذِيْنَ الْمُعْوَى الْيَوْمَ وَالسُّوْءَ عَلَى الْحَلْفِرِيْنَ آنَ الْمُعْوِلِيْنَ آنَ الْمُعْوَلِيْنَ آنَ الْمُعْوِلِيْنَ آنَ الْمُعْوِلِيْنَ آنَ الْمُعْوِلِيْنَ آنَ الْمُعْوِلِيْنَ آنَ الْمُعْوِلِيْنَ آنَ اللهُ وَعَلَى الْمُعْوِلِيْنَ آنَ اللهُ وَعَلَى الْمُعْوِلِيْنَ آنَ اللهُ وَعَلَى الْمُعْوِلِيْنَ آنَ اللهُ وَاللّهُ وَعَلَى الْمُعْوِلِيْنَ آنَ الْمُعْمِلُونَ الْمُعْوِلِيْنَ آنَ اللّهُ وَاللّهُ وَعَلَى الْمُعْمِلُونَ الْمُعْمِلُونَ الْمُعْمِلُونَ وَالسُّوْءَ عَلَى الْمُعْمِلُونَ الْمُعْمِلُونَ الْمُعْمَ وَالسُّوْءَ عَلَى الْمُعْمِلُونَ الْمُعْمِلُونَ الْمُعْمَ اللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَعَلَى الْمُعْمِلُونَ الْمُعْمَا الْمُعْمَا الْمُعْمِلُونَ اللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَعِلَى الْمُعْمِلُونَ الْمُعْمِلُونَ الْمُعْمِلُونَ الْمُعْمَالُولُونُ وَلَيْكُونَ مَا الْمُعْمَالِيْكُونَ وَلَيْ الْمُعْمَالِيْكُونَ مَا الْمُعْمَالِيْنَ الْمُعْمَالُولُونُ وَلَيْعُولُ وَلَا الْمُعْمَالُولُونَ الْمُعْمَالِي الْمُعْمَالُولُولُولُ الْمُعْمِلُولُ الْمُعْمَالُولُولُ الْمُعْمَالُولُولُولُ الْمُعْمِلُولُ اللّهُ الْمُعْمِلُولُ اللّهُ الْمُعْمَالِيْكُونَ اللّهُ الْمُعْمَالُولُولُ اللّهُ الْمُعْمِلُ الْمُعْمِلُولُ اللّهُ الْمُعْمِلُ اللّهُ اللّهُ الْمُعْمِلُولُ اللّهُ الْمُعْمِلُ الْمُعْمِلُ اللّهِ اللّهِ اللّهُ اللّهُ الْمُعْمِلُ اللّهُ الْمُعْمِلُولُ اللّهُ اللّهُ الْمُعْمِلُ اللّهُ اللْمُعْلِي اللّهُ الْمُعْمِلُ اللّهُ الْمُعْلِي اللّهُ الْمُعْمِلُ اللّهُ

ان سے پہلے کے لوگوں نے بھی کمرکیا تھا۔ آخرش تھم اللہ ان کی عمارتوں کی جڑوں سے پہنچا اور ان کے خروں پران کی چھتیں اوپر سے گر پڑیں اور ان کے پاس عذاب وہاں سے آگیا جہاں کا انھیں خواب وخیال بھی نہ تھا © پھر قیامت والے دن بھی اللہ تعالیٰ انھیں رسوا کر سے گا اور فر مائے گا کہ میر سے وہ شریک کہاں ہیں جن بارے میں تم لؤتے جھکڑتے رہتے تھے؟ جنہیں علم دیا گیا تھا' وہ جواب دیں گے کہ آج تو کا فروں کورسوائی اور برائی چے ہے گئی 🔾

نمرود کا تذکرہ: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۲۲-۲۷) بعض تو کہتے ہیں اس مکارے مراد نمرود ہے جس نے بالا خانہ تیار کیا تھا۔ سب سے پہلے سب سے بڑی سرکتی اس نے زمین میں کی۔ اللہ تعالی نے اسے ہلاک کرنے کو ایک چھر بھیجا جواس کے نتھنے میں گھس گیا اور چارسوسال تک اس کا بھیجا چا ثنار ہا' اس مدت میں اسے اس وقت قدر ہے سکون معلوم ہوتا تھا جب اس کے سر پر ہتھوڑ ہے مارے جا کیں' خوب دونوں ہا تھوں کے زور سے اس کے سر پر ہتھوڑ نے پڑتے رہتے تھے۔ اس نے چارسوسال تک سلطنت بھی کی تھی اور خوب فساد پھیلا یا تھا۔ بعض کہتے ہیں' اس سے مراد بخت نصر ہے۔ یہ بھی بڑا مکار تھا لیکن اللہ کوکوئی کیا نقصان پہنچا سکتا ہے؟ گواس کا طر پہاڑ وں کو بھی اپنی جگہ سے سرکا دینے والا ہو۔ بعض کہتے ہیں' یہ تو کا فروں اور مشرکوں نے اللہ کے ساتھ جو غیروں کی عبادت کی' ان کے عمل کی بربادی کی مثال ہے جیسے نوح نی علیہ السلام نے فرمایا تھا۔ وَ مَکُرُو ا مَکُرُ ا کُبًارًا ان کا فروں نے بڑائی کھر کیا' ہر جیلے سے لوگوں کو گمراہ کیا' ہروسیلے سے انہیں شرک پر علیہ نے ان کے خوان کے جیلے تیا مت کے دن ان سے کہیں گے کہ تبہارارات دن کا کمر کہم سے کفروشرک کے لیے کہنا۔ الح

ان کی ممارت کی جڑاور بنیاد سے عذاب اللی آیا لینی بالکل ہی کھودیا - اصل سے کا ف دیا جیسے فرمان ہے جب لڑائی کی آگ ہوڑ کا نا چا ہیں اللہ کا عذاب الی جگہ ہے آیا جہاں کا آئیس خیال بھی نہ تھا ان کے دلوں علی اللہ تعالی اسے بھا دیا ہے۔ اور فرمان ہے ان کے پاس اللہ کا عذاب الی جگہ ہے آیا جہاں کا آئیس خیال بھی نہ تھا ان کے دلوں عیں ایسا رعب ڈال دیا کہ بیا ہی باتھوں اپنے مکا نات تباہ کرنے گئے اور دوسری جانب ہومنوں کے ہاتھوں مئے عقل مندو! عبرت عاصل کرو۔ یہاں فرمایا کہ اللہ کا عذاب ان کی عمارت کے بنچے تلے ہے آگیا اور ان پراو پرسے جھت آپڑی اور نا دائستہ جگہ ہے ان پر عذاب ان کی عمارت کے بنچے تلے ہے آگیا اور ان پراو پرسے جھت آپڑی اور نا دائستہ جگہ ہے ان پر عذاب ان کی عادر کے مطابق ہوگا - اندر کا سب باہر آجائے گا - سارا معاملہ طشت از بام ہوجائے گا - تصور تھا فی فرماتے ہیں ہر غدار کے لئے اس کے پاس بی جھنڈا گاڑ دیا جائے گا جواس کے غدر کے مطابق ہوگا - اور مشہور کردیا جائے گا کہ فلاں کا بی غدر ہے جوفلاں کا لڑکا تھا - ای طرح ان لوگوں کو بھی میدان محشر ہیں سب کے سامنے رسوا کیا جائے گا - ان عماری میں جھنڈا گاڑ دیا جائے گا کہ فلاں کا بیغدر ہے جوفلاں کا لڑکا تھا - ای طرح ان لوگوں کو بھی میدان محشر ہیں سب کے سامنے رسوا کیا جائے گا کہ جن کی جمایت ہیں تم میرے بندوں سے الجھتے رہتے تھے وہ آئے کہاں ہیں؟ تہماری مدد کیوں نہیں کرتے؟ آئے بیارہ وہا کیں گون ی جوفی دلیل پیش مدد کیوں نہیں کرتے؟ آئے بیارہ وہونی اور آخرت میں اللہ کے اور محلوق کے پاس عزت رکھتے ہیں جواب دیں گے کہ رسوائی اور عذاب آئ

کا فروں کو گھیرے ہوئے ہے اوران کے معبودان باطل ان سے منہ پھیرے ہوئے ہیں-

الَّذِيْنَ تَتَوَقِّلُهُمُ الْمَلَيْكَةُ ظَالِبِيْ اَنْفُسِهِمْ فَ اَلْقُوا السَّلَمَ مَا كُنَّانَعُمَلُ مِنْ سُوْءً بَلِي إِنَّ اللهَ عَلِيْمًا بِمَا كُنْتُمْ تَعْكُونَ ﴿ فَادْخُلُوْ آبُوابَ جَهَنَّمَ طِلِدِيْنَ فِيهَا فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿

یہ اپنی جانوں پرظلم کرتے رہے۔ فرشتے جب ان کی جان قبض کرنے گئے اس دفت انھوں نے صلح کی بات ڈالی کہ ہم برائی ٹمیں کرتے تھے کیوں نہیں؟ اللہ خوب جانبے والا ہے جو پکھیتم کرتے تھے ○ پس اب تو ہیکتی کے طور پرتم جہنم کے درواز وب سے جہنم میں جاؤ' سوکیا ہی برا ٹھکا تا ہے خرور کرنے والوں کا ○

مشرکین کی جان کی کاعالم: ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۲۸-۲۹) مشرکین کی جائلی کے وقت کا حال بیان ہور ہاہے کہ جب فرشتے ان کی جان لینے کے لئے آتے ہیں تو بیات ہوں ہوں ہے ہوئے اپنی ہے گانہی بیان کے لئے آتے ہیں تو بیات و بیات ہوں ہوں ہے گئانی بیان کرتے ہیں۔ ساتھ بی اپنے کرتوت چھپاتے ہوئے اپنی ہے گئانی برلوگوں کرتے ہیں۔ قیامت کے دن اللہ کے سامنے بھی تشمیں کھا کر اپنا مشرک نہ ہونا بیان کریں گے۔ جس طرح دنیا بی اپنی ہے گئانی پرلوگوں کے سامنے جھوٹی تشمیں کھاتے تھے انہیں جو اب ملے گا کہ جھوٹے ہوئہ دا تھا لیاں بی کھول کر کر بچے ہواللہ عافل نہیں جو باتوں میں آجائے۔ ہرا کیک مل اس پر روش ہے۔ اب اپنے کرتو توں کا خمیازہ بھکتو اور جہنم کے دروازوں سے جا کر ہمیشدای بری جگہ میں پڑے رہو۔ مقام برا ' مکان برا' ذلت ورسوائی والا' اللہ کی آیوں سے کبر کرنے کا اور اس کے رسولوں کی اجاع سے جی چرانے کا یہی بدلہ ہے۔ مرتے ہی ان کی رومیں جہنم رسید ہوئیں اور جسموں پر قبروں میں جہنم کی گری اور اس کی لیک آنے گئی۔ قیامت کے دن رومیں جسموں سے لکر زار جہنم میں شام لائے جاتے ہیں۔ قیامت کے قیامت کے دن رومیں جسموں سے لکر زار جہنم میں شام لائے جاتے ہیں۔ قیامت کے قائم ہوتے ہی اے آل فرعون تم شخت تر عذا ہ میں چلے جاؤ۔

وَقِيْلَ لِلَّذِيْنَ الْتَقُوا مَا ذَا اَنْزَلَ رَجَّكُمْ فَالُوْا خَيْرًا لِلَّذِيْنَ الْخَوْلَ الْلَافِرَةِ خَيْرً وَلَنِعْمَ الْحُسَنُوا فِي هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً ولَدَارُ الْاخِرَةِ خَيْرً وَلَنِعْمَ دَارُالْفَتَقِيْنَ هُ جَنْتُ عَدْنِ يَدْ كُلُونَهَا تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا دَارُالْفَتَقِيْنَ هُ جَنْتُ عَدْنِ يَدْ كُلُونَهَا تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهُ لَوْ لَهُ الْمُلَاكَةُ وَنَ كَذَلِكَ يَجْزِي اللهُ الْمُتَلِيكُةُ الْمُلَاكَةُ طَيِّيِيْنَ يَقُولُونَ سَلَّمُ عَلَيْكُمُ الْدَيْنَ لَيْ اللهُ الْمُتَلِيكَةُ فَلِي اللهُ الْمُتَلِيكَةُ فَلَانَ سَلَّمُ عَلَيْكُمُ الْمُلَاكِقَةُ فِمَا كُنْ ثُمْ تَعْمَلُونَ هُ الْمُلَاكِقَةُ فِمَا كُنْ ثُمْ تَعْمَلُونَ هُ الْمُلَاكِقَةُ فِمَا كُنْ ثُمْ تَعْمَلُونَ هُ هُ الْمُلَاكِقَةُ فِمَا كُنْ ثُمْ تَعْمَلُونَ هُ هُ الْمُلَاكِقَةُ فِمَا كُنْ ثُمْ تَعْمَلُونَ هُ هُ الْمُلَاكُةُ فَيْ مَا كُنْ ثُمْ تَعْمَلُونَ هُ هُ الْمُلْكِلُكُ فَيْ اللّهُ الْمُعْلِكُةُ فَي اللّهُ الْمُعْلِكُةُ فَي اللهُ الْمُعْلِكُةُ فَي اللهُ الْمُعْلِكُةُ فَي اللّهُ الْمُنْ الْمُلْكِلُكُ أَلَالُولُ اللّهُ الْمُعْلِكُةُ عَلَالِكُونَ اللّهُ الْمُعْلِكُةُ فَي اللّهُ الْمُعْلِكُةُ الْمُنْ الْمُعْلِكُونَ اللّهُ الْمُعْلِكُونَ اللّهُ الْمُعْلِكُمُ الْمُلْكِعُونَ عَلَالُكُونُ اللّهُ الْمُعْمَا الْمُعْلِكُونُ اللّهُ الْمُعْلِقُ الْمُعْلِكُونَ اللّهُ الْمُعْلِكُونُ اللّهُ الْمُعْلِكُونُ اللّهُ الْمُعْلِقُ الْمُعْلِكُونَ اللّهُ الْمُعْلِكُونَا الْمُعْلِمُ الْمُعْلِقُونَا الْمُعْلِكُونَا الْمُعْلِقُونَا الْمُعْلِكُونَا الْمُعْلِكُونَا الْمُعْلِقُونَا الْمُعْلِكُونَا الْمُعْلِقُونَا الْمُعْلِعُونَا الْمُعْلِقُونَا الْمُعْلِعُونَا الْمُعْلِقُونَا الْمُعْلِقُونَا الْمُعْلِقُونَا الْمُعْلِ

پر ہیز گاروں سے پوچھاجائے کہ تہارے پروردگارنے کیانازل فرمایا ہے قوہ جواب دیتے ہیں کہا چھے سے اچھا ، جن لوگوں نے بھلائی کی' ان کے لئے اس دیا میں مجم بھلائی ہےا دریقینا آخرت کا گھر تو بہت ہی بہتر ہے' کیاہی خوب پر ہیز گاروں کا گھرہے ن تیفنگی والے باغات جہاں وہ جا کمیں مجے جن کے نیچے نہریں لہریں لے تغير مورة المحل بإروام المحلي الموامل المحلي المحلك المحلك

ر بی ہیں - جو کچھ پیطلب کریں وہاں ان کے لئے موجود ہے پر ہیز گاروں کواللہ تعالی ای طرح بدلے عطافر ما تاہے 🔾 ان کی جانیں فرشتے اس حال میں قبض کرتے ہیں کدوہ پاک صاف ہوں۔ کہتے ہیں کرتبہارے لئے سلائتی ہی سلائتی ہے۔ جاؤجنت میں اپنے ان اعمال کے بدلے جوتم کرتے تھے 🔾

متقیوں کے لئے بہترین جزا: 🌣 🌣 (آیت: ۳۰-۳۳) بروں کے حالات بیان فرما کرنیکوں کے حالات جوان کے بالکل برعس ہیں' بیان فرمار ہاہے- برے لوگوں کا جواب تو بیرتھا کہ اللہ کی اتاری ہوئی کتاب صرف گزرے لوگوں کے افسانے کی نقل ہے لیکن یہ نیک لوگ جواب دیتے ہیں کہ دہ سراسر برکت درحمت ہے- جوبھی اسے مانے اوراس برعمل کرئے دہ برکت درحت سے مالا مال ہوجائے - پھرخمر دیتا ہے کہ میں اپنے رسولوں سے دعدہ کر چکا ہوں کہ نیکوں کو دونوں جہان کی خوشی حاصل ہوگی۔ جیسے فرمان ہے کہ جو محض نیک عمل کرے خواہ مر دہو خواہ عورت - ہاں بیضروری ہے کہ وہ مومن ہوتو ہم اسے بڑی یاک زندگی عطا فر مائیں گے اور اس کے بہترین اعمال کا بدلہ بھی ضرور دیں گے- دونوں جہان میں وہ جزایا ہے گا- یا در ہے کہ دار آخرت دار دنیا سے بہت ہی افضل واحس ہے- وہاں کی جزانہایت اعلی اور دائل ہے جیسے قارون کے مال کی تمنا کرنے والوں سے علماء کرام نے فرمایا تھا کہ تواب اللی بہتر ہے الخ ، قرآن فرما تا ہے وَ مَا عِندَ اللّهِ حَيْرٌ لِلْلاَ بُرَارِ اللہ کے یاس کی چیزیں نیک کاروں کے لئے بہت اعلیٰ ہیں-اور جگہ ہے'آ خرت خیراور ہاقی ہے-اییے نبی عظیفہ سے خطاب کر کے فرمایا تیرے لئے آخرت ونیا سے اعلیٰ ہے۔ پھرفر ما تا ہے وارآ خرت متقبول کے لئے بہت بی اچھا ہے۔ حنت عدن بدل ہے دارالمتقین کالیخیٰ ان کے لئے آخرت میں جنت عدن ہے جہاں وہ رہیں گے جس کے درختوں اورمحلوں کے پنیج سے برابر چشمے ہر وقت جاري ٻين جو جا ٻيں گئ يا ئيں گے-

حدیث میں ہے اہل جنت بیٹھے ہوں گئے سر برابراٹھے گا اور جوخواہش بیکریں گئے وہ ان کوعطا کرے گا یہاں تک کہ کوئی کہے گا' آ تکھوں کی ہر شنڈک موجود ہوگی اور وہ بھی بیشکی والی – اس کوہم عمر کنواریاں ملیس تو بیجمی ہوگا -پر ہیز گار کقتو کی شعار لوگوں کے بدلے اللہ ا سے بی دیتا ہے جوایمان دار ہوں ڈرنے والے ہوں اور نیک عمل ہوں-ان کے انقال کے وقت بیشرک کی گندگی سے یاک ہوتے ہی فرشة آتے ہیں سلام كرتے ہیں جنت كى فو شخرى ساتے ہیں - جيسے فرمان عالى شان ہے إِنَّ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الح جن اوكوں نے الله کورب مانا' پھراس پر جےرہے ان کے پاس فرشتے آتے ہیں اور کہتے ہیں' تم کوئی غم نہ کر دُجنت کی خوشخبری سنوُجس کاتم سے وعدہ تھا' ہم د نیاوآ خرت میں تبہارےوالی میں جوتم چا ہو کے پاؤ کے جو مانگو کے ملے گائم تو الله غفورورجیم کےمہمان ہو-اس مضمون کی حدیثیں ہم آ بت يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ امِّنُوا بِالْقَولِ الثَّابِتِ الْحُ كَافْيرِ مِن بان رَحِي بي-

هَلْ يَنْظُرُونَ إِلاَّ آنْ تَأْتِيَهُمُ الْمَلَاكِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ آمْرُ رَبِّكَ ا كَذَٰ لِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنَ قَبْلِهِمْ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللَّهُ وَلَكِنَ كَانُوْ ٱنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ۞فَاصَابَهُمْ سَيِّاتُ مَا عَمِلُوْ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْ اللَّهِ يَسْتَهْزِءُ وْنَ ١٠٠٠

کیا بیای بات کا انظار کرد ہے ہیں کہان کے پاس فرشتے آ جا کیں یا تیرے دب کا حکم آ جائے؟ ایبا بی ان لوگوں نے بھی کیا تھا جوان سے پہلے تھے ان پر انڈرتعالی نے کوئی ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خودا پی جانوں پڑھکم کرتے رہے 🔾 پس ان کے برےاعمال کے نتیج انھیں مل مجئے- اور جس کی بنسی اڑاتے تھے'وہ ان پر

الث يزاO

فرشتوں کا انتظار: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ٣٣-٣٣) الله تبارک و تعالی مشرکوں کو ڈانٹے ہوئے فرما تا ہے کہ اٹیس تو ان فرشتوں کا انتظار ہے جوان کی روح قیمن کرنے کے لئے آئیں گو ان فلار ہے۔ وارس کے افعال واحوال کا - ان جیسے ان سے پہلے کے مشرکین کا بھی بھی وطیرہ رہا یہاں تک کہ ان پرعذاب اللی آپڑے - اللہ تعالی نے اپنی جت پوری کرکے ان کے عذر ختم کرکے کتابیں اتارکز رسول بھیج کر پھر بھی ان کے انکار کی شدت کے بعدان پرعذاب اتارے - اللہ کے رسولوں کی دھمکیوں کو ذاق میں اڑانے کے وبال میں گھر مجے - اللہ نے ان برظلم نہیں

كَ الكَارَى سَرَتَ لَـ العَدَانَ رِعَدَابَ الرَّرِيَّةُ النَّهُ الدَّلِيَ الرَّالِ لِيَّارِيَّ الدِّلِيَّانَ رَمِيَّ كَا الْكَذُودَانَهُوں نَا الْكَذِيْنَ الشَّرَكُولُ النَّوْشَكَاءِ اللَّهُ مَا عَبَدُنَا مِنْ فُونِهِ وقال الْكَذِيْنَ الشَّرِكُولُ النَّوْشَكَاءِ اللَّهُ مَا عَبَدُنَا مِنْ فُونِهِ مِنْ شَيْءٍ مِنْ شَيْءً نَتَحَنُ وَلِآ ابَا وَأَنَا وَلَا حَرَّمِنَا مِنْ دُونِهِ مِنْ شَيْءٍ

مِن شَيِّ نَحْنَ وَلَا ابَاؤَنَا وَلا حَرَّمُنَا مِن دُونِهِ مِنْ شَيْءً كَاللَّهُ فَعَلَ الْدِيْنَ مِنْ قَبَلِهِمْ فَهَلَ عَلَى الرَّسُلِ اللهِ الْبَالِغُ الْمُبِيْنُ ﴿ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ الْمَتِةِ رَّسُولًا آنِ اللهَ وَالْجَنْنِبُوا الطّاعُونَ فَمِنْهُمْ مَّنَ هَدَى الله وَمِنْهُمْ مَّنَ حَقَّتَ عَلَيْهِ الضَّللَةُ فَمِنْهُمُ مِّنَ هَدَى الله وَمِنْهُمْ مِّنَ حَقَّتَ عَلَيْهِ الضَّللَةُ فَمِنْهُمُ مِّنَ هَدَى الله وَمِنْهُمُ مِّنَ حَقَّتَ عَلَيْهِ الضَّللَةُ فَمِنْهُمُ مِّنَ وَمَا لَهُمُ مِّنَ عَلَيْهُ الْمُكَدِّبِيْنَ ﴿ وَمَا لَهُمْ مِّنَ نَصِيرِيْنَ ﴾ وَمَا لَهُمْ مِّنَ نَصِيرِيْنَ ﴾ فَانْ الله لا يَهْدِي مَنْ يُضِلُ وَمَا لَهُمْ مِّنَ نَصِيرِيْنَ ﴾ فَانْ الله لا يَهْدِي مَنْ يُضِلُ وَمَا لَهُمْ مِّنَ نَصِيرِيْنَ ﴾

مشرک لوگ کہنے گئے کہ اگر اللہ چا ہتا تو ہم اور ہمارے باپ دادے اس کے سواکسی اور کی عبادت ہی خہر سے نداس کے فرمان کے بغیر کسی چیز کو حرام کرتے' یہی فضل ان سے پہلے کے لوگوں کا رہا' تو رسولوں پر تو صرف کھلم کھلا پیغام کا پہنچا دیتا ہے ۞ ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ لوگو! صرف اللہ کی عبادت کرتے رہواور اس کے سواکے تمام معبود وں سے بچو' پس بعض لوگوں کو تو اللہ نے بدایت دی اور بعض پر گمراہی جا بہت ہو چکی' تم آپ زمین میں چل پھر کر دیکھ لوکہ جمثلانے والوں کا انجام کے سواکے تمام معبود وں سے بچو' پس بعض لوگوں کو تو اللہ کے رہ کیکن اللہ اے بدایت جیس دیتا ہے گمراہ کردے اور ندان کا کوئی مدد گار ہوتا ہے ۞

الٹی سوچ: ہے ہے (آ ہے: ۳۵ – ۳۷) مشرکوں کا اٹی سوچ و کھئے۔ گناہ کریں شرک پراڑیں طال کوترام کریں جیسے جانوروں کواپنے خداؤں کے نام سے منسوب کرنا اور تقدیم کو جمت بنا کیں اور کہیں کہ اگر اللہ کو ہمارے بروں کے بیکام برے لگتے تو ہمیں ای وقت سزاملت انہیں جواب دیا جاتا ہے کہ یہ ہماراوستور نہیں ہمیں تہارے بیکام خت ناپند ہیں اوران کی ناپند بیگ کا اظہار ہم اپنے سچ پغیروں کی زبانی کر چکے۔ سخت تاکیدی طور پر تہمیں ان سے روک چکئی ہر بہتی ہیں ہمر جماعت ہر شہر میں اپنے بیغام بر جیسیج سب نے اپنافرض اداکیا۔ بندگان کر بھے۔ سخت تاکیدی طور پر تہمیں ان سے روک چکئی ہر بہتی ہیں ہمر جماعت ہر شہر میں اپنے پیغام بر جیسیج سب نے اپنافرض اداکیا۔ بندگان رب میں اللہ کے احکام کی تبلیغ صاف صاف کر دی۔ سب سے کہ دیا کہ ایک اللہ کی عبادت کرواس کے سوادوسرے کو نہ ہو جو سب سے کہ دیا کہ ایک اللہ کی عبادت کرواس کے سوادوسرے کو نہ ہو جو سب سے کہ دیا کہ ایک اللہ کی عبادت کرواس کے سوادوسرے کو نہ ہو جو سب سے کہ دیا کہ دیا کہ ایک اللہ کی عبادت کروان ہی جیسے فرمان ہو مَا اَر سکن کا لقب دے کر جسیجا اور سب سے آخر فتم الرسکین کا لقب دے کر جسیجا اور سب سے آخر فتم الرسکین کا لقب دے کر جسیجا لیک کو اپنا نی بنایا جن کی وقت تمام جن وائس کے لئے زہیں کے اس کو نے ساس کو نے تک تھی جیسے فرمان ہے وَ مَا اَر سکنا مِن کو میں اللہ کا کھیں کو اپنا نی بنایا جن کی وقت تمام جن وائس کے لئے زہیں کے اس کو نے ساس کو نے تک تھی جیسے فرمان ہو مَا اَر سکنا مِن کی میں کو نے ساس کو نے تک تھی جیسے فرمان ہو مَا اَر سُکنا مِن

تغير سورة النحل _ پاره ۱۲ م قَبُلِكَ مِنُ رَّسُولٍ إِلَّا نُوُحِى الِيَهِ أَنَّهُ لَآ اِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعُبُدُونِ لِعِنْ تِهِمِ سِي كِلِح جَتَىٰ رسول بَصِيحُ سب كَاطرف وحي نازل فرمائي كه میرے سواکوئی اور معبود نہیں۔ پس تم صرف میری ہی عبادت کرو-ایک اور آیت میں ہے تو اپنے سے پہلے کے رسولوں سے پوچھ لے کہ کیا ہم نے ان کے لئے سوائے اپنے اور معبود مقرر کئے تھے جن کی وہ عبادت کرتے ہوں؟ یہاں بھی فر مایا' ہرامت کے رسولوں کی دعوت' تو حید کی تعلیم اورشرک سے بےزاری ہی رہی۔پس مشرکین کواپیے شرک پڑاللہ کی چاہت اس کی شریعت سے معلوم ہوتی ہےاور وہ ابتدا ہی سے شرک کی بخ کن اور تو حید کی مضبوطی کی ہے۔تمام رسولوں کی زبانی اس نے یہی پیغام بھیجا- ہاں انہیں شرک کرتے ہوئے چھوڑ دیتا بیاور بات ہے جو قابل جحت نہیں-اللہ نے جہنم اور جہنی بھی تو بنائے ہیں-شیطان کا فرسب اس کے پیدا کئے ہوئے ہیں اور اپنے بندوں سے ان کے کفر پر راضی نہیں-اس میں بھی اس کی حکمت تامداور جحت بالغہ ہے۔ پھر فر ما تا ہے کہ رسولوں کے آگاہ کر دینے کے بعد دنیا وی سزائیں بھی کا فروں اور مشرکوں پر آ كيں - بعض كو ہدايت بھى ہوئى - بعض اپنى كمراہى ميں ہى بيكتے رہے -تم رسولوں كے خالفين كا الله كے ساتھ شرك كرنے والول كا انجام زمين میں چل پھر کرآپ دیکھ لو گزشتہ واقعات کا جنہیں علم ہے'ان سے دریافت کرلو کہ کس طرح عذاب البی نے مشرکوں کو غارت کیا۔اس وقت کے کا فروں کے لئے ان کا فروں میں مثالیں اورعبرت موجود ہے- دیکے لوا نکاررب کا نتیجہ کتنا مہلک ہوا؟ - پھرا پنے رسول میک ہے ہے فر ما تا ہے کہ کوآپان کی ہدایت کے کیسے ہی حریص ہول کیکن بے فائدہ ہے-رب ان کی گمراہیوں کی وجہ سے انہیں در رحمت سے دور ڈال چکا ہے-جي فرمان بو مَنُ يُردِ اللَّهُ فِتُنتَهُ فَلَنُ تَمُلِكَ لَهُ مِنَ اللَّهِ شَيْعًا حَاللُه بِي فَتَعْ بِس وَالناجِ بِهِ اللَّهُ فِتُنتَهُ فَلَنُ تَمُلِكَ لَهُ مِنَ اللَّهِ شَيْعًا حَاللُه بِي فَقَدْ مِن وَالناجِ بِهِ اللَّهُ فِتُنتَهُ فَلَنُ تَمُلِكَ لَهُ مِنَ اللَّهِ شَيْعًا حَالله بِي

حضرت نوح علیدالسلام نے اپنی قوم سے فر مایا تھا'اگراللہ کا ارادہ تمہیں بہکانے کا ہے تو میری نصیحت اور خیرخواہی تمہارے لئے محض بے سود ہے۔اس آیت میں بھی فرماتا ہے کہ جے اللہ تعالی بہکادئے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا 'وہ تو دن بدن اپنی سرکشی اور بہکاوے میں برصة ربت بي -فرمان إلَّ الَّذِينَ حَقَّتُ عَلَيْهِمُ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤمِنُونَ الْحُجْنِ يرتير عدب كى بات البت بوچك ب انہیں ایمان نصیب نہیں ہونے کا ۔ گوتمام نشانیاں ان کے پاس آ جائیں یہاں تک کہ عذاب الیم کامندد مکھے لیں۔ پس اللہ یعنی اس کی شان اس کا امر-اس کئے کہ جووہ چاہتا ہے بموتا ہے- جونہیں چاہتا نہیں ہوتا - پس فرما تا ہے کہ وہ اپنے گمراہ کئے ہوئے کوراہ نہیں دکھا تا - نہ کو کی اوراس کی رہبری کرسکتا ہے نہ کوئی اس کی مدد کے لئے اٹھ سکتا ہے کہ عذاب اللی سے بچا سکے۔خلق وامر اللہ بی کا ہے وہ رب العالمین ہے اس کی ذات بابرکت ہے وہی سچامعبود ہے۔

وَ اقْسَمُوْ إِ بِاللهِ جَهْدَ آيْمَا نِهِمْ لا يَبْعَثُ اللهُ مَنْ يَمُوْتُ بَلَى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَلَكِنَّ آكْثُرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ١٤ لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ كَفَرُوْ النَّهُ مُ كَانُوْا كَذِبِيْنَ ﴿ إِنَّمَا قُولُنَا لِشَيْ ۚ إِذًا آرَدُكُ آنَ نَّقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونَ كُ

بزی سخت بخت تشمیں کھا کھا کر کہتے ہیں کہ مردوں کواللہ زندہ نہیں کرےگا' ہاں ضرور زندہ کرےگا۔ بیتو اس کا برحق لازی وعدہ ہے لیکن اکثر لوگ بے علمی کررہے ہیں 🔾 اس لئے بھی کہ بیلوگ جس چیز میں اختلاف کرتے تھے اسے اللہ تعالی صاف کردے اور اس لئے بھی کہ خود کا فراینا جمونا ہونا جان لیں 🔾 ہم جب سمی چیز کا

ارادہ کریں قوصرف جارا میے کہدیا ہوتا ہے کہ جوجا۔ پس وہ ہوجاتی ہے 🔾

قیامت بقیناً قائم ہوگی: ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۴۸-۴ ﴾ چونکہ کافر قیامت کے قائل نہیں اس لئے دوسروں کو بھی اس عقیدے ہٹانے کے
لئے وہ پوری کوشش کرتے ہیں۔ ایمان فروثی کر کے اللہ گی تاکیدی تسمیس کھا کر کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مردوں کو زندہ نہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ فرما تا ہے کہ قیامت ضرور آئے گی۔ اللہ کا یہ وعدہ برحق ہے لیکن اکثر لوگ بعجا ابنی جہالت اور العلمی کے رسولوں کا خلاف کرتے ہیں اللہ کی باتوں کو نہیں مانے اور کفر کے گئے مصر سے کہ کر اللہ علی ہے وہ جہنم جس کا تم انکا ہے ہو ہے جہنے جس کہ جائے۔ اس وقت سب دکھے لیس کے کہ انہیں دھے دے کر جہنم میں جمونکا جائے گا اور کہا جائے گا کہ یہی ہے وہ جہنم جس کا تم انکار کرتے رہے اب بتاؤیہ جادو ہے یاتم اندھے ہو؟ اس میں اب پڑے رہو۔ صبر سے رہویا ہائے وائے کر وسب برابر ہے۔ اعمال کا بدلہ انکار کرتے رہے اب بتاؤیہ جادو ہے یاتم اندھے ہو؟ اس میں اب پڑے رہو۔ صبر سے رہویا ہائے وائے کر وسب برابر ہے۔ اعمال کا بدلہ بھگتنا ضروری ہے۔

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوا فِي اللهِ مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوا لَنُبَوِّئَةُهُمْ فِي اللهِ مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوا لَنُبَوِّئَةُهُمْ فِي اللهُ نَيَا حَسَنَةً وَلَاجُرُ اللَّاخِرَةِ آكْبُو لُوكَانُوا يَعْلَمُونَ اللهِ اللَّذِيْنَ صَبَرُوا وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ۞ اللَّذِيْنَ صَبَرُوا وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ۞

جن لوگوں نے ظلم پرداشت کرنے کے بعدراہ اللہ میں ترک وطن کیا ہے ہم آخیں بہتر سے بہتر ٹھکا ناد نیا میں عطا فر ما کیں گے اور آخرت کا ثو اب تو بہت ہی بڑا ہے کاش کہ لوگ اس سے واقف ہوتے 🔾 جنموں نے دامن صبر نہ چھوڑ ااورا پنے پالنے والے پر بئی مجروسہ کرتے رہے 🔾

التد ہر چیز پر قادر ہے: ہی ہی (آیت: ۲۱ م ۲۲) پھر اپنی بے اندازہ قدرت کا بیان فرما تا ہے کہ جودہ چا ہے اس پر قادر ہے۔ کوئی بات اسے عاجز نہیں کرسکی کوئی چیز اس کے اختیار سے خارج نہیں 'وہ جو کرتا چاہے فرما دیتا ہے کہ ہوجا'اس وقت وہ کام ہوجاتا ہے۔ قیامت بھی سے عاجز نہیں کرسکی ہوجا'اس وقت وہ کام ہوجاتا ہے۔ قیامت بھی سے فرمان کا ممل ہے۔ جیسے فرمایا'ایک آنکھ جھی ہیں اس کا کہا ہوجا ہے گا'تم سب کا پیدا کرتا اور مرنے کے بعد زندہ کردیتا اس پر ایسا بی ہے جیسے ایک کوادھ کہا' اوجا' ادھ ہو گیا۔ اس کو دوبارہ کہنے یا تاکید کرنے کی بھی ضرورت نہیں۔ اس کے ارادہ سے ماد جدانہیں۔ کوئی نہیں جو اس کے حکم کے خلاف زبان ہلا سکے۔ وہ واحدوقہار ہے وہ خطمتوں اور عراقوں والا ہے سلطنت اور جروت والا ہے۔ اس کے سوانہ کوئی معبود نہ حاکم کے خلاف زبان ہلا سکے۔ وہ واحدوقہار ہے وہ خطمتوں اور عراقوں والا ہے سلطنت اور جروت والا ہے۔ اس کے سوانہ کوئی معبود نہ حاکم کے دائن آدم جھے گالیاں دیتا ہے کہ اللہ مردوں کو پھر اسے ایسانہیں چاہے تھا۔ وہ جھے جھٹلا رہا ہے حالا نکہ یہ بھی اسے لائل نہ قارت کی سے کہنے تا ہوں کہ ہم جس کوئی ہو تا میں کہ جس کوئی اور نہیں۔ ابن ابی حاتم میں تو بیعد یہ موقو فا مردی ہے۔ تین میں کا تیسر اہے والا نکہ میں اللہ ہوں میں صدر و ناروایت بھی آئی ہے۔
مقدین میں دور کے لاخلوں کے ساتھ مرفو غاروایت بھی آئی ہے۔

دین کی پاسبانی میں بجرت: ﴿ بهٰ جولوگ راہ الله میں ترک وطن کرئے دوست احباب رشت کنے تجارت کو اللہ کے نام پرترک کرکے دین ربانی کی پاسبانی میں بجرت کر جاتے ہیں ان کے اجربیان ہورہے ہیں کہ دونوں جہان میں بداللہ کے ہاں معزز ومحتر مہیں۔ بہت ممکن ہے کہ سبب نزول اس کا مہاجرین جش ہوں جو ملے میں مشرکین کی تخت ایڈ اکیس سبنے کے بعد ہجرت کر کے جش چلے گئے کہ آزادی ہے دین حق پر عامل رہیں۔ ان کے بہترین لوگ یہ تھے۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے ساتھ آپ کی بیوی صاحبہ حضرت رقید

رضی الله عنها بھی تھیں جوربول الله عظافہ کی صاحبز اوی تھیں اور حصنت جعفر بن ابی طالب رضی الله عنه جورسول الله عظافہ کے بچپاز ادبھائی تصاور حصرت ابولمہ بن عبدالاسدر منی اللہ تعالی عنہ وغیرہ - قریب آتی آ دمی تنظئم رد بھی عورتیں بھی جوسب صدیق اور صدیقہ تنظ اللہ ان سب ہے خوش ہواور انہیں بھی خوش رکھے-

پس اللہ تعالیٰ ایسے سے لوگوں سے وعدہ فرما تا ہے کہ انہیں وہ اچھی جگہ عنایت فرمائے گا۔ جیسے مدینہ اور پاک روزی مال کا بھی بدلہ ملا اور وطن کا بھی۔ حقیقت یہ ہے کہ جو خض خوف الٰہی سے جیسی چیز کو چھوڑ ئے اللہ تعالیٰ اسی جیسی اس سے کہیں بہتر پاک اور حلال چیز اسے عطا فرما تا ہے۔ ان غریب الوطن مہاجرین کو دیکھئے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حاکم و بادشاہ کردیا اور و نیا پر ان کو سلطنت عطا کی۔ ابھی آخرت کا اجرو ثواب باتی ہے۔ پس بجرت سے جان چرانے والے مہاجرین کے ثواب سے واقف ہوتے تو بجرت میں سبقت کرتے۔ اللہ تعالیٰ حضرت فاروق اعظم منی اللہ عنہ سے خوش ہو کہ آپ جب بھی کسی مہاجر کو اس کا حصر غیم ہوریتے تو فرمائے لواللہ تمہیں برکت و نے بہتو و نیا کا اللہ کا وعدہ ہے اور ابھی اجر آخرت جو بہت عظیم الثان ہے باتی ہے۔ پھرائی آیت مبارک کی تلاوت کرتے۔ ان پا کہا زلوگوں کا اور وصف بیان فرماتا ہے کہ جو تکلیفیں راہ اللہ میں آئیس پہنچتی ہیں 'بیسی جسیل لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پرجوانہیں تو کل ہے' اس میں بھی فرق نہیں آتا' اسی لیے دونوں جہاں کی بھلا ئیاں یہ لوگ اپنے دونوں ہاتھوں سے سمیٹ لیتے ہیں۔

وَمَّا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا تُوْجِيَ اِلَيْهِمْ فَسْنَالُوْآ اَهْلَ الذِّحْرِ إِنْ كُنْتُهُ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿ بِالْبَيِنْتِ وَالزَّبُرِ لَٰ الدِّحْرِ إِنْ كُنْتُهُ لَا تَعْلَمُونَ ﴿ وَالنَّرُانِ اللَّهِمْ وَلَعَلَّهُمْ وَالْعَلَهُمْ وَالْعَلَهُمْ وَالْعَلَّهُمْ وَالْعَلَّهُمْ وَالْعَلَّهُمْ وَلَعَلَّهُمْ وَالْعَلَّهُمْ وَالْعَلَيْمُ وَالْعَلَمُ وَالْعَلَّهُمْ وَالْعَلَّهُمْ وَالْعَلَّهُمْ وَالْعَلَيْمُ وَلَّالُونَ اللّهُ وَلَعْلَمُ وَالْعَلَيْمُ وَلَهُمْ وَلَعَلَّهُمْ وَلَعَلَّهُمْ وَلَعْلَامُ وَالْعَلَيْمُ وَالْعَلَيْمُ وَالْعَلَيْمُ وَالْعَلَامُ وَالْعَلَيْمُ وَالْعَلَامُ وَالْعَلَامُ وَالْعَلَى اللّهُ وَالْعَلَيْمُ وَالْعَلَيْمُ وَالْعَلَيْمُ وَالْعَلَيْمُ وَالْعَلَيْمُ وَالْعَلَامُ وَالْعَلَامُ وَالْعَلَامُ وَالْعَالُمُ الْعَلَى الْمُعْلِمُ وَلَعَلَامُ وَالْعَلَامُ وَالْعَلَى الْعُلْمُ وَلَعْلَمُ وَلَهُمُ وَالْمُولِيْلُكُولُولُ وَلَهُمْ وَلْعَلَامُ وَلَهُمْ وَلَعَلَمُ وَلَا اللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا لَكُولُولُولُكُمْ وَلَا عَلَيْكُولُولُكُمْ وَلَا لَا لَكُولُولُكُمْ وَلَهُ وَلَا عَلَيْكُمُ وَلَا عَلَيْكُمُ وَلَا عَلَيْكُمُ وَلَالْعُلْمُ وَلَا عَلَيْكُولُولُكُمْ وَلَا عَلَيْكُولُونَ وَلَا عَلَيْكُولُولُكُمْ وَلَا عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْكُمُ وَلَا عَلَيْكُولُولُكُمْ وَلَا عُلْكُمُ وَلَا عَلَيْكُمُ وَلَا عَلَيْكُمُ وَلَهُمْ وَلَهُ وَلَا عَلَيْكُولُولُكُمْ وَلَا عَلَيْكُولُولُكُمْ وَلَا عَلَيْكُولُولُكُمْ وَلَا عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَامُ وَالْعُلْمُ وَلَالْمُولُولُولُكُمُ وَلَا عَلَامُ وَلَا عَلَامُ وَلَا عَلَالْعُلْمُ وَلَا عَلَيْكُولُولُولُكُمُ وَلَالِكُمْ وَلَالْعُلُولُولُولُولُولُولُولُكُمُ وَلَالْعُلْكُولُولُولُكُمْ وَلَالْعُلُولُكُمُ وَلَا عَلَامُ وَلَالْعُلُولُولُولُكُمْ وَلَالْعُلُولُولُكُمُ وَلَا عَلَامُ وَلَا عَلَامُ وَلَالْعُلْكُولُولُولُكُمْ وَلَالْعُلُولُكُمُ وَلَا عَلَامُ وَلَا عَلَامُ وَلَا عَلَامُ وَلَا لَالْع

تھے سے پہلے بھی ہم انسانوں کو ہی بیعیج رہے جن کی جانب وتی اتارا کرتے تھے۔ پس تم اگر نیس جانے تو یاد دالوں سے دریادت کرلو 🔾 دلیاوں اور کتابوں کے ساتھ - بیاداور کتاب ہم نے تیری طرف اتاری ہے کہ لوگوں کی جانب جوناز ل فرمایا گیا ہے تو اسے کھول کو یان کردے شاید کہ وہ دھیان دھریں 🔾

انسان اور منصب رسالت پراختلاف: ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۲۳ میس صفی الله عند فرماتے ہیں کہ جب الله تعالیٰ نے حضرت مجمد الله عند فرماتے ہیں کہ جب الله تعالیٰ نے حضرت مجمد الله عند فرماتے ہیں کہ جب الله تعالیٰ نے حضرت مجمد الله عند فرمانی اور بالا ہے کہ وہ کی انسان کو اپنا سے جس کا ذکر قرآن میں بھی ہے۔ فرما تا ہے اکنان لِلنّاسِ عَمَدًا کیا لوگوں کو اس بات پر تجب معلوم ہوا کہ ہم نے کسی انسان کی طرف اپنی وی نازل فرمانی کہ وہ لوگوں کو آگاہ کردے۔ اور فرمایا ہم نے تجھ سے پہلے بھی جتنے رول بھیج سبی انسان ہے جن پر ہماری وی آتی طرف اپنی وی نازل فرمانی کہ وہ لوگوں کو آگاہ کردے۔ اور فرمایا ہم نے تجھ سے پہلے بھی جتنے رول بھیج سبی انسان ہوں تو پھرا ہے اس قول سے باز آؤ ۔ ہاں اگر مشمی سے کہ سلہ نبوت فرشتوں میں بی رہا تو بے شک اس نی کا افکار کرتے ہوئے تم اچھ لگو کے۔ اور آیت میں مِن اَهُلِ الْقُری کا لفظ بھی فرمایا ہی زمین کے باشندے ہے۔ آسان کی مخلوق نہ ہے۔

ابن عباس رضی الله تعالی عند فرماتے ہیں مرادالل ذکر سے الل کتاب ہیں - عبام رحمت الله علیہ اوراعمش رحمت الله علیه کا قول بھی بہیٰ ہے - عبدالرحمٰن رحمت الله علیه فرماتے ہیں ذکر سے مرادقر آن ہے جیسے إِنَّا نَحُنُ نَزَّلْنَا الذِّ كُرَ الْحُرْمِي ہے۔ بيقول بعبائے خود محمک ہے کین

اس آیت میں ذکر سے مرادقر آن لینا درست نہیں کونکر قرآن کو دہ لوگ منکر ہے۔ پھر قرآن دالوں سے پوچی کران کی شفی کیے ہوئی تھی؟

ای طرح امام ابوجعفر باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مردی ہے کہ ہم اہل ذکر ہیں لیٹن بیامت نیقول بھی اپن جگہ ہے۔ درست ہے فی الواقع بیامت تمام اگلی امتوں سے زیادہ علم دالی ہے اور اہل ہیت کے علماء اور علماء سے بدر جہا پڑھ کر ہیں۔ جب کہ دہ سنت مستقیمہ پر ثابت اور ان کے صاحبزا دیجعفر اور ان جیسے اور پزرگ حضرات اللہ کی دحمت ورضا نہیں حاصل ہوجو کہ اللہ کی دی کو مغبوط تھا ہے ہوئے اور مراط متبقیم پر قدم معائے ہوئے اور ہر حقد اور پر ایک کواس کی تھی جگہ اتار نے والے ہم ایک کی قدر دعزت کرنے والے تھا اور خودوہ بھا ہو ہو کے اور ان جیسے اور پر ایک کواس کی تھی جگہ اتار نے والے ہم ایک کی قدر دعزت کرنے والے تھا اور خودوہ اللہ کی ہمائے ہوئے کہ اس نے بھی سے مراد خبیس۔ بہاں ہمان ہور ہا ہے کہ اللہ کہ کہ ان اس بیں اور آپ سے پہلے بھی انبیاء بی آ دم ہیں ہے ہی ہوتے رہے۔ جیسے فرمان قرآن ہے قُل سُبُ کوئ رہم نے بہائہ کرکے رسولوں کا آگا کہ کہ دے کہ میرارب پاک ہے۔ ہیں صرف ایک انسان ہوں جواللہ کا رسول ہوں۔ لوگ محض ہے ہیں بہائہ کرکے رسولوں کا انکار کر بیٹھ کہ کہ کے میکن ہے کہ اللہ تعالی کی انسان کی رائد کا رس کے کہ جملے کوئی رس الت دے جمالے بیان میں بنا ہے تھے کہ وہ کھا نے بینے ہوں۔ اور آ بت میں ہے جملے میں بنا کے تھے کہ وہ کھا نے بینے اور ہازاروں میں چلے جو رسول ہم نے بینے ہوں ان قرآن ہے تھا کہ کوئی شروع کا کا در پہلا اور نیارسول تو نہیں؟ یہ بے بیاز ہوں یا یہ کہ دے۔ اور آ بت میں ہے جملے میں بناتے ہی کہ وہ کہ بیا اور نیارسول تو نہیں؟

سے لیکر کے دو سے بی سہ ہوں۔ اور جدار ساون ہے مل میں تسب بدس میں اور سول میں وہ سروں وہ اور پہلا اور سیار ہوں ہی ارشاد ہوا کہ پہلے کی کابوں
ایک اور آیت میں ہے میں تم جیسا انسان ہوں۔ میری جانب وتی اتاری جاتی ہے الحجاز ہی بہاں بھی ارشاد ہوا کہ پہلے کی کابوں
والوں سے بوچھلوکہ نی انسان ہوتے ہتے یا غیرانسان؟ پھر یہاں فرما تا ہے کہ رسول کو وہ دلیلیں دے کر جمتیں عطافی ما کر بھیجتا ہے کہ النوائی ہو پھھ
پرنازل فرما تا ہے صحیفے انہیں عطافر ما تا ہے۔ زہو سے مراد کتابیں ہیں جیسے قرآن میں اور جگہ ہو کُلُّ شَیء فَعَلُونُ فِی الزُّبُو جو پھھ
پرنازل فرمایا لیجی قرآن اس لئے کہ چونکہ تو اس کے معنی مطلب سے اچھی طرح واقف ہے اسے لوگوں کو سمجھا بجھاد ہے۔ حقیقتا اے نبی آپ
اس پر سب سے زیادہ حریص ہیں۔ آپ ہی اس کے سب سے بڑے عالم ہیں اور آپ ہی اس کے سب سے زیادہ عائل ہیں۔ اس لئے کہ
آپ افعن الخلائق ہیں۔ اولاد آدم کے مرداد ہیں۔ جواجمال اس کتاب ہیں ہے اس کی تفصیل آپ کے ذیعے ہے لوگوں پر جومشکل ہو آپ
اسے سمجھادیں تا کہ وہ سوچیں سمجھیں راہ یا کیس اور پھر نجات اور دونوں جہان کی بھلائی حاصل کریں۔

اَفَامِنَ الَّذِيْنَ مَكَرُوا السِّياتِ آنَ يَّغَيْفَ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ آوَ يَاتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لاَ يَشْعُرُونَ ﴿ آوُ يَاخُذَهُمْ فِي تَقَلَّبُهِمْ فَمَا هُمُ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿ آوُ يَا نَحُدُهُمْ عَلَى تَخَوُّفٍ فَانَ رَبَّكُمُ لَرَءُوفَ رَّحِيْهُ ﴿

بدترین داؤج کرنے والے کیاس بات سے بےخوف ہو گئے ہیں کہ اللہ انھیں زمین میں دھنسادے یاان کے پاس ایسی جگہ سے عذاب آجائے جہاں کا انھیں وہم و گمان بھی تہ ہو 🔾 یا نھیں چلتے پھرتے پکڑ لے۔ یہ کی صورت میں اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے 🔾 یا نھیں ڈرادھ کا کر پکڑ لے کہیں یقینا تمہار اپروردگار اپنگی شفقت اور انہائی رحم والا ہے 🔾 باوجود غصے کے بیان فرما تا ہے کہ وہ آگر چا ہے اپنے گنمگار بدکردار بندول کوز مین میں دھنداسکتا ہے۔ بخبری میں ان پرعذاب لاسکتا ہے کین اپنی نہایت مہرانی ہے درگر رکے ہوئے ہے جیسے سورہ جارک میں فرمایا – اللہ جو آسان میں ہے کیائم اس کے فضب ہے نہیں ڈرتے کہ کہیں زمین کو ولدل بنا کر تمہیں اس میں دھنساند دے کہ وہ تہمیں بھا وہ ہوجائے کہ میراڈرانا کیسا تھا – اور یعی ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالی ایسے معار بدکردارلوگوں کو آس سے پھر نہ برساد ہے۔ اس وقت تہمیں معلوم ہوجائے کہ میراڈرانا کیسا تھا – اور یعی ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالی ایسے معار بدکردارلوگوں کو ان کے چلے پھر تے 'آتے جائے' کھائے کی ایک تعالی بدکردارلوگوں کو ان کے چلے پھر تے 'آتے جائے' کھائے ہیں کہ ان کے سور دون ہو جس وقت چا ہے پکڑ لے ۔ جیسے فرمان ہے آفا مِن آلم لُلُم آس کی لیستی والے اس سے نڈر ہوگئے ہیں کہ ان کے پاس ہماراعذاب دات ہی رات میں ان کے سوتے سلاتے ہی آ جائے والائیس – اور یہ بھی ان کے موت آ جائے – اللہ کو کو کی فضی اور کو کی کام عاجر نہیں کرسکتا – وہ ہار نے والا اور ناکا م ہونے والائیس – اور یہ بھی کس نے دارور پھر پکڑے ایک کو چا تھیں بیان ہوا ہے گئے اور دوسرا گھر میں ہوجا تا ہے۔ پھر مرے۔ کین رہا تھی میں ہوجا تا ہے۔ پھر مرے۔ کین رہا تا کہ کہ نامی کر فات ہو کہ اور قبل طالم کو مہلت دیتا ہے گئیں جب بوجا تا ہے۔ پھر صفور علی ہوت کی تین آخران کے ظلم کی بنامی کر تا ہے ہیں جس کے بیان کو ان کے ظلم کی بنامی کی تا ہے۔ پھر میں ہوجا تا ہے۔ پھر صفور علی تین آخران کے ظلم کی بنامی کر تا ہو جاتا ہے۔ پھر میں وقت تین تاری کے ظلم کی بنامی کر تا ہو جاتا ہے۔ پھر میں میں تیں ہوت کی کین آخران کے ظلم کی بنامی کر تا ہو بیات ہیں جنہیں میں نے پھر مہلت دی کیکن آخران کے ظلم کی بنامی کر تا ہو جاتا ہے۔ پھر میں میں تو کیکن آخران کے ظلم کی بنامی کر تارین کے تا میں گئی کہ کر تارین کے تاری کر تا ہو جاتا ہے۔ پھر مہلت دی کیکن آخران کے ظلم کی بنامی کر تا ہو جو کو کر تاری کو تارین کے تاری کو تارین ہو کے گئیں گئی کر ان کے ظلم کی بنامی کر تارین کے تاری کر ان کے تارین کی تارین کے تارین کی کر تارین کے تارین کے تارین کی کر تارین کے تارین کر تارین کے تارین کر تارین کی کر تارین کی کر تارین کے تارین کے تارین کر تارین کی کر تارین کے تارین کر تارین کر تارین کر ت

آوكم يَرُوْا إِلَى مَا خَلَقَ اللهُ مِنْ شَيْ ۚ يَتَفَيَّوُا ظِللهُ عَنِ اللَّهِ اللَّهِ مِنْ وَاللَّهِ اللَّهُ مَا فِي الْمَيْنِ وَاللَّهَ اللَّهِ اللَّهُ مَا اللَّهُ مِنْ وَاللَّهِ اللَّهُ مَا فِي اللَّهُ مِنْ وَاللَّهُ اللَّهُ مَا فِي اللَّهُ مِنْ وَالْمَالِكَةُ وَهُمُ السَّمُوبِ وَمَا فِي الأَرْضِ مِنْ دَابّةٍ وَالْمَالِكَةُ وَهُمُ السَّمُوبِ وَمَا فِي الأَرْضِ مِنْ دَابّةٍ وَالْمَالِكَةُ وَهُمُ اللَّهُ مَا فِي اللَّهُ مَنْ فَوْقِهِمْ وَيَعْمَلُونَ لَا يَسْتَكُيرُونَ هَا يُؤْمَرُونَ رَبّهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ وَيَعْمَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ مَنْ فَوْقِهِمْ وَيَعْمَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللّهُ اللَّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللللّهُ اللّهُ اللّهُ الللللّهُ الللّهُ الللّهُ الللّهُ اللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللللّهُ اللّهُ اللللللّهُ اللللللللللّهُ اللّهُ الللللللّهُ الللّهُ

کیا انعوں نے محلوق اللہ میں سے کسی کو بھی نیس دیکھا کہ اس کے سائے دائیں بائیں جسک جسک کر اللہ کے سائے مربع و بیں اور عاجزی کا اظہار کرتے ہیں 🔾 یقینا آسان وزمین کے کل جاندار اور تمام فرشیتے اللہ تعالیٰ کے سامنے تجدے کرتے ہیں اور ذرا بھی تو تکبر نہیں کرتے 🔾 اور اپنے رب سے جوان کے اور بہنے کہا ہائے۔ رجے ہیں اور جو تھم مل جائے اس کی قبیل میں گئے رہتے ہیں ن

عرش سے فرش تک: ۴ ۴ (آیت: ۴۸-۵) اللہ تعالی ذوالجلال والا کرام کی عظمت وجلالت کبریائی اور بے ہمتائی کا خیال کیجئے کہ ساری مخلوق عرش سے فرش تک اس کے سامنے مطبع اور غلام جمادات وحیوانات انسان اور جنات فرشتے اور کل کا کنات اس کی فرما نبرواز ہر چیز صح شام اس کے سامنے مطبح ہے ہیں کہ اور ہے کی کا جبوت پیش کرنے والی جمک جمک کراس کے سامنے بحدے کرنے والی - مجاہد فرماتے ہیں سورج ذھلتے ہی تمام چیزیں اللہ کے سامنے بحدے میں گر پڑتی ہیں - ہرایک رب العالمین کے سامنے ذکیل و پست ہے عاجز و بے بس ہے ہیں سورج ذھلتے ہی تمام چیزیں اللہ کے سامنے بحد سے میں گر پڑتی ہیں - ہرایک رب العالمین کے سامنے ذکیل و پست ہے عاجز و بے بس ہے ہاڑوغیرہ کا سجدہ ان کا سامیے ہے سمندر کی موجیس اس کی نماز ہے ۔ انہیں گویاذ وی العقول سجھ کر سجدے کی نبست ان کی طرف کی - اور فر مایاز مین

وآسان کے کل جانداراس کے سامنے تجدے میں ہیں۔ چیسے فرمان ہو الله یسسُحدُ مَنُ فِی السَّموٰتِ وَالْاَرُضِطُوعًا وَ کَرُهَاالُخُ ، نُوثُ السَّموٰتِ وَالْاَرُضِطُوعًا وَ کَرُهَاالُخُ ، نُوثُ نا نُوثُ ہر چیز رب العالمین کے سامنے سر بسحو دہان کے سامنے شام تجدہ کرتے ہیں۔ فرشتے بھی باور جو دانی قدرومزلت کے اللہ کے سامنے بست ہیں اس کی عباوت سے تک نہیں آسکتے ۔ اللہ تعالی جل وعلا سے کا پہتے اور لرزتے رہتے ہیں اور جو تھم ہاس کی بجا آوری میں مشغول ہیں۔ نہافر مانی کرتے ہیں نہتی کرتے ہیں۔

وقال الله لا تَتَخِدُ وَ الله يَنِ اثْنَيْنَ اِنْمَا هُوَ اللهُ وَاحِدٌ فَا يَاكَ فَا رَهَا هُوَ اللهُ وَاحَدُ فَا يَاكَ فَا اللهُ لا تَتَخِدُ وَ اللهُ مَا فِي السّمَاوِتِ وَالأَرْضِ وَلَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا الفَخَيْرَ اللهِ تَتَقَوُرِنَ ﴿ وَمَا بِكُمْ مِنْ نِعْمَةٍ وَاصِبًا افَخَيْرَ اللهِ تَتَقَوُرِنَ ﴿ وَمَا بِكُمْ مِنْ نِعْمَةٍ وَاصِبًا افَخَيْرَ اللهِ تَتَقَوُرِنَ ﴿ وَمَا بِكُمْ مِنْ نِعْمَةٍ وَاصِبًا افَخَيْرُ اللهِ تَتَقَوُرِنَ ﴿ وَمَا بِكُمْ مِنْ نِعْمَةٍ وَاصِبًا اللهِ تَتَقَوُرِنَ ﴿ وَمَا بِكُمْ مِنْ لِعْمَ اللهِ تَتَقَوُرِنَ ﴿ وَمَا بِكُمْ وَمَا اللهِ تَنْقَوْرِنَ وَاللهُ وَيَقَلَى اللهِ تَتَقَوْرِنَ وَاللهِ مَنْ وَمَا اللهِ عَنْكُمُ الضَّارُ وَانَ اللهِ مَنْ اللهِ عَنْكُمُ الضَّرَ وَانَ اللهِ مَنْ وَاللهُ وَيَقَلَّ مِنْ اللهِ مِنْ اللهِ عَنْكُمُ المَّا اللهُ عَنْكُمُ الضَّرَا وَاللهُ مَا اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ وَيَقَلَّ مُنْ اللهِ اللهُ اللهُ

اللہ تعالی ارشاد فرما چکاہے کہ دو دومعبود نہ بناؤ معبود تو صرف وہی اکیلا ہی ہے 'پس تم سب صرف میر ابی ڈرخوف رکھو آ سانوں میں اور زمین میں جو پکھ ہے 'سب اس کا ہےاوراس کی عبادت لازم ہے' کیا پھر بھی تم اس کے سوااوروں سے ڈرتے رہتے ہو؟ آ تمہارے پاس بھتی بھی تیسی ہیں سب اس کی دی ہوئی ہیں اب بھی جب تمہیں کوئی مصیبت تم سے دفع کر دی تو تم میں سے پکھلوگ اپنے رب کے جب تمہیں کوئی مصیبت تم سے دفع کر دی تو تم میں سے پکھلوگ اپنے رب کے ساتھ شریک کرنے لگ جاتے ہیں و کہ جماری دی ہوئی فعتوں کی ناشکری کریں' اچھا کچھانا کہ وافعالو – آخر کا رقع تمہیں معلوم ہوہی جائے گا آ

جرچز کا واحد ما لک وہی ہے: ہے ہے ہے ہے اور آیت: ۵۵-۵۵) اللہ واحد کے سوا کوئی ستی عبادت نہیں ، وہ الشریک ہے۔ وہ ہرچز کا فالق ہے اللہ ہے؛ پالنہار ہے۔ ای کی خالص عبادت وائی اور واجب ہے۔ اس کے سوا دوسروں کی عبادت کے طریقے نہ افتیار کرنے چاہیں۔
آسان وزمین کی تمام مخلوق خوثی بیا نا خوثی اس کے ماشحت ہے۔ سب کولوٹا یا جانا ای کی طرف ہے۔ خلوص کے ساتھ ای کی عبادت کرو۔ اس کے ساتھ ووسروں کوشر کیکرنے ہے بچے۔ دین خالص صرف اللہ بی کا ہے آسان وزمین کی ہرچز کا مالک وہی تہا ہے۔ نفع نقصان اس کے ساتھ دوسروں کوشر کیکرنے ہے بچے۔ دین خالص صرف اللہ بی کا طرف ہے ہیں رزق نعتین عافیت نقرف ای کی طرف ہے ہے اس کے افتیار میں ہے۔ جو کھنے تین بندوں کے ہاتھ میں ہیں مب اس کی طرف ہے ہیں رزق نعتین عافیت نقرف ای کی طرف ہے ہا اس کے والے بھی اس کے والے بھی سے اس کی طرف ہے ہیں ہو خود مشرکیاں کہ کی ہر اس بھی سر پر مندلا رہی ہیں۔
مین کے دفت وہی یاد آتا ہے اور الب بھی ان فیمت کی اس کے والے بھی تی اس کی طرف بھی ہو۔ خود مشرکیاں کہ کی ہی حال تھا کہ جب سمندر میں گھر جاتے 'باد خالف کے جھو کئے کشتی کو ہے کی طرح بچکو لے دینے گئے تو اپنی ٹھا کروں 'دیوتاوں' بتوں' بیروں' فقیروں' بیوں سب کو بھول جاتے اور خالف اللہ ہے کہ کی اس کے بچاؤ اور نجات طلب کرتے ۔ لیان کی اس کی خواور نجات طلب کرتے ۔ لیکن کنار بے پر شتی کے پار فیمت سے بیانے اللہ سب یاد آ جاتے اور معبود تھی کے ساتھ گھران کی بوجا پاٹ بھوں بھیر لیتے ہیں۔ لیکھرو اکالام الام عاقبت ہے فراد اللہ میں بھیر لیتے ہیں۔ لیکھرو اکالام الام عاقبت ہے اور لام تعلیل بھی کہا گیا ہے بعنی ہم نے بی خصلت ان کی اس لئے کردی ہے کہ وہ اللہ کی فعت پر پردے ڈالیں اور اس کا انکار کریں صالانک اور کا الام الام عاقبت ہے اور لام تعلیل بھی کہا گیا ہے بعنی ہم نے بی خصلت ان کی اس لئے کردی ہے کہ وہ اللہ کی فعت پر پردے ڈالیں اور اس کا انکار کریں صالانک انگار کریں حالانا کہ اور لام تعلیل بھی کہا گیا ہے بعنی ہم نے بی خصلت ان کی اس لئے کردی ہے کہ وہ اللہ کی فعت پر پردے ڈالیں اور اس کا انکار کریں حالانک اور کا اور کیا کہ کو اس کی کو دو اللہ کی فعت پر پردے ڈالیں اور اس کا انکار کریں حالانا کہ اور کا میا کہ کو کو کی سے کروہ اللہ کی دور اللہ کی کو کی کے کہ وہ اللہ کی کو کو کی کے کہ وہ اللہ کی کو کو کو کو کو کو کو کو کی کو کی کو کو کو کو کو کیون کو کی کو کو

دراصل نعتوں کا دینے والا مصیبتوں کا دفع کرنے والا اس کے سواکوئی نہیں۔ پھر انہیں ڈرا تا ہے کہ اچھاد نیا ہیں تو اپنا کام چلا لؤ معمولی سا فائدہ یہاں کااٹھالولیکن اس کا نجام ابھی ابھی معلوم ہوجائے گا۔

وَيَجْعَلُونَ لِمَالاَيْعَلَمُونَ نَصِيْبًا قِمّارَزَقَنْهُمْ تَاللهِ لَتُسْعَلَنَّ عَمّا كَنْتُمْ تَفْتُرُونِ هُو يَجْعَلُونَ لِلهِ الْبَنْتِ سُبَحْنَهُ وَلَهُمْ مِّا لَائْتُى ظُلْ وَجُهُهُ مُسُودًا يَشْتَهُونَ هُ وَإِذَا بُشِرَا عَدُهُمْ بِالْأَنْثَى ظُلْ وَجُهُهُ مُسُودًا يَشْتَهُونَ هُ وَإِذَا بُشِرَا عَدُهُمْ بِالْأَنْثَى ظُلْ وَجُهُهُ مُسُودًا وَهُو الْمُنْ فَلِي الْمُونِ الْمُؤْمِنِ الْقُومِ مِنَ الْقُومِ مَا بُشِرَ اللّهِ وَهُو الْمُؤْمِنَ الْمُؤْمِنَ اللّهِ وَهُوالْعَزِيْزُ الْمُحَمِّلُ السَّوْءُ وَلِلهِ لَهُ وَلَا اللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا اللّهُ وَالْعَزِيْزُ الْمُحَمِّقُ اللّهُ وَهُوالْعَزِيْزُ الْمُحَمِّلُ السَّوْءُ وَلِلهِ الْمُثَلُ الْأَعْلَى وَهُوالْعَزِيْزُ الْمُحَمِّلُ السَّوْءُ وَلِلهِ الْمُثَلُ الْأَعْلَى وَهُوالْعَزِيْزُ الْمُحَمِّقُ مَثَلُ السَّوَءُ وَلِلهِ الْمُثَلُ الْأَعْلَى وَهُوالْعَزِيْزُ الْمُحَمِّلُ الْمَثَلُ الْأَعْلَى وَهُوالْعَزِيْزُ الْمُحَمِّلُ السَّوْءُ وَلِلْهِ الْمُعَلِّلُ الْمُقَالُ الْأَعْلَى وَهُوالْعَزِيْزُ الْمُكِلِي مُنْ السَّوْءُ وَلِلْهُ الْمُثَلُ الْمُقَالُ الْأَعْلَى وَهُوالْعَزِيْزُ الْمُكَلِّ وَهُوالْعَزِيْزُ الْمُحَمِّلُ الْمُعَلَى الْمُؤْلُ الْمُعَلِي الْمُؤْلِقِ الْمُؤْلِقِ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُولُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُولُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُولُ الْمُؤْلِقُ الْم

جے جاتے ہوجھے بھی نہیں اس کا حصہ ہماری وی ہوئی چیز میں مقرد کرتے ہیں واللہ ان کاس بہتان کا سوال ان سے ضرور ہی کیا جائے گا 🔾 اللہ ہجانہ وقعائی کے لئے لئے ہوئے ہی ہوئی چیز میں مقرد کرتے ہیں واللہ ہوئی ہوئے کی خبردی جائے تو اس کا چہرہ سیاہ ہوجا تا ہے اور دل میں محفظے گلتا ہے 🔾 اس بری خبر کی وجہ سے لوگوں سے چھپا چھرتا ہے سوچتا ہے کہ کیا اس ذلت کو لئے ہوئے ہی رہے یا اسے می میں دبادے؟ آہ! کیا ہی بی دل میں محفظے گلتا ہے 🔾 اس بری خبر کی وجہ سے لوگوں سے چھپا چھرتا ہے سوچتا ہے کہ کیا اس ذلت کو لئے ہوئے ہی رہے یا اسے می میں دباور با حکمت ہے نہیں۔ بی بلند صفت ہے وہ بردائی عالب اور با حکمت ہے نہیں۔ بی بلند صفت ہے وہ بردائی عالب اور با حکمت ہے نہیں۔

تغيير سورة المخل_ پاره١٦٠ 💉 💸 🖾 🖟 تغيير سورة المخل_ پاره١٦٠

ثابت کریں'اسے اپنے لئے سخت تر باعث تو ہین وتذلیل شجھیں۔اصل سے ہے کہ بری مثال اور نقصان انہی کا فروں کے لئے ہے۔اللہ کے لئے کمال ہے۔وہ عزیز دھکیم ہےاور ذوالجلال والا کرام ہے۔

وَلَوْ يُوَاخِذُ اللهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنَ دَا بَةٍ وَلَكِنَ يُؤَخِّرُهُمْ إِلَى آجَلِ مُسَمِّى فَإِذَا جَاءٍ آجَلَهُمْ لاَ يَسْتَأْخِرُوْنَ سَاعَةً وَلا يَسْتَقَدِّمُوْنَ ﴿ وَيَجْعَلُوْنَ اللهِ مَا يَكْرَهُونَ وَتَصِفُ ٱلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ آنَ لَهُمُ الْحُسْنَ لاَ عَكْرَهُونَ وَتَصِفُ ٱلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ آنَ لَهُمُ الْحُسْنَ لاَ جَرَمَ أَنَ لَهُمُ النَّارَ وَآنَهُمْ مُّفْرَطُونَ ﴿

اگرلوگوں کے گناہ پراللہ تعالی ان کی گرفت کرتار ہتا تو روئے زیمین پرایک بھی جاندار باتی ندر ہتا۔ وہ تو آھیں ایک وقت مقررہ تک ڈھیل دیئے ہوئے ہے۔ جب ان کا وہ وفت آ جائے گا' پھر نہ تو ایک ساعت کی دیر لگے نہ جلدی ہو 🔾 اپنے لئے جو کمروہ رکھتے ہیں' اللہ کے لئے ثابت کرتے ہیں' ان کی زبانیں جمونی باتیں میان کرتی ہیں کدان کے لئے خوبی ہے نہیں نہیں دراصل ان کے لئے آگہے اور بیدوز خیوں کے پیش روہیں 🔾

وہ بندول کومہلت دیتا ہے: 🖈 🖈 (آیت: ۲۱-۲۱) الله تعالیٰ کے حکم وکرم اطف ورحم کا بیان ہور ہا ہے کہ بندوں کے گناہ دیکھتا ہے اور پھر بھی انہیں مہلت دیتا ہے- اگر فورا ہی پکڑے تو آج زمین پر کوئی چلنا پھرتا نظر نہ آئے- انسانوں کی خطاوں میں جانور بھی ہلاک ہو جا كيں- كيہوں كے ساتھ كھن بھى بس جائے- برول كے ساتھ بھلے بھى بكڑ ميں آجا كيں-ليكن الله سجاندوتعالى اپنے حلم وكرم لطف ورحم سے یردہ بیش کررہائے درگز رفر مارہائے معافی دے رہاہے۔ایک خاص وقت تک کی مہلت دیتے ہوئے ہے درند کیڑے اور بھنگے بھی نہ بچتے - بنی آ دم کے گنا ہول کی کثرت کی وجہ سے عذا ب البی ایسے آتے کہ سب کو غارت کر جاتے - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے سنا کہ کوئی صاحب فر مارہے ہیں طالم اپنا ہی نقصان کرتا ہے تو آپ نے فر مایانہیں نہیں بلکہ پرندا ہے گھونسلوں میں بوجہ اس کے طلم کے ملاک ہوجاتے ہیں۔ ابودرداءرضی الله عنه فرماتے ہیں کہم ایک مرتبہ آنخضرت علیہ کے سامنے کچھ ذکر کررہے تھے کہ آپ نے فرمایا الله کی نفس کوڈھیل نہیں دیتا ۔عمر کی زیادتی نیک اولا دیسے ہوتی ہے جواللہ تعالیٰ اپنے بندوں کوعنایت فریا تا ہے۔ پھران بچوں کی دعا ئیں ان کی قبر میں انہیں پہنچتی رہتی ہیں۔ یہی ان کی عمر کی زیادتی ہے۔اپنے لئے یہ ظالم لڑکیاں ناپند کریں'شرکت نہ چاہیں اوراللہ کے لئے یہ سب روار تھیں - پھر پی خیال کریں کہ بید نیا میں بھی اچھا ئیال سمیٹنے والے ہیں اوراگر قیا مت قائم ہوئی تو وہاں بھی بھلائی ان کے لئے ہے۔ بید کہا کرتے تھے کہ نفع کے مستحق اس دنیا میں تو ہم ہیں ہی اور صحح بات توبیہ ہے کہ قیامت نے آنانہیں - بالفرض آئی بھی تو وہاں کی بہتری بھی ہمارے لئے ہی ہے-ان کفارکوعنقریب بخت عذاب چکھنے پڑیں گے- ہماری آینوں سے کفز پھر آرز وید کہ مال واولا دہمیں وہاں بھی ملے گا-سورة كہف ميں دوساتھيوں كا ذكركرتے ہوئے قرآن نے فرمايا ہے كہوہ ظالم اپنے باغ ميں جاتے ہوئے اپنے نيك ساتھى سے كہتا ہے میں تواسے ہلاک ہونے والا جانتا ہی نہیں نہ قیامت کا قائل ہوں اوراگر بالفرض میں دوبارہ زندہ کیا گیا تو وہاں اس ہے بھی بہتر چیز دیا جاؤلگا- کام برے کریں' آرزونیکی کی رکھیں' کانٹے بوئیں اور پھل چاہیں- کہتے ہیں کعبۃ اللہ شریف کی ممارت کو نئے سرے سے بنانے کے لئے جب ڈھایا تو بنیادوں میں سے ایک پھر نکلاجس پر ایک کتبہ کھیا ہوتھا۔جس میں یہ بھی کھیا تھا کہتم برائیاں کرتے ہواور نیکیوں کی

امیدر کھتے ہو- یہ توالیا ہی ہے جیسے کا نے بوکرا گلور کی امیدر کھنا - پس ان کی امیدین تھیں کہ دنیا میں بھی انہیں جاہ وحشمت اور لونڈی غلام ملیں گے اور آخرت میں بھی - اللہ فرما تا ہے دراصل ان کے لئے آتش دوزخ تیار ہے - وہاں پر رحمت رب سے بھلا دیئے جائیں گے اور ضائع اور برباوہ و جائیں گے - آج یہ ہمارے احکام بھلائے بیٹھے ہیں - کل انہیں ہم اپنی نعمتوں سے بھلا دیں گئے یہ جارے احکام بھلائے میٹھے ہیں - کل انہیں ہم اپنی نعمتوں سے بھلا دیں گئے یہ جارے احکام بھلائے میٹھے ہیں۔ کل انہیں ہم اپنی نعمتوں سے بھلا دیں گئے یہ جارے احکام بھلائے میٹھے کا میں انہیں ہم اپنی نعمتوں سے بھلا دیں گئے ہوں۔

تَاللهِ لَقَدُ ارْسَلْنَا إِلَى الْمَمِ مِنْ قَبْلِكَ فَزَيْنَ لَهُمُ الشَّيْطِنَ الْعَالَهُمُ فَهُو وَلِيُهُمُ الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَاجُ الِيُمُ هُوَمَا انْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتْبَ الْآلِيْمُ هُوَمَا انْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتْبَ الْآلِيْمَ الَّذِي اخْتَلَفُوْا فِيْهِ عَلَيْكَ الْكِتْبَ الْآلِيْمُ اللهِ الْآلِيْمَ اللهِ الْآلِيْمِ اللهُ انْزَلَ مِنَ وَهُدُى وَرَحْمَةً لِقُوْمِ لِيُؤْمِنُونَ هُواللهُ انْزَلَ مِنَ وَهُدُى وَرَحْمَةً لِقُوْمٍ لِيُؤْمِنُونَ هُواللهُ انْزَلَ مِنَ السَّمَا عَلَيْهُ الْآلِي الْآلِي الْآلِي اللهُ الْآلِي اللهُ اللهُ

قتم اللہ کی ہم نے تھے سے پہلے کی امتوں کی طرف بھی اپنے رسول بھیج لیکن شیطان نے ان کی بدا عمالی ان کی نگا ہوں میں مزین کر دی۔ وہ شیطان آج بھی ان کا رفیق ہنا ہوا ہے اور ان کے لئے دردنا ک عذاب ہے ○ اس کتاب کوہم نے تھے پرای لئے اتارا ہے کہ تو ہراس چیز کو کھول دے جس میں وہ اختلاف کر رہے ہیں۔ اور بیر ہنمائی اور ایما نداروں کے لئے رحمت ہے ○ اور اللہ آسان سے پانی برسا کراس سے زمین کواس کی موت کے بعد زندہ کردیتا ہے یقینا اس میں ان لوگوں کے لئے البتہ نشان ہے جو شین

شیطان کے دوست: ہن ہن ہن (آیت: ۲۵-۲۷) اے نی علیہ آپ تسلی رکیس-آپ کو آپ کی قوم کا جھٹا نا کوئی انو کھی بات نہیں کون سا
نی آیا جو جھٹا یا یہ گیا؟ باتی رہے جھٹا نے والے وہ شیطان کے مرید ہیں۔ برائیاں انہیں شیطانی وسواس سے بھلائیاں دکھائی دیتی ہیں۔ ان کا
ولی شیطان ہے۔ وہ انہیں کوئی نفع پہنچانے والنہیں۔ بہیشہ کے لئے مصیبت افزاعذا بوں میں چھوڑ کر ان سے الگ ہوجائے گا۔ قرآن حق و
باطل میں سی جھوٹ میں تمیز کرانے والی کتاب ہے ہم جھڑ اور ہراختلاف کا فیصلہ اس میں موجود ہے۔ یہ دلوں کے لئے ہوایت ہے
اورایما ندار جواس پرعامل ہیں ان کے لئے رحمت ہے۔ اس قرآن سے کس طرح مردہ دل جی اٹھتے ہیں اس کی مثال مردہ زمین اور باوش کی
ہے۔ جولوگ بات کوسنیں سمجھیں وہ تو اس سے بہت کے بھر سے حاصل کر سکتے ہیں۔

وَ إِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَحِبْرَةً 'نَسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِي بُطُونِهُ مِنْ بَيْنِ فَرْتُ وَدَمِ لَبَنًا خَالِصًا سَابِغًا لِلشَّرِبِيْنَ ۞ وَ مِنْ ثَمَرْتِ النَّخِيْلِ وَ الْأَغْنَابِ تَتَّخِذُ وَنَ مِنْهُ سَكَرًا وَ رِزْقًا حَسَنًا ' إِنَّ فِي ذَلِكَ لَايَةً لِقَوْمٍ يَّخْقِلُونَ ۞

تہارے لئے تو چو پایوں میں بھی عبرت ہے کہ ہم تہمیں اس کے پیٹ میں جو کچھ ہے اس میں ہے گو برادرلہو کے درمیان سے خالص دود ھ بلاتے ہیں جو پینے والوں

تفير سورة النحل _ پاره ۱۲ م

کے لئے سہتا ہجتا ہے O محجوراورانگور کے درختوں کے پھلوں سے تم شرب بنالیتے ہواور حلال اورعمہ ہ روزی بھی 'جولوگ عقل رکھتے ہیں'ان کے لئے تواس میں بھی بہت بڑی نشانی ہے O

خوشگوار دو دھ الله تعالیٰ کی عظمت کا گواہ ہے: 🌣 🖈 (آیت: ۲۷-۷۷) اونٹ گائے مکری وغیرہ بھی اپنے خالق کی قدرت وحکمت کی نشانیاں ہیں-بطونه میں ضمیر کو یا تو نعمت کے معنی پر لوٹایا ہے یا حیوان پڑچو یا ہے بھی حیوان ہی ہیں-ان حیوانوں کے پید میں جوالا بلا بحرى موئى موتى ہے اسى ميں سے يروردگارعالم تمهين نهايت خوش ذاكة الطيف اورخوشكواردود هيلاتا ہے-دوسي آيت ميں بطونها ہے-وونول باتي جائزين- بيت آيت كَلَّا إِنَّهُ تَذُكِرَةٌ فَمَنُ شَآءَ ذَكَرَهُ مِن جاور جيسة يت وَإِنِّي مُرُسِلَةٌ اللَّهِم بِهَدِيَّةٍ فَنْظِرَةٌ بمَ يَرُحعُ الْمُرُسَلُونَ فَلَمَّا حَآءَ سُلَيُمْنَ مِن بي- لي جاء من فركرات -مراداس سے مال ب جانور كيطن من جوكوبرخون وغیرہ ہے'ان سے بچا کردود ھتمہارے لئے نکالتا ہے۔ نداس کی سفیدی میں فرق آئے نہ حلاوت میں' ندمزے میں۔معدے میں غذا کپنچی' و ہاں سے خون رگوں کی طرف دوڑ گیا' دود ھ تھن کی طرف پہنچا' پیشاب نے مثانے کا راستہ پکڑا' گوبرا پیغ مخرج کی طرف جمع ہوا۔ نہ ایک دوسرے سے ملے نہایک دوسر ہے کو بدلے۔ بیخالص دودھ جو پینے والے کے حلق میں با آ رام انر جائے اس کی خاص نعمت ہے۔ اس نعمت کے بیان کے ساتھ ہی دوسری نعمت بیان فر مائی کہ محبور اور انگور کے شیرے سے تم شراب بنا لیتے ہو- بیشراب کی حرمت سے پہلے ہے اور اس ہے معلوم ہوتا ہے کیان دونوں چیزوں کی شراب ایک ہی تھم میں ہے جیسے ما لک رحمتہ اللہ علیۂ شافعی رحمتہ اللہ علیۂ احدر حمتہ اللہ علیہ اورجہ ہورعلماء کا ند بب ہاور یہی تھم ہاورشرابوں کا جو گیہوں جواراورشہدسے بنائی جائیں جیسے کہ حدیثوں میں منصل آچکا ہے۔ یہ جگداس کی تفصیل کی نہیں۔ ابن عباس منی الله تعالی عنه فرماتے ہیں شراب بناتے ہو جو حرام ہے اور اور طرح کھاتے پیتے ہو جو حلال ہے۔مثلاً خشک محجورین سشمش وغیرہ اور نبیذ شربت بنا کڑ سرکہ بنا کراور گی اورطریقوں ہے۔ پس جن لوگوں کوعقل کا حصد دیا گیا ہے وہ اللہ کی قدرت وعظمت کوان چیزوں اور ان نعتوں سے بھی پیچان سکتے ہیں۔ دراصل جو ہرانسا نیت عقل ہی ہے۔ اس کی ٹکہبانی کے لئے شریعت مطہرہ نے نشے والی شراہیں اس امت پرحرام كردي- اى نعمت كابيان سوره يلين كى آيت و جَعَلْنَا فِيهَا جَنَّتٍ مِّنُ نَّ خِيل الخ ميس بيعن زمين ميس بم نے تھجوروں اورانگوروں کے باغ لگادیتے اوران میں پانی کے چشمے بہادیتے تا کہلوگ اس کا پھل کھائمیں بیان کے اپنے بنائے ہوئے نہیں۔ کیا پھر بھی بیشکر گزاری نہیں کریں گے؟ وہ ذات یا ک ہے جس نے زمین کی پیداوار میں اورخودانسانوں میں اوراس مخلوق میں جسے بیجانتے ہی نہیں ہرطرح کی جوڑا جوڑا چیزیں پیدا کر دی ہیں۔

وَ اَوْلِى رَبُكَ إِلَى النَّمْلِ آنِ اتَّخِذِي مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا وَمِنَ الشَّرَوِ وَمِمَا يَعْرِشُونَ ﴿ ثُمَّرَ كُلِي مِنْ كُلِي مِنْ كُلِي الثَّمَارِةِ وَالشَّكِي الثَّمَارِةِ فَالسَّكِي سُبُلَ رَبِّكِ دُكُلًا يَخْرُجُ مِنْ بُطُونِهَا شَرَابُ فَالسَّكِي سُبُلَ رَبِّكِ دُكُلًا يَخْرُجُ مِنْ بُطُونِهَا شَرَابُ فَالسَّكِي سُبُلَ رَبِّكِ دُكُلًا يَخْرُجُ مِنْ بُطُونِهَا شَرَابُ تَخْتَلِفُ الْوَائُهُ فِيْهِ شِفَاءً لِلنَّاسِ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَا يَةً لِقَوْمِ تَعْفَا اللَّهُ الللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَ

آ سان راہوں میں چلتی پھرتی رہ ان کے پیٹ سے پینے کا شہد نکلتا ہے جس کے رنگ مختلف ہیں اور جس میں لوگوں کے لئے شفائے غور وفکر کرنے والوں کے لئے اسان راہوں میں جس کے رنگ مختلف ہیں اور جس میں ہوتے ہوائشان ہے 🔾

وی سے کیا مراو ہے؟ : ہلا ہلا آ ہے: ۱۸ - ۱۹) وی سے مراویہاں پرالہا موہدایت اورارشاد ہے۔ شہدی کھیوں کو اللہ کی جانب سے یہ بات سجھائی گئی کہ وہ پہاڑوں میں درخوں میں اور چھوں میں شہد کے چھے بنائے۔ اس ضعیف تخلوق کے اس گھر کود کھیے کتنا مضوط کیا خوبصورت اور کیسی کاری گری کا ہوتا ہے۔ پھر اسے ہدایت کی اوراس کے لئے مقدد کردیا کہ بیت پھلوں پھولوں اور گھاس پات کے رس چوتی پھرے اور جہاں چاہے جائے آ کے لیکن والی لو شخے وقت سیدھی اپنے چھتے کو پہنچ جائے چاہے بلند پہاڑ کی چوٹی ہوچاہے بیابان کے درخت ہوں چاہے باند پہاڑ کی چوٹی ہوچاہے بیابان کے درخت ہوں چاہے بین بازی کی جوٹی ہوچاہے بیابان کے لوٹ کر اپنے چھتے میں اپنے چھتے میں اپنے بی کون انٹروں اور شہد میں پہنی جائے ہوں سے موم بنائے۔ اپنے منہ سے شہد ہو کہ کو اور دوسری جگہ الوٹ کر اپنے جھتے میں اپنے بی کون انٹروں اور شہد میں پہنی جائے ہوں سے موم بنائے۔ اپنے منہ سے شہد ہی کہ کوئی ہو کے اور دوسری جگہ مالکہ کا جیتے قرآن میں و ذَلَّا لَغُمُ الْحُیْس بھی بی معنی میں موسلی میں ہوتی ہو اس کی ایک کے اور دوسری بھی ہی گئی ہے۔ پس بیوال ہوگا سالکہ کا جیتے قرآن میں و ذَلَّا لَغُمُ الْحُیْس بھی بی کی معنی ہوتی ہوں سے دوسرے شہر تک لے جاتے ہیں۔ لیکن پہلاتول بہت زیادہ فلا ہم بی جی کی گئی ہے۔ پس بیوال ہوگا سالکہ کا جیتے ہیں۔ لیکن پہلاتول بہت زیادہ فلا ہم ہے کہ کوئی ہوں کہ کوئی ہوں کہ بیاں فیکھ ہوں ہوں اور جیسی زیاد ہوں کوئی ہوں کہ بیاں فیکھ الیش نے کیار یوں کواللہ تعالی اس سے دور کرویتا ہے۔ بیاں فیکھ الیش فی کے لیا اس میں شفا ہوگوں کے لئے۔ پس بیسرد بیاریوں کی دوا ہی شہرتی بیاری میں شفیہ ہے۔ بہت می بیاری و کوئی کی دوا ہی شہر کی میں مفید ہے۔

عجابد اورابن جریرے معقول ہے کہ اس سے مرادقر آن ہے لینی قر آن میں شفا ہے۔ یہ قول گوا پے طور پر سی ہے اور دافعی قر آن شفا ہے۔ یہ تول گوا ہے طور پر سی ہے مال بھی آئی ہیں۔ اس میں تو شہد کا ذکر ہے اس لئے بجابد کے اس قول کی اقتد آئیس کی گئے۔ ہاں قر آن کے شفا ہونے کا ذکر آیت میں کے شفا ہونے کا ذکر آیت و نُنزِ لُ مِن القُرُ انِ مَاهُو شِفَاءٌ النح میں ہے اور آیت شِفاءٌ لِمَا فِی الصُّدُورِ میں ہے۔ اس آیت میں تو مرادشہد ہے چنا نچے بخاری و سلم کی حدیث میں ہے کہ کسی نے آ کر رسول اللہ عظیم کی خدمت میں عرض کیا کہ میر ہے بھائی کو دست آر ہیں۔ آپ نے فر مایا اس شہد بیا و 'وہ گیا شہد دیا پھر آ یا اور کہا حضور عظیم اللہ تھا ہے اور تیر ہے بھائی کا پید جھوٹا ہے 'جا پھر شہد دے۔ کر پھر بیا یا 'پھر حاضر ہو کر بہی عرض کیا کہ دست اور بڑھ گئے آپ نے فر مایا اللہ تھا ہے اور تیر ہے بھائی کا پید جھوٹا ہے 'جا پھر شہد دے۔ تیری مرتبہ شہد سے بفضل اللہ شفا حاصل ہوگئی۔ بعض طبیعوں نے کہا ہے' ممکن ہے اس کے پیٹ میں نصلے کی زیادتی ہو شہد نے اپنی گری ک وجہ سے اس کی تعلی میں نصلے کی زیادتی ہو شہد نے اپنی گری ک وجہ سے اس کی تعلی کر دی۔ فضلہ مارج ہونا شروع ہوا۔ دست بڑھ گئے۔ اعرابی نے اے مرض کا بڑھ جانا ہوا گئی اور کامل شفا بفضل اللہ حاصل ہوگئی اور کامل شفا بفضل اللہ حاصل ہوگئی اور دو خور علیا اس سے زور سے فضلہ خارج ہونا شروع ہوا پھر شہد یا 'پیٹ صاف ہوگی' بلانکل گئی اور کامل شفا بفضل اللہ حاصل ہوگئی اور دوخور علیا ہوں۔ جو بہ اشارہ الی تھی' پوری ہوگئی۔

بخاری اورسلم کی ایک اور حدیث میں ہے کہ سرور رسول ﷺ کومٹھاس اور شہدسے بہت الفت تھی۔ آپ کا فرمان ہے کہ تین چیزوں میں شفاہے۔ سیجینے لگانے میں شہد کے پینے میں اور داغ لگوانے میں۔لیکن میں اپنی امت کو داغ لگوانے سے روکتا ہوں۔ بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ تہماری دواؤں میں سے کسی میں اگر شفا ہے تو تچھنے لگانے میں شہد کے پینے میں اور آگ سے دخوانے میں جو بیاری کے مناسب ہولیکن میں اسے پندنہیں کرتا بلکہ ناپندر کھتا ہوں۔ ابن ماجہ میں ہے تم ان دونوں مناسب ہولیکن میں اسے پندنہیں کرتا بلکہ ناپندر کھتا ہوں۔ ابن ماجہ میں ہے تم ان دونوں شفاؤل کی قدر کرتے رہؤ شہداور قر آن ابن جریر میں حضرت علی شی اللہ عند کا فرمان ہے کہ جبتم میں ہے کوئی شفا چا ہے قو قرآن کر یم کی مناسب کوئی صحیفے پر لکھ لے اور اسے بارش کے پانی سے دھولے اور اپنی بیوی کے مال سے اس کی اپنی رضا مندی سے پیلے لے کر شہد خرید لے اور اسے پی لے۔ پس اس میں کئی وجہ سے شفا آ جائے گی۔ اللہ تعالی عز وجل کا فرمان ہے و نُنزِ لُ مِنَ الْقُرُ انِ مَا هُوَ شِفَا ہُ وَ رُحْمَةٌ لِلْمُومِنِیْنَ یعنی ہم نے قرآن میں وہ ناز ل فرمایا ہے جوموثین کے لئے شفا ہے اور رحمت ہے۔

اورآیت میں ہو وَنَرْ لَنَا مِنَ السَّمآءِ مَآءً مُّبرُ کا ہم آسان سے بابرکت پانی برساتے ہیں۔اورفر مان ہے فیان طِبنَ لَکُمُ عَنُ شُیءِ مِنْهُ نَفُسًا فَکُلُوهُ هَنِیْفًا مَّرِیْفًا لِیْنَ الرّعور قیس اپنے الله میریں سے اپی خوشی ہمیں پکھد دے دیں تو بے شکتم اسے کھاؤ پو مزر سے سے شہد کے بارے میں فرمان اللہ ہے فیه شفاء للناس شہد میں لوگوں کے لئے شفاء ہے۔ ابن ماجہ میں ہے حضور میں فرمان میں بور مینے میں تین دن سے کوئی بڑی بلائیس پنچی گی۔ اس کا ایک راوی زبیر بن سعید متروک ہے۔ ابن ماجہ کل اور حدیث میں آپ کا فرمان ہے کہ منا اور سنوت کا استعال کیا کرؤان میں ہر بیاری کی شفاہ ہوا ہو اس کے لوگوں نے پوچھا سام کیا؟ فرمان ہے کہ منا ہوا ہو ۔ شاعر کے شعر میں بھی پلفظ فر مایا موت ۔ سنوت شہد ہے جو تھی کی مشک میں رکھا ہوا ہو ۔ شاعر کے شعر میں بھی پلفظ اس معنی میں آیا ہے۔ پھر فرما تا ہے کہ تھی جیسی بے طاقت چیز کا تمہارے لئے شہداور موم بنانا' اس کا اس طرح آزادی سے پھرنا' اپنے گھر کونہ بھول نو فیرہ یہ سب چیز ہی خور دفار کرنے والوں کے لئے میری عظمت خالقیت اور مالکیت کی بڑی نشانیاں ہیں۔ اس سے لوگ اپنے اللہ کا قادر' حکیم' علیم' کریم' رحیم ہونے پر دلیل حاصل کر سکتے ہیں۔

وَاللهُ خَلَقَاكُمْ ثُمَّ يَتُوفَّلَكُمْ وَمِنْكُمُ مَّنَ يُرَدُ إِلَى اَرْدَلِ اللهُ خَلَقَكُمْ ثُكُرُ الله عَلِيكُمْ قَدِيْرُ فَ الْعُمُرِلِكَ لَا يَعْلَمُ بَعْدَ عِلْمِ شَنْعًا وَاللهُ عَلِيكُمْ قَدِيْرُ فَ وَاللهُ فَضَّلَمُ عَلَى بَعْضِ فِي الرِّزْقِ فَمَا الَّذِينَ فَصَلَّهُ فَهُمْ فَصَلَّهُ اللهِ يَعْمَدُ عَلَى مَا مَلَكَتَ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ اللهِ يَجْحَدُ وَنَ هُ فَهُمْ فَهُمْ اللهِ يَجْحَدُ وَنَ هُ

الله تعالى نے بىتم سبكو پيداكيا ہے۔ وہى پھرتمہيں فوت كرے گائم ميں ايے بھى ہيں جو بدترين عمرى طرف لوٹائے جاتے ہيں كہ بہت پھوجانے بوجھنے كے بعد بھى نہ جانيں' بے شك الله تعالى دانا اور تو انا ہے) الله بى نے تم ميں سے ايك كودوسرے پر روزى ميں زيادتى دے ركھى ہے ہى جنميں زيادتى دى گئ ہے وہ اپنى روزى اپنى ماتحى كے غلاموں كو نہيں ديا كرئے كہ وہ اور بياس ميں برابر موجائيں' تو كيا بيلوگ الله كی نعتوں كے متكر مور ہے ہيں؟ ۞

بہترین دعا: ☆ ☆ (آیت: ۰۷) تمام بندوں پر قبضہ اللہ تعالیٰ کا ہے ٔ وہی انہیں عدم سے وجود میں لایا ہے ٔ وہی انھیں پھر نوت کرےگا - بعض لوگوں کو بہت بڑی عمر تک پہنچا تا ہے کہ وہ پھر سے بچوں جیسے نا تواں بن جاتے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ' پچھتر سال کی عمر میں عموماً انسان ایسا ہی ہوجا تا ہے ٔ طافت ختم ہوجاتی ہے ٔ حافظہ جاتا رہتا ہے۔ علم کی کی ہوجاتی ہے ٔ عالم ہونے کے بعد بے علم ہوجا تا ہے۔

صيح بخارى شريف من بكرة تخضرت عليه الى دعام فرمات من اللهم الني اعُودُ بكَ مِنَ البُحُلِ وَ الْكَسَلِ وَالْهَرَم وَاَرُذَلِ الْعُمُرِ وَ عَذَابِ الْقَبُرِ وَ فِتُنَةِ الدَّجَّالِ وَ فِتْنَةٍ الْمَحْيَا وَ الْمَمَاتَ لِعِيْ الْهِي مِسْ بخيلِ حَ عاجزي حَ برها پِ حَ ذلیل عمر سے 'قبر کے عذاب سے' دجال کے فتنے سے' زندگی اورموت کے فتنے سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں- زہیر بن ابوسلمہ نے بھی اپنے مشہور تصیدہ معقلہ میں اس عمر کورنج وغم کامخزن ومنع بتایا ہے۔

مشركين كى جہالت كا ايك انداز: 🖈 🖈 (آيت: ۷) مشركين كى جہالت اوران كے تفركا بيان ہور ہا ہے كه اپنے معبودوں كواللہ ك غلام جانے کے باوجودان کی عبادت میں گلے ہوئے ہیں۔ چنانچہ ج کے موقع پروہ کہا کرتے تھے آبیّن کَ لَا شَرِيُكَ لَكَ إِلَّا شَرِيُكَ هُوَ لَكَ تَمُلِكُمٌ وَ مَا مَلَكَ لِين الدالله مين تيرب پاس حاضر مول- تيرا كوئي شريك نبيس مكروه جوخود تير عفلام بين ان كااوران كي ما تحت چیزوں کا اصلی مالک تو ہی ہے۔ پس اللہ تعالی انہیں الزام دیتا ہے کہ جبتم اپنے غلاموں کی اپنی برابری اور اپنے مال میں شرکت پندنہیں كرتے تو پهرمير علامول كوميرى الوبيت ميں كيے شركي كھبرار ہے ہو؟ يهى مضمون آيت ضَرَبَ لَكُمُ مَّ شَلًا مِنُ أَنفُسِكُمُ الْخُ مِن بیان ہوا ہے۔ کہ جب تم اپنے غلاموں کواپنے مال میں اپنی بیو یوں میں اپنا شریک بنانے سے نفرت کرتے ہوتو پھر میرے غلاموں کومیری الوہیت میں کیے شریک مجھ رہے ہو؟ یہی الله کی نعمتوں سے انکار ہے کہ اللہ کے لئے وہ پیند کرنا جواینے لئے بھی پیند نہ ہو-یہ ہے مثال معبودان باطل کی - جبتم خوداس سے الگ ہو پھر اللہ تو اس سے بہت زیادہ بے زار ہے۔ رب کی نعمتوں کا کفراور کیا ہوگا کہ کھیتیاں چوپائے ایک اللہ کے پیدا کئے ہوئے اورتم انہیں اس کے سوااورول کے نام سے منسوب کرو-حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابومویٰ اشعری رضی اللّه عنه کوایک رساله کھھا کہاپنی روزی پر قناعت اختیار کرو-اللّه تعالیٰ نے ایک کوایک سے زیادہ امیر کرر کھا ہے'یہ بھی اس کی طرف سے ایک آ زمائش ہے کہ وہ دیکھے کہ امیر امراء کس طرح شکر اللہ اوا کرتے ہیں اور جوحقوق دوسروں کے ان پر جناب باری نے مقرر کئے ہیں ' کہاں تک انہیں ادا کرتے ہیں۔

وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ آنْفُسِكُمُ آزُواجًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ آزُوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَحَفَدَةً وَرَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَتِ اَفَيِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَتِ اللهِ هُمْ يَكْفُرُونَ ١٥

الله تعالی نے تمہارے لئے تم میں سے بی تمہاری بیویال پیدا کیں اور تمہاری بیویوں سے تمہارے لئے تمہارے بیٹے اور پوتے پیدا کئے اور تمہیں اچھی انچی چیزیں کھانے کودین کیا پھر بھی لوگ باطل پرائیان لائیں ہے؟ اور الله کی نعتوں کی ناشکری کریں ہے؟ 🔾

بندول پرالله تعالی کا احسان: ﴿ ﴿ آیت: ۲۲) اپنے بندوں پر اپناایک اور احسان جنا تا ہے کہ انہی کی جنس ہے انہی کی ہم شکل ہم وضع عورتیں ہم نے ان کے لئے پیدا کیں-اگرجنس اور ہوتی تو دلی میل جول محبت وموعدت قائم نہ رہتی لیکن اپنی رحمت ہے اس نے مرد و عورت ہم جنس بنائے۔ پھراس جوڑے سے نسل بڑھائی' اولا دپھیلائی' لڑ کے ہوئے' لڑکوں کےلڑکے ہوئے' حَفَدَۃً کے ایک معنی تو یہی پوتوں کے ہیں ٔ دوسرے معنی خادم اور مددگار کے ہیں۔ پس کڑ کے اور پوتے بھی ایک طرح خدمت گز ارہوتے ہیں اور عرب میں یہی دستور بھی تھا- ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں انسان کی ہیوی کی سابقہ گھر کی اولا داس کی نہیں ہوتی ۔ حَفَدَةً اس مخض کو بھی کہتے ہیں جو کسی کے

وَ يَعْبُدُونَ مِنَ دُونِ اللهِ مَا لاَ يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ اللهِ مَا لاَ يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ اللهِ السَّمُوتِ وَ الْأَرْضِ شَيْئًا وَ لاَ يَسْتَطِيعُونَ ﴿ فَكَلا تَضْرِبُوا بِلهِ الْأَمْثَالُ إِنَ اللهَ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لاَ تَعْلَمُونَ ﴿ فَكَلَ اللهُ مَثَلًا عَلَى اللهُ مَثَلًا عَلَى اللهُ مَنْ اللهُ مَثَلًا عَبْدًا مَمْ لُونَ عَلَى اللهُ مِنْ اللهُ مِنَا اللهُ مِنَا اللهُ مَنْ اللهُ مِنْ اللهُ مِنْ اللهُ مِنْ اللهُ عَلَى اللهُ مِنْ اللهُ مَنْ اللهُ مِنْ اللهُ مِنْ اللهُ مَا اللهُ مَنْ اللهُ مُنْ اللهُ مَنْ اللهُ مُنْ اللهُ مُنْ اللهُ مَنْ اللهُ مُنْ اللهُ مُنْ اللهُ مُنْ اللهُ مَنْ اللهُ مَنْ اللهُ مَنْ اللهُ مُنْ اللهُ مُنْ

اللہ کے سواان کی عبادت کرتے ہیں جوآ سانوں اور زمین سے انھیں کی بھی تو روزی نہیں دے سکتے اور نہ کچھ مقدور رکھتے ہیں) لوگو! اللہ پر مثالیں مت بناؤ' اللہ خوب جانتا ہے اور نہ کچھ مقدور کھتے ہیں کو اللہ پر مثالیں مت بناؤ' اللہ خوب جانتا ہے اللہ تعالیٰ ایک مثال بیان فرما تا ہے کہ ایک غلام ہے دوسرے کی ملک کا جو کسی بات کا اختیار نہیں رکھتا اور ایک اور خفس ہے جے ہم نے اپنے پاس سے معقول روزی دے رکھی ہے جس میں سے وہ چھپے کھلے ٹرج کرتا رہتا ہے۔ کیا بیر سب برابر ہو سکتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ بی کے لئے سب تعریف ہے بیا ہیں ہیں نے ایک ہو جانتے نہیں ہیں نے ایک ہو جانتے نہیں ہیں نے ایک ہو بیات کے ایک ہونے کہ بیات کے ایک ہونے کہ بیات کے بیات کے بیات کر جانبے نہیں ہیں نے بیات کہ بیات کی بیات کے بیات کی بیات کہ بیات کی بیات کے بیات کی بیات کے بیات کی بیات کی بیات کو بیات کی بیات کی بیات کی بیات کے بیات کی بیات کے بیات کی بی

تو حید کی تا کید: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ٣٤ - ٤٨) نعتیں دینے والا پیدا کرنے والا روزی پہنچانے والا صرف اللہ تعالیٰ اکیا و صدہ لاشریک لہ ہے۔ اور یہ شرکین اس کے ساتھ اور در فت اگا سکیس دور اس سکیس نے ذیبن سے کھیت اور در فت اگا سکیس - وہ اگر سب مل کر بھی چاہیں تو بھی ندایک بوند بارش برسانے پر قاور ندایک پیتے کے پیدا کرنے کی ان میں سکت کیس تم اللہ کے لئے مثالیس نہ بیان کرو۔ اس کے شریک و سہیم اور اس جیسا دوسروں کو نہ مجھو۔ اللہ عالم ہے اور وہ اپنے علم کی بنا پر اپنی تو حید پر گواہی دیتا ہے تم جاہل ہو۔ اپنی جہالت سے اللہ کے شریک دوسروں کو شہرار ہے ہو۔

مون اور کا فر میں فرق: 🌣 🖈 (آیت: ۷۵) این عباس رضی الله تعالی عنه وغیر و فرماتے ہیں بیکا فراور مومن کی مثال ہے۔ پس ملکیت کے غلام سے مراد کا فراوراچھی روزی والے اور خرچ کرنے والے سے مرادمومن ہے۔مجاہد فرماتے ہیں'اس مثال ہے بت کی اوراللہ تعالٰی کی جدائی سمجھانا مقصود ہے کہ بیاور وہ برابر کے نہیں۔ اس مثال کا فرق اس قدر واضح ہے جس کے بتانے کی ضرورت نہیں اس لئے فرمایا کہ تعریفوں کے لائق اللہ ہی ہے- اکثر مشرک بے ملمی پرتلے ہوئے ہیں-

وَضَرَبَ اللهُ مَثَلًا رَّجُ لَيْنِ آحَدُهُ مَا آبَكُمُ لَا يَقْدِرُ عَلَى شَيْعً وَّ هُوَ كَانَّ عَلَىٰ مَوْلِلَّهُ الْيَنَمَا يُوجِّهُ ۚ لَا يَأْتِ بِخَيْرٍ هَلْ يَسْتَوِى ﴿ هُوَ وَمَنْ يَا مُرُ بِالْعَدْلِ ۚ وَهُوَ عَلَى صِرَاطٍ هُسُتَقِيْمِ ۗ ٥ وَلِلَّهِ غَيْبُ السَّمَوْتِ وَالْأَرْضِ وَمَّا آمْرُ السَّاعَةِ إِلَّا كُلَّمْحِ بْصَرِ آوْهُوَ آقْرَبُ إِنَّ اللهَ عَلَى كُلِّ شَيٍّ قَدِيْرُ۞ وَ اللهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْ بُطُونِ أُمَّهٰتِكُمُ لَا تَعْلَمُونَ شَيْئًا ۚ وَجَعَلَ لَكُمُ ٱلسَّمْعُ وَالْأَبْصَارَ وَالْآفَدِةَ 'لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ۞

الله تعالی ایک مثال بیان فرما تا ہے دومخصوں کی جن میں سے ایک تو گونگا ہے اور کسی چیز پر اختیار نہیں رکھتا بلکہ دو اپنے مالک پر بوجھ ہے۔ کہیں بھی اسے بیسیج وہ کوئی بھلائی نہیں لاتا' کیا بیاوروہ جوعدل کا تھم دیتا ہے اور ہے بھی سیدھی راہ پڑ ہرا ہر ہو سکتے ہیں؟ 🔾 آسان وزمین کاعلم صرف اللہ ہی کومعلوم ہے قیامت کا امرتو ایسا ہی ہے جیسے آ تکھ کا جھپکنا بلکہ اس سے بھی زیادہ قریب ہے شک اللہ ہر چیز پرقادرہ 🔾 اللہ نے سہیں تمہاری ماؤں کے پیٹ سے نکالا ہے کہ اس وقت تم م کچھ بھی نہیں جانتے تھے-ای نے تمہارے کان اور آ تکھیں اور دل بنائے کہم شکر گزاری کرو 🔾

گو تکے بت مشرکین کے معبود: ﷺ (آیت: ۷۱) موسکتا ہے کہ پیمثال بھی اس فرق کے دکھانے کی ہوجواللہ تعالی میں اور مشرکین کے بتوں میں ہے۔ یہ بت کو تکلے ہیں۔ نہ کلام کر عکیں' نہ کوئی بھلی بات کہ سکیں' نہ کسی چیز پر قندرت رکھیں۔ قول وفعل دونوں سے خالی۔ پھر محض بوجهٔ اینے مالک پر بار کہیں بھی جائے کوئی بھلائی نہلائے - پس ایک توبیاورایک وہ جوعدل کا حکم کرتار ہےاورخود بھی راہستقیم برہویعنی تول وفعل دونوں کےاعتبار سے بہتز' بید دنوں کیسے برابر ہوجا ^کیں گے- ایک قول ہے کہ گونگا حضرت عثان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا غلام تھا اور ہو سکتا ہے کہ بیمثال بھی کا فرومومن کی ہوجیسے اس سے پہلے کی آیت میں تھی۔ کہتے ہیں کر قریش کے ایک شخص کے غلام کا ذکر پہلے ہے اور دوسر کے تحص سے مراد حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیں اور غلام گوئے سے مراد حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کاوہ غلام ہے جس پر آ پٹرچ کرتے تھے جوآ پکونکلیف پہنچا تارہتا تھااورآ پ نے اے کام کاج ہے آ زاد کررکھا تھالیکن پھربھی بیاسلام ہے چ تا تھا'مکرتھا اورآ ب كوصدقة كرف اورنيكيال كرف سے روكا تھا-ان كى بارے يس بيآ بت نازل مولى ہے-

نیکیوں کی دیوارلوگ: 🌣 🌣 🗘 آیت: ۷۷-۹۹) الله تعالی اپنے کمال علم اور کمال قدرت کو بیان فر مار ہا ہے کہ زمین وآسان کا غیب وہی جانتا ہے کوئی نہیں جوغیب داں ہو-اللہ جسے چاہے جس چیز پر چاہے اطلاع دے دے-ہر چیز اس کی قدرت میں ہے نہ کوئی اس کا خلاف کر سکے نہ کوئی اے روک سکے۔جس کام کا جب ارادہ کرے قادرہے پورا ہو کر ہی رہتا ہے آتکھ بند کر کے کھو لنے میں تو تہہیں کچھ دریگتی ہوگی لیکن

سے مالی کے پوراہونے میں اتی در بھی نہیں گئی۔ قیامت کا آنا بھی اس پراییا ہی آسان ہے۔ وہ بھی تھم ہوتے ہی آجائے گی۔ ایک کا پیدا

کرنا اور سب کا پیدا کرنا اس پر کیساں ہے۔ اللہ کا احسان دیکھو کہ اس نے لوگوں کو ماؤں کے پیٹوں سے نکالا۔ یہ محض نا دان تھے۔ پھر

انہیں کان دیے جس سے وہ نیں۔ آئیمیں دیں جس سے دیکھیں ول دیے جس سے وچیں بجھیں۔ عقل کی جگہ دل ہے اور دہاغ بھی

کہا گیا ہے۔ عقل سے ہی نفع نقصان معلوم ہوتا ہے بیقو کی اور حواس انسان کو بقد رہتے تھوڑ ہے ہوکر طبح ہیں عمر کے ساتھ ساتھ اس

کی برطور تی بھی ہوتی رہتی ہے۔ یہاں تک کہ کمال کو پہنچ جا ئیں۔ بیسب اس لئے ہے کہانسان اپنی ان طاقتوں کو اللہ کی معرفت اور عبادت

میں لگائے رہے۔ صبح بخاری میں صدیث قدی ہے کہ جو میرے دوستوں سے دھنی کرتا ہے وہ جھے لڑائی کا اعلان کرتا ہے۔ میرے فرائمن

گی بجا آوری سے جس قدر بندہ میری قربت عاصل کرسکتا ہے اتن کسی اور چیز سے نہیں کرسکتا۔ نوافل بکٹر ت پڑھتے بندہ میرے

نزد یک اور میر امجوب ہوجا تا ہے۔ جب میں اس سے میت کرنے گئا ہوں تو میں ہی اس کے کان بن جا تا ہوں جن سے وہ متنا ہے اور اس کی کان بن جا تا ہوں جن سے وہ متنا ہے اور اس کی اس بی تا ہوں جن سے وہ میں بیا تا ہوں جس سے وہ دیکھکی کرنے کے کام میں اتنا تر وہ فیلی میں بیا تا ہوں جس سے وہ دیکھ کی کرنے کے کام میں اتنا تر وہ نہیں ہوتا بھتنا موس کی روح کے قبض کرنے میں میں ہوتا بھتنا موس کی روح کے قبض کرنے میں میں ہوتا بھتنا موس کی روح کے قبض کرنے میں میں جن بی بیا اور موت اس کی چیز ہی ٹیمیں جس سے میں دیں دوح کو بیات میں ہوتا ہوتا میں کی دوح کے قبض کرنے میں موت کو تا پند کرتا ہے۔ میں اسے نا راض کرنا نہیں جا بیا اور موت اس کی چیز ہی ٹیمیں جس سے میں دی دوح کو بیات میں میں دی کو خوات میں سے ۔

اس صدیث کا مطلب بیہ ہے کہ جب مومن اخلاص اور اطاعت میں کامل ہوجاتا ہے تواس کے تمام افعال محض اللہ کے لئے ہوجاتے ہیں۔ وہ سنتا ہے۔ اللہ کے لئے۔ ویکنا جائز کیا ہے انہی کودیکا ہیں۔ وہ سنتا ہے۔ اللہ کے لئے۔ ویکنا جائز کیا ہے اللہ کی رضا مندی کے کاموں کے لئے ہی ہوتا ہے۔ اللہ پراس کا مجروسہ رہتا ہے۔ ای سے مدوجا ہتا ہے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے ہی ہوتے ہیں۔ اس لئے بعض غیر سے حدیثوں میں اس کے بعد یہ می آیا ہے کہ مجروہ مدوجا ہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے ہی ہوتے ہیں۔ اس لئے بعض غیر سے حدیثوں میں اس کے بعد یہ می آیا ہے کہ مجروبا میں سے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے ہی ہوتے ہیں۔ اس لئے بعض غیر سے حدیثوں میں اس کے بعد یہ می آیا ہے کہ ماں میرے ہی لئے دکھیا ہوا در میرے لئے بی جائی کھرتا ہے اور میرے لئے ہی جائی کھرتا ہے اور میرے اس کے پیٹ سے وہ نکا لتا ہے کان آتا کہ دل وہ ماغ وہ وہ دیتا ہے تا کہ تم شکر اوا کرو۔ اور آ بت میں فرمان ہے قُلُ ہُو الَّذِی آنُشَا کُم اُو جَعَلَ کُمُ اللّٰہ مَعَ وَ اللّٰ اِنْصَارِ الْحَ لِیْنِ اللّٰہ بی نے میں بیدا کیا ہے اور تبہار احد کیان اور آسکی سے واللّٰ اِنسی نہیں دیں جب بی کی طرف تبہاراحد کیا جانے والا ہے۔ گرا اری کرتے ہوائی نے تمہیں ذمین میں چیلا دیا ہے اور اس کی طرف تبہاراحد کیا جانے والا ہے۔

اَكُمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ مُسَنَّحُرْتِ فِي جَوِّ السَّمَاءِ مَا يُمْسِكُهُنَّ اللهُ اللهُ

کیاان لوگوں نے پرندوں کونبیں دیکھا جو تھم کے بندھے ہوئے آ سان میں ہیں جنعیں بجزاللہ کے کوئی اور تھاہے ہوئے نہیں بے شک اس میں تو ایمان لانے والے لوگوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں O

(آیت: ۷۹) پھراللہ پاک رب العالمین اپنے بندوں سے فرما تا ہے کہ ان پر ندوں کی طرف دیکھو جوآ سان وزمین کے درمیان کی فضامیں پرواز کرتے پھرتے ہیں۔انہیں پروردگار ہی اپنی قدرت کا ملہ سے تھا ہے ہوئے ہے۔ یہ قوت پرواز اسی نے انہیں وے رکھی ہے اور ہواؤں کوان کامطیع بنار کھاہے۔سورہ ملک میں بھی یہی فرمان ہے کہ کیادہ اپنے سروں پراڑتے ہوئے پرندوں کونبیں دیکھتے جو پر کھولے ہوئے ہیں اور پر سمیلے ہوئے بھی ہیں'انہیں بجز اللّٰدر حمٰن ورحیم کے کون تھا متاہے؟ وہ اللّٰہ تمام مخلوق کو بخو بی دیکھ رہاہے 'یہاں بھی خاتے پر فرمایا کہ اس میں ایمانداروں کے لئے بہت سے نشان ہیں۔

وَاللهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ لِيُوتِكُمْ سَكَنَا قَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْمُوتِكُمْ سَكَنَا قَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْحُلُو الْأَنْعَامِ لِيُوتَكُمْ سَكَنَا قَجَعُلَ لَكُمْ وَيَوْمَ الْحَافِ الْأَنْعَامِ الْمُوافِهَا وَ اَوْبَارِهَا وَ الشَّعَارِهَا الْحَافَ الْمُعَارِهَا الْحَافَ الْمُعَارِهَا الْحَافَ الْمُعَارِهَا الْحَافَ الْعَلَا وَهَمَا عَالِهُ وَلَا لَكُمْ مِّمَا خَلَقَ طِللاً وَهَمَا عَلَى الْحَمْ مِّمَا خَلَقَ طِللاً وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَا الْحِبَالِ الْحَمَا اللهُ وَعَلَى الْمُعَالِقُ وَجَعَلَ لَكُمْ الْمُولِيلَ وَجَعَلَ لَكُمْ مِنَا الْحِبَالِ الْحَمَالِ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ

اللہ تعالیٰ نے تہارے گئے تہارے گھروں میں سکونت کی جگہ بنادی ہے اور اس نے تہارے لئے چو پایوں کی کھالوں کے گھر بنا دیئے ہیں جنعیں تم ہلکا پہلکا پاتے ہوا ہوئے کوچ کے دن اور اپنے مقررہ تک کے لئے فائدہ کی ہوا ہے کوچ کے دن اور اپنے مقررہ تک کے لئے فائدہ کی ہوت ہے سامان اور ایک وقت مقررہ تک کے لئے فائدہ کی چیزیں بنا دیں ۞ اللہ ہی نے تمہارے لئے اپنی پیدا کروہ چیزوں میں سے سائے بنائے ہیں اور اسی نے تمہارے لئے پہاڑوں میں غار بنائے ہیں اور اسی نے تمہارے لئے کوچ کی جو تہیں لڑائی کے وقت کا م آئیں وہ اس طرح آپی پوری پوری نعتیں دے رہا ہے کئم تمہارے لئے کرتے ہیں جو تہیں گری ہے بیا کوری بوری نعتیں دے رہا ہے کئم میرارین جاؤں

احسانات اللی کی ایک جھلک: ہے ہے ہے (آیت: ۱۵-۱۸) قدیم اور بہت بڑے ان گنت احسانات وانعامات والا اللہ اپنی اور نعتیں ظاہر فرمارہا ہے۔ ای نے بنی آ دم کے رہنے ہے' آرام اور راحت حاصل کرنے کے لئے انہیں مکانات دے رکھے ہیں۔ اسی طرح چوپائے وانوروں کی کھالوں کے فیے ڈیرے' تمبواس نے عطافر مار کھے ہیں کہ سفر میں کام آئیں نہ لے جانا دو بھر نہ لگانا مشکل نہ اکھیڑنے میں کوئی جانوروں کی کھالوں کے فیے ڈیرے نتمبواس نے عطافر مار کھے ہیں کہ سفر میں کام آئیں نہ لے جانا دو بھر نہ لگانا مشکل نہ اکھیڑنے میں کوئی تکلیف پھر بکر یوں کے بال اور دنبوں کی اون تجارت کے لئے مال کے طور پر سے تمبارے لیے بنایا ہے۔ وہ گھر کے برتنے کی چیز بھی ہے۔ اس سے کپڑے بھی بنتے ہیں فرش بھی تیار ہوتے ہیں 'تجارت کے طور پر مال تجارت سے فائدے کی چیز ہے جس سے لوگ مقررہ وقت تک سود مند ہوتے ہیں۔

درختوں کے سائے اس نے تہارے فائدے اور راحت کے لئے بنائے ہیں۔ پہاڑوں پر غار قلع وغیرہ اس نے تہہیں دے رکھے ہیں کہ ان میں پناہ حاصل کرو۔ چھپنے اور رہنے ہیں کہ بنالو۔ سوتی 'اونی اور بالوں کے کپڑے اس نے تہمیں دے رکھے ہیں کہ پہن کرسردی گری کے بچاؤ کے ساتھ بی اپناستر چھپاؤ اور ذیب وزینت حاصل کرواور اس نے تہمیں زر ہیں 'فود بکتر عطافر مائے ہیں جو دشمنوں کے حملے اور لڑائی کے وقت تہمیں کام دیں۔ ای طرح وہ تہمیں تہاری ضرورت کی پوری پوری تعتیں دیئے چلا جاتا ہے کہ تم راحت و آرام پاؤ اور اطمینان سے اپنے منعم تقیقی کی عبادت میں گے رہو۔ تُسْلِمُون کی دوسری قرائت تَسْلَمُون کی ہے۔ یعنی تم سلامت رہو۔ اور پہلی قرائت

تفيرسورهٔ انحل به پاره ۱۴

کے معنی تا کہتم فر ما نبر دار بن جاؤ۔ اس سورہ کا نام سورۃ افعم بھی ہے۔ لام کے زبر دالی قرات سے یہ بھی مراد ہے کہتم کواس نے لڑائی میں کام آنے دالی چیزیں دیں کہتم سلامت رہو دمشن کے دار سے بچو۔ بے شک جنگل اور بیابان بھی اللہ کی بودی نعمت ہیں لیکن یہاں پہاڑوں کی نعمت ہیں لیکن یہاں پہاڑوں کی نعمت ہیں لیکن یہاں پہاڑوں کے رہنے والے تھے وان کی معلومات کے مطابق ان سے کلام ہور ہا ہے ای طرح چونکہ دہ بھی خبر کر یوں اور اونٹوں والے تھے انہیں بہی نعمتیں یا دولا کیں حالانکہ ان سے بڑھر کر اللہ کی نعمتیں مخلوق کے ہاتھوں میں اور بھی بے ثار ہیں اور ان کی جائے اور ان کی جائی والی کی جن وجہ ہے کہ سردی کے اتار نے کا احسان بیان فر مایا حالانکہ اس سے اور بڑے احسانات موجود ہیں۔ لیکن یہاں کے سامنے اور ان کی جائی جن تھی اس طرح چونکہ یہ لڑنے والے جنگہولوگ تھے الڑائی کے بچاؤ کی چیز بطور نعمت ان کے سامنے رکھی حالانکہ اس سے صد ہا در جے بڑی اور نعمتیں بھی محلوق کے ہاتھ میں موجود ہیں۔ اس طرح چونکہ ان کا ملک گرم تھا فر مایا کہ اس سے بہتر اس منعم شیقی کی اور نعمتیں بندوں کے ماس نہیں؟

فَانَ تُولُوا فَانَّمَا عَلَيْكَ الْبَلِغُ الْمُبِينَ ﴿ يَعْرِفُونَ ﴾ فَانَ تُولُوا فَانَّمَا عَلَيْكَ الْبَلِغُ الْمُبِينَ ﴿ يَعْرِفُونَ ﴾ فِي نِعْمَتَ اللهِ ثُمَّ يُنْكِرُونَهَا وَآكَاثُوهُمُ الْكُورُونَ ﴾ فَيَكِرُونَهَا وَآكَاثُوهُمُ الْكُورُونَ ﴾

۔ پھر بھی اگر بیدمند موڑے رہیں تو تھے پرتو صرف طاہری تبلغ کر دینا ہی ہے O بیاللہ کی نعتیں جانتے پہچا نئے ہوئے بھی ان کے مظر ہورہے ہیں بلکہ ان میں کے اکثر نا شکرے ہیں O

(آیت: ۸۲-۸۲) ای لئے ان نعتو اور دھوں کے اظہار کے بعد ہی فرما تا ہے کہ اگر اب بھی بیاوگ میری عبادت اور تو حید کے اور میرے بے پایاں احسانوں کے قائل نہ ہوں تو تجھے ان کی ایسی کیا پڑی ہے؟ چھوڑ دے اپنے کام میں لگ جا ۔ تجھے پر تو صرف تبلغ ہی ہے۔ وہ کئے جا ۔ یہ خود جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی نعتوں کا دینے والا ہے اور اس کی بیٹی انعتیں ان کے ہاتھوں میں ہیں لیکن باوجو دعلم کے مشر ہور ہے ہیں اور اس کے ساتھ دوسروں کی عبادت کرتے ہیں بلکہ اس کی نعتوں کو دوسروں کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ سیجھتے ہیں کہ مدد گارفلاں ہے رزق دینے والا فلاں ہے۔ بیا کمٹر لوگ کا فریین اللہ کے ناشکر ہے ہیں۔ این ابی حاتم میں ہے کہ ایک اعرائی رسول اللہ عبالیٰ کے سیمیں رہنے ہیں گارفلاں ہے کہ ایک اعرائی سول اللہ عبالیٰ کے سیمیں رہنے ہیں گارفلاں ہے کہ ایک اور مکا نات دینے۔ اس کے پاس آیا۔ آپ نے اس آیت کی تلاوت اس کے سامنے کی کہ اللہ تعالیٰ نے شہیں رہنے ہیں تھو ہو جاؤ ۔ اس وقت وہ پیٹر پھر کر چل دیا تو لور وہ ہرایک نعت کا اقرار کر تاریا۔ آئر میں آپ نے پڑھا اس لئے کتم مسلمان اور مطبع ہو جاؤ ۔ اس وقت وہ پیٹر پھر کر چل دیا تو

الله تعالى نا ترى آيت الارى كاترارك بعدا تكارك كافر بوجات بير-و يَوْمُ نَبْعَتُ مِنْ كُلِّ الْمَاتِي شَهِيدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا و لا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ ﴿ وَإِذَا رَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلا هُمْ يُنْظَرُونَ ﴿ وَإِذَا رَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ اَشْرَكُوا شُرَكُوا شُرَكُوا شُرَكُوا الَّذِيْنَ كُنَا آوَدُيْنَ كُنَا الَّذِيْنَ كُنَا الَّذِيْنَ كُنَا الْمُرَكُوا الْمُرَكُوا الْآذِيْنَ كُنَا

نَدْعُوا مِنْ دُونِكَ فَالْقُوا اِلْيَهِمُ الْقُولَ اِتَّكُمْ لَكَذِبُونَ ١

جس دن ہم ہرامت میں سے گواہ کھڑا کریں گے پھر کافروں کو نہ اجازت دی جائے گی اور نہ وہ عذر رجوع طلب کئے جائیں گے 🔾 جب بیر ظالم عذاب دیکھ لیس کے پھر نہ تو وہ ان سے ہلکا کیا جائے گا اور نہ ڈھیل دیے جائیں گے 🔾 جب شرکین اپنے شرکیوں کود کھے لیس گے تو کہیں گے کہا ہے ہمارے پروردگاریہی ہمارے وہ شرکیہ ہیں جنعیں ہم تجتے چھوڑ کر پکارا کرتے تھے لیس وہ آٹھیں جواب دیں گے کہتم بالکل ہی جھوٹے ہو 🔾

ہرامت کا گواہ اس کا نبی : ﴿ ہُمْ ﴿ آیت: ۸۲-۸۲) قیامت کے دن مشرکوں کی جو ہری حالت بنے گی اس کا ذکر ہورہا ہے کہ اس دن ہر امت کا گواہ اس کا نبیل بنچا دیا تھا کھر کافروں کو کسی عذر کی بھی اجازت نہ طے گی کیونکہ ان کا بطلان اور جوب بالکل ظاہر ہے۔ سورۃ والرسلات میں بھی یہی فرمان ہے کہ اس دن نہ وہ بولیس کے نہ انہیں کسی عذر کی اجازت طے گی ۔ مشرکین عذاب دیکھیں کے لیکن پھرکوئی کی نہ ہوگی ۔ ایک ساعت بھی عذاب ہلکانہ ہوگا نہ انہیں کوئی مہلت ملے گی اچا تک پڑلے جا تیں گے۔ جہنم آ موجود ہوگی جوستر ہزار لگاموں والی ہوگی جس کی ایک لگام پرسترستر ہزار فرشتے ہوں گے۔ اس میں سے ایک گردن نکلے گی جواس طرح پھن بھیلائے گی کہ تمام اہل محشر خوف زدہ ہو کہ گھنوں کے بالی وقت جہنم اپنی زبان سے با آ واز بلنداعلان کرے گی کہ میں اس ہر ایک سرکش ضدی کے لئے مقرر کی گئی ہوں جس نے اللہ کے ساتھ کی اور کوشر کی کیا ہواور ایسے ایسے کام کئے ہوں چنا نچے دہ گئی موں جس نے اللہ کے ساتھ کی اور کوشر کی کیا ہواور ایسے ایسے کام کئے ہوں چنا نچے دہ گئی گئی ہوں جس نے اللہ کے ساتھ کی اور کوشر کی کیا ہواور ایسے ایسے کام کئے ہوں چنا نچے دہ گئی گئی ہوں جس نے اللہ کے ساتھ کی اور کوشر کی کیا ہواور ایسے ایسے کام کئے ہوں چنا نچے دہ گئی گاروں کا کاؤ کر کر گئی۔

وَ الْقُوْا الِحَ اللهِ يَوْمَهِذِ السَّلَمَ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْهُمْ مَا كَانُوْا يَفْهِمْ اللهِ زِدْنَاهُمْ يَفْتُرُوا وَصَدُوا عَنْ سَبِيْلِ اللهِ زِدْنَاهُمْ يَفْتُرُونَ هَا كَانُوا يُفْسِدُونَ هَ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوا يُفْسِدُونَ هَ

اس دن وہ سب عاجز ہو کراللہ کے سامنے اطاعت کا اقرار پیش کریں گے اور جو بہتان با عدھا کرتے تھے وہ سب ان سے تم ہوجائے گا 🔾 جنموں نے کفر کیا اور راہ اللہ ہے روکا ہم آتھیں عذا بوں پرعذاب بڑھاتے جا کیں گے۔ یہ بدلہ ہوگاان کی فتنہ پرداز ہوں کا 🔾

(آیت: ۱۸-۸۸) اور بھی اس صفون کی بہت کا آیت کام اللہ میں موجود ہیں۔ اس دن سب کے سب مسلمان تالع فر مان ہو جا کیل گیے جینے فر مان ہے آسیعے بھے ہم و آبیصر یوم یا تُونَا یعنی جس دن یہ ہمارے پاس آ کیں گئا اس دن خوب ہی سنے والے و کیفے والے ہوجا کیں گاوار آیت میں ہے وَلُو تری اِذِالْمُحُرِمُونُ نَا کِسُوا اُرُوسِهِمُ اِلْحُ تو دیکھے کا کہ اس دن گہا اوگ اپنی مرجمکا کے کہدرہے ہوں گے کہ اللہ من کہ کہ اللہ کے اور آیت میں ہے وَلُو تری اِذِالْمُحُرِمُونُ نَا کِسُوا اُرُوسِهِمُ اِلْحُ تو دیکھے گا کہ اس دن گہا اوگ اپنی مرجمکا کے کہدرہے ہوں گے کہ اللہ ہم نے دیکھوں ایس کے ان کے سارے بہتان وافتر اجاتے رہیں گے۔ ساری چالا کیاں ختم ہو جا کیں گئ تام و مددگار شہوگا۔ جنہوں نے تفریکا آئیس ان کے کوئی تامرو مددگار شہوگا۔ جنہوں نے تفریکا آئیس ان کے کوئی اور اپنی گئ اور اپنی گئا ورائے کہ اور ویر ول کو بھی تو رہ بھا گت کی اور ملوث کرنے کی دوئی سرا ہوگا۔ یہ دو ہیں جوخود بھی دور بھا گتے سے اور دوسرول کو بھی تن سے دور بھا تے رہتے سے دراصل وہ آپ ہی ہلاکت کی کی دوئی سرا ہوگا۔ یہ دو ہوں گئے جنول کے نہوں گئے جس طرح موضوں کی دوئی سرا ہوگا۔ کہ کا فروں کے عذاب کے بھی درج ہوں گئے جس طرح موضوں کی دوئی سرا ہوگا۔ یہ بھی مرج ہوں گئے جس طرح موضوں کی جنا کے دور جا ہوں گئے جس مردی ہے کہ عذاب جہنم کے ساتھوں تر ہر یہ سانچوں کا ڈیا ہو ھوجائے گا جواسے ہو جو سے جہنیوں کودن یہ محدور کے درخت ہوتے ہیں۔ ابن عباس و منی اللہ تعالی عنہ سے مردی ہوگا۔ جس مردی ہوگا۔

وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِي كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيدًا عَلَيْهِمْ مِّنَ انْفُسِهِمْ وَجِءَنَا بِلِكَ شَهِيدًا عَلَيْكَ الْكِتْبَ تِبْيَانًا لِكُلِّ بِلِكَ شَهِيدًا عَلَيْكَ الْكِتْبَ تِبْيَانًا لِكُلِّ فِي الْكُلِّ عَلَيْكَ الْكِتْبَ تِبْيَانًا لِكُلِّ شَيْعً وَ مُشْرًى لِلْمُسْلِمِينَ الْكَتْبَ اللهَ يَامُنُ اللهَ فَالْمُنَا وَهُو لَهُ اللهُ اللهُ

جس دن ہم ہرامت میں انہی میں سے ان کے مقابلے پر گواہ کھڑا کریں گےادر تختے ان سب پر گواہ بنا کرلائیں گے۔اورہم نے تجھے پریہ کتاب تازل فر مائی ہے جو ہر چیز کا شانی بیان ہےاور ہدایت اور دحمت اور خوشنجری ہے سلمانوں کے لئے O اللہ تعالیٰ عدل کا 'جعلائی کا اور قرابت داروں کے ساتھ سلوک کرنے کا تھم ویتا ہے اور بے حیائی کے کاموں ٹاشا کئے ترکتوں اورظلم وزیادتی ہے روکتا ہے۔وہ آ پتمہیں تھیجتیں کر رہاہے کہ تم تھیجت حاصل کرو O رسول پھرآپ نے بھی آیت انہیں پڑھ سنائی انہوں نے کہا دوبارہ پڑھئے۔ آپ نے پھر پڑھی یہاں تک کہ انہوں نے یادکر لی پھر واپس جا
کر اکٹم کوخبر دی اور کہا اپنے نسب پراس نے کوئی فخر نہیں کیا۔ صرف پٹا اور اپنے والد کا نام بتا دیالیکن بیر حقیقت ہے کہ وہ بڑے نسب والے ،
مصر میں اعلیٰ خاندان کے بیں اور پھر بیکلمات ہمیں تعلیم فرمائے جوآپ کی زبانی ہم نے سے۔ بین کر اکٹم نے کہا وہ تو بڑی اچھی اور اعلیٰ ،
مار میں اور بری اور سفلی باتوں سے روکتے ہیں۔ میرے قبیلے کے لوگوتم اسلام کی طرف سبقت کروتا کہتم دوسروں پرسرداری کرواور
دوسروں کے ہاتھوں میں دہیں بن کر ندرہ جاؤ۔

وَآوَفُوْ الِعَهْدِ اللهِ إِذَا عُهَدُتُمْ وَلاَ تَنْقَضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُهُ الله عَلَيْكُمْ كَفِيْلا النّالله يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ۞ وَقَدْ جَعَلْتُهُ الله عَلَيْكُمْ كَفِيْلا النّالله يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ۞ وَلا تَكُونُو اللّهُ عَلَيْكُمْ اللّهُ عَلَيْ اللّهُ عَلَيْ النّهُ عَلَى اللّهُ عَلْمُ اللّهُ عَلَى ا

اور پورا کرواللہ کے عہد کو جب کہتم آپس میں قول وقر ارکرواور قسموں کوان کی پچنتگی کے بعد تو ڑا نہ کرو-باوجود یکہ تم اللہ کا بناضامن مغمر اپنے ہوئتم جو کچھ کرتے ہواللہ



تعالی بخوبی جان رہاہے) اوراس مورت کی طرح نہ ہوجاؤجس نے اپناسوت مضبوط کا نے کے بعد کھڑے کرکے تو ڑ ڈالا کر تھمراؤتم اپنی قسموں کو آپس کے تکر کا باعث اس لئے کہ ایک گروہ دوسرے گروہ سے برمعا چڑ معا ہوجائے 'بات صرف بہی ہے کہ اس زیادتی سے اللہ تمہیں آ زمار ہاہے' یقینا اللہ تعالیٰ تمہارے لئے قیامت کے دن ہراس چیز کو کھول کر بیان کردے گاجس میں تم اختلاف کررہے تھے ن

عبدو پیان کی حفاظت : ۱۶۸۴ ۱۶۲۴ (آیت:۹۱-۹۲) الله تعالی مسلمانوں کو تھم دیتا ہے کہ وہ عبد دیان کی حفاظت کریں ، قسموں کو پورا کریں ، توڑینہیں۔قسموں کوندتوڑنے کی تاکید کی اور آیت میں فرمایا کہ اٹی قسموں کا نشانداللہ کوند بناؤ۔اس سے بھی قسموں کی حفاظت کرنے کی تا كيدمقصود ہے-اورآيت ميں ہے كفتم تو رنے كا كفارہ ہے تمول كى پورى حفاظت كرو-پس ان آيوں ميں بيتكم ہے-اور سيحين كى حديث میں ہے آتخضرت ﷺ فرماتے ہیں واللہ میں جس چیز رقتم کھالوں اور پھراس کےخلاف میں بہتری دیکھوں تو ان شاءاللہ تعالیٰ ضروراس نیک کام کوکروں گا اورا پنی قشم کا کفارہ دیے دوں گا -تو مندرجہ بالا آیتوں اور حدیثوں میں کچیفرق نیسمجھا جائے - وہشمیں اورعہد و پیان جو آپس کے معابدے اور وعدے کے طور پر ہوں' ان کا پورا کرنا تو بے شک بے حدضروری ہے اور جوتشمیں رغبت دلانے یارو کئے کے لئے زبان سے نکل جائیں' وہ بے شک کفارہ دے کرٹوٹ سکتی ہیں۔ پس اس آیت میں مراد جاہلیت کے زمانے جیسی قسمیں ہیں۔ چنانچے منداحمد میں ہےرسول الله ﷺ فرماتے ہیں اسلام میں دو جماعتوں کی آپس میں ایک رہنے کوشم کوئی چیز نہیں۔ ہاں جاہلیت میں ایک امداد واعانت کی جوشمیں آپس میں ہوچکی ہیں اسلام ان کواورمضبوط کرتا ہے۔اس مدیث کے پہلے جملے کے بیمعنی ہیں کداسلام قبول کرنے کے بعداب اس کی ضرورت نبیس کدایک برادری والے دوسری برادری والوں سے عہدو پیان کریں کہ ہمتم ایک ہیں راحت رفح میں شریک ہیں وغیرہ-کیونکہ رشتہ اسلام تمام مسلمانوں کوایک برادری کر دیتا ہے۔مشرق ومغرب کےمسلمان ایک دوسرے کے ہمدرد وعمخوار ہیں- بخاری ومسلم کی ایک صدیت میں ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالی عند کے گھر میں رسول کریم علیہ افضل العسلیم نے انصار ومہاجرین میں باہم قسمیں اٹھوائیں-اس سے میمنوع بھائی بندی مرادنہیں- بیتو بھائی چارہ تھاجس کی بناء پرآپس میں ایک دوسرے کے وارث ہوتے تھے-آخریس بيتكم منسوخ بوكيا اورور وقريني رشت دارول يخصوص بوكيا- كبت بين اس فرمان البي سے مطلب ان مسلمانوں كواسلام برجم رہے كاتكم دینا ہے جو حضور مالی کے ہاتھ پر بیعت کر کے اسلام کے احکام کی یابندی کا اقر ارکرتے تھے۔تو انہیں فرما تا ہے کہ ایس تا کیدی قتم اور پورے عہد کے بعد کہیں ایسانہ ہو کہ سلمانوں کی جماعت کی کمی اور مشرکوں کی جماعت کی کثرت دکھے کرتم اسے تو ڑ دو-منداحمہ میں ہے کہ جب بزید بن معاویه کی بیت لوگ تو زنے لگے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عند نے اپنے تمام گھرانے کے لوگوں کوجع کیا اور اللہ کی تعریف کر کے اما بعد کہہ کرفر مایا کہ ہم نے بزید کی بیعت الله اوررسول علیہ کی بیعت برکی ہاور میں نے رسول الله علیہ سے سا ہے کہ ہر غدار کے لئے تیا مت کے دن ایک جینڈا گاڑا جائے گا اور اعلان کیا جائے گا کہ یہ غدرہے۔ فلا ل بن فلال کا'اللہ کے ساتھ شریک کرنے کے بعدسب سے بڑااورسب سے براغدریہ ہے کہ اللہ اور رسول کی بیعت کی کے ہاتھ برکر کے پھرتو ڑوینا۔ یادر کھوتم میں سے کوئی یہ براکام نہ کرے اور اس بارے میں حدسے نہ بڑھے درنہ مجھ میں اوراس میں جدائی ہے۔منداحد میں حضور ﷺ فرماتے ہیں ، جو خص کسی مسلمان بھائی سے کوئی شرط کرے اور اسے پورا کرنے کا ارادہ نہ رکھتا ہوتو وہ شل اس مخص کے ہے جواینے پڑوی کوامن دینے کے بعد بے پناہ چھوڑ دے- پھرانہیں دھمکا تا ہے جوعہدو پیان کی حفاظت نہ کریں کہ ان کے اس تعل ہے اللہ تعالیٰ علیم وخبیر ہے۔ مکہ میں ایک عورت تھی جس کی عقل میں فتور تھا۔ سوت کا تنے کے بعد' ٹھکٹھاک اورمضبوط ہوجانے کے بعد بے دبہ تو ڑتا ڑ کر پھرٹکڑے کردیتی – یہ تو اس کی مثال ہے جوعہد کومضبوط کر کے پھرتو ڑ دے۔ یہی بات ٹھیک ہے۔ اب اسے جانے دیجئے کہ واقعہ میں کوئی الیی عورت تھی بھی یانہیں جو بیر کرتی ہونہ کرتی ہو- یہاں تو صرف

مثال مقصوو ہے۔ آنگا نا کے معنی کلا ہے کہ یہ نقضت غزکھا کا اسم مصدر ہو۔ اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ برل ہوکان کی کہ کا بیتی انکاٹ ندہو۔ جج ملك کی کی نا کہ ہے ۔ پھر فر ما تا ہے کہ تسمول کو کمر وفر یہ کا ذریعہ نہ بناؤ کہ اپنے ہے بردوں کوائی قسموں ہے کہ کا انکاٹ نہ ہو ہے کہ کا کہ اپنے ہے کہ فرار کا اور ہے ایمانی کرجاؤ۔ ان کی کر جو نے وعد ہے کر کے ملے کر اور پھر موقع پاکراؤ ائی شروع کر دوایسانہ کرو۔ پس جب کہ اس حالت میں بھی عہد شکی حرام کردی تو اپنی جمعیت اور کشرت کے وقت تو بطوراو لی اور پھر موقع پاکراؤ ائی شروع کر دوایسانہ کرو۔ پس جب کہ اس حالت میں بھی عہد شکی حرام کردی تو اپنی جمعیت اور کشرت کے وقت تو بطوراو لی اور کھی جہد شکی خام مولی ہے کہ ان میں اور شاہ روم میں ایک مدت تک کے لئے سلح نامہ ہوگی تھی۔ کہا تھی کھو آئے جیں کہ ان میں اور شاہ روم میں ایک مدت تک کے لئے سطح نامہ ہوگیا تھا۔ اس مدت کے خاسے کے قریب آپ نے جاہد کی کومر حدروم کی طرف دوانہ کیا کہ وہ مرحد پر پڑاؤ ڈالیس اور مدت کے ختم ہوتے ہی دھاوا کردیں تا کر دومیوں کو تیاری کا موقعہ نہ ہے۔ جب حضرت عمرو بین کومر حدروم کی طرف دوانہ کیا کہ وہ مرحد پر پڑاؤ ڈالیس اور مدت کے ختم ہوتے ہی دھاوا کردیں تا کر دومیوں کو تیاری کا موقعہ نے جب حضرت عمرو بین کومر حدروم کی طرف دوانہ کیا کہ وہ کہ ہوگی تو آپ امیرالموشین دھرت کے دور کو تا ہو جب تک کہ مدت سلح ختم نہ ہو جائے کوئی گرہ کھو لئے کی بھی اجازت نہیں۔ ہیں ہو بائے تو بی امیرالموشین تو میا سے بھرد کہ تو کہ ایک تو میں اور اس سے کو در کیا در اس سے مواجد کر کہا کہ دور کہا کہ دور کیا اور اس سے کو در کیا ہو کہ کہ کہا کہ کہ ہوں کو در ہے اس کردی کو اس کے در کھا کہ دور کہا کہ دور کیا ہو کہ کہ ایک تو میں کہ بیا کہاں کہا کہا کہ بلد دے گا نہوں کو نہیں بردر کو کہ برایک کواس کے انگر کہا کہا کہ بدر کو کہ بد۔

و لَوْ شَاءَ اللهُ لَجَعَلَكُمُ الْمَاةُ وَاحِدَةً وَالْكِنْ يُضِلُ مَنْ يَشَاءُ وَ لَكُو لِهَا تَكُو لَهُ اللّهِ فَا اللّهِ وَلَكُمُ عَذَابُ وَلَدُ وَقُو اللّهُ وَلَكُمُ عَذَابُ عَظِيمُ فَو لَا لَنْ اللّهِ وَلَكُمُ عَذَابُ عَظِيمُ فَو لَا تَشْتَرُ وَا بِعَهِ لِاللهِ ثَمَنَ اللهِ اللهِ وَلَكُمُ عَذَابُ عَظِيمُ فَو لَا تَشْتَرُ وَا بِعَهِ لِاللهِ ثَمَنَ اللهِ عَلَيْهُ اللهِ عَنْدَاللهِ عَظِيمُ فَو لَا تَشْتَرُ وَا بِعَهِ لِاللهِ ثَمَنَ اللهِ عَلَيْهُ اللهُ عَنْدَاللهِ هُو نَهُ اللهِ مُو نَهُ لَكُمُ الْ كُنْ تُمْ تَعْلَمُونَ فَي هُو خَيْرٌ لَكُمُ إِلَى كُنْ تُمْ تَعْلَمُونَ فَي هُو خَيْرٌ لَكُمُ إِلَى كُنْ تُمْ تَعْلَمُونَ فَي اللهِ اللهُ ال

اگراللہ چاہتا تو تم سب کوایک ہی گروہ بنادیتالیکن وہ جے چاہے گراہ کرتا ہے اور جے چاہے ہدایت دیتا ہے۔ یقیناً تم جو کچھ کررہے ہو۔ اس سے بازپرس کی جانے والی ہے O تم اپنی قسموں کوآپس کی دغابازی کا بہانہ نہ بناؤ۔ پھر تو تمہارے قدم اپنی مضبوطی کے بعد ڈ گرگاجا کیں گے اور تمہیں سخت سز ابرواشت کرنی پڑے گی کیونکہ تم نے راہ اللہ سے روک دیا' اور تمہیں بڑا بخت عذاب ہوگا O تم عہداللہ کو تھوڑے مول کے بدلے نہ بچے دیا کرویا در کھواللہ کے پاس کی چیز ہی تمہارے لئے بہترہے O

ایک مذہب ومسلک: ﴿ ﴿ آیت: ٩٣-٩٥) اگر الله چاہتا تو دنیا بھر کا ایک ہی ندہب ومسلک ہوتا جیسے فرمایا وَ لو شَآءَ اللّهُ لَحَعَلَکُمُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لِعِنی اللّٰہ کی چاہت ہوتی توا بے لوگوتم سب کووہ ایک ہی گروہ کردیتا- ایک اورآیت میں ہے کہ اگر تیرارب چاہتا تو روئے زمین کے سب لوگ باایمان ہی ہوتے لیمنی ان میں موافقت و لگا نگت ہوتی اورا ختلاف و بغض بالکل نہ ہوتا - تیرارب قادر ب اگر چاہے قوسب لوگوں کو ایک ہی امت کر د ہے لین یہ تو متفرق ہی رہیں گے گرجن پر تیرے دب کا رخم ہوای لئے انہیں پیدا کیا ہے۔
ہوایت و صلالت ای کے ہاتھ ہے۔ قیامت کے دن وہ حساب لے گا' پوچھ گچھ کرے گا اور چھوٹے بڑے نیک و بدکل اعمال کا بدلہ
دے گا۔ پھر مسلمانوں کو ہدایت کرتا ہے کہ قسموں کو اور عہد و پیان کو مکاری کا ذریعہ نہ ہناؤ ور نہ ثابت قدمی کے بعد پھسل جاؤ گے۔ جیسے
کوئی سیدھی راہ سے بھٹک جائے اور تمہارا ہیکا م اور وں کے بھی راہ اللہ سے ہٹ جانے کا سبب بن جائے گا جس کا بدترین و ہال تم پر پڑے
گا۔ کیونکہ کفار جب دیکھیں گے کہ مسلمانوں نے عہد کر کے تو ڈ دیا' وعدے کا خلاف کیا تو انہیں دین پر وثو تی واعتاد نہ رہے گا ہیں وہ اسلام کو
قبول کرنے سے رک جائیں گے اور چونکہ ان کے اس رکنے کے باعث تم ہنو گے اس لئے تہمیں بڑا عذا ہو ہوگا اور سخت سزادی جا گوساری دنیا
اللہ کو بچ میں رکھ کر جو وعدے کر واس کی قسمیں کھا کر جوعہد و پیان ہوں انہیں دنیوی لا پلے سے تو ڈ دینا یا بدل دینا تم پر حرام ہے گوساری دنیا
عاصل ہو جائے تا ہم اس حرمت کے مرتکب نہ بنو ۔ کیونکہ دنیا تیج ہے اللہ کے پاس جو ہے دہی بہتر ہے۔

مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدُ اللهِ بَاقٍ وَلَنَجْزِينَ الَّذِينَ الَّذِينَ صَبَرُوْ الْجَرَهُمْ فِإَحْسَنِ مَا كَانُوْ اِيَعْمَلُوْنَ ۞ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكْرِ اَوْ أَنْثَى وَهُوَ مُؤْمِنَ فَلَنُحْيِينَا هُ حَلُوةً صَالِحًا مِنْ ذَكْرِ اَوْ أَنْثَى وَهُوَ مُؤْمِنَ فَلَنُحْيِينَا هُ حَلُوقً طَيِّبَةً وَلَنَهُ مِنْ الْجَرَهُمُ الْجُرَهُمُ الْعُلَالُونَ هَا عَلَى اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ الللّهُ الللللّهُ الللّهُ الللللّهُ الللللّهُ الللللللّهُ الللللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللللللّ

بشرطیکتم میں علم ہو تہمارے پاس جو کچھ ہے سب فانی ہے اور اللہ کے پاس جو کچھ ہے باقی ہے۔ صبر کرنے والوں کو ہم ان کے بھلے اعمال کا بہترین بدلہ ضرور عطا فرمائیں گے اور ان کے نیک اعمال کا بہتر بدلہ بھی فرمائیں گے ۞ جو شخص نیک عمل کر لے مروہ و یاعورت ہولیکن ہو باایمان تو ہم اسے یقینا نہایت بہتر زندگی عطافر مائیں گے اور ان کے نیک اعمال کا بہتر بدلہ بھی انھیں دیں گے ۞

(آیت:۹۱) اس جزااوراس ثواب کی امیدر کھو۔ جواللہ کی اس بات پر یقین رکھے اس کا طالب رہے اور حکم اللّٰہی کی پابندی کے ماتحت اپنے وعدوں کی نگہبانی کرئے اس کے لئے جواجر وثواب اللہ کے پاس ہے وہ ساری دنیا سے بہت زیادہ اور بہت بہتر ہے۔ اسے چھی ماتحت اپنے وعدوں کی نگہبانی کر کے اُس کے لئے جواجر وثواب اللہ کے پاس ہے وہ ساری دنیا سنو دنیا کی نعتیں زائل ہونے والی ہیں اور طرح جان اور نادانی سے ایسانہ کروکہ ثواب آخرت میں اور کی نعتیں لازوال اور ابدی ہیں۔ جھے تم ہے جن لوگوں نے دنیا میں صبر کیا میں انہیں قیامت کے دن ان کے بہترین اعمال کا نہایت اعلیٰ صلہ عطافر ماؤں گا اور انہیں بخش دوں گا۔

کتاب وسنت کے فرمال بردار: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۹۷) الله تبارک و تعالیٰ جل شانداپ ان بندوں سے جواب ول میں اللہ پر اس کے رسول ﷺ پرایمان کامل رکھیں اور کتاب وسنت کی تابعداری کے ماتحت نیک اعمال کریں وعدہ کرتا ہے کہ وہ آنہیں و نیا میں بھی بہترین اور پاکیزہ زندگی عطافر مائے گا'عمر گی سے ان کی عمر بسر ہوگی خواہ وہ مرد ہوں خواہ عور تیں ہوں' ساتھ ہی آنہیں اپنے پاس دار آخرت میں بھی ان کے نیک اعمال کا بہترین بدلہ عطافر مائے گا۔ دنیا میں پاک اور حلال روزی' قناعت' خوش نفسی' سعادت' پاکیزگی' عبادت کا لطف' اطاعت کا مزہ' دل کی شعند ک' سینے کی کشادگی' سب ہی کچھ اللہ کی طرف سے ایماندار نیک عامل کو عطا ہوتی ہے۔ چنانچہ منداحمہ میں ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں' اس نے فلاح حاصل کرلی جو مسلمان ہوگیا اور برابر سرابر روزی دیا گیا اور جو ملا

اس پر قناعت نصیب ہوئیاور حدیث میں ہے جسے اسلام کی راہ دکھادی گئی اور جسے پیٹ پالنے کا ٹکڑامیسر ہو گیا اور القدنے اس کے دل کو قناعت سے بھر دیااس نے نجات یا لی(ترندی)

صحیح مسلم شریف میں ہے-رسول اللہ علی فی فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالی اپنے مومن بندوں پرظلم نہیں کرتا بلکہ ان کی نیکی کا بدلہ دنیا میں عطافر ما تا ہے اور آخرت کے لئے اس کے ہاتھ دنیا میں عطافر ما تا ہے اور آخرت کے لئے اس کے ہاتھ میں کوئی نیکی ماقی نہیں رہتی ۔

فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرُّانَ فَاسْتَحِذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطِنِ الرَّحِيْمِ هَ النَّا لَيْنِ السَّيْطِنِ الرَّحِيْمِ النَّهُ لَيْسَ لَهُ سُلْطُنُ عَلَى النَّذِيْنَ امَنُوا وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكُّوْنَهُ وَالَّذِيْنَ فَيَ الْمَا لَمُ اللهِ مُشْرِكُونَ هُ هُمْ مِكُونَ هُ هُمْ مِكُونَ هُ

قرآن پڑھنے کے وقت راندے ہوئے شیطان سے اللہ کی ہناہ طلب کرلیا کر 🔾 ایمان والوں اور اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھنے والوں پر اس کا زور مطلقاً نہیں ۔ چلتا 🔾 ہاں اس کا غلبان پرتو یقینا ہے جواس ہے رفاقت کریں اور اسے اللہ کا شریک تھم رائیں 🔾

وَإِذَا بَدَّلْنَا اَيَةً مِّكَانَ اَيَةٍ وَاللهُ اَعْلَمُ بِمَا يُكُرِّلُ قَالُوْ النَّمَّا اَنْتَ مُفْتَر لَبِلَ الْكَثْرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿ قُلْ تَزَّلَهُ رُفِحُ الْقُدُسِ مِنَ رَبِكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ الْمَنُو الْوَهُدُى وَبُشْرِى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿

جب ہم کی آیت کی جگددوسری آیت بدل دیتے ہیں اور جو کھواللہ تعالی نازل فرماتا ہے اے وہ خوب جانتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ تو تو بہتان باز ہے بات بیہ کہ ان



میں کے اکثر جانتے ہی نہیں 🔾 کہددے کہاہے تیرے رب کی طرف ہے جبرئیل حق کے ساتھ لے کرآئے ہیں تا کہ ایمان والوں کواللہ تعالیٰ استقامت اور ہدایت عطافر مائے اور مسلمانوں کی رہنمائی اور بشارت کے لئے 🔾

از لی بدنصیب بوگ: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۱۰۱-۱۰۱) مشرکول کی معقلی بے ثباتی اور بے بقینی کابیان ہور ہاہے کہ آئیس ایمان کیے نصیب ہو؟ یہ تواز لی بدنصیب بین نامخ منسوخ ہے احکام کی تبدیلی دیکھ کر کئے گئے ہیں کہ لوصا حب ان کا بہتان کھل گیا۔ اتنائیس جانے کہ قادر مطلق اللہ جو چاہے کر ہے۔ جوارا دہ کر ہے تھم دیے ایک عظم کو اٹھا دے دوسرے کو اس کی جگہ رکھ دے۔ جیسے آیت ماننسخ الخ میں فرمایا ہے۔ پاک روح یعنی حضرت جرئیل علیہ السلام اسے اللہ کی طرف سے حقانیت وصداقت عدل واضاف کے ساتھ لے کر تیری جانب آتے ہیں تاکہ ایما ندار ثابت قدم ہوجا کیں اب اتر ا'مانا' پھر مانا' ان کے دل رب کی طرف جھکتے رہیں' تازہ تازہ کلام اللہ سنتے رہیں' مسلمانوں کے لئے ہدایت و بیثارت ہوجا کیا اللہ اللہ اللہ اللہ کے مانے والے راہ یا فتہ ہوکر خوش ہوجا کیں۔

وَلَقَدُ نَعْلَمُ انَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّمَا يُعَلِّمُهُ بَشَرُ لِسَانُ الَّذِي وَلَقَدُ نَعْلَمُ اللَّهُ مَ اللَّهُ اللَّهِ الْعَجَرِيُّ وَهُذَا لِسَانٌ عَرَيْنٌ مُبِيْنُ ﴿ يُلِدُونَ اللَّهِ اَعْجَرِيُّ وَهُذَا لِسَانٌ عَرَيْنٌ مُبِيْنُ ﴿

ہمیں بخوبی علم ہے کہ یہ کافر کہتے ہیں کہ اسے تو ایک آ دی سکھا جاتا ہے اس کی زبان جس کی طرف بینسبت کررہے ہیں مجمی ہے اور یہ قرآن تو صاف عربی زبان میں ہے O

سب سے زیادہ منزلت ورفعت والاکلام: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۱۰۳) کافروں کی ایک بہتان بازی بیان ہورہی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ اسے
یقر آن ایک انسان سکھا تا ہے۔ قریش کے کسی قبیلے کا ایک عجمی غلام تھا' صفا پہاڑی کے پاس فرید وفروخت کیا کرتا تھا' حضور علیہ بھی بھی اس
کے پاس بیٹے جایا کرتے تھے اور کچھ با تیں کرلیا کرتے تھے' شخص صحح عربی زبان بولنے پر قادر بھی نہ تھا۔ ٹوٹی پھوٹی زبان میں بھکل اپنا
مطلب اداکرلیا کرتا تھا۔ اس افتر اکا جواب جناب باری دیتا ہے کہوہ کیا سکھائے گا جو خود بولنا نہیں جانتا، عجمی زبان کا آدی ہے اور بیقرآن انو
عربی زبان میں ہے پھر فصاحت و بلاغت والا' کمال وسلاست والا' عمدہ اور اعلیٰ پاکیزہ اور بالا۔ معنی' مطلب' الفاظ' واقعات ہیں۔ سب سے
زالا' بنی اسرائیل کی آسانی کتابوں سے بھی منزلت اور رفعت والا۔ وقعت اور عزت والا۔ تم میں اگر ذرائی عقل ہوتی تو یوں تھیلی پر چراغ رکھ
کر چوری کرنے کو نہ نکتے' ایسا جھوٹ نہ بکتے جو بیوتو فوں کے ہاں بھی نہ چل سکے۔ سیرت ابن اسحاق میں ہے کہ ایک نصر انی غلام جے جرکہا
جاتا تھا جو بنو حضری قبیلے کے کسی شخص کا غلام تھا' اس کے پاس رسول اللہ علیا تھیں میا کہ سیرت ابن اسحاق میں ہے کہ ایک نصر کو سے برک

آ پ قر آن سکھتے ہیں'اس پر بیآیت اتری-سعید بن میتب رحتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں' مشکیین میں سے ایک شخص تھا جو دی لکھا کرتا تھا۔اس کے بعدوہ اسلام سے مرتد ہو گیا اور یہ بات گھڑلی-اللہ کی لعنت ہواس ر-

اِتَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْتِ اللهِ لَا يَهْدِيْهِ مُ اللهُ وَلَهُمْ عَذَاكِ الْذِيْنَ لَا يُؤْمِنُونَ وَلَهُمْ عَذَاكِ الْذِيْنَ لَا يُؤْمِنُونَ وَلَهُمْ عَذَاكِ اللهِ وَاولِلْكَ هُمُ الْحُذِبُونَ ﴿ وَاولِلْكَ هُمُ الْحُذِبُونَ ﴾

جولوگ اللّٰد کی آینوں پرایمان نہیں رکھتے 'انھیں اللّٰد کی طرف ہے بھی رہنمائی نہیں ہوتی اوران کے لئے المناک عذاب ہیں 🔿 مجموٹ افتر الوّ وہی باند ھتے ہیں جنھیں اللّٰہ کی آینوں پرایمان نہیں ہوتا۔ یہی لوگ جموٹے ہیں 🔾

ارادہ نہ ہوتو بات بہیں بنتی : ہے ہے (آیت: ۱۰۵۰-۱۰۵) جواللہ کے ذکر سے منہ موڑے اللہ کی کتاب سے غفلت کر نے اللہ کی باتوں پر ایمان لانے کا قصد ہی نہ رکھے ایسے لوگوں کو اللہ بھی دور ڈال دیتا ہے انہیں دین حق کی توفیق ہی نہیں ہوتی ۔ آخرت میں سخت درد ناک عذا بوں میں سخت ہیں۔ پھر بیان فرمایا کہ بیر سول اللہ پر جھوٹ افترا بائد صنے والے نہیں 'یکام تو بدترین مخلوق کا ہے جو ملحہ و کا فر ہوں 'ان کا جھوٹ لوگوں میں مشہور ہوتا ہے اور آئے ضرت مجمد صطفی عظیات تو تمام مخلوق سے بہتر وافضل دین دار اللہ شناس 'پھوں کے سپے ہیں۔ سب سے خصوت لوگوں میں مشہور ہوتا ہے اور آئے ضرت مجمد محلول میں بھلائی میں 'بھترین میں معرفت میں آپ کا خانی کوئی نہیں۔ ان کا فروں سے نیادہ کمال علم وایمان 'عمل و نیکی میں آپ کو حاصل ہے۔ سپائی میں 'بھلائی میں 'بھترین میں معرفت میں آپ کا خانی کوئی نہیں۔ ان کا فروں سے نی پہلے میں۔ آپ ان میں خجرا مین کے متاز لقب سے مشہور و معروف ہیں۔ شاہ روم ہرقل نے جب ابوسفیان سے آخضرت عظیات کی نبست بہت سے سوالات کئے ان میں ایک بیے ہوسکتا ہے کہ ایک وہ خض جس نے اسے بھی جھوٹ کی طرف نبست کی ہے؟ ابوسفیان نے جواب دیا 'مجمی نہیں اس پر شاہ نے کہا' کیسے ہوسکتا ہے کہ ایک وہ خض جس نے اسے بھی جھوٹ کی طرف نبست کی ہے؟ ابوسفیان نے جواب دیا 'بھی نہیں اس پر شاہ نے کہا' کیسے ہوسکتا ہے کہ ایک وہ خض جس نے دنیوی معاملات میں لوگوں کے بارے میں بھی بھی جھوٹ کی گندگی سے اپنی زبان خراب نہ کی ہوئوہ واللہ پر جھوٹ باند صنے لگے۔

مَنْ كَفَرَ بِاللهِ مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِ آلِا مَنْ أَكْرِهُ وَقَلْبُهُ مَمْ مُطْمَعِنَ بِالْكِيْمَانِ وَلَكِنَ مَّنَ شَرَحَ بِالْحُفْرِ صَدْرًا مُطْمَعِنَ بِالْاِيْمَانِ وَلَكِنَ مَّنَ اللهِ وَلَهُمْ عَذَاجُ عَظِيْمُ فَ فَعَلَيْهِمْ عَضَبُ مِّنَ اللهِ وَلَهُمْ عَذَاجُ عَظِيْمُ فَ اللهُ مَنْ اللهِ وَلَهُمْ عَذَاجُ عَظِيْمُ فَ اللهُ مَنَا اللهِ اللهِ عَلَى اللهِ وَاللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ الله



اورانبی کے لئے بہت بڑاعذاب ہے) بیاس لئے کہ انھوں نے دنیا کی زندگی کوآخرت سے زیادہ محبوب رکھا۔ یقینا اللہ تعالی کا فرلوگوں کوراہ راست نہیں دکھا تا) بیدہ لوگ ہیں جن کے دلوں پر اور جن کے کانوں پر اور جن کی آٹھوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگا دی ہے اور بیلوگ غافل ہیں) کچھ شک نہیں کہ یہی لوگ آخرت میں خت نقصان اٹھانے والے ہیں)

یں علاء کرام کا اتفاق ہے کہ جس پر جبر وکراہ کیا جائے اسے جائز ہے کہ اپنی جان بچانے کے لئے ان کی موافقت کر لے اور یہ بھی جائز ہے کہ ایسے موقعہ پر بھی ان کی نہ مانے جیسے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کر کے دکھایا کہ مشرکوں کی ایک نہ مانی حالا تکہ وہ انہیں بدترین تکلیفیں دیتے تھے یہاں تک کہ بخت گرمیوں میں پوری تیز دھوپ میں آپ کولٹا کر آپ کے سینے پر بھاری وزنی پھر رکھ دیا کہ اب بھی شرک کروتو نجات پاؤلیکن آپ نے پھر بھی ان کی نہ مانی - صاف اٹکار کر دیا اور اللہ کی تو حید احد احد کے لفظ سے بیان فرماتے رہے بلکہ فرمایا کرتے تھے کہ 'واللہ اگر اس سے بھی زیادہ تمہیں چہنے والاکوئی لفظ میر ہے کم میں ہوتا تو میں وہی کہتا' اللہ ان سے راضی رہے اور انہیں بھی میشہ دراضی رہے اور انہیں بھی میشہ دراضی رہے اور انہیں بھی کہتے۔ ای طرح حضرت ضبیب بن زیادہ انصاری رضی اللہ تعالی عنہ کا واقعہ ہے کہ جب ان سے مسیلہ کذا ہے کہا کہ کیا تو حضرت میں بی تا ہے؟ تو آپ نے فرمایا ہاں - پھراس نے آپ سے پوچھا کہ کیا میر ہے دسول اللہ ہونے کی بھی گواہی دیتا ہے۔ ان کا دراس نے کہا کہ کیا میر ہے دسول اللہ ہونے کہ بھی گواہی دیتا ہے۔ ان کے دراس نے کہ براس نے آپ سے پوچھا کہ کیا میر ہے دسول اللہ ہونے کہ بھی گواہی دیتا

ہے؟ تو آپ نے فرمایا' میں نہیں سنتا۔ اس پر اس جھوٹے مدعی نبوت نے ان کے جسم کے ایک عضو کے کاٹ ڈالنے کا حکم دیا۔ پھریبی سوال

جواب ہوا۔ دوساعضوجہم کٹ گیا۔ یونہی ہوتار ہالیکن آ پ آخر دم تک اس پر قائم رہے اللہ آ پ سے خوش ہواور آ پ کوبھی خوش ر کھے۔ منداحد میں ہے کہ جو چندلوگ مرتد ہو گئے تھے انہیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آگ میں جلوا دیا۔ جب حضرت ابن عباس

رضی اللّٰدعنہ کو بیوا قعہ معلوم ہوا تو آپ نے فر مایا میں تو انہیں آ گ میں نہ جلا تا اس لئے کہ رسول الله علیہ کا فر مان ہے کہ اللہ کے عذاب ہے تم عذاب نه کرو- ہاں بے شک میں انہیں قتل کرا دیتا -اس لئے کہ فرمان رسول میں ہے کہ جواپنے دین کو بدل دے اسے قتل کر دو- جب یہ خبر

حضرت علی رضی الله عنه کومو کی تو آپ نے فر مایا ابن عباس کی مال پرافسوس-اسے امام بخاری رحمتبالله علیه نے بھی وار د کیا ہے-مندمیں ہے کہ حضرت ابوموی اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس یمن میں معاذین جبل رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے۔ دیکھا کہ ایک حفق

ان کے پاس ہے' پوچھا میرکیا؟ جواب ملا کہ بیا یک یہودی تھا۔ پھر سلمان ہوگیا۔اب پھریہودی ہوگیا ہے۔ ہم تقریباً دو ماہ سےاسے اسلام پر لانے کی کوش میں ہیں تو آپ نے فرمایا ٔ واللہ میں بیٹھوں گا بھی نہیں جب تک کہتم اس کی گردن نہ اڑا دو- یہی فیصلہ ہے اللہ اور اس کے

رسول ﷺ کا کہ جوا پنے دین سےلوٹ جائے'اسے آل کر دویا فر مایا جوا پنے دین کوبدل دے۔ یہ واقعہ صحیحین میں بھی ہے کیکن الفاظ اور ہیں۔ پس افضل واولی مید ہے کہ سلمان اپنے دین پر قائم اور ثابت قدم رہے گوائے آگر بھی کردیا جائے۔ چنانچە حافظا بن عساكر رحمته الله عليه عبد الله بن حذافه مهى صحابى رضى الله تعالى عند كرتر جمه ميں لائے بين كه آپ كوروى كفار نے

قید کرلیا اورا پنے باوشاہ کے پاس پہنچادیا-اس نے آپ سے کہا کہتم نصرانی بن جاؤ۔ میں تنہیں اپنے راج پاٹ میں شریک کرلیتا ہوں اور اپی شنمرا دی تمہارے نکاح میں دیتا ہوں-صحابی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ بیتو کیا' اگر تو اپنی تمام بادشاہت مجھے دے دے اور تمام عرب کاراج بھی جھے سونپ دےادر بیچاہے کہ میں ایک آ گھے جھیکنے کے برابر بھی دین محمرٌ سے پھر جاؤں تو بیہ بھی ناممکن ہے- بادشاہ نے کہا' پھر میں تخفیقل کردوںگا -حضرت عبداللّٰدرضی اللّٰدعنہ نے جواب دیا کہ ہاں بیہ تخفیے اختیار ہے- چنانچہاسی وقت بادشاہ نے تھم دیااورانہیں صلیب پرچڑ ھادیا گیااور تیراندازوں نے قریب سے بحکم بادشاہ ان کے ہاتھ پاؤںاورجیم چھید ناشروع کیا' بار ہارکہا جاتا تھا کہ اب بھی

نھرانیت قبول کرلواور آپ پورےاستقلال ادر صبر سے فرماتے جاتے تھے کہ ہر گزنہیں- آخر بادشاہ نے کہا'اسے سولی ہے اتارلؤ پھر حکم دیا کہ پیتل کی دیگ یا پیتل کی بنی ہوئی گائے خوب تپا کرآ گ بنا کرلائی جائے۔ چنانچہوہ پیش ہوئی - بادشاہ نے ایک اورمسلمان قیدی کی بابت حكم ديا كهاسے اس ميں ڈال دو-اسی وقت حضرت عبداللَّدرضی الله عنه کی موجودگی میں آپ کے دیکھتے ہی دیکھتے اس مسلمان قیدی کواس میں ڈال دیا گیا۔وہ مسکین

اسی وقت چرمر ہوکررہ گئے۔گوشت پوست جل گیا۔ ہڈیاں جیکنےلگیں۔ رضی اللہ عنہ۔ پھر بادشاہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ دیکھواب بھی ہماری مان لواور ہمارا ند ہب قبول کرلوور شائ آ گ کی دیگ میں ای طرح تنہیں بھی ڈال کرجلا دیا جائے گا- آپ نے پھر بھی اپنے ایمانی جوش سے کام لے کرفر مایا کہ ناممکن کہ میں اللہ کے دین کوچھوڑ دوں۔اسی وقت بادشاہ نے تھم دیا کہ انہیں چرخی پر چڑ ھا کراس میں ڈال دو- جب بیاس آگ کی دیگ میں ڈالے جانے کے لئے چرخی پراٹھائے گئے تو بادشاہ نے دیکھا کہان کی آٹھوں ہے آنسونکل رہے ہیں-ای وقت اس نے تھم دیا کدرک جاؤ-انہیں اپنے پاس بلالیا-اس لئے کداسے امید بندھ کی تھی کہ شایداس عذاب کو دیکھ کراب

اس کے خیالات بلیٹ گئے ہیں۔میز تھم مان لے گااور میراند ہب قبول کر کے میرا داماد بن کرمیری سلطنت کا ساجھی بن جائے گالیکن بادشاہ کی پیتمنااور بیخیال محض بے سود نکلا - حضرت عبدالله بن حذافه رضی الله عند نے فرمایا که میں صرف اس وجه سے رویا تھا که آج ایک ہی جان ہے جے راہ اللہ میں اس عذاب کے ساتھ میں قربان کررہا ہوں' کاش کہ میرے روئیں میں ایک ایک جان ہوتی کہ آئ میں سب جا

جانیں راہ للہ میں ای طرح ایک ایک کرے فدا کرتا - بعض روایتوں میں ہے کہ آپ کوقید خانہ میں رکھا' کھانا پینا بند کر دیا' کی دن کے بعد شراب اور خزیر کا گوشت بھیجالیوں آپ نے اس بھوک پر بھی اس کی طرف توجہ تک نفر مائی - بادشاہ نے بلوا بھیجا اور اسے نہ کھانے کا سبب دریافت کیا تو آپ نے جواب دیا کہ اس حالت میں ہی میرے لئے طال تو ہو گیا ہے لیکن میں تجھ جیسے دیمن کو اپنے بارے میں خوش ہونے کا موقعہ دینا چاہتا بی نہیں ہوں - اب بادشاہ نے کہا'اچھاتو میرے سرکا بوسہ لے تو میں تجھے اور تیرے ساتھ کے اور تمام مسلمان قید یوں کو رہا کہا تو بور کا بوسہ لے لیا اور بادشاہ نے بھی اپنا وعدہ پورا کیا اور آپ کو اور آپ کے تمام ساتھوں کو چھوڑ دیا' جب حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ تعالیٰ کا ماتھا چو ہے اور میں ابتدا کرتا ہوں - بیفر ما کر پہلے آپ نے ان کے سریر بوسہ یا -

جن لوگوں نے فتنوں میں ڈالے جانے کے بعد بجرت کی' پھر جہاد کیا اور صبر کا عبوت دیا' بے شک تیرا پروردگاران باتوں کے بعد انہیں بخشے والا اور مہر بانیاں کرنے والا ہے) جس دن ہر مخص اپنی ذات کے لئے لڑتا جھڑتا آئے گا اور ہر مخص کواس کے سے ہوئے اعمال کا پورا بدلہ دیا جائے گا اور لوگوں پر مطلقا ظلم نہ کیا جائے گا اور ہر مخص کواس کے سے ہوئے اعمال کا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ہوگھی کے محراس نے اللہ کی گا کی اللہ تعالی اس بھی مثال بیان فرما تا ہے جو پورے امن واطمینان سے تھی اس کی روزی اس کے پاس بافر اغت ہر جگدہ چلی آرہی تھی ۔ پھراس نے اللہ کی مثال بیا کی اور کی مثال کا ک

صبر واستنقامت: ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۱۱-۱۱۱) یدوسری فتم کے لوگ ہیں جو پوچه اپنی کمزوری اور مسکینی کے شرکین کے ظلم کے شکار تھے اور ہر وقت ستاتے جاتے تھے۔ آخر انہوں نے بجرت کی۔ مال اولا ذکلک وطن چھوڑ کر راہ اللہ میں چل کھڑے ہوئے اور مسلمانوں کی جماعت میں مل کر پھر جہاد کے لئے نکل پڑے اور صبر واستنقامت سے اللہ کے کلے کی بلندی میں مشغول ہو گئے انہیں اللہ تعالیٰ ان کا موں یعنی قبولیت فتنه کے بعد بھی بخشے والا اور ان پر مہر پانیاں کرنے والا ہے۔ بروز قیامت ہر شخص اپنی نجات کی فکر میں لگا ہوگا 'کوئی نہ ہوگا جو اپنی ماں یا باپ یا بھائی یا بیوی کی طرف سے بچھ کہ من سکے۔ اس دن ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا پور ابدلہ ملے گا کسی پرکوئی ظلم نہ ہوگا - نہ تو اب گھٹے نہ گناہ برد ھے۔ اللہ ظلم سے یاک ہے۔

الله کی عظیم نعمت بعثت نبوی ہے: ہلا ہم (آیت:۱۱۲) اس سے مرادائل مکہ ہیں۔ یہ امن واطمینان میں ہے۔ آس پاس لڑا ئیاں ہوتیں'
یہال کوئی آ نکھ جو کر بھی ندد کھتا جو یہاں آ جا تا امن میں مجھا جا تا۔ جسے قرآن نے فر مایا ہے کہ یوگ کہتے ہیں کہ اگر ہم ہدایت کی چیروی کریں
تو اپنی زمین سے اچک لئے جا کیں' کیا ہم نے انہیں امن وامان کا حرم نہیں دے رکھا جہاں ہماری روزیاں قتم سے پھلوں کی شکل میں ان کے
پاس چاروں طرف سے پھٹی چلی آتی ہیں۔ یہاں بھی ارشاد ہوتا ہے کہ عمدہ اورگز ارے لائق روزی اس شہر کو گول کے پائی ہرطرف سے
آربی تھی لیکن پھر بھی یہ الله کوئی آئی ہیں۔ یہاں بھی ارشاد ہوتا ہے کہ عمدہ آئی نعمت آئی مخترت ہے گئے کی بعثت تھی جسے ارشاد باری ہے آئی تر اِلَی
الَّذِینَ بَدَّ لُو ا نِعُمَتَ اللّٰهِ کُفُرًا الْح کیا تو نے آئیں دیکھا جنہوں نے اللہ کی نعت کو کفر سے بدل دیا اور اپنی قو م کو ہلا کت کی طرف پہنچا دیا
جو جہنم ہے جہاں یہ داخل ہوں گے اور جو ہری قرارگاہ ہے۔ ان کی اس مرکئی کی سرائیں دونوں سے بدل دیا ور کی ہیں۔

وَلَقَدْ جَاءَهُمُ رَسُولٌ مِنْهُمْ فَكَذَّبُوهُ فَاحَدُهُمُ الْحَذَابُ وَهُمْ طَلِمُونَ هَ فَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللهُ طَلِا طَبِّبًا وَهُمْ طَلِمُونَ هَ فَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللهُ طَلاَ طَبِّبًا وَهُمْ طَلْمُونَ هَ فَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللهُ طَلاَ طَبِّبًا وَاشْكُرُوا نِعْمَتَ اللهِ إِنَّ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ هَ إِنَّمَا حَرَّمَ وَاشْكُرُوا نِعْمَتَ اللهِ إِنَّ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ هَ إِنَّمَا كَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَة وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْحِنْزِيْرِ وَمَّا الْهِلَ لِغَيْرِ اللهِ بِهُ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَة وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْحِنْزِيْرِ وَمَّا اللهِ لِهُ عَنْوَرُ لَّرَحِيْمُ فَعُولُ وَلَاعًا فِي اللهُ عَفُولُ وَرَّحِيْمُ فَعُولًا عَلَيْ اللهُ عَفُولًا كُولُوا اللهُ عَلَيْ اللهُ عَفُولًا وَلَا اللهُ عَلَيْ وَلا عَا فِي اللهُ اللهُ عَفُولًا وَلَا اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْ اللهُ اللهُ عَلَيْ وَلا عَادٍ فَا إِنَّا اللهُ عَفُولًا وَلا عَلَا اللهُ اللهُ عَفُولًا وَلَا اللهُ عَلَيْ اللهُ اللهُ فَعُلُولًا عَلْمُ اللّهُ اللهُ عَلَا لَا لَهُ اللّهُ اللّهُ عَلَى اللهُ عَلَا اللهُ اللّهُ عَلَا اللهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ الللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّ

ان کے پاس انہی میں سے رسول پہنچا، پھر بھی انھوں نے اسے جھٹلا یا۔ آخرش انھیں عذاب نے آ د بوجا۔ وہ تھے، می گنبگار ﴿ جو پکھ حلال اور پا کیزہ روزی اللہ نے متمہیں دے رکھی ہے کھا دَاوراللہ کی نفیت کا شکر کرواگرتم اسی کی عبادت کرتے ہو ﴿ تم پرصرف مردار اورخون اورسور کا گوشت اور جس چیز پراللہ کے سوادوسرے کا متمہیں دے رکھی ہے کہ محال میں پھر بھی اگر کوئی شخص ہے بس کردیا جائے نہ وہ طالم ہونہ حدے گزرنے والا ہوتو یقینا اللہ بخشے والا رحم کرنے والا ہے ﴿

(آیت: ۱۱۳) امن خوف سے اطمینان مجوک اور گھبراہ ہے۔ انہوں نے اللہ کے رسول کی ندمانی - آپ کے خلاف کر کس کا تو آپ نے ان کے لئے قط سالی کی بددعا کی - جیسی حضرت ہوسف علیہ السلام کے زمانہ میں تھی - اس قیط سالی میں انہوں نے اونٹ کے خون میں تھی سے ان کے لئے قط سالی کی بددعا کی ۔ جیسی حضرت ہوسف علیہ السلام کے زمانہ میں تھی ہوئے آپ کی دن میں تھی اس تھی ہوئے ہوئے ان سے میں تھی ہوئے ہوئے اور آپ کے لئکر سے خوف زدہ ور ہے گئے - آپ کی دن دگی ترقی اور آپ کے لئکر سے خوف زدہ ور ہے گئے - آپ کی دن اس تھی تھی ہوئے گئے ہوئے اور اللہ کے بعد خوف آیا ۔ ہروقت رسول اللہ تھی ہوئے کے ہوئے اللہ کے اور اللہ کے رسول سے تھی ہوئے تھی ہوئے کہ میں اور اس ہوئے کے جو اللہ تھی ہوئے کہ ہوئے ہوئے اللہ کا وی اللہ کا وی اللہ کا وی اللہ کے بعد اور اس میں بھی تھی ہوئے کہ اور اس کا بیان آ بیت کَفَر و نہ تک اس لطیفے کو بھی نہ ہوگے کہ جیسے کفر کی وجہ سے امن کے بعد خوف آیا اور فراخی کے بعد بھوک آئی ایمان کی وجہ سے خوف کے بعد امن ملا اور بھوک کے بعد محمول کے کہ جیسے کفر کی وجہ سے خوف کے بعد امن محمول کے بعد محمول کے بعد محمول کے بعد محمول کے بعد محمول کے ہوئے کہ محمول کے بعد محمول کے کہ بعد محمول کے بعد محمول کے کہ بعد محمول کے کہ محمول کے بعد محمول کے کہ بعد کے کہ بعد کے کہ بعد کے کہ بعد کے کہ کہ کہ کہ کے کہ کے کہ کہ کہ کہ کے کہ کہ کے کہ کہ کہ کہ کے کہ کہ کے

انہوں نے خبردی کدافسوس آپ شہید کردیتے گئے۔ای وقت آپ نے فرمایا اللہ کاتم یہی وہ شہید ہے جس کی بابت اللہ تعالی نے فرمایا ہو صرب الله الخ عبید اللہ بن مغیرہ کے استاد کا بھی یہی تول ہے۔

حلال وحرام صرف الله کی طرف سے ہیں: ﴿ ﴿ اَیّت: ۱۱۳ – ۱۱۱) الله تعالیٰ اپنے مومن بندوں کوائی دی ہوئی پاک روزی حلال کرتا ہے اور شکر کرنے کی ہدایت کرتا ہے اس لئے کہ بغتوں کا داتا وہی ہے اس لئے عبادت کے لائق بھی صرف وہی ایک ہے ۔ اس کا کوئی شریک اور ساجھی نہیں ۔ پھران چیزوں کا بیان فرمار ہاہے جواس نے سلمانوں پرحرام کردی ہیں جس میں ان کے دین کا نقصان بھی ہاور ان کی دنیا کا نقصان بھی ہے جیے از خود مراہوا جانو راور پوفت ذرج کیا جائے ۔ لیکن جو شخص ان کے کھانے کی طرف بے بس لا چار عاجز بحتاج ۔ اس کی دنیا کا نقصان بھی ہے جیے از خود مراہوا جانو راور پوفت ذرج کیا جائے ۔ لیکن جو شخص ان کے کھانے کی طرف بے بس لا چار ما جز بحتاج ، بحتر اربو جائے اور انہیں کھالے تو اللہ بخشش ورحمت سے کام لینے والا ہے ۔ سورہ بقرہ میں اس جیسی آیت گزر چکی ہے اور وہیں اس کی کامل تغییر بھی بیان کردی ہے اب دوبارہ دہرانے کی جاجت نہیں ۔ قالمجد لللہ ۔ پھر کا فروں کے رویہ سے مسلمانوں کو روک رہا ہے کہ جس طرح انہوں نے از خودا پی سمجھ سے صلت وحرمت قائم کرلی ہے تم نہ کرد آگیں ہیں مطے کرلیا کہ فلال کے نام سے منسوب جانور حرمت وعزت والا ہے۔ بھری مائی وصیلہ مام وغیرہ ۔

وَلاَ تَقُولُوْ الْمَا تَصِفُ الْسِنَتَكُمُ الْكَذِبَ الْمَذَا حَالُ وَلَهُ وَالْمَ الْكَذِبَ الْمَا اللهِ الْكَذِبَ اللهِ الْكَذِبِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ

کی چیز کواپی زبان سے جھوٹ موٹ نہ کہددیا کرو کہ بیطال ہے اور بیرحرام ہے کہ اللہ پر جھوٹ بہتان باندھ لؤ سمجھ لو کہ اللہ پر بہتان بازی کرنے والے کامیا بی سے محروم ہی رہتے ہیں ۞ بیود بوں پر جو کچھ ہم نے حرام کیا تھا اسے ہم پہلے ہی سے محروم ہیں رہتے ہیں ۞ بیود بوں پر جو کچھ ہم نے حرام کیا تھا اسے ہم پہلے ہی سے مجھے سنا چھے ہیں ہم نے ان پرظم نہیں کیا بلکہ وہ فودا پی جانوں پڑھم کرتے رہے ۞ جوکوئی جہالت سے برے مل کرے پھر تو بہ کرے اور اصلاح بھی کرلے تو اسلام میں کرلے تو اللہ اور نہایت ہی مہر بان ہے ۞

(آیت: ۱۱۱-۱۱۱) تو فرمان ہے کہ اپنی زبانوں ہے جھوٹ موٹ اللہ کے ذیے الزام رکھ کرآپ حلال حرام نہ تھم الو-اس میں یہ بھی داخل ہے کہ کوئی اپنی طرف ہے کہ بدعت کو تکالے جس کی کوئی شرعی دلیل نہ ہویا اللہ کے حرام کو حلال کرے یا مباح کوحرام قرار دے اور اپنی رائے اور تشبیہ ہے احکام ایجاد کرے۔ لما تصف میں مامصدریہ ہے یعنی تم اپنی زبان سے حلال حرام کا جھوٹ وصف نہ گھڑ لو-ایسے لوگ دنیا کی فلاح ہے "آخرت کی نجات ہے محروم ہوجاتے ہیں۔ دنیا میں گوتھوڑ اسا فائدہ اٹھالیس کیکن مرتے ہی المناک عذا بوں کا لقمہ بنیں گے۔ یہاں پچھیش وعشرت کرلیں' وہاں بے بسی کے ساتھ سخت عذاب برداشت کرنے پڑیں گے۔ جسے

فر مان اللی ہے ٔاللّٰہ پرجموٹ افتر اکرنے والے نجات ہے محروم ہیں۔ دنیا میں چاہے تھوڑ اسا فائدہ اٹھالیں ' پھر ہم ان کے کفر کی دجہ ہے۔ انہیں بخت عذاب چکھا نمیں گے۔

إِنَّ إِبْرُهِيْمَ كَانَ أَمَّةً قَانِتًا تِلَّهِ حَنِيْفًا وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرَكِيْنَ ﴿ شَاكِرًا لِآنَعُمِهِ الْجَبَّلَةُ وَهَدَّلَةُ إِلَىٰ مِنَ الْمُشْرَكِيْنَ ﴿ شَاكِرًا لِآنَعُمِهِ الْجَبَّلَةُ وَهَدَّلَةً إِلَىٰ وَمَرَاطٍ مُشْتَقِيْمٍ ﴿ وَإِنَّهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَإِنَّهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَإِنَّهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَإِنَّهُ فِي الدُّنْيَا اللَّاكِ أَنِ الْاَحْرَةِ لَمِنَ المُشْرِكِيْنَ ﴿ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴾ النَّهُ رَكِيْنَ ﴿ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴾ النَّهُ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴾

بے شک ابراہیم پیٹوااوراللہ کافر ماں بردارادر کیے طرفہ تخلص تھا وہ شرکوں میں سے نہ تھا ۞ اللہ کی نعتوں کا شکر گزارتھا اللہ نے اسے اپنا برگزیدہ کرلیا تھا اورا سے راہ راست سمجھا دی تھی ۞ ہم نے اسے دنیا میں بھی ہرطرح کی بہتری دی تھی اور نے شک وہ آخرت میں بھی البنته نیک کاروں میں ہے ۞ پھر ہم نے تیری جانب وہی بھیجی کہ تو اہراہیم صنیف کی پیردی کرتارہ جوشرکوں میں سے نہتھا ۞

جدالا نبیا عصرت ابراہیم علیہ الصلاق والسلام ہدایت کے امام: ﴿ ﴿ آیت: ۱۲۰ ۱۲۳) امام صنیفہ والدانبیاء ظلی الله رسول جل و
علاحضرت ابراہیم علیہ والسلام کی تعریف بیان ہوری ہے اور مشرکوں بہودیوں اور نفر انیوں سے انہیں علیحدہ کیا جارہا ہے۔ امتہ کے معنی امام
کے ہیں جن کی افتدا کی جائے۔ قانت کہتے ہیں اطاعت گذار فرماں بردار کو صنیف کے معنی ہیں شرک سے ہٹ کرتو حید کی طرف آجانے
والا - اس کے فرمایا کہ وہ مشرکوں سے بیزار تھا - حضرت ابن مسعود رضی الله تعالی عنہ سے جب امد قانتا کے معنی دریا فت کے گئے تو فرمایا کو کوں کو بھلائی سکھانے والا اور الله اور رسول ﷺ کی ماتحتی کرنے والا - ابن عمر رضی الله تعالی عنہ فرماتے ہیں امت کے معنی ہیں لوگوں کے
دین کا معلم - ایک مرتبہ حضرت ابن مسعود رضی الله تعالی عنہ فرمایا کہ حضرت معاذامہ قانتا اور صنیف ہے۔ اس پر کسی نے اپنے دل میں

سوجا کەعبدالتىنلطى كرگئے۔ ایسے تو قر آن كےمطابق حضرت خليل الرحن تھے- پھرز بانی كہا كەلتدىغالى نے حضرت ابراہيم كوامت فر مايا ہے توآپ نے فرمایا 'جانتے بھی ہو' امت کے کیامعنی؟ اور قانت کے کیامعنی؟ امت کہتے ہیں اسے جولوگوں کو بھلائی سکھائے اور قانت کہتے ہیں اسے جواللہ اوراس کے رسول کی اطاعت میں لگارہے۔ بے شک حضرت معاد ایسے ہی تھے۔

حضرت مجامِدر ممتدالله عليه فرماتے ہيں وہ تنهاامت تصاور تالع فرمان تھے۔ وہ اپنے زمانہ ميں تنها موحد دمومن تھے۔ باتی تمام لوگ اس وقت کا فرتھے۔ قبار اُفر ماتے ہیں وہ ہدایت کے امام تھے اور اللہ کے غلام تھے۔ اللہ کی نعمتوں کے قدر داں اورشکر گزار تھے اور رب کے تمام احکام کے عامل تھے جیسے خود اللہ نے فرمایا وَ اِبُراهِیمَ الَّذِی وَفّی وہ ابراہیم جس نے پوراکیا یعنی اللہ کے تمام احکام کوشلیم کیا - اور ان رعمل بجالایا-اسے اللہ نے مخار اور مسطفی بنالیا- جیسے فرمان ہے وَلَقَدُ اتَّيْنَآ إِبُراهِيُمَ رُشُدَة الح بهم نے پہلے ہی سے ابراجيم كورشدو ہدایت دے رکھی تھی اور ہم اسے خوب جانتے تھے۔ اسے ہم نے راہ متقیم کی رہبری کی تھی ٔ صرف ایک اللہ و حدہ لا شرك له كی وہ عبادت واطاعت کرتے تھے اور اللہ کی پندیدہ شریعت پر قائم تھے۔ ہم نے انہیں دین ودنیا کی خبر کا جامع بنایا تھا۔ اپنی پاکیزہ زندگی کے تمام ضروری اوصاف حمیدہ ان میں تھے۔ ساتھ ہی آخرت میں بھی نیکوں کے ساتھی اور صلاحیت والے تھے۔ ان کا پاک ذکر دنیا میں بھی باقی رہااور آخرت میں بڑے عظیم الثان درجے ملے-ان کے کمال ان کی عظمت ان کی محبت تو حیداوران کے پاک طریق پراس سے بھی روشی پر تی ہے کہا ہے خاتم رسل اے سیدالانبیا تجھے بھی جاراتھم ہور ہاہے کہ ملت ابراہیم حنیف کی پیروی کر- جومشرکوں سے بری الذمہ تھا-سوره انعام میں ارشاد ہے قُلُ إِنَّنِي هَادِنِي رَبِّي إِلَى صِراَطٍ مُّسُتَقِيمُ الْخُ كهد سے كه مجھے مير سے رب نے صراطمتنقم كى

ر ہبری کی ہے۔مضبوط اور قائم دین ابرا ہیم حنیف کی جومشرکوں میں نہ تھا۔

اِنَّمَا مُجِعِلَ السَّبْتُ عَلَى الَّذِيْنَ انْحَتَكَفُوْ الْفِيْهِ وَ السَّرَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيْمَةِ فِيْمَا كَانُوْافِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۞

ہفتے کے دن کی عظمت تو صرف ان لوگوں کے ذہبے ہی ضروری کی گئی تھی جنھوں نے اس میں اختلاف کیا تھا' بات بیہ ہے کہ تیرایروردگارآ پ ہی ان میں ان کے اختلاف كافيمله قيامت كيدن كري كان

جمعه کا دن : 🌣 🖒 (آیت: ۱۲۴) پھریبودیوں پرانکار ہور ہاہے اور فر مایا جار ہاہے - ہرامت کے لئے ہفتے میں ایک دن اللہ تعالی نے ایبا مقرر کیا ہے جس میں وہ جمع ہوکراللہ کی عبادت کی خوشی منائیں۔اس امت کے لئے وہ دن جمعہ کا دن ہے اس لئے کہ وہ چھٹا ون ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کا کمال کیا - اور ساری مخلوق پیدا ہو چکی اور اپنے بندوں کوان کی ضرورت کی اپنی پوری نعمت عطافر مادی - مروی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبانی یہی دن بنی اسرائیل کے لئے مقررفر مایا گیا تھالیکن وہ اس ہے ہٹ کر ہفتے کے دن کولے بیٹھے یہ بھھ کر کہ جمعہ کو تخلوق یوری ہوگئی۔ ہفتہ کے دن اللہ نے کوئی چیز پیدانہیں کی۔ پس تو رات جب اتری'ان پروہی ہفتے کا دن مقرر ہوااورانہیں حکم ملا کہاہےمضبوطی ہے تھا ہے رہیں' ہاں پیضرورفر مادیا گیا تھا کہ آنخضرت محمد علطی جب بھی آئیں تو وہ سب کے سب کوچھوڑ کرصرف آیپ ہی کی اتباع کریں -اس بات بران سے وعدہ بھی لےلیا تھا - پس ہفتے کا دن انہوں نے خود ہی اپنے لئے چھاٹنا تھا -اورآپ ہی جمعہ کوچھوڑ اتھا-

حضرت عیسیٰ بن مریم علیدالسلام کے زمانہ تک بیای پر ہے۔ کہا جاتا ہے کہ پھر آپ نے انہیں اتوار کے دن کی طرف دعوت

دی-ایک قول ہے کہ آپ نے قوراۃ کی شریعت چھوڑی نہ تھی سوائے بعض منسوخ احکام کے اور ہفتے کے دن کی محافظت آپ نے بھی برابر جاری رکھی۔ جب آپ چڑھا لئے گئے تو آپ کے بعد معطنطین باوشاہ کے زمانے میں صرف یہود یوں کی ضد میں آکر صحرہ ہے۔ مشرق جانب کواپنا قبلہ انہوں نے مقرر کرلیا اور ہفتے کی بجائے اتوار کا دن مقرر کرلیا صحیحین کی حدیث میں ہے رسول اللہ علی فرماتے ہیں ہم سب سے آخروالے ہیں اور قیامت کے دن سب سے آگے والے ہیں۔ ہاں انہیں کتاب اللہ ہم سے پہلے دی گئے۔ بیدن بھی اللہ نے ان پرفرض کیالیکن ان کے اختلاف نے انہیں کھود یا اور اللہ رب المعزت نے ہمیں اس کی ہدایت دی۔ پس بیسب لوگ ہمارے پیچھے ہی چیچھے ہیں۔ یہودا کید دن سے محروم کر دیا۔ یہود نے ہفتے کا دن ہیں۔ یہودا کید دن سے محروم کر دیا۔ یہود نے ہفتے کا دن ہیں۔ یہودا کید دن سے محروم کر دیا۔ یہود نے ہفتے کا دن کرھا' نصار کی نے اتوار کا اور جمعہ ہمارا ہوا۔ پس جس طرح دنوں کے اس اعتبار سے وہ ہمارے پیچھے ہیں۔ اس طرح قیامت کے دن بھی ہمارے پیچھے ہیں۔ اس طرح ونوں کے اس اعتبار سے پہلے ہیں بینی تمام مخلوق میں سب سے پہلے فیصلے ہمارے پیچھے ہیں رہیں گے۔ ہم دنیا کے اعتبار سے پیچھلے ہیں اور قیامت کے اعتبار سے پہلے ہیں بینی تمام مخلوق میں سب سے پہلے فیصلے ہمارے ہوں گے۔ (مسلم)

انْعُ اللَّ سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمُوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمُ الْمُوْتِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمُ اللَّاتِي هِي اَحْسَنُ اللَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنَ ضَلَّ عَنَ اللَّهُ اللْمُولِي اللْمُواللَّةُ اللْمُواللَّةُ اللَّهُ اللْمُلِمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللْمُواللَّهُ اللْمُواللَّةُ اللَّهُ اللْمُواللَّهُ اللْمُواللَّهُ اللَّهُ اللْمُواللَّةُ الْمُولِ

ا پنے رب کی راہ کی طرف لوگوں کو اللہ کی وجی اور بہترین نصیحت کے ساتھ بلاتارہ اوران ہے بہترین طریقے سے گفتگو کیا کر بقینا تیرار ب اپنی راہ ہے بہتکنے والوں کو بھی بخو بی جانتا ہے اور وہ راہ یا فتہ لوگوں سے بھی پوراواقف ہے 🔿

وَإِنْ عَاقَبْتُهُ فَعَاقِبُوْ البِمِثْلِ مَاعُوْقِبْتُمْ بِهِ ۗ وَلَهِنْ صَبَرْتُهُ لَهُوَ خَيْرٌ لِلطّبِرِيْنَ ۞ وَاصْبِرُ وَمَاصَبُرُكَ اللّا بِاللهِ وَلاَ تَحْزَنَ لَهُوَ خَيْرٌ لِلطّبِرِيْنَ ۞ وَاصْبِرُ وَمَاصَبُرُكَ اللّا بِاللهِ وَلاَ تَحْزَنَ عَلَيْهِمْ وَلاَ تَلْكُ فِي صَيْقٍ مِّمَا يَمْكُرُونَ ۞ إِنَّ اللهَ عَلَيْهِمْ وَلاَ تَلْكُ فِي صَيْقٍ مِّمَا يَمْكُرُونَ ۞ إِنَّ اللهَ مَعْ الذِيْنَ هُمْ مُعْمُونًا وَالّذِيْنَ هُمْ مُعْمُونًا فَي اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُو

اوراگر بدلہ لوبھی تو بالکل اتناہی جتنا صدمة تنہیں پہنچایا گیا ہواورا گرصبر کرلوتو بے شک صابروں کے لئے یہی بہتر سے بہتر ہے O توصبر کربغیرتو فیش اللہ کے تو صبر کر ہی نہیں سکتا' تو ان کے حال پر رنجیدہ نہ ہواور جو کمروفریب پیکرتے رہتے ہیں' ان سے شک دل نہ ہو O یقین مان کہ اللہ تعالیٰ پر ہیزگا۔ دار اور نیک کاروں کے ساتھ ہے O

قصاص اور حصول قصاص: ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ آیت: ۲۱ - ۲۱) قصاص میں اور حق کے حاصل کرنے میں برابری اور انصاف کا علم ہورہا ہے۔
انام ابن سیرین رحمتہ اللہ علیہ وغیرہ فرماتے بین اگر کوئی تم ہے کوئی چیز لے لیق تم بھی اس سے ای جیسی لے لو – ابن زید رحمتہ اللہ علیہ فرماتے بین کہ پہلے تو مشرکوں سے درگز رکر نے کا عکم تھا۔ جب ذراحیثیت دارلوگ مسلمان ہوئے تو انہوں نے کہا کہ اگر اللہ کی طرف سے بدلے کی رخصت ہوجا ہے تو ہم بھی ان کتوں سے برالیا کریں – اس پر بیآیت انزی – آخر یہ بھی علم جہاد سے منسوخ ہوگئی – حضرت عطابی بیار رحمتہ اللہ علیہ فرماتے بین سورہ کی پوری مح شریف میں انزی ہے مگراس کی یہ تین آخری آئیتیں مدینے شریف میں انزی بیں جب کہ جنگ احد میں حضرت جزورضی اللہ عنہ شہید کردیئے گئے اور آپ کے اعضائے جسم بھی شہادت کے بعد کاٹ لئے گئے جس پر رسول اللہ عقبیقی کی زبان سے جس خدت کی گئی کہ ان میں جب اپنے مجاور اس میں ان کی دوال سے میں ان میں جب اپنے کہ کور اللہ ہم ان کی کہ ان میں جب اپنے کے کہ واللہ ہم ان کی عالیہ ان کی کہ واللہ ہم ان کی کہ ان کی دوال سے مسلمانوں کے دو گئر کے کور کریں گئے کہ واللہ ہم ان کی عالیہ ان کی کہ ہم کے کہ واللہ ہم ان کے کہ کی ایساد یکھا ہی نہ ہو – اس پر بیآ یہ تیں انزی (سیرت ابن اسحاق) کیکن میروایت مرسل ہے اور اس میں ایک راوی ایسا ہے جن کا نام ہی نہیں لیا گیا ہم چھوڑا گیا – ہاں دوسری سند سے میشل بھی مردی ہے –

بزار میں ہے کہ جب حضرت جمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ شہید کردیئے گئے۔ آپ پاس کھڑے ہوکرد کیھنے گئے آہ اس سے زیادہ دل دکھانے والامنظراور کیا ہوگا کہ محترم چیا کی لاش کے نکور آ تکھول کے سامنے بھرے پڑے ہیں۔ آپ کی زبان مبارک سے نکلا کہ آپ براللہ کی رحمت ہو جہاں تک میراعلم ہے میں جانتا ہول کہ آپ رشتے ناتے کے جوڑنے والے نیکیول کولیک کرکرنے والے تھے۔ واللہ دوسر بوگوں کے دردوخم کا خیال فہ ہوتا تو میں تو آپ کے اس جم کو یو نہی چھوڑ دیتا یہاں تک کہ آپ کو اللہ تعالی درندوں کے پیٹوں میں سے نکالتا یا اورکوئی ایسا ہی کلم فر مایا۔ جب ان مشرکوں نے بیچر کت کی ہے تو واللہ میں بھی ان میں کے سیشخصوں کی بہی بری حالت بناؤں گا۔ ای وقت حضرت جرئیل علیہ السلام وی لے کرآئے اور بی آپتی اترین تو آپ اپنی تم کے پورا کرنے سے رک گئے اور تم کا کفارہ اوا کر دیا۔ لیکن منداس کی بھی کمزور ہے۔ اس کے راوی صالح بشیر مری ہیں جو انکہ اہل حدیث کے زد کی ضعیف ہیں بلکہ امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ تو آئیں منداس کی بھی کروں نے جو ہمار ہے شہیدوں کی بے حرمتی کی ہے منداس کی بھی اور ابن جریج کہتے ہیں کہ مسلمانوں کی زبان سے نکا تھا کہ ان لوگوں نے جو ہمار ہے شہیدوں کی بے حرمتی کی ہے اوران کے اعتباء بدن کاٹ و یہ بین واللہ ہم بھی ان سے اس کا بدلہ لے کر ہی چھوڑ ہیں گے۔ پس اللہ تعالی نے ان کے بارے میں بیآ سیش

اتاریں-منداحہ میں ہے کہ جنگ احد میں ساٹھ انصاری شہید ہونے اور چھ مہاج ۔ تو اصحاب رسول رضی اللہ عنہم کی زبان سے نکل گیا کہ جب ہم ان مشرکوں پرغلبہ پا کیں تو ہم بھی ان کے فلاے کئے بغیر شر ہیں گے۔ چنانچہ فتح کمہ والے دن ایک شخص نے کہا کہ آج کے دن کے بعد قریش پیچانے بھی نہ جا کیں گے۔ ای وقت ندا ہوئی اللہ کے رسول سے تھے تمام لوگوں کو پناہ و سے ہیں سوائے فلاں فلاں کے (جن کے نام لید کے رسول سے تھے تمام لوگوں کو پناہ و سے ہیں سوائے فلاں فلاں کے (جن کے نام لید کے رسول سے تھے تمام لوگوں کو پناہ و سے ہیں سوائے فلاں فلاں کے (جن کے نام لید کے رسول ہے تھے تا اس پر اللہ جارک و تعالی نے بی آئی بیت میں بازل فرما کیں۔ نبی عظی ہے نے ای وقت فرما کہ ہم مبرکرتے ہیں اور بدلینہیں لیت اس آ یت کریمہ کی مثالیں قرآن کریم میں اور بھی بہت می ہیں۔ اس میں عدل کی مشروعیت بیان ہوئی ہے اور افضل طریقے کی طرف اشارہ کیا ہے کہ جو در گزر کر لے اور اصلاح کر لے اس کا اجراللہ تعالی پر ہے۔ اس طرح آیت و الکہ دو قب سے اس میں بھی زخوں کا بدلہ لینے کی اجازت دے کرفر مایا ہے کہ جو از کا ذکر فرما میں میں جس کر بھرارشاد ہوا ہے کہ اگر میں کہ بہت میں بہتر ہے۔ بھر مبرکی مزید تاکید کی اور ارشاد فرمایا کہ یہ ہرا یک کے بس کا کا منہیں۔ یہ ان بی سے و فیق نصیب ہوئی ہو۔ بھر میں کی مدد پر اللہ ہوا ورجنہیں اس کی جانب سے تو فیق نصیب ہوئی ہو۔ بھر میں کی مدد پر اللہ ہوا ورجنہیں اس کی جانب سے تو فیق نصیب ہوئی ہو۔

پھرارشاد ہوتا ہے کہ اپنی خالفین کاغم نہ کھا'ان کی قسمت میں ہی مخالفت لکھددی گئی ہے نہان کے فن فریب ہے آزردہ خاطر سو-اللہ کچھے کافی ہے وہی تیرا مدد گار ہے وہی تجھے ان سب پر غالب کرنے والا ہے اور ان کی مکاریوں اور چالا کیوں سے بچانے والا ہے -ان کی عداوت اور ان کے برے ارادے تیرا کچھنیس بگاڑ سکتے -

الحمد للدسورة فل كاتفيرخم مولى -اورالحمد للداس كے ساتھ چودھویں پارے كاتفير بھى ختم مولى -الله تعالى كا بزار بزار شكر ہے**tenemaslak @inbox.com**